غلطنامہ ہر شخص کو [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۸	آنکھونکونسی	آنکھون سے	۶۱	۱۲	بڑھائی	اڑائی
۱۴	۲۲	ابن جہان	ابن حبان	۶۹	۱۱	چاہیی	چاہیین
۱۵	۲۱	مُتمنہ	مُتنبّہ	۷۴	۲۳	چارسو	تین سو
۱۷	۴	روالمختار	ردالمختار	۷۷	۱۲	پہلی	پچھلی
۲۱	۴	یابن	یا بن	ایضاً	۱۴	ہوگا	ہونگے
۲۲	۱۲	کسدلونکی ادر	کسدلونکی اور	۸۰	۸	سکنے	لکھنے
ایضاً	۱۶و۱۹و۲۱	باجرہ	ہاجرہ	۸۱	۹	بعل سے	بعل کو
۲۶	۲۲	ٹھٹر	اٹھتر	۸۸	۱۰	جالی	بتی
۳۶	۱۰	جبل عکی	جبل طی	۹۲	۸	قوموم	قومون
ایضاً	۱۲	مسوپتیا	مسوپوتامیا	۹۶	۱۳	لیکن	کہین
ایضاً	۱۹	پینتالیس	تینتالیس	ایضاً	۱۹	اوپراونپر	اوپر
۳۹	۱۴	ہواتہا	ہواہو	۹۸	۱۵	ہ آواز	بلند آواز
۴۱	۹	مخوقق	دِمُحوّق	۱۰۰	۶	جو	جب
ایضاً	۱۰	جھمت	یفہمت	۱۰۱	۱۹	نہین کیا	نہین کہا
۴۲	۶	لادی	لادی	۱۰۵	۶	گنی جادی	گنی جاویگی
ایضاً	۸	حلونکی	حلمون سے	۱۰۷	۱۷	عذر	عوز
۴۷	۱۱	وشاشلیتم	وشلشیم	۱۰۸	۲۱	جہوسکے	جہوسٹے
ایضاً	۲۳	یدام	بدام	۱۱۱	۱۴	بنا	اپنا
ایضاً	۲۳	ابھی	ہے	۱۱۲	۱۸	گس	گبن
۴۸	۱۴	بگڑگیا	بڑا ایک ہوا	۱۱۳	۱	غبت	محبت
۵۹	۳	زبانونین	زبانون کے	ایضاً	۲	بتائی گئی	بتائی گئی
ایضاً	۱۴و۱۵	دوان	ددان	ایضاً	۸	گی	گئی ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۱۵	۱	صلی اللہ	پیغمبر صلی اللہ	۱۰۷	۱۴	اپکا ایک	ایکا ایک
۱۱۶	۵	میا	میسا	۱۷۹	۹	ببیس	بیبیس
۱۱۷	۸	انگسہبان	انگیسہبان	ایضا	۱۰	جاوی	جادی
۱۲۰	۱۴	زبور	زبورمین	ایضا	۲۰	کے آگے	کے لئے
۱۲۵	۲	ائی خدا دیلے توجھی ہی لے	توجھی ہی لے ای خدا دی لئے	۱۸۰	۱	نعودو	غودد
				۱۸۱	۸	الموین	ایوین گیا ہے
ایضا	۱۰	ی	ہی مین	۱۸۲	۱۱	گیا عجب ہے کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہوگیا	
۱۳۲	۲	سوقت	زندہ	سو واقدی سی معلوم ہوا کہ خابور وہ زمین ہے جسکو جزیرہ کہتی ہین			
۱۳۳		ہوا	نہوا	۱۸۴	۴	آخری زنہ	آخری زمانہ
۱۳۶		لیاکیا	لیا	ایضا	۱۸	ست	سب
	۲۲	وای	وادی	۱۹۱	۱۷	نجاح دہندہ	نجات دہندہ
	۱۷	کر	کو	ایضا	۲۳	ملجاٹینگی	ملجائینگی ص
۱۴۹	۱۱	ہین چکے	بن چکے	۱۹۷	۱	اگر جگہہ سی پادری سکاٹ کی تفسیر کا	
۱۵۲	۲	کہ آیا	آیا	بیان لکھا جاتا ہے جو ہماری زمانہ مین لکھی گئے ہے			
۱۵۴	۱۴	سے	نے	پادری طامس سکاٹ کو دیکھو صاف صاف بائبل کا مطلب			
ایضا	۱۹	ہوین	دین	۲۰۰	۲	پادری سکاٹ	پادری طامس سکاٹ جابجا اگر ۲۱۸ سطر ۹ پادری
۱۵۹	۱۹	صیہون	سیحون	۲۰۳	۶	اندرس	اندلس
۱۶۰	۲۲	کتابمین	کتاب ہے اور مین	۲۰۶	۷	نای	نامی
۱۶۶	۲۰	سوابی رام	اورابی رام	۲۰۸	۱۴	رات کے	رات کو
ایضا	۲۱	بحوب	بجوب	۲۱۶	۴	ندیکھونگا	دیکھونگا
ایضا	۲۳	یوشع کے	یوشع نے	ایضا	۱۴	نقح	فتح
۱۶۹	۱۵	سورامی	سوارامی	ایضا	۱۹	جلدگئی	جلد ہوگئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۶	۲۳	بیٹے	یسّئی	۳۶۶	۱	اسی برس	نوی برس
۲۴۹	۲	وہ دو سوار	دو دو سوار	۳۶۷	۱۰	جائینگی	جائیگی
۲۵۴	۱۸	دویون	دیوون	۳۶۸	۸	گیارہوان	اکانوان
۲۷۰	۲۰	دلونکی	وادی کی	۳۷۱	۲۳	بشارت	بشارت محمدی
۲۷۷	۹	عمرونکی	عبریون کے	ایضاً	۱۵	والعد	وہ العد
ایضاً	۱۶	اوربات	اور یہ بات	۳۷۴	۲۱	ہونکی	ہونیکی
۲۸۱	۱۵	بت پرستونمین	بت پرستون پر	۳۷۷	۱	ویرالو	ویرالو
۲۸۶	۸	بہرہ	بہرا	۳۷۸	۲	پہوٹنی کا	چہوٹنی کا
۲۸۷	۲۰	اسا	ایسا	۳۷۹	۶	اجان	ایمان
۲۸۸	۸	اس بھی	اس سے بھی	۳۸۳	۵	علیہ السلام	علیہ السلام سے
۲۹۱	۴	بربادیون نے	بربادیون کے	۳۸۴	۱	روپوش تھے	لوگ روپوش تھے
۲۹۴	۱۹		یعقوب ع نے فرشتونکو چڑہتے دیکہا	۳۸۸	۴	لصوبے	منصوبے
〃	〃		داؤد ع نے فرشتی کو کھڑی دیکہا	۳۹۲	۱۱	للکاہی بانجہہ	للکارای بانجہہ
۳۰۴	۲	سندیون	ندیون	۳۹۹	۶	ہونیکا	ہوونکا
۳۰۸	۱۷	حریک	مریک	۴۰۰	۵	کردیتے	کرلیتے
۳۰۹	۱۹	پہوون	پہولون	۴۰۱	۸	یہان	یہان سے
۳۱۴	۲۲	بابل کہ	بابل کو	ایضاً	۲۱	سوت کرمین	صورت سکے
۳۲۰	۲۲	وقت	دوست	۴۰۳	۱۴	غیریت	غیرت
۳۲۵	۱	آدربیان	آدریان	۴۰۷	۱۲	یہان	ہان
ایضاً	۲	آدکریان	آدریان	۴۰۸	۲۳	قدس	قدوس
۳۴۵	۱۹	دکن	دین	۴۱۵	۱۸		یعقوب ع نے فرشتون کو چڑہتے اترتے دیکھا
۳۶۲	۱۴	نگرین	کرین	〃			داؤد ع نے فرشتے کو کھڑے دیکھا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۹	توارت کراسورت کرو ہو بائیبن لکھا ہے		۵۱۵	۸	پانی ساکا	پانی کا سا
؍؍		توارتیخ کی پہلی کتاب کی الیسوین باب سے ظاہر ہے		۵۲۷	۱۳	کامیانی	کامیابی
۴۲۱	۲۳	تعریف کراو	تعریف نہ کراو	۵۳۳	۱۸	سینے	اپنے
۴۲۷	۱۵	آگ کو	آپ کو	ایضا	۲۳	منور	منع
۴۳۷	۲۲	چل نکا	چل نکلا	۵۳۴	۱۸	منا	منار
۴۴۳	۲۳	شعائین	شعاعین	۵۳۵	۲۲	فتہ	فتح
۴۴۷	۲۲	ہوسنے	ہوسلتے ہوتے	۵۴۳	۳	سچا	سچا
۴۴۸	۱۴	نجاب	نجات	۵۵۳	۱۲	ر	لور
۴۵۴	۵	ستنیاه	متنیاه	۵۵۸	۳	وہ سری	دوسری
۴۵۹	۱۷	زور شرور	زور شور	ایضا	۴	گائی بجانی	گاتی بجاتی
۴۶۱	۴	اوسمین	رسمین	۵۵۹	۱	امون	امامون
ایضا	۱۲	سمجھ وارونکو	لکھنے والونکو	۵۶۰	۹	مَعط	مِعط
ایضا	۲۰	ذکریا	زکریا	ایضا	۹	ھاحاباہ	ھِحابابا
۴۶۲	۹	اورومین	اورمین	ایضا	۱۰	ھلیشی	مِلیشی
۴۶۳	۶	نکلی کی	نکلنے کی	ایضا	۱۹	اونکر	اونکی
۴۶۵	۵	ھشقبصو	ھِشَقَبصو	۵۷۲	۲	روکنوواسے	روکنی والے
۴۶۷	۱۸	بھگا	بھگادونگا	۵۷۷	۱۸	میلم	حیلم
۴۷۴	۱۵	اوگاڑی	اوتاری	ایضا	۱۲	صی	صلی
۴۸۰	۲۱	گفتو	گفتگو	۵۷۸	۳	یوساه	یوسیاه
۴۸۴	۱۷	چاندی کو	چاندی کو یعنے	ایضا	۸	دکھلاکر بیشخبری	دکھلا کر بہت خوشخبری
۵۰۳	۸	مرکے	مرنے	ایضا	۲۳	بری ٹری کتین	بڑی بڑی کتابین
۵۰۸	۲۳	جواسد	جوالله	۵۸۱	۱۷	جوان گدسے	جوان گدھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸۴	۸	وہ بر	وہ جو	۶۵۷	۳	لفظ سے	لفظ ہے
۵۸۶	۲۰	غاہر	ظاہر	۶۶۰	۱۰	بیل	سیل
۵۸۷	۵	گھیر لیا	گھیر لیگا	۶۶۴	۴	مٹاوے	مٹائی
۵۸۹	۱۲	رہے	رہنے	ایضا	۱۲	پیھری	پھرے
۵۹۴	۱۴	مصری	مقدسی	۶۶۵	۹	نہ سین کے	نہ سنین گے
۵۹۸	۶	باری گا	ماری گا	۶۶۷	۱۹	حضرت	کہ حضرت
۵۹۹	۱	قربان گاہ کی	قربان گاہ نے	۶۷۱	۱۷	پونچی	پہونچی
۶۱۰	۲۲	کھرلینی	کھولنے	۶۷۲	۲۳	جلیسائی	عیسائی
۶۱۱	۲۲	ڈہارہا	ڈہادیا	۶۷۳	۲۲	اس ابن تلما	و ابن تلماکو
۶۱۴	۱۶	عبد الباقی	محمد ابن عبد الباقی	۶۷۴	۲	مرقش	مرقس
ایضا	۲۱	حاز	نماز	۶۸۱	۹	نمانہ	زمانہ
۶۱۶	۲۲	السلام	علیہ السلام	۶۸۸	۲	بادشاہی سے	بادشاہی کے
ایضا	۲۳	کت	برکت	۷۰۲	۱۲	کھول گیا	کھل گیا
۶۲۵	۱	نمیر	خمیر	۷۰۵	۲۳	اسمال	استعمال
۶۳۰	۳	مایم	سیایم	۷۰۸	۱۶	تری	بڑی
۶۳۵	۲	اچھی	اجنبی	۷۱۳	۸	نہرے	ہوئے
۶۳۶	۲	یو	یون	۷۱۵	۱	آئندہ ابکی	آئندہ کی اب
۶۳۷	۱۵	بادشالا	بادشاہ	۷۲۴	۲	ہنسوار	ہنسوا
۶۳۸	۱۲	ق	حق	۷۳۲	۱	میتر	سیٹر
۶۴۴	۳	ہلوریگا	ہوویگا	ایضا	۲۳	جلیسا گر	جیسا کہ
۶۵۱	۱	شہرتے	شہدے	۷۴۶	۶	رروینہ	روینہ
۶۵	۲۳	״	چوڈ آئتونکی بعد ہے	۷۵۰	۱۰ و ۱۲	دیششش	دیسنس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵۳	۶	ٹکرربیان	ٹکسمیان	۸۹۱	۵	کہتے ہین	کہتے ہو
۷۵۶	۱۲	لویانہ	لدیانہ	۸۹۴	۲۳	اسرار سے	اسرار مین
۷۶۲	۲۰	نایا	بنایا	۸۹۵	۶	درہ ہین	درہ ہے
۷۷۰	۲۳	ومعین	فوجین	۹۰۱	۱۱	تیعوین	تیئیسوین
۷۷۱	۱۵	قومین مین	قومونمین	۹۰۶	۶	جبکلن گے	جہکین گے
۷۹۹	۲۳	کرنے گے	کرنے لگے	ایضا	۲۳	راہ پر رسے	راہ پر رہے
۸۰۲	۹	اردہ	ارادہ	۹۱۵	۸	حکیم زادی کے	حکیم زادی نے
۸۰۸	۱۱	باب	سال	ایضا	۱۱	صیلب	صلیب
۸۱۶	۲	یہ قلعہ جو	یہ قلعی جو	۹۱۹	۶	اب معلوم ہوا	یہان سے معلوم ہوا
۸۱۷	۱۶	بابر	جابر	۹۲۰	۱۴	آمد	آمُد
۸۲۱ ۲ و ۵ ۸۲۳ و ۱۹ و ۸۲۴ و ۱۵ و ۱۶ ۸۲۶				۹۲۷	۲۱	مال الفتح	سال الفتح
۱۰۶ ۱۰ ۱۱ و ۱۸ و ۲۰		بصری	بُصریٰ	ایضا	۲۲	دار ابجرر	دار ابجرد
۸۲۶	۱۰	موتہ	مُوتہ	۹۲۸	۲۲	کران	مکران
۸۳۲	۲۲	قلعو	تمکو	۹۲۹	۱۹	اندلس	اُندلُس
۸۴۷	۱۶	جادیگی	جاوینگے	۹۳۱	۱۱	بلمجتک	بلنجتک
۸۵۱	۱۵	جرجر	جریر	ایضا	۲۳	عبدالرحمل	عبدالرحمان
۸۵۴	۶	جبہ	عتبہ	۹۳۳	۱۹ ۱۳ ۱۴	عقبہ ۱۳ و ۱۴	عُقبہ
۸۵۹	۲۱	دجبہ	دجلہ	۹۳۹	۲۲	لولق	بولق
۸۶۳	۱۷	بنی	بنین	۹۴۱	۳	سرہانے	سرہانے
				ایضا	۴	مرمسجد	جمعہ مسجد
۸۷۶	۲۳	سیر کرایئے	سیر کو بلائی گی	۹۴۳	۱۲	صعد	صُغد
۸۸۰	۲۳	دکہادکہاکر	دکہادکہا کر	۹۴۴	۴	ہلاک سوجائیگا	ہلاک ہوجائیگا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۷	نوہون	نوجون	۹۷۴	۶	جوسب	سب جو
ایضا	۲۳	اونہوین	اونہون نے	۹۹۳	۶	دوری	دور سے
۹۴۷	۳	دبٹسہ	دَنُبسہ	۹۹۶	۱۷	ین	مین
ایضا	۲۲	ماجد	ماجد	۱۰۰۵	۸	تَرُوْ	تَنْرو
۹۴۹	۱۸	منیر	منبر	۱۰۱۵	۲۲	عَقُبہ	مُعَقَّبہ
۹۵۵	۲۲	اونکی	اونکی بیوی	۱۰۱۷	۴	مزام	مزاحم
۹۶۰	۱۹	اوبر	اور	۱۰۱۸	۸	سکر	شکر
۹۶۷	۸	قبفہ	قبضہ	ایضا	۱۰	نسدب	نسب
ایضا	۱۴	بکم	حکم	۱۰۳۰	۱	گرڈبا	گرڈھا
۹۶۹	۳	شترا	شہر				

فہرست کتاب بشارت محمدی

صفحہ

صفحہ ۸۰ سے صفحہ ۸۵ تک حضرت موسی علیہ السلام کے بعد سے حضرت داؤد علیہ السلام کیوقت تک کا احوال ہی کہ کافرون پر جہاد بہت ہوا مگر اسرائیلیون کے سوا اور قومون مین ایمان نہین پہیلا

صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۱۶ تک زبور شریف کی بشارتون کا بیان ہی وہی وعدہ جو توارت مین فرمایا تہا اوسیکو اللہ تعالی نے جابجا بار بار بہت صاف صاف فرمایا ہی کہ ہر ہر ملک مین کافر قتل ہونگے اور ہر ہر ملک مین ایمان پہیلیگا ۴۸ زبور مین مکہ کا پتا اور ۱۳۷ زبور مین مدینہ کا پتا تبلایا ہے

صفحہ ۱۶ سے صفحہ ۱۸۳ تک حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک کا احوال ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد اونکے صاحبزادے حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ ہوے اور مسجد بیت المقدس بڑی طیاریون سے بنوائی اور خدا پرستی خوب پہیلائی آپکے بعد تہوڑی مدت گذری تہی کہ اسرائیلی لوگ بت پرست ہو گئے اونہون نے نبیون کو قتل کیا وہ زمانہ جبکا وعدہ تہا وہ اوسوقت تک نہین آیا

صفحہ ۱۸۴ سے صفحہ ۱۸۶ تک جناب ہوسیع علیہ السلام کے صحیفہ سے یہہ بشارت ہی کہ اسرائیلی لوگ آخر زمانہ مین خدا پرست ہو جاوینگے

صفحہ ۱۸۷ سے صفحہ ۱۹۵ تک جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ سے یہہ خبر ہے کہ مسجد بیت المقدس اور وہ پاک شہر ویران جنگل ہو جائیگا پہر آخری زمانہ مین آباد ہوگا اور ساری قومون کے لوگ زیارت کو آوینگے اور بابل اور آسور یعنے ملک عراق پر تلوار سے جہاد ہوگا اور بابل ویران ہو جائیگا

صفحہ ۱۹۶ سے صفحہ ۳۰۴ تک حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارتون کا بیان ہی اس صحیفہ مین زبور کے وعدون کا بہت صاف صاف بیان ہے کہ سارے جہان کے کافرون کو خصوصاً بابل والون کو سخت سزا ملیگی اور مسجد بیت المقدس اور اس پاک شہر کی بہت بڑی آبادی ہوگی اور پہر کبہی ویرانی نہوگی صفحہ ۳۰۵ باب ۳۴

صفحہ ۳۱ ۴ تک صحیفہ ادومیہ خصوصاً اشہر بُصریٰ پر اللہ تعالےٰ منے اپنے تلوار سکے اوترنے کی خبر دی ہے اور پھر ایمان سکے پھیلنے کی خبر دی ہے اور صاف مکہ اور مدینہ کا پتا تبلایا ہے

صفحہ ۲۳ سے صفحہ ۲۴۳ تک بیالیسوین باب مین صاف صاف عرب کا اور مکہ اور مدینہ کا پتا تبلایا ہے عبرانی مین سلع کا لفظ ہے اسجگہ بہت دلیلین قائم کین ہین کہ سلع مدینہ پاک کا نام ہے اور اس باب مین رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پڑہ ہونیکا صاف پتا تبلایا ہے

صفحہ ۳۷۹ سے صفحہ ۳۹۲ تک ترینویں باب مین پہلی کافرون سکے ہاتہہ سے ظلم اوٹہانا اور پھر دین کی ترقی آپکے ہاتہون پر ہونا صاف تبلایا ہے

صفحہ ۴۰۶ سے ۴۱۳ تک بابِ صاف صاف کعبہ شریف سکے پتے تبلائی ہین

صفحہ ۲۷۲ سے ۲۸۱ تک صاف قرآن شریف کا پتا تبلایا ہے کہ عبرانی زبان سکے سوا دوسری زبان مین اللہ تعالےٰ کلام فرمادیگا پھر حضرت یوشع اور حضرت داود سکے سے جہاد کی خبر دی ہے

صفحہ ۲۴ سے صفحہ ۴۴ تک صحیفہ حضرت حبقوق علیہ السلام سے کافرون سکے قتل کی خبر ہے اور فاران کا یعنے حجاز کا پتا دیا ہے

صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۴۴ تک حضرت صفنیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس کی ویرانی کی اور پھر بہت آبادی کی خبر اور اسرائیلیون مین ایمان پہیلنے کی خبر ہے

صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۵۲ تک حضرت یوایل علیہ السلام سکے صحیفہ سے بیت المقدس مین اللہ سکے بہادر فوج سکے آنے کی اور کافرون سکے خون بہانیکی خبر ہے

صفحہ ۵۲ مین جناب عبدیاہ علیہ السلام سکے صحیفہ سے اسرائیلیون سکے سوا اور قومون مین ایک پیغمبر سکے آنے کی خبر ہے

صفحہ ۵۲ مین کچہہ بادشاہون کا احوال ہے

صفحہ ۵۲ سے صفحہ ۶ تک حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس کی ہمیشہ کی

آبادی کی خبر اور ساری قومون کی زیارت کو آنے کی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ اللہ تعالے
ساری قومون سے جھگڑیگا یہ پتا صاف قرآن مجید کا ہے پھر ساری زمین کے کافرون
کے قتل کی خبر ہے اور نئی شریعت بھیجنی کی بشارت ہے صفحہ ۴۶۵ باب ۴۹ مین صاف
یہہ بشارت ہے کہ قومون مین ایک پیغامبر بھیجا جاویگا

صفحہ ۴۶۸ سے صفحہ ۴۷۰ تک حضرت حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ سے صاف عرب کا پتا اور اللہ کا کلام
اوترنے کی بشارت اور بیت المقدس کی بڑی آبادی کی خبر ہے

صفحہ ۴۷۰ اور ۴۷۹ مین یہہ بیان ہے کہ مسجد بیت المقدس کو بخت نصر بت پرست نے ویران کیا
اور اسرائیلیون کو قید کرکے بابل مین رکھا

صفحہ ۴۸۰ سے صفحہ ۵۵۵ تک حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ سے بڑی بڑی پیش خبریان مین
اول سے صفحہ ۵۰۳ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ چار خاندانون مین بادشاہت ہوگی پچھلی
بادشاہت رومیون کی ہے وہ بڑے ظالم ہون گے اونہین کے زمانہ مین اللہ تعالی
اپنے پاک بندون کی سلطنت قائم کریگا وہ سلطنت سب پر غالب ہوگی

صفحہ ۵۰۴ سے صفحہ ۵۱۸ تک یہ بیان ہے کہ اتنی مدت کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور
ہوگا اور اتنی مدت کے بعد جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا صفحہ ۵۱۹
سے صفحہ ۵۵۵ تک بڑی بڑے ظالم بادشاہون کی خبر ہے پھر دکھن کے یعنے عرب
کے بادشاہ کی بشارت ہے اخیر مین ایک مدت تبلا کر خوشی سنائی ہے اوس مدت
کی تمامی پر نورالدین بادشاہ کا اور محمدیون کا ملک شام پر غلبہ ہوا اور نصاری عاجز
ہوگئے

صفحہ ۵۵۶ سے صفحہ ۵۵۸ تک یہ ذکر ہے کہ مسجد بیت المقدس خسرو بادشاہ کے حکم سے آباد ہوئی

صفحہ ۵۵۹ سے صفحہ ۵۶۵ تک جناب حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے یہ بشارت ہے کہ ساری
قومون کا پسند کیا ہوا آویگا اور اس مسجد کی پچھلی شان وشوکت پہلے شان وشوکت سے
بڑھ جائیگی

صفحہ ۵۶۶ سے صفحہ ۶۰۰ تک حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ سے کافرون کے خصوصًا بابل والون اور رومیونکی قتل ہونیکی اور بیت المقدس کی بڑے آبادی کی خبر ہے اور صاف بشارت ہی کہ جو لوگ دور ہین وہ آوین گے اور اس مسجد کو بناوین گے اسکی بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی پیش خبری ہے

صفحہ ۶۰۱ مین یہ بیان ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام نے اور نحمیاہ رح نے شہر بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا

صفحہ ۶۰۲ سے صفحہ ۶۰۷ تک حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ سے صاحب حکومت پیغمبر کے آنیکی اور کافرون کے قتل ہونےکی بشارت ہے

صفحہ ۶۰۸ سے صفحہ ۶۱۳ تک حضرت ملاکی علیہ السلام کے بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوقت تک کا احوال اور انٹیوکس بادشاہ ظالم اور ہیرودیس ظالم کے ظلمون کا بیان ہے

صفحہ ۶۱۴ سے صفحہ ۶۵۷ تک انجیل شریف سے محمدی بشارتون کا بیان اور بے ایمان یہودیون کے اور بگڑے ہوئے عیسائیون کے قتل ہونے کی خبر ہے

صفحہ ۶۲۰ سے صفحہ ۶۲۳ تک یہ بیان ہے کہ یہودی لوگ رومی بادشاہون کے ظلم سے بہت گھبرا گئی تھے اور اسلیے بیقرار تھے کہ وہ پیغمبر جلد آوین جو دین کی بادشاہت قائم کرین گے اور ہمکو ان ظالمون کے ظلم سے چھوڑاوینگے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنے دو شاگردون کو بھیجکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پچھوایا کہ وہ پیغمبر آپ تو نہین آپنے ایسا جواب دیا جس سے صاف یہ مطلب ظاہر ہے کہ وہ مین نہین ہون پھر صفحہ ۶۴۰ مین یہ بیان ہے کہ یہودیون نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ پیغمبر آپ تو نہین ہین فرمایا مین وہ نہین ہون

صفحہ ۶۵۸ سے صفحہ ۶۶۲ تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا سے اٹھ جانا اور ہر بار بار کو محمدی بشارت دینا

صفحہ ۶۳ سے صفحہ ۶۵ تک یہہ بیان ہے کہ حواریون پر روح القدس کا فیض اترا
اور حضرت شمعون رح نے توراۃ کی بشارت یاد دلائی اور حواریون کیو عظ سے
غیر قومون مین ایمان پہیلا مگر بے ایمان یہودیون نے اور بت پرستون نے عیسائیون
پر بڑے بڑے ظلم کیے

صفحہ ۶۷ سے صفحہ ۶۸ تک بابل والون اور رومیون کا ظلم اور شہر یروشالم اور مسجد
بیت المقدس کا دوبارہ ویران ہونا

صفحہ ۶۸ مین یہہ بیان ہے کہ دومشیان بادشاہ بڑا ظالم تہا اوسکے وقت مین لوگون کو
آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار تہا

صفحہ ۶۸ سے صفحہ ۷۴ تک جناب یوحنا حواری کی مشاہدات سے یہہ بیان ہے کہ
جناب یوحنا کو اللہ تعالی نے روم کے ظالم بادشاہون کا حال اور بابل کا ویران ہونا دکہلایا اور
صاحب حکومت پیغمبر کا پیدا ہونا اور اللہ کے عرش تک پہونچنا اور آسمان سے
شیاطین کا گرادیا جانا اور دین کی بادشاہت کا قائم ہونا دکہلایا یہہ بشارت
بارہوین باب مین ہے

صفحہ ۷۴ سے صفحہ ۷۵ تک رومی بادشاہون کے ظلم کا بیان ہے

صفحہ ۷۵ سے صفحہ ۷۶ تک یہہ بیان ہے کہ قسطنطین بادشاہ نصرانی نے کیا کیا
کفر پہیلایا اور نصاری نے یہودیون کی ضد مین مسجد بیت المقدس کی بڑی
چٹان پر گوبر اور حیض کے لتون کا ڈہیر لگایا

صفحہ ۷۶ مین یہہ بیان ہے کہ بے ایمان یہودیون نے چاہا کہ مسجد بیت المقدس کو بناوین
نیو مین سے آگ کے شعلے نکلے اور وہ بنا نہ سکے

صفحہ ۷۶ سے صفحہ ۷۷ تک رومی بادشاہون کا احوال ہے

صفحہ ۷۷ سے صفحہ ۸۰ تک یہہ بیان ہے کہ جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبرون
کی پیش خبریون کے موافق ملک عرب مین پیدا ہوئے اور اللہ نے آپ پر قرآن

اتارا اور ساری قوموں کو اپنے عذاب سے ڈرایا اور پیغمبروں کی بشارتوں کے موافق
آپنے کافروں پر جہاد کیا اور دین کی بادشاہت کو قائم کیا
صفحہ ۸۰۹ مین یہہ بیان ہے کہ آپ کے بعد جو لوگ دین سے پھر گئے اونپر حضرت ابوبکر صدیق رضی
نے جہاد کئے
صفحہ ۸۱۲ سے صفحہ ۸۲۶ تک یہہ بیان ہے کہ صوبہ ادومیہ اور بُصری اور بابل پر پیغمبروں کی
پیش خبریوں کے موافق محمدیوں نے جہاد کیا
صفحہ ۸۲۷ سے صفحہ ۸۵۰ تک یہہ ذکر ہے کہ دمشق اور ملک شام پر پیغمبروں کی پیش خبریوں کے
موافق محمدیوں نے جہاد کیا
صفحہ ۸۵۱ سے صفحہ ۸۶۸ تک یہہ بیان ہے کہ پیغمبروں کی پیش خبریوں کے موافق محمدیوں نے
بابل پر جہاد کیا اور بابل ویران ہوگیا
صفحہ ۸۶۹ سے صفحہ ۸۸۸ تک یہہ ذکر ہے کہ پیغمبروں کے پیش خبریوں کے موافق مسجد
بیت المقدس اور شہر یروشالم کی بڑی آبادی محمدیوں کے ہاتھوں ظہور مین آئی
صفحہ ۸۸۹ سے صفحہ ۹۰۱ تک یہہ بیان ہے کہ ملک شام کے شہروں پر جہاد ہوا اور بڑے
بڑے عیسائی علم والے محمدی معجزے دیکھہ دیکھہ کے نہایت خوشی سے مسلمان ہوئے
صفحہ ۹۰۲ سے صفحہ ۹۰۷ تک یہہ ذکر ہے کہ محمدیوں نے حلوان کو فتح کیا اور وہان ایک پہاڑ
مین برتولما حواری کے صاحبزادے سے ملاقات ہوئی
صفحہ ۹۰۸ سے صفحہ ۹۱۴ تک یہہ بیان ہے کہ محمدیوں نے فارس اور مصر اور خراسان اور
سندھ اور ہند اور ملک مغرب اور ترکستان پر جہاد کیا اور ساری قوموں کے کافروں
کے قتل ہونے کی پیش خبریوں کا خوب طرح ظہور ہوا
صفحہ ۹۱۵ سے صفحہ ۹۲۳ تک یہہ بیان ہے کہ محمدیوں نے مسجد بیت المقدس مین بڑی
بڑی آرایشین کین
صفحہ ۹۲۵ سے صفحہ ۹۲۷ تک یہہ بیان ہے کہ پانچوین صدی کے بانوے برس نصاری نے بیت المقدس

پر چڑہائی کرکے ہزارون مسلمانون کو شہید کرکے وہ پاک شہر لے لیا پہر نصاری پر بار
بار جہاد ہوتا رہا چہٹی صدی کے اخیر مین پہر بیت المقدس اللہ نے محمدیون کو دیدیا اور
نصاری پر بڑے بڑے جہاد ہوسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی شکر تیری نعمتون کا
تیری اس بی نہایت رحمتونکا
ادا ہو سکے دلسی کہین زبانسے
کہ دی اپنی محبت ہمکو تونے

محمد کو سکھایا تو نی قرآن
دیا رحمت سی ہمکو تیسر ایمان
محمد ہین الٰہی تیری بندے
تیری پیغام کی پہونچانیوالے

اکیلا تو فقط سچا خدا ہی
سبھونکو تو ہی نی پیدا کیا ہی
کوئی ہرگز تیرا الکر انہین ہے
کوئی بیٹی کوئی بیٹا نہین ہے

غلامی کا تیری سب ہم ہین بھرتے
پیمبر اور امام اور سب فرشتے
تیری رحمت ہی یہ ای رب اکبر
کہ جبرائیل کو بھیجا زمین پر

کہ وہ قرآن محمد کو سکھاوین
محمد ساری عالم کو ڈراوین
خوشی جنت کی مومن کو سناوین
عذابونسی وہ منکر کو ڈراوین

محمد کو جو کچھہ تونے سکھایا
انہون نی جن بشر سبکو سنایا
تیری پیغام خلقت کو سنائے
ہزارون جن بشر ایمان لائے

دیا تو ہی نے یا رب ہمکو ایمان
بڑی سی تیری نشانی ہی یہ قرآن
محمد نے نہ دیکھی تھین کتابین
کتابون کی سنی کب تھین تو باتین

نہ آنکھونسی کبھی تھی حرف دیکھے
نہ کانون سے سنی نبیونکی قصے
تو ہی نی اونکو یہ سب کچھہ سکھایا
تو ہی نی آپ اونہین سب کچھہ پڑہایا

نشانی منکرون نی جبکہ مانگی
نشانی اور اک تو نی دکہائی
محمد نے دعا کی جبکہ تجھہ سے
کئے تب چاند کی دو ٹکڑی تو نے

ہوا دور ایک ٹکڑا دوسری سے
بخوبی صاف دیکھا منکرون نے
پھر اون ٹکڑونکو تو ہی نے ملایا
نمونہ اپنی قدرت کا دکھایا

محمد کو بلایا آسمان پر
دکہائین قدرتین اپنی سراسر
الٰہی تو نی باتین کہین خود اونسے
نمازین فرض کر دین پانچ تو نے

الٰہی تو نی دی عیسیٰ کو انجیل
کیا ساتھہ انکی ہر دم شخص جبریل
کہ تیرے حکم سے مردے جلائے
گئے اچھی بہت کوڑہی اور اندھے

نبی عیسیٰ ہین ای رب تیری بندے
تیرے پیغام کے پہونچانیوالے
نشانی تھی الٰہی تیری انجیل
تیری ہی حکم کی کرتے تھی تعمیل

یہ تھا اندھیر دیوون نی مچایا
کہ انسانون کے تن مین گھر بنایا
کوئی دیوانہ تھا اور کوئی تھا [illegible]
[illegible]

تو عیسیٰ نے بہت دیوونکو ڈانٹا
پڑا دیونکی دلین اونکا دہڑکا
بدن مین سے وہ انسانونکی نکلے
[illegible]

الہی اپنا پیاسا ہمکو کر دے
الہی یہ بڑی نعمت ہے تیری
کہ ایسا اک نبی قائم کرونگا
پھر اس مطلب کو آگے بڑہکی کہولا
عدالت ہاتھہ سے اپنی کرونگا
کہا تو نے زبور میں خوب گاؤ
کریگا ظالموں کی ٹکڑے ٹکڑے
تبھی پھر سب بتائی شعیا کو
کہ اک سوکھی زمین سے وہ اوگیگا
اوگاؤنگا صنوبر اور شمشاد
کہ وہ بیت المقدس میں بسینگے
یہ دشمن ہو وینگی ویران برباد
زمین شام کی وارث وہ ہونگے
وہ ہر ہر ملک میں ہو وینگی آباد
کرین کس منہہ سے شکر اسکا خدایا
سنا عیسے نے وہ وعدہ جو تجھسے
وہ سچی روح والا جبکہ آوے
نہیں اپنی طرف سے کچھہ کہیگا
الہی شکر تیری نعمتوں کا
جو دی موسی کو یا رب تونے توراۃ
خدا کی عشق سے تم منہہ موڑو
کہا جو اشعیا اور ارمیا سے
دلایا یاد پہر قرآن میں اسکو

محمد کا دلوں میں عشق بھر دے
کہ ہمکو کردیا امت میں اونکی
کہ ہوویگا وہ موسی کی طرح کا
بتایا اوسکی شریعت کا بتایا
اور اپنی دشمنوں سے لونگا بدلا
خوشی میں آو اور ڈنکی بجاو
بجاؤ پہلی سے خوشی سے ڈنکی
کیا مشتاق سارے انبیا کو
وہ کنول کی طرح سے پھولیگا
بیابان ہوگی خوش تب اے رب شاد
بڑی رونق وہ اس مسجد کو دینگے
او کہیری جائیگی ان سب کی بنیاد
بسینگی ملک میں پیغمبر تکے
رہینگی رب کے تعریفوں میں مشغول
محمد کی ہمین امت بنایا
وہ وعدہ صاف بتلایا انہوں نے
وہ سچائی کا رستہ بتا دے
کہیگا وہ وہی جو کچھہ سنیگا
محمد کی ہمیں امت میں لکھا
عیاں قرآن میں ہے اوسکی ہر بات
بتوں کو اور بتخانوں کو توڑو
وہ سب کہلادیا بندوں کو اپنے
جو وعدہ تہا کہ بتلاؤنگا سب وہ

محب عیسی و موسی کے رہین ہم
خبر توراۃ میں جنکی سنائی
کلام اپنا میں ڈالوں اوسکی منہہ میں
کہ اپنی میں کرونگا تیر تلوار
نبی داؤد کو ای رب اکبر
کہ ایسا بادشاہ آتا ہے بتایا دل
خدا کی طالبو تم خوش ہوگے
بتا مکہ کا دیکر اور عرب کا
زمین خشک سے نہرین بہاؤں
بتایا اونکی امت کا بتایا
سلیمان نے جو تہی مسجد بنائی
کیسی ہوگی یہ مسجد پہر برباد
وہ ہیں اللہ کی مقبول بندے
محمد کی یہ امت ہے وہ مرحوم
بشارت جنکی عیسی دیگئے تجھے
کہ باتیں پاس میرے ہیں بہت سے
میری تعریف وہ آکر کریگا
کیا پہلی ہی سے ہمین نے خبردار
محمد پر اوتارا ایسا قرآن
یہی کہتا ہے قرآن اور توراۃ
صحیفوں میں جو تہین خوشیان سنائیں
صفائی روح کی اور دل کی پائی
نہین تہا جو کچھہ عیسی نے بتایا

دم ابراہیم کا بہر دم بہرتی
صفت موسی کو اونکی یہ بتائی
سناویگا تمہیں وہ میری باتین
لہو سے تیر میری ہونگی سرشار
زبوروں میں بشارت اونکی دیکر
کہ مظلوموں کو کردیگا وہ خوشدل
خدا کا ذکر جب سے سنوگی
کیا فرحت سے دل مغموم کا
شگفتہ باغ جنگل کو بناؤن
صحیفوں اور زبوروں میں سنایا
وہ آکر بت پرستوں نے گرائی
خدا والی رہینگے اوسمین دل سے
سدا ذکر خدا میں خوش رہینگے
کہ یہ امت میں تھی انکی یہی وہ قوم
یہی سب اور نشان بتلا گئے تجھے
مگر تم سے نہیں وہ اوٹھہ سکینگے
تمہیں آیندہ کی خبریں وہ دیگا
مگر آتا ہے اس جہان کا سردار
جو ہے ساری کتابوں کا نگہبان
کہا تو نے خالق کی ہر ایک بات
وہی قرآن نے سبکو دکھائین
جو کچھہ انجیل میں عیسی کو دی تجھے
وہ سب کچھہ تو نے قرآن میں سنایا

الٰہی لای ہین ہم سب پر ایمان
تیرے جبریل پر لائے ہم ایمان
فرشتی موت کی تو بہیجتا ہی
بچاتی ہین ہمین یہ ونکی منہ سے
جو تیری تخت کو اللہ میرے
الٰہی عرش کے سایہ مین اپنے
دکہادی ولکو اپنا نور یارب
بدبختین وحکو تو ڈالدیگا
الٰہی تو نی حشر او آخرت کی
وہی سب تو نے لکہوایا قلم سی
کسیکو دوزخی تو نی بنایا
کسی طاقت کہ یارب تجہسے بولے
الٰہی شر سے تو ہمکو بچالی
الٰہی فوج دجالی ہی پہیلی
تیری بندونکو بہراتی ہین بلیٹا
محمد اور عیسیٰ سب ہین بندے
تجہی کو پوجتے ہین صدق دلسے
مدد بہی ہم تجہی سی مانگتی ہین
فرشتے بدر مین جو تو نی بہیجے
اور ابراہیم و داؤد او سلیمان
کرین امداد ایوب او رہارون
جناب زکریا بہی اور یحییٰ
مدد کیواسطی اب بہیج اللہ

ہماری سر پہ ہی انجیل و قرآن
محمد پاس لای ہین جو قرآن
تیرا ہر حکم برحق ہی بجا ہی
یہ تیری کام ہین یا تہون پر انکے
اوٹہائی ہتے ہین دم بہر تماشا
ہماری روح کو یارب جگہہ دے
بتادی ولکو وہ طور یارب
حساب اعمال کا تو سب سے لیگا
خبر قرآن اور انجیل مین دے کے
وہی سب تو نے دکہایا صاف
اوسے بہکا کی دوزخ مین گرایا
کہ کیون تو نے کیا یہ اسطرح سے
سراپا خیر تو ہمکو بنا دے
پناہ اللہ دی تو ہمکو اپنی
سمجھتے ہین تیری بندونکو تجھ سا
غلامی کا تیری سب دم ہین بہرتے
پیمبر اور امام اور سب فرشتی
محمد کو وسیلہ جانتے ہین
مدد کا حکم اب بہیجو انکو دیدے
مدد دیوین ہمین ای رب رحمان
جناب یونس اور ادریس و نوح
کرین زندہ دل مردہ کو ربا
مصیبت سے ہماری تو ہی آگاہ

زبور اور توراۃ اور صحیفی
ہمین ایمان ہی میکائیل پر بہی
فرشتے جو ہماری ہین نگہبان
تو ہی ہی تہامنی والا سبہونکا
مزہ ہی بس او نہین کچھ زندگی کا
دکہا جنت مین یا رب اپنا دیدار
قیامت مین اوٹہاویگا تو سبکو
بہشت ایمان والونکو تو دیگا
الٰہی تو ہمیشہ جانتا تہا
کسیکو جنتی تو نے بنایا
تیری بندی ہین سب تو سبکا مختار
الٰہی لای ہم ایمان تجہپر
محمد کی رہین امت مین داخل
جو ہین ایمانکی دشمن اونہون نے
تو ہی ہی مالک او مختار سبکا
علی او فاطمہ اور اونکی اولاد
الٰہی شرک سی ہمکو بچالی
الٰہی بہیجدے روح القدس کو
محمد اور عیسیٰ اور موسیٰ
اور اسماعیل او اسحاق و یعقوب
جناب یوسف او یوشع نبی کو
جناب اشعیا اور ارمیا کو
مدد کیواسطی حزقیل آوین

الٰہی ہم ہین آنکہو سی لگاتے
یقین ہے ہمکو اسرافیل پر بہی
تیری ہی حکم سی ہین پاس قرآن
فرشتونکا اور انسان او جنونکا
تیرا رہتا ہی ہر دم جن پہ سایا
رکہا اپنی عشق مین سرمست و سرشار
مرینگے سب جلاویگا تو سبکو
جو کافر ہی جہنم مین جلیگا
کہ پیدا اسطرح سبکو کریگا
او سی ایمان کا رستا دکہایا
نہین حکمت سے خالی ہی کوئی کار
کہ ٹہرای ہی تو نی خیر او شر
ہمیشہ رکہیو اپنا فضل شامل
بچہای ہر طرف ہین جال پہندے
نہین ہی حکم ہل سکتا تو دیتا
غلامی مین تیری ہیتی ہین دلشاد
تجہی کو پوجتی ہم سب ہین دلسے
مدد کیواسطی حکم انکو اب ہو
مدد کیواسطی آجائین یا رب
مدد کرتے رہین ای رب محبوب
مدد کا حکم ای اللہ اب ہو
جناب دانیال اور صفنیا کو
نبی اللہ کی شموئیل آوین

جناب نوح و الیاس اور آدم ۔ مدد دیوین ہمین ای رب اکرم
ہر اک جانب سے گہیرا دشمنون نے ۔ زمین پر ہو گئی جور و ستم کی
محمدیونکی آنکھین لگ رہی ہین ۔ ادہین کا راستا سب تک رہی ہین
الہی عیسی مریم اب آ دین ۔ کہ سب جالیونکا خون وہ بہلین
نگاہ تیز سی ان سبکو دیکہین ۔ نمک کی طرح سب پانی مین پگہلین
دعا مین جبکہ عیسی ہاتہ پہیلائین ۔ تو سب یاجوج و ماجوج مر جائین
تو یاجوج اور ماجوج یکدم مین ۔ مرین او سب مٹین و زخمی ہو بچین
کدورت سے دلونکو پاک کر دین ۔ محمد کا دلونمین نور بہر دین
الہی وقت اونکا جلد آوے ۔ ہمین اب نور عیسی کا دکہاوے
دکہا دی نور عیسی کا الہی ۔ محمد دیکہیی خبرین سب اونکی
الہی برکتین پیغمبرون کی ۔ ہماری دین کے سب سرورونکی
محمد کا ہمین ساغر پلا دی ۔ محمدیونکا خاک پا بنا دے
محمد کی رہین سایہ مین محفوظ ۔ شریعت مین رہین ہم انکی محفوظ
الہی شربت کوثر عطا کر ۔ محمد کی محبت مین فنا کر
طفیل خاص اصحاب محمد ۔ طفیل جملہ احباب محمد

بہت ایمان والون پر ہے نزعا ۔ جگر بہتا ہے پیاسی اور اب دم گہٹتا
الہی مہدی عادل اب آوین ۔ نشان سب ظالمونکا وہ مٹاوین
ہر اک سو دوڑتی پہرتے ہین دجال ۔ ہوا جاتا ہے اب اسلام پامال
زمین پر آسمان سے اب اوتر آئین ۔ اور اپنا زور دجالونکو دکہلائین
دم عیسی کی گرمیسی پگہل جائین ۔ شیاطین آگ مین زخمی جل جائین
دعا عیسی جیسا رب سے مانگین ۔ ہم اونکی ساتہ سب آمین بولین
محمدیون کو دین عیسی طہارت ۔ محمد دیکہیی اونکی بشارت
ہم اونکی سامنی نگہین بچہائین ۔ قدم چومین اور انکو سینی لگائین
ہوی آخر مین ہم امت ہے پیدا ۔ محمد کا نہ نور پاک دیکہا
محمد اول اور آخر ہین عیسی ۔ طفیل انکے ہمین یا رب بچانا
ہمین فضل اور کرم سی کر عنایت ۔ تیری رحمت ہے یا رب بے نہایت
محمد سے نہو ہمکو جدائی ۔ عذابونسی ہمین دی ای رب رہائی
محمد کے ہین قول و فعل جتنی ۔ عمل سب پر کرین ہم صدق دلسے
الہی تیرا جنت مین ہو دیدار ۔ طفیل احمد و اولاد اطہار
الہی جو دعا مین ہم نے مانگین ۔ کرم سی کیجیو مقبول آمین

یا اللہ تو اکیلا ہی تیرا دوسرا کوئی نہین ہے تو ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا سبکو تونے بنایا سب
تیرے بندے اور غلام ہین تیرے سوا کسیکو ایک ذرہ بہر بہی اختیار نہین حضرت محمد تیرے
بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تونے جبرئیل فرشتے کی زبانی اونکے پاس قرآن
بہیجا اونہون نے تیرے حکم سے آدمیون کو اور جنون کو قرآن سنایا تیرا پیغام پہونچایا
سارے جہان کے سب لوگون کو تیرے عذاب سے ڈرایا جو لوگ اونپر اور قرآن پر ایمان
لائے اونکو باغ بہشت کی نعمتونکا اور تیرے دیدار کا وعدہ سنایا اونکے دلونکو پاک کر کے
تیرے عشق اور محبت مین سرشار کیا تیری راہ مین جان دینے پر طیار کیا جو لوگ بتون اور
پتہرون کو اللہ کا شریک ٹہراتے تہے اونکو بتون کے پہندے سے چہڑا کر اکیلے اللہ کا پتہ بتایا

سکہلایا بتون اور بتخانون کو توڑوایا نصارے جو اللہ کا ساجہی حضرت عیسے اور مریم کو اور بعضی
روح القدس کو ٹہراتے تہے اونکو اس کہلے شرک سے پاک کرکے اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ
اور حضرت مریم اور روح القدس کا بندہ ہونا دل کی آنکہو نسے سجہایا یہودی جو حضرت موسی کو اور
توراۃ کو مانتے تہے مگر حضرت عیسی اور مریم کے دشمن تہے اونکو اس دشمنی سے چہڑاکر حضرت عیسیٰ اور
حضرت مریم کا اور سب پیغمبرونکا عاشق بنایا یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکہون درودین اور رحمتین
نازل فرما اور اونکی اولاد پاک پر رحمتونکا مینہہ برسا یا اللہ حضرت عیسی بہی تیرے بندے اور تیرے
پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے اونکو انجیل دی اونہون نے تیرے حکم سے اسرائیلیونکو انجیل
سُنائی اور ہمیشہ کی زندگی کی راہ دکہلائی حضرت داؤد بہی تیرے بندے اور تیرے نبی ہین تو نے
اونکو زبور دی اونہون نے اسرائیلیون کو زبور سُنائی تیرے عشق و محبت کی چاشنی چکہائی
حضرت موسی بہی تیرے بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے تختون پر اپنے ہاتہہ سے سب طرح کی
نصیحتین لکہکر اونکو دین اور ایسی توراۃ اونپر اوتاری جسمین کافرونکی قتل کی تدبیرین بتائین بتونکو
توڑ بتخانون کو توڑوایا ایمان کا نور ہر طرف پہیلایا یا اللہ جو جو کلام اپنا تو نے ہمارے پیغامبر
برحق محمد صلے اللہ علیہ و الہ وسلم پر اوتارا اور جو جو کلام اپنا تو نے ابراہیم اور اسماعیل و اسحاق
اور یعقوب پر اوتارا اور جو کلام اپنا تو نے موسی اور عیسیٰ کو اور سب نبیون کو دیا ہم اوس سب پر
ایمان لائے ہم نبیون کو آپسمین جدا نہین سمجہتے ہم تیرے تابعدار ہین یا اللہ یہہ ایمان ہمکو تو ہی نے
دیا ہے تو اپنے فضل سے ہم سب محمدیون کو اس محمدی ایمان پر ثابت رکہہ اور اپنے سب نبیون اور
پیغامبرونکی محبت اور تعظیم اور ادب اور اپنی سب کتابون کا ادب اور تعظیم اور محبت ہماری دلونمین
قائم رکہہ یا اللہ ہم تیرے فرشتون پر بہی ایمان لائے تو نے اونکو نور سے بنایا ہے وہ سب تیرے
خاص بندے ہین تیرے حکم کے تابعدار ہین تیرے حکم سے کام کرتے ہین جب تیری مرضی پاتی ہین
جب کسیکی سفارش کرتے ہین تیری ہیبت سے ڈرتے ہین یا اللہ ہم قیامت پر بہی ایمان لائے
تو نے قرآن اور انجیل مین خبر دی ہے کہ تو سب آدمیون کو اور جنون کو اوس دن زندہ کریگا روح کو
بدن مین ڈالدیگا قبرون سے اوٹہا کہڑا کریگا سب سے حساب لیگا ایمان والون کو باغ بہشت مین
اور منکرونکو دوزخ کی آگ مین رکہیگا یا اللہ تقدیر پر بہی ہم ایمان لائے جسکے مقدر مین جو تو نے

ٹھرا دیا ویسا ہی تونے اوسکو بنا دیا کسیکو تونے بہشت کے لیے بنایا کسی کو آگ کے لیے بنایا
کسی کو ایمان دیا اور نیک کامون مین مشغول کر دیا کسی کے دل کو سخت کیا اور اپنی یاد سے غافل کر دیا
تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہین تیری حکمتون کو تیرے سوا کون جانتا ہی تیرا دوسرا کون ہی جو تجھے
کہ تونے یہ کیون کیا یا اللہ محمدی ایمان پر ہمکو قائم رکھہ اور اپنے سب بندون کو ایمان دے آمین
بعد اسکے کہتا ہی بندہ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور اللہ کے حکم سے اوسکے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کا امیدوار **عبد العزیز** بن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اون سبکے گناہونکو
معاف کرے اور اپنی رحمت مین غرق رکھے کہ اس زمانہ مین ایمان کے دشمنون نے بہت سر اوٹھایا ہی
طرح طرح کا کفر پھیلایا ہی ادہر پادریون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف کی آیتون پر
بے تحاشا زبان کھولی ہی وہ وہ کفر بکے ہین جسکے دیکھنے سے ایمان والونکا کلیجہ منہہ کو آیا ادہر اونکی
جواب مین جھوٹے مسلمانون نے حضرت عیسی اور حضرت موسی سے اور توراۃ اور انجیل سے
بے ادبیان کر کے کلمی کفر کے بک بک کے ایمان والونکا دل جلایا ہی ادہر نیچرون نے جھوٹہہ موٹہہ
اپنا نام مسلمان رکھکر فرشتون کا اور پیغامبرونکے معجزونکا اور قیامت مین دوبارہ سبکے زندہ
ہونے کا اور حساب اور ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخکا انکار ہر طرف پھیلایا ہے
ہزارون آدمیون کو بے ایمان بنایا ہی ادہر وہ لوگ جابجا پھیلے ہین جو ظاہر مین پیغامبرون اور فرشتونکو
مانتے ہین مگر وہ ایمانکی جڑ جسکے مضبوط کرنیکے لیے ایک لاکھہ کئی ہزار نبی اللہ نے بھیجے اوس جڑ کے
کھودنے مین دن رات مشغول ہین کہتے ہین کہ پیغامبرونکو اور اولیاؤنکو اللہ کا بندہ یہ سمجھکر مت کہو
کہ وہ اللہ کے غلام اور مملوک ہین بلکہ بندہ کے یہ معنی سمجھو کہ وہ اللہ کے تابعدار ہین مگر اللہ کے
غلام نہین ہین اس مقدمہ مین ایک رسالہ چھاپ کر جابجا پھیلایا ہی ای ایمان والو ہشیار رہو انکی فریب
مین نہ آئیو نصاری کی بات مین اور ان بے ایمانون کی بات مین کچھہ فرق نہین نصاری حضرت عیسی علیہ السلام
کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین اور جو بیٹا سعادتمند ہوتا ہی وہ باپ کا تابعدار ہوتا ہی تو نصاری اس بات کی
منکر نہین کہ حضرت عیسی اللہ کے تابعدار ہین مگر اونکو اللہ کا غلام اور مملوک نہین سمجھتے یہ لوگ بھی فقط
تابعداری کا اقرار کرتے ہین اور غلام اور مملوک اللہ کا اونکو نہین جانتے بعضے یون دلیل لاتے ہین
کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دینا اور تھوڑی دیر مین ساتون آسمانون تک پہونچنا بندہ کا کام نہین ہم جناب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ کیونکر کہین یہی بات نصاری بھی کہتے ہین کہ مردہ کا جلانا بندہ کا کام نہین ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بندہ کیونکر کہین ہای یہ دونو فرقے اتنا بھی نہین سمجھتے کہ اللہ جتنی طاقت چاہے اپنے بندی کو دی اور جو کام چاہے اوسکے ہاتھہ سے لے وہ خدا کیونکر ہو گیا جب اوسکی سب طاقتین اللہ ہی نے دی ہین اور اللہ کے بن حکم کوی کام نہین کر سکتا ہو اللہ کی بندگی اور غلامی سے کیونکر باہر ہو سکتا ہو یہہ لوگ کہتی ہین کہ اللہ کے حکم کی حاجت پیغمبرون اور اولیا ونکو نہین ہے اللہ الگ بیٹھا رہتا ہو وہ جو چاہتی ہین کرتی ہین جو کوی کہتا ہو کہ اونکی شفاعت اور معجزی اور کرامت جب ظہور مین آتی ہین جب اللہ کا اذن ہوتا ہو تو یہ لوگ اللہ کے اذن کا نام سنکر بہت گھبراتی ہین اور کہنے والیکا گلا دباتے ہین نصاری کیطرح یہ کہلا ہوا شرک انہون نے پہیلا رکہا ہو اونکے مقابلی مین وہ لوگ پہیلی ہین جو اللہ کی عظمت اور جلال کے پردہ مین پیغمبرون کے حق مین کلمی بی ادبی اور حقارت کے بولتی ہین اور پیغمبرونکی تعظیم اور ادب کو شرک اور کفر ٹہراتے ہین جب بہت سی پڑہی لوگ یون بگڑے اب جاہلونکا کچھہ حال نہ پوچھو وہ تو غفلت مین سرشار ہین جس مرد اور عورت سی پوچھو کہ قرآن کیا چیز ہے اتنا تو اقرار کرتے ہین کہ اللہ کا کلام ہو اللہ نے بہیجا ہو جب کہو کہ یہ کلام اللہ نے کسکے پاس بہیجا تو کہتی ہین یہ بات ہمکو کسی نے نہین بتلای بہلا ہن بتای ہم کیونکر جان لیتے ایمانکی تعلیم لوگون نے جابجا چہوڑ دی ہزارون آدمی ایمان کو بہول گئے یا اللہ امت محمدی پر رحم کر آمین اس زمانہ مین ہم محمدیون پر بہت بڑا فرض اللہ کا یہ ہو کہ اپنے ایمان کی بچانے کی تدبیرین کرین اور اللہ سے ہمیشہ ایمان مانگا کرین یا اللہ ہماری ایمان کو قائم رکہیو اور ایمانکی دشمنو نسی ہمکو بچائیو آمین ای ایمانوالو اللہ نے پیغمبرون کو اونکی سچای ظاہر کرنے کے لیے بڑی بڑی نشانیان دی ہین حضرت موسی کو یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے اونہون نے فرعون بادشاہ کے سامنی اور اوسکی سب امیرونکی سامنی اپنا عصا ڈالدیا وہ عصا اژدہا بن گیا اور جادوگرون نے جو رسیان اور لاٹہیان ڈالین تہین اور وہ سب لوگون کو دوڑتی ہوئی دکہلای دیتی تہین اون سب کو تہوڑی تہوڑی کرکے وہ عصا اژدہا بن کر نگل گیا اور بہی اوس عصا سی بڑی بڑی نشانیان اللہ نے دکہلائین ایمانوالون نے بڑی بڑی نعمتین پائین حضرت عیسیٰ کو اللہ نے یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے مردون کو زندہ کیا اور مان کی پیٹ کی اندہی کو اور سفید داغ والی کو اور طرح طرح کے بیمارون کو اللہ کے حکم سے اچھا کیا اور دیو بہوت جو انسانو کو لگتے

بزمین گہستی ہٹہی تہے اونکو اللہ کے حکم سے گہرک جہڑک کر بہگا دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ
وسلم جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اونکو اللہ نے بڑی بڑی نشانیان دین ہین ایک نشانی
بہت بڑی یہہ دی کہ اونہون نے اللہ سے مانگا اللہ نے اپنی قدرت سی چاند کی دو ٹکڑی
کردیے ایک ٹکڑا چاند کا پہاڑ کی ادہر اور دوسرا ٹکڑا اودہر ہو گیا جب لوگون نے اچہی طرح
خوب دیکہہ لیا پہر اللہ نے دونو ٹکڑون کو ملا دیا بارہا ایسا ہوا کہ تہوڑی سے کہانی مین سیکڑون
آدمیونکو اللہ کے حکم سے کہلا دیا اور تہوڑسی پانی مین سیکڑونکو اللہ کے حکم سے چہکا دیا اور اللہ نے
قرآنمین یہ بہی فرما دیا کہ کوی پیغامبر اللہ کے بن اذن کوی نشانی نہین لاسکتا اور یہ بہی فرما دیا کہ اب
ہم اونکو اپنی نشانیان دکہاوینگی دنیا کی کنارونمین اور اونکی جی مین تاکہ اونپر کہلجاوی کہ یہ قرآن
سچا ہی اس وعدہ کو اللہ نے یون پورا کیا کہ جو جو خبرین آئندہ کی قرآنمین دی تہین اون سبکا ظہور ساری
عالم کو دکہا دیا اور امت کے اولیاؤنمین ہر ہر وقت مین نمونہ پیغمبرون کا دکہا دیا کہ دیکہو اس
قرآن کی راہ پر چلنی سی یہ نشانیان اونکو ملی ہین جو پیغمبرونکو ملی تہین اور پیغمبرون اور اولیاؤنکی
پاک روحونکی برکتین اور تاثیرین جابجا لوگونکو دل اور روح کے اندر اور ہر ہر طرف اللہ نے دکہلا دین
اللہ کے کلام کی لذتین اور اوسکے نام کی فرحتین یمانوالونکی روحون نے پائین جن کامونکا اذن
اللہ نے پیغمبرون اور اولیاؤنکو اونکی زندگیمین دیا تہا اون کامونکا اذن اونکی پاک روحونکو بہی
دیدیا اوسکے اذن کو کون روکسکتا ہی ایک بہت بڑی نشانی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہہ دی کہ آپکو ان پڑہونمین شہر مکہ مین پیدا کیا اور چالیس برس کی عمر تک ان پڑہ رکہا پہر جبرئیل
فرشتے کو بہیجکر اونکو یہہ قرآن پڑہایا اور اونکو حکم کیا کہ یہہ قرآن سبکو سناؤ اور اللہ کے حکم سب کو
پہونچاؤ اللہ نے اس قرآنمین توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اپنی سب کتابونکی باتین اکہٹی کردین
جب آپنے قرآن سنایا مکہ مین بہت سے بت پرستون نے بتونکو چہوڑا اور اللہ کو پہچانا اور محمد کی دین کو
دلسے مانا جب آپ مدینہ مین تشریف لای بڑی بڑی کتابون کے پڑہنے والے اوس ان پڑہ
نبی سے قرآن سنکر ایمان لاے اللہ کی رحمت کے بڑے بڑے فیض پاے اون لوگون نے گواہی دی
کہ قرآن اگلی کتابون کے موافق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے اور نشان اللہ نے اگلی کتابونمین
صاف صاف تبلای ہین اللہ تعالی قرآنمین اون لوگون کی تعریف مین فرماتا ہی یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَہُمْ

فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یعنی وہ لوگ ان پڑہ نبی کی تابع ہین جسکا ذکر لکھا ہوا پاتی ہین اپنی پاس توراۃ
اور انجیل مین حضرت عیسیٰ کے وقت مین توراۃ اور زبور اور سب کتابین پڑہی جاتی تہین کیونکہ انجیل مین
سب کتابون کی باتین نہین تہین سب کتابونکے پڑہنے کی ضرورت تہی قرآن مین اللہ نے سب
کتابون کا خلاصہ کردیا اگلی کتابون کی پڑہنی کی حکم حاجت نرہی جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپکی امت کو اللہ نے توراۃ اور انجیل اور زبور کے پڑہنے کا حکم نہین کیا فقط اتنا حکم قرآن مین باربار
فرمایا کہ سب کتابونپر ایمان لاؤ دلسے یقین کرو اور زبان سے بہی سب کے سامنی اقرار کرو کہ ہم قران اور
انجیل اور توراۃ اور زبور پر اور اللہ کی سب کتابون پر ایمان لای ہین اور یہ بہی صاف فرما دیا کہ جو
لوگ کہتی ہین کہ ہم ایک پیغمبر پر ایمان لاتے ہین ایک سی منکر ہوتے ہین جو یہ کہتی ہین وہ کافر ہین
قرآن مجید ساری کتابونکا خلاصہ ہی جسنے اسکو پڑہا گویا ساری کتابین پڑہ لین اس باعث سے
اور کتابون کی پڑہنے کی بہت ضرورت نرہی یہی معنی ہین منسوخ کے اللہ نے اگلی کتابون کو منسوخ
کردیا یعنی اونکی تلاوت کو موقوف کردیا اونکے پڑہنے کی تاکید نہین کی اکثر حکم قران کی وہی
ہین جو توراۃ اور انجیل اور زبور مین ہین مگر بعضی بعضی حکم اللہ نے بدل دیے اونٹ کا گوشت
توراۃ مین حرام تہا قرآن مین حلال کردیا شراب پہلی حرام نہین تہی قرآن مین اوسکو اللہ نے حرام کردیا
اب جو کوی پچہلی حکمونکو چہوڑکر پہلی حکمونپر چلیگا وہ کافر ہوگا اگلی زمانہ مین وہی حکم مناسب تہی وہ
اوس وقت کے لوگونکے لیے تہے اب اس زمانہ مین یہی حکم مناسب ہین جو قرآن اور حدیث مین
اللہ نے بہیجے ہین اللہ کا بندہ جسکو اللہ تہوڑی سی حکمت دیتا ہی وہ ایکدن بیمار کو کہتا ہی فاقہ
کر دوسرے دن کہتا ہی کہانا کہا اوسکی دونو حکم اپنی اپنی وقت پر ٹہیک ہین پہر اللہ کی حکمت
تو بے انتہا ہی اوسکا ہر حکم اپنے اپنے وقت پر ٹہیک ہی اوسنے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہلے حکم کیا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑہو پہر آخر مین قران مین یہ حکم بہیجا
کہ کعبہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑہو اگر کوی پچہلی حکم کو چہوڑکر پہلی حکم پر چلیگا اور بیت المقدس
کی طرف منہ کرکے نماز پڑہیگا کافر ہو جائیگا مگر مسجد بیت المقدس کی زیارت اور تعظیم اور ادب
جیسا تہا ویسا ہی قائم رکہا فقط اوسکی طرف منہ کرکے نماز پڑہنے کا حکم اللہ نے موقوف کردیا
جبتک آپ مکہ مین رہے اللہ کا حکم تہا کہ کافرونکے ظلم پر صبر کرو جب آپ مدینہ مین تشریف لاے

اللہ نے قرآن مین حکم کیا کہ کافرون سے لڑو اور اونکو قتل کرو اللہ مالک ہے جسوقت جو چاہی حکم کرے بعضی بعضی آیتین اللہ نے قرآن مین آپ پر اوتارین پھر اون آیتونکے قرآن مین پڑھنے کا حکم موقوف کر دیا قرآن مین ملا کر وہ پڑھی نہین جاتی اون آیتونمین سے ایک یہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما یعنی بوڑھا اور بڑھیا جب زنا کرین تو اون دونون پر پتھراو کرو یعنی پتھرون کی بوچھار کرکے اونکو قتل کرو اس آیت کا پڑھنا اللہ نے موقوف کر دیا مگر عمل باقی رکھا جو مرد یا عورت بڈھا ہوتا تھا اور زنا کرتا تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونپر پتھراو کا حکم دیتے تھے مگر اس آیت کو آپ قرآن مین نہین پڑھتے تھے اسیطرح حدیثونمین بعضی حکم اللہ نے پہلے بھیجے پھر دوسرا حکم بھیجکر پہلا حکم موقوف کیا جب تک آپ مکہ مین رہے ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعت فرض تھی جب مدینہ مین تشریف لائے ان تین نمازونمین دو دو رکعتین اللہ نے بڑھا دین چار رکعتین فرض کردین مگر سفر مین وہی دو رکعتین رکھین اور مغرب پہلی ہی سے تین رکعت تھی اور فجر دو رکعت تھی اور بہت کام ایسے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کئی بار اونکا حکم کیا پھر آخر مین اوس کام کو چھوڑ دیا اوسکی جگہ پر دوسرا کام کیا اور پہلے کام کو منع نہین فرمایا اس مین یہ اشارہ ہی کہ پہلی کام کو بالکل موقوف کرنا منظور نہین اگر کوی کرے اوسکو منع مت کرو کیونکہ اللہ کے رسول نے منع نہین کیا پہلی آپنے فرمایا تھا کہ جب آگ کی پکی کوی چیز کھاؤ وضو کرلو پھر آپ نے کھانا کھایا اور وضو نہین کیا اور نماز پڑھی پہلا حکم موقوف ہوا مگر بعض بعض آپ کی خادم وضو کرنے کو بہتر سمجھتی تھے پہلے آپنے فرمایا تھا کہ جب جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو آخر کو ایکبار جنازہ چلا گیا اور آپ بیٹھے رہے اور نہین اوٹھے پہلا حکم موقوف ہوا بعضی بعضی آپکے خادم سمجھتی تھے کہ اب تاکید نہی مگر اوٹھہ کھڑا ہونا بہتر ہی آپکے بہت سے خادم ایسی ایسی جگہ پر پچھلی فعل پر عمل کرتے تھے اوسیکو افضل اور بہتر جانتے تھے اور اگر کوئی پہلے فعل پر عمل کرتا تھا اوسکو منع نہین کرتے تھے حضرت عبد اللہ بن مسعود جو جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تھے اونکا عمل اسطرح پر تھا کہ نماز مین شروع کیوقت ہاتھونکو اوٹھاتے تھے اور رکوع مین جاتے وقت اور رکوع سے اوٹھتے وقت ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے اور بسم اللہ چپکی سے پڑھتے تھے اور آمین بھی چپکی سے کہتی تھے اور عید کی نماز مین پہلی رکعت مین تین تکبیر ونکا اور دوسری رکعت مین تین تکبیر ونکا اونھون نے حکم فرمایا اور وتر کی

تین رکعتین پڑہتے تھے اور تیسری رکعت مین رکوع سے پہلے دعای قنوت پڑہتے تھے کوفہ کے
لوگون نے حضرت علی سے اور عبداللہ بن مسعود رضسی دین کی تعلیم پای ہے امام ابوحنیفہ کا اور
اونکے اوستادونکا یہی قول تہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل یہی ہین تب تو
عبداللہ بن مسعود رض نے ان فعلونکو اختیار کیا ہی مگر وہ عبداللہ جو حضرت عمر کے بیٹے تہے وہ رکوع
مین جاتے وقت اور رکوع مین اوٹھتے وقت بہی ہاتہونکو اوٹھاتے تھے عبداللہ بن مسعود رض نی کبہی
اونکو منع نہین کیا امام محمد جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہین انہون نے اپنی موطا مین عید کی تکبیرونکی
مقدمہ مین لکھا ہی کہ ابوہریرہ رض نے پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین دوسری رکعت مین
پانچ تکبیرین کہین امام محمد لکہتی ہین کہ تو جسپر عمل کرے وہ اچھا ہی اور ہماری نزدیک افضل بات وہی ہے
جسکو عبداللہ بن مسعود رض نے روایت کیا ہی اب اس اندہیر کیوقت مین بعضی یون سمجہتی ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فعل آخر مین چھوڑ دیا اگرچہ منع نکیا ہو وہ فعل معاذاللہ حرام ہوگیا اور
بعضے کہتے ہین کہ یہ فعل آپ کے نہین ہین حدیث والون نے آپ پر تہمتین جوڑین ہین اور جنہون نے
بالکل ایمان چھوڑ دیا وہ کہتی ہین کہ یہ فعل آپ کے ہین تو بہی معاذاللہ ہمکو درست نہین ہی جب ہمارے
امامون نے نکیا تو ہمکو درست نرہا ای ایمانوالو جو بات آپنی فرمائی اور جو کام آپنے کیے یا آپ کے
وقت مین ہوا اور آپ نے منع نکیا آپ کے بعد وہ حکم کسیطرح بدل نہین سکتا کیونکہ آپ کے بعد
کوی نبی نہین جسپر اللہ کا دوسرا حکم آوے اور پہلا حکم موقوف ہو جاوی اگر کوی کام ایسا ہی کہ
آپنے اوسکی تاکید نہین کی اور آپ کے بعد لوگون نے جانا کہ یہ کام اگرچہ درست ہی مگر بہت ضرور
نہین سمجھکر اوسکو نکیا اور اوسکا رواج جاتا رہا تو رواج نہونے سے وہ کام معاذاللہ نادرست نہین
ہوگیا بلکہ جو کوی اوسکو پہر رواج دیوے اوسکے لیے یہ بشارت ہی کہ ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے میری سنت کو زندہ کیا اوسنی مجکو زندہ کیا اور جسنی مجکو زندہ کیا وہ میرے
ساتھ جنت مین ہوگا یہ حدیث جامع ترمذی مین موجود ہے ہای افسوس اس مصیبت کی زمانہ مین
جس بات کا رواج نہین ہوتا اوسکو بے عقل لوگ نادرست کہتی ہین اور اوس کام کو جو کوی کرے
اوسکے جان کے دشمن ہو جاتے ہین اور طرح طرح کی حقارت اور بے ادبی کے کلمی محبوب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلونکی حق مین بولتی ہین جن امامون کا یہ نام لیتی ہین وہ ہمیشہ اس کفر اور

بی ادبی کے مٹانے مین مشغول رہے اور بے ادبون پر اسلام کی تلوار چمکاتے رہے امام ابو یوسف
جو امام ابو حنیفہ کے بڑے شاگرد تھے اونکے سامنے ایک شخص نے کہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو کدو سے رغبت تہی دوسرا بولا کہ مجکو کدو سے رغبت نہین امام ابو یوسف بولے
کہ جلاد کو بلاؤ تلوار لاؤ یہہ شخص دین سے پہر گیا اوس شخص نے کہا مین سب کفر کی باتونسی توبہ
کرتا ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ تب امام ابو یوسف نے
اوسکو قتل نہین کیا اسوقت کی بے ادبیان اگر امام دیکہتے تو کیا کرتے اب تو آمین کی آواز
غصہ کی آگ اسقدر بہڑکتی ہے کہ کہیں یونہین تالش ہوتی ہے جابجا کلمی کفر کے لوگ بکتے ہین اونکو
تالش کوئی نہین کرتا یا اللہ جسطرح اپنے رسول پاک کی ہر ہر قول اور ہر ہر فعل کی تعظیم ہمارے
اماموں کے دلونمین تو نے ڈالی اونکی طفیل سے ہمارے دل مین بہی آپکے ہر ہر قول اور فعل کی
محبت اور تعظیم بہر دے اور بے ادبی کرنیوالون کو توبہ اور ایمان عنایت فرما آمین امام مالک سے
ایک بادشاہ نے کہا کہ آپ میری ساتہہ چلئے میرا ارادہ ہے کہ اپنے تمام ملک مین حکم کردون کہ
آپ ہی کی کتاب موطا پر لوگ عمل کرین امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ چہوڑکر
کہان جاؤن اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کے لوگ آپ کی بعد جدا جدا شہرونمین
جا رہے تو ہر شہر مین وہ علم ہے جو دوسرے شہر مین نہین ہے یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ سب موطا ہی پر
عمل کرین اوس زمانہ مین سب حدیثین ایک جگہ اکہٹی نہین تہین شہرون شہرون جدا جدا
تہین جہان حدیثین نہین ملتی تہین وہان مجتہد لوگ اپنی عقل سے کچہہ بات فرماتی تہے جب حدیث
ملجاتی تہی اپنی قیاسی بات چہوڑ دیتے تہے اسی لیے ہمارے امام ابو حنیفہ نے بہی فرمایا ہے
کہ جب تمکو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملجاوی میرا قول چہوڑ دیجیو امام کے بعد امام
ابو یوسف اور امام محمد کو بہت حدیثین ملین اونپر عمل کیا اور قول اوستاد کا چہوڑ دیا دوسری صدی
یون گذری پہر تیسری صدی مین بخاری اور مسلم و ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے تمام شہرون
پہر کر سب حدیثین ایک جگہ اکہٹی کین اور بڑی بڑی کتابین بنائین اور چوتہی صدی مین
ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور پانچوین صدی مین امام بیہقی نے بڑی تلاش سے بہت حدیثین
اکہٹی کین یہ رسم شہرون شہرون پہر کر حدیثین اکہٹی کرنیکے امام احمد بن حنبل سے نکلی ان لوگون نے

بہت حدیثین پائین جو دوسری صدی والون نے نہین پائی نہین جو لوگ ان کتابونمین
مشغول رہتے ہین اونکو بہت بہید دین کے کہلتے ہین اور جو ان کتابون سے غافل ہین
یا اون لوگون کی تحقیق کو معتبر نہین جانتے اونکا وہی حال ہے جو جناب شیخ محی الدین بن عربی
رحمہ اللہ علیہ نے فتوحات مین لکہا ہو کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہو کہ ہمیشہ لوگ اچہی طرح رہینگے
جب علم کو حدیث کے ساتہ طلب کرینگے پہر جب علم کو بغیر حدیث کے طلب کرینگے اوسوقت
بگڑ جاوینگے سبحان اللہ امام کے دل پر اللہ نے آخری زمانہ کی اس مصیبت کا حال کہولدیا تہا
ای ایمانوالو جن حکمون کو اللہ نے منسوخ کردیا یا اپنے جس کلام کی تلاوت موقوف کردی اوسکی تعظیم کو ہرگز
موقوف نہین کیا قرآن شریف کی وہ آیتین جنکا حکم موقوف کردیا یا وہ آیتین جنکی تلاوت موقوف
کردی اون آیتون کی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہو اسیطرح توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اللہ کے
سب کتابونکی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار یہودیون کے مدرسہ
مین تشریف لیگئے اونکے قائل کرنے کے لیے توراۃ منگوائی جب توراۃ آئی جس مسند پر آپ بیٹہے تہے
اوسکو الگ کردیا اور توراۃ کو اوسپر رکہا اور فرمایا مین ایمان لایا تجہپر اور اوسپر جسنے تجکو اوتارا یہ حدیث
سنن ابوداؤد مین موجود ہو اگرچہ ان کتابونمین یہودیون اور نصرانیون نے کہین کہین گہٹایا بڑہایا
تہا مگر اصل کی تعظیم اللہ نے باقی رکہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ کی تعظیم کی ہائی
افسوس ملک ہند کے کچہہ ملا جابجا لوگون کو بہکاتے ہین اور منسوخ کے یہ معنی تبلاتے ہین کہ یہ کتابین
معاذ اللہ رد ہوگئین ردی ہوگئین پہاڑکر پہینک دینے کے قابل ہوگئین یا اللہ اپنی فضل و کرم سے
محمدی دین کو ملک ہند مین پہر پہیلادی آمین ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اول ان کتابون
کے دیکہنے اور پڑہنے سے منع فرمایا تہا کہ ایسا نہو یہود اور نصاری اولٹا مطلب سمجہا کر ایمان تو اونکو
بہکادین پہر آخر مین آپنے اذن دیا اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا احوال بیان کرو کچہہ حرج نہین حضرت
عبداللہ جو عمرو بن عاص کے بیٹے تہے اونہون نے آپ کے اذن سے توراۃ پڑہی اور
اصحابون کے شاگردونمین وہب ابن منبہ ان کتابون کے بڑے جاننے والے تہے ان کتابونکی
باتین اونکی زبانی حدیث والون نے بہت لکہی ہین ابن قتیبہ بہت بڑی عالم تہے وہ بہی توراۃ
اور انجیل سے خوب واقف تہے ابن خلکان نے لکہا ہو کہ کمال الدین موسی ابن یونس بن

بن محمد شافعی جو چہٹی صدی مین تھے اور حنفیو نکے جامع کبیر کے مسائے مشکل اچھی طرح حل کر دیتے تھے
اور تفسیر اور حدیث مین بھی خوب دخل رکھتے تھے اور بہت بڑے عالم تھے اونسے یہود
اور نصرانی توراۃ اور انجیل پڑہا کرتے تھے اور وہ اون کتابونکا ایسا مطلب بیان کرتے تھے کہ یہود اور
نصاری اقرار کرتے تھے کہ ہمکو ایسا اور کوی شخص نہین ملتا جو اونکی طرحسی ان کتابون کا
ایسا صاف صاف مطلب بیان کرے ابن خلکان لکھتے ہین کہ مین نے اونکو موصل مین سنہ ۶۲۶
مین دیکھا ہی اور کئی بار اونکے پاس گیا ہون مولانا عبد الرحمن جامی رح نفحات الانس مین
لکھتے ہین کہ ابوبکر وراق جو بڑی بزرگ ہین ہین اور امام ابو عیسی ترمذی کے ماموں ہین انہون نے
توراۃ اور انجیل اور زبور اور آسمانی کتابین پڑہی تہین مولانا عبد الرحمن چشتی رح مراۃ الاسرار
مین لکھتے ہین کہ میر سید جعفر مکی جو حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ کے خاص مرید اور
جانشین ہین بہت سے اولیا اونکو اونہون نے دیکھا اور توراۃ اور انجیل اور زبور اور قران
اور بہت سے صحیفے اونہون نے پڑہے تھے امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہین سیر کبیر مین
جہاد کے بیان مین لکھتے ہین کہ مسلمانون کو جب کافرونکا مال لوٹ مین ملجاوی اور اوسمین کوی
کتاب ہو اور معلوم نہو کہ اسمین جو لکھا ہی توراۃ ہی یا انجیل ہے یا زبور ہی یا کفر ہی تو اوسکو کافرونکے
ہاتھہ بیچنا نچاہیے ایسا نہو کہ وہ اوسکی باعث سے گمراہ ہون اور یہ شخص اونکے کفر پر ڈجانی کا
سبب ہو جاوی اور کسی مسلمان کے ہاتھہ نہ بیچی ایسا نہو کہ وہ مسلمان اوسکو کافرون کے ہاتھہ
بیچے اور اوسکو آگ مین جلانا بھی نچاہیے کہ شاید اوسمین کچھہ اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے کلام مین سے
کوی چیز ہو اور آگ مین جلانا بے ادبی ہی دیکھو جس صورت مین معلوم نہو کہ توراۃ اور انجیل
ہی یا کوی کفر کی کتاب ہی یعنی اون حرفون کا کوی پہچاننے والا نہو تو امام محمد نے بے ادبی سے
منع کیا کہ شاید اللہ کا کلام ہو اور بیچنے سے منع کیا کہ شاید کفر کی کتاب ہو افسوس اسوقت
مین لوگ توراۃ اور انجیل سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین اور کافرون کی مذہب کے کتابین
شہرون شہرون بیچ رہے ہین پھر جانتے ہین کہ ہمارے ایمان مین ذرا بھی خلل نہین پڑا امام مالک
کے موطا مین ہی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چہوی قران کو مگر پاک شخص
یعنی جو بے وضو ہو وہ قرآن کو نہ چہوی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر غسل واجب ہوتا تہا

جو اسوقت آپ غسل سے پہلے قرآن نہیں پڑہا تہے اسی پر قیاس کرکے حنفی علماؤن نے توراۃ اور انجیل
کا بہی بے غسل پڑہنا اور بے وضو چہونا منع کردیا مضمرات مین لکہا ہی کہ غسل کی حاجت مین
اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور آسمانی کتابونکا پڑہنا مکروہ ہی درمختار
کی شرح ردالمختار مین مولانا محمد امین شامی رحمۃ اللہ لکہتے ہین کہ عورت حیض کی حالت مین
قرآن نہ پڑہے اور قرآن کے مانند ہی توراۃ اور انجیل اور زبور اور مولانا سید احمد طحطاوی
رحمۃ اللہ علیہ درمختار کی شرح مین لکہتے ہین کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کے
حالت مین قرآن کا پڑہنا اور چہونا منع ہی اگرچہ قرآنکا ترجمہ فارسی مین بہی لکہا ہو یہی قول بہت
صحیح ہی بحر الرائق مین لکہا ہی کہ قرآن فارسی بولی مین لکہا ہو تب بہی غسل کی حاجت مین
اور عورت کو حیض کی حالت مین اوسکا چہونا حرام ہی اس بات پر سبکا اتفاق اور ایکا ہی اور
علماؤن نے فرمایا ہی کہ تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابونکا چہونا بہی اس حالت مین مکروہ ہی
کیونکہ یہ کتابین قرآن کی آیتون سے خالی نہین اور قرآن کے مانند ہی جسقدر بدلا نہین گیا توراۃ
اور انجیل اور زبور مین سے مولانا سید احمد طحطاوی رح دوسری جگہ یون لکہتے ہین کہ غسل کی
حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور زبور کا پڑہنا مکروہ ہے
کیونکہ سب کلام اللہ کا ہی اور جس جگہ بدلا ہوا ہی وہ جگہ معین نہین ہی **فائدہ** یعنی معلوم نہین
کہ کس جگہ بدلا ہوا ہی تو سب کا ادب کرنا چاہیے ہان جس جگہ صاف معلوم ہوجاوے کہ یہود
اور نصاری کا جعل ہی کوی کفر کی بات ہی اوسکو کسی وقت پڑہنا نچاہیے اوسکا یہان ذکر نہین پہر
لکہتے ہین کہ عینی نے مجمع کی شرح مین یقین کرکے لکہا ہی کہ اس حالت مین ان کتابونکا پڑہنا حرام ہی
اور ذخیرہ مین لکہا ہی کہ ان کتابون کو بے وضو چہونا نچاہیے ای ایمانوالو اگلی حنفیون کا یہ کلام
ہی جو تمنے سُنا مولانا محمود عینی حنفی بڑے تحقیق والون مین سے ہین جنہون نے صحیح بخاری اور
ہدایہ کی شرح لکہی ہی ہای افسوس ہماری وقت مین جو حنفی کہلاتے ہین اونمین یہ بات مشہور ہی کہ یہ
کتابین بالکل دنیا سے اوٹہ گئین اور یہ جواب ہین یہ دوسری کتابین ہین جہوٹہ موٹہ اونکا
نام توراۃ اور انجیل رکہہ لیا ہی یہ سمجہکر ان کتابون سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین یا اللہ تعالے
کوی ہوی عقلین ہم سب مسلمانون کو عنایت فرما آمین بات اتنی ہی کہ ان کتابون مین لی یا اونکے

بہت گہٹا ؤ بڑہا ؤ کیا ہی اور ترجموں مین تو اور بہی زیادہ خرابیان ڈالین ہین بہت جگہ کیا ہی
کہ ایک لفظ کے دو معنی ہین جو معنی وہان کہلے ہوے ہین وہ معنی نہین لکہی اور جو معنی وہان
کسیطرح نہین بن سکتے وہ معنی لکہدیے مطلب بگڑ گیا اصل عبرانی سے یہ بہید کہلتا ہی پکی
عقل والون کو چاہیے کہ ان کتابونکو دیکہین کہ انکو معلوم ہوگا کہان اصل ہی اور کہان جعل
ہی مگر چاہیے کہ ان کتابون کو ادب سے اوٹہاوین تعظیم سے اونچی جگہ رکہین اللہ کی کتابون سے
بے ادبی کرنا بے ایمانونکا کام ہی اور جنکی عقلین پکی ہین اونکو ضرور ہی کہ ان کتابونکا مطلب خوب
طرح تحقیق کرکے پادریونکو قائل کرین پادری کہتے ہین کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور توراۃ اور زبور
اور انجیل مین اول سے آخر تک یہی بیان ہی کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوئی نہین اوسکی
آگے سب بے اختیار ہین ہمکو لازم ہی کہ اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسی کا اور سب پیغمبرونکا بشر ہونا
توراۃ اور انجیل سے ثابت کرکے پادریونکو دکہلاوین اور محمدی بہائیونکا ایمان تازہ کرین پادری
لوگ قرآن کی ضد کے مارے کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کسی کتاب مین نہین ہے
ہمپر فرض ہی کہ توراۃ اور زبور اور صحیفون سے اور انجیل سے محمدی بشارتین جمع کرکے پادریونکا
سر نیچا کرین اونہین کا لکہا ہوا اونکو دکہلاوین اور محمدیونکا ایمان پکا کرین اسیطرح ہمکو لازم ہی
کہ قرآن اور حدیث مین جو جو تعریفین حضرت عیسی اور حضرت موسی کی اور سب پیغمبرونکی ہین
اوسکو بہی سب کے سامنی بیان کیا کرین اور جو جہوٹے مسلمان اللہ کے پیغمبرون کو اور اللہ کی کتابونکو
برا کہتے ہین اونکو سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونکی سایہ سی بہاگین اور جو لوگ فرشتونکی اور
قیامت اور بہشت اور دوزخ کے منکر ہین اونکو بہی سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونسی بہاگین
کیونکہ جو پہلے مسلمان تہی پہر کافر ہوگئے وہ سب کافرون سے بدتر ہین یا اللہ ہمارا ایمان بچائیو
آمین ای ایمانوالو حضرت موسی کی توراۃ اور حضرت داود کی زبور اور حضرت اشعیا اور حضرت
ارمیا اور حضرت حزقیل اور حضرت دانیال اور حضرت زکریا کے صحیفے یہودیونکی پاس عبرانی
زبانمین موجود ہین اور نصاری کی پاس یہ کتابین ہین اور انجیل بہی ہی انجیل عبرانی کی کمیاب
ہی اور اوسکا ترجمہ یونانی زبانمین پہیلا ہوا ہی ان سب کتابونکی ترجمی پادریون نے عربی مین اور
فارسی مین اور اردو مین اور انگریزی مین چہاپی ہین اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہی سنریہم ایاتنا

فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ اب ہم دکہاوینگے اونکو اپنی نشانیاں ان
دنیا کی کنارونمین اور اونکے جانونمین یہانتک کہ اونپر کہلجاویگا کہ یہ قرآن سچا ہی اللہ تعالی اس
آیت مین وعدہ کرتا ہی کہ قرآنکی سچی ہونیکی نشانیاں ہر ہر ملک مین اور تمہاری جانکی اندر تمکو
دکہلاونگا اس وعدہ کی موافق ایک بڑی نشانی اللہ نے ہمکو یہہ دکہلای کہ توراۃ اور زبور اور
صحیفونکا اور انجیل کا ترجمہ پادریوں سے لکہوا دیا عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی
جاننی والوں کو بہی اون کتابوں سے واقف کردیا پادریوں کے قائل کرنیکا سامان دیدیا اس
گنہگار نے ان ترجموں کو بہت دیکہا پہر اللہ نے عبرانی سے بہی کچہہ واقف کردیا قرآن کا
معجزہ آنکہونسی دکہادیا نور ایمان کا دلمین بڑہادیا ہر ہر کتاب مین اللہ تعالی نے نئی نئی طرحسے
آخری پیغمبر کی تعریفین کی ہین اور اونکی پتے اور نشان اور اونکی امت کی اور اونکی شریعت
کی پتے اور نشان پہلے سے نبیونکو بتلای ہین توراۃ اور زبور اور صحیفونمین بڑی بڑی بشارتین
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہین اور حضرت عیسی کی بشارت بہی جابجا موجود ہی یہود
لوگ جو ان کتابوں کے پڑہنے والے ہین اور حضرت عیسی کے اور حضرت محمد کے دشمن ہین وہ
کہتی ہین کہ جن پیغمبر کی یہ خبر ہی وہ ابہی پیدا نہین ہوئے ہم اونکی راہ دیکہہ رہے ہین نصرانی پادری
کہتی ہین کہ یہ سب خبرین حضرت عیسی کی ہین صاف آنکہونسی دیکہہ رہے ہین کہ یہ پتی حضرت عیسی
مین نہین ہین مگر جان بوجہکر حق کو چہپاتی ہین جابجا تلوار کے جہاد کی خبر موجود ہی اور حضرت عیسی نے
جہاد نہین کیا تو پادری کہتی ہین کہ حضرت عیسی کا کلام تلوار کیطرح دلوں پر اثر کرتا تہا یہ اونہین کے
خبر ہے اسیطرح ہر جگہ آسمان کا مطلب نہین کہکر بیوقوفوں کو بہکاتے ہین اور انجیل پاک کی محمدی
بشارتونکا بہی طرح طرحپر مطلب بدل کر بتلاتے ہین اس لیے یہ کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور حضرت عیسی کی بشارتونکی بیان مین لکہی جاتی ہین اور نام اسکا بشارت محمدی ہی اس کتاب مین
جابجا پادریوں کی انگریزی تفسیرونسی محمدی بشارتونکا مطلب بیان کیا جاتا ہی کہ پادریونکی بی انصافی
اور ہٹ دہرمی سب پر کہلجاوی صاف صاف پتی اور نشان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اونکی امت کے موجود ہین اوسکا مطلب حضرت عیسی کیطرف اور عیسائیوں کی طرف
پہیرتے ہین اور بعضی جگہ اقرار کرتی ہین کہ یہ پتا حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتا پہر لکہتی ہین کہ اسکا ظہور ابہی نہین ہوا

آیندہ زمانہ مین ہوگا اور ہم محمدی علم والونمین جو لوگ عبرانی زبان سے واقف تھے اونکی کتابونکی باتین بھی کہین کہین اس کتاب مین لکھی جاینگے اور اس کتاب مین وہ احوال اگلے پیغمبرونکا اور اونکی امت کا اور وہ احوال جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکی امت کا لکھنا ضرور ہوا جس سے ثابت ہوجاوے کہ یہ پتے اور نشان سب آپ مین اور آپکی امت مین موجود ہین اور کسی اور پیغمبر مین اور اونکی امت مین یہ پتے اور نشان نہین رہین ان پاک کتابونمین جابجا اللہ تعالی نے پہلے اول اول کے معاملون کی خبرین دین ہین کہ یون ہوگا اور یون ہوگا اور ایمانوالون پر یہہ یہہ مصیبتین آینگی پھر آخری زمانہ کی خوشیان سبکو سنای ہین ساری خبرین اول سے آخر تلک اس کتاب مین لکھی جاینگے اس مین مطلب خوب کھلجاتاہے اور ایمان کا نور خوب دلمین پھیلجاتاہے اور صاف روشن ہوجاتاہے کہ جو جو معاملے اول اول ہونیوالی تھی وہ سب ہوگئی تب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو وہ خبرین آپ کے سوا کسی کی نہین ہوسکتین ان پاک کتابونمین آخری پیغامبر کا اور آخری امت کا بڑا پتا یہ ہے کہ اونکے وقت مین کافرونکا زور ٹوٹ جایگا ایمانوالے ہر جگہ امن و امان سے رہین گے اور مسجد بیت المقدس کی اور اوس شہر کی ایسی آبادی ہوگی کہ پھر کبھی ویرانی نہوگی اس مطلب کے کھولنے کے لیے یہ احوال لکھنا ضرور ہوا کہ حضرت موسی کے بعد دن بدن بت پرستون کا ظلم خدا پرستون پر بڑھتا گیا حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے بعد پیغمبرون پر اور ایمانداروں پر بڑے بڑے ظلم ہوئے بہت پیغمبر شہید ہوے حضرت عیسی کے بعد بیت المقدس کی بڑی بڑی ویرانیان رہین چھہ سو برس تک ایمانوالونکو کافرونکی ہاتھہ سے جان بچانا مشکل پڑگیا پھر ایمانوالونکو ہر جگہ امن و امان اور مسجد بیت المقدس کی بڑی بڑی آبادیان محمدی وقت مین ہوئین یہ احوال پادریون کی کتابون سے صاف صاف لکھا گیا یا اللہ اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے بندونکو اوس سے نفع پہونچا اور اونکو ٹھیکا محمدی بنادے محمدی نور دکھلادے آمین یا اللہ یہود اور نصاری اور نیچریونکی وسوسون سے ہم سب محمدیون کو بچالے آمین آمی ایمانوالو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آخری زمانہ مین جب دین بہت سست ہوجایگا اللہ تعالی امام مہدی علیہ السلام کو مکہ سے ظاہر کریگا وہ نصاری پر جہاد کرینگے اونکے وقت مین دجال جو ایمان کا بہت بڑا دشمن ہے شیاطین کی فوجین لیکر نکلیگا اور خدای کا دعوی کریگا بہت لوگونکو بے ایمان کرویگا اللہ تعالی آسمان سے حضرت عیسے کو

امت محمدیکی مدد کیلیے بہیجیگا وہ اوترکر دجال کو اور یہودیونکو قتل کرینگے اون محمدی مسلمانون کے
بہت بڑے رتبے ہین جو حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی کے ساتھہ رہین گے ہماری پیغامبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانہ کا حال بہت کچھہ بیان فرمایا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ اپ نے
فرمایا انا اولی الناس یابن مریم فی الدنیا والاخرۃ مین سب لوگونسی زیادہ نزدیک ہون مریم
کی بیٹی سے دنیا مین اور عقبی مین ابن ابی شیبہ نے اچھی سند عبد الرحمن بن جبیر تک پہونچای کہ
جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لید رکن المسیح اقوام انھم لمثلکم او خیر یعنی مسیح کو
پاوینگی وہ لوگ کہ وہ تمہاری برابر ہین بلکہ بہتر ہین تین بار یون فرمایا اور فرمایا لَن یُخزیَ اللّٰہُ اُمَّۃً
اَنَا اَوَّلُھَا وَالْمَسِیحُ اٰخِرُھَا یعنی ہرگز رسوا نہین کریگا اللہ اوس امت کو کہ مین اوسکا اول ہون
اور مسیح اوسکا آخر ہی یا اللہ وہ زمانہ ہمکو جلد دکہلادی اور ایمان کے ساتھہ دنیاسی اوٹھالے
ای ایمانوالو وہ زمانہ اب بہت نزدیک ہی حضرت عیسی اور امام مہدی کے انتظار مین رہو اور
اللہ کے ذکر مین اور پیغمبرون کے ذکر مین مشغول رہو کہ اونکی ذکر کی برکت سی اللہ اسوقت کے
فتنہ اور فسادون سے بچالی اور اپنی محبت کامل اور اپنے سب پیغمبرون اور کتابونکی اور فرشتونکی
اور سب اولیاؤنکی محبت کامل عنایت فرماوی ہین اب توراۃ شریف سی محمدی بشارتونکا بیان
ہی — اول حضرت اسماعیل علیہ السلام جنکی نسل مین اللہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تہا
اونکے حق مین اللہ نے پہلے سے بڑی بڑی بشارتین دین ہین — ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نے
توراۃ شریف مین اول احوال حضرت آدم کا پہر حضرت نوح کا پہر حضرت ابراہیم کا بیان فرمایا ہی
حضرت ابراہیم کو اللہ نے دو بیٹے دے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق حضرت اسحاق کی نسل مین
بہت پیغمبر پیدا ہوی حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے ہین اونکا خطاب اسرائیل ہی اونکی
نسل مین حضرت موسی اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت عیسی اور بہت پیغمبر پیدا ہوے
پیغمبر اور اونکی قوم کے لوگ بنی اسرائیل کہلائے یعنی بیٹے حضرت یعقوب کے اور حضرت یعقوب کی ایک
صاحبزادی کا نام یہودا ہی آخر کو اونکی نسل اور اونکے بہائیونکی نسل یہودی کہلای پہر حضرت عیسے
کی بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا
اسرائیلی لوگ امت محمدی مین داخل ہوی ہین وہ بنی اسرائیل کہلاتے ہین

اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عیسیٰ کے دشمن ہین
چونکہ حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ تعالیٰ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تھا اس لیے
پہلے سے حضرت اسماعیل کی حق مین بڑی بڑی خوشخبریان حضرت ابراہیم کو سنائین توراۃ
شریف کے پہلے سورہ کے گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین باب کا خلاصہ یہ ہی کہ حضرت
ابراہیم کسدیون کے ملک مین یعنی ملک عراق مین پیدا ہوی پہر اللہ نے اونکو کنعان کی ملک
مین یعنی شام مین جانے کا حکم دیا آپ کنعان مین آی پہر مصر مین آی پہر کنعان مین آی وہان باب کے چودہوین
آیت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی آنکھہ اوٹھا اور اس جگہ سے جہان تو ہی اوتر اور دکہن
اور پورب اور پچھم دیکھہ کہ یہ تمام ملک جسے تو اب دیکھتا ہی مین تجکو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دونگا
پہر پندرہوین باب مین لکھا ہی کہ اللہ کا کلام خواب مین ابراہیم پر اوترا اور فرمایا ای ابراہیم تو
مت ڈر ابراہیم نے کہا کہ تو نے مجھی فرزند نہ دیا تب وہ اوسکو باہر لیگیا اور کہا کہ اب آسمان کیطرف
نگاہ کر اور ستارونکو گن اگر تو اونکو گن سکے اور فرمایا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی تب اللہ نے
فرمایا کہ مین تجکو کسدلونکی اُور سے نکال لایا کہ تجکو یہ ملک میراث مین دون پہر آگے بڑہ کر لکھا ہی
کہ اوسیدن اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے عہد کر کے فرمایا کہ مین تیری اولاد کو یہ ملک دونگا مصر کی
ندی سے لیکے بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہی قینی اور قنیزی اور حتی اور فرزی اور رفائی
اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یبوسی بہی پہر سولہوین باب مین لکھا ہی کہ ابراہیم کی
بیوی سارہ سے پہلے اولاد نہوی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تہی جسکا نام ہاجرہ تہا سارہ
نے ابراہیم سے کہا کہ دیکہہ اللہ نے مجھے جننی سے روکا اب میری لونڈی پاس جا شاید میر اگہر
اوس سے آباد ہووے اور ابراہیم نے سارہ کی بات سُنی ابراہیم کی جورو سارہ نے بعد اسکے
کہ ابراہیم نے کنعان کی زمین مین دس برس بود و باش کی مصری ہاجرہ اپنی لونڈی کو لیا اور
اپنی شوہر ابراہیم کو دیا کہ اوسکی جورو ہووی تب وہ ہاجرہ کی پاس گیا وہ پیٹ سی ہوی اور جب
اپنے تئین حاملہ دیکھا تو اپنی بیوی کو اپنی نزدیک حقیر جانا تب سارہ نی ابراہیم سی کہا کہ
[illegible] ہتی ہون کہ مین نے اپنی لونڈی جو تجکو دی اب جو اوسنی اپنے تئین حاملہ دیکھا
حقیر جانا میرے اور تیرے بیچ مین اللہ انصاف کرے تب ابراہیم نی سارہ سے

کہا کہ دیکھہ تیری لونڈی تیری بس مین ہی جو تجھی اچہا لگی تو اوس سے کر تب سارہ نی اوسپر سختی کی اور وہ اوسکی پاس سے
بہاگ گئی اور اللہ کی فرشتی نی بیابان مین ایک چشمہ کی نزدیک جو سور کی راہ مین ہی اوسی پایا اور کہا کہ ای سارہ
کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سی آتی ہی اور کدہر جائیگی وہ بولی کہ مین اپنی بیوی سارہ کی گہر سی بہاگی ہون اللہ کے
فرشتی نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بیوی کی پاس پہر جا اور اوسکی آگی سرنگون رہ پہر اللہ کی فرشتی نی اوس سی کہا یعنی
اللہ طرف سی کہا کہ مین تیری نسل بہت بڑہاونگا ایسا کہ وہ کثرت سے شمار مین نہ آویگی بعد اسکی اللہ کی فرشتی نی اوس سے
کہا کہ دیکھہ تو حاملہ ہی اور تو ایک بیٹا جنی گی اوسکا نام اسماعیل کہنا کیونکہ اللہ نی تیرا دکہہ سنا آئی امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ نے حضرت ابراہیم کو پہر حضرت اسماعیل کی مان کو پہلی سی بشارت دی اور وعدہ کیا کہ
مین تیری نسل کو بہت بڑہاونگا پہر فرشتی نی یون بشارت دی کہ اللہ نی تیرا دکہہ سنا اسکا نام اسماعیل کہنا
اسکا یہ مطلب کہ عبرانی بولی مین یشمع کے معنی سنتا ہی اور ایل نام اللہ کا ہی اصل عبرانی مین یہ نام یون ہی یشمعیل
یعنی سنا اللہ نے اور توراۃ مین یون لکہا ہی یشماعل میم کے بعد الف ہو گیا اور عین کے بعد ہمزہ اور یے جاتی رہی پہر
عربی مین اسماعیل ہو گیا یی کے بدلے الف اور بڑی شین کی بدلی چہوٹا سین پہر عین کے بعد یی بڑہ گئی قران مجید مین
اسماعیل کا لفظ ہی کیونکہ قرآن عربی بولی مین ہی **فائدہ** ملا سید علی طہرانی نی جو کتاب اقامۃ الشہود یہودیونکی رد مین
سن بارہ سو بانوی ۱۲۹۲ مین طہران مین چہپوائی ہی اوسکے آخر مین لکہتی ہین کہ ان آیتون مین یہ دلیل ہی کہ وہ وعدہ جو
اللہ نے حضرت ابراہیم سی اوسوقت کیا تہا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجر کی پیٹ مین نہین آئی تہی کہ مین
تیری نسل بڑہاونگا یہ وہی بشارت ہی جو خود فرشتی نے حضرت ہاجر کو دی جب حضرت اسماعیل اونکی شکم مین آئی اسکا قرینہ یہ ہے
کہ دونو بشارتونکا مطلب موافق ہی کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سی اللہ نے جو بات فرمائی ہی بات اللہ کی حکم سی فرشتی نی حضرت
ہاجر سی فرمائی کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاونگا کہ وہ کثرت سے شمار مین نہ آویگی دوسرے دلیل یہ ہی کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے
اولاد شمار سی باہر نہین تہی بارہا شمار مین آئی ہین پہلی بار جب حضرت اسحاق کی بیٹی حضرت یعقوب علیہ السلام مصر مین داخل ہوے
دوسرے بار جب مصر سی نکلی تب بہی اونکا شمار کیا گیا تیسرے بار جب بیت المقدس مین داخل ہوئی اور وہان اونکا قبضہ ہوا چوتہی بار جب
بابل مین قید ہو گئی پانچوین بار جب اس قید سی چہوٹے اور دوبارہ بیت المقدس مین داخل ہوے ان سب مقامونمین سرائیلی لوگ شمار کئی گئی
یہی دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالی نی جو وعدہ فرمایا تہا وہ وعدہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نسل سے تہا کہ اوسوقت سے اسوقت تک کسے
مقام مین شمار مین نہین آئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سی اور اونکی آل پاک کی برکت سے وہ شمار سی باہر ہین ملا سید علی
لکہتی ہین کہ یہ کتاب عبرانی مین تہی اوسکو ملا محمد رضا طہرانی نی یہودیونکی رد مین لکہا تہا اور نام منقول رضا کے رکہا تہا فارسی مین ترجمہ کیا

ملا سید علی لکھتی ہین کہ یہ نام یعنی منقول رضای جو اونہون نے رکھا تھا اوسمین تاریخ اونکے مسلمان ہونیکی
نکلتی ہے کہ وہ سن بارہ سو بتیس ۱۲۳۲ مین مسلمان ہوے ہین اور مین نے اسکا نام رکھا اقامۃ الشہود فی رد الیہود
اور مین نے کچھ تاریخ کا خیال نہین کیا پھر اپنے دوستون کے ساتھ جو عدد گو گنا تو وہی تاریخ اسمین بھی نکلتی
ہی ملا محمد رضائی اوس کتاب مین یہودی ملاؤنکو خوب فضیحت کیا ہی کہ دیکھو اللہ کے کلام کا مطلب
کس بیحیایی سے ادہر سی ودہر پھیرے ہین اوس کتاب مین اونہون نے حضرت عیسی کی اور حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت بشارتین ان پاک کتابون سے بیان فرمای ہین اقامۃ الشہود کے
آخر مین ملا محمد رضا کے یہ شعر خوب لکھی ہین شعر از منزل عدم بوجود آشنا شدم ٭ در امت
کلیم خدا پیشوا شدم ٭ در مصحف کلیم و در احکام انبیا ٭ دیدم محمد است محمد رضا شدم ٭ رفتم ازین
جہان بہ بر دوست شادمان ٭ از بہر آنکہ طالب دین خدا شدم ٭ یعنی مین نیستی سی ہستی مین آیا حضرت
موسی کی امت مین پیشوا ہوا حضرت موسی کی کتاب مین اور نبیون کے حکمون مین مین نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر دیکھا تب مین محمد رضا ہوا مین اس جہان سے اللہ کے سامنی خوشی سے جاؤنگا
کیونکہ مین اللہ کے دین کا طالب ہوا ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین کہ ملا محمد رضا اپنے
زمانہ مین سب اسرائیلی ملاؤن سی زیادہ علم والے تھے اور سب آسمانی کتابون سے بلکہ اسرائیلی
علماؤنکی جمع کی ہوی کتابونسی خوب طرح واقف تھے اونہون نے اپنے باپ دادا کی دین سے
ہاتھ اوٹھایا اور محمدی شریعت مین داخل ہوی بلکہ اونکے مسلمان ہونے کے باعث سے
اونکے رشتہ دارون کی ایک بڑی جماعت مسلمان ہوی بلکہ ہر ہر شہر مین اور لوگ بھی مسلمان ہوے
اس کتاب مین ایک مقام پر خود ملا محمد رضا کا کلام لکھا ہی کہ اونہون نے پہلے وہ باتین یہودی ملاؤنکے
کتابون سے نقل کی ہین جنکی نقل نہین ہوسکتی اونکے بہت ملاؤن نے دعوی کیا ہی کہ ہمنی اللہ کو
دیکھا ہی اور طرح طرحکی کفر کی باتین یہودی ملاون نے اللہ کے حق مین لکھی ہین طرح طرح کے
تہمتین اللہ پر جوڑی ہین پھر ملا محمد رضا فرماتے ہین کہ ایسے عقیدون سی مین دست بردار ہوا
اور دین محکم بنیاد اسلام مینی قبول کیا اگر اللہ تعالی چاہی تو ہمکو اون لوگون مین سے شمار کرے جو جناب
خاتم الانبیا علیہ السلام پر ایمان لاے ہین اور آپ کی امتیون مین اللہ میرا حشر کرے اب یہودی نادان ضد سے
جو کہا ہین کہین تمام خلق پر ظاہر ہی کہ مین مال اور اسباب کیواسطی باپ دادا کے دین سی جدا نہین ہوا

بلکہ اللہ پر روشن ہی کہ مین نے پچیس اسرائیلی پیغمبرون کی خبر کی تابعداری کی ہی اور نفس کی خواہش سی کوئی
کام نہین کیا بلکہ قیامت کے دن پکڑی جانے سے مین نی خوف کیا آب توراۃ شریف کے اون کلمونکا
بیان ہی جو فرشتی نے حضرت اسماعیل کے حق مین کہے وہ یہ ہین وِهُو یِهیَه پِرا آدام اور وہ ہوگا
قوی آدمی فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین اسکا ترجمہ یون کیا ہی وَهُوَ یَكُونُ عَيْنَ النَّاسِ
اور وہ ہوگا سردار آدمیونکا ملا احمد ایرانی جو زبان عبرانی سے خوب واقف تھی اونھون نے
کتاب سیف الامۃ نصاری کی رد مین فتح علی شاہ بادشاہ کیوقت مین سن بارہ سو تینتیس ہجری مین لکھی ہے
اونھون نے آدمین توراۃ اور زبور اور صحیفون کی آیتین اصل عبرانی مین لکھی ہین اونکا ترجمہ فارسی مین
کیا ہی اور لکھا ہی کہ مین نے اصل کتابین جمع کین اور اونکے لغت کی معتبر کتابین جمع کین اور بہت
سی یہودی ملاونکو معنی تحقیق کرنیکے لیے حاضر کیا سو ملا احمد لکھتی ہین کہ جرانیم نصرانی نے
لاطینی بولی مین پِرا آدام کا ترجمہ کیا ہی قوت والا آدمی اور اونکی لغت کی کتابون سے یون معلوم
ہوتا ہی کہ پِرا آدام کے معنی ہین جنگل کا رہنے والا جاننا چاہیے کہ جنگل کا رہنے والا بھی تعریف
کی بات ہی اسی سورہ کی پچیسوین باب مین حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت عیص کے حق مین
لکھا ہی کہ عیص شکار مین ماہر اور جنگل کا رہنے والا تھا یہی مطلب یہان بھی ہی کہ اسماعیل بڑا بہادر
اور دل کا قوی ہوگا جنگل مین رہیگا اور شکار کیا کریگا پادری مریک کشف الآثار مین یہی ترجمہ
کرکے لکھتا ہی گبتون تاریخ لکھنی والا اقرار کرتا ہی کہ اگرچہ بعضی قومین عرب کی دوسری سلطنت کے
قبضہ مین کبھی آگئے ہون لیکن سب کے سب ہرگز عاجز نہین ہوئے اور سسطریس جو مصر کا بڑا
بادشاہ تھا اور کیخسرو جو ایران کا بڑا بادشاہ تھا اور پمپئی اور ترا جن کہ ایک بڑا سردار اور
دوسرا بڑا بادشاہ رومیونکا تھا ان بادشاہونکا لشکر بھی عرب کی تمام قومون پر غلبہ نکر سکا
اور اللہ کا پاک کلام ظہور مین آیا کہ اگلی زمانہ مین اور اب کے زمانہ مین عرب کی آزادی ایک
مثال ہوگئی اور لکھا ہی کہ حضرت اسماعیل کا حال اور اونکی اولاد کا حال بالکل برابر ہی اور اونکی
زبان اور ختنی کی رسم کہ اونکے دادا حضرت ابراہیم سی اونکو پہونچی ان سب باتون سی اللہ کے
پاک کلام کا سچا ہونا ظاہر ہوتا ہی کہ حقیقت مین یہ لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد ہین تفسیر
ہنری اسکاٹ مین ہے کہ نیوٹن کہتا ہی کہ یہہ ایک بڑی پیشین خبر ہی واسطی اولاد اسماعیل کے یعنی عرب

کی قومین ساری اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین ہی اور اون لوگون نے ابراہیم علیہ السلام
کی یادگاری کی واسطے بہت تقدس کو قائم رکہا تمام زمانونمین یہانتک کہ آجتک یہہ لوگ بہت جرار
اور نامغلوب ہونیوالی قوم ہی اور تمام قومونمین امتیاز والی رہی ہین تاریخ والے جن لوگون نے
اس ملک کے باب مین لکہا ہی وہ یون بیان کرتے ہین کہ یہ لوگ ہمیشہ اور قومونسے لڑتے رہی ہین
اور اونہون نے فارسیون کو اور رومیونکو اور یونانیونکو مغلوب کیا ہی اس حالت مین یہ لوگ
چہٹی صدی عیسوی تک ہتی چلے آئے یہانتک کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی آپ کے
بعد آپ کے نائبون کے ساتہہ ان لوگون نے ایشیا اور افریقہ اور یورپ کے بہت بڑی حصون کو
مغلوب کرڈالا اور تہوڑے عرصہ مین اونہون نے لوگونکو بہت زیادہ مغلوب کرلیا بنسبت
رومیون کے جنہون نے سیکڑون برس تک ملکون کو اتنا مغلوب نہین کیا تہا اور جب سے یہہ سلطنت
ترکون کے ہاتہہ گئی تب سی اونہون نے کوشش کی مگر ویسی نہین عرب نے اپنی طاقت کو خودسر رکہا
اور سیکڑون برس تک ترکی عرب کے لوگون کو خراج دیتے رہے مکہ کے حج کے نام سی اور
وہ لفظ جنگلی آدمی کا اصل جنگلی گدہے کے لیے استعمال مین آتا ہی یعنی ایسا جنگلی جیسا گدہا کیونکہ ایوب
علیہ السلام کے گیارہوین باب کی بارہوین آیت مین خوب صاف بیان ہی اگرچہ انسان پیدایش
مین گورخر کے بچے کے مانند ہی اس جانور کی تحقیق کیواسطے ایوب علیہ السلام کے اونتالیسوین باب
کی پانچوین آیت دیکہو کسنی گورخر کو آزاد کرکے باہر نکالا ہی اور کسنی جنگلی گدہی کا بند ہن کہولا ہے
مین ہی نی بیابان کو اوسکا گہر ٹہرایا اور کہاری جنگل کو اوسکا مقام وہ شہر کی بہیڑ بہاڑ پر ہنستا ہی
اور ہانکنی والے کے شور شار سی بے پروا رہتا ہی کوہستان اوسکے چرنے کی جگہہ ہی اور ہر ایک
ہری چیز کے تلاش مین رہتا ہی دیکہو یہ صفتین حضرت اسماعیل کے اولاد مین پائیجاتی ہین ہنوتن
کہتا ہی سوای یہودیون کی اولاد اسماعیل علیہ السلام کے صرف یہی لوگ ہین جنہون نے اول سے
آخر تک اپنی تئین اور قومون سے ممیز رکہا ہی اور اللہ کی حفاظت مین ہمیشہ رہے ہین جو
بہت اچہی طرح سب کامون کو اپنے قبضہ مین رکہتا ہی مگر ظاہر مین اوسکا ہاتہہ دکہلای نہین دیتا
اور تفسیر طامس اسکاٹ جو سن سترہ سو ستر مین شروع ہوی اور بیس برس تک پادری طامس اسکات
اوسکو ٹہیک کرتا رہا ولیم نے لندن مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ وہ لفظ جسکے معنے جنگلی آدمی کی ہین

اوسکے ٹھیک معنی ہین گورخر اور لکھا ہی کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام کی ہمیشہ اسرائیلیون پہ
اور ادومیون پہ اور تمام اولاد ابراہیم پر غالب رہی ہی پہر اوس فرشتی نے فرمایا یادُو بکُل۔
وِیَدْ کُل بُو یعنی ہاتہہ اوسکا سب کے ساتہہ اور ہاتہہ سب کا اوسکے ساتہہ اسکا یہہ مطلب کہ اسماعیل
کی نسل تمام اولاد آدم مین پہیل جاویگی اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا
فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکہتی ہین کہ یہ بات معلوم ہی کہ حضرت اسماعیل اور اونکی اولاد
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی دنیا کی اکثر ملکونمین اور اکثر قومونمین حکومت نہین رکہتی تہی
اور حکومت کے طور پر سب سے ملنی والے نتھے کیونکہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نہین پیدا
ہوے تھے تب تلک وہ لوگ جنگل مین گہیرے ہوی تھے ملک شام اور ملک عراق کی سرحد کی
اندر داخل ہونیکی اونکو مجال نہین پڑتی تہی مگر نہایت ڈرتے ہوئے جاتے تھے جب اللہ تعالی نے
حضرت اسماعیل کی نسل مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا عرب کے
بہت لوگ اس قرآن پہ ایمان لای جو منکر رہی وہ قتل ہوی آپ کے بعد آپکی نائبون نی ملک شام
اور مصر اور روم اور فارس کے کافرونپر جہاد کیا ان قومونمین بہت لوگ ایمان لای جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک اور آپکی رفیقونکی اولاد پاک تمام قومونمین اور تمام ملکونمین پہیل گئی
پورب اور پچہم پہ اونکا غلبہ ہوا ہر ہر ملک کے لوگون نے اونکی تعلیم کی برکت سی دولت ایمانکی
پای حضرت اسماعیل کی نسل اور اور قومونکی نسل جو ایمان لای سب دین کے بہای ہوگئی سب
قومونکی محمدی لوگ ملک عرب کے ملک مین کعبہ کی حج کو جاتے ہین اور عرب کے لوگ اور ملکونمین
آتے ہین فرشتہ کہتا ہی وِعَل پِنْ کُل اِحَاوْ یِشْکُوْنَ اور اپنے سب بہائیونکے سامنی گہر بناویگا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ سارہ بیوی سے اولاد ہوگی وہ نسل بہی بہت پہیلیگی مگر اسماعیل کسیطرح اونسے
کم نہین ہوگا یہ تسلی اس لیے دی کہ حضرت ہاجرہ یہ خیال نکرین کہ مین لونڈی ہون اس لیے
فرمادیا کہ تمہاری بیٹے اسماعیل کا بہت بڑا رتبہ ہوگا اور اوسکی نسل اپنے سب بہائیون کی برابر رہیگی
اور اونکا ملک اپنے سب بہائیون کے ملک کے سامنی ہوگا چنانچہ اسی سورۃ کے پچیسوین باب
مین جہان حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹونکے نام لکہی ہین وہان لکہا ہی کہ یہ اپنی قومون کے بارہ[12]
رئیس تھے اور وہ حویلہ سی شور تک جو مصر کے سامنی اوس راہ مین ہی جس سی آسور کو جاتی ہین

بستی تھی انکا قطعۂ زمین انکے سب بھائیونکی سامنی پڑا تھا اسکا یہ مطلب کہ عرب کا ملک کنعانکے
سامنی ہے عرب مین حضرت اسماعیل کے اولاد رہی کنعان مین حضرت اسحاق کی نسل رہی یادرہے
مسٹر فاسٹر لکھتا ہی کہ حضرت اسماعیل کی نسل شور سی حویلاہ تک یعنی عرب مین مصر کی کنارہ سے
دریای فرات کے موہانہ تک پھیل گی ملا سید علی طہرانی نے اقامۃ الشہود مین لکھا ہی کہ یہہ فقرہ جو ہی
یَادْ و بَکُّل وِیَدْکُل بُو اسمین بے کے معنے ساتھہ کے ہین اور یے کے معنے اوپر کے نہین ہین جسسے
ضرر سمجھا جاوے مگر یہودی ملاؤن نے جو فارسی ترجمہ توراۃ کا فاضل خان ہمدانی سے لکھوایا تھا اوسمین
یون ترجمہ کردیا تھا کہ وہ سبکا ضد اور سب اوسکی ضد پر ہوینگے ای ایمانوالو ہماری وقت مین
بھی پادریون نے ہندی ترجمہ مین یون ہی لکھدیا کہ اوسکا ہاتھہ سبکے برخلاف ہوگا اور سبکے
ہاتھہ اوسکے برخلاف ہونگے یہود اور نصاری کو حضرت اسماعیل سے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بڑی دشمنی ہی اس باعث سے کچھہ کا کچھہ ترجمہ کردیتے ہین یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تونے اصل
عبرانی لفظین توراۃ مین دکھادین اور صاف مطلب سمجھادیا ملا احمد سیف الامۃ مین لکھتی ہین کہ اونکوس
جو توراۃ شریف کا ترجمہ کرنیوالا ہی اوسنے یون ترجمہ کیا ہی کہ وہ سب پر غالب اور سب اوسکے
محتاج ہونگے معلوم ہوا کہ عبرانی محاورہ کے موافق یہ معنی بھی ہوسکتی ہین کہ اوسکا ہاتھہ سب پر ہوگا
یعنی سب پر غالب ہوگا اور سبکے ہاتھہ اوسکے ساتھہ یعنی اوسکے سب دست نگر ہونگے پھر اسنی
سولھوین باب مین لکھا ہی کہ پھر ہاجرہ بیٹا جنی اور ابراہیم نے اوسکا نام اسماعیل رکھا پھر سترھوین
باب مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی فرمایا کہ مین تیرے اور اپنے درمیان عہد کرتا ہون
اسکے بعد یون ہی وِاَرْبِہْ اَوْتِخَا بِمْؤدْ مِؤدْ اور بڑھا ؤنگا مین تجکو ساتھہ نہایت نہایت کی تب
حضرت ابراہیم سجدی مین گرپڑے پھر اللہ نے فرمایا کہ مین نے تجھی بہت قومونکا باپ ٹھہرایا اسکی بعد
یون ہی وِھِفْرِیْتِی اَوْتِخَا بِمْؤدْ مِؤدْ اور بہادار کرونگا مین تجکو ساتھہ نہایت نہایت کی اور قومین
تجہسے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجہسی نکلینگے اور مین اپنے اور تیرے درمیان اور تیری بعد تیرے
نسل کے درمیان انکی پشت درپشت کے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہون کہ مین تیرا
اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا اسکا یہ مطلب ہی کہ تیری نسل مین ہمیشہ وہ لوگ ہونگے
جو اللہ کو اپنا اکیلا مالک سمجھین گے اور فقط اوسیکو پوجین گے قرآن شریف مین بھی اللہ تعالی سورہ

زخرف مین فرماتا ہو وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنی اللہ کو اکیلا جاننا ـ اس
کلمہ کو اللہ نے حضرت ابراہیم کی نسل مین باقی رکہا کہ اللہ کیطرف رجوع ہون پہر ارشاد ہوتا ہو
اور مین تجکو اور تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمین تو پردیسی ہو دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لیے
ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ای محمدی بہائیو یہہ وعدہ یون پورا ہوا کہ حضرت ابراہیم کی
بیٹے حضرت اسحاق کی نسل کا غلبہ ملک کنعان پر حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک ہا پہر اونکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ نے جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو یعنی عرب کو جو حضرت اسماعیل کے
نسل مین تھے ملک کنعان کا دیا آجتک وہان محمدیون کا عمل ہو اور حضرت اسحاق کی نسل مین جو
لوگ محمدی ہین وہ بھی وہان بستے ہین اللہ نے پہر یہ وعدہ کر دیا کہ مین اونکا خدا ہونگا یعنی وہ میرے
حکم پر چلین گے میرے دین مین ہونگے تیرہ سو برس سے ملک کنعانمین محمدیونکا غلبہ ہو یہ کھلے
نشانی اسکی ہو کہ وہ سچی دین پر ہین پہر اسی باب مین ہو کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی فرمایا
کہ تم مین سے ہر ایک بیٹا جو نر ہو ختنہ کراوے ختنہ کا بہت بڑا بیان ہو پہر فرمایا کہ تیری جورو
سارہ تیرے لیے ایک بیٹا جنی گی تو اوسکا نام اسحاق رکہنا اور مین اوسکے ساتہہ ایک عہد قائم
کرونگا جو بعد اوسکی اوسکی نسل کے ساتہہ ہمیشہ تک ہوگا اسکے بعد عبرانی لفظین یہ ہین وُلِیشمعیل
شِمَعْتِیخَا هِنّٰه بِیرَخْتِی اُوتُو وِهِفْرِیتِی اُوتُو وِهِرْبِیتِی اُوتُو بِمِئُود مِئُود شِنِیم عاشار
نِسِیئِیم یُولِید وُنِتَتِیو لِغوی غادول اور اسماعیل کے لیے مین نے تیری سنی ہان مین اوسکو
برکت دونگا اور مین اوسکو پہلدار کرونگا اور مین اوسکو بڑہاونگا ساتہہ نہایت نہایت کے
بارہ سردار اوس سے پیدا ہونگے اور اوسکو مین بناونگا بڑی امت آی محمدی بہائیو جس لفظ
کے معنی نہایت نہایت کے ہین وہ لفظ مؤد مؤد کا ہو اوسمین میم کے نیچے زیر ہو اور ہمزہ پر پیش
اور واو پر جزم یہ لفظ توراۃ شریف مین بہت جگہ آیا ہو اسی سورۃ کے پہلے باب مین ہو طوب
مِئُود یعنی اچہا ہو نہایت اور ساتوین باب مین ہے وِهَمَّایِم گابرو مِئُود مِئُود یانی تیرہ گیا
نہایت نہایت اس لفظ کے سرے پر اکثر جگہ پر بے نہین ہو اگرچہ توراۃ شریف کی دوسری سورۃ
کی سرے پر مِئُود مِئُود پر بے آی ہو کہ بنی اسرائیل قوی ہو گئی نہایت نہایت مگر اکثر جگہ

ہے نہین ہے اور اس جگہ پر کئی جگہ بے آئی ہے تو یہان ایک معنی یہہ ہین کہ اسماعیل کو نہایت نہایت
بڑہاونگا دوسرے معنے یہہ بہی ہو سکتی ہین کہ اسماعیل کو بڑہاؤنگا مود مود کی باعث سے اسی
باعث سے ہمارے محمدی علماؤن نے لکہا ہے کہ مُود مُود بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموین سے
ہی ملا احمد نے سیف الامۃ مین یون ترجمہ کیا ہے کہ بڑہاونگا مین اوسکو بسبب مود مود کے یعنی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث سے پہر لکہا ہے کہ عبرانی لغت کی کتاب مین یون ہے کہ مُود مُود کی معنی
ہین نہایت نہایت اور بیحساب اب یہ بات سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے بہی
یہی لفظ فرمایا کہ مین تجکو نہایت نہایت بڑہاونگا اور نہایت نہایت پہلدار کرونگا پہر یہی لفظین خصوصیت
اسماعیل کے حق مین فرمائین اور ابہی تک حضرت اسحاق پیدا نہین ہوی تہے اس سے صاف معلوم ہوا
کہ وہ وعدے جو حضرت ابراہیم سے ہوئے تہے اون وعدونکا ظہور اگرچہ دونون صاحبزادونکی
نسل مین ہوا مگر ظہور اون وعدونکا حضرت اسماعیل مین بہت زیادہ ہے اونکی نسل مین اون وعدونکا
بہت بڑا ظہور ہوا حضرت اسحاق کے حق مین یہہ لفظین نہین فرمائین اگرچہ اونسے بہی برکت کا
وعدہ کیا مگر یہہ لفظین جس سے بے نہایت برکت سمجہی جاوی وہان نہین فرمائین بیشک حضرت اسماعیل کا
رتبہ اللہ نے حضرت اسحاق سے بڑہا دیا جیسا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی
مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِیْمَ اِسْمَاعِیْلَ بیشک اللہ نے چن لیا ابراہیم کی اولاد مین سے اسماعیل کو
یہ حدیث صحیح مسلم اور ترمذی مین موجود ہے یہہ بے نہایت برکت جسکا وعدہ اللہ نے حضرت ابراہیم
اور حضرت اسماعیل سے کیا اسکا ظہور یون ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب پیغمبرون کے سردار
ہین حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا اور اونکو ملک کنعان کا دیا اور حضرت اسحاق کی نسل مین
جو لوگ محمدی ہوئے اونکو بہی اونکے ساتہہ شریک کیا مگر بڑا رتبہ اونہین کا ہا جو حضرت اسماعیل
کی نسل مین ہین تفسیر ہنری اسکاٹ والا اس مطلب کو سمجہہ گیا ہے پہر جان بوجہکر مکرتا ہے اور لکہتا ہے
کہ اس بات کا یہ مطلب نہین ہے کہ اللہ تعالی حضرت اسماعیل کو حضرت اسحاق سے زیادہ برکت
دیگا اور کئی بار جو فرمایا تو حضرت ابراہیم کی تسلی کے لیے فرمایا کیونکہ حضرت اسحاق سے خب برکت کا
وعدہ ہوا تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کے لیے بہی دعا کی کہ ایسا نہو وہ بالکل برکت سے
محروم رہے سو اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کی دل کی تسلی کے لیے بار بار فرمایا اور بہت کا لفظ

بہی اونکی دل کی خوشی کے لیے فرمایا کہ اونکے دونو بیٹون کو برکت دی دیکہو یہہ پادری سمجہ گیا ہی
کہ اس آیت کا صاف یہ مطلب ہی کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے بہت زیادہ بے نہایت برکتین
حضرت اسماعیل کو دین مین یہ سمجہہ کر اس صاف بات کا مطلب اور طرف پہیرتا ہی یا اللہ پادریون کو
انصاف اور ایمان کی نعمت عنایت فرما اور ان اندہون کی آنکہین کہولدی آمین یہہ جو فرمایا کہ
بارہ سردار پیدا ہونگے اوس سے اوسکا اشارہ حضرت اسماعیل کیطرف ہی اور یہ مطلب ہے کہ اونسے
بارہ[۱۲] بیٹے پیدا ہونگے توراۃ شریف سے ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل کے بارہ صاحبزادی تہی پہر فرمایا کہ
مین اوسکو بڑی امت بناؤنگا یہہ بڑی امت وہی لوگ ہین جو حضرت اسماعیل کی نسل مین اونکی
شریعت پر قائم رہے حضرت اسماعیل کی نسل مین مدت تک شریعت قائم رہی پہر آخر کو یہ لوگ
بُت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے اور بُت پوجنی لگے کئی سو برس بعد اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا اوسوقت سی آجتک تمام عرب کی لوگ شریعت پر
قائم ہین اونکی نسل مین اللہ نے نہایت برکت دی ہی ایک پادری نے اپنے رسالہ مین لکہا ہی
کہ یہ بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت محمد کے سوا کوئی بڑی امت حضرت اسماعیل کے
نسل مین نہین پیدا ہوے اس آیت کے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور اسحاق کے ساتہہ جسے
سارہ تیرے لیے دوسرے سال اوسیوقت معین مین جنی گی اپنا عہد قائم کرونگا ای ایمانوالو
توراۃ مین اس جگہ واو ہی جسکے معنی اور ہین اس لیے ہمنی لکہا کہ اور اسحاق کے ساتہہ مگر پادریون
نے اردو ترجمہ مین اور کی جگہ پر لیکن کا لفظ لکہدیا ہی ہمارے وقت کا ایک پادری لکہتا ہی
کہ دیکہو لیکن کی لفظ سے یہ مطلب نکلتا ہی کہ وہ جو دین کا فیض ہی وہ فقط اسحاق کیواسطی ہے
اسماعیل کے لیے نہین ہی ای پادریو اللہ سی ڈرو توراۃ مین لیکن کا لفظ نہین تمنی اور کی جگہ لیکن لکہدیا
اللہ نے ہمکو توراۃ دکہلادی تمہاری چوری کہل گئی دیکہو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل سی اور اونکی
نسل سے بہت بہت بڑی بڑی برکتونکا وعدہ کیا ہی وہ سب برکتین دین و ایمانکی ہین فقط دنیاکی
برکتون کو اللہ نہین فرماویگا کہ بہت بڑی برکتین ہین یہ بات ایمانوالونپر خوب ظاہر ہی پہر توراۃ شریف مین
لکہا ہی کہ فرشتے حضرت ابراہیم کے گہر مین آئی اور حضرت اسحاق کے پیدا ہونیکی بشارت دی ہان
پہر لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ زمین کی ساری قومین ابراہیم سے برکت پاوینگی ای ایمانوالو

پادریونکی کتابونمین جابجا اس بات کا اقرار ہی کہ حضرت ابراہیم کے وقت سی حضرت عیسی کے
وقت تک سوا اولاد ابراہیم کے اور کسی قوم مین ایمان نہین پہیلا اکثر قومین بت پرستی مین بہی
رہین حضرت عیسے کے بعد آپ کے خاص رفیقون نے غیر قومونمین انجیل سنای اور ہر ہر قوم مین
ایمان پہیلایا پادری کہتی ہین یہہ اس خبر کا ظہور ہوا کہ حضرت عیسی کے نائب جو حضرت اسحاق
کی نسل مین تہے اونسے ساری قومون نے برکت ایمانکی پای آہی پادریوا سکے بعد یہہ بہی دیکہو
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا
کیا اونکی بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلا اس بشارتکا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا ہے لکہا ہی
کہ جب حضرت اسحاق پیدا ہوی اور اونکا دودہہ چہڑایا گیا تب سارہ نے دیکہا کہ مصری ہاجرہ کا
بیٹا جو وہ ابراہیم کے لیے جنی تہی ٹہٹہے مارتا ہی اوسنے ابراہیم سے کہا کہ تو اس لونڈی کو اور اوسکی
بیٹے کو نکال کیونکہ یہ لونڈی بچہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتھہ وارث نہوگا ابراہیم کو یہ بات جو اوسکی
بیٹے کے حق مین تہی تلخ لگی تب اللہ تعالی نے ابراہیم سی کہا وہ بات اس لڑکے کے بابت اور تیری لونڈی
کی بابت تجہی تلخ نہ لگی جو باتین سارہ نے تجہسی کہین سو مان کیونکہ تیری نسل اسحاق سی مشہور ہوگی اور
مین اوس لونڈی کی بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ بہی تیری نسل ہی تب ابراہیم نی صبح کو
اوٹہکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کندہی پر دہری اور لڑکی کو بہی اوسکے حوالی
کرکے اوسی روانہ کیا اور وہ روانہ ہوی اور بیر سبع کی بیابانمین بہٹکتی پہرتی تہی اور جب مشک کا پانی
ہو چکا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا اور آپ اوسکے سامنی ایک تیر کے
ٹپّی پر جا بیٹہی کیونکہ اوسنی کہا مین لڑکے کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنی بیٹہی اور چلا چلا کے روی
تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے اسمان پر سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے
کہا ای ہاجرہ تجہی کیا ہوا مت ڈر کہ خدا نے اس لڑکے کی آواز کو وہین جہان وہ ہی سنا اوٹہہ اور
اوس لڑکے کو اوٹہا اور ہاتہو نسے سنبہال کے لے کہ مین اوسکو ایک بڑی گروہ بناونگا پہر خدا نی اوسکے
انکہین کہولین تب اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اوسنے جا کے اوس مشک کو پانی سے بہرا
اور اوس لڑکی کو پلایا سو خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا کہ وہ بڑہا اور بیابان کا رہنے والا اور تیر انداز
ہوا اور وہ دشت فاران مین رہا اس جگہہ پر توراۃ کی لفظین یہ ہین وَیّشِب بِمِدْ بَارْ یعنی سا وہ

بیابانمین پہر لکہا ہی وَیِّشِب بِمِدبَر پاران اور رہا وہ فاران کے بیابانمین ای محمدی بہائیو یہہ
احوال حضرت اسماعیل کا خدشیونمین بہت پہیلا ویکی ساتہہ ہی فرشتی نے اونکے لیے زمزم کہودا
جو آجتک مکہ مین موجود ہی اب ہمکو خوب یقین ہی کہ فاران اور بیرسبع کا بیابان اوس زمانہ مین
اسی مقام کا نام تہا جہان مکہ شہر بسایا گیا پادری جان ڈیون پورٹ نے ہماری زمانہ مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک کتاب لکہی ہی اور پادریونکو خوب قائل کیا ہی اوس
کتاب مین زمزم اور مکہ کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو
دکہایا تہا پادری مارش مَین نے سیر الاسلام مین چاہ زمزم کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہہ چشمہ پانی کا کہ
عرب کے لوگ نہایت پاک جانتی تہے حضرت اسماعیل پیغمبر کی پیاس دفع کرنیکے واسطے ظاہر اور
جاری ہوا جب اونکی مان ہاجرہ جنگل مین بہٹکتی تہین اور اونکو دینے لیے پہرتی تہین دیکہو ان
دونو پادریون نے اقرار کیا کہ بیرسبع اور فاران مکہ کا نام ہی ملا محمد رضا طہرانی جو یہودیون کے بڑے
عالم تہے پہر محمدی ہوی وہ اپنی کتاب مین لکہتی ہین کہ یہودی علم والون نے فاران کے پہاڑ کا ہی بیان
کیا ہی کہ وہ مکہ ہی اور فاران کا پہاڑ مکہ سی اڑہائی میل کے قریب ہی اوسکے سوا اس نام کا پہاڑ تمام
جہانمین کسی نے نہین بتلایا ہی مگر نصاری کا ایک پادری تہا اوس ول کے اندہی نے دعوی کیا تہا
کہ فاران کا پہاڑ بیابان تیہ مین تہا یعنی جہان حضرت موسی اور اونکی ساتہہ والے چالیس برس رہے
ای ایمان والو قرآن اور حدیث سی حضرت اسماعیل کا مکہ مین رہنا خوب ثابت ہی آگی بڑہکر پادریونکی
قائل کرنیکے لیے اونہین کی کتابونسی یہ بیان ہوگا کہ فاران اوسوقت مین مکہ کو کہتی تہی ای محمدے
بہائیو دیکہو اللہ تعالی نے حضرت ہاجرہ کو بشارت دی کہ اوسکو ایک بڑی گروہ بناونگا یہہ پہر اشارہ
امت محمدی کی طرف ہی پہر اس لفظ کو دیکہو کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا دیکہو حضرت اسماعیل کا
بہت بڑا رتبہ ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے قرآنمین خبر دی ہی کہ اسماعیل نبی تہی اور رسول
تہی یعنے اللہ کے پیغام پہونچانیوالی تہے اب دیکہو کہ جسطرح حضرت اسماعیل کو اللہ نے حضرت اسحاق
سے زیادہ برکت دی اونکے باعث سی اونکی مان حضرت ہاجرہ کو بہی حضرت سارہ سی بہت بڑہایا
حضرت ہاجرہ کے پاس دو بار بشارت دینے کو فرشتہ آیا اوسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس نہین
تہے اور حضرت سارہ کے پاس ایسے وقت مین فرشتے نہین آی جسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس

نہون ہان جب حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے حضرت اسحاق کی بشارت لائی تہے اوسوقت
حضرت سارہ سی بہی باتین کر گئے جسکا ذکر توراۃ اور قرآن مین اللہ نے کیا ہی اور حضرت
ہاجر جب اکیلی تہین خود اونہین سے باتین کرنیکے لیے اللہ نے فرشتے کو بہیجا تہا امام رضا طہرانی
نے بہی اس جگہ لکہا ہی کہ کئی دفعہ فرشتہ حضرت ہاجرہ پر ظاہر ہوا اور حضرت سارہ پر ظاہر نہوا
ای محمدی بہائیو نصاری اور یہود حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل سے بڑی بڑی بیر او بیان
کرتے ہین اونکو توراۃ شریف کا یہ مقام دکہلاؤ ای ایمانوالو قرآن اور حدیث سی ثابت ہی
کہ حضرت اسماعیل کو حضرت ابراہیم نے مکہ مین بسایا مگر پادری لوگ بیوقوفونکو بہکاتے ہین
کہ فاران مکہ کا نام نہین ہے اس لیے ہم پادریون کی کتابون سے ثابت کرتے ہین کہ فاران مکہ کا
نام ہے جارج سیل صاحب جسنی ترجمہ قرآن شریف کا انگریزی مین لکہا ہی اوسکی عربستان کی تاریخ
جو ۱۸۴۴ء مین لندن مین چہپی ہے اوسمین لکہتا ہی کہ فاران وہ جگہ ہی جو مکہ معظمہ کے اطراف
پہاڑون کے نیچے جنگل ہین اوسکو فاران کہتے ہین اور مکہ کا نام پہلے تیما تہا وہ اسماعیل علیہ
السلام کی ایک بیٹے تہے اونہون نے اپنے نام سے بسایا تہا پہر اوسکو بکہ بہی کہتے تہے اور مکہ
بہی کہتی ہین ہماری وقت مین ایک اخبار مین فاران کی تحقیق یون لکہی ہے کہ اکتوبر سنہ اٹہارہ سو
او نسٹہ عیسوی کے کوارٹرلی ریویو مین اسلام پر ایک آرٹیکل چہپا ہی یعنی ولایت کا ایک اخبار
چہپا ہی جو ایک بہت بڑی عالم یہودی زبان جاننے والی کا لکہا ہوا ہی اوسکی دوسو ننانوی صفحہ مین
لکہا ہی کہ فاران صاف عرب کے لیے مستعمل ہے صرف اسمین شبہہ ہی کہ مکہ کے گرد کے پہاڑون کا
یہہ نام ہے یا نہین اب ہم اس شبہہ کو بہی مٹادینگے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات سی ثابت کردینگے
کہ مکہ کے گرد کے پہاڑ ہی فاران ہین توراۃ سی ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل فاران مین رہے
اب حضرت اسماعیل کے اولاد کے رہنے کے مکانون کو تحقیق کرو جہان وہ ملین بس وہی مقام
حضرت اسماعیل کا ہی اور وہی فاران ہے حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تہے ایک نبایوت
یہہ بیٹے حضرت اسماعیل کے عرب کے اوتر پچہم حصہ مین آباد ہوی ریورنڈ کاتری پی کار ایم ای
نے اپنے نقشہ نامین اسکا نشان اڑتیس اور تئیس درجی عرض شمالی اور چہتیس اور تیتیس
درجی طول شرقی کے درمیان مین لگایا ہی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکہتا ہی کہ نبایوت کی ولاد جو پہیلی

پورب کیطرف عربیا ڈزرتا یعنی بیابان تک اور دکھن کیطرف خلیج الاسنک اور حجاز تک پہیل گئی تھے
اسٹرہبو کی بیان سی پایا جاتا ہی کہ نبایوت کی اولاد نے اس سے بھی زیادہ ملک گہیر لیا تھا اور مدینہ
تک اور بندر ہور اور بندر یمبو تک جو بحر قلزم کے کناری پر ہی اور مدینہ سی جنوب مغرب مین واقع ہے
اونکی عملداری ہوگئی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکھتا ہی کہ اس مختصر بیان سی ظاہر ہوتا ہی کہ نبایوت کی اولاد
صرف پتھریلی میدانونمین نہین پڑی رہی بلکہ حجاز اور نجد کے بڑے بڑے ضلعونمین پہیل گئی ہو سکتا ہے
کہ رفتہ رفتہ نبایوت کی اولاد عرب کے بہت بڑے حصے مین پہیل گئی ہو دوسرے بیٹے حضرت
اسماعیل کے قیدار ہین وہ نبایوت کے پاس دکھن کیطرف حجاز مین آباد ہوی ریورنڈ مسٹر فاسٹر
کہتا ہی کہ اشعیا نبی علیہ السلام کے بیان سے بھی صاف صاف قیدار کے رہنے کا مقام حجاز
ثابت ہوتا ہی جسمین مکہ اور مدینہ بھی شامل ہی اور زیادہ ثبوت اسکا حال کے جغرافیہ مین شہر الحذر
اور نبت سی پایا جاتا ہی جو اصل مین القیدار اور نبایوت ہین اہل عرب کی یہہ روایت کہ قیدار اور
اونکی اولاد حجاز مین آباد ہوی اس کی تائید اس بات سی ہوتی ہی کہ توراۃ اور صحیفونمین قیدار کے
رہنے کا مکان عرب کے اسی حصہ مین یعنی حجاز مین بیان ہوا ہی دوسرے یہ کہ یہ بات بخوبی ثابت ہے
کہ یوربنیس اور بطلمیوس اور پلینی اعظم کے زمانون مین یہ قومین حجاز کی باشندہ تہین کیڈری یعنے
قیدری دری یعنی مخفف قیدری اور گڈرونایتی یعنی قیداری کدریتی یعنی قیدری چنانچہ اسکا ذکر
ہسٹری جغرافیہ جلد اول دوسوارتالیسوین ۲۴۸ صفحہ مین موجود ہی اب خوب ثابت ہوگیا کہ قیدار
حجاز مین آباد تھے ریورنڈ کاتری لی کاری نے اپنے نقشہ مین قیدار کے آبادی کا نشان چبیس ۲۶
اور ستائیس درجہ عرض شمالی اور چھتیس ۳۶ اور اڑتیس ۳۸ درجہ طول شرقیکی درمیان مین لگایا ہے
اس بات کو خوب یاد رکھو یہ بات وہان کام اویگی جہان حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین
آخری پیغمبر کی تعریف ہی وہان قیدار کا پتا دیا ہی تیسرے بیٹے حضرت اسماعیل کے اذبئیل ہین
جوزیفس کی سند کے موافق اذبئیل بھی اپنے اون دونو بہائیون کے ہمسایہ مین آباد ہوے
چوتھے بیٹے حضرت اسماعیل کے مبسام ہین اونکے رہنے کے مقام کا پتا نہین ملتا پانچوین بیٹے
حضرت اسماعیل کے مشماع ہین ریورنڈ مسٹر فاسٹر کا یہ قیاس صحیح ہے کہ عبرانی مین جنکو مشماع
لکھا ہی اونہین کو یونانی ترجمہ مین مسما اور جوزیفس نے مسماس اور بطلیموس نے مسمیز لکھا ہے

اورعرب مین اونہین کی اولاد بنی مسما کہلاتی ہی پس کچہہ شبہہ نہین کہ یہہ بیٹے قریب نجد کے
پہلے آباد ہوی تھے چھٹی بیٹے حضرت اسمٰعیل کے دُومہ ہین پورب اور پچھم کے جغرافیہ
جاننے والے قبول کرتے ہین کہ یہ بیٹے تہامہ مین آباد ہوی معجم البلدان مین لکھا ہی کہ دومۃ الجندل
کا نام واقدی کے حدیث مین دوماہ الجندل اور ابن سقفیہ نی اوسکو اعمال مدینہ مین گنا ہی اوسکا
نام دوم ابن اسمٰعیل بن ابراہیم کے نام پر رکہا گیا ہی اور زجاجی کا قول ہی کہ حضرت اسمٰعیل کے
بیٹے کا نام دومان ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت اسمٰعیل کے ایک بیٹے کا نام دوما تہا اور شاید
اس اصل نام کو بدل دیا ہی اور ابن کلبی کا قول ہے کہ دوماہ حضرت اسمٰعیل کے بیٹے تھے اور اونہین کا
قول ہے کہ جب تہامہ مین حضرت اسمٰعیل کی بہت سی اولاد ہوگئی تو دوماہ وہانسی نکلے اور دومہ
کے مقام مین قیام کیا اور وہان قلعہ بنایا اور اوسکا نام دوماہ اپنے نام پر رکہا اور ابوعبید سکونی کا قول ہے
کہ دومہ جندل قلعہ اور گانو شام اور مدینہ کے درمیان مین ہی قریب جبل طے کے اور دومۃ وادی
قری کے گانون مین سے ہے ریورنڈ مسٹر فاسٹری بہی اس بیان کو مانتا ہی اور ابتک یہ ایک
مشہور جگہ عرب مین موجود ہی **فائدہ** امام نووی نے تہذیب الاسماء مین لکھا ہی کہ دومۃ الجندل
مدینہ شریف سی پندرہ شب کا رستا ہی اور ٹہیک بات وہ ہی جو امام ابوالقاسم ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین واقدی سے نقل کی ہی کہ دومۃ الجندل مدینہ شریف سی تیرہ منزل ہی اور کوفہ سے
دس منزل پر ہی اور دمشق سے دس منزل پر ہی ساتوین بیٹے حضرت اسمٰعیل کے مَسّا تھے
ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہی کہ یہہ بیٹے مسرتیما مین آباد ہوی مگر یہ صحیح نہین ہے اسمین کچہہ شبہہ نہین
کہ یہ بیٹے جب حجاز سے نکلے تو یمن مین آباد ہوی اور یمن کے کہنڈر و مین ابتک مسا کا نام
قائم ہے ریورنڈ کاتری بیکاری نے اپنے نقشہ مین اس مقام کا نشان تیرہ درجے اور تیس دقیقہ
عرض شمالی اور پینتالیس درجہ اور تیس دقیقہ طول مشرقین قائم کیا ہی آٹہوین بیٹے حضرت
اسمٰعیل کے حِدر تہی اور توراۃ مین حداد بہی اونکا نام ہی یمن مین شہر حدیدہ ابتک اونہین کا
مقام تبلا رہا ہی اور قوم حدیدہ جو یمن کی ایک قوم ہی اونہین کے نام کو یاد دلاتے ہی زہیر سے
مورخ کا بہی یہی قول ہی اور ریورنڈ مسٹر فاسٹر بہی اسی کو مانتا ہی نوین بیٹے حضرت اسمٰعیل
کے تیما تھے اونکے رہنے کا مقام نجد ہی اور بعد کو رفتہ رفتہ خلیج فارس تک پہونچ گئے دسوین بیٹے

حضرت اسماعیل کے بیٹون مین ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہی کہ اونکا مقام جدور مین تہا جو کسرتی پہاڑ کی دکہن اور جبل الشیخ پہاڑ کے پورب مین ہی گیارہوین بیٹے حضرت اسمٰعیل کے نافیش مین ریورنڈ مسٹر فاسٹر توراۃ اور جوزیفس کی سندسی لکہتا ہی کہ عربیا ڈزرتا مین اونکی نسل اسی نام سی آباد تہی بارہوین بیٹے حضرت اسماعیل کے قیدماہ تہی اونہون نے بہی یمن مین رہنا اختیار کیا تہا مسعودی نے مروج الذہب مین لکہا ہو کہ اصحاب الرس حضرت اسماعیل کی اولاد مین سی تہی اور وہ دو قوم تہی ایک کو قدمان کہتی تہی دوسرے کو یامین اور بعضونکی نزدیک رعویل اور یہ یمن مین تہے اس بیان سی خوب ثابت ہوگیا کہ حضرت اسماعیل ورا و نکی تمام اولاد عرب مین آباد ہوی اور یہ بہی خوب ثابت ہوا کہ اصل مقام اس خاندان کی آبادی کا حجاز ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی حضرت اسماعیل کی پہلی اولاد یعنی نبایوث اور قیدار کا یہی مقام تہا پہر وہانسے عرب کے اور طرفون مین پہیل گئے اب ثابت ہوا کہ حضرت اسماعیل نے حجاز مین رہنا اختیار کیا تہا اور اوسی کا قدیم نام فاران تہا توراۃ سامری کا عربی ترجمہ جسکو آرکیونن نے سنہ اٹہارہ سو بیس عیسوی مین کلدونی بیاورم کے مقام مین چہاپا ہی فاران کی معنی حجاز لکہدے ہین اوس ترجمہ کی عبارت یہ ہی وَسَکَنَ فِي بَرِّيَّةِ فَارَانَ (الحجاز) لفظ حجاز کا جو دو لکیرونکی بیچ مین ہی ترجمہ کرنیوالی نے اسیطرح لکہا ہی اب سنو کہ ایک فاران اور بہی ہی اوسکا یہان ہرگز ذکر نہین ہی کوی قرینہ اوس فاران کا یہان نہین ہی مسلمان جغرافیہ والون کے لکہنی سی ثابت ہو کہ تین مقام فاران کے نام سی مشہور تہے ایک کوہستان حجاز یعنی مکہ معظمہ اور ابو نصر بن قاسم بن قضاعہ قضاعی فارانی اسکندری جو حجاز کا رہنے والا تہا وہ حجاز ہی کے رہنے کے باعث سی فارانی کہلایا دوسرا فاران کوہ طور یا سینا کی پاس تہا تیسرا فاران نواح سمرقند مین تہا یہہ بیان کتاب مشترک یاقوت حمری مین لکہا ہی مگر توراۃ مین ان دونو مقامونکا کوی قرینہ نہین پادری لوگ ناحق بیوقوفونکو دہوکا دیتی ہین سمرقند سی تو یہان کچہہ ذرا بہی علاقہ نہین ہے باقی رہا وہ فاران جو سینا پہاڑ یعنی کوہ طور کے پچہم طرف ہی اور جسکے کہنڈر ملے ہین وہ توراۃ کا فاران نہین ہے حضرت موسی کے زمانہ تک اوسکا نام ونشان نہین تہا حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اور فرعون ڈوب چکا تو آپ شور کی جنگل مین پہونچی اور جب سینا کے

جنگل کو طی کیا رفیدیم مین مقام ہوا یہان سی سینا پہاڑ کیطرف چلے اور سینا پہاڑ تک پہونچگئی
اور فاران کا کچھ ذکر نہین آیا جب سینا پہاڑ سی آگے بڑہے اور اوتر پورب کو چلی یہان
لکھا ہی کہ بیابان سی نکلے اور بادل فاران کے بیابان مین ٹھہر گیا اب صاف ثابت ہوا کہ
حضرت موسی کیوقت مین فاران کا بیابان سینا پہاڑ کے اوتر پورب کی طرف تہا جو قادس
کی قریب ہی وہی بیابان حجاز کا ہے اور جب حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو مصر مین
بلا بھیجا وہان توراۃ شریف مین لکھا ہی کہ حضرت یعقوب نے اون سب سمیت جو اونکی تھے
سفر کیا اور بیر سبع پر آکر اپنی باپ اسحاق کے خدا کے لیے قربانیان گذرانین یہان سے
معلوم ہوا کہ بیر سبع قربانی کا مقام تہا اور توراۃ کے پہلے سورۃ کے چودہوین باب کے
چھٹی آیت مین ہے کہ حوریونکو اونکی پہاڑ سعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کے کنارے
پر ہے مارا دیکھو ایل نام اللہ کا جا بجا ان پاک کتابونمین آتا ہی تو ایل فاران کے معنی ہین اللہ
فاران کا اس سی معلوم ہوا کہ فاران برکت کا مقام تہا اللہ کی عبادت کا مقام تہا اگر کوی کہی
کہ یون کیون نکہا کہ فاران اللہ کا اسکا جواب یہ ہی کہ توراۃ شریف کے اسی سورۃ کی پینتیسوین
باب مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر لوز مین قربانیکا مقام بنایا اور اوسکا نام ایل بیت ایل
رکھا پادری میتھر نے اسکا ترجمہ حاشیہ پر یون لکھا ہی کہ خدا خانۂ خدا کا اسی طرح یہان
بھی یہ نام ہے کہ خدا فاران کا اور مطلب یہ ہی کہ اس مقام کو دیکھکر اس مقام کی مالک
کو یاد کرو معلوم ہوا کہ فاران مین بھی اللہ کا گھر تہا تب تو اوسکا یہ نام ہوا اور تینتیسوین
باب کے اونیسوین اور بیسوین آیت مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر سکم مین ایک قربانی کا
مقام بنایا اور اوسکا نام ایل اله اسرائیل رکھا یعنی خدا اسرائیل کا خدا اس نام کا مطلب
یہ ہے کہ وہ جو اسرائیل کا خدا ہی یہان یاد آتا ہی یہ مطلب نہین کہ یہ مقام معاذ اللہ خود
خدا ہے امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکھتے ہین کہ مسلمانون مین اور کتاب والونمین
یعنے یہود اور نصاری مین اس بات مین اختلاف نہین ہے کہ فاران مکہ کو کہتے ہین اور
ملا احمد ایرانی لکھتے ہین کہ فاران کا پہاڑ مکہ کے گرد نواح مین اڑہائی کوس پر ہی عدن کے
کچھ آگے اور یہودیون مین بھی اکثرون نے یہی کہا ہے کہ فاران مکہ ہے اور یہ لکھا ہے

کہ عرب کی لوگ پاک کتابون مین بنی قدرم کہلاتی تہی قافیسونکی کتاب کی چہٹی باب کی تیسری آیت اور سلاطین اول کے پانچوین باب کی دوسری آیت اشعیا علیہ السلام کی گیارہوین باب کی چودہوین آیت یرمیا علیہ السلام کی انچاسوین باب کی اٹہائیسوین آیت دیکہو اور پہلی کتابونمین انکا نام عربیم ہو دوسرے اخبار الایام کے بائیسوین باب کی پہلی آیت نحمیا کی دوسرے باب کے انیسوین آیت دیکہو توراۃ مین لکہا ہی کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالی نی فرمایا کہ تو اپنے اکلوتی بیٹے کو جسی تو پیار کرتا ہو اسحاق کو میری لیے ذبح کر حضرت ابراہیم ذبح کرنیکو مستعد ہوگئی اللہ تعالی نے اوسکی بدلے قربانی کے لیے مینڈہا بہیجا پہر اللہ تعالی کے فرشتی نے آسمان سے حضرت ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ اللہ فرماتا ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی اسلیے کہ تونے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا بہی دیدینکیا مین تجہی برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور دریا کی کناری کی ریت کے مانند تیری نسل کو نہایت کثرت بخشونگا اور تیری نسل اپنے دشمنون کی دروازونکی وارث ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی کیونکہ تونے میری بات مانی اس جگہ ہماری محمدی علم والونکی دو روایتین ہین بعضی کہتی ہین کہ حضرت اسحاق کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تہا اور بعضے کہتی ہین کہ اسحاق کا لفظ یہودیون نی غلطی سے لکہدیا ہی یہہ حکم حضرت اسماعیل کے لیے ہوا تہا اور تحقیق یہی ہے کہ یہ حکم دونوکیو اسطی ہوا تہا واللہ اعلم ای ایمانوالو اب دیکہو کہ حضرت عیسی کے وقت تک حضرت ابراہیم کی نسل مین جتنے پیغمبر اور ولی ہوے اونکی برکت اور قومون مین نہین پہیلی حضرت عیسی کے بعد اونکے تابعون کی برکت غیر قومونمین پہیلے پہر چہہ سو برس بعد اللہ نے محمدی برکتین ساری قومونمین ایسی پہیلائین کہ اللہ اللہ توراۃ مین حضرت اسحاق کے ذکر مین بہی لکہا ہو کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے فرمایا کہ زمین کے ساری فرقے تیری نسل سی برکت پاوینگی اس خبر کا ظہور کچہہ کچہہ حضرت عیسی کے تابعون سے ہوا پہر اچہی طرح محمدی وقت مین اس خبر کا ظہور ہوا کہ بہت لوگ جو حضرت اسحاق کی نسل مین تہے وہ محمدی ہوئی اور محمدی علم مین اور نیک اعمالونمین اور ایمان کے فیض مین کامل ہوئی اونکی تعلیم سی ساری قومون نے برکت پائی حضرت اسحاق کی بیٹے حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونمین بہت محمدی ہوکر محمدی

دین کے پیشوا ہوی اور بہت قومونمین اونکا فیض پہیلا اور حضرت اسحاق کے دوسرے
بیٹے حضرت عیص ہین رومی لوگ اونکی نسل مین ہین رومیون مین بہی بہت لوگ محمدی ہوے
اور ساری قومونمین اونکی برکت پہیلی حضرت اسحاق کے بیٹے جو حضرت یعقوب ہین اونکے
ذکر مین بہی توراۃ مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے اونسے فرمایا کہ زمین کے ساری گہرانے
تجہسے او تیری نسل سے برکت پاوینگے اسکا بہی وہی مطلب ہی حضرت یعقوب کی نسل مین
جو جو لوگ حضرت عیسی کی شریعت پر چلے اونسے غیر قومونمین ایمان پہیلا پہر جو اسرائیلی لوگ
محمدی دین مین آئی اونمین بڑے بڑے عالم دیندار اور بڑی بڑی ولی اللہ کی عاشق جان نثار ہوے
اونکا فیض ساری قومونمین پہیلا اون لوگونکا پورا بیان اس کتاب کی آخر مین آویگا اگر
اللہ چاہیگا اور یہ جو حضرت یعقوب سے فرمایا کہ تجہسے اسکا ظہور حضرت یعقوب کی زندگی مین نہین ہوا
تو اسکا مطلب بیشک یون ہی کہ محمدی اولیاؤن نے حضرت یعقوب سی اور بہت پیغمبرونسے
فیض پایا ہی جتنی پیغمبر ہین سب اپنی قبرونمین زندہ ہین اللہ کی یاد مین اور محبت مین غرق
ہین محمدی اولیاؤن نے کبہی خواب مین کبہی جاگتی مین پیغمبرونکا جمال پاک دیکہا ہی اونکی
قبرون پر گئے ہین طرح طرح کے فیض ظاہر اور باطن کے سب پیغمبرونسے پای ہین محمدی ولیاؤن
نے اپنی کتابونمین اس فیض اور برکت کا احوال بہت کچہہ بیان فرمایا ہی یا اللہ ہماری پیغمبر
برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور سب پیغمبرونکا فیض ہم سب محمدیون پر ہمیشہ جاری رکہیو آمین

اب یہ بیان ہی کہ حضرت یعقوب نی اپنی موت کی وقت دو پیغمبرونکی پتے بتلاے کچہہ پتے حضرت عیسی کے کچہہ پتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

اسی محمدی بہائیو حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت یوسف ہین اور گیارہ بہای اونکے اور ہین
اون سبکا احوال توراۃ مین بہت کچہہ ہی حضرت یعقوب کا خطاب اسرائیل ہی اس لیے اونکی
بارہ بیٹون کی نسل کے لوگ بنی اسرائیل کہلاتے ہین حضرت یوسف کا قصہ توراۃ اور قرآن مین
بہت بڑا قصہ ہی حضرت یوسف کنعان سے مصر مین آئی پہر حضرت یعقوب اور اونکی سب بیٹے
مصر مین آئی اور مصر مین رہے توراۃ مین لکہا ہی کہ جب حضرت یعقوبؑ کے مرنے کا وقت آیا

انہی بیٹون کے حق مین پیش خبریان فرمائین انچاسوین باب کے آٹھوین آیت مین حضرت
یہودا کے حق مین یون فرمایا ای یہودا تو وہ ہی کہ تیرے بہائی تیری تعریف کرینگے تیرا ہاتھ
تیرے دشمنون کی گردنین ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور خم ہوگی یہودا شیر کا بچہ ہی میرے
بیٹے تو شکار پر سی اوٹھہ چلا وہ شیر ببر بلکہ پرانے شیر ببر کی مانند جھکا اور بیٹھا اوسکو کون اوٹھاوےگا
آہی ایمانوالو حضرت یہودا کی نسل مین حضرت داؤد نبی اور اونکے بیٹے حضرت سلیمان نبی ہوے
اونہون نے بادشاہی اور حکومت سی دین کو قائم کیا پادری آرکس برائے ہیڈ نے دینی اور
دنیوی تاریخ مین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان کے بادشاہی صلح کی تہی اور یہودا شیر ببر کے مانند
جھکتا اور بیٹھتا تہا اور سب لوگ اوسی چھیڑنے سے ڈرتے تھے اسکے بعد دسوین آیت مین
حضرت یعقوب فرماتے ہین لَوْیَاسُورْ شِبِط مِیْهُودَاه وِمْحُوقِق مِبِّیْن رَغْلَاو عَدْ کِی یَابُو شِیلُوه
وِلُو یِقْهَت عَمِّیْم یعنی جدا نہوگی لاٹھی یہودا سی اور شریعت کی راہ ڈالنے والا اوسکے پاونکی
درمیان مین سے یہانتک کہ آوی شیلوا اور اوسکی واسطی جمع ہونگی قومین یہ جو لفظ محوقق کا ہی
پادری میتھر نے جو ترجمہ ان پاک کتابونکا سن اٹھارہ سو اونہتر عیسوی مین بڑی صحت سی چھپوایا ہی
اوسمین محوقق کا ترجمہ حاشیہ پر لکھا ہی حق ٹھیرانیوالا تو یہی مطلب ٹھہرا کہ شریعت کی راہ ڈالنے والا
یعنی پیغمبر جو نئی طرح کی شریعت لاوی اور یہی لفظ جناب اشعیا علیہ السلام کی تینتیسوین باب کے
اخیر مین بہی آیا ہی یِهْوَه مِحُوقِقِنُو اسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہی کہ خداوند ہمارا
شریعت دینے والا ہی اور توراۃ شریف کے پانچوین سورہ کے چوتہی باب کی پانچوین آیت مین
اور پانچوین باب کی اکتیسوین آیت مین اور چھٹی باب کی پہلی آیت مین حوقیم اور مشپاطیم لفظ
آیا ہی حوقیم کے معنے پادری میتھر نے پہلی جگہ لکھا ہے شرعیتین اور دوسری جگہ لکھا ہی احکام
تیسری جگہ لکھا ہی حقوق خلاصہ یہ ہی کہ شریعت کے قاعدون کو اللہ نے توراۃ مین حوقیم
فرمایا اب محوقق کا مطلب صاف کھل گیا اس جگہ بہی یہی مطلب ہی کہ ایک شریعت نئی لانے والا
پیغمبر جو اللہ کیطرف سی شریعت دیگا یہودا کی نسل مین ہوگا ان پاک کتابونکا محاورہ ہی
کہ دو باتین ہوتی ہین دونو کا ایک ہی مطلب ہوتا ہی جیسا کہ جناب اشعیا علیہ السلام کی
صحیفہ میں چیہون کے ذکر میں ہے کہ وہ اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا صحرا جنت

خداوند کے مانند بناویگا دیکھو عدن اور جنت خداوند ایک ہی چیز ہے اور اسکی دو مثالین آگے
کی آیت مین آتی ہین کہ دو باتونکا ایک ہی مطلب ہے اسیطرح یہان بہی فرمایا کہ یہودا سی
لاٹھی جدا نہوگی اور شریعت کی راہ ڈالنی والا اوسکے پانون کے درمیان مین سے نہین کیگا
ظاہر یون ہے کہ حکومت کی لاٹھی دین کی حکومت کو فرمایا پہر اوسکا مطلب یون کہولدیا
کہ وہ حاکم دین کا جو شریعت دینے والا ہے وہ یہودا کی نسل مین رہیگا یہہ اشارہ حضرت
عیسی کیطرف ہے کیونکہ حضرت موسی یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ اونکی بہای لاوی کے
نسل مین ہین جیساکہ توراۃ سے ثابت ہے اور حضرت داؤد یہودا کی نسل مین ہین جیساکہ زبور
سے ثابت ہے مگر اونپر زبور مین دو تین نئے حکمونکے سوا نئی شریعت نہین اوتری فقط دعائین
اور اللہ کی تعریفین اور پیش خبریان زبور مین ہین حضرت عیسی علیہ السلام حضرت داؤد کی نسل
مین ہین اور انجیل پاک مین اونپر نئی شریعت اوتری وہی دین کے حکومت والی ہین اور
نئی شریعت لای ہین جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ کے پانچوین باب مین جہان حضرت
عیسی کی صاف بشارت ہے وہان اونکو اسرائیلیونکا حاکم کہکر بتادیا ہے ظاہر یون ہے کہ یوحنا کی
انجیل کے پانچوین باب کے اخیر مین جو لکھا ہے کہ حضرت عیسی نے فرمایا کہ موسی نے میرے حق مین
لکھا ہے یہہ اشارہ اسی مقام کیطرف ہے مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکھا ہے کہ
سلطان بایزید خان کیوقت مین ایک یہودی عالم مسلمان ہوی تہی اونکا نام عبد السلام رکہا گیا
اونہون نے یہودیونکی رد مین ایک رسالہ لکہا ہے اوسمین محقوق کا ترجمہ کیا ہے راسم یعنی شریعت کے
رسم ڈالنی والا اور اوس سے حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیا ہے اب مطلب یہہ ہوا کہ یہودا کی
نسل مین ضرور ایک پیغمبر نئی شریعت والا پیدا ہوگا وہ یہودا سے نہین جائیگا یعنی اوسکی شریعت
کا حکم اونپر جاری رہیگا یہانتک کہ شیلوہ آوی یعنی وہ آخری پیغمبر جسکے پاس قومین جمع ہونگی یعنی
جب تک جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آوینگے تب تک حضرت عیسی کی شریعت کا
حکم جاری رہیگا پہر جب شیلوہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آوینگے اونکو اللہ اور شریعت دیگا انجیل
کی شریعت کو اللہ موقوف کردیگا آگے اسکے ایک مثال بتلادی کہ شراب اوسوقت مین پرہیز
کرنا واجب ہوگا جس کپڑے مین لگی ہوگی وہ دہو ڈالا جائیگا ملا احمد ایرانی نے سیف الامۃ مین یہ

مطلب لیا ہی کہ بادشاہی اور پیغمبری دونو یہودا مین رہیگی جب تک تسیلونہ آوین سو حضرت داؤد اور اونکے بیٹے حضرت سلیمان یہودا کی نسل مین تھے پھر حضرت داؤد کی نسل مین حضرت زکریا اور اونکے بیٹے یحیی ہین اور حضرت عیسی بھی حضرت داؤد کی نسل مین ہین یہ سب باتین زبور اور انجیل سے ثابت ہین مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مین لکھتی ہین کہ حضرت حسن بصری اور حضرت وہب نے فرمایا کہ حضرت مریم کے باپ عمران ہین بیٹے اشہم کے وہ بیٹے اموں کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین اور اسی تفسیر مین ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بیٹے ہین ادن کی وہ بیٹے مسلم کے وہ بیٹے صدون کی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین ابو الفدا جنہون نے سات سو بتیس ہجری مین وفات پای وہ اپنی تاریخ مین علی بن سعید مغربی کی کتاب سی نقل کرتے ہین کہ حضرت زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین ہین اور حضرت مریم بیٹے عمران بن ماثان کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین اور حضرت مریم کی مان کا نام حنہ تہا حنہ کی بہن الیشاع ہین جو حضرت زکریا کی نکاح مین تہین ملا احمد لکھتی ہین کہ بادشاہت دنیا کی یہودا مین سے قید بابل کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام سے کئی سو برس پہلے جاتی رہی تہی یعنی جب بابل کا بادشاہ اسرائیلیونکو پکڑ لیگیا اور شہر بابل مین سیکو رکہا تہا اوسکے بعد کوی بادشاہ قوم یہودا مین نہین ہوا مگر تہوڑی حکومت اونمین باقی رہی اپنی قوم کے رئیس لوگ تہوڑی بہت حکومت رکھتی تہی یہانتک کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی وقت سی اونکی حکومت جاتی رہی اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہی کہ حکومت سے دین والونکی حکومت مراد ہی دوسری لفظ مین اس مطلب کو کھولدیا ہی سو یہودا کی نسل مین حضرت عیسی علیہ السلام کے شرعی حکومت اور اونکی امت کے بیکے علم والونکی شرعی حکومت قائم رہی یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئی اور حضرت سلیمان کے بعد اونکی نسل مین بعضے بادشاہ خدا پرست تہی اور بعضی کافر تھے تو جو بادشاہ کافر تھے اونہون نے جو دنیا کے حکومت کی اوسکے ذکر سے پیغامبرون کو کیا کام ہی اور دین والے لوگ جو اللہ کو اکیلا ماننے والے اور سب پیغمبرون کے ماننے والے تھے وہ ہر وقت مین ہوتے رہے تہوڑی ہون یا بہت ہون اب تسیلو کے معنے سنو عربی ترجمہ جو پادریون نے سن اٹھارہ سو چوالیس ۱۸۴۴ عیسوی مین چھاپا ہی

اوسمین شیلو کا ترجمہ یون کیا ہی اَلَّذِیْ لَہُ اَلْکُلُّ یعنی وہ شخص کہ سب کچھہ اوسیکے لیے ہی اور یہ
ترجمہ یونانی ترجمہ کے موافق ہے اور ترجمہ لاطینی اور گلبت مین یون ترجمہ کیا ہی اَلَّذِیْ یُرْسَلُ
یعنے وہ شخص جواب بھیجا جائیگا تفسیر رشی جو شمعون بن یوحا نے لکھی ہی سنہ پانچہزار پانسو اناسی مین
پیدائیش عالم سی اوسمین شیلو کا یون بیان کیا ہی کہ بادشاہ مسیحا ایسا کہ بادشاہت اوسکی واسطی ہی
ایسا ہی ترجمہ کیا ہی انقلس نے اور مسیحا ان کتابون مین ہر پیغامبر کو کہا جاتا ہی جیسا کہ زبور شریف
مین آیا ہی کہ میری مسیحون کو مت ستاؤ سو تفسیر رشی کا یہان مطلب یہ ہی کہ وہ پیغامبر جو بادشاہی
کے ساتھہ آویگا اسکے بعد یہ لفظ ہی وَلَہُ یِقْہَتُ عَمِیْم اسکا ترجمہ پادری میتھر نے اور ملا سید علی
طہرانی نے یون کیا ہی کہ اوسکے پاس کہٹی ہونگی قومین اور ملا احمد ایرانی نے یون ترجمہ کیا ہی کہ
اوسکی راہ دیکھتی ہین سب قومین ملا احمد لکھتی ہین کہ اس آیت سے یہ مطلب نکلا کہ وہ پیغامبر جسکا
خطاب شیلو ہی جب وہ آویگی بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل سے جاتی رہیگی اور جب تک
وہ نہ آوینگے تب تک بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل مین رہیگی اور یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام
کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ خود قوم یہودا مین سے تھے ای ایمانوالو مطلب یہ ہی کہ پادری لوگ کہتی ہین
کہ شیلو سی مراد حضرت عیسی ہین اور یہہ نہین دیکھتی کہ حضرت عیسی خود قوم یہودا مین سے ہین تو اونکے
آنے کے بعد شرعی حکومت قوم یہودا مین رہی یہودا سے جدا نہین ہوئی معلوم ہوا کہ شیلو وہ ہین
جو یہودا مین سے نہین ہین جنکے آنے سے یہودا کی حکومت تمام ہوی یعنی حضرت عیسی کی بعثت
موقوف ہوئی پادری لوگ محقق کی لفظ مین غور نہین کرتے اور یہ سمجھتی ہین کہ حضرت سلیمان کے
بعد قوم یہودا مین بادشاہ ہوتے رہے پھر قید بابل مین اور اوسکے بعد اگرچہ یہودا مین کوئی
بادشاہ نہین تہا مگر اپنے رئیسون اور امامونکے تابع تھے جب حضرت عیسی آئے وہ حکومت
جاتی رہی حضرت عیسی کے چالیس برس بعد روم کے بت پرستون نے یہودیونکو قتل کیا اور باقیونکو
شہر بیت المقدس سے نکالدیا اوسوقت سے یہودی ہر ہر شہر مین تتر بتر ہو گئے تو حضرت
عیسی کے آنے سے حکومت یہودیون کی جاتی رہی پادری اتنا نہین سمجھتی کہ یہان شرعی حکومت کا
ذکر ہے حضرت عیسی خود اوسی قوم مین کے تھے اونکے آنے سے تو یہودا کی شرعی حکومت اور زیادہ
بڑھگئی قید بابل کے بعد چارسو برس تک اونکے امام اور ملا اونپر حکومت کرتے تھے اب اوسی قوم مین

ایسا پیغامبر عالی شان دین کی حکومت کرنے آیا حکومت یہوداسے جدا نہین ہوی بیشک
شیلو سی مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین
ہین اور اونکی نائب بہی اونہین کی قوم کے تہی اور قومون کے لوگ جو محمدی ہوے وہ اونکے
تابع ہین آپ کا دین ساری قومونمین پہیلا اور پہلے سے ساری قومین ایسی پیغامبر کی راہ دیکہہ
رہی تہین جو بادشاہت اور حکومت کے ساتہہ آوینگے اسکا بیان اپنی جگہہ پر آویگا اگر اللہ چاہیگا
پادری ڈایوڈیتی جو جنیوا مین انجیل کا وعظ کہنی والا تہا اوسکی تفسیر جو پرس کے چہاپہ خانہ مین شہر
لندن مین سنہ سولہ سو اکاون عیسوی مین چہپی ہے اوسمین لکہا ہو کہ ایک خاندان کی سلطنت
اگر بدلی جاوی اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اوسکو سلطنت کا بدلنا نہین کہتی
ہین حضرت عیسی نے اپنی سلطنت سے یہودیونکو رومیون کے ذریعہ سے برباد کیا یہودی آدمیونکو
بہی اور یہودی طریق کو بہی ای ایمانوالو دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہو کہ اس آیت کا مطلب یہہ
ہے کہ قوم یہودا کی شرعی سلطنت شیلو کے آنے سے جاتی رہیگی پہر لکہتا ہو کہ حضرت عیسی کے آنی سے
یہودیونکی پوری بربادی ہو گئی رومیون نے یہودیونکو بیت المقدس سے نکالدیا اور اونکی
شریعت بہی حضرت عیسی نے اللہ کے حکم سے بدل دی ہای یہہ پادری یہہ نہین دیکہتا کہ حضرت عیسی
خود یہودا مین سے تہے یہودا کی شرعی حکومت اونکے آنے سے اور زیادہ بڑہ گئی اوس قوم کے
بہت لوگ اونپر ایمان لای جیسا کہ انجیل سے اور حواریون کے کلام سے ثابت ہو اونکے نائب
جو یہودا مین سے تہے اونہون نے ہر طرف دین پہیلایا روم کے بت پرستون کے ہاتہون وہی
یہودی برباد ہوے جو حضرت عیسی کے دشمن تہے اور جو یہودی آپ پر ایمان لای تہے اونکو
اللہ نے رومیون سے بچا لیا اونہون نے جب رومیون کے غلبہ کی نشانیان دیکہین وہ اوس
شہر مین جا بسے جسکا نام پلہ ہے رومیون نے بے ایمان یہودیونکو قتل کیا اور شہر سے نکالدیا
پادریون کے کتابون سے یہہ سارا احوال خوب ظاہر ہے شیلو بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
جو قوم عرب مین سے ہین جو نئی شریعت لائے اور اونکے آنے سے اونکی شرعی حکومت اور
اونکی قوم کی شرعی حکومت یہودا پر اور سب قومون پر قائم ہوی یا اللہ پادریون کی آنکہین کہولدے
بعد اسکے گیارہوین آیت مین حضرت یعقوب علیہ السلام شیلو کا صاف پتا دیتے ہین وہ فرماتی ہین

اوسیاری لقفت عیرو وہ ولسّاقا وہ بنی اتو نو کبنس یتن لبوشو وبدم عنابیم سوتو
وہ باندہیگا انگور کے درخت سی اپنے گدہی کو اور خاصہ انگور کے درخت سی اپنے گدہی کے
بچی کو وہ دہویگا شراب کے باعث سی اپنی پوشاک کو اور انگور کے خون کے باعث سی اپنے
کپڑے کو پادری طامس اسکات لکہتا ہی کہ یہ اشارہ یہودا کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ یہودا
کی نسل ملک کنعانمین اسقدر انگورون کے درخت پاوینگی کہ اپنے گدہے اوسمین باندہینگے
ای پادریو شیلو کا نام نزدیک ہی یہ اشارہ صاف شیلو کیطرف ہی اور یہ خطاب محمد صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کا ہی اونکی امت کو اللہ نے کنعان کے ملک مین پہونچایا جہان انگورونکی کثرت
تفسیر شی مین ہے کہ یہہ خبر مین یہودا کی ہی جو جگہ شراب کی ہی سو ارشاد ہوتا ہی کہ شیلو
علیہ کنعانکی ملک پر ہوگا جہان انگورونکی کثرت ہی مگر شراب کے باعث سے وہ اپنی کپڑی
کو دہو ویگا یعنی شراب کو اللہ تعالی اوسکی شریعت مین حرام اور نجس کردیگا کپڑی مین لگیگی
تو کپڑا دہویا جاویگا یہ نشانی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہے اور نیز اللہ نے سورہ
مائدہ مین یہہ آیت اوتاری کہ شراب ناپاک ہی شیطان کے کامونمین سے تم اوس سی پرہیز کرو
ای محمدی بہائیو یہ جو بے کا حرف ہی اسکے معنی سبب کے بہی آتے ہین یہان یہی معنی ہین کہ
شراب کی سبب سے وہ کپڑے کو دہو ویگا اس معنی کی سند بہی یاد رکہو حضرت اشعیا علیہ السلام کے
صحیفہ کے اٹہائیسوین باب مین اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہی اور فرماتا ہی وغم الیین بشاغو
وبشخار تاعو اسکا ترجمہ پادری میتہر نے یون کیا ہی یہ بہی شراب کے سبب سے خطا کرتے ہین وہی نشی کا
سی ڈگمگاتے ہین دیکہو وہی بے کا حرف بیین یعنی شراب پر آیا اسکے معنی ہین شراب کی سبب سے
بس یہی معنی یہان بہی ہین کہ شراب کے باعث سی اپنا کپڑا دہو ویگا پادری طامس اسکات لکہتا ہی
کہ یہ تعریف یہودا کی ہی کہ اونکے ملک مین اسقدر پیداوار ہوگا کہ انگور کی رس مین کپڑے
رنگین سکے ای پادریو تبلاو یہودا کی نسل جنکی یہہ خبر ٹہراتے ہو اونکے نسل مین اور تمام جہانکے
لوگ نے انگوری شراب مین کپڑے رنگے ہین اور کتاب مین تو دہونے کا لفظ ہی دہونیکی جگہ رنگنے کے
معنے سمجہنا کس ملک کا قاعدہ ہی یہ جو کبیس کا لفظ ہی جسکے معنے ہین دہو ویگا یہی لفظ کبیس کا
توراۃ کے تیسرے سفر کے پندرہوین باب کی تیرہوین آیت مین بہی ہی وہان بہی یہی معنی ہین

کر اپنے کپڑے دہوویگی توراۃ مین خون انگور کا لفظ ہی مگر پادری میتھر نے سوچا کہ خون سی کپڑا نہین
دہویا جاتا بلکہ خون کے باعث سنی گندہ کیا جاتا ہی یہہ سوچکر خون انگور کے بدلے آب انگور کا لفظ ترجمہ
مین لکھدیا یا اللہ تیرا شکر ہی کہ تو نے عبرانی توراۃ دکھلادی اور اصل مطلب کھولدیا کہ اسی لیے
شراب کو انگور کا خون فرمایا کہ معلوم ہو کہ شراب اوس شریعت مین بمنزلہ خون کے ہو جاویگے
اوسکے لگ جانے سے کپڑا دہویا جاویگا دوسرے معنے ہنری اسکاٹ مین اور طامس اسکاٹ
مین یہہ بہی لکھی ہین کہ یہ تعریف شیلو کے ہین اور یہ خطاب حضرت عیسی کا ہی اور انگور کے
خون سے مراد حضرت عیسی کا خون ہی جو اونہون نے گنہگارون کی نجات کے لیے بہادیا دیکھو
کہان انگور کا خون کہان انسان کا خون پادری لوگ جس لفظ کے جو معنے چاہتے ہین لکھدیتے
ہین بے کی اس معنی کی ایک سند یہ ہی کہ توراۃ کی تیسرے سورہ کی بارہوین ایت مین اللہ تعالی نے عورت
کو لڑکا جننے کے بعد حکم فرمایا کہ سات دن جیسی حیض کے دنو مین رہتی ہی وہ ناپاک ہوگی پہر فرمایا
وشلشیم یوم وشلشت یامیم تشب بدمی طاہرا اسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہی کہ تینتیس دن
وہ پہری بہی لہو سے اپنے پاک کرنے مین دیکھو یہان بہی بے کے یہی معنی ہین کہ لہو سی پاک کرنیکے
لیے بیٹھی رہی یہ معنی نہین کہ لہو کے اندر بیٹھی رہی پہر دوسری آیت مین یون ہے تشب عل
دمی طاہرا وہان بی کی جگہ پر عل کا لفظ ہی جسکے معنی ہین اوپر اسکا ترجمہ بہی یہی کیا ہی کہ خون
سے اپنے پاک کرنے مین جناب یوحنا کی مشاہدات کے ساتوین باب مین ہی کہ حضرت یوحنا نے عالم غیب
مین ایک بڑی جماعت دیکہی سفید کپڑے پہنے ہوئے تخت کے آگے یعنی اللہ کے تخت کے آگے
اور بڑی کی یعنی حضرت عیسی کے حضور مین کہڑے ہین اور سب فرشتون نے اللہ کو سجدہ کیا
اور ایک بزرگ نے مجھسے کہا کہ وی جو سفید کپڑے پہنی ہین کون ہین مین نے کہا ای خداوند
تو ہی جانتا ہی اوسنے کہا یہہ وہ ہین جو بڑی مصیبت مین سے آئی ہین اونہون نے اپنے کپڑونکو
بڑی کے یعنی حضرت عیسی کے لہو سی دہویا ہی اور اونہین سفید کیا ہی وہ عبرانی مجموعہ انجیل کا
جو بیروت مین چہاپا گیا ہی اوسمین یہان عبرانی لفظین یہ ہین ویکبسوا سملوتام ویلبینوم
بدم ہسہ دیکھو یہان بہی بدم مین بے کا حرف ہی اور معنی صاف یون ہین کہ اوس خون سے
کپڑونکو دہویا اور سفید کیا ہی پانی سے کپڑونکو دہو کر وہ خون کپڑون سی چہڑایا ہی تب کپڑا

سفید ہوی اور یہ معنی نہین ہر کہ خونکو پانی کی جگہ کپڑون پر ڈالا ہی یون ہوتا تو کپڑی لال ہوجاتی سفید کیون ہوتے بیشک حضرت یعقوب کے قول کا بہی یہی مطلب ہر کہ وہ شراب کی باعث سے اپنے کپڑے کو دہو ویگا تاریخ واقدی مین لکھا ہر کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جب شہر بصری کے نصاری پر محمدیونکی فوج پہونچی وہانکا حاکم روماس مسلمانون کے پاس آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبی پوچھی وہان یہہ بہی ہر کہ اوسنے پوچھا کہ اونپر کوی کتاب اوتری ہے خالد رض بولے ہان اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہر روماس بولا بہلا اوسمین شراب حرام ہوگئی ہے خالد رض بولے ہان پہر اور اور باتے پوچھکر ایمان لایا اور محمدی ہوا اسکے بعد بارہوین آیت مین حضرت یعقوب علیہ السلام فرماتے ہین حَخْلِیلِی عَیْنَیِم مِیَّایِن وُلِبِن شِنَّیِم مِحَالَاب یعنی اوسکی آنکہین شراب سے زیادہ سرخ ہونگی یہہ صاف پتا دیکہو اور سمجھو کہ یہہ جو میم کا حرف ہر عربی مین اسکی جگہ من ہوتا ہر اسکے معنے ہین سے آسکے معنی یہی ہین کہ شراب سی زیادہ اسکی سند یہہ ہر کہ زبور شریف کے اکیاونوین سورہ مین آیا ہر وِمِشِلِج اَلبِین اسکا ترجمہ لکھا ہر کہ مین برف سی زیادہ سفید ہوجاؤن دیکہو لفظ کے معنے اتنی ہی ہین کہ مین برف سی سفید ہوجاؤن لیکن پادری صاحبون نے زیادہ کا لفظ لکھا ہر اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے باونوین باب کے آخر مین ہر کی مِشحت مِایش مرآہ یعنی اوسکا چہرہ ہر بشر سے زیادہ بگڑا دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنی لکھی ہین اور اسی صحیفہ کے تیرہوین باب مین ہے اوقیر اِنوش مِپاز وِادام مِکِتیم اوفیر مین زیادہ بیش قیمت کرونگا مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنے نکل آئی ہیں اسیطرح یہان توراۃ مین بہی یہی مطلب ہر کہ اوسکی آنکہین شراب سی زیادہ سرخ ہونگی اور اوسکی دانت دودہ سی زیادہ سفید ہین یہ صاف پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہر آپ کے وقت مین توراۃ اور انجیل کے جاننے والون نے کئی جگہ یہ پتا آپکا لوگون سی پوچھا کہ آپ کی آنکہون مین سرخی ہر یا نہین جب کہ ہمیشہ آنکہونمین سرخی رہتی ہر کہا یہ وہی پیغمبر ہین جنکی سب راہ دیکہہ رہے ہین حدیث کی کتابون مین ہر کہ آپ پر قرآن کے اوترنے سے پہلے جب آپ حضرت خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے لیے تشریف لیگئے بصری کے بازار تک پہونچی ایک درخت کے سایہ کے نیچے اوترے وہان صومعہ یعنی تکیہ نسطورا درویش عیسای کا قریب تہا اوس درویش حقانی نے آپ کو دل کے نور سی پہچانا

مولانا عبد الباقی زرقانی مواہب لدنیہ کی شرح مین لکھتی ہین کہ میسرہ حضرت خدیجہ کا غلام جو
آپ کے ساتھہ تھا نسطورا نے اوس سے پوچھا کہ آپکی آنکھونمین سرخی ہے میسرہ نے کہا کہ ہان انکی
آنکھونمین ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہے جدا نہین ہوتی اوس درویش نے فرمایا کہ یہہ وہی پیغمبر ہین اور وہ
آخر ہین سب پیغمبرون سے کاش کے مین اونکا وقت پاؤن جب اونکو ظاہر ہونیکا حکم ہوگا اور ابو سعد
نے شرف المصطفی مین ذکر کیا ہے کہ وہ درویش جب یہہ نشانیان معلوم کر چکا آپ کے نزدیک آیا
اور آپ کے سر کو اور قدمون کو چوما اور بولا کہ مین آپ پر ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ
آپ وہی ہین جنکا ذکر اللہ نے توراۃ مین کیا ہے پھر جب اوسنے آپکے کندہون پر مہر پیغمبری کی
دیکھی اوسپر بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی نے تاریخ مصر مین عبد الرحمن ابن عبد اللہ ابن
عبد الحکم کی فتوح مصر سے نقل کیا ہے اور وہ ابان بن صالح سے روایت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جب حاطب کو بادشاہ مصر مقوقس پاس اپنا فرمان دیکر بھیجا تو اوس بادشاہ نے آخری
پیغمبر کی صفتین بیان کین ہین اونمین یہہ بھی ہے کہ اونکی آنکھونمین سرخی ہے کہ اونسے جدا نہین ہوتی
ہے حاطب بولے ہان یہی آپکا پتا ہے یہہ جو فرمایا کہ اوسکی دانت دودہ سے زیادہ سفید ہین یعنے
حسن کے باعث سے اور مسواک کی کثرت سے دانت بہت سفید ہین پادری ملیتھر نے اور سب آیتون مین
جہان ایسا لفظ ہے زیادہ کے معنی لکھے ہین مگر اس جگہ یون ترجمہ کر دیا کہ اوسکی آنکھین شراب سے
لال ہونگی اور اوسکی دانت دودہ سے سفید ہونگے اور پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب دو طرح
لکھتا ہے ایک تو یہ کہ یہہ تعریف شیلو کی ہے اور یہ خطاب حضرت عیسی کا ہے اور معنی یہ ہین کہ اونکی
آنکھین شراب سے سرخ ہونگی اور دانت دودہ سے سفید ہونگی اور شراب اور دودہ سے انجیل
کی برکتین مراد ہین اسکی سند یون بیان کرتا ہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین آخر زمانہ
کی بشارتونمین یون فرمایا ہے کہ شراب اور دودہ بغیر قیمت کے خریدو اور وہان اللہ کی کلام
کی برکتین مراد ہین ہم کہتے ہین وہان انجیل کا نام نہین ہے وہان صاف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی قرآن اور حدیث کی فیض اور برکت کی بشارت ہے اور یہان توراۃ مین بھی اگر فیض اور برکت
مراد لو تو یہی قرآن اور حدیث کا فیض اور برکت مراد ہے کیونکہ اس بشارت مین بہت بڑا کھلا
ہوا پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ وہ انگور کے خون کے باعث سے اپنا کپڑا دہوئیگا

پادری طامس اسکاٹ دوسرے معنی یون لکھتا ہی کہ یہہ تعریف یہودا کی ہی کہ وہ جب شراب
بہت پیا کرینگے تو اونکے آنکھین شراب انگور کی طرح سرخ ہونگی اور دانت مانند دودہ کے
اور اونکی چراگاہین بہت بلند ہونگی کبہی حضرت عیسی کی تعریف اور کبہی یہودا کی تعریف
ٹہراتی ہین پانچ ادلہ اونکی یہ ہین کہ توریت مین

الله تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ اسرائیلیون کے واسطے تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا اسلیے اس جگہ حضرت موسی کا احوال لکھا جاتا ہی

ای ایمانوالو اس جگہ حضرت عیسے کا احوال تو اونکی تعریف سی لکھنا ضرور ہی حضرت یعقوب کی بیٹے لاوی کی نسل مین حضرت
موسی پیدا ہوی لاوی کے بیٹے قہات اور قہات کے بیٹے عمران اور عمران کے بیٹے حضرت موسے
اور حضرت ہارون ہین حضرت موسی ایک میدانمین تھے کہ درخت سی آگ انکو دکھلائی دی جب
پاس گئے الله نے آواز دی کہ ای موسی مین الله ہون ساری جہان کا مالک ہون تو اپنی
لاٹھی ڈالدی آپ نے لاٹھی ڈالدی وہ سانپ بن گیا اور دوڑنے لگا الله نے فرمایا مت ڈر
اسکو پکڑلے وہ پھر لاٹھی ہوجائیگی اور الله نے آپ کے ہاتہہ کو روشن کردیا اور فرمایا کہ یہہ
دونو نشانیان لیکر تو اور تیرا بہائی ہارون دونو جاؤ اور فرعون کو میرا پیغام پہونچاؤ اور کہو کہ
الله پر ایمان لا اور اسرائیلیون کو عذاب نہ دے اور اونکو ہمارے ساتہہ بہیج دے حضرت
موسی اور حضرت ہارون نے فرعون کو جو مصر کا بادشاہ تہا الله کا یہ پیغام پہونچایا فرعون کسطرح
الله پر ایمان نہ لایا فرعون ایسا کافر تہا کہ بالکل الله کا منکر تہا حضرت موسی کی قوم کے لوگ جو
حضرت یعقوب کی نسل مین تہی اونکو بیگار مین پکڑ رکہا تہا بڑی بڑی سخت محنتین اون سے
لیتا تہا جب حضرت موسی نے اوسکو یہہ نشانی دکھلائی کہ اپنا ہاتہہ روشن دکھلا دیا اور اپنا
عصا ڈالدیا وہ اژدہا بن گیا فرعون نے کہا یہ جادو ہی اوسنے تمام شہرون سی جادوگرون کو
جمع کیا اونہون نے اپنی رسیان اور لاٹہیان ڈالدین حضرت موسی کے اور سب لوگونکی
خیال مین یون دکہائی دیا کہ اژدہی دوڑ رہے ہین حضرت موسی کے دل مین کچہہ خوف آیا الله نے
فرمایا تو مت ڈر تو ہی اونچا ہی تو اپنی لاٹھی ڈالدے آپ نے لاٹھی ڈالدی وہ اژدہا بنکر
سبکو نگل گئی اور پھر لاٹھی ہوگئی ساری جادوگر الله کے آگے سجدے مین گر پڑے
اور بولے کہ ہم الله پر ایمان لائے جو ساری جہان کا مالک ہی اور موسی اور ہارون کا

مالک ہے جب فرعون کسیطرح ایمان نہ لایا اللہ نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ رات کیوقت اپنی اُمت کو ساتھہ لیکر شہر سی نکلجا و حضرت موسی اپنی قوم کو ساتھہ لیکر رات کیوقت نکل گئے سورج نکلتی وقت دریا کی کناری پر تھی کہ فرعون فوجون سمیت پہونچا حضرت موسی کو اللہ نے حکم دیا کہ اپنا عصا دریا پر مارو آپ نے دریا پر عصا مارا دریا خشک ہو گیا حضرت موسی اپنی قوم سمیت پار ہو گئی فرعون سوکھا رستا دیکھکر پیچھی آیا اللہ نے پانی کو ملا دیا اور فرعون کو فوج اور لشکر سمیت ڈبو دیا یہہ احوال توراۃ اور قرآن مین نہایت پہیلاو کے ساتھہ ہی جاننا چاہیے کہ توراۃ مین اور اگلی کتابون مین اللہ کے کلام کے ساتھہ کچھہ کلام پیغمبرونکا اور علم والونکا بہی لکھا گیا ہی تا کہ اللہ کے کلام کا مطلب خوب کہلجاوی عقل سی معلوم ہوتا ہی کہ اتنا کلام اللہ کا ہی اتنا حضرت موسی کا توراۃ مین کئی جگہہ لکھا ہی کہ اللہ نے حکم کیا کہ یہہ احوال لکھہ رکہو معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کے ساتھہ اور احوال جو اوسوقت مین گذرا اوسکو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی لکھا اسی طرح اور پیغمبرونکی کتابون مین پیغمبرون نے اپنا احوال بہی لکھا ہی انجیل مین حضرت عیسیٰ کا احوال آپکے رفیقون نے لکھا ہی مگر قرآن شریف مین فقط اللہ ہی کا کلام لکھا گیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا حکم یون ہی ہوا کہ قرآن الگ رہا اور قرآن کے سوا جو کچھہ اللہ نے آپکو بتلایا آپ نے لوگونسی فرمایا وہ الگ رہا توراۃ شریف کی دوسرے سورۃ مین لکھا ہی کہ حضرت موسی دریا سی پار ہوکر اپنی سب لوگون سمیت سور کے بیابان مین گئے تین دن کی بعد مارہ مین آئی پھر ایلیم مین آئے پھر مصر سی نکلنی کی دوسری مہینی کی پندرہوین دن سین کے بیابان مین پہونچی ان اللہ نے اونپر من برسایا وہ ایک سفید اور گول چیز تہی جیسی برف کا چھوٹا ٹکڑا اور بٹیر ونکی فوجین تمام لشکر مین آن پڑین وہ لوگ بٹیر ونکا گوشت اور من مدتون تک کہاتی رہی پھر اون سب لوگون نے سین کے بیابان سے کوچ کرکے رفیدیم مین ڈیرا کیا وہان پانی نتہا حضرت موسی کی دعا سی اللہ نے ایک پتھر سی بارہ چشمی نکالی رفیدیم مین عمالیق لوگ لڑنے آئے حضرت موسی نے اون پر جہاد کیا اور فتح پای پھر حضرت موسی سب قوم سمیت مصر سی نکلنی سے تیسرے مہینہ کی اسی تاریخ سینا کی بیابان مین آئی سب لوگون نے پہاڑ کے آگے خیمی کہڑے کیے حضرت موسی پہاڑ پر چڑہگئی اللہ نے آپ سی باتین کی اور اللہ تعالی نے آپسے وعدہ کیا کہ دیکھہ مین اندہیری بدلی مین

تجھہ پاس آتا ہون تاکہ جب مین تجھسی باتین کرون لوگ سنین اور ہمیشہ تجھسی عقیدہ رکھین
پہر تیسرے دن ایسا ہوا کہ صبح کو بادل گرجا اور بجلیان چمکین اور پہاڑ پر کالی گھٹا اوٹھی اور
قرنائی کی آواز بہت بلند ہوی ساری لوگ ڈیرونمین کانپ گئی حضرت موسی سب لوگونکو
خیمونسی باہر لای وہ لوگ پہاڑ کے نیچے کھڑے ہوے اور سینا پہاڑ پر پہونچے اور سب دہوان تہا
کیونکہ اللہ تعالی شعلے مین ہوکر اوترا اور تنور کا سا دہوان اوٹہا اور سارا پہاڑ ہل گیا اور
اللہ تعالی نے حضرت موسی سے باتین کین اور شریعت کے بہت حکم بتلای پہر حضرت موسی
نے وہ سب حکم لوگون کو آکر سنای پہر حضرت موسی ستر آدمی چن کر اپنے ساتہہ پہاڑ پر لیگئی پہر
حضرت موسی چالیس دن اوس پہاڑ پر رہے اللہ نے آپ سی بہت باتین کی اور اللہ نے تختیون پر
اپنا کلام لکہکر حضرت موسی کو دیا اور اللہ تعالی نے حضرت موسی کو ایک صندوق کے بنانے کا
حکم کیا اوسکی سب ترکیبین بتلادین وہ صندوق بنایا گیا اور ایک خیمہ مین رکہا گیا وہ خیمہ
اور وہ صندوق خاص مقام اللہ کی بندگی کا تہا جیسے ہماری شریعت مین کعبہ ہے اوس
صندوق کا ذکر اللہ تعالے نے سورۂ بقر مین کیا ہے کہ اوس صندوق مین اللہ کے طرف کے
تسلے تہے یعنی ایسی برکت اور فیض اللہ کیطرف کا اومین تہا جس سے ایمانوالون کے دلونکو
تسلی ہو پہر حضرت موسی سینا پہاڑ سے اوترا اور پورب کی راہ چلے توراۃ کے چوتہی سورہ
جسکو کتاب العدد کہتی ہین یعنے گنتی کی کتاب جسمین حضرت موسی کی قوم کی گنتی اور حساب ہے
اوسمین دسوین باب کی گیارہوین آیت مین لکہا ہے کہ دوسرے برس کے دوسرے مہینے کے
بیسوین تاریخ بنی اسرائیل سینا کے جنگل سے اپنے اپنے سفر و نمین چلے اور بدلی فاران کے
جنگلمین جا ٹہیرے یعنی وہ بدلی جسکا اوپر سایہ رہا کرتا تہا پہر آگے بڑہکر لکہا ہے کہ اونہون نے خداوند
کے پہاڑ سے تین دن کی راہ سفر کیا پہر لکہا ہے کہ حضرت موسی نے ایک مقام کا نام تبعرہ رکہا
پہر لکہا ہے کہ اوس مقام کا نام قبر الحطاوہ رکہا شاید یہہ دوسرا مقام ہوگا یا وہی تبعرہ تہا پہر وہان سے
کوچ کیا اور حصیرات مین جا کر رہے پہر لوگون نے حصیرات سی کوچ کیا اور فاران کے بیابانمین
ڈیرے کیے پہر لکہا ہے کہ حضرت موسی کو اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تو لوگون کو بہیج تاکہ کنعان کی
زمین کی جاسوسی کرین حضرت موسی نے فاران کے جنگل سی جاسوسونکو بہیجا وہ لوگ چالیس دن

کی بعد جاسوسی کر کے پہرے اور پہر کر موسی اور ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی پاس فاران کی
جنگل قادس مین پہونچے چلسوسون نے سب لوگون سی کہدیا کہ اوس مین کے رہنے والے بڑے قد اور ہین
ہم اونکے سامنے ایسے ہین جیسے ٹڈی تب ساری لوگ چلا کر روے اور حضرت یوشع جو نون
کی بیٹے ہین اور جناب کالب جو یفنہ کے بیٹے ہین اون دونون نی سب کو نصیحت کی اور فرمایا
اگر اللہ ہم سی راضی ہے تو ہمکو اوس زمین پر لیجائیگا اور وہ زمین ہمکو دیگا تم اللہ سی بغاوت مت کرو
اور اوس زمین کے لوگون سی مت ڈرو کہ اللہ ہماری ساتھہ ہی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اپنے
رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ احوال سورۂ مائدہ مین سنایا ہی اور ان دونو شخصون کی
بڑی تعریف فرمای ہی پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ یہہ سب لوگ جنہون نے
میری شکایتین کین ہین اس بیابانمین مرینگے کالب اور یوشع کے سوا تم اوس زمین تک
نہین پہونچوگے اور تمہاری لڑکون کو مین وہان داخل کرونگا اور تمہاری لاشین اس بیابانمین
گرینگی اور تمہاری لڑکے اس جنگل مین چالیس برس تک بیابانمین بہٹکتے پہرینگے اور حضرت
یوشع علیہ السلام کے کتاب کے چودہوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت کالب نے فرمایا کہ حضرت موسی نے
مجکو اس زمین کی جاسوسی کے لیے قادس برنیع سی بہیجا تہا اور توراۃ کے پانچوین سورۃ مین ہے
کہ حضرت موسی فرماتے ہین کہ تم بہت دن تک قادس مین رہے تب ہم پہرے اور جیسا اللہ نے
مجہسے فرمایا تہا دریای قلزم کی راہ بیابان مین آئے اور ایک مدت تک سعیر پہاڑ کے گرد
پہرتے رہے پہر اللہ نی مجہسی فرمایا کہ تم اس پہاڑ کے گرد بہت پہرے اب اوتر طرف جاؤ اور بنی عیص
جو سعیر مین رہتی ہین اونکو مت چہیڑیو کہ مین اونکی زمین سی ایک قدم بہر بہی تمکو نہین دینے کا وہ
اس بڑے بیابان مین تیرا چلنا پہرنا جانتا ہی اس چالیس برس کی مدت سی خداوند تیرا خدا تیرے
ساتہہ ہی سو جب ہم اپنی بہائیون بنی عیص کے سامنے جو سعیر مین رہتی ہین میدان کی راہ سی ایلات
اور عصیون جبر سی ہوکے گذر گئے تو ہم پہرے اور مواب کی بیابان کی راہ مین آئی اب اوٹہو اور
وادی زرد کی پار ہو چنانچہ ہم وادی زرد سی اودہر گذری اور جب سی ہمنی قادس برنیع کو چہوڑا اور
وادی زرد تک آئی اڑتیس[٣٨] برس کا عرصہ ہوا پہر کتاب العدد کی بیسوین[٢٠] باب مین اس احوال کو
یون لکھا ہی کہ بعد اسکے بنی اسرائیل کی ساری جماعت پہلے مہینی مین دشت سین مین ای اور قادس مین

سہنے گی وہان پانی نتہا لوگون نی حضرت موسی سی کہا یہان تو بونی کی جگہ نہین اور نہ انجیرون کی اور نہ انارون کی یہان تو پینی کو پانی بہی نہین ہی تب حضرت موسی نی عصا مارا اور پتہر سی پانی نکلا پہر حضرت موسی نی قادس سے ادوم کی بادشاہ پاس قاصد بہیجی کہ ہم قادس کے شہر مین ہین جو تیری دور کی سرحد پر ہی سو ہمکو اپنی ملک مین جانیکا رستہ دی اوسنی رستہ نہ دیا اور بنی اسرائیل قادس سی روانہ ہوکر حور پہاڑ پر آئے اور حور کا پہاڑ جو ادوم کی سرحد سی ملا ہوا تہا اوسپر اللہ نی حضرت موسی اور ہارون کو کہا کہ ہارون اپنے لوگو مین جا ملیگا اور مر جائیگا سو حضرت ہارون نی پہاڑ کی چوٹی پر وفات پای یہ بیان اڑتیس برس کے بعد کا ہی کہ اڑتیس برس بعد پہر قادس مین آئی پہر تینتیسوین باب مین مصر سی حور پہاڑ تک بہت سی منزلین لکہی ہین اور لکہا ہی کہ حضرت موسی نی اللہ کی حکم کی مطابق کوچ بکوچ اونکی منزلون کو قلمبند کیا پہلی ایلیم کی بعد لکہا ہی کہ سین کی بیابان مین خیمہ کیا پہر بیچ مین دو منزلین اور لکہکر رفیدیم کی منزل لکہی ہے رفیدیم کی بعد دشت سینا پہر قبر التہاوہ پہر حصیرات لکہا ہی پہر حصیرات کی بعد اٹہارہ منزلین اور لکہی ہین ان اٹہارہ منزلون مین تیرہوین منزل کا نام موسیروث لکہا ہی پہر لکہا ہی کہ دشت سین مین جو قادس ہی ڈیری کئے اور قادس سی چلکر حور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی یہان حضرت ہارون اللہ کی حکم سی حور پہاڑ پر گئی اور بنی اسرائیل کی مصر سی نکلنی کی پیچہی چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کی پہلی تاریخ وہان وفات پای اس بیان سی معلوم ہوا کہ سین دو ہین ایک وہ مقام جو سینا پہاڑ سی پہلی ملا تہا ایک یہ سین جسکا قادس نام ہی آگی امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوپر خوب ثابت ہو چکا کہ فاران مکہ کا نام ہی جہان حضرت اسماعیل علیہ السلام رہتی تہی اب یہانسے معلوم ہوا کہ قادس ینبع بہی اوسی مقام کا نام ہی امام نووی نی تہذیب الاسما مین لکہا ہی کہ مکہ کا نام قادس بہی ہی معلوم ہوا کہ مکہ سی حضرت موسی نے کنعان کی طرف جاسوس بہیجی جب لوگون نی ملک کنعان مین جہاد کے لیے جانی سی انکار کیا اللہ تعالی نی فرمایا کہ چالیس برس تک یہہ لوگ اسی بیابان مین بہٹکتے پہرینگے حضرت موسی امت سمیت ایک مدت تک قادس مین یعنی مکہ مین رہی یا اوسکی قریب کسی مقام مین رہی پہر اللہ کی حکم سی دریای قلزم کی راہ اوسکی بیابان مین آی اور ایک مدت تک سیعیر پہاڑ کے گرد پہرتی رہی پہر اللہ نی فرمایا کہ اب اوتر طرف جاو سو وہان سی پہرکر ایلات اور عصیون جبر سی ہو کی گذر گئی پہر پہری اور مواب کی بیابان کی راہ ای ملا احمد ایرانی عبرانی دان نے سیف الامۃ

مین کتاب کالوبین لغت عبرانی سے لکھا ہی کہ مواب ایک شہر تہا ملک عراق مین اور بعضی کہتی
ہین کہ مواب خیبر کی ولایت کا نام ہی واللہ اعلم پہر حضرت موسی علیہ السلام مواب سی وادی
زردمین آی مولانا سید علی مدنی نی جو کتاب وفا الوفا مدینہ شریف کی احوال مین لکھی ہی اوسمین وادی
زرود کو مدینہ منورہ سے بارہ ۱۲ کوس پر لکھا ہی اب قادس برنیع کو چہوڑی ہوی اڑتیس برس گذر گئے
پہر اونتالیسوین برس موسیروث مین آی جو قادس برنیع کی قریب ہی اس بیچ مین بہت سی منزلین
بیچمین ہوگئین جو تینتیسوین ۳۳ باب مین لکھی ہین پہر قادس برنیع مین دیری کئی اب قادس برنیع سے
چلکر حور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی اس پہاڑ پر حضرت ہارون علیہ السلام کو اللہ نے
دنیا سی اوٹہالیا آپ اوسی پہاڑ پر دفن ہوی یہہ سب بیان توراۃ شریف کی پانچوین سورۃ سی
ظاہر ہی اب اسمقام مین فاران کا پتا اور نشان اور زیادہ کہل گیا اور پادریون کی اٹکلین غلط
ہوگئین فاران مین پادریون کی تین ۳ قول ہین پہلا قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو سینا
پہاڑ کے پچہم طرف ہی اور اوس جنگلمین عمارتین اور پرانی قبرون کے اور منارون کی نشان اب تک
موجود ہین یہ قول صاف غلط ہی کیونکہ توراۃ مین حضرت موسی علیہ السلام کی منزلین جو سینا پہاڑ تک
لکھی ہین وہان فاران کا ذکر نہین اور رفیدیم مصر کے اوتر طرف کے صوبونمین سینا پہاڑ کی پچہم طرف ہے
حضرت موسی علیہ السلام وہان سی پورب کیطرف آی اونکو سینا پہاڑ کی طرف فاران نہین ملا دوسرا
قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو بیرسبع کی اوتر حد سی سینا پہاڑ تک چلا گیا ہی اور اکثر
لوگون نی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسکی اوتر مین ملک کنعان ہی اور دکہن مین سینا پہاڑ اور پچہم مین مصر
اور پورب مین ساعیر پہاڑ ہی اور اس میدان لق ودق مین بہت سی چہوٹی چہوٹی جنگل ہین یہ قول
بہی بالکل غلط ہی کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام سینا پہاڑ سی تین دن کی راہ چلے اور قبر الحطاوہ اور
حصیرات مین رہی حصیروث سی کوچ کیا تب فاران مین آی یہان سی ثابت ہوا کہ حصیرات سی آگے
فاران ہی اور ان سب بیابانون سی علیحدہ اور بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب جو توراۃ کی جلد
مین لگی ہوی ہی اوسکی گیارہوین باب کی اٹھارہوین آیت مین ہی وہ مدیان سی نکلی اور فاران مین
آیی اور وہان سی آدمی ساتھ لیکر مصر کو گئی مدیان وہ شہر ہی جسکو عرب لوگ مدین کہتی ہین اور دریا
قلزم کی کناری پر ہی جو حجاز کیجانب سی تبوک سی چہہ منزل کی قریب دکہن کی طرف ہی اور یہہ مشہور

عین وادی فارانمین تہاجوٹہیک حجازہی ایک قول یادریونکایہی کہ قادس جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کنوان کہوداتہا اور اوسکا نام بیرسبع رکہاتہا وہی فا۔ان ہی ہم کہتی ہین یہی قول ٹہیک ہی کیونکہ حضرت ہاجرعلیہا السلام کی ذکرمین توراۃ شریف مین لکہا ہی کہ بیرسبع کے میدانمین بہٹکتی پہرتی تہین پہر لکہا ہی کہ حضرت اسماعیل فاران کی بیابانمین رہی معلوم ہوا کہ فاران اور بیرسبع ایک ہی یا دونو پاس پاس ہین اب یہان لکہا ہی کہ لوگ جاسوسی کرکے فاران قادس مین آئی معلوم ہوا کہ فاران اور قادس دونو پاس پاس ہین توراۃ کی پہلی سورۃ کی چودہوین باب کی چہٹی آیت مین ہی کہ کدرلاعومر نے حوریون کو اونکی پہاڑ سیعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کی کناری پر ہی مارا اور وہ پہر کر عین مشپاط یعنی قادس مین آئی پادری ہارن اپنی تفسیر کی تیسری جلد کے پانسوستانوی صفحہ مین لکہتا ہی کہ قادس برنیع یا عین مشپاط فرقہ یہودا سے متعلق تہا اور حضرت موسی کی بہن نی وہان انتقال کیا حضرت شموئیل علیہ السلام کی احوال کے دوسری کتاب کی سترہوین باب مین ہی کہ دان سی بیرسبع تک ساری بنی اسرائیل جمع ہوں اور توراۃ کی چوتہی سورۃ کی چونتیسوین باب مین ہی کہ اسرائیلیونکی دکہنی سرحد قادس برنیع تک پہونچے اس سی بہی معلوم ہوا کہ قادس برنیع اور بیرسبع دونو ایک ہین یا پاس پاس ہین اور حضرت یوشع علیہ السلام کی پندرہوین باب مین ہی کہ یہوداکی فرقی کا حصہ دشت سین دکہن کی طرف دکہنی سوانے کی انتہا ادوم کی سرحد تک اور یہہ حد دکہن کیطرف عقرابیم کی چڑہائی سی ہوکر سین تک پہونچی اور دکہن سی قادس برنیع کو چڑہی اور حصرون پاس جاکی ادار کو چڑہی اور اسی باب کی تیئیسوین آیت مین ہی قادس اور حصور اور ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین اٹہائیسوین آیت مین ہی کہ قیدار کی بابت اور حصور کی بادشاہونکی بابت یہان سی معلوم ہوا کہ قادس قیداریونکا مقام تہا حصور کی ساتہہ ایک جگہ قادس کا نام لیا دوسری جگہ اوسکی عوض قیدار کا نام لیا معلوم ہوا کہ قادس وہ جگہ ہی جہان قیداری رہتی تہی اور وہ مکہ ہی سبائک الذہب مین مولانا محمد امین بغدادی نی لکہا ہی کہ حصور ایک شاخ ہی قوم حمیر کی اونمین ایک پیغمبر شعیب نام اللہ نی بہیجی اون لوگون نے اونکو قتل کیا اللہ نی اونپر بخت نصر کو غلبہ دیا اوسنی اونکو قتل کیا ارمیا علیہ السلام کی اسی باب کی اکتسویں آیت مین یہوداکی سرحد کا بیان یون ہی کہ بیابانمین بیت عرابہ اور مدین اور رسکا لوہ

نبسان اور وہ عیر جو کہاری ہی اور عین جدی یہان سی سارا مطلب کہلگیا کیونکہ بیابان عرب
کی اوس حصہ کا نام ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی جو حجاز کہلاتا ہی جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام
کی بیالیسوین ۴۲ باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کا اور قیدار کا اور سلع کا ذکر ایک ہی آیت مین
ہی اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ بیابان اوس مقام کا نام ہی جہان قیداری لوگ رہتی تہی اور وہ مکہ
ہی اور سلع قیداریون کی قریب ہی تو سلع یہی مدینہ پاک ہی پادری ہارن سنے اپنی تفسیر مین لکہا ہی
کہ یونانیون نی ملک عرب کی تین حصی کئی ہین ایک یمن دوسرا پٹیرا تیسرا صحرا عرب پادری مارٹن مین
سیر الاسلام مین لکہتا ہی کہ سنگستانی عرب مین سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ ہی اور ریگستانی عرب
مین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہی معلوم ہوا کہ یونانیون نی سنگستانی عرب اوس ضلع کا نام رکہا جہان
پہاڑون کی بہت کثرت ہی اور مکہ سی مدینہ تک کسی نے ریگستانی کہا کسی نے صحرا اور جنگل کہا قاموس مین
ہی کہ قریشی لوگ عربہ مین رہی اسی سی سب عربون کی نسبت اوسکی طرف ہوگئی اور وہ میدان
عرب کا ہی اور میدان اسماعیل علیہ السلام کی گہر کا ہی اور ایک شاعر نی ضرورت سی ری کو ساکن
کر دیا ہی اور کہا ہی ؏ وَعَرْبَةُ اَرْضٌ مَا يُحِلُّ حَرَامَهَا ۞ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اللَّوْذَعِيُّ الْحُلَاحِلُ
یعنی عربہ ایسی زمین ہی کہ اوسکی حرام کو کوئی آدمی حلال نہین کر سکتا مگر وہ بڑا عقلمند سردار شجاعت والا
یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہوڑی دیر مکہ مین کافرونکا قتل کرنا اللہ نی حلال کر دیا تہا
اس بیان سی معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جو عربہ کہلاتا تہا وہ یہی زمین مکہ کی ہی جہان حضرت اسمٰعیل
رہی تہی اسی کو عبرانی مین بیت عرابہ کہا ہی اور مدین تو عرب مین مشہور ہی جہان حضرت موسی ع
پہلی بار مصر سی نکل کر رہی تہی یہہ شہر مکہ اور مدینہ کی قریب ہی اوسکی ساتہہ اوس عیر کا یعنی شہر کا نام
ہی جو کہاری ہی عبرانی مین عیر شہر کو کہتی ہین ظاہر یون ہی کہ یہ اشارہ مدینہ منورہ کی طرف ہی کیونکہ اوسکی
آس پاس کہاری زمین ہی اور مدینہ منورہ مین ایک پہاڑ بہی ہی جسکا نام عیر ہی معلوم ہوا کہ یہود کی
فرقہ کی سرحد مدینہ تک تہی اور قادس برنیع مکہ ہی اونکی سرحد وہانتک بہی تہی وفاء الوفا مین بہت
روایتین اس مضمون کی لکہی ہین کہ اسرائیلی لوگ مدینہ مین حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین
اوتری تہی کسی روایت مین ہی کہ بخت نصر کی ظلم سی جب تتر بتر ہوی یہان اوتری ایک روایت یہ ہی
کہ بادشاہ روم نی جب انکو عاجز کیا تب یہان اوتری اور رزین نی شرقی سی نقل کیا ہی کہ یہودی لوگ

بستی اور کئی قومین تہین ابن النجار نے لکہا ہی کہ اونکی اونسٹھہ محل تہی اور وہ عرب جو انصار کی
پہلی اونکی اوپہ او تری تہی اونکی تیرہ محل تہی ابن زبالہ نی بہت سی نام لکہی ہین جو ہماری زمانہ مین
پہچانی نہین جاتی تمام ہوا بیان وفاء الوفا کا ظاہر یون ہی کہ پہلی حضرت موسی کیوقت مین آنحضرت کے
ہجرت وقت پر اور لوگ اونہین ملتی گئی وہ عالم اب بہی یہہ بات کہ حور پہاڑ کہان ہی سو مولانا سید علی سمہودی
جو مدینہ شریف کی رہنی والی تہی وفاء الوفا مین لکہتی ہین کہ ابن شبہ نی ایسی لوگون کی زبانی سند
پہونچای جنمین کوی عیب نہین مگر اسکی سند کی سلسلہ مین ایک شخص ایسا ہی جسکا نام نہین لیا یہہ سند
حضرت جابر تک پہونچی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ نی فرمایا کہ موسی اور ہارون حج کو آئی
پہر مدینہ پر گذری پہر وہ دونو احد پر اوتری پہر ہارون کو موت نی دہانک لیا پہر حضرت موسی نی
اور اونکی قبر کہودی اور بغلی قبر بنای پہر فرمایا ای بہای تم مرجاوگی پہر حضرت ہارون اوٹہی اور
اپنی لحد مین داخل ہوے اور اونکی روح نکالی گئی پہر حضرت موسی نی اونپر مٹی ڈالی اس حدیث کی
سنی والونمین ایک شخص ایسا ہی جسکا حال معلوم نہین کہ معتبر ہی یا نہین اور ابن زبالہ نی بہی اس
حدیث کو روایت کیا ہی اور اوس شخص کا نام لی دیا ہی مولانا سید علی لکہتی ہین کہ اوس شخص مین مجہی
کچہ عیب نہین ہی مگر ابن زبالہ پر اس مقدمہ مین اعتماد نہین اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ
اگرچہ مولانا سید علی نے ابن زبالہ کا قول اس مقدمہ مین معتبر نہین جانا مگر کئی دلیلونسی ہمارا یہہ گمان
یہی ہی کہ حور پہاڑ احد پہاڑ کا نام ہی ایک یہہ کہ پادری شیرنگ نے کتاب عمارات المعروف مین لکہا ہی
کہ وہ شہر جو عبرانی مین سلع کہلاتا تہا اوسکو یونانی لوگ پترہ کہتی تہی دونو لفظونکی ایک ہی معنی ہین
یعنی چٹان سو یوسیفس جو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پہلی صدی مین تہا اور یوسی بیس اور جیروم
جو چوتہی صدی مین تہی وہ اپنی کتابونمین لکہتی ہین کہ حور پہاڑ پیترا کی نزدیک ہی یوسیفس ربا پیترا کا
ذکر کر کی لکہتا ہی کہ وہ کوہستانی عرب کا پای تخت تہا پہر کوہستانی عرب قیصر تراجنس کیوقت مین
رومیون کے عمل مین آیا اب ہم کہتی ہین کہ ہماری حدیث کی کتابون مین سلع پہاڑ کا ذکر آتا ہی جو
مدینہ شریف کی پاس ہی تو معلوم ہوا کہ اگلی زمانہ مین شہر مدینہ سلع کہلاتا تہا اور وہ پہاڑ جسپر
حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہوی وہ سلع کی پاس ہی تو بیشک وہ پہاڑ یہی احد کا پہاڑ ہے
واللہ اعلم اور یونان والون نی سلع کا نام بطرہ رکہا تہا تو ہم کہتی ہین کہ ہماری پیغامبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین عرب لوگ مدینہ کو یثرب کہتی تھے ظاہر یون ہی کہ عربون نی پیترہ کو یثرب
کر لیا ہی جیساکہ اورز بانونمین نامون کی حرف بدل کی عربی لفظ بنالیتی تہی مگر سپانک الذہب مین
لکھا ہی کہ جس شخص نی پہلی پہل شہر مدینہ کی نیوڈالی اوسکا نام یثرب ہی وہ حضرت سام بن نوح علیہ
السلام کی آٹھوین نسل مین ہی واللہ اعلم پادری شیرنگ نے لکھا ہی کہ یہہ شہر حضرت عیسی علیہ السلام
کی بعد پانسو چھتیس برس تک آباد تہا ایک بڑا پادری بہی وہان رہتا تہا پہر اوس زمانہ کی بعد اس
شہر کا حال کسی کتاب مین نہین کہلتا اور کسی عربی کتاب مین بہی اوسکی آبادی کا کچھہ ذکر پایا نہین جاتا
اب ہم کہتی ہین کہ اس سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ شہر جو بادشاہی شہر تہا اگر چھٹی صدی مین ویران
ہو جاتا تو اوسکی ویرانی کا کوی بیان کرتا اور سوا مدینہ کی کوی اور بڑا شہر ہوتا تو حدیث کی کتابونمین
ضرور اسکا ذکر ہوتا ظاہر یون ہی کہ اوسکا نام پیترہ بدل کر یثرب ہو گیا پادری شیرنگ نی شہر سلع کو
صوبہ ادومیہ کا پای تخت لکھا ہی اور صوبہ ادومیہ کی سب بڑی بڑی شہر جو حضرت اشعیا اور
حضرت ارمیا کی کتاب مین ہین بصری اور تیما اور آیلہ ان سب کا ذکر ہماری حدیث کی کتابونمین
موجود ہی یہہ سب شہر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت تک موجود تہی پہر سلع جو انکا
پادشاہی شہر تہا مدینہ کی سوا کوی اور شہر ہوتا تو اوسکا ذکر بہی ضرور ہوتا معلوم ہوا کہ سلع
یہی مدینہ ہی حضرت ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین ادوم اور تیما اور ددان کا ذکر
پاس پاس آیا معلوم ہوا کہ تیما اور ددان بہی صوبہ آدوم کی مقام ہین مواہب لدنیہ مین ہے
کہ تیما ایک مشہور شہر ہی مدینہ اور شام کی بیچ مین مدینہ شریف سی سات یا اٹھہ منزل پر قوم طی کے
شہر وتمین ہی اور وفاء الوفا مین ہی کہ وہ مدینہ کی علاقہ مین سی ہی اور وہان ایک قلعہ ہی کہ
عرب لوگ مضبوطی مین اوس سے مثال دیتی ہین اور لوگ کہتی ہین کہ وہ حضرت سلیمان کا بنایا
ہوا ہی ابن القیم زاد المعاد مین لکھتی ہین کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کر کے
وادی القری کیطرف تشریف لیگئی وہان کچھہ یہودی اور کچھہ عرب لوگ تہی اونپر جہاد ہوا اللہ نے
آپ کو فتح دی جب تیما کی یہودیون کو خبر پہونچی اونہون نی آپ سی صلح کر لی پہر جب حضرت عمر کا
زمانہ آیا اونہون نی خیبر اور فدک کی یہودیون کو نکالدیا اور تیما اور وادی القری والون کو نہین
نکالا کیونکہ وہ دونو زمین شام مین سی ہین اور روایت آی ہی کہ وادی القری کے اسطرف

جو کچھہ ہی وہ مدینہ تک حجاز ہی اور جو وادی قری کی اوسطرف ہی وہ شام مین ہی اور ایلہ والون نے
جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صلح کی اپنی اونکو امان کا خط لکھدیا مولانا مجیر الدین
حنبلی تاریخ بیت المقدس مین لکھتی ہین کہ شہر ایلہ کی سطح وہی حجاز کی حد ہی اور شہر آیلہ
بنی اسرائیل کے جنگل مین داخل ہی اب ہم کہتی ہین کہ جب تیما مدینہ شریف سی سات منزل ہے
اور مدینہ کے علاقو نمین ہی اور وہ صوبہ ادومیہ مین داخل ہی تو شہر سلع جو ادومیہ کا قدیم پایہ تخت
تہا وہ بہی مدینہ ہی پادری شیرنگ کتاب پاک کی لغت مین لکھتا ہی کہ صوبہ ادومیہ کی شہرونمین
بصری ایک مشہور شہر تہا وہ بحر سوت کی دکہن طرف تفلہ اور پترہ کی درمیانمین ہی اور ابتک بصرے
کہلاتا ہی ملک ادوم کی شہرونمین یہ شہر بہت مشہور تہی بصری سلع ایلات عصیون جبر ہم کہتی ہین
کہ بصری کا ذکر ہماری حدیث کی کتابونمین بہت آیا ہی سید عبد الستار مدنی نی غازی پورمین مجہسی
بیان فرمایا کہ مدینہ شریف سے بصری بارہ دن کی راہ ہی اور تفلہ بصری کی آگی ہی بصری سی اوس تک
پانچ دن کی راہ ہی تو بصری تفلہ و مدینہ کی بیچ مین ہی اور پادری بہی کہتا ہی کہ بصرے تفلہ اور پترہ
یعنی سلع کی درمیان ہی طیبی نی کہا ہی کہ بصری شہر حوران کا نام ہی وہ قریب جنگل کی کناری کے ہی
درمیان شام اور حجاز کی اور پادریون کی کتابونمین جو لکہا ہی کہ شہر سلع پہلی صوبہ ادومیہ کا پایہ تخت
تہا پہر سنگستانی عرب کا پایہ تخت ہو گیا اور مدینہ شریف کو ریگستانی عرب مین داخل کیا ہی سنگستانی
عرب مین نہین داخل کیا تو ہم کہتی ہین کہ سنگستانی عرب مدینہ شریف کے نزدیک ہی کہین دور
نہین ہے پہر کیا عجب ہی کہ سنگستانی عرب کا بادشاہ وہان رہتا ہو پادری ہارن لکھتا ہی کہ سنگستانی
عرب کنعان کے دکہن اور دکہن پورب مین ہی مصر تک پہیلا ہوا ہی سینا پہاڑ کا ٹاپو بہی اوسمین
شامل ہی اور پہاڑون کی کثرت اور ریت کی ٹیلون کی کثرت سی زیادہ مشہور ہی ہم کہتی ہین قوم
ثمود کی زمین جہان حضرت صالح علیہ السلام تہی وہان پہاڑون کی کثرت ہی قرآن مجید مین ہے
کہ وہ لوگ پہاڑون کو تراش کر گہر بناتی تہی اور وہ لوگ وادی القری مین تہی اور صحیح بخاری مین
تجارت کی بیانمین عبد اللہ بن عمر رضہ کا ایک قصہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ خیبر سے وادی القری
تین شبون کی راہ ہی تو وہ مدینہ شریف سی سات منزل ٹہرتا ہی وہ بہی سنگستانی عرب مین ہی
اور خیبر کا ضلع بہی سنگستانی عرب مین ہے ملا رفاعہ بدوی رافع مصری کے کتاب جغرافیہ جو

انگریزی کتاب بولنسی جن کر لکھی ہی اور مصر مین چہاپی ہی اوسمین لکھا ہی کہ حجاز یعنی مکہ مدینہ کے
پہاڑونمین چہوٹی چہوٹی کئی ولایتین ہین جو عرب اون پہاڑونمین ہین وہ اور عربون کی طرح خیمون مین
نہین رہتی بلکہ انکی شہر اور گانو ہین اور وہ اپنی نگہبانی کرتے ہین چہوٹی چہوٹی قلعون سی جو پتہرون سے
بنای گئی ہین اور اون پہاڑون سی جن پر چڑہنا مشکل ہے انہین ولایتونمین خیبر کی ولایت بہی ہے
اور وہ مدینہ شریف کی اوتر پورب کیطرف ہے اور حجاز کی پورب طرف کو نجد کی جنگل ہین جو بہت چوڑے
ہین اور نجد کی اوتر طرف شام کا جنگل ہے اور پچہم کی طرف حجاز ہی اور وہ جو اصلی نجد ہی اوسمین پہاڑ بہت ہی
کثرت ہی اور شہر اور گانو بہت ہین معلوم ہوا کہ انہین مقامون کو یونانیون نی سنگستانی عرب
کہا ہی یہہ سب مقام مدینہ شریف کی قریب ہین خیبر مدینہ شریف سی چار منزل شام کی قریب ہی
پادری ہارن لکہتا ہی کہ صوبہ ادومیہ ملک یہودیہ کی دکہنی حصہ کی انتہا پر تہا اور اوسمین کسیقدر
عرب کا حصہ بہی ملا ہوا تہا ہم کہتی ہین کہ جب صوبہ ادومیہ مین کچہہ عرب بہی داخل تہا تو شہر سلع
جو پہلی ادومیون کا پای تخت تہا وہ سنگستانی عرب کا پای تخت ہو گیا اسمین کچہہ تعجب کے بات نہین
پادری مرک کشف الآثار مین لکہتا ہی کہ حضرت عیسی کی تہای سو برس بعد کی قریب اس قوم کے
بولی اور اونکا نام و نشان مٹ گیا اور اونکا ملک پہلی ملک شام مین گنا جاتا تہا اب عربستان کی
ولایت مین گنا گیا ہم کہتی ہین کہ بصری اور تیما اور وادی القری کو حضرت عمر نی شام مین گنا پس
معلوم ہوا کہ ادومیہ کا وہ ضلع جو پہلی شام مین گنا جاتا تہا اب عرب مین گنا گیا وہ خیبر اور مدینہ ہی
اور مدینہ سلع کہلاتا تہا اور ادومیہ مین گنا جاتا تہا پہر عرب مین گنا گیا واللہ اعلم پادری مرک نے
کشف الآثار مین لکہا ہی کہ شہر سلع کی بادشاہ کا نام عبودس تہا اور تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین حضرت
یوحنا کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ ابدون کا ہی وہان لکہتا ہی کہ مستر میڈ کہتا ہی کہ اس مین
اشارہ عبودس کی نام کا ہی جو خطاب ہی عرب کی اوس حصہ ملک کی بادشاہونکا جہان سی محمد صاحب
آئی تہے جسطرح قیصر خطاب ہی روم کی بادشاہونکا اس پادری کی قول سی صاف کہل گیا کہ سلع
بیشک مدینہ کا نام ہی تو جو پہاڑ شہر سلع کی پاس تہا وہ بیشک یہی احد پہاڑ ہی مولانا سید علی
مدنی نے وفاء الوفا مین لکہا ہی کہ احد مین ایک گہاٹی ہی جو ہارون کی گہاٹی کر کے مشہور ہی لوگ
کہتی ہین کہ ہارون علیہ السلام کی قبر اوسکی اوپر ہی اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ ایک عالم مین کے

رہنی والی حیدر آباد مین مجکو ملی انہون نی فرمایا کہ اُحد پہاڑ پر قبہ ہارون جو مشہور ہی اسکی وجہ
وہان لوگ یون کہتی ہین کہ ہارون ایک شخص ملک ہندستی گئی تہی اور وہ اُحد پر اللہ کی عبادت
کرتے تہی اونہون نی حضرت ہارون پیغامبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھا آپ نی فرمایا کہ ہماری قبر
اسی جگہ ہی تب اونہون نی وہان یہہ قبہ بنایا اس بات کو دو سو برس ہوی اونہون نی یہہ بہی فرمایا
کہ مین نے مدینہ شریف کی ایک عالم سی سنا ہی اونہون نی ایک اور شخص سی سنا ہی کہ اوسنی خواب مین
دیکھا کہ احد پہاڑ پر ایک جنازہ رکہا ہی فرشتی اوتر رہی ہین لوگ جمع ہین اس شخص نے پوچھا یہہ
جنازہ کسکا ہی لوگون نی کہا یہہ جنازہ حضرت ہارون علیہ السلام کا ہی واللہ اعلم شہر سلع کا باقی
بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کی بیالیسوین باب مین آویگا اگر اللہ چاہیگا کتاب جغرافیہ جو
عربی مین ملا رفاعہ بدوی نی مصر مین لکہکر سن بارہ سو چون [۱۲۵۴] مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ وہ ٹاپو نما
زمین جو نہر آیلہ اور نہر سوئیس کی بیچ مین ہی وہ سینا پہاڑ کا جنگل کہلاتا ہی اور سینا پہاڑ جو ہے
اوسمین بڑے بڑے ٹیلے چٹانون کی ہین اور یہہ پہاڑ بہت پہاڑون کی سلسلہ پر بلند ہی کہ وہ
سلسلہ موسی کا پہاڑ کہلاتا ہی اور آدمی اوسکی آس پاس گہوم نہین سکتا مگر جب چند روز چلیگا
اور یہ سلسلہ بلاط کی پتہرون سی مرکب ہی اور اوسمین کئی میدان ہین اوسمین انگور اور کہجور اور
امرود وغیرہ کے باغ ہین اور سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ دونو پاک مقام ہین مسلمانون کی نزدیک
بہی اور یہود اور نصاری کی نزدیک بہی اور حاجی لوگ جب مدینہ شریف سی پلٹتی ہین قربانیان
کرتے ہین اوس مقام کی عزت کی لئی جہان اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام سی باتین کی ہین حجاز
کی زمین مین سینا پہاڑ کی شہرون کی بہ نسبت جنگل بہت کم ہین جب تو سینا پہاڑ سی چلیگا تیرے
داہنی طرف وہ جنگل پڑیگا جسمین قوم مدین وغیرہ کی شہر تہی اور بائین طرف مدینہ منورہ ہوگا جہان
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار نورانی ہی اور مدینہ منورہ کا جو جہاز ٹہرانیکا مقام ہی
وہ شہر ینبع ہی مجمع البحار مین ہی کہ ینبع مدینہ شریف سی سات منزل ہی سمندر کی طرف ملا رفاعہ کے
کی بیان سی معلوم ہوا کہ مصر کے لوگ جب حج کرکے مدینہ شریف مین آپ کی زیارت کرکے مصر کی طرف
جاتی ہین تو سینا پہاڑ راہ مین پڑتا ہی سینا پہاڑ سی حضرت موسی علیہ السلام بیشک زمین حجاز مین
یعنی مکہ مدینہ مین تشریف لای ہین پہلی مکہ سی کنعان کی طرف جاسوس بہیجی پہر وہان سے دریای قلزم

کی راہ ملک ادومیہ مین آئی اور سعیر پہاڑ کی گرد صوبہ ادومیہ اور سنگستانی عرب مین اڑتیس برس
امت سمیت پہرتے رہے وہی جنگل بنی اسرائیل کا کہلاتا ہی جو عرب مین مشہور ہی اور مدینہ شریف
سی چند منزل پر ہی پہر وہان سی پلٹ کر قادس مین یعنی مکہ مین آئی پہر ہور پہاڑ پر یعنی احد پر تشریف
لیگئی وہان حضرت ہارون علیہ السلام نی وفات پای واللہ اعلم اس چالیس برس کی عرصہ مین بدلی
اون لوگون پر سایہ کئی ہوی رہتی تہی اور من آسمان سی برف کی طرح برستا تہا اوسکو کہاتی تہے
اور سلوی جو ایک اوڑتا جانور ہی اوسکی فوجین جنگلین آتی تہین اونکو شکار کرتی تہی اور کہاتی تہے
سید عبد الستار مدنی نی غازی پور مین مجہسی بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کا جنگل اب تک عرب مین
مشہور ہی اور اوسکی اور مدینہ پاک کی بیچ مین تیرہ دن کا رستہ ہی اور نواب محمد اسلم صاحب رئیس آباد
نی مجہسی فرمایا کہ مین بیت المقدس کی زیارت کو گیا تہا وہان سی مصر مین جا کر مصر سی ریل پر چہہ
گہنٹی مین سویس تک پہونچی وہان سی تین گہنٹہ کشتی پر سوار رہی اور کنارہ پر اوتر کر ایک منزل
پہونچکر بنی اسرائیل کی جنگل کو پہونچی جہان سی وہ جنگل شروع ہوا وہان سی خچرون پر سوار ہوکر
سات کوس کی ایک منزل کی وہان سی دوسری منزل بہی سات کوس کی ہوی جب بنی اسرائیل کا
جنگل تمام ہوا پہر خچرون پر دو منزل چل کر طور پہاڑ تک پہونچی وہان سی کہارا انبوا مین آئی وہ ایک
شہر مین منزل پر ہی وہان سی مدینہ منورہ پانچ منزل ہی ہم وہان سی مدینہ منورہ مین آئی سینا پہاڑ
سی مدینہ شریف تک آٹھ منزل ہوی مولانا سید علی لکہتی ہین کہ ابن زبالہ نی روایت کیا ہی کہ
پہلی لڑای جو ابوا کی لڑای تہی اوسمین جب جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحا مین پہونچے
آپنے فرمایا کہ اس مین یعنی روحا مین موسی کا گذر ہوا تہا ستر ہزار اسرائیلیون کی ساتہہ اور قیامت
نہین قائم ہو گی یہانتک کہ عیسی کا یہان گذر ہوگا اب سنو کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام نے
ہور پہاڑ پر یعنی احد پر وفات پای اسکے بعد توراۃ مین لکہا ہی کہ کنعان کا ایک بادشاہ جسکا پایہ تخت
دکہن کے اطراف مین تہا وہ آیا اور بنی اسرائیل سی لڑا حضرت موسی نی اوس پر جہاد کیا اللہ نی انکو
فتح دی پہر اونہون نی وہان سی کوچ کیا تین جگہ مقام کرکے ارنون کی پار خیمی کہڑے کئی وہ اموریون کی
سرحد کے آگے بیابان مین بہتی ہی کیونکہ ارنون مواب کی سرحد پر ہی مواب اور اموریون کی
درمیان پانچوین سورۃ مین ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ موابیون سی لڑائی

مت کر کہ مین اونکی زمین مین سی تجکو کچھہ نہین دونگا اور بنی عمون کو بھی مت چھیڑ کہ مین اونکی زمین سے تجھی نہین دونگا پھر وہ لوگ چار مقامون کو طی کر کے اوس وادی کو گئی جو مواب کی ملک مین ہے پسکہ کی اوس چوٹی پر جسکا رخ بیابان کی طرف ہی وہان بنی اسرائیل نے اموریون کے بادشاہ سیحون کو کہلا بھیجا کہ ہمکو اپنی زمین سی گذر جانی دی اوسنی نہ مانا اور لڑنیکو نکلا بنی اسرائیل نی تلوار سی اوسپر جہاد کیا اور اوسکی سرزمین پر ارنون سی لیکر یبوق تک اور بنی عمون تک قبضہ کیا **فائدہ** ظاہر یون ہی کہ وادی ارنون اور نہر ارنون جو توراۃ مین ہی وہی وادی الونا ہی جو مدینہ شریف کی قریب ہی وفاء الوفا مین ابن شبہ کی کتاب سے اوسکو سیل برانون یعنی بہاو رانون کا لکھا ہی اور ابن اسحاق کی کتاب سے وادی رالونا کا لفظ لکھا ہی معلوم ہوا کہ وہان نالا تھا اور پانی کا بہاو تھا اور یبوق جو توراۃ مین ہے ظاہر یون ہے کہ یہہ وہی تبوک ہی جسکو وفاء الوفا مین مدینہ شریف سے بارہ منزل پر لکھا ہی کہ وہ وادی القری اور شام کی بیچ مین ہے توراۃ مین ہی کہ پھر وے پھرے اور باسان کی راہ سی چلے اور باسان کی بادشاہ عوج نی اور اوسکی سب لوگون نی لڑنیکا سامان کیا تب اللہ تعالی نے موسی سی فرمایا اس سے مت ڈر کہ مین نے اوسی اور اوسکی لوگ اور اوسکی سرزمین کو تیری ہاتھہ مین دیدیا سو تو اوس سی وہی کر جو تو نی اموریون کی بادشاہ سے کیا چنانچہ اونہون نی اوسکو اور اوسکی بیٹون کو اور ساری لوگون کو یہانتک مارا کہ اوسکا کوئی باقی نہ رہا اور اوسکی سرزمین کو اپنی قبضہ مین کر لیا پھر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور مواب کے میدانون مین نہر یردن کے اس پار یریحو کے مقابل خیمی کہڑی کئی اور صفور کا بیٹا بلق جو مواب کا بادشاہ تہا اوسنی وہ سب جو بنی اسرائیل نے اموریون سی کیا دیکہا تب وہ اون لوگون سے بہت ڈرا اور اوسنی بعور کی بیٹی بلعام پاس قاصد بہیجی کہ ایک قوم مصر سی باہر آئی ہی تو اونکی حق مین بد دعا کر بلعام کو اللہ تعالی نے منع کیا کہ ان لوگون کو بد دعا نہ دیجیو آخر کو بلعام بادشاہ کی پاس گیا اور کئی بار بادشاہ کی کہنی سی اوسنی اللہ کی نذر گذرانی کہ شاید بد دعا کا اذن ملجاوی ہر بار اللہ تعالی نی اوسکو منع فرمایا آخر کو اوسنی بادشاہ کو یہہ فریب سکہایا کہ اونکی لشکر مین بدکار عورتون کو بہیجو مواب کی عورتین آئین اور بنی اسرائیل کی لوگون نی اونسی حرام کاری شروع کی اور اونکی بتون کو سجدہ کیا اللہ کی حکم سی حضرت موسی نی اونکی قتل کا حکم کیا جنہون نی بت کو پوجا تہا

وہ سب قتل ہوی اور ایک اسرائیلی آیا اور ایک مدیانی عورت جو ایک سردار کی بیٹی تھی حضرت موسی کے سامنے لایا حضرت ہارون کی پوتی فنیحاس اوٹھی اور اون دونون کو برچھی سی چھید اتب بنی اسرائیل سی وبا جاتی رہی پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ مدیانیون کو قتل کرو کہ وہ اپنی مکرون سی جنسی تمکو فریب دیا ہی اوس بت کی بابت اور اوس عورت کی بابت جو مدیان کی سردار کی بیٹی تھی تمکو تنگ کرتے ہین پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ مدیان کی لوگون سی بنی اسرائیل کا بدلہ لے بعد اسکی تو اپنی لوگو نمین ملجائیگا حضرت موسی نی فوج طیار کی اور مدیان کے لوگون پر جہاد کیا ساری مردون کو قتل کیا اور مدیان کی پانچ بادشاہون کو قتل کیا اور بلعام کو بھی تلوار سی قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتون کو اور اونکی بچون کو قید کر لیا اور مال اور اسباب سب لوٹ لیا اور اونکی ساری شہرون کو پھونک دیا پھر حضرت موسی نی غصہ ہوکر فرمایا کہ تمنی سب عورتون کو جیتا رکہا دیکھو یہ بلعام کی کہنی سی بت کی بابت بنی اسرائیل کے گنہگار ہونیکا باعث ہوئین سو تم سب لڑکون کو قتل کرو اور جو عورتین مرد کی صحبت سی واقف تھین اونکو قتل کرو اور جو لڑکیان مرد کی صحبت سی واقف نہین ہوئین اونکو اپنی لیے زندہ رہنی دو اے امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی نے محمدی شریعت مین اس حکم کو موقوف کردیا عورتون اور لڑکون کی قتل کا کرنا منع کردیا ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے رحمت کا وسیلہ بنایا ہی آپ کی جہاد سی کچھ لوگ قتل ہوی بہتون کو ایمان ملگیا الہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت موسی پر لاکھون درود بھیج آمین اب سنو کہ توراۃ مین جابجا یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ بنی اسرائیل سی کہدی کہ جب تم زمین کنعان مین جاو تو وہان کی باشندون کو بھگا دو اور اونکی بتون کو فنا کردو اور اونکی تھانون کو ڈہادو تمام توراۃ مین بار بار جہاد کا بیان موجود ہی پھر حضرت موسی نے اردن نہر کی اسی پار مواب کی زمین مین وفات پای آپ کی بعد حضرت یوشع پیغمبر نے کنعان کا ملک فتح کیا اور بڑی بڑے بت پرست بادشاہون کو قتل کیا اسرائیلی لوگ کنعان کے ملک مین بسے اس بیان سے بڑا مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالی نی توراۃ مین حضرت موسی کو خبر دی ہی کہ مین بنی اسرائیل کے لئے تجسا ایک نبی قائم کرونگا اے ایماندارو حضرت موسی کی طرحکا کوی نبی سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

نہین ہے اسکا بیان اس کتاب مین بڑی بڑی پکی دلیلوں سے ہوگا یہ بات خوب یاد رکھنا چاہیے کہ جناب موسی علیہ السلام سی اللہ تعالی نے آمنے سامنے باتین کین اور کیسی شریعت اور حکومت عنایت فرمای اور فرعون کو فوج و لشکر سمیت دم بھر مین غرق کر دیا اور ایمان والون کو اون کافرون کے ظلم سی چھڑا دیا پھر کیسی زبردست کافر بادشاہون کو حضرت موسی کی ہاتھون قتل کیا یہی پتا آخری پیغمبر کا اللہ نی جا بجا زبور مین اور سب اگلے صحیفون مین دیا ہی اور جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تہون سے کتاب والون کو خوب خبردار کر دیا ہی حضرت عیسی کی بعد کافرون کا ظلم ایمان والون پر یہانتک بڑہگیا تہا کہ جنگلون اور پہاڑون مین ایماندار لوگ جان بچاتے ہوے رہتی تھے اللہ نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تلوار کی برکت سی ایمان والون کو بچایا ظالمون کا زور توڑ دیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ آمین

اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت موسی کو طور پہاڑ پر اللہ نی جناب محمد کی نبوت کی بتلائی

توراۃ کی پانچوین سورۃ کی اٹھارہوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت موسی نی فرمایا نَابِی مِقِّرْبِکَا مِاحِیکَا کامُونِی یاقیم لخا یہوہ الوہیخا الاو تشماعون یعنی نبی تیری درمیان مین سی تیرے بہائیون سی میرے مانند قائم کریگا تیرے واسطے اللہ جو تیرا مالک ہی اوسکی طرف تم کان دہریو اسکی بعد کا ترجمہ یون ہی کہ اس سب کے مانند جو تونے اللہ اپنے خدا سی حوریب مین یعنی سینا پہاڑ پر مجمع کے دن مانگا اور کہا ایسا نہو کہ مین اللہ اپنی خدا کی آواز پہر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پہر دیکھون تا کہ مین مر نجاؤن اور اللہ نے مجھسے کہا کہ اونہون نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا اسکے بعد عبرانی عبارت یون ہی نَابِی اَقِیم لَاھِم مِقِّرِب اَحِیھِم کَامُوخَا وِنَاتَتِّی دِبَارَی بِفِیوِ وِدِبِّر اَلِیھِم اِت کُلْ اَشِر اَصَوِّنُّو وِھَایَاہ ھَااِیش اَشِر لو یِشْمَع اِلْ دِبَارَی اَشِر یِدَبِّر بِشْمِی اَنُوخِی اِدْرَش مِعِمّو یعنی نبی قائم کرونگا مین اونکی واسطے اونکے بہائیون کے درمیان مین سے تیری مانند اور رکہدونگا اپنا کلام اوسکی منہہ مین اور کہیگا وہ اونسے وہ سب باتین جو مین اوس سے کہونگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوی شخص ایسا ہوگا جو نسنیگا میری باتین جو وہ کہیگا میرے نام سی سو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا اودریش کا ترجمہ پادری ہیتھمرنے یہی کیا ہی کہ حساب لونگا اور رسالہ اعمال کے سوباب مین بھی ترجمہ

کیا ہو کہ وہ قوم مین سے نیست کیا جاویگا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ قتل کیا جاویگا اب سنو کہ بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی نسل مین ہین اور حضرت یعقوب کی باپ حضرت اسحاق ہین اور حضرت اسحاق کی بہای جناب اسماعیل ہین یہہ دو نو بہای حضرت ابراہیم کے بیٹے ہین تو بنی اسرائیل حضرت اسحاق کی اولاد ہین اور بنی اسماعیل وانکے بہای حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہین دو نو بہائیونکی اولاد آپسمین بہای ہین حضرت اسماعیل کی اولاد یعنی عرب کی لوگ بنی اسرائیل کی بہای ہین اب یہہ جو فرمایا کہ تمہاری بہائیونمین سی اسکا یہہ مطلب ہوا کہ وہ پیغمبر حضرت ابراہیم کے نسل سے باہر نہین باقی رہی یہہ بات کہ وہ پیغمبر بنی اسرائیل مین ہین یا نسل اسماعیل مین سے سو یہہ مطلب حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین صاف کہولدیا اور صاف صاف پتے بتادی کہ وہ پیغمبر اسماعیل کی نسل سے عرب مین ہوگا یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضرت اسماعیل کی نسل مین مکہ مین پیدا ہوی یہہ مطلب دوسری پتی سی صاف کہلجاتا ہو کہ وہ نبی مانند موسی کے ہوگا اس نبی کا بیان توراۃ اور زبور مین اور انجیل مین جابجا ایسا صاف فرمادیا کہ صاف کہلجاتا ہو کہ مانند موسی کی ہونیکا کیا مطلب ہو اور کیا کیا باتین پہلی ہونگی تب وہ نبی ظاہر ہوگا اون پتونسے صاف کہلجاتا ہو کہ یہہ بشارت بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو اس لیے کہ جو جو پتی اور نشان سب کتابونمین موجود ہین وہ پتی سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکے اور کسی مین نہین ہین اس قاعدہ کو خوب یاد رکہنا چاہیے کہ اللہ تعالی ایک بات کا مطلب دوسری جگہ پر کہولدیتا ہو جو مطلب صاف نہوا ہوسکا صاف بیان دوسری جگہونمین تلاش کرنا چاہیے نصرانی اور یہودی ایک لفظ پکڑ رکہتی ہین اور بیوقوفون کو دہوکے دیتے ہین اللہ ہم سب محمدیون کو اونکی فریبون سی بچاوی آمین اب سنو کہ توراۃ شریف مین حضرت اسماعیل کے حق مین اوپر ہوچکا کہ اپنی سب بہائیون کی سامنی خیمہ کہڑا کریگا یعنی اوسکے بہای جو حضرت اسحاق کی اولاد ہین اور جو جو حضرت ابراہیم کے اولاد ہین اونکے سامنے رہیگا اور توراۃ شریف مین گنتی کی کتاب کے بیسوین باب مین ہو کہ حضرت موسی نے قادس سے ادوم کی بادشاہ کیطرف قاصد بہیجی اور کہلا بہیجا کہ تیرا بہائی سے اسرائیل یون کہتا ہو اور استثنا کی کتاب کے دوسرے باب مین ہو کہ اب تم گذرو گے

اپنی بھائیون بنی عیص کی زمین مین جو ساعیر مین رہتی ہین دیکھو یہان حضرت عیص جو حضرت یعقوب کی بھای ہین اونکی اولاد کو حضرت یعقوب کی اولاد کا بھای کہا اسیطرح سمجھو کہ اس آیت مین بھی حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی اولاد کا بھای اونکو کہا ہی جو حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہین اس جگہ یہی مطلب بنتا ہی دوسرا مطلب کسیطرح نہین بن سکتا اگرچہ توراۃ شریف مین بعضی جگہ بنی اسرائیل کا بھای خود اونہین کو کہا ہی چنانچہ اسی پانچوین سورۃ کی پندرہوین باب کی ساتوین آیت مین ہی کہ اگر تمہاری بیچ تمہاری بھائیونمین سی تیری شہرونمین تیری اس زمین پر جسی اللہ تیرا خدا تجھی دیتا ہی کوئی مفلس ہووی تو اوس سی سخت دلی مت کیجیو اور اپنی مفلس بھای کیطرفسی اپنا ہاتھہ مت کھینچیو اور سترہوین باب کی پندرہوین آیت مین ہے کہ تو اپنی بھائیونمین سی ایک کو بادشاہ کیجیو اور کسی اجنبی کو جو تیرا بھای نہین اپنا بادشاہ ہرگز نکر سکیگا اور چوبیسوین باب کی چودہوین آیت مین ہی ایسا نہو کہ تو اپنی محتاج مسکین چاکر کا حق دبائے خواہ وہ تیرے بھائیونمین سی ہو خواہ مسافرونمین سی جو تیری زمین پر تیری مکانونمین رہتی ہین اب خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ نی جو فرمایا کہ ایک نبی تمہاری بھائیونمین سی موسیٰ کے مانند قایم کرونگا یہہ مطلب اگرچہ صاف اس لفظ سی نہین کھلتا کہ وہ نبی بنی اسرائیل مین سی ہی یا بنی اسرائیل کی اور بھائیونمین سی حضرت اسماعیل کے نسل سی یا حضرت عیص کی نسل مین سی یہہ مطلب اگر صاف اس آیت سے نہین کھلتا تو اور بہت سے آیتین صاف صاف موجود ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین صاف عرب کا پتا اور حضرت اسماعیل کی نسل کا پتا موجود ہی یا اللہ یہودیون اور نصرانیونکی آنکھین کھولدی آمین اور یہہ جو فرمایا کہ تونی طور پہاڑ پر اللہ سی مانگا کہ مین اللہ کی آواز پھر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پھر دیکھون تاکہ مین مرنجاؤن اسکا یہہ مطلب کہ جب اللہ نی حضرت موسیٰ سے طور پہاڑ پر باتین کین تھین اوس دن اللہ کے جلال کے آثار اون لوگون نے دیکھکر کہا تھا کہ اللہ تعالی کی آواز ہم پھر نہ سنین ایسا نہو اوس مالک کی دہشت سے ہم مر جاوین اس مقام مین ارشاد ہوتا ہی کہ تمنی آپہی مانگا ہی کہ ہم اللہ کی آواز پھر نہ سنین سو اللہ تعالی ایک پیغمبر میری مانند بھیجیگا مگر یہہ نہوگا کہ تم اوسکی ساتھہ اللہ کی آواز سنو بلکہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین اپنا کلام اوسکی منہہ مین ڈالونگا وہ تمکو میرا کلام سنا دیگا مطلب یہ ہی کہ تم اوس وقت بھی

نہ کہنا کہ یہہ پیغمبر موسی کی طرح کا نہین ہے حضرت موسی کیوقت مین تو اللہ نے اپنے تئین یونہین ظاہر کیا تہا کہ اپنی تجلی کے ساتہہ جو جو سامان تہی سب ہمکو دکہای تہی اگرچہ ہمنی اللہ کو نہین دیکہا مگر اوسکی سواری کا جلوس تو دیکہا تہا اور اوسکی آواز سنی تہی یہہ بات اس پیغمبر کیوقت مین کیون نہوی یہہ بات اوسوقت تم نکہیو کیونکہ تم خود اللہ سی مانگ چکی ہو کہ ہم پہر یہہ جلالی آواز نہ سنین ملا احمد ایرانی لکہتی ہین کہ گویا اون لوگونکو یہہ خیال آیا کہ جسن پیغمبر پہ اللہ کا کلام اوتریگا تجلی اور گرج کے ساتہہ اوتریگا اس لیے چاہا کہ اب پہر اسطرح نہ اوتری ملا سید علی طہرانی کتاب اقامۃ الشہود مین لکہتی ہین کہ کتاب عقاریم جو ایک یہودی نی لکہی ہو اوسمین لکہتا ہو کہ اللہ تعالی نی حضرت موسی پر توراۃ گرج اور تجلی اور زلزلہ کے ساتہہ نازل فرمای کہ سب اسرائیلیون نی دیکہا پہر جب دوسرا پیغمبر آوی اور چاہی کہ توراۃ کو منسوخ کری تو چاہی کہ وہ بہی مانند موسی علیہ السلام کی گرج اور تجلی اور آتشی علامتون کی ساتہہ آوی اسکا جواب یہہ ہو کہ یہہ قیاسی بات ہی اسپر کوی دلیل نہین ہو کہ یہہ نشانیان ضرور چاہیی دوسرا جواب یہہ ہو کہ توراۃ مین لکہا ہوا ہی کہ وہ پیغمبر جسکا تمسے وعدہ ہو جب وہ آویگا یہہ علامت نہوگی توراۃ مین لکہا ہو کہ لوگون نی کہا کہ ہمکو طاقت اس علامت کی نہین ہو اللہ نی فرمایا کہ اونہون نے جو کچہہ کہا اچہا کہا یعنی اونکا یہہ کہنا ٹہیک ہو پہر ایسی علامتین ظاہر نہونگی پہر جب اللہ ہی فرما چکا کہ پہر ایسی نشانیان ظاہر نہونگی تو اس کتاب والی کا قول محض بیجا ہو اب اس پتی کا مطلب سمجہو کہ وہ پیغمبر مانند موسی کی ہو گئے جو کتابین توراۃ کی بعد اوتریں جیسی زبور شریف اور حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب اون کتابونمین اللہ نی اس پتی کا مطلب خوب کہولدیا مگر کچہہ اشاری صاف صاف توراۃ مین بہی موجود ہین حضرت موسی کی بعد سی حضرت عیسی تک کا حال پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت تک کا سارا حال صاف صاف سنا دیا ہو اسی پانچوین سورۃ کی اٹہائیسوین ۲۸ باب سی تینتیسوین ۳۳ باب تک دیکہو اللہ تعالی نے شریعت کی حکم اسرائیلیونسی بیان فرمای پہر فرمایا کہ اگر تم میری شریعت اور میری حکمون پر چلوگی تو تمہاری ہر چیز مین برکت ہوگی اور تمہاری دشمن ماری جاوینگی اور بہاگین گے اور اگر تم میری حکمون پر نچلوگی تو تم پر طرح طرح کی مصیبت آویگی اٹہائیسوین ۲۸ باب کی چہتیسوین ۳۶ آیت مین فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو اور تمہاری بادشاہ کو جسی تم اپنی اوپر قائم کروگی ایک گروہ کے

درمیان لیجا ویگا جس سی تم اور تمہاری باپ دادا واقف نتھی اور وہان تم غیر معبودون کو
پوجوگی جو لکڑیان اور پتھر ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی جب
صدقیا بادشاہ اور اوسکی لوگ بابل کو پکڑ گئی تھی ای امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ احوال
حضرت سلیمان کی کئی سو برس بعد گذرا کہ بخت نصر جو بابل کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ تھا
صدقیا بادشاہ کو شہر بیت المقدس سے پکڑ لیگیا اور مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان کی بنائی
ہوئی تھی اوسکو ڈہا دیا یہہ مصیبت بہت بڑی ہی اسکا بیان بہت لنبا ہی ستر برس تک
اسرائیلی لوگ بابل مین قید رہی پہر اپنی ملک مین آئی اور بیت المقدس مسجد کو پہر بنایا بہت
یہودی بابل مین رہگئی اور بت پرستی مین پہنسے رہی پہر اسکے بعد اس سی بہی بڑی مصیبت حضرت
عیسی کے بعد یہودیون پر پڑی اوسکی خبر بہی اللہ تعالی اسرائیلیون کو دیتا ہی اڑہتالیسوین
آیت مین فرماتا ہی کہ تو بہوک پیاس ورننگی پن اور سب چیزونکی احتیاج مین گرفتار ہوگا اپنی
اون دشمنونکی خدمت کریگا جنکو اللہ تعالی تجپر بہیجیگا پہر اونچاسوین آیت مین فرماتا ہی کہ
اللہ تعالی ایک قوم کو دور سی زمین کی انتہا سی ایسا جلد بلکہ جیسا عقاب اوڑتا ہی تجپر چڑہا دیگا
وہ ایک قوم ہوگی جسکی بولی تم نہ سمجہوگی وہ ترش رو گروہ ہوگی جو نہ بوڑہی کا ادب نہ جوان پر کرم
کرینگے اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل والون کو بہی اگرچہ عقاب سی مثال دی گئی ہی
مگر یہہ خاص کرکے خیال کیا جاتا ہی کہ یہہ پیش خبری اوس وقت کی ہی جب رومیون نی یہودیونکو
برباد کیا رومی لوگ یہودیونکی بہت بڑی دشمن تھی اور بابل والون کی ملک سے اونکا ملک بہت دور
تہا جہان سی وہ آئی تہی اور اونکا نشان عقاب تہا اور اونکی بولی بہی یہودیونکی بولی سی بالکل
اجنبی تہی اور بالکل عبرانی سی نہین ملتی تہی اور کالدی بولی جو بابل والی بولتی تہی وہ عبرانی
زبان کی ایک شاخ تہی رومیون کی شکلین خوفناک تہین حکومت سخت تہی اونہون نی بہت بڑی
ایذائین پہونچائین اونکی فوج نی شہر بیت المقدس کو گہیر لیا اور بالکل برباد کردیا تفسیر والی
اور ریجرڈ منٹ مین بہی یہی ہی کہ یہہ خبر رومیون کی ہی آٹھہ سو برس پہلی اونکی وجود قومی کی
یہہ پیش خبری دیگئی یہہ جو فرمایا کہ اونکا ملک دور ہی یعنی فلسطین کی مغرب اور زمین کی انتہا سے
یعنی سمندر اطلانٹک کے کناری سی اور اونکی زبان لاطین تھی جسکو یہودی نہین سمجہ سکتی تھی اگرچہ

حضرت سکندر کیوقت سی یہودیونمین یونانی کا رواج ہو گیا تہا اور رومیون کی قدیم زمانہ
سی یہی پہچان تہی تند چہرہ ہونا بادشاہون اور ترپنوین آیت مین یہہ بیان ہی کہ وہ تجہی ایکایک
شہر کے سب پہاٹکون مین اگہیرینگے اور تو اپنی بیٹی بیٹیون کا گوشت کہائیگا اور اپنی بچون کے
گوشت مین سی کسی کو کچہہ نہ دیگا اور ستاونوین آیت مین ہی کہ تو اوس سرزمین سی اوکہاڑ ڈالا جائیگا
اور اللہ تعالی تجکو سب قومونمین تتر بتر کردیگا اور وہان تو غیر معبودونکی جو لکڑیان اور پتہر ہین
پوجا کریگا جن سی نہ تو نہ تیری باپ دادی واقف تہی اور اڑسٹہوین آیت مین ہی کہ اللہ تعالے
تجکو کشتیون پہ مصر مین پہر لیجائیگا اور تم وہان غلام اور لونڈی ہونیکی لیے اپنے دشمنون کے ہاتہہ
بیچی جاوگی اور کوئی تمہین مول نہ لیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس مصیبت مین اسقدر
سخت قحط پڑا تہا کہ امیر اور لیاقت وار مرد اور عورتین بہی اپنی لڑکون کو کہا جاتی تہین اور نسی
چہپاتی تہین کہ ایسا نہو وہ چہین لین عورتین اپنی خاوند کی منہہ سی نوالہ چہین لیتی تہین اور اپنی
باپ کے لڑکون سی اور مائین اپنی چہوٹی بچون سی ایساہی لکہا یوسف نے یہودیونکی لڑائی کی پانچوین
کتاب کے دسوین باب کی تیسری آیہ مین اگر کسیکی مکانمین کچہہ بہی نشان غلہ کے معلوم ہوئی ایک
لڑائی شروع ہوتی تہی اپنی دوستونمین اور رشتہ دارونمین اور ایک دوسری سی چہین لیتا تہا
کتاب چہٹی باب تیسرا دفعہ تیسرا ایک عورت مالدار اور خاندانی نی اپنی کل حاصلات کی لوٹے
جانیکے بعد اپنے دودہ پیتے بچے کو اوبالا آدہا کہالیا اور آدہا دوسری وقت کی لئی چہپا رکہا۔ کتاب چہٹے
باب تیسرا دفعہ چوتہا چرڈمنٹ مین ہی کہ طیطس اور ادریان کی وقتمین گال برتن اور اسپانی قومون سی مخلوط
تہین رومیون نی جن لوگونکو قید کیا تہا اونکو جہازونپر پہاکر اطلی بہیجدیا تہا پہر وہان سی کچہہ قیدیونکو
مصر مین بہیجدیا جاتا تہا اور یورپ کی ملکونمین یہودیکے واسطی یہہ رواج ہی کہ وہ رومی
کلیسیا کی بت پرستانہ عبادت مین شریک کئی جاتی ہین اور لکڑیون اور پتہرون کی آگے سجدہ
کرتے ہین نہین تو جلا وطن کردی جاوین اور اونکا مال اور اسباب ضبط کرلیا جاوی۔ اے محمدی
بہائیو پادریونکی کتابونمین اس دوسری مصیبت کا بہت بڑا قصہ ہی اس مصیبت کی حضرت عیسی
نی خبر دی تہی یہودیونمین جو عیسائی لوگ تہی وہ آپکی ارشاد کی موافق پہلی سی ایک اور شہر مین جا بسی
تہی جو یہودی حضرت عیسی کے دشمن تہی وہ رہگئی اونپر اللہ نی طرح طرحکی عذاب بہیجی بی ایمان

یہودیون کو روم کی بت پرستون نے قتل کیا بتون کو لونڈی غلام بنا کر کوڑیون کی مول بیچا رومیون نے مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا سارا شہر ویران کر دیا یہودی اوسوقت سے ہر ہر شہر مین تتر بتر ہو گئی بیت المقدس مین یہ ہو کہ گیارہ لاکہ یہودی قحط اور وبا اور تلوار سے ہلاک ہوے اور ستانوے ہزار قیدی ہو گئے اور بہت سے مصر مین اور ملکون مین کوڑیونکی مول بیچے گئے اسکا بیان آگے بہی جابجا آویگا اگر اللہ چاہے گا ان دو مصیبتونکا احوال اللہ تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا ہے اب اسکی بعد سنو اللہ تعالی نے کیا کیا خبرین دی ہین کتاب استثنا کی ۳۱ مین اور بتیسوین ۳۲ باب مین یہہ بیان ہے کہ یہہ لوگ جب کنعان کی ملک مین جا کر بسینگی وہان بت پرستون کے بتون کو پوجنی لگین گے اللہ فرماتا ہے کہ مجکو چہوڑ دینگی اور میرا قہر اونپر ہو گا اور بہت سی مصیبتین اور آفتین اونپر پڑینگی سو حضرت موسی اور حضرت یوشع کے بعد پہر حضرت سلیمان کے بعد بار بار ان لوگون نے بتونکو پوجا بعد اسکی اللہ ۳۲ باب کی ۲۱ آیت مین فرماتا ہے کہ اونہون نے اسکی سبب سے جو خدا نہین مجہی غیرت دلای اور اپنی غلط باتون سے مجہی غصہ دلایا سو مین بہی اونہین لوگون سے جو گروہ نہین ہے غیرت دلاونگا اور ایک نادان قوم سے اونکو خفا کرونگا اسکا یہہ مطلب کہ بت جو حقیقت مین خدا نہین ان لوگون نے اونکو خدا سمجہکر مجکو غیرت دلای اب مین بہی ایک نادان قوم کو علم اور ایمان دیکر ان لوگون کو رشک دلاونگا اس خبر کا ظہور کچہہ کچہہ حضرت عیسی کی بعد سے شروع ہوا کہ آپکی نائبون نے بت پرستون کو انجیل سنای اسرائیلیون کی سوا بہت غیر قومون کی لوگون نے اللہ کو اور پیغمبرون کو پہچانا بتون کو توڑا کافرون کو چہوڑا اوسوقت مین اسرائیلیون کو نہایت رشک اور گہمنڈ نے گہیرا تہا جناب پولوس نے اپنے خطون مین یہودیونکو خوب قائل کیا ہے رومیون کو جو خط لکہا ہے اوسکی دسوین باب مین لکہتے ہین کیا اسرائیلیون کو خبر نہین ہے موسی تو پہلی فرما چکی ہین کہ مین اونسے جو قوم نہین ہے تمکو غیرت دلاونگا اور قوم نادان سے تمکو غصہ پر لاونگا جناب پولوس اسرائیلیون کو یاد دلاتے ہین کہ اللہ تعالی توراۃ مین اسوقت کی خبر دے چکا ہے اب ہم کہتے ہین کہ اوسوقت سے نادان قومون پر اللہ کی رحمت کا آغاز ہوا تہا پہر چہہ سو برس بعد نادان قومون پر اللہ کی رحمت کا ایسا جوش ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے ان پڑہ قوم مین پیدا کر کے ایسا پاک کلام اونپر اوتارا جسکو سنکی ساری عقلمند حیرت

مین رہگئی عرب کی اور ایران کی اور ہند کی نادان لوگ اس کلام کو پڑھکر عالم و الوہکی سردار ہوگئے
جو اسرائیلی ایمان لای اونہون نے بہی بڑی بڑی فیض پای اور جن اسرائیلیون نی ایمان
قبول نکیا وہ دوزخی ہوی آجتک رتنک اور جلن سی مرتے ہین کہ ہای الیار ہی والا پیغمبر
آن پڑہو نمین کیون ہوا اور آن پڑہون کو بڑی بڑی درجی ایمان کی اور علم کے کیون ملی
اس خبر کا پتا ظہور محمدی وقت مین ہوا انتقام مین صاف اشارہ ہورہا ہی کہ وہ نبی جو موسی کے
مانند کافرون کو قتل کریگا وہ آن پڑہو نمین ہوگا اب یہ یاد کرو کہ اوپر ادس بربادی کی خبر ہو چکی
جو روم کی بت پرستون کے ہاتہون سی حضرت عیسی کے بعد ہوی اب اسکے بعد اللہ تعالی اسرائیلیونکو
تسلی دیتا ہی اور بت پرستونکی قتل کی خبر دیتا ہی یہ صاف پتا محمدی جہاد کا ہی اللہ فرماتا ہی کہ
اگر یہ بات نہوتی کہ اونکی دشمن گہمنڈ کرینگے کہ ہمین غالب ہوی اللہ نی کچہ نہین کیا ہمین نے
انپر غلبہ کیا اگر یہ بات نہوتی تو مین انکا ذکر آدمیون کے درمیان سے مٹا دیتا یعنی بت پرستونکو
ایسا غالب کر دیتا کہ یہودیونکا نام و نشان بالکل مٹا دیتا لیکن اگر ایسا کرونگا بت پرست بہت
مغرور ہو جاینگے بتیسوین[۳۲] باب کی پینتیسوین[۳۵] آیت مین فرماتا ہی انتقام لینا اور سزا دینا میرا
کام ہی اونکے پاؤن ہر وقت پہسلین گے کہ اونکی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور وہ مصیبتین جو
اونپر واقع ہونگی جلد چلے آتے ہین کیونکہ اللہ اپنی لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندونکے
حالت کی سبب پچہتاویگا جبکہ دیکہیگا کہ قدرت جاتی رہی اور کہ اونمین جو قید ہوی یا آزاد کوئی
باقی نرہا اور کہیگا کہ اونکی وی معبود اور وہ چٹان جنکا اونکو بہروسا تہا کیا ہوی جنہون نے
اونکی قربانیون کی چربی کہائی اور اونکی تپادن کی شراب پی اب وہ اوٹہین اور تمہارا چارہ
کرین اور تمہاری حمایتی ہون اب دیکہو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون اور کوی خدا میرا شریک
نہین مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون مین ہی بیمار کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون
اور ایسا کوی نہین جو میری ہاتہ سی چہڑاوی کہ مین اپنا ہاتہ آسمان تک اوٹہاتا ہون اور
کہتا ہون کہ مین ہمیشہ زندہ ہون اگر مین اپنی چمکتی تلوار تیز کرون اور میرا ہاتہ عدالت کو پکڑ رکہے
تو مین اپنی دشمنون سی بدلہ لونگا اور اونکو جو میرا کینہ رکہتی ہین سزا دونگا مین اپنی تیرونکو خونسے
مست کرونگا اور میری تلوار گوشت کہاینگی قتل کئی ہوون کے لہوسی اور قیدیون کی اور

دشمنون کی سرداروں کے سرون پرسی آئی کرو ہوا وسکی قوم کی ساتہہ خوشی سی گاو اسلیے کہ وہ اپنے بندونکی خونکا بدلہ اودا اپنی دشمنون سی انتقام لیگا اور اپنی زمین پہ اور اپنی قوم پر رحم کریگا **فائدہ** وہچہانے کے یہہ معنی ہین کہ غضب کے بعد رحم کریگا پادری طامس اسکاٹ للہتا ہی کہ سزا دینا گنہگارونکا اللہ کا کام ہی پس کوئی شخص بدلہ نہین لے سکتا اوس شخص کے سوا جو اللہ کیطرف سے مقرر کیا جاوی مگر حکمت سی اوسوقت کا انتظار چاہیی اللہ کی عدالت اگرچہ دیر مین آتی معلوم ہو مگر اصل مین وہ جلد ہوتی ہی اور ہاتہونکا اوٹہانا قسم کہانیکی وقت عادت ہی مطلب یہہ ہی کہ اللہ تعالی آخر کو اسرائیلیونکو نجات دیگا اور اونکی دشمنون کو غارت کردیگا اور جو معاملی آئندہ زمانہ مین گذرینگی اونمین اس پیش خبری کا ظہور ہوگا۔ آے پادریو تمنی اقرار کیا کہ اوپر جو خبر تہی وہ روم کے بُت پرستون کی خبر تہی جنہون نی یہودیون کو برباد کیا پہر یہہ بہی تمہاری کتابونمین لکہا ہی کہ انہین روم کی بت پرستون نے تین سو برس تک عیسائیون کے خون کے دریا بہای پہر قسطنطین رومی جہوٹہہ موٹہہ کا عیسای ہوا اوسنی حضرت عیسی کو اور روح القدس کو دو خدا ٹہہرا کر سب سی تین خدا ونکا اقرار زور و ظلم سی کروایا اور جو عیسای اللہ کو اکیلا جانتی والی اور سب پیغمبرون کے ماننی والی تہی اون ایماندارون پر بڑی بڑی ظلم کیی فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری جو دو تین سو برس سی نکلے ہین اگرچہ رومیون کیطرح تین خداون کی قائل ہین مگر اونکی اون شرارتون کی باعث سی یہہ بہی اونکو بہت برا کہتی ہین اونکے مذہب والے رومن کاتلک کہلاتے ہین یہہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی لوگ اونکو جہوٹہا عیسائی کہتی ہین وہ لوگ بتونکو پوجتی ہین اور یہودیون سی بہی بُت پجواتی ہین جیسا کہ تفسیر ہنری و اسکاٹ مین ہی توراۃ مین اللہ نے خبر دی تہی کہ تم وہان غیر معبودون کو پوجوگے جو لکڑیان اور پتہر ہین یہہ خبر اونہین رومیون کی تہی جو جہوٹے عیسائی ہین ای فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادریو رومیون کے ذکر کے بعد اللہ تعالی اپنی تلوار کی تیز کرنیکی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ اونکی یعنی یہودیون کے دشمنون کی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور تمہیی جانتی ہو کہ رومی جو پہلی بت پرست تہی پہر جہوٹہہ موٹہہ کے عیسای ہوی اونہون نے خود بہی بت پوجی اور یہودیون سی بہی بت پجوائے پہر وہ چارسو برس بعد محمدی تلوار سی قتل ہوی یہہ سب جانتی ہو پہر کہتی ہو کہ وہ دن

ابہی نہین آیا اگی آویگا بہلا یہ کون انصاف ہی رومن کاتلک والون کی طرح بیشک تم بہی
جہوٹے عیسائی ہون انہین جو انکو سمجہکر محمدی ہوجاؤ اور سمجہو کہ بیشک یہہ خبر محمدی تلوار کی ہی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور اونکی نائبون نے روم کے جہوٹے عیسائیون کو بہی قتل کیا اور بہی جا بجا بت پرستون
اور بے ایمان یہودیون کو قتل کیا اور یہہ جو فرمایا کہ اپنے بندون کی حالت کے سبب پچہتاویگا
اسکا یہہ مطلب کہ اسرائیلیون کی تباہی اور خرابی پر رحم کریگا اور غضب سے باز آویگا اسکا ظہور یون
ہوا کہ یہودیونمین سی بہت لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسے
اور انجیل پاک پر ایمان لای اونکو اللہ نے کفر سے چہڑاکر پہر اپنی رحمت مین گہیر لیا ہر زمانہ مین
بہت سی یہودی محمدی دین مین آتیجاتے ہین اور ایمان کا مزہ پاتیجاتے ہین اللہ نے اپنی زمین پر
یعنی بیت المقدس اور ملک شام پر بہی رحم کیا محمدیون کے ہاتہون اوس پاک مسجد کو پہر بنوادیا
روم کی جہوٹی عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین اوس مسجد کی بڑی چٹیان پر کوڑا کرکٹ گوبر اور لید
اور حیض کے لتونکا ڈہیر لگا رکہا تہا محمدیون نے اوسکو پاک صاف کرکے مسجد کو بڑی رونق دی
جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوی ہین وہ بہی وہان سب محمدیون کے ساتہہ امن امان سے بستے ہین
بت پرستون کا قابو اوس پاک زمین پر چلنی نہین پاتا یہہ سب احوال اس کتاب کے آخر مین بہت
پہیلاو کے ساتہہ اویگا اگر اللہ چاہیگا حکم ہوتا ہے کہ ای قومو اللہ کے خاص گروہ کے ساتہہ یعنے
اسرائیلیون کے ساتہہ خوشی سے گاؤ اسکا یہہ مطلب کہ اوس زمانہ مین سب قومون مین ایمان پہیلیگا
تو سب قومون کے ایمانوالون کو پہلی سے حکم ہوتا ہی کہ اوسوقت سب قومون کے محمدی لوگ
محمدی اسرائیلیون کے ساتہہ ملکر اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نی بت پرستون سی اور بی ایمان یہودیون سے
اور جہوٹے عیسائیون سی اپنی خاص بندون کے خون کا بدلہ لیا اور ملک شام پر اور محمدی
اسرائیلیون پر رحم کیا یہہ بیان اور صحیفون مین بہی جابجا آیا ہی یادری لوگون کو یہہ نور ایمان کا
دکہائی نہین دیتا وہ کہتی ہین کہ ان خبرون کا ظہور جب ہوگا جب سب یہودی ہماری طرح
تین خدا ونکے قائل ہوجاوین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر قائم رہین اوسوقت معاذ اللہ
اونکی ترقی ہوگی اور ملک شام اونکو ملجاویگا جن یہودیون نے دین محمدی قبول نہین کیا وہ
اس خیال مین ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی اور انجیل دشمنی پر اور حضرت محمد صلعم کی ورقرآن کے

دشمنون پر قائم ہوجاوینگے اور ملک شام پر قبضہ کر لیونگے یہ دونو فرقے اتنا نہین سوچتے کہ اب ملک شام انکو کیونکر ملتا اور محمدیون کو اللہ نے ملک شام دیدیا یہہ کہلی نشانی دیکہتے ہین پہر محمدی دین مین نہین آتے اور ملک شام لینے کی آرزو دین بیٹہے ہین یہہ سب امیدین اونکو ڈبا دینگی [illegible] اور حضرت عیسی آکے ہین محمدی دین کو ساری جہان مین پہیلاوینگے یا [illegible] اب اوس لفظ کا مطلب صاف کہلگیا کہ وہ نبی موسی کی مانند ہوگا [illegible] حضرت موسی سے پہلی مدتون تک اسرائیلیون نے مصر کے ملک مین فرعون کے ظلم اوٹہائے [illegible] بڑی بڑی مشکل کام اونسے لیے اور لڑکون کو قتل کیا آخر اللہ تعالی نے حضرت موسی کو اس قوم مین پیدا کیا اور اونکی ہاتہون فرعون کو فوجون سمیت دریا مین ڈبا دیا اور اسرائیلیون کو اونکی غلامی سے چہڑا دیا بعد اسکے حضرت موسی نے اور بہی بہت کافرون کو قتل کیا [illegible] اسیطرح اللہ تعالی وعدہ کرتا ہے کہ جب تمپر ظلم بت پرستون کا پہونچیگا [illegible] ایک نبی موسی کی مانند جلال والا پیدا کرونگا اور اوسکی ہاتہون تمہاری دشمنون کو [illegible] اون اسرائیلیون سے ہے جو محمدی دین مین آئے اور جن اسرائیلیون نے اوسکو [illegible] قتل ہوے حضرت موسی کیوقت مین بہی جن اسرائیلیون نے گائے کا بچہڑا پوجا وہ قتل [illegible] حضرت موسی کا کہنا نمانا وہ زمین مین دہس گیا اسیواسطے آخری پیغمبر کا پتا دیکر دیدیا کہ جو کوئی اوس نبی کا کہنا نہ مانیگا مین اوسکو قوم مین نیست کرونگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر [illegible] دیکہو اللہ نے اونکو توراۃ کا مطلب سنا دیا سورہ مزمل مین فرمایا

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا

اللہ تعالی اس آیت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مکہ کی بت پرستون سے فرماتا ہے کہ ہمنے بہیجا تمہاری طرف ایک پیغام پہونچانیوالا جو گواہ ہے تمہاری اوپر جسطرح بہیجا تہا ہمنے فرعون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا پہر کہنا نمانا فرعون نے اوس پیغام پہونچانیوالیکا سو پکڑا ہمنے اوسکو پکڑنا وبال کا جسطرح توراۃ مین فرمایا تہا کہ ایک نبی موسی کی مانند بہیجونگا قرآن مین بہی فرمادیا کہ ہمنے ایسا رسول بہیجا جیسا رسول فرعون کیطرف بہیجا تہا اس [illegible] اونکو سنا دیا کہ یہہ وہی نبی ہین جنکو توراۃ مین موسی کی مانند کہا ہے فرعون نے موسی کو نمانا وہ غرق ہوا اس

نبی کی نمانے والی ہی دنیا اور عقبی دونو نمین سزا پاوینگی اور عقبی مین نبیونکی دشمنونکی سزا موجود ہی اب وہ دلیلین اور اس جگہ ہم بیان کرتے ہین جنسی صاف کھلجاویگا کہ یہہ خبر سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی کی نہین ہی ایک دلیل تو یہہ ہی کہ حضرت موسی کی بعد جو توراۃ لکھی گئی اوسکی آخر مین کسی نے حضرت موسی کی وفات کا احوال بھی لکھدیا اوسکی بعد لکھا ہی کہ ابتلک بنی اسرائیل مین موسی کی مانند کوی نبی نہین اوٹھا جس سی اللہ تعالی منھہ درمنھہ ملاقات کرتا اون سب نشانیون اور عجائب وغرائب کی بابت جنکی کرنے کے لیے فرعون کی در اوسکی سب خادمون اور اوسکی ساری سرزمین کے سامنی خداوند نی اوسی مصر کی زمین مینا بہیجا تہا اور اوس قوی ہاتہہ اور بڑی ہیبت کی سب کامون کی بابت جو موسی نی تمام بنی اسرائیل کی آگے کردکہای تفسیر ہنری اسکاٹ مین ہی کہ یہہ باب کسی نی ملادیا ہی یا حضرت یوشع نے یا حضرت شموئیل نے یا حضرت عزرائی یا کسی اور نبی نے اور شاید پچھلی آیتین اوسوقت ملای گئین جب اسرائیلی لوگ قید بابل سی چھوٹے اسکا مطلب یہہ ہی کہ حضرت موسی کی وفات کا احوال کسی نبی نے ملایا ہی مگر یہہ جو پچھلی آیتین ہین جنمین یہہ ذکر ہی کہ ابتک موسی کی مانند کوی نبی نہین ہوا اس سی یہہ مطلب نکلتا ہی کہ نبی بہت سی ہوچکی ہین مگر موسی کی مانند کوی نہین ہوا جو نبی موسی کے مانند ہوگا اونکا ابہی انتظار ہی اس بیان سی گمان جاتا ہی کہ یہہ بات قید بابل سے چہوٹنی کے بعد لکھی گئی اگر یہہ بات ہی تو حضرت عزیر علیہ السلام نی اپنی وقت تک کسی نبی کو حضرت موسی کے مانند نہین جانا اور صاف لکھدیا کہ جیسی عجائب غرائب معجزی اور بڑی زور کا فرون کو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی دکہلای اور بڑے بڑے معجزے ایمانوالون کو بھی دکہلای ویسی زبردست معجزے آجتک کسی نبی سی نہین ہوی ہماری رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس بات مین موسی کے مانند ہین کافرون کے مقابلہ مین کیسی کیسی قوی معجزی ظاہر ہوی چاند کو اللہ نے آپکی لیے دو ٹکڑے کردیا اور لڑائیون مین فرشتون کی فوجین بہیجین محمد کی جہاد کی برکت سی ایمانوالون کو کافرون کی ظلم سی نجات دی دوسری دلیل یہہ ہی کہ انجیل پاک کے جلد مین جو رسالہ اعمال کا ہی وہ رسالہ لوقا کی تصنیف ہی جنہون نی حضرت عیسی کے دیکہنی والونکی صحبت پای ہی اوس رسالہ کے تیسرے باب مین جناب لوقا لکھتی ہین کہ جناب پطرس شمعون

جو حضرت عیسی کی سب حواریونمین افضل ہین اونہون نے اسرائیلیون کو وعظ سنایا اونمین
حضرت عیسے کے آسمان سی اترنیکی خبر دی پہر فرمایا کہ ضرور ہی کہ آسمان اوسکو لئی رہی اوسوقت تک
کہ سب باتین جنکا خدا نی اپنے سب پاک نبیونکی زبانی قدیم سی ذکر کیا بحال ہووین کیونکہ موسے
نے باپ دادون کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہاری بہائیونمین سی تمہاری لئی ایک نبی میرے
مانند اوٹہاویگا اوسکی سنو سب باتونمین جو وہ تمکو کہی دیکہو جناب شمعون علیہ السلام کی بات کا
صاف مطلب یہہ ہی کہ وہ نبی جنکا توراۃ مین وعدہ ہی وہ ابہی نہین آئی ہین جب وہ ظاہر
ہونگے تب حضرت عیسی اوترینگی اسکا بیان انجیل پاک کی بشارتون کی بعد بہت پہیلاو کی
ساتہہ اویگا اگر اللہ چاہیگا توراۃ شریف کی پانچوین سورۃ کی آخر مین ہی کہ حضرت
موسی نی اپنی موت سی پہلی یون فرمایا یہوا مسینا باو زادح مسعیر لامو ہوفیع
مہر پاران واتاہ مربوث قودش میمینو اش دث لامو اف حوبب عمیم کل قدوشاو
بیادخا وہم توکو لرغلیخا یسا مدبروتیخا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین یون ترجمہ کیا ہی
کہ اللہ تعالی سینا سی آیا او سعیر سی اوٹہا اوسکی واسطی چمک نکلا پاران کی پہاڑ سی اور آیا
دس ہزارون مقدس کے ساتہہ اوسکی داہنی ہاتہہ مین آتشی شریعت ہی اونکی واسطی ہان
اوسنی محبت کی قومون سی ساری اوسکی مقدس تیری ہاتہہ مین ہین اور وہ جہکتی ہین تیرے
قدمون پہ اوٹہاتی ہین تیری باتونمین سی اور تفسیر ہنری اسکاٹ مین یون ترجمہ کیا ہی کہ ہر
ایک اونمین کا اوٹہائیگا تیری باتونمین سے تفسیر ڈایلی رچرڈ منٹ مین ہی کہ بشپ ہال کہتا ہی
کہ خدا نے چمکتی آفتاب کی طرح اپنا نور اسرائیلیون پر ڈالا اور اس بات کو شروع کیا بیابان میں
داخل ہونیکی وقت سی اور ابہی اوٹہتا گیا اونپر زمین ادوم پر سی جب وہ گذر رہی رستی بہر مین اونپر
طالع رہا اور چمک نکلا روشنی کے ساتہہ جیسے کہ دوپہر کیوقت ہوتا ہی جبکہ اوسنی اسرائیلی بزرگونکو
اپنی فیض سے بڑا حصہ دیا اور اوسنی اپنی قوم کی حفاظت کی دس ہزارون قوی فرشتون سے
جنکے روبرو اوسنی آگ مین اپنی شریعت جلال اور ہیبتناک طور سی اسرائیلیون کو دی
پائل کا قول ہی گویا کہ یہہ کہا گیا ہی کہ یہہ قوم پسندیدہ ہی جسپر اللہ کی بڑی مہربانی ہی جنکو خدا نے
بیشمار فرشتون کے گروہ کی ساتہہ ظاہر کیا جسکے ساتہہ خدا کی حضوری کی علامتین تہین اپنی

شریعت دینے لگے یعنے اور اون لوگون کو اپنی خاص عہد مین اپنی ساتھہ لی لیا جب آئے
پہاڑ سینا پہ اوسنی اونکو اپنی جلال سکے بادل سی بحفاظت تمام بطور معجزی کے عرب کے جنگل
اور بیابان کی بیابان اور ادومیہ کی کنارون سی بحفاظت تمام لے لیا شب گذر کہتا ہے کہ
دس ہزارون مقدسون سی فرشتے مراد ہین اور آتشی شریعت کہا اسلیے کہ اللہ تعالی نی آگ
مین یہہ باتین فرمائی تہین ای ایمانوالو دیکہو تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ نے جو ترجمہ کیا ہی اس سے
صاف مطلب کہلگیا ہے جو ہونیج کا لفظ ہی اسکے معنی ہین روشنی کی ساتھہ چمک نکلا یعنی جسطرح
آفتاب دوپہر کیوقت ہوتا ہی تو یہہ مطلب ہی کہ اللہ تعالی حضرت موسی کیوقت مین پہلی سینا پہاڑ
پہ ظاہر ہوا پہر ساعیر پہاڑ کی پاس جو حضرت موسی اڑتیس برس تک رہی وہان اللہ تعالی کا
ظہور اور زیادہ ہوا جیسا کہ پادری نی ترجمہ کیا ہی کہ اوٹہتا گیا اونپر جب وہ زمین ادوم پہ
یعنی ساعیر پہاڑ پرسی گذری تمام رستی مین اونپر ظاہر رہا اور اپنی احکام حضرت موسی کو بتلاتا رہا پہر
جب حضرت موسی فاران یعنی مکہ مین آئی تب تو اللہ کا ایسا ظہور ہوا جیسا ظہور آفتاب کا دوپہر
کی وقت ہوتا ہی یعنی پہر خوب طرح پر شریعت کی باتین سنائین جو توراۃ کی پانچوین سورۃ مین ہے
یہہ مطلب اس پادری نی سمجہا ہی مگر یہان ایک اور اشارہ صاف موجود ہی وہ یہہ ہی کہ ہان اونسنی
محبت کی قومون سی یہان شمیم کا لفظ ہی یہی لفظ وہان بہی تہا جہان حضرت یعقوب نے آخری پیغمبر
کی بشارت دی تہی اور فرمایا تہا کہ اوسکی پاس جمع ہونگی قومین سو یہہ بات حضرت موسی کی وقت
مین نہین ہوی حضرت موسی کی شریعت سوا اسرائیلیون کی اور قومونمین نہین پہیلی تو یہہ بات
کیونکر بنیگی کہ ہان اوسنی محبت کی قومون سی اور یہہ بات کیونکر بنیگی کہ حضرت موسی کیوقت
مین سینا پہاڑ سی اللہ آیا اور مکہ سی خوب طرح ظہور فرمایا حضرت موسی کیوقت مین تو سینا پہاڑ
پہ بڑی بڑی تجلیان ہوئین تہین پہر جب حضرت موسی مکہ مین آئی وہان پہر ویسی تجلیان نہین
ہوئین البتہ نصیحت کی باتین بہت سنائین تو یہہ اشارہ صاف اوسوقت کی طرف ہی جب مکہ
مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اللہ کا کلام اوترا اور وہ کلام ساری قومونمین پہیلایا اللہ
یہہ مطلب پادریون کو بہی سمجہادی اور اونکو محمدی بنادی آمین یہہ دونو باتین جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کیوقت مین ہوئین کہ اللہ کا کلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران مین یعنی مکہ مین

اوترا اور اللہ تعالی خوب طرح ظاہر ہوا جسطرح آفتاب دوپہر کو تمام لوگون پر ظاہر ہوتا ہی اسیطرح
اوسنی اپنی کلام کو اور ایمان کو ساری قومون مین پھیلایا اور جن لوگون نی اوس شریعت پر عمل کیا
وہ اللہ کی پیاری ہوئی پہر ہمارے آخری پیغامبر سی یون فرمایا کہ اللہ کی سب پاک بندی تیرے
ہاتہہ مین ہین اور تیری قدمون پر گرتے ہین اور تیری باتین سیکھتی ہین مطلب یہہ ہی کہ اوسوقت
ساری قومون کے واسطی ایک ہی شریعت ہوگی وہ شریعت جو مکہ مین ظاہر ہوگی ساری قومون کے
لوگ اوسی پہ عمل کرینگی اور آخری پیغامبر کی تابع ہونگی تب نجات پائینگے

اب حضرت موسی کی بعد سے حضرت داؤد کی وقت تک کا احوال آتی

اس احوال کے کہنی سی مطلب یہہ ہی کہ وہ پتی اور نشان آخری پیغمبر کے جو توراۃ مین بتلائی تھے
وہ کسی اسرائیلی پیغمبر مین نہین پائی گئے اگرچہ بت پرستون پر جہاد بہت ہوی مگر اسرائیلیونکی
سوا کسی قوم مین ایمان نہین پہیلا حضرت موسی کی بعد حضرت یوشع جو نون کی بیٹی تہی اور حضرت
موسی کی خادم تہی اونکو اللہ نی پیغمبر کیا اور اوپر اپنا کلام اوتارا اونکی احوال کی کتاب توراۃ
شریف کی جلد مین لگی ہوی ہی حضرت یوشع نی اللہ کی حکم سے کنعان کا ملک فتح کیا اور اوس
ملک کے بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت سی شہر فتح کئی اکتیس ۳۱ بادشاہون کو قتل کیا اور
بہت ملک جنکی فتح کا وعدہ تہا باقی ہی کہ حضرت یوشع کو اللہ نی دنیا سی اوٹہالیا اگر کوئی یہودی
یا نصرانی دہوکا دیوی کہ جس پیغمبر کو توراۃ مین مانند موسی کی کہا ہی وہ حضرت یوشع ہین کیونکہ
اونہون نی اسرائیلیون کی دشمنون کو قتل کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ توراۃ مین پہلی بہت طول
سی یہہ بیان ہی کہ پہلی اسرائیلی لوگ بت پرستی کرینگی پہر اونپر بت پرستون کی ہاتہون سی بڑی بڑی
مصیبتین پڑینگی اونکی بادشاہ کو اور اونکو بت پرست لوگ اپنی ملک مین پکڑ لیجائینگے اور دور سے
ایک فوج آئیگی جنکی بولی نہ سمجہی جائیگی وہ بہت بڑی ویرانیان کرینگے تب بت پرستون سے
بدلا لیا جائیگا اور سب قومون مین ایمان پہیلیگا سو حضرت یوشع سے پہلی اسرائیلیون پر وہ مصیبتین
نہین آئین اور حضرت یوشع کی جہاد کی بدولت اور قومون مین ایمان نہین پہیلا یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی
حضرت یوشع کی بعد کا احوال جس کتاب مین ہی وہ قاضیون کی کتاب کہلاتی ہی اور توراۃ کی
جلد مین لگی ہوتی ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت یوشع کی بعد اسرائیلیون نی ملک کنعان کے

بہت شہر فتح کیے مگر بعضی بعضی کافرون کو اوس ملک سی نہین نکالا بلکہ اونسی صلح کر لی اور اونسے
محصول مقرر کر لیا یہہ بات توراۃ کی برخلاف تھی تب اللہ تعالی کی طرفسی ایک فرشتہ آیا اور
پیغام اللہ کا لایا کہ مین نے تو کہا تہا کہ تم اس زمین کی رہنے والون سی عہد نہ باندہو اور اونکی قربانگاہون
جگہون کو ڈہا دو پہر تمنی میرا کہنا نہ مانا اسواسطی مین نے ٹہرا لیا کہ مین اونکو تمہاری آگی سی دفع
نکرونگا بلکہ وہ تمہاری پسلیون کے کانٹے اور اونکی معبود تمہاری لیی پہندی ہونگی یعنی تم
[illegible] کرتا ہو جاؤگی اونکی صحبت کا اثر ہو جائیگا کیونکہ اونکو نہ نکالنی کا یہہ نتیجہ ہوگا
اسرائیلی [illegible] بات [illegible] چلاکی ہوئی جب تک حضرت یوشع کی دیکہنے والی لوگ زندہ
رہی تب تک اسرائیلی لوگ اللہ کی بندگی کرتے رہی جب وہ لوگ مر چکی اونکی بعد اور
لوگ پیدا ہوئی اونہون نی اللہ کو نہ پہچانا اور اوس ملک کی بت پرستونکی دیکہا دیکہی بعل کی
اور عستارات کو پوجنی لگی تب اللہ کا غضب اسرائیلیون پر بہڑکا اور اللہ تعالی نی آس پاس کی قومون کو
اونپر غالب کر دیا دشمنون نے اونکو لوٹنا شروع کیا پہر اللہ تعالی نے قاضیون کو کہڑا کیا اونہون نی اونکو
دشمنون کے ہاتہ سی چہڑایا مگر اونہون نی قاضیون کی کہنی سی بت پوجنا نہ چہوڑا جب تک قاضی جیتا رہا
تب تک اونکو دشمنون سی چہڑاتا رہا جب قاضی مر گیا پہر وہ بت پوجنی لگی اونہون نی بت پرستون کی
بیٹیون سی نکاح کیئ اور اپنی بیٹیان اونکی بیٹون کو دین اور اونکی بتون کو پوجا تب اللہ نے
اسرائیلیون کو کوشن رشعتایم بادشاہ کی قبضہ مین کر دیا آٹہہ برس تک اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اسرائیلیون
نے اللہ سی فریاد کی اللہ تعالی نے عتنی ایل کو جو قنز کا بیٹا تہا اونکی نجات کی لیی اوٹہایا اور وہ اسرائیل
کا حاکم ہوا اور لڑائی کے لیے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس زمین مین چالیس برس تک
چین رہا بعد اسکے عتنی ایل مر گیا پہر اسرائیلیون نے گناہ کیے پہر اللہ تعالی نی موآب کی بادشاہ عجلون
کو اونپر غالب کر دیا اوسنی اونہین مارا اور کہجورون کا شہر لیلیا اسرائیلی لوگ اٹہارہ برس تک
اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اللہ تعالی سی اسرائیلیون نی فریاد کی اللہ تعالی نے ایہود کو جو جیرا کا
بیٹا تہا اونکی چہڑانیکے لیے اوٹہایا اسرائیلیون نے اوسکی بدولت عجلون کی لیے تحفہ بہیجا ایہود جاکر
دہوکا دیکر عجلون کو قتل کر کے چلا آیا اور موآب کی دس ہزار مرد کی قریب قتل کیے اور موآب
اسرائیلیون کے قابو مین آیا اوس زمین مین اسی برس امن رہا بعد اسکی شمجر جو عنات کا بیٹا تہا

کہڑا ہوا اور اوسنی فلستی چہ سو مرد ماری اور اوسنی ہی اسرائیلیون کو نجات دی اور جب
اہود مر گیا اسرائیلی لوگ پہر گناہ کرنے لگے اللہ تعالی نے اونکو کنعان کی بادشاہ یابین کی ہاتہہ مین سونپا
اوسنی بیس برس تک اسرائیلیون کو ستایا پہر اسرائیلیون نی اللہ سی فریاد کی اوسوقت لفیدوت
کی بی بی دبورہ نبیہ اسرائیلیون کے حاکم تہی اونکے پاس فیصلی کو گئی اوسنی برق کو جو ابی نعم کا
بیٹا تہا بلا بہیجا اور دونو ملکر دس ہزار مرد ساتہہ لیکر گئے اور ساری لشکر کو تلوار سے شکست دے
بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ بہت زور پکڑ چلے زمین پر چالیس برس امن رہا پہر اسرائیلیون نے
گناہ کیے تب اللہ تعالی نی اونکو سات برس تک مدیانیون کی ہاتہہ مین سپرد کیا مدیانی اور عمالیقی اور
پورب کے لوگ ٹڈیون کی دل کی طرح آتی تہی اور کہیتیون کو برباد کر جاتی تہی ایک ذرہ خوراک
نہین دیتے تہے پہر اسرائیلیون نے اللہ سی فریاد کی تب اللہ نی حضرت جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور
اونکو حکم کیا کہ جا تو اسرائیلیون کو مدیانیونکی ہاتہہ سی نجات دیگا حضرت جدعون نے اپنی باپ یوآس کا
بتخانہ جسمین بعل کی قربانی ہوتی تہی رات کو ڈہا دیا جب دن کو خبر ہوی تو لوگون نی اونکی باپ سے
کہا کہ اپنی بیٹی کو نکال کہ قتل کیا جاوے تو یوآس نے کہا تم بعل کیطرفسی جہگڑتے ہو اور اوسی بچایا چاہتی ہو
جو کوی اوسکی طرفسی جہگڑا کری سو آج ہی صبح کو مارا جاوی اگر وہ خدا ہی تو آپ ہی اپنے لیے جہگڑی
پہر حضرت جدعون نی تین سو آدمیون سی مدیانیون کو بہگا دیا اور دو سردار غراب اور ذیب کا
سر حضرت جدعون کی پاس آیا پہر حضرت جدعون نی زبح اور ضلمنع دو مدیانی بادشاہ کی لشکر
کو مارا اور اون دونو کو پکڑ کر قتل کیا پہر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور اونکی لونڈی کا
بیٹا ابی ملک اپنی اونہتر بہائیونکو قتل کر کے سکم کا بادشاہ بنا اور اوسکا ایک بہای یوتام بچ رہا تہا
اوسنے اوسی بددعا دی آخر کو ابی ملک کسی قلعہ سی لڑنے گیا تہا ایک عورت نے چکی کی پاٹ کا
ٹکڑا اوسکی سر پر ڈالدیا اوسکی کہوپری چور ہو گئی اوسنی اپنی ایک جوان سی کہا مجہی تلوار سی مار
اوسنے تلوار ہونکی وہ مر گیا اوسکے بعد تولع جو فوآہ کا بیٹا تہا اسرائیلیون کو نجات دینی اوٹہا
اوسنی تیئیس برس حکومت کی اور مر گیا بعد اوسکی جلعادی یائیر اوٹہا اوسنی بائیس برس ونپر حکومت
کی جب وہ مر گیا تب پہر اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگی اور اونہون نی بعلیم اور عستارات اور ارام
کی بتون اور صیدا کی بتون اور موآبیون اور عمونیون کے سوا فلستیونکی بتون کو پوجا اور خدا کو

چھوڑ دیا تب اللہ تعالی نی فلستیون اور بنی عمون کی ہاتہو مین اونہین کر دیا اور اونہون نے
اوس سال سے لیکے ساری اسرائیلیون کو جو اردن کے پار عمونیونکی زمین مین اور جلعاد مین تہی
اٹہارہ برس تک شدت سے دکہ دیا اور بہت تنگ کیا اور عمونیون نے اردن کے پار ہو کی یہودا اور
بن یامین اور افرائیم کے گہرانے سے جنگ کی یہانتک کہ اسرائیلی بہت تنگ آی تب اسرائیلیون
نے اللہ تعالی سے فریاد کی اور بتونکو پہینکدیا افتاح ایک شخص بڑا بہادر تہا اوسکو ساتہ لیا
اور عمونیونکو شکست دی پہر بنے افرائیم جو اسرائیلیونکا ایک فرقہ تہا لڑنے نکلا افتاح نے
اونمین سے بیالیس ہزار قتل کئی افتاح نے چہ برس حکومت کی پہر مر گیا اوسکی بعد ابصان بیت لحمی
اسرائیلیونکا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پہر مر گیا اوسکی بعد زبولونی ایلون حاکم ہوا وہ
دس برس حاکم رہا پہر مر گیا پہر عبدون نی آٹہ برس حکومت کی اور مر گیا پہر اسرائیلیون نے
بدکاری کی اللہ تعالی نے اونکو چالیس برس تک فلستیون کی ہاتہہ مین کر دیا اور دان کی گہرانے مین
منوح نام ایک شخص تہا اوسکی شمسون بہادر پیدا ہوا اوسنی فلسطیون سے بڑی بڑی زورکشی وہ بیس
برس اسرائیلیونکا قاضی رہا آخر اوسنی بد دعا دی کہ مجہی فلسطیونکی ساتہ مرنا قبول ہی بہت سے
فلسطی مکانمین دب کر مر گئی اونکے ساتہ وہ بہی مر گیا پہر اسرائیلیونکی بعضی لوگون نی بت پوجے
مدت تک اونمین کوی بادشاہ نہو جسنی جو چاہا سو کیا راعوث کی احوال کی کتاب جو توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قاضیون کی ریاست کیوقت مین یہودا کی بیت لحم
سی ایک شخص جسکا نام الی ملک تہا اپنی بیوی اور دو بیٹون سمیت موآب کی ملک مین چلا گیا
اوسکے بیٹون نے دو موابی بیویان کین ایک کا نام عرفہ دوسری کا نام راعوث پہر دونو شخص مر گئی
جب اونکی مان وہان سی چلی اوسکی ایک بہو نی جسکا نام راعوث تہا اوسکا ساتہ نچہوڑا اور کہا
جہان تو رہیگی وہان مین رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہی غرض راعوث
بیت لحم مین آی اور الی ملک کا ایک رشتہ دار تہا اوسکا نام بوعز تہا اوسنی راعوث سی نکاح کیا
اوسکی لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام عابد کہا وہ یسّی کا باپ تہا اور یسّی حضرت داؤد علیہ السلام کی
باپ ہین اب حضرت شموئیل علیہ السلام کی حال کی کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہی اوسکا خلاصہ
یہ ہی کہ جب حضرت شموئیل پیغمبر ہوئی تو اسرائیلی لوگ فلستیون سی لڑنے نکلی اور اسرائیلیون نے

شکست کھائی پھر اسرائیلیون نے اللہ تعالی کی عہدنامہ کا صندوق لشکر مین بھیجا فلستیون نے انکو
تیس ہزار اسرائیلیون کو مارا اور اللہ تعالی کا صندوق لوٹ لیگئی اور اوسکو لیجا کر اپنی تبخانہ مین
رکھا اوس شہر کی لوگ بہت مرگئے اوس صندوق کو دوسرے شہر مین لے گئے
وہان بھی سب لوگ مرگئی آخر اوس صندوق کو رتھ پر لاد کی چھوڑ دیا گائین سیدھی اسرائیلیون
تک چلی آئین پھر لکھا ہی کہ اونہون نی صندوق کو یعریم بستی مین بھیجا بیس برس تک وہان کھڑا رہا
اور ساری اسرائیلیون نی اللہ کی سامنی فریاد کی حضرت شموئیل نی اسرائیل کی ساری گھرانی کو کہا کہ
اگر تم اپنی دلون سی اللہ تعالی کیطرف پھرو تو اون اجنبی معبودون کو اور عستارات کو اپنی بیچمین سے
نکال دیکھو اور اللہ سی دل لگاؤ اور اوسی اکیلی کو پوجو کہ وہ فلستیون کی ہاتھہ سی تمہین نجات بخشیگا اور
اسرائیلیون نے بعلین اور عستارات کو نکال پھینکا اور اکیلے اللہ کو پوجنی لگی اور حضرت شموئیل نی دعا
مانگی فلسطی لڑنیکو آئی اللہ نی اسرائیلیون کو فلسطیون پر فتح دی اور فلسطیون نے اسرائیل کی سرحد کیطرف
پھر منھہ نکیا اور حضرت شموئیل کی ساری زمانہ تک فلسطی عاجز رہی اور وہ بستیان جو فلسطیون نے
اسرائیلیون سی لی لین تہین عقرون سی لیکی جات تک اور اونکی نواحی کی گانو اسرائیلیون کو پھر ملے
اور جب حضرت شموئیل بوڑھی ہوی اسرائیلیون نی کہا ہماری لئی ایک بادشاہ مقرر کر دیجی وہ
ہماری عدالت کری اور ہماری لئی قتال کرے حضرت شموئیل نی اللہ کی حکم سی طالوت کو بادشاہ کیا
جسکا قصہ اللہ تعالی نی سورہ بقر مین بیان فرمایا ہی یہہ طالوت بنیامین کے نسل مین تہا طالوت کا نام اوس کتاب
مین شاول لکھا ہی شاول اور طالوت دونو کی معنی ہین لنبا مولانا جلال الدین سیوطی نی تفسیر
در منثور مین ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سی وہب ابن منبہ کی زبانی طالوت کا قصہ لکھا ہی
اوسمین یہہ بھی ہی کہ طالوت کا نام سریانی مین شاول ہی جب طالوت کی بادشاہی کی دو برس گذرے
تب اوسنی تین ہزار اسرائیلی اپنی لیے چنے اور فلستیونکی چوکیدارون کو جو جبعہ مین تھی مارا فلسطی
لڑنیکو نکلی تیس ہزار اونکی رتھین تہین اور چھ ہزار سوار اور بہت سی لوگ ایسے جیسے دریا کے
کنارے کی ریت اللہ نی اسرائیلیونکو بڑی فتح دی اور طالوت نی اسرائیلیونکا ملک اپنی قبضہ مین کیا
اور ہر طرف اپنی دشمنون سی موابیون مین اور عمونیون کے ملک مین اور ادوم مین اور صوبہ کے
ملکون مین اور فلسطیون کی ملک مین لڑا کیا اور عمالیقیون سے جا لڑا اور اسرائیلیون کو اونکے

دشمنوں کی ہاتھ سی چھڑایا پہر حضرت شمویل نے اللہ کی حکم سی حضرت داؤد پر تیل ملا اور وہہ کے
روح یعنی اللہ کا فرشتہ یا فیض اوس دن سی ہمیشہ تک داؤد علیہ السلام پر اوترتا رہا حضرت
داؤد اپنی سب بہائیوں مین چھوٹے تھے اور بہت خوبصورت تہی طالوت کا فلسطیون سے سخت
مقابلہ رہا فلستیونکی لڑائیمین جالوت ایک بڑا پہلوان بہادر ایسا نکلا کہ اوس سی سب ڈر گئی کوئی
اوسکا سامنا نکر سکا حضرت داؤد اون دنونمین لڑکے تہی آپنے اللہ کی قدرت سی جالوت کو قتل
کیا فلسطی بہاگی اسرائیلیون نے اونہین رگیدا اور خوب مارا اور لوٹا حضرت داود جالوت کا سر لیکے
یروشالم مین آی اور حضرت داؤد کی عقلمندیان دیکہہ دیکہکر طالوت دشمن ہوگیا اوسکو اندیشہ
ہوا کہ ایسا نہو یہی میری بعد بادشاہ ہوجاوین بگر سب اسرائیلی حضرت داود سی محبت رکہتی تھے
اور طالوت کا بیٹا یونتن آپ کو جان سی زیادہ عزیز رکہتا تہا اور طالوت کی بیٹی میکل جو حضرت
داؤد کی نکاح مین تھی آپ سے بہت محبت رکہتی تھی طالوت نی کئی بار حضرت داود کی قتل کا ارادہ کیا
اللہ تعالی نے ہر دفعہ بچا لیا آخر حضرت داود اوسکی پاس سی چلی آئی اور عدولام کی مغاری مین
گئی وہان آپ کی بہائی اور آپکے باپ کا سارا گہرانا اور ساری محتاج اور مصیبت زدی جمع ہوئے
حضرت داود اونکی سردار ہوئی اونکی ساتہہ قریب چار سو آدمی کی ہوگئی اور طالوت کو یہہ خبر پہونچی
حضرت داود کو خبر ہوئی کہ فلسطی قعیلہ سی لڑتے ہین اور کہلیانون کو لوٹتے ہین اللہ تعالی نے حضرت
داؤد سی فرمایا اوتہہ قعیلہ کو اوتر جا مین فلسطیونکو تیری قابو مین کردونگا آپنے اللہ کی حکم سی اونکے
ساتہہ جنگ کی طالوت کو خبر پہونچی اوسنے قعیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چہہ سو آدمی کے
ساتہہ وہانسے چلے گئے اور بیابان کے بیچمین مضبوط مقامونمین رہنا اختیار کیا اور دشت زیف
مین ایک پہاڑ کی بیچ رہی طالوت قتل کے ارادہ پر چلا یہانتک کہ ایکمقام مین آپکو رفیقون سمیت
گہیر لیا اوسوقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنی تئین پہونچا فلستیون نے
ساری زمین پر حملہ کیا طالوت حضرت داؤد کو چہوڑکر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد عین جدی کے
کی بیچ مضبوط مقامونمین آٹھہرے طالوت پہر آیا ایک مقام مین غار کی اندر فراغت کرنے کو گیا
اوسوقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹھی تھے آپنے اوسکی طالوت کی چادر کا کونا چپکی سے
کاٹ لیا اور پہر طالوت کو پکارا اور فرمایا کہ یہہ اگر ... کوئی یا قوت پر کان دہرتا ہی جو کہتی ہین

کر داود تیرا بد خواہ ہی دیکھہ آج کی دن تونے اپنی آنکہ دیکھا کہ اللہ نے تجھی میری قابو مین کر دیا اور کتنون نے مجھی کہا کہ تجھی مار لون پہر مین نے کہا اپنی مالک پر ہاتہہ نہ چلاونگا کہ اللہ کا مسیح ہے یعنی اللہ نی اوسکو بادشاہ کیا ہی ای میری باپ دیکہہ تیری چادر کا کونا میری ہاتہہ مین ہی جب مین نے تیری چادر کا کونا کاٹ لیا تو تجھی مار نہ ڈالا دیکہہ میری دلمین کسیطرحکی برای نہین اور مین نے تیرا کچہہ قصور نہین کیا اور تو مجھی ہلاک کیا چاہتا ہی اللہ میرا تیرا انصاف کرے اور اللہ تعالی تجہسے میرا بدلہ لیوی پہ میرا ہاتہہ تجہہ پر نہ اوٹہیگا طالوت بولا میری بیٹے داود یہہ تیری آواز ہی اور بلند آواز سے رویا اور کہا تو مجہسی زیادہ سچا ہی تو نی مجھی اچہا بدلہ دیا اور مین نے تجھی برا بدلا دیا اللہ تجکو اچہا بدلہ دے اب مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا کر کہہ کہ مین تیری بعد تیری نسل کو ہلاک نکرونگا حضرت داود نے قسم کہای اور طالوت چلا گیا حضرت داود اور اونکی لوگ پناہ کی جگہ جا بیٹہے اور حضرت شمویل علیہ السلام مر گئی اور زیف کی لوگ جبعہ مین طالوت پاس آی اور بولی کہ داود حکیلہ کی پہاڑ مین چہپا ہوا ہی طالوت پہر آیا حضرت داود اوسکے سوتے مین اوسکی پاس آی اوسکا نیزہ سرہانے رکہا تہا حضرت داود نی نیزہ اوٹہا لیا اور چلی آی اور پہاڑ پر سی اوسکے ایک رفیق کو پکارا جب طالوت کو خبر ہوی تب حضرت داود نی کہا کیون میرا دشمن ہوا ہی مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے طالوت نی کہا ای میرے بیٹے داود پہر آ کہ مین تجھی پہر نہ ستاونگا مین نے حماقت اور نہایت بڑی خطا کی حضرت داود نی فرمایا یہہ تیرا نیزہ ہی سو بہادرونمین سی ایک آوی کہ اوسی لیجاوی طالوت بولا تو مبارک ہی ای میری بیٹی داود تو بڑی بڑی کام بہی کریگا اور تو فتحمند بہی ہوگا پہر حضرت داود چلی گئے اور طالوت اپنی مکان کو پہرا پہر حضرت داود نی کہا کہ طالوت مجھی ایکدن ہلاک کریگا بہتر یہہ ہے کہ فلسطیونکی ملک مین جا رہون آپ چہہ سو جوانون کو لیکر جات کی بادشاہ معوک کی بیٹی اکیس کیطرف گذری اکیس نے شہر صقلغ آپ کو دیدیا آپ نی اپنی لوگون کو لیکی جسور اور جرزی اور عمالیق کے لوگونپر حملہ کیا کہ وی جسور کی سرحد سی مصر کی سوانی تک قدیم سی بستی تہی آپنے اونکی زمین کو ویران کیا اوسکی زن و مرد کو جیتا نچہوڑا پہر اکیس پاس تشریف لای پہر حضرت داود اپنی شہر صقلغ سے باہر گئے تہے کہ عمالیقی صقلغ پر چڑہ آی اونہون نی صقلغ کو لوٹا اور آگ سی پہونکدیا اور عورتونکو قید کیا جب حضرت داود شہر مین آی ایکو اوسدن اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ اونکا پیچہا کر کہ تو یقینا

اونتک پہونچیگا اور بیشک اونسی چہڑا لویگا آپ نی چہہ سو جوان ساتہہ لیئی اور جاکر اون سبکو قتل کیا چار سو اونمین کی بہاگ نکلی حضرت داود صقلغ مین آی اور فلسطی جو تہی وہ اسرائیلیو نسے لڑتے تہے اور اسرائیلی بہاگی اور فلستیون نے طالوت کو اور اوسکی بیٹون کو قتل کیا کتنی اسرائیلی بستیان چہوڑکر بہاگ نکلی اور فلسطی آی اور وہان بسی حضرت داؤد کو یہہ خبر پہونچی آپنے طالوت کا اور اوسکی بیٹون کا بہت غم کیا تفسیر معالم التنزیل مین ایک بڑی روایت لکہی ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ آخر کو طالوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت اوسکو ملی جو اسمٰد کا بہت بڑا نام جانتی تہی وہ اوسکو حضرت شموئیل کی قبر پر لیگئی اور وہان اوسنی دعا کی پہر اوسنی حضرت شموئیل کو پکارا آپ قبر سی نکلی طالوت نے پوچہا کہ میری لئی توبہ ہی آپنے فرمایا کہ بادشاہی چہوڑدی اور تو اور تیری بیٹی اسمٰد کی راہ مین لڑین پہر تیری بیٹی تیری سامنی قتل ہون پہر تو لڑے یہانتک کہ قتل کیا جاوی طالوت نے ایسا ہی کیا پہلی اوسکی بیٹی لڑکر قتل ہوی پہر وہ لڑا اور قتل ہوا اور لوگون نی حضرت داود کو اپنا بادشاہ کیا حضرت داؤد کی دوالکی کتاب مین ہے کہ اسمٰد تعالی نی حضرت داود کو حکم کیا کہ حبرون کو جا آپ حبرون کو گئی قوم یہود آئی آکر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہود کے بادشاہ ہون اور طالوت کا بیٹا ایش بوشت باقی اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس بادشاہت کی اور حضرت داود نی حبرون مین بنی یہودا پر سات برس چہہ مہینی حکومت کی ایش بوشت کی لشکر حضرت داود کی لشکر سی لڑی اونہون نے شکست کہای ایک مدت تک دونو گہرانونمین جنگ رہی حضرت داود دن بدن زور پکڑتے گئے اور طالوت کا گہرانا سست ہوتا گیا اون لوگونمین کا ایک شخص پوشیدہ حضرت داود سی ملگیا اور اوسنی اسرائیلونسی کہا کہ اسمٰد تعالی نی داود کی حق مین فرمایا ہے کہ مین اپنے بندے داود کی معرفت سے اپنی لوگون اسرائیل کو فلسطیونکی ہاتہہ سی اور اونکی سب دشمنونکے ہاتہہ سی چہڑاونگا آخر کو ایش بوشت کو اوسکی ایک دشمن نی قتل کیا اور اسرائیلیونکی سارے قبیلے حبرون مین حضرت داؤد پاس آی اونہون نی اپ کی سر پر تیل ملا کہ آپ اسرائیلیونکی بادشاہ ہوے آپ جب سلطنت کرنے لگے جب تیس برس کی تہے اور چالیس برس آپنے سلطنت کی حبرون مین سات برس چہہ مہینی یہودا پر بادشاہت کی اور یروشلم مین ساری اسرائیلیون اور یہودا پر تینتیس برس اور اپ اپنی لوگون سمیت یروشلم کی یبوسیونکی پاس گئی جو اوس زمین مین بستی تہے

اونہون نی کہا جبتک تو اندہونکو اور لنگڑونکو نہ مار لیگا یہان نہ آنی پاویگا اونہون نی جاتا کہ داؤد یہان نہ آسکیگا لیکن حضرت داؤد نی صیہون کی گڑہی پکڑی اور وہی داؤد کا شہر ہوا اور داؤد نے اوسدن کہا کہ جو کوئی پرنالی تک پہونچی اور یبوسیون اور لنگڑون اور اندہونکو جو داؤد کے جانی دشمن ہین ماری تو وہی لشکر کا سردار ہوگا اور حضرت داؤد گڑہی مین رہی اور آپنے اوسکا نام داؤد کا شہر رکہا اور آپنے ملو کی گرد اگرد اور اوسکی اندر گہر بنائی تب صور کی بادشاہ حیرام نے سرو کی لکڑی اور بڑہئی اور سنگتراش ایلچیونکی ساتہ حضرت داؤد کی پاس بہیجے اونہون نے آپ کے لیے محل بنایا اور فلسطی جسوقت آئی اسد تعالی نے آپ سی فرمایا کہ جا کہ مین بیشک فلسطیونکو تیرے ہاتہہ مین کر دونگا آپ بعل پرصیم مین آئی وہان اونہین مار ا فلسطی اپنی بت چہوڑ گئی آپنے بتونکو جلا دیا فلسطی پہر چڑہے پہر آپنے اسد کی حکم سی جبعہ لیکر جزر کی مدخل تک اونہین قتل کیا پہر حضرت داؤد اسد کی صندوق کو ابی نداب کی گہرسے جو جبعہ مین تہا نکال لائی اور جاتی عابد ادوم کے گہر مین تین مہینہ تک رہا پہر حضرت داؤد اپنی شہر مین لای اور اوسکو خیمہ مین رکہا اور اوس صندوق کے خادم مقرر کئی کہ اسد کا ذکر اور شکر اور تعریف کرین اور اونکو یہہ گیت دیا جو تواریخ کی پہلی کتاب کی سولہوین باب مین لکہا ہی اوسکا اول ایک سو پانچوین زبور مین ہی اور اوسکی اور باتین جابجا زبور مین ہین پہر حضرت داؤد کی حالکی کتاب سی لکہا جاتا ہی کہ حضرت داؤد نے فلسطیونکو مارا اور اونکو عاجز کیا اور مواب کو مارا اور کتنونکی جان بخشی کی سو موابی آپ کی غلام ہوئے اور تحفی لای اور حضرت داؤد نی صوبہ کی بادشاہ رحوب کی بیٹی ہددعزر کو بہی مار لیا جب وہ نہر فرات تک قبضہ کرنے گیا اور اوسمین سی بہتونکو قید کر لیا اور جبکہ دمشق کی ارامی صوبہ کی بادشاہ ہددعزر کی کمک کو آئی تو حضرت داؤد نے انکی بائیس ہزار قتل کئے اور ارام دمشق مین چوکیان بٹہلائین سو ارامی بہی حضرت داؤد کے غلام ہوی اور تحفی لای حضرت داؤد یروشلم مین آئی حماۃ کی بادشاہ توعی نی آپ کو فتح کی مبارکباد کہلا بہیجی اور حضرت داؤد اٹہارہ ہزار ارامی آدمی نمک کی نشیب مین مار کی پلٹ آئے اور بڑا نام نکالا اور ادوم مین چوکیان مقرر کین اور ساری ادومی آپ کی غلام ہوی اور آپ ساری اسرائیل کے بادشاہ ہوی بعد اسکی بنی عمون اور ارامی ملکر لڑنے آئے اونہون نی شکست کہائی پہر ارامی جمع ہوکر حلام مین آئی حضرت داؤد اسرائیلیونکو لیکی اردن پار اوتری اور حلام تک آئے

اللہ نے وہان بہی حضرت داود کو فتح دی ارامیون نے صلح کی اور خدمت کی اور پہر
بنی عمونکی کمک کا ارادہ نکیا حضرت داود نی پہر بنی عمون کو قتل کیا اور ربہ شہر لیلیا اور اونکا
مال لوٹا اور اون لوگونسی محنت لی اور بنی عمون کی ساری شہرون سی یہہ کچہ کیا پہر آپ لشکر سمیت
یروشلم کو پھری پہر ابی سلوم جو حضرت داود کا بیٹا تہا اسرائیلیونکو اپنی ساتہہ متفق کرکے بادشاہ
بن بیٹھا اور حضرت داود سی لڑا افرائیم کی بنمین لڑائی ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داود کی لشکر سے
ماری پڑے بیس ہزار کٹ گئی تمام ملک مین جابجا قتال ہوا ابی سلوم مارا گیا حضرت داود نی سنکر
بہت غم کیا ساری اسرائیلیون نے آپ کو چہوڑ دیا سبع بن بکری کی تابعدار ہوی مگر بنی یہودا آپکی
تابعدار رہے آپ نی لشکر بھیجا سبع کا سر کاٹا گیا اور فلسطی اسرائیلیونسی پہر لڑے حضرت داود نے
اونپر فتح پائی پہر تین بار اونسے لڑائی ہوی حضرت داود کو اللہ نی جسدن اونکی ساری دشمنونسے
اور طالوت کی ہاتہہ سی نجات دی اللہ تعالی کے آگے یہہ گیت کہا خداوند میرا پہاڑ اور میری پناہ
اور میرا چہڑانیوالا ہی پہر حضرت داود نی اپنی بیٹی حضرت سلیمان کو اپنا قائم مقام کیا اور آپ نے
دنیاسی انتقال کیا ای ایمانوالو غور کرو اس احوال کی لکہنی مین بہت بڑا مطلب یہہ ہی کہ وہ جو
بڑی عدالت کا وعدہ توراۃ شریف مین ہوا ہی وہ عدالت حضرت داود کی زمانہ تک نہین ہوئے
اگر پادری لوگ دہوکا دین اور کہین کہ اسرائیل کے دشمنون سی اللہ تعالی نے بہت بدلہ لیا اور
اونکو تلوار سی مارا وعدہ توراۃ کا پورا ہوچکا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو جو مصیبتین اسرائیلیون پر
بت پرستونکی ہاتہہ سی پڑنیوالی تہین جنکی خبر توراۃ مین تہی وہ مصیبتین ابہی بہت سی باقی تہین توراۃ کی
پانچوین سورتکی اٹہائیسوین باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی تمکو اور تمہاری بادشاہ کو اوس قوم تک لیجاویگا جس سے
تم اور تمہاری باپ دادی واقف نتہی اور وہان تم غیر معبودونکو پوجوگی جو لکڑیان اور پتہر ہین
آگی بڑہکر لکہا ہی کہ اللہ تعالی ایک گروہ دور سی اور زمین کی انتہا سی ایسے جلد جیسی عقاب اوڑتا ہی
تجہپر چڑہا لاویگا وہ ایک قسم ہوگی جسکی زبان تو نہ سمجہیگا اوس گروہ کی خونخوار چہری ہونگے جو نہ بوڑہی کا
ادب نہ جوان پر کرم کرینگی سو ان دونو مصیبتون کا ظہور حضرت داود کی مدتون بعد ہوا حضرت
ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشلم پر چڑہ آیا اور یہویکین بادشاہ کو
پکڑ لیگیا پہر کئی برس بعد صدقیا بادشاہ کو اور اسرائیلیون کو پکڑ لیگیا کچہ کنگالون کو چہوڑ دیا

کتاب اخبار الایام جو توراۃ کی جلد مین ہی اوسکے چھبیسوین[۲۶] باب مین ہی کہ جوانون کو تلوار سی مار ڈالا
اور کنوارون اور کنواریون اور بوڑھون اور بوڑھیون پر رحم نکیا جو تلوار سی بچی اونہین بابل مین
لے گیا اور پادری طامس سکاٹ نی لکھا ہی کہ وہ قوم جو عقاب کی طرح دور ملک سی آی وہ رومی لوگ
ہین جنھون نے حضرت عیسی کی بعد بیت المقدس کو غارت کیا اب ہم کہتی ہین کہ اسکے بعد توراۃ شریف
مین بہت بڑی عدالت کی خبر ہی تو وہ عدالت بیشک محمدی عدالت ہی اب سنو کہ حضرت
داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور کتاب دی ساری زبور مین اول
سی آخر تک جا بجا عدالت کا وعدہ ہی زبور شریف مین دو طرح کی باتین ہین اللہ تعالی کہین حضرت
داؤد کو دعائین سکھلاتا ہی کہین آیندہ کی خبرین سناتا ہی دعائین اکثر اس مضمون کی ہین کہ یا اللہ
منکرون نی ایمانوالون پر بہت ظلم توڑا ہی انکو جلد فنا کر ان سی جلد بدلہ لی پیش خبریان اکثر اس
مضمون کی ہین کہ خاطر جمع رکھو دیکھو اللہ تعالی مظلومونکی داد دیگا ظالمون کو فنا کریگا دوسرا
پتا جو توراۃ مین ہی کہ ایک گروہ ہوا اوسکی قوم کی ساتھ خوشی گا وہ اس پتی کا بیان زبور مین خوب صاف
دکھا دیا جا بجا سنا دیا کہ ساری زمین مین اللہ کا دین پھیل جائیگا سب جگہ اللہ کو سجدہ ہوگا تیسرا پتا جسکا
توراۃ مین اشارہ تہا کہ جس نبی کے ہاتھ سی یہہ عدالت ہوگی وہ اسرائیلیونمین سی نہین ہی یہہ پتا بھی اور
پتونکی ساتھ زبور شریف مین موجود ہی یہہ کتاب اسی مطلب کے کھولنی کے لیے اوتری ہی زبور شریف
کی ڈیڑھ سو سورتین ہین ہر سورۃ ایک زبور کہلاتی ہی دوسری زبور مین اللہ فرماتا ہی قومین کسلئے
جوش مین ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کی بادشاہ سامنا کرتے ہین اور سردار اللہ کے
اور اوسکے مسیح کے مقابل منصوبے باندھتے ہین کہ آو ہم اونکے بند کھول ڈالین اور اونکی رسی
اپنی سی توڑ پھینکین پادری طامس سکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور کا مطلب یہہ ہی کہ حضرت داؤد بادشاہ
ہوے اور اونکے دشمن جو اسرائیلیونمین اور آس پاس کی قومونمین تہی جو اونکی بادشاہی کو روکتی تہی
اونپر اونکو فتح ہوگی لیکن ظاہر یون ہی کہ یہہ پیش خبری حضرت عیسے کی ہی اور حواریون نی بار بار
ذکر کیا ہی کہ یہودیون اور بت پرستون نے اور حاکمون نی اور لوگون نی حضرت عیسے کا مقابلہ کیا
اور سولی چڑہایا اب ہم کہتی ہین کہ اس جگہ پر یہہ بات یاد رکھنا چاہئی کہ مسیح اگرچہ حضرت عیسی کا
خطاب ہی مگر اللہ کے کلام مین اور نبیون کے حق مین بھی آیا ہی تو اسیوین زبور مین اللہ تعالی

فرماتا ہی مین نے اپنی بندی داود کو پایا مین نے اوسکو اپنی برکت والی تیل سی مسیح کیا اس آیت سی معلوم ہوا کہ مسیح کے معنے ہین ہاتھہ پھیرا ہوا حضرت شموئیل کی احوال کی کتاب کی سولھوین باب مین ہی کہ حضرت شمویل نے تیل کا سینگھہ لیا اور حضرت داود کو ممسوح کیا اللہ تعالی کا حکم حضرت شمویل کو یون ہوا تھا کہ اپنی سینگھہ مین تیل بھر اور جا مین تجھی یسّی پاس بھیجتا ہون کہ مین نے اوسکی بیٹون مین سی ایک کو بادشاہ مقرر کیا آخر حضرت شمویل آئی جب حضرت داود کو دیکھا اللہ تعالی نی فرمایا اوٹھہ اور اوسے ممسوح کر آپنے اونکو ممسوح کیا اور اللہ تعالی کی روح یعنی اوسکا کلام یا اوسکا فیض اوس دن سے ہمیشہ تک داود پر اوترتا رہا اب سمجھو کہ مسیح کی معنی یہہ ہین کہ اللہ نی جسپر رحمت کا ہاتھہ پھیر کر اوسکو پیغمبر کیا یا بادشاہ کیا اوسکو مسیح کہتی ہین کتاب شمویل کے چوبیسوین باب مین ہی کہ حضرت داود نے طالوت بادشاہ کی حق مین کہا خداوند یہہ نکرے کہ مین اپنی صاحب پر جو خداوند کا مسیح ہی دست درازی کرون کہ وہ خداوند کا مسیح ہی دیکھو یہان بادشاہ کو مسیح کیا اس کتاب کی دسوین باب مین ہے کہ حضرت شمویل نے تیل کی شیشے طالوت کی سر پر اونڈیلے اور طالوت کو بادشاہ بنایا اور ایکسو پانچوین زبور کی پندروین آیت مین ہی کہ میری مسیحو نکو ہاتھہ مت لگاو اور میری پیغمبرونسی برای نکرو یہی سمجھکر پادری نی لکھا ہی کہ یہہ ذکر حضرت داود کی فتح کا ہی پہر لکھا ہی کہ حضرت عیسی کی خبر ہی ہان جناب لوقا نے رسالہ اعمال کے چوتھی باب مین لکھا ہی کہ جناب شمعون اور یوحنا کی وعظ مین یون فرمایا کہ ای رب تو وہ خدا ہی جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اونمین ہی پیدا کیا تو نی اپنی بندے داود کی زبانی فرمایا کہ غیر قومون نی کیون دھوم مچای اور لوگون نے باطل خیال کئی خداوند اور اوسکے مسیح کی برخلاف ہوکر زمین کے بادشاہ اوٹھی اور سردار باہم جمع ہوی سچ ہی اس شہر مین تیری مقدس عیسی کی جسی تو نے مسیح کیا برخلاف ہوی ہیرودیس اور پنطوس پلاطوس غیر قومون اور اسرائیلیون کی ساتھہ جمع ہوی تاکہ جسکا ہونا تیری ہاتھہ اور ارادی نی آگی سی ٹھیرا رکھا عمل مین لاوین اس جگہ ایک قاعدہ بڑی کام کا ہی اوسکو خوب یاد رکھنا چاہیی اس قاعدہ کو پادری اسکاٹ جو ہماری وقت کا ہی اوسنی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین بیان کیا ہی وہ یہہ ہی کہ حواری لوگ حضرت عیسی کے حق مین بعضی آیتین لکھتی ہین اور اونکا مطلب یہہ ہوتا ہی کہ یہہ احوال حضرت عیسی پر بھی گذرا اگرچہ وہ آیت دوسری کے حق مین تہی اسکی مثالین حواریون کی کلام مین بہت آوینگے

حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین صاف بیان ہو کہ حضرت اشعیا نی اپنی صاحبزادہ کے
پیدا ہونیکی خبردی اور وہ پیدا ہوا اور جناب متی حواری نے وہ آیت حضرت عیسے کی حق مین
لکھی ہو کہ جو اللہ نی نبی کی معرفت فرمایا تھا پورا ہوا پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب ہو
کہ جو بات اللہ نے حضرت اشعیا کی صاحبزادہ کی حق مین فرمائی تھی وہی احوال حضرت عیسیٰ پر
بھی گذرا ایسی جگہ مثال دینا منظور ہوتا ہو کہ جس طرح پر وہ معاملہ اوس مقام مین گذرا تھا اوسیطرح
یہان بھی گذرا جب یہہ قاعدہ معلوم ہو چکا تو سمجھنا چاہئی کہ اس جگہ حضرت شمعون اور یوحنا نی یہہ
نہین فرمایا کہ یہہ خبر حضرت عیسی کی ہو مطلب اونکا یہہ ہو کہ یہہ احوال آپ پر بھی گذرا ہماری نزدیک
تو یہہ بات حضرت داود علیہ السلام پر بہت مطابق ہو کہ آپ سی بہت غیر قوموں کی بادشاہون نے
سامنا کیا اور اسرائیلیون نی بھی سامنا کیا اور چاہا کہ اونکی تابعداری کی رسی جو گلیمین ہو توڑ کر
پھینکین اور تابعداری سی باہر ہو جائین یہہ حال حضرت داود پر گذرا ہو کہ تابعداری کی رسّی
جنکی گردنین تھی وہ باغی ہوی یہہ بات اسرائیلیون پر جمتی ہو اول غیر قوموں کا ذکر ہو پھر اسرائیلیونکا
اور حضرت عیسی کی دشمن پہلی سی تابعدار نہین تھی اسکے بعد ارشاد ہوتا ہو کہ بیٹھنی والا آسمانون کا
ہنسیگا اور خداوند اونہین ٹھٹھون مین اوڑاویگا تب وہ غصی مین اونسے باتین کریگا اور نہایت
بیزار ہوکر اونہین پریشانیمین ڈالیگا مین تو اپنی بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھلایا ہی پادری لکھتا ہی کہ آدمی
اوسپر ٹھٹھا کرتا ہو جو اوسکا کچھہ بگاڑ نہین سکتا ہی طرح اللہ اپنی دشمنون پر ٹھٹھا کرتا ہی لیکن اللہ کا
غصہ بھڑکا ہو اوسنی اپنی زور اور کلام سی اونکو گھبرا دینا چاہا ہو جب وہ قایم کریگا بادشاہ مسیح کو
تخت پر اور حکومت پاک جماعت پر کہ عبادتخانہ اور بادشاہت حضرت داود کی صیہون پہاڑ پر
اوسکا نمونہ تھا سو اسکے موافق جب یہودی ملاؤن اور ظالم حاکمون نی حضرت عیسی کو سولی پر
چڑہایا اور اونکی شاگردون کو ایذا دیکر دور دور پھیلایا اسی طرح سی ترقی انجیل کی ہو گئی
بعد اسکے رومیون نی بیت المقدس کو ویران کیا پھر رومی بھی حضرت عیسے کے مقابلہ پر ہوی
اور اونسی بھی لڑائی شروع ہو گئی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر صاف محمدی بشارت
ہی اوسپر قوموں کا لفظ ہی پھر اشارہ مین اسرائیلیون کا ذکر ہی پھر اللہ فرماتا ہی کہ مین غصہ مین
اونسے باتین کرونگا یہہ اشارہ ساری قوموں کی طرف ہو کہ ساری قومونسی اللہ باتین کریگا سو

انجیل پاک مین اللہ تعالی نے ساری قومونسی باتین نہین کین فقط اسرائیلیونسی البتہ غصہ
اور قہر کے باتین کین زبور اور انجیل مین اور سب صحیفونمین منہہ در منہہ غیر قومونکو اللہ نے خطاب
نہین کیا زبور شریف مین اگر کہین کہین خطاب سب قومونکو ہی تو غائبانہ خطاب ہی ساری قومونکو
صاف صاف خطاب اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کیا ہی ساری جہان کی آدمیون کو اور جنونکو
طرح طرح سے اپنی عذاب سی ڈرایا پہر کافرون کو محمدی تلوارسی جابجا قتل کیا حضرت داود کی بادشاہت
مین محمدی بادشاہی کا نمونہ تہا حضرت عیسی نی جہاد نہین کیا اونکا یہہ نمونہ نہین ہوسکتا پادری
صاف وہ لفظین لکہتا ہی جو قرآن شریف پر مطابق ہین صاف لکہتا ہی کہ اللہ نی چاہا کہ اپنی زور آور
کلام سے کافرون کو گہبرا دیوی اور برباد کردے یہہ لفظین لکہکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر ٹہیراتا ہی
حضرت داود کی سلطنت جسمین ہر طرف کافرونکا خون بہایا گیا اوسکو حضرت عیسے کی سلطنت کا نمونہ ٹہراتا ہی
یا اللہ پادریون کی آنکھین کہولدی آمین صیہون ایک پہاڑ کا نام ہی جہان ایک گڑہی تہی جہان اول
حضرت داود علیہ السلام رہی تہی اور پادری جوزف آوین زبور کی تفسیر مین اٹہترین زبور کی اڑسٹہویں
آیت کے بیان مین لکہتا ہی کہ حضرت داود کی وقت مین وہ سب پہاڑ جن پر یروشالم آباد ہی صیہون
کہلائے اور پادری شیرنگ نی الکتاب کے مقامات المعروفہ کی صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہی کہ شہر یروسلم چار پہاڑ پر
آباد ہی ایک موریہ دوسرا صیہون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام
موریہ تہا اب اللہ تعالی حضرت داود سی کہوآتا ہی اور وہ اللہ کی حکم سی کہتی ہین مین محکم حکم کو ظاہر کرونگا
کہ اللہ نی میری حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی آج کی دن مین تیرا باپ ہوا اور دوسری ترجمہ مین یون ہی
کہ آج کی دن تجہی مینی جنا ای عقلمند و خوب یاد رکہو کہ لفظ کا مطلب دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو اصل نام کسی
چیز کا ہوتا ہی جیسی شیر کا لفظ اصل مین ایک جانور کا نام ہی جو بڑا بہادر ہی دوسری طرحکا مطلب یہہ
کہ کہین ذراسی لگاوسی دوسری چیز کا وہی نام رکہدیتی ہین جو آدمی بہت بہادر ہوتا ہی اوسکو کہتی ہین
بڑا شیر ہے مطلب یہہ ہوتا ہی کہ بڑا بہادر ہی اور جو شخص اس مطلب کو نہ سمجہی آدمی کو جانور خیال کری
وہ کاٹ کا الو ہی اب سمجہو کہ اللہ نے سبکو بنایا ہی سب اوسکی بندی ہین اوسنی کسی کو جنا نہین ہی بندہ بیٹا کی
بیٹا بہت پیارا ہوتا ہی اللہ نی اونکی عقل کے موافق اونکو سمجہایا اپنی پیاری بندون کو اپنا بیٹا فرمایا مطلب
یہہ ہی کہ آج سی مین نے تجکو اپنا پیارا بندہ کرلیا اور میری محبت نی تجہپر جوش کیا یہہ لفظ یہان حضرت

داؤدکی حق مین فرمایا اور ایک جگہ حضرت سلیمان کے حق مین فرمایا اور بہی بہت جگہ نیک بندونکی
حق مین یہہ لفظ فرمایا ہے پادری لوگ سب جگہ اقرار کرتے ہین کہ وہ پیاری بندی تہے محبت کے
راہ سے اونکو بیٹا فرمایا مگر حضرت عیسے کے حق مین جہان یہہ لفظ فرمایا ہے وہان ساری کتابین بہول جاتے
ہین اور کہتے ہین کہ وہ اللہ کے بنائے ہوے نہین ہین معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہے اللہ تعالی نے
اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ یعنی اللہ نے کسیکو ہرگز نہین جنا
اور وہ ہرگز نہین جنا یا گیا اور آیتونمین فرمایا لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا یعنے اللہ نے کسی کو بیٹا نہین بنالیا
یعنی اللہ نے کسی اپنے غلام کو غلامی سے باہر نہین کیا اِلّی پالک نہین بنایا سب اوسکی بندی اور غلام ہین
پولوس علیہ السلام نے جو خط گلاتیون کو لکہا ہے اوسکے چوتہے باب مین لکہتے ہین ای میری بچو جنکی سبب سے
مجہے پہر جننے کا درد ہے دیکہو جناب پولوس اپنے شاگردونسے فرماتے ہین کہ تم میری بچے ہو مجہے تمہارے
باعث سے پہر جننے کا درد ہے یعنی تمہاری تعلیم مین محنت کر رہا ہون اور بیقرار ہو رہا ہون کہ کسی طرح تم
سیدہی راہ کو اچہی طرح پہچانو یہہ آیت جو اس زبور مین ہے پادری لوگ کہتے ہین کہ یہہ اشارہ حضرت
عیسی کی طرف ہے اور مطلب یہہ ہے کہ حضرت داودکی اولاد مین ایسا شخص ہوگا جو یہہ بات ظاہر
کریگا کہ اللہ نے میری حق مین فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہے اگر یہہ اشارہ ہے تو بہی بیٹے کا یہی مطلب ہے کہ میرا
پیارا بندہ ہے جناب پولوس نے جو خط عبرانیون کو لکہا ہے اوسکے سری پر حضرت عیسے کے ذکر مین یہہ آیت
لائے ہین ای ایمانوالو اوس جگہ دیکہو پولوس کیا فرماتے ہین وہ لکہتے ہین کہ فرشتون سے اسقدر بزرگ
ٹہیرا جسقدر اونسے افضل نام کا وارث ہوا ہے دیکہو وارث ہونیکا صاف یہی مطلب ہے کہ یہہ خطاب
اگلے نبیون کو بہی ملا تہا حضرت عیسی کو بہی ورثہ مین وہ خطاب ملا آگے لکہتے ہین کیونکہ اوسنے
فرشتونمین سے کسکو کبہی کہا کہ تو میرا بیٹا ہے آج مین تیرا باپ ہوا اور پہر یہہ کہ مین اوسکی واسطے
باپ ہونگا اور وہ میری واسطے بیٹا ہوگا اور پہر جب پہلوٹہے کو دنیا مین لایا تو کہا کہ خدا کے سب
فرشتے اوسکو سجدہ کرین دیکہو پولوس کا صاف مطلب یہہ ہے کہ یہہ خطاب فرشتونمین کسی کو
نہین دیا جو انسانون کو دیا ہے پہلوٹہے سے صاف مراد حضرت ادم علیہ السلام ہین جنکو فرشتون
نے تعظیمی سجدہ کیا جناب پولوس مثالین دیتے ہین کہ حضرت آدم کو اور اونکی اولاد کو کیا کیا ہے
وہی حضرت داؤد کے حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہے اور دوسری مثال جو دی ہے وہ صاف حضرت

سلیمان کی حق مین ہی حضرت شمویل کی دوسری کتاب کا ساتوان باب دیکھو اور دل کی آنکھیں
آنکھین کھولو جب حضرت داود نی چاہا کہ اللہ کا گھر بناؤن اللہ کا حکم پہونچا کہ جب تو اپنی باپ
دادونکے ساتھہ سو رہیگا تو مین تیری بعد تیرے تخم کو جو تیرے پیٹھہ سی ہوگا برپا کرونگا اور اوسکے
سلطنت کا بند و بست کرونگا اور وہ میری نام کا ایک گھر بنا دیگا اگی فرمایا اور مین اوسکا باپ
ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا سو جناب پولوس یہہ مثالین دیتی ہین کہ دیکھو اللہ نے حضرت آدم کو
اور حضرت داودکو اور حضرت سلیمان کو کیا کیا رتبی دی کیا کیا کلمی محبت کی اونکی حق مین بولے
اوسی نام کا وارث حضرت عیسی کو کیا تو حضرت داود اور حضرت سلیمان کو جب بیٹا اسی اہ سی
کہا کہ وہ پیاری بندی تھی اسی راہ سی بیشک حضرت عیسی کو بہی کہا کیونکہ وہ اونکی نام کی وارث
ہین اللہ بیٹی سی اور جنی سی پاک ہی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی مجھسی مانگ کہ مین تجھی امتون کا وارث
کرونگا اور زمین سرتاسر تیرے قبضے مین کردونگا تو لوہی کی جریب سی اونھین توڑیگا کمھار کے
برتن کے مانند اونہین چکناچور کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ حکم ہی حضرت عیسی کو
ہو رہا ہی کہ وہ قومون کا وارث ہوگا اور جو لوگ آسانی سی اوسکے تابعدار نہونگے وہ اوسکی زور سے
نیست و نابود کئی جائینگے جیسے کمھار کا برتن لوہی کی چھڑ لیسی ٹوٹ جاتا ہی پھر لکھتا ہی کہ حضرت داود
جو اسرائیلیون کی بادشاہ ہوی اور اونھون نی فتحین پائین اور گرد و نواح کی قومون پر حکومت
پای یہہ منشا ہی آنیوالی احوالون کا پادری کا شاید مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود کی حکومت و فتحونکا
بھی اشارہ ہی اور پھر آخر مین حضرت عیسی جو اونکی اولاد مین ہین اونسی یہہ کام پورا ہوا پادریونکو
خوب معلوم ہی کہ حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اونکی وقت مین اور اونکی بعد کافرون نی بڑی بڑے
ظلم ایمانوالون پر کئی پادری وہ لفظین لکھتا ہی جو حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتین کہ جو اونکی تابعدار
نہونگے وہ زور سی نیست و نابود کئی جائینگے یہہ بات حضرت عیسی سی ہرگز نہین ہوئی یہہ تو صاف
خبر محمدی جہاد کی ہی اللہ تعالی حضرت داود علیہ السلام سی وعدہ کرتا ہی کہ ساری زمین تیری قبضے مین
کردونگا اور تو کافرون کو قتل کریگا یعنی یہہ کام تجھسی اور تیرے دین والون سی ہوگا یہہ ویسی بات
ہی جیسا ہم کہتی ہین کہ امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین ہمارا غلبہ ہوگا یعنی ہماری دین والونکا
غلبہ ہوگا اگرچہ اسوقت کے مسلمان اوسوقت تک نہ ہین سو اللہ نے جو وعدہ حضرت داود سے

کیا اوسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی ہوا جو حضرت داؤد کی بہائیون کی اولاد مین ہین
اور اوسی دین پاک کی پہیلانیکے لیے اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہی ساری قومونین آپ نے
اور آپ کی امت نی جہاد کیا جب آپکا غلبہ ہوا تو سب پیغمبرونکا غلبہ ہوا کیونکہ اصل دین سب کا
ایک ہی سب پیغمبرونکی تعریفین قرآنمین او تورین اور سب پیغمبرونکا نام ساری دنیامین روشن ہوا
ایسی محاوری زبور شریف مین بہت ہین کہ حضرت داودنے فرمایا کہ یہہ حال مجپر گذرا اور پہر وہ
حال حضرت پیغمبر پر گذرا اس بشارت کا مطلب اللہ نے حضرت یوحنا حواری پر کہولدیا اور اونکو محمدی
جلوہ دکہلادیا حضرت یوحنا کی کتاب جسکا نام مشاہدات ہی جو انجیل پاک کی جلد مین لگی ہوئی ہی
اوسمین وہ احوال لکہا ہی جو حضرت عیسی کے بعد اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو غیب کی عالم مین دکہایا
ہی وہان اونہون نی ایک عورت کو نہایت شان شوکت سے دیکہا کہ اوس سے لڑکا پیدا ہوا جو لوہی کی عصا سے
سب قومون پہ حکومت کریگا زبور مین جسکا پتا اللہ نے دیا تہا اوسکا پیدا ہونا حضرت عیسی کے بعد
اللہ نے دکہلایا اوسکا پورا بیان کتاب مشاہدات کی بشارتونمین آویگا اگر اللہ چاہیگا تیسری سے
ساتوین زبور تک برابر دعائین اس مطلب کی ہین کہ ای اللہ میری دشمن بہت کثرت سی ہین تو میرا
بچانیوالا ہی کہین یون ہی کہ ای اللہ اونکو ہلاک کر کہین یون ہی کہ تو جہوٹونکو فنا کریگا لیکن اللہ تعالی
حضرت داود کو دعائین سکہلاتا ہی کہین اونکو تسلی دیتا ہی کہ مین دشمنونکو فنا کرونگا تو خاطر جمع رکہہ
یہی وہ مطلب اکثر زبورونمین چلیجاتی ہین ساتوین زبور مین ہی کہ اللہ لوگونکی عدالت کریگا
آگی چلکر یون ہی کہ اللہ ہر روز بدکار پر جہنجلاتا ہی اگر وہ باز نہ آویگا تو اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اور
اپنے کمان پہ چلہ چڑہایا ہی پہر یون ہی کہ اوسنی ظالمون پہ تیر جوڑی ہین دیکہو یہان سے تورات کا مطلب
ہی عدالت اور تیر اور تلوار کا ذکر ہی صاف پتا محمدی جہاد کا ہی آٹہوین زبور کا سرا یہہ ہی ای اللہ
ہمارے خداوند ساری زمین پر کیا ہی تیرا نام افضل ہے کہ تو نے اپنی شوکت آسمانون کی اوپر ظاہر
کی ہی تو نے بچون اور شیرخوارونکی منہ مین قوت پیدا کی جناب متی حواری اپنی انجیل کے
اکیسوین باب مین لکہتی ہین کہ جب حضرت عیسی بیت المقدس مین تشریف لای یہودی ملاون
نی دیکہا کہ لڑکے پکارتے ہین اور کہتی ہین داود کے بیٹے کو ہوشعنا یعنے نجات تب یہودی ملا
بہت غصے ہوئے اور حضرت عیسے سے کہا تو سنتا ہی یہہ کیا کہتی ہین حضرت عیسی بولے ہان

کیا تمنی کبھی نہین پڑہا کہ بچون اور شیر خوارون کی منہہ سی تونے کامل تعریف کروا ای ایمانوالو
زبور شریف کا یہی محاورہ ہی کہ آیندہ باتون کے حق مین فرمایا ہو کہ یون ہوگیا اللہ کی علم مین
سب آیندہ چیزین حاضر ہین جو آگے ہونیوالی ہین اوسکو اللہ فرماتا ہی کہ یون ہوگیا جب اون
خبرونکا ظہور ہوتا ہی مطلب کھلتا ہی اسی طرح زبور مین بہت خبرین ہین جنکا ظہور جناب محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ہوا ہے پادری لوگ حضرت عیسے کے خبرونکو سمجھتی ہین مگر محمدی
بشارتونکے سمجھنے مین اپنے تئین نادان بناتے ہین نوین[9] زبور مین اللہ کی تعریف ہی پھر یہہ مضمون
ہی کہ بہت قومونکو اللہ نے ہلاک کیا اونکا نام ہمیشہ کے لیے مٹا ڈالا اسکے بعد یون ہی لیکن اللہ
ہمیشہ تک موجود رہیگا وہ اپنی عدالت کا تخت طیار کرتا ہی وہ صداقت سی جہانکا انصاف کریگا
اور راستی سی قومون کی عدالت کریگا دیکہو پھر وہی توراۃ کی لفظین ہین عدالت کا پتا موجود ہی
شریعت اسکا ٹ مین ہی کہ یہہ زبور حضرت عیسے کی سلطنت کے مطابق ہی اس زبور کے آخر مین یون ہی
اوٹھ ای خداوند کہ انسان غالب نہوی قومونکی عدالت تیری حضور مین کیجاوی ای خداوند
اونکو ڈرا کہ قومین اپنے تئین بشر ہی جانین یہہ ترجمہ پادری ہینبھر کا ہی مگر اصل عبرانی مین یون ہی
شِیتَا یِهْوَا مُوֹרָה לָהֶם یعنی دی یا اللہ شریعت والا اونکے لیے ایک پادری نے
اپنی فارسی رسالہ مین یون ہی ترجمہ کیا ہی اسکا مطلب یہہ ہی کہ ایسا شریعت والا پیغمبر بھیجدے
جو قومون پر جہاد کرے اور لوگ اپنی تئین آدمی سمجہین اور خدائی دعوی اور غرور کی باتین چھوڑ دیوین
دسوین[10] زبور کو دیکھو اللہ سی فریاد ہی ظالمونکی ظلم سی طرح طرح کی شکایت ہی کہ ظالم لوگ بی گناہونکو
اور محتاجون کو قتل کرتے ہین پھر یون ہی اوٹھ ای اللہ ای خدا اپنا ہاتھہ بڑہا پھر یون ہی کہ شریر کا
بازو ایسا توڑ کہ اوسکی شرارت پھر ڈھونڈھی نپائیجاوی دعا کی بعد پھر یون ہی اللہ ہمیشہ سی ہمیشہ تک
بادشاہ ہی قومین اوسکے زمین پر فنا ہووین ای اللہ تو مسکینونکا مطلب سنتا ہی تو اونکی دلونکو مستعد
کریگا اور کان دہر کرسنیگا کہ یتیمون اور مظلومونکا انصاف کری تاکہ زمین کا آدمی پھر ظلم نکری گیارہوین
زبور مین بھی یہی بیان ہی کہ ظالمونپر عذاب اور تباہی آوی بارہوین[12] زبور مین ہی اللہ سب چاپلوسی
کے ہونٹھ اور وہ زبان جس سی بڑا بول نکلتا ہی کاٹ ڈالیگا پھر یون ہی کہ مسکینونکی شدت اور
حاجتمندونکی ٹھنڈی سانس پر نظر کرکے اللہ فرماتا ہی اب مین اوٹھتا ہون اوسی اوس سے

جو اوسکو پہچانتا ہی نجات دونگا تیرہوین اور چودہوین زبور مین بہی ظالمونکی شکایت ہی نیدرُدان
زبور یہہ ہی ای اللہ تیری خیمہ مین کون بسیگا تیرے پاک پہاڑ پر کون رہیگا وہ جو سیدہا چلتا ہی اور
راستبازی کے کام کرتا ہی اور اپنی دلسی سچ بولتا ہی وہ جو اپنی زبان سی چغلی نہین کہاتا آخر مین
یون ہی وہ جو سود کی لیے قرض نہین دیتا اور بے گناہونکی ستانے کے لیے رشوت نہین لیتا وہ جو
یہہ کرتا ہی کبہی نہ ٹلیگا دیکہو اللہ نے اپنی پاک پہاڑ پر محمدیون کو بسایا ہی تیرہ سو برس سے
کعبہ اور بیت المقدس دونومین محمدی بستی ہین سولہوین زبور مین بہی ظالمون کی تباہی کی خبر ہی
پہر یہہ دعا ہی کہ اللہ تعالی میری دہنی ہی مین کبہی نہ پہسلونگا آگی یون ہی کہ تو میری جان کو قبر مین رہنی نہ دیگا
اور تو اپنے مقدس کو سڑنے نہ دیگا تو مجکو زندگانی کی راہ دکہلائیگا دیکہو یہہ خبر صاف اس بات کی
ہی کہ مقدسونکا بدن زمین مین نہین گلتا عبرانیمین حسیدیخا جمع کا صیغہ ہی یعنی اپنی مقدسون کو اور
بعضے نسخونمین حسیدخا بغیر یے کے ہی یعنی اپنی مقدس کو اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا
ہی کہ اللہ نے نبیون کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہی اس زبور کی آیت کا صاف مطلب یہی ہی جو اس
محمدی حدیث کا ہی مگر حضرت عیسے کے وقت مین اس آیت کا مطلب حواریون پر نہ کہلا اونہون
نے کچھہ اور ہی مطلب سمجہا انجیل مین جابجا اسکا بیان ہی کہ حواری لوگ بعضی بعضی باریک باتین
نہین سمجہتی تہے جناب لوقا اعمال کے رسالہ کے دوسرے باب مین فرماتے ہین کہ جناب پطرس
شمعون نے گیارہ حواریونکی ساتہہ کہڑے ہو کر بہ آواز بیت المقدس مین یہودیونکو وعظ سناتے
اور حضرت عیسے کے حق مین یون فرمایا کہ داؤد اوسکے حق مین یون فرماتے ہین یعنی تو میری جان قبر
مین رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا پہر جناب پطرس شمعون نے فرمایا کہ ای بہائیو
حضرت داؤد مر گئے اور دفن کیے گیے اور اونکی قبر آجتک ہماری درمیان موجود ہی سو اس
باعث سے کہ وہ نبی تہے اور جانتے تہے کہ اللہ نے اونسے قسم کہای ہی کہ مین تیری نسل سے
مسیح کو جسم کے روسی ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہی اونہون نے یہہ پہلی سے جانکر مسیح کی جی اوٹہنیکا
ذکر کیا کہ اوسکی جان عالم غیب مین چہوڑی نگئی نہ اونکا بدن سڑنے پایا حضرت عیسی کو اللہ نے
زندہ کر کے اوٹہایا اسکے ہم سب گواہ ہین دیکہو جناب پطرس شمعون نی یون سمجہا کہ ظاہر مین تو
اللہ تعالی نے یہہ دعا حضرت داؤد کو سکہلای مگر حضرت داؤد تو مر گئے اور قبر مین دفن ہوئے

اور اونکی قبر آجتک موجود ہو تو یہہ خبر حضرت داؤد کی مطابق نہ پڑتی اس جہت سی یہہ سوجہا کہ حضرت عیسی حضرت داؤد کی اولاد مین ہین جو حال اونپر گذرا گویا اونہین پر گذرا کہ حضرت عیسے قبر مین دفن ہونکی تیسری دن جی اوٹھی اور قبر سی نکلی اب ہم کہتی ہین کہ جناب پطرس کی خیال مین یہہ مطلب نہ آیا کہ یہہ بات حضرت عیسے پر منحصر نہین سب نبیونکا جسم قبر مین جیسا تہا ویسا ہی رہتا ہے اور اونکی روح اللہ کی حضور مین آسمان پر رہتی ہو بلکہ علاقہ قبر سی بہی رہتا ہو جناب پطرس نے یہہ مطلب سمجہا کہ بدن قبر مین نرہیگا بلکہ قبر سی نکلکر دنیا مین آویگا یہہ سمجہکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر سمجہا اور جو انکو نسبت دیکہا تہا وہ بیان کیا کہ حضرت عیسی کو یہودیون نی سولی دی پہر آپ قبر مین دفن کئی گئی پہر تیسرے دن لوگونکو دکہلائی دی لوگون نی جانا کہ آپ قبر سی زندہ ہوکر نکل آئی پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اللہ نی قرآن مین اصل بہید کہولدیا کہ حضرت عیسی کو نہ سولی دیا نہ قتل کیا وہ اور شخص تہا اوسکی صورت اللہ نی حضرت عیسی کی سی بنا دی یہودیون نی جانا کہ یہی حضرت عیسی ہین اوس شخص کو سولی پر چڑہایا اور وہ قبر مین گاڑا گیا حضرت عیسی زندہ تہی زندہ رہی پہر لوگونکو دکہلائی دئے جو شخص آپ کی بدلے سولی دیا گیا بعضی کہتی ہین وہ تہا جو گرفتار کرنیکو آیا تہا اور بعضی روایت یہہ ہو کہ حضرت عیسے نے اوسوقت فرمایا کہ کوئی ایسا ہو جو میری عوض قتل ہونا قبول کرے ایک جوان نے عرض کیا کہ مین حاضر ہون آپ کی شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور وہ آپکی بدلی شہید ہوا اسکو ابن کثیر نی اپنی تفسیر مین نکی سندسی لکہا ہو اب یہہ سمجہو کہ جناب پطرس پر اگرچہ یہہ مطلب زبور کا نکہلا مگر یہہ بات اونکی کلام سے ثابت ہوئی کہ زبور کے محاورہ کی موافق ہوسکتا ہو کہ حضرت داؤد کی زبانی ایک بات ارشاد ہو اور وہ بات اونپر نگذری بلکہ اونکی اولاد مین کسی پر گذری یہہ محاورہ ویسا ہو جیسا توراۃ مین اللہ نے اسرائیلیونکو خبر دی تہی کہ یہہ یہہ احوال تمپر گذریگا اور مطلب یہہ تہا کہ جو لوگ تمہاری نسل مین ہونگی اونپر گذریگا ایسا محاورہ قرآن مجید مین بہی ہو اللہ فرماتا ہو ای اسرائیلیو مین نے تمپر یہہ یہہ احسان کئی تمہاری دیکہتی ہوی فرعون والون کو ڈبو دیا تمپر بدلی کا سایہ کیا تمپر من اور سلوی اوتارا اور مطلب یہہ ہو کہ تمہاری باپ دادی جو حضرت موسی کیوقت مین تہے اونپر یہہ احسان کئی تہی یہی محاورہ زبور شریف کا ہو اسکے موافق سمجہنا چاہیے کہ جو خبر زبور مین ایسی ہو جسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ہو اوسکو آپ ہی کی خبر سمجہنا چاہیے کیونکہ سب نبیے

آپسمین ایک ہین اور حضرت داود حضرت اسحاق کی نسل مین ہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حضرت اسماعیل کی نسل مین ہین جو حضرت اسحاق کے بھائی ہین تو بھائی کی اولاد بھی اپنی اولاد
ہی اور اللہ کی راہ کے سب لوگ ایکدل ہین اس جگہ یہہ بیان ضرور ہی کہ حواریونکی سمجھہ مین غلطی کا پڑجانا
تعجب نہین ہی پولوس نے گلاتیون کے خط مین لکھا ہی کہ جب پطرس انطاکیہ مین آیا مین نے روبرو
اوس سے مقابلہ کیا اسلیے کہ وہ ملامت کی لائق تھا کیونکہ غیر قومونکی ساتھہ کھایا [illegible] اسرائیلیون
کے کئی شخص آئی تب مختونونسی ڈر کر پیچھی ہٹا اور الگ ہوا تب مین نے پطرس سے کہا کہ جو تو یہودی ہوکے
غیر قومونکے مانند زندگی گذارتا ہی تو کسواسطے غیر قومون پر جبر کرتا ہی کہ یہودیونکی طور پر چلین اسکا مطلب
یہ ہی کہ جو یہودی حضرت عیسی پر ایمان لای تھے اونمین بعض غیر قومون کے ساتھہ کھاتے تھے بعضے
پرہیز کرتے تھے جناب پولوس جو حواریون کے دیکھنے والے ہین اونہون نے حواریون کے سردار پطرس
شمعون کی غلطی پکڑی اور کہا کہ جو غیر قومون کے لوگ ایمان لای ہین تم اونپر جبر کیون کرتے ہو کہ غیر قومونکے
ساتھہ نکہاو تم تو خود اسرائیلی ہوکر غیر قومونکی ساتھہ کھاتے تھے سید منصور علی صاحب نے نوید جاوید
مین لکھا ہی کہ ریس کی سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکھا ہی کہ حواری لوگ ایک دوسری کو صاحب وحی
نہین سمجھتی تھے جیسا کہ یروشالم کی کونسل کے آپس کی بحث اور پولوس کی پطرس کو الزام دینی
سی ظاہر ہی اور یہہ بھی کہا گیا ہی کہ قدیم عیسائی لوگ اون لوگونکو خطا سی خالی نہین سمجھتی تھی کیونکہ
بعضی وقات اونکی فعلونپر روک ٹوک کی گئی ہی اعمال کے گیارہوین باب مین ہی کہ جب پطرس
یروشالم مین آیا تو مختونون نی اوس سی بحث کی اور کہا کہ تو نامختونون کی پاس گیا اور اونکی ساتھہ کھایا
اور پولوس جو حواریون سی اپنی تئین کمتر نہین سمجھتی تھے جیسا کہ اونہون نی قرنتیون کے دوسری خط کی
۱۱ باب کی ۵ آیت مین فرمایا ہی مگر وہ اپنی ہر بات کو الہامی نہین سمجھتی تھے قرنتیون کی پہلی خط
کی ۷ باب کی ۱۵ آیہ مین ایک بات کو لکھتی ہین کہ خداوند یعنی حضرت عیسی یون فرماتی ہین دوسری بات
کو لکھتی ہین کہ یہہ قول حضرت عیسی کا نہین ہی بلکہ مین کہتا ہون ان سب باتون سی ثابت ہوا کہ جو عقیدہ
ہم محمدیونکا ہی کہ علم والی لوگ جو بات اپنی عقل سے کہتی ہین اونکی سمجھہ مین کبھی غلطی بھی پڑجاتی ہی پھر
وہ غلطی اور علم والونپر کھلجاتی ہی جب دلیلونمین غور کرتے ہین یہی عقیدہ قدیم عیسائیونکا تھا
بعضی غلطیان حواریون کے اونکی وقت کی علم والونپر کھلین بعضی غلطیان اونکی ہم محمدیون [illegible]

ہو ئیسوین اٹھارہوین زبور مین پہلی بڑی دور تک یہہ بیان ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو بڑی مصیبتون سے نکالا میری دشمنون سی مجکو بچایا اوسکے سوا کوئی بچانیوالا نہین اوسنے مجکو میری دشمنون پر غالب کیا اور میری ہاتہہ سی اونکو فنا کیا ہے آگے ہوتے ہوتے ارشاد ہوتا ہی کہ تو نے مجھے لوگونکی جھگڑونسی نجات دی تو نے مجھے قومونکا سردار کیا ہی لوگ جنہین مین جانتا نہین میری فرمان برداری کرینگے میرا نام سنتی ہی اونہین میری فرمان برداری کرنی پڑیگی اجنبیونکی نسلین مجھہ سی دب نکلینگی اجنبیونکی نسلین مرجھا جاوینگی اور اپنی چھپنی کے مکانونمین تھرتھراونگی آگی یہہ مطلب ہی کہ اللہ میرا بدلہ لیتا ہی وہی مجھی میری دشمنون سی نجات دیتا ہی آگی یون ہی سو مین اسلیئے ای اللہ قومونکی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام لیکی مدح گاونگا دیکھو اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوا کہ اسرائیلیونکی سوا اور عرب کی سوا اور قومونکی بھی تابعداری کی بہت سے دین مین آئی اور بہت سے دب کر اونکی پناہ مین رہے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی رعب سے بہت غیر قومین دب گئین مگر دین اکثرون نی نہین قبول کیا اور اس زبور مین صاف دین قبول کرنیکا اشارہ ہی کہ مین قومونکی درمیان تیری تعریف کرونگا یعنی اور قومین بھی دین مین آوینگے اونکی ساتہہ ملکر مین تیری تعریف کرونگا یہی مطلب جناب پولوس نی بھی سمجھا ہی رومیون کی خط کے پندرہوین باب مین لکھتی ہین کہ عیسے مسیح مختونونکا خادم ہوا تا کہ اون وعدون کو جو باپ دادون سی کیے گئے پورا کرے اور یہہ کہ غیر قومون نے رحم کیوسطی خدا کی تعریف کی چنانچہ لکھا ہی کہ اس سبب سے غیر قومون کی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام گاونگا اور پھر کہتا ہی کہ ای غیر قومو اسکی قوم کی ساتہہ خوشی کرو اور پھر یہہ کہ ای ساری غیر قومو خداوند کی تعریف کرو اور ای سب لوگو اسکے تعریف کرو دیکھو جناب پولوس رومیونکو خوشی سناتے ہین کہ تمنی جو دین عیسائی قبول کیا یہہ وہ وعدہ ہی جو باپ دادون سی کیا گیا تہا اور حضرت عیسی کی وسیلہ سی پورا ہوا کہ غیر قومون کے درمیان تیری تعریف کرونگا اب ہم کہتی ہین کہ جناب پولوس نے یہہ نہین کہا کہ اس وعدہ کا ظہور فقط حضرت عیسی سے ہی اور کسی سے نہوگا یہہ مطلب بتاو کس لفظ سی نکلتا ہی جن جن لوگونمین اس وعدہ کا ظہور ہوا یہہ خبر اون سب کی حق مین ہی حضرت عیسی کی بدولت کچھہ کچھہ دین اللہ کا غیر قومونمین پھیلا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے اللہ کا دین سب قومونمین ساری جہانمین پھیلایا زبور کا مطلب صاف کھلگیا ایسو آن زبور بیسری اسکاٹ مین ہی کہ بہت باتین اس زبور کی حضرت داؤد سی علاقہ رکھتی ہین لیکن معلوم ہوتا ہی

کہ تمام باتین زیادہ تر حضرت عیسی اور اونکی سلطنت کی باب مین ہین اور طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس
زبور کی بہت سی حالتین حضرت داود کی حالتین ہین لیکن تمام معلوم ہوتا ہی حضرت عیسے اور اونکی سلطنت
کے بابت اور بہت سی یہودی اسکو مسیحا کی حق مین بتلاتے ہین یہہ زبور فتح کا کہلاتا ہی وہ زبور یہہ ہے
ای اللہ تیری قوت سی بادشاہ خوش ہوگا اور تیری نجات سی وہ کتنا بہت خوش ہوگا تو نے اوسکے
دلکا مطلب دیا اور اوسنی جو کچہہ اپنی منہہ سی مانگا تو نے اوسے رد نکیا فیض کی برکتون سی تو آپ ہی
اوسکے ساتہہ پیش آیا تو نے خالص سونیکا تاج اوسکے سر پر رکہا اوسنی تجہہ سی زندگی چاہی اور تو نے
اوسکو عمر کی درازی ہمیشہ کے اور آخر تک بخشی تیری نجات سی اوسکی شوکت بڑی ہی حشمت
اور جلال کو تو نے اوسپر رکہا ہی کہ تو نے اوسکو سدا کی برکتونکا سبب ٹہیرایا ہی تو نے اوسکو اپنی
دیدار سی نہایت خوشوقت کیا کیونکہ وہ بادشاہ خداوند پر بہروسا رکہتا ہی حقتعالی کی رحمت سی وہ جنبش
نپاویگا آخر امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس زبور مین اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کیطرف صاف دکہائی دیتا ہی ہمیشہ کی برکتونکا سبب آپ ہی ہین کہ اللہ کا کلام جو آپ پر اوترا
وہ ہمیشہ باقی ہی اوسکے بعد دوسری کتاب نہین اور ہمیشہ کی زندگی یعنی آپ کا فیض ہمیشہ امت پر
اللہ کے حکم سی جاری ہی سونیکی تاج سی مراد اللہ کا فیض ہی یا بہشت مین سونیکا تاج ملیگا اصل عبرانی
مین بوطح کا لفظ ہی یعنی وہ بادشاہ اللہ پر بہروسا رکہتا ہی اس سے صاف اشارہ ہی کہ کسی آنیوالے
بادشاہ کا ذکر ہی حضرت داود کا ذکر نہین اور سری پر یسیح کا لفظ ہی یعنی خوشی کریگا انگریزی ترجمہ مین
یون ہی ترجمہ کیا ہی کہ خوش ہوگا اسکے بعد پہر اللہ کے دشمنون کی نیست ونابود ہوجانیکی خبر ہی صاف
محمدی جہاد کا اشارہ ہی بائیسوین زبور مین سرے پر اس مطلب کے دعائین ہین کہ یا اللہ میری دشمنون
نے مجکو گہیرا ہی میہ تباہ ہوا جاتا ہون ہوتے ہوتے سولہوین آیت مین ارشاد ہوتا ہی شریرون کے
گروہ نے مجکو گہیر لیا اونہون نے میرے ہاتہہ اور میرے پانون چہیدی ہین مین اپنی سب ہڈیون کو گن سکتا ہون
وہ مجہی تاکتی ہین اور گہورتے ہین وی میری کپڑی آپسمین بانٹتی ہین اور میری لباس پر قرعہ ڈالتی ہین
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس زبور مین بہت باتین حضرت عیسی پر مطابق ہین حضرت داود
پر مطابق نہین یہہ جو فرمایا کہ میری ہاتہہ پانون چہیدے یہہ حالت حضرت داود پر نہین گذری اس
طرح سے پہانسی دینی کا رواج یہود مین نہین تہا بلکہ رومی اور یونانی لوگ اپنی غلامون کو دیتی تہی

زبور

حضرت داود کی اولاد مین یہہ سب باتین پوری ہوئین جناب متی نے اپنی انجیل کی ستائیسوین باب مین اور حضرت یوحنانی اپنی انجیل کے اونیسوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی کو اون لوگون نی سولی دی اور آپ کی کپڑی چٹھی ڈالکر بانٹ لئی تاکہ جو نبی سی کہا گیا تہا پورا ہوا کہ اونہون نی میری کپڑی آپسمین بانٹ لئی اور میری لباس پہ چٹھی ڈالی جناب یوحنا یون لکھتی ہین کہ کپڑو نکے حصی کیے ہر سپاہی کی لیے ایک حصہ اور کرتا بن سیا سرا سر بنا ہوا تہا اس لئے اونہون نے آپسمین کہا کہ ہم اسی نہ پہاڑین بلکہ اوسپر چٹھی ڈالین کہ یہہ کسکا ہوگا یہہ اس لئی ہوا کہ نوشتہ جو کہتا ہی کہ اونہون نی میری پوشاک بانٹ لی اور میرے کرتے کے لیے چٹھیان ڈالین پورا ہووے سو سپاہیون نی ایسا ہی کیا یہان کرتے کا لفظ لکھا ہی نہین معلوم کیا باعث ہی زبور شریف مین تو لفظ لباس کا ہی ای ایمانوالو دیکھو جناب متی اور حضرت یوحنانی اوسی قاعدی کی موافق اس آیت کو حضرت عیسے پہ مطابق کیا کہ جو احوال حضرت عیسے پر گذرا گویا حضرت داود پر گذرا پہلی سے اللہ نے حضرت داود سی یون کہوایا کہ اونہون نے مجھپر ظلم کیا مطلب یہہ ہی کہ میری اولاد پر جو ظلم ہوا وہ مجھی پہ ہوا اب یہہ سمجھو کہ اس بات کا مطلب یہہ ہی کہ اونہون نی اپنی سمجھ مین لی دی اور ہاتہہ پانون چھیدی تو حضرت عیسی کی قتل کرنیکا عذاب اونپر ہو چکا اللہ نی قرآنمین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اونہون نی عیسی کو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن اونکے واسطی شبہہ ڈالدیا گیا یعنی اور شخص اونکی شباہت کا سولی دیا گیا اور معتبر روایت یون ہی کہ وہ شخص حضرت عیسی کے خاص رفیقون مین سی تہا جو آپ کی بدلی شہید ہوا تو غالبًا وہ بہی قوم یہود امین سی حضرت داود کی نسل مین سی تہا پادری طامس سکاٹ لکھتا ہی کہ عبرانی کا ترجمہ یون ہی جیسی کہ ایک شیر میری ہاتہہ میری پانون اسکا کچھہ مطلب نہین نکلتا ترجمہ یونانی مین اسطرحپر لکھا ہی جس سے مطلب صاف نکلتا ہی مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی مین لکھا ہی کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی سب پادری اقرار کرتے ہین کہ یہہ لفظین بدلی ہوی ہین لاطینی ترجمہ ٹھیک ہی جسمین یون ہی میرے ہاتہہ اور پانون چھیدی ہین اور بعضی پادریون نی لکھا ہی کہ یہودیون نی اس لیے بدل دیا کہ حضرت عیسی کی مطابق نہ پڑے اب ہم کہتی ہین کہ اس زبور مین بہت بڑا مطلب صاف کہلگیا کہ جو جو ظلم حضرت داود پر اللہ کے نبیون پر اور ایمانوالون پر گذرے اون ظلمونکی تمامی یہانتک ہوی کہ حضرت عیسی پر اور اونکی دوست پر

دعوت مین یعنی دین عیسی مین بلائینگی اگر اس روحانی دعوت کو قبول نکرینگی تو ہو کون مریگی کوئی
اپنی جان نہین بچا سکتا مرنے سے یا یہ مطلب کہ عذاب سے اسکی بعد ارشاد ہوتا ہی ایک نسل ہوگی
جو اوسکی بندگی کریگی وہ اللہ کی لہرائی مین گنی جاویگی وہ آویگی اور اون لوگونکو جو پیدا ہونگی یہ کہکر
اوسکی صداقت ظاہر کریگی کہ اوسنی ایسا کیا ای ایمانوالو دیکھو حضرت داود کی وقت سی حضرت عیسے تک
اللہ کا ذکر اور خداپرستی فقط اسرائیلیون مین رہی اب یہان دوسری نسل کی خبر ہے جو اللہ والون مین
گنی جاویگی اس خبر کا ظہور صاف عرب کے لوگون سی ہوا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین
اونکو اللہ نی یہہ رتبہ دیا کہ سب پیغمبرونکی سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونمین پیدا کیا اور اونپر
اپنا کلام پاک اوتارا تب سی عرب لوگ اللہ والونمین شمار کئی گئی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین
کہ اس نبوت مین پہلی یہہ خبر ہی کہ زمین کی سب کناری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سی اللہ کیطرف رجوع
ہونگے اور سب خاندان یہانتک کہ اسرائیلی لوگ بھی جو پیغمبرونکی اولاد ہین دین محمدی مین داخل ہونگے
پادری طامس اسکاٹ اور تہری اسکاٹ والی پادری لکھتی ہین کہ یہہ اون لوگون کی خبر ہی جو حضرت عیسے
کی بعد غیر قومون کی لوگ عیسائی دین مین داخل ہوئی ہای پادریون نے یہہ نسوچا کہ یہان ایک
نسل کا ذکر ہی معلوم ہوا کہ وہ ایک نسل ایسی ہوگی کہ اوسکو ایسا رتبہ ملیگا جیسا اسرائیلیونکو ملا وہ
رتبہ دوسری نسل کے لوگون کو نہ ملیگا یہ رتبہ عرب کو ملا جنمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کا کلام
اوترا پہر اور قومون مین بہی ایمان لائین مگر برا رتبہ اونہین کا رہا جن مین وہ رسول پاک پیدا ہوئی اور حضرت
عیسے کا دین تو اسرائیلیونکی سوا رومیون اور یونانیون اور بہت سی قومون مین پہیلا اس بات مین وہ سارے
قومین برابر ہین حضرت عیسی کے باعث سی خاص رتبہ فقط اسرائیلیون کو ملا کسی دوسری قوم کو ایسا
رتبہ نہین ملا جسمین دوسری قوم شریک نہو اور یہان ایک نسل کا ذکر ہی اور اللہ والون کی سلطنت کا اور
غلبہ کا صاف بیان ہی بچی عیسائی تو چہہ سو برس مصیبت مین رہی یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی چوبیسوین
زبور مین ارشاد ہوتا ہی اللہ کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہی اور اوسکی پاک مکان پر کون کہڑا رہ سکتا
وہی ہی جسکے ہاتہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہی جسکے دل مین بیہودگی نہین سمائی جسنے جہوٹی قسم نہین
کہائی اللہ کی برکت اوسی پہونچیگی اور اوسکی نجات دینی والی خدا کی صداقت یہ اوسکی ساتہ ہوگی یہہ
وہ پشت ہی جو اوسکی طالب ہی تیری دیدار کا چاہنی والا یعقوب ہی ای پہاٹکو اپنی سر اونچی کرو اور

ای ہمیشہ کی دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی خداوند
جو قوی اور قادر ہی خداوند جو جنگ مین زور آور ہی ای پہاٹکو اپنی سر اونچی کرو اور ای ہمیشہ کے
دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی لشکرونکا خدا وہی
جلال کا بادشاہ ہی ای ایمان والو دیکہو اللہ صاف فرماتا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر یعنی صیہون و بیت المقدس مین
وہی لوگ رہسکتی ہین جو پاکدل ہین اور سچی دین پر ہین پہر صاف فرمایا کہ ای ہمیشہ کی دروازو اونچے ہو
کہ اللہ تعالی داخل ہو اسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ وہ لوگ جو اس پاک مقام مین ہمیشہ رہین گے
اللہ اونکی ساتہہ رہیگا اس وعدہ کی موافق حضرت سلیمان کی بعد جب اسرائیلی لوگ بگڑ گئی اونکو بخت نصر
کی ہاتہون قتل کروایا اور اوس پاک پہاڑ سی نکلوا دیا پہر جب وہ شریعت پر قائم ہوئے اونکو خسرو
بادشاہ کی بدولت پہر بیت المقدس مین بسایا پہر جب اونہون نی حضرت یحیی اور حضرت عیسی پر
ظلم کیا اونکو رومیون کی ہاتہون بیت المقدس سی نکلوایا پہر جب جہوٹی عیسائیون نی شرک اور کفر
پہیلایا اونکو محمدیون کی ہاتہون قتل کروایا اور محمدیون کو جو اللہ کو اکیلا جاننی والی اور سب پیغمبرونکو
اور سب کتابون کی ماننی والی ہین اوس پاک مقام مین امن امان سی بسایا آجتک وہان محمدیونکا
زور ہی پادری طامس اسکاٹ اور ہنری اسکاٹ والون نی یہہ مطلب لکہا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر
یعنی آسمان پر حضرت عیسی کی اور اونکی امت کی سوا کوئی نہین چڑہ سکتا واہ کیا کہنا زمین کے
معنی آسمان سمجہنا پادریون کا کام ہی پہر پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ پہاٹکون کی اونچی ہونیکا یہہ
مطلب کہ اللہ تعالی کا صندوق جب حضرت داود نی یروشالم مین رکہا یہہ اوسوقت کا ذکر ہی
یا جب حضرت سلیمان نی اوسکو مسجد بیت المقدس مین رکہا اوسوقت کی بشارت ہی کہ ای پہاٹکو
سر اونچی کرو معلوم ہوتا ہی کہ وہ پہاٹک اوسی ہی نئی تہی یہہ پہاٹک چاہیی کہ ہمیشہ رہین ہای افسوس
پادریون کو یہہ نہین سوجہتا کہ وہ پہاٹک جو حضرت سلیمان کی بنای تہی ہمیشہ کہان رہی وہ پاک مسجد
تو دوبارہ ویران ہوئی پہر جب سی محمدیون نی اوسکو بنایا جب سے آجتک آباد ہی وہ ہمیشہ کی پہاٹک یہی
ہین جو محمدیون کے بیت المقدس مین بنوای ہین پچیسوین زبور مین یہہ بیان ہی کہ میری دشمن بہت
ہین مجہی اونسے چہڑالی پہر یون ہی کہ ای خدا اسرائیل کو اوسکی ساری تکلیفون سی مخلصی دے
ستائیسوین اور اٹہائیسوین زبور مین دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی آخر مین یون ہی ای لوگونکو

نجات دی اور اپنی میراث مین برکت دی انہین پال اور اونکو ہمیشہ کی لیے بلندی دیکھو یہہ دعا محمدی وقت مین قبول ہوئی کہ دین احمد کا کثرت سی پہیلا اور ہمیشہ کی لیے قایم رہا تینتسوین اکتیسوین اور چونتیسوین اور پینتیسوین اور چہتیسوین زبور مین بہی دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی پینتیسوین زبور کی سترہوین آیہ مین ہی اے خداوند کب تک تو دیکہا کریگا اونکی خرابیون سی میری جان کو چہڑا میری وحید کو شیر بچون سی مین بڑی جماعت مین تیرا شکر کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان تیری تعریف کرونگا پہر دشمنون سی فریاد ہی پہر یون ہی کہ اے خداوند مجہسی مت دور رہ اے میرے رب اوٹہہ اپنی صداقت کی مطابق میرا انصاف کر پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ بائیسوین زبور کی لفظین اور یہہ لفظین موافق ہین اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ بہی حضرت عیسی کی خبر ہی اب ہم کہتی ہین کہ وہی لفظ وحید کا جو وہان تہا وہ یہان بہی ہی حضرت داود کی اکلوتی بیٹی سی یا حضرت عیسی مراد ہین یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم مراد ہین مگر جو ظلم پیغمبرون پر دشمنون نی کئی اونکی عدالت محمدی وقت مین ہوئی اب سینتیسوان زبور سنو اللہ تعالی فرماتا ہی بدکارون کی سبب تو مت کڑہ بُری کام کرنیوالون سی تو حسد نکر کہ وی جلدی گہاس کی مانند کاٹ ڈالیجاینگی اور ہری سبزی کیطرح مرجہاینگے خداوند پر بہروسا رکہہ اور نیکی کر تو سرزمین مین زندگانی بسر کرا اور دیانت والی بیچ چرا کر خداوند کی یاد مین خوش رہ کہ وہ تیری دل کی مطالب پوری کریگا اپنی راہ خداوند پر چہوڑ دی اوسپر بہروسا رکہہ وہ خود بنا لیگا وہ تیری صداقت کو نور کیطرح ظاہر کریگا اسکے بعد آگی بڑہکر فرمایا ہی کہ بدکار لوگ کاٹ ڈالیجاینگی لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے کہ ایک تہوڑی سی مدت ہی کہ شریر نہوگا تو غور کرکے اوسکا مکان ڈہونڈیگا اور وہ نہوگا لیکن وی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگی اور بہت سے راحت پاکی خوشدل ہونگی پہر آگے بڑہکر یون ہی کہ شریر تلوار نکالتی اور اپنی کمان کہینچتی تاکہ مسکین اور محتاج کو گراوین اور اونکو جن کی راہین سیدہی ہین جان سے مارین اونکی تلوار اونہین کے دلونمین پیٹہیگی اونکی کمانین ٹوٹ جاوینگی پہر فرماتا ہی شریرون کی بازو توڑیجاوینگے پر خداوند سچونکا تہامنی والا ہی خداوند دینداروں کی دلون کو پہچانتا ہی اور اونکی میراث ہمیشہ کے لیے ہوگی وی بری وقت مین شرمندہ نہونگی بلکہ کال کے دنونمین سیر ہین گی پہر آگے بڑہکر یون ہے کہ شریرون کی نسل کاٹیجاینگی صادق زمین کے وارث ہونگی اور ہمیشہ اوسپر بسین گی اے امت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ وہی مقام ہو جسکا اللہ نی قرآن مین بتا دیا ہو اور سورہ انبیا مین فرمایا ہو
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور بیشک ہم
لکھہ چکے ہین زبور مین بعد نصیحت کے کہ زمین کے وارث ہونگے میرے نیک بندے یعنی زبور مین بار بار یہہ لفظ
فرمایا کہ اچھے لوگ زمین کے وارث ہونگے یہی لفظ قرآن پاک مین یاد دلایا اور یہہ بھی بتلایا کہ یہہ بات
ہمنی نصیحت کی بعد لکھی ہو دیکھو اس زبور مین پہلی نصیحت ہو کہ اللہ کی یاد مین مشغول رہو اور صبر کرو پیچھی اونکی
بعد بشارت دی ہو یہ آیت اشارہ ہو کہ جن لوگونکا یہہ ذکر زبور مین تہا وہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی
امتی ہین یہی اوس زمین کی وارث ہونگی جہان زبور اوتری تہی اس وعدہ کو اللہ نی یون پورا کیا
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی خادمون کو ملک شام مین پہونچایا اونہون نی جاکر
جہوٹے عیسائیون پر جہاد کیا اور یہودیون کا پہاڑ جسکا نام زبور مین آیا ہے اور جہان حضرت داود رہتے تہے
اور مسجد بیت المقدس جو اونکی صاحبزادی حضرت سلیمان نے بنای تہی اور اوسکو بار بار بت پرستون نے
ویران کیا تہا اوسکو محمدیون نی پایا اور نئی سر سے ان پاک مقامون مین اللہ کی کلام کا اور نماز روزہ کا
نور پہیلایا اور شریرونکو گہاس کیطرح کاٹ ڈالا بہت سی نصاری اور یہودی دین محمدی مین داخل ہوے
وہ سب محمدیون کی ساتہہ اوسوقت سی آجتک ملک شام اور بیت المقدس مین بستی ہین ہمری ہی سمجہانے والے
لکہتی ہین کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ جو لوگ حضرت عیسی پر ایمان لاوینگی وہی زمین کی وارث ہونگی وعدہ یہہ ہے
کہ بدکار لوگ سب نکالدیے جاینگی اور اچھی لوگ عزت پاوینگی شاید اس دنیا کی آخری زمانہ سے مراد ہو آگی
یا مد ہو حضرت عیسی پر جو لوگ ایمان لای وہ بت پرستونکی ہاتہون تین سو برس تک مصیبتون مین رہے پہر جب جہوٹے
عیسائیونکا غلبہ ہوا سچی عیسای ملک شام اور بیت المقدس سے نکالی گئے جنگلون مین جا بیٹھے یہان تو اونکا
اون لوگونکا ذکر ہے جو ہمیشہ وہان بسین گی پادری بہی سوچکر کہتی ہین کہ یہہ آخری زمانہ کی خبر ہو جب حضرت
عیسی آسمان سی اوترینگی اور وہان نصرانی لوگ بسین گے یہہ نہین جانتی کہ حضرت عیسی ہم محمدیون مین
اوترینگے سب محمدی اونکی اوترنے کی راہ دیکہہ رہی ہین حواریونکی طرح آپ کی خدمت مین حاضر رہینگی
جہوٹے عیسای پہلی سے امام مہدی علیہ السلام کی ہاتہون قتل ہوچکین گے چالیسوین زبور مین ارشاد
ہوتا ہو ای خداوند میری خدا تیری عجائب قدرتین جو تونے کر دکہلائین بہت سی ہین آگی بڑہکر یون ہے
قربانی اور نذر کو تونے نہین چاہا تونے میرے کان کہولے سوختنی قربانی کا اور خطا کی قربانی کا تو طالب

نہین تب مینے کہا دیکھہ مین آتا ہون کتاب کی دفتر مین میری حق ہین لکھا ہی ای میری خدا مین تیری
مرضی بجالانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میری دل کے بیچ ہی اس زبور کی یہہ آیتین جناب پولوس
نے عبرانیون کی خط کے دسوین باب مین لکھی ہین پہلی آیت کو یون لکھا ہی قربانی اور نذر تو نی نہین چاہی
پر میری لیے بدن طیار کیا جناب پولوس نے اس خط کے ساتوین باب سے دسوین باب تک اس بات
کی دلیلین لکھی ہین کہ جناب عیسی علیہ السلام کی شریعت کی بہت حکم حضرت عیسی کے دین مین موقوف ہوئے
ایک بڑا حکم یہہ تہا کہ توراۃ شریف مین قربانیونکا حکم بہت کثرت سی تھا اکثر گناہون کی عوض قربانی
مقرر تھے اور ایک قربانی وہ تھی جو اللہ کی حضور مین جلا دیجاتی تھے گناہ کی قربانی کے حکم اور سوختنی
قربانی کے حکم جا بجا توراۃ شریف مین موجود ہین حضرت عیسی کی شریعت مین یہہ سب موقوف ہو گیا
جناب پولوس اس آیت کی دلیل لاے ہین کہ یہان سی قربانیونکی موقوف ہوجانیکی خبر پائیجاتی ہے
جناب پولوس لکھتی ہین پس وہ پہلی کو مٹاتا ہی تاکہ دوسری کو ثابت کرے جناب پولوس یہ سمجھی ہین کہ نہین
اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی فرمائین ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالی سی عرض کرتے ہین
کہ ان قربانیونسے تو خوش نہین ہوا بلکہ تو نے میرے لیے بدن طیار کیا کہ مین تیری راہ مین اپنے بدن کو
قربان کرون اور دشمنون کے ہاتھون قتل کیا جاؤن یہہ قربانی تو نے مقرر کی اون قربانیونکو موقوف
کیا اب ہم کہتی ہین کہ یہان حضرت عیسی کا نام نہین ہی جناب پولوس نے اپنے ذہن سی یون سمجہا ہی ہمکو
قرآن سی ثابت ہوا کہ حضرت عیسی قتل نہین ہوئے نہ سولی دیے گئے وہ دوسرا شخص آپکے بدلی قتل ہوا
یہہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی آپ کی تو نے عرض کیا کہ قربانی اور نذر تو نے نہین چاہی میری
بدن طیار کیا اسکا یہہ مطلب کہ میری شریعت مین تو نے گناہ کی بدلے کی قربانیان اور جلانیکی قربانیان
موقوف کر دین اونکے بدلے بدنکی عبادت کثرت سی مقرر کر دی اعجاز عیسوی مین ہی کہ عبرانیون مین ہی
تو نے میرے کان کہولی اور ترجمہ یونانی مین اسکے بدلے یون ہی کہ تو نے میرے لیے ایک بدن طیار کیا دیکھو
جناب پولوس نے بھی یون لکہا ہی معلوم ہوا کہ یہی صحیح ہی مطلب یہہ ہی کہ محمدی دین مین بدن کی ریاضت
اللہ کیواسطے بہت ہی نماز اور روزہ فرض اور نفل بہت کثرت سی مقرر ہوا چھوٹے گناہ نماز روزہ سی
معاف ہوتے ہین بڑے گناہونکے لیے سچی توبہ ہی پھر جہانتک ہوسکے اونکے بدلے نیکیان کری اور
کچھہ حد نہین قربانی اور نذر دین محمدی مین فرض بہی اور نفل بہی ہے مگر اسقدر کثرت نہین جیسا توراۃ مین

حکم تھا ہر روز کی قربانی اور ساتوین دن کی قربانی اور ہر مہینے کی قربانی اور گناہ اور خطا کی بدلے
کی قربانیان ان سب کو اللہ نے موقوف کر کر بدن کی ریاضتونکا حکم دیا کبھی کبھی قربانی اور نذر کو بھی
باقی رکھا اکتالیسوین[۴۱] زبور مین دشمنونکی شکایت ہو اور یون لکھا ہو میرے اوس جان پہچان نے بھی
جسپر مجھی بھروسا تھا اور جو میرا ہمنوالہ تھا مجھپر لات اوٹھائی جناب یوحنا اپنی انجیل کے تیرھوین باب
مین حضرت عیسے کے حال مین لکھتی ہین کہ یہہ ہوا تا کہ نوشتہ پورا ہووی کہ اوسنی جو میری ساتھ روٹی
کھاتا ہو مجھپر لات اوٹھائی . آگے لکھتی ہین کہ یہودا اسکریوطی کو حضرت عیسے نے نوالہ دیا اور اوسی نے
آپ کے قتل کی تدبیر کی اور بے ایمان ہوگیا دیکھو حواریونکے نزدیک زبور شریف مین جابجا حضرت
داود اپنی طرفسے بھی اور حضرت عیسے کی طرف سی بھی اور جو جو ظلم اونکی نسل مین ایماندارون پر گذرے
اون سب کی طرفسے فریاد کرتے ہین پھر زبور مین جابجا عدالت کی خبر ہے وہ محمدی عدالت کی بشارت
ہو اور حضرت عیسے ظلم اوٹھانیوالونمین ہین اونکے دشمنون کو محمدی وقت مین سزا ملی بیالیسوین[۴۲]
زبور مین دشمنون سی فریاد ہو پھر تینتالیسوین[۴۳] زبور مین بھی سر سے پر فریاد ہی پھر یون ہو اپنی نور
اور اپنی صداقت کو ظاہر کر اور نہین میرا ارادہ تھا کہ ایسا کروی مجکو تیرے پاک پہاڑ پر اور تیری خیمونمین
لیجاوین کیا عجب ہو کہ یہان بھی یہی اشارہ ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کر جنکو تونی نور ہی نور
بنایا اور سر سے پانون تک سچائی کیصورت اونکو بنایا اونکو ظاہر کر اور اسرائیلیونکو اونکی دین مین
داخل کر کہ وہ عرفات کے پہاڑ پر اور وہان کے پاک مقامونمین جاوین چوتالیسوین زبور مین ہو
ای خدا تو میرا بادشاہ ہو یعقوب کے لیے نجاتونکا حکم ہو تیری مدد سی ہم اپنی دشمنون کو سینگ
مارینگی تیری نام سی ہم اونکو جو ہم پر چڑھتی ہین پامال کرینگے پھر بعد اسکی دور تک یہہ مطلب ہے
کہ یا اللہ تونے ہمکو دور کیا اور رسوا کیا اور ہمکو غیر قومونمین آوارہ کیا ہوتے ہوتے یہہ لفظ ہو
کہ تیری لیے ہم ساری دن قتل کیے گئے اور قربانیکے گوسپند بنی ای خداوند ہمیشہ تک دور ست کے
تو کیون اپنا منہہ چھپاتا ہی ہماری مدد کی لیے اوٹھہ اور اپنی رحمتونکی واسطی ہمکو رہائی دی ای
ایماندارو دیکھو حضرت عیسے کے وقت تک یہی ظلم ظالمونکا نبیون پر اور ایماندارونپر رہا ہو غیر قومونمین وبا
آوارہ ہوی عیسائی لوگ ہر طرف قتل ہوتی رہے ان سب ظلمونسی فریاد ہو کہ جلد ہماری مدد کر
پھر دعا محمدی وقت مین قبول ہوئی ایماندارونکا ہر طرف غلبہ ہوا کافرونکا زور ٹوٹا اب پینتالیسو

زبور سنو پادری ٹیلر نے اس زبور کی سرخی پر لکھا ہی کہ مسیح کی بادشاہت کی شوکت اور رونق
اللہ تعالی حضرت داود سی یون کہوا تا ہی میرے دل مین اچھا کلام جوش مارتا ہی مین اون کامونکو
جو مین نے بادشاہ کی حق مین کئی بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکھنی والی کا قلم ہی ای ایمانوالو
یہودی ملاون کی ناسمجھی سے زبور مین بڑی بڑی جہگڑے پڑ گئی تھے بعضے زبورونکو کہتی ہین کہ حضرت
داود کی زبانی نہین ہین بلکہ اونکی گانیوالونکی بنای ہوی ہین اس زبور کی سرخی پر عبرانی مین لکھا ہی
کہ سردار گانیوالی کے لیے بنی قورح کیواسطی مشکیل یعنی تعلیم دینی والا زبور ان لفظونکا یہی مطلب ہے
کہ بنی قورح جو گانیوالی تھے اونکو گانیکے لیے حضرت داود نے یہہ زبور دیا تہا عبرانی اور عربی مین لام
کی معنے ہین واسطی سو بعضے یہودی ملا اس لام کی یہہ معنی سمجھی کہ اونکی واسطی یعنی اونکا بنایا ہوا لام کے
یہہ معنی بہی آی ہین مگر یہان یہہ معنی سمجھنا بڑی ناسمجھی ہی یہان اس لام کا یہہ مطلب ہے کہ اونکی گانیکی واسطے
حضرت داود نے اونکو دیا اس زبور کی آخر مین دیکہو صاف ارشاد ہوتا ہی کہ مین ساری پشتون کو
تیرا نام یاد دلاونگا دیکہو یہہ بات اللہ کے سوا کون کہہ سکتا ہی یہہ زبور بہی اللہ کا کلام ہی اللہ حضرت
داود سی کہوا تا ہی کہ میری دلمین بہت اچہا کلام جوش کر رہا ہی اور بادشاہ کے حق مین جو کام
مین نے کیے اوسکو بیان کرتا ہون اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے میرے دلمین یہہ کلام ڈالا ہی اللہ کے
پیغام کا یہہ بہی ایک طریقہ ہی کہ اپنی پیغمبرونکی دلمین بنا کلام ڈالدیتا ہی سو حضرت داود سے
اللہ نے کہوا تا ہی کہ مین نے بادشاہ کی حق مین یہہ لفظین اپنی دل مین بولی ہین پہر یہہ بہی کہوایا کہ میری زبان
لکھنی والی کا قلم ہی یعنی قلم کیطرح میری زبان بی اختیار ہی اللہ میری زبان سی یہہ لفظین کہوا تا ہی معلوم ہوا
کہ یہہ کلام اللہ کا ہی اور کسی اور بادشاہ کا ذکر ہی حضرت داود کا ذکر نہین پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اللہ کا الہام یعنی اللہ کا پیغام پیغمبر کے دل سی ظاہر ہوا جسطرح تالاب مین حباب اوٹھتی
ہین یہہ وعدہ مسیحا کا ہی پہر پادری لکھتا ہی کہ یہہ زبور بہت باتونمین حضرت سلیمان کی شان سی
ملتا ہی شادی کی پردیمین روحانی ملاقات کا بیان ہی بہت تاریخ والونکا بیان ہی کہ حضرت سلیمان کی
شادی جو فرعون کی بیٹی سی ہوئی اوسکا یہہ بیان ہی لیکن بہت سا حصہ اس زبور کا اس حال
سی مطابق نہین ہی لیکن یہہ بالکل پیشخبری حضرت عیسے کی ہی پہر اسکاٹ مین ہی کہ روح القدس
حضرت داود کی دلمین یہہ کلام ڈالکر جوش دلاتے ہین کہ وعدہ کیے ہوئے بادشاہ کی مقدس

یعنی مسیحا کی حق مین لکھی اوسکی زبان کو اللہ نی راہ بتای جسطرح قلم لکھنی والی کے ہاتھ مین اور بادشاہ
سی مراد حضرت علیسی اور اونکی سلطنت ہی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی تو حسن مین بنی آدم سے
کہین زیادہ ہی تیری ہونٹوں سی نعمت بٹائیگئی ہو اس لیے خدا نی تجکو ہمیشہ تک مبارک کیا ای ایمانوالو
اس نبور مین صاف صاف پتی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر ہین آپکا حسن تمام اولاد آدم
سی بیشک بڑھکر تھا بخاری ومسلم مین ہو کہ حضرت براجو عازب کی بیٹے ہین فرماتے ہین کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب آدمیون سی زیادہ خوبصورت اور خوش خلق تھے اور شمائل ترمذی
مین ہو کہ حضرت ابو ہریرہ رض نی فرمایا کہ مین نے آپ سی زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہین دیکھی گویا
آفتاب آپ کی چہری مین چلا جاتا تھا یعنی آپ کی چلنی کے وقت کا یہہ بیان ہو کہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب
چلا آتا ہی اور حضرت جابر رض فرماتی ہین کہ وہ اللہ سے پیغام پہونچانیوالی اللہ اونپر درود اور سلام
بھیجی ہینی اونکو چاندنی رات مین دیکھا اوسوقت آپ سرسرخ جوڑا تھا مین آپکو دیکھتا تھا اور چاند کو بہی
دیکھتا تھا قسم ہو آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوبصورت تھے اور شمائل ترمذی مین ہو کہ حضرت ہند
بن ابی ہالہ نی فرمایا کہ آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسا چودہوین رات کا چاند چمکتا ہی صحیح بخاری مین ہے
کہ کعب ابن مالک رض نی فرمایا کہ جناب پیغمبر جب خوش ہوتی تھے آپ کا چہرہ روشن ہو جاتا تھا گویا چاند کا
ٹکڑا ہی شمائل ترمذی مین ہو کہ حضرت علی رض نی فرمایا کہ آپکا تعریف کرنیوالا کہتا تھا کہ آپ سے پہلے اور آپکی بعد
آپ کی طرحکا کوی نہین دیکھا ای ایمانوالو آپ کی حسن وجمال کا رعب دشمنون پربہی چھایا ہوا ہی یادری
جان ڈیون پورٹ لندنین بڑا پادری ہو گذرا ہے ایک کتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین لکھی
ہی مگر آپ کی پیغمبری کا صاف اقرار نہین کرتا اللہ اوسکو دین محمدی مین داخل کردی آمین اوس کتاب مین
لکھا ہی کہ گبن صاحب تاریخ جاننی والا اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن مین
ممتاز تہی اس نعمت ظاہری کو کوئی حقیر نہین سمجھتا ہی مگر وہی لوگ جنکو اللہ نے اس نعمت سی محروم رکھا ہو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن ایسا تھا کہ جب گھر مین یا باہر وعظ فرماتی تو اس سے پہلی کہ آپ
کچھہ فرماوین سنی والی آپ کی صورت ہی دیکھکر عاشق ہو جاتی تھے اور تمام محفل مین شور تعریف کا بلند
ہوتا تھا اور لوگ کہتی تھے سبحان اللہ کیا رعب اور شان وشوکت بادشاہی ہی کیا آنکھین ہین کہ دلمین
چبھی جاتی ہین کیا خوبصورت مسکراہٹ ہی کیا ردی مبارک ہو جس سے ہر ایک بات دل کی ظاہر ہای

اسیطرح گبن صاحب نے آپ کی خلق اور رغبت اور مروت کی بڑی بڑی تعریفین کین ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ
تیری ہونٹون سی نعمت بہائی گئی اسکا مطلب یہہ ہو کہ اللہ کا کلام آپ کی ہونٹونسے ظاہر ہوا پادری
لکہتا ہو کہ اوسکی لفظون مین بہری ہوی قوت اور نصیحت سے اور رغبت اور تسلی سے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی
ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگی ہو گلیمین ڈال کے اپنی ران پر لٹکا راستبازی اور حلم
اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبالمندی سی سوار ہو کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والا کام دکہائیگا
تیرے تیر تیز ہین قومین تیرے نیچی گر پڑتی ہین ومی اوس بادشاہ کی دشمنون کی دلین لگ جاتی ہین عبرانین
قتلیح کا لفظ ہو یعنی اوس بادشاہ کی ای ایمالو الو اس مقام کو ہماری محمدی علم والی اپنی کتابونمین نقل کرتی
ہین اور کہتی ہین کہ یہہ بشارت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی مولانا محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ دلائل الخیرات
کی شرح مین لکہتی ہین کہ گلیمین تلوار کا لٹکانا فقط عربونکا دستور تہا اور کسی قوم کی یہہ وضع اور عادت نہ تہی
اور سب قومین تلوار کو کندہی پر لٹکاتی ہین اس مین صاف اشارہ ہو کہ وہ دین کا بادشاہ عرب مین سے
ہوگا اور تلوار گلی سی ڈالیگا اور سچی دین کی موافق عدالت کریگا تیر اندازی عرب کی مشہور ہی اور یہ جو
فرمایا کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والا کام دکہائیگا اس مین کیا عجب ہو کہ یہہ اشارہ ہو کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی بدر کی لڑائی مین اور حنین کی لڑائیمین کنکر اوٹہا کر پہینکے کافرونکی فوج بہاگ گئی اللہ
قرآنمین فرماتا ہو وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى اور تو نی نہین پہینکا جسوقت پہینکا لیکن
اللہ نے پہینکا پادری خوب جانتی ہین کہ حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اسلیے ہنری و اسکات والون
نے اور طامس اسکاٹ نی لکہا ہو کہ حضرت عیسے کی زبان کو اللہ نی تلوار کی سی قوت دی تہی اور ایمان کی
تیر گنہگارونکی دلین بڑی خوفناک ہین ہنری اسکاٹ مین ہو کہ اگرچہ یہہ شان و شوکت ظاہر مین حضرت
عیسے مین نہین تہی مگر اوس دوسری جہانکی شان و شوکت مراد ہو ہای افسوس دوسری جہان مین
یعنی بہشت مین تلوار اور تیر سی کیا علاقہ ہو بہشت مین کس سی لڑائی ہوگی پادریونکو کچہہ نہین سوجہتا
جو چاہتی ہین سو کہتی ہین — ارشاد ہوتا ہو تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ اور آخر تک ہو تیری سلطنت کا
عصا راستی کا عصا ہو تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہو اس سبب سے خدا نی جو تیرا خدا ہو
خوشی کے روغن سی تیرے مصاحبون سی زیادہ تجکو مسح کیا ای ایمالوالو توراۃ مین الوہیم کا لفظ
انکے مین آتا ہو عبرانی مین الہ اور بہت الوہ اسکے معنے ہین حاکم اور بادشاہ کہین یہہ لفظ اللہ کے

حق مین بولاجاتا ہی کہین بادشاہون اور قاضیون کی حق مین آتا ہی کہین فرشتون کی حق مین اور مطلب
یہہ ہوتا ہی کہ اللہ جو اصل حاکم سب خلق کا ہی اوسنی انکو حاکم اور بادشاہ بنایا ہی یہان جو فرمایا کہ تیرا
تخت ای بادشاہ یہان بہی اِلُوہِیم کا لفظ ہی پادریون نی اسکے معنے مین خدا کا لفظ لکہدیا کہ ہنود کو
بہکادین کہ دیکہو حضرت عیسیٰ کا خدا ہونا یہان سی معاذ اللہ ثابت ہوا مگر اسکے بعد پہر اللہ نی پادریونکا
دہوکا مٹا دیا اور اللہ نے فرما دیا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہی یعنی تو اسکا بندہ ہی اللہ کی سوا کوی اور خدا
نہین ہی اور یہہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اللہ تعالی حضرت داؤد کو آپکی
بادشاہی کی خبر دیتا ہی کہ حضرت داود کی طرح پیغمبری بہی ہوگی اور بادشاہی اور حکومت سی ایمان کو پہیلاوینگی
اور اونکا دین ہمیشہ آخر زمانہ تک رہیگا اسکے بعد ارشاد ہی مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی تیرے
سارے لباس سی ہاتہی دانت کی محلون سی اونہون نی تجکو خوش کیا ہی بادشاہون کی بیٹیان تیری
عزت والیون مین ہین ملکہ تیرے داہنے ہاتہ کہڑی ہی اوفیر کے سونے کے ساتہ ای بیٹی سن اور سوچ
اور اپنی کان ادہر دہر اور اپنی لوگون اور اپنی باپ کی گہر کو بہول جا تاکہ وہ بادشاہ تیری جمال کا
نہپٹ مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسے سجدہ کر یہان بہی ہَکّیلِح کا لفظ ہی یعنی وہ بادشاہ
ای ایمان والو حضرت عیسیٰ نے نکاح نہین کیا یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہہ اوس دین کے بادشاہ کی خبر ہی
جسکے نکاح مین بڑے بڑے سردارونکی بیٹیان آئین پہلے آپ کی خوشبو کا بیان فرمایا کہ تیری خدا
نی تیرے ساتہہ والون سی زیادہ تجپر خوشی کا روغن ملا ہی یعنی وہ خوشبو اوپر سی لگای ہوی نہین ہی
اللہ ہی نے تمکو ایسا خوشبودار بنایا ہی تجسی عود اور تج وغیرہ خوشبو چیزونکی خوشبو آتی ہی مولانا سید
غلام علی آزاد رحمۃ اللہ علیہ نی تاریخ ہند مین لکہا ہی کہ مُر ایک پانی ہی جما ہوا ایک درخت پر جو
ببول کیطرح کا ہی اور مفردات ناصری سی حاشیہ پر لکہا ہی کہ مر گوند سرخ تند ہی ہندی مین اوسکو بول
کہتی ہین حضرت انس فرماتی ہین کہ مین نے کوی مشک اور کوی عنبر ایسا نہین سونگہا جسکے خوشبو جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سی زیادہ ہو اور حضرت جابر رضہ فرماتی ہین کہ آپ نی میری گال پر ہاتہ
پہیرا مین نی آپکی ہاتہ سی ایسی خوشبو پائی گویا عطار کی ڈبی سی ہاتہ نکالا ہی امام دارمی و بیہقی اور ابونعیم
نی لکہا ہی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضہ نی فرمایا کہ آپ جس ستی گلیمین چلتی تہے تو جو کوئی آپکی پیچہی جاتا تہا
آپکا رستا پہچان لیتا تہا کہ وہ رستا معطر ہوتا آپکی پسینے کی خوشبو سی ابویعلی اور طبرانی نی لکہا ہی کہ جناب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کسی نے مدد مانگی کہ اوسکی بیٹی بیاہی جاتی تھے اور اوسکی پاس کچھ سامان نہین تہا اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نی شیشہ منگایا اور کچھ پسینا اوسمین پونچھ دیا اور فرمایا کہ تو اوسکو حکم کر کہ اوسکو بدنمین لگاوی وہ عورت جب خوشبو لگاتی تہی مدینہ کی سب لوگونکو خوشبو آتی تہی اوس گہر کا نام یون مشہور ہوا کہ وہ جو خوشبودار لوگونکا گہر ہی ابو یعلی اور بزار نی صحیح اسناد سی لکھا ہی کہ مدینے کی رستونمین سی آپ جس رستی سی جاتی تھے اوس رستی سی سبکو خوشبو آتی تہی لوگ کہتی تھی کہ اس رستے آپکا گذر ہوا ہی پہر زبور مین ارشاد ہوا کہ بادشاہونکی بیٹیان تیری عزت والیونمین ہی اگلی زمانہ مین جو لوگ اپنی قوم کی سردار ہوتی تھے وہ بہی بادشاہ کہلاتی تھے صحیح بخاری مین ہی کہ نعمان جو ایک قوم کا سردار تہا اوسکی بیٹی نے اپنے تئین ملکہ یعنی شہزادی کہا سو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکاح مین ام حبیبہ تہین جو مکہ کی سردار ابوسفیان کی بیٹی تہین اور حضرت صفیہ آپکی نکاح مین آئین تہین جو خیبر مین ایک سردار کی بیٹی تہین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مکہ کی سردارونمین تھی حضرت ابوبکر کے بیٹی حضرت عائشہ اور حضرت عمر کی بیٹی حضرت حفصہ آپکی نکاح مین آئین یہہ جو ایک شہزادی کا ذکر ہے یہہ حضرت خدیجہ کی حال کے موافق ہی احمد بن عبد اللہ بکری نی اپنی مولود شریف مین حضرت خدیجہ کے نکاح کا حال بہت طول سی لکھا ہی اوسمین صاف لکھا ہی کہ خدیجہ عظیم الشان ملکہ تہین اور اونکے مال اور جانور بیشمار تھے اور یہہ بہی لکھا ہی کہ ایک یہودی علم والی نی حضرت خدیجہ سی بیان کیا کہ مین نے توراۃ مین اونکی پتی پای ہین کہ وہ آخر زمانہ مین بہیجی جاوینگی تب انکو توڑینگی اور اونکی مان باپ مرجاوینگی اور اونکی دادا اور چچا اونکی پرورش کرینگی اور وہ قریش کی ایک عورت سی ملینگے کہ وہ اپنی قوم کی سردار ہوگی اور اپنی قوم کی امیر ہوگی اور اپنی ہاتہہ سی حضرت خدیجہ کی طرف اشارہ کیا پہر کہا کہ میری بات یاد رکہنا اور حضرت خدیجہ کا چچا ورقہ جو نوفل کا بیٹا تہا اوسنی کتابین حضرت شیث کی اور توراۃ اور انجیل اور زبور حضرت داود کی پڑہی تہی آپ کی پتے پہچانتا تہا اور اوسکو معلوم تہا کہ وہ نبی جو ہونگی قریشمین سی ایک عورت سے نکاح کرینگی کہ وہ اپنی قوم کی سردار ہوگی اور اونپر امیر ہوگی و کامونمین اونکی مدد کریگے اور اپنا مال اونپر خرچ کریگی سو ورقہ نے جانا کہ مکہ مین حضرت خدیجہ سی زیادہ کوئی مالدار نہین اونکو امید تھی کہ یہی آپ کی زوجہ ہونگی اوسی کتاب مین حضرت خدیجہ کی نکاح کا سامان بہت کچھ لکھا ہی کہ حضرت خدیجہ نی بہت کچھ سامان کیا اوسمین لکھا ہی کہ جب حضرت خدیجہ آپکی خدمت مین

بعد نکاح کے حاضر ہوئین تو سندس کی کپڑے پہنی تہین اور اونکی سر پر سرخ سونیکا تاج تہا اوسمین سبز فیروزہ جڑی تہی یہہ دیکہو زبور مین فرمایا کہ اوفیر کی سونیکی ساتھہ یہہ بتا کیسا مطابق ہی ایک انگریزی لغت مین لکھا ہی کہ اوفیر ایک شہر ہی عرب مین اور توراۃ شریف مین حضرت نوح کے صاحبزادی حضرت سام کی حالمین لکھا ہی کہ سام کی بیٹی ارفخشذ اور اونکی بیٹی شالح اونکی بیٹی عابر اونکی بیٹی فالغ اور قحطان اونکی بیٹی شبا اور اوفیر اونکی اور بیٹی بہی لکھی ہین پہر لکھا ہی اونکی گہر میسا سی سفار تک تہی اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مکہ سی مدینہ تک تہی سعلوم ہوا کہ شہر اوفیر بہی انہین مقامون مین تہا جو اوفیر کے نام سی مشہور تہا احمد بن عبد اللہ بکری اونکی کتاب مین لکہتی ہین کہ سات مرتبہ حضرت خدیجہ آپکی سامنی آئین ہر مرتبہ نئی طرح کا لباس تہا چوتہی مرتبہ مین لکھا ہی کہ کپڑی اور جواہر اور سونا اتنا تہا کہ دیکھنی والونکی دل حیران ہوتے چھٹے مرتبہ لکھا ہی کہ آپکی کپڑے یاقوت سے جڑے تہے ساتوین مرتبہ لکھا ہی کہ ریشمی کپڑے پہنی تہین جو سونے سے بہاری ہورہے تہے اور موتی اور جواہر اور یاقوت سی جڑے تہے اور یہہ بہی لکھا ہی کہ حضرت خدیجہ نے اپنے چچا ورقہ سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہو کہ مین بہی اونکی ہون اور میرا سب مال اور جان اونہین کا ہی اور اونکی اختیار مین ہی جسطرح چاہین تصرف کرین سو ورقہ زمزم اور مقام کی بیچمین کہڑے ہوئے اور بلند آواز سی پکار کر کہا ای عرب کی لوگو خدیجہ جو خویلد کی بیٹی ہی تمکو گواہ کرتی ہی کہ اوسنی اپنی جان اور اپنی غلام اور اپنی مال اور اپنا سارا مال جو اوسکی ہاتہہ مین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیڈالا اونکی تعظیم کے لیے اور اونکی تکریم کی لیے تم سب اسپر گواہ رہو اور جہان سامان کا حال لکھا ہی وہان لکھا ہی کہ حضرت خدیجہ نے گہنی بنوائی اور پردی لٹکائی اور رنگا رنگ کے فرش بچہائے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرش بچہایا ریشم کا اور چھینٹ کا اور ایک تخت ہاتہی دانت کا اور آبنوس کا جسمین سونی کی تیر لگے تہے دیکہو ہاتہی دانت کی محل کا بیان جو اس زبور مین ہی کیسا موافق ہی جسمکان مین ہاتہی دانت کا تخت تہا اوس مکان کو ہاتہی دانت کا محل کہہ سکتی مین اور یہہ جو فرمایا کہ تو اوسی سجدہ کر یعنی تعظیم کر اور تابعداری کر پہر ارشاد ہوا ہی اور صور کی بیٹی ہدیے لاویگی قوم کی دولتمند تجہہ پاس حاضر ہونگی ای ایماندارو صور ایک شہر ملک شام مین تہا اوسکی بیٹی یعنے اوسکی قوم بہی تیرے پاس تحفے لاویگی سو صور اور سارا ملک شام حضرت عمر کی وقت مین

محمد یون نی جہوٹی عیسائیون سی چہین لیا اونکی بہت لوگ محمدیونکی تابعدار ہوی پادری لکہتا ہی کہ
اسکا یہہ مطلب [illegible] کی [illegible] بادشاہی اور دولت حضرت عیسی پر نثار کرینگے پہر ارشاد
ہوتا ہی [illegible] جلال [illegible] کا ہی [illegible] بادشا
کی [illegible] کنواری [illegible] بیچہی [illegible]
خوشی اور شادمانی [illegible] بادشاہ [illegible] محل [illegible] ایماندارو اوسکا بیچین
[illegible] نکاح کی سامان [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اونکی ساتہہ حضرت
خدیجہ کی گہر مین داخل ہوی ایک خیمہ [illegible] خالی کردیا اور اپنی داہنی طرف دس لونڈیان
کہڑی کرکین اونکی آگی [illegible] اور [illegible] خوشبو تہی اور اپنی بائین طرف بہی ایساہی کیا
اور اونکی پیچہی غلامونکو کہڑا کیا اونکی پاس برتن تہے جن مین زعفران اور مشک اور عنبر تہا اور غلامونکو
وقت نکاح کی آپ کی سر مبارک پاس کہڑا کیا جب نکاح ہوچکا لونڈیوان اور غلامون نی اوس خوشبو
کو آپکی سر مبارک پر چہڑکا اور سب مجلس کے لوگون پر چہڑکا ای ایماندارو دیکہو یہہ باتین اور نشانیان
حضرت خدیجہ پر کسقدر مطابق ہین اللہ نی پہلی سے یہہ سب پتی دی رکہی پادریونکو جواب دی رکہا جو
اللہ کی حکم کے برخلاف ہوکر بہت سے نکاح ہونکو عیب جانتی ہین اللہ نے پہلے ہی فرمادیا کہ وہ دین کا بادشاہ
جو بیچا ہی کا محب اور شرارت کا دشمن ہوگا اوسکی بہت بی بیان ہونگی اوسکا یہہ پتا یاد رکہو اور اسکو
حضرت عیسی کی خبر سمجہو حضرت عیسی نے نکاح نہین کیا اونکی اولاد نہین ہی اور یہان اللہ بی بیونکا
اور اولاد کا پتا دیتا ہی مگر پادری لوگ اس کہلی بات کا مطلب بدلنی مین ذرا بہی نہین شرماتے
ہنری اسکاٹ مین ہی کہ بادشاہ ہونکی بیٹیونسی مراد گرجا گہر ہین جنکو حضرت عیسے سی نسبت ہی جیسی نسبت
مرد کو اپنی بی بی سی ہوتی ہی پادریونکا مطلب یہہ ہی کہ یہہ مثال رشتہ محبت کی ہی حضرت عیسی کو اپنی
امت سی نہایت محبت ہی ایسی دور کی معنی گہڑ دینا اور کہلی کہلی معنی چہوڑ دینا پادریونکا کام ہی ارشاد
ہوتا ہی تیری فرزند تیری باپ دادونکی قائم مقام ہونگی جنہین تو ساری زمین کے سردار مقرر کریگا مین ساری
پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا اس لیے ساری قومین ہمیشہ اور آخر تک تیری تعریف کرینگی عبرانیون میں یون
ہی تحت ابوتیخا عربی ترجمہ مین ہی کہ تیری باپ دادونکی عوض ای ایماندارو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فرزند آپ کی باپ دادونکی عوض دین کے سردار ہوی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب

بڑی مدت گذر گئی دین کی سردار سے اونکی اولاد مین نہین ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کی باپ دادا دین کی سرداری سی محروم ہو اونکی بیٹی آپکی اولاد پاک مین امام حسن اور امام حسین ایسی
امام ہوی پھر اونکی اولاد مین آجتک کیسی کیسی ولی اللہ کی ہوتی ہین جنہون نے ہر طرف دین و ایمانکا نور پھیلایا
حضرت عیسی کی اولاد نہین تھی یہہ خبر اونکی نہین ہو سکتی پھر یہہ پتا دیا کہ پشت در پشت تیرا نام سبکو
یاد دلاونگا ساری قومونکی لوگ جو تجھپر ایمان لاوینگی وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک تیری تعریف کیا کرینگی یہہ بھی بڑا
پتا ہی دیکھو حضرت داود اور حضرت سلیمان کی تھوڑی مدت بعد اسرائیلیون بت پرستی پھیل گئی حضرت
سلیمانکی اولاد مین بہت بادشاہ بت پرست ہوگئے اور جو خدا پرست ہوگئے وہ ساری زمین کی سردار نہین
ہوئے فقط ملک شام کی سردار ہوئی یہہ خاص پتا اولاد پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہے حضرت سلیمان
کی تعریفونکی بدلی اونہہ طرح طرح کی تہمتین انکی قوم یعنی یہودیون نے جوڑین ہماری پیغامبر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیوقت تک یہودی لوگ حضرت سلیمان کو جادوگر کہتے تھی اور اونکی نبی ہونیکی قائل تھے
اللہ تعالی نے انکو قرآن مین قائل کیا اور فرمایا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ یعنی سلیمان نے کفر نہین کیا تو یہہ بات
جو یہان فرمائی کہ ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا یہہ خبر حضرت سلیمان کی ہرگز نہین ہو سکتی یہہ پتا خاص
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو لوگ اونپر ایمان لائی اونکی نسل مین آجتک دین محمدی اکثر لوگونمین
باقی ہے ایسا نہین کہ ساری قوم دین سی پھر جاوی ساری قومونمین تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آجتک ہو رہی ہی اسمین اشارہ اپ کی نام کیطرف بھی ہی نام آپکا محمد ہے یعنی تعریف کیا ہوا علاء السید
طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین کہ اس خبر دینی کی وقت سی آجتک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سوا کوئی
ایسا نہین ہوا کہ ساری قومین پشت در پشت اوسکے نام کو ہمیشہ نیکی کیساتھ یاد کرین اگلی پیغمبرونکا ذکر بعضی
بعضے شہرونمین تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ذکر تمام شہرونمین دن بدن بڑھتا جاتا ہے ای ایمانوالو اگلی
پیغمبرونکا ذکر خیر بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی سب قومونمین پھیل رہا ہے قرآن اور حدیث
مین دیکھو کیسی کیسی تعریفین پیغمبرونکی موجود ہین حضرت عیسے کے وقت تک پیغمبرونکی تعریفین فقط
ایک ہی قوم مین تھین پھر جب غیر قومونکی لوگ عیسائی ہوی اونمین تھوڑی مدت بعد سب لوگ
حضرت عیسی کو اللہ کا شریک جاننی لگے سچی تعریف حضرت عیسی کی یہہ ہے کہ وہ اللہ کی بندے اور
اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین یہہ تعریف محمدی وقت مین پہلی چھیالیسوان زبور سنو ایک

ندی ہی جسکی دہارین خداکی شہرکو اللہ تعالی کی پاک مقاموںکو خوش کرتے ہین خدا اوسکی بیچون بیچ ہی
اوسی ہرگز جنبش نہوگی خدا صبح سویری اوسکی مدد کریگا قومون نی غصہ کیا مملکتین جنبش کہا گئین
اوسنی اپنی آواز نکالی زمین گداز ہوگئی اللہ رب العالمین ہماری ساتہہ ہی یعقوب کا خدا ہمارے
پناہ ہی آو اللہ کی کامونکو دیکہو کہ زمین پر کیسی کیسی ویرانیان کرتا ہی کہ وہ زمین کی انتہا تک لڑائیان
موقوف کرتا ہی وہ کمان توڑتا اور نیزی ٹکڑی ٹکڑی کرتا ہی گاڑیون کو آگ سی جلاتا ہی تہم جاؤ اور
جانو کہ مین خدا ہون مین قومون مین بلند ہونگا مین زمین پر بلند ہونگا رب العالمین ہماری ساتہہ ہی
یعقوب کا خدا ہماری ساتہہ ہی ای ایمانوالو اس زبور مین اللہ نی یہہ خبر دی کہ اللہ کی پاک مقامون کو ایک ندی کی دہارین خوش کرتی
ہین نہری اسکاٹ مین ہی کہ پانی سیلوم کا جو بیچ یروشالم مین بہتا ہی اگرچہ وہ بہت گہرا نہین ہے
اور نہ بہت چوڑا ہی تو بہی یروشالم کی حفاظت کی لیے کافی ہی مگر اس پانی کو روحانی طور پر سمجہنا چاہیے
کیونکہ زندگی کا پانی یعنی جو روح القدس سی آرام ملا ہی وہ آرام کرجاونکی وسیلہ سی پیدا ہوا ہی ہمارے
خدا کا شہر یعنی دل اوس سے فیضیاب ہوگا اور کلام اللہ کا پہیلجاویگا اگرچہ بہت قومین عیسائیونکے
دشمن ہین ای ایمانوالو دیکہو پادری نی دیکہا کہ بیت المقدس مین اللہ نی محمدی فیض کا دریا جاری کیا
اور یہہ صاف خبر اوس پاک شہر کی آبادی کی ہی جو محمدیونکی ہاتہون آباد ہوا تو ثابت ہوا کہ اللہ
محمدیون کی ساتہہ ہی اس لئی پادری نی خدا کی شہر سی اپنا دل مراد لیا ای ایمانوالو اللہ تعالی حضرت
داود کو تسلی دیتا ہی کہ تمہارا جو یہہ شہر صیہون اور بیت المقدس ہی اسپر اللہ کا فیض جاری ہوگا
پہر کبہی اوسکو جنبش نہوگی اللہ اوسکی مدد کریگا صبح سویری یعنی آخری زمانہ مین اللہ اوسکی مدد
کریگا پہر صاف بتی دی کہ قومون نی غصہ کیا یعنی بت پرستونکی قومون نی کئی بار بیت المقدس کو
ویران کیا اور لوٹتے رہی یعنی ایکبار بخت نصر نے حضرت ارمیا کی وقت مین دوسری بار رومیون
نی حضرت عیسی کی بعد اوسکو ویران کیا پہر اللہ نی اپنی آواز نکالی یعنی آخری پیغمبر پر اپنا کلام اتاریگا
لوگ گہل جاینگی اور ڈر جاینگی اونکی ملک اوجڑ جاینگی اونکی لڑائیان موقوف ہوجاینگی اونکی ہتیار
ٹوٹجاینگی پہر صاف فرمایا کہ مین قومون مین بلند ہونگا یہہ وعدی محمدی وقت مین پوری ہوئے ساری
قومون مین اللہ کا نام بلند ہوا بہت کافر قتل ہوئی اور بہت ایمان لائی اور محمدی ہوی جیسی لڑائیان
اگلی وقتون مین تہین کہ بت پرست لوگ اسرائیلیونکو تباہ کردیتی تہی ایسی لڑائیان موقوف ہوگئین

یہہ خبر حضرت عیسی کی کسیطرح نہین ہوسکتی اونکی بعد توبت پرستون نی مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا
محمدی وقت مین اللہ نی اوس پاک گہر کی مدد کی جو لوگ بیت المقدس سے لڑنیوالی تہی بتون کے
پوجنی والی اور آگ کی پوجنی والی اونکا زور بالکل ٹوٹ گیا سینتالیسوین زبور اوس زبور کے
سرخی پر پادری ہیتیھر نے لکہا ہی کہ قومونکو نصیحت کیجاتی ہی کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری خوشی سے
کرین ارشاد ہوتا ہی ہان ای لوگو تم سب تالیان بجاؤ شادیانہ گاتی ہوئی اللہ کی تعریف کرو کہ وہ
بلند اور ہیبت والا ہی وہ ساری زمین پر بادشاہ عظیم ہی وہ قومونکو ہمارا زیر دست اور گروہونکو
ہماری پاونکی نیچی ڈالیگا پہر اللہ کی تعریفونکی بعد یون لکہا ہی خدا قومون پر بادشاہت کرتا ہی خدا اپنے
مقدس تخت پر بیٹھا ہی قومونکی امرا جمع ہوئی ہین وہی جو ابراہیم کی خدا کی لوگ ہین ای ایمانوالو اس
زبور مین بہی اشارہ اسی بات کا ہی کہ آخری زمانہ مین اللہ کا نام ساری قومون مین پہیلیگا اس کا ظہور
محمدی وقت مین ہوا کہ ساری قومونکی بڑی بڑی سردار اللہ کی دین مین آئی اللہ کو اکیلا جانا اور سب
پیغمبرون اور سب کتابونکو مانا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اس زبور کی ذیل مین بہی اپنی کتاب مین لائے
ہین پہر لکہتی ہین کہ یہہ سب خبرین آیندہ کی ہین اور حضرت داود علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک سوا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی نبی اور بادشاہ کو یہہ بات حاصل نہین ہوئی کہ سب قومین اونکی
تابعداری کرین اور اونکی دین مین آوین اڑتالیسوین زبور پہلی صیہون کی تعریف ہی پہر آٹہوین
آیت یون ہی جیسا ہمنی سنا تہا ویسا ہی رب العالمین کی شہر مین اپنی خدا کی شہر مین دیکہا خدا اوسکو ہمیشہ
برقرار رکہیگا ای ایمانوالو اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ حضرت داود سی کہلواتا ہی کہ جیسی ہم نی اوس
بیت المقدس کی آبادی کی جیسی خبرین پہلی سنی تہین ویسا ہی محمدی وقت مین دیکہا اللہ اوسکو
ہمیشہ قائم رکہیگا اللہ کی سامنی آیندہ سارا زمانہ حاضر ہی پادری لکہتا ہی کہ یروشلم تو بار بار
بت پرستون سی رفتہ گیا لیکن گرجا عیسی علیہ السلام کا ہمیشہ رہیگا یروشلم اوسکا فقط نمونہ تہا ای
محمدی بہائیو دیکہو پادری نی بیت المقدس سے گرجا گہر کو مراد لیا اور کہلا مطلب یہہ ہی کہ اوس پاک شہر کو
اللہ نی محمدیونکی ہاتہون [illegible] آباد کیا سو جیسا [illegible] ویسا ہی محمدیونکی ہاتہ آباد ہوا [illegible]
ای خدا ہم نی [illegible] تیری رحمت [illegible] ای خدا جیسا تیرا نام ہی ویسی ہی تیری
[illegible]

بٹیاں خوشی کرین تیری عدالتوں کی سبب ای ایمانوالو اللہ کی مسجد مین پوری رحمت محمدی وقت مین ہوئی صیہون پہاڑ محمدیوں سی آبادہوا اللہ کی عدالت سی قوم یہود اکی محمدی لوگ نہایت خوش ہوئی پادری لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ اللہ کی نام کا پورا شہرہ ہوگا ایمانوالی لوگ بت پرستونسی جدا ہوجاینگے اور اللہ کا داہنا ہاتہہ دشمنونسے بدلہ لیگا یہہ شہرہ ساری زمین مین آخر دنیا تک ہیگا ای ایمانوالو یہہ سب باتین محمدی وقت مین پوری ہوئین پچاسواں زبور پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور مین یہودیونکی جلسازی کا بیان ہی اور حضرت عیسی کے آنیکے پیش خبری ہی اور حضرت موسی کی شریعت کا موقوف ہونا اور یہودیونکا گنہگار ٹھرایا جانا بیان ہوا ہی اور اسی سی عام فیصلہ ظاہر ہوتا ہی کہ فریسی اور جہوٹے معلم عیسائیونکی اخیر مین گنہگار ٹھرایجاینگی ارشاد ہوتا ہی قادر مطلق خدا اللہ نی فرمایا اور زمین کو سورج کی نکلنی کی جگہہ سی لیکی اوسکی ڈوبنی کی جگہہ تک بلایا ہی صیہون سی حسن کے کمال سی خدا جلوہ گر ہوا ہی پادری لکھتا ہی کہ تمام دنیا کی رہنی والی خدا کی نام سی بلای گئے ہین اور خدا ظاہر ہوا اور اوسکے بڑی عدالت سینا پہاڑ پر نہین قائم ہوئی بلکہ صیہون پہاڑ پر یہہ جہان سی اونی اپنا سخت حکم جاری کیا اور جہان اوسکی شہرت ظاہر ہوئی اسطرحسی صیہون کو پوری خوبصورتی کہا پادری کا مطلب یہہ ہی کہ صیہون اور بیت المقدس مین حضرت عیسی کا ظہور ہوا یہہ اوسکی خبر ہی مگر پادری نی یہہ نہ دیکھا کہ صیہون مین بہت بڑا ظہور اللہ کی نام کا اور اوسکی کلام کا محمدی وقت مین ہوا اسکے بعد دیکھو صاف محمدی جہاد کا اشارہ ہی ارشاد ہوتا ہی ہمارا خدا آویگا اور چپ چاپ نرہیگا اک آگ اوسکی آگی آگی فنا کرتی جاویگی اور اوسکے گرداگرد شدت سی موج زن ہوگی ای ایمانوالو دیکھو یہہ اوس رسول پاک کی خبر ہی جسکے ساتہہ اللہ نہایت جلال سی آیا اور چارونطرف لڑائی کی آگ بہڑکا دی یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہی مگر پادری لکھتا ہی کہ اللہ آویگا اور گنہگاروں سی بدلہ لیگا اور اوسکی حکومت صیہون مین ہوگی جب حضرت عیسی آئی اللہ کے غصہ نے بہ نجہنی والی اگ کی طرح بہت قومونکو جلا دیا جو ایمان نلای لیکن اونکا دوبارہ آنا پوری نجات اور گنہگارونکی نجات کی لیے ہوگا یہودی اس زبور مین خیال کرتے ہین کہ یہہ فیصلہ مسیحا کی وقت مین ہوگا افسوس پادری کہتا ہی کہ حضرت عیسی کے وقت مین اللہ کے غصہ کی آگ نے بہت قوموں کو جلادیا ہای پادری نہین دیکھتا کہ چہہ سو برس تک بت پرستونکا اور جہوٹی عیسائیونکا ہر طرف زور رہا پہر محمدی وقت مین اللہ کی غصہ کی آگ سرطرف

کافرونپر پہٹکی ارشاد ہوتا ہی وہ اوپرسی آسمان کو منادی کریگا اور زمین کو تاکہ اپنی لوگونکی عدالت کرے میری پاک بندے میری پاس جمع ہووین بندی جنہون نی میری ساتھہ قربانی کا عہد کیا آسمان اوسکی راستبازی کو آشکارا کرینگی کہ خدا ہی عدالت کرنیوالا ہی پادری لکھتا ہی کہ تمام باشندی زمین کے اور آسمانونکی بلائی جائینگی کہ اوسکی فیصلہ کا یقین کرین اور تمام آدمی قیامت مین ظاہر ہونگی اور اچھی لوگونکو فرشتی جمع کرینگے اس سی پہلی بدون کو سزا ہو وی ارشاد ہوتا ہی ای میری قوم سن مین کہتا ہون ای اسرائیل مین تجہپر گواہی دیتا ہون مین خدا تیرا خدا ہون مین تجکو تیری ذبیحون اور تیری سوختنی قربانیونکی بابت جو ہمیشہ میرے سامنے ہوتے ہین مجرم نہین ٹہیراونگا مین تیری گہر کا بیل اور تیری باڑی کا بکرا نہین لونگا کہ جنگل کے ساری جانور اور پہاڑونکی چارپای ہزارون ہزار میری ہین مین پہاڑ کی ساری پرندونسی آگاہ ہون اور جنگلی چرند میری ہین اگر مین بہوکا ہوتا تو تجہسی نکہتا کہ دنیا اور اوسکی معموری میری ہی کیا مین بیلونکا گوشت کہاتا ہون یا بکرونکا لہو پیتا ہون تو قربانی خدا کی آگی گذران اور اللہ تعالی کے سامنی اپنی نذرین ادا کر اور مصیبت کی دن مجہسی فریاد کر مین تجہی مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کریگا پادری لکہتا ہی کہ یہودی لوگ اللہ کی پرستش ظاہری کرتی تہی دل سی نہین کرتی تہی اللہ اونکو سزا دیتا ہی اور جو عاجزی سے پرستش کرتے تہے وہ نجات پائینگی اس سب سے مراد حضرت عیسی کا آنا اور ترقی دینا دعا اور تعریف کا ای آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس جگہ صاف محمدی بشارت ہی اللہ تعالی یہہ بتا دیتا ہی کہ یہہ قربانیان جو ہمیشہ میری سامنی ہوا کرتی ہین اونکی باعث سی تجکو گنہگار نہین ٹہیراونگا یعنے یہہ جو حضرت موسی کی شریعت کی موافق ہمیشہ قربانیان ہوا کرتی ہین یہہ آخری شریعت مین فرض نرہین گی ان قربانیون کو جو کوئی نکریگا گنہگار نہوگا پہر آخر مین فرمایا کہ تو قربانی اللہ کے آگی گذران اسمین شاید یہہ اشارہ ہی کہ قربانی اور نذر اوس شریعت مین ہوگی مگر کثرت سی نہوگی جیسا حضرت موسی کی شریعت مین تہی اسکی بعد ارشاد ہوتا ہی پر شریر کو خدا کہتا ہی تجہی میری حکمونکی بیان کرنے سی کیا کام تو کیون اپنی منہہ سے میری عہد کا ذکر کرتا ہی حالانکہ تو تربیت سی عداوت رکہتا ہی اور میری کلام کو اپنی پیچہی پہینکتا ہی اسی طرح اون لوگونکی فعلونکی شکایتین ہین پادری لکہتا ہی کہ یہودیونمین جو سکہلانیوالی تہی بہت خراب لوگ تہے اونہون نے حضرت عیسی کے قتل کی تدبیر کی اونکو سخت سزا دیگئی اسکے بعد اللہ فرماتا ہی

اے خدا کی بھولنی والو اسکو سوچو نہو کہ مین تمہین ٹکڑی ٹکڑی کر دون اور کوئی چھڑانیوالا نہو جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کرتا ہی اور اوسکو جو اپنی چال چلن درست رکہتا ہی مین خدا کی
نجات دکہلاونگا پادری لکھتا ہی کہ جو سیدہی لوگ ہین اونکو ترقی ہوگی شکر گذار ہونگی واسطی جسّی
کہ خدا کی تعریف کیجائیگی حضرت عیسی کے وسیلہ سی ای ایمانوالو اس جگہ عبرانیمین فقط ذبیحی کا لفظ ہی کہ جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی اور اوپر بہی یہی لفظ ہی کہ تو ذبیحہ یعنی قربانی اللہ کے آگی گذران مگر پادریون نی ترجمہ مین
شکر گذاری کا لفظ بڑہا دیا کہ تو شکر گذاری کی قربانیان اللہ کے آگی گذران اور یہان بہی یون لکھا کہ جو
کوئی تعریف کی ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کریگا یہہ لفظین پادریون نی اس لیے بڑہا دین کہ
کہ عیسائی شریعت مین قربانی نہین ہی تو یہان قربانی سی مراد اللہ کی تعریف اور شکر گذاری ہی اور
یہان صاف محمد صلعم کی شریعت کی بشارت ہی کہ اوس شریعت مین قربانیان ہونگی مگر کثرت قربانیونکی
موقوف ہوجائیگی اکاونوان زبور سنو اول مین دعا ہی آخر مین یون ہی اے خداوند میری ہونٹونکو
کہولدی تو میرا منہہ تیری تعریف بیان کرے گا کہ تو ذبیحی سی خوش نہین ہوتا نہین تو مین دیتا سوختنی
قربانی مین تیری خوشنودی نہین خدا کی ذبیحی شکستہ جان ہین دل شکستہ اور خاکساری کو اے
خدا تو حقیر نہ جانیگا اپنی خوشی سی صیہون کی ساتہہ بہلائی کر یروشالم کی دیوارونکو بنا تب تو صداقت
کی ذبیحون اور چڑہاوی اور کامل قربانیونسی خوشنود ہوگا تب وہ تیری مذبح پر بچھڑی چڑہاوینگے
عبرانیمین عولاہ کا لفظ ہی چڑہاویکا ترجمہ جو ایک پادری نی کیا ہی بہت اچھا ہی یہی لفظ عولاہ کا
وہان بہی آتا ہی جہان قربانیونکی جلادینیکا حکم ہی وہان اکثر پادری سوختنی قربانی کا لفظ لکہدیتی
ہین مگر عولاہ کا صاف ترجمہ یہی چڑہاوا ہی سو حضرت موسی کی شریعت مین چڑہاویکی جلادینیکا
حکم تہا اب اللہ خبر دیتا ہی کہ آخری وقت مین جو چڑہاوا دل کی محبت سی اور صدق سی ہوگا وہ
قبول ہوگا یعنی جلانیکا حکم موقوف ہوجائیگا اس زبور مین دو باتین فرمائین ہین پہلی فرمایا کہ اللہ کے
ذبیحی شکستہ جان ہین یعنی جن لوگونکی جان اللہ کے عشق مین ٹوٹی ہوئی ہی اصل ذبیحہ وہی ہیے
پھر یہہ پتا دیا کہ یروشالم کی دیوارونکو بنا یعنی یہہ خبر اوسوقت کی ہی جب یہہ شہر آباد کیا جائیگا پھر صاف
فرما دیا کہ وہ تیری مذبح پر بچھڑی چڑہاوینگی یعنی ظاہر کی قربانیان بہی ہونگی یہہ پتا محمدی شریعت کا ہی
باونوین زبور مین اور چھپنوین زبور مین دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی ستاونوین زبور مین بہی سری پر فریاد ہے
پھر یون ہے کہ وہ آسمان پرسی بہیجیگا تا کہ مجکو اونکی ملامت سی جو مجھی نگلا چاہتی ہین بچاوی خدا

رحمت اور صداقت کو بہیجیگا میری جان شیرونکی بیچمین ہی پہر آگے بڑہکر یون ہی تو آسمانون پر سرفراز ہو
اور ساری زمین پر تیرا جلال ظاہر ہوا ای امت محمد صلعم زبور مین فرمایا کہ اللہ اپنی رحمت کو بہیجیگا یہی تیا قرآن مین بہی
ان پڑہ نبی کی زبانی یاد دلایا اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر رحمت
جہان والونکی واسطی اللہ نے اس زبور کا مطلب یون کہولدیا کہ جس رحمت کے بہیجنی کا ہمنی وعدہ کیا تہا وہ
محمد ہین جو سر سی پانون تک رحمت ہی رحمت ہین اور قرآن کی حق مین فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا
وَّعَدْلًا اور پوری ہوی بات تیری رب کی سچای مین اور انصاف مین اس زبور کا مطلب کہلگیا کہ
اللہ اپنی رحمت اور صداقت کو بہیجیگا رحمت محمد ہین اور صداقت قرآن ہی پہر اوسوقت کا پتا یہہ دیا
کہ ساری زمین پر اللہ کا جلال ظاہر ہوگا اسکا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا پادری لکہتا ہی کہ حضرت داود
کی بدولت اللہ کی تعریف دنیا مین پہیلی اس بات مین وہ حضرت عیسی کا نمونہ تہی اکیسوین زبور کی تیروین
آیت کا بہی یہی مطلب ہی اٹہاونوین زبور مین ظالمونکی غارت ہونی کی دعائین ہین پہر آخر مین یون ہے
صادق جب سزا کو دیکہیگا تو خوش ہوگا وہ شریر کی لہو سی اپنی پانون دہوویگا ایسا کہ آدمی کہیگا
بیشک سچی کے لیے بدلہ ہی بیشک ایک خدا ہی جو زمین پر انصاف کرتا ہی پادری لکہتا ہی کہ حضرت
عیسے کے بعد جب یروشالم برباد ہوا تب یہہ بات پوری ہوئی اور بار بار عیسائی دین قائم ہونی مین
اور دشمنون کی برباد ہونی مین اسکا ظہور ہوگا اور قیامت مین بہت بڑا ظہور ہوگا ای محمدی بہائیو
یہہ صاف محمدی جہاد کی خبر ہے جسمین ساری زمین کے شریرون کو سزا ملی اور جو سچی ایمانوالی تہی وہ
کافرون کی خون بہای جانی سے خوش ہوی حضرت داود کی اور سب پیغمبرون کی دعائین قبول ہوئین
اللہ نے اچہی بندونکا کافرونسی بدلہ لیا اس کثرت سی خون بہایا گیا کہ جنکے پاؤن اوسمین بہر گئی اونکو
پاؤن دہونیکی ضرورت ہوی اونسٹہوان زبور دیکہو پہلی دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی پہر یون ہے
ای اللہ لشکرون کے خدا تو جو اسرائیل کا خدا ہی اوٹہکی ساری گروہون پر التفات کر کسی شریر گنہگار پر
رحم مت کر پادری لکہتا ہی کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی گے حضرت عیسی کے دشمنون پر اور جو توبہ
نکریگا اوسپر رحم نہوگا ای ایمانوالو یہہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی اوسوقت مین اللہ تعالی نے
ساری قومونکو سمجہایا جو ایمان نہ لای اون شریرون کو قتل کیا پہر آگے بڑہکر یون ہی تو ای اللہ اونپر
ہنستا ہی تو ساری غیر گروہونکو مسخرہ بناویگا اکہتروین زبور مین دعا اور شکر ہے پہر یون ہی

اے خدا تو نے میری نذرین قبول کین تو نے مجھے اون لوگون کے جو تیرے نام سے ترسان ہین میراث
دی تو مجھی اوس پہاڑ تک جو مجھسے اونچا ہے لیجا پہونچا کیونکہ تو میرے لیے ایک پناہ ہوا ہی پہر بولتی
ہے تو بادشاہ کی زندگانی بڑہا دیگا اور اوسکی عمر پشت در پشت دراز کریگا وہ خدا کی حضور ہمیشہ تک
ثابت رہیگا تو اپنی رحمت اور راستی سے اوسکی نگہبانی کر دیکہو یہان صاف اشارہ ہے کہ وہ پہاڑ جو مجھسی
اونچا ہے یعنی جسکا رتبہ مجھسے بڑا ہے مجھی وہانتک پہونچا یعنی اسرائیلیونکو اوس پناہ مین داخل کر
پہر بادشاہ کا اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کیطرف ہے جسکا ذکر اکیسوین[21] زبور مین ہو چکا ہے
اور پہر بہتر وین زبور مین بڑی دہوم سے ذکر آتا ہے الٰہی اوس دین کے بادشاہ پر لاکہون درودین
نازل فرما پادری لکہتا ہے کہ حضرت داود امیدوار تہے کہ اللہ کے وعدہ کے موافق مسیحا اونکی
نسل مین بادشاہی کریگا اور گنہگارون پر رحم اور صداقت ظاہر کریگا تریسٹہوان[63] زبور اے خدا تو ۶۳ زبور
میرا خدا ہے تڑکے تجہی ڈہونڈونگا میری جان تیری پیاسی ہے اور میرا جسم خشک اور دہوپ کے جلے
ہوی زمین مین جہان پانی نہین تیرا مشتاق ہے تاکہ تیری قدرت اور تیری حشمت کو دیکہی جیسا کہ
مین نے بیت قدس مین دیکہا اس لیے کہ تیری رحمت زندگی سی بہتر دیکہو اسکا صاف مطلب یہہ ہے
کہ جن ملکون مین احمد کا دین بالکل نہین اون ملکونمین احمد کا نام پہیلی مین اوس دن کا مشتاق ہون
جیسا بیت مقدس مین احمد کا دین پہیلا ویسا اور ملکونمین بہی پہیلے جو خشک اور جلی ہوئی زمین کے
طرح ہین وہان ایمان کا فیض جاری ہووی پہر اس زبور کے آخر مین یہہ خبر ہے کہ میری دشمن تلوار
سی مارے جائینگی لیکن بادشاہ خدا سے مسرور ہوگا ہر اک شخص جو اوسکی قسم کہاتا ہے شوکت پیدا کریگا
پر اونکا منہ جو جہوٹہ بولتے ہین بند ہو جائیگا دیکہو صاف دین کی غلبہ کی خبر اور منکرون کے عاجز
ہونیکا ذکر ہے پورا غلبہ خدا کے دین کا سوا محمدی وقت کی کسی وقت مین نہین ہوا چونسٹہوان
زبور پہلی دشمنونسی فریاد ہے کہ کامل آدمی کی قتل کی تدبیرین کرتے ہین اور کہتے ہین ہمکو کون دیکہیگا پہر یہہ
خبر ہے کہ خدا ایک تیر چلاویگا وے بیخبر گہایل ہو جاوینگے سو اونکی زبان اونہین پر پڑیگی وے سب جو
اونکو دیکہینگے بہاگینگے اور ہر اک شخص ڈریگا اور خدا کے کام کو بیان کریگا اور وے اوسکے
فعلونکو اچہی طرح سمجہینگے اسوقت راستباز خدا کے سبب خوش ہونگی اور اوسپر بہروسا کرینگے
اور ساری دیانتدار دلسی تعریف کرینگے دیکہو اے ایمانوالو اس خبر کا ظہور کسوقت مین ہوا کہ

جو شکر اللہ کی ہین وہ قتل ہوئے اور یہہ حال دیکھکر سب ڈری اور اللہ کی کامونکو خوب سمجھی اور خوش
ہوئی سوا محمدی وقت کے کوئی ایسا وقت نہین ہی پس سٹھوین زبور مین ہی ای خدا صیہون
مین تسبیح تیرا انتظار کرتی ہی اور تجھی نذر گذرانیجائیگی تو جو دعا کا سننی والا ہی ہر بشر تجھہ پاس آویگا
دیکھو یہان بھی ایسی وقت کا انتظار ہی کہ اللہ کا نام خوب ظاہر ہو اور سب لوگ اللہ سی رجوع ہوئین
پادری لکھتا ہی کہ یہہ انتظار حضرت عیسی کی آمد کا ہی کہ صیہونمین دعائین قبول ہونگی اور یہہ بات دیکھہ
دیکھکر لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آوینگی اور سب قومونمین انجیل پھیلجاویگی ای پادری یہہ سب
باتین محمدی ظہور سی پوری ہوئین چھیاسٹھوان زبور سنو ای ساری سرزمینو خوشی سی چلاکے
خدا کا نام لو پکارکی اوسکی بڑی نام کی گیت گاؤ تقدیس سی اوسکا شکر کرو خدا سی کہو تیری کام کیا ہی
ہیبت والی ہین تیری قدرت کی بزرگی سی تیری ساری دشمن تجھسی مغلوب ہونگی ساری زمین تجھی
سجدہ کریگی اور تیری تعریف پڑہنی والی ہوگی وی تیری نام کا گیت گاوینگی پادری لکھتا ہی کہ اسمین
چند پیش خبریان معلوم ہوتی ہین اور حضرت عیسی کی وقت مین اسکو یہودیون نی خیال نکیا اور اسمین
بہت صاف صاف پیش خبریان ہین کہ سلطنت حضرت عیسیٰ کی قائم ہوگی تمام دنیا پر یقینا آخر عیسائی
قائم ہونگی ای پادری یہہ پیش خبریان صاف محمدی دین کے پھیلجانی کی ہین آنکھین کھولو اور محمدی جاری
سٹرسٹھوان زبور دیکھو خدا ہم پر رحم کرے اور ہمکو برکت دیوی اور اپنی چہرہ کو ہم پر جلوہ گر فرماوی
تا کہ تیری راہ زمین مین جانیجاوی اور تیری نجات ساری قومونمین ای خداوند لوگ تیری شکرگذاری
کرین سب لوگ تیری مدح خوانی کرین امتین خوش ہووین اور خوشی سی گاوین کہ تو لوگونکی سچائی مین
سچی عدالت کریگا اور زمین پر امتون کو ہدایت کریگا خدایا لوگ تیرا شکر کرین ساری لوگ تیری
مدح خوانی کرین زمین اپنی افزائش پیدا کریگی خدا ہمارا خدا ہمکو برکت دیگا اور زمین کی سارے
کناری ڈرمانینگے دیکھو ای ایمانوالو ساری قومونمین اللہ کی راہ محمدی وقت مین پہلی نبیون کے
دل کی مراد اللہ نی پوری کی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ آکاشۃ الشہود مین یہہ سب آیتین چھیاسٹھوین
زبور کی اور سٹرسٹھوین زبور کی لای ہین پھر لکھتی ہین کہ حضرت داود علیہ السلام اللہ کی پیغام کی
زبان سی آئندہ زمانہ کی خبر دیتی ہین جو جو باتین ان آیتونمین فرمائین وہ سب جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے خلفای راشدین اور اماموں کی وقت مین ظہور مین آئین

اللہ کی تعریف منارونپیراور پہاڑونپیراور اذان کہنی والونکا چلانا اور اللہ کی تعریف کرنیوالون کا
منبرونپیر چلانا خاص اسی امت مرحومہ مین ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے جانے کے
وقت سے آجتک اللہ کے فضل سے یہہ بات مسلمانون کے تمام شہرونمین قصبونمین اور بستیونمین پوری
ہورہی ہی اڑسٹھوان زبور یون ہی خدا اوٹھی اوسکی دشمن پراگندہ ہووین وی جو اوسکا
کینہ رکھتی ہین اوسکی حضوری سی بہاگین جسطرح دہوان ہانکنی سی پہٹ جاتا ہی اوسیطرح وے
پہٹ جاوین جسطرح کہ موم آگ پر پگہلتا ہی شریر خدا کی حضور مین فنا ہووین راستباز شادمان
ہون اور خدا کی سامنی خوش ہون ہان خوشی کے مارے پہولے نہ سماوین خدا کی تعریف کرو
اوسکی نام کی تعریف کرو اوسکی راہ طیار کرو جو اپنے تمام پایہ سی سوار ہوکی بیابانونمین گذر جاتا اور
اوسکے حضور خوشی کرو یتیمون کا باپ اور بیوا ونکا والی اپنے مکان مقدس مین خدا ہی خدا تنہا ونکو
گہر نیوالا کرتا ہی وہی قیدیونکو چہڑا کے کامیابی مین لاتا ہی پر سرکش لوگ خشک زمین مین بستی ہین
ای خدا جسدم تو اپنی بندونکے آگے آگے نکلا اور جسدم تو بیابان سی گذرا سلاہ زمین لرزی اور
آسمان ٹپکی خدا کے حضور ہان سینا کی بہی خدا کے حضور جو اسرائیل کا خدا ہی جنبش ہوئی آے
ایمانوالو دیکہو اللہ کی دشمنونکی تباہ ہونیکی صاف خبر ہی اور اللہ والون کی خوش ہونیکی ٹہی بشارت
ہی صاف محمدی جہاد کی خبر ہی پہر حضرت موسی کی وقت کا اشارہ ہی کہ اللہ اوسوقت بیابانونمین
گذرا تہا زمین آسمان اور سینا پہاڑ کانپ گئی تہی یعنی ویسا جلال پہر دکہلاوی اور کافرونکو ستاوے
پادری لکہتا ہی کہ اس زبور کے پڑہنے سے ہمارا خیال اون معاملون کی طرف جاتا ہی جو حضرت
عیسی کے بعد ہوئے حواریون پر فیض روح القدس کا پہیلا اور حضرت عیسی نے حواریون کو
بشارت دی کہ انجیل کا وعظ سناؤ پہر ارشاد ہوتا ہی ای خدا تو نے زور کا مینہ برساکی اپنی ضعیف
میراث کو قائم کیا تیری جماعت اوسمین بسی ای خدا تو نے اپنے لطف سے مسکینون کے لیے طیاری
کی خداوند نے حکم دیا اور خوش خبری دینی والی بڑی جماعت تہی لشکر والی پادشاہ بہاگ بہاگ
جاوینگے اور گہر مین رہنی والی عورت لوٹ کا مال بانٹی گی ای ایمانوالو دیکہو حضرت عیسی نے جہاد
نہین کیا یہہ خبر صاف محمدی جہاد کی ہی کہ عرب کے مسکینون کو اللہ نے نئی سری سی ایمانکا
زور دیا زور کا مینہ یعنی قران تعریف کا فیض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برساکر ضعیف

میراث کو یعنی کعبہ کو جو بت پرستونکی ہاتھہ مین پھنسا ہوا تھا اوسکو پھر اپنی نام سے آباد کیا اور
ایمانوالون کو اوسمین بسایا اور اس خوشخبری کے دینے والے بہت سی اسرائیلی پیغمبر تھی اونکی
خبر ونکا ظہور دکھایا اور بڑی بڑے بے ایمان بادشاہون کو بھگا دیا پادری لکھتا ہو کہ بہت
لوگ بشارت دینی کو بھیجے گئے اور بہت سی بر خلاف لوگ پامال ہوئے اور جو اونکے
شریک تھی وہ خوش ہوئے یہہ بھی خیال کرنیکی بات ہو کہ ان آیتونمین آیندہ فعل بولی گئی ہین اگرچہ
گذری ہوئے زمانہ کی خبر ونمین بھی ایسا ہوتا ہو مگر اسکو پیش خبری سمجھنا چاہیئی ارشاد ہوتا ہو
اگرچہ تم دیگونمین پڑے ہوئے ہو پر تم ایسے ہوگے جیسے کبوتر جسکے بال روپے سے مڑھے
ہون اور جسکی پر خالص سونے سے جسوقت اوس قادر نے بادشاہون کو اوسمین تتر بتر کیا تو
وہ صلمون کی برف کی مانند سفید ہو گیا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ گمراہ لوگ عیسائی
ہو جائینگے اور خوبصورت معلوم ہونگے اور اونکے گناہ معاف ہو جائینگے اور جب اللہ نے
بادشاہونکو برباد کر دیا تو اسرائیلی لوگ عزت دار ہوئے اور گناہونسی پاک ہوئے تو سلمون
کی چوٹی کی طرح سفید ہو گئے جو برف سی چھپا ہوا ہو وہ قومین جو حضرت یوشع کے ساتھہ ہوکر
لڑین وہ عمدہ تھین اور جو اور حاکمون کے ماتحت ہوکر لڑین وہ بھی عمدہ تھین قبل اسکے کہ وہ
فتحمند ہوئے اور اونکو نجات دیگئی اسمین بھی آیندہ فعل بولا گیا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ آیندہ
کی خبر ہے شاید پادری کا اشارہ اسطرف ہو کہ تثلیج کے معنے برف کیطرح ہو جائیگا تو اسمین
آیندہ کی خبر ہو کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ بے ایمان بادشاہون کو اللہ تعالی برباد کریگا تب
ایمانوالی لوگ برف کی طرح اوجلے اور نورانی اور خوبصورت ہو جاوینگے ایسا ہی مطلب
انجیل پاک مین فرمایا ہو کہ جب بدکار جلتی تنور مین ڈالیجائینگے تب سچی لوگ سورج کی طرح چمکین گے
یہہ صاف صاف خبرین محمدی جہادکی ہین مگر پادری حضرت عیسی کی خبر ٹھہراتے ہین اور کہتی ہین
کہ اسکا ظہور آگے بڑھکر ہوگا ارشاد ہوتا ہو خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہو باسان کے پہاڑ کی
مانند ایک اونچا پہاڑ ہو تم کیون کودتے ہو ای اونچی پہاڑو یہہ وہ پہاڑ ہو جسمین خدا نے چاہا کہ
بسے ہان اللہ اوسمین ہمیشہ تک بسیگا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے صیہون
پہاڑ کو اپنے ہمیشہ رہنے کیواسطی پسند کیا ہے اول آیت کو ساتھہ نشانی سوالیہ کے پڑھو

تو یون ہوتی ہی پہاڑ خدا کا ہی پہاڑ باسان کا پہاڑ اونچی چوٹیونکا ہی پہاڑ باسان کا یہ جو پادری نے لکھا ہی
یہ لفظی ترجمہ عبرانی کا ہی معلوم ہوا کہ اسکا مطلب یون سمجھا ہی کہ صیہون کے پہاڑ کو اللہ نے باسان کے
پہاڑ سے مثال دی ہی یہ سمجھکر یون ترجمہ کر دیا کہ خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہی باسان کے پہاڑ کے مانند
ایک اونچا پہاڑ ہے اب اسمین والو یہان صیہون کا نام نہین یہ ذکر اگر کعبہ شریف کا ہو تو کیا تعجب ہے یعنے
اللہ اوس پہاڑ مین ہمیشہ رہیگا اور اگر صیہونکی طرف اشارہ ہی تو بھی صیہون پہاڑ پر تیرہ سو برس
سے محمدی بستی ہی یا اللہ اونکے ساتھ ہی کیونکہ اسکا وعدہ ہی کہ مین ہمیشہ یہان ہونگا آفتاب صداقت مین لکھا ہے
کہ جہان لبنان کے پہاڑونکا سلسلہ ختم ہوتا ہی اسکے آگے ایک پہاڑ ہی جو ہرمن کہلاتا ہی سب سے اونچا ہی
اوسکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہی اوسکے ورلبنان کے اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سر سبز ہیں
ہین پھر یہ سلسلہ آگے بڑھ کر دریای جلیل کے پورب طرف پر باسان کہلاتا ہی جو بلوط اور چراگاہ کے
لیے مشہور تھا تھوڑی دور آگے دریای اردن اور بنی عمون کی زمین ہی ارشاد ہوتا ہی خدا کی گاڑیان
بیس ہزار ہین بلکہ ہزار ہا ہزار ہین خداوند اونکے درمیان ہی سینا مقدس مین ہے پادری لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جسطرح فتحمند بادشاہ فوجون اور گھوڑون اور گاڑیون کے ساتھ آتا ہی اسیطرح
اللہ تعالے ہزارون فرشتونکے ساتھ آیا اور سینا پہاڑ پر چڑہا اسی طرح وہ صیہون پہاڑ پر رہیگا اور حضرت
عیسی آسمان پر چڑہے ہے ارشاد ہوتا ہے تو اونچی پر چڑہا تو نے قیدیونکو قید کیا تو نے لوگونکے درمیان
ہدیے لئے بلکہ سرکشون کے درمیان تاکہ خداوند خدا اونمین بسی پادری سمجھتا ہے کہ یہ بات اللہ
حضرت عیسی سے فرما رہا ہے کہ تو اونچی پر چڑہا یعنے آسمان پر چڑہا اور اس لفظ کو پادری نہین
دیکھتا کہ تو نے قیدیونکو قید کیا یہ پتا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ کو اللہ نے آسمان
پر بلایا اور آپ نے جہاد مین بہت کافرونکو قید کیا جسطرح حضرت موسی نے قید کیا تھا اور آپکا دستور
تھا کہ جو کوئی تحفہ لاتا تھا آپ قبول کر لیتے تھے ایمان والون سے ہی تحفے قبول کئے اور کبھی منکرون سے
یعنے اون لوگون سے جو ایمان نہین لای جیسی مصر کا بادشاہ مقوقس اسنے بہت تحفے بھیجے آپنے قبول
کئے اللہ فرماتا ہے کہ تو نے یہ باتین اس لئے کین تاکہ اللہ اونمین بسے یعنے اللہ کی محبت انکے دل مین
بسی اور وہ ایمان لاوین یعنے یہ جہاد کرنا اور لوگونکو قید کرنا اور تحفے لوگون سے لینا اس تیرے
بادشاہت اور حکومت کا انجام یہ ہوگا کہ لوگ ایمان لاوینگے اور اللہ والے ہو جاوینگے حضرت داود

کی یہ خبر نہین ہے کیونکہ اونکے وقت مین اسرائیلونکے سوا اور قومونین ایمان نہین پھیلا بعد اسکے اوسکی تعریف ہی کہ وہ بڑا نجات دینے والا ہے پھر اکیسوین آیت یون ہے خدا دشمنونکے سر اور اوس شخص کے کھوپریکے بالونکو جو گناہ کرتا ہی چورچور کردیگا خداوند نے فرمایا مین باسان سے انکو پھیر لاونگا ہان مین دریا کے گھراوین سے اونہین پھیر لاؤنگا پادری لکھتا ہے کہ باسان مین عوج بادشاہ کو اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ کے ہاتھون قتل کیا تھا اب یہان وعدہ ہوتا ہے کہ پھر اللہ اوسی طرح دشمنونکو قتل کریگا اسکے بعد پھر اللہ کی تعریف ہے پھر یون ہی چھوٹا بنیامین اونکا حاکم ہے پادری لکھتا ہے کہ ساؤل یعنے طالوت بادشاہ بنیامین کی نسل مین تھا جو حضرت یعقوبؑ کے چھوٹے صاحبزادے تھے اسکے بعد یون ہے تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم دیا اے خدا اوسکو جو تو نے ہمارے لئے مہیا کیا مضبوط بخش اسکے بعد عبرانی مین یون ہے مِهِیکَالِخَا عَلْ یَرُوشَالَامْ لِخَا یُوبِیلُو مَلَاخِیمْ شَائ تیری ہیکل سے یعنے مسجد سے یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفے لاوینگے اے ایمان والون اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ تیری مسجد جو یروشالم کے سوا کہین اور ہے وہان سے یروشالم مین بادشاہ لوگ اللہ کی نذرین لاوینگے اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ کعبہ شریف سے یا مدینہ پاک سے جہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے بادشاہون نے یروشالم مین تحفے بھیجے اور اللہ کی مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان نے یروشالم مین بنائی تھے اوسکو خوب محمدی بادشاہونکو آباد کیا حضرت داودؑ کے بعد یروشالم مین مسجد بیت المقدس اونکے صاحبزادے حضرت سلیمان نے بنائی مگر یہان مسجد کی لفظ سے مسجد بیت المقدس مراد نہین یہان صاف یہ ذکر ہے کہ تیری مسجد سے یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفے لاوینگے تو وہ مسجد یروشالم کی سوا کہین اور ہے جہان سے یروشالم مین تحفے اوینگے یہ ایسی بات ہے جیسی اشعیا علیہ السلام کے سولھوین باب مین ہے صلح بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برے بھیجو یعنی صیہون اور بیت المقدس مین سلع سے تحفے بھیجو وہی بات یہان بھی ہے اور سلع نام مدینہ پاک کا ہے اسکا بیان اوپر ہو چکا اور پادری جو یہ مطلب سمجھتا ہے کہ تیری مسجد جو یروشالم پر ہے وہان سے تیری لئے بادشاہ تحفے بھیجینگے تو بھی یہ مطلب ثابت ہوتا ہی کہ بیت المقدس سے بادشاہ کسی اور جگہ اللہ کی نذرین بھیجینگے وہ جگہ سوا مکہ شریف کے اور مدینہ پاک کے کہین نہین ہے یہ بات بھی محمدی وقت مین ہوی محمدی لوگ

کعبہ اور بیت المقدس دونونکے عاشق ہین حضرت عیسی کے وقت تک اسرائیلونکے سوا سب بادشاہ
بت پرست تھے بیت المقدس کے دشمن تھے حضرت عیسی کے بعد بیت المقدسکو کافرون نے ڈہا دیا پہنونبرس
کے بعد محمدیون نے آباد کیا پادری لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری اس بات کی ہی کہ یروشالم مین مسجد بنائے
جاویگی اور وہان سب لوگ اور بادشاہ اللہ کی بندگی کرینگے اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین
سب بادشاہ عیسائی ہوجاوینگے ای ایمان والون مسجد بیت المقدس جو بت پرستون نے ڈہا دی
تھی وہ محمدیون نے بنائی اور وہان سب محمدی تیرہ سو برس سے اللہ کی بندگی کرتی ہین مگر
پادری کو یہ آرزو ہے کہ جھوٹھو موٹھو کے عیسائی وہان اپنی مسجد یعنی گرجا گھر بناکر سب پیغمبرونکے
برخلاف تین خداونکو پوجین محمدیونکی عبادت پادری کے نزدیک معتبر نہین جو اللہ کو اکیلا جاننے
والی اور سب پیغمبرونکی ماننے والے ہین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی تو نیستان کے وحشیونکو اور بیلونکے
جماعت کو لوگونکے بچھڑون سمیت ڈانٹ تو جو روپی کے ٹکڑونکو پامال کرتا ہی اور ادن قومونکو جو لڑائی
سے خوش ہوتی ہین پریشان کر پادری لکھتا ہے کہ کچھ شک نہین ہے کہ یہ خیال کیا گیا
ہو کہ یہ پیش خبری ایک ٹھیک فتح کی ہے سخت دشمنون کے اوپر اے ایمانوالو یہ صاف محمدی
جہاد کی خبر ہے بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے سردار مصر سے آوینگے حبش کے لوگ جلدی اپنے ہاتھو اللہ کی طرف
بڑہاوینگے ای زمین کی مملکتو خدا کی گیت گاؤ اور خداوند کی تعریف کرو ای ایمانوالو مصر اور حبش دونو
عرب سے نزدیک ہین محمدی وقت مین جلد ملک شام اور مصر اور حبش مین محمدی دین پھیل گیا یہ صاف
خبر اوسی وقت کی ہے پھر زمین کے سارے ملکونکی خبر ہے کہ سب اللہ کے دین مین آوینگے اونہتر وین
زبور مین بڑے دور تک دشمنونکے ہاتھو سے فریاد ہے کہ ای اللہ میرے دشمن بہت کثرت سے ہین جو مجھے
قتل کیا چاہتی ہین پھر یون ہی وہ جو آستانے پر بیٹھی ہین میری بابت کہتی ہین اور نشئی بار میری حق مین گاتی ہین
پھر بددعائین ہین یا اللہ اپنا سخت قہر اونپر انڈیل دی اونکا محل اوجاڑ دی پھر یون ہی گناہ پر گناہ افزون کر
اور اونہین اپنی عدالت مین داخل ہونے ندی اونہین زندونکے دفتر سے میٹ دے اور راستبازونکے
درمیان اونکو قلم بند نکر دیکھو اس زبور مین بھی اون دشمنون سے فریاد ہے جو اپنی آستانی پر بیٹھی ہین
اسرائیلیونکی شہر پرون کے ہاتھو سے فریاد ہے اور دعا ہے کہ وہ جو عدالت کا وقت آوی اوسوقت انکو
ایمان نصیب نہو اس قوم نے نبیون کے دل ایسی ستائی کہ اللہ کی پناہ اسی باعث سے حضرت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین یہودیونکو ایمان کم نصیب ہوا گناہ پر گناہ بڑہتا گیا جیسا
کہ قرآن شریف مین بھی اونکے حق مین فرمایا فَبَاءُو بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ یعنی کما لائی غضب پر غضب یعنے
ایک غصہ اسپر وہ ہوا کہ حضرت عیسی سے اور اسرائیلی پیغمبرون سے دشمنی کی اور دوسرا غضب یہہ
ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوئی آگے یون ہے پر مین مسکین ہون اور غمگین ای خدا
اپنی نجات سے مجھے اونچا کر مین خدا کی نام کا راگ گاونگا اور شکر گذاری کرکے اوسکے بڑائی کرونگا اس سے
اللہ تعالے بیل اور بچھڑون کے نسبت جنکے سینگ اور کُھر ہوتے ہین زیادہ خوش ہوگا فروتنی کرنیوالے
دیکھوگے اور خوش ہونگے کہ تم جو خدا کے طالب ہو تمہارے دل خوشوقت ہونگے کیونکہ اللہ مسکینونکی
سُنتا ہے اور اپنے اسیرونکے اہانت نہین کرتا آسمان اور زمین اُسکی تعریف کرین اسی طرح سارے دریا
اور ہر ایک چیز جو اونمین رینگتی ہین کہ خدا صیہون کو بچاویگا اور یہودا کی بستیون کی مرمت کریگا
تاکہ وی اونمین بسین اور اونکے مالک ہوین اوسکے بندونکی اولاد بھی اوسکی وارث ہوگی اور وے
جو اُسکے نام پر عاشق ہین اُسمین بود وباش کرینگی دیکھو اس زبور مین شریرونکو برباد کرکر اوس شریعت کا
بنا دیا جسمین قربانیان موقوف ہوجاوینگی قربانیونکی کثرت کے بدلے اللہ کا ذکر اور اوسکی بڑائی
کا کثرت سے مقرر ہوگا اللہ تعالی کو وہ عبادت ان قربانیون سے زیادہ پسند آویگی یہ اشارہ
صاف محمدی نماز کا ہے جسمین قرآن کا خوش آوازی سے پڑہنا اور بار بار اللہ اکبر کہنا ہے اللہ کے
طالبونکی دل اس عبادت مین وہ ذوق پاتی ہین جو حضرت موسی کے وقت کی قربانیونمین نہین پایا وہان جانور
ذبح کرنا تھا یہان روح اور دلکو اللہ کے عشق کی چھری سے ذبح کرنا ہے پھر یہ بتا دیا کہ اوسوقتمین صیہون
یہودا کی بستیان آباد ہونگی اللہ کے عاشق اسمین بسینگے یہ پتا صاف محمدی [illegible] کا ہے حضرت
عیسی کے بعد مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نے ڈھا دیا تھا اسوقت کا پتا یہ کسی طرح نہین
سکتا وہ بستیان محمدی وقت مین آباد ہوئین اور آجتک محمدی اونمین بستے ہین پادری طامس
بکاٹ اسکو حضرت عیسی کی بشارت ٹھہراتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جو یہودیونکی بربادی کی خبر ہے
یون ظہور ہوا کہ جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہین لائے رومیونکے ہاتھون
ہوئی اللہ نے اونکو اپنے دفترمین سے میٹ دیا اور لکھتا ہے کہ جسطرح بائیسوین زبور مین پہلے
اسکے بعد خوشی کا بیان ہے یہہ لکھتا ہے کہ یہان فعل آیندہ آیا ہے اس سے زمانہ آیندہ کی خبر

ثابت ہوتی ہے اور لکھتا ہے کہ صیہون سے مراد ہے گرجا اور شہر یہود اسکے اور بہت حصے گرجے
دنیا مین اللہ تعالے بچاوی گا اور جو لوگ صدق سے محبت رکھتی ہین صیہون مین رہینگے اور دشمن اونکے
مغلوب رہینگے شاید آئیندہ زمانہ کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گی آی پادری وہ زمانہ آچکا
بہت یہودی مذہب بدل کر محمدی ہوئی اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور حضرت
عیسی اور انجیل پر ایمان لائے وہ صیہون مین اور بیت المقدس مین اور جا بجا ملک شام مین بستی ہین
صیہون سے خود صیہون ہی مراد ہے صیہون سے اور شہر ونکے گرجاؤن کو مراد لینا پادریون کی
ہٹ دھرمی ہے یا اللہ اپنے بندون پر حق کھولدی آمین اب بہتروان زبور سنو کس ہوم دھام سے
محمدی عدالت کی خوشخبری اللہ تعالے سناتا ہے اول یہ سمجھنا چاہیی کہ یہ زبور وہ ہے جسمین بعضے
یہودی ملاؤنکو شبہہ پڑا ہے کہ یہ زبور حضرت سلیمان کا کہا ہوا ہے اس شبہہ کا باعث یہ ہے کہ
کہ اس زبور کے سرے پر لکھا ہے لِسْلَیمَانَ یعنے واسطے سلیمان کے اس لفظ کے دونو معنے ہوسکتے ہین ایک
یہ معنے کہ سلیمان کا کہا ہوا ہے دوسرے یہ معنے کہ سلیمان کے حق مین یہ دعا ہے پادری میتھو نے
یون ترجمہ کیا ہے کہ سلیمان کا پھر حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ سلیمان کے لیے اور اس
زبور کے سرے پر پادری نے لکھا ہے کہ داود سلیمان کے لیے دعا مانگتا ہے اسی طرح ایک سو ستائیسوین
زبور کے سرے پر بھی لکھا ہے لِسْلَیمَانَ یعنے سلیمان کے واسطے اس زبور مین یہ بیان ہے کہ اللہ
کی طرف سے اولاد کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے معلوم ہوا کہ یہان یہی معنے ہین کہ حضرت سلیمان
کے طرف اشارہ ہے جو حضرت داؤد کے فرزند تھے اور لسلیمان کے یہ معنے نہین ہین کہ یہ
سلیمان کا کہا ہوا ہے اسی طرح اس بہتروین زبور مین بھی سمجھنا چاہیے تفسیر ہنری اسکات مین
کہ یہ زبور حضرت سلیمان کے تعریف مین ہے مگر اس پردی مین حضرت عیسی کی بھی بشارت ہے
طامس سکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور مین حضرت داؤد نے سلیمان کو اللہ کی برکت کے سپرد کیا مگر اس طرح بلندی سے
کہا کہ یہ لفظین پوری نہین ہوسکتین جب تک بڑا بادشاہ عیسی مسیح نمودار ہو جسکی داؤد نے خبر دی تھی انکی ایمان
دیکھو پادری پہلے کہتی ہین کہ حضرت سلیمان کی خبر ہے پھر کہتے ہین کہ پورا پورا ظہور ان لفظونکا حضرت سلیمان
مین نہین ہوا بلکہ حضرت عیسی مین ہوا اب ہم کہتی ہین کہ پورا پورا ظہور ان لفظونکا حضرت عیسے مین بھی ہرگز نہین ہوا
یہ صاف محمدی بشارت ہے دیکھو اللہ تعالے حضرت داؤد کی زبان پاک سے یون کہتا ہے ای خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین

عطا کر اور بادشاہ کی بیٹی کو اپنی صداقت دی اے محمدن بہائیو اس کتاب مین کئی جگہ ایک بڑے
بادشاہ کی پیش خبری بڑی بڑی تعریفونکی ساتھ ہوئی ہے یہان بھی اوسی بادشاہ کے حق مین
دعا ہوئی ہے کہ یا اللہ اوس بادشاہ کو جلد ظاہر کر اور اپنی عدالتین اسکو دی کہ تیری حکم سے
مظلومونکے داد دیوی اور ظالمون سے بدلہ لیوی اور بادشاہ کی بیٹی کا اشارہ غالب یون ہے
کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف ہے ایک کتاب بمبئی کی چہپی ہوئی دیکھنی مین آئی اسکا لکھنی والا
اپنا نام لکھتا ہے کریم ابن ابراہیم کرمان کا رہنی والا وہ بہی لکھتا ہے کہ بادشاہ سے مراد جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام ہین پہر
لکھتا ہے کہ یہودی کہتی ہین بادشاہ سے مراد حضرت داؤد ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت سلیمان
ہین پہر اوسنی یہودیون کے قول کو خوب طرح رد کیا ہے اب اللہ حضرت داود سے اوس بادشاہ دین کے
حق مین یون کہواتا ہے وہ تیرے لوگونمین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین عدالت سے
پہاڑ لوگون کی لیے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلی راست بازی وہ قوم کے مسکینون کا انصاف کریگا
اور محتاجونکی فرزندونکو بچا دیگا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا اے ایماندارو دیکھو پادریون سے پوچھو
ظالمونکو ٹکڑے ٹکڑے کسنی کیا یہ کسکی بشارت ہے حضرت سلیمان کا احوال تمہاری کتابون سے
اگی پڑہ کر لکھا جائیگا کہ انکو لڑائی کا اتفاق نہین ہوا تمام دنیا کے بادشاہ انکے تابع ہو گئے تھے
اگر کہین اتفاقاً لڑائی بہی ہوئی ہو تو نادرات سے ہے یہ لفظین اونپر مطابق نہین پر سکتین
حضرت عیسی نے تو ہمیشہ ظالمونکے ظلم اوٹھائے اور صبر کیا انکی خبر یہ ہرگز نہین ہو سکتی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی کا اور سب نبیونکا بدلہ بی ایمانون سے لیا یہ صاف خبر
آپہی ہی کے جہاد کی ہے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے جب تک کہ سورج اور چاند باقی رہین گے ساری
پشتونکے لوگ تجھ سے ڈرا کرینگے وہ بارش کے مانند جو کاٹی ہوئی گہاس پر پڑی نازل ہوگا اور
پہوہے کے مینہو کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہے اوسکے زمانہ مین جب تک کہ چاند باقی رہیگا
صادق پہیلین گے اور سلامتی فراوان ہوگی اس جگہ پر پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ حضرت سلیمان نے چالیس سال سلطنت کی اور شان وشوکت اونکی سلطنت کی اونکی اولاد
کے وقت مین کم ہو گئی اور سلطنت یہود اکی بہی چند صدیونکے بعد جاتی رہی لیکن سلطنت حضرت

عیسیٰ کے آخر زمانہ تک رہے کے حضرت سلیمان نی عدالت سے رعایا کو ترو تازہ کیا اور انجیل کے وعظ سے
ہر طرح کی تروتازگی ہوئی مظلوموں نکو آرام ملا اور جو پھلدار نتھی پھلدار ہوئی اور بہت عمدہ پاکیزگی کی تعلیم
ہوئی جہان اس سے پہلے بدی پھیلی ہوئی تھی دیکھو ای ایمانوالو اس زبور مین یہ بشارت ہے کہ ساری
پشتونکے لوگ اللہ سے ڈرا کرینگے اور اوسکا فیض مینھ کی طرح دلونکو ترو تازہ کریگا اور قیامت تک سچے
ایمان والے پھیلینگے پادری لکھتا ہے کہ یہ بات حضرت سلیمان کے بعد نہین ہوئی یعنے تھوڑی مدتین
اونکے نسل مین بت پرستی پھیل گئی پادری کا مطلب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت سلیمان نہین ہے بلکہ
حضرت عیسیٰ کی خبر ہے ای ایمان والو اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بعد بھی تھوڑی دنون بعد لوگ تین خداونکے
قائل ہوئی بہت لوگ بے ایمان ہوگئی سچی ایمانوالے جنگلون اور پہاڑونمین چھپ چھپ گئی ان لفظونکا
ظہور نہین ہوا کہ سارے پشتونکے لوگ تجبسے ڈرا کرینگے اور سچی ایمانوالے پھیلنگے ان لفظونکا ظہور صاف محمدی
وقت مین ہوا جو لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے انکے پشت در پشت دین
محمدی قایم رہا اور سچی ایمانوالونکا ساری جہان مین غلبہ ہوا محمدی فیض بلدان رحمت کی طرح دلونپر ایسا
اللہ تعالے نے برسایا کہ اونکے پشت در پشت ایمان کے درخت کو سر سبز رکھا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے
سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہای زمین تک اوسکا حکم ہوگا وہی جو بیابان کے باشندے
ہین اوسکے سامنی جھکینگے اور اوسکے دشمن مٹی چاٹین گے ترسیس اور ٹاپوون کے بادشاہ
تحفی لاوینگے اور شبا اور سبا کے بادشاہ ہدیہ گذرانینگے ہان ساری بادشاہ اوسکے حضور
سجدہ کرینگے سارے گروہین اسکی خدمت گذاری کرینگے کیونکہ وہ دہاہی دینے والے محتاج کو
اور مسکین کو اور انکو جنکا کوئی مددگار نہو چھڑاویگا وہ مسکین اور محتاج پر ترس کہاویگا اور محتاجونکی
جان بچاویگا وہ اونکی جانونکو ظلم اور غضب سے بچالیگا اونکا خون اوسکے نظر مین بیش قیمت
ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت دریای مصر اور صیدا کی سرزمین سے
دریای فرات تک اور شاید خلیج فارس تک تھی جسمین دریای فرات گرتا ہے اور تمام باشندے جنگلون کے
اونکے ماتحت رہے اور بادشاہزادے شبا کی یروشلم مین مع عمدہ تحفونکے آئے اور تمام بادشاہ
گرد و نواح کے مع تحفونکے آئی اس سے کچھ کچھ بیش خبری حضرت عیسیٰ کی سلطنت کی ظاہر ہوتی ہے
عقلمند آدمی عمدہ تحفون کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوئی تھی جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے

ونکے سلطنت تمام قومونمین پھیل گئی [illegible] کسی زمانہ مین پوری ہوگی جبکہ تمام بادشاہ
اور کل قومین اونکی تابعدار ہوجائینگی ای امت محمدی [illegible] علیہ وسلم شبا بڑے شین کے ساتھ عبرانی
مین اوس شہر کو کہا جو عربی مین سبا چھوٹے سین [illegible] مین ہی اور اوسکا ذکر قرآن مجید مین سورہ سبا اور سورہ
نمل مین ہے اوس شہر کے شاہزادی بلقیس حضرت سلیمان کی خدمت مین حاضر آئے جسکا قصہ سورہ
نمل مین ہے بادشاہونکے احوال کی پہلے کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہے اوسمین جو یہ قصہ لکہا ہے تو
شبا عبرانی مین بڑے شین سے لکہا ہے اب اسکے بعد جو سبا چھوٹے سین سے ہی اسکے معنے ایک
پادری نے اپنے کتاب مین عربستان کے کہتین یہ جہان ابھرے ہے واللہ اعلم ایسی بادشاہی اگرچہ حضرت
سلیمان کو بھی ملی مگر وہ جو اوپر کہی گئی ہین وہ [illegible] اس لیی ہم کہتی ہین کہ اس زبور مین
سراسر محمدی بشارت ہے بیابان کے یعنے عرب کے باشندے سب آپ کے تابع ہوئی اور دشمن خاک
مین ملے ترسیس جو ایک شہر ملک اسپانیہ یعنے اندلس مین ہے وہان کے بادشاہون نے اور عرب کے
اور یمن کے بادشاہون نے اطاعت کے ساری قومونمین آپکا دین پھیلا آپ مسکینون پر بہت رحم
دل تھے آپنے کافرونکو کاٹ ڈالا تب تو مسکینون کی جان بچی اونکا خون بہت بیش قیمت تھا
اونکے بچانے کے لیے ظالمونکا خون بہایا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ جیویگا اور شبا کا سونا اوسے
دیا جاویگا اوسکے حقمین سدا دعا ہوگی ہر روز اوسکی مبارکباد کہی جاویگی ای محمدی بہائیو
پادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنی سلطنت مین عرب سے اور دیگر قومون سے محصول لیا کیا اور
لوگ اونکے ترقی عمر کی دعا مانگتی تھے اور حضرت عیسیٰ کے آنیکے پہلے سے لوگ دعا مانگتے تھے اور اب
انجیل کے ترقی کی لوگ دعا مانگتے ہین آی محمدی بہائیو یہ خاص نشان محمدی شریعت کا ہے کہ ہمیشہ لوگ
کہا کرتے ہین اللّٰہم صلّ علی محمد وعلی آل محمد اللّٰہم بارک علی محمد وعلی آل محمد دیکہو ہر روز کی لفظ کو دیکہو
اور برکت کی لفظ کو دیکہو آپ کے حقمین ہر روز برکت کی دعا ہوتی ہے سبا کا یعنے ملک یمن کا سونا
آپکے قبضہ مین آیا ارشاد ہوتا ہے اوس وقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کے
چوٹیون پر گرینگے تو اونکے پھل لبنان کے درخت کی طرح جھڑ جھڑاوینگے اور شہر کے لوگ سبزہ
زار کے مانند پھلینگے اوسکا نام ہمیشہ تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج
ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہووینگے ساری قوم اوسی مبارک کہی کے اسرائیل کا خدا

مبارک ہے جو اکیلا ہے عجائب کام کرتا ہے اوسکا جلیل نام ہمیشہ تک مبارک ہے سارا جہان اوسکے جلال سے معمور ہووے آمین پادری لکھتا ہے کہ ایک مٹھی بھر دانی پہاڑ پر بوئی جاوینگے جو خراب زمین ہے تو اوسمین استقدر تر و تازہ کثرت سے پیدا ہوگا او جب وہ ہلیگا تو لبنان کے جنگل کی طرح معلوم ہوگا اسکا مطلب یہ کہ اوسوقت پسندیدہ مین ملک کنعان کا پھلدار ہوگا بیت المقدس کے رہنے والے گھاس کی طرح بڑہینگے اس پیش خبری کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی دین بت پرستونمین اور یہودیون مین جا پھیلیگا جب وہ وعظ کہنے والے بت پرستون کی ملک مین بھیجی جاتے ہین تمام قوم یا ملک عمدہ فصل سے بھر جاتا ہے اور روحانی ترقی آبادشہرونکے خاص مراد ہے ان آیتونمین ایک بڑی بھاری پیش خبری حضرت عیسیٰ کی ہے کہ اونکی سلطنت عام ہوگی اور اللہ کے نام کا شہرہ ہوگا ای پادریو یہ سب باتین محمدی وقت مین ظاہر ہوین حضرت سلیمان کے نام کا رواج اونکے بعد مدتون موقوف رہا جب اونکی قوم کی اکثر لوگ بتونکو پوجتے رہے حضرت عیسیٰ کے بعد بت پرست بادشاہونکے ظلم سے حضرت عیسے کا نام لینا ایماندارونکو مشکل پڑگیا جیسا تمھارے کتابونسے ثابت ہے البتہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام قومونمین جو ایمان لائے انہون نے ہمیشہ کا غلبہ پایا انکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لینے سے کوئی روک نہین سکتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا رعب ایسا سارے دشمنونپر چھایا ہوا ہے کہ آپ کا نام لینے سے محمدیونکو کوی دشمن روک نہین سکتا آپکے نام کے ساتھ اور نبیونکے نام کا بھی خوب رواج ہوا یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے اللہ تمکو آنکھین دیوے آمین تہترویں زبور مین پھر یہ خبر ہے کہ ای اللہ جو تجھ سے دور ہین فنا ہوینگے اور یہ بیان ہے کہ جو گھمنڈ کرنیوالے اور ظلم کرنیوالے ہین تو اونکو ہلاکت مین ڈھکیل دیگا چوہترین زبور مین سرے پر یہ فریاد ہے کہ ای اللہ دشمنون نی بیت مقدس مین آگ لگائی اور تیرے گھر کو زمین تک ناپاک کیا اونھون نے زمین پر سارے عبادت گاہون کو جلا دیا پھر یون ہی ہم اپنی کرامتین کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے کہ یہ کب تک ہوگا ای خدا دشمن کب تک ہمکو ملامت کریگا کیا دشمن ہمیشہ تک تیرے نام پر کفر بکیگا تونے کیون اپنا دہنا ہاتھ کھینچ لیا ہے اوسے اپنی بغل سے نکال پھر آگے بڑہ کر یون ہے کہ ای خداوند اسے یاد رکھ کہ دشمن ملامت کرتا ہے اور جاہل بندے تیرے نام پر کفر بکتے ہین اپنی فاختہ کی جان شریرونکے

جماعت کے قابو مین نکر اور اپنے مسکینونکے گروہ کو کبھی نہ بھول اپنے وثیقہ کی طرف متوجہ ہو کہ زمین کے سارے
اندہیرے مکان ظلم کے مساکن ہو گئے مظلوم کو اپنا سا منہہ لیکر مت پھر البلکہ مسکین اور محتاج تیرے
نام کی تعریف کرین اوٹھ اے خدا اپنے وکالت کر اور اپنی ہر روز کی ملامت احمق قوم سے
یاد کر اپنے دشمنونکی آواز کو بھول نجا کہ اونکا فساد جو تیرا مقابلہ کرتی ہین نت ترقی کرتا ہے دیکھو اس
زبور مین اللہ تعالے نے آیندہ کا حال حضرت داؤد کو یون بتاتا ہے کہ گویا اب سامنے موجود ہے
بیت المقدس اسوقت مین بنائی نہین گئی تھی بعد حضرت داؤد کے اونکے بیٹے حضرت سلیمان نے
بنائی اسکے مدتون بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین بخت نصر نے اوسکو ویران کر دیا اور
جلا دیا پھر ستر برس بعد بیت المقدس پھر بنای گئی پھر حضرت عیسی کے چالیس برس بعد رومی بت پرستون
نے بیت المقدس کو ڈہا دیا اور مسجد اور قربانگاہ ڈہا کر ویران کر دی پادری اسکاٹ نے انجیل کے تفسیر
۵۰ صفحہ مین لکھا ہے کہ طیطس رومی کی فوج نے بیت المقدس مین آگ لگا دے اور کشف الآثار مین پادری
مریک نے لکھا ہے کہ چھ ہزار آدمے مسجد کی آگ مین مرے **فائدہ** اللہ تعالی کسیکو نہین بھولتا بھولنے کا یہ مطلب
ہے کہ یا اللہ اپنے بندونکو چھوڑ مت دے اور اللہ کا ہاتھ اور بغل ہم نہین جانتے کہ کیسا ہے جو قدرت
کا مطلب اس لفظ سے ہے ہم اوسپر ایمان لائے اس زبور مین دیکھو کس کس وقت کا حال پہلے سے فرمایا
یہ جو اللہ تعالے اپنے بندونکے زبانے فرماتا ہے کہ ہم اپنے کرامتین کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی
نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے یہ کب تک ہوگا یہ ذکر پہلے ویرانے کی وقت کا نہین ہے
کیونکہ اوسوقت مین جناب ارمیا پیغمبر موجود تھی اونکی زبانی اللہ تعالے نے صاف خبر سنای کہ ستر برس کے بعد
مین پھر اس مقامکو آباد کرونگا اور بابل مین جو اسرائیلی لوگ قید تھے اونمین حضرت حزقیل اور حضرت
دانیال نبی موجود تھے اب خوب یقین کرو کہ یہ خبر حضرت عیسٰی کے بعد کی ہے کہ اوسوقت مین کوئی
نبی نہین تھا اور کسی کو معلوم نہین تھا کہ یہ مصیبت کب تک رہے گی اگرچہ حضرت دانیال نے اوسوقت
کی بھی خبر دی تھے مگر اوسکا مطلب مشکل تھا حضرت داؤد پہلے سے اللہ کے حکم سے اوسوقت کی دعا
مانگتے ہین کہ یا اللہ اپنے دشمنونکو غارت کر دی کفر بکنے والونکو سزا دے اور مسکین ایمانوالونکو کافرونکے ظلم سے
چھڑا اسلیے یہ سب دعائین محمدی وقت مین قبول ہوئین ایمان والے لوگ کافرون کے ظلم سے چھوٹے
تین خدا کہنے والے قتل ہوئے ایمانوالے سورج کی طرح چمک اوٹھے پادری اس جگہ کو پہلے لکھتا ہے کہ یہ خبر

پھلے ویرانی کی ہے اور اگرچہ حضرت ارمیا علیہ السلام اور حضرت دانیال نے خبر دی تھے مگر لوگونکو ان
خبرونکا سمجھنا مشکل تھا پھر لکھتا ہے کہ شاید یہان عیسائیونکی خبر ہے کہ ظالمون کی ظلم سے اونکے
رہائی کب ہوگی ای ایمانوالو جو خبر قید بابل سے چھوٹنیکی حضرت ارمیا نے دی تھی اوسکا سمجھنا ہرگز مشکل
نہین تھا صاف ستر برس کی خبر دی تھے البتہ دوسرے ویرانی کی بعد آبادی کی خبر جو حضرت دانیال
نے دی تھے اوسکا سمجھنا البتہ مشکل تھا اسی لیے فرمایا کہ اوس مصیبت کے وقت کوئی نبی نہوگا جو
صاف خبر دی کہ رہائی کب ہوگی دوسرا قول پادریونکا ٹھیک ہے کہ یہ خبر عیسائیونکی ہے یعنی عیسائیونکو
ظالمون کے ظلم سے محمدی وقت مین رہائی ملی پچھترون زبور مین خبر ہی کہ اللہ کے غضب کا پیالہ ساری شریر پئینگے اور مین سب
شریرون کے سینگ کاٹ ڈالونگا پر راستبازونکے سینگ بلند رہینگے اس زبور مین یہ بھی ہے
کہ اللہ عادل ہے ایک کو گراتا ہے دوسرے کو اوٹھاتا ہے اس اشارے مین سمجھا دیا کہ اسرائیلی لوگ
رشک نکرین کہ ان پڑھونمین پیغمبر کیون پیدا کیا اسماعیلونکو کیون بڑھا دیا اناسیویں زبور مین
اللہ سے فریاد ہے کہ یا اللہ غیر قومون نے تیری پاک مسجد کو ناپاک کیا یروشلم کو ڈھیر کر دیا
تیرے بندونکے لاشونکو اونھون نے آسمانی پرندون کی اور تیرے پاک لوگونکی گوشت کو زمین کے جنگلیون
کی خوراک کر دیا اونھون نے اونکے لہو کو یروشلم کے گرداگرد پانی کے مانند بہا دیا اور ان کا
گاڑنے والا کوئی نہوا ہم تو اپنے ہمسایونکے لئے ایک ننگ اور اونکے لیے جو ہمارے آس پاس ہین جائی
تمسخر اور ٹھٹھے کے ہوئی یا اللہ کب تک کیا تو ہمیشہ بیزار رہیگا کیا تیرے غیرت آگ کے مانند بھڑکی
رہیگی اپنا غصہ اون قومون پر اونڈیل دے جنھون نے تجھی نہ پہچانا اور اون بادشاہون پر جنھون نے
تیرا نام نلیا کہ اونھون نے یعقوب کے نگل لیا اور اوسکے مسکن کو اوجاڑ دیا ہمارے اگلی بدکاریونکو یاد
مت کر اپنی عمیم رحمتون کو جلد ہماری لئی آ کر کہ ہم بہت ذلیل ہوگئی اے ہمارے نجات دینے والے خدا
اپنے نام کے جلال کے لیے ہماری مدد کر ہمکو بچا لے اور اپنے نام کے لیے ہمارے گناہونکو ڈھانپ لے
قومین کس لیے کہین کہ اونکا خدا کہان ہے تو اپنے بندونکے خون کا بدلہ ہماری آنکھون کے آگے
غیر قومون پر جتا دے قیدیون کی سانسون کو آپ تک پہونچنے دے اپنی بڑی قدرت کے
موافق اونکو جو موت کے لائق ہین بچا لے ہمارے ہمسایونکے ہر ایک ملامت کی سزا جس جس
طرح کہ اونھون نے اے خدا تیرے ملامت کے سات سات حصہ اونکے گود مین رکھ —

سو ہم تیرے بندے اور تیرے چراگاہ کے مینڈھی ہمیشہ تک تیری شکر گذاری کرینگی ہم ہر اک پشت کے آگی تیری مدح بیان کرینگے دیکھو اس زبور کا بھی وہی بیان ہی جو چہترین زبور کا ہی پادری طامس اسکاٹ پہلے یون لکھاہی کہ یہ بابل کے قیدی کا بیان ہی پھر لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس زبور والے کو عام تکلیفونکا حال بتلاتے ہین جبکہ یہودا کو دشمن کے فوج نے برباد کیا جب شہر یروشالم اور مسجد برباد ہوی ایک حصہ باشندونکا ویران شہر مین دفن ہو گیا تھا اور بہت سے اونمین سے جنکا خون بہایا گیا تھا جانورونکے واسطے چھوڑ دی گئی ہم کہتے ہین بیشک دیوسرے معنی ٹھیک ہین یہ خبر بیشک بیت المقدس کی دوسری ویرانی کی ہی جو حضرت عیسی کی بعد ہوی مگر پادری کو یہ خیال نہ آیا کہ اوسوقت جو یہودی قتل ہوی وہ حضرت عیسی کے دشمن تھی پاک بندونکا اشارہ اون ناپاکونکی طرف ہرگز نہین ہے بلکہ مطلب یہ ہی کہ اسکے بعد رومی بت پرستون نے بہت سے عیسائیونکو بُری بُری عذابون سے قتل کیا پھاڑنیوالے جانورون سے اونکو پھڑوایا اور بت پرستون نے جمع ہو ہوکر تماشا دیکھا اس زبور کا خلاصہ یہ ہے کہ یا اللہ بت پرستون نے ہمپر یہ ظلم کی اور پھر طعنے دی کہ اونکا خدا کہان ہے اونکے مدد کیون نہین کرتا ای اللہ ظالمون سے اچھی لوگونکے خون کا بدلہ لے اللہ نے یہ دعا یون قبول کی کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون اور اونکی امت کے ہاتھون نبیون اور اچھی لوگونکے خونکا بدلہ بت پرستون سے بھی لیا اور ظالم اسرائیلیون سے بھی لیا مدتون تک نبیون نے اور اولیاون نے یہ دعائین مانگی جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا آپ کا ظہور ایسی بڑی نعمت ہے جو نبیون نے اور اولیاون نے سیکڑون برس کی دعاون سے پائی ہے اسیویں زبور مین اول سے آخر تک یہی ذکر ہے کہ یا اللہ اسرائیلیون پر ظالمون نے بہت ظلم ڈہار کہا ہے تو جلوہ گر ہو کئی جگہہ یون ہے کہ یا اللہ ہمکو پھر اپنی چہری کی تجلی دکھلا کہ ہم بچ جائینگے کہین یہ لفظ ہے کہ ہمارے طرف اپنا چہرہ روشن کر کہ ہم بچ جائنگی بیاسیون زبور کی آخر مین یون ہے یا اللہ اوٹھ زمین کی عدالت کر کہ تو ساری امتونکا وارث ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت مین حضرت عیسی کی آمد کی خبر ہے اور سب قومون کی ایمان لانیکی پیش خبری ہے ای پادریو یہ صاف خبر محمدی عدالت کی ہے جن مین ظالمون کو سزا ملے مظلومونکو نجات ملے تراسیوین زبور کے سرے پر اللہ کے آگی دشمنون سے فریاد ہے پھر یون ہے کہ وے کہتے ہین کہ آؤ اونکو اوکھاڑ ڈالیں کہ قوم نرہین اور اسرائیل کا نام پھر ذکر مین نہ آوی اونھون نے

ایکا کر کے جی سے مشورت کی ہے اور تیری برخلافی مین عہد باندہا ہے ادوم کے خیمے والی اور اسمعیلی
اور موابی اور ہاجری جبال اور عمون اور عمالیق اور فلست صور کے باشندون سمیت
متفق ہین اسور بہی اونکے ساتھی ہین وے بنی لوط کے مددگار ہین تو اونسے ایسا کر جیسا تونے
مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا جو عین دور مین ہلاک ہوے اور زمین کی کہاد
ہوے اونکے امیرونکو غراب اور زیب کے مانند کر ہان اونکے سارے دولتمندونکو زبح اور ضلمنع
کے مانند فنا کر جو کہتے ہین آؤ خدا کے گہرونکے ہم مالک بنین ای میری خدا انہین گردباد کے مانند کر اور
بہس کے مانند روبرو ہوا کے جس طرح آگ جنگل کو جلاتی ہین اور جسطرح شعلہ پہاڑونکو جہلس دیتا ہے اوسیطرح
تو اپنی آندہی سے اونکا پیچھا کر اور اپنی ہولناک آندہی سے اونہین پریشان کر ای اللہ اونکے منہہ کو رسوائی سے
بہر دے تاکہ وے تیرے نام کے طالب ہووین وے ابد تک سراسیمہ اور پریشان ہوون اور فنا ہون ہان وے رسوا ہون
اور وے جانین کہ جسکا نام یہوواہ ہے وہ تو ہی اکیلا ساری زمین پر بلند و بالا ہے دیکہو اس زبور مین یہ دعا
ہے کہ الہی بنی اسرائیل پر سب قومون نے ظلم توڑا ہے تو اونکو سزا دے ایسے سزا دے کہ وہ شرمندہ ہوکر
تیرے طالب ہون اور تیرے اکیلے ہونیکا اقرار کرین ساری زمین پر تجکو غالب سمجہین اوسوقت کے
بت پرست اللہ کو سارے جہانکا مالک نہین کہتے تہے بلکہ بنی اسرائیل کا خدا کہتے تہے سو اس زبور مین
اللہ تعالے نے حضرت داؤد کو یہ دعا سکہائی کہ یون دعا کرو کہ الہی انپر ایسے سزا بہیج کہ وہ اپنے
کفر و بت پرستی سے شرمندہ ہوکر تیرے طالب ہون یہ دعا یون قبول ہوئی کہ محمدی تلوار کی مار
کہا کہا کر بت پرستون نے کفر چہوڑا اور اللہ کے طالب ہوئے اور جن ملکونمین کفر پہیلا تہا وہان
اللہ کا نام پہیل گیا حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داود کے جہاد مین بت پرستون نے قتل ہونا
قبول کیا اللہ پر اور اوسکے پیغامبرونپر ایمان لانا قبول نہ کیا محمدی جہاد مین بڑی رحمت کا ظہور ہوا پادری لکہتا ہے
کہ اس زبور مین یہ دعا ہے کہ یا اللہ اونکو ہمیشہ کی تکلیف دے اور گہبراہٹ مین ڈالدے کہ غیر قومین خبردار ہوجاوین
اور اس بات کو جانین کہ اللہ تعالے مالک تمام زمین کا ہے نہ فقط اسرائیلیونکا اے پادریو آنکہین کہولو یہ دعا
محمدی وقت مین قبول ہوئی پادری لکہتا ہے کہ عین دور کنعان کے اوتر طرف کو ہے قریب اوس جگہ کے
جہان سیسرا کی فوج برباد ہوئی ای ایا تو اس زبور مین اللہ تعالے نے یون دعا سکہلائی کہ الہی جیسا
تونے مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا ویساہی معاملہ تو سارے کافرون سے کر

مدیانیون کا معاملہ قاضیون کے احوال کی کتاب مین چھٹے باب سے آٹھوین باب تک یون لکھا ہے کہ
سات برس تک اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو مدیانیون کے قبضہ مین کر دیا تھا مدیانیونکا ہاتھ بنی اسرائیل
پر قوی تھا اور مدیانیون کے سبب بنی اسرائیل نے اپنے لیے پہاڑون مین گڑہی اور غار اور پناہ کے مقام
بنائی اور جب بنی اسرائیل کچھ بوتے تھے تو مدیانی اور عمالیقی اور بنی قدم یعنے عرب انکے مقابل چڑھ آتے
تھے اور اونکے سامنے خیمے کھڑے کرکے کھیتون کو حاصل غزہ کے داخل ہونیکے مقام تک برباد کرتے تھے اور
بنی اسرائیل کے لیے ایک ذرہ بھی خوراک نہ چھوڑتے تھے نہ بھیڑ بکری نہ گائی بیل نہ گدہا کیونکہ وہی اپنے
مواشی اور اپنے خیمون سمیت ٹڈیون کے دل کے مانند آتی تھے اور اونکا اور اونکے اونٹون کا شمار نہ تھا اور
آکے اونکی سرزمین کو برباد کر جاتے تھے سو بنی اسرائیل خدا کے آگے چلائی تب اللہ تعالے نے حضرت
جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور اللہ کا فرشتہ حضرت جدعون پاس آیا اور اوسوقت حضرت جدعون
ایک کولہو مین گیہون جھاڑ رہے تھے تا کہ مدیانیونکے ہاتھ سے بچاوین سو اللہ کا فرشتہ انکو دکھائی دیا اور
فرشتے نے کہا خداوند تیرے ساتھ ہے ای بہادر پہلوان حضرت جدعون بولے اگر خداوند ہماری ساتھ ہے
تو ہمپر یہ حادثے کیون پڑے اور کہان ہین اوسکے وہی سب قدرتین جو ہماری باپ دادون نے ہمسی
بیان کین کیا خداوند ہمکو مصر سے نہین نکال لایا لیکن اب خداوند نے ہمکو چھوڑ دیا اور ہمکو مدیانیون کے
قبضے مین کر دیا تب خداوند نے اوسپر نگاہ کی اور کہا کہ اپنی اسی قوت کے ساتھ جا کہ تو بنی اسرائیل کو مدیانیون
کے ہاتھ سی چھڑاوی گا کیا مین تجھی نہین بھیجتا کہا ای میرے خداوند مین کسطرح بنی اسرائیل کو بچاؤن دیکھ کہ میرا
گھرانا بنی منسی مین ذلیل ہے اور مین اپنے باپ دادون کے گھرانے مین سب سے چھوٹا ہون خداوند نے
فرمایا کہ مین تیرے ساتھ ہونگا اور تو ساری مدیانیونکو اسطرح مار لیگا جیسے ایک شخص کو قتل کرتے مین پھر
حضرت جدعون نے کہا کہ مجھے کوی نشان دکھا جس سے مین جانون کہ مجھسے تو ہی بولتا ہی پھر حضرت جدعون اللہ
کی نذر کے لیے ایک بکری کا بچہ اور فطیری روٹیان لائی اور گوشت کو ٹوکری مین رکھا فرشتے نے کہا اسکو راہ
مین چٹان پر رکھ اونہون نے رکھا پتھر سے آگ نکلی اور گوشت اور فطیری روٹیان کھا گئی تب فرشتہ اونکی نظر
سے غائب ہوگیا پھر رات کو اللہ تعالے نے حضرت جدعون کو حکم کیا کہ بعل کا مذبح جو تیرے باپ کا ہے
ڈہا دی اور اوسپر کا گھنا باغ کاٹ ڈال حضرت جدعون نے رات کو وہ مذبح ڈھا دیا اسکا بیان اوپر
ہو چکا پھر مدیانی اور عمالیق اور مشرق کے لوگ یعنے عرب کے لوگ اکٹھی ہوئی اور پار اوترے اور یزرعیل

سے وادی مین خیمے کھڑے کیے تب خداوند کے روح یعنے فرشتہ نے یا فیض نے حضرت جدعون پر احاطہ کیا
حضرت جدعون نے نرسنگا پھونکا اور ابی عزر کے لوگ اونکے پیچھے اکٹھے ہوے پھر آپ نے سارے بنی منسے کے
پاس قاصد بھیجے سو وے بھی اوسکے پیچھے فراہم ہوئے اور بنی آشر اور بنی زبولون اور بنی نفتالی کو بلایا پھر حضرت
جدعون نے اپنی سب لوگون سمیت سویرے اوٹھ کے حرود کے چشمے پر خیمہ کھڑا کیا اور مدیانیونکا لشکر اونکے اوتر
طرف کوہ مورہ کے متصل وادی مین تھا اللہ تعالے نے حضرت جدعون سے فرمایا کہ تیرے ساتھ کے لوگ بہت ہین
سو مین کیونکر مدیانیونکو انکے قبضے مین کر دون ایسا نہو کہ بنی اسرائیل غرور کرین اور کہین کہ میرے قوت نے مجھے
بچایا پھر اللہ تعالے کے حکم سے حضرت جدعون علیہ السلام نے تین سو آدمیونکو اپنی ساتھ رکھا اور باقیونکو خیموں مین
بھیجا اور مدیانیونکا لشکر اوسکے نیچے وادی مین تھا پھر حضرت جدعون نے تین سو آدمیونکے تین غول کیے
اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ایک نرسنگا اور ایک ایک خالی گھڑا دیا اور ہر ایک گھڑے کے اندر چراغ
رکھا اور اونہین فرمایا کہ مجھے تاکتے رہو کہ جو مین کرون سو تم بھی کرو اور خبردار جب مین باہر باہر ہو کے لشکر کے
متصل جاؤن تو جو کچھ مین کرون سو تم کیجیو جب مین اور وے سب جو میرے ساتھ ہین نرسنگا پھونکین
تو تم سب بھی لشکر کے ہر ایک طرف نرسنگے پھونکیو اور بولیو کہ خداوند کے لیے اور جدعون کے لیے پھر
حضرت جدعون اور وے سو شخص جو اونکے ساتھ تھے باہر باہر ہو کے لشکر کے قریب آئے اوس وقت دوسرے
پہرے کی ابتدا تھی اور چوکیدار اپنے مکان پر بیٹھا چاہتے تھے تب اونھون نے نرسنگے پھونکے اور اون
گھڑونکو جو اونکے ہاتھون مین تھے توڑا اور اون تینون غولون نے نرسنگے پھونکے اور گھڑے توڑے اور
چراغون کو اپنے بائین ہاتھ مین لیا اور نرسنگونکو اپنے دہنے ہاتھ مین پھونکنے کے لیے اور چلا اوٹھے کہ خداوند
کے اور جدعون کے تلوار اور اون مین سے ہر ایک شخص اپنے جگہہ پر لشکر کے ہر ایک طرف کھڑا تھا تب
سارا لشکر دوڑا اور چلایا اور بھاگ نکلا اور اون تین سو نے نرسنگے پھونکے اور خداوند نے ساری
لشکر مین ہر ایک کے تلوار اوسکے ساتھی پر چلوائی اور وے بیت الشطہ کو صریرات کے پاس اور ابیل
محولہ کی طرف جو طبات پاس ہے بھاگ گئے تب اسرائیلی لوگ نفتالی اور آشر اور منسی جمع ہو کے نکلے اور مدیانیون کا تعاقب
کیا اور حضرت جدعون نے تمام کوہ افرائیم مین قاصد بھیجے اور کہا کہ مدیانیونکی برخلافی مین اوترو اور گھاٹونکو بیت برہ اور
یردن تک روکو تب ساری افرائیمیون نے جمع ہو کے گھاٹونکو بیت برہ اور یردن تک روکا اور اونھون نے
مدیانکے دو سردارون غراب اور ذیب کو پکڑا اور غراب کو غراب کے چٹان پر اور ذیب کو ذیب کے کولھو پاس قتل کیا اور مدیان کو

رکیدایا ور سی متیہیوز صورکا ترجمہ کیا ہی کہ غراب کی چٹان پر اور یہی لفظ صورکا حضرت اشعیا کی صحیفہ کے دسوین باب
مین بہی ہے وہان یون ترجمہ کیا ہے غراب کے پہاڑی پر الغرض غراب اور ذیب کا سیر یردن کے پار حضرت جدعون
پاس لائی اور حضرت جدعون یردن پاس آئے اور وہ اور اونکے ساتہی تین سو باہم پار اوترے اور رکید ستے
رکید ستے تہک گئے تب آپنے سکات کے لوگون سے کہا کہ اون لوگون کو جو میرے ساتہ ہین روٹیان دیجئی
اسلیئے کہ یہ تہک گئی ہین اور مین مدیان کے دونون بادشاہون ذبح اور ضلمنع کا پیچہا کئی جاتا ہون سو سکات
کے امیرا اون نے کہا نا ندیا اب ذبح اور ظلمنع اپنے لشکر سمیت جو پندرہ ہزار تہا قرقور مین تہی اور ایک لاکہ
بیس ہزار مارے گئی تہے حضرت جدعون اونکی طرف گئی جو نجبہ اور یجبہاہ کے پورب طرف کو خیمون مین رہتے تہے
اور لشکر کو مار اکہ وہ لشکر غافل تہا جب زبح اور ضلمنع بہاگے تو حضرت جدعون نے اونکو رکید ا اور مدیان کے دونو
بادشاہون زبح اور ضلمنع کو اور ساری لشکر کو پریشان کیا پہر حضرت جدعون نے زبح اور ضلمنع کو اپنے ہاتہ
قتل کیا اور وہ زیور جو اونکے اونٹون کے گردنون مین تہا لے لیا اور مدیانی لوگ اسماعیلی تہے **فائدہ** مولانا
سید علی سمہودی مدنی نے وفاء الوفا مین لکہا ہے کہ غراب ایک پہاڑ ہے مدینہ شریف کے شامی راہ کے طرف
ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکلے اور غراب پر چلے کہ وہ ایک پہاڑ ہے
مدینہ کے کنارے پر شام کی راہ پر اور اس حال سے پہلے کا حال قاضیونکی کتاب مین جو تہے باب مین یون ہے
کہ بنی اسرائیل نے گناہ کی تو اللہ تعالے نے اونکو کنعان کے بادشاہ یابین کے ہاتہ مین جو حصور مین سلطنت کرتا تہا
سونپا اور اوسکے لشکر کے سردار کا نام سیسرا تہا وہ حروست الجوئیم مین رہتا تہا تب بنی اسرائیل خداوند کے آگے چلائے
کہ اوس پاس لوہے کے نو سو رتہین تہین اوسنے بیس برس تک بنی اسرائیل کو ستایا اوسوقت لفیدات کی
بیوی جو دبورہ نبیہ بنی اسرائیل کی حاکم تہی وہ اوسکے پاس فیصلے کے لئے جیڑہ ہو سنی تہا اوس نفتالی سے ابی نعم کی بیٹی برق
کو بلا بہیجا اور کہا کہ کیا خداوند اسرائیل کے خدا نے حکم نہین کیا کہ جا اور تبور کے پہاڑ کے سامنے لوگونکو کہینچ اور بنی نفتالی
اور بنی زبولون سے دس ہزار اپنے ساتہ لے اور مین نہر قیشون پر سیسرا لشکر یابین کے سردار کو اور اوسکے رتہون اور
اوسکی بہیڑ بہاڑ کو تجہ پاس کہینچ لاونگا اور اوسے تیرے قابو مین کر دونگا اور برق نے اوسے کہا اگر تو میرے ساتہ
آویگی تو مین جاونگا اور جو میرے ساتہ نہ آویگی تو مین نجاونگا وہ بولی مین تیرے ساتہ چلونگی لیکن اس سفر
مین جو تو کرتا ہے تیرے کچہ عزت نہوگی کیونکہ خداوند سیسرا کو ایک عورت کی ہاتہ مین سپرد کر دیگا دبورہ اوٹہی اور
برق کے ساتہ قادس کو گئی اور برق نے بنی زبولون اور بنی نفتالی کو قادس مین بلایا سو وہ دس ہزار مرد

اپنے ہمراہ لیکے چڑہا اور دبورہ بھی اوسکے ساتھ چلی اب حبر قینی نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسرے حوباب کے
نسل سے تھا قینیون سے آپکو الگ کیا اور ظعننیم مین الوط کے درخت کے پاس جو قادس [illegible] اپنا
خیمہ کھڑا کیا تب سیسرا کو خبر پہنچی کہ ابی نعم کا بیٹا برق تبور پہاڑ پر چڑہا اور سیسرا نے لوہے کے اپنے سارے
رتھین جو نوسو تھین اور اپنے ساتھ کے سارے لوگ حرست الجوین سے [illegible] پر فراہم کئے [illegible]
نے برق کو کہا کہ اوٹھ کیونکہ یہ وہ دن ہے کہ خداوند سیسرا کو تیرے ہاتھون مین دیگا [illegible] اور تیرے
آگے خروج نہین کرتا ہے تب برق کوہ تبور سے اوترا اور دس ہزار مرد اوسکے پیچھے تھے تب خداوند نے
سیسرا کو اور اوسکی ساری رتھون اور اوسکے سارے لشکر کو تلوار کی دھار سے برق کے آگے شکست دی یہانتک کہ سیسرا
رتھ پر سے اوترکر پیدل بھاگا اور برق نے رتھون اور لشکر کو رکیدی گیا چنانچہ سیسرا کا سارا لشکر تلوار سے مارا پڑا اور ایک بھی
نہ بچا اور سیسرا پیدل بھاگ کے حبر قینی کے جورو یاعیل کے خیمہ مین گیا اس لیے کہ حصور کے بادشاہ یابین اور حبر قینی کے گھرانے
مین صلح تھی یاعیل نے کہا مجھ پاس آ مت ڈر اوسنے اوسی کمل اوڑہا دیا پھر یاعیل نے ایک میخ اوسکی کنپٹی پر دھرکے ایسی گاڑی
کہ زمین مین جا دھسی وہ مر گیا اور جب برق آیا تو یاعیل اوسکے ملنے کو نکلی وہ خیمے مین آیا اور سیسرا کو مردہ دیکھا سو
خدا نے اوسدن کنعان کے بادشاہ یابین کو بنی اسرائیل سے مغلوب کیا اور بنی اسرائیل کے ہاتھ نہایت زور
پکڑ چلے یہانتک کہ اونہون نے یابین کو کاٹ ڈالا دیکھو تو تراسیوین[۸۳] زبور کا یہ مضمون ہے کہ الٰہی اسی طرح
سارے بت پرستونکو قتل کر اسی طرح اونہین عاجز کر کہ وہ تیرے طالب ہون حضرت داود کے وقتمین عمون
اور مواب اور فلستی اور ادوم عاجز ہوی اور آپ کے تابع ہوئے اسکا ذکر اوپر ہو چکا مگر وہ لوگ اللہ کے
طالب نہین ہوئی دین اونمین نہین پھیلا اس زبور کی دعا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین
قبول ہوی کہ بت پرستون پر ایسی سخت مار پڑی جیسے مدیانیون اور سیسرا پر پڑی تھی تین سو تیرہ محمدیون نے
بدر مین ایک ہزار کے لشکر کو شکست دی اسی طرح مار پر مار پڑتی رہی وہ لوگ شرمندہ ہو ہو کر اللہ کے طالب
ہونے لگے اسی طرح سارے عالم مین اللہ کا نام محمدی جہاد کے بدولت پھیلا اور سب نے اللہ کو تمام جہان کا مالک
سمجھا چوراسیوین زبور مین ہے نیکبخت وے ہین جو تیرے گھر مین بستے ہین اور سدا تیرا شکر کرتے ہین مبارک وہ انسان جسمین
قوت بخشی ہے جنکے دلمین تیری راہین ہین جنہون نے باکا کے نشیب مین گذر کرتے ہوی اور پادری میتھر کے ترجمہ
مین یون ہے کہ رونے کی وادی مین گذر کرتے ہوی اوسی ایک کنوان بناتی اور تالابون کو مینہ کے پانیون سے بھرا ہے
اور پادری میتھر کے ترجمہ مین یون ہے کہ پہلے برسات اوسی برکتون سے ڈھانپ لیتے وے قوت سے قوت تک

قربانی کو ہمیشہ چڑہاتی ہیں یہانتک کہ خدا کے آگے صیہون میں حاضر ہوتے ہیں ای ایمان والو اس آیت میں
صاف ذکر مکہ شریف کا ہے عبرانی لفظ یون ہیں بعمق ہبکا اسکا عبرانی میں کلمے کے سر پر جو حرف ہی کا
وہان آتا ہے جہان عربی میں الف لام آتا ہی تو تہا خا کے معنے ہیں البکا اور باخا کو ترجمے میں ایک پادری صاحب نے
بکا لکھا پادری میرٹن نے بکّا لکھدیا اسکا یہ باعث ہے کہ بہت ناموں میں عبرانی میں الف آتا ہی اور عربی میں
وہ الف جاتا رہتا ہے جیسے حضرت اسمعیل کے ماں کا نام عبرانی میں ہاجار ہے عربی میں ہاجرہ گیا الف جاتا
رہا دوسرے عربی میں بہتیرے عبرانی میں ہا شابہ کہتے ہیں اور جہان عبرانی میں خی ہوتی ہے عربی میں
اوسکے بدلے کاف آتا ہے جیسے تارے کو عبرانی میں کوخاب کہتے ہیں عربی میں خی کے بدلے کاف آیا الف جاتا رہا
کوکب ہو گیا اسی قاعدی کے موافق باخا کے عربی بکا ہے اور بکہ مکہ کو کہتے ہیں اور وادی نالی کو کہتے ہیں
قرآن شریف میں بھی مکہ کو وادٍ غیر ذی زرع فرمایا ہے یعنے ایسا نالا جسمین کہیتی نہین مگر پادریونکے دلسے
کیونکر ہو سکے کہ یہ اقرار کرین کہ بکا یہان مکہ کو کہا ہے مگر سیل صاحب نے عربستان کی تاریخ میں اقرار کیا ہی کہ مکہ کا
نام بکہ بھی ہے دیکھو یہان صاف یہ مطلب ہے کہ حضرت ہاجرا اور حضرت اسماعیل بڑے برکت والے ہین
جو اللہ کے گہر مین یعنے کعبہ میں بستی ہین جنہون نے بکہ کے یعنے مکہ کے نالے مین پہونچکے زمزم کا کنوان پایا
فرشتے نے اللہ کے حکم سے اونکے لیے پانی نکالا اور یہ جو فرمایا ہے کہ تالابونکو مینہ کے پانیون سے بہرلیے
یہ خاص تہا عرب کی زمین کا ہے مختصر تاریخ اسلام کی جو ڈاکتر جی ولیو لیٹنر پرنسپال نی لاہور مین چہاپی ہے
اوسمین لکھا ہے کہ عرب کی زمین خشک سخت ہی برسات کم ہوتی تھی اس لیے قومونکی قومین اپنے جانورونکو
لیکے جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ اور گذاری کی جگہ ملتی تھی وہان اوٹھ جاتی تھے صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای آسمان کے پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہے کہ یہ عرب والونسے
کہا کیونکہ وہ آسمان کے پانی کے تلاش مین رہتے تھے جہان وہ ہوتا تھا وہان اوترتے تھے سو یہان اسماعیلونکو
فرمایا کہ اونکے قوت بڑہتی چلی جاوے گی یہانتک کہ اللہ تعالے کے آگے صیہون مین حاضر ہونگے سو ایسا ہی ہوا
پہلے حضرت اسمعیل سے اونکو ایمانکی قوت ملی مدت تک ایمان پر قایم رہے پہر کئی سو برس بت پرستی میں
پہنسے رہے آخر کو اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اولاد اسمٰعیل
کو زور دیا کہ اونہون نے ہر طرف کا فرونکو مارا اور صیہون اور بیت المقدس مین اللہ کے گہر مین حاضر ہو کر
اوس ملک مین بھی اللہ کے کلام کا نور پھیلایا جسنے عیسائیونکو دبایا پادری طامس اسکاٹ کو دیکھو

باکا کے یہ معنے لکہتا ہے کہ درختون مین شہتوت کے جو ایک ناپیداوار جگہ تہی ... لوگ ... پانی
لیے پانی کے واسطے گڑہے کہودتے تہے اسکا یہ مطلب ہی کہ جو لوگ ... آنے مین
... روک نہین سکتا خدا اونکے ہمیشہ مدد کریگا بعضے لوگ باکا کے معنے لیتے ہین رونا یا تکلیف اٹہانا لیکن ...
سے مراد ہے ناپیداوار جگہ جسمین ہوکر کسی زمین کے لوگ بیت المقدس کو جاتی تہے لیکن اللہ کے حکم سے وہ
اچہی طرح لیجای جاتے تہے اور تالابون سے مراد ہے دعائین اور برکتین اور معنے یہ ہین کہ پانی برکتونکا ڈہانک
لیتا ہے انکو دیکہو پادری نے آخر اقرار کیا کہ باکا سے ناپیداوار جگہ مراد ہے سو مکہ بہی ایسا ہی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ ایسا نالا جسمین کہتی نہین پچاسیوان زبور ای اللہ تو اپنی زمین پر مہربان ہے
تو یعقوب کی قیدی کو پہیر لایا تو نے اپنے لوگونکے گناہ بخش دی تو نے اون کی سب خطا چہپائی تو نے اپنا سب
قہر کو روکا تو نے اپنے غضب کی شدت کو پہیرا ای ہمارے نجات دینے والے خدا ہمکو پہیر اور اپنے قہر کو ہمپر سے
دفع کر کیا تو ہمسے سدا بیزار رہیگا کیا تو سارے پشتون پر اپنے قہر کو کہینچیگا کیا تو پہر کے ہمین نہ جلاویگا تاکہ تیرے
لوگ تجہسے خوشی کرین ای اللہ ہمکو اپنی رحمت دکہا اور اپنی نجات ہمکو بخش مین سنونگا کہ اللہ خدا کیا فرماتا ہی وہ
تو اپنے بندونکی اور اپنے پاک لوگون سے سلامتی کی باتین کہیگا پر لازم ہے کہ وے پہر جہالت کی طرف نہ پہرین یقیناً اوسکی
نجات اونسے جو اوس سے ڈرتے ہین نزدیک ہے تاکہ جلال ہمارے سرزمین مین بسے رحمت اور سچائی ملنے والیان
ہین صداقت و سلامتی نے ایکدوسرے کو چوما ہے سچائی زمین سے اوگیگی اور صداقت آسمان پر سے جہانکیگی
ہان اللہ بہی جو کچہ خوب ہے سو دیگا اور ہماری سرزمین اپنے حاصل دیگی صداقت اوسکے آگے آگے چلیگی
اور اوسکے قدم کو راہ مین رکہیگی اور پادری ہیتر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ اپنے نقش قدم کو ایک راہ بناویگی پادری
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب اللہ تعالے نے یہودیون کو قید سے چہڑایا اپنی رحمت سے اپنے وعدی پوری کئے
اور اپنے عدالت کو ظاہر کیا پہر یہ جو فرمایا کہ سچای زمین سے اوگیگی اور عدالت آسمان سے جہانکیگی پہلے اسکا
مطلب پادری یون لکہتا ہی کہ اونکی زمین کی پیداواری بڑہ گئی یعنے پہل زمین کے اور پہل نیکی کے پہر پادری
لکہتا ہی کہ ان آیتون کے یہ معنی عمدہ نہین ہین اور ٹہیک معنے یون ہین کہ اللہ نے اپنے رحمت سے حضرت عیسیٰ
کو بہیجا اور اپنے وعدونکو پورا کیا افسوس پادری عدالت کی لفظ مین غور نہین کرتا اور محمدی نور کو نہین دیکہتا
عدالت کا بیان توراۃ مین صاف صاف ہو چکا ہی کہ اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اور اپنے دشمنونکو قتل کریگا زبور مین بہی
جا بجا اس عدالت کا بیان ہی اس عدالت کے ساتہ سچا دین ساری زمین مین پہیلا یہ دونو باتین محمدی وقت مین ہوئین

یہ بشارت اسی وقت کی ہے جو اس سے پہلی زبور مین ہے اشارہ ہے کہ اللہ تعالے بابل کی قید سے اسرائیلیون کو پھیر لاویگا پھر
حضرت عیسی کے بعد کے زمانہ مین جو مصیبت اسرائیلیون پر پڑی اوسکے دفع ہونیکے لیے یہ دعا کی ہے کہ یا اللہ اس
قہر و غضب کو دفع کر دے اور رحمت اور نجات کو یعنے آخری شریعت کو بھیج اس اشارہ کو حضرت انبیا علیہ
السلام کیا یقین جانتے تھے اللہ تعالے نے صاف کھولدیا پہلے ایک شریعت کے بھیجنے کا وعدہ کیا پھر فرمایا کہ میری
صداقت نزدیک ہے اور میری نجات جلد ظاہر ہوا چاہتی ہے پھر فرمایا کہ میری صداقت ہمیشہ رہیگی اور میرے
نجات پشت در پشت یعنے جو لوگ اوس شریعت مین داخل ہونگے پشت در پشت اوسپر قایم رہینگے معلوم ہوا کہ
اس زبور مین اور اٹھانوین زبور مین صداقت اور نجات آخری شریعت کا نام رکھا ہے پھر صاف آیندہ وقت کی خبر
دی کہ اللہ تعالے اپنی بندون سے سلامتی کی باتین کہیگا یعنے اپنا کلام جو وسیلہ سلامتی کا ہے بھیجیگا اونکو لازم ہے کہ پھر اگلی
سے جہالتین نکرین پھر یہ بتا دیا کہ اللہ کا جلال ہماری زمین مین یعنے ملک شام مین بسے گا یعنے اس ملک مین امن امان
ہوجایگا رحمت اور سچائی اور صداقت اور سلامتی تمام زمین مین پھیلجاویگی یعنے سچا دین رحمت کے ساتھ پھیلیگا اور
جن فرقون مین دشمنی ہے وہ مل کر ایک دین ہوجاوینگے اور دشمنون کے ہاتھون سے سلامت رہینگے یہ سب باتین
محمدی وقت مین پوری ہوئین چھیاسیوین زبور مین ہے اے خداوند ساری امتین جنھین تونے پیدا کیا آوینگے اور تیرے
آگے سجدہ کرینگے اور تیرے نام کی بزرگی کرینگے تو بزرگ ہے اور عجائب کام کرتا ہے تو ہی اکیلا خدا ہے داؤد کہتا ہے کہ یہ پیش خبری
اسکی ہے کہ آس پاس کی قومین بت پوجنا چھوڑ دینگی اور حضرت عیسی اور انجیل کو مانینگے اے ایماندارو ساری امتون کی لفظ کو دیکھو
اوسمین تمام جہان کی جن و بشر سب داخل ہین یہ صاف بشارت دین محمدی کی پھیل جانی کی ہے نواسیوین زبور مین پندرہ آیتو
بعد یون ہے نیک بخت وہ گروہ جو تیرے شکر کی خوش آوازی کی شناسا ہے اے اللہ وہ تیرے چہری کی روشنی مین خرامان ہونگے
تیرا نام لینے سے وے ساری دن خوشوقت رہینگے تیری صداقت سے وہ بلندی پاوینگے کیونکہ اونکی توانائی کے شوکت
تو ہی ہے تیری مہربانی سے ہماری سینگ اونچی کی جاینگی کہ ہماری سپر اللہ ہے اور اسرائیل کا قدوس ہمارا بادشاہ ہے دیکھو
صاف آیندہ کی خبر ہے کہ ایک اللہ والی قوم ہوگی کہ اونکا غلبہ نمایان ہوگا اور انکے ساتھ ہم بھی یعنے بنی اسرائیل بھی
عروج پاوینگے چنانچہ جو لوگ جس جس قوم کے محمدی ہوئے اونہونے ہر طرح کا غلبہ پایا بانوے زبور مین پہلی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالی
کے دشمن فنا ہونگے اور ایمان والون کا غلبہ ہوگا پھر تیرھوین آیت یون ہے وہی جو اللہ کے گھر مین لگائے گئی ہین ہمارے
خدا کی درگاہون مین پھولینگے وے بڑھاپے مین بھی میوہ دینگے وے موٹے اور تر و تازہ ہونگے تاکہ ظاہر
کرین کہ اللہ سیدھا ہے دیکھو اس پتے مین غور کرو جو اللہ کے گھر مین لگائی گئے یعنے حضرت اسمعیل جنکو حضرت ابراہیم نے

مکین اور اوسکے گہر کے پاس بسایا اور ان اونکو اپنی حضرت اسمعیل کی سب اولاد کو درختون سے مثال دیکر فرمایا کہ وہ
[illegible] بڑہینگے اور ان مین پہلے کعبہ اور مدینہ اور بیت المقدس مین پہچے جینگے اور سب جگہ پہیلینگے یعنی مسیحہ دینگے یعنے اون
[illegible] حضرت اسمعیل علیہ السلام سے انہون نے ہدایت پائی پہر آخر زمانہ مین اوس قوم مین سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہوئے جو کہ باعث [illegible] سے اور اوسکے دشمنونکا زور ٹوٹا اور ایمان والونکا ہر جگہ غلبہ ہوا پادریان آیتونکو حضرت عیسی علیہ السلام
[illegible] پر [illegible] اور صاف معانیون سے انکو چہپاتا ہی پہر اونوی زبور مین ظالمون کے ہاتہ سے اللہ کے آگی فریاد ہی
اور [illegible] عدالت کی عینی خبری ہے جیسا نوان زبور اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ خداوند کے لیے گاؤ ای سارے
زمین خداوند کے لیے گاؤ اور اوسکے نام کو مبارک کہو روز بروز اوسکی نجات کی بشارت دو اقومون کے درمیان
اوسکے جلال کی اور ساری قومونکے بیچ اوسکی عجائب قدرتونکو بیان کرو الخ اور دسوین آیت مین ہی اے ساری زمین
اوسکی سامنے کانپتے رہو قومون کے درمیان کہو کہ خداوند سلطنت کرتا ہی اس لیے جہان قایم ہے وہ جنبش نہین
پاتا وہ صداقت سے لوگون کا انصاف کریگا آسمان خوشی کرین اور زمین شادیانہ بجاوے سمندر اور اوسکی معموری
شور کرے میدان اور سب جو اوسمین ہی باغ باغ ہووین تب جنگل کے سارے درخت خوشی کرین اللہ کے آگے
کیونکہ وہ آتا ہی وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہی وہ صداقت سے جہان کے اور اپنے سچائی سے لوگونکی عدالت
کریگا انتہا تو اونی گیت سے مراد زبور شریف نہین ہے بلکہ قرآن مجید کی طرف اشارا ہی اس اشارہ کو اللہ تعالے
نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین صاف کہولدیا ہی عرب کے ملک کا صاف پتا دیا ہی وہان
بہی یہی لفظ فرمایا ہے کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ اور جیسا اللہ چاہیگا تو اوس جگہ خوب طرح اسکا بیان ہوگا نئی گیت سے
مراد قرآن مجید ہے اوسکا پتا اس زبور مین یہ دیا ہی کہ اے سارے زمین خداوند کے لیے گا یعنے وہ کلام ساری
زمین مین پڑہا جائیگا پہر عدالت کا صاف پتا بتلایا جسکا ذکر بار بار ہو چکا ہے ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ قاسم الشہود
مین اس چہیانوی زبور کی آیتین لکہکر لکہتی ہین کہ ہماری شریعت مین اللہ کی نئی نئی تعریفین موجود ہین اور تمام روی
زمین مین ہر ہر قوم مین دین کا پہیلنا یہ بات خاص محمدی شریعت کے واسطے ہوئی اور یہ بات اس زبور مین کئی جگہ
بار بار فرمائی ہے اور دسوین آیت مین فرمایا کہ اللہ تعالے سلطنت کرتا ہی اوسنی جہان کو ایسی پائداری بخشی کہ اوسکو
تزلزل نہوگا قومونکو راستی سے حکم کریگا اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخری پیغمبر کا وقت عدالت کا وقت ہی اونکا دین ایسا
مضبوط ہوگا کہ اونکی سلطنت دوسرے کو نچاوے گی پادری طامس اسکاٹ دسوین آیت مین لکہتا ہی کہ اس پیشینگویی
کا پورا ظہور ہوا کہ حواریون نے بت پرستون کو وعظ سنایا اور تمام قومونین ایمان پہیلا پہر آخری خوش خبری نہین

لکھتا ہے کہ اس مین حضرت عیسیٰ کے اول بار آنیکی ہی خبر ہے اور آخری زمانے مین اوترنیکی ہی خبر ہے جب وہ اونکو تباہ کرینگے اور کہینگا یونکو برباد کرینگے افسوس پادریونکو یہ نہین سوجہتا کہ جو جو تباہ اور نشان اس عدالت کے وقت کے اون پاک لکھے ہوئے مین وہ سب محمدی عدالت مین موجود ہین بیشک یہ عدالت محمدی وقت سے شروع ہوئی حضرت عیسیٰ آن کر اوسکو تمام کرینگے اس عدالت اور سلطنت کے پتے اور نشان اور صحیفون مین صاف آتے ہین ستانوین زبور الله سلطنت کرتا ہے زمین خوشیان کرے بہتیرے جزیرے شاد ہوین بدلیان اور کالی گھٹائین اوسکی آس پاس ہین صداقت اور عدالت اوسکے تخت کا مکان ایک شعلہ اوسکے آگے آگے جاتا ہے اور اوسکے دشمنونکو ہر طرف جلاتا ہے اوسکے بجلیون نے عالم کو روشن کیا زمین نے دیکھا اور کانپ گئی ساری پہاڑ موم کے مانند پگھل گئی الله کے حضور ساری زمین کے خداوند کے حضور سارے آسمان اوسکے عدالت کے منادی کرتے ہین اور سارے امتین اسکے جلال کو دیکھتے ہین شرمندہ ہووین وے سب جو کھودی ہوے بت پوجتی ہین اور بتون پر پھولتی ہین ساری معبودو تم اوسے سجدہ کرو صیہون سنتی اور مگن ہوئی یہودا کی بیٹیان اے الله تیری عدالتون سے خوشوقت ہوئین کیونکہ ای الله تو سارے زمین پر اعلیٰ ہے تو سارے معبودون سے نہایت سربلند ہے پادری طامس اسکاٹ اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر ٹہراتا ہے اور کہتا ہے کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست عیسائی ہو گئی اور ابر اور کالی گھٹاون سے مراد ہے الله کا خوف جو دشمنون کو الله دکھاتا ہے جب اون سے بدلہ لیتا ہے ای پادریو جہان تمنے اتنا سمجھا کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست عیسائی ہوئی وہان یہ بہی دیکھو کہ جناب محمد صلی الله علیہ وسلم پر قرآن کے اوترنیکی باعث سے تمام ملکون کے بت پرستون نے بتونکو چھوڑکر محمدی دین قبول کیا اور اس جگہ بار بار عدالت کی پیش خبری ہے یہ عدالت محمدی وقت مین ہوئی یہودا کی بیٹیان یعنے یہودا کی قوم جو بیت المقدس کے رہنے والے تھے اونمین جو محمدی دین مین آئے اس عدالت سے بہت خوش ہوے اس عدالت کا بیان جا بجا دیکھو اور اوسکے پتے اور نشان پہچانو اٹھانوان زبور خداوند کا ایک نیا گیت گاو کیونکہ اوسنے عجائبات کئی اوسکے داہنی ہاتھ اور پاک بازو نے اسکو فتح بخشی الله نے اپنی نجات کو ظاہر کیا اور اوسنے اپنی صداقت کھول کے دکھلائی اوسنے اسرائیل کے گھرانے کی بابت اپنی رحمت اور امانت کو یاد فرمایا زمین کی ساری کنارون نے ہمارے خدا کے نجات کو دیکھا اے ساری زمین الله کے لیے خوشی سے نعرہ مارو اور آواز بلند کرو اور خوش ہو اور مدح گاو الله کے لیے بربط بجاکے گاو بربط بجاکے اور سر بادہ کے گاو نرسنگی اور قرنائی پھونکتے ہوئے الله بادشاہ کے آگے خوشی کے آواز کرو سمندر اور اوسکی معموری

شور مچاوین اور ساری دنیا بہی اور سب جو اوس مین بستی ہین نہرین تال دیوین اور سارے پہاڑیان اللہ کے آگے مل کے خوشیان کرین کہ وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے دنیا کے اور انصاف سے امتون کی عدالت کریگا اس زبور مین پہر نئی گیت کا یعنے قران پاک کا وعدہ کیا اور پہر عدالت کی خوشی کرنیکا سب کو حکم دیا ہے اون کتابون مین بار بار عدالت کا اور تلوار کا اور اللہ کے دشمنون کے قتل ہونیکا وعدہ ہے وہ عدالت بیشک ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوئی حضرت عیسیٰ آخری زمانہ مین اس محمدی عدالت کو تمام کرینگے اس زبور سے معلوم ہوا کہ حضرت داود کی شریعت مین جو زبور کی گانی کا اور اوسکے ساتھ باجی بجانے کا حکم تھا یہ سب محمدی عدالت کی خوشی کرنیکا حکم تھا کہ اوسوقت کی خوشی مین اللہ کی تعریف کے گیت گاو اور اوس عدالت کی خوشی سبکو سناو اور دشمنوں کی ہاتھ سے اللہ کی آگے فریاد کرو اور خاطر جمع رکھو عدالت کا زمانہ آتا ہے اور سب دشمنون کا زور دبتا ہے یہ لفظ جو فرمایا کہ اللہ عدالت کرنے آتا ہے پادری لوگ اسکا یہ مطلب سمجھتے ہین کہ اللہ تعالے خود حضرت عیسیٰ کے شکل بنکر معاذ اللہ حضرت مریم سے پیدا ہوا اور اوسنے تمام جہان کی عدالت کی اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ کی کتابون مین یہ لفظ بہت جگہ آیا ہے وہان دیکھو کیا مطلب ہے توراۃ کی پانچوین سورت مین نوین باب مین بنی اسرائیل کو ارشاد ہوا کہ خداوند تیرا خدا وہ ہے جو تیرے آگی آگے پار جاتا ہے وہ اونکو فنا کریگا جہان کمین کا فرون سے مقابلہ ہوا ہے وہان یہ لفظ ہے کہ تم مت ڈرو اللہ تمہارے ساتھ جاتا ہے یہ بات توراۃ مین جابجا موجود ہے بس معلوم ہوا کہ اللہ تعالے یون آتا ہے کہ اپنی نبیون اور اونکی امت کے ساتھ رہتا ہے اون کے ہاتھون سے بڑی بڑی قوی کام کرتا ہے توراۃ کی چوتھی سورۃ کی چودہوین باب مین لکھا ہے کہ اللہ تعالے بنی اسرائیل کے آگے آگے چلتا تھا اور کبھی کسی نے اسکا یہ مطلب نہین سمجھا کہ اللہ تعالے معاذ اللہ حضرت موسیٰ کی شکل پکڑ کر اوترا تھا۔ پادری لوگ بہی توراۃ مین اس لفظ کا یہی مطلب سمجھتے ہین کہ خدا حضرت موسی کے اور بنی اسرائیل کے ساتھ چلتا تھا اب ہم کہتے ہین کہ اب جو اللہ تعالے پہر خبر دیتا ہے کہ مین ساری دنیا کے عدالت کرنے آتا ہون یہان بھی وہی مطلب ہے کہ موسی کی طرحکا ایک نبی بھیجونگا اور اوسکی ساتھ اور اوسکی ساتھیون کے ساتھ رہونگا اور اپنی نشانیان اور اپنی قدرتین دکہاونگا اون تھوڑونکو بہتون پر غالب کرونگا اوس نبی کے اور اوسکے امت کے ہاتھون سارے عالم کے ظالمونکو سزا دونگا اسی بات کو قران مین بھی یاد دلادیا ہے سورہ انفال مین فرمادیا کہ اللہ اپنا تو الہ کے ساتھ ہے تمہارے فوج کچھ تمکو کام نہ آوی گے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر کافرون پر پہینکے وہ سب بہاگ گئے اللہ نے فرمایا جب تو نے کنکر پہینکے تھے تو نے نہین پہینکے ہمنے پہینکے اور اونکے ساتھیون سے فرمایا

راہ تکتی تھے اون بیکسون کی دعا اللہ نے قبول کی کہ اپنے جلال مین ظاہر ہوا اسے عقلمند و اس لفظ کا مطلب
سمجھو یہ لفظ حضرت موسیٰ نے جب بولا تھا جب فرعون فوجون سمیت ڈوبا تھا معلوم ہوا کہ جلال مین ظاہر
ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اپنا قہر اور غضب منکرون پر ڈالا اور اونکو پیس ڈالا اور ایمان والون کو اون کے پنجے سے
چھڑایا سچی عیسائی وحدت کا ڈنکا ملک شام مین دینے لگی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے لگے پادری ٹامس
اسکاٹ اسکو اوسوقت کی خبر ٹھہراتا ہے جب بیت المقدس کی پہلی ویرانی کی بعد اوسکو اسرائیلیون نے
خسرو بادشاہ کے حکم سے پھر بنایا پادری ان پتونکو نہین دیکھتا کہ ساری قومین اللہ سے ڈرینگی اور زمین کے
سارے بادشاہ اللہ کو پوجینگے اور سارے ملکون کے لوگ اللہ کی بندگی کے لیے جمع ہونگے یہ پتے صاف
محمدی وقت کے ہین یا اللہ اندھون کی آنکھین کھولدے آمین ایک سو دسوان زبور میں داؤد نے یعنے اللہ نے
میرے خداوند سے فرمایا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پانون تلی کی چوکی کرون
جناب متی اپنی انجیل کے بائیسوین باب مین لکھتے ہین کہ جب فریسی یعنے یہودی ملا جمع تھے حضرت عیسیٰ نے یہ
کہکر اون سے پوچھا کہ مسیح کے بابت تمہین کیا گمان ہے وہ کسکا بیٹا ہے وہ بولے داؤد کا اوسنے اونہین کہا
بس داؤد روح کی معرفت کیونکر اوسکو خداوند کہتا ہے کہ اللہ نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ
جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پانون کی چوکی نہ کرون بس جب داؤد اوسکو خداوند کہتا ہے تو وہ
کیونکر اوسکا بیٹا ہوا ای ایماندار و اللہ تعالے حضرت داؤد سے یون کہواتا ہے کہ یہواہ نے یعنے اللہ جل شانہ
نے میرے خداوند سے یعنے حضرت عیسے سے فرمایا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ حضرت داؤد کے اولاد مین
حضرت عیسے پیدا ہوئے مگر حضرت عیسیٰ کا رتبہ اللہ کے نزدیک حضرت داؤد سے بہت بڑا ہے اس راہ سے
اونکو اپنا خداوند کہا یعنے مین اونکا تابعدار ہون وہ میرے سردار ہین سو اللہ تعالے نے میرے سردار حضرت
عیسیٰ سے یون فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھا رہ یعنے مین تجھے آسمان پر بلا لونگا اپنے دہنے ہاتھ کی طرف بٹھا
لونگا اوسوقت تک تو بیٹھا رہ کہ تیرے دشمنون کو تیرے پانون تلے کی چوکی کرون یعنے تجھکو اون پر ہر طرح
زبردست کردون اونکو عاجز کردون کہ تیرے پانون تلے جیسی چاہوین پادری لوگ اس آیت کو اس بات
پر سند لاتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کو خداوند کہا معاذ اللہ اس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا کے بیٹے تھے الہی پناہ
اتنا نہین سوچتے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بندے تھے اللہ کے محتاج تھے کیونکہ اللہ اون سے
فرماتا ہے کہ تو میرے پاس بیٹھا رہ تیرے دشمنون کو مین تیرے قدمونکے نیچے کردونگا معلوم ہوا کہ

حضرت عیسیٰ کو خود اختیار نتھا کہ اپنے دشمنون کو عاجز کرین دشمنون نے جب بہت غلبہ کیا اللہ نے اونکو اپنے پاس بلا لیا اور وعدہ کیا کہ تیرے دشمنون کو مین ذلیل کرونگا اس صاف مطلب کو پادری نہین دیکھتے اور یہ جو فرمایا کہ وہ کیونکر اوسکا بیٹا ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ داود کا مین بیٹا ہون مگر ایسا بیٹا نہین کہ باپ سے رتبے مین چھوٹا ہو داود کا بیٹا ہون مگر اللہ کے نزدیکی مجھی اتنی ہے کہ داود نے مجھے اپنا آقا اور خداوند کہا اب سنو اللہ تعالے حضرت عیسیٰ سے بعد اسکی یون فرماتا ہی خدا تیرے زور کا عصا صیہون سے بھیجیگا تو اپنے دشمنونکے درمیان حکمرانی کر دیکھو دوسری زبور مین ہو چکا ہے کہ تو لوہے کے عصا سے اونہین توڑیگا اسکا پورا بیان اوپر ہو چکا کہ یہ بتا حضرت محمد کا ہے اللہ اونپر رحمت بھیجے حضرت یوحنا کو اللہ نے دکھلا دیا کہ وہ شخص اب پیدا ہوگا جو لوہے کی عصا سے حکومت کریگا یہان بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ حضرت عیسے کو تسلی دیتا ہے کہ مین تیرے دشمنونکو یون عاجز کرونگا کہ زور کا عصا بھیجونگا یعنے وہ رسول پاک جسکے ساتھ زور کا عصا ہوگا اسکے امتی جو تیرے محب ہین صیہون مین یعنے بیت المقدس مین زور پکڑین گے اور تیرے دشمنون پر حاکم ہون گے اونکے حکومت تیرے حکومت ہی کیونکہ وہ تیرے دوستدار اور تیری پیغمبری کے گواہ ہین تیرا اور اونکا دین ایک ہے پادری طامس اسکات لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہو کہ پہلے صیہون مین تو اپنے عصا کی قوت دکھلا اور پھر سلطنت تیری دنیا مین پھیل جاویگی اور تو سب مخالفون پر غالب آویگا ہم کہتے ہین کہ عیسائیون نے چھ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائے اس خبر کا ظہور اس مدت مین نہین ہوا اس مدت کے بعد دیکھو ملک شام مین پہلے محمدیون کے حکومت کا زور بیت المقدس مین ظاہر ہوا پھر وہان سے تمام ملک شام مین محمدی حکومت پھیلے اور حضرت عیسی کا اصل دین قوی ہوا بہت سے یہودی جو حضرت عیسے کے دشمن تھے وہ محمدی ہوکر حضرت محمد اور حضرت عیسی علیہما السلام اور قرآن اور انجیل پر ایمان لائے اور بہت سے جھوٹے عیسائی جو تین خدا کے قائل تھے وہ بھی محمدی ہوئے اور اللہ کو اکیلا سمجھے حضرت عیسے علیہ السلام کا اصل دین جا بجا پھیلا اور جو ایمان نہین لائے اور محمدی دین مین نہین آئے وہ محمدیون سے دبے رہے محصول دیتے رہے اسکے بعد اللہ فرماتا ہی تیرے لوگ تیری قوت کے دن بہت اچھی پاکیزگی کے ساتھ آپسے مستعد ہون گے تیری جوانی کی شبنم صبح کے رحم کے شبنم سے زیادہ ہوگی اللہ تعالے حضرت عیسیٰ کو تسلی دیتا ہے کہ جو تیری راہ پر چلنے والے ہین جسدن تیرا زور ہوگا یعنے تیرے دین والون کا زور ہوگا اسدن وہ لوگ نہایت دل کی صفائی سے اور ایمان کے زور سے مستعد ہون گے اور صبح کی شبنم سے زیادہ تیری جوانی اور قوت کا نتیجہ پھیلیگا

پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شاید جوانی سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بادشاہی کے شروع مین انجیل
پہلی اور بت سے یہودی اور بت پرست ایمان لائے آے پادریو بھی دیکھو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کے زمانے سے اب تک کسقدر یہودی اور بت پرست محمدی دین مین آے اور حضرت
عیسےٰ کا نام تمام جہان مین روشن ہوا یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کی قوت اور جوانی کا ہے اس زبور کا مضمون
قرآن مجید مین اللہ تعالے نے صاف فرمادیا سورہ آل عمران مین فرمایا اِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ
رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
جب کہا اللہ نے اے عیسے مین بیشک تجکو سمیٹ لونگا اور اونچی پر بلا لونگا اپنی طرف اور پاک کردونگا تجکو منکر
لوگون سے اور کر دونگا اون لوگونکو جو تیری راہ پر چلین گے زبردست اون لوگونکے اوپر جو منکر ہین قیامت
کے دن تلک مولانا جلال الدین سیوطی رح درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن ابی حاتم نے جناب حسن بصرے
کی زبانی نقل کیا کہ اونہون نے فرمایا کہ وہ اسلام والے لوگ ہین اور ہم اونہین مین ہین اور ہم غالب ہین
منکرون پر قیامت کی دن تک دیکھو جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرمادیا کہ حضرت
عیسےٰ کے تابع محمدی لوگ ہین کہ اونکو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا جانتے ہین اور اونکی بشارت
کے موافق جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرونکا سردار جانکر دین محمدی کی راہ پر چلتے ہین تفسیر
ابو سعود مین لکھا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہین جو حضرت عیسیٰ کو سچا جانتے
ہین اور اون کے دین کے تابع ہین یہ قول ہے قتادہ اور شعبی اور مقاتل اور ربیع کا وہ یہودیون پر غالب ہین
اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ حواری لوگ ہین تو اون کے غالب ہونیکا یہ مطلب سمجھنا چاہیے کہ مسلمان
غالب ہوی کیونکہ اللہ کے اکیلا جاننے مین اور اللہ کی تابعداری مین حواری اور سب مسلمان ایک ہین حضرت عیسےٰ
کے تابع وہی ہین جو اونکو اللہ کا بندہ اور اللہ کا پیغام پہونچانیوالا جانتے ہین اور نصاری تو حضرت عیسیٰ
سے بہت برخلاف ہین اگرچہ ظاہر مین موافق ہین اللہ حضرت عیسےٰ سے فرماتا ہے خداوند نے قسم کھای ہی
اور وہ نپچتاویگا تو ملک صدق کے طور پر اور ایک ترجمہ مین یون ہے کہ ملک صدق کی صف مین ہمیشہ تک کاہن
ہے یعنے امام ہے خداوند تیرے داہنے ہاتھ اپنے قہر کے دن بادشاہون کو دے ماریگا وہ قومون مین عدالت کریگا وہ
اونہین لاشون سے بھر دیگا وہ ملکتونمین بہتون کی سر کچلیگا یہ جو فرمایا کہ تو ملک صدق کی طور پر اسکا مطلب یہ ہے
کہ ملک صدق ایک بادشاہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین اوسکا قصہ توراۃ شریف کی پہلی سورہ

کی چودھویں باب میں ہو کہ کدرلاعومر بادشاہ اور کئی بادشاہ جو اوسکی ساتھ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی بھتیجی حضرت لوط علیہ السلام کو پکڑ لے گئے حضرت ابراہیمؑ نی اٹھارہ خانہ زاد غلاموں کی ساتھ جاکر اونہیں
مارا اور حضرت لوط علیہ السلام کو عورتوں اور لڑکوں سمیت چھڑا لائی جب وہاں سے لوٹے سدوم کا بادشاہ پیشوائی
کو نکلا اور ملک الصدق شالم کا بادشاہ روٹی اور شراب نکال لایا وہ اللہ تعالے کا کاہن یعنے دین کا حاکم اور امام تھا
اور اوسکو برکت دی اور بولا کہ آسمان اور زمین کے مالک اللہ تعالے کے حکم سے ابرام مبارک ہووے اور اللہ تعالے
جسنے تیرے دشمنوں کو تیرے ہاتھوں میں گرفتار کیا مبارک ہے تب اوسکو سب چیزوں کا دسواں حصہ دیا جناب پولوس
عبرانیوں کی خط میں ساتویں باب میں لکھتے ہیں کہ ملک صدق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے برکت چاہی
جسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سب چیزوں کا دسواں حصہ دیا اور جو پہلے اپنے نام کی معنوں کے
موافق راستی کا بادشاہ ہے اور پھر شاہ شلیم یعنے سلامتی کا بادشاہ ہے پس غور کرو کہ یہ کیسا بزرگ تھا جسکو
ہمارے دادا ابراہیمؑ نے بھی لوٹ کے مال سے دسواں حصہ دیا پھر پولوس لکھتے ہیں کہ وہ جو کہانت یعنی امامت
لیوی کی اولاد میں تھی اگر اوسکا منسوخ اور موقوف کرنا اللہ تعالے کو منظور نہوتا تو کیوں فرماتا کہ ملک صدق
کی صف سے بلکہ یوں فرماتا کہ ہارون کی صف سے ہمارے خداوند یعنے جناب عیسی علیہ السلام یہودا
کے قوم سے پیدا ہوئی جس فرقی کی حق میں حضرت موسیٰ نے امامت کے بابت کچھ نکہا آگی بڑی دور
تک جناب پولوس نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مراد اسے حضرت عیسے ہیں حضرت عیسے سے اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ تو ملک صدق کی صف میں ہمیشہ تلک کاہن ہے یعنے امام ہے یعنے ملک صدق حضرت ابراہیم
کی اولاد میں نتھی اونکی مثال دی جناب پولوس نے مطلب یہ سمجھا کہ حضرت عیسے بھی بنی اسرائیل کی اوس فرقے
میں نتھی جس فرقے کے لوگ قربانگاہ کے خادم اور کاہن یعنے امام ہوتے تھے یعنے حضرت یعقوب کی بیٹے لاوی کی نسل
میں نہیں تھی بلکہ آپ قوم یہودا میں سے تھے اس لیے اللہ تعالے نے ملک صدق سے آپ کی مثال دی یعنے
میں تجھکو کاہن یعنے امام بناؤنگا مگر نئی طرح کا امام ویسا امام نہیں جیسا حضرت موسی کے شریعت میں قربانی چڑہانے
کے مقام میں لیوی کی فرقی میں سے امام ہوتی تھے وہ لوگ کاہن کہلاتے تھے تو اوس فرقے سے نہیں
بلکہ تو دوسرے فرقی سے ہے مطلب یہ نکلا کہ تیری شریعت کی احکام نئے طرح کے ہیں تو نئی شریعت کا کاہن
یعنے امام ہے اور بندوبست کرنیوالا نئی شریعت کا ہی جناب پولوس نے اس مطلب سے یہ ثابت کیا ہے کہ
شریعت حضرت موسی کی منسوخ ہوئی حضرت عیسی کی شریعت اور طرح کی ہے اب ہمکو اس پہلی شریعت

پر عمل کرنے سے نجات ملی کی یہ ہم کہتے ہین کہ جناب پولوس کا ذہن کیا خوب پہنچا کہ ملک صدق کی مثال دینے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ امامت جو حضرت موسیٰ کی شریعت مین ہی موقوف ہو جاوے گی نئی شریعت کا نیا امام ہوگا جو دوسری فرقے مین سے ہوگا اتنی بات کیا خوب نکالی مگر اوس وقت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور زمین مین ہوا تھا جو ملک صدق سے ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے اب ہماری سمجھ مین یون آتا ہے کہ ملک صدق سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو سچی دین کی بادشاہ ہین اور وہ ملک صدق جو حضرت ابراہیم کے وقت مین تھی اونکی طرح آپ اسرائیلیون کے بارہ قومون سے باہر ہین اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا کہ ای عیسے ملک صدق یعنے وہ نبی آخر الزمان جو سچای کا بادشاہ ہے اوسکی صف مین یعنے اوسکے امت مین یا اوسکے طور پر یعنے اوسکے شریعت کے موافق تو ہمیشہ تک کاہن یعنے امام ہے یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بندوبست بعد جناب محمد کے اللہ انپر درود و رحمت بھیجی تیری ہاتھ ہے تو اوس رسول آخر الزمان کا نائب ہوگا محمدی جہاد کا بندوبست تیری ہاتھون ہوگا درمنثور مین لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابوداود اور ابن جریر اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت نبی صلعم نے فرمایا الانبیاء اخوۃ لعلات امھاتھم شتی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسیٰ بن مریم انہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ خلیفتی علی امتی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض یعنے نبی سب بہائی ہین الگ الگ ماونسی ہائین اونکی الگ الگ ہین اور دین انکا ایک ہے اور مین سب لوگون سے زیادہ نزدیک ہون عیسے مریم کی بیٹی کی ساتھ کیونکہ نہین ہوا بیچ مین میری اور بیچ مین اونکے کوئی نبی اور وہ میرے نائب ہین میری امت کی اوپر اور بیشک وہ اوترنے والے ہین سو جب تم اونکو دیکھو تو اونہین پہچان لو ایک مرد ہین میانہ قد سرخی اور سفیدی کی طرف مائل آگی اوس وقت کا ذکر ہی جس وقت مین آپ اوترینگے اس حدیث مین یہ لفظ فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میری امت پر اور دوسری روایت طبرانی اور ابن عساکر سے یون لکھی ہے الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی یعنے خبردار ہو وہ میرے نائب ہین میری امت مین میری بعد اس حدیث کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ جب سے جناب محمد اللہ اونپر درود و رحمت بھیجی دنیا سے اوٹھ گئی حضرت عیسی جب ہی سے آپ کے نائب ہین امت محمدی کا بندوبست آپ کے ہاتھون تو ہاہر آخیر زمانہ مین دنیا مین ظاہر ہوکر بندوبست محمدی دین کا کرینگے اب مخفی ہین مگر امت محمدی کا بندوبست حضرت رسول اللہ صلعم کے موافق کر رہے ہین تاریخ واقدی مین لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے وقت مین محمدی فوج

سنے شہر اسکندریہ پر چڑھائی کی نصاریٰ کے بادشاہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسیٰ کو خواب مین دیکھا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ ہم محمدیون کے مدد کے واسطے آئے ہین اور حضرت یوحنا کے مشاہدات مین جیسے ایسے بیان آئے ہین ثابت ہوتا ہی کہ جہاد مین اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ محمدیون کی مدد کیواسطے آئے دوسرا مطلب اس آیت کا یون بھی ہو سکتا ہی کہ تو اوس ملک صدق کی طرح ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین تھا وہ اپنے شہر مین بیٹھا رہا لڑنیکو نہین گیا خدا نے غیب سے اوسکے لیے سامان کیا حضرت ابراہیم اون بادشاہو نسے اور اونکو قتل کیا اسی طرح حضرت عیسے علیہ السلام کو حکم ہوتا ہی کہ تو میرے داہنے ہاتھ کی طرف بیٹھا رہ تجھکو اپنے دشمنون سے لڑنے کی حاجت نہین تیرے دشمنونکو مین اور لوگون کے ہاتھون قتل کرواونگا جسطرح ملک صدق کے دشمنونکو حضرت ابراہیم کے ہاتھون قتل کروایا سو حضرت عیسے علیہ السلام کے کھلے اور چھپے دشمنونکو یعنے یہودیونکو اور جھوٹے عیسائیونکو محمدیون نے قتل کیا اور اصل دین حضرت عیسیٰ کا دنیا مین پھیلایا جب حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اترینگے انشاء اللہ اون کے ہاتھون دجال کو اور یہودیونکو اور اونکی دعا سے یاجوج اور ماجوج کو قتل کریگا اونکے لاشونکی تودے کردیگا یا اللہ حضرت محمد اور حضرت عیسے پر اور سب نبیون پر بیشمار درودین اور رحمتین نازل فرما آمین ایکسو سترھوان زبور اے ساری قومو اللہ کی تعریف کرو اے لوگو تم سب اوسکا شکر کرو اس آیت کو جناب پولوس نے رومیون کے خط کے پندرھوین باب مین اس بات پر سند پکڑا ہے کہ سوا بنی اسرائیل کے اور قومونمین بھی ایمان کے پھیلنے کا وعدہ ہی یہ وعدہ حضرت عیسے علیہ السلام کے وسیلے سے پورا ہوا ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام سے اسکا آغاز ہوا محمدی وقتمین خوب پورا ہوا پورب سے پچھم تک ایمان پھیلا ایکسو اٹھارھوین زبور مین اول سے فتح یابی کی خوشخبری اور دشمنون کے فنا ہونیکی خبر ہے پھر یون ہی صداقت کے دروازے میرے لیے کھولو کہ مین اونکے اندر جاؤنگا مین اللہ کا شکر کرونگا اللہ کا دروازہ یہ ہی جسمین راست باز داخل ہوتے ہین مین تیری ثناخوانی کرونگا کہ تو نے میری سن لی اور تو میری نجات ہوا وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا سو کونیکا سرا ہوا یہ اللہ کا کام ہے جو ہماری نظرونمین عجیب ہی اللہ نے یہ دن پیدا کیا ہم تو اس دن خوشی کرینگے اور شادمان ہوونگے ای اللہ منت کرتا ہون نجات بخشیئے ای اللہ مین منت کرتا ہون کامیابی بخشیئے مبارک ہے وہ جو اللہ کے نام سے آتا ہی ہم اللہ کے گھر مین سے تمکو مبارکباد دیتے ہین خداوند وہ خدا ہے جسنے ہمکو نور دکھلایا اس زبور مین بھی صداقت سے مراد آخری شریعت ہی جیسا کہ پچاسیوین زبور مین بیان ہو چکا ہے پادری طامس اسکات لکھتا ہی کہ پتھر سے مراد

حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور یہ اونکی پیش خبری ہی ای ایمان والو تمسے مراد دوسری قوم ہی جو اسرائیلیات
الگ ہین جناب متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین اس آیت کا مطلب صاف کہولدیا ہی حضرت عیسی علیہ السلام نے
یہے آیت زبور کی یاد دلائی پہر فرمایا کہ خدا کی بادشاہت تمسے لی جائیگی اور ایک قوم کو دی جائیگی یہان سے
معلوم ہوا کہ اوس پتھر سے مراد دوسری قوم ہی کہ خدا کی طرفسی جو دین کی بادشاہت ہی وہ اسرائیلیونسے لیلی جائیگی اور اوس قوم
کو دی جائیگی اور وہ عرب لوگ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور پتھر کی مثال کا یہ مطلب ہی کہ جیسی معمارون
نے یعنے عمارت بنانے والون نے ایک پتھر کو رد کیا یعنے عمارت مین نہ لگایا آخر کو وہی پتھر اوس عمارت کے کونے کے سرے پر لگایا
گیا یعنے وہی بہت عمدہ ٹہرا تب تو عمارت کے کونے پر لگایا گیا کہ سب لوگ اوسکو دیکہین یہ صاف اشارہ اسبات کا ہی
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمعیل کو اور اونکی ماں حضرت ہاجر کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جورو تہی
حضرت سارہ نے الگ کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہی اوسوقت اللہ کا یون ہی حکم ہوا کہ اونکی مرضی
پر چلو حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو اللہ کے حکم سے مکہ مین چہوڑ کر چلے گئے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اولاد عرب
مین پہیلی اونمین کوئی پیغمبر مدتون تک نہین ہوا حضرت اسحق علیہ السلام جو دوسرے بیٹے تہے اونکی اولاد مین
بہت سے پیغمبر ملک شام مین پیدا ہوئی عرب کے لوگ ونسی الگ رہے اللہ تعالے نے حضرت داود علیہ السلام
کی زبانی یہ اشارہ فرماتا ہی کہ اخیر زمانے مین اونہین کو ہم [?] عمارت مین لگاؤنگا جنکو سارہ نے الگ کر دیا تہا حضرت
داود علیہ السلام سے یون کہوایا کہ یہ کام اللہ کا ہی جو ہماری نظر مین عجیب ہے یعنے پہلے اونکو مدتون الگ رکہا پہر
نوازا تو ایسا نوازا کہ سب نبیونکی سردار کو اونمین پیدا کیا پہر حضرت داود علیہ السلام سے یون کہوایا کہ ہم تو
اوسدن خوشی کرینگے وہ شخص جو اللہ کے نام کے ساتھ آتا ہی وہ برکت والا ہی ہم تمکو اسبات کی مبارکباد دیتے
ہین یہ اسلیے فرمایا کہ بنی اسرائیل اوسوقت رشک نکرین بلکہ خوشی کرین کہ اللہ نے ہمارے لیے نجات دہندہ پیغمبر
بہیجا جو ہمارے دشمنون سے ہمکو چہڑاویگا ایکسوپینتیسوین [۱۳۵] زبور مین پہلے حضرت موسی علیہ السلام کے وقت کا ذکر ہی
کہ اللہ تعالے نے عجیب قدرتین فرعون والونکو دکہلائین سیہون اور عوج اور اور بادشاہون کو قتل
کیا اور اونکا ملک بنی اسرائیل کو دیا پہر آگے یون ہی کہ اللہ اپنے لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندون پر
پہر متوجہ ہوگا اس زبور مین عدالت کا مطلب صاف کہل گیا کہ جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین
دشمنونکو فنا کیا اور ایمان والون کو بچایا ویسا پہر کریگا ایکسوسینتیسوین [۱۳۷] زبور مین پہلے یہ ہی کہ بابل کی نہرون پر
وہان ہم بیٹہے اور صیہون کو یاد کر کے روئی پہر ساتوین آیت یون ہی ای خداوند بنی ادوم کے حق مین

یروشالم کے دن کو یاد کر ادہون نے کہا اوسی برباد کرو اوسی جڑ بنیاد سے برباد کرو اس زبور مین مدتون آگے بعد کا حال یون فرمایا گویا گذر گیا حضرت داؤد علیہ السلام کے مدتون بعد بابل کا بادشاہ بخت نصر بنی اسرائیل کو قید کرکے بابل مین لے گیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ ادومیون نے بابل والونکو بہکایا کہ اسی شہر اور مسجد کو برباد کرد و اسکے بعد عبرانی مین یون ہی بَتْ بَابِلْ هَشْدُ وْدَاه پادری میتھر نے اسکا ترجمہ کیا ہے اے بابل کی بیٹی جو غارت گر ہے اور حاشی پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہی کہ برباد ہوا چاہتی ہی مبارک وہ جو اس سلوک کا جو تو نے ہمسے کیا تجھے بدلا لیوی مبارک وہ جو تیری لڑکونکو پکڑ کے پتھرون پر پٹک دیوی اور پادری میتھر نے حاشی پر دوسرا ترجمہ یون کیا ہی کہ چٹان پر پٹک دیوی اور عبرانی مین یون ہی نفص اث عولالیخ ال هسالع نفص کا ترجمہ لغت عبرانی مین پھوڑ ڈالنا اور پراگندہ کرنا دونو طرح لکھا ہی اور سلع کے معنے ہین چٹان مگر سلع ایک شہر کا نام بھی ہی جو عرب مین ہی جسکا ذکر ان پاک کتابون مین کئی جگہ ایا ہی توراۃ کی بشارتون مین ہم ثابت کر چکی کہ سلع نام مدینہ پاک کا ہی اسبات کی اور دلیلین بھی حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین آوین گی اگر اللہ چاہیگا اور یہان سالع پر ہی آئی جسطرح عربی مین الف لام آتا ہی تو اسسی اک معین چیز مراد ہوتی ہی اب صاف کھل گیا کہ یہان معنی یہ ہین کہ مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑے اور سالع کی طرف یعنے مدینہ پاک کیطرف پراگندہ کرے یعنے پھیلا دے یہ خبر صاف محمدیون کی ہی جو جہاد مین لوگون کو قید کرکے مدینہ شریف مین لاتے تھے بابل پر یعنے ملک عراق پر حضرت عمرؓ کے وقت مین جہاد ہوا اوسکا بیان کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا

اب یہان سے حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک کا حال لکھا جاتا ہے تاکہ ثابت ہوجاوے کہ جس بڑے عدالت کی خبر زبور شریف مین ہے اوسکا وقت حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک نہین آیا اسوقت مین تو کافرون نے بہت پیغمبرون کے خون بہانے کا فرون کا بڑا غلبہ رہا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین پھر بڑی عدالت کی بشارتین اللہ نے دین جو زبور شریف مین دی تھین اور مظلومون کو بڑی بڑی تسلیان دین اور پیغامبر صاحب عدالت کے بڑی بڑے پتے اور نشان تبلائے بادشاہون کے حال مین جو دو کتابین ہین جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اونمین پہلی کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مرنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی جگہ پر قایم مقام کیا

اور آپنے حکم کیا کہ بڑے بڑے نفیس پتھر تراشکی لاوین تا گھر کی نیو ڈالی جاوے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل
کے نکلنے کے بعد چار سو اسی برس گذری تھی کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کی چوتھی سال ایسا ہوا کہ آپنے اللہ
کا گھر بنانا شروع کیا وہ جو آپ نے اللہ کے لیے بنایا طول اوسکا ساٹھ ہاتھ اور عرض اوسکا بیس ہاتھ
اور بلندی اوسکی تیس ہاتھ تھی اور گھر کی ہیکل کے سامنے ایک اسارا بنایا جسکا طول بیس ہاتھ تھا گھر کے
عرض کے برابر اور عرض اوسکا گھر کے سامنے کیطرف دس ہاتھ تھا اور گھر کی دیوار سے لگی ہوئی کوٹھریاں گرد اگرد بنائیں
اور صنوبر کے شہتیروں اور تختوں سے پاٹی اور گھر کے اندر خالص کندن کا ملمع کیا اور دیواروں پر سرو کے تختے
لگائے اور الہام گاہ یعنی قدس الاقداس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تھا اوسمین بھی تختہ بندی کی اور الہام گاہ
جو تھا اوسے اندر کو گھر کے بیچ مین طیار کیا تا کہ اللہ کے عہد کا صندوق اوسمین رکھا جاوے اور الہام گاہ کے برابر
وار سونے کی زنجیرونکے آر پار ایک اوٹ بنائی اور اوسپر سونا لگایا اسیطرح تمام گھر پر سونیکا ملمع کیا اور الہام
گاہ کی طرف جو مذبح یعنی قربانیکا مقام تھا اوسپر بھی تمام سونیکا ملمع کیا اور دیواروں پر کھجوروں اور سوسن اور
کھلے ہوئے پھولونکی طرح زنگار رنگ کے نقش کئے اور فرش پر سونا لگایا چوتھی سال شروع کیا گیارہوین سال تمام کیا
سات برس مین بنایا اور آپنے اللہ کے گھر کے لئے سب ظروف یعنے برتن بھی سونیکے بنائی اسکا بیان اور بڑی
بڑی طیاریونکا بیان اوس کتاب مین بہت طول سے لکھا ہے اور اللہ کا صندوق لاکر قدس القداس مین یعنے اندر کی کوٹھری مین رکھا
جب کاہن اور لاوی جو بربط وغیرہ لئی کھڑے تھے اللہ کی حمد اور شکرگذاری مین سب کی گویا ایک ہی آواز تھی اور سب اپنے
آواز اللہ کی شکرگذاری مین بلند ہوئی کہ وہ بھلا ہے کہ اوسکی رحمت ابدی ہے تب اللہ کا گھر ایک بادل سے بھر گیا کہ کاہنون کو
ابر کے سبب طاقت نہ ہوئی کہ کھڑے ہو کر خدمت کرین اس لیے کہ خدا کا گھر خدا کے جلال سے معمور ہوگیا تب حضرت
سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مین ابر کی تاریکی مین رہونگا پھر حضرت سلیمان نے بہت دعائین مانگین
جب دعا مانگ چکے آسمان سے آگ اوتری اور سوختنی قربانی کو اور ذبیحوں کو کھا گئی اور گھر اللہ کے جلال سے بھر گیا
اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار بیلوں اور ایک لاکھ بیس ہزار بھیڑونکو قربانی گذرانا پھر لکھا ہے کہ آنحضرت نے بہت سارے
اور جو کچھ آپ کے تمنا تھی سو یروشلم مین اور لبنان مین اور اپنے ملک کے ساری زمین مین بنایا لیکن
وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزی اور حوی اور یبوسی سے باقی رہی تھے اور اسرائیلی نہتھی یعنی
بنی اسرائیل نہ تھا انکی نسل آپنے اونسے محصول کے بدلے کام لیا جیسا آجکے دن ہوتا ہے پھر لکھا ہے کہ سال بسال
چھ سو چھیاسٹھ قنطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سوا اوس سونیکے جو سوداگر اور اہل خراج اور اہل

حبش اور عرب کے نواحی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپکو پہنچاتے تھے اور آپ کے دولت اور
حکمت زمین کی بادشاہون سے بہت زیادہ ہوی اور سارا جہان آپکا مشتاق تھا کہ آپکا عاقلانہ کلام جو اللہ نے
آپ کے دل مین ڈالا تھا سنے اور اونمین سے ہر ایک سال بسال روپے اور سونیکے برتن اور پوشاک اور
خوشبویان گذرانتے تھے اور آپ نے مصر سے بہت گھوڑی منگواے اور وہ کتابین جو تواریخ کی ہین جو توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہین اونمین سے پہلی مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیاریونکا حال بہت
طول سے لکھا ہی دوسری کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اللہ کا گھر یروشلم مین کوہ موریاہ پر جو حضرت داود
علیہ السلام کو دکھایا گیا بنانے لگے اب ہم کہتے ہین کہ اتنا ثابت ہوا کہ تمام زمین کے بادشاہ سب آپکے تابع تھے
اور قرآن مجید سے ثابت ہے کہ سبا کی شہزادی آپ پاس حاضر ہوی اور ایمان لائی مگر یہ نہین معلوم کہ تمام
قومون نے دین قبول کیا یا نکیا اگر یہہ بھی ثابت ہو کہ آپ کے وقت مین دین اور قومون مین پھیل گیا تھا
تب بھی وہ بڑی رحمت اور بڑی عدالت کا زمانہ جسکی خبر تمام زبور مین بھری ہوی ہے وہ زمانہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کا نہین ہے کیونکہ بہترین زبور مین اوس بادشاہ عادل کا یہ پتا دیا ہے کہ اوسکے وقت مین جبتک
کہ چاند باقی رہیگا راستباز پھیلین گے اور سلامتی کامل ہوگی پھر آخر مین یون فرمایا ہے کہ اوسکا نام ابدتک
باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اوسکے نام کا رواج ہوگا یہ پتا حضرت سلیمان مین نہین ہے صاف ظاہر ہے
کہ یہ خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کے نہین ہوسکتی کیونکہ آپ کے تھوڑے دنون کو بعد بنی اسرائیل مین بت
پرستی پھیل گئے اور پیغمبرون کے بہت خون ہوے حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام کا رواج جاتا رہا بت پرستون کو
پیغمبرون کے نام سے کیا کام اور اگر تھوڑے سے نام لینے والے باقی رہ گئی تو اوسکو رواج نہین کہتے زبور مین
حق تعالے اوس نبی بادشاہ کی خبر دیتا ہی جسکے وقت مین ظالم قتل ہونگے مظلومون کی جان بچای جاویگی ساری قومون مین
ایمان پھیلیگا اور ساری پشتون کے لوگ اوسپر فخر کرینگے یعنے پشت در پشت ایمان باقی رہیگا اچھی لوگ اللہ کا
قیامت تک پھیلے رہین گے اللہ کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرون کے اور سب کتابون کے ماننے والے پشت در پشت
رہینگے اور اس دین کی بادشاہ کی نام کا رواج جا بجا قیامت تک باقی رہیگا تواریخ کی پہلی کتاب سے اور بادشاہون
کے احوال کی پہلی کتاب سے یہ احوال لکھا جاتا ہے کچھ باتین اس کتاب مین ہین کچھ اوسمین سب
ملاکر لکھی جاتی ہین بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے آپ کے صاحبزادے رحبعام جانشین ہوی اور
یارابعام ایک شخص تھا وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا نوکر تھا حضرت سلیمان کی پاس سے بھاگ کر مصر کی بادشاہ سیسق پاس

گیا اور وہ یربعام بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے انکے بیٹے سے باغی ہوا اور تمام بنی اسرائیل اوسکے ساتھ ہوے
رہا بعام یروشلم میں [illegible] کے فرقے کے لوگ آپ کے تابعدار ہوے اور یکا بعین
اور [illegible] الھین آئی اور بنی اسرائیل کے سب فرقے یعنی
جو لوگ [illegible] ہوداکی سلطنت کو قوی کیا اور تین برس
تک سلیمان علیہ السلام [illegible] کیونکہ وہ تین برس تک داؤد کی اور سلیمان علیہ السلام
کی راہ پر چلے [illegible] کہ جب رحبعام کے بادشاہت قائم ہوی [illegible]
اور سارے بنی اسرائیل [illegible] شریعت کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سیسق یروشلم پر چڑہ آیا
تب [illegible] السلام سے [illegible] فرماتا ہے تم نے مجھے چھوڑدیا اسلیئے مینے تمہین سیسق
کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا اس پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے
عاجزی کی [illegible] کہ اب [illegible] نہ ہوگا پھر خدا کا غضب اتنا پھر گیا کہ
بالکل ہلاک نہ کیا لیکن مصر کا بادشاہ [illegible] خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا
سو رحبعام سترہ برس یروشلم میں سلطنت رہا اور رحبعام اور یارابعام کے درمیان جب تک جیتے رہے
[illegible] ہی رہی اور بادشاہوں کے حال کی کتاب میں لکھا ہے کہ یارابعام نے اپنے دل میں کہا
کہ اگر لوگ یروشلم میں [illegible] قربانی چڑہانی کو جاوینگی تو رحبعام سے مل جاوینگی [illegible]
اور [illegible] یروشلم میں جانا کیا ضرور ہے تمہارا خدا جو تمکو زمین مصر سے نکال لایا یہ ہے
اور [illegible] ایک کو بیت ایل میں اور دوسری کو دان میں قائم کیا اور انکے آگے قربانیاں چڑہائیں اور ایک مرد خدا
یہودا سے بیت ایل میں آیا [illegible] مذبح کے یعنی قربانی کے مقام کے پاس یارابعام خوشبو جلارہا
تھا وہ بولا اے مذبح اے مذبح خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا
ہوگا جسکا نام یوسیاہ ہوگا سو وہ اونچے مکانوں کے کاہنوں کو جو تجھپر خوشبو جلاتے ہین تجھ مین ذبح کرے گا
اور آدمیونکے ہڈیاں تجھپر جلائی جاینگی اور اوسنے اوسی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت
جو خداوند نے بتای یہ ہے کہ مذبح پھٹ جایگا اور راکھ جو اوسپر ہے گر جائیگی اور یارابعام نے اپنا ہاتھ
لنبا کیا اور کہا اوسی پکڑ لو سو اوسکا وہ ہاتھ سوکھ گیا اور مذبح پھٹ گیا اور راکھ گرگئی تب اوسنے کہا
اپنے خداوند اپنے خدا سے منت کر کہ میرا ہاتھ درست ہوجاوے اوس مرد خدا نے دعا مانگی اور ہاتھ

درست ہوگیا تسپر بھی یاراب عام اپنی گمراہی سی باز نہ آیا تاریخ کی دوسری کتاب مین ہو کہ یاراب عام کی سلطنت
کے اٹھارہوین برس مین آبیاہ یہودا کا بادشاہ ہوا اوسنی یروشلم مین تین برس بادشاہت کی اوسنے چار لاکھ
جنگی مردون سے صف باندھی اور یاراب عام نے بھی آٹھ لاکھ بہادرون کی صف باندھی ابیاہ صمرین کے پہاڑ
پر جو افرائیم کے کوہستان مین ہے چڑھ گیا اور کہا ای یاراب عام اور سارے بنی اسرائیل میری سنو
کیا تم نہین جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داود کو اور اوسکی بیٹون کو ہمیشہ
کے لیئے دی ہی لیکن یاراب عام جو داود کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا اوٹھا اپنی خاوند سی باغی ہوا
او رحبعام جوان اور نرم دل تھا سامنا نکر سکتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ داود کی اولاد کے ہاتھ مین
جو ملک ہے اوسکا سامنا کرو اور تمہاری ساتھ وہ سنہلے بچھڑے ہین جنہین یاراب عام نے بنایا کہ تمہارے
معبود ہوین لیکن ہم لوگ جو ہین خداوند ہمارا خدا ہی ہمنے اوسی چھوڑ نہین دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت
کو حفظ کرتے ہین پر تمنے اوسکو چھوڑ دیا اور کاہن یعنے امام جو خدا کے بندگی کرتے ہین سو ہارون کے بیٹے
ہین اور لاوی کام کے لیے حاضر رہتے ہین اور ہر صبح شام خداوند کے لیے سوختنی قربانیان اور خوشبو
جلاتے ہین دیکھو خدا پیشوا ہو کی ہماری ساتھ ہے اور اوسکے کاہن حاضر ہین اور شور کے نرسنگے
بھی موجود ہین کہ تمہاری برخلاف شور مچاوین اے بنی اسرائیل اپنی باپ دادون کے خدا سے مت لڑو
کیونکہ تم ہرگز اقبالمند نہوگے پہر اونہون نے خداوند سے دعا کی اور کاہنون نے ترہیان پھونک کے
شور مچایا اور یہودا کے لوگون نے للکارا اور جب یہودا کے لوگون نے للکارا تو خدا نے ابیاہ
اور یہودا کے آگے سے یاراب عام اور سب بنی اسرائیل کو مارا وہ بھاگ گئی اور ابیاہ اور
اوسکے لوگون نے اونہین کاٹ ڈالا بنی اسرائیل مین پانچ لاکھ چنے ہوی مرد مارے پڑے
اور بنی یہودا غالب ہوی کیونکہ وہ اپنے خدا پر بھروسا رکھتے تھے اور ابیاہ نے یاراب عام کا
تعاقب کیا اور شہرونکو اوس سے لے لیا یعنے بیت ایل اور اوسکا دیہات اور یسانا اور اوسکا
دیہات اور عفرون اور اوسکے دیہات اور ابیاہ کے دنونمین یاراب عام نے پہر زور نہ پکڑا اور
خداوند نے اوسے مارا اور وہ مرگیا اور ابیاہ کی بعد اوسکا بیٹا آسا اوسکے جگہ بادشاہ ہوا اوسکے دس
برس تک ملک مین چین رہا اوسنے اللہ تعالے کے حضور نیکوکاری کی یہودا کے سارے شہرون مین سے
اونچے مکانون کو اور سورج کے مورتونکو اوٹھا دیا اور سے لڑنیکو زارح کوشی دس لاکھ کی فوج لیکر آیا آسا نے

اوسنے فریاد کی اوسنے اوسکو فتح دی آسا کی سلطنت کی دوسرے برس یارب عام کا بیٹا ناداب بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے اسرائیل پر دو برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور بدی کی اور اپنے باپ کے راہ پر چلا اور بنی اسرائیل کو گنہگار کیا تب اشکار کے گھرانے میں سے اخیاہ کا بیٹا بعشا نے اوسے مار لیا اور اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا اور یارب عام کے سارے گھرانے کو قتل کیا اور اوسکے نسل میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑا اور آسا اور بعشا کی درمیان تمام عمر لڑائی رہی بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اور اوسنے خداوند کے حضور بدی کی اور یارب عام کی راہ میں اور اوس گناہ میں جس سے اوسنے بنی اسرائیل سے گناہ کروائی اوسوقت حنانی کی بیٹے یاہو پر خداوند کا کلام بعشا کے حق میں آیا تیرا ایسی تجھے خاک سے اوٹھایا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ کروائی میں بعشا کے نسل اور اوسکے گھرانے کی بنیاد کو نابود کر دونگا اور آسا کی سلطنت کی چھبیسوین برس بعشا کا بیٹا ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے دو سال بادشاہت کی بعد اوسکی اوسکا خادم زمری نے اوسی مستی میں پڑا پاکر مار لیا اور اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھتے ہی بعشا کے سارے گھرانیکو قتل کیا اور اوسکے رشتہ دارون و دوستدارون میں سے ایک بھی باقی نہ رہا جیسا کہ اللہ تعالے نے یاہو نبی کے معرفت فرمایا تھا زمری نے سات دن بادشاہت کی پھر اسرائیلیون نے عمری کو اپنا بادشاہ کیا زمری محل میں جا کر آگ لگا کر جل مرا کہ اوسنے خداوند کے حضور بد فعلیان کین اور یارب عام کی راہ پر چل کر اوسکے مانند آپ بھی گناہ کئی اور بنی اسرائیل سے بھی گناہ کروائی عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور سمرون شہر بسایا اور خداوند کے حضور گناہ کئی اور اون سبھی جو اوسکے آگے تھے بدتر کام کئی یارب عام کے ساری چال کی اختیار کی پھر عمری مر گیا اور آسا کی سلطنت کی اٹھتیسوین سال عمری کا بیٹا اخی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے سمرون میں بنی اسرائیل پر بائیس برس سلطنت کی اور اون سب سے جو اوس سے آگے تھی خداوند کے حضور زیادہ بدکاریان کین فقط یارب عام کے سے گناہ کرنے پر کفایت نکی بلکہ صیدانیون کے بادشاہ اتبعل کی بیٹی ایزبل کو بیاہ لایا اور جا کے بعل کو پوجا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر میں جو اوسنے سمرون میں بنایا تھا بعل کے لیے ایک مذبح بنا رکھا اور یسیرت بنائی بیچ میں مترجم نے یسیرت کا ترجمہ کیا ہے گھنا باغ لگایا اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اوسکے ایام میں حی ایل بیت ایلی نے یریحو کو آباد کیا سو ابیرام اپنے پہلوٹھے بیٹے سے اوسکی بنا شروع کی اور اپنی چھوٹی بیٹے سجوب پر اوسکے دروازے قائم کئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نون کے بیٹے حضرت یوشع کی وسیلے سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کی احوال کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب حضرت یوشع نے یریحا کو فتح کیا تو شہر کو اوس سب سمیت جو اوس میں تھا پھونک دیا اور حضرت یوشع نے

قسم دی اور کہا کہ جو شخص کھڑا ہو اور یریحا کے شہر کو بنا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہوگا اور
اپنے پہلوٹھے پر اوسکی بنا ڈالیگا اور اپنے چھوٹے بیٹے پر اوسکے دروازے قائم کریگا اس خبر کا
ظہور اخی اب کے وقت مین ہوا تب ایلیاہ تشبی نے جو جلعاد کے باشندون سے تھے اخی اب سے کہا
کہ خداوند اسرائیل کا خدا جسکے سامنے مین کھڑا ہون زندہ ہے ان برسون مین نہ شبنم پڑیگی نہ مینہ برسیگا
تا وقتیکہ مین کہون اور خداوند کا کلام اوترا کہ یہان سے چل دے اور مشرق کی راہ لے اور وادی کریت
مین جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ اور تو اوس نالے سے پئے گا سو حضرت الیاہ وہان جا رہے
اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے صرفت کو گئے ایک بیوہ کے گھر اوترے اور
اوسکا مٹکا آٹے سے خالی ہوا اللہ نے برکت دی آپکی برکت سے اوسکا مرا ہوا بیٹا اللہ نے
زندہ کر دیا مدت کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال اوترا کہ جا اور اپنے تئین اخی اب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہ
برساونگا آپ روانہ ہوئی سمرون مین قحط سخت تھا اوسوقت اخی اب نے عبدیاہ کو جو اوسکے گھر کا مختار
تھا طلب کیا اور عبدیا اللہ سے بہت ڈرتا تھا اور ایسا ہوا کہ جسوقت ایزبل نے خداوند کے نبیون کو
قتل کیا تو عبدیاہ نے سو نبیون کو لیکے پچاس پچاس ایک غار مین پوشیدہ کیا اور اونہین روٹی پانی سے پالا
سو اخی اب نے عبدیاہ سے کہا ملک مین گشت کر شاید کہین گہاس ملے تا کہ جانور برباد نہون سو عبدیاہ راہ
مین تھا کہ حضرت الیاس اوسے ملے اوسنے پہچانا آپ نے فرمایا جا اپنے خداوند کو کہہ کہ دیکھ الیاس ملے مین
وہ بولا کہ مین کیا قصور رہا ہے جو آپ مجہہ کو جو آپکا غلام ہون اخی اب کی ہاتھ مین گرفتار کرتے ہین کہ وہ مجھے
قتل کرے کوی ملک باقی نہین رہا جہان اوسنے آپ کی تلاش کو نہین بھیجا اور جب لوگون نے کہا
کہ وہ یہان نہین تو اوسنے قسم لی کہ وہ نہین ملی اور جب مین آپ کے پاس سے جاونگا اور اللہ تعالے آپکو
ایسی جگہہ لیجائیگا جہان مجھے خبر نہین اور اخی اب آپکو نہ پاویگا تو مجھے قتل کریگا آپ نے فرمایا خداوند
لشکرونکا خدا زندہ جسکے آگے مین کھڑا ہون مین آج کے دن اوسے اپنے تئین دکہلاونگا سو عبدیاہ
گیا اور اخی آب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپکو دیکھہ کر بولا کیا اسرائیلیونکا بگاڑنے والا تو ہی
ہے آپ نے فرمایا مین اونکا بگاڑنے والا نہین بلکہ تو اور تیرے باپکا گہرانا کہ تمنے خداوند کے حکمونکو چھوڑ دیا
بعلیم کے پیرو ہوے اب تو لوگ بھیج اور ساری اسرائیلیونکو اور بعل کے ساڑہے چار سو نبیون کو اور یسیرت
کے چار سو نبیون کو کوہ کرمل پر جمع کر اوسنے سب کو جمع کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے

فرمایا نکل بیدان کی راہ سے دمشق کو جا اور جب تو وہان پہنچے تو حزائیل کو مسح کر کہ وہ ارام کا بادشاہ ہوے
اور نمشی کی بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہووے اور آبیل محولہ سے الیساع بن سافط کو مسح کر کہ تیرے
جگہہ نبی ہو اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے بچیگا اوسے یاہو قتل کریگا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہیگا
اوسے الیساع ماریگا لیکن مین نے سات ہزار اسرائیلی اپنے لیے رکھ چھوڑے ہین جنکے گھٹنے بعل کے آگے نہین
جھکے اور اونمین سے کسی نے اوسے منہ سے نہین چوما آپ نے وہان سے روانہ ہوکے سافط کی بیٹے الیساع
کو پایا کہ ہل جوتتے تھے اور بارہ جوڑی اونکے آگے چل رہے تھی اور وہ بارہوین کے ساتھ رہی حضرت الیاس
اونکے برابر سے گذرے اور اپنے چادر اونپر ڈال دی اونہون نے بیلون کو چھوڑا اور حضرت الیاس کے
پیچھے دوڑی اور کہا مجھی مہلت دیجیے کہ اپنے مان باپ کو چومون تب آپ کے ساتھ چلون پہر وہ گئے اور پہر
آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اور آپ کے خدمت کی اب ارام کے بادشاہ بن ہدد نے لشکر جمع کیا
اوسکے ساتھ بتیس ۳۲ بادشاہ تھے سمرون پر چڑھ کر اوسے گھیر لیا تب نبیون مین سے ایک نے اسرائیل کے
بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہ بڑے گروہ تو نے دیکھے سو دیکھ مین آج کے دن اوسے تیرے
ہاتھ گرفتار کرا دونگا اور تو جان رکھیگا کہ خداوند مین ہی ہون اوسنے کہا کن کی معرفت فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
کہ شہرونکے امیر جوانون کے معرفت کہا صف آرائی کون کرے فرمایا کہ تو سو شہرونکے امیر جوان دو سو بتیس ۲۳۲
تھے اور بنی اسرائیل سات ہزار تھے اور یہ سب دوپہر کو نکلی اور شہرون کے جوان امیر نکلے اور لشکر اونکے پیچھے تھا
اور جینے اونکا سامنا کیا اونہون نے اوسکو قتل کیا سو ارامی بھاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر گھوڑون
اور رکابیون کو مار لیا اور ارامیونکو شدت سے قتل کیا پہر شاہ ارام کے خادمون نے کہا کہ اونکے خدا
پہاڑ کے خدا ہین اس لیے اونہون نے ہم پر فتح پائی سو تو ہمکو حکم دے کہ میدان مین اون سے لڑین تو
ہم غالب ہون گے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لیکر پہر آئے ایک مرد خدا اسرائیل کے بادشاہ پاس
آیا اور کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے چونکہ ارامیون نے یون کہا کہ خداوند پہاڑونکا خدا ہی اور وادیون کا خدا
نہین اس لیے مین اس گروہ کو تیرے ہاتھ مین کر دونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون پہر ارامی دوبارہ
چڑھ کر آئے اونہون نے شکست کہائی بنی اسرائیل نے ایک دنمین اونکے ایک لاکھ پیادی قتل کیے اور باقی افیق
کو بھاگے وہان ایک دیوار ستائیس ہزار بھاگے ہوون پر گری بن ہدد نے کہلا بھیجا کہ میرے جان بخشیے
سو اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور صلح کر کے روانہ کیا اوسوقت نبی زادونمین سے ایک نے

کہا خداوند فرماتا ہی کہ تونے ایک شخص کو چھوڑ دیا جسے مین نے واجب القتل کیا تھا سو اوسکے بدلے تیری
جان جاوی گی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے بدلے ہوگا اب ایسا ہوا کہ نباۃ یزرعیلی کا ایک انگوری باغ
سمرون کے بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا یزرعیل مین تھا سو اخیاب نے نباۃ سے کہا کہ اپنا انگوری باغ
مجھے دی مین اوسکے بدلے تجکو اوس سے بہتر انگوری باغ دونگا اور اگر تو چاہیگا تو اوسکی قیمت دونگا اوسنے
کہا خدا نکرے کہ مین اپنے باپ دادون کی میراث تجکو دون اخیاب کو بہت رنج ہوا اوسکی جورو ایزبل
نے کہا وہ باغ مین تجھے دونگی اوسنے لوگون کو گانٹھا اون لوگون نے بھری محفل مین نباۃ کے
سامنے دو شریرون سے گواہی دلوائی کہ نباۃ نے خدا کو اور بادشاہ کو برا کہا تب لوگ اوسے شہر سے
باہر لے گئے اور پتھراو کیا کہ وہ مر گیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مر گیا تب اوٹھا کہ اوسکے باغ پر قبضہ
کرے تب حضرت الیاس کو اللہ تعالے کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہہ جس جگہ نباۃ کا لہو کتون نے
چاٹا اوس جگہ تیرا بھی لہو چاٹینگے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکھکر کہا اے میرے دشمن تو نے مجھے
پایا فرمایا کہ ہان پایا کہ تو نے خداوند کے حضور بدکاری کے لیے آپ کو بیچا اب مین تیری بنیاد کھودونگا اور
تیرے گھر کو یارابعام اور بعشا کے گھر کے مانند کردونگا کیونکہ تو نے مجھے غصہ دلایا اور اسرائیلیونکو گنہگار کیا
اور خداوند فرماتا ہی کہ ایزبل کو کتے کھاوینگے اخیاب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکھا تب
اللہ کا کلام حضرت الیاس پر یون آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے آپکو میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا سو
اوسکی زندگی بھر اوسپر بلا نہ بھیجونگا بلکہ اوسکے بیٹون کے وقت مین اوسکے گھرانے پر بلا نازل کرونگا اب
یہان یہودا کا بادشاہ جو آسا تھا اوسنے اکتالیس برس یروشلم مین بادشاہت کی اور اپنے باپ
داود کے مانند خداوند کے حضور نیکوکاری کی اور اپنی مان معکہ کو ملکہ ہونیکی منصب سے معزول کیا
اس لیے کہ اوسنے گھنے باغ مین ایک مورت بنائی تھی سو آسا نے اوسکی بت کو گرادیا اور جلادیا وہ جب تک
جیتا رہا اوسکا دل خدا ہی سے لگا رہا اور تواریخ کی دوسری کتاب مین اسکے برخلاف لکھا ہے کہ حنانی نبی کے
پیشینگوئی پر حنانی درویش پر خفا ہوا اور قید مین ڈالا اور کتنون پر ظلم کیا الغیب عند اللہ پھر اوسکا بیٹا یہوسفط
اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اور وہ اسرائیل پر غالب ہوا اور خداوند یہوسفط کے ساتھ تھا کیونکہ وہ اپنے
باپ داود کے چالون پر چلتا تھا اور بعلون کا پیچھا نہ کرتا تھا سو اللہ تعالے نے اوسکی سلطنت کو مضبوطی
بخشی اوسنے اپنے سلطنت کے تیسرے برس کتنے سردار لاویون کے ساتھ بھیجے کہ یہودا کے شہرون مین

تعلیم دیوین وہی لوگ تعلیم کرتے تھے اور خداوند کی توراۃ کی کتاب اونکے ساتھ تھے اور وہی یہوداہ کے سارے شہرونمین
تعلیم دیتے پھرتے تھے اور خداوند کی دہشت یہوداہ کے چارون طرف کے ملکون پر آ گئی کہ وہ یہوشفط سے لڑے
اور فلسطینی اور عربی اوس پاس تحفے لائے اور اوسنے اخیاب سے نسبت ناتا کیا چند برسونکے بعد وہ اخی اب کے
پاس سمرون مین گیا اور دونو مل کر رامات جلعاد کو لڑنیکے لئے چلے جناب میکایاہ ابن املاہ نبی کو بلایا آپنے
فرمایا کہ مینے سارے بنی اسرائیل کو ان گوسپندون کے مانند جو بیچرواہے کے ہوں پہاڑونپر بھٹکتے دیکھا
اور خداوند نے فرمایا کوئی انکا آقا نہین شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑو اور میری سلامت پھر آنے
تک اسی قید مین رکھو اور اوسے روٹی پانی سے مصیبت دیجاوے آپ بولے اگر تو کسیطرح سلامت
پھر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچھ نہین کہا پھر دونو بادشاہ گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا
وہ مر گیا اور جس گاڑی پر وہ زخمی ہوا تھا اور اوسکا لہو بہا تھا وہ گاڑی سمرون کے تالاب
مین دہوئی گئی اور کتون نے اوسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا اور یہوشفط سلامت
پھر آیا تب حنانی کا بیٹا یاہو غیب بین اوسکے استقبال کو نکلا اور کہا کیا شریر کی مدد کرنا مناسب
کیا تو خداوند کے دشمنونسی محبت کرتا ہی اس لیے تجھپر خداوند کی طرف غضب نازل ہوگا تسپربھی
اچھی باتین تجھمین پائی جاتی ہین پھر لکھا ہی کہ یہوشفط نے ملک کا بندوبست خوب موافق شریعت کے
کیا اور یروشلم مین لاویون اور کاہنونکو مقرر کیا پھر بنی عمون اور بنی موآب اور سعیر کے آئے اوسنے
دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپسمین کٹ مرے انہون نے اونکو لوٹ لیا پھر یہوشفط اسرائیل
کے بادشاہ اخزیاہ سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تھا وہ اخیاب کا بیٹا تھا اوسنے یاراب عام
کی راہ اختیار کی اور بعل کو پوجا اور اوسے سجدہ کیا سو یہوشفط اوسے اس لیئے ملا کہ جہاز بناوے
جو ترسیس کو جاوین تب الیعزر بن دودواہو نے جو مریسہ کا تھا اوسکے برخلاف نبوت کی اور کہا اسلیئے
کہ تو اخزیاہ سے مل گیا خداوند تیرا کام بگاڑیگا اور وہی جہاز بگڑ گئے ترسیس کو نجا سکے یہوشفط
پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور پچیس ۲۵ برس بادشاہت کی بادشاہونکی پہلی کتاب مین ہے
کہ یہوشفط کی سلطنت کے سترہوین برس اخی اب کا بیٹا اخزیاہ سمرون مین اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور
وہ دو برس بادشاہ رہا اور اوسنے خداوند کے حضور بدکاری کی تواریخ کی دوسری کتاب مین ہے کہ یہوشفط کے بعد اوسکا
بیٹا یہورام بادشاہ ہوا اوسنے اپنے سارے بہائیونکو تلوار سے قتل کیا اوسنے آٹھ برس سلطنت کی وہ

اسرائیلی بادشاہونکے روش پر چلا کہ اخی اب کے بیٹی اوسکی جورو تھی اور اوسنے خداوند کے حضور گناہ کئی اونے
یہود اکے پہاڑونپر اونچی مکان بنائی اور یروشالم کے باشندون سے زنا کروای اور یہوداکو خراب
کیا بادشاہونکے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ اخیاب کے مرنیکے بعد مواب اسرائیل سے باغی ہوے اور اخزیاہ اپنی بالاخانے کی کھڑکی سے
جو سمرون مین تھا گر پڑا اور بیمار ہوا سو اوسنے قاصدونکو بہیجا اور اونہین کہا کہ جاؤ اور عقرون کے بعل
زبوب سے پوچھو کہ مین اس بیماری سے چنگا ہونگا کہ نہین اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت
الیاس تشبی کو حکم کیا کہ اوٹھ اور شاہ سمرون کے قاصدون سے ملاقات کر اور اونہین کہہ کہ ہان
مگر اسرائیل کا کوی خدا نہین جو تم عقرون کے بعل زبوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے
کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو چڑہا ہے اوترنے نپاویگا اور البتہ مر ہی جاویگا چنانچہ قاصد الٹے
پہری اور یہ حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اور اوسکا بہای یہورام یہوشفط کے سلطنت
کے اٹھارہوین سال بادشاہ ہوا اور یون ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ حضرت الیاس کو ایک بگولے
مین اوڑا کے آسمان پر لیجاوی حضرت الیساع سے کہا اسی آگے کہ مین تجھ سے جدا ہون مانگ کہ
مین تجھکو کیا دون اونہون نے فرمایا مہربانی کر کے ایسا کیجیے کہ وہ روح جو تجھ پر ہے سو مجھپر دوچند
ہو فرمایا تو نے بہاری سوال کیا سو اگر تو مجھی آپسے جدا ہوتے ہوی دیکھیگا تو ایسا ہی ہوگا
اور اگر نہین تو کچھ نہوگا اور وہ دونو ٹہلتے باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑے
اون دونون کے بیچ مین آگئی اور حضرت الیاس بگولی مین ہوکے آسمانپر چلے گئے اور حضرت الیساع
چلائی میرے باپ میرے باپ اسرائیل کی رتھ اور اوسکے سوار تھے سو اونہون نے اونہین پہر نہ دیکھا
پہر حضرت الیساع کے کئی معجزی لکھی ہین پہر لکھا ہے کہ اخیاب کا بیٹا جو یہورام تھا اوسنے بہی خداوند
کے آگے گناہ کئی بعل کو تو نکال پہینکا لیکن یاراب عام کی طرح گناہ کرتا رہا پہر موابی اوسپر چڑھ آے سو
شاہ یہودا یہوشفط کو اوسنے بلا بہیجا و دونو ملکر شاہ ادوم کو ساتھ لیکر موابیون سے لڑنے چلے اور حضرت
الیساع پاس گئے آپنے شاہ اسرائیل سے کہا مجہی تجھ سے کیا اگر مجھکو شاہ یہودا یہوشفط کے حضور کا
پاس نہوتا تو مین تیری طرف نظر نکرتا پہر فرمایا کہ خدا موابیونکو تمہاری ہاتھون گرفتار کروادیگا
پہر اسرائیلیون نے موابیونکو مارا اور فتح پای حضرت الیساع کے پہر کئی معجزی لکھی ہین شاہ ارام کی فوج
کا سردار جسکا نام نعمان تھا اوسکو برص تھا وہ آپ کا نام سنکر آیا اور اچھا ہو گیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا

کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجو نکا پھر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع کے معجزے سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پھر بن ہدد شاہ ارام نے چڑھائی کی پر حضرت الیساع کی برکت سے اسرائیلیون نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے سب معجزے حضرت الیساع کے اوسکے چاکر سے پوچھی اوسنے بیان کئے ایک عورت تھی جسکا بیٹا آپنے اللہ کے حکم سے جلایا تھا اوس عورت کو بادشاہ نے بہت کچھ دیا پھر حضرت الیساع دمشق مین آئے اور بن ہدد بیمار تھا اوسنے حزائیل کو بھیجا کہ آپ سے پوچھو مین اچھا ہونگا فرمایا وہ مر جائیگا اور حزائیل سے کہا خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو ارام کا بادشاہ ہوگا پھر ایسا ہی ہوا تواریخ کی دوسری کتاب مین ہے کہ یہودا کا بادشاہ جو یہورام تھا اوسکے وقت مین ادومی یہودا سے پھر گئے یہورام فوج لے گیا اور اونکو مارا اور حضرت الیاس کی طرف سے اوس پاس خط آیا اوسکا مضمون یہ تھا کہ خداوند تیری باپ داود کا خدا یون فرماتا ہی کہ تو یہوشفط اور آسا کی راہونپر نچلا بلکہ اسرائیل کے بادشاہو چال پر چلا سو خداوند تیرے لوگونکو اور تیری بیٹونکو اور تیرے جورونکو اور تیرے سارے مال کو بڑے مار سے مارے گا اور تو بڑی بیماری مین گرفتار ہوگا تیری انتڑیونکا ایسا روگ ہوگا کہ تیری انتڑیان سال بسال نکل پڑینگی چنانچہ ایسا ہی ہوگیا فلستیون نے اور عربیون نے اوسکو شکست دی اوسکے سارے مال کو اور اوسکے بیٹون اور جورونکو لے گئے ایک چھوٹا بیٹا یہو آحاز یعنے اخزیاہ باقی رہا اور سال بسال اوسکی انتڑیان نکل پڑین اور وہ مر گیا اور اوسکا چھوٹا بیٹا بادشاہ ہوا اوسنے ایک برس یروشالم مین بادشاہت کی وہ بھی اخیاب کے گہرانے کی راہونپر چلتا تھا اوسکے مان اوسکی صلاح کار تھی وہ شاہ اسرائیل کی بیٹی یہورام کے ساتھ شاہ ارام حزائیل سے لڑنے چلا اور یہورام زخمی ہوا تب وہ پھر آیا کہ وہ یزرعیل مین اون زخمون کی دوا کرے جو اوسنے رامہ مین شاہ ارام حزائیل کی لڑائی مین کہائی تھے اور یہودا کے بادشاہ یہورام کا بیٹا عزریاہ یعنے وہی اخزیاہ اوتر گیا کہ اخی اب کے بیٹی یہورام کو یزرعیل مین دیکھی کیونکہ وہ بیمار تھا اور یورام کے پاس جانے مین خدا کی طرف سے اخزیاہ کی ہلاکت ہوئی کہ جب اپہونچا تو یہورام کے ساتھ ہو کی بیٹے کی (؟) گیا اور قتل ہوا اسکے بعد بادشاہونکی دوسری کتاب کا بیان ہی کہ تب حضرت الیساع نبی نے انبیا زادونمین سے ایک کو بلایا اور فرمایا یہ تیل کی شیشی لیجا اور رامات جلعاد مین یاہو جو یہوشفط کا بیٹا نمشی کا پوتا ہی اوسکی سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہی مین نے تجھی مسح کر کے اسرائیلیون کا بادشاہ کیا سو وہ

جوان نبی زادہ گیا اور اوسکی سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ مین نے تجھی مسح کر کے
اپنے بندون بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گھرانی کو قتل کریگا تا کہ مین اپنی بندون نبیونکے
خون کا اور خداوند کی سارے بندونکے خونکا ایزبل سے بدلہ لون اور اخیاب کا سارا گھرانا بود ہوگا سو یاہو یورام
سے پہر بیٹھا اور گاڑی پر سوار ہوکے یزرعیل کو گیا کہ یورام وہین پڑا ہوا تھا اور شاہ یہودا اخزیاہ اور شاہ اسرائیل یورام
یاہو کی پیشوائی کو گئے یورام بولا اے یاہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے جس حال مین کہ تیری مان ایزبل کی زناکاریان
اور اوسکے جادوگریان اسقدر ہین تب یورام بہاگا پہر یاہو نے تیر مارا اور وہ گر پڑا یاہو نے لشکر کے سردار کو حکم کیا
کہ اوسکو یزرعیلی نبات کی مملکت کے کہیت مین ڈالدی اور اخزیاہ بہاگا یاہو کے لوگون نے اوسکو بھی مارا وہ بہاگا
اور مجدو مین آکے مرگیا اور یاہو ایزبل کے دروازی پر پہونچا اور ایزبل کو دو تین شخصون نے کوٹھی پر سے
نیچے گرادیا اور اوسکا لہو دیوار پر اور گہوڑون پر پڑا اور اوسنے اوسے پامال کیا اور اندر آکے اوسنے
کہایا پیا پہر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب وے گاڑنے کو گئی تو کہوپری اور پانون اور ہتیلیون کے سوا کچھ
نپایا یاہو بولا یہ وہ بات ہی جو خداوند نے حضرت الیاس کی معرفت فرمائی تھے کہ یزرعیل کے موروثی زمین مین
کتے ایزبل کا گوشت کہائینگی سمرون مین اخیاب کے ستر بیٹے تھے یاہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے
اون سترونکو قتل کرکے اونکا سر یاہو پاس بہیجا پہر یاہو نے یزرعیل مین اوسکے سارے امیرون
اور رشتہ دارون اور اوسکے کاہنونکو قتل کیا ایک کو بھی باقی نچہوڑا پہر سمرون کی طرف چلا اور راہ
مین شاہ یہودا اخزیاہ کے بہائیون سے ملا پوچہا تم کون ہو وہ بولے ہم اخزیاہ کے بہائی ہین اور ہم جاتی ہین بادشاہ
کے بیٹونکو اور ملکہ کے بیٹونکو سلام کرین تب یاہو نے اونکو پکڑ لیا اور قتل کیا ایک کو بہی نچہوڑا جب سمرون مین آیا
اخیابیون مین جو باقی تہی اونہین قتل کیا پہر یاہو نے بعل کی مورتونکو نکالا اور آگ مین جلایا اور بعل کے بت
چکناچور کیا اور بعل کا گہر ڈہادیا اور پاخانہ بنایا لیکن یاربعام نے جو سونیکی بچہڑی بنائی تہی اونکو رہنے
دیا اون دنونمین خداوند نے اسرائیلیونکو گہٹانا شروع کیا کہ حزائیل نے اونہین ہر طرف سے مارا یردن سے لیکی
پوربی سمت تک تب اخزیاہ کی مان عتلیا نے دیکہا کہ اوسکا بیٹا مرا تو اوسنے یہودا کے گہرانے کے سارے
شہزادونکو قتل کیا تب یورام بادشاہ کی بیٹی یہوشبع جو اخزیاہ کی بہن تہی اور یہویدع کاہن کی جورو
تہی اوسنے اخزیاہ کی بیٹی یوآس کو ایک کوٹہری مین چہپا رکہا اور چہہ برس تک وہ چہپا رہا اور ساتوین برس
یہویدع نے سب رئیسونکو جمع کرکے یوآس کو بادشاہ کیا اور عتلیا کو قتل کیا پہر یہویدع نے اپنے اور سارے

لوگوں اور بادشاہ کے درمیان ایک عہد باندہا کہ وے خداوند کے لوگ ہووین تب سبون نے بعل کے گہر کو
ڈھا دیا اور اوسکے مذبحون اور اوسکے مورتونکو چکناچور کیا اور بعل کے کاہن متان کو قتل کیا تواریخ کی دوسری
کتاب مین ہی کہ یہُویدَع نے خدا کے گہر کے عہدی لاوی کاہنون کے ہاتہوں مین سونپے کہ چڑہاوے چڑہا وین
جیسا کہ موسی کی توراۃ مین لکہا ہے اور داود کے طور پر خوشی گاتے بجاتے رہین یہُویدَع کے جیتے جی یوآس شریعت
پر خوب قائم رہا اوسکے مرنے کے بعد یہودا کے سردارون نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اونکا شنوا
ہوا اور وے اللہ کے گہر کو چہوڑ کر بیسیرتون اور بتونکو پوجنی لگی اللہ تعالے نے نبیونکو اون پاس بہیجا وے اونہین
نصیحت دیتے تہے پر وہ نہین سنتی تہے تب خدا کے روح نے یہُویدَع کاہن کے بیٹے زکریا پر احاطہ کیا
اور پادری پیتہر نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نازل ہوی اور حاشیہ پر لکہا ہے کہ عبرانی مین یون ہے کہ
وہ روح سے ملبس ہوا سو اوسنے اوپر کہڑا ہوکے لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہی تم کیون خداوند
کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوشحال نہین ہوسکتے اس لیے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو وہ تمہین
بہی چہوڑ دیگا تب وے ہمقسم ہوکے بادشاہ کے حکم سے اللہ کے گہر کے صحن مین اوسے پتہر مارتے
تہے سو یوآس نے یہُویدَع کی بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اوسنے کہا خداوند دیکہتا ہے اور وہ بدلہ لیگا ایک
برس کے بعد ارام کی فوج چڑہ آئی اور ساری سرگروہونکو مار ڈالا اور یوآس کو بہت زخمی کرکے چلے گئے تو اوسکے نوکرون
نے اوسے ایسا مارا کہ وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا اَمصیاہ اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا یوآس نے چالیس برس بادشاہت
کی اوسکے سلطنت کے تیئیسوین برس یاہو کا بیٹا یہوآخاز سمرون مین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے سترہ برس
سلطنت کی اور یارباعام کی راہ پر چلا اللہ تعالی نے ارام کے بادشاہ حزائیل کو اور حزائیل کے بیٹے بن ہدد کو بہت مدت
اونپر مسلط رکہا اوسکے بعد اوسکا بیٹا یہوآس سمرون مین بادشاہ ہوا بادشاہ یہودا یوآس کی سلطنت کے سینتیسوین
برس وہ بہی یارباعام کے راہ پر چلا اوسوقت حضرت الیساع بیمار ہوی اور انتقال کیا سو اسرائیل کا بادشاہ
یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور بولا ای میرے باپ ای میرے باپ اسرائیل کے مرکب اور راکب اور اَمصیاہ
بہی کچہہ شریعت پر قائم رہا پہر ادومیون سے لڑنے گیا بادشاہونکی حال کی دوسری کتاب مین یون ہے کہ اوسنے
وادی شور مین دس ہزار ادومی مارے اور سلع شہر کو لڑکے لی لیا اور اوسکا نام یقتئیل رکہا تواریخ کی دوسرے
کتاب مین ہے کہ جب ادومیونکو مار کر پہر آیا تو بنی سعیر کے معبودونکو لایا اور اونہین اپنا معبود ٹہیرایا تب اللہ تعالے نے
ایک نبی اوس پاس بہیجا جسنے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگونکو تیرے ہاتہ سے چہڑا نہ سکے تو نے اونکا پیچہا کیون کیا

امصیا نے کہا کسنی تجکو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہووی رہ جا تو کیون مارا جاوی تب امصیا اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یہوآحاز بن یاہو سے لڑنے گیا اور شکست کہائی اور امصیا کو یروشالم مین لوگون نے بلوا کر کے قتل کیا اوسکی جگہہ عزریاہ اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اور باون برس تک یروشالم مین سلطنت کی وہ زکریا کے دنون مین جو خدا کی رویتون مین بینا تہا خدا کا طالب رہا اوسکی سلطنت مضبوط ہوئی آخر کو اوسنے ہیکل مین یعنے بیت المقدس مین خوشبو جلائے جو کام ہارون کے بیٹون کا ہے اس جہت سے وہ اوسی وقت کوڑہی ہو گیا پہر مر گیا اور اوسکا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا اور عزریاہ امصیاہ کی سلطنت کے پندرہوین برس یہوآس کا بیٹا یاراب عام بادشاہ ہوا اوسنے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بہی یاراب عام کی راہ پر چلا

جناب عاموس نبی علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کی جلد مین لگا ہوا ہے اوسکے سر پر لکہا ہے کہ عاموس کی باتین جو انہون نے یہودا کے بادشاہ عزیاہ کے دنون مین اور اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کی دنون مین اسرائیل کے بابت بہونچال کے آنے سے دو برس پہلے دیکہین اس صحیفہ مین اللہ تعالے دمشق اور غزہ اور اسقلون اور فلسطین اور صور اور ادوم اور عمون اور موآب اور یہودا اور اسرائیل ان سب قومون کی ظلم اور شرارتون کی شکایتین کر کے اونکے ملک کی تباہی کی خبر دیتا ہے دس فرقے اسرائیلیون کے جو سمرون مین رہتے تہے اونکی بادشاہت اسرائیل اور افرائیم کے نام سے مشہور تہے پہر سمرون کے نام سے مشہور ہوی سو سمرون والونکی بدکاریون اور ظلم پر تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ ایک دشمن اوس سرزمین کو گہیر لیگا اور پانچوین باب کی پچہلی آیت مین فرماتا ہے کہ مین تمکو قید کر کے دمشق کے پار لیجاؤنگا ساتوین باب مین لکہا ہے کہ بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کو کہلا بہیجا کہ عاموس خبر دیتے ہین کہ یاراب عام تلوار سے مارا جاویگا اور اسرائیلی لوگ اپنے وطن سے یقیناً قید ہو کے جاوینگے امصیاہ نے عاموس سے کہا کہ یہان سے بہاگ کر یہودا کی سرزمین مین جا اور وہان نبوت کر اور یہان ایسے خبرین مت دے یہان بادشاہ کا پاک شہر اور اوسکا بادشاہی شہر ہے پہر حضرت عاموس علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالے یون فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل اپنے وطن سے یقیناً قید ہو کے جاوینگے بعد اوسکے آٹہوین باب مین غضب کی خبرون کے بعد گیارہوین آیت مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو وی دن آتے ہین خداوند اللہ فرماتا ہے کہ مین اوس ملک مین کال ڈالونگا نہ تو روٹی کا اور نہ پانی کی پیاس کا کال بلکہ اللہ کے کلام سننے کا قحط تب وہ اس سمندر سے اوس سمندر تک اور اوتر سے پورب کو بہٹکتے پہرینگے اور خداوند کے کلام کے ڈہونڈنے کے لیے ادہر اودہر دوڑینگے پر نہین پاوینگے

پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یون معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلیون کی سلطنت مین قید بابل سے پہلے بہت پیغمبر
ہوے پہر سمرونیونکا مذہب زمین مین پہیل گیا اور اسرائیلی لوگ بت پرستون مین مل گئے یا بغیر پیغمبر کے رہے اور
اونکی تلاش سے فائدہ ہوتا تہا بعضے وقت خیال کرتے ہین کہ حالت موجودہ یہودیون کی مراد ہے جب کہ اونہون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواریون سے انکار کیا تب اللہ نے قحط اپنے کلام کا اونپر نازل کیا اب ہم کہتے ہین
کہ پادریونکا یہ قول بیشک بہت ٹہیک ہے یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کی ہے یہ قحط حضرت عیسی کے
بعد پڑگیا تہا اس سے پہلے ہرگز نہین پڑا قید بابل سے پہلے پیغمبرونکی کثرت رہی پہر جب اسرائیلی لوگ شہر
بابل مین ستر برس تک قید رہے وہان بہی اللہ کے کلام کا قحط نہین پڑا حضرت حزقیل علیہ السلام پر
اور حضرت دانیال علیہ السلام پر اللہ کا کلام اترتا رہا پہر جب اسرائیلی لوگ ملک کنعان مین آباد ہوے تب بہی
علم والے لوگ اللہ کی کلام کی تعلیم کرتے رہے چار سو برس بعد حضرت زکریا اور حضرت یحیی نبی اللہ کے ظاہر
ہوے اوسی وقت مین حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل وتری آپنے اللہ کا کلام اسرائیلیونکو سنایا بعد
حضرت عیسے علیہ السلام کے پیغمبرونکا آنا چہ سو برس تک موقوف رہا حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریون
نے شہرون شہرون انجیل پاک سنائی اور ٹہیک ٹہیک مطلب سکہاتا یا حواریون کے بعد دن بدن
دین پر پردہ پڑتا گیا اللہ کے کلام کا ٹہیک ٹہیک مطلب بتانے والے تہوڑے سے رہ گئے جنگلون اور
پہارون مین چہپ رہے آپکا ایک محمدی نور عرب سے چمکا دیکہو اسکے بعد اللہ تعالے پہر اسرائیلیون کی بت پرستی
کا ذکر کے اونکی حقین بڑے بڑے قہر اور غضب کے کلمے فرما کر نوین باب کی پہلی اور چوتہی آیت مین اون کے
قتل کی خبر دیتا ہی پہر آٹہوین آیت مین فرماتا ہے کہ یعقوب کے گہرانیکو مین بالکل نہین مٹاؤنگا پہر دسوین آیت
مین فرماتا ہے کہ میری گروہ مین کے سارے گناہگار تلوار سے مارے جاوینگے مین اوسی دن مین داود کے گری
ہوی گہر کو کہڑا کرونگا اور اوسکے دراڑونکو بند کرونگا اور مین اوسکے ٹوٹے ہوے مکان کی مرمت کرونگا اور
اوسے جیسا اگلے دنون مین تہا ویسا تعمیر کرونگا تاکہ وی ادوم کے باقی لوگونکو اور ساری قومونکو جن پر
میرا نام کہا جائیگا اپنے میراث مین لیوین خداوند جو اس کام کا کرنے والا ہی فرماتا ہی دیکہو یہان اللہ تعالے نے
اون یہودیون کی قتل کی خبر دیتا ہی جو ایمان نہین لاوینگے اور اوس دن کا یہ پتا دیتا ہے کہ اوس وقت مین داود
کے گری ہوے گہر کو قایم کرونگا یعنے حکومت والا پیغمبر بہیجونگا جو داود کی طرح حکومت سے دین کو پہیلاوے
اور اسمین یہ اشارہ بہی ہے کہ مسجد بیت المقدس جسکے بنانیکا ارادہ پہلے حضرت داود علیہ السلام نے کیا تہا

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بنایا یہ مسجد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد گر پڑی تھی محمدیون نے
اوسکو خوب طرح بناکر اوسکو آباد کیا اسکے بعد اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہی کہ داود کے گھرانے کے لوگ جو ایماندار ہونگے
وہ ادوم کے باقی لوگونکو اور سب قومونکو میراث مین لینگے یعنے ایمان کی راہ اونکو سکھاوینگے جن پر میرا نام کہا گیا ہی
یعنے جنکا مقدر مین اللہ نے ایمان رکھا ہی اور اونکو اپنے نام کا کرلیا ہو اور وہی لوگ حضرت داود علیہ السلام
کے تابعدار تھے پادری میریک کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ ادومی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک
تھے بعد اسکے جو ادومین باقی تھے عرب کی قوم مین ملکر سب ایک ہوگئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائی سو
برس بعد کے قریب اس قوم کی بولی اور نام مٹ گیا ہم کہتے ہین اسی لیے ادوم کے باقی لوگونکا لفظ فرمایا یعنے بہت لوگ اوس
قوم کے لڑائیوں مین قتل ہو چکے اور تھوڑی باقی رہ گئے وہ عرب مین مل گئے جب تمام عرب مین دین پھیل گیا وہ
بھی محمدی ہوگئی اسکے بعد یون ہے دیکھو وہ دن آتے ہین خداوند فرماتا ہی کہ جوتنے والا کاٹنے والے کا اور انگور کا
کچلنے والا بونے والے کا پیچھا کرکے اوسکے برابر آویگا اور سارے پہاڑونسے نئی مے ٹپکے گے اور سارے
ٹیلے گداز ہونگے اور مین اپنی گروہ اسرائیل کے قیدیونکو پھر لاونگا اور وہی اُجاڑ شہرونکو بناوینگے اور اونمین بود و
باش کرینگے اور وہی انگور کے باغونکو لگاوینگے اور اوسکی مے پیین گی وہی باغونکو لگاوینگے اور اونکے پھل کہاوینگے
کیونکہ مین اونکو اونکی سرزمین مین لگاؤنگا اور وہ اپنی سرزمین سے جسکو مین نے اونہین دیا ہی کبہی اوکہاڑے نجاوینگے
خداوند تیرا خدا فرماتا ہے جاننا چاہیئے کہ مے سے مراد یہان انگور کا رس ہے نشے والی شراب ہرگز مراد نہین کیونکہ
یہ بشارت محمدی وقت کی ہے اور محمدی شریعت مین شراب حرام ہے یوحنا کی انجیل کے دوسرے باب مین ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مشکون کے پانی کو مے بنادیا اس مقام پر انجیل کی تفسیر مین
جو بہت سے پادریون نے جمع ہو کر لکہی ہے یون لکہا ہے کہ ملک یہودیہ مین دستور تھا کہ انگورونکو کولہو مین
رس نکال کر مشکون مین بہر رکہتے تھے وہ دو قسم کا ہوتا تھا اچھی انگورونکا رس نکال کے علیحدہ رکہتے تھے اور
دوسری قسم کا علیحدہ وہ نہ دہوپ مین رکہا جاتا تاکہ آگ پر کہینچا جاتا یعنی اول اور دوسری قسم کے بابت میر مجلس نے
کہا کہ ہر شخص پہلے اچھی مے خرچ کرتا ہی یعنے پہلے قسم اول کا رس استعمال کرتے تھے پھر دوسری قسم کا اور اوسمین نشا متعلق
نہ تہا اگرچہ بہت بہی پیا جاوے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ خوش خبری اسبات کی ہی کہ یہودی اور بہت سے
لوگ عیسائی دین مین داخل ہونگے وہ یہودی اپنی زمین مین آباد ہونگے وہ اپنے ملک مین قائم کیے جاوینگے
اور ترقی پاوینگے اور اوس سے پھر کبہی نکالے نجاوینگے پادری لکہتا ہے کہ یہ خبر اسوقت کی نہین ہی جب یہودی

بابل کی قید سے چھوٹ کر اپنی زمین مین آباد ہوئی کیونکہ اونکو روم والون نے پھر وہان سے نکال دیا سو یہان اونکی
کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گے اور اپنے ملک مین آباد ہون گے اے پادریو آنکھین کہولو وہ وقت
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوسوقت سے اسوقت تک بہت سے یہودی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل پاک پر ایمان لائے اور اللہ نے ملک شام مین اونکو
امن و امان سے بسایا آجتک وہ ملک شام مین بستے ہین کوی حاکم اونکو وہان سے نکال نہین سکتا جو
یہودی دین محمدی مین آئے وہ ظالم بادشاہون کے قید سے چھوٹ گئے اللہ اپنے سب بندونکو ایمان دے

اب پھر بادشاہونکا احوال سنو بادشاہون کی دوسری کتاب کا اور تواریخ کی دوسری کتاب

کا خلاصہ یہ ہے کہ عزریاہ کی بادشاہت کے اڑتیسوین سال یاراب عام کا بیٹا زکریا سمرون مین بادشاہ ہوا
اوسنے چھہ مہینے بادشاہت کی اور وہ یاراب عام کی راہ پر چلا اور یبیس کا بیٹا سلوم اوسے مارکر
اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوسنے سمرون مین مہینہ بھر بادشاہت کی پھر جادی کا بیٹا مناحم اوسے مارکر بادشاہ
بنا اوسنے دس برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا تب اسوریونکا بادشاہ پول اوسکے
ملک پر چڑھ آیا اوسنے بہت کچھ دیکر اوسے پھیر دیا پھر اوسکا بیٹا فقحیاہ اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا
اوسنے سمرون مین دو برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور فقح بن رملیاہ جو اوسکے
امیرون مین سے تھا اوسنے اوسی قتل کیا اور خود بادشاہ بنا اوسنے بیس برس بادشاہت کی اور اوسنے
خداوند کے آگے بدکاریان کین اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور اوسکے وقت مین شاہ اسور تغلت پلاسر نے
بہت شہر لیلیے اور اونہین پکڑ کر اسور مین لے گیا اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح کو قتل کرکے آپ بادشاہ
بنا اور فقح کی سلطنت کے دوسرے سال عزیا کا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا وہ پچیس برس کا تھا اوسنے سولہ برس یروشلم
مین سلطنت کی اوسنے خداوند کے آگے نیکوکاری کی اوسکی بادشاہت مضبوط ہوی کیونکہ وہ اللہ تعالے
کے لئے سیدھا چلتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا آخز بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوسنے بعلون
کے آگے ڈہالے ہوی بت بنای اور اپنی بیٹونکو آگ مین ڈالا اور اونچی مکانون اور پہاڑون پر اور ہر ایک
ہرے درخت تلے ذبح کیا اور بخور جلایا تب اللہ تعالے نے اوسے شاہ ارام رصین کے ہاتھ مین کر دیا
اونہون نے اوسے مارا اور بہتونکو قید کیا اور دمشق مین بھیجا اور شاہ اسرائیل کے ہاتھ مین بھی سونپا
گیا اوسنے اوسے بڑی مار ماری اور فقح بن رملیاہ نے یہودا مین ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگونکو ایک دن قتل کیا

اور بنی اسرائیل اپنے بھائیوں میں سے دو لاکھ عورتون اور بیٹی بیٹونکو قید کرکے لے گئے وہان عودِدؔ نام خدا کے ایک نبی تھے اونہون نے نصیحت کی کہ ان قیدیونکو آزاد کرکے پھر بھیجو تب لوگون نے اونہین پھر بھیجا اوسوقت آخز نے آسور کے بادشاہون سے مدد مانگی شاہ آسور دمشق مین آیا اور رصین کو قتل کیا پھر ادومی چڑھ آئے اور یہودا کو مار کر اسیر ونکو لے گئے اور فلستی بہت شہرون پر قابض ہو گئے اور شاہ آسور تجلت پلاسر چڑھ آیا اوسنے شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پر اوسکی مدد نہوی وہ تنگی مین اور زیادہ بے ایمان ہوا اوسنے دمشق کے ٹھاکرونکی سے لئے جنھون نے اوسے مارا تھا ذبح کیا اور کہا کہ ارام کے بادشاہون کے ٹھاکرون نے اونکی مدد کی ہے سو مین اونکے لئے قربانی کرونگا کہ میری مدد کرین اور آخز نے خداوند کے گھر کے برتنونکو جمع کیا اور خدا کے گھر کے برتنونکو کاٹ لیا اور خداوند کے گھر کے دروازونکو بند کیا اور اپنی لیے یروشلم مین ہر ایک کونے پر مذبحونکو بنایا اور یہودا کی ہر ایک شہر مین اونچی مکان بنوائی کہ اجنبی ٹھاکرون کے لیے خوشبو جلاوین اور اللہ تعالے کو بہت غصہ دلایا اور آخز کی سلطنت کے بارھوین برس ہوسیع اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا اوسنے نو برس بادشاہت کی اور بدکاریان کین اسرئیلی بادشاہونکے مانند پھر شاہ آسور سلمنسر کا تابعدار ہوا پھر شاہ آسور نے اوسے قید مین ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑھا اور سمرون کو تین برس گھیرے رہا اور ہوسیع کی سلطنت کی نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیونکو قید کرکے لے گیا اور خلخ اور خابور مین جو جوزان کی نہر کے نزدیک تھے اور مادے کی بستیون مین یعنے ایران کے اوتر طرف جیسی ہمدان اور آذربیجان وغیرہ کے بستیون مین بسایا اور شاہ آسور نے بابل کے اور کوتہ کی اور عوا کے اور حماۃ کے اور سفروائم کے لوگونکو لاکے سمرون کی بستیون مین بسایا سو خداوند نے اونپر شیرونکو چھوڑا او نہون نے اونہین مارا شاہ آسور کو یون خبر پہونچی کہ جنکو تونے وہان بسایا ہے اونکو اوس زمین کے خدا کی پرستش کے طور معلوم نہین چنانچہ اوسنے اونپر شیر چھوڑے ہین وہ اونہین پھاڑتے ہین تب شاہ آسور نے حکم کیا کہ جن کاہنونکو تم پکڑ لای ہو اونمین سے ایک کو وہان لیجاؤ وہ جاکر اون پاس حاضر رہے اور اوس زمین کے خدا کے بندگی کا دستور سکھاوے سو کاہن نے اونکو اونہین سکھایا سو وہ لوگ اللہ تعالے سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے بتونکو بھی پوجتے تھے اور خدا کا حکم نہین مانتے تھے کہ تم دوسرے معبودونسے نڈریو اور اونکے آگے سجدہ نکیجیو ہوسیع کی سلطنت کے تیسرے سال آخز کا بیٹا حزقیا بادشاہ ہوا

فائده پادری بارش بین نے خلاصة التواریخ مین لکھا ہی کہ وہ یعنے اسرائیلیونکی دس قومین جس مقام مین
بسائی گئین اونکی تلاش مین جتنی کوشش کی گئی سب بیفائده اور لاحاصل ثابت ہوی مگر غالب یہ خیال کیا
جاتا ہی کہ وہ ملک افاغنہ مین بسائی گئی پادری اگستس براڈہیڈ ویڈی اور دنیوی تاریخ مین چہ سو چھتیس
صفحہ مین لکھتا ہی کہ ان دس فرقون کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہی کہ اونکی اولاد کہان ہی بعضے گمان کرتے
ہین کہ امریکہ کے اصلی لوگ جنھین انڈین کہتے ہین اور بعضے سمجھتے ہین کہ افغانی ان دس فرقون سے نکلی ہین
لیکن اونکی تحقیق مین کوی بات ثابت نہین ہوتی اغلب یہ ہی کہ اونمین سے بہتری یہودیونکی ساتھ قید ہوتے
سے ملک یہودیہ مین پلٹ کر اون سے ملا دی گئی سید جمیل الدین صاحب ہجر کا اخبار جو میرٹھ مین چھپا ہی
اوسمین لکھا ہی کہ انگریزی اخبار فگیرو بحوالہ اخبار المبین جلیکل ریویو نامی کی گئے انگریزی صاحبون کی تحقیقات وایک
جمہور یورپ کی اتفاق سے بضمن خبر افغانستان کی اس امر کو ثابت کرتا ہی کہ افغان یہودیون کی اولاد
مین سے ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ تحقیقات افغانستان کے افغانون کے نسبت ہی اون
کچھ شک نہین کہ دونو انگریزی اخبار نویس اعلی درجے کے واقع نگار ہین اور چند صاحبان یورپ
شریک تحقیقات بھی کامل محقق روزنگار ہین محمد حیات خان صاحب ضلع راول پنڈی کے رہنے والے
حیات افغانی مین لکھتے ہین کہ انفیس جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ تجلت پلاسر اور اوسکے
فرزند سلمناصر نے جو ملک اسور کے بادشاہ تھی اونھون نے اسرائیلیون پر تباہی ڈالی اور تھوڑی
عرصہ بعد بخت نصر نے اسرائیلیونکو گرفتار کر کر بابل مین لے گیا اور بارہ قومون مین سے دس قومین
مشرق مین رہین اور دو قومین یہودا اور بنیامین واپس گئین تو ہو سکتا ہی کہ افغانونکا جد اعلی
قیس عبد الرشید اون باقی ماندہ اسرائیلیونمین سے ہو محمد حیات خانصاحب نے یہ کتاب بڑے تحقیق سے لکھی ہے
قیس عبد الرشید تک پٹھانونکی ساری قومونکی سلسلے پہونچای ہین اور لکھا ہی کہ افغانی روایتین سب متفق ہین کہ قیس
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین مسلمان ہوی اور ایک روایت غور کی تاریخ سے ایسی ملتی ہی کہ حضرت علی کے
وقتمین کوفہ مین جب شنسب جو ملک غور کا رئیس تھا ایمان لایا تو اوسوقت قیس بھی مسلمان ہوی اس کتاب کا لکھنے والا
لکھتا ہی کہ یہان عبرانی مین لفظ حلح کا ہی دونو حی ہین مگر ترجمہ مین پادریون نے پہلی حی پر نقطہ دیا ہی اور بعضون نے آخر مین
جیم کا نقطہ دیا ہے اور خابور کی خی پر بھی نقطہ دیا ہی معلوم ہوا کہ عبرانی مین حی تھی اب خی اور جیم سے
خلج ہو گیا اور خابور مین بھی خی نقطہ دار ہو گئی اور حیات افغانی مین قوم خلج کا ذکر ہی اور تاریخ فرشتہ

سے نقل کیا ہی کہ جب اس قوم نے یعنے افغانون نے سن ایکسو تینتالیس ۱۴۳ ہجری مین پشاور کی نواح مین حملہ کر کر
قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بہیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہین لوگ کابل اور غور اور خلج کے جو مسلمان تھے
ایک دین ہونیکے باعث سے افغانون کے مدد کو آئی اور منشی عبد الکریم صاحب لکھنوی نے جو کتاب
گلشن ہند تاریخ ہندوستان کے بیان مین لکھی ہی اوسمین لکھا ہی کہ غزنوی تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ سلطان محمود
کے بہت امیر قوم خلج مین سے تھی اور سلطان محمود کے بیٹی سلطان محمد کے حالمین لکھا ہی کہ اوسنے اپنے
بہائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اوسکی امیر اوس سے پھر گئی اور اوسکو پکڑ کر قلعہ خلج مین قید کیا اور اوسکے
بہائی سلطان مسعود کی پیشوائی کے لیے ہرات کی طرف دوڑے یہان سے معلوم ہوا کہ خلج کسی شہر کا نام
ہی جہان یہ قوم رہتی تھی اور وہ شہر ہرات کے پاس ہی اور حیات افغانی مین افغانستان کے پچہم طرف کے
حصہ کے چار شہر بہت بڑے لکھی ہین کابل غزنین قندہار ہرات اب ثابت ہوا کہ افغانستان مین قریب
ہراۃ کے مقام خلج مین اوس بادشاہ نے اسرائیلیونکو بسایا تھا اور خلج کے ساتھ لفظ خابور کا لکھا ہے
سو کیا عجب ہی کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہو گیا ہو اب بیٹھا تو نکا بنی اسرائیل مین سے ہونا قریب
قیاس ہو گیا واللہ اعلم حیات افغانی مین ہی کہ کتاب مخزن افغانی جو سنہ ۱۰۲۳ ہجری مین جہانگیر بادشاہ کی
کے وقتمین خان جہان قوم لودی نے نعمت اللہ ہروی کی مدد سے لکھی ہے اوسمین قیس عبد الرشید کا
نسب نامہ طالوت بادشاہ تک پہونچایا ہے اور طالوت کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان
لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بہائی ارخیا تھے اور ارخیا کے بیٹے کا نام آصف تھا اور طالوت
کا نسب نامہ یہودا تک لکھا ہی محمد حیات خان لکھتے ہین کہ طالوت حضرت یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ
حضرت بنیامین کی نسل مین ہین اور طالوت کے بیٹونکے نام جو حضرت شمویل علیہ السلام کی کتاب مین مین
اوسمین ارمیا اور ارخیا کوئی نہین ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت ارمیا پیغمبر علیہ السلام کے رفیق ارخیا تھے
کیا عجب ہے کہ یہ نسب نامہ حضرت ارمیا تک پہونچا ہو اور اوپر کے نام طالوت تک لوگونکو معلوم نہوئی
اونہون نے طالوت کا نام لکھدیا اور طالوت کو غلطی سے حضرت یہودا کی نسل مین لکھدیا اب حزقیا

کا حال سنو جب وہ بادشاہ ہوا پچیس برس کا تھا اوسنے اونتیس برس یروشالم مین بادشاہت
کی اوسنے اپنے باپ داود کی مانند خداوند کے حضور سب بات مین نیکوکاری کی اونچی مکانونکو ڈہا دیا
اور مورتون کو توڑا اور یسیر تونکو کاٹ ڈالا اور پیتل کا سانپ جو حضرت موسی علیہ السلام نے بنایا تھا

اوسنے توڑکر جلنا چور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوسکے آگے خوشبویان جلاتے تھے اور اوسنے
خداوند پر ایسا بہروسا کیا کہ بعد اوسکے یہودا کے سب بادشاہون مین ویسا ایک نہوا اور نہ اوس سے
آگے کوئی ہوا تہا وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوسکی فرمانبرداری سے جدا نہوا اُن حکمونکو جو خداوند نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو دئے تہے حفظ کیا اور خداوند اوسکے ساتھ تہا وہ جدہر گیا کامیاب رہا اور شاہ
آسور سے باغی ہوا اور اوسکی خدمت نکی اوسنے فلستیونکو غزّہ تک اور اونکی سرحدونکی انتہا تک مارا
حزقیا کی سلطنت کے چودہوین برس آسور کا بادشاہ سنحریب یہوداہ کے مضبوط شہرون پر چڑہا اور اونہین
لے لیا پہر آسور کے بادشاہ نے یروشالم کی طرف فوج بہیجی اوس فوج کی سردار نے حزقیا کو بہت دہمکایا اوسنے
حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بہیجا کہ دعا مانگی اور حزقیا نے خود اللہ کے گہر مین جاکر دعا مانگی تب اللہ
کے فرشتے نے آسور کے بادشاہ کی فوج مین جاکر ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی قتل کئی اور بادشاہ چلا گیا
اے محمدی بہائیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کا سارا احوال حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت تک اسلیے صاف صاف لکھدیا گیا کہ حق خوب کہلجاوے کہ جس نبی آخر الزمان صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر زبور شریف مین جابجا موجود ہے اور اونکے پتے یہ ہین کہ اونکی وقت مین خدا پرستی تمام
زمین مین پہیل جاویگی اور ایمان والے غالب ہونگے اور کافر مٹ جاینگے اور عاجز ہوکے دبجاینگے پہر خدا پرستی
قیامت تک پہیلی رہیگی پشت در پشت ایمان رہیگا یہ پتا حضرت سلیمان کا ہرگز نہین ہوسکتا کیونکہ بعد
حضرت سلیمان علیہ السلام کے اکثر فرقے بنی اسرائیل کے بت پرست ہوگئے یارابعام نمک حرام نے اوراوسکی
بعد اور بادشاہون نے اکثر ملکونمین بت پرستی پہیلائی اور نبیونکے خون بہائے گئے فقط یہودا اور بنیامین اور
لاوی کے فرقے مین اور جا اور فرقونمین سے خدا پرست اونکے ساتھ تہے اونمین تہوڑی مدت خدا پرستی رہی پہر
آخرکو یہوداہ کے بادشاہون نے بہی اور اسرائیلی فرقون کی راہ سیکہی کیسی کیسی بت پرستیان اس فرقے
مین بہی ہوئین نبیونکو اور اچہی لوگونکو کیسا کیسا ظالمون نے ستایا جو کوئی تورات شریف کو اول سے آخر تک
خوب دیکہیگا اور پہر یہ ظلم اور کفر جو اسرائیلیونمین پہیلا ہوا تہا دیکہیگا وہ صاف دیکہ لیگا کہ وہ زمانہ
بڑی عدالت کا اور امن امان کا ابہی تک نہین آیا تہا اور فرقونمین ایمان اور خدا پرستی پہیلنے کا کیا ذکر
ہے یہان تو اسرائیلیونمین مدتون کفر پہیلا رہا اور زبور شریف مین جابجا یہ خبرین ہین کہ ساری قومین جسکے
کے آگے سجدہ کرینگے اور ساری زمین مین خدا پرستی پہیلیگی اور پہر قیامت تک پہیلی رہیگی جو شخص

کہ وہ زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور اونکے بعد کا ہی وہ شخص دل کا اندہا ہی یا اللہ جاری دلونکو نور
محمدی سے روشن رکہیو آمین جناب ہوسیع علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کے
جلد مین لگا ہوا ہی اوس صحیفہ کا اور سب صحیفونکا یہ انداز ہے کہ اللہ تعالی اسرائیلیونکو پہلے ظالم بادشاہونسے
ڈراتا ہی کہ اونکے ہاتھون تمکو ہلاک کرونگا پہر یہ خبر دیتا ہی کہ آخری زمانہ مین پہر رحم کرونگا اور تمہارا دل سیدہا
کرونگا اوس رحمت کے وقت کے پہنچنے اور نشان صاف صاف ہر صحیفہ مین بتلاتا ہی جناب ہوسیع علیہ السلام
عزیا اور یوتام اور آخز اور حزقیا کے وقت مین تھے اوندنون بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ یاربعام
تھا اونکے صحیفہ مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو اور افرائیم کے فرقی کو ڈراتا ہی کہ مین تمہارے ملک کو اور تمکو برباد
کرونگا پہر رحمت کے وعدے بھی جابجا فرماتا ہی پہلے باب مین فرمایا کہ اسرائیل کے گہرانی پر رحم نکرونگا اونہین
بالکل وٹھا لیجاؤنگا لیکن یہوداکے گھرانے پر رحم کرونگا سو اس خبر کا یون ظہور ہوا کہ اسرائیلی دس فرقونکو
آسور کا یعنے عراق کا بادشاہ پکڑ لے گیا اور یہودا والے بچ گئی پہر تہوڑی مدت کے بعد جب اونہین بہت
بت پرستی پہیلی اونکو بخت نصر نے تباہ کیا پہر اسی پہلے باب کے آخر مین یہ وعدہ ہی کہ بنی یہودا اور بنی
اسرائیل باہم اکٹھے ہونگی اسی طرح دوسرے باب مین پہلے یہ خبر ہی کہ مین انہین برباد کرونگا پہر بڑے بڑے
رحمت کے وعدے ہین کہ مین اونکو امن امان دونگا اور انپر رحم کرونگا اوسنے فرماتا ہی تم اللہ کو پہچانوگی
تیسرے باب مین پہلے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہت دن تک بغیر بادشاہ اور بغیر حاکم اور بغیر قربانی کے رہین گے
اور اسکے بعد بنی اسرائیل رجوع کرینگے اور اللہ کو ڈھونڈین گے اور آخری دنونمین وہ ڈرتے ہوے اللہ کی
اور اوسکی رحمت کی پناہ لین گے چوتھی باب مین اللہ تعالے بنی اسرائیل کے جہوٹ بولنی اور بے رحمی اور خون
اور چوری اور حرام کاری اور بت پرستی کی شکایت کرکے اونکی تباہی اور بربادی کی خبر دیتا ہی پانچوین باب مین
بنی اسرائیل اور افرائیم کی بدکاریون کی شکایت کرکے اسرائیلیونکی اور افرائیم اور یہوداست کی ویرانی اور
بربادی کی خبر دیتا ہی پہر چہٹے باب مین رحمت کے وعدے ہین پہر افرائیم اور اسرائیل اور سمرون کی بت پرستی
اور بدکاریونکی اوپر قہر اور غضب کے کلمے دسوین باب تک چلی گئی ہین پہر گیارہوین باب مین شکایتون کے بعد
اللہ رحمت کے کلمے فرماکر نوین آیت مین فرماتا ہی کہ مین پہر کبھی افرائیم کو ہلاک نکرونگا تیرہوین باب مین پہر غضب
کے کلمے اور تباہی کے خبرین ہین پہر چودہوین باب مین رحمت کا جوش ہے اور یہ بشارت ہی کہ اسرائیلی لوگ
توبہ کرینگے اور افرائیمی لوگ بتونکو نہین پوجین گے اللہ فرماتا ہی کہ مین اونکی بغاوتونکو دور کرونگا مین اونسے

محبت کرونگا اسی طرح کہ محبت اور رحمت کے کلمے اور بھی فرمائی ہین اب سمجھنا چاہیے کہ یہودا اور
بنیامین کے سوا اسرائیلیون کے دس فرقون سے بیان رحمت کا وعدہ ہوتا ہو سو قبب سے عراق کا
بادشاہ حزقیا بادشاہ کے وقت مین ان دس فرقون کو پکڑ لے گیا تب سے یہود اور نصاری کے اندر اونکا
نام اور نشان تک کہین نہین پادری گاڈفری ہگنس نے جو کتاب دین محمدی کے حمایت مین لکھی ہو اوسین
لکھا ہو کہ قوم یہودا اور بنیامین کے فرقون سے معلوم ہوتا ہو کہ اسقدر لوگ دین محمدی مین داخل نہین ہوے
جسقدر باقی اسرائیلیون مین دین محمدی پھیلا کہ بالکل قومین دین محمدی مین کھپ گئین اگر محمدیون مین یہ قومین داخل نہین
ہوئین تو بتلاؤ وہ کیا ہوئین اس پادری کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسرائیلیون کی دس قومین اب نہ یہودیون
مین نہ نصاری مین ہین وہ سب محمدیون مین مل گئی مدت ہوی کہ ایک یہودی بغداد کا لکھنؤ مین آیا تھا وہ یون
کہتا تھا کہ بغداد مین اور ملک شام مین اور سب جگہ پر یہودیون کی بارہ قومون مین سے اڑھائی قومین باقی
ہین بنی یہودا اور بنی یوسف اور بنیامین کا آدھا فرقہ باقی ساڑھے نو قومین غائب ہین اور وہ قومین چین کے
اوس پار اور چین کے اوس پار ہین جہان کوی اور یہودی جا نہین سکتا اگر جاوے تو وہ لوگ مار ڈالین
اس یہودی نے جو چین کا پتا دیا یہ پتا ایک اخبار سے بھے معلوم ہوا مطبع نولکشوری کے اخبار مین
ایک مرتبہ یہ عبارت چھاپی گئی تھی وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰٓ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِۦ يَعْدِلُونَ یعنے اللہ تعالےٰ نے سورہ
اعراف مین فرمایا ہو کہ موسی کی قوم مین سے ایک امت ہو کہ سچے دین کی راہ بتلاتے ہین اور اوسی کے موافق عدالت
کرتے ہین تفسیر مین سدی اور ابن جریج کی روایت اور تفسیر والون کی ایک جماعت کی روایت لکھی ہو کہ یہ وہ
لوگ ہین کہ مغرب کی طرف ملک چین مین رہتے ہین مسلمانون کے قبلہ کیطرف نماز پڑھتے ہین اور مسلمان ہین
اور حضرت موسی علیہ السلام کی قوم مین سے ہین اخبار والا لکھتا ہو کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ قوم پانتھی ہو جو ملک
یونان حصہ مغربی اقلیم چین مین رہتے ہین جو کہ آجکل مشہور ہو کہ چین اور بعضے اخبارون مین بقول تاریخ والونکے
اونکو اولاد عرب سے خیال کیا ہو اور بعضون نے بنی اسرائیل مین سے کہا ہو پس عبارت تفسیر سے صحیح پتا اونکا
یہی معلوم ہوتا ہو کہ یہ بنی اسرائیل مین سے ہین اس اخبار کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ محمدی دین مین ہین اور وہ
یہودی جو کہتا تھا کہ اگر کوی یہودی وہان جاوے تو وہ اوسکو مار ڈالین اسکا یہی باعث ہو کہ وہ لوگ محمدی
ہین یہودی کو اپنے ملک مین نہین آنے دیتے یہ جو سورہ اعراف کی آیت ہو اسکے بیان مین امام محی السنۃ بغوی رحمۃ
اللہ علیہ نے تفسیر معالم التنزیل مین یون لکھا ہے کہ کہا کلبی اور ضحاک اور ربیع نے کہ وہ کچھ لوگ ہین پیچھے سے

مشرق یعنے پورب کے کنارے پر ایک شہر ہے جسکا نام نہراؤ واف ہی اونمین کسی کے پاس ایسا مال نہین کہ اوسکو
ساتھی کا اوسمین دخل ہو رات کو اون پر مینھہ برستا ہی اور دنکو اون پر دہوپ پڑتی ہی اور وہ کہیتی کرتی ہین ہم مین سے
اُن تک کوئی نہین پہونچتا اور وہ سچے دین پر ہین اور ذکر کیا گیا ہی کہ جبریل علیہ السلام حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو معراج کی رات مین اون تک لے گئی آپنے اونسے باتین کین جبریل علیہ السلام نے اونسے کہا
بہلا تم پہچانتے ہو کسے باتین کر رہے ہو وہ بولے نہین اونہون نے فرمایا یہ محمد ہین ان پڑھ نبی تب وہ لوگ آپ پر
ایمان لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ موسی علیہ السلام ہمسے فرما گئے ہین کہ جو کوئی تم مین سے احمد کو پاوے
تو میری طرف سے اونکو سلام پہونچا دے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کو اور اونکو سلام کا
جواب دیا پہر اونکو دس سورتین قرآن کی پڑہائین جو مکہ مین اوتری تہین اور اونکو نماز اور زکوۃ کا حکم
کیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی جگہ پر رہین اور وہ ہفتے کے دن عبادت کرتے تہے آپ نے اونکو جمعے کا حکم کیا
اور حکم فرمایا کہ ہفتے کو چہوڑ دین اور بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت مین اون یہودیونکا ذکر ہی جو حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہوے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہی اب سمجہنا چاہیے
کہ اس صحیفے مین جو اون دس قومون سے اللہ وعدہ کرتا ہی کہ پہلے مین تمکو بڑے بڑے شہر آئین دونگا
پہر آخر کو تمپر رحم کرونگا اور تمکو توبہ دونگا یہ وعدہ یون پورا ہوا کہ وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
مرحومہ مین داخل ہوے اور یہ جو پہلی باب کی گیارہوین آیت مین وعدہ ہی کہ اسرائیلی لوگ اللہ والے کہلاوینگے
اور یہودا اور اسرائیلی لوگ اکہٹے ہون گے اور دوسرے باب کی چودہوین آیت اور تیئسوین آیت مین وعدہ
ہی کہ مین اونکو اونکی زمین مین یعنے ملک شام مین رکہونگا اور اونپر رحم کرونگا اوسکو یون سمجہنا چاہیے کہ کچھ
محمدی لوگ اون دس قومون مین سے ملک شام مین بستے ہین اور جو یہودا اوسکے محمدی دین مین ہین اونکے
ساتھ اکہٹے ہوتے ہین یا آیندہ زمانے مین امام مہدی علیہ السلام کے وقتمین وہ سب ملک شام
مین رہینگے واللہ اعلم پادری گاڈفری ہگنس اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ سمرون کی دس قومین جو اوس وقت
گنتی مین بہت تہین اور شاید فتح کرنے والے پیغمبر کو ڈہونڈتے تہین تو وہ دس قومین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو وعدہ کیا ہوا پیغمبر کیون نہ سمجہتین پہر لکہا ہی کہ یہودیونکا قول ہی کہ سمرون کے لوگ بت پرستونکے
اولادین سے تہے پہر لکہتا ہی کہ رومیون کے زمانے مین اونکی گنتی بہت کثرت سے تہی وہ لوگ ایک اونچا
عبادت خانہ جرزیم کے پہاڑ پر بادشاہ ہرکنیس کے زمانہ تک رکہتے تہے اوس نے اوسکو مسمار کردا دیا وہ اپنے

تیئن دسون قومون کی اولاد مین سے سمجھتے تھے اب ہم کہتے ہین کہ دس قومون کو جو وہ بادشاہ پکڑ لے گیا تھا
اور اونکے بدلے وہان بت پرستونکو بسایا تھا تو کیا عجب ہی کہ اسرائیلیون مین سے تھوڑونکو چھوڑ گیا ہو یا اون
دس قومونکے کچھ لوگ اپنے ملک مین چلے آئے ہون اونکی اولاد کا وہان ہونا تعجب کی بات نہین ہی یعقوب جو اپنی
اپنے خط کے سرے پر لکھتے ہین کہ اون بارہ فرقونکو جو تتر بتر ہین سلام اس سے معلوم ہوا کہ بارہ فرقون
مین سے کچھ لوگ جو تتر بتر تھے وہ عیسائی ہو گئی تھے پادری گاڈفری کے بیان سے صاف ظاہر ہوا کہ دس
فرقے سب دین محمدی مین داخل ہوئی الحمد سب بندونکو ایمان دی آمین **جناب میکا علیہ السلام**
کا صحیفہ جو توراۃ شریف مین داخل ہی اوسکے سرے پر لکھا ہی کہ اللہ کا کلام جو یہودا کے بادشاہون یوتام اور
آخز اور حزقیا کے دنون مین مورستی میکہ کو پہونچا جو اونھون نے سمرون اور یروشالم کی بابت دیکھا اس صحیفہ
مین بھی اللہ سمرون والے اسرائیلیونکو اور یہودا کو جو یروشالم کے رہنے والے تھے قید ہو کر پکڑی جانے سے
اور بڑی بڑی مصیبتون سے ڈراتا ہی اور اونکی بت پرستیون اور بداعمالون کے اوپر کلی قہر اور غضب کے فرماتا
ہی اور اونکے ملک کی ویران ہونیکی خبر سناتا ہی تیسرے باب کی بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ صیہون تمہارے ہی
سبب سے کھیت کیطرح جوتا جائیگا اور یروشالم تودہ تودہ بنجائیگا اور ہیکل یعنے مسجد کا پہاڑ جنگل کے اونچے
مکانون کی طرح ہو جائیگا سید منصور علی صاحب دہلوی دولت فاروقی مین لکھتے ہین کہ میمندلیس ایک یہودی
تاریخ والا لکھتا ہی کہ ترنتیوس روفس جو طیطس کی فوج کا ایک افسر تھا اوسنے ہیکل کی یعنے مسجد کی بنیاد پر ہل چلوای
ای محمدی بھائیو دیکھو اول اللہ تعالے نے اسرائیلیونکی بداعمالونپر اونکو بختنصر وغیرہ ظالم بادشاہون سے
ڈرایا یہانتک کہ اوس بڑی مصیبت کا پتا بتلایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد طیطس رومی
بت پرست کی فوج سے مسجد بیت المقدس کی ویرانی ہوئی اور مین مسجد کی جگہ پر ہل چلوایا گیا اب اسکے بعد
دیکھو اللہ تعالے اوس مسجد کی بڑی آبادی کی خبر دیتا ہی وہ آبادی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کے خادمون کے ہاتھ سے ہوئی چوتھے باب مین ارشاد ہوتا ہی لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ خداوند
کے گھر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جاویگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جاویگا اور قومین
اوسکی طرف روانہ ہون گی اور بہتیرے قومین آوین گے اور کہین گے کہ چلو کہ ہم لوگ خداوند کے پہاڑ
او یعقوب کے خدا کے گھر کو چڑھ جائین اور وہ ہمین اپنی راہین سکھلاویگا اور ہم اوسکے راستون پر
چلین گی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشالم سے نکلیگا دیکھو یہ صاف پتا اونشان

محمدی وقت کا ہی کہ مسجد بیت المقدس پھر اچھی طرح بنائی گئی اور ہر طرف سے ایمان والے لوگ اوسکی زیارت
کے واسطے جانے لگے اور اللہ کے کلام کا اور شریعت کا وہان سے ظہور ہوا کیونکہ محمدیون کی حکومت پہلے
شہر بیت المقدس مین قائم ہوئی وہان قرآن اور حدیث کا ظہور ہوا وہان سے تمام ملک شام مین اللہ کا کلام
اور شریعت پہیلی اور بڑے بڑے علم والے وہان رہے محمدی بادشاہون نے وہان بہت سے مدرسہ بنائے
ہر ہر طرف کے لوگ اللہ کا کلام اور اوسکی شریعت سیکھنے کو آئے اب ارشاد ہوتا ہی اور وہ بہتیری قومونکے
درمیان عدالت کریگا اور بہتیرے زور آور گروہون کے لیے جو دور رہتی ہین فیصلہ کریگا یہانتک کہ وہ
اپنی تلوارونکو توڑکر پہالین بناوینگے اور اپنی برچھیونکو ہنسوئی۔ ایک قوم دوسری قوم پر تلوار نہین چلائیگی اور وے
پھر جنگ نہ سیکھینگے تب وے ہر کوئی اپنی اپنی تاک کے نیچے اور انجیر کے درخت تلے بیٹھینگی اور اونہین کوئی نہین
ڈراویگا کیونکہ رب العالمین کے منہہ نے یہ فرمایا ہی۔ ان پاک کتابون کا جابجا یہ انداز ہی کہ اللہ تعالے کوئی خبر
اول زمانے کی سناتا ہی کوئی حال اخیر زمانہ کا بتلاتا ہی ان خبرونکا ظہور حضرت عیسے علیہ السلام کے زمانے مین ہوگا
تمام جہان کے سب لوگ محمدی ہوجاوینگے لڑائی موقوف ہوجاوے گی اب ارشاد ہوتا ہی کیونکہ ساری قومین ہر
ہر ایک اپنے اپنے معبود کا نام لیکے چلیگا اور ہم لوگ خداوند اپنے خدا کا نام لیکے ہمیشہ سے لیکے اور ابد تک
چلا کرینگے اسکا یہ مطلب کہ اول اول ایک زمانہ وہ گذرا کہ اسرائیلیونکے سوا تمام قومین بتونکو پوجتین تہین
مگر اسرائیلیونکے کبھی بہت لوگ کبھی تھوڑے لوگ اللہ ہی اللہ پکارتے رہے اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے
اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کے بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلایا اور قیامت کے
قریب سبکو محمدی بنا دیگا اسکے بعد یون ہی خداوند فرماتا ہی کہ مین اوسی دنمین اونکو جو لنگڑاتے ہین اور اونکو جو
خارج کی گئین ہین اکہٹا کرونگا اور اونکو جنہین مین نے دکھ دیا ہی سمیٹ لونگا اور مین اونکو جو لنگڑاتے ہین ایک بقیہ
ٹہراؤنگا اور انہین جو دور ہانک دی گئی تہے ایک زور آور قوم بناؤنگا اور خداوند صیہون کے پہاڑ پر اب سے
ہمیشہ تک اونپر سلطنت کریگا۔ یہ بشارت اسرائیلیونکو ہی کہ جو اونمین لنگڑاتے ہین یعنے ظالمون سے دبی ہوئی ہین
اور جو خارج کی ہوئے ہین یعنے ایمان سے باہر ہو گئی ہین اونکو ایمان دونگا اور سبکو اکہٹا کرونگا اور جنکو مصیبتون مین
ڈالا ہی انکو سمیٹ لونگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہمارے پیغامبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وقتین بہت لوگ ایسے تہے جو اللہ کو اکیلا جانتے تہے اور حضرت عیسی کو اور سب پیغمبرونکو اللہ کا بندہ اور
پیغام پہونچانے والا سمجھکر مانتے تہے وہ تھوڑے سے تہے کافرونکا ہر طرف زور تہا وہ بول نہ سکتے تہے

اونکو اللہ نے غلبہ دیا اونکا ہونا اوس زمانہ مین بڑی نعمت تھی اونکے باعث سے بکی
عقل والون نے پہچانا کہ جو ایمان کی راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بتلاتے ہین وہی راہ اگلی
پیغمبرون کی تھی کیونکہ اوس راہ کی جاننے والے ابتک موجود ہین اونکے حق مین فرمایا
کہ انہین کو یقیہ پھر اونکا یعنی پیغمبرون کے طریق پر وہی باقی رہے اخیر کے وقت مین ایمان پر قائم رہے
اونکا ارشاد صحیح مسلم مین ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا اِنَّ اللہَ نَظَرَ اِلٰی
اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَھُمْ عَرَبَھُمْ وَعَجَمَھُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ
وَاَبْتَلِیَ بِکَ یعنی اللہ نی زمین کی لوگون کو عرب والون اور عجم والون کو غضب کی نگاہ سی دیکھا
مگر جو بقایا تھی کتاب والون مین سی اور فرمایا کہ مین نے تجکو اسی لیے بھیجا کہ تجکو آزماؤن اور تیری باعث
سی اورون کو آزماؤن یعنی کچھ لوگ کتاب والون مین یعنی توریت اور انجیل والی ہین ایمان پر
قائم تھی اونپر رحمت کی نظر تھی باقی سب کو قہر وغضب کی نظر سی دیکھا اور اپنی پیاری پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی فرمایا کہ مین نے تجکو ایسی وقت مین اسلیئے بھیجا کہ تجکو آزماؤن یعنی تیرا امتحان
سب کو دکھلاؤن کہ تو ایسی مشکل وقت مین سچا دین سب مین پھیلاوی اور اللہ کی راہ مین
بڑی بڑی محنتین اوٹھاوی اور اللہ کی سوا کسی کا ڈر دل مین نہ لاوی اور تیری باعث سی ورونکو
آزماؤن یعنی جو تیرا ساتھ دینگی وہ بھی اللہ کی راہ مین بڑی بڑی مصیبتین اوٹھاوینگی تب دین کو سارے
عالم مین پھیلائینگی اور یہہ جو فرمایا کہ جو دور تک آوارہ کیئے گئے ہین اونکو زور آور قوم بناؤنگا ظاہر
یون ہی کہ یہہ اون دس قومون کی طرف اشارہ ہی جن کو ظالم بادشاہ نی ایران اور خلیج وغیرہ تک
نکالدیا تھا یا اور لوگ جو دور ملکون مین تتر بتر ہو گئی تھی اگر یہ وہ اسرائیلی ہین جو ملک چین مین رہتے
ہین جنکا اوپر ذکر ہو چکا جو سب محمدی ہین تو اونکا غلبہ صاف ظاہر ہی کہ اون تلک کوئی جا نہین سکتا
اور کوئی اونپر غلبہ نہین کرسکتا اور اگر وہ لوگ بھی پٹھان ہین جنکا اسرائیلیون مین ہونا
بعضی پادریون کا یکا گمان ہی تو اونکا زور اور قوت اور بہادری بھی سب پر ظاہر ہی اور فرمایا
کہ اللہ صیہون کی پہاڑ پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا یعنی جو لوگ اللہ کی دین پر ہین وہ وہان سلطنت
کرینگے سو تیرہ سو ۱۳۰۰ برس سے وہان محمدیون کی سلطنت قائم ہی پھر اللہ تعالی دسوین آیت مین یہہ
خبر دیتا ہی کہ ای صیہون کی بیٹی اب تو شہر سی باہر نکلیگی اور بابل تک جائیگی پھر گیارہوین آیت

مین فرماتا ہی کہ اب بہتیری قومین تیری مقابل جمع ہوئین ہین اور کہتی ہین کہ وہ ناپاک کیا جاوے ہم اپنی انکہون سی صیہون کو دیکہین پر وہ لوگ اللہ کے ارادی کو نہین جانتے کیونکہ وہ اونہین اون گٹہون کی طرح جو کہلیان مین ہوتی جمع کریگا ای صیہون کی بیٹی اوٹہ اور داین چلا کیونکہ مین تیری سینگہہ کو لوہا اور تیری کہرون کو پیتل بناؤنگا اور تو بہتیری قومون کو ٹکڑی ٹکڑی کریگی اور تو اونکی فجیری کو اللہ کی نذر کریگی اور اونکی مال کو اوسی دیگی جو ساری زمین کا خداوند ہی پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ بہت سی قومین جمع ہوونگی کہ صیہون کو اپنی بت پرستی سے خراب کرین اور یہ وہ لوگ نہ جانینگے کہ خدا نی اونکو جمع کیا ہی تاکہ غلہ کی طرح وہ جہاڑ جاوین اور صیہون جوکہ دور تہا وہ لوہی کے سینگون اور پیتل کے کہرون سی مضبوط کیا جاویگا اونکو روندیگی اور اونکی لوٹ سی مالدار ہوکر اللہ کی نذر کریگا جسکی مددسی وہ فتح پائیگا یہودی تواریخ مین کوئی ایسا واقعہ نہین ہی جو اس پیش خبری سی موافق ہو سنحاریب کی فوج یہودیون سی برباد نہین ہوئی تہی نہ اونکا کچھہ دخل بابل کی فتح مین تہا مکابیس کی فتوحات جو انٹیوکس پر تہی اومین کچھہ یہ پیش خبری پوری ہوتی ہی اور جب قسطنطین نے مذہب بدلا اور عیسائیون نے اپنی دشمنون پر غلبہ پایا اومین بہی کچھہ یہ پیش خبری پوری ہوتی ہی لیکن ٹہیک کرکے بالکل پورا ہونا اسکا آیندہ کیواسطی ہی ای ہمارا نواب لو دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ سنحاریب کی فوج کو اللہ کی فرشتی نی قتل کرڈالا کچھہ یہودیون نے اونپر جہاد نہین کیا اور بابل کو خسرو بادشاہ نی فتح کیا اسکے بعد یہودا مکابیس نے جو لڑائیان بت پرستون سے لڑین اونمین یہ پیش خبری کچھہ پوری ہوئی یعنی بالکل پوری نہین ہوئی کیونکہ یہودا نی بہت سی قومون پر غلبہ نہین پایا فقط یونانیون پر غلبہ پایا اور جب قسطنطین جو ٹہہ سو ٹہہ عیسائی ہوا تب بہی عیسائیون نے اپنی دشمنون پر کچھہ تہوڑا سا غلبہ پایا پادری اقرار کرتا ہی کہ یہ پیش خبری تب بہی بالکل پوری نہین ہوئی آیندہ زمانی مین پوری ہوگی ہای افسوس پادری کو یہ نہین سوجہتا کہ یہ پیش خبری محمدی وقت مین پوری ہوچکی جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے اونہون نے ساری قومون پر غلبہ پایا کافرون کی سب قومون پر جہاد کیا اب پانچوین باب کا شروع یہ ہی ای فوجون کی بیٹی تو اب فوجون کی طرح جمع ہو ہمپر محاصرہ کیا جاتا ہی اونہون نے اسرائیل کے حاکم کی گال پر چہڑی ماری ہی اور اسے بیت لحم افراتاہ تو یہودا کے ہزارون مین

شامل ہونیکی لیے چھوٹا ہو تو بہی تجہمین سے وہ شخص میرے واسطے نکلیگا جو اسرائیل مین حاکم ہوگا اور اوسکا
نکلنا قدیم سی ہمیشہ کی دنون سی ہی اسلیئے وہ اونکو چہوڑ دیگا اوسوقت تک کہ جننی والی جنے پہلی
اور اوسکی باقی بہائی بنی اسرائیل کے پاس پہر آوینگی یہہ جو فرمایا کہ فوجون کی طرح جمع ہو یہ خطاب
اسرائیلیونسی ہی یعنی اب تجہہ مین بہت سی فوجین جمع ہونگی کیونکہ اسرائیلیون کے ساتھہ اور بہت سے مین
ایماندار جمع ہونگی تم سب جمع ہوا اور لشکرون سی لڑو پہر یہ خبر دی کہ پہلی اسرائیلی لوگ گہیر جاوینگی
کیونکہ اونہون نے اسرائیل کے حاکم کی گال پر چھڑی ماری اسکی سزا مین ظالم حاکم اونکو گہیر لیگا جیسا کہ متی
کی انجیل کے ستائیسوین باب مین جہان یہ ذکر ہی کہ یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو گرفتار کیا وہان
لکہا ہی کہ انہون نی سرکنڈا لیکر اوسکی سر پہ مارا اس ظلم کی یہ سزا ہوئی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے
بعد رومیون نے اونکو گہیر لیا اور مسجد بیت المقدس کو ویران کر دیا اب اللہ تعالی شہر بیت اللحم کو
فرماتا ہی کہ اگرچہ تو چھوٹا شہر ہی مگر تجہمین سے وہ شخص نکلیگا یعنی ظہور کریگا جو اسرائیلیون پر دین کا
حاکم ہوگا اور اوسکا نکلنا ہمیشہ سی اللہ کی علم مین مقرر ہی یہ بشارت صاف حضرت عیسی
علیہ السلام کی ہی آپ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئی اور اسرائیلیون پر دین کی حکومت اللہ نی آپکو
دی پہر اللہ فرماتا ہی کہ اسلیی وہ انکو چہوڑ دیگا اوسوقت تک کہ جننی والی جن چکی اسکا صاف مطلب
یہ ہی کہ یہہ جو اسرائیلیون سی وعدہ ہوتا ہی کہ آخر کو تم بہت پرستون کو قتل کروگی اس وعدہ کا ظہور
اوس حاکم کی ہاتہون نہین ہوگا جو بیت اللحم مین پیدا ہوگا بلکہ وہ حاکم اسرائیلیون کو اسی مظلومی
کی حالت مین چہوڑ دیگا یہانتک کہ دوسری جننی والی جن چکی پادری لکہتا ہی کہ جننی والی جننی کی بڑی
نجات دہندہ کو اور چہوڑ دینی کا یہ مطلب لکہتا ہی کہ اسلیئی یہودی اپنی گناہون کی باعث سے
آسوریون اور کلدیون اور رومیون سی دق کیی جاینگی یہانتک کہ جننی والی جننی کی بڑے
نجات دہندہ کو او پسند کیے ہوئے بقایا یہودی اپنے حقون کو پہونچین گی ہم کہتی ہین اسکا صاف
یہ مطلب ہے کہ اسلیئی کہ یہودیون نے حضرت عیسی پر ظلم کیا اس باعث سی وہ رومیون کا ظلم اوٹہاینگے
یہانتک کہ جننی والی بڑی نجات دہندہ کو یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو جنے گی تب
اونکے باقی بہائی بنی اسرائیل ہی اور اور قومین بھی جنکا ایمان دینا اللہ کی ارادی مین ہی وہ
محمدی ہوکر ایماندار اسرائیلیون مین ملجائینگی آسکے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور وہ قایم ہوگا اور

خداوند کی قدرت سی اور خداوند اپنے خدا کی نام کی بزرگی سی نگہبانی کریگا اور دے
قایم رہینگی کیونکہ اب وہ زمین کے سوانون تک بزرگ ہوگا اور یہی سلامتی کا باعث ہوگا
یہہ اشارہ دوسری نجات دہندہ پیغمبر کی طرف ہی کہ وہ قایم ہوگا اور اللہ کی نام کی زور سی ایمانوالون
کی نگہبانی کریگا اور حکومت کریگا اور وہ ایمانوالی ہی قایم رہینگے کیونکہ اوس پیغمبر نجات دہندہ
کا غلبہ اور حکومت ساری جہانمین پہیلیگی اب دیکھو اسکے بعد کیسا صاف پتہ محمدی جہاد کا موجود
ہی ارشاد ہوتا ہی اور جب آسور ہماری سرزمین مین آویگا اور ہماری محلونمین قدم رکہیگا تب ہم سات
چرواہی اور آٹہہ سرگزوہ قایم کرکے اوسپر چڑہینگے اور وہ تلوارسی اسور کی ملک کو اور نمرود کی
سرزمین کو اوسکے مدخلونمین ویران کرینگے اور اسورسی رہائی ہوگی جبکہ وہ ہماری سرزمین مین
آویگا اور ہماری سرحدونمین قدم رکہیگا آہ امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھو جناب
میکا علیہ السلام صاف یہہ پتہ دیتے ہین کہ جب آسور والے یعنی عراق والے ہماری ملک
مین قدم رکہینگے تب ہم اونپر چڑہائی کرینگے اور اوس نمرود ظالم کی زمین کو ویران کرینگی سو ملک
عراق کا جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وقت تک آباد تہا ایران کی بادشاہون کا وہان
محل تہا ایران والون نے اوسوقت مین ملک شام پر چڑہائی کی تہی ابن اثیر نے تاریخ کامل
مین لکہا ہی کہ نوشیروان روم کی بادشاہ غطیانوس سے لڑنے گیا اور شہر دارا اور رہالی لیا اور
ملک شام تک گیا اور حلب اور انطاکیہ اور قامیہ اور حمص اور بہت شہر لوٹی دیکہو اسے
نوشیروان کی وقت مین ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئی اور ایکی بعد آپکی خادمون نے
ملک عراق پر جہاد کیا اوسوقت سی شہر بابل جو اوس ملک مین تہا ویران ہوگیا معلوم ہوا کہ جناب
میکا علیہ السلام نی اسی وقت کی خبر دی تہی اور یہہ جو فرمایا تہا کہ ہم چڑہینگے اسکے یہہ معنی ہین کہ ہماری
قوم کی ایماندار لوگ اور اور قومون کی ایمان والے سب ملکر ملک عراق کی کافرون پر چڑہائی کرینگے
محمدیون مین اسرائیلی بہی تہی جو محمدی ہوگئی تہی یہہ سب وعدے اونسی پوری ہوئے اوسوقت سے
پہلے ملک عراق پر کسی نے جہاد نہین کیا تہا پادری جامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ نجات دینی والا جسکا
وعدہ ہوتا ہی وہ یہوداکو آسوریون سے یعنی عراقیون سے اور اور دشمنون کی حملونسی نجات دیگا لیکن
سنحاریب کی حملہ کو اسرائیلیون کی حاکم نی نہین ہٹایا اور یہودیون نے کبہی آسوریون کی ملک پر

یا اوس ملک پر جسکو کلدیون نے پیچھے حاصل کیا تھا نہ حملہ کیا نہ برباد کیا دیکھو ای ایماندارو پادری اقرار کرتا ہی کہ یہودیون نے کبھی ملک عراق والون پر جہاد نہین کیا اور بابل اونکی ہاتھون ویران نہین ہوا مگر پادری اللہ سی نہین ڈرتا اور یہہ اقرار نہین کرتا کہ یہہ پیش خبری محمدی جہاد کی ہی بلکہ لکھتا ہی کہ عراق والونسے مراد کوئی اور قوم ہی جو عراق والونکی طرح ظالم ہونگی وہ آیندہ زمانہ مین عیسائیونکو ستائینگی اور ایک بڑا چرواہا یعنی زبردست حاکم تھوڑے سی آدمیونسے اونکو برباد کریگا انتہیٰ ان اندہون کو آنکھین دے آمین آب ارشاد ہوتا ہی اور یعقوب کو باقی لوگ بہتیری قومونکے درمیان ایسی ہونگے جیسا اوس خداوند سی اور جیسا مینہ کا ہلکا چمڑکاو جو گہانس پر پڑتا ہی جو آدمی کیلیے نہین ٹہرتی اور نہ بنی آدم کی خاطر رہجاتی ہی اور یعقوب کو باقی لوگ غیر قومونکے درمیان بہتیری گروہون کے بیچ ایسی ہونگی جیسا شیر ببر جنگل کے جانورون کے بیچ اور جیسا جوان شیر بکریون کے گلی مین ہوتا ہی کہ جب وہ اونکی درمیان گذرتا ہی وہ لتاڑتا ہی اور پہاڑ ڈالتا ہی اور کوئی چھڑانیوالا نہین تیرا ہاتھہ تیری دشمنون پر بلند کیا جاویگا اور تیری ساری مخالف نیست ہو جاوینگی دیکھو ان آیتونمین یہودیون کا حال صاف فرمادیا کہ حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو اوسوقت مین باقی ہونگی اور ایمان لاوینگے بہتیری قومون کے اندر اوس کی طرح ہونگی یعنی کمزور ہونگی جیساکہ ہوسیع علیہ السلام کی چھٹی باب کی چوتھی آیت مین ہی کہ تمہاری نیکی صبح کی بادل کے مانند ہی اور اوس کے مانند جو سویری جاتی رہتی ہی اس جگہ پادری ڈاکٹر یوڈیٹی لکھتا ہی کہ صبح کا ابر سورج کی نکلتی ہی یکایک پریشان ہو جاتا ہی اللہ فرماتا ہی کہ اسیطرح تمہاری نیکیان جھٹ پٹ مٹجاتی ہین اسیطرح اس مثال کا بیان بہی یہی مطلب ہے کہ اسوقت مین اسرائیلی لوگ جو ایمان لاوینگی بہت قومون کی درمیان کمزور ہونگی دشمنونکا سامنا نہ کرسکینگے اور بہت قومون کی درمیان نہایت زبردست ہونگی کافرونسے خوب لڑینگی آگے ارشاد ہوتا ہی اور اوسی دن مین یون ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ مین تیرے گھوڑون کو جو تیرے درمیان ہین کاٹ ڈالونگا اور تیری گاڑیونکو نیست کردونگا اور تیری سرزمین کے شہرونکو مسمار کرونگا اور تیرے ساری قلعون کو ڈہا دونگا اور مین تیرے ہاتھہ کی جادوگریان موقوف کردونگا اور تیرے یہان جادوگر بہر نہونگی اور تیری کہودی ہوئی مورتین اور وہ سورتین جو کہڑی کیگئی ہین تیرے درمیان سی نیست کردونگا اور تو آگے اپنے ہاتھہ کی بنائی ہوئی چیز کو نہین پوجیگا

اور مین تیری بسیرتون کو تیری درمیان سے اوکہاڑ ڈالونگا اور تیری شہرون کو تباہ کر ڈالونگا اور مین غصہ اور قہر کے ساتہہ اون قومون سے جو شنوا نہوئین بدلہ لونگا یہہ جو فرمایا کہ تیری گہوڑون اور گاڑیون کو نیست کرونگا پادری لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اوس اچہے زمانہ مین لوگون کو اللہ پر بہروسا ہوگا گہوڑون اور قلعون اور گاڑیون پر بہروسا نہوگا اور جادو اور بت پرستی دور ہو جائیگی اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ کی نوین باب کی تفسیر مین پادری لکہتا ہی کہ وہ لوگ گاڑیون اور گہوڑون سے رغبت رکہتے تہے لیکن زمانہ کی مصیبتونکی باعث سے یہہ بہروسہ جاتا رہا تہا ای پادری یہہ صاف بشارت محمدی وقت کی ہی کہ جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے وہ شیر ببر کیطرح کافرون پر غالب ہوے اور اونکا بہروسا فقط اللہ پر تہا اور ملک شام کے اگلے قلعے اور بہت سے شہر باقی نرہے مگر وہ لوگ اللہ کی بہروسے پر جہاد کرتے رہے اور اونکی شہرون کو یعنی ملک شام کے شہرون کو بہی اللہ نے ویران کیا اوس زمانہ مین جہو عیسائیونکا وہان زور تہا اونمین بہت سے قتل ہوے جنہون نے اللہ کا حکم نہ سنا اور ایمان نہ لای اسکی بعد چہٹی و ساتوین باب مین اسرائیلیونکی بدکاری کی بڑی شکایت ہی پہر آخر مین رحمت کا وعدہ ہی ساتوین باب کی دس آیتون کی بعد ارشاد ہوتا ہی جسدن کہ تیری دیوارین پہر اوٹہائیجائینگی اوسدن وہ حکم دور تک جاری کیا جاویگا اوسیدن مین وہ آسور سے مصر تک اور مصر سے نہر تک اور سمندر سے سمندر تک اور کوہستان سے کوہستان تک تجہہ پاس آوینگے باوجود اسکی یہہ سرزمین اونکی سبب سے جو اوسمین بستی ہین اور اونکی کامونکی پہل کی سبب سے ویران ہوگی دیکہو پہر رحمت کی زمانہ کا یہی بتادیا کہ تیری دیوارین پہر اوٹہائیجاوینگی اور مصر اور عراق اور تمام پہاڑونکی لوگ تیری زیارت کو آوینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ یروشالم کی دیوار کی پہر بنانی کا اسقدر وقت آویگا ای ایمانوالو مسجد بیت المقدس کو جو بخت نصر نے ویران کیا اوسکی بعد خسرو بادشاہ نے آباد کیا اوسوقت کی یہہ خبر ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ اوسوقت سب ملکونمین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی ہان دوسری ویرانی اس مسجد کی جو حضرت عیسی کے بعد رومیون نے کی تہی اسکے بعد محمدیون نے اس پاک مسجد کو آباد کیا اوسوقت مین مصر اور عراق مین اور عرب اور شام کے تمام کوہستانمین دین محمدی پہیل گیا اور سب ملکونکی لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آنے لگے یہہ بشارت صاف اوسیوقت کی ہی پہر فرمایا کہ اگرچہ آخری وقت مین یہہ سرسبز ہونیوالی ہی مگر پہلے اسرائیلیونکی بد اعمالون کی باعث سے یہہ سرزمین ویران ہوگی اور چودہوین آیت

کی بعد اللہ فرمایا ہی جیسا اون دنوںمین کہ تو مصر کی سرزمین سی نکلا ہوا تہامین اوسکی مطابق اونہین
اپنی عجائب قدرتین دکہلاونگا غیر قومین اوسی دیکہینگی اور با وجود اپنی ساری توانائی کی شرمندگی
اوٹہاینگی وی اپنی منہہ پر اپنی ہاتہہ رکہینگی اور اونکی کان بہرے ہوجاینگی وی سانپ کیطرح خاک چاٹینگی اور
زمین کے رینگنی والونکی طرح وی اپنی بلونمین تہرتہراوینگی وی ہمارے خداوند ہماری خدا کی طرف ڈرتے ہوئی متوجہ
ہونگی دیکہو پہر یہی پتہ دیا کہ مصر سی نکلنی کے بعد اسرائیلیون نے حضرت موسی علیہ السلام کی ہاتہون
کیسی کیسی کافرون کا غارت ہونا اور قتل ہونا انکہونسی دیکہا ویسی قدرتین پہر دکہاونگا کہ کافرون کی
سب قومون پر ایمانوالونکا رعب پڑجاویگا وہ نہایت دہشت و حیرت مین آجاینگی یہان پہر
توریت کی آیت کا مطلب کہولدیا کہ موسی کی مانند ایک پیغمبر بہیجونگا اسکی بعد پہر اللہ کی رحمت کا بیان
ہی بیسوین آیت مین یون ہی تو یعقوب سے وفاداری کریگا اور ابراہام کو وہ مہربانی دکہائیگا
جسکی بابت تونی قدیم زمانہ مین ہماری باپ دادون سے قسم کہائی تہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
توریت کی پہلی سورت کی سترہوین باب مین ہی کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سی وعدہ کیا کہ مین تجکو
اور تیری بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک دیتا ہون کہ ہمیشہ کی لئی ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا
یعنی وہ مجہکو پوجینگی اور بائیسوین [22] باب مین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نی قسم کہا کر مجہسی فرمایا
کہ مین تیری نسل کو یہہ زمین دونگا سو یہان حضرت میکا علیہ السلام اوسی وعدہ کا ذکر کرتے ہین کہ یا اللہ
تو اس وعدہ کو ضرور پورا کریگا سو یہہ وعدہ محمدی وقت مین پورا ہوا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی بعد یہودی لوگ بیت المقدس سے نکالیگئی اور بت پرستون نے بیت المقدس کو ڈہا دیا اور عیسائیونکی
بہت خون بہائی پہر محمدی وقت مین عرب کی لوگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیٹی حضرت اسمعیل
علیہ السلام کی نسل مین تہی اونکو اللہ نے کنعان کا ملک دیا اور اونکو وہین بسایا اور اسرائیلی بارہ
فرقون مین جو جو محمدی ہوی وہ سب اس وعدہ مین شریک ہوی حضرت اشعیا نبی علیہ
السلام کو اللہ تعالی نے جو کتاب عنایت فرمائی اور وہ توریت شریف
کی جلد مین لگی ہوئی ہی اوس کتاب مین اللہ تعالی پہلی اسرائیلیون کو بت پرست بادشاہونسی
ڈراتا ہی اور یہہ خبر دیتا ہی کہ تمہاری بدکاریون اور شرارتون اور ظلم کی باعث سی ان ظالم بادشاہونکو
تمپر چڑہا لاونگا یہہ خبر دیکے پہر تسلی دیتا ہی کہ آخری زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور جنہون نے تمپر ظلم کیا

اونکو بھی اور تمہاری قوم مین جو شریر ہین اونکو بھی اور ساری قومونکو کافرون کو سزا دونگا
اور اپنی تلوار بھیجونگا جہان اسرائیلیون کو بہت [illegible] فتح ہوئی اوس دن کے ساتھ
اللہ تعالی بہت بڑی فتح انکی خوشی سناتا ہی کہ آخری [illegible] مین تمہاری دشمنونکا نام و نشان
بالکل مٹا دونگا اور تم خدا پرستی [illegible] اوس وقت کا [illegible] ہو گا اور سوا [illegible]
اللہ کا نام اور اوسکی شریعت ساری جہان مین پہیلیگی [illegible] رسول پاک کی ہاتہون یہہ کام ہوگا اللہ تعالی
جا بجا اونکی پیچے اور نشان بتلاتا ہی اس کتاب پاک [illegible] نبوی شریعت کی بہت اشارون کا مطلب
صاف صاف اللہ تعالی کہولدیا ہی جا بجا [illegible] اور بڑی عدالت کی زمانہ کا وعدہ
کیا ہی جو باتین نبوی شریعت [illegible] فرمائین تاکہ اونکو خوب
معلوم ہو جاوے کہ وہ زمانہ ابہی تک نہین آیا [illegible] یسعیا علیہ السلام کی کتاب کی
سر پر لکہا ہی کہ رویا یعنی دکہلاوا یشعیا بن آموص [illegible] اور یروشلم کی بابت یہودا کی
بادشاہون عزیا اور یوتام اور آخز اور حزقیا کی دنون مین دیکہا اس کتاب کی سری پر اللہ تعالی اسرائیلیونکی
اور شہر یروشلم اور صیہون کی رہنیوالونکی بد اعمالی اور بے دینی اور چوری اور رشوت خوری ا
اور بے انصافی کی اور یتیمون اور بیواؤن پر ظلم کرنیکی بڑی بڑی شکایتین کرکے چوبیسوین آیت مین
فرماتا ہی کہ ہان مین اپنے دشمنون سے بھی راضی کرونگا اور اپنے بیریون سے بدلہ لونگا مین تجھپر
اپنا ہاتھ بڑھاونگا اور تیرا میل صاف کرونگا اور سب تیرے رانگ کو جدا کرونگا اور مین
تیرے قاضیون کو آگے کی طرح اور تیرے مشیرون کو ابتدا کے دستور کے موافق بحال کرونگا اوسکے
بعد تو راستباز بستی اور دیانت دار آبادی کہلائیگی صیہون عدالت کے سبب اور وے جو اوس مین
گناہ سے باز آئی ہین راستبازی کے باعث نجات پاوینگے لیکن گنہگار اور بدکار سبکے سب ہلاک ہونگے
اور جو خداوند سے باغی ہوئے فنا کیے جاوینگے کہ لوگ بلوطون سے جو تمہاری شوق ہین شرمندہ ہونگے
اور تم اون باغون سے جن پہ عاشق ہو شرمندہ ہوگے اور تم اوس بلوط کے مانند ہو جاؤگے
جسکی پتے جہڑ جاوین اور اوس باغ کی مثل جو پانی بن سوکہہ جاوی [illegible] اونکا پہلوان ایسا
ہو جائیگا جیسا سن اور اوسکا کام چنگاری ہو جاوی دونون باہم جل جاوینگے اور کوئی اونکی
آگ نہ بجہاویگا پادری عمادالدین لکہتا ہی کہ بلوط کا درخت بت پرست لوگونسی اور یہودیون سی

پوجا جاتا تہا اور اوسکی چہوٹے چہوٹے پودے اپنی تہخانون کی گرداگرد لگایا کرتے تہی اب اس جگہ سے
پادری اسکاٹ کی تفسیر کا بیان لکہا جاتا ہی جو ہماری ماننے میں لکہی گئی ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام کی وقت مین آخز بادشاہ نے جو بت پرستی پہیلائی تہی اور پہر دشمنون نے چڑہائی کی پہر اسکی بیٹے
بادشاہ بت پرست نے حزقیا بادشاہ پر چڑہائی کی حزقیا بادشاہ بڑا ایماندار خدا پرست تہا اوسنی فتح پائی
پادری کہتا ہی کہ یہہ پیش خبری اسی کی ہی کہ اسرائیلیونکو پہلے اللہ نے یون سزا دی کہ اونکی دشمنون کو اونپر
چڑہایا پہر جب اونہون نے توبہ کی تب اللہ نے اونکو فتح دی اب ہم کہتی ہین کہ اللہ تعالی نے شہر صیہون سے فرمایا
کہ تیری قاضیون اور مشورہ والون کو اگلی وقت کی طرح عادل اور منصف بناونگا یعنی جیسیا
حضرت یوشع اور اونکی بعد کی قاضیون کی وقت مین اور حضرت داود اور حضرت سلیمان کی وقت مین
سب منصف اور عادل تہی ویسی پہر ہونگے یہہ خبر حزقیا بادشاہ کی وقت کی ہرگز نہین ہو سکتی
حزقیا کی وقت کا حال پادری طامس اسکاٹ نی اٹہائیسوین باب مین لکہا ہی کہ حزقیا کی اصلاح کرنیکے
بعد بہی ملک شام مین بے انصافی پہیلی ہوئی تہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت کی خبر بہی یہہ
ہرگز نہین ہو سکتی کیونکہ اوسوقت مین قاضی اور مفتی دہرمی بے ایمان یہودی تہی جنہون نے حضرت عیسی
علیہ السلام کی قتل کا فتوی دیا پہر چہہ سو برس تک بت پرستون کا زور رہا اور اللہ فرماتا ہی کہ اسکی
بعد تو سچی بستی اور دیانت دار آبادی کہلائیگی اور حزقیا کی بعد اوسکا بیٹا منسا بادشاہ پہر بت پرست
ہو گیا اوسنی وہ بت پرستی پہیلائی کہ اللہ کی پناہ پہر تہوڑی دنون کی بعد بابل کے بت پرستون نے
ساری شہر کو ویران کر دیا پہر ستر برس بعد یہہ شہر آباد ہوا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد روم کے
بت پرستون نے اوسکو ویران کر دیا آبادی کا نام جاتا رہا اور یہان اللہ تعالی اس شہر کو توبہ اور نجات
کی بشارت اور کافرون کی قتل کی خبر سناتا ہی یہان تو صاف محمدی وقت کی خبر ہی جسوقت مین
ہر ہر ملک کی بہت سے بت پرست بتونکو پوجنی سی شرمندہ ہوئے اور بت پرستی چہوڑ کر محمدی دین مین آئے
اور مسجد بیت المقدس کی پہر بنائیگی اور وہ سچی بستی اور دینداری آبادی کہلائی اور وہان کی قاضی اور
مفتی محمدی وقت مین ایسی ایسی اللہ والی ہوئے کہ اونکا احوال معتبر کتابون مین دیکہو تو معلوم ہو اوس
ملک کی لوگ جو ایمان لای وہ پاک صاف ہوئے جو ایمان نہ لای وہ ذلیل و خوار ہوئے دوسرا باب
سنو اللہ تعالی فرماتا ہی آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ خداوند کی گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر

قایم ہوگا اور ٹیلونسی اونچا کیا جائیگا اور ساری قومین اوسکی طرف روانہ ہونگی اور بہت سی
قومین جائینگی اور کہینگی کی آؤ ہم خداوند کی پہاڑ پر چڑہین اور یعقوب کی خدا کی گہر مین جاوین
کہ وہ اپنی راہین ہمکو بتلاویگا اور ہم اوسکی راستون پر چلینگی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا
کلام یروشالم سی نکلیگا پادری ڈیالوڈیٹی لکہتا ہی کہ آخری دنون سی انبیا لوگ مراد لیتی ہین وہ کل
زمانہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی شروع ہوتا ہی اونکے دوبارہ آنے تک وہ پہاڑ
سی مراد ہی وہ مسجد جو موریہ پہاڑ پر ہوگی اور سب مسجدون پر شرف لیجائیگی آہی پادری جب آخری دنون
سی وہ زمانہ مراد ہوا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی اونکی اوترنے تک ہی تو اسی زمانہ مین
حضرت عیسی علیہ السلام کو چہ سو برس بعد محمدیون نی اس پاک مسجد کو موریہ پہاڑ پر حضرت سلیمان کے مسجد
کی اوپر بنایا یہہ پیش خبری اسی وقت کی ہی سید منصور علی صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکہتی ہین
کہ شہر یروشالم چار پہاڑون پر آباد ہی موریا اور صیہون اور اکرا اور بزیتہا قدیم زمانہ مین سب کا نام موریا
تہا دوسری جگہ لکہتی ہین کہ جو عمارت کئی بار ڈہائی جاتی ہی بعد بنتی ہی اوسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہے
اور مسجد بیت المقدس کا بہی حال ہوا اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ اس کتاب کی آخر مین یہہ
بیان آویگا کہ مسجد بیت المقدس جو محمدیون کی بنائی ہوئی ہے وہ قدیم مسجد کی اوپر ہی اور وہ جو
حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی تہی وہ اس مسجد کی نیچی ہی جب لوگ سیڑہیون سے نیچی اوترتے ہین
تب اوسکی زیارت کرتے ہین اس جگہ اس بات کا بہی اشارہ پایا گیا کہ آخری دنون کی مسجد اس پہلی مسجد
سی اونچی ہوگی یعنی پہلی مسجد کی اوپر بنی گی اور یہہ جو فرمایا کہ خداوند کا کلام یروشالم سی نکلیگا اسکا یہہ
مطلب ہی کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر پر اوتریگا وہ یہان آویگا اور یہان سی تمام ملک شام مین پہیلیگا سو
ایسا ہی ہوا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انتقال کے چہہ برس بعد یروشالم مین محمدیون کی حکومت
قایم ہوئی اور وہ پاک مسجد پہر بنائی گئی اور قرآن جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اوترا اوسکو اور محمدی
حدیثون کو جاننے والے اور سکہلانیوالے کثرت سی وہان پہلی اور شہرون شہرون سے لوگ بیت المقدس
مین آتے رہے کہ چلو وہان مسجد بیت المقدس کی زیارت بہی کرینگی اور قرآن و حدیث کا علم بہی سیکہینگی
محمدیون مین ہمیشہ یہہ دستور رہا کہ اپنے شہر مین بہی اور اور شہرون مین بہی حدیثونکی تلاش مین جایا کرتے تہے
محمدی حدیث والون کا حال کتابون مین دیکہو تو یہہ مطلب صاف کہلجاوی اگر پادری کہین کہ اسکی یہہ

معنی ہین کہ پہلی اللہ کا کلام یروشالم سی ظہور کریگا اور مراد اوس سے انجیل ہی تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام یہودی اور یروشالم مین پیدا نہین ہوئے بلکہ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئے پہر
صوبہ جلیل کا جو صیہون اور یروشالم سی بہت دور ہی وہان رہے اول دل جو آپنے انجیل سنائی اوسی
صوبہ جلیل مین سنائی کبھی کبھی یروشالم مین بھی تشریف لاتے تھے اور اللہ کا کلام سناتی تھے مگر ساری
قومونکی لوگ ایسی انجیل سنتی نہین تھے آپ ہی خود فرمایا کہ مین اسرائیلیونکی سوا کسیکی پاس بہیجا نہین گیا جیسا
کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب مین صاف لکھا ہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد جب اونکے
خادمون نے غیر قومونمین بھی ایمان پہیلایا تب بھی ساری قومین اللہ کی گھر کیطرف روانہ نہین ہوئین
کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کو تیس برس بعد جب پولوس عیسائی یروشالم مین آئے تو یہودیون نے
ایک شخص افسی کو شہر مین پولوس کے ساتھہ دیکھا اور گمان کیا کہ پولوس اس شخص کو مسجد مین بھی لایا ہوگا
اس گمان پر یہودیون نے کہا کہ یہہ شخص یونانیونکو مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا جیسا کہ
رسالہ اعمال کی اکیسوین باب مین ہی پھر چوبیسوین باب مین ہی کہ یہودیون نے حاکم سی نالش کی کہ یہ شخص
ناصریونکی بدعت کا سردار ہی اور اوسنی مسجد کے ناپاک کرنیکا بھی قصد کیا اور ہمنی چاہا کہ اپنی شریعت کی موافق
اوسکی عدالت کرین اس بیان سی معلوم ہوا کہ بے ایمان یہودی اس غرور مین مست تھی کہ ہم ہی بڑے
اللہ والے ہین اور غیر قومین اگر بت پرستی چھوڑدین اور ایمان لاوین تب بہی مسجد مین آنیکی قابل نہین
انہین بے ایمان یہودیون کا اوسوقت مین زور تہا اور عیسائیون کو بہت ستاتے تھے اور غیر قومون کی لوگ
جو عیسائی ہوگئے تھے اونکو مسجد مین نہین آنے دیتے تھے پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی چالیس برس بعد
بت پرستون نے اوس پاک مسجد کو ڈہا دیا پہر تین سو برس تک بت پرست بادشاہون نے عیسائیونکا
ہر طرف خون بہایا وہ پاک مسجد جو گری ہوئی پڑی تہی اوسکی زیارت کو اوسوقت مین جانا ان ظالم
بادشاہون کی باعث سی بہت مشکل تہا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کو تین سو برس بعد جب روم کے
لوگ جہوٹہہ موٹہہ کے عیسائی ہوگئے اونہون نے یہودیون کی جلن مین اس پاک مسجد کی بڑی چٹان پر
کوڑا کرکٹ گوبر لید حیض کے لتون کا ڈہیر لگا دیا پہر وہ زیارت کو کیون آتے اگر تہوڑے سے
ایماندار لوگ زیارت کو آتے ہون تو یہہ بات کب مطابق پڑسکتی ہو کہ ساری قومین اوسکی طرف
روانہ ہونگی اس پیش خبری کا ظہور صاف محمدیون سے ہوا جب سی مسجد بیت المقدس کو اونہون نے

آباد کیا تب ہی البتہ ساری قومین محمدی لوگ اوسکی زیارت کو جاتی ہین پادریون کو یہہ سارا حال معلوم ہے
مگر کہلی کہلی باتون کے مطلب بدلنے مین ذرا بہی اللہ کا ڈر اونکے دلمین نہین آتا پادری اسکاٹ لکہتا ہے
کہ اللہ کا گہر پہاڑون پر قایم ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ کا دین دنیا مین پہیلیگا اوس دین کا غلبہ
ہوگا اور بت پرستی مٹجائیگی پادری لکہتا ہے کہ جسطرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اللہ کا گہر پہاڑون
پہ تہا ویسا ہی حضرت عیسیٰ کا عبادتخانہ ہوگا زمین کے معنے آسمان اور آسمان کے معنی زمین کہدینا
پادریونکا کام ہے اسکے بعد اللہ تعالی عدالت کا پتہ دیتا ہے اور فرماتا ہے اور وہ امتون کے درمیان عدالت
کریگا اور بہت سی لوگون کو ڈانٹیگا اور وے اپنی تلوارون کو توڑکر پہالی اور اپنے بہالون کو ہنسوے
بناڈالینگے اور قوم قوم پر تلوار نہ اوٹہاویگی اور وے پہر کبہی جنگ نہ سیکہینگے اے محمدی بہائیو دیکہو یہہ وہے
عدالت ہے جسکا بیان توریت اور زبور مین صاف صاف ہوچکا ہے اون سب پتونکو یاد کرو وہ عدالت
حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین نہین ہوئی اوس عدالت کا پتہ یہان یون بتلایا کہ وہ یعنی اللہ تعالے
قومون کے درمیان عدالت کریگا اور اونکو ڈانٹیگا یعنی اپنے پاک کلام مین اپنے عذاب سے سبکو ڈراویگا
اور کافرون اور ظالمون کو سزا دیگا یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے پہر انجام اوس جہاد کا یہہ بتلایا کہ
آخر کو لوگ تلوارین توڑکر پہالی اور بہالونکو ہنسوے بناڈالینگے یعنی آخر کو سب محمدی ہوجائینگے آپسکی
لڑائی بالکل موقوف ہوجاویگی یہہ بات جب ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترکر
دجال پر اور یہودیون پہ جہاد کرینگے دجال کو قتل کرینگے اور بہت یہودے قتل ہونگے آخر کو سب محمدی
ہوجائینگے لڑائیان موقوف ہوجائینگی قرآن مجید مین اللہ تعالی نے اوس وقت کا پتہ دیا ہے حتیٰ
تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا یعنی یہانتک کہ لڑائی اپنے ہتیار اوتار رکہیگی اور در منثور مین امام احمد
اور ابن عساکر کی کتاب سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کا حال لکہا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے اور
صلح رجوع کریگی اور تلوارون کی ہنسوے بنائیجائینگی اور حدیثون مین اوس وقت کا بیان ہے کہ
عداوتین دلونسے نکلجائینگی ساری زمین مین کہیتی ہوگی دیکہو قرآن اور حدیث مین اللہ تعالی کے
حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کہولدیا اللہ تعالی فرماتا ہے اے یعقوب کے گہرانے تم آؤ
کہ ہم خداوند کی روشنی مین چلین کیونکہ تو نے اپنے لوگون کو یعنی یعقوب کے گہرانیکو ترک کیا اسلیے کہ
اونکی معموری پوربیون سے ہے اور فلسطیونکی مانند نجومی ہین اسپادری مٹہر کے ترجمہ مین یون ہے کہ

شگون ہین اور بیگانون کی اولاد سے شرط کا ہاتہہ مارتی ہین آہ محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی صاف یہہ پتا دیتا ہی کہ اوسوقت مین لوگ کہینگی اے یعقوب کے گہرانے تم آو صاف مطلب یہہ ہی کہ یعقوب کے جتنے گہرانے ہین یعنی بارہ قومو مین اسرائیلیونکی اون سبکو حکم ہوتا ہی کہ تم سب آو اللہ کی روشنی مین چلو یعنی اللہ کا نور یعنی اوسکا کلام اور اوسکا پیغمبر ان بارہ قومون مین سے کسیمین نہین ظاہر ہوا اللہ نے اون سبکو چہوڑدیا تو اون سبکو لازم ہی کہ جس قوم مین وہ نور ظاہر ہوا ہی وہان چلین اور اوس نور کی روشنی مین اللہ کی راہ پر چلین حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر یہہ نہین ہوسکتی کیونکہ اونکا ظہور خود اسرائیلیو نمین ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو ایمان غیر قومون مین پہیلا تو اسرائیلی عیسائیون کی تعلیم سے پہیلا اوسوقت مین اللہ نے اسرائیلیون کو چہوڑ نہین دیا اس خبر کا خاص ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ اللہ نے آخری پیغمبر کو اسماعیلیو نمین پیدا کیا اور اسرائیلی اونکی تعلیم کے محتاج ہوئے اور اسرائیلیونکے چہوڑ دینے کا باعث یہہ فرمایا کہ ان لوگون نے فلستیون وغیرہ بت پرستونکی رسمین سیکہین اور نجومی ہوگئے اللہ تعالی فرماتا ہی پہر اونکی زمین سونے روپے سے مالامال ہی اور اونکی خزانون کا کچہہ انتہا نہین اور اونکا ملک گہوڑونسی بہرا ہوا اور اونکی رتہونکا کچہہ شمار نہین اور اونکی زمین بتون سی بہرپور ہے وے اپنے ہاتہون کو بنائی ہوئے کامون کو اور اپنی اونگلیونکی کاریگری کو سجدہ کرتے ہین اس سبب سے آدمی پست ہوجائیگا اور مرد ذلیل ہوویگا اور تو اونہین ہرگز معاف نہ کریگا پہاڑ مین گہس جا اور زمین مین چہپ جا خداوند کی ہیبت کی آگی سے اور اوسکی بزرگی جلال سے انسانکی تکبر کی آنکہہ نیچی کیجائیگی اور بشر کی شیخی جہکائیجائیگی اور اوسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا کیونکہ رب العالمین کا دن ہر ایک مغرور اور سربلند او گہمنڈی پر آویگا اور وہ پست کیا جاویگا اور لبنان کی ساری صنوبرون پر اور پادری پتہر کے ترجمہ مین ہو کہ سارے دیودارون پر جو بلند اور اونچی ہین او بیسان کی ساری بلوطونپر اور ساری اونچی پہاڑون اور ساری بلند پہاڑون پر اور ہر ایک اونچی برج پر اور ہر ایک شہر پناہ پر اور ترسیس کے ساری جہازون پر غرض ساری خوشنما ظروف پر اور آدمی کی گمرای جہکائیجاویگی اور لوگون نے اکڑبازی اوتاری جائیگی اور اوسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا اور بت جو ہین وے بالکل فنا ہونگے اور لوگ پہاڑون کے غارون مین او زمین کے سوراخونمین گہسینگے خداوند کی ہیبت کی آگی کے

اور اوسکی بزرگی کی جلال سے جب وہ اوٹھہ کہڑا ہوگا اور زمین کو لرزائیگا اوسدن لوگ اپنی پہلی
مورتون اور سنہلی صورتون کو جو انہون نے اپنی پوجا کی لئی بنائین چہچہوندرون اور چمگیدڑون کی آگی
پہینکدینگی اور ٹیلونکی شگافونمین اور چٹانون کی رخنونمین چہپ جاوینگی خداوند کی ہیبت کی آگی سے
اور اوسکی بزرگی کی جلال سے جب وہ اوٹھہ کہڑا ہوگا اور زمین کو لرزاویگا پس تم انسان سے جسکا
دم اوسکی نتہنونمین ہے درگذر و کیونکہ اوسکی کیا قدر ہے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہودیون نے بہروسہ
کیا تہا اپنی پڑوسی بت پرستون پر جنسے اونہون نے رشتہ داری کی تہی اسیطرح اونہون نے بہروسہ
کیا تہا مصریون پر سریانیون پہ آسوریون پر کئی جدا جدا وقتونمین سو اس آیت کا مطلب یہہ ہے کہ
فانی آدمیون پہ بہروسہ مت کرو پادری لکہتا ہے یہہ اوس زمانہ کی خبر ہے جب اللہ اوٹہیگا بدلہ لینی کو
گنہگار لوگونسے دیکہو پادری نے اوسوقت کا پتا نہ دیا کہ وہ کون وقت ہے پادری لوگ جان بوجہکر حق کو
چہپاتے ہین ای محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ یہودیون نے بتون کو پوجا مین اونکو ذلیل کرونگا
اور اونکا غرور مٹاونگا لبنان اور بسیان دو مقام ہین ملک شام مین پادری شیرنگ آفتاب صیدا وغیرہ
لکہتا ہے کہ لبنان ایک کوہستان ہے ملک شام مین اوسکی اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط
سرسبز ہوتے ہین پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ ترسیس کے جہاز سے مراد ہے کوئی جہاز ہو سوداگری کا ایک
اور پادری نے لکہا ہے کہ ترسیس ایک شہر تہا ملک اسپانیہ مین یعنی ملک اندلس مین اوس شہر سے جہاز
سوداگری کی میڈیٹیرین کو یعنی دریای روم کو جایا کرتے تھے ایک لغت مین لکہا ہے کہ باسان ایک
اچہا ملک کنعان مین ہے اور حد اوسکی دریای اردن کی پچہم طرف ہے ای ایمان والو دیکہو اللہ تعالی ملک شام
کی عمدہ عمدہ مقامون کا پتا دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنی دہشت اور جلال کو وہان ظاہر کرونگا اور اوسدن
خداوند اکیلا بلند ہوگا یعنی اس کلمہ کا شہرہ تمام جہان مین ہوگا کہ اللہ اکیلا ہے اوسکی سوا کوئی خدا نہین اسکا
صاف مطلب یہہ ہے کہ ایسی ایمانوالونکو اس ملک کا حاکم کرونگا جنکی باعث سے اللہ کا اکیلا ہونا خوب
مشہور ہوگا اسرائیلی پیغمبرون کی وقت مین اللہ کو اکیلا کہنی والی دبے ہوئے تھے بت پرستونکا ہر طرف
غلبہ تہا حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین یہودیون اور بت پرستون نے تین سو برس تک عیسائیون پہ
ظلم کیا پہر رومی لوگ جہوٹہہ موٹہہ کی عیسائی ہوگئے اونہون نے ایک خدا کہنی والون کا گلا دبایا یہی عیسائی
جنگلونمین جا بیٹہے تین خدا کہنی والونکا ہر طرف تسلط رہا پادری لوگ اسکو اونکی حکومت کی خبر سمجہے

اسلیۓ آنحضرت نے اسی یہہ قید لگادی کہ خداوند اکیلا بلند ہوگا دیکہو محمدی وقت مین اس پیش خبری کا خوب ظہور ہوا ہر طرف لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہوا دیکہو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی شعیا علیہ السلام کی کتاب نہین پڑہی تہی اونکی زبانی اللہ تعالی یہہ بتایا یاد دلاتا ہی سورۂ توبہ مین فرماتا ہی جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا اور کردیا منکرون کا کلمہ نیچا اور کلمہ اللہ کا وہی اونچا ہی اللہ تعالی نے کتاب والون کو یاد دلایا کہ وہ وقت آن پہونچا جیسا فرمایا ویسا وکہادیا محمدی حکومت نے سبکو عاجز کردیا ملک شام اور ملک اندرس مین محمدی دین کا خوب غلبہ ہوا اللہ کی دہشت اور جلال سب پر چہا گیا بت پرستون نے جابجا بتون کو پہینکدیا دری جان ڈیون پورٹ نے لکہا ہی کہ اس زمانہ مین ملک شام کے نصاری تصویرون کو پوجتی تہی اللہ کے فضل سی بہت سے یہود اور نصاری محمدی دین مین آئی آج تک وہان محمدیون کا زور ہی **تیسرا باب سنو** کیونکہ دیکہو خداوند رب العالمین یہروشالم اور یہودا مین سے ٹیکا ٹیکی کو روٹی کی ساری ٹیک اور پانی کی ساری ٹیک کو اوٹہالیگا بہادر اور صاحب جنگ کو قاضی اور نبی کو تعبیر کرنیوالی اور بوڑہی کو پچاس کے سردار اور عزت دار کو اور صلاحکار کو اور اوسکو جو کاریگری مین ماہر اور فصاحت مین مشتاق ہی اور مین لڑکون کو اونکا سردار بناؤنگا اور ننہی بچی اونپر حکومت کرینگی دیکہو اللہ تعالی نی اوپر فرمایا کہ انسانون پر بہروسہ مت کرو اب فرماتا ہی کیونکہ دیکہو تمپر ایسا وقت آتا ہی کہ اللہ رب العالمین شہر یہروشالم اور قوم یہودا مین سے روٹی پانی کا سہارا اوٹہالیگا یعنی اون لوگون کو محتاج کردیگا پہر فرمایا کہ جن لوگونکی باعث سی سہارا ہوتا ہی اونکو اللہ اوٹہالیگا بہادر اور جنگی لوگ اونمین نرہین گی اور نبی اور قاضی بہی نرہین گی یعنی نبیونکا ہونا اس قوم مین موقوف ہوجائیگا یہہ بات حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت تک نہین ہوئی حضرت عیسی علیہ السلام خود قوم یہودا مین پیدا ہوی یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد کی ہی کہ یہودا مین سی پہر کوئی نبی نہین ہوا اور جن یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام سی دشمنی کی اونکو اللہ نی بت پرستونکی ہاتہون قتل کروایا یہودی ملکون ملکون مین تتر بتر اور ذلیل ومحتاج ہو گئے اللہ تعالی قرآن مجید مین یہودیونکی ذکر مین فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ یعنی ڈالدی گئی اونپر ذلت اور محتاجی اور کما لائی وہ غضب اللہ کا بعد اوسکی اللہ فرماتا ہی لوگونمین ہر ایک دوسری پر اور ہر ایک اپنی ہمسایہ پر ستم کریگا اور لڑکا بوڑہی پر اور پاجی شریف پر گہمنڈ کریگا کہ آدمی اپنی باپ کی گہرانے مین سی اپنے

بہائی کو پکڑ کر کہیگا کہ تو تو پوشاک والا ہو سو آ تو ہمارا حاکم ہوا اور یہ خانہ خراب تیرا محکوم ہو وے اس دن وہ قسم کہائیگا اور کہیگا مین تیرا شفا بخش نہ بنونگا کہ میرے گھر مین نہ روٹی ہی نہ کپڑا تو مجھی لوگونکا حاکم مت کر کہ یروشالم ٹکر کہا گئی اور یہودا گر گیا کیونکہ اونکی بول چال و چال چلن خداوند کے برخلاف ہی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ بات پوری ہو گئی یوسیا بادشاہ کے مرنے کے بعد کہ اوسکی بیٹی اور پوتے جو کم سن تھی تخت پر بیٹھی اور اونکی مصاحب اور رفیق بیوقوف اور دیوانے تھے کمزور بادشاہی کے وقت مین ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگے اور آپس کی صحبت کا تمیز جاتا رہا تھی اور نہایت بد کار آدمی کمینی اور عزت دار لوگونسے حقارت اور بے ادبی کرنیلگی ہم کہتی ہین یہہ خبر یوسیا بادشاہ کے بعد کی نہین ہو سکتی کیونکہ اوسوقت کا اللہ نے یہہ پتا دیا ہی کہ اوسوقت مین یہودا مین سی قاضی اور نبی کو اور رئیسون کو اوٹھا لونگا اور یوسیا کے بیٹون پوتون کے وقت مین حضرت ارمیا علیہ السلام موجود تھی اور یروشالم اوسوقت ویران نہین ہوئی تھی اسکے بعد صدقیا بادشاہ کے وقت مین جب یروشالم ویران ہو گئی تب یہودی لوگ بابل مین قید ہی وہان حضرت حزقیل اور حضرت دانیال نبی موجود تھی یہان تو صاف خبر ایسی وقت کی ہی جب کوئی نبی اس قوم مین نہو گا اور شہر یروشالم اوجڑ جائیگا اسکے بعد اللہ تعالی اوس قوم کے ظالم سردارون کے ظلم کی اور صیہون کی بد وضع و بد چلن عورتون کی شکایت کر کے اونکی تباہی کی خبر دیتا ہی پہر صیہون سے فرماتا ہی تیری بہادر مرد قتل ہوا رہی اور تیری پہلوان جنگ مین جائینگی اوسکی پہاٹک رونا پیٹنا کرینگی سو وہ اوجاڑ ہو کر خاک پر بیٹھینگے پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہان یروشالم کو ایک عورت ٹھیرایا جو اپنی بچون سے محروم کی گئی اور اونکا ماتم کرنے لگی یہہ بات وسپاشیان بادشاہ کے حکم سی ہو نے بعد بربادی شہر کے جو رومیون نے کی دیکھو یہان پادری نے بھی اقرار کیا کہ حضرت عیسی کے بعد جو رومیون نے صیہون کو یعنی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا یہہ اوسوقت کی خبر ہے یاد رہ کہنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد شہر یروشالم کو اور مسجد بیت المقدس کو پہلی بار بابل کے بادشاہ بخت نصر بت پرست نے حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین ویران کیا پہر ستر برس کے بعد خسرو بادشاہ نے اوسکو آباد کیا چار سو برس تک وہ پاک شہر اور وہ پاک مسجد آباد رہی پہر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستون نے ویران کیا پہر پانچ سو برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا ظہور ہوا اور اونپر اللہ نے قران اوتارا آپ کے بعد آپ کے

خادمون نے ملک شام پر جہاد کیا اور اوس پاک مسجد کو کوڑی اور گوبر سی پاک کر کر آباد کیا اور اوسوقت سے آجتک آباد ہے اس پاک کتاب مین کہین پہلی ویرانی کی خبر دیکر آبادی کی خبر اللہ نے دی ہو اور کہین دوسری ویرانی کی خبر دیکر پہر آبادی کی خبر دی ہو اور اوسوقت کی بڑی تعریف کی ہو اس خبر کو پادری لوگ چھپاتی ہین اور جہان اوسکا ذکر آتا ہو وہان بہی پہلی آبادی کی خبر ٹہراتے ہین جو خسرو بادشاہ کی ہاتہہ سی ہوئی اس جگہہ اللہ کی قدرت دیکھو اوپر تو پادری نے لکہا کہ یہہ پہلی ویرانی کی خبر ہو یہان اقرار کرتا ہو کہ یہہ خبر اوس ویرانی کی ہو جو رومیون کی ہاتہہ سی حضرت عیسی کی بعد ہوئی اب صاف ثابت ہوا کہ اسکی بعد جو آبادی کی خبر ہو وہ محمدی وقت کی آبادی کی خبر ہو آب چوتہا باب سنو اللہ تعالی فرماتا ہو اوس روز سات عورتین ایک مرد کو پکڑینگی اور کہینگی کہ ہم اپنی روٹی کہائینگی اور اپنی کپڑے پہنینگی تو ہم سب سے صرف اتنا کر کہ ہم تیرے نام کے کہلاوین تاکہ ہماری ذلت مٹی پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ یہہ آیت اول باب سی علیحدہ نہین ہونی چاہیے تہی کیونکہ ظاہرا اوس مطلب سے علاقہ رکھتی ہو جب یروشالم کو کلدیون نے یعنے بابل والون نے گہیر لیا اور تہہ لے لیا مرد اکثر برباد کر دیے گئے تھے لیکن عورتین بچ رہی تہین اور اونکو شادی کی امید باقی نہین رہی تہی اور چونکہ شادی نہ کرنا یہود یونمین بڑا عیب ہو اسلیے عورتون نے درخواست کی ایک مرد سے دیکھو پادری نے اوپر کی آیت مین اقرار کیا تہا کہ حضرت عیسی کی بعد جو رومیون نے بیت المقدس کو ویران کیا یہہ خبر اوسوقت کی ہو اب اس آیت مین اوس روز کا لفظ صاف بول رہا ہو کہ یہہ اوسی وقت کا ذکر ہو جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہو مگر پادری اوسکو اس دوسرے آیت مین بیت المقدس کی پہلی ویرانی کی خبر ٹہراتا ہو جو حضرت عیسی کی پانسو برس پہلی ہوئی تہی ہنگسن ٹن بر گ نے جو بشارات کی تفسیر لکھی ہو اوسمین بہی پہلی ویرانی کو مراد لیا ہو یہہ پادریون کے بڑی نادانی ہو اس آیت مین اوس ویرانی کی خبر ہے جو حضرت عیسی کے بعد ہوئی اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت کی صاف بشارت ہو اسکے بعد اللہ فرماتا ہو اوسدن خداوند کا اشاخ شوکت اور حشمت کے لیے ہوگا اور زمین کا پہل اونکے لیے جو بنی اسرائیل مین سے بچ نکلی مزہ دار اور خوشنما ہوگا اس محمدی بہائیو شاخ کا لفظ آخری پیغمبر کے حق مین کئی جگہ پر آیا ہو سب جگہ صاف صاف یہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود ہین پادری لوگ ہر جگہہ کہتی ہین کہ یہہ خطاب حضرت عیسی کا ہے

اس شبہہ پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ بندہ کی شاخ سے مراد یا تو زروبابل ہے جو حضرت داود علیہ السلام کے گھرانے سے تھا یا یہوشوع جو حضرت ہارون علیہ السلام کے گھرانے سے تھا اور مطلب یہ ہے کہ جو اسرائیلی لوگ قید بابل سے پلٹینگے اونکے لیے زمین سے بہت کچھہ پیدا ہوگا دیکھو یہان پھر یادری نے پہلی آبادی کی خبر ٹھہرائی کہ جب دیا دشاہ نے بیت المقدس کو آباد کیا اوسوقت زروبابل شہر یروشالم کو حاکم ہوئے اور یہوشوع مسجد بیت المقدس کے امام ہوئے پادری کو یہہ یاد نہ آیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین موجود ہے کہ جب زروبابل حاکم اور یہوشوع امام ہوئے اوسوقت پھر اللہ تعالی نے بشارت دی کہ مین اپنے بندے شاخ نامی کو لاونگا معلوم ہوا کہ اوس پاک بندے کا ظہور اوسوقت تک نہین ہوا تھا کچھہ ہی سوچکر پادری پھر لکھتا ہے کہ یہہ بات کمزور ہے کیونکہ ایسی بیج اور نشان یہان ظاہر ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی اور اونکے دین کے پھیلنے کی ہے اور شاخ کا لفظ بار بار اونکے حق مین کہا گیا ہے ہم کہتے ہین کہ اس جگہ ایسے کھلے ہوئے بیتے اور نشان ظاہر ہین جس سے صاف روشن ہے کہ یہہ خبر بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جہان جہان شاخ کا لفظ ہے وہان آپ ہی کے بیتے اور نشان خوب ظاہر ہین شاخ کے لفظ کا مطلب حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین پادری نے یون لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام چھوٹی شاخ کیطرح ایک ایسی درخت سے نکلے جسکو دشمنون نے عیب لگایا تھا پھر وہ بڑی درخت تک بڑھے ہم کہتے ہین کہ شاخ کا یہہ مطلب ہے کہ جسطرح درخت مین شاخ پھوٹ نکلتی ہے اسیطرح حضرت ابرہیم علیہ السلام کی تمام اولاد گویا ایک درخت ہے کہ اوسمین ایک شاخ پھوٹے یعنی ایک پیغمبر پیدا ہوئی جو پہلے اکیلے تنہا تھے اور لوگ اونسے برخلاف تھے پھر بہت لوگ ایمان لائے تب آپکو شوکت اور حشمت کا ایسا ظہور ہوا کہ دشمنو نکا زور ٹوٹا اور ایمانوالون کو امن وامان ملا جیسے ایک درخت کی کونپل نکلتی ہے پھر بڑا درخت ہوجاتا ہے اس صحیفہ کے گیارہوین باب کی سترہ پر بھی اللہ تعالے نے کونپل کی مثال فرمائی ہے اور انجیل پاک مین اس مثال کا مطلب خوب کھولدیا ہے اور قرآن شریف مین سورہ انا فتحنا مین یہہ مطلب انجیل کا یاد دلایا ہے اس جگہ دیکھو پہلے یہودیون کی بڑی ذلت اور محتاجی کا بیان فرمایا پھر فرمایا کہ اوسدن اللہ کا نسل شاخ شوکت اور حشمت کے لیے ہوگا سو یہودیون کی ذلت اور محتاجی کے دنون مین اللہ نے اپنے وعدہ کے موافق اوس رسول پاک کو بھیجا جو یہودی محمدی دین مین آئے اونکی ذلت مٹ گئی اور اسرائیلیون مین سے جو بچ نکلے یعنی جو یہودی قتل و قید سے بچگئے اور

ایمان لائے اور انکی زمین کا پہل ظہور وار دیتنا ہو گیا اونہون نے دل کی خوشی سے کہا کیونکہ بت پرستون
اور ظالمون کا زور ٹوٹ گیا یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہرگز نہین ہو سکتی حضرت عیسی علیہ السلام
کا ظہور یہودیون کی ذلت اور محتاجی سے پہلے یہودیون کی ترقی کا دن نہین ہوا یہودیون کی ذلت اور
محتاجی کا زمانہ آپکے بعد آیا اور ظاہر کی شوکت اور حشمت جس سے دشمنون کا زور ٹوٹے اوسکا ظہور حضرت
عیسی علیہ السلام مین نہین ہوا جو اسرائیلی آپ کے تابع ہوئے اونہون نے سیکڑون برس بت پرستون
اور بے ایمان یہودیون کے اور جھوٹے عیسائیون کے ظلم اوٹھائے زمین کا پہل اون غریبون نے دل کی خوشی
سے کب کہا یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے آسکے بعد اللہ تعالی فرماتا ہے اور ایسا ہوگا کہ جو صیہون مین
بچا ہوگا اور یروشالم مین باقی رہیگا بلکہ ہر اک جسکا نام یروشالم کے زندون مین لکھا ہوگا مقدس کہلائیگا
مطلب یہ ہے کہ جسکو اللہ نے زندہ دلون مین لکھا ہوگا وہ لوگ زندہ دل ہو جائینگے سو جنکا دل اللہ نے
زندہ کر دیا اونہون نے اللہ کو اکیلا جانا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور حضرت عیسی
پہ اور انجیل پاک پر بھی ایمان لائے اور پاک کہلائے پھر اللہ فرماتا ہے جسوقت کہ خداوند صیہون کے
بیٹیون کی گندگی کو دہو ڈالیگا اور یروشالم کا لہو اوسکے درمیان روح عدل اور روح سوزان سے
صاف کریگا تب خداوند پہر صیہون کے پہاڑ کی ہر اک مکان پر اور اوسکی جماعت گاہون پر دن کو
ایک بادل اور دہوان اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا جو اوس ساری شوکت والی پر نگہبان
کے لیے ہوگا اور ایک خیمہ ہوگا جو دن کو گرمی مین سایہ دار مکان اور آندہی اور جھڑی کی وقت
آرام کا مقام اور پناہ کی جگہ ہوگا پادری ڈایوڈیٹی لکھتا ہے کہ بیٹیون سے مراد ہین لوگ اوس مسجد کی
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ روح عدل اور روح سوزان کے یہ معنی کہ روح بدل جائیگی
جسطرح آگ پاک صاف کر دیتی ہے اور کوڑے کرکٹ کو جلا دیتی ہے اسطرح وہ لوگ گناہون سے
بیزار ہو جائینگے اے ایمانوالو خلاصہ یہ ہوا کہ صیہون یعنی شہر یروشالم کی ناپاکی کو اللہ دہو ڈالیگا
یعنے جو لوگ بیدین ہونگے اونکو قتل کریگا اور بہت لوگون کا خون صاف کریگا یعنی اونکی شرارتین
کھو دیگا اور اونکی روح مین عدل اور انصاف بہر دیگا اور اونکے دل اور روح مین اپنے عشق کی
گرمی رکھ دیگا اوس گرمی سے بری خصلتین جل جائینگی یہ وہی بات ہے جو توریت مین فرمائی ہے
کہ اوسکے دہنے ہاتھ مین آتشی شریعت ہے اوس جگہ پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ آتشی شریعت

بسلئی کہا کہ وہ آگ مین دیکئی اور وہ آگ کیطرح کام کرتی ہی جو کوئی اوسکو مانا ہو وہ اوسکو پگہلادیتی ہی اور گرم کردیتی ہے
اور برائیون کو جلادیتی ہی اور جو کوئی منکر ہوا اوسکو غارت کردیتی ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ یروشالم کی پہلی
ویرانی کے بعد جب یہودی قید بابل سی چھوٹے تب اونہون نے بت پرستی چھوڑ دی اور عورتون کی چال چلن بہی
درست ہوگئی دیکہو یہان پادری کیسا گہبرایا ہوا ہی اوپر کی آیت مین لکہہ چکا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی
بشارت ہی اوسکے بعد دوسری آیت مین جو صیہون اور یروشالم کی آبادی کی خبر ہی اور پادری جانتا ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام کے بعد یروشالم کی بڑی ویرانی ہوئی اسلئی اس آبادی کی خبر کو حضرت عیسی علیہ السلام سے
چارسو برس پہلی کی خبر ٹہراتا ہی تو آمی پادریو اسمین ڈرو اوپر کی آیت مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور ان آیتون مین یروشالم کی اوس آبادی کی خبر ہے جو محمدیون کے ہاتہون ہوئی اے ایمانوالو
دیکہو اس جگہ اللہ نے صیہون کے تمام مقامونکی نگہبانی کا وعدہ کیا ہی یہہ جو بادل اور شعلہ کا ذکر ہی اسکو پادری
ڈایلی دیتی لکہتا ہی کہ اس سے مراد ہو کہ اللہ محفوظ رکہیگا اس مسجد کو ای محمدی بہائیو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ اوس
زمانہ مین صیہون پر اور اوسکی جو مقام ایسی ہین جہان ایمانوالونکا مجمع ہی وہان دن کو بادل اور دہوان
اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا یعنی جیسا حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین ہوا تہا جب اسرائیلی لوگ
حضرت موسی علیہ السلام کی ساتہہ مصر سے نکلی توریت شریف کی دوسری سورت مین لکہا ہی کہ خداوند
دن کو بدلی کی ستون مین تاکہ اونہین راہ بتاوے اور رات کو آگ کی ستونمین ہوگی تاکہ اونہین روشنی بخشی
اونکی آگی چلا جاتا تہا تاکہ وے رات دن چلیجاوین بدلی کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اون لوگون کی
آگی سے ہرگز غائب نہین ہوتا تہا سو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ آخری پیغمبر کے وقت مین صیہون مین یہہ
اسطرحکا معاملہ ہوگا کہ اللہ کی فرشتی دن رات وہان سایہ کئی رہین کی بادل اور شعلہ مین اکثر فرشتے آتے ہین
بخاری اور مسلم مین ہی کہ اسید بن حضیر رات کو سورہ البقر پڑہ رہی تہے آسمان کی طرف دیکہا تو اونکو
ایک سائبان نظر آیا اور اوسمین چراغ چراغ دکہائی دیے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ
ذکر کیا آپنے فرمایا وہ فرشتے تہے تیری آواز کے لیے نزدیک آگئے تہے اور اگر تو پڑہے جاتا تو
صبح تک یون ہی رہتی کہ لوگ اونکو دیکہتی وہ اونسی نہ چہپتی اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ ایک شخص
سورہ کہف پڑہ رہا تہا کہ ایک بدلی نے اوسکو ڈہانک لیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا
آپنے فرمایا یہہ سکینہ تہی کہ قرآن کے لیے اوتری تہی دیکہو سکینہ تسلی کو کہتی ہین اللہ کی طرف سے

ایک رحمت کا فیض بندون پر اوترتا ہی اوسکی ساتھہ فرشتی ہوتے ہین اوسکا نام سکینہ ہی حضرت موسی نے
جو صندوق بنایا تھا اوسکی حق مین قرآن مین فرمایا کہ اوسمین سکینہ ہی اللہ کیطرف سی اور سورہ انا فتحنا مین
محمدیونکی حق مین فرمایا کہ اونکی دلمین اللہ نے سکینہ اوتارا دیکھو بدلی اور چراغان کی صورت مین فرشتی جسطرح
اسرائیلیونکی ساتھہ رہی اوسی طرح محمدیون کی ساتھہ ہی مگر یہہ چیزین اللہ نی پوشیدہ رکھی ہین کبھی کبھی خاص
بندونکو دکھا دیتا ہی امام احمد اور ترمذی نی لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوبی ہی شام کی
ہمنے کہا کسلیئی ای پیغام پہونچانیوالی اللہ کی آپنی فرمایا اسلیئی کہ اوس بڑے مہربان کی فرشتی اوسپر اپنے
بازؤن کو پہیلائے ہوئے ہین اور امام بیہقی نے دلائل النبوة مین لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی فرمایا کہ مین نے دیکھا ایک ستون نور کا کہ میرے سر کے نیچی سے نکلا یہانتک کہ شام مین ٹہیر گیا دیکھو
اوہی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اشعیا نے جو کچھہ خبر دی اوسکا ظہور اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنکھوں سی دکھایا اور یہہ جو فرمایا کہ ایک خیمہ دن کو گرمی مین سایہ دار مکان اور آندہی اور جہڑی کی وقت
آرامگاہ اور پناہ کی جگہ ہوگا اسکا یہہ مطلب کہ جسطرح گرمی مین سایہ دار خیمہ مین دہوپ سے پناہ ملتی ہی
اور آندہی اور مینھہ کی جہڑی لگے اوسکی سایہ مین لوگ بچتی ہین اسطرح آخری زمانہ مین صیہون یعنی شہر
یروشالم ایمانوالونکی لیے پناہ کا مقام ہوگا سو تیرہ سو برس ہوئی کہ صیہون اور تمام ملک شام کا محمدیون
نے پایا وہان اگر کسیکی فرمان ظالم کا بہی دخل ہوا تو اوسنی وہان چین نہین پایا مار بہت مار پڑتی رہی چند روز
مین وہانسی نکالا گیا آج تک وہان محمدیون کا عمل ہی معلوم ہوا کہ جن ایمانوالون کی حضرت اشعیا نے
خبر دی تہی جو یروشالم اور صیہون مین پناہ پاوینگی وہ یہی محمدی لوگ ہین نصاری اور یہود کا وہان عمل
نہین ہی اب ہمارے زمانہ مین ہر ہر ملک مین ظالمون کا ظلم پہیل رہا ہی اسوقت مین مکہ اور مدینہ اور ملک
شام اور ملک یمن ایمان کا مقام ہی امام ابوداودنی لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ قریب ہی کہ ہجرت کی بعد ہجرت ہوگی سو اچھی لوگ وہان جاوینگی جہان ابراہیم ہجرت کرکے گئے تھے
اور بعضی کہتی ہین کہ آپنی یہہ لفظ فرمایا کہ زمین کے لوگون مین بہتر وہ ہین جو سب سی زیادہ چمٹی رہین اوس
جگہ سے جہان ابراہیم ہجرت کرکے گئے اور امام احمد اور ابوداؤد نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ابن حوالہ سی فرمایا کہ تو شام مین رہیو کہ اوسکو اللہ نے اپنی زمین مین سے چن لیا ہی اوسکی طرف اپنی
اچھی بندون کو چن لیتا ہی پہر اگر نہ مانو تو اپنی یمن مین رہیو اور آپنی فرمایا کہ اللہ ضامن ہوا ہی مجہسی شام کا

اور اوسکو لوگون کا دیکہو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خبر دیگئی کہ آخری زمانہ مین ملک شام
مین امن وامان ہوگا وہان جا رہیو امام احمد نے لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب
شام فتح ہوگا تو جب تمکو وہانکے گہرونمین اختیار دیا جاوی سو تو اوس شہر کو لیجیو جو دمشق کہلاتا ہی
کہ وہ پناہ کی جگہ مسلمانون کی بیچ لڑائیون سے ہی اور خیمہ اوسکا اوسمین سے ایک زمین ہی کہ اوسکو
غوطہ کہتے ہین اور ابوداود مین ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خیمہ مسلمانون کا لڑائی کے
دن غوطہ مین ہوگا ایک شہر کے پاس ہی اوسکا دمشق کہتی ہین شام کی بہتر شہرونمین سے ہی تیرہوین ورس
مین امام احمد کی کتاب سے لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین اور بنی اصفر مین
یعنی نصاری مین صلح ہوگی پہر وہ قول توڑینگے اور اسی جہنڈون کے نیچے تم پاس آوینگے ہر جہنڈے کے
نیچے بارہ ہزار ہونگے مسلمانون کا خیمہ اوسدن اوس دن مین ہوگا جسکو غوطہ کہتی ہین ایک شہر
مین جسکو دمشق کہتے ہین پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ بادل اور آگ اسرائیلیون کی نگہبانی کے لیے
جنگل مین تہا اور یہان اس بات کا یہ مطلب ہی کہ اللہ اپنے تمام لوگون کے گہرون کی اور عبادت
کرنیوالون کی تمام مجمع کی خبر لیویگا اور اونکا ظالم کی خواہشون سے اور موت اور زندگی کی آفتون سے
بچاویگا چونکہ یہہ پیش خبری گذر چکی ہی وہ اسکے بعد پوری ہوجائیگی دیکہو پادری انکہونسی دیکہتا ہی
کہ جن ایماندارون کی خبر پیغمبرون نے دی تہی وہ یہی محمدی لوگ ہین جو اللہ کو اکیلا جاننے والی اور سب پیغمبرونکو
اور سب کتابون کو ماننے والے ہین اونہونے پیغمبرون کا ملک پایا مگر پادری ہٹ دہرمی سی کہتا ہی کہ
کہ یہہ خبر نصاری کی ہی جو سب پیغمبرون کے برخلاف ہوکر تین خداؤن کے قائل ہین اونکو اگر ملک
شام کا اب تک نہین ملا تو آگے بڑہکر ملیگا اور یہہ پیش خبری پوری ہوجائیگی یا اللہ پادریون کے
آنکہین کہولدی اور اونکو محمدی بنادی آمین **پانچوان باب** اس باب مین اللہ تعالی اسرائیلیونکو
بدکاریون کی شکایتین کرکے اونکے ملک کے ویران ہونے کی خبر دیتا ہی پہر پندرہوین آیت
مین فرماتا ہی کہ آدمی جہکایا جائیگا اور مرد پست ہوگا اور مغرورون کی آنکہین نیچی ہوجاوینگی اور
رب العالمین عدالت مین سربلند ہوگا اور قدوس خدا کی تقدیس صداقت سی کیجائیگی تب
بکری کو بہی جہان جی چاہی چرینگے اور عیش کرنیوالونکو ویران کہیتون پر غیر چراوینگے ای محمدی بہائیو
اللہ تعالی یہہ عدالت کا پتا دیتا ہی اور یہہ پتا دیتا ہی کہ اسوقت مین سچے دین کے موافق اللہ پاک

لی یا کی بولیجائیگی یہہ قید اسلیے لگادی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد اسرائیلیون کو بار بار بیگانون
نے قتل کیا اور اونکا ملک ویران کیا یہہ اونکی خبر نہین ہے آخری زمانہ مین محمدیون نے اوس ملک کو
فتح کیا سو اللہ تعالی جہان محمدی وقت کی خبر دیتا ہے وہان یہہ قید لگا دیتا ہے کہ اوسوقت مین عدالت
ہوگی اللہ کا ذکر سچے طریق پر ہوگا یعنی جو لوگ اوس ملک سے لڑینگے وہ سچے دین والے ہونگے یا در ہے کہ شارح
لکھتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ تمام زمین جانورونسے بھر جاویگی وہ زمین جسمین یہودی بستی تھے اوسکو
غیر لوگ لے لینگے اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ بکری کے بچے فرمایا غریب اور بیگناہ لوگون کو جو اللہ کو مانتے ہین
دیکھو پادری نے بھی اقرار کیا کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ یہودیون کی زمین مین یعنی ملک شام اور شہر
یروشالم پر اسد والون کا غلبہ ہوگا یہہ صاف خبر محمدیون کی ہے اسکے بعد پھر اللہ تعالی اسرائیلیون کی
بدفعلیون کی اور رشوت خوری کی شکایت کر کے تیئیسوین آیت کے بعد فرماتا ہے سو جسطرح کہ آگ بھوسیکو
کہاتی ہے اور شعلہ پوال کو فنا کرتا ہے اسی طرح اونکی اصل بوسیدہ ہوگی اور اونکی نسل گرد کی طرح اڑ جائیگی
کیونکہ اونہون نے رب العالمین کی شریعت کو ناچیز اور اسرائیل کے قدوس کے سخن کو ذلیل جانا اسلیے
خداوند کا قہر اوسکے لوگون پر بھڑکا ہے اور وہ اونپر ہاتھ چلاتا ہے اور اونہین مارتا ہے کہ پہاڑ کانپ
جاتے ہین اور اونکی لاشین بازارون مین گوبر کے مانند پڑی ہین باوجود اس سب کے اوسکا غصہ
دور نہین ہوتا بلکہ اوسکا ہاتھ ابتک پھیلا ہوا ہے اور وہ قومون کے لیے دور سے ایک جھنڈا کھڑا کرتا ہے
اور اونہین زمین کی انتہا سے سیٹھی بجا کے بلاتا ہے اور دیکھو وے دوڑ کے جلد آتے ہین کوئی اونمین
نہ تھک جاتا اور نہ پھسل پڑتا ہے کوئی نہ اونگھتا نہ سوتا اور نہ کسی کا کمربند کھلتا ہے نہ کسیکی جوتی کا تسمہ ٹوٹتا ہے
اونکے تیر تیز ہین اور اونکی ساری کمانین کشیدہ ہین اونکے گھوڑون کے سُم چقماق کے پتھر کے مانند
ہین اور اونکے پہیے گردباد کے مانند وہ شیر کی مانند گرجتے ہین ہان وے جوان شیر کے مانند گرجتے ہین
وے غراتے شکار پکڑتے ہین اور اوسے الگ لیجاتے ہین اور کوئی بچانیوالا نہین اور اوسدن
اونپر ایسا شور مچیگا جیسا سمندر کا شور ہوتا ہے اور یہہ زمین کیطرف تاکینگے اور کیا دیکھتے ہین کہ تاریکی
اور غم ہے اور روشنی اوسکی بدلیون سے تاریکی ہوجاتی ہے دیکھو حق تعالی یہہ باعث بتلاتا ہے
کہ اسرائیلیون نے میری شریعت کو نمانا اسکی سزا مین نے یہہ مقرر کی کہ اونکی نسل تباہ ہوگی اور
اونکو قتل کرواونگا پھر فرماتا ہے کہ قومون کے لیے دور سے جھنڈا کھڑا کرونگا اور یہہ بتا دیا کہ وہ جھنڈا

اونکی ملک سے دور ہوگا یعنی آخری پیغمبر کا ظہور اونکی ملک سی دور زمین مین ہوگا اور ساری قومونکو
وہ اللہ کی طرف بلاویگا اسی کتاب کی گیارویں باب مین صاف صاف آخری پیغمبر کی تعریف ہے
وہان پادری لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیتی ہین وہان اوس رسول پاک کو اللہ نی جھنڈے
سے مثال دی ہے اور یون فرمایا ہے کہ وہ قومونکی لیے جھنڈی کی طرح اوٹھہ کھڑا ہوگا اسمین اوسکی طالب
ہونگی پہر وہان یہہ لفظ بہی ہے کہ اللہ تعالی دوبارہ قومون کی لیے ایک جھنڈا کھڑا کریگا وہان آخری زمانہ کا حال
ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین گذریگا اور اٹھارویں باب مین بہی ہے کہ جسوقت پہاڑ پر
جھنڈا کھڑا کیا جاویگا وہان بہی صاف دین کی ترقی کی خبر ہے ان مقامونسے یہانکا مطلب بہی کہا گیا
یہان بہی آخری پیغمبر کو جھنڈے سی مثال دی ہے کہ اوسکی بلانے سے بہت لوگ چالاکی اور جستی سے
چلی آوینگی اللہ کی راہ مین خوب چالاک ہونگے ذرا سستی نہ کرینگی گہوڑون پر سوار ہوکر تیر کمان لیکر
اللہ کی راہ مین منکرون پر جہاد کرینگی اسرائیلیون پر اوسدن بڑا اندہیرا اور بہت غم ہوگا کیونکہ انمین
بہت لوگ اوس رسول پاک سے دشمنی کرینگی محمدی تلوار سی قتل ہونگے پادری اسکاٹ نے دیکھا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نے جہاد نہین کیا یہہ اونکی خبر نہین ہوسکتی یہہ سوچکر پادری نے اسکو بخت نصر
بادشاہ بت پرست کی خبر ٹھیرا دی پادری لکھتا ہے کہ یہہ سارا بیان بخت نصر بادشاہ کی حملہ کا ہے
یہہ کہنا اس کہنی سی بہتر ہی کہ یہہ خبر سنحاریب بادشاہ کی ہے پادری لکھتا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی نے
اپنا جھنڈا اوٹھایا یعنی ایک نشان دیا ایک شخص کی وسیلہ سی تو وہ لوگ جو بدلہ لینی والی اور قتل کرنیوالی
ہین ملکونمین سے حاضر ہوجاوینگی اور اونکو شوق ہوگا مہم کرنیکا اور اللہ تعالی سے کامیابی حاصل کرنیکا
وہ بہت جلد آوینگی دور دور ملکونسے کوئی وقت تہکنی سے اور سستی سے ضایع نہ کرینگی اور اونکا کوئی
روکنی والا نہوگا اور لڑائی کی لیی بالکل مسلح ہونگے اور اونکی گہوڑون کی کہر جن پر اوسوقت مین نعل
نہین لگا کرتے تہے جیسے ہماری یہان اب لگتی ہین ایسے مضبوط ہونگی جیسی چقماق اونکی بہادر
غصہ کی مانند ہوگی وہ یہودیونکی لیی ایسی خوفناک ہونگی جیسی سمندر جہاز کی ٹوٹنی کی وقت غراتا ہے
اوسوقت یہودیون کو ناامیدی ہوگی اوسی جہاز کا ہر ایک تختہ اندہیرے مین ڈوب جائیگا یا اسنا دیون
کی آنکہین کہولدی اور اونکو سمجہا دی کہ اللہ کا خاص جھنڈا خدا پرستونکا جھنڈا ہے یہہ صاف محمدیون کی
جہاد کی بشارت ہے پہر حساب مین استعمالی اوس ملک کی ویران ہونیکی اور اون لوگون کو

دوسنگ نکالدینگی خبر دیتا ہی یہہ خبر ابتہ بخت نصرکی ہی کہ وہ یہودیون کو قید کرکے بابل مین لے گیا
پہر ساتوین باب مین یہہ بیان ہی کہ یہوداکی بادشاہ آخذ کی زمانہ مین ارام کا بادشاہ رصین اور
اسرائیلیونکا بادشاہ فقح ابن رملیا یروشالم سے لڑنیکو چڑہ آی پر آنہون نے فتح نہ پائی اور حضرت اشعیا
کی زبانی اللہ تعالی نی بادشاہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو ایک نشان دیگا وہ جوان عورت
حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوایل رکہی گے یعنی ہماری ساتہہ اللہ ہی اور اس سی پہلے کہ
یہہ لڑکا بدی کا ترک کرنے اور نیک پسند کرنیکی تمیز پاوی ان دونون بادشاہون کی زمین ویران ہوجائیگی
پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ آخذ اگرچہ خراب آدمی تہا مگر محفوظ رہا کیونکہ وہ حضرت داود علیہ
السلام کی نسل مین تہا اور اوسی خاندان سی تہا جس سے حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور ہوا پہر
آٹہوین باب مین ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین کہ مین نبیہ کے پاس گیا اور وہ
پیٹ سی ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نی مجہی کہا اوسکا نام رکہہ مہیر شالال حاش بز
یعنی جلد آتا ہی لوٹ کے لیے کہ اوس سی پیشتر کہ یہہ لڑکا ابا امان بولنے سکی دمشق کا مال اور سمرون
کی لوٹ کو اوٹہواکی شاہ اسور کی سامنی لیجائینگی ساتوین آیت مین ہی اب دیکہہ کہ خداوند دریا کی
سخت شدید سیلاب کو یعنی شاہ اسور اور اوسکی ساری شوکت کو اونپر چڑہا لائیگا آٹہوین آیت
مین ہی کہ وہ یہوداکی درمیان بہیگا اور چلا جائیگا وہ گردن تک پہونچ جائیگا اور اوسکی پرون کے
پہیلاؤ سی تیری ساری زمین ای عمانوایل ڈہپ جائیگی ای قومون دہوم مچاؤ کہ تم ٹکڑی ٹکڑی
کیی جاؤگی اور ای تم سب جو زمین کی دور اطراف مین ہو سنو اپنی کمرین باندہو پر تمہاری ٹکڑی ٹکڑی
کیی جائینگی اپنی کمرین کسو پر تمہاری ٹکڑی ٹکڑی ہونگی بندش باندہو اور وہ ٹوٹیگی حکم کرو اور
کچہہ بن نہ پڑیگا کہ عمانوایل یعنی اللہ ہماری ساتہہ ہی اس جگہ تین بار حتو کا لفظ آیا ہی جسکا ترجمہ ایک
پادری نے پہلی جگہ لکہا ہی کہ پشیمان ہو جاؤ اور دو جگہ کہا ہی کہ گہبرا جاؤ مگر پادری ہیتہر نے یون ترجمہ
کیا کہ ٹکڑی ٹکڑی کیی جاؤگی یہہ ترجمہ بہت ٹہیک ہی کیونکہ نوین باب مین جہان یہہ بیان ہی کہ تو
ظالمون کی لٹہہ کو توڑتا ہی وہان بہی حتوتا کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا ہی کہ تو توڑتا ہی یہان دوسرے
معنی نہین ہوسکتی ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو ایک بیٹا دیا اور اوسکا
نام عمانوایل رکہا گیا اور دوسرا نام مہیر شالال حاش بز کہا گیا پہلی نام مین یہہ اشارہ ہی کہ ہم خدا سے لوگی

ساتهہ اللہ ہی اگرچہ وہ بہیر غلبہ کرین مگر آخر کو وہ تباہ ہوجاوینگی ہم ہمیشہ بت پرستون پر غالب رہین گی دوسری نام مین یہہ اشارہ ہی کہ عراق کا بادشاہ دمشق اور سمرون کی لوٹنے کے لیے آتا ہی پہلی اللہ تعالی نے یہہ خبر دی کہ عراق کا بادشاہ تمپر چڑہائی کریگا اسکی ساتہہ ہی کافرونکو خبر دی کہ تم قتل کیے جاؤ گے جناب متی حواری نی انجیل کی سری پر حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیکی ذکر مین لکہا ہی کہ یہہ سب ہوا کہ جو اللہ نی نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ دیکہو ایک جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا جنی گی اور اوسکا نام عمانوایل رکہین گی اس جگہ یہہ مطلب ہرگز نہین بن سکتا کہ یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہووی کیونکہ وہ لڑکا جسکی یہہ بشارت تہی وہ تو حضرت اشعیا علیہ السلام کا صاحبزادہ تہا اسلیے پادری اسکاٹ نی انجیل کی تفسیر مین لکہا ہی کہ اشعیا نبی کی بیان سی یہہ مطلب پایا جاتا ہی کہ اللہ تعالی اپنے لوگون کا حافظ و ناصر ہو گا آہی محمدی بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب یہہ ہی کہ اوس لڑکے کا جو نام رکہا گیا تو اس اشارہ کے لیے رکہا گیا کہ اللہ تعالی خدا پرستون کا مددگار رہیگا بار بار اونکی مدد کریگا اس راہ سے حضرت متی نی لکہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جو اللہ نے پیدا کیا اور خدا پرستون کی بڑی مدد کی یہہ بہی اوس اشارہ کا ایک ظہور ہی اب ہم کہتی ہین کہ اوس صاحبزادی کا دوسرا نام رکہنی کا یہہ نتیجہ اللہ نی بتلایا کہ ارام کا بادشاہ جو دمشق مین تہا اور اسرائیلیونکی دس فرقون کا بادشاہ جو سمرون مین تہا یہہ دونون بادشاہ یروشالم کی بادشاہ اخذ سی لڑنے آئے تہے اون دونون کو اس صاحبزادی کی پیدا ہونیکی تہوڑی مدت بعد عراق کی بادشاہ نے لوٹ لیا اور یروشالم کو بچا لیا اس اشارہ کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین اسقدر نہین ہوا حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد تو مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نی ڈہا دیا اور شہر یروشالم کو ویران کر دیا اس اشارہ کا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب اللہ نے پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اونکی ہاتہون اللہ نے خدا پرستون کی ایسی مدد کی کہ ویسی کبہی نہ کی تہی آپکی خادمون نے مسجد بیت المقدس کو اور شہر یروشالم کو ایسا آباد کیا کہ ساری جہان پر روشن ہی یہہ اشارہ خاص محمدی وقت کی طرف ہی یہہ ایسی بات ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد جب اسرائیلی لوگ قید بابل سے چہوٹے اور یروشالم آباد ہوا اور وہان کی حاکم زروبابل ہوگئے اور یہوشوع

امام ہوئے تب اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو خبر دی کہ یہہ معاملہ نمونہ کے طور پر ہی دیکھہ مین آئے
بندے شاخ نامی کو لاؤنگا مین اس سرزمین کی بدکاری کی سیاست کو ایک ہی دن مین دور کرونگا
مطلب یہہ ہی کہ پوری آبادی اس زمین کی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت مین ہوگی اور
اوسوقت مین جو کفر و شرک کا غلبہ اس ملک مین ہوگا اوسکو ایک ہی دن مین دفع کردونگا پس
اسی طرح اس جگہہ بھی عمانوایل اوس صاحبزادہ کا نام رکھکر نمونہ آخری زمانہ کا دکھلایا اور صاف فرمایا
کہ اے قومو دہوم مچاؤ تمہاری تدبیرین کچھہ بن نہ پڑینگی یعنی آخری پیغمبر اور اونکی امت تم سب پر
غالب ہوگی کیونکہ اللہ ہمارے ساتھہ ہی یعنی ہم خدا پرستون پر ہر وقت مین اللہ کی مدد ہی پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ ان آیتو مین یہہ خبر ہی کہ اللہ کے لوگ اللہ کے دشمنون سے لڑینگے اور ان دشمنونکو
حکم ہوتا ہی کہ تمسے جسقدر ہوسکے اپنی مضبوطی کرلو اور سب کامونکے لیے حکم بہیدو مگر تمہارا بندوبست
ٹوٹجائیگا تین بار تاکید سے فرمایا یعنی ایسا ضرور ہوگا کیونکہ خدا ہمارے ساتھہ ہی پادری لکھتا ہی کہ
حزقیا بادشاہ کے وقت مین اسور کا بادشاہ سنحاریب شہر یروشالم پر چڑہکر آیا اور اوسکی فوج کے
ایک لاکہہ پچاسی ہزار آدمی فرشتے نے اللہ کے حکم سے قتل کیے پہر وہ بادشاہ بھی اپنے وطن مین جاکر
مارا گیا اوسوقت یہہ پیش خبری پوری ہوئی پادری لکھتا ہی کہ یہہ پیش خبری ایکبار پوری ہوگئی اور
ہر بار مطابق ہوسکتی ہی عیسائی کہتے ہین پادری کا مطلب یہہ ہی کہ اس خبر مین اللہ تعالی نے قاعدہ
کلیہ بتایا ہی کہ بت پرست بادشاہ بار بار لڑائی کا سامان کرینگے مگر اونکی تدبیر کچھہ نہ چلیگی قیامت تک
جہان جہان عیسائیون نے بت پرستون پر فتح پائی وہ سب فتحین اسمین داخل ہین اب ہم کہتے ہین
کہ حضرت عیسی کے بعد عیسائی لوگ تین سو برس تک بت پرستونکے ہاتھون قتل ہوتے رہتے پہر
چوتھے سو برس کے عیسائی جو تین خداؤن کے قائل تھے اونکا غلبہ ہوا ایماندار عیسائی ہر طرف غائب تھے
عیسائیون نے بت پرستون پر کب فتح پائی اس جگہہ بیشک محمدی فتحونکی خبر ہے جو قیامت تک ہونگی
جنسے بت پرستون کا سر ٹوٹا حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کیونکہ خداوند نے جب اوسکا
ہاتہہ مجھپر غالب ہوا اور ان لوگونکی راہ مین چلنے سے مجکو منع کیا مجکو یون فرمایا کہ تم سب کچھہ
جسے یہہ لوگ بندش کہتے ہین بندش مت کہو اور جس سے وہ ترسان اور حیران ہین تم ترسان اور
حیران مت ہو رب العالمین جو ہی تم اوسکی پاکی بولو وہی تمہارا خوف اور تمہاری حیرت ہو

وہ تمہاری لیے ایک مقدس ہوگا اور اسرائیل کے دونو گھرانونکے لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس کے
چٹان اور یروشالم کے باشندون کے لیے پھندا اور دام ہوویگا بہت لوگ اوس سے ٹھوکر کھاینگے
اور گر پڑینگے اور ٹوٹجائینگے اور جال مین پھنسینگے اور پکڑے جائینگے عہد نامہ کو بندکر توریت پر
میری شاگردونمین مہر کر بس مین یہوواہ کی یعنی اللہ کی راہ دیکھونگا جو اب یعقوب کے گھرانے سے
اپنا منہ چھپاتا ہے اور مین اوسکا انتظار کرونگا دیکھہ مین اور میرے لڑکے جو خداوند نے مجھکو بخشے
رب العالمین کی طرفسے جو صیہون کے پہاڑ مین رہتا ہے اسرائیلیونکے درمیان نشانیون اور عجائب
غرائب کے لیے ہون دیکھو اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ ان ظالم بادشاہونسے مت ڈرو تم اللہ سے ڈرو وہ
تمہارا خوف ہو یعنی وہی تمہارے خوف اور حیرانی کا باعث ہو کہ اوس سے ڈر کر اوسکی قدرتونمین حیران ہو جاؤ
وہ تمہارے لیے یعنے اللہ سے ڈرنیوالونکے لیے ایک مقدس ہوگا یعنی آخری زمانہ مین اوسکی پاکی
تمپر خوب طرح کہلجائیگی اور تم اوسکو خوب پہچانوگے آدم پادری ڈایوڈیٹی کہتا ہے کہ مقدس ہوگا یعنی
پاک لوگون کے لیے ایک جگہ امن اور حفاظت کی اور اسرائیلیونکے دو گھرانون کے لیے یعنی یہودا
اور اسرائیل کے لیے ٹھوکر اور ٹھیس کا باعث ہوگا اور شہر یروشالم کے رہنے والے جو ایمان نلاوینگے
وہ پکڑے جاینگے پادری اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون لکھتا ہے کہ جو لوگ تمہارے برخلاف جمع
ہوگئے ہین اونسے مت ڈرو اور اونکے جمع ہونیسے مت ڈرو اللہ سے ڈرو اور اوسکی
جلال اور عزت کو پہچانو تو وہ تمہارے لیے مقدس ہوگا اور پاک پناہ ہوگا اونکے واسطے جو اوسکی پاکی
پہچانینگے اور وہی ٹھوکر کا پتھر اور پھندا ہوگا پادری لکھتا ہے کہ سناریب کے حملہ کے وقت اور جب
بخت نصر نے شہر یروشالم کو گھیرا اور بہت لوگ قیدی ہوے اور اور بہت وقتون مین اوسوقت
سبھی اللہ کے یقین کرنیوالون نے اللہ کو پاک پہچانا اور بہت سے بے یقین یہودی اپنی آزادی مین
پھنسی رہے اور گنہگار ہوگئے اونکا پھندے مین پھنسنا ثابت ہوگیا اور اونکی تباہی جلد گئی پادری لکھتا ہے
کہ حواری لوگ یہانتک سمجھے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام مقدس ہوئے یقین والون پر اونہون نے
ثابت کردیا ایک ٹھوکر کا پتھر عوام مین وہ جو توراۃ مین اونکی غلطیان تہین اور جھوٹا یقین کر رہے تھے
کہ اللہ اونکی مدد کریگا ان سب باتون نے اونکی تباہی کے لیے پھندا ڈالدیا اور اوس غضب مین
گرفتار ہوے جسکی اونکو خبر نہ تھی یہہ آیت یقینی حضرت عیسی علیہ السلام پر مطابق ہے اب ہم کہتے ہین

کہ اس بات کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین خوب ظاہر ہے کہ جو یہودی آپ پر
ایمان نہین لائے اور پہر سمجہو کہ اللہ ہمارے ساتہہ ہے وہ ہماری مدد کریگا یہ نہ سمجہی کہ اللہ کا ہم پر غضب ہے
وہ پکڑے گئے اور قید کیئے گئے اور تباہ ہوئے اور قتل ہوئے آگے یہہ جو فرمایا کہ تو راہ دیر مہر کر
پادری ڈرایوڈیٹی لکہتا ہی کہ اسکو یہہ معنی کہ جب نبی نے اللہ کے حکم اور خاص کر حضرت عیسی علیہ
السلام کی بشارت سنائی تو وہ ایک خط مہر شدہ ہو جائیگا اور بند رہیگا لوگون سی سوا اونکو جو ایمان
لائے اور اونکا دل روشن ہوا اور یہہ جو فرمایا کہ اللہ اسرائیلیونسی اپنا منہہ چہپاتا ہی اسکا
مطلب یہہ پادری یون لکہتا ہی کہ اللہ نے اپنا فضل اونپر سے اوٹہالیا اب ہم کہتی ہین کہ
اسرائیلیونکی تباہی حضرت عیسی کی وقت مین اور اونکی بعد بہی رہی جو اونمین ایمان لای اور
عیسائی ہوئے وہ بہی ہمیشہ ظالمون کی ظلم اوٹہاتے رہے ایمانوالون کو کافرون کی ظلم سی امان
محمدی وقت مین ملا حضرت اشعیا علیہ السلام اسی وقت کی انتظار مین تہی پہر فرمایا کہ دیکہو مین اور میرے
لڑکے نشانیون اور عجائب وغرائب کی لیئے ہون پادری ڈرایوڈیٹی لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب
کہ مجکو اللہ نے ایسے خوف کی مقام مین مضبوط کردیا اور میرے دو لڑکون کے نامون مین اشارہ ہی
کہ اللہ تمہارے ساتہہ بہلائی کریگا اور تمہاری دشمنون کو تباہ کردیگا ہم کہتی ہین کہ دوسرے
صاحبزادی کا ذکر ساتوین باب مین ہی اونکا نام عبرانی مین شیار یاشوب ہی اوسکا ترجمہ عربی
مین ایک پادری نے ساعریتوب لکہا ہی اسکی یہہ معنی ہین کہ بقیہ توبہ کریگا اس نام مین یہہ
اشارہ ہی کہ آخری زمانہ مین جو اسرائیلی لوگ قتل سے باقی رہجائینگے وہ کفر سے توبہ کرینگی
اور آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین مین آئینگے اور خود حضرت اشعیا علیہ السلام کے
نام مبارک مین اشارہ نجات دہندہ پیغمبر کا ہی کیونکہ اس نام کی معنی ہین نجات اللہ کی سو بڑے
نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکی ہاتہون اللہ نے ایمانوالون کو دشمنون سی نجات دی
اونکی بشارتین آپنی بہت کثرت سی دی ہین اور اوس نجات کا نمونہ آپکی وقت مین ظاہر ہوا کہ
سنحاریب کی فوج کو اللہ کی حکم سی فرشتے نے مارڈالا بعد اسکی اللہ تعالی یہہ خبر دیتا ہی کہ یہودی
بہوکون مرینگی اونپر بڑی مصیبت پڑیگی یہہ بیان کرکے اللہ فرماتا ہی لیکن وہان اندہیر نہ رہیگا
جہان اب تعدی ہی جیسا اگلے زمانہ نے زبولون کی سرزمین کو اور نفتالی کی سرزمین کو ذلت دی

ویسا ہی پچھلا زمانہ اوس دریا کی گرد نواح اردن کی کناری غیر قوموں کی جلیل کو بزرگی دیگا پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسور کی یعنے عراق کی بادشاہون نے پہلے اونہین ملکوں پر چڑہائی کی جو
دریای طبرس کی کناری یا اردن کی اوتر طرف ہی جسکو جلیل کہتی ہین اور وہی ملک پہلی حضرت
عیسی علیہ السلام کی اور اونکی رفیقوں کی وعظ سی مبارک ہوا جناب متی حواری انجیل کی
چوتھی باب مین لکھتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام ناصرہ کو چھوڑکر کفرناحوم مین جا رہی جو دریا
کی کناری زبولون اور نفتالی کی سرحدون مین تہا تاکہ جو اشعیا نبی علیہ السلام کی معرفت کہا گیا
تہا پورا ہو کہ زبولون کی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین یعنی غیر قوموں کا جلیل جو دریا کی راہ
اردن کی پار ہی اسکا یہہ مطلب کہ زبولون اور نفتالی دونون بیٹی حضرت یعقوب علیہ السلام
کے ہین اونکی نسل مین جو دو فرقی تہی اونکا حصہ اوس سرزمین پر تہا پادری اسکاٹ انجیل
کی اردو تفسیر مین لکھتا ہی کہ ملک یہودیون کا تین صوبون مین تقسیم ہوا تہا یہودیہ اور سامریہ
اور جلیل اور جلیل غیر قوموں کا اسلیے کہلایا کہ کئی سببون سی غیر قوم یہودیون مین ملگئی تہی اور
اس سبب سے اونکا مذہب بگڑ گیا تہا سو یہان یہہ بشارت ہی کہ اگلے وقت مین اس زمین کو یہ ذلت
ملی اوسکی بدلے پچھلے زمانہ مین اوسکو بزرگی ملیگی جب حضرت عیسی علیہ السلام اس سرزمین کی سرحدون
مین تشریف لائی جناب متی حواری نے سمجہا کہ اس بشارت کا مطلب یہہ تہا کہ اس ملک کو حضرت
عیسی علیہ السلام کی قدم مبارک سی بزرگی اور شرافت ملیگی اے پادریو جسطرح حضرت عیسی علیہ السلام کی اس
بشارت کو سمجہتی ہو اسی طرح اسکی بعد محمدی بشارت صاف موجود ہی اوسکو بہی سمجہو نوان باب
سنو اللہ تعالی فرماتا ہی وہی لوگ جو اندہیری مین چلتی ہین اونہون نے بڑی روشنی دیکہی اور اونپر
جو موت کی سایہ کی ملک مین رہتے ہین نور چمکا ہی ای عقلمند وہ جو موت کی سایہ کا ملک ہی یہہ خطاب
مکہ کا اور عرب کا ہی یہہ مطلب اللہ نے ہمپر یون کہولدیا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی
دوسرے باب مین یون فرمادیا کہ اونہون نے نہین کہا کہ خداوند کہان ہی جو ہمین مصر کی
سرزمین سے چڑہا لایا اور بیابان مین ہمکو چلایا جو ویران اور غاروار زمین ہی اندہیرونکی اور
موت کی سایہ کی زمین ہی جہان کوئی نہین گذرتا اور کوئی آدمی بود و باش نہین کرتا اور مین تمکو بہلی
زمین مین لایا کہ تم اوسکا پہل اور تحفہ کہاؤ اوسپر پادریونکی کتابون سی ہم خوب ثابت کرچکے ہین کہ

حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلے ہین عرب مین آئے ہین عرب کے میدانین چالیس برس
رہے ہین اسپر سب پادریونکا اتفاق ہی اور اب تلک عرب مین بنی اسرائیل کا جنگل مشہور ہی
جو مدینہ شریف سی چند منزل پر ہی بعد اسکے بنی اسرائیل ملک شام مین پہونچے ہین سو اس جگہ
اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہی وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جب ہمکو مصر سے نکالا تو ہمکو بیابان
جالایا جو ویران اور غار دار زمین اور اندہیری کی اور موت کے سایہ کی زمین ہی یعنی عرب کے
میدانمین لایا اسکی شکایت کرتے ہین اور اسکا شکر نہین کرتے کہ بعد اسکے اللہ اونکو ملک شام
مین لایا جو پہلدار زمین تہی دیکہو اس جگہ ملک عرب کے اسنے خطاب ہین بیابان کا لفظ عرب کے
حق مین اس کتاب کے بیالیسوین ۴۲ باب مین صاف صاف آیا ہی اور اندہیرون کی اور موت کے سایہ
زمین اس جگہ اسی ملک عرب کو کہا اندہیرونکا ملک اسلیے کہا ہی کہ مقام وہانکے دہشت والی ہین جہان
گذر ہونا بہت مشکل ہی وہانکی مصیبتونمین موت کا نمونہ ہی جان کٹو پادری نے لغت مین لکہا ہی کہ
اسرائیلی لوگ نیچے زمین کے ملک سے بلندی کے ملک کو گئے اوس جنگل مین ویرانہ ہی اور بہت خطرہ کا مقام ہی
جہان گذر بہت مشکل سے ہو سکتا ہی پادری جان ڈیون پورٹ لکہتا ہی کہ جسوقت مین جناب محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اوسوقت مین اکثر حصے ملک عرب کے غیر قوم حاکمون کے تابع تہے فقط مکہ
اور بیچون بیچ کے دشوار گذار ملک آزاد تہے دیکہو اس پادری نے عرب کے بیچون بیچ ملک کو دشوار گذار کہا
معلوم ہوا کہ اوسی ملک کو یہان اندہیرون اور موت کے سایہ کا ملک نام رکہا ہی اور وعدہ کیا ہی کہ اوس ملک کے
لوگ بڑی روشنی دیکہینگے اور اونپر نور چمکیگا اس خبر کا صاف ظہور یون ہوا کہ اوس ملک مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے پیدا کیا جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اور اونپر اللہ نے اپنا
کلام اوتارا جو سب کتابون سے افضل ہی پادری اسکاٹ کو اس جگہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے کتاب کا
یہہ مقام یاد نہ آیا اس جگہ لکہتا ہی کہ جب اسرائیلی لوگون نے اللہ کی شریعت کو چہوڑ دیا تو غفلت کے
اندہیرے مین چہوڑ دیے گیے جیسا کہ موت کے سایہ کی زمین مین یعنے سایہ شریرون کے حالت کا جو دوسرے
عالم مین ہی لیکن جب حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے بڑی روشنی چمکی بعد اسکے اللہ تعالی فرماتا ہی
تو امت کو زیادہ کرتا ہی جسکی خوشی تو نے نہین بڑہائی تہی وہ تیرے آگے ایسی خوش ہوئی جیسے
کہیت کاٹنے وقت اور لوٹ بانٹتے وقت لوگ خوش ہوتے ہین کیونکہ تو اوسکے بوجہہ کے جوئے کو

اوسکے کندہے کی لٹھہ کو اور اوسپر ظالم کے عصا کو ایسا توڑا ہے جیسا کہ مدیان کے
دن مین ہوا تہا کہ جنگ مین کھڑبڑ پہنے ہوئے سب کھڑبڑ اور کپڑے جو لہو سی شرابور
ہوئے جلانے کے لیے آگ کا ایندہن ہونگی پادری ڈاؤد ویٹی لکھتا ہے کہ تمام دنیا بہرجائی گی
لڑائیون سے اور خون سی اور آخر سب کو سب جل جائین گی آگ سی انصاف کی دن ہو کے
رحمة الله صاحب اعجاز عیسوی مین لکہتی ہین کہ ترجمہ موافق بعضی نسخون عبرانی کے یون ہے
تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو زیادہ کرتا اور بعضی نسخون مین یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا
اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو اور تفسیر ہنری اسکاٹ مین اول کو قوی کہا ہے ای امت محمد صلی
الله علیہ واله وسلم دیکھو پہلی عرب کے ملک کا بیابان پہر آخری پیغمبر سے فرماتا ہے کہ تو امت کو بڑہاتا
ہے یعنی تیری وقت مین ایمانوالی بہت کثرت سی ہونگی اور تیرے ظہور سے ایمانوالے اصلی بہت
خوش ہونگی کہ اونکو اوپر جو بوجہ کا جوا ہے یعنے زبردست ظالم بادشاہون کی تابعداری مین
اونکی گردن دبی ہوئی ہے اور اونپر ظلم کا لٹھہ چل رہا ہے تو اوس ظلم کی لٹھہ کو اور بہاری جوئی کو
توڑ ڈالیگا یعنی ظالمونکو تو قتل کریگا ایمانوالے اونکی ظلم سی چہوٹین گے جیسا مدیانیون کو حضرت جدعون
علیہ السلام نے قتل کیا اسکا بیان صاف صاف اوپر ہو چکا اس بات کو الله تعالی سورہ اعراف
مین فرماتا ہے کہ جو لوگ ان پڑہ نبی کی تابعداری کرتے ہین جسکو اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہین
توراة اور انجیل مین وہ اونکو نیک کامون کا حکم کرتا ہے اور بری کامون سے منع کرتا ہے اور پاک
چیزین اونپر حلال ٹھیراتا ہے اور پلید چیزین اونپر حرام ٹھیراتا ہے یہہ فرماکر فرمایا وَيَضَعُ عَنْهُمْ
إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور اوتارتا ہے اونسی بوجھ اونکا اور وہ طوق جو اونپر
تہی دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کی بات الله نے ہمارے ان پڑہ نبی صلی الله علیہ و
آلہ وسلم کی زبانی یاد دلائی پادری اسکاٹ نے اوس نسخہ کو قوی سمجھا ہے جسمین یون ہے کہ نہین زیادہ
کرتا اونکی خوشی کو اور ان آیتونکا یہہ مطلب لکھا ہے کہ اسرائیلی لوگ بہت جمع کیے گئے تھے مگر
اونکی خوشی نہین بڑہائی گئی تہی لیکن جب روشنی اوٹھی ایمانوالون نے الله کے سامنی خوشی
منائی پہر لکھتا ہے کہ یہودی لوگ آسور والون سے اور کلدیہ والون اور ایرانیون اور مقدونیہ والون
کی جوئے سے چہڑائے گئے تہی لیکن یہہ تہا فقط سایہ اوس رہائی کا جو اونکو شیطان کے

جوی سی رہائی ملی حضرت عیسیٰ کی انجیل کی وسیلہ سی اللہ نے اپنی لوگون کا جوا توڑا اور اونکو بہاری بوجہہ سی چہڑایا جیسا اللہ نے اسرائیلیون کو مدیان کی لوگون سی حضرت جدعون علیہ السلام کی وسیلہ سی چہڑایا تہا وہ لڑائیان جسمین لڑنیوالون نے تو ہونکو ظلم سی چہڑایا اوسمین شور بہت تہا جس سی لوگ گہبراے اور خونمین بہری ہوئے کپڑے تہی لیکن جو علاج یہان کیا جائیگا وہ شعلون اور آگ کی ایندہن سی ہوگا روح کا اثر ایسا ہوگا جیسا صاف کرنیوالی آگ اور تیز مصیبتین آگ کی مانند ایمانوالون کو صاف کردیتی ہین جیسی کہ سونا کسوٹی پر پہلی آیت مشکل ہے اور بعض لوگ اوسکی معنی لڑائیکی کٹار کی آگ بیان کرتے ہین اور لباس خون سی بہرا ہوا وہ عہد ہی جو امن کی بادشاہ کی وقت مین ہوا دیکہو پادری نے دیکہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاد نہین کیا تو یون مطلب بدل دیا کہ شیطان کی جوی سی اور اوسکی بہاری بوجہہ سے اللہ نے اونکی بدولت ایمانوالون کو چہڑالیا اللہ تعالیٰ نے صاف مدیان کی لڑائی کی مثال دیکر محمدی جہاد کا پتا بتلایا ہی اور صاف فرمایا ہی کہ لہو مین ڈوبے ہوئے کپڑے آگ کا ایندہن ہونگے مگر پادری کی آنکہہ سی دکہائی نہین دیتا آہ ایمانوالو تراسیوین زبور مین اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کو یہہ دعا سکہلائی کہ یا اللہ اپنی دشمنون سی ویسا معاملہ کر جیسا تو نے مدیانیون کیا تاکہ وہ تیری نام کی طالب ہون اس جگہ صاف اوس دعا کی قبول ہونیکا وعدہ فرمایا کہ آخری پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت مین ظالمونسی ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسا مدیانیون سی ہوا تہا بعد اسکی اللہ کی حکم سی حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہماری لیے ایک لڑکا پیدا ہوتا ہی اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اوسکی کندہی پر ہوگی اور وہ اس نام سی کہلاتا ہی عجیب مشیر یعنی مشورہ دینے والا سردار زبردست صاحب آخرزمانہ کا سلامتی کا بادشاہ اصل عبرانی مین اِل کا لفظ ہی جسکی معنی ہین سردار ہی جبور کا لفظ ہو یعنی جبار زبردست چورانوے زبور کی سرے پر ہی اِل نِقامُوث یعنی ای صاحب انتقامون کو دیکہو اِل کا لفظ حاکم اور صاحب کی طرح پر ہی زبور مین اللہ کو کہا تو بدلہ لینی کا صاحب ہو یعنی بدلہ لینی والا ہو حضرت اشعیا علیہ السلام نے بندی کو کہا اِل جبور یعنی حاکم زبردست یعنی اللہ نے اوس بندی کو اور بندون پر حاکم زبردست کردیا اس سی بندہ خدا نہین ہوگیا پادری ناحق کودتے ہین کہ دیکہو یہہ خبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی اور اُن کی لفظ سی معاذ اللہ اونکا خدا ہونا ثابت ہوتا ہی پھر
آبی عدؔ کا لفظ ہی اور عدؔ کا لفظ اخیر زمانہ کی معنی مین بہت آتا ہی یہان یہہ معنی خوب ظاہر ہین مگر
پادری ہینھر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ہمیشگی کا باپ تو یہہ مطلب ہی کہ اوسکا دین ہمیشہ رہیگا یہہ خبر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہین ہی کیونکہ اوپر صاف جہاد کا پتا بتایا ہی اور ایکسو اٹھارہ وین
زبور کی بائیسوین آیت مین جہان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اشارہ ہی وہان یون ہی
کہ ہماری نظر و نمین عجیب ہی اور عیور کا لفظ پینتالیسوین زبور کی تیسری آیت مین آیا ہی اور چھٹی
آیت مین ہی کہ تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ تک ہی یہان یہہ لفظ ہی عولام واعد اور عولام کی معنی
ہین ہمیشہ اور عد کی معنی تک کی جابجا آتے ہین مگر یہان داود کی باعث سی اخیر زمانہ کی معنی خوب
جمتی ہین یعنی تیرا تخت ہمیشہ ہی اور آخر زمانہ تک ہی اور بہتروین زبور کی نوین آیت مین ہی کہ
اوسکی وقت مین سلامتی فراوان ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی دوستو نسی
مشورہ بہت کیا کرتے تھے یہہ بات حدیثو نمین بہت مشہور ہی اکثر نام جو زبور مین تھے وہ یہان
پھر یاد دلائے اور فرمایا کہ سلطنت اوسکی کندہی پر ہوگی یعنی اوسکا ظہور بادشاہی کی ساتھ ہوگا
اور کندہی کا پتا اسلیے دیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کندہی پر پیغمبری کی مہر تہی اسی
نشانی سی توراۃ اور انجیل والون نے آپکو پہچانا بعد اسکی ارشاد ہوتا ہی کہ اوسکی سلطنت کے اقبال
اور سلامتی کی کچھ انتہا نہوگی وہ داود کی تخت پر اور اوسکی مملکت پر بندوبست کریگا اور عدالت
اور صداقت سی اب سے ہمیشہ تک اوسی قیام بخشیگا رب العالمین کی غیرت مندی یہہ کریگی دیکھو
حضرت داؤد علیہ السلام کی تخت کا بندوبست کسنی کیا ذرا غفلت سی ہوشیار ہوجاو حضرت
داؤد علیہ السلام حکومت کی غلبہ سی دین کو پہیلاتے تہے منکرون کو قتل کرتے تھے اور ذرا ذرا
اسی آرزو مین تڑپتے تھے کہ الٰہی وہ کونسا وقت ہوگا کہ تیرا دین ساری زمین مین پہیلے تمام
زبور اس بیان سی بھری ہوئی ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمون کی ظلم ہمیشہ سہتی رہی یہہ خبر
اونکی نہین ہوسکتی یہہ بشارت صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی بعد اسکی نوین
اور دسوین باب مین بڑی دور تک یہہ بیان ہی کہ اسرائیلی لوگ ہلاک ہونگے ارامی اور فلستی
اونکو ہلاک کرینگے اونکی برے اعمالون کی شامت سی اونپر تباہی آویگی آسور کی یعنی عراق

کی بادشاہ کی ہاتھون اللہ انہین سزا دیگا یہہ خبر دیکر پہر اللہ تعالی یہہ خبر سناتا ہی کہ جب مین اوسکی
ہاتھون اسرائیلیون کو سزا دیچکونگا تب اوسکو بہی اوسکی غرور کی سزا دونگا کہ وہ بہت مغرور ہو گیا ہی
اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ مین اوسکی موٹے مردون کو دبلا کر دونگا اور اوسکی باغ اور بن کی خوشنمائی کو
جان سی گوشت تک فنا کر دونگا پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ اوسکی مضبوط
سپہسالارون اور فوجون کو جلا دونگا اور اونکی بدن اور روح کو غارت کر دونگا بعد اسکی
دسوین باب کی اونیسوین آیت کی بعد اللہ فرماتا ہی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ وہی جو اسرائیلیون مین
سی باقی رہجائینگی اور یعقوب کی لوگون مین سی بچ رہین گی اوسپر جسنی اونہین مارا پہر بہروسا نکرینگی
بلکہ خداوند اسرائیل کی قدوس پر سچی دلسی بہروسا کرینگی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی اور
اسرائیلی بہروسا کئی ہوئی تہی آس پاس کی قومونکی مدد پر اور آخز کی حکومت مین اونہون
نی آسور والون کی پناہ ڈہونڈہی لیکن اونکی بچی ہوئی جو سنحاریب کی لڑائی سی بہاگی اونہون نی
اللہ کی معجزہ کی وسیلہ سی اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ لیا اور اللہ کی طرف رجوع ہوئی اللہ فرماتا ہی
اور بقیہ جو یعقوب والون سی باقی ہوگا خدای قادر کیطرف پہریگا کیونکہ اگرچہ تیری لوگ ای بنی اسرائیل
سمندر کی ریت کی مانند ہون مگر اونمین کا ایک بقیہ پہریگا کہ وہ سزا کی تکمیل جو اوسنی ٹہرائی ہی
صداقت سی لبریز ہوگی کیونکہ خداوند رب العالمین سزا کی وہ تکمیل جو مقرر کی گئی ہی سارے زمین
کی بیچ مین کریگا پادری لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کی بقیہ سی مراد ہی سایر یشوب جو حضرت اشعیا علیہ
السلام کا صاحبزادہ تہا اور اوسکو یہہ نام اسواسطی دیا گیا کہ اوسنی اللہ کی وعدہ کو پورا کیا تہا
اسرائیلی لوگ اگرچہ بیشمار تہی مگر اکثرون نی اللہ کو چہوڑ دیا تہا اور سوا اوس بقیہ کی کوئی پہر نہ آیا فقط
سنحاریب سی بدلہ نہین لیا بلکہ زیادہ انصاف کیا گیا جو سخت اور خوفناک انصاف مین کیونکہ
اللہ نے ارادہ کیا تہا دنیا مین لوگون کی جلا دینی کا معلوم ہوتا ہی کہ روح قدس نے بڑی وارداتون کی
پیشین گوئی کرنیکا ارادہ کیا تہا اور منکرون کی سزا دینی کا ای محمدی بہائیو دیکہو پادری اوپر
لکہہ چکا ہی کہ سنحریب بادشاہ بت پرست کی فوج کو جو اللہ کی حکم سی فرشتے نے مار ڈالا تب اسرائیلی
لوگ اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ گئی پہر اپنی اس بات کو بہولکر لکہتا ہی کہ بقیہ کا اشارہ حضرت اشعیا علیہ
السلام کی صاحبزادہ کی طرف ہی فقط وہی اللہ کی طرف رجوع ہوئی اور کوئی نہین ہوا اور بقیہ کا

لفظ اس صحیفہ مین اور دوسری صحیفونمین باربار آیا ہی اس صحیفہ کی اول مین جہان اسرائیلیونکی
بڑی تباہی کی خبر ہی اوسکی بعد بہی اسرائیلیونکی باقی لوگونکی حق مین بشارت کی لفظین ہین
حضرت میکا علیہ السلام کی صحیفہ مین جہان مسجد بیت المقدس کی پچہلی آبادی کی خبر ہی وہان بہی تقبیہ
کا ذکر ہی وہی مطلب یہان بہی ہی اللہ تعالی صاف یہہ بتاتا ہی کہ مین ساری زمین کو پورے
سزا دونگا اور وہ پوری سزا صداقت سی لبریز ہوگی یعنی سچی اللہ والونکی ہاتہون وہ سزا ہوگی
یعنی یہہ اوس سزا کا ذکر نہین جو بخت نصر بت پرست اور طیطس رومی بت پرست کی ہاتہون ہوئی
یہہ اوس سزا کی پیش خبری ہی جو سچی اللہ والی محمدی لوگونکی ہاتہون ساری زمین مین جن و انسان
کی سب قومونکی کافرون کو دیگئی اس مطلب کو پادری صاف نہین کہتا اتنا کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے
یہودیونکی گناہونکی باعث سی سخت خوفناک عدالت کا اور ساری دنیا کی سزا دینی کا ارادہ کیا پہر
کہتا ہی کہ بڑی واردا تونکی یہہ پیش خبری ہی اور سنگدلون کی سزا دینے کی خبر ہی آگی پادری تو صاف
کیون نہین کہتا کہ یہہ محمدی جہاد کی صاف خبر ہی اور یہہ خبر ہے کہ اوس سزا کی وقت یہودی لوگ
تہوڑے سی ایمان لاوینگی بہت سے قتل ہونگے اور ایمان نہین لاوینگی پہر آہستہ آہستہ بہت ایمان لے آوینگی
اس کتاب کا یہی قاعدہ ہی کہ اللہ تعالی ایک معاملہ کی خبر دیکر آخری زمانہ کی خبر دیتا ہی پہلی آسور کی
بادشاہ اور اوسکی فوج کی غارت ہونیکی خبر دی ہی اس علاقہ سی یہہ بہی سمجہا دیتی کہ آخر کو ساری دنیا
کی کافرون کو سچی دین والونکی ہاتہون سزا دیجائیگی بعد اسکی ارشاد ہوتا ہی اسلئی خداوند رب العالمین
یہہ فرماتا ہی کہ اے میری لوگو تم جو صیہون مین بستی ہو آسور سی مت ڈرو وہ تجکو لٹہہ سی ماریگا اور
تجہپر اپنا ڈنڈا اوٹہائیگا مصر کی طور پر لیکن اک تہوڑی ہی دیر ہی کہ جوش و خروش موقوف ہوگا
اور میرا قہر اوسکی ہلاک کرنے پر ہو جائیگا اور رب العالمین مدیان کی خونریزی کی مطابق جو غراب
کی پہاڑی پر ہوئی اوسپر کوڑا اوٹہاویگا اوسکا عصا سمندر پر ہوگا ہان وہ اوسی مصر کی طرح
اوٹہائیگا اور اوس دن ایسا ہوگا کہ اوسکا بوجہ تیرے کندہے پر سی اور اوسکا جوا تیری گردن
پر سی اوٹہا لیا جائیگا اور وہ جوا فربہی کی باعث سی توڑا جائیگا پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالی نے
یہودیہ کی سلطنت کو پوری تباہی سی بچالیا کیونکہ اس قوم مین حضرت عیسی علیہ السلام پیدا
ہونیوالی تہی اسطرح کی اشارون کو پادری سمجہتا ہی مگر محمدی بشارتین کہلی کہلی اوسکو نہین دکہائی دیتین

پادری کی نزدیک یہہ پیش خبری اوسوقت پوری ہوگئی جب اللہ کی فرشتی نے نینوی کی بادشاہ
سنحاریب کی ساری فوج کو قتل کر ڈالا مگر پادری نے یہہ نہ دیکھا کہ تہوڑی مدت بعد بخت نصر جو بابل
کا بادشاہ تہا اوسنے پہر اسرائیلیون کو قتل کیا اور ستر برس تک بابل مین قید رکہا پہر ایران کے
بادشاہون کی حکومت بابل مین رہی اونہون نے بڑے بڑے ظلم کیے اس احوال کو اس کتاب مین اپنے
مقام مین دیکہو عراق والونکا جوش وخروش محمدی وقت مین موقوف ہوا اور اللہ کا پورا قہر اونپر
ٹوٹ پڑا اور جسطرح حضرت موسی علیہ السلام کی ہاتہون مصر والون کو دریا مین ڈبو دیا اور حضرت
جدعون علیہ السلام کی ہاتہون مدیانی بت پرستون کو غراب کی پہاڑی پر قتل کیا تہا جسکا قصہ
تیسوین بشارت کی بیان مین ہو چکا ہی اوسطرح پر اللہ تعالی نے عراق والون کو محمدیون کی ہاتہون قتل کیا
اور ایمانوالون کو اونکی ظلم سی چہڑایا اگر پادری کہین کہ اللہ تعالی نے یہان تہوڑی دیر کا لفظ
فرمایا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اسرائیلیونکی دشمنونکی حق مین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہی کہ اونکی
ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور ہماری نزدیک وہ وقت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ کا ہی اور پادریونکی
نزدیک وہ وقت ابہی تک نہین آیا پہر یہان تو حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت سی حضرت محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی وقت تک تیرہ سو برس کا زمانہ ہی اسکو اگر اللہ نے تہوڑی دیر فرمایا تو کیا تعجب ہے اللہ کی
سامنی سب نزدیک ہی بعد اسکی اللہ تعالی آسور کی بادشاہ کی خبر دیتا ہی کہ وہ اس شہر مین وراوس
شہر مین آویگا یہان تک کہ یروشالم پر آویگا تب اللہ تعالی اوسکو ہلاک کر دیگا اور آخر مین یون ہی
کہ لبنان ایک زبردست کی ہاتہ سی گر جائیگا پادری لکہتا ہی کہ اوسکا لشکر جو لبنان پر آیا تہا ایک ہی
دفعہ ہار گیا وہ بہت جلد قتل کیے گیے ایک زبردست سی یعنی ایک فرشتے نے اللہ کی حکم سی سبکو
قتل کر ڈالا انگریزی جغرافیہ مین لکہا ہی کہ وہ ملک جو فرات اور دجلہ کے قریب ہی آسور کی بادشاہت
وہان تہی اور نینوا جو دجلہ پر آباد تہا اور بابل فرات پر یہہ دونون آسور کا پایہ تخت تہا معلوم ہوا
کہ بغداد اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ اب جہان ہی یہان وہ سلطنت تہی یہی ملک عراق کہلاتا ہی اب

گیارہوان باب سنو اللہ تعالی فرماتا ہی وِیَاصَا حُوطِیرْ مِجِّزَعْ یِسَّاوِ نِصِیرْ مِشَّارَشَاوْ
یِفْرِیه اور یسّی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگا اور اوسکی جڑون سی ایک پہلدار شاخ
پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اوسپر ٹہہریگی حکمت اور عقل کی روح مصلحت اور قدرت کی

روح خدا کی پہچاننے کی اور خدا سے ڈرنیکی روح اور وہ خداوند کے خوف کی خوشبو سونگھیگا اے
ایماندارو اس مقام کو یاد رکھو یہہ لفظ ان کتابون مین بار بار آیا ہے کہ اللہ کی روح اسکا مطلب یہہ ہے
کہ اللہ کی بنائی ہوئی روح اس جگہ یہہ مطلب صاف کھولدیا ہے کہ وہ روح اللہ کی پہچاننے کی اور اللہ سے
ڈرنے کی ہے تو جس روح مین اللہ کا ڈر بھرا ہوا ہے وہ بیشک اللہ کی بنائی ہوئی ہے تب تو اللہ سے
ڈرتی ہے پادری لوگ اللہ کی روح کا یہہ مطلب سمجھتے ہین کہ خود اللہ اوسمین سما گیا ہے یہہ سمجھکر اسکو
حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ٹھیراکر اونکو خدا کا دوسرا جانتے ہین یا اللہ اپنے سب بندون کو اپنی
پہچان دے آمین کتاب ستین مجالس جسمین جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رض کے وعظ
جمع کیے ہین اوسمین لکھا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب جی چین پکڑتا ہے تو اوسمین اس روح کے سوا اور
روح پھونکی جاتی ہے عقل کی روح خلق سے بے رغبت ہونیکی روح اللہ کی ساتھہ چین پکڑنے کی
روح پادری اسکاٹ شاخ کے لفظ کا مطلب یون بیان کرتا ہے کہ وہ شخص جسکا وعدہ کیا گیا ہے
جسکی یہان پیش خبری دیگئی ہے ایسے ایک درخت کی شاخ سے مشابہ ہوگا جو کاٹ ڈالا گیا تھا
اور پھر بھی وہ نہایت بلندی کو پہونچا بعضی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ پیش خبری حزقیا
بادشاہ کی یا زروبابل کی ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ ہے مگر اس پیش خبری سے بہت
پیشتر حزقیا پیدا ہو چکا تھا اور زروبابل کے زمانہ مین یہودیونکی حالت مین ایسی کوئی چیز نہ تھی
جو کہ اون شاندار چیزون کے موافق پڑتی جنکا ذکر اس باب کے آخر مین کیا گیا ہے اسلیے یہہ پیش خبری
ضرور حضرت عیسی علیہ السلام کی ہے اور کسی شخص پر مطابق نہین پڑسکتی حضرت اشعیا علیہ السلام
نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ وہ یسّی کے جڑ سے نکلیگا نہ داود کی کیونکہ یسّی تمام
عمر ایک غریب حالت مین رہا لیکن داود علیہ السلام ایک بڑی بادشاہ تھے اور جبکہ اونکے
خاندان کی تمام شان وشوکت ایک درخت کے سوکھ ہوگئے تنے کے مانند معلوم ہوتی تھی اوس سے
ایک ہری ٹہنی نکلیگی جسمین وہ شان وشوکت پھر پیدا ہوگی اور بڑھیگی اور پھر ہمیشہ کیواسطے
قایم ہوجائیگی اور جو فی الحقیقت ایک مشہور درخت ہوجائیگا اب ہم کہتے ہین کہ اس جگہ اللہ نے
حضرت داود علیہ السلام کا نام نہ لیا جنکی نسل مین حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہما السلام پیدا ہوئے
بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے باپ یسّی کے نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اگر حضرت عیسی علیہ السلام کی یہہ

خبر ہوتی تو یون ارشاد ہوتا کہ داود کی نسل مین سے یایسی کی نسل مین سے اک شاخ پہوٹیگی جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دسوین باب مین ایک بادشاہ کے ذکر مین ہے کہ اوسکی نسل سے کونپل کیطرح جو جڑ سے نکلے ایک اوسکی جگہ برپا ہوگا دیکھو یہان نسل کا لفظ ہے پہر کونپل اور جڑ کی مثال ہے اور اس جگہ اللہ نے حضرت داود علیہ السلام کا نام چہوڑکر اونکے باپ یسی کا نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ حضرت داود کے باپ کی جو اصل جڑ ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکی نسل مین ایسا شخص پیدا ہوگا اور حضرت داود کے باپ کا نام اسلیے لیا کہ یہودی لوگ اوسکو دوسری قوم کا نہ سمجھین اس رشتے کو یاد کرین کہ ہماری باپ داود کی اصل جڑ سے اوسکا نسب ملتا ہے اوسکی محبت سے منہہ نہ موڑین پادری نے جو یہہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت داود علیہ السلام کے باپ یسی غریب آدمی تہی اور حضرت داود علیہ السلام کی نسل آخیر زمانہ مین غریب ہوگئی پہر حضرت عیسی کے باعث سے اونہون نے شان و شوکت پائی تو اونپر یہہ مثال خوب جمتی ہے کہ ایک درخت کاٹ ڈالا گیا اور اوسکی سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوسمین سے ایک ہری ٹہنی نکلی اور بڑا درخت ہوگیا ہم کہتے ہین یہہ مثال اس جگہ اور زیادہ جمتی ہے کہ حضرت ابراہیم کی صاحبزادے حضرت اسماعیل کی نسل کے لوگ جو ملک عرب مین آخر زمانہ مین ایمان اور علم سے خالی ہوگئے بت پرستی اور جہالت مین پہنس گئے گویا درخت کی سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوس جڑ مین ایک ہری ٹہنی نکلی یعنی اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر ایسا پاک کلام اوتارا جسکی بدولت پہر ایمان کا درخت بڑا اونچا ہوگیا اور حضرت داود کی طرح دین والون نے حکومت پائی حضرت عیسی کے بعد تو دین والے ظالمون کے پنجہ مین پہنسے رہے تہے اور یہان سب نشان حکومت اور بادشاہت کے موجود ہین یہہ مثال کونپل کے اللہ نے انجیل اور قرآن مین بہت صاف کہولدی ہے انجیل کی بشارت مین اسکا اور زیادہ بیان آویگا اگر اللہ چاہیگا بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ اپنی آنکہون کے دیکہنے کے موافق حکم نہ کریگا اور نہ اپنے کانون کے سننے کے موافق فیصلہ کریگا بلکہ وہ راستی سے مسکینون کا انصاف کریگا اور انصاف سے زمین کے خاکسارونکے لیے فیصلہ کریگا پادری اسکا شاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ اوسکا عقل اور انصاف ایسا کامل ہوگا کہ وہ کسی امر مین ظاہری باتون یا

یا لوگونکی خبر دینی سی فیصلہ نہ کریگا لیکن لوگونکی خصلتونمین تمیز کریگا اور مسکینون کو نہایت تمیز اور انصاف سی فیصلہ کریگا پادری جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی تقویت مین لکھی ہی اوسمین لکھا ہی کہ ٹامس کارلائل نے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا احوال لکھا ہی اوسمین لکھتا ہی کہ آپ اون لوگونمین تھی جنکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھہ سے صاف باطن پیدا کیا ہی اور لوگونکا قاعدہ ہی کہ قدیمی قاعدون پر اور رسمی پردے انہین پر چلتی ہین مگر آپ فقط حق پر شل آئے تھے خلق کا بھید آپ پر کھلا ہوا تھا اسطرح کہ صاف دلی فی الحقیقت اللہ ہی کیطرف سی ہے اور بغیر عمل کیے بن نہین پڑتا اے ایمانوالو دیکھو یہہ پادری سمجھہ گیا ہی کہ یہہ آیت آپ ہی کے حق مین ہی یعنی دنیا کے لوگ جو طریقہ فیصلہ کا آنکھونسی دیکھتی ہین اور کانون سی سنتی ہین اوس قاعدہ کے موافق فیصلہ کرتے ہین جنکو اللہ تعالی تعلیم کرتا ہی وہ اللہ کے بتائے ہوئے قاعدہ پر چلتی ہین بعد اسکے اللہ فرماتا ہی اور وہ اپنی منہہ کی لاٹھی سے زمین کو ماریگا اور اپنی لبونکی دم سی شریرونکو فنا کرڈالیگا اوسکی کمر کا پٹکا سچائی ہوگی اور اوسکی پہلو وفاداری کی پٹکے سے کسی ہوئے ہونگے اوسوقت بہیڑیا بکری کے ساتھہ رہیگا اور چیتا حلوان کے ساتھہ بیٹھیگا اور بچہا اور شیر بچہ اور پالا ہوا بیل ملے جلے رہین گے اور ننھا بچہ اونکی پیشروی کیا کریگا گاے اور ریچھنی ملکی چرینگی اونکی بچے ملے جلے بیٹھین گے اور شیر ببر بیل کیطرح پوال کہائیگا اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل پر کہیلیگا اور وہ لڑکا جسکا دودہ چھڑایا گیا ہوگا کالی کی بانبی مین ہاتھہ ڈالیگا وہ میرے پاک پہاڑکی سب طرفونمین کسی کو دکھہ نہ دینگے اور توڑنہ ڈالین گے جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہی اوسی طرح زمین خداوند کی پہچاننے سے بھر جائیگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ حضرت عیسی کے زمانہ مین اللہ کی رحمت کے اثر جو آدمیون کے دلون پر تھی نہایت خوبصورتی سے بیان کیے گئے ہین کہ نہایت برخلاف مزاجون اور پیشون کے آدمے اور وہ آدمی جو طرح طرح کی برائیون مین گرفتار ہین انجیل کی مہربانی سے ایسے بدلجائینگے کہ وہ ایک دل کے اور ایک رائی کے ہوجائینگے خود غرض لڑنے جھگڑنے والے اور ظالم اور وحشی اور بدکار اپنے کہینہ مزاجون کو کہو دینگے اور باہم محبت ہو جائیگی زمین اللہ کے پہچاننے سے ایسے اتنک معمور نہین ہوئی جیسا سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے سو یہہ پیش خبری ابھی پوری نہین ہوئی ہم کہتی ہین یہہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

گئی ہی آپکے وقت مین ہر ہر قوم کے لوگ جو آپسمین دشمن تھے یکدل ہوگئے مولانا جلال الدین سیوطی نے
تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ عمر بن عبد العزیز بادشاہ کے وقت مین بکری اور بھیڑیا ساتھ چرتے تھے
اور سنن ابو داؤد اور سنن ابن ماجہ کی حدیث مین یہ بیان ہی کہ جب حضرت عیسی آسمان سے اوترینگے
اور محمدی دین کو پھیلاوینگے اوس وقت مین دشمنی اور بغض اوٹھا لیا جائیگا اور ہر ڈنک والے کا ڈنک
نکال لیا جاویگا یہانتک کہ لڑکے کا اپنا ہاتھ سانپ کے منہ مین ڈالیگا پھر وہ اوسکو نہ ستاویگا اور لڑکی
شیر کا منہ چیریگی وہ اوسکو نہ ستاویگا اور بھیڑیا بکریون مین ایسا ہوگا گویا وہ اونکا کتا ہی یعنی
نگہبانی کا کتا ہی اور ایک دین ہو رہیگا اللہ کے سوا کوئی کسی کو نہ پوجیگا یہ جو
فرمایا کہ وہ میرے پاک پہاڑ کے سب اطراف مین سو اصل عبرانی مین یون ہے بکل ھر قادشی
یعنی میری قادس کی تمام پہاڑ مین کسیکو دکھ نہ دینگی امام نووی نے تفسیر مین لکھا ہی کہ مطالع
مین ہی کہ مکہ کا نام قادس بھی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ جو جانور حرم مین گھس جاتا ہی پھاڑنیوالا
جانور اوسکو نہین ستاتا ہی زمین اللہ کی پہچان سے اسقدر بھر گئی ہی کہ جانور بھی اللہ کو پہچانتی ہین
اور اگر شہر بیت المقدس کی طرف اشارہ ہو تو بھی کچھ تعجب نہین ہی مولانا مجیر الدین حنبلی نے
تاریخ بیت المقدس مین لکھا ہی کہ ابن عساکر نے فرمایا ہی کہ مین نے ایک قدیم کتاب مین پڑھا ہی
کہ بیت المقدس مین بڑے بڑے قاتل سانپ ہین مگر اللہ تعالی نے اپنا فضل کیا ہی کہ جب
کسی انسان کو بیت المقدس مین سانپ کاٹتا ہی اوسکا کچھ نقصان نہین ہوتا اور اگر بیت المقدس
سے یعنی شہر سے ایک بالشت بھر باہر جاوے اوسیوقت مرجاتا ہی اور اوسکی دوا یہ ہی کہ بیت المقدس
مین تین سو ساٹھ دن رہے اگر اس گنتی سے ایک دن بھی باقی ہو اور وہ وہانسے نکل جاکر
مرجاتا ہی حدیثون مین بیت المقدس نام اوس مسجد کا ہی جو شہر یروشالم مین ہے اور کہین
سارا شہر بھی بیت المقدس کہلاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ یسی کے
وہ جڑ جو قومون کے لیے جھنڈے کیطرح اونچا کھڑا ہوگا قومین اوسکی طالب ہونگی اور اوسکی
آرامگاہ جلال کی ہوگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسمان پر چڑھ گیا اور جھنڈے کی مانند کھڑا ہوا جسکی
طرف اللہ کے بندے گئے اوسکی آرامگاہ شاندار ہوگی یعنی جو لوگ اوسپر بھروسا کرینگے اونکو وہان
آرام ملیگا یا یہ کہ وہ شفیع نہایت خوشی کے ساتھ اپنی امت کے لوگون آرام کریگا آخرت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان دونون بندہ مقبول کو یسّی کی جڑ فرمایا اور یسّی کی نسل بہی فرمایا یعنی وہ شخص یسّی کی جڑ سے یعنی اونکی اصل باپ دادا سے پیدا ہوگا پہر اس لفظ مین غور کرو کہ وہ قومون کے لیے جہنڈے کیطرح اوٹہہ کہڑا ہوگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ خود سب قومون کے لیے بہیجا جاویگا سب کو اللہ کا پیغام پہونچاویگا سو ہمارے پیغامبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا پیغام عرب والون کو پہونچایا اور روم اور مصر اور ایران وغیرہ کے لوگون کو خطوط اور قاصدون کے ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہونچایا یہہ خبر بیشک آپ ہی کی ہے اور یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اونہون نے تو صاف فرمایا کہ مین اسرائیلیون کے سوا کسیکی طرف نہین بہیجا گیا جیسا کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب کی چوبیسوین آیت مین ہے پہر جب دنیا سے اوٹہہ گئے تب اپنے نائبون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بہی انجیل سناو اور فرمایا کہ اونکی استین اوسکے طالب ہونگی سو ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ساری قومون مین پہیلا ہے سب آپکی زیارت کے طالب ہین اور فرمایا کہ اوسکی آرامگاہ شاندار ہوگی سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرامگاہ جو مدینہ مین ہے نہایت شاندار ہے بادشاہون نے اوس درگاہ کو انواع اقسام طرح طرح کی آرائشین کی ہین اور روحانی نعمتین تو آپنے اللہ کے حکم سے اپنی امت کو ایسی دی ہین جو کبہی کسی نے نہین پائین اللہ فرماتا ہے اور اوسدن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتہہ بڑہاویگا تاکہ اپنے لوگونکو جو اوسکی لوگون مین باقی ہونگے آسور یعنی عراق اور مصر اور فتروس اور کوش یعنی حبش اور عیلام یعنی ایران اور سنعار اور حماۃ اور سمندری اطراف سے بچ رہے ہونگے پہیر لاویگا اور وہ قومون کے لیے ایک جہنڈا کہڑا کریگا اور اون اسرائیلیون کو جو خارج کیے گئے ہین جمع کریگا اور ساری قوم یہوداہ کی جو پراگندہ ہوگئی زمین کے چارون کونون سے جمع کریگا تب افرائیم کی نسل مین رشک نہ رہیگا اور یہوداہ کی نسل کے کینہ ور کاٹ ڈالیجائینگے افرائیم یہوداہ کی نسل پر رشک نہ کریگی اور یہوداہ کی نسل افرائیم کی نسل سے کینہ نہ رکہینگے اور وے پچہم کیطرف فلسطیون کے کندہون پر جہپٹینگے اور وے مل کے پورب کے بستی والون کو لوٹینگے اور ادوم اور مواب پر ہاتہہ ڈالینگے اور بنی عمون اونکی تابعداری کرینگے تب خداوند دریاے مصر کی زبان کو بالکل نیست کریگا اور اپنی زور آور آندہی سے ندی پر اپنا ہاتہہ ہلاویگا اور اوسکو سات نالی کر دیگا

اور ایسا کریگا کہ لوگ جوتے پہنے ہوئے پار چلے جاینگے اور اوسکی باقی لوگون کی لیے جو آسوریہ مین
یعنی عراق مین سے بچ رہین گی ایسی ایک شاہ راہ ہوگی جیسی اسرائیلیون کے لیے تھی جس دن
کہ وہ مصر کے زمین سے نکلی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ نے آسوریون اور بابل والون سے
اپنی لوگون کا ایک بقیہ بچایا اوسی قدرت سے جس سے وہ تمام قوم کو مصر سے باہر لایا تھا یہہ بیان پیش خبری
ہے کہ وہ دوبارہ اونکو جمع کریگا تمام قومون مین سے جن مین وہ پھیل گئے تھی اور یہودیون کا یعنی
یہودا کی نسل کا اور اسرائیلیونکا یعنی باقی دس فرقونکا رشک اور بیر جاتا رہیگا اور اونکی مخالف
ہلاک ہونگی اور بہت سے لوگ جو اونکی پہلے دشمنون مین سے تھی اونکے تابعدار ہوجاوینگے ایک تیز
ہوا کے وسیلہ سے دریاے فرات کے پانی کو اللہ تعالی اوسکی تمام شاخون مین جدا کر دیگا اسطرح اسرائیلیون
کو پھر آنیکے لیے ایک سڑک ہوجائیگی اس باب کے حصہ کی پیش خبری اب تک پوری نہین ہوئی
پادری لوتھ کا قول ہے کہ اس باب مین ایک عام پیش خبری ہے اوس ترقی کی جو عیسائی سلطنت
دنیا مین حاصل کرینگی اور میرے نزدیک یہہ پیش خبری اوس زمانہ کی ہے جسمین یہودیون کی
قوم بحال ہوگی جبکہ وہ انجیل کو مانینگے اور اپنے ملک کو پھر آجاوینگے اے پادریو یہہ اوسوقت
کی خبر ہے کہ محمدی لوگ جو سچی عیسائی ہین اور حضرت عیسی کا آسمان سے اوترنیکی راہ دیکھ رہے ہین
اونکی سلطنت کا غلبہ ہوگا اور یہودی لوگ قرآن اور انجیل دونون کو مانینگے اور پکے محمدی
ہوجاوینگی اوسوقت کا حال ہم سے سنلو اور محمدی عیسائی ہوجاؤ مولانا جلال الدین سیوطی نے جو کتاب
بیت المقدس کی تعریف مین لکھی ہے اوسمین لکھا ہی کہ سلیمان بن علی نے فرمایا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر تابوت سکینہ یعنی وہ صندوق جو حضرت موسے نے بنایا
تھا وہ طبریہ کے دریا سے ظاہر ہوگا اور اوٹھا لایا جائیگا اور بیت المقدس مین آپ کے آگے رکھا جائیگا جب
یہودی لوگ اوسکو دیکھینگے ایمان لاوینگے مگر تھوڑے بے ایمان رہجائینگے اور سید محمد
برزنجی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تھے اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون مین لکھی ہے
اوسمین لکھا ہی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے غار سے یا دریاے
طبریہ سے نکلواوینگے وہ نکالا جائیگا اور آپکے آگے بیت المقدس مین رکھا جائیگا جب یہودی
اوسکو دیکھینگے سب مسلمان ہوجاوینگے مگر تھوڑے بے ایمان رہجائینگے اور لکھا ہی امام کے

علیہ السلام کے واسطے دریا پہٹ جاویگا جیسا کہ اسرائیلیونکے واسطے پہٹ گیا تہا اس پیشین گوئی سے تو
یہ بہی معلوم ہوا کہ افرائیم جو ایک قوم یہودکی ہی اور ادومی اور موابی جنکا اوسوقت تک ایمان
ہونیکا احتمال تہا ادومی اور موابی اور عمونے اب ظاہر ہونیوالی ہین اور قوم یہودکی ہین ملتی ہین اب
بارہوان باب سنو اور اوسدن تو کہیگا کہ اے خداوند مین تیری شکرگذاری کرونگا اگرچہ تو
مجہسے ناخوش تہا پر تیرا غصہ دور گیا اور تونے مجہے تسلی دی دیکہو خدا میری نجات ہی مین اوسپر
توکل کرونگا اور نہ ڈرونگا کہ اللہ میرا بوتا اور میرا سرود ہی اور وہ بہی میری نجات ہوا ہی سو تم خوشی
ہوکے نجات کے چشمون سے پانی بہروگے اور اوسدن تم کہوگے کہ خداوند کی تعریف کرو اوسکا نام لو
لوگون کے درمیان اوسکی قدرتین بیان کرو اور کہو کہ اوسکا نام عالیشان ہی خداوند کی مدح سرائی کرو
اسلیے کہ اوسنے ایک جلیل کام کیا ہی ساری زمین کو یہ معلوم ہوا ای صیہون کی بسنے والی تو چلا
اور للکار کہ تیرے درمیان اسرائیل کا قدوس بزرگ ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس باب کا
علاقہ اوپر سے ہے کہ اسرائیلی لوگ اپنے گذرے ہوے حال پر غور کرینگے کہ اسقدر عرصہ تک حضرت
عیسی علیہ السلام کے نہ ماننے سے ہمپر اللہ کا غضب رہا اور پہر اس عمدہ انقلاب سے خوش ہوکر یون
کہینگے کہ صیہون کی بسنے والی یہودی جو اچہی مذہب مین آگئے ہین خوشی کی آوازین بلند کرینگے آخر
یاد رہے اتنا اور کہدو کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نہ ماننے سے
جو اللہ کا غضب اونپر تہا وہ جاتا رہیگا سب یہودی حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لاوینگے اور پکے محمدی ہوجاوینگے اس بات کو سمجہلو اور محمدی عیسائی ہوجاے
تیرہوان باب بابل کی بابت وہ الہامی بات جسے آموص کے بیٹے یشعیاہ نے رویا مین دیکہا
یاد رکہنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کے
بادشاہ بخت نصر بت پرست نے مسجد بیت المقدس کو ویران کردیا اسرائیلیون کو قتل کیا کچہہ
باقی بچے اونکو قید کرکے بابل مین لیگیا پہر ستر برس بعد ایران کے بادشاہ خسرو نے بابل کو
فتح کیا بابل والون کو قتل کیا اور اسرائیلیون کو قید سے چہوڑ دیا اور بیت المقدس کی بنا کے
لیے بہت کچہہ خرچ دیا تفسیر معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ خسرو بادشاہ ایماندار تہا اس کتاب مین
اللہ تعالی نے ایک مقام مین خسرو بادشاہ کی بہی تعریف کی ہی پہر محمدی وقت مین محمدیون نے

بابل پر جہاد کیا ہے اس کتاب مین اونکی تعریفین بھی موجود ہین پادری لوگ ہر جگہ خسرو بادشاہ
کی تعریف سمجھتے ہین انصاف والونکو چاہیے کہ لفظونمین غور کرین اللہ تعالی فرماتا ہے تم بے آڑ پہاڑ پر
ایک جھنڈا کھڑا کرو اونکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتھ ہلاؤ کہ وہ سردارون کے دروازونکے اندر
جاوین مینے اپنے مقدسون کو حکم کیا مین نے اپنے قہر کے لیے اپنے بہادرون کو جو میری
خداوندی سے خوش ہین بلایا پہاڑونمین اک ہجوم کی آواز ہے اک بڑے لشکر کا سا شور ہے یہ مملکتون
اور قومونکی ڈنگر کی آواز ہے جو جمع ہوئین رب العالمین جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہے وہ دور
ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین ہان خداوند اور اوسکے قہر کے ہتیار تاکہ ساری زمین کو برباد
کرین دیکھو اس جگہ پر اللہ تعالی نے اپنا مقدس اور اپنا بہادر اور اللہ سے خوش ہونے والے
اون لوگون کو فرمایا جو ساری زمین سے لڑینگے یہان بھی بابل کا ذکر نہین ہے اور قومونکا ذکر
فرمایا یعنے وہ پاک ایمانوالے اللہ کی راہ مین لڑنیوالے بہت سی قومون مین کے ہونگے پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ نے یہان ایران کے حاکمون کو حکم کیا کہ فوجین جمع کرین اور بابل پر قبضہ
کرلین اور اونکو مقدس اسلیے کہا کہ اللہ نے اونکو اس کام کیواسطے مقرر کیا تھا اور اس کام کے لیے
اونکو پسند کیا تھا پادری نے یہ اسلیے کہا کہ ایران کے لوگ آگ کے پوجنے والے تھے اور پاک نہین تھے
اسلیے مقدس کے یہہ معنے لکھدیے کہ وہ اس کام کے لیے مقرر کیے گئے تھے اسی لیے پادری ہیتھر نے اپنے
ترجمہ مین مقدسون کا یون ترجمہ لکھدیا کہ مینے اپنے مخصوص کیے ہوونکو حکم کیا پادریون نے یہ نہ دیکھا
کہ اللہ تعالی نے اس جگہ صاف فرمادیا ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین یہہ صفت خاص اللہ والون
کی ہے اگرچہ مقدس کرنیکے معنی خاص کرنا بھی حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ مین آیا ہے کہ مقدس کرو
یعنی خاص کرو اوسپر یعنی بابل پر قومونکو مادی کے بادشاہونکو مگر یہہ معنی یہان ہرگز نہین ہوسکتے
کیونکہ یہان قید لگادی ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین اور یہان یہہ لفظ فرمایا ہے کہ مینے
اپنے مقدسونکو حکم کیا اپنے کے لفظ کو دیکھو یہان صاف اپنے خاص بندونکا ذکر کیا ہے اور
یہہ جو فرمایا کہ وہ دور ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین سو پادری نے یہ خیال کیا ہوگا کہ ملک
ایران بابل سے بہت دور ہے مگر پادری نے یہہ نہ دیکھا کہ یہان بابل کا بالکل ذکر نہین ہے ساری زمین کا

ذکر ہی اور شہر یروشالم جہان حضرت اشعیا علیہ السلام یہہ خبر دی رہے ہین وہانسی عرب بہت دور ہی
متی کی انجیل کی بارہوین باب مین بیالیسوین آیت مین جہان یہہ ذکر ہی کہ دکہن کی ملکہ زمین کے
کنارے سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی وہان پادری اسکاٹ نے لکہا ہی کہ زمین کا کنارہ اوس وقت
کی محاورہ مین عرب کی ملک کو بولتے تہی یعنی یمن کا ملک جو عرب کا ایک ضلع ہی وہانسے بلقیس ملک
شام مین شہر یروشالم مین آئین تہین اوسکو زمین کا کنارہ فرمایا اب پادریون کو لازم ہی کہ یہان
بہی یہی معنے سمجہین کہ وہ لوگ آسمانکی انتہاسی یعنی عرب سی آتے ہین کہ ساری زمین پر یعنی ملک
شام پر اور مصر و عراق پر جہاد کرین دیکہو اس کتاب کی تیسوین باب کی ستائیسوین آیت مین ہے
کہ دیکہو اللہ کا نام دور سی چلا آتا ہی اوسکا غضب بہڑکا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا نام
سچے دل سی لینے والی لوگ دور سی چلے آتے ہین یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنکو اللہ نے اپنا مقدس
اور اپنا بہادر نام رکہا اور اونکو اپنے قہر کا ہتیار خطاب دیا اور فرمایا کہ وہ میری خداوندی سے
خوش ہین پادری لکہتا ہی کہ ساری زمین اوسی بابل کی سلطنت کو کہا ہی جو ایک زمانہ مین دنیا مین
بہت بڑی معلوم ہوتی تہی یہ پادری کی بڑی نادانی ہی کہ فقط بابل کو ساری زمین سمجہ لیا اللہ تعالے
فرماتا ہی اب تم واویلا کرو کہ خداوند کا دن نزدیک ہی وہ قادر مطلق کیطرف سے ایک بڑے
ہلاکت کی مانند آویگا اس باعث سی سارے ہاتہ ڈہیلے ہووینگے اور ہر ایک آدمی کا دل پگہل جاویگا
اور وے ہراسان ہووینگے جانکنی اور غمگینی اونہین آلیگی اونپر ایسی دشواری ہوگی جیسی
اوس عورت پر ہوتی ہی جسی درد لگتے ہین وے سراسیمہ ہونگے ایک دوسرے کو تاکیگا اور اونکے
چہرے شعلہ کیطرح ہونگے دیکہو خداوند کا وہ دن آتا ہی جو غضب مین اور قہر شدید مین سخت
درشت ہے تاکہ زمین کو ویران کرے اور گنہگارون کو اوسپر سے نیست نابود کرے کہ آسمان
کی ستارے اور کواکب روشنی نہ چمکاوینگے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے اندہیرا ہو جائیگا
اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور مین جہانکو اوسکی برائی کے سبب سی اور شریرونکو
اونکی بدکاری کے باعث سی سزا دونگا اور مین مغرورونکا فخر کہو دونگا اور ہیبت والے
لوگونکا غرور ڈہا دونگا مین ایک مرد کو کندن سے ہان ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے
زیادہ بیش قیمت کرونگا اسی ایمانوالو اللہ صاف فرماتا ہی کہ وہ دن اسلیے آتا ہی کہ زمین کو

کو ویران کری اور گنہگارونکو یعنی کافرونکو فنا کری ظاہر یون ہی کہ اس دنسی وہ دن مراد ہی
جب پہلی بار صور پہونکا جائیگا اور سورج اور چاند اور تاری ایکا ایک بے نور ہو جائینگی
جیسا کہ قران مجید مین ان سب باتونکی اللہ نے خبر دی ہی اسمین یہہ اشارہ ہی کہ جب
محمدی جہاد ہوگا اوسوقت سی قیامت کا دن بہت نزدیک ہی صحیح بخاری مین ہی کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہیجا گیا ہون قیامت کی ساتہہ ان دونونکی طرح جیسے
اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ مین خود قیامت مین بہیجا گیا پہر مین اوس سے
آگی بڑہگیا جسطرح یہ اس سی آگی بڑہگئی اور آپنے بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی سی اشارہ کیا
یعنی جسطرح بیچ کی اونگلی کلمہ کی اونگلی سی آگے بڑہی ہوئی ہی اسیطرح آپ قیامت سی کچہہ پہلے
ہین پادری نے سورج اور چاند اور تارونکی بے نور ہونیکا مطلب یون لکہا ہی کہ سلطنتین
اولٹ پلٹ ہو جائینگی بادشاہ اور امیر تباہ کردیے جائینگی پہر اللہ صاف فرماتا ہی کہ
مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا یہہ صاف اسارہ ہماری
رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیطرف ہی کہ آپ ان پڑہونمین پیدا ہوئے اور اللہ نے
اپنا پاک کلام اونپر بہیجا اور ساری خوبیان اونمین بہردین اسلیے پہلے فرمادیا کہ مین مغرورونکا
فخر کہو دونگا یعنی اسرائیلی لوگ اس گہمنڈ مین مست تھے کہ ہماری قوم کے سوا سب قومین
جاہل ہین اونمین پیغمبر کیونکر ہوگا اللہ نے ان پڑہ نبی کو اپنا کلام سکہایا اور عرب کے
ان پڑہونکو سب علم والونکا سردار بنایا اس جگہہ پر ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا تہا
کہ مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا اب پادری مینتھر نے کچہہ
سوچکر یون ترجمہ کردیا کہ مین ایسا کرونگا کہ مرد کندن سی اور اوفیر کے سونے سے بہی
بہت ہی کمیاب ہونگی دیکہو کہان بیش قیمت ہونا کہان کمیاب ہونا پہلے ترجمہ کا یہہ مطلب
تہا کہ ایک مرد بہت خوبیون والا ہوگا اب یہہ مطلب ہوگیا کہ اچہے لوگ بہت کم ملینگی پادری
اسکاٹ نے اسکا مطلب یون لکہدیا کہ بابل والون کی تباہ ہو جانے سے سپاہی اور
ہتیار اوٹہانیوالی لوگ کم ملین گے بہلا یہان سپاہیونکا کیا ذکر ہی یہان تو اللہ یہہ خبر دیتا ہی
کہ مین غروروالونکا غرور ڈہا دونگا یہہ بات توجب ہی ہو جب کوئی شخص یا کوئی قوم[illegible]

سنہری ورق سے افضل و بہتر ہوجاوے اصل عبرانی میں یہ لفظیں ہیں اُوقِیرْ اُنوشْ مِپّاز وِآدام
مِکِتِیم اُوفیرْ یعنی مین بیش قیمت کرونگا مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے
اگرچہ ظاہر میں ایک کا لفظ نہیں ہے مگر عبرانیمین ایسے اشارے بہت ہوتے ہیں حضرت زکریا
علیہ السلام کے صحیفہ کے تیرہوین باب میں ہے حِرِبْ عُورِی عَلْ رُعِی وِعَلْ جِبِیرْ عمیتی
اے تلوار جاگ میرے چرواہے پر اور انسان پر جو میرے ساتھ ہے دیکھو یہان مراد حضرت عیسی
علیہ السلام ہیں مگر انسان کا لفظ ہے اور اوس سے مراد ایک معین انسان ہے اسیطرح یہان بھی ایک
ہی مرد کا ذکر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اسلیے مین آسمان کو لرزاونگا اور زمین اپنی جگہ سے
جھکی جائیگی رب العالمین کے قہر کے مارے اور اوسکے بھڑکتے ہوے غضب کے دنمین اور وے
ہرن کی مانند ہونگے جو کھدیڑا جاتا ہے یا بھیڑونکیطرح جنھین کوئی اکٹھا نہ کرے اور ہر ایک
اپنی قوم کیطرف متوجہ ہوگا اور ہر ایک اپنے وطن کو بھاگیگا ہر ایک جو ملجائیگا کھونچا جائیگا
اور ہر ایک جو غائب ہو جاتا تلوار سے مارا پڑیگا اور اونکے بال بچے اونکی آنکھونکے سامنے پٹکے جائینگے
اونکے گھر لوٹے جائینگے اور اونکی جورونکی حرمت لیجائیگی اے ایمانوالو یہہ جو فرمایا کہ آسمانون کو لرزاونگا
اور زمین جھکی جائیگی اسیطرح جناب حجی علیہ السلام کے صحیفہ مین جہان صاف محمدی بشارت ہے
وہان بھی فرمایا ہے کہ اب سے ایک مرتبہ اور تھوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور تری
اور خشکی کو ہلادونگا اور ساری قومونکو ہلادونگا اور ساری قومونکا پسند کیا ہوا آویگا وہی ہے
یہان بھی فرمایا کہ مین ایک مرد کو سونے سے بڑھکر بیش قیمت کرونگا یعنی ساری قومون کے ایماندار
اوسکو ساری جہان سے افضل سمجھینگے پھر سب یہ محمدی جہاد کے نتائج وہ سب ظہور مین آئے
کافرون کے بال بچے اونکی آنکھونکے سامنے پٹکے گئے یعنی ذلیل کیے گئے اور قید کیے گئے اور غلام
بنائے گئے اور اونکی بیبیان پکڑی گئیں اور محمدیونکی لونڈیان بنائیگئین اسکے بعد اللہ تعالی
ایران والونکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو مین مادیون کو اونپر چڑھاؤنگا جو کہ روپے کو
خاطر مین نہین لاتے اور سونے سے خوش نہین ہوتے اونکی کمانین جوان لوگونکو ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالینگی اور وے پیٹ کے پھل پر رحم نہ کرینگی اور بابل جو مملکتونکی حشمت اور کسدیونکی
بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہوجائیگی جنکو خدا نے اولٹ دیا وہ ہمیشہ تک

آباد ہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا وہان ہرگز عرب لوگ خیمے کہڑی نہ کرینگے
اور نہ وہان گڈریے گلونکو بٹھاوینگے پربن کے جنگلی درندے وہان بیٹھینگے اور اونکے گہر ونمین الو بہرے
ہوے ہونگے وہان شتر مرغ بسینگے اور پہاڑی بکریان وہان کودینگے پہاند ینگے اور گیدڑ
اونکے عالیشان مکانونمین اور بہیڑیے اونکے رنگ محلونمین چلاوینگے اوسکا وقت نزدیک پہنچا ہی
اور اوسکے دن دراز نہونگے دیکہو یہان اللہ تعالی ایران والونکی خبر دیتا ہی کہ مین مادیون کو
یعنے فارس اور آذربیجان والونکو اونپر چڑہا ؤنگا دیکہو اس جگہ پر اللہ نے اون لڑنیوالون کی
کچہہ تعریف نہین کی اونکو اپنا مقدس اور اپنا بہادر نہین فرمایا بلکہ اونکی بیرحمی کا بیان فرمایا
پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب خسرو نے بابل لیا وہ پیش خبری پوری ہونے لگی اور تمام چندباتین
پوری ہوگئین مابعد کی بربادیونمین پادری کا مطلب یہہ ہی کہ جب خسرو نے بابل کو فتح کیا اوسوقت
بابل ویرانہ نہین ہوگیا دن بدن اوسکی آبادی گہٹتی گئی یہانتک کہ محمدیون نے بابل پر جہاد کیا
اسکے بعد بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اس کتاب کا اندازہی ہی کہ اللہ تعالی کچہہ خبرین اول کی کچہہ آخر
کی بتلاتا ہی اسپر تعجب نہ کرو اور سمجہہ لو کہ اللہ تعالی نے پہلے اپنے پاک بندون کی خبر دے
جو ساری زمین کے کافرون پر جہاد کرینگے یہہ خبر محمدیون کی ہی پہر ایران والونکی خبر دی جنہون نے
بابل پر سب سے پہلے چڑہائی کی پہر بابل کی بڑی ویرانیکی خبر دی جو محمدیون کے وقت مین ہوئی
اسیوقت کی خبر حضرت میکا علیہ السلام نے دی تہی کہ آسور پر ہم چڑہائی کرینگے اور تلوار سے
نمرود کی زمین کو ویران کرینگے بابل کے جہاد کا پورا احوال اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر
اللہ چاہیگا اب **چودہوان باب** سنو اللہ تعالی فرماتا ہی کیونکہ اللہ یعقوب پر رحم
فرماویگا اور اسرائیل کو ہنوز برگزیدہ کرکے رکہیگا اور اونہین اونکی سرزمین مین پہر بساویگا
اور پردیسی اونکے ساتہہ میل کرینگے اور یعقوب کے گہرانے سے ملجاوینگے اور قومین اونہین
لے آوینگے اور اونہین اونکے ملک مین پہونچاوینگی اور اسرائیل کا گہرانا خداوند کی سرزمین
مین اونکا مالک ہوکر اونہین غلام اور لونڈیان بنائیگا اور وے اونہین جنہون نے
اونکو قید کیا تہا قید کرینگے اور اپنے ظلم کرنیوالون پر حکومت کرینگے پادری اسکاٹ
لکہتا ہی کہ بابل کا تباہ ہونا یہودیون پر رحم کیے جانے سے علاقہ رکہتا ہی اور خسرو کی

فتح یہودیونکی قید سی چھوٹنے کا باعث ہوئی یعقوب اور اسرائیل کی لفظ سی شاید یہہ مراد ہوگی
بارہ قومون مین سی جو آدمی بچ رہی اونپر رحم کیا گیا اغلب ہی کہ تی ہی آدمی یہودیون کے
مذہب مین لائی گئے تھے جب وہ اپنی زمین مین بحال کیئے گئے تھے لیکن یہہ کہین نہین پڑہا کہ
انہون نے کبھی کلدیون پر یعنی بابل اور عراق والون پر حکومت کی ہو یا اونہین سی کسیقدر
آدمیون کو اپنا غلام بنایا ہو اسواسطے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ اس سی بہی بڑی معاملون کی
خبر دی ہوگی ای محمدی بہائیو دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ خسرو نے جب بابل کو فتح کیا اور
یہودی یروشالم مین پہر آئی تب یہہ بات تو غالبًا ہوئی کہ اور قومون کی کچہہ لوگ حضرت موسی
علیہ السلام کی شریعت مین داخل ہوئے مگر یہہ بات نہین ہوئی کہ یہودیون نے غیر قومون کو
اپنا غلام بنایا ہو اور اونپر حکومت کی ہو اس سبب سی پادری اقرار کرتا ہی کہ یہہ خبر کسیلی ور
وقت کی ہی جس مین یہہ معاملہ بہی گذر لگا ای پادریو انکہین کہولو یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہی
دیکہو اللہ نے پہلی بابل کی جنگل ویران ہوجانیکی خبر دی اور تم بہی خوب جانتے ہو کہ یہہ ویرانی
بابل کی محمدیون کی ہاتہون ہوئی اسکی بعد اللہ ایماندار اسرائیلیونکو بشارت دیتا ہی دیکہو جن
اسرائیلیون نی محمدی دین قبول کیا اونکو اللہ نے ملک شام اور شہر یروشالم مین پہر بٹھلایا اور
اور قومونکی محمدی لوگ اونکی ساتہہ ملگئی اور قومون کی بہت لوگ اونکی خادم ہوکر اونکو ملک
شام مین پہونچاتی ہین محمدی اسرائیلیون نی سب محمدیونمین ملکر بت پرستون پر اور جہوٹے
عیسائیون پر جہاد کیا اور اونمین کی بہت لوگ قید کیے اور اونکو اپنا لونڈی اور غلام بنایا اسکی
بعد بڑی زور تک بابل کی بادشاہ کی اور اوسکی نسل کی تباہی اور بربادی کی خبر اللہ دیتا ہی
پہر چھبیسوین [۲۵] آیت مین آسور کی بادشاہ کی تباہی کی خبر دیکر اللہ تعالی فرماتا ہی یہ وہ ارادہ ہے
جو ساری دنیا کی بابت مقرر کیا گیا اور یہ وہ ہاتہہ ہی جو ساری استون پر بڑہایا گیا رب العالمین
نے ارادہ کیا ہی سو کون اوسکو باطل کریگا اور اوسکا ہاتہہ لنبا کیا گیا ہی سو کون اوسکو
پہراویگا دیکہو آسور اور بابل کی بت پرستون کی غارت ہونیکی علاقہ سی یہہ خبر بہی دیدی کہ
یہہ ارادہ غارت کرنیکا اللہ نے ساری قومون کی کافرون کی لیے کیا ہی اس خبر کا ظہور محمدی
وقت مین ہوا سب کافرون پر جہاد ہوا تب اللہ کا اور اللہ کے نبیون کا نام ساری

دنیا میں پہیلا اسکے بعد لکھا ہی کہ جس سال آخز بادشاہ مرگیا اوسی سال یہہ الہامی کلام بیان ہوا
ای ساری فلسطینہ تو اسلیئے خوشی مت کر کہ اوسکا لٹھہ جسنے تجھے مارا ٹوٹا ہی کیونکہ سانپ کی اصل سے
اک ناگ نکلیگا اور اوسکا پہل ایک آتشی اور اڑنیوالا سانپ ہوگا اسکا مطلب پادری اسکاٹ
نے یون لکھا ہی کہ عزیا بادشاہ نے فلسطین والون کو شکست دی تہی جب وہ مرگیا تب آخز
کی بادشاہی مین یہودی بہت کمزور ہوگئے تب فلسطی خوش ہوئے اللہ تعالے نے خبر دی کہ
حزقیا بادشاہ فلسطیون کو عزیا سے زیادہ عاجز کریگا ہم کہتے ہین تو مطلب یہہ ٹہیرا کہ آخز نے
اگر فلسطیون کو نہین مارا تو اس سانپ کی اصل جڑ سے یعنی عزیا سے آخز کا بیٹا حزقیا ظاہر
ہوگا آخز کا نام اسلیئے نہ لیا کہ وہ کافر بت پرست تہا اوسکے دادا عزیا کی طرف اشارہ کیا کہ حزقیا
اپنے پردادا عزیا کی طرح ایماندار اور اللہ کی راہ مین مضبوط ہوگا فلسطیونکے حق مین وہ ناگ اڑنیوالا
سانپ ہوگا **پندرہوین اور سولہوین باب** مین موآب کے تباہ ہوجانیکی خبر ہے
پندرہوین باب کی پانچوین آیت مین اونکے بہاگنے کی خبر ہے پہر ساتوین آیت مین ہی کہ وہ تحفہ مال
جو اونہون نے حاصل کیا تہا اور ذخیرہ جو اونہون نے رکہہ چہوڑا تہا بید کی ندی پار لیجاتے ہین
پادری پیتھر نے حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہی کہ عربون کی وادی مین لیجاتے ہین اور عبرانی مین
یہہ لفظ ہی عل نحل ہعربیم اور نحل کے معنے عبرانی لغت مین ندی کے اور نالے کے لکہے ہین تو یہہ معنے
ہوئے کہ عربونکی ندی پر یا نالے پر اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے اڑتالیسوین باب مین بہی
پہلے موابیونکی تباہی اور قتل ہونیکی بڑی دہوم سے خبر ہے پہر اٹہائیسوین آیت مین یون ہے
ای مواب کے باشندو شہرون کو چہوڑدو اور سلع مین جا بسو اور کبوتر کے مانند ہو جو کہ گہرے
غار کے مونہہ کے کنارے مین گہونسلا بناتے ہین اس جگہ عبرانی مین سلع کا لفظ ہی مگر پادری پیتھر نے
چٹان کا لفظ ترجمہ مین لکہدیا سلع کے معنے چٹان کے بہی ہین مگر یہان صاف اوس شہر کا ذکر ہی
جسکا نام سلع ہی ان دونو صحیفونکی پیش خبری سے ثابت ہوا کہ موابیونکا بہاگنا حضرت ارمیا علیہ
السلام کے خبر دینے کے بعد بخت نصر کے وقت مین ہوا اور جب وہ بہاگین کے عرب مین اپنا مال اسباب اوٹہا لیجائینگے
اور شہر سلع مین جا بسینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے سولہوین باب کے سرے پر ارشاد ہوتا ہی تم
سلع سے بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کو برے بہیجو پادری اسکاٹ لکہتا ہی

اور آپ کی بادشاہ حضرت داود علیہ السلام کی خاندان کی بادشاہون کو محصول دیتی تہی پہر اونہون نے
سرکشی کی تو اونکو پہر حکم ہوتا ہی کہ بہیڑ کا بچہ ... دن مین بہیجو پادری بیتھ نے اس باب کی شرح پر
یون لکھا ہی کہ موآب کو حکم ہوتا ہی کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری کرین پادریون نے لکھا ہے
کہ سلع ایک شہر تہا جو سنگستانی عرب کا پای تخت تہا اور ہماری نزدیک سلع مدینہ منورہ کا نام ہے
جسکی پاس کا پہاڑ حدیث کی کتابون مین سلع کہلاتا ہی اس بات کی دلیلین کچہہ کتاب کے اول مین
حضرت ہارون علیہ السلام کی احوال مین ہو چکین ہین اور کچہہ بیالیسوین باب مین ان شاء اللہ تعالی
آتی ہین بیابان ان کتابون مین عرب کو کہا ہی جیسا کہ اس کتاب کی بیالیسوین باب مین صاف ظاہر ہی
موآب ارشاد ہوتا ہی کہ سلع سی یعنی مدینہ منورہ سی بیابان عرب کی راہ سی جیحون اور بیت المقدس
مین زمین کی حاکم کی لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے نذرین بہیجو ستانوین زبور مین جو اللہ تعالی کی حق
مین یہ لفظ ہی کہ ساری زمین کا خداوند اسیطرح یہان بہی فرمایا ہی یہ حکم تقدیری ہی موآب کے
لوگ حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت مین بت پرست تہی مگر تقدیری حکم ہو رہا ہی کہ سلع مین جا کر
ایماندار ہو جاوینگی اور وہان سی بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بہیجین گی سنن ابو داود مین ہے
کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی حق مین فرمایا کہ وہان جاؤ اور اوس مین
نماز پڑہو اوسی نے کہا کہ اوس زمانہ مین شہر ویران تہی پہر آپنے فرمایا کہ اگر وہان نجاؤ کہ وہان نماز
پڑہو تو زیتون کا تیل بہیجو کہ اوسکی قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوی اب ارشاد ہوتا ہی
اور ایسا ہوگا کہ جسطرح بہٹکا ہوا پرندہ ہی جو گہونسلی سی نکالا گیا اوسیطرح موآب کی بیٹیان ارنون
کی گہاٹون مین ہونگی صلاح دو انصاف کرو اونکو جو نکالدیے گئے ہین چہپالو موآب کی آوارہ تیری
ساتھ رہین تو اونکو لوٹنے والونکی سامنی سے ڈہانپ لی اسکا مطلب ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ موابی لوگ بخت نصر سی بہاگین گی اور ارنون کے گہاٹون پر جاوینگی اور سلع والون سے کہینگی کہ
ہمکو ان ظالمون سی چہپالو ارنون ایک نالہ مدینہ شریف کی پاس ہے ظاہر یہہ ہے کہ اوسیکو عبرانی مین
ارنون فرمایا ہی پہر سلع والون کو تقدیری حکم ہوتا ہے کہ موابیون کو تم چہپالو اسطرح کا بیان
اکیسوین باب مین بہی آتا ہی کہ وہانی لوگ بہاگین گے تیما کے لوگ اونکو پناہ دینگی اسکی بعد
ارشاد ہوتا ہی کیونکہ ستمگر موقوف ہو جاوینگی اور غارتگری تمام ہو جاوینگی اور سارے

پائیمال کرنیوالی زمین پرسے فنا ہونگے یون تخت رحمت سے قائم ہوگا اور اوسپر ایک انصاف کرنیوالا
داؤد کے خیمہ مین جلوس فرماکر عدل کی پیروی کریگا اور عدالت کرنے پر مستعد رہیگا دیکھو
اے ایمانوالو اللہ تعالی نے پہلے یہہ خبر دی کہ مواٰبیون کو سلع والے پناہ دینگے پھر اس امن کے
علاقہ سے آخری زمانہ کی بڑی امن کی بھی بشارت دیدی کہ آخر کو سب ظالم فنا ہوجائینگے سارے
زبور کی دعاؤنکا یہی خلاصہ ہے کہ سب ظالم فنا ہوجاوین اور اللہ والے لوگ امن امان سے اللہ کی
تعریفونکا ڈنکا بجاوین اس جگہ تمام زبور کی دعاؤنکے قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے یہ سب وعدے
محمدی وقت مین پوری ہوے اور یہان یہ بھی صاف اشارہ ہے کہ وہ تخت رحمت کا سلع مین قایم ہوگا
اور ایک انصاف والا یعنی وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکے ہاتھہ پر عدالت کا وعدہ ہے اونکی بادشاہت
مدینہ مین قائم ہوگی **سترون باب** مین دمشق کے تباہ ہونیکی خبر ہے پادری لکھتا ہے کہ یہ اسکی
خبر ہے کہ دمشق غارت ہوگا عراق والون سے یہ خبر اوسوقت دیگئی جب اسرائیلی لوگ اور شاہان شام
حضرت داؤدؑ کی اولاد کے برخلاف جمع ہوے مطلب یہ ہے کہ سلطنت دمشق سے الگ ہوجائیگی بقیہ
شام کا جو دمشق کے لینے کے بعد رہا آیندہ بطور اک سلطنت کے قایم نہوگا دمشق پھر دوبارہ بنایا گیا
اور بعد بہت سے انقلاب کے ابتک ویساہی چلاجاتا ہے **اٹھارہوان باب** اس باب
کے سرے پہ زمین مصر کے کچھہ پتے اور نشان ہین اور اونکی زبردستی اور رعب اور دبدبہ کا بیان ہے
بعد اسکے یون ارشاد ہوتا ہے کہ اے جہان کے ساری باشندو اور اے زمین کے رہنے والو جسوقت
کہ پہاڑون پر جھنڈا کھڑا کیا جاوے تم دیکھو اور جسوقت کہ نرسنگا پھونکا جاوے تم سنو کہ خداوند نے
مجھسے یون فرمایا ہے کہ مین اپنے مقر مسکن مین چپ چاپ بیٹھونگا اور نگاہ کرتا رہونگا اوس شدید
گرمی کی مانند جو کڑی دہوپ کے وقت پڑتی ہے اور اوس شبنم ریز بادل کیطرح جو کھیت کاٹنے کی گرمی
مین ہوتا ہے کہ فصل سے پیشتر جسوقت کلی کہل چکی اور پھول کی جگہ انگور لگے جو پکنے پر ہین اوسوقت
وہ ٹہنیون کو ہنسوے سے کاٹ ڈالیگا اور کونپلون کو کاٹ کر جدا کریگا اور وے پہاڑ کے شکاری
پرندون اور میدان کے وحشی درندون کیلیے پڑے رہینگے اور شکاری پرندے اونپر گرمی کے
موسم مین بیٹھینگے اور زمین کے سارے وحشی درندے جاڑے کے موسم مین اونپر لیٹینگے اوسوقت
اوس قوم کی طرف سے جو زور آور اور ہیبتنی ہے اوس گروہ کی جو ابتدا سے آجتک ہیبت والی ہے

اوسی قوم کی جو زبردست اور فتحیاب ہی جسکی زمین ندیون سے بانٹی ہوئی ہی ایک ہدیہ رب العالمین کو
رب العالمین کی نام کے مکان پر جو صیہون کے پہاڑ پر ہی پہونچایا جائیگا یہہ جو فرمایا کہ فصل سی پیشتر اسکا
مطلب پادری طامس اسکات نے یون لکہا ہی کہ اس سے پہلے کہ دشمنون کے ارادہ کی کلی پہل چکی اور اس
سے پہلے کہ اونکی ارادہ اونکی پورا کرنیکا وقت آجاوے مین اونکو کاٹ ڈالونگا پادری اسکاٹ لکہتا ہی
کہ دریای نیل حبش مین اور مصر مین ہوکر سات ندیون مین منقسم ہوا ہی اس سی پہلے کہ وہ سمندر مین پہونچے
اور حبش مصر کی دکہن طرف ہی اور مصریون کی قوم اول سے اب تک رعب اور دہشت والی ہی آے
محمدی بہائیو اللہ تعالی صاف خبر دیتا ہی کہ جب پہاڑون پہ دین کا جہنڈا کہڑا ہوگا یعنی آخری پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑونکی ملک مین دین کا جہنڈا کہڑا کریگا اور وہ خود جہنڈی کی طرح
اونچہ کہڑا ہوگا جیسا کہ گیارہوین باب مین ہوچکا ہی اوسوقت اللہ تعالی عین موقع پر کافرونکو کاٹ ڈالیگا
اور اونکی لاشین پاؤن تلے روندونکو کہلا دیگا اوسوقت کا یہہ پتا دیا کہ مصر کے لوگ جو بڑی زبردست اور
دہشت والی ہین بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بہیجینگی اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا
مولانا مجیر الدین حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکہتے ہین کہ عبد الملک بادشاہ کے وقت مین سب
بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بنایا گیا اوسمین بہت مال صرف ہوا کہا جاتا ہی کہ وہ مصر کا
محصول تہا سات برس کا

اونیسوان باب

اللہ تعالی فرماتا ہی خداوند ایک تند رو ابر
پر سوار ہو کے مصر مین آویگا اور مصر کے بت اوسکے حضور مین لرزان ہو جائینگے اور مصر کا
دل اوسکے اندر پگہل جائیگا اور مین مصریون کو ہتیار دیکے آپسمین مخالف کر دونگا اونمین ہر ایک
اپنے بہای سے اور ہر ایک اپنے ہمسایہ سی لڑیگا شہر شہر سی اور سلطنت سلطنت سی پہر
چوتہی آیت مین فرماتا ہی کہ مین مصریون کو اک ستمگر حاکم کے قابو مین کر دونگا اور ایک
زبردست بادشاہ اونپر سلطنت کریگا یون خداوند رب العالمین فرماتا ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی
کہ سنحاریب کی فوج کے غارت ہونیکے تہوڑے برس بعد ملک مصر کے دربار مین خلل اور غدر ہوا
اور اوسوقت ختم ہوا جب بارہ شہزادون نے زمین آپسمین بانٹ لی آخر کو سمیکس اون
سب پر غالب ہوا اور اوسکا کل اختیار چوّن برس تک رہا سمیکس کے مرنیکے بعد بخت نصر
نے ملک مصر کو فتح کیا اور اپسمی اور اوسکے جانشینون نے اور بعد ازان ایران کے

بادشاہون نے خود مختار ہوکر حکومت کی اور نہایت ظلم سکندر کے زمانہ تک کرتے رہے اور سکندر اعظم
جو ملک مصر کا ایران والون کے ظلم سے ایک طاقت ور نجات دینے والا تھا اوسکے اور اوسکے جانشینون
کے ماتحت مین ملک مصر والون کو نہایت آرام پہونچا اوسکا ذکر کیا جاتا ہے کہ مین مصریون کو ایک
سخت حاکم کے سپرد کر دونگا تو بھی ایک طاقت ور بادشاہ اونپر حکومت کریگا یعنی زبردست
بادشاہ سے مراد حضرت سکندر ہین جنہون نے ایرانیونکے ظلم سے مصریونکو نجات دی مولانا جلال الدین سیوطی نے
تاریخ مصر مین ابن عبد الحکم کی کتاب سے لکھا ہے کہ جب بخت نصر نے بادشاہ مصر قومس کو قتل کیا
اور سب مصر والون کو قید کر لیا اور جن کو قتل کیا اونکو قتل کیا پھر بخت نصر نے چالیس برس بعد
مصر والون کو مصر مین بھیجدیا اونہون نے اوسکو آباد کیا پھر اوس وقت سے مصر دبا ہوا رہا اب اللہ تعالی
یہ خبر دیتا ہے کہ مصر کی ندیان سوکھ جائینگی اور کھیتیان مرجھا جائینگی سولھوین آیت مین فرماتا ہے کہ
مصری ہیبت زدہ اور ہراسان ہونگے سترہوین آیت یون ہے تب یہودا کی سرزمین مصر کیلیے دہشت کی
چیز ہوگی ہر ایک جسکے آگے اوسکا ذکر ہو وے اپنے دلمین ہول کھائیگا اوس ارادے کے سبب جو رب العالمین
اوسکے حق مین کرتا ہے اوس روز ملک مصر مین پانچ شہر ہونگے جو کنعانی زبان بولینگے اور رب العالمین
کی قسم کھائینگے اونمین سے ایک کا نام قریۃ الہرس کہلاویگا پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہہ معلوم نہین
کہ وہ پانچ شہر کونسے تھے اسکا بھی حال معلوم نہین کہ ایک شہر غارتی کا شہر کہلائیگا یعنی اوس سے
مراد ہلیوپولس ہے یعنی آفتاب کے شہر سے مراد ہے پادری ہنتھر نے بھی حاشیہ پر یون ترجمہ کیا ہے
کہ سورج کا شہر پادری ٹراوڈیلی لکھتا ہے کہ اسکو کتابونمین ہلیوپولس کہا ہے جہان لوگ نہایت
اعتقاد سے بت پوجا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ بڑے بڑے بت پرست اپنا مذہب بدلکر سچے
خدا کی طرف رجوع ہونگے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ کئی شہرون پر مہربانی کیجائیگی خصوصا اوس
شہر پر جو بت پرستی کے نام سے مشہور تھا اور غارتی کیواسطے تیار تھا ماتحت مقدونیا کے بادشاہونکے
جو کہ سکندر اعظم کے جانشین تھے اور ملک مصر مین حکومت کرتے تھے خاص حقوق یہودیون کو
دیے گئے اور بہت سے اوس ملک مین رہنے لگے وہان انہون نے اپنا دین جاری کیا اور اللہ کی
بندگی کرنے لگے کچھہ عرصہ مین پاک کتاب کا ترجمہ یونانی بولی مین ہوگیا اور اوسکو اوس وقت
ملک مصر مین خوب سمجھتے تھے اس سبب سے بہت سے باشندے وہانکے اللہ تعالی سے واقف ہو گئے

اور اونیاس نے هلیوپولس کے مقام پر ایک عبادتخانہ بنایا جہان اللہ کی عبادت اوسی طرح
ہوتی تھی جسطرح بیت المقدس مین ہوتی تھی آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایکسو تینتیس برس آگے تک یہود اپنے ملک مین دشمنونسے لڑتے رہے اور اپنا ملک بچاتے رہے
دیکھو یہ وہ وقت آیا کہ یہودا کی زمین مصریون کے حق مین دہشت کا باعث ہوگئی یہودا کے
بہادری سب پر کہلگئی اسکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اوس روز مصر کی سرزمین کے بیچون بیچ
خداوند کا ایک مذبح یعنی قربانی کا مقام اور اوسکی سرحد مین خداوند کا ایک ستون ہوگا اور وہ
مصر کی سرزمین مین رب العالمین کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا اسلیے کہ وہ ظالمون کے
ظلم سے خداوند کو پکارینگے اور وہ اونکے لیے ایک رہائی دینے والا اور ایک حامی بھیجیگا اور وہ
اونھین رہائی دیگا اس جگہ عبرانی مین اِیْصْعَقُو کا لفظ ہی یعنی پکارینگے پھر یِشْلَح کا لفظ ہی یعنی بھیجیگا
ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا ہی اور یہی ترجمہ بہت ظاہر ہے مگر پادری میتھر نے یون ترجمہ
کر دیا کہ پکارا اور رہائی دی آئندہ زمانیکی صاف خبر ہے اوسکو گذرے ہوئے وقت کی خبر ٹہیرادی
اسکے بعد اللہ فرماتا ہی اور خداوند مصر مین پہچانا جائیگا اور مصری خداوند کو اوسدن پہچانینگے اور
ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے اور خداوند کے لیے نذرین مانینگے اور ادا کرینگے اور خداوند مصریونکو
ماریگا وہ ماریگا اور وہی چنگا کریگا اور وے خداوند کیطرف رجوع ہونگے اور وہ اونکی دعا سنیگا
اور اونھین صحت بخشیگا پادری میتھر کی مفتاح الکتاب سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
کچھ اوپر ڈیڑھ سو برس پہلے جب انٹیوکس ظالم نے مسجد بیت المقدس پر بڑے بڑے ظلم کیے
اور یہودیون نے اوسپر جہاد کرکے مسجد کو پھر آباد کیا اونھین دنونمین اونیاس امام مصر مین چلاگیا
معلوم ہوا کہ اونھین دنونمین اونیاس امام نے مصر مین عبادتخانہ بنایا اور اللہ سے فریاد شروع کی
سو اللہ تعالیٰ یہ بتادیتا ہی کہ یہ اللہ کیطرف کا ایک نشان ہوگا کہ ادہر ظالمون کا ظلم زور پر ہوگا اودہر
اللہ والے لوگ مصر مین مسجد بناکر اللہ سے فریاد کرینگے اوس فریاد کا انجام یہ ہوگا کہ آخر کو اللہ
اوس نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجیگا جو ایمانوالون کو ظالمون کے ظلم سے
چھڑاوینگے سو یہ فریاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بھی اور اونکے بعد بھی چھہ سو
برس تک رہی پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

چونٹھہ برس بعد سے فرنگستان کے بادشاہون نے عیسائیون کو چن چن کر قتل کیا حواریون نے
بڑے بڑے صدمے اوٹھاے تین سو برس تک یہی آفت رہی کتنے بادشاہون نے یہہ
ظلم ڈہایا ایک بادشاہ کے وقت مین لکھا ہے کہ ہزارون آدمی مصر مین اور فرانس مین قتل ہوے
اور ایک بادشاہ کے وقت مین لکھا ہے کہ اوسنے چاہا کہ دین عیسائی بالکل مٹجاوے مصر اور افریقیہ
اور اٹالی اور مشرق تماشاگاہ اوسکے ظلمون کے تھے اے پادریو اللہ سے ڈرو دیکھو حضرت عیسی
علیہ السلام نے ظالمون کے ظلم سے رہائی نہین دی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہ تو صاف محمدی بشارت
ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد محمدیون نے ملک مصر اور عراق وغیرہ پر جہاد کیا
اللہ تعالی نے مصریون کو مارا یعنے قتل کیا پھر چنگا کیا یعنے اونمین اپنا دین پھیلایا بڑا پتا اوسوقت
کا یہہ دیا ہے کہ اوسدن مصری لوگ اللہ کو پہچانینگے اور ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے یہ قربانے
خاص پتا محمدی شریعت کا ہے نصاری کے یہان قربانی نہین ہے یہ اونکی خبر نہین ہوسکتی
بعد اسکے ایک اور بڑا پتا اوسوقت کا اللہ تعالی بتلاتا ہے اور یون فرماتا ہے اوس روز مصر سے
اسور تک ایک شاہراہ ہوگی اور آسوری مصر مین آوینگے اور مصری آسور کو جاوینگے اور مصری
آسوریون کے ساتھہ ملکے عبادت کرینگے اوس روز اسرائیل مصر اور آسور کا تیسرا ہوگا اور زمین
کے درمیان برکت کا باعث ٹھیریگا کہ رب العالمین اوسے برکت بخشیگا اور فرماویگا مبارک ہو
مصر میری امت اور آسور میرے ہاتھہ کا کام اور اسرائیل میری میراث اے محمدی بھائیو دیکھو یہہ خاص
پتا محمدی وقت کا ہے کہ مصر سے آسور تک یعنی عراق عرب کوفہ بصرہ بغداد وغیرہ تک بڑی راہ ہوگئی
اور سب ملکر اللہ کی بندگی کرتے ہین کیونکہ سب محمدی ہین سبکا ایک دین ہے اور سب جگہ محمدیون
کی حکومت ہے اور بہت اسرائیلی بھی دین محمدی مین داخل ہین اونکو اللہ نے بڑی برکت
بخشی ہے اونکی نسل بڑہائی ہے اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکو پیغمبرون کی اولاد
سمجھکر برکت کا باعث جانتے ہین اگلے وقتون مین مصری اور آسوری یعنے عراقی بت پرست
تھے اور اسرائیلیون کے بڑے دشمن تھے اور عراقی مصریون کے دشمن تھے بخت نصر عراقی نے
مصریون پر بڑی بڑی ظلم کیے اب تینون ملکون مین محمدی دین پھیلا ہوا ہے پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ بہت سے زمانہ تک آسوری مصریون کے دشمن تھے مگر یہان پیش خبری ہے کہ وہ آپسمین ملجاینگے

اسرائیلیون کی ساتھہ اللہ کی بندگی مین اس پادری نے یہان کچھہ نہ لکھا کہ یہ بات کس زمانہ مین
ہوئی ہای افسوس اون لوگون پر جو جان بوجھکر حق کو چھپاتے رہین پادری اسکاٹ لکھتا ہی
کہ اس پیش خبری کا پورا ہونا باقی ہی ہان عیسائی دین کچھہ دنون تک اون ملکو نمین پھیلا تو
ضرور رہا لیکن اجتک یہ سامان نہین ہوا جسکی یہان پیش خبری ہے پادری خوب جانتا ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد تین سو برس تک عیسائی قتل ہوتے رہے پھر روم کی جو سے
عیسائیون کی وقت مین ملک عراق مین ایران کی آگ پوجنے والون کی حکومت رہی ہماری پیغامبر
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت تک ملک عراق پر حکومت ایرانیون کی تھی اور وہانکی
نصاری اونکی تابعدار تھی اور ایران والونمین اور روم کی نصاری مین لڑائیان رہتی تہین پھر مصر
کی نصاری عراق مین امن امان سی کیونکر جاسکتے ہونگی اسی لیے پادری اقرار کرتا ہی کہ یہ سامان
عیسائیونکی لیے نہین ہوا ای پادریو اللہ نے جس سامان کا وعدہ کیا تہا وہ سامان ہم محمدیون
کیواسطے کردیا اس نشانی سے تم کیون نہین پہچانتے کہ محمدی لوگ سچے دین پر ہین اونہین کے
تعریفین ان آیتونمین اللہ تعالی فرمارہا ہے مصر والون کو فرمایا کہ میری امت یعنی میرے خاص
لوگ عراق والون کو فرمایا میرے ہاتھہ کی بنائے ہوئے یعنے اونکو ایمان دیا گویا اونکو نئے
سر سے بنایا اسرائیلیونکو فرمایا میری میراث یعنی پچھلے اسرائیلی اگلون کی نسل ہین انکو اللہ نے
پھر اپنا خاص بندہ کر لیا یہ سب تعریفین محمدیون کی ہین دیکھو جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
وقت مین محمدیون نے مصر کو اور عراق کو فتح کیا اوسوقت سی مصر اور عراق مین اللہ کے
عبادت ہورہی ہے اور سب ملک عبادت کرتے ہین اور مصر سے عراق تک شاہراہ یعنی
رستہ کہلا ہوا ہی سب جگہ محمدیون کی حکومت ہے اللہ تعالی نے ملک شام اور مصر اور عراق
کو مکہ اور مدینہ کی بعد بہت بڑا رتبہ دیا ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برکت سی
بڑے بڑے صاحب کرامات ولی اللہ کی اور بڑے بڑے قران اور حدیث کی جاننے والے
اور سکھلانیوالی مکہ اور مدینہ اور یمن مین ہوئے ہین اسیطرح ان تین ملکونمین بھی ہوئی ہین
شام مین ابدالون کا ہونا بہت حدیثونمین آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی نے وہ حدیثین
ایک رسالہ مین جمع کی ہین اوسمین لکھاہے کہ امام احمد نے مسند مین حضرت علی مرتضی علیہ السلام

سند پہونچائی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال شام مین ہین اور وہ چالیس
مرد ہین جب ایک مرد مرتا ہے اللہ اوسکی جگہہ پر اور مرد کو بدل دیتا ہے اونکی باعث سے مینھہ دیا
جاتا ہے اور اونکی باعث سے دشمنون پر مدد دیجاتی ہے اور شام والون سے اونکی باعث سے عذاب
پھیر دیا جاتا ہے اسکے راوی سب صحیح بخاری کے راوی ہین سوا شریح کے اور وہ بھی ثقہ ہین حکیم
ترمذی نوادر الاصول مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا عمرو ابن یحیی ابن نافع نے جو ایلہ کے
رہنے والے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا علار ابن زید نے اونہون نے روایت کی انس ابن مالک رض سے کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال چالیس ہین بائیس شام مین اور اٹھارہ عراق مین
جب ایک مرتا ہے اللہ اوسکی جگہہ پر دوسرا بدل دیتا ہے پھر جب حکم آویگا وہ سب اوٹھالیے جاینگے
اوسی کے نزدیک قیامت قایم ہوگی مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ خلال
نے کرامات الاولیا مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حضرت علی علیہ السلام تک سند پہونچائی ہے
کہ انہون نے فرمایا کہ خیمہ اسلام کا کوفہ مین ہے اور ہجرت مدینہ مین اور نجبا یعنی نجیب لوگ مصر مین اور ابدال
شام مین اور ابن عساکر نے دوسری سند حضرت علی علیہ السلام تک پہونچای کہ اونہون نے فرمایا
کہ ابدال شام مین اور نجبا مصر والونمین اور اخیار عراق والونمین اور ابن عساکر نے احمد ابن ابی الحواری
تک سند پہونچای اونہون نے فرمایا کہ مین نے سنا ہے ابو سلیمان سے اونہون نے فرمایا کہ ابدال شام مین
اور نجبا مصر مین اور قطب یمن مین اور اخیار عراق مین اور خطیب بغدادی نے اور ابن عساکر نے
عبد اللہ ابن محمد رح سے تک سند پہونچائی کہا کہ مین نے کسائی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ نقبا یعنی
نقیب لوگ تین سو ہین اور نجبا یعنی نجیب لوگ ستر ہین اور ابدال چالیس ہین اور اخیار سات ہین
اور عمد یعنی ستون چار ہین اور غوث ایک ہے سو مقام نقبا کا مغرب ہے اور مقام نجبا کا مصر ہے اور
مقام ابدال کا شام ہے اور اخیار زمین مین سیر کرنیوالے ہین اور عمد زمین کے کنارونمین ہین اور مقام
غوث کا مکہ ہے پھر جب عام لوگونکے معاملہ مین کوی حاجت درپیش آتی ہے اوسکے مقدمہ مین نقبا
گڑگڑا کر دعا کرتے ہین پھر نجبا پھر ابدال پھر اخیار پھر عمد پھر اگر اونکی دعا قبول ہوئی تو خیر نہین تو
غوث گڑگڑا کر دعا کرتا ہے پھر اوسکا سوال تمام نہین ہوتا ہے کہ اوسکی دعا قبول ہوجاتی ہے
اور ملک شام اور مصر اور عراق مین جو جو کامل ولی اللہ کے اور قرآن وحدیث کے

اور سکھلانیوالی ہوئی ہین اون سب کا احوال اگر جمع ہو تو بہت بڑی کتاب تیار ہو اسلیے
بڑے بڑے مشہور لوگونکا نام نمونہ کی طور پر لکھا جاتا ہی ملک عراق کے شہرونمین سے بغداد
مین امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علی اور جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملک مصر مین حضرت ذو النون مصری اور ملک شام مین حضرت
ابو اسحاق شامی چشتی رح اور اسیطرح بڑے بڑے اولیا صاحب کرامات ان ملکونمین ہوئے
اور قران و حدیث کی سمجھنے والون اور سکھلانیوالونمین سے ملک عراق کی شہرونمین سے کوفہ مین امام
ابو حنیفہ اور اونکی بڑے بڑے شاگرد اور بغداد مین امام احمد ابن حنبل اور بصرہ مین حضرت
حسن بصری اور شعبہ ابن حجاج اور حافظ زین الدین عراقی اور مصر مین لیث ابن سعد مصر
اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور بغداد اور مصر مین امام شافعی اور
ملک شام مین ابو طاہر محمد ابن طاہر مقدسی اور ابن عساکر علی ابن حسین شامی دمشقی اور سلیمان
ابن احمد طبرانی شامی اور جمال الدین یوسف مزی شامی اور امام شمس الدین ذہبی دمشقی
شامی اور امام عبد العظیم منذری شامی ان لوگون نے دین کی باتون کی تحقیق مین بڑی بڑی
کتابین لکھی ہین اللہ اونکی درجے بلند فرماوے آمین **بیسوین باب مین** یہ پیش خبری ہے
کہ اسور کا بادشاہ مصریون کو اور حبشیون کو قید کر کے لیجائیگا تب اسرائیلی لوگ شرمندہ
ہونگے کہ جن سے ہمنے مدد مانگی تھی کہ آسور کی بادشاہ سے بچ نکلین اونکا یہہ حال ہوا یادر طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری سنحاریب سے پوری ہوئی **اکیسوان باب** اللہ کی حکم سے
حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین ایک ہولناک رویا مجھے نظر آیا لٹیرا لوٹتا ہی اور غارتگری غارت
کرتا ہی ای عیلام چڑھائی کر ای مادی محاصرہ کر اسکا یہ مطلب ہے کہ بابل کا بادشاہ بخت نصر ظرف
لوٹتا پھرتا ہی ای عیلام اور مادی یعنی ای ایران والو اوسپر چڑھائی کرو پادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ فارسی لوگ عیلامی کہلاتے تھے جو عیلام ابن سام ابن نوح کے
نسل مین کہلاتے تھے اور مادی اون لوگون کو اوسطرف سے تھے خسرو یعنی کیخسرو جسنے قدیم فارس سے
سلطنت کو نئے سر سے آباد کیا اوسکی مان مادیون کی بادشاہ کی بیٹی تھی حضرت عیسی علیہ السلام سے
پانسو اڑتیس برس آگے بابل کی سلطنت پر اور اوسکے ساری ملک پر قابض ہوا اور یہودیونکو

حکم دیا کہ اپنی ملک مین جاؤ اوسی دبیت المقدس کو پہر بناؤ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین
کہ اللہ نے مجہ فرمایا جا نگہبان بٹھلا جو کچہ دیکہی سو بتلاوی اوسنی سوار دیکہی فارس دو دو سوار
گدہی پہ اور سوار اونٹ پہ اور اوسنی تاک لگا کے بڑی تاک باندہی تب اوس نگہبان نے پکارا
سنی دیکہہ یہ سوار مرد فارس دو دو آتی ہین اور وہ بولا اور کہا کہ گر پڑی بابل گر پڑی اور
اوسکی ٹہاکرون کی ساری پتلیان زمین پہ اوسنی ٹیک ڈالین فارس کی جگہ اصل عبرانی مین
پاراشیم کا لفظ ہی اوسکا ترجمہ پادری میتہر نے یون کیا ہی گھوڑون کی چڑہنی والی ملا احمد ایرانی
نے سیف الاسنہ مین یون لکھا ہی گدہی کے سوار کا اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف ہی
اور اونٹ کی سوار کا اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہی پہر یہ خبر ہے کہ بابل بالکل
ویران ہو جائیگا محمدی وقت مین بابل پہ جہاد ہوا پہر وہ ویرانہ ہوا ملا احمد لکہتی ہین کہ مین نے
بعضے یہودی ملاؤن سی اسمقام مین بحث کی بعضون نے کہا کہ حمار کا سوار مسیح ہی اور اونٹ کی سوار کو
ہم نہین جانتی شاید اسرائیلیو مین کوئی پیغمبر ہو ایک دوسرا اونہین کا اون بولا کہ ہمنی اپنی بزرگون
سی سنا ہی کہ یہ اشارہ انحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہی جو عبد اللہ کی بیٹی ہین جو اولاد
اسماعیل علیہ السلام کیطرف بہیجی گئی ہم کہتی ہین کہ یہ اقرار اون یہودیون نے کیا جو کہتی ہین کہ آپ پیغمبر
ہین مگر فقط عرب والون کیطرف بہیجی گئی یہ نہین دیکہتی کہ ان پاک کتابون مین جا بجا یہ خبر ہی کہ ساری
قومون کیطرف اللہ آپکو بہیجیگا خلاصہ اس پیش خبری کا یہ ہی کہ اللہ کی حکم سی حضرت اشعیا علیہ
السلام نے اپنی کسی خادم کو یا کسی فرشتی کو بٹھلایا کہ دیکہو کہ غیب کی عالم مین کیا دکہائی دیتا ہی اوسنی
خوب دیکہا تو کہا دو دو سوار گہوڑون کی چلی آتے ہین پہر کہا کہ سوار گدہی کا اور سوار اونٹ کا
یہ اشارہ حضرت عیسی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہی کہ غیب کی عالم مین یہ ظہور اوسنی دیکہا
پادری میتہر نے یون ترجمہ کیا کہ سوار گدہون پہ اور سوار اونٹون پہ عبرانی مین رکیب کا لفظ ہی
ملا احمد کی بیان سی معلوم ہوا کہ اسکی معنی ایک سوار کی ہین اور اگر سوارون کی معنی ہین تو بہی
صاف عربون کا پتا ہی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پہ سوار ہوتے تہی اور آپکی ساتہ والی
بہی اونٹون پر سوار ہو کر جہاد کو آپکی ساتہ جاتی تہی اور گدہون کی سواری بہی عرب مین بہت تہی
اگر یہ معنی ہین تو بہی عرب کی فوج جو انکا سامان اللہ نے پہلے سے دکہلا دیا پہر یہ بہی بتلا دیا کہ بابل

کہ یہ اگرچہ بعنوان لوگونکے وقت مین بابل بالکل ویران ہوجائیگا اول یہ خبر دی کہ ایران کے
لوگ بابل پہ چڑہائی کرینگے اب دوسری چڑہائی بابل پر جو عرب والون سی ہونیوالی تہی وہ اسکا
سارا سامان اسنے دکھلایا پھر عرب کی ذکر مین ارشاد ہوتا ہے عرب کے جنگل مین تم رات کاٹو گے
ای ددانیون کے قافلو پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آو اے تیما کی سرزمین کے باشندو
روٹی لیکے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے تلوارون کے سامنے سے ننگی تلوار سے
اور کھینچی ہوئی کمان سے اور لڑائی کی شدت سے بھاگے ہین کیونکہ خداوند نے مجکو یون فرمایا
ہنوز ایک برس ہان مزدور کیسی ایک ٹہیک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی
اور بنی قیدار کے باقی بہادر تیراندازونکا شمار کم ہوگا کہ خداوند اسرائیل کی خدا نے یون
فرمایا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس پیش خبری کی مشہور ہونے سے ایک ٹہیک
برس مین یہ ویرانی عرب مین ہونیوالی تھی غالب یون ہی کہ اسکا ظہور جب ہوا جب سنحاریب
پہلے اپنے فوج کو یہودیہ مین لیگیا جماعتین ددانیون کی جو ایک فرقہ عرب کا ہے پناہ لیگا
جنگلو مین اپنی دشمنون کی ہاتہ سی اور اور فرقے اونکو اپنے ساتہ ملالینگی تاکہ وہ مر نجاین اس
کتاب کا لکھنیوالا کہتا ہی کہ ایسیا علیہ السلام کی چوتھی باب مین ضلع ادوم کے ذکر مین ددان
اور تیما کا ذکر ہی پادری ڈاایو ڈیٹی لکھتا ہی کہ ددانی وہ عرب کی لوگ ہین جو فطورا کی نسل مین سمجھے

بائیسوان باب اس باب مین شہر یروشالم کی حق مین یہہ پیش خبری ہی کہ اے
غوغائی شہر تیرے سب سردار بہاگ گئے تیرے سب حاضرین قید کیے گئے وی دوسا آوارہ
ہوتے مین چھٹی آیت مین ہی کہ عیلام ترکش اوٹھاتا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
عیلام یعنی عیلام کی لوگ سنحاریب کی فوج کی تابع تھی گویا کہ آسوریون کی رعیت تہی نوین آیت
مین ہی کہ تم شہر داؤد کی رخنی دیکھوگی دسوین آیت مین ہی کہ گہر ڈہادوگے تاکہ شہر پناہ کو
مضبوط کرو پادری طامس سکاٹ لکھتا ہی کہ یہ پیش خبری جب پوری ہوئی جب یروشالم
بخت نصر کے ہاتھون برباد ہوا کیونکہ یہ معلوم نہین کہ سنحاریب کی حملہ کے وقت حاکم بھاگ گئے
ہون یا قید کیے گئے ہون یا دیوارین توڑ ڈالی گئی ہون **تئیسوان باب** اس باب مین
اللہ تعالی یہ خبر دیتا ہی کہ صور کا شہر ویران اور تباہ ہوجائیگا اور صیدا بھی تباہ ہوجائیگا

پہر بیدروین آیت مین فرماتا ہو کہ اوسدن ایسا ہوگا کہ صور ایک بادشاہ کی ایام کے مطابق
ستر برس تک فراموش ہو جائیگی اور ستر برس کے پیچہے صور کو چہنال کے مانند گیت گانیکی
نوبت ہوگی او چہنال بربط اوٹہالی اور شہر مین پہرا کر تار کو خوب چہیڑ اور بہت سی غزلین گا
تاکہ تجہے یاد کرین اور ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آئیگا اور وہ خرچی کو پہر
جائیگی اور روی زمین پر کی ساری مملکتون سے زناکاری کریگی پادری ڈاکٹر ڈیٹی لکہتا ہے
کہ صیدا ایک بڑا شہر ہی جو نزدیک صور کے ہے اور اوسمین ملکر ایک ضلع ہوگیا ہی اور
ستر برس کے بیان مین لکہتا ہے کہ اوسوقت سی کہ صور کو بخت نصر نے لے لیا تھا اوسوقت تک
اوسکے قبضہ مین وہ رہا تہا جبتک فارس کے لوگون نے بابل پر قبضہ نہین کیا تہا جنکی حکومت کے
وقت مین صور کو پہر وہی اگلی رونق حاصل ہوگئی تھی اور یہ رونق سکندر اعظم کے وقت
تک باقی رہی اور کسی بادشاہ کی ایام کی موافق یعنی اوسوقت تک کہ سلطنت بابل تا اونکی
باقی رہیگی پہر وہ اپنے اگلی کامونمین پڑ جائینگے اور نئی نئی قومون کو اپنے مین داخل کرینگے
اور اپنے رزق کو پیدا کرینگے صورت نہایت ہی مکروفریب سے کرینگی اور سنا دہوتا ہی اور
اوسکی تجارت اور اوسکی خرچی خداوند کے لیے مقدس ہوگی اوسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا
اور نہ رکہہ چہوڑا جائیگا بلکہ اونکی تجارت کا حاصل اونکے لیے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہین
کہ کہا کے سیر ہووین اور نفیس پوشاک پہنین پادری میتہر نے اس باب کے سرے پر لکہا ہی
کہ یہہ صور کے غارت ہونیکی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین
وہان کی لوگ خداپرستون کی جماعت مین داخل ہونگے پادری مریک نے کشف الاثار
مین لکہا ہے کہ صور کو بخت نصر نے ویران کیا وہان کے لوگون نے اوس جگہ کے
پاس نیا صور بنایا پہر حضرت سکندر نے اوس شہر کو فتح کرکے ویران کر دیا پہر تہوڑے
مدت مین آباد ہوا اوسمین بہت تجارت ہونے لگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین
یہ شہر بہت آباد تہا اور حواریون کے زمانے مین اس شہر مین بہت سے عیسائی رہتے تھے
دیکہو تجارت اور مال اوس شہر کا اللہ کی راہ مین ہدیہ ہوا اور ہجرت کی پہلی صدی مین عرب
کی لشکر نے صور کو لے لیا تمام ہوا قول پادری کا آخر پادری یوسبطرح تمنی یہ مطلب سمجہا

کر وہان کا مال عیسائیونکو صرف مین آیا یہی اسد الی تھے جنکی اللہ نے خبر دی تھی اور اونکے
حق مین فرمایا تھا کہ وہ اللہ کے حضور رہتے ہین اسیطرح یہ بھی سمجھو کہ محمدی لوگ بھی اونہین سدوالون
مین داخل ہین جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہے جنہون نے صور پر جہاد کیا اور اوسکو
فتح کیا اور وہان کا مال اونکی صرف مین آیا اگرچہ اول وہ مال بت پرستونکا یا جہوٹے عیسائیونکا
تہا اور اونہون نے حرام طریقہ سے حاصل کیا تہا مگر جب محمدیون نے اوسکو جہاد کی لوٹ مین یا
جزیہ مین یا قیمت دیکر پایا یا جنکا مال تہا وہ خود محمدی ہوگئے تب وہ مال اسکے حکم سے اونکے
حق مین حلال پاکیزہ ہوگیا تاریخ واقدی کو دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین صور جو ملک
شام مین تہا فتح ہوا جناب مولانا شمس الدین ذہبی رح سیر النبلا مین لکھتے ہین کہ ابن
ابی عقیل صور سے شیخ ابو اسحاق شیرازی کو بیش قیمت پگڑی بہیجا کرتے تھے اور ابو اسحاق
شیرازی پانچوین صدی مین تہے پس اس سے معلوم ہوا کہ صور کے کپڑے بہت عمدہ تہے اور جگہ بہی
اسیطرح جا بجا محمدیون کے صرف مین آتے ہونگے واللہ اعلم چوبیسوان باب دیکہو اللہ زمین
کو خالی کرتا ہے اور اوسے اوجاڑتا ہے اور اولٹتا ہے اور اوسکے باشندونکو تتر بتر کرتا ہے
تیسری آیت مین ہے کہ سرزمین بالکل خالی کیجائیگی اور نہایت ویران ہوگی کہ اللہ نے یہہ
بات فرمائی ہے پانچوین آیت مین ہے کہ زمین اپنے بسنے والون کے نیچے نجس ہوئی اونہون نے شریعتون
سے عدول کیا قانونکو بدلا عہد ابدی کو توڑا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیونکی
سلطنت کی بربادی آسوریونسے اور یہودا کی کلدیونسے لیکن رومیونکے ہاتہون یروشالم
کی بربادی اور یہودیونکا تمام قومونمین تتر بتر ہوجانا خاصکر معلوم ہوتا ہے کہ یہان مراد ہے
گیارہوین آیت کے بعد یون ہے کہ شہر مین ویرانہ باقی رہا اور دروازہ توڑ تاڑ سے ڈہا دیگئے تو بہی
سرزمین کے بیچ لوگونکے درمیان وہ ایسا ہوگا جیسا زیتون کا درخت جب جہڑ جہڑایا گیا اور
انگورون کے چہوڑے ہوئے خوشے جب پہل ٹوٹ چکین پادری طامس اسکاٹ اسکا یہہ مطلب
لکہتا ہے کہ اس بربادی سے اونکو تمام ملکونمین تتر بتر کر دیا وہ لوگ بہاگ گئے مصر اور ایشیا
کوچک اور ٹاپوونمین اور یونان کے کنارونمین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ اپنی آواز بلند
کرینگے وے گیت گاوینگے خداوند کی جلال کے سبب دریا پر سے للکارینگے پادری لکہتا ہے

کہ اون لوگون نی اللہ کا دین بت پرستونمین پھیلایا اور عیسای دین اونکو سکھلایا اسکی بعد
یون ہی ہسایا ہی تم شعاونمین خداوند کی اور سمندر کی ٹاپونمین خداوند کی نام کی جو اسرائیل کا خدا ہے
تعریف کرو پادری لکھتا ہی کہ اونکو رغبت دلای کہ آگ کیسی تکلیفون اور مصیبتونمین بھی اللہ کی
تعریف کرو ای ایمان والو اور وسیو کہ ہاتھوں جو یہ بادی یروشالم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد سے یہودی
اور اسرائیلی لوگ ہر ہر ملک مین پھیل گئی اسکی بیان کی بعد دیکھو صاف محمدی بشارت ہی ارشاد ہوتا
ہے انتہای زمین سی نغمون کی آواز ہمین سنای دیتی ہی جلال و عظمت اوس صدیق یعنی سچی
دل والی کیواسطی عبرانیمین صبیٰ کا لفظ ہی اوسکی معنی لغت عبرانیمین جمال کی لکھی ہین جسکا ترجمہ
پادریہی متصرنے عظمت اور جلال لکھا ہی انجیل پاک کی تفسیر مین متی کی بارھوین باب مین بیالیسوین
آیت مین جہان بلقیس کا ذکر ہی کہ وہ زمین کی کناری سی سلیمان کی حکمت سننی کو آئی اس جگہ پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ زمین کا کنارہ اوسوقت کی محاورہ مین عرب کی ملک کو بولتی تہی یعنی یمن جو عرب کا
ایک ضلع ہی وہانسی بلقیس یروشالم مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس آی ای پادریو
اس جگہ بہی وہی مطلب سمجھو کہ انتہای زمین سی یعنی عرب کی ملک سی گانیکی یعنی خوشی کی آواز حضرت
اشعیا علیہ السلام کو سنای دیتی ہی پہر صاف اشارہ ایک سچی بندی کیطرف ہی کہ اوسکو واسطی
عظمت اور جلال اور جمال ہی اسمین صاف اشارہ ہی کہ وہ سچا بندہ جمال اور جلال والا عرب
مین ہوگا اسکی بعد یون ہی کہ مینی کہا میری تباہی میری تباہی مجہپر واویلا ہی لٹیری لوٹتی ہین
اور لوٹ کو لٹیری لوٹتی ہین اونیسوین آیت مین ہی کہ زمین ایک لخت اوجڑ گئی بیسوین آیت مین
ہے کہ اوسکا گناہ اوسپر بہاری ہی وہ گر گئی اور پہر نہ اوٹھیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جیسا قید بابل کی بعد اوٹھی تہی اب نہین اوٹھیگی ہم کہتی ہین کہ اگر یہ خبرین بیت المقدس
کی ہی تو یہ غلط ہین کہ بہت جلد آباد نہوگی جیسا کہ قید بابل کی ستر برس بعد آباد ہوئی بلکہ پانسو برس
بعد آباد ہوگی ان پاک کتابونمین جابجا یروشالم کی ہمیشہ کی آبادی کے خبرین موجود ہین
وہ آبادی محمدی وقت مین ہوگی پادری لکھتا ہی کہ خاص یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ رومیونکی
کی سلطنت برباد ہوی اور عیسای سلطنت قایم ہوئی ای پادریو تمکو خوب معلوم ہی کہ روم کی
بت پرست جو جو شہر تہی موسہی عیسائی ہوئے تھے اونکی سلطنت محمدیون نی اللہ کی حکم سے

برباد کی دیکھو اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اور اوسدن زمین ایسا ہوگا کہ خداوند عالیشان تکلیف لشکر کو جو بلندی
پر ہین اور زمین پر زمین کے بادشاہونکو سزا دیگا پادری طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکھتا ہے کہ یہودیون
نے جو انجیل کو روکا وہ برباد ہوے اور پادری ڈایوڈیٹی لکھتا ہے کہ اسکے یہ معنی کہ وہ عبادتخانہ جو ستارونکی
تارونکی مانند آسمان کا سامرتبہ رکھتا ہے دونو پادریونکا مطلب یہ ہے کہ عالیشان یہان یہودیونکو قرار دیا ہے
کہ وہ برباد ہوجاوینگے اب ہم کہتے ہین کہ اوسدن کا اشارہ اوسطرف ہے جسکا ذکر اوپر ہوچکا یعنی جب
اوس محمدی کا جمال اور جلال عرب مین ظاہر ہوگا اوسدن اللہ تعالی بلندی پر رہنے والونکو یعنی اون
جنون اور دیونکو جو آسمان کے قریب ہوا مین اوڑا کرتے ہین اور اون آدمیون اور جنونکو جو زمین
پر رہتے ہین سزا دیگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد چھ سو برس ظالمونکا دور رہا یہ پوری سزا محمدی وقت
مین ملی اوسوقت سے پہلے دیو اور جن آسمانکے پاس جایا کرتے تھے اور فرشتونکے جو اللہ تعالی آیندہ زمانے کا
احوال بتلاتا ہے کہ کون مریگا کون جئیگا کسکی فتح ہوگی کسکی شکست ہوگی ایسے ایسے آیندہ احوال کو جو
فرشتے ذکر کرتے تھے جن اوسکو چوری سے سنتے تھے اور آدمیونمین جو اونکے آشنا تھے اونکو بتلاتے تھے ایک
بات وہان کی کہتے تھے اور سو جھوٹ اپنی طرفسے ملاتے تھے جسوقت سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تو سب فرشتونکی چوکی پہرے والی آسمان پر بٹھادی جب کوئی
جن فرشتون کی باتین سننے کو جاتا تھا فرشتے تارونمین سے آگ کا شعلہ لیکر اوسپر پھینکتے تھے جب اسطرح دیو
جن آگ سے جلائے گئے جنون اور جنون کے آشناؤن مین اس بات کا شور وغل پڑگیا بہت جن اور
بہت آشنا جنون کے یہ نشانی دیکھکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور محمدی
دین مین داخل ہوے اور حبیب اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم جہاد کا فرمایا محمدی آدمیون
نے کافر آدمیون پر جہاد کیا اور محمدی جنون اور دیون نے کافر جنون اور دیون پر جہاد کیا آگے اسکے
ہوتا ہے اور وے اون قیدیون کے مانند جو گڑھے مین ڈالی جاوین جمع کیے جاوینگے اور وے قیدخانہ مین
قید کیے جاوینگے اور بہت دنون کے بعد اونکی خبر لیجائیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جو انجیل کو
روکین گے سب قید کیے جائینگے اور آخیر زمانہ مین اونکا فیصلہ ہوگا اور ہماری نزدیک اسکے صاف
معنی یہ ہین کہ وہ قیدخانہ مین یعنی قبر مین رہین گے اور بہت دنون کے بعد خبر لیجائیگی یعنی
قیامت مین قبرون سے اوٹھائیجائین گے اور حساب لیا جائیگا اسکی آیت مین یفقد کا

لفظ ہی جسکا ترجمہ پادری میتھرنی یون لکھا ہی کہ سزا دیگا اور یہان بھی یفَّاقِیدُو کا لفظ ہی جسکا
ترجمہ کیا ہی کہ خبر لی جائیگی اب بھی بولتی ہین کہ تمہاری خبر لیجائیگی یعنی سزا دیجائیگی پہلی جگہ
صاف یہی معنی ہین کہ سزا دیگا جیسا کہ ستائیسوین باب کی پہلی آیت یفقد کا لفظ ہی اور یون نرمایا ہی
کہ اللہ اپنی تلوار سی خبر لیگا یعنی سزا دیگا اور دوسری جگہ جو فرمایا کہ بہت دنونکی بعد خبر لیجائیگی
یہان یہ معنی ہین کہ حساب لیا جائیگا اور سزا بھی دیجائیگی اشعیا کہتا ہی اور چاند مضطرب ہوگا
اور سورج شرمندہ کیونکہ رب العالمین صیہون کی پہاڑ پر اور یروشالم مین سلطنت کریگا اور اوسکی
بزرگون کی آگے جلال ہوگا پادری طامس اسکاٹ چاند کا گھبرا جانا اور سورج کا شرمندہ ہونا
یون بیان کرتا ہی کہ بہت سی بادشاہ اپنی فوج سمیت گر جاوینگی ہم کہتی ہین یہ معنی بھی ہوسکتی
ہین کہ اللہ کی پوجنی والی تمام جہان مین پھیل جائینگی اور سورج اور چاند کی بہت سی پوجنی والی ادنکی لوجا
سی توبہ کرینگی اور سورج اور چاند کی وہ بڑائی اور بزرگی جو کافرونکی دل پر چھائی ہوئی تھی وہ
اونکی دل سی نکلجائیگی عبرانیین چاند کی حق مین حافِرَاہ کا لفظ ہی اسکی معنی پادری میتھر نی زبور
شریف مین شرمندہ ہونیکی لکھی ہین تو یہ معنی ہوئی کہ چاند اور سورج دونون شرماوینگی کہ ہمکو ان
لوگونے کیون پوجا کیونکہ اللہ اپنی پاک بندون کو یروشالم کی بادشاہی دیگا اللہ اپنی بادشاہی
اونکی ذریعہ سی ظاہر کریگا اور اوسکی یعنی یروشالم کی بوڑہون کی یا سردارون کی آگی شان و شوکت
کا ظہور ہوگا یہ صاف محمدی بادشاہی کی خبر ہے جو یروشالم مین امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی وقت مین ظاہر ہوئی اسکی بعد دیکھو پھر بابل کی ویرانیکی خبر ہی پچیسوان باب
اللہ تعالی حضرت اشعیا علیہ السلام سی یون کہتا ہی آ ای خداوند تو میرا خدا ہی مین تیری
تعظیم کرونگا تیری نام کی تعریف کرونگا کیونکہ تو نے عجایب کام کیی ہین تیری مصلحتین قدیم سے
راست اور سچ ہین کیونکہ تو نے شہر کو خاک کا ڈھیر کیا اور مضبوط بستی کو ایک ویرانہ اور پردیسیون
کی محلون کو ایسا کیا کہ شہر نہ رہا وہ پھر بنایا نجائیگا اسلیی زبردست لوگ تیری تعظیم کرینگی اور
ہیبت والی گروہون کی بستی تیرا ڈر مانیگی کہ تو مسکین کی لیی قلعہ ہوا اور محتاج کی لیی اوسکی پریشانی
کی وقت مین ایک محکم شہر اور آندہی سی ایک پناہ کی جگہ اور گرمی سی چھانو جسوقت ظالمونکی
آندہی ایسی چلی جیسا طوفان جو دیوار پر چلتا ہی تو پردیسیونکی شور کو یون پست کریگا جیسے

جیسی گرمی جو بن پانی کی مکان مین ہو کہ جسطرح ابر کی سایہ سے گرمی پست ہوتی ہے اوسیطرح مغروروں کا
شادیانہ بجانا موقوف ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بابل وغیرہ شہر برباد ہوئی اسلیے
کہ عیسای مذہب پہیلی حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کا شکر کرتے ہین کہ وہ اپنی پیش خبریون کو
پورا کریگا اور اجنبی لوگ جو اللہ کو نہین پوجتے تہے وہ نمات ہونگی جسطرح ابر کی پہیلنی سے دہوپ
ہٹجاتی ہے اسطرح دشمنون کا غلبہ مٹجائیگا اونکی تباہی اور خرابی دیکہکر بہت سے زبردست اور زور آور
لوگ اللہ سے ڈرینگے اللہ تعالی نے اپنے محتاج غریب لوگونکو مصیبتون مین بچالیا اے پادریو تم خوب جانتی ہو
کہ بابل پر جب محمدیون نے جہاد کیا تب وہ ویران جنگل ہوگیا پہر تم صاف کیون نہین کہتے کہ عرب کو
محتاج اور غریب لوگون نے بابل پر جہاد کیا اللہ کے نام کی زور سے بڑے بڑے زبردستونکا زور توڑا ان
پیش خبریونکا ظہور دیکہکر بہت سے بت پرست اور آتش پرست اور جو کوئی عیسائی جو اوسوقت بڑے
بہت زبردست تہے اللہ سے ڈرے اور بہتون نے دین محمدی قبول کیا جو باقی رہے وہ محمدیون سے دبے رہے
بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اور رب العالمین اس پہاڑ پر ساری قومون کی لیے فربہ چیزون سے ایک
ضیافت تیار کریگا بلکہ ایک ضیافت تلچھٹ پر سے نتہری ہوئی مے سے ہان فربہ چیزون سے جو پر مغز ہون
اور مے سے جو تلچھٹ پر سے خوب نتہری ہوئی ہو اور وہ اس پہاڑ مین اوس پردہ کو جو سارے
قومون پہ پڑا ہے اور اوس نقاب کو جو ساری گروہون پہ لٹک رہا ہے نیست کردیگا وہ تحمند ہے
موت کو نیست کریگا اور خداوند خدا سبہونکی چہرون سے آنسو پونچہ ڈالیگا اور اپنے لوگون کے
سوائی تمام زمین پر سے کہو دیگا کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے اے محمدی بہائیو دیکہو بابل وغیرہ مضبوط شہرون
کی بربادی کی خبر دیکر اللہ تعالی یروشالم کی آبادی کی خبر دیتا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے
وقت مین اسرائیلیون کے سوا ساری قومین بت پرست تہین جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اللہ نے مکہ اور مدینہ مین قرآن پاک اوتارا بت پرستون کی آنکہون پر سے اللہ نے پردہ اوٹہادیا اونہون
نے بتون کو چہوڑا اللہ کو پایا بابل فتح ہوا اللہ نے محمدیون کو شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کا
اور تمام ملک شام کا حاکم کیا اللہ نے شہر یروشالم مین ہر ہر قوم کے محمدیونکی واسطے ضیافت تیار کی
یعنی بڑے فیض اوس پاک مسجد کی زیارت مین اور انبیاون اور اولیاون کی زیارت مین ساری
قومون کے محمدیون پر جاری ہوئے محمدیون نے دین محمدی کی بدولت شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو

رتبہ اور اسرائیلی پیغمبرونکا رتبہ پہچاناده پرده جو بت پرستون پر پڑا ہوا تہا کہ بیت المقدس کے
اور وہانکے نبیون اور ولیون کے دشمن تھے وہ بہی وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت
اور قران کی بدولت اوٹھگیا ساری قومون کی محمدی لوگ بڑے شوق سے اللہ کی اس ضیافت
مین حاضر ہوتے ہین اور مسجد بیت المقدس کی زیارت سے انبیاؤن اور اولیاؤن کی نہایت
سے بڑے بڑے فیض پاتے ہین اور اللہ اونکو ایمان کی لذت چکہاتا ہے اور اپنی عشق کی شراب پلاتا ہے
مرے ہوے دلون کو جلاتا ہے جہوٹی عیسائیون پر یہ پردہ پڑا ہوا تہا کہ وہ تین خداؤن کے قایل تہے
یہودیون کی جلن مین مسجد بیت المقدس کو گوبرخانہ بنایا تہا سچے عیسائی اونکے ظلم سے رو رہے تہے
اللہ نے دین محمدی کے وسیلہ سے وہ پردہ جہوٹی عیسائیون پر سے اوٹہا دیا جب وہ محمدی ہوئی اونہون
نے اللہ کو اکیلا جانا اور مسیح کو اوسکا بندہ مانا اور بیت المقدس کا مرتبہ پہچانا ایمان والون کے
چہرون پر سے اللہ نے آنسو پونچھے یعنی ظلم بت پرستونکا اور جہوٹی عیسائیونکا اونپر سے موقوف ہوا
بت پرست لوگ ایمانوالونکو رسوا کرتے تہے کہ ہماری بتونکو کیون نہین پوجتے ہو حضرت عیسی علیہ
السلام کے وقت سے بے ایمان یہودی سچے عیسائیون کو رسوا کرتے تہے کہ حضرت عیسی کو کیون مانتے ہو
جہوٹی عیسائی سچے عیسائیون کو رسوا کرتے تہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کیون سمجہتے ہو
معاذ اللہ اونکو خدا سمجہو اب ہر ہر ملک مین محمدی لوگ حضرت عیسی کی اور سب پیغمبرونکی
اور اونکے ساتہہ کے ایمانوالون کی تعریفین کرتے ہین اور بہت اسرائیلی دین محمدی مین آگے ہین
اونکو پیغمبرون کی اولاد جانکر سب محمدی اونکا ادب کرتے ہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ ان آیتون مین صاف صاف ایک پیش خبری ہے تعلیم انجیل کی حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنیسے دنیا کی تمامی تک رب العالمین ایک عوت کریگا جیسے ہوں یہاڑ پہ یہ ضیافت طیار ہوگی
واسطے تمام بت پرستون اور یہودیون کے اور نہایت عمدہ کہانے سب طرح کے اور عمدہ شراب
ان مثالون سے سب قدرتی برکتین مرادہین جو حضرت عیسی کے وسیلہ سے ملین اور جہالت اور
بت پرستی جو ایک پردہ کی طرح پہیلی ہوئی تہی تمام قومون پر سے وہ ہٹا دیجائیگی یہ بات جبسے
شروع ہوئی جب سے حواریون نے بت پرستونکو عیسائی کیا اور انجیل کو اونمین پہیلایا یہ بات
قریب قیامت تک جاری رہیگی آخر کو موت فنا ہو جائیگی یا یہ معنی کہ بہشت اور دوزخ

لوگ ہمیشہ رہنگے یا یہ معنی کہ آخری زمانہ مین سب برائیان مٹجاوینگی جب حضرت عیسی علیہ السلام
آسمان سے اوترینگے اور محمدی ہوجاوینگے حضرت عیسی علیہ السلام کے حواری فتح کرنے کو ملک یونان
اور ملک روم کو اور ہر ہر شہر کے بت پرستون مین انجیل کا وعظ سنایا اور اونکو بڑی ایذائین دی گئین یہانتک کہ
عیسائیون نے تین سو برس تک اوس زمانہ مین ایمان ہوکے اونکو اور بہت سے بت پرست ظالم بادشاہ اونکو ایذا اور ظلم
آنسو نہین پونچھے گئے بلکہ اونکے خون کو دریا بہائے گئے اور بڑے ایمان والے ہودیون کے دین ... والون نے
طرح طرح سے اونکو ذلیل کیا اونکی رسوائی دن بدن بڑھتی گئی شہر یروشالم اور بیت المقدس کو
بت پرستون نے ڈھادیا ایمانوالون کے آنسوونکا دریا بہایا گیا تین سو برس بعد روم کے بت پرست
جو تھے سو تمام عیسائی ہو گئے تین خدا کہنے والون کا ہر طرف زور ہوا اللہ کو ایک جاننے والے
جنگلون اور پہاڑونمین چھپ چھپ بیٹھے تو اوس زمانہ مین یہ پیشین خبری کہان پوری ہوئی
کہ ساری قومون پر سے پردہ اوٹھ جائیگا جھوٹے عیسائیون نے بہت بڑا بھاری پردہ شرک
کا بہت لوگون پر ڈالدیا ایمانوالون کے آنسو اوس وقت مین نہین پونچھے گئے ایمانوالے ہر طرف
رسوا ہوتے رہے یہ تو صاف محمدی وقت کی بشارت ہے اور یہ جو پادریون کے دلمین آتا ہے
کہ اللہ تعالے اس پہاڑ کا یعنی صیہون اور یروشالم کا پتا دیتا ہے کہ اس پہاڑ پر ضیافت
تیار کرونگا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہان ظہور نہین ہوا بلکہ مکہ مین ظہور ہوا اسکا
جواب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام بھی صیہون اور یروشالم مین نہین پیدا ہوئے بلکہ شہر
بیت اللحم مین پیدا ہوئے جو یروشالم سے پانچ میل پر ہے اور صوبہ جلیل مین شہر ناصرہ مین
اکثر رہا کرتے تھے جو یروشالم سے ستر میل کے قریب ہے کبھی یروشالم مین بھی تشریف لاتے تھے
اور قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگرچہ مکہ اور مدینہ مین اوترا مگر قرآن اور
حدیث بہت جلد ملک شام اور بیت المقدس مین اللہ نے پہونچایا اور اوس پاک ملک مین
بڑے بڑے محمدی لوگ پیدا کئے جنکا فیض ہر طرف اللہ نے پھیلایا اور مسجد بیت المقدس کا اور
ملک شام کے نبیون اور ولیون کا فیض بھی سب محمدیون نے پایا اور حضرت اشعیا علیہ السلام
اور اسرائیلی پیغمبرون کو بڑی خوشی اسی بات کی تھی کہ ہماری ملک مین اللہ کا نام پھیلے اور بتونکا
زور ٹوٹ جاوے سو اللہ تعالی اونکو بار بار یہی خوشی سناتا ہے کہ تمہاری اس ملک مین

بہت سا فیض جاری کرینگا اوس فیض سے ساری دنیا کے ایماندارون کو دل ایمان کو طاقت
پاینگے یاد رکہنا لازم ہے کہ تمہیں اس باب کی شناخت سے یہ آیت کہ دیکہیں کہ دیکہو اللہ کا
نام دور سے چلا آتا ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام پہیلانیوالے اس ملک مین
دور کسی آوینگے آپ ارشاد فرماتا ہے اوسدن یہہ گیت کہا جائیگا یہہ ہمارا خدا ہے ہم اوسی کی
راہ تکتے تہے اور اوسی نے ہمین بچایا یہہ خداوند ہے ہم اوسکے انتظار مین تہے ہم اوسکی نجات سے
خوش و خرم ہونگے کیونکہ اس پہاڑ پر خدا کا ہاتہ ٹہہرا رہیگا اور موآب اپنی ہی جگہ مین
پوال کی مانند جو مزبلہ کے بیچ روندا جاتا ہو لتاڑا جائیگا اور وہ اوسکے درمیان اوسکی مانند جو تیرنے
ہوے ہاتہ پسارتا ہے اپنے ہاتہ پہیلاویگا اور خدا اوسکے غرور کو اوسکے ہاتہون کی فریب سمیت
پست کریگا اور وہ تیری دیوارونکے اونچے برجونکو توڑیگا اور نیچی کریگا اور زمین کی بلکہ
خاک کے برابر کردیگا دیکہو اے محمدی بہائیو کیسا صاف بتاتا ہے کہ اوسدن سب اللہ والے
اللہ کا شکر کرینگے کہ اوسنے ہمکو اور ہمارے ملک شام کو ظالمون کے ظلم سے بچالیا اللہ کا ہاتہ اس
پہاڑ پر یعنی شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس پر ٹہہرا رہیگا حضرت عیسی کی بعد تو اللہ نے
حفاظت کا ہاتہ اوس پر سے اوٹہالیا اور بت پرستون کے ہاتہون اوس شہر اور اس مسجد کو
ویرانہ بنادیا پہر محمدیون کی ہاتہون اوسکو آباد کیا آجتک اوس شہر اور اوس مسجد پر اور
وہانکے محمدیون پر اللہ کی نگہبانی کا ہاتہ ٹہہرا ہوا ہے ملا احمد ایرانی نے اس جگہ پر عبرانی
عبارت لکہی ہے اور موآب کی لفظ مین پہلی واو لکہا ہے معلوم ہوا کہ یہ لفظ دونو
طرح ہے ملا احمد لکہتے ہین کہ کتاب کالدین مین لکہا ہے کہ موآد ایک قدیم شہر ہے عراق عرب
مین کہ دریا کی کنارے پر ہے اسکے موافق اس سے مراد مداین ہے جو عجم کے بادشاہونکا تختگاہ تہا
اور بعضی اور لوگون نے کہا ہے کہ موآد سے مراد خیبر کے یہودیونکی ولایتین ہین پہر ملا احمد لکہتے ہین
کہ دیکہو شہر مداین کو جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امتیون نے پست و خراب کیا اور
اپنے ہاتہ وہان پہیلائے ہے اور اوس شہر کے محل کے کنگورے جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
پیدایش کی رات مین گر پڑے دیکہو اے دوست محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیبر کو جناب محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود فتح کیا اور مداین کو آپ کی بعد محمدیون نے فتح کیا پادری مرکب نے

کشف الآثار مین لکھا ہی کہ مواب کی سب شہر فنا ہو گئے اور بدوون نی مواب پر قبضہ کر لیا ہی
وہان بہر اکثر مین تو ہان تھوڑی سی کھیتی ہی اور بڑا جنگل ہی مگر تھوڑی تعداد کی جھوٹے
جھوٹے گویت بوئے جاتے ہین بدوون کے گلی وہان چرتے ہین اس بیان سی بھی
معلوم ہوا کہ مواب ملک عرب مین یا اوسکے قریب تہا

چھبیسوان باب

اللہ تعالی فرماتا ہی اوس دن یہوداہ کی سرزمین مین یہ گیت گایا جائیگا ہمارا ایک محکم شہر
ہی اوسکی دیوارون اور برجون کے بدلے وہ نجات ہی کو مقرر کریگا پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان یہ مطلب ہی کہ یروشلم والے لوگ اسوریون کے ہاتھ سے
بچ جائین گے اور بابل کی قید سی بھی چھوٹ جائینگے اور انٹیوکس کے قتل سے بھی خلاصی پائینگے
اور دن سی یہ مطلب ہی کہ وہ زمانہ جب آویگا کہ یہودی لوگ عیسائی ہو جائینگے وہ کہینگے
کہ ہمارا شہر یروشلم بابل اور روم سی زیادہ مضبوط ہی کیونکہ اللہ نے نجات مقرر کر دی دیوارون
اور برجون کے واسطے اور اللہ کی محبت عیسائیون کو ایسی طاقت دیگی جیسی دشمن توڑ سکے
ہم کہتے ہین کہ اوس دن کا اشارہ اوسی دن کیطرف ہی جسکا اوپر کی آیتون مین ذکر ہی کہ صیہون
اللہ کی نگہبانی کا ہاتھ دہرا رہیگا وہ محمدی وقت ہی شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس کی
بڑی مضبوطی ظاہر و باطن کی اوسیوقت مین ہوئی ارشاد ہوتا ہی تم دروازے کھولو تا کہ صادق
یعنی راستباز قوم جسنی صداقت کو حفظ کیا ہی اندر آوے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
جب سچی عیسائی جو وے عیسائیون پر فتح پائینگے تو خدا پرستون کی جماعت بہت بڑھ جائیگی جو
اللہ کے حکمون کے خوب طرح تابع ہونگی اور جو نیا ایمان لاویگا اوسکے واسطے عیسائی لوگ دروازے
کھولینگے اور اس مضبوط شہر مین اوسکو لینگے اور وہان اوسکو حصہ دینگے یہ پیش خبر
جب پوری ہوئی جب بت پرستونکو قدیم زمانہ مین دین کیطرف بلایا اور یہ پیش خبری طرح
پوری ہو جائیگی جب یہودی عیسائی ہو جائینگے ہم کہتے ہین اس پیش خبری کا ظہور محمدی
وقت مین ایسا ہوا کہ پادریون کا دل جانتا ہی محمدی لوگ جو سچی عیسائی ہین اونہون نے
جب جھوٹے عیسائیون پر فتح پائی اون لوگون نے عاجز ہو کر شہر یروشلم کے دروازے کھولدے
محمدیون نے شہر مین جاکر مسجد مقدس کو کوڑے کرکٹ سے صاف کرکے آباد کیا کہ آجتک آباد ہی

اور یہہ بیان ہوچکا کہ صداقت زبور شریف مین اوراس کتاب کی اکادونوین اور چھپنیوین
باب مین آخری شریعت کا نام ہی تو یہان اس بات کا اشارہ ہی کہ وہ لوگ قرآن اور حدیث
کو بڑے یاد رکھنی والی ہونگی وہ شریعت اونکو دلون پر نقش ہوگی ارشاد ہوتا ہی جسکا
دل قایم ہی تو خوب سلامتی سی اوسکی نگہبانی کریگا کیونکہ اوسکا بہروسا تجہپر ہے ہمیشہ تک
خداوند پہ بہروسا رکہو کہ اللہ یقینی ایک ہمیشہ کی چٹان ہی فائدہ یعنی پناہ اوسکیو پاس ہے
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ خیال ہوسکتا ہی کہ یہہ خبر اون عیسائیون کی ہی جو اللہ پہ بہروسا
رکہین گی پہر فرمایا کہ اللہ پہ بہروسا رکہو یعنی اوسوقت کی امید اللہ سے رکہو اور اپنی مصیبتون مین
صبر کرو ہم کہتی ہین بیشک سچی عیسائیون نے مصیبتون مین بڑی بڑی صبر کیی اور محمدی
وقت کی انتظار مین بیٹہی رہی محمدی وقت مین اونہون نے ظالمون کی ظلم سی نجات پای ارشاد ہوتا ہی
وہ اونکو جو اونچی پہ بیٹہی ہین نیچی اوتاریگا اور بلند شہر کو پست کریگا وہ اوسی پست کرکی خاک مین
ملائیگا اور گرد کر دیگا وہ پانوسی روندا جائیگا ہان مسکینون کی پانوسی اور محتاجون کی قدمون سی
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ بابل کا عاجز ہوجانا یہودیون کی بحال ہوجانیکی لیئی تہا سو سب جہوٹی عیسائی
بیہ یاد ہوجائینگی اور سچی عیسائی جو حقیر ہین اسکی حکمون پر چلینگی آگی پادری یہہ بہی چہپی عیسائی ہی
عرب کی محمدی لوگ ہین دیکہو اون مسکینون اور محتاجون نے بابل کو کیسا روندا الا ابن اثیر جزری کی
تاریخ کامل مین لکہتی ہین کہ مسلمانون نے جب فارس والون کی ملک پر جہاد کیا تو فارس والی لوگ
اونسے کہا کرتے تہے جسوقت لڑائیوںمین آپسمین پیغام اور گفتگو مین ہوتی تہین کہ تم لوگ سب
قومونسی تہوڑی ہو اور سب سے زیادہ حقیر ہو ایمانو الوعرب کی لوگ جو سب قومون سے زیادہ
کمزور تہی لوگ بہی تہوڑی اور سامان لڑائیکا بہی تہوڑا اونکو اللہ نے اپنی نام کا زور دیا اور سب قومونپر
غلبہ دیا اوسی تاریخ کامل مین دوسری جگہہ لکہا ہی جہان قادسیہ کی لڑائیکا بیان ہی جو بابل کے
علاقہ مین ہی وہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت مین فارس والون سی لڑائی تہی وہان رستم
نے مسلمانون سی کہا کہ ہم لوگ ہمیشہ شہرونمین غالب رہی ہماری سی حکومت اور بادشاہی کسی کو
نہین ملی اور قومون مین کوئی قوم ہماری نزدیک تمسے زیادہ حقیر نہین تہی تمہاری زندگی بری
طرح گذرتی تہی ہم تمکو کچہہ نہین سمجہتی تہی جب تمہاری شہرون مین قحط پڑتا تہا تم ہماری پاس

پھر اونکو لاتھوا جو یہودیون کو سزا کی یہان وہ ذکر نہین ہی یہان فقط اوسوقت کا ذکر ہی جب وہ
اپنا ہاتھہ دیکھینگے اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اللہ اپنے خاص بندے ونکو بہیجیگا تو وہ بیت المقدس
اور ملک شام والون کو سزا دیگا وہ اوسکی قدرت کا پورا ظہور دیکھینگے اور اللہ کو جو اپنے
خاص بندونکو بہیجتا ہی ایک غیرت حمیت اور غیرت اور آگ سے اونکو سوختہ کریگی جو تین وقت کا حال
تمکو خوب معلوم ہی کہ شہر یروشلم اور ملک شام کے یہودیون اور عیسائیون کو اللہ نے
محمدیون کے ہاتھون کیسی سزا دی ارشاد ہوتا ہی اے خداوند تو ہمارے لیے سلامتی ٹھہرائیگا ہان
تو ہی نے ہماری ساری کامون کو ہمارے لیے بنایا ہی اے خداوند ہمارے خدا تیرے سوا اور خاوند
ہمپر خداوندی کرتے ہین پر ہم تجھی سے فقط تیرا نام لیا کرینگے وے مرگئے پھر جینگے وے جلت
کرگئے پھر اوٹھینگے کہ تو نے اونکو سزا دی اور اونہین نابود کیا اور اونکے ذکر کو بھی مٹا دیا اے
خداوند تو نے اس قوم کو کثرت بخشی ہی تو نے اس قوم کو کثرت بخشی تو جلالی ظاہر ہوا تو نے زمین
کی ساری سرحدون کو دور تک بڑھا دیا ہی طامس اسکاٹ کا بیان ہی کہ اوسوقت لوگ ظالم
حاکمون کے قبضہ مین رہے اب خبر دیجاتی ہی کہ جھوٹی مذہب والی اور سب بت پرستون کا زور
ٹوٹ جائیگا اور اونکے بہکانیوالے مرجائینگے اور اوسوقت لوگ بہت بڑہ جائینگے اور اللہ کا
نام جسطرح بیت المقدس وغیرہ مین ہی تمام دنیا کی کنارونمین پہیلا دیا جائیگا کیونکہ نیک لوگون نے
مصیبتون مین دعائین کین تہین وہ اللہ قبول فرماویگا ارشاد ہوتا ہی اے خداوند مصیبت مین وے تیری
طرف رجوع ہوے اور جسوقت تیری تنبیہ اونپر تہی اونہون نے تجہسے دہیمی آوازسے دعا مانگی جسطرح
کہ پیٹ والی عورت جسکے جننے کے دن نزدیک ہون درد کہاتی ہی اور اوس درد سے جو اوسے لگین چیخین
مارتی ہی ویسے ای خداوند ہم تیری نگاہ مین ویسی ہی ہین طامس اسکاٹ کا بیان ہی کہ خدا پرست
لوگ مدت تک درد کہانیوالی عورت کی طرح مصیبتین اوٹہاتی رہے اور انتظار مین رہے کہ ہماری
دعا کب قبول ہووےگی اور [illegible] جو اللہ نے ان ظالمون کے ظلم سے چہوٹنے کی خبر دی ہی اوسکا ظہور
کب ہوویگا ارشاد ہوتا ہی ہم حاملہ ہوئے ہمین درد لگا پر گویا ہوا جنی ہم نے سرزمین کے لیے
رہائی حاصل نہین کی اور دنیا کے بسنے والے جنے نہین پڑتے ہین طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ لوگ
نتیجہ نکالنے پر تیار ہوے کہ وہ اچھی وقت نہ آوینگے اور پیشین خبرونکا مطلب سمجھنا غلط سمجھا اور ہم

ناامید ہوی ارشاد ہوتا ہی تیری مردی جی اوٹھینگی اونکی لاشین اوٹھہ کھڑی ہونگی اور زندہ ہوے
ترجمہ مین یون ہی کہ میری لاش سمیت وی اوٹھہ کھڑی ہونگی تم جو خاک مین بستے ہو جاگو اور گاو
کیونکہ تیری اوس اوس اوس کی مانند ہی جو اوگتی چیزون پر پڑتی ہی اور زمین مردون کو نکال ڈالیگی
پادری ڈایولی ٹی لکھتا ہی کہ میری لاش سمیت یہہ وہ شخص کہتا ہی جو اللہ کی وعدون کو سچا جانتا ہی
اور شبنم یعنی اللہ کا فضل اور اوسکی قدرت اوگاویگی اور سرسبز کردیگی اون پودہون کو جو
سوکھ گئی تھی ٹامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اس بات کی پیش خبری ہی کہ خداپرستونکی
جماعت جو مردہ سی ہوگئی تھی پوپون کی مذہب کی رشوت خوری مین اور بت پرستی کی جاری
ہونیمین سو خداپرستونکی جماعت سرسبز ہوجائیگی جسطرح مردہ جسم جو قبر مین رکھا گیا ہی معجزی سے
جلایا گیا جسطرح اوس اوگتی چیزون کو سرسبز کردیتی ہی اسطرح خداپرستونکی جماعت جاری
ہوگی اخیر فقرہ یون بہی بیان ہوسکتا ہی کہ زمین ظالمون کو گرائیگا **فائدہ** یعنی پچھلا
فقرہ یہہ ہی وَ اَرضُ رِفائیم تپیل اسکی معنی دوسری طرح بہی ہوسکتی ہین جو لکھی گئی
اب ہم کہتی ہین کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کی سینتیسوین باب مین بہی یون ہی فرمایا ہی کہ تمکو
تمہاری قبرون سی باہر نکالونگا اور تمہاری سرزمین مین تمکو بساونگا قبرون سی نکالنے کے
یہہ معنی کہ مصیبت کی مقامون سی نکالکر راحت کی جگہہ پر لاونگا آیہ یاد رہو گیا اچھی بات کہتی
سو جی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پوپ لوگ جو بڑی بت پرست اور رشوت خور تہی
اونہون نی دین کو بگاڑ دیا تہا اب اس آسان بات کو بہی سمجہہ لو کہ اسکی بعد جو اللہ والون کی
جماعت کی سرسبز ہونیکا وعدہ ہی وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمدی لوگ ہین جنہون نے
ساری دنیا مین اللہ کا اور نبیون کا نام پہیلایا اور پوپون کی شرارتین جو تین سو برس سی پہیلی
ہوئی تہین اونکو شہر یروشلم سی اور شام و روم سی مٹایا اس جگہہ پر ہم محمدیون کو یہہ بات
خوب یاد رکہنا چاہیے وہ یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تین سو برس بعد روم کا بادشاہ
قسطنطین جو تین سو تیرہ کا عیسائی ہوا اور اوسنی بہت لوگون پر زور کرکی تین خدا اونکا
اقرار کروایا اسی بادشاہ کی وقت سی پوپ لوگ یعنی بڑی بڑی پادری اس منصب پر
بیٹھکر دین مین جو چاہین سو کرین اور جس چیز کو چاہین حلال کردین جس چیز کو چاہین حرام

کردین مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی کے اخیر مین پادریون کی کتابون سے پوپون کی
شرارتون کا حال لکھا ہے ایک پادری یعنی ناپیر صاحب اپنی کتاب مین مشاہدات کی بابت
صفحہ ۶۸ مین لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو سولہ برس بعد دجالی اور پوپی
سلطنت شروع ہوئی پوپون کا حال یون کہلا کہ سولھوین صدی عیسوی مین پادری لوتھر نے
اپنی سمجھ کے موافق دین کو سنبھالا اور پوپون کی غلط غلط باتون کو مٹایا اس پادری کا فرقہ
پروٹسٹنٹ کہلایا مگر اگلون کیطرح یہہ بھی تین خدا اونکے قایل ہین اس بڑی شرک مین اونکے
شریک ہین مگر پوپون کی شرارتون کا بیان اپنی کتابون مین بہت کچھہ کرتے ہین اور وہ فرقہ
جو پوپون کی مذہب پر ہے وہ رومن کاتلک کہلاتا ہے اوس فرقہ کے لوگ بھی ابتلک انگریزی ملکون مین
بہت پہیلے ہوئے ہین مولویصاحب نے اظہار الحق مین لکھا ہے کہ وہ لوگ تصویرونکو سجدہ کرتے ہین
اور روپیہ مین اونکا بہت بڑا پادری رہتا ہے اونکے پادری کچھہ لیکر لوگون کے گناہ بھی معاف
کردیتے ہین سو یہ پادری اقرار کرتا ہے کہ پوپون نے دین کو بگاڑ دیا تھا مگر کہتا ہے کہ وہ اللہ والونکی
جماعت جنکی سرسبز ہونیکی بشارت ہے وہ فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے جو اخیر زمانہ مین رومن کاتلک
کے فرقہ پر غالب ہو جائیگا ارشاد ہوتا ہے اے میری قوم اپنی اندر کی کوٹھریون مین داخل ہو
اور اپنا دروازہ اپنی پیچھے بند کرلے اور اپنی تئین تھوڑی دیر چھپا جبتک کہ غصہ اوتر جاوے
کیونکہ دیکھو خداوند اپنی مقام سے چلا آتا ہے تا کہ زمین کے باشندون کو اونکی شرارت کی سزا
دیوے اور زمین اپنے خون کو ظاہر کریگی اور اپنے مقتولون کو پہر نہ چھپاویگی پادری طامس کالے
لکھتا ہے کہ اللہ اپنے لوگون کو اپنے نبی کی زبانی نصیحت کرتا ہے کہ جب وہ لوگ قتل ہو رہے تھے
اوسوقت خوشی کی امید رکھین کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے مقام رحم سے قریب ہے کہ ہٹ جاوے اور
عدالت کی مسند پر آوے تا کہ شریرون کو سزا دیوے جنہون نے اوسکے لوگون کو قتل کیا ہے تب
بڑی مقدار خون کی جو ظلم سے بہایا جائیگا کہل جائیگی اور خون کرنیوالون کو وہ ابھی سزا دیگا ہر
شخص کو چاہیے کہ بڑی ہوشیاری سے اس باب کی ساتھہ سولھوین باب سے لیکر بیسوین
باب تک شریک کرلے پہر یہ خیال کرے کہ یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اون لوگون سے بدلہ
لیا جائیگا جنہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شہیدون کا خون بہایا ہے آگے پادری یوم خوب

جانتی ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد بت پرستون نے تین سو برس تک عیسائیون کو
خون بہای اور اوسکی بعد پوپ لوگ جو جھوٹھہ موٹھہ عیسائی بن بیٹھی تھی اونھون نے
بت پرستی اور رشوت خوری اختیار کی تہی اور سچی عیسائی جو اللہ کو ایک جانتی تھی اور
حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا سمجھکر مانتی تہی اونپر یہ جھوٹھی عیسائی بہت بڑے
ظلم کرتے تھے اور یہ جو ظالمون کی قتل کی خبرین ہین یہ اونہین کی قتل کی خبرین ہین جنھون
نے عیسائیون کو شہید کیا اور یہ بھی جانتی ہو کہ وہ لوگ جو جھوٹی عیسائی تھی وہ محمدیون کی
تلوار سی قتل ہوی پھر تم اس محمدی عدالت کو برحق سمجھکر محمدی کیون نہین ہو جاتی ای محمدی
بھائیو حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کی حکم سی فرماتی ہین کہ ظالم لوگ جو تمکو قتل کرتی ہین
تم اونسی چھپ چھپ رہو یہانتک کہ اللہ کا غصہ جو تمپر ہی اوتر جای حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بعد بھی حال تہا کہ سوا چھپ رہنی کی کچھہ بن نہ پڑتا تھا اسکی بعد یہ بشارت
ہی کہ اللہ اپنی مقام سی چلا آتا ہی اسمین کیا عجب ہی کہ یہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقام
یعنی مکہ اور کعبہ سی محمدیون کی ساتھہ ملک شام کی شریرونکو سزا دینی آتا ہی اس کتاب کی
ساٹھوین باب مین جہان صاف کعبہ کی تعریف ہی وہان اوسکو اپنا پاک مقام فرمایا ہے

ستائیسوان باب

اوسدن خداوند اپنی سخت اور بڑی اور مضبوط تلوار سی لویاتان
کو اوس تیز رو سانپ کو اور لویاتان کو اوس پیچیدہ سانپ کو سزا دیگا اور دریا کے
اژدہی کو قتل کریگا پادری ڈرایولی لکھتا ہی کہ لویاتان اک نام ہی بڑی بڑی
مچھلیون اور دریای ہیبت ناک اور مگر اور جانورون کا طامس سکاٹ لکھتا ہی کہ اس باب
مین اوسی مطلب کا بیان ہی اور دونون اگلی بابون سمیت اور خدا پرستون کی اچھی حال کی
خبر ہے جبکہ شیطان اور اوسکی کارندی تابع کر لیی جائینگی اور خدا پرستون کی جماعت بڑہا
دیجائیگی اور بت پرستی مٹجائیگی اور یہودی لوگ پھر بحال کر دیی جائینگی اوسدن اللہ تعالیٰ
اپنی لوگون کی قتل کرنیوالون کو سزا دیگا اور مگر مچھہ سی بدلہ لیگا یعنی قتل کرنیوالی ظالمون اور
بت پرستون سی اور لفظ مگر مچھہ کی دوبار ہونی سی معلوم ہوتا ہی ایک یا دو خوفناک جانور
اور لفظ اژدہا کا اور مقام پر دریائی ہیوت کا ترجمہ کیا گیا ہی بہت سی لوگ اور قومین سمندر

کی مراد ہین اور شیطان پرانی اژدہی نی دی تہی اپنی طاقت اوس چوپای کو جسکو کہ حواری
نے سمندر سے نکلتے ہوے دیکہا **فائدہ** جناب یوحنا حواری رح کتاب مشاہدات مین
لکہتے ہین کہ مین نے سمندر سے نکلتے ہوے ایک جانور کو دیکہا اوس جانور کی بہت کچہہ ہیئتی
اور نشان بیان فرمای ہین وہ سب نشانیان قسطنطین بادشاہ مین موجود تہین جسنے
عیسائیون پر ظلم کرکے اونسے تین خدا اونکا اقرار کروایا اسکا پورا بیان کتاب کے آخر مین ہوگا
اگر اللہ چاہیگا سو اوسی جانور کی حضرت اشعیا علیہ السلام بہی خبر دیتی ہین اوسکی بسنے والی
جو جہوٹی عیسائی تہی اونپر اللہ نی محمدی تلوار بہیجی یہہ اوسی تلوار کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہی
اوس روز تاکستان کی بابت ایک گیت گاؤ مین خداوند اوسکی نگہبانی کرتا ہون اوسی
ہر دم سینچتا ہون تا نہو کہ اوسی کچہہ صدمہ پہونچی مین رات اور دن اوسکی خبرداری کرتا ہون
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب یہہ معاملے ظاہر ہوئےن تب اللہ والون کو گانا چاہی جب انگورستانمین
جنگلی انگور نہ لگین گی مگر عمدہ پہل کثرت سی لگین گی **فائدہ** یہہ اشارہ اس کتاب کی پانچوین
باب کیطرف ہی وہان اللہ نی فرمایا ہی کہ اسرائیلیونکا گہرانا اللہ کا انگوری باغ ہی کہ اوسمین
جنگلی انگور لگی سو مین اوسکو ویران کرونگا وہان اللہ نی یہہ خبر دی ہی کہ اسرائیلیون
کو تباہ کرونگا بار بار اونکو تباہ کیا اب یہان یہہ خبر ہے کہ جب دشمنون کو سزا ملیگی اوس روز
جو اسرائیلی اللہ والی ہوجائینگی اونکی اللہ تعالی خوب نگہبانی کریگا اس بات کا ظہور محمدی
وقت مین ہوا جو یہودی ایمان لائے اور پکے محمدی ہوگئے وہ بڑے امن و امان مین رہے کیونکہ
ظالم بادشاہون کا تہور ٹوٹ گیا ارشاد ہوتا ہی مجہہ مین قہر نہین کون ہی کہ جنگ گاہ مین کوڑا کانٹا
میری سامنی کہڑا کرے مین اونپر خروج کرونگا اور اونہین یکلخت جلا دونگا یا وی میری پناہ
پکڑین تا مجہسی صلح کرین ہان مجہسی صلح کرین آیندہ مین یعقوب جڑ پکڑیگا اور اسرائیل
پہیلیگا اور پہولیگا اور زمین کی سطح کو میوون سے مالامال کریگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ خدا کو تاکستون
پر ویسا غصہ نہین ہے جیسا دشمنون پر ہی اوسکا غصہ اوتر جائیگا اور جو کوئی اوسکی
برخلاف ہوکر لڑیگا وہ اوسکو بہت آسانی سے جلا دیگا اور جو کوئی اوس سے ڈری تو اوسکی
پناہ مین آوی اغلب یون ہی کہ یہہ پیش خبریان جب پوری ہونگی جب جہوٹی عیسائی برباد

ہونگے اور اس سی انجیل کی پہیلنے کی راہ تیار ہوگی دنیا مین تمام قومین قلم لگائینگی اوس بڑی
زیتون کی درخت مین جسکا کہ ابراہیم یا اسرائیل جڑ ہین یہہ الفاظ بیان کرتے ہین سرسبز یہودیون
کی حالت کا جب وہ مذہب بدلینگے گویا مردہمین جان پڑگئی اور سب بت پرست
ایمان لائینگے **سوال** کون ایسا واقعہ ابتک ہوا ہی جو خیال ہوسکتا ہی کہ اوسمین
یہہ پیشخبری پوری ہوئی ای محمدی بہائیو اس جگہ پہ اس پادری نی سوال کرکی چہوڑدیا
اور جواب نہ لکہا نہین معلوم اوسکی آنکہین کدہر ہین یہہ سب احوال محمدی وقت کا ہی جبن
یہودیون کی فوج نی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سامنا کیا تو اونکا لشکر اور ہتہیار
اللہ کی آگی کوڑا کانٹا تہا یعنی اوسکا جلا دینا بہت آسان تہا اللہ نی اونکو قتل کیا اور جو
یہودی محمدی ہوی اونہون نی ہر طرحکا امن امان پایا اونہون نے جڑ پکڑی اونکی نسل تمام
زمین مین پہیل گئی ارشاد ہوتا ہی کیا اوسنی اوسی مارا جسطرح سی اوسنی اوسکو مارنیوالی
کو مارا ہی آیا وہ قتل ہوا جسطرح اوسکی قتل کرنیوالی قتل ہوئی تو نی اندازہ سی اوسکی رخصت کرتی
وقت اوس سی بحث کی وہ پوربی ہوا کی دن اپنی سخت آندہی سی اوسکو اوڑالیگیا طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کی جو مارنیوالی تہی مصری اور آسوری اور بابلی اور یونانی اور رومی
سلطنتین جنہون نے ایک دوسرے کے بعد اونکو ستایا اونکی سلطنتین اولٹ دیگئین اللہ نی اونکو
ایسا مارا کہ اونکا نام و نشان مٹا دیا اور جو باقی رہی وہ فتح کرنیوالون مین ملکر کہو گئی اسرائیلیون کو
اوسطرح نہین مارا بلکہ کچہہ مارا کچہہ باقی رکہا جب اوسنی سخت تند سی پوربی ہوا کو چلنیکا حکم دیا
اوسنی اوسکو ٹہیرالیا ہم کہتی ہین کیا عجب ہی کہ پوربی ہوا کا اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی اور عرب لوگون کی طرف ہو کیونکہ عرب کا ملک یروشالم سی پورب کی طرف ہی
اسکا بیان پادریونکی کتابون مین جابجا موجود ہی اور جب مکہ کی بت پرست اور قوم قریظہ
کی یہودی آپ سی لڑنے آئے تہے اللہ نے فرشتونکی فوجین آندہی کی ساتہہ بہیجین پوربی ہوا آکی
اوسنی کافرون کی فوج کی خیمی اوکہیڑ ڈالی اور اونکو بہگا دیا بخاری اور مسلم مین ہی کہ آپنی
فرمایا کہ میری مدد کی گئی صبا سی یعنی پوربی ہوا سی ارشاد ہوتا ہی اسلیی اس سی یعقوب
کی گناہ کا کفارہ ہوا اور یہ اوسکا سارا پہل ہی کہ اوسکا گناہ دور کیا گیا جسوقت وہ مذبح کے

یعنی قربانی کی مقام کی سب پتھرون کو ٹوٹے کنکرون کی مانند ٹکڑے ٹکڑے کریگا کہ لیسر مین
یعنے گھنی باغ اور سورج کی ستون پھر قایم نہ کیے جائینگے کیونکہ وہ مضبوط شہر ویران ہی او
وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہے وہان بچھڑا چریگا اور وہان وہ لیٹ رہیگا
اور اوسکی ڈالیان کہایا کریگا جب اوسکی شاخین مرجاجاینگی تب توڑی جائیگی عورتین آئینگی
اور اونہین جلائینگی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب کلدیون نے اونکی قربانگاہونکا پتیل نکال لیا
اور پتھرون کو مسجد اور شہر کی ساتھ جلادیا اونکی باغات اور بیت بھی برباد ہو گئی اسد کا ارادہ
ہوا کہ یروشالم ویران ہو جاوی اور زمین نے زراعت پڑی رہی یہہ بات بڑی خوف کی ہی
اس سے مراد ہی بربادی یروشالم کی جو رومیون کی ہاتھ سی ہوئی اور اوسکی دور دور
نتیجے نکلی یہہ کہنا اس سے بہتر ہی کہ یہہ بابل کی قید کا ذکر ہی یہہ بات پادری نی اسلیے کہی ہی
کہ بخت نصر بابلی نی جب یروشالم کو ویران کیا اور لوگون کو قتل کیا تب شہر مین کنگالونکو
چھوڑ دیا کہ انگور کی باغون کی خبر لین اور کھیتی کرین اسکا بیان اپنی جگہ پر آویگا اگر اللہ
چاہیگا اور یہان یہ خبر ہی کہ وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہو جائیگی یہہ بات یروشالم
کی دوسری ویرانی مین ہوی بیشک یہی مطلب ٹھیک ہی اور کفاری کا یہہ مطلب ہی کہ اونمین
بہتون نے دین محمدی قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر اور قران شریف پر اور
حضرت عیسی علیہ السلام پر اور انجیل پاک پر ایمان لای اونکی اگلی گناہ معاف ہوی ارشاد
ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ خداوند اوسدن ندی کی باڑہ سی لیکر مصر کی دہار تک جھڑ جھڑ اویگا
اور تم ای بنی اسرائیل ایک ایک کر کی جمع کیے جاوگی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ بڑا نرسنگہا
پھونکا جائیگا اور وی جو اسور کی ملک مین ہوکی مرنے پر تہی اور وی جو مصر کی مملکت مین
جلاوطن ہوئے آوینگی اور یروشالم کی مقدس پہاڑ پر خداوند کی پرستش کرینگی طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ یہان یہہ پیش خبری ہی کہ یہودی بابل کی قید سی چھوٹ کر آوینگی سوو دریای فرات
کی نہر سے دریای مصر تک جدا جدا مقامون مین سی جمع کیے گئی اور بہت سی لوگ اون دس قومون
اونکی ساتھ ہوکی پھر بیت المقدس مین آی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بڑی نرسنگہ کی پھونکنی کا یہہ
مطلب ہی کہ انجیل کا وعظ سنا کر اللہ جمع کریگا قلیل اور باہر نکلی ہوی یہودیون کو واحد

اونکو اپنی مقبول بندہ ومین شمار کریگا اور غالب اونکو ملک مین اونکو قایم کر دیگا ای محمدی
بہائیو اونپہ پادری لکھ چکا ہی کہ یہہ جو یروشالم کی ویرانیکی خبر ہی اسکو دوسری ویرانیکی
خبر سمجھنا بہت بہتر ہی جو رومیونکی ہاتہہ سی حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوئی تو اس
ویرانیکی بعد جو ارشاد ہوتا ہی کہ بڑا نرسنگا پہونکا جائیگا یعنی بہت بڑی منادی اللہ کے
کلام کی ہوگی یہہ خبر انجیل کی کیونکہ ہوسکتی ہی انجیل کی منادی تو حضرت عیسی علیہ السلام
کر چکی اونکو چالیس برس بعد رومیون نی یروشالم کو ویران کیا اس ویرانیکی پانسو برس بعد
قرآن کی منادی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کی یہہ اوسی منادی کی بشارت ہی اور
بڑا پتا یہہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جو آسور مین یعنی ملک عراق مین تباہ تہی اور جو شام کے
بادشاہون کی ظلم سی مصر مین جلا وطن ہوئی تہی یعنی ظالم بادشاہون نے اونکو نکالدیا تہا وہ
پاک پہاڑ پر یروشالم مین اللہ کی بندگی کرینگی حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین اور
اونکی بعد بہی بے ایمان یہودیونکا اور بت پرستونکا اور جہوٹی عیسائیونکا طرح طرح کا ظلم
سچی عیسائیون پر چہہ سو برس تک رہا ایسا امن امان کہ مصر کی اور عراق کی لوگ کثرت
سی یروشالم مین آوین ایسا امن امان ہر ہر ملک مین محمدی وقت مین ہوا بہتسی یہود
محمدی ہوجاتی ہین اور یروشالم مین اللہ کی بندگی کرتے ہین اور جو یہودی ایمان نہین لاتے
وہ بہی یروشالم مین محمدیون کی رعیت ہوکر رہتی ہین اور آہستہ آہستہ محمدی ہوجاتی ہین
محمدی وقت سی پہلی یہہ امن امان اونکو نہین ملا تہا

اٹھائیسوان باب

پادری میتہر نے اس باب کی سری پر لکہا ہی کہ افرائیمی لوگونکو دہمکی دیجاتی ہی اونمین سی ایک بقیہ
حضرت عیسی علیہ السلام کی بادشاہت مین سرفرازی پائیگا اللہ تعالی فرماتا ہی واویلا گہمنڈ
کی تاج پر جو افرائیم کی متوالونکا ہی اور اونکی شاندار شوکت پر جو کمہلایا ہوا پہول ہی جو
اون لوگون کی شاداب وادیونکی سری پر ہی جو شراب سی مغلوب ہین طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ وہ جو دس فرقون کی بادشاہی الگ تہی اونمین افرائیم کا فرقہ خاص تہا اونکا ملک
میوہ دار انگوری باغون سی بہرا ہوا تہا سمرون ایک پہاڑ پر تہا اون سبہون کی سر پر اور
اوسکی قوت اور خوبصورتی تاج کی طرح تہی ارشاد ہوتا ہی دیکہو خداوند کا ایک زبردست

اور زور آور ہی جو اولون کی آندہی اور لونون کی ہوا کی مانند اور پانیون کی بڑی بہاو کے
مانند اوسی زمین پر اپنی ہاتہہ سی پٹک دیگا افرائیم کی مستوالون کی گھمنڈی تاج روندے
جائینگے اور شاندار شوکت کا مرجہایا ہوا پہول جو اوس شاداب وادی کی سر پر ہے
انجیر کے پہلے پہل کے مانند ہوگا جو گرمی کی ایام سی پیشتر لگے جسکی نگاہ پڑی اور وہ اوسے
دیکہتی ہی اور ہاتہہ مین لیتے ہی ہڑپ کیا جاوے آہی محمدی بہائیو افرائیم حضرت یوسف علیہ
السلام کی صاحبزادی کا نام ہی اونکی اولاد بنی افرائیم کہلاتی تہی سو افرائیم کو اور دسون
فرقون اسرائیلیونکو جنہ قیبا بادشاہ کی وقت مین شالمنسر بادشاہ بت پرست نے تباہ کیا طامس اسکاٹ
نے لکہا ہی کہ یہہ خبر اوسیکی ہی ہم کہتے ہین دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وہ اللہ کا ایک قوی
اور زور آور ہی اگرچہ سب لوگ اللہ ہی کی بنائی ہوئے ہین مگر اللہ اپنا اونہین کو کہتا ہی جو
اوسکی پیاری بندی ہین ہماری نزدیک اللہ کی زبردست زور آور بندی سے مراد جناب محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونہون نے یہودیون کی قوم قینقاع کو مدینہ شریف سی نکالدیا اونکا
گھمنڈ جو تاج کی طرح اونکی سر پر تہا وہ روندا گیا وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد
مین تہی اور کیا عجب ہی کہ حضرت یوسف کی صاحبزادی افرائیم کی نسل سے ہون اور پہر جو فرمایا
کہ وہ شاندار پہول جو اوس شاداب میدان کی سر پر ہی پہر اوسکی یہہ مثال دی کہ جیسے
انجیر کا پہلا پہل جسکو کوئی دیکہتے ہی کہا جاوی ظاہر یون ہی کہ یہہ اشارہ شالمنسر بادشاہ
کیطرف ہی یعنی یہہ مصیبت بہت جلد انپر آویگی اور پہر آخر زمانہ مین وہ اللہ کا زبردست
بندہ انکا گھمنڈ توڑ دیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ انجیر کا پہل جو پہلا پکا ہوا ہو جب
اور کوئی نہین ملتا ہی وہ جلد ہی کہا لیا جاتا ہی ارشاد ہوتا ہی اوسدن رب العالمین
اپنی قوم کی باقی لوگون کی لیے شوکت کا افسر اور حسن کا تاج ہوگا اور عدالت کی روح ہوگا
اوسکی لیے جو عدالت کی کرسی پر بیٹہیگا اور ہمت اونکی لیے جو دروازون پر سی لڑائی کو
پہرا دینگی دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اون دنون مین یعنی جن دنون مین بے ایمانون کا تاج
روندا جائیگا اوسدن اللہ تعالی اپنی قوم کی یعنی اسرائیلیونکی باقی لوگونکی لیے یعنی جو لڑائیون
اور مصیبتون سی باقی رہجائینگے اور ایمان لائینگے اونکی لیے اللہ تعالی حسن اور شوکت کا تاج ہوگا

یعنی اللہ ہی کی بندگی کرنا اور اوسکی آگی سجدہ کرنا اونکی رونق اور حسن کا باعث ہوگا اور
اوسکی ذکر اور اوسکی محبت کی نور سی اونکی چہرے نورانی ہونگے اور جو شخص اوسوقت عدالت
کی کرسی پر بیٹھیگا اوسکی لیے اللہ تعالی عدالت کی روح ہوگا یعنی عدالت کا سکھلانیوالا ہوگا
اور اپنی عدالت کی صفت کا سایہ اوسپر ڈالیگا اور اللہ اون لوگون کی لیے ہمت ہوگا
یعنی ہمت کا دینی والا ہوگا جو اپنی دروازون پرسی دشمنون کو بھگا دینگی دیکھو یہہ
اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کی طرف ہی جسکی ہاتھون عدالت کا وعدہ اونکتابون مین
بار بار ہو رہا ہی اور آپکی ساتھہ والونکی بہادری اور شجاعت کی تعریف فرمائی ہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت مین اسی قوم قینقاع مین سے عبد اللہ ابن سلام رض اور بہت
بہت یہودی ایمان لای اور پکی محمدی ہوی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ خبر حزقیا بادشاہ
کی ہی کہ وہ بڑا ایماندار تہا اور اوسکا ارادہ تہا کہ لوگون کو بہتری کی طرف لاوی ای ایمانو اللہ تعالی
اسکی بعد حزقیا کی رعیت کی بہی شکایت کرتا ہی اونہین اگرچہ کچھہ لوگ اچھی بہی تہی تو اونہون
نے دشمنون کو کب بھگایا وہ تو مصر والون کی مدد ڈہونڈتی تہی یہہ تعریف اونکی نہین ہو سکتی
یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنہون نے بار بار بڑی بڑی دشمنون کو بھگا دیا اللہ فرماتا ہی
اور یہہ بہی شراب کی باعث سی خطا کرتے ہین وی نشی سے ڈگمگاتی ہین امام اور نبی نشی سے
خطا کرتے ہین وی شراب سے مغلوب ہوتے ہین وہ نشی سے ڈگمگاتے ہین دیکہنی مین خطا کرتے
ہین وے عدالت مین پہسلتی ہین کہ سب دسترخوان قے اور گندگی سے بہرے ہوتے ہین کہ
کوئی جگہہ بہی صاف نہین جانا چاہیے کہ اوس زمانہ مین وہ لوگ پیدا ہوئے تہی جو جہوٹہہ موٹہہ
پیغمبری کا دعوی کرتے تہی اونکا ذکر حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی تیئیسوین باب مین
بہت کچھہ ہی اللہ فرماتا ہی مین نے اونکو نہین بہیجا مین نے اونسی نہین کہا جب سچی پیغمبر یہودیونکو
خبر دیتے تہے کہ تمہارا ملک ویران ہو جائیگا کیونکہ تمنی بت پوجی اور بڑی بڑی گناہ کیے
تب وہ جہوٹے پیغمبر اور جہوٹے امام کہتی تہے کہ تم سلامت رہوگے تمپر کوئی بلا نہ آویگی یہہ جہوٹے
نبی یروشالم مین تہی سو اللہ تعالی اونہین لوگون کا یہان بہی ذکر کرتا ہی کہ یہہ لوگ بہی یعنی
یروشالم والی بہی شراب مین مست ہین کوئی جہوٹہہ موٹہہ پیغمبر بن بیٹھا ہی کوئی امام بن بیٹھا ہی

اور غلط غلط باتین لوگون کو سکہلاتی ہین اسی طرحکا مطلب حضرت ہوسیع علیہ السلام کی صحیفہ
کی نوین باب مین بہی ہی افرائیم کی بد اعمالون پر سخت کلمی فرماکر تیسری آیت مین فرماتا ہی وی
خداوند کی سرزمین مین بسینگی بلکہ افرائیم مصر کو پہر جاویگا اور وی اسور مین ناپاک چیزین
کہاوینگی چہٹی آیت مین ہی کہ مصر اونکو سمیٹیگا موف اونکو گاڑیگا ساتوین آیت مین
ہی کہ سزا کی دن آئی ہین انتقام کی دن آئی ہین اسرائیل معلوم کریگا نبی بیوقوف ہی روحانی
آدمی دیوانہ ہی تیری بڑی بدکاری اور نہایت عداوت کی سبب سی افرائیم میری خدا کی
طرف سی مدد کا انتظار کرتا ہی نبی اپنی ساری راہون مین چڑیمار کا جال ہی وہ اپنی خدا کی
گہر مین ایک پہندا ہی اونہون نی جیسا کہ جبعہ کی ایام مین ہوا آپکو نہایت خراب کیا ہی پادری
طامس اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون بیان کرتا ہی کہ اونہون نی پیغمبر کو بیوقوف خیال کیا اور
خدا کی بندی کو دیوانہ سمجہا یہ مطلب ہی کہ اونکی جہوٹی پیغمبرون کو اپنی بیوقوفی اور دیوانگی
معلوم ہو جاویگی جب یہہ معاملہ ظہور مین آویگا اور یہہ جہوٹی پیغمبر چڑیمار کی جال کی مانند ہین
کہ آدمیون کو برباد کرنیکی لیے پہنساتی ہین جبعہ کا قصہ قاضیون کی کتاب کی اونیسوین اور
بیسوین باب مین ہی کہ جبعہ کی بعضی لوگون نی ایک مسافر کی بی بی سی اسقدر برا فعل کیا کہ وہ
مر گئی تب تمام اسرائیلیون نی بنیامین والون سی کہا ان لوگون کو ہماری حوالی کرو ہم اونکو قتل
کرین اونہون نی نہ مانا تب تمام اسرائیلیون نی بنیامینیون پر چڑہائی کی اور بنیامینیون نی بری
شکست کہائی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا کی اصلاح کرنیکی بعد یہودیہ مین بہی انصافی
پہلی سی بہی تہی عام خاص سب شرانگیز تہی اونہون نی برائیونکا فتوی دیا کچہہ باقیماندہ اور قسم
کی بہی لوگ تہی جنکی باعث سی شہر بچگیا اب ہم کہتی ہین کہ وہ جو اچہی لوگ تہی اونہون نی
دشمنون پر حملہ نہین کیا تو یہہ خدا انکو بشارت دیتا ہی کہ وہ لوگ دروازون پر سی لڑائی کو
پہیر دینگی یعنی لڑنیوالی دشمنون کو بہگا دینگی یہہ محمدی وقت کی بشارت ہی کہ جو یہودی ایمان
لاوینگی اچہی طرح دین محمدی پر قایم رہینگی اونکی چہرے نور ایمان سی روشن رہینگی اور اپنی دشمنون پر
ہمیشہ غالب رہینگی دیکہو آگی بہت بڑا پتا محمدی وقت کا اسکا بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی
وہ کسکو دانش سکہاویگا کسکو وعظ کر کی سمجہاویگا اونکو جنکا دودہ چہڑایا گیا جو چہاتی سی

جدا کئے گئے کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان کیونکہ وہ بیگانہ ہونٹون اور
اجنبی زبان سے اس قوم کے ساتھ باتین کریگا جس نے انسے کہا کہ یہ وہ آرام ہے جو تم تھکے ہوؤن کو دیجیو
آرام دیکھو اور یہ چین کی حالت ہے پر وے شنوا نہ ہوے اور خداوند کا کلام اونکے لیے ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون
پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وے چلے جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکستہ ہوین اور
دام مین پھنسین اور گرفتار ہوین آیۃ محمدی یہان خدا فرماتا ہے کہ وہ یعنے اللہ تعالی اسکو علم سکہاویگا اونھین کو سمجھاویگا
جنکا دودھ چھوڑایا گیا یعنے جو دنیا کی طمع سے پاک کئے گئے وہی اوس تعلیم کو قبول کرینگے یہ مثال ایکسو اکتیسوین
زبور مین بھی آئی ہے کہ مین نے اپنے جی کو ٹھنڈا کیا اور اُسے قرار کروایا جیسا کہ دودھ سے چھڑائی ہوئی
لڑکے کا جو اپنی مان پاس ہے ہان میرا جی اپنے بیچ اُس لڑکے کا سا ہے جسکا دودھ چھڑایا گیا ہو اسکا مطلب طامس
اسکاٹ نے یون لکھا ہے کہ فی الحقیقت حضرت داؤد علیہ السلام دنیا کی لذتون سے اسقدر اجنبی ہوگئے تھے
جیسا کہ بچا دودھ سے اجنبی ہو جاتا ہے جب وہ اور مزے چکھنے لگتا ہے ہم کہتے ہین یہان بھی یہی معنے ہین
کہ اللہ تعالی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان پاک سے اونھین کو سمجھاویگا یعنے اونھین کی دلون
مین اثر دیگا جو دنیا کے مزون سے الگ ہوگئے جسطرح بچا دودھ کا مزا بھول جاتا ہے پھر اللہ تعالی اپنی کتاب
کتاب مین یہ پتا بتلاتا ہے کہ وہ کلام اللہ کا اونکے لیے یعنے اسرائیلیون کے لیے اسطرح ہوگا کہ حکم پر حکم اونکے لیے اور پھر
مگر تھوڑا یہان تھوڑا وہان ہوگا اسکا یہ مطلب کہ اوس تمام کتاب مین اللہ تعالی اسرائیلیون سے باتین
نہین کریگا جسطرح توریت اور زبور اور صحیفون مین اور انجیل مین انبیا پیغمبرون کے ... سے تمام کتاب
مین فقط اسرائیلیون ہی سے اللہ نے باتین کین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کتاب
اوترے گی اوسمین اور قوم کو اللہ سمجھاویگا اسرائیلیون کو بھی اوس کتاب مین تھوڑا یہان تھوڑا وہان سمجھاویگا
اسرائیلی لوگ دوسری قوم کے طفیلی ہو جاوینگے سو قرآن مجید کی جو سورتین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مین اتری
اُنمین مکے کے بت پرستونکو اور کئی ساری قومونکو ملا کر سمجھایا ہے جب آپ مدینے مین تشریف لائے مدینے مین اسرائیلی لوگ
بہت تھے جو سورتین مدینہ مین اوترین جیسے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ انمین جابجا
اسرائیلیون کو بھی سمجھایا یا بنی اسرائیل یا اہل الکتاب جابجا فرمایا دوسرا پتا اللہ یہ بتلاتا ہے کہ اللہ تعالی اجنبی زبان مین
اون لوگون سے یعنے اسرائیلیون سے باتین کریگا ہر شخص کو اپنی بولی آسان معلوم ہوتی ہے دوسری بولی مشکل
معلوم ہوتی ہے اللہ تعالی نے حضرت موسیؑ سے حضرت عیسیؑ تک بہت سے پیغمبر اسرائیلیون مین بھیجے

وہ پیغمبر اسی قوم سے تھے جو کلام اللہ کا اونپر اوترا اسرائیلیون کی بولی مین یعنے عبرانی زبان مین اوترا یہود اور اونکے لوگ بولتے تھے اونہین کی بولی مین توراۃ اور زبور اور صحیفے اور انجیل اوتری اب اللہ تعالی ایسی زبان کا وعدہ کرتا ہی کہ وہ اللہ اجنبی زبان مین ان لوگون سے باتین کریگا جسنے اونسی فرمایا کہ یہ ستہ دلونکو راحت دو یہ بیان صاف قرآن مجید کا ہی جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی بولی مین اوترا ہی غرض یہ کہ اللہ کا کلام جو اونکو سات تھوڑا تھوڑا ہوگا اسکا انجام یہ ہی کہ اونمین جو ایمان نہ لاوین گروہ شکست کہاوینگے اور قید کیے جاوینگے عبرانی مین لعجی سافاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا گیا ہی بیگانہ ہونٹون سی یہ لفظ اس کتاب کے تینتیسوین باب کی اونیسوین آیت مین بھی آیا ہی کہ سافاہ مشعُوع فلیج لاشون یعنے ہونٹ یعنے بولی ایسی کہ سنی نجاوی یعنے سمجھی نہ جاوے اور بیگانہ زبان جو سمجھی نہین جاتی اس پادری نے وہان نلیج کے ترجمہ مین بیگانہ کا لفظ لکھا ہی یہان بھی وہی ترجمہ کرنا چاہی کہ بیگانہ ہونٹون سے مگر اس جگہ اس پادری نے وحشی ہونٹون کا لفظ لکھدیا یہ لفظ بڑا بے ڈھب ہی ملا سید علی طہرانی ملا محمد رضا طہرانی کی کتاب کے ترجمہ مین لکھتے ہین کہ یہ جو فرمایا کہ زبان بیگانہ کے ساتھ اللہ تعالے اسرائیلیون سے باتین کریگا اسکا مطلب ظاہر ہے کہ عربی زبان اسرائیلیون کی زبان سے بیگانہ ہی وہ لوگ اس زبان سی واقف نہین ہین اور یہ جو فرمایا کہ شکست کہاوین اور جال مین پھنسین یعنی اگر نہ مانین تو ذلیل رہین اور جزیہ دینا اور مسلمانون کے جال مین پھنسین دیکھو اسقدر مال کی جمعیت رکھتے ہین پھر بھی مسلمانون کے تمام شہرون مین اونکے جال مین قیدیون کیطرح پھنسی رہتی ہین اور اونمین سی کوئی بادشاہ نہین ہوا اور نہ ہوگا اور سب رعیت اور تابعدار مسلمانون یا نصاری کے ہوکر رہتی ہین ان سب آیتون مین وعدہ کیے ہوے پیغمبر کے پتے اور نشان ہین اور یہ وعدہ ہی کہ نئی شریعت مشکل اور صاف زبان مین ان پتون اور نشانون کے ساتھ آدمی کی اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت سی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بہیجے جانیکے وقت تک اسطرح کا کوئی پیغمبر اور اسطرح کی کوئی کتاب اللہ کی طرف سے نہین آئی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے اور قرآن مین یہ سب نشانیان موجود ہین جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے بتلائین مین پھر کیا باعث ہی کہ یہودی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان نہین لاتے اور اس امید مین ہین کہ مسیحا اب آویگا یہ اونکی نادان ضدی دنیا پرست ملاؤن نے اونکے لیے ایک بات بنائی ہی اور جاہلون کو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان کر رکھا ہی تمام [illegible] ملا سید علی طہرانی کا پادری طامس اسکاٹ نے یون مطلب بدلا ہی کہ یہودی لوگ بچون سے زیادہ نہین سمجھ سکتے تھے اس لیے ضرور تھا کہ بار بار ایک ہی بات بتائی جاوے تھوڑا ایک وقت مین اور

تھوڑا دوسرے وقت مین اور اجنبی زبان کیونکہ مطلب بدل دیا ہی کہ یہودیون نے اللہ کا کلام نہ سنا تو اللہ نے
انکو یہ سزا دی کہ آشوریون اور بابل والون کے وسیلہ سے انکو تعلیم کیا جو بری باتین اور وے تھلیان عبرانی زبان
مین نہ بول سکین اور دوسرے قوم جو غیر زبان مین ایک بات بولین جسکو وہ سمجھ نہ سکین یہ پادری کی اسلیے لائے کہ تشنا
کے حق کی سزا انکو دو یہودیون کو عبرانی بولی مین دہمکیان دی تھین جسکا بیان چھبیسوین باب مین ہوا پادری
افسوس ہے جواب کیا سست بہت تو یہی دیکھو اللہ صاف فرماتا ہی کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا
حکم پر نہ سمجھو دونگا تمنے اس صاف بات کا مطلب یون بدل دیا کہ بت پرستون کی زبان سے اللہ انکو عبرانی مین سکھلا
دلوا دیگا باقی اور باتون مین وہ اپنی زبان بولین گے بت پرستون کی کلام کو تمنے اللہ کا کلام ٹھہرا دیا اس تمہاری
بی انصافی اور ہٹ دہرمی پر ہزار افسوس پھر پادری نے جہان اس باب کا خلاصہ لکھا ہی وہان لکھتا ہی کہ جب
لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی انجیل کے رحم کی گفتگو سے انکار کیا اور بابک آرام اور تسلیونکو نمانا انکو
اللہ دوسرے طریقو سے سکھلا دیگا ای ایمان والو اس جگہ تو پادری اصل مطلب کی نزدیک پہونچ گیا اسے
پادریو اتنا اور اقرار کرو کہ جن لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تنبیہ نہ سنی جو انکو انکی زبان عبرانی
مین اللہ کا کلام سناتی تھے تب اللہ نے انکو اس طریق سے سکھلایا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سے عربی بولی مین سمجھایا اس جگہ یاد رکھنا چاہئے کہ انجیل عبرانی مین لکھی اب
جو یونانی مین ہی یہ اوسکا ترجمہ ہی اگر پادری لوگ کہین کہ یہ بشارت انجیل کی ہی کہ اللہ نے اوسکو یونانی بولی مین
اتارا اسکا جواب یہ ہی کہ اگلے زمانہ کے پادری اپنی کتابو مین صاف لکھ گئے ہین کہ انجیل عبرانی مین تھی مولوی
رحمت اللہ صاحب اعجاز عیسوی مین لکھتے ہین کہ اپی فینیس کہتا ہی کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکھا تھا نہ
یونانی مین جیسا کہ بعض قائل ہین کہ متی نے دونو زبانو مین انجیل کو لکھا تھا اور یہی صاحب اپنی تاریخ مین
لکھتا ہی کہ یہ بات غلط ہی جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے اپنی انجیل کو یونانی مین لکھا تھا یوسی بیس نے اپنی تاریخ مین
اور بہت سے عیسائی مرشدون نے لکھا ہی کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکھی تھی نہ یونانی مین جیروم کہتا ہی کہ
پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین یعنی حبش مین پائی تھی اور اُسنے اوسکو اسکندریہ مین
لا کر سرکاری کتابخانہ مین رکہا تھا وہان سے وہ جاتی رہے مگر یونانی ترجمہ اسکا باقی رہا اور نام
ترجمہ کرنیوالے کا ٹھیک معلوم نہین ہوا تنک قول ریو کا ختم ہوا اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے
آرمی نیس کہتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبرانی مین لکھی ہی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی دوسری جلد کی ایکسو

اوتیسوین صفحہ مین لکہتا ہی کہ پی پیس لکہتا ہی کہ متی نی انجیل عبری زبان مین لکہی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کی
موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ایکسو ستر مین لکہا ہی کہ ارینیئس لکہتا ہی کہ متی نے یہودیونکو اونکی زبان مین
انجیل لکہی جبکہ دونون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کہتے تہے اور دوسو ستر صفحہ مین لکہتا ہی کہ یوسی بیس
لکہتا ہی کہ پین تی نس جب انڈیا یعنے حبش مین آیا اوسنے وہان متی کی انجیل عبری مین پائی جو وہان کے
لوگونکو برتولما حواری سے پہونچی تہی اور اوسوقت سے اونکے پاس محفوظ تہی اور جیروم کہتا ہی کہ پین تی نس
اوسکو وہان سے اسکندریہ مین لایا اور لارڈنر یوسی بیس کی بات کو سچا جانتا ہی اور صفحہ ایکسو چہتر
مین لکہا ہی کہ ارجن کی تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کی کہ متی کی انجیل یہودی ایماندارونکو
عبری مین دی دوسرا یہ کہ روایت ہی کہ متی نے پہلی لکہا اور انجیل دی عبریونکو تیسرا یہ کہ متی
نے لکہا عبریونکی لیے جو منتظر اوسکی تہے جو ہونیوالا تہا ابراہیم اور داود کی نسل سے پہر چوتہی جلد کی چہیانوی صفحہ
مین لکہا ہی کہ یوسی بیس لکہتا ہی کہ متی نے عبریونمین وعظ کہہ کر جب اور قومونکی طرف جانی کا ارادہ کیا
تو انکو اونکی زبان مین انجیل لکہہ کر دی کیا اور ایکسو چہتیسوین صفحہ مین قول اتہانی سیش کا یون نقل
کرتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین یروشالم مین لکہی تہی اور یعقوب خداوند کی بہای نے اوسکا ترجمہ کیا
یعنے یونانی مین اور ایکسو چہترین صفحہ مین لکہا ہی کہ اپی فانیس لکہتا ہی کہ متی نے وعظ کہا اور انجیل عبرانی
مین لکہی اور صفحہ چارسو اونتالیس مین لکہا ہی کہ جیروم لکہتا ہی کہ متی نے یہودیہ مین ایماندار یہودیونکی لیے انجیل
عبرانی مین لکہی اور چارسو اکتالیسوین صفحہ مین لکہا ہی کہ جیروم لکہتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین ایماندار
یہودیون کی لیے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکہی اور یہ بات کہ اسکا ترجمہ یونانی مین ہوا اور یہ بات
کہ کسنی اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق نہین علاوہ اسکے کتاب خانہ سی سریا مین جسکو پمفلس
نے بڑی جان فشانی سے جمع کیا تہا وہ عبری انجیل موجود ہی اور مین نی ناصریون سے کہ اون سے
جو بریا ضلع سریا مین رہتے تہے اور اس عبری انجیل کا استعمال کرتے تہے ایک نقل لی اور صفحہ پانچسو ایک
مین لکہا ہی کہ اگسٹائن لکہتا ہی کہ ان چارون مین سے متی ہی کی حق مین کہا گیا کہ اوسنے عبری مین
لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ پانچسو اٹہائیس مین لکہتا ہی کہ کریزاسٹم لکہتا ہی کہ کہا گیا ہی
کہ متی نے ایماندار یہودیونکی درخواست سے اپنی انجیل عبری مین لکہی [illegible]
صفحہ مین لکہتا ہی کہ اسی ڈور لکہتا ہی کہ ان چارون مین سے متی نے صرف عبرانی مین لکہی [illegible]

مین ہارن صاحب نے اپنی تفسیر کی چوتھی جلد مین باب مین شخصون کا نام لکہا ہی جو اسکے قائل ہین کہ انجیل عبری مین
تہی ہم کہتی ہین کہ یہ بات خوب ثابت ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اسرائیلیون مین پیدا ہوے اور انکی
بولی عبرانی تہی بیشک آپ نی اللہ کا کلام عبرانی مین سنایا اللہ تعالے نی ہمکو یہ قاعدہ ہمارے اپنے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے قرآن مجید مین بتلا دیا اور فرما دیا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ اور نہین کوی پیغام پہونچانیوالا ہمنے بہیجا مگر اوسکی قوم کی زبان مین تاکہ وہ بیان
کرے انکے واسطے یعنے اللہ نے سب پیغمبرون پر اپنا کلام اونکی قوم کی بولی مین اوتارا ہی تو بیشک انجیل پاک
بہی عبرانی مین اوتاری ہی سو جناب متی نے جو کلام اللہ کا حضرت عیسی علیہ السلام سے جیسا سنا تہا
ویسا ہی لکہا اور اسکے ساتہ حضرت عیسی علیہ السلام کا کچھ احوال بہی لکہدیا جتنا کلام حضرت عیسی علیہ السلام
نے دین کا فقط ہمین سنایا ہی وہ کلام اللہ کا ہی انجیل یوحنا کے چودہوین باب مین لکہا ہی کہ آپنے فرمایا کلام
جو تم سنتے ہو میرا نہین یہ کلام اللہ کا ہی جسنے مجکو بہیجا ہی یوحنا اور مرقس اور لوقا نے انجیل کو یونانی مین
لکہا ہی عبری کا ترجمہ یونانی مین کرلیا ہی متی اور یوحنا حضرت عیسی علیہ السلام کے خاص رفیقون مین ہین اور
لوقا اور مرقس حضرت عیسی علیہ السلام کے ماننی والون کی شاگرد ہین معلوم ہوا کہ اس شریعت مین اصل
زبان کے یاد رکہنی کی تاکید نہین تہی فقط مطلب یاد رکہنا فرض تہا جیسی ہمارے دین مین محمدی حدیثون
مین بعینہ لفظین یاد رکہنا افضل و بہتر ہے اور اگر فقط مطلب یاد رہا تو بہی کفایت کرتا ہی ہمارے دین کے
ایک بڑے عالم نے اپنی کتاب مین لکہا ہی کہ اگلی کتابون مین بعینہ لفظون کے یاد رکہنی کی ضرورت نہ تہی
فقط مطلب یاد رکہنا کافی تہا یہ بات فقط قرآن مجید مین ہوی کہ ایک ایک حرف یاد رکہنی کا حکم ہوا اور جو
اللہ نے وعدہ کیا کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا یہ وعدہ قرآن مجید مین یاد دلایا ہی سورہ
بنی اسرائیل مین فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ
لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا جن لوگونکو علم دیا گیا ہی اسکے پہلے جب انپر
پڑہا جاتا ہی گر پڑتے ہین ٹہوڑیون کے بل سجدے مین اور کہتے ہین پاک ہی ہمارا مالک بیشک وعدہ
ہمارے مالک کا پورا ہونیوالا تہا یعنی جن لوگون کو اگلی کتابون کا علم ہی وہ قرآن سنکر اللہ کے آگے
سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین سبحان اللہ ہمارے رب نے جس کتاب کے بہیجنے کا وعدہ کیا تہا وہ وعدہ پورا
کیا اللہ فرماتا ہی اسلیے ای محمد یاد دیہو جو اس گروہ پر کہ یروشالم مین ہی حکم رانی کرتے ہو خداوند کا

کلام سے واضح ہے کیونکہ تم کہا کرتے ہو کہ ہم نے موت سے عہد باندھا اور عالم غیب سے پیمان کیا جب ہلاک
کرنیوالا کوڑا سیل کی مانند چلیگا ہم پر نہ پڑیگا کہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہ کیا اور دروغ گوئی کی آڑ میں اپنے
تئیں چھپایا ہے ٹامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نبیوں نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالی مسیح
بھیجیگا اون لوگون نے خصوصاً یہودیہ کے حاکموں نے اس پر ٹھٹھا کیا اور وہ سمجھے کہ ہم نے بچنے
اور حفاظت کی ایسی تدبیرین کی ہین کہ [illegible] ہمکو کچھ خوف نہین پیغمبر کی ایسی ارشاد ہوتا ہے اسلئے خداوند اللہ
یون فرماتا ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھون گا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کے سرے کا ایک
مہنگا مول کا ایک مضبوط نیو والا پتھر جو ایمان لاوے شرمندہ نہوگا ٹامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ پیشخبری
حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا کسی سے علاقہ نہین رکھتی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی ذات پاک کو
یہان ایک ایسی مثال دی ہے جیسے کوئی بڑی عمارت طیار ہونے والی ہے کیونکہ مذہبی عبادت خانہ اوسپر
بنایا گیا ہے یہ نیو صیہون مین ڈالی گئی اللہ نے خود اسکی بنیاد ڈالی کہ انجیل کو اور قومون مین بھیجا یہ ایک
کونے کا پتھر جو ڈالی گئی ہے اسمین تمام عمارت کو ای محمدی بہا نیو اس مقام مین اللہ تعالے نے پہلے یروشلم
کے حاکمون کو سزا دینے کا [illegible] کیا پھر فرمایا کہ مین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھتا ہون اور حضرت
عیسی کے وقت یروشلم کے حاکمون نے بڑے بڑے ظلم کیے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اونکو سزا نہین دی
یہ پیشخبری انکی نہین ہو سکتی کیونکہ اسمین یروشلم اور صیہون مین عدالت کی نیو ڈالنی کا وعدہ کیا ہے دوسری
آیت مین صاف عدالت کا اور ظالمون کو سزا دینے کا وعدہ ہے وہ بیش قیمت پتھر جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین جنکو معراج کی رات مین اللہ تعالے صیہون مین مسجد بیت المقدس مین لایا اور سب
پیغمبرون کو اللہ نے وہان بھیجا آپ نے امام ہو کر سب پیغمبرون کے ساتھ اس مسجد مین نماز پڑھی یہ اللہ نے دین
کی نیو اوس ملک مین ڈالی پھر آپ کے خادمون کو وہان بھیجا اونھون نے صیہون یعنی یروشلم کے لوگون پر
جہاد کیا اور اوس شہر اور مسجد کو اونھون نے لیا اور خوب آباد کیا حضرت عیسی جب صیہون مین تشریف لائے اسکے
ویران ہونے کی خبر سنائی اور آپ کے بعد یہ مسجد چھ سو برس ویران رہی اور بنیاد کے لیے پتھر رکھنے سے اوس
مسجد کی آبادی کیطرف بھی صاف اشارہ ہے یہ آبادی محمدیون کے ہاتھ سے ہوئی ارشاد ہوتا ہے
اور مین سوت پر عدالت اور سھول پر صداقت رکھون گا اور اولے جھوٹون کی پناہ کو جھاڑ ڈالینگے
اور پانی چھپنے کے مقام پر بہا لیجاوینگے ٹامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہے کہ جسطرح معمار

یعیا علم یعنی دانیال ذکر کرتا ہو اسطرح اللہ تعالے عدالت وانصاف کریگا مغروروں کو سزا دیگا یقین والوں کو
بچا لیگا طوفان اوسکی غصہ کا ہر ایک جہوٹے عقیدے کو بہا لیجائیگا آئی ایمان والو اور نیو کے پتہر کی مثال دی تھی
یہان دوسری مثال فرمائی کہ اوس نیو کے پتہر کے اوپر عدالت اور صداقت کی عمارت بنی گی یعنی دین کے حاکم
عدالت کرینگے اور جہوٹے لوگون کو سزا دیگی یہ جو فرمایا کہ کونے کے سرے کا پتہر اسکا یہ مطلب کہ وہ سب
پیغمبرون کے بعد ہو اوسکے بعد کوئی پیغمبر نہیں صیحون مین اوسکا آنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک بیش قیمت
پتہرون کی عمارت بنانی کے لیے اس میں رکہا گیا اس ملک مین ایمان کی نیو خوب مضبوط ہوئی اور مسجد
بہی ہمیشہ کے لیے آباد ہوئی آرشاد ہوتا ہے اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ہے ٹوٹے گا اور تمہارا پیمان جو قبر
سے ہوا قائم نرہیگا جب وہ ہلاک کرنے والا کوڑا بیچ سے ہو کے چلے گا تب تم اوسکی چڑہائی ڈالیگی نیچے روندے
جاؤ گے اور جس وقت وہ گذرتا ہوئی وہ تمہین لی جائیگا ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن اور رات کو بھی
بلکہ اوسکا چرچا سنا ہی گہبراہٹ کا سبب ہوگا طامس اسکا شارح لکہتا ہی کہ سنحاریب کے حملہ سے جو بد
وقیاہ اور خوف ہوا اور وہ یروشلم تک آیا اور اسکو گہیر لیا اسمین اس خبر کا تہوڑا سا ظہور ہوا لیکن
[illegible] بابل کی قید شروع ہوئی اور [illegible] اس سے علاقہ رکہتی ہے فقط یروشلم کی بربادی جو دو مرتبہ
[illegible] ہوئی جب یہود اون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چہوڑ دیا اسمین اس خبر کا پورا ظہور ہو دیکہو
پادری [illegible] سمجھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر یہودی ایمان نلائی اونکو روم کے بت پرستون
کے ہاتہوں [illegible] نے قتل کیا یہ اسکی [illegible] ہے اور ہمارے نزدیک یہ خبر محمدیون کے جہاد کی ہے یروشلم
حاکم ہو گئے عیسائی تہے اور [illegible] جہاد ہوا پہر وہ محمدیون کے تابع ہو گئی آرشاد ہوتا ہے [illegible] پلنگ چہوٹا ہی
کہ کوئی دوسرا اپنے تئین پہیلا نہین سکتا ہے اور بالاپوش تنگ ہی کہ کوئی آپ کو اسمین لپیٹ نہین سکتا طامس
اسکا شارح لکہتا ہی کہ اون کی تدبیرین اونکو بچا نسکین گی اور آفتوں سے [illegible] کی مصر والوں
یہودیون کا سازش کرنا اور کوئی تدبیر اونکو بچا نہ سکی گی نہ آشوریون سے نہ کلدیون سے نہ مسجد بیت المقدس
نہ اونکے اعمال اور نکی [illegible] کرینگی جب انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چہوڑ دیا نہ اونکی قلعے اونکو
رومی لوگون سے بچا سکینگے جب [illegible] اونکا دشمن ہو جائیگا یہ قول پادریوں کا ہے اور ہمارے نزدیک یہ اسوقت
کی خبر ہے جب محمدیون نے حضرت عمر کے وقت مین ملک شام اور یروشلم والوں پر جہاد کیا دیکہو اسکے
بعد سب بڑا [illegible] اللہ تعالی [illegible] اور یون فرماتا ہی کہ خداوند اوٹہیگا جیسا [illegible] کے پہاڑ پر اور وہ

غصے مین آویگا جیسا جبعون کی وادی مین تاکہ اپنا بلکہ اپنا اچنبا کام کرے اور اپنا کام ہان اپنا عجیب کام کر گذرے اب تم ٹھٹھا کرنے والے نہ ہو نہو کہ تمہاری بندین سخت ہو جاوین کیونکہ مین نے خداوند رب الافواج سے پوری سزا جو مقرر کی گئی ہی ساری زمین پر سنی ہی ای محمدی بھائیو پراضیم پہاڑ کا حال حضرت سموئیل علیہ السلام کی دوسری کتاب کے پانچوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے فلسطی لوگ لڑنے کو آئے تھے اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ انپر چڑھ جا کیونکہ فلسطیونکو تیرے ہاتھون مین کر دونگا سو حضرت داؤد علیہ السلام بعل پراضیم مین آئے اور وہان انکو مارا انھون نے اپنے بتون کو وہین چھوڑا سو حضرت داؤد علیہ السلام اور انکی لوگون نے اونکو یعنے بتون کو جلا دیا اور جبعون کا حال حضرت یوشع علیہ السلام کی کتاب کے دسوین باب مین ہے کہ شہر جبعون کی لوگ حضرت یوشع علیہ السلام کے تابع ہوئے تھے اونپر یروشلم کا بادشاہ اور حبرون کا بادشاہ اور کئی بادشاہ چڑھ آئے حضرت یوشع علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا کہ مین نے انکو تیرے قابو مین کر دیا تب یوشع علیہ السلام نے جا کر جبعون مین اونکو شدت سے قتل کیا اور جب وہ بھاگے تب اللہ نے اون پر پتھر برسائے اور اسی لڑائی مین اللہ نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے سورج کو ٹھہرا دیا یہان تک کہ انہون نے اپنے دشمنون سے بدلہ لیا آفتاب آسمان کے بیچون بیچ ٹھہر رہا اور قریب دن بھر کے پچھم کی طرف نہ جھکا سو ان پیغمبرون کا جہاد جو اللہ کے صاف حکم سے تھا جسمین اللہ نے اپنی عجائب قدرتین دکھائین اوسکی مثال دیکر اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جسطرح مین اُن وقتون مین بت پرستون پر غصے مین آیا تھا اور انکو قتل کروایا تھا اسی طرح پھر غصے مین آؤنگا اور اپنا عجائب کام کر گذرونگا اسکا یہ مطلب کہ وہ جہاد نئی طرح ہوگا کہ اسطرح پر کبھی نہین ہوا تھا سو حضرت یوشع اور حضرت داؤد کے وقت مین اسرائیلیون کی ہاتھون سے بت پرستون کو قتل کروایا تھا اب اللہ نے اپنا عجائب کام یہ کیا کہ اسرائیلیون سے باہر بت پرستون کے ملک مین پیغمبرون کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے اونکے ہاتھون اور اونکی ساتھ والون کے ہاتھون بت پرستون کو قتل کیا اور جو اسرائیلی ایمان نہ لائے انکو بھی قتل کیا اور یروشلم کے حاکمون کو بھی سزا دی پھر یروشلم کو انسے لے لیا اس عجائب کام کا ذکر اللہ نے پھر اونتیسوین باب کی چودھوین آیت مین کیا ہی اور پھر ستر دین آیت مین صاف مطلب کھول دیا ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ پراضیم اور جبعون مین اللہ نے اسرائیلیون کو بچایا بت پرستون کو سزا دی ایسا فقد

بنا کام کیا کہ اسرائیلیون کو برباد کیا شاید اوسکا عجائب کام یہہ ہی کہ سنحاریب کی فوج کو مار ڈالا مگر وہ عجائب
کام جسکو یہودی کہتے تھے کہ کبھی نکریگا وہ یہہ ہی کہ اوسنے یہودیون کو انکے لوگون مین سے خارج کیا اور اپنے دشمنون
مین اونکو شمار کیا اور رومی لوگون کے ہاتھون اونکو سزا دی آی یاد رہے یہ جو یہودیون کے ہاتھون اللہ نے
ساری زمین کے لوگون کو سزا نہین دی اور یہان ساری زمین کے کافرون کو سزا دینے کی خبر ہی تمکو
خوب معلوم ہی کہ دوسری قوم مین پیغمبر کا پیدا ہونا یہودیون کے نزدیک محال تھا اللہ نے اپنا عجائب
کام اونکو دیکھایا کہ دوسری قوم مین سب پیغمبرون کے سردار کو پیدا کیا اور اپنا پاک کلام اونپر اوتارا اور
عرب کے بت پرستون کو بتون کی پھندی سے چھڑا کر ایمان والون کا سردار بنایا اور بے ایمان یہودیون کو
اور جھوٹے عیسائیون کو اونکی ہاتھون قتل کرایا اب معلوم ہوا کہ وہ کون کام تھا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین جنکی ہاتھون اللہ نے اپنا عجائب کام پورا کیا مشارق الانوار مین بخاری اور مسلم
سے لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ
يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا
خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ یعنی میری کہاوت اور ان نبیون کی کہاوت جو مجھسے پہلے تھے جیسے کہاوت ایک مرد کی
جسنے ایک عمارت بنائی پھر اوسکو اچھی طرح بنایا اور خوب بنایا مگر اوسکے کونون مین سے ایک کونے پر ایک اینٹ
کی جگہ خالی رہی سو لوگون نے اوسمین پھرنا شروع کیا اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے یہ اینٹ کسلیے نہ رکھی
سو مین ہی ہون وہ اینٹ کہ مین تمام کرنے والا ہون نبیون کا سبحان اللہ حضرت اشعیا علیہ السلام کا
مطلب محمدی حدیث سے صاف کھل گیا اللہ فرماتا ہی کان دہر کے میری آواز سنو متوجہ ہو کر میرا حکم
مانو کیا کسان بونے کے لیے ہر دن ہل چلایا کرتا ہی اور اپنی زمین کو چاسا کرتا اور اوسکی ڈھیلے پھوڑا کرتا ہی اور جب
اوسکو برابر کر چکا تو کیا وہ اجوائن کہین اور زیرہ کہین نہین بکھیرتا اور ستھرے گیہون اور جو اور بو گندم
جدا جدا اوسکے معین مکان مین نہین کہنڈتا کیونکہ اوسکا خدا اوسکو تربیت کرکے تمیز بخشتا اور
اوسے سکھلاتا ہی کہ اجوائن کو داونے کی چیزون سے نہین داوتا اور زیری کی اوپر گاڑی کی چکر نہین
گھماتا بلکہ لاٹھی سے اجوائن کو جھاڑتا ہی اور زیری کو چھڑی سے روئی کے غلہ پر داوان چلاتا ہی لیکن وہ
ہمیشہ اوسکو کوٹتا نہین رہتا اور اپنی گاڑی کی چکر اور گھوڑون کو اوسپر ہمیشہ پھراتا نہین رہتا وہ

اوسکے سراسر نہین کچہلا یہ بھی رب العالمین سے مقرر ہوا جسکا بندوبست عجیب اور اوسکی
دانائی بڑی ہی سبحان اللہ محمدی جہاد کی حکمت بھی بتلادی مثال دیکر سمجھادیا کہ کسان ایک
بندہ اللہ کا جسکو اللہ نے عقل دی ہی وہ جو اناج کو کوٹتا ہی تو اوسکا فعل بے حکمت نہین مطلوب یہ ہے
کہ بہوسی الگ ہوجاوے اور عمدہ اناج الگ صاف ہوجاوی آہستگی سے پیلتا ہی کہ سب فنا
نہوجاوی سخت چیز کو کوٹتا ہی نرم چیز کو چہڑی سے جہاڑتا ہی کہ سب فنا نہو جاوی جب کسان کا فعل بے حکمت
نہین صورت قہر کی ہی حقیقت مین عین رحمت ہی اسی طرح سمجہو کہ اللہ رب العالمین کی حکمتین بڑی
بڑی ہین جہاد مین اوسکو منظور یہ ہی کہ جو لوگ بالکل بری ہین وہ فنا ہوجاوین جو دلکے صاف ہین ایمان لاوین
اور امن اور امان سے رہین اونکی دشمن دبی رہین تاکہ اللہ والے لوگ اللہ کا نام دنیا مین پہیلادین
اللہ کا کلام بے دہڑک سناوین اونکی نور سے دنیا روشن ہو کہین سزا سخت ہوگی کہین ہلکی جیسی جہان
مصلحت ہوگی وہان ویسا ہوگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ کسان اپنی کام کو موقع کی موافق طرح طرح
کرتا ہی ہر روز نہین جوتتا و بیج کی واسطے زمین طیار کرتا ہی اور طرح طرح کے دانے اوسمین بوتا ہی ہر ایک کو
اپنی معین جگہین گیہونکو کسی خاص جگہین کیونکہ وہ بہت قیمتی ہی اور جب اوسنے فصل جمع کرلی تو وہ خوب
جانتا ہی کہ اناج کو بہوسی اور تنکون سے کیونکر جدا کرنا چاہیے وقت اور جگہ کی موافق اور اناج کی موافق
کہ اوسکو نقصان نہ پہونچے اسیطرح سو اللہ تعالے فصل اور موقع کی موافق ڈراتا ہی درست کرتا ہی بچاتا ہی
رحم دکہلاتا ہی یا بدلہ لیتا ہی اور طرح طرح کی سزا مین اپنی لوگونکی مناسب اونکے واسطے مقرر کرتا ہی اور اونکو
جدا کرتا ہی اونکے دشمنون سے اور اپنی گناہون سے وہ امتحان مین اپنی لوگون کی نگہبانی کرتا ہے
کہ دشمن اونکو ضرر نہ پہونچاوین لیکن اپنی دشمنون کو برباد کریگا آپ اونتیسوان ۲۹ باب سنو
اری ایل پر یعنے اسکی شہر پر افسوس اری ایل اوس شہر پر جسکو داؤد نے گہیر لیا سال پر سال زیادہ
کرو عید پر عید مانی جاوی تو بہی مین اری ایل کو دکہہ دونگا اور وہان نوحہ اور غمخواری ہوگی پر میرے
لئے اری ایل ہی ٹہریگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اری ایل سے مراد یروشالم ہی جسکے معنی ہین
شیر خدا کا شاید یہودی بعضی وقت اس شہر کو اس نام سے پکارتے تہے اغلب یہ ہی کہ قربانی
کی مقام سے مراد ہی جو قربانی کو اوڑا دیتا ہی جیسے شیر شکار کو اوڑا دیتا ہی اور داود علیہ السلام نے
اس شہر کو یبوسیون سے لیا اور اپنے رہنے کا مقام ٹہرایا اللہ فرماتا ہی اگرچہ عیدین اور قربانیان

یہان ہوا کرین ہگرمین اس شہر کو تکلیف مین ڈالونگا پھر فرمایا کہ میرے لیے اری ایل ہی ٹھہریگا یعنے جسطرح قربانی کا
مقام آگ سے بہڑکتا ہی جسپر نذر خرچ ہو رہی ہی اور اُسمین خون اُن قربانیکا ڈھیر ہے اور اوسمین اللہ کی عدالت کا
ظہور ہے یہی حال یروشالم کا ہوگا جب قتل کی ہوی لوگون سے بھر جائیگی اور آگ سی جل جائیگی اور سنحاریب
نی یروشالم کو تکلیف تو دی مگر اوسکو قربانی کی مقام سا نہین کر دیا کہ وہ ایکبار جلنی لگی یہ حال اوسکا جب
ہوا جب بابل والون نی اوسکو لے لیا اور لاشون اور خون سی دہک گئی جب رومیون نی اوسکو لی لیا شاید
دو سکے حادثون کا اسمین اشارہ ہی اللہ فرماتا ہی مین تیرے آس پاس خیمہ کہڑا کرونگا اور مورچہ بندی کر کی
تجکو گھیر لونگا اور تجہپر برج اوٹھاؤنگا اور تو نیچے اوتارا جائیگا اور زمین پر سے بولیگا اور خاک پر سی تیری آواز
دہیمی آویگی تیری صدا گویا ایک بہوت کی سی ہوگی جو زمین کے اندر سے نکلیگی اور تیری بولی خاک پر سی چرچر کی
کی آواز معلوم ہوگی پادری ڈایوڈیجی لکہتا ہی تیرا غرور ڈہی جائیگا اور تیری بہادری برباد ہو جائیگی اور تو
اپنے دشمنون سی عاجز ہو جائیگا اور نہایت عاجزی کے ساتھ اون سے بولیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ سنحاریب نے ایک فوج یروشالم پر بہیجی لیکن یہ بات ظاہر نہین کہ اونہون نے بالکل اوس شہر کو گہیر لیا
پر یہ بات صاف کہی گئی ہی کہ سنحاریب کو اوسکی نزدیک خیمہ نہ ڈالنا چاہیے جب آسوری سردار یروشالم
کے نزدیک پہونچے حزقیاہ نی اونکی نزدیک ایلچی بہیجی حقیقت مین بہت سی یہودی نہایت تکلیف زدہ تھی مگر ان
آیتون کی لفظون سی یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ شہر بالکل گہر جائیگا اور لی لیا جاویگا اور روندا جاویگا اور
یہ پیشین خبری پوری پوری ظاہر ہوی جب یروشالم کو بابل والون نی برباد کیا اور اونکی بعد رومیون نے
یہ بات قیاس کے لائق ہی کہ بہت سی یہودی جو زندہ رہے جب ایسی تکلیفین پڑی تو اونہونی ظالمون سے
نہایت عاجزی سے بھیک مانگی ہوگی اپنی جان کی ای محمدی بہائیو ہماری نزدیک تو یہ صاف محمدی جہاد کی
خبر ہے پادری اوسکو بت پرستون کی لڑائی کی خبر ٹہراتا ہی دیکھو یہان اللہ فرماتا ہی کہ اُسکو داؤد نے گھیر لیا تھا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ اب پھر اس شہر کو وہ لوگ گھیر لینگے جو داؤد کیطرح میرے پہچاننی والی ہونگی تو انکی
گھیرنے سی یہ شہر برباد نہوگا پھر فرمایا کہ عید پر عید مانی جاوی یعنے اس شہر کے لوگ جو عیدین کیا کرتے ہین وہ
نیک کام اللہ کی محبت سی نہین ہی وہ کفر اور شرک مین پہنسی ہوی ہین اونکی اعمال اونکو نہین بچائینگے
پھر فرمایا کہ مین اونکو دکھ دونگا یعنے اس شہر کے لوگون پر لڑنے والون کو بہیجونگا پھر فرمایا کہ میرے لیے
اری ایل ہی ٹہریگا یہ لفظ اری ایل کا حضرت حزقیل علیہ السلام کے تینتالیسوین باب کی پندرہوین آیت مین

بھی آیا ہی وہان قربان گاہ کے معنے لکھی ہین معلوم ہوا کہ وہان قربانی کے مقام کو اللہ کا شیر فرمایا اور یہان سارے
شہر کو اللہ کا شیر خطاب دیا اور فرمایا کہ میرے لئے اللہ کا شیر ہی ٹھہریگا یعنی یہ شہر سب شہرون پر غالب رہیگا
جسطرح حضرت داؤد علیہ السلام کی وقتمین غالب تھا اور حضرت داؤد کی بادشاہت کا شہر تھا وہ لوگ جو اسکو
گھیر لین گے اسکی بڑی تعظیم اور بڑا ادب کرینگے اور فرمایا کہ مین تجکو گھیر لونگا یعنے میرے خاص بندے تجکو گھیر لین گے
اور فرمایا کہ تجپر برج اوٹھاونگا یعنے وہ لوگ تجکو آباد کرینگے یہ خبر بابل والونکی اور رومیون کی ہرگز نہین ہوسکتی
اونہون نے تو اس شہر کو اور مسجد کو ویران کر دیا تھا اس کتاب مین جہان جہان اس شہر کے ویران ہوجانے کی خبر ہی
وہان بیشک کہین خبر بابل والون کی اور کہین رومیون کی ہی مگر یہان صاف خبر محمدیونکی ہی جنہون نے مسجد
کو آباد کیا اور سارے شہر مین برج اور محل بنائے اور فرمایا کہ تو نیچے اوتارا جاویگا یعنے تیرے لوگ اون پاک
بندون کے آگے عاجز ہوجاوینگے اس پیش خبری کا اوسوقت ظہور ہوا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت
مین محمدی لوگ شہر یروشالم کو چار مہینے گھیرے رہے اور کافرون سے لڑتے رہے آخر کو نصارا عاجز ہوگئے اور
شہر مسلمانون کو سونپ دیا اللہ فرماتا ہی اور تیرے دشمنون کا غول باریک گرد کی مانند ہوگا اور ان ہیبت ناکون
کے گروہ اوڑنی والی بھوسی کی مانند اور یہ ناگہان ایکدم مین واقع ہوگا دیکھو اللہ تعالے یہ بتا دیتا ہی کہ جو قومین
شہر یروشالم کے دشمن ہین وہ گرد اور بھوسی کیطرح ایکدم مین اوڑجاوینگے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت
مین ایران کے آگ پوجنے والے جو شہر یروشالم کے دشمن تھے اور بابل مین بھی اونہین کی حکومت تھی اور اونکی
سلطنت بڑی زبردست تھی اور اونکی دہشت سب پر چھائی ہوی تھی اونپر محمدیون نے بابل مین جہاد
کیا اور اونکو بھوسی کیطرح اوڑا دیا اور اونکی سلطنت تباہ ہوگئی اللہ فرماتا ہی رب العالمین تجھ گرج اور زلزلہ
کی ساتھ اور بڑی آواز اور آندھی اور طوفان اور آگ کے مہلک شعلہ کے ساتھ سزا دینی آویگا ای محمدیو عبرانی
مین تِفّاقِد کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا ہی کہ سزا دینے آویگا یفقد کے یہ معنے ستائیسوان باب کی
پر بھی آئی ہین کہ اللہ بلوا اور سزا دیگا اور دوسری جگہ اس لفظ کا یون ترجمہ کیا ہی کہ خبر لینے آویگا اور اسجگہ
ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مطالبہ کریگا دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین آپ بڑی جلال اور قہر کے ساتھ سامنا
کرونگا اور بحث کرونگا جیسے بادل گرجتے ہین اور آندھی آتی ہی اور طوفان آتا ہی اور آگ پھیل جاتی ہی اسطرح
اللہ تعالے کا قہر سب کافرون پر پڑیگا ایک آن پڑیگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن سکے اوترنے کے ساتھ تمام ملک [illegible] نوشہ [illegible]

سورۂ بقر کے سرے پر اللہ تعالی نے دین محمدی کے ظہور کی مثال آگ بڑھکانے سے اور مینہ اور اندھیری اور
بادل کی گرج اور بجلی کی چمک سے اور کڑاکون سے دی ہی یعنے اس دین مین اللہ کی رحمت کا ظہور قہر کی صورت
مین ہی جلال مین جمال کا ظہور ہی کافرون پر قہر ٹوٹ رہا ہی ایمان والون کو تکلیف تھوڑی ہی فائدہ بہت ہے
آگ مین تیزی ہی مگر رستہ اوسکی روشنی مین سوجھتا ہی گرج اور کڑک سے دل دہلتا ہی مگر مینہ کا فیض کیسا سارے
عالم پر ہی یہی مثالین اس دین پاک کی بہتر ہین دین حق سے ہی مثالین قرآن مین بہت یاد دلائین اللہ
فرماتا ہی اور اون ساری قومون کا غول جو اریئل سے یعنے اللہ کے شیر سے لڑیگا اور سب جو اوس سے اور اوسکے
مورچے سے جنگ کرینگے اور اوسے دکھ دینگے رات کے خواب کی دہوکے کی مانند ہو جاوینگے اور یہ ٹھیک اسطرح
ہوگا جسطرح بھوکا آدمی خواب مین ہو اور کیا دیکھتا ہی کہ کھاتا ہی پر جاگ اوٹھتا ہی اور اوسکا جی بھرا نہین اور جسطرح
پیاسا خواب دیکھے اور کیا دیکھتا ہی کہ وہ پیتا ہی پر جاگتی ہی دیکھو وہ بیتاب ہی اور پیاسے کا پیاسا ہی ایسا ہی حال
اون ساری قومون کے غول کا ہوگا جو صیہون پہاڑ سے لڑتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بیشمار فوجین آنے والی
نسلون مین سے تھے صیہون پہاڑ سے لڑتے تھے فقط سنحاریب کی فوج نہین برباد ہوی بلکہ آسوری اور بابلی
اور مقدونی اور رومی سلطنتین درجہ بدرجہ گھٹ گئین اور بربادی کو پہنچین جب انہون نے صیہون پہاڑ
سے لڑائی کی اریئل ایمان والوں پر دشمنون کا لفظ ہو چکا ہی بیان ہی یہی مطلب ہی کہ جو اس شہر کے دشمن ہین اور
دشمنی سے لڑینگے وہ غارت ہو جاوینگے ایران کے آگ پوجنے والے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
یروشالم سے لڑے تھے پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروفہ مین صفحہ ۱۹ و ۲۰ مین لکھا ہی کہ ۶۱۳ عیسوی مین
ایران کے بادشاہ خسرو نے اس شہر پر چڑھائی کر کے اوسکو لے لیا اور ۹۰ ہزار آدمیون کو قتل کیا اور عیسائیون کے
سب گرجون کو اور متبرک مکانون کو ڈہا دیا دیکھو آگ پوجنے والی جو اس پاک شہر کے دشمن تھے اونکو اللہ نے
محمدیون کی تلوار سے غارت کیا اور محمدی لوگ جو اس پاک شہر کے عاشق تھے وہ اس لیے لڑتے تھے کہ اس پاک شہر کو
جھوٹے عیسائیون سے چھین کر سچا دین وہان پھیلاوین اللہ نے یہ شہر جھوٹے عیسائیون سے چھینکر اونکو
دیدیا یہ کھلی نشانی اسکی ہی کہ وہ سچے دین پر ہین ارشاد ہوتا ہی ٹھہر جاؤ اور تعجب کرو عیش و عشرت کرو اور اندھے ہوجاؤ وے
مست ہین پر شراب سے نہین وے لڑکھڑاتے ہین پر نشے سے نہین کہ خداوند نے تم پر اونگھنے والی روح کو
ڈالا ہی اور تمہاری آنکھین جو کہ نبی ہین موندی ہین اور تمہارے سردار جو کہ غیب بین ہین اون پر پردہ ڈالا ہے
محمدی علما کے نزدیک اسکا مطلب یہ ہی کہ اللہ نے تم پر غفلت ڈالی اور نبیون کو موقوف کر دیا اور

لوگون کو چھپا لیا یہ اشارہ صاف اس بات کا ہی کہ پچھلے نبیون کا آنا مدت تک موقوف رہیگا یہ حال حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا کہ چھ سو برس تک کوئی پیغمبر اللہ نے نہین بھیجا نبیونکو موندا یعنے موقوف
کیا او رغیب دیکھنے والون پہ پردہ ڈالا یعنے اونکو چھپا لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب
تین خدا کہنے والون کا زور ہوا اللہ کو اکیلا جاننے والے عیسائی درویش چھپ چھپ رہے جنگلون
مین جا بسے جب اللہ کے کلام کے سمجھنے والے یون چھپ رہے تو حق بات کون سمجھاوے اللہ فرماتا ہی
اور سارا دکھاوا تمہارے نزدیک ایسا ہوگا جیسا اوس مہری کتاب کی باتین جسے لوگ ایک پڑھے
لکھے کو دیوین اور کہین آپ اسے پڑھیو اور وہ کہی مین پڑھ نہین سکتا کیونکہ اوس پر مہر ہے اور پھر وہ کتاب ایک انپڑھ
کو دین اور کہین آپ اسے پڑھئے اور وہ کہی مین انپڑھ ہون پڑھ نہین سکتا ای محمدی بھائیو اللہ تعالیٰ یہ خبر
دیتا ہی کہ یہ سب دکھاوا جو اللہ نے نبیون کو دکھایا ہی جب وہ وقت آویگا تم ان کتابون کا مطلب سمجھنے
مین اندھے ہوجاؤگے جیسے انپڑھ کے ہاتھ مین کتاب ہو یا کتاب بند ہو کہ کھل نہ سکے طامس اسکاٹ لکھتا ہی
کہ پیش خبریان اونکی علم والون کو مشکل معلوم ہوتی تھین اور کہتے تھے کہ پیش خبریان اسقدر پیچیدہ ہین کہ اگر
اونکے کچھ معنی بھی ہون تو ظاہر نہین ہوسکتے اور حقیقت مین یہ پیش خبریان پوری ہوگئین جب یہودیون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا اور آجتک اونکی یہی حالت ہی نبیون کی کتابین اونکے ہاتھ مین ہین مگر
کوئی ظاہر نہین کرسکتا کہ یہ خبرین حضرت عیسیٰ کی ہین آگے یاد رہے اس جگہ صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیش خبریان ہین یہودی گئے اور تم بھی اونکو چھپاتے ہو اور اقرار نہین کرتے اور جہان حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بشارتین ہین اوسکو یہودی ادھر سے ادھر پھیرتے ہین اور اقرار نہین کرتے تم دونو
پر افسوس صد افسوس اللہ فرماتا ہی سو خداوند فرماتا ہی ازبسکہ یہ لوگ اپنی زبان سے میری نزدیکی ڈھونڈھتے
ہین اور اپنے ہونٹون سے میری عزت کرتے ہین اما اونکی دل مجھسے دور ہین کہ میرا خوف جو اونکو ہوا سو فقط آدمیونکی
تعلیمون کے سننے سے ہوا اس لیے مین اون لوگون کے ساتھ عجیب سلوک کرنے کے لیے آگی بڑھونگا
اس سلوک کی جو حیرت اوٹھانے والا اور تعجب کا باعث ہوگا کہ اونکے عاقلون کی عقل زائل ہوجاویگی
اور اونکے داناؤن کی ہوش حواس ٹھکانے نرہینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بہت سے یہودی نسل کے بعد
نسل فقط آدمیون کی حکومت سے دین پر قائم تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین وہ بہت بگڑ گئے
تھے اللہ نے اونسے عجائب سلوک کیا یروشلم کو ویران کردیا اور یہودیون کو اوپر تلون سے [illegible]

یہان تو صاف اوسوقت کی خبر ہے جب یروشالم کے سب دشمن مٹ جاوینگے یہ عجائب کام اللہ نے کر دکھایا
اسرائیلیون سے باہر دوسری قوم مین پیغمبرون کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر اپنا پاک کلام
اوتارا اور اوسپر ایمان یہودیونکو اور یروشالم کے دشمنون کو اور جھوٹے عیسائیونکو اونکے ہاتھون قتل کروایا اور
یروشالم اور مسجد کو عرب کے محمدیون کے ہاتھون آباد کر دیا اور حکومت اوس پاک شہر کی عرب کے محمدیون کو دی
جو یہودی اور نصرانی ایمان لائے اور محمدی ہوے وہ عربیون کے تابع ہوے یہودیون کی عقل سے یہ بات
بہت دور تھی کہ اونکے سوا دوسری قوم مین کوئی پیغمبر پیدا ہو اور اونپر غالب ہو اونکی عقلین جاتی رہین ہوش
اوڑ گئے تدبیرین کچھ نہ چلین جن نبیون نے یہ خبر دی اونکو شہید کیا اس سے بھی کچھ نہوا حضرت شعیا علیہ السلام
کو شہید کیا کہ ان پڑھون مین نبی کے پیدا ہونیکی خبرین دیتے ہین اس سے بھی کچھ نہوا اللہ فرماتا ہے اونپر واویلا ہے
جو اپنی مشورت کو خدا سے خوب چھپا رکھتے ہین جنکا کاروبار اندھیرے مین ہوتا ہے اور وے کہتے ہین کون ہمکو
دیکھتا ہے کون ہمین پہچانتا ہے ہاے تمھاری کیسی کجی ہے کیا کمہار مٹی کے برابر گنا جائیگا کیا وہ کام جو اوسنے کیا ہے
کہیگا کہ اوسنے مجھے نہین کیا کیا بنائی ہوی چیز بنانے والے کو کہیگی کہ تو کچھ نہین جانتا تھا طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ یہودی لوگ اللہ تعالے سے دغا بازی کرتے تھے سو اللہ اونکی سب تدبیرین توڑ دیگا جسطرح برتن کا بنانیوالا
مٹی کی شکل بدل دیتا ہے اسبات کا ظہور جب ہوا جب رومیون نے یہودیون پر غلبہ کیا اے ایمان والو اسکا
ظہور محمدی وقعہ مین ہوا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالے اپنے عجائب کام کا مطلب صاف بتلاتا ہے اور فرماتا ہے کیا بہت
تھوڑا عرصہ نہین ہے کہ لبنان بدل جاکر ایک شاداب میدان ہوجاویگا اور شاداب میدان جنگل گنا جائیگا
طامس اسکاٹ صفحہ اسکا اور سب آیتین لکھدین ہین جنمین یہی بیان آیا ہے اس کتاب کے بتیسوین باب کی
پندرہوین آیت مین یون ہے تب بیابان باغ ہوجاویگا اور باغ ایک جنگل گنا جاویگا اور پینتیسوین باب مین ہے کہ
بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے لبنان کی شوکت اور کرمل اور شرون کی فرحت اوسکو دیجائیگی اسیطرح
یہ مثال کئی جگہ آئی ہے سبکا ایک ہی مطلب ہے اے محمدی بھائیو آفتاب صداقت مین ہے کہ لبنان اور کرمل
ملک شام کے پہاڑ ہین اونپر سرسبز درخت بہت ہین سو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ لبنان بدل جاویگا یعنے
لبنان پر جو آبادی اور سرسبزی ہے اوسکی جگہ بدل جاویگی وہ آبادی اور سرسبزی میدان کو اور جنگل کو دیجائیگی
اسکا یہ مطلب کہ ملک شام مین جو اللہ کا فیض اوترتا ہے اوسکے بدلے دوسرے ملک مین اوتریگا وہ دوسرا ملک
اوسکے بدلے باغ کیطرح ترو تازہ ہوگا پھر فرمایا کہ شاداب میدان یعنے شام کا ملک جو اللہ کے کلام سے

اور نبیون سے تر و تازہ ہی اوسوقت جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد
اللہ کے نبیون کا اور اللہ کے کلام کا ظہور بہتسی مدتون موقوف رہا پھر ملک عرب مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اور قرآن پاک کا فیض جاری ہوا تمام عرب کے لوگ اکیلے اللہ کو پوجنے لگے اور ملک شام مین
نصارا تین خداؤنکی قائل تھے وہ ملک شرک سی ویران ہو رہا تھا پھر تھوڑی مدت کے بعد ملک شام مین
بھی نور ایمان کا پھیلا طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ یہودی لوگ رد ہو جاوینگی اور
دوسری قومین بلائی جاوینگی پی جوتا ہوا جنگل ایک پھلدار کھیت ہو جاویگا اور اوسوقت وہ کھیت
جو بہت دنسی جوتے گئے وہ جنگل کی طرح سمجھی جاوینگے یعنے یہودی رد کی جاوینگے اللہ کا فضل اونپر نہ رہیگا وہ اجاڑ
اور ویران ہو جاوینگی آئی پادری لوانکا مطلب اور بھی بیان ظاہر ہی کہ عرب کا جنگل جو ایمان سی خالی تھا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن کی بدولت ایمان کی نو سی باغ و بہار ہو گیا آگی بڑے ترقی ایمان کی تمکو نہیں
سوجھتی اور تمہارے آنکھیں کھولے آمین آگے فرماتا ہی اور اوسدن بہرے کتاب کی باتین سنینگے اور
اندھون کی آنکھین تاریکی اور اندھیرے مین سی دیکھینگی اور مسکین لوگ خداوند کے حق مین زیادہ خوشی
کرینگے اور لوگونمیں غریب عزرا اسرائیل کے قدوس سی خوشوقت ہونگی کہ ظالم فنا ہو جائیگا اور ٹھٹھا کرنیوالا
نابود ہو یگا اور سب جو بدکاری کرنیکے لیے بیدار رہتی ہیں کاٹ ڈالے جاوینگے جو آدمیکو اوسکے مقدمے مین مجرم ٹھہراتے
اور اوسکے لیے جنہی عدالت کی دروازی پر مقدمہ فیصل کیا پھندا لگاتی اور راستباز آدمیکو بی سبب پھیر دیتے
مین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو لوگ اللہ کے کلام سے بہرے تھے وہ سنینگے اور سمجھینگے اوس کتاب کی لفظونکو
جسپر مہر ہی یعنے بے یقین یہودی اور غریب مذہبی بت پرست اپنے اندھیرے سی نکلکر خوشی کرینگے انجیل
کی عجائب دکھلانے والی روشنی سی اور وہ ایمان لانے والی یہودیون سے بھی زیادہ خوش ہوینگی آئی پادری یہ بیان
تو صاف اوسوقت کی خبر ہے جب ظالم لوگ کاٹ ڈالے جاوینگے بت پرستون مین ایمان کا پھیلنا اور کافرونکا
قتل ہونا یہ دونو باتین محمدی وقت مین الحمد للہ ہوئین مگر پادری کو نہین سوجھتا وہ لکھتا ہی کہ حضرت عیسی ع
کے بعد رومی بت پرستون نی یہودیون کو قتل کیا یہ اوسوقت کی خبر ہے آگی ارشاد ہوتا ہی اسلیے خداوند جو ابراہام
کا نجات دینیوالا ہی یعقوب کی خاندان کے حق مین یون فرماتا ہی کہ یعقوب اب پشیمان نہوگا اور ہرگز زرد رو
نہوگا بلکہ جب اوسکی فرزند میرے ہاتھون کے بنائے ہوے کامون پر اپنے بیچ مین نگاہ کرینگے تب وے میری نام
کی تقدیس کرینگے ہان وے یعقوب کی قدوس کی تقدیس کرینگے اور اسرائیل کے خدا سے ڈرینگے اور وے بھی

جو روح مین گمراہ ہین سمجھ حاصل کرینگے اور وے جو بگڑے ہین تعلیم قبول کرینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ اس بات
کی بشارت ہی کہ اللہ تعالے حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی ساری نسل کو مردود نہین کریگا
کہ یہ خاص بندے اللہ کے شرمندہ اور زرد رو ہوجاوین بلکہ اونکی نسلین ایمان لاوینگی اور بت پرستونکا
ایمان لانا جو اللہ کی ہاتھون کا بنایا ہوا اوسکے فضل اور رحمت کا کام ہوگا اس کام کو دیکھینگے اور زیادہ اللہ
کا شکر کرینگے ایمان کی ترقی دیکھکر خوش ہونگی بہت سی یہودی جو حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کے بڑے دشمن تھے
وہ عیسائی ہوے اور آخر کو تمام یہودی عیسائی ہوجاینگی اونتیسوین باب مین جہان یہ لفظ ہی کہ آسور میرے
ہاتھ کا کام وہان پادری اسکاٹ نے لکھا ہی کہ لوتھر صاحب کہتا ہی کہ ہاتھ کے بنائی ہوی اس کتاب کے
محاورہ مین وہ لوگ ہین جو اللہ سے عہد کرچکے اور اوسکی جماعت مین شامل ہین آپ یاد رہو یہ بات محمدی
وقت مین اور زیادہ ظہور مین آئی بہت یہودی جو نہایت سخت دل تھے او حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل
کے بڑے دشمن تھے اونہون نے محمدی دین قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت
عیسیٰ پر اور انجیل پاک پر ایمان لاے اور وہ اس بات سے نہایت خوش ہین کہ اللہ نے بت پرستون
کی قومون کو کفر سے چھڑا کر ایمان دیا اور اونکو نئے سرے سے اپنی ہاتھ سے بنا کر ٹھیک کردیا ہر ہر قوم کے
ایماندار بھائیون کو اپنے بیچ مین دیکھ دیکھکر خوش ہوتے ہین اسجگہ بیشک آئین کا ذکر ہے کیونکہ
اوپر کے آیتون مین ظالمون کی قتل کی بھی خبر ہے **تیسوان باب** اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو
خبر دیتا ہی کہ مصر کی بادشاہ کی پناہ مین جو تم جایا چاہتی ہو کہ اپنی دشمنون سے بچو اس جاتی سے تمہین کچھ حاصل
نہ ہوگا تم ذلیل ہوگی تم نبیون کی باتین نہین سنتی یہ شکایتین کرکے اللہ تعالے تیرھوین اور
چودھوین آیت مین یہودیونکو ایک دیوار سے مثال دیتا ہی جو یکایک ٹوٹ پڑے اور ٹکرے ٹکرے
ہوجاوی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون کو اللہ تعالے نی رومیون کی ہاتھون ایسا تباہ کیا کہ وہ
پھر درست نہین ہوسکتے اسکے بعد اللہ تعالے آخر زمانہ کی خوشی سناتا ہی اور فرماتا ہی اس لیے خداوند تمپر
مہربانی دکھلانی کے لیے ٹھہرا رہیگا اور اس لیے تمپر رحم کرنیکے لیے وہ اوٹھیگا کیونکہ خداوند عادل خدا ہی
مبارک وے سب جو اوسکی راہ تکتی ہین کہ یقینا صیہون قوم یروشلم مین بسی گی تو پھر وقت روویگی وہ
تیری دعا کی آواز سنکر یقینا تجھپر رحم فرماویگا وہ اوسی سنتی ہی تجھے جواب دیگا آپ محمدی بھائیو یاد رکھو
اوپر اقرار کرچکا ہی کہ یہ جو تیرھوین اور چودھوین آیت مین یہودیون کے بالکل تباہ اور برباد ہوجانیکی خبر ہے

یہ اوس بربادی کی خبر ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد ہوئی روم کی بت پرستون کی ہاتہون بہی ایمان
یہودی قتل ہوسے اب اوسکے بعد جو اللہ تعالے فضل اور رحمت کی زمانہ کی بڑے دہوم سی خبر دیتا ہی اور کا فرونکے
خون بہانے کا وعدہ کرتا ہی یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی اس آیت مین یہودیون کو بشارت ہی کہ جا بیان لائینگی
پہر یروشالم مین بسینگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ نزدیک آنی والے بربادیون سے
بعد بہی لوگ یروشالم مین بسنے کی لائق کیجاینگی اس آیت سی ستالیسوین آیت تک بہت سی حصے
اقرار مین جو ابہی طرح حزقیا کے زمانی آنیوالے وقتون پر مطابق نہین پڑتے اس لیے ہم کہتی ہین کہ
اس فتح کی بعد جو ابہی وقت ہین اونکا ایک اشارہ لیکر ابہی دونون کی خبر دی گئی جسمین خوشخبری نہایت سوز
ہوگی ارشاد ہوتا ہی اور اگرچہ خداوند تمکو مصیبت کی روٹی اور دشواری کا پانی دیتا ہی پر آگی کو تیرے
سکہلانی والے چہپنگے اور تیری انکہین تیرے تعلیم دینے والونکو دیکہین گی اور تیرے کان تیرے پیچہی
سی یہ آواز سنینگی جو کہتی ہی راہ یہی ہی اوسپر چلو جب تم داہنے اور جب کہ تم بائین مڑو طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ حزقیا کی دنون مین لوگونکو اچہی تعلیم ہوئی مگر اوسکے بعد منسا کی وقتون مین پہر ایماندار استاد
گوشون مین چہپ رہی لیکن قید بابل سی چہوٹنے کے بعد اگرچہ یہودی غریب حالت مین رہی مگر اللہ نے
اونکی پاس پہر اچہے اوستاد بہیجے اور لوگ عام طور پر شریعت کی تعلیم پاتی تہے اور جب انبیا اونکا آنا
موقوف ہوگیا تب بہی اونکی سب عبادتخانون مین لوگون نی اچہی طرح تعلیمین پائین حضرت عیسی علیہ السلام
کے آنے تک برابر یہی رواج تعلیم قائم رہے پر عام تعلیم کلام خدا کی بہت عام ہوگئی عیسائیون
کی وقتین اور کچہ محفوظ کیگئی ہین تمام زمانون مین ای یادرہو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد
تین سو برس تک بت پرستون نے عیسائیون کے خون کا دریا بہایا پہر قسطنطین بت
پرست جہوٹ موٹ کا عیسائی ہوا اوسنی تین خداؤنکا اقرار بہت لوگون سے لیا اور ایسی بڑ
فساد دین مین ڈالا کہ تم بہی انکو جہوٹا عیسائی کہتی ہو مگر تین خدا کے کہنی مین اوہنین کے تابع
ہو جو عیسائی اللہ کو اکیلا کہتی تہے وہ ان جہوٹے عیسائیون کے ظلم سے پہاڑون اور جنگلون
چہپ چہپ بیٹہی جسطرح منسا کی وقت مین ایماندار استاد گوشون مین چہپ رہی تہے پہر ایماندار استاد
اچہی طرح سی محمدی وقت مین ظاہر ہوی اور آجتک ظاہر ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
تک ظاہر رہین گے ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش خبری دی ہی کہ پہر لوگ

ہمیشہ حق پر رہینگے اور غالب رہینگے کوئی اونکا کچھ بگاڑ نہین سکیگا دیکھو اس وقت مین بھی یہ پیش خبری کیسے
ظاہر ہو رہی ہے اللہ فرماتا ہی تب تم اپنی کھودی ہوی مورتون کا روپہلا لباس اور ڈہالے ہوی پتلون کے
سنہلے اسباب زینت کو ناپاک کروگے تو اوسی حیض کے لتے کے مانند پہینک دیگا تو اوسی کہیگا نکل دور ہو
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ قید بابل کے بعد وہ بالکل بت پرستی سی پاک ہو گئی پہر جب عیسائی دین پہیلا لوگ
دلکی بتون سے پاک ہو گئی اے پادریو روم کے جہوٹے عیسائیون نے دیکھو کیسی بت پرستی پہیلائی تہی اون
مین بہت لوگ محمدی ہوئی اونہون نے بتون کو پہینک دیا اللہ فرماتا ہی تب وہ تیرے بیج کے لیے جو تو زمین
مین بووے مینہ دیگا اور زمین کی افزایش کی روٹی دیگا اور وہ فربہ اور برکت سی معمور ہوگی اوسدن
تیرے چارپاے چوڑی چراگاہون مین چرینگے اور بیل اور گدہے بہی جنسے زمین کی ہلواہی ہوتی ہی ایسا
چارا جو چلنی مین ڈال کے اور پنکہا کر کے چہانا گیا کہائینگے اور ہر ایک اونچے پہاڑ پر اور ہر ایک بلند ٹیلے پر
بڑی خونریزی کے دن جسوقت کہ برج گر جاوینگے چشمے اور پانی کی ندیان ہونگی اے محمدی بہائیو دیکہو کیسی
صاف برکتونکا اللہ وعدہ کرتا ہی اور یہ بتا دیتا ہی کہ یہ بات بڑی خونریزی کے دن ہوگی یہ اشارہ اوس
بڑی خونریزی کی طرف ہی جسکا ذکر دسوین باب مین اور اٹہائیسوین باب مین ہو چکا جہان اللہ نے پیغمبر کے
جہاد کی مثال دیکر جہاد کا وعدہ کیا ہی اس قید سی اوپر کی سب آیتونکا مطلب کہل گیا یہ صاف محمدی
جہاد کی اور اوسوقت کی برکتون کی بشارت ہی برج گر جاینگے یعنی کافرون کے بڑے بڑے قلعے ویران ہو جاینگے
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ آسوریون کے قتل ہونیکے بعد اونکی بڑہی ہوی طاقت جو ایک مضبوط قلعہ کے
مانند تہی وہ گر گئی تو یہودیونکا ملک سر سبز ہو گیا لیکن زیادہ اور روحانی برکتون کی صاف صاف پیش خبری ہے
اللہ کا کلام اچہا بیج ہی جو دل مین بویا جاتا ہی اور روح القدس سے سینچا جاتا ہی اور جب حواریون نے انجیل
کی منادی پہیلائی بہت کثرت سے ایمان پہیلا اس جگہ خوشخبری ہی عیسائیون کی پہلداری اور کثرت کی
اور صاف خوراک واسطے محنت کرنے والون کے اسکا یہ مطلب کہ جو اللہ کے کلام کے پہیلانے مین محنت کرینگے
اونکو مناسب خوراک ملیگی یا یہ مطلب کہ وہ عہد کرینگے اون سچائیون پر اور تسلیمون پر جنکی اور ونکو نصیحت
کرینگے اور سچی تعلیمون کو بیکار باتون سے جدا کرینگے دریا اور دہارا پانی کی عام طرح پر بلند پہاڑ کی چوٹی پر
نہین پائی جاتی مگر مطلب یہ ہی کہ اللہ کی رحمت کے وسیلے اور روح القدس کی تاثیرین ان جگہون مین پہیلینگی
جہان اونکی بہت کم امید ہوتی ہے اور یروشلم کا کہودا جانا اور یہودیون کا برباد ہونا غیرہ ہوگی

بلانے کے ساتھ ملا ہوا ہی اور اوترکی قوموں نے جو رومیونکو برباد کیا ان دونوں باتون نے اینده کی مضبوطی
کو سنوار دیا ای پادریو اوترکے بت پرستون نے جو روم کے جہوٹے عیسائیون کو برباد کیا اسکی
تہوری مدت بعد محمدیون نے روم کے جہوٹے عیسائیون پر جہاد کیا اس جہاد کو برحق سمجہو بڑی خوبی نکلا
اشاره اسی محمدی جہاد کی طرف ہی جسمین بت پرست اور بی ایمان یہودی اور جہوٹے عیسائی بہت
سی قتل ہوے اور بہت سی محمدی دین مین آئی اونہون نی ہر طرحکی محمدی برکتین پائین مسجد بیت المقدس پھر آباد
ہوئی افسوس تمھاری عقل پر تم یہودیون کی ضد کے مارے اوس پاک مسجد کے کہودے جانی کو ایمان
کی ترقی کا باعث سمجہتے ہو اور اوسکی آبادی جو محمدیون کے ہاتہو سے ہوئی اوس سے جلتے ہو اوترکے بت پرستون نے
جو جہوٹے عیسائیون کو قتل کیا اسکو دین کی ترقیونکا باعث جانتے ہو اور محمدیون نے جو انھین جہوٹے
عیسائیون کو قتل کیا اس جہاد کو برحق نہین سمجہتے ہو اللہ تمھاری آنکھین کہولے آمین اللہ فرماتا ہی
اور چاند کی چاندنی ایسی ہوگی جیسے سورج کی روشنی اور سورج کی روشنی سات گنی بلکہ سات دن کی روشنی
کے برابر ہوگی جسدن خداوند اپنی بندونکی زخم کو باندھیگا اور اونکی دردناک گہاو کو چنگا کریگا طامس
اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس آیت مین ایک روحانی برکت کی خوشخبری ہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنے سے پہلے کچہ نہین خیال کیا جا سکتا کہ وہ کسی طرح سے پوری ہوئی لیکن جب کہ خداپرستون کی
جماعت ایسی خوبصورت تہی جیسے مہتاب اور آفتاب اور آفتاب سات گنی روشنی کی سات چمکا
تب بہت کثرت سے علم اور پاکیزگی اور تسلی کو پہیلایا لیکن آخر کو خداپرستون کی جماعت پاک کیجائیگی
اور ہر ایک بدی دفع ہوجائیگی اور یہودی لوگ مذہب بدلین گے ای محمدی بہائیو یہ بشارت صاف
محمدی وقت کی ہی جسمین نور ایمان کا سورج اور چاند سے کہین زیاده چمکا اور اللہ نے ایمان والون کے
زخم کو چنگا کیا وہ جو کافرون کی غلبہ کا زخم اونکی دل پر لگا ہوا تہا وہ چنگا ہوا حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد سچے عیسائی چہہ سو برس تک زخم پر زخم کہاتے رہے محمدی وقت مین ہر طرف کافرون کا
خون بہایا گیا تب ایمان والون نے کہانا پینا کا اور چاند سورج کی روشنی کا مزا پایا دیکہو اسکی بعد
اللہ تعالے اور صاف پتا دیتا ہی اور فرماتا ہی دیکہو خداوند کا نام دور سے چلا آتا ہی اوسکا غضب بہڑکا
اور بہاری دہوان ہوتا ہی اوسکے ہونٹ قہر آلوده اور اوسکی زبان دہدکتی آگ کی مانند ہی اور اوسکا
دم ایسا جیسا زور کا بہاؤ جو آدہی گردن تک چڑہی وه گروہونکو بطالت کی چہاج مین پہٹکیگا

اوتہون سکے گالون پر گمراہی کا الگام لگا دیگا اے محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی صاف اوسوقت کا پتا دیتا ہی
کہ اللہ کا نام دور سے چلا آتا ہی یعنی انکا نام لینے والے اس ملک مین دور سی آوینگی اس پتی سی اول سے
آخر تک سارا مطلب کہل گیا معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت عیسی علیہ السلام کا نہین کیونکہ وہ دور سے
نہین آئی وہ تو اوسی ملک مین پیدا ہوے اور اونکا ظہور جلالی صفت سی نہین ہوا اور نہ ظالمون کے
ظلم سہنی دہے یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی شہر یروشالم سے مکہ بہت دور ہی مہینہ بہر کی راہ پری
وہان سے اللہ کا نام اور اوسکا کلام ظاہر ہوا اور محمدیون کو اللہ نے یروشالم مین پہنچایا اللہ نے
اپنے غضب کی آگ کافرون پر بہڑکائی اور اپنا جلالی کلام سب کو سنایا جسمین کافرون کو بہڑکتی
آگ سے ڈرایا اور جنکو ایمان دینا منظور نہ تہا اونکو ہلاکت کی چہاج مین پہٹکا اور اونکی گردن پر
کا لگام لگا دیا اور اونکو قتل کیا محمدی تلوار سے جہنم کی آگ مین پہونچے طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ
سنحاریب کی فوج کی برباد ہونیکی اور جہوٹی اعیسائیون کے برباد ہونے کی خبر ہی ای پادری وہ لوگ
جنکو تم جہوٹا عیسائی کہتی ہو محمدیون کی تلوار سے قتل ہوی اور اونمین بہت سی محمدی ہوے پہر تم محمدی
جہاد کو برحق کیون نہین سمجہتی ارشاد ہوتا ہی تب تم گیت گاوگی جیسے اوس رات گاتی ہو جب مقدس عید
مانتی ہو اور دل کی ایسی خوشی ہوگی جیسی اوس شخص کی جو بانسری لی ہوی روانہ ہو کہ خداوند کے پہاڑ
مین اسرائیل کی چٹان کے پاس جاوے اور خداوند اپنی جلال والی آواز سناویگا اور اپنی قہر کی
شدت اور جلانے والی آگ کے شعلہ اور باڑ ہوا اور آندہی اور اولونکے ساتہ اپنی ہاتہ کا اوترنا دکہلاویگا
ہان خداوند کی آواز سے آسور تباہ ہو جاویگا وہ اوسی لٹہ سی ماریگا اور جس جس طرف اوس مقرر لٹہ کی
جو خداوند اوسپر لگاویگا چوٹ ہوگی اوس اوس طرف رباب اور بربط کے ساتہ ساتہ ہوگی کہ وہ شور
شمار کی لڑائیون مین اوسی لڑیگا اے محمدی بہائیو اسرائیل کی چٹان وہ بڑا پتہر ہی جو مسجد بیت المقدس
مین ہی اونمین سی جدا ہی وہ وہی پتہر ہی جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرشتون کو چڑہتے دیکہا
دیکہو اللہ تعالے اپنی پاک کلام کا پتا دیتا ہی کہ اللہ اپنی جلالی آواز سناویگا سو اللہ نے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اوتارا جسمین جابجا کافرون کی قتل کا حکم ہی اور ہیبت اور رعب اوسکا
ایسا پہیلا گیا قرآن سن سن کر بتون کے دل کانپ گئی جب سی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تب سی اللہ کے حکم سی فرشتون نے آسمان سے آگ کے شعلے شیطانونپر

بچانے شروع کردی ملک آسور کو یعنی ملک عراق اور بابل کو اللہ نے محمدیون کے ہاتھون مارا اونہین بہت وقت محمدی دین مین آئی اونھون نے اور محمدی اسرائیلیون نے خوشی کے ڈنکے بجائی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوریون کی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتے نے قتل کرڈالا یہ اوسکی تیرہوی طامس اسکاٹ نی مقرر اوسکی جگہ پریون ترجمہ کیا ہی کہ بنیاد ڈالا ہوا عصا گذریگا جو خدا اوسپر رکھدیگا پھر لکھا ہی کہ اسکا مطلب ہی ڈنڈا اصلاح کا پادری لوتھہ و دستی لکھی ہوی کتابون سے ہسکو بیان کرتا ہے ڈنڈا تعلیم دینے کا یہ فرق ترجمہ کا اسی ہوگیا کہ ایک حرف دوسرے حرف سی بدل گیا جو اوسکے مشابہ ہی پھر لکھا ہی کہ ڈنڈا اصلاح کا وہ کیونکر ہوسکیگا وہ تو سب کے سب برباد ہوگئی لڑنکو تعلیم نہین ملی دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ وہ ڈنڈا اصلاح کا نہین تھا اصلاح تو جب ہوتی جب پھر قتل ہوتے کچھ ایمان لاتی شور شار کی لڑہیون کی جگہ یون ترجمہ کیا ہی کہ ہلنی کی لڑائیون مین پہر لکھا ہے کہ ہلانی کی لڑائیون مین اوسکو پکڑ لیگا اور زور سے ہلا کر اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیگا ای ایمان والو لڑائیون کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ عراق والون سے کئی لڑائیان ہونگی تب وہ برباد ہوگا دیکھو اللہ نے فرشتے کے ہاتھون ساری فوج کو ایکا ایک قتل کیا وہ تو ایک ہی بار تھی یہان اوسکا ذکر نہین یہ محمدیون کی لڑائیون کا ذکر ہی جسکی سارے جہان مین دھوم ہی یہی ڈنڈا اصلاح اور تعلیم کا تھا جس سے بہت قتل ہوی اور بہت ایمان لاے ارشاد ہوتا ہی کیونکہ طوفت مدت سی آراستہ کیا گیا ہان وہ بادشاہ کے لیے گہرا اور چوڑا طیار کیا گیا ہی اوسکا ڈھیر آگ اور بہت سا ایندھن ہی اور خداوند کا دم گندھک کے بہاو کے مانند اوسکو سلگاتا ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ طوفت ایک گھاٹی تھی قریب یروشالم کے جہان لڑکے اکثر آگ مین جلای جاتی تھے اوسکو گنا ہنام یا جہینا کی بھی کہتی تھے اسی لیے اس سے مراد ہی وہ مقام جہان آگ سے سزا دیجاوی اور انجیل پاک مین جہنم کی آگ کا لفظ آیا ہی یہان طوفت اوس مقام کو فرمایا ہی جہان اسوریون کی فوج تباہ ہوئی وہ فوج غالبا یروشالم سے بڑے فاصلہ پر تباہ ہوی اور یہ جو فرمایا کہ بادشاہ کے لیے تو سنحاریب کو اوس فرشتے نے نہین مارا مگر اوسکی شان و شوکت جاتی رہی سو یہ ہی اور گہری گھاٹی سی برباد ہوگا اور اسمین ایک نشان ہی اوس ہمیشہ قایم رہنے والی آگ کا جو طیار کی گئی ہی اللہ کے دشمنوں کے واسطے

اکتیسوان باب ۳۱ اسمین یہ مضمون ہی کہ تم مصر کو مدد مانگنے نجاو اور نہ بھروسا کرو اللہ تعالے

شریرون کے گھرانے پر اور اونپر جو بدکردارون کی حمایت کرتے ہین چڑھائی کریگا کیونکہ مصری تو انسان ہین
خدا نہین اور اونکے گھوڑے گوشت ہین روح نہین پھر فرمایا کہ اللہ تعالے اپنا ہاتھ بڑھاویگا اور مددگار پھسلیگا
اور مدد مانگنے والا گر پڑیگا اور وے سب کے سب ایک ساتھ ہلاک ہوجاوینگے کہ خداوند نے مجھے یون کہا ہی
کہ جسطرح شیر اور شیر ببر کا بچہ اپنے شکار کو دبوچے ہوے اون گڈریون کے غول کے مقابل جو بلائی جاکے اوسپر
چڑھتی کو آتے ہین غراتا ہی اور اونکی للکار سے نہین ڈرتا اور اونکی ہجوم سے دب نہین جاتا اوسیطرح رب العالمین
لڑنیکو اوتریگا صیہون پہاڑ پر اور اوسکے ٹیلے پر جیسا پرندا پھیرا آتا ہی ویسا ہی رب العالمین یروشالم پر سایہ
کریگا سایہ کریگا اور نجات دیگا ترس کھائیگا اور بچائیگا ای تم اوسکی طرف پھرو جسسے بنی اسرائیل نے نہایت
بغاوت کی ہی کیونکہ اوسی دن ہر ایک انسان روپے کے بتون کو اور سونے کی پتلیونکو جو تمہارے ہاتھون
نے گناہ کرنے کے لئے بنائی ہین رد کریگا اور آسور گر جاویگا اوسکی تلوار سے جو انسان نہین یعنی اوسکی تلوار
جو آدمی نہین اوسی ہلاک کریگی وہ تلوار کے ڈر سے بھاگیگا اور اوسکے جوان مرد خراج گذار نہین گے اور وہ خوف
کے سبب اپنے مضبوط مکان مین چلا جاویگا اور اوسکے سردار جھنڈے سے لرز جاوینگے یہ خداوند فرماتا ہی جسکی
آگ صیہون مین اور جسکا تنور یروشالم مین ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ آسوریون کی
فوج سے اللہ تعالے صیہون کو بچاویگا تا کہ یہودیون کو مصر سے مدد مانگنے کی حاجت نرہے جسطرح پرندے
بچہ کو بچاتے ہین چارون طرف اوڑکے اوسیطرح اللہ تعالے یروشالم کو بچاویگا اور پھر وہ بتون کو چھوڑ
دینگے اگرچہ وہ بت سونے چاندی کے ہون اللہ تعالے آسوریونکو غارت کردیگا کسی انسان کی تلوار سے نہین بلکہ
فرشتے کی تلوار سے سو سنحاریب بھاگ گیا اوس تلوار سے جو دکھائی نہین دیتی تھی اور وہ نینوی کو چلا گیا اور
اوسکے شہزادے بھی خوف زدہ کردی گئی تھے اوس جھنڈے کی باعث سے جسکو اللہ نے صیہون پر ظاہر کیا اور آگ
اوسکے قربانگاہ کی جو قربانیون کو جلاتی تھی وہ اوسکے لوگون کی حفاظت تھی ای محمدی بھائیو سنحاریب کی
سب فوج جو یروشالم کے قریب تھی اللہ کے حکم سے فرشتے نے مار ڈالی اور وہ بھاگ گیا مگر اوسکے جوان مرد خراج
گذار نہین بنے اور یروشالم کے لوگ اوسوقت بچ گئے تھے اور یہان پہلے یہ خبر ہی کہ جو لوگ مصر والون سے مدد مانگتے
ہین یعنی یروشالم کے لوگ وہ اور مصر والے ایک ساتھ ہلاک ہونگے بخت نصر نے یروشالم والون کو اور مصر
والون کو قتل کیا مگر وہ خود عراقی تھا اور یہان آسور یعنے عراق والونکے قتل کی بھی خبر ہی یہ تینون باتین
محمدیون کے جہاد مین اکٹھی ہوئین اوسسے پہلے ہرگز اکٹھی نہین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اللہ تعالے

محمدی فوجون کے ساتھ یروشالم والون سے لڑنے کو اوترا پھر اونپر سایہ کیا اور انکو نجات دی یعنے اوس پاک شہر کو محمدیون کے قبضے مین کر دیا بت سے یہود اور نصاری کو محمدی کر دیا ہر ایک انسان نے جو نکو ہم نے چلے پادریون کی کتابون سے ظاہر ہے کہ نصاری اندنون مین سونے چاندی کے بت اور صلیبین بناتے تھے جو محمدی ہوے اونہون نے صلیبون اور بتون کو پھینکدیا آسوری یعنے عراق والے اللہ کی تلوار سے قتل ہوے محمدیون کی تلوار انسان کی تلوار نہین تھی وہ تلوار اللہ کی تھی جو اللہ کے حکم سے اور اوسکے شریعت کے موافق تھی چونتیسوین باب مین بھی اللہ نے فرمایا ہی کہ میری تلوار آدمیون پر عدالت کرنیکو اتری گی عراق کے سردار بار بار بھاگ گئے اسکا بیان اس کتاب کے آخر مین دیکھو عراق والون نے محمدیونکو خراج یعنے محصول دینا قبول کیا اسکا بیان امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کتاب الخراج مین دیکھو بتیسوان باب[۳۲] دیکھو ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور سردار عدالت سے حکمرانی کرینگے ہان ایک شخص آندھی سے پناہ کی جگہ کی مانند ہوگا اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور پانی کی ندیون کی مانند خشک زمین مین اور بھاری چٹان کی سایہ کے مانند ماندگی کے سرزمین مین ای محمدی بھائیو عراق والون پر جہاد کی خبر دیکر اللہ تعالے پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاف صاف پتے بتلاتا ہی کہ وہ دین کا بادشاہ سچائی سے بادشاہت کریگا اور سردار یعنی اوسکے نائب عدالت سے حکومت کرینگے عبرانی مین لفظ ساریم کا ہی اسکی معنی شہزادے اور جگہ بھی آئے ہین یہان پادریون نے شہزادون کا ترجمہ کر دیا پھر اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہی کہ اوس بادشاہ عادل کا ظہور اوس ملک مین ہوگا جہان آندھی ظلم اور فساد کی ہر طرف چل رہے ہی کفر اور جہالت کا طوفان ہر طرف زور پر ہے ایمان اور علم کے نہ ہونے سے دل مر رہے ہین جیسے بن پانی کی سوکھی زمین سایہ اللہ کا لوگونکو کہین نہین ملتا لوگ اوس سایہ کی تلاش مین تھکے جاتے ہین ایسے ملک مین اوسکے ظہور کی یہ صاف مثال ہی کہ خشک زمین مین پانی کی ندیان بہ نکلین بڑی چٹان کا سایہ بڑے میدان کی دھوپ مین مل گیا آندھی اور طوفان اور بھاو سے پناہ کی جگہ مل گئے ایسی مثالین پچیسوین باب مین بھی ہو چکی ہین جہان صاف بابل کے ویرانی کے خبر دی ہی اور یہ مثال دی ہی کہ آندھی سے ایک پناہ کی جگہ اور گرمی جو ایسے مکان مین ہو جہان پانی نہو وہان ابر کے سایہ سے گرمی مٹ جانے خشک زمین کا لفظ ترپنوین باب مین بھی ہی جہان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہے یہ خاص پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پادری بیتھر نے اور پادری ڈایوڈیٹی نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ٹھرایا ہی ای ایمان والون یہ پتا حضرت عیسے سے

منزلون وو رہی وہ تو ملک شام مین پیدا ہوے جہان توریت اور زبور اور نبیون کے کتابین پھیلی ہوئی
تھین اور حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام اوسوقت مین وہان موجود تھے آگے فرماتا ہی اور اونکی آنکھین
جو دیکھتے ہین تیرہ نہ ہونگی اور اونکے کان جو سنتے ہین سنینگے [illegible] دل [illegible] معرفت سمجھیگا اور جنکی
کی زبان صاف بولنی پر مستعد ہوگی [illegible]
طامس اسکاٹ اٹھائیسوین باب کی بیان مین لکھ چکا ہی کہ حزقیا بادشاہ کی اصلاح کرنے کی بعد بھی
ملک یہودیہ مین بی انصافی پھیلی ہوئی تھی اس مقام مین پہلے تو لکھتا ہی کہ یہ خبر حزقیا بادشاہ کی ہی کہ اوسنے
جاہل لوگون کو اچھی طرح تعلیم کیا پھر لکھتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی اور اونکے روحانی فیض اور برکت
علم کی ہی کہ جو لوگ دین مین کم زور تھے وہ علم مین کامل ہوجاوینگے اور جو لوگ اتنا بھی نہین بول سکتے تھے کہ لوگ
سمجھ لین صاف صاف خدا کے حکمونکا بیان کرینگے اور نیکی اور بدی کی پہچان لوگونکو اچھی طرح ہوجاویگی
احمق کو پھر لوگ عزت دار نہین کہینگے جیسا خوشامد سے لوگ کہا کرتے تھے آگے فرماتا ہی ای عورتو
تم جو چین مین ہو اوٹھو میری آواز سنو سال سے کچھ زیادہ عرصہ مین ای بی پرواؤ تم بی آرام ہوجاؤگی
طامس اسکاٹ کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ خبر سنحاریب کے حملہ کی ہی پھر فرماتا ہی اے عورتو
تم جو سکھ مین ہو گھبراؤ ای بی پرواؤ اپنے تئین برہنہ اور ننگا کرو اور ٹاٹ اپنی کمرون پر باندھو
وی عمدہ کھیتون کے اور پھلدار انگوری درختون کے سبب اپنی چھاتیان پیٹتی ہوئی میرے لوگون کی سرزمین
مین کانٹے اور سہ انگلاب جمینگے ہان باغ و بہار شہر کے سارے شادمان گھرون مین بھی کیونکہ محل چھوڑے
جاوینگے اور شہر کا انبوہ سنسان ہوگا عوفیل اور دیدبانی کا برج مدت تک ماندہ ہونگے گورخرون کی آرام
گاہین اور گلون کی چراگاہین جبتک کہ عالم بالاسے روح ہمپر اونڈیلی نجاوی تب بیابان باغ ہوجاویگا اور
باغ ایک جنگل گنا جاویگا تب بیابان مین عدل بسیگا اور صداقت یعنی سچائی باغ مین رہا کریگی اور صداقت کا
انجام صلح ہوگا اور صداقت کا پھل ہمیشہ کا چین اور آرام ہوگا کیونکہ میرے لوگ چین کے مکانون مین اور بے
خطر گھرون مین اور آسودگی اور آسایش کے کاشانون مین رہینگے اور اوس جنگل کے گرنے مین اولے برسینگے
اور وہ شہر پستی مین پست ہوجاویگا تم نجات ور ہو جو سب نہرون کی آس پاس بوتے ہو اور بیل اور گدہے کو
وہان چلاتے ہو طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یروشلم کی عورتین عیاش اور خراب تھین اور کچھ دین کا
تھا [illegible] سکا [illegible] ہم ایک [illegible] مضمون مین

جو کسی قدر بلند تھا اوپر بی کنارہ کی طرف نزدیک مسجد کے جو اوسکی تھوڑی دور پر دکھن کی طرف واقع ہی
اور اس قلعہ کی ایک دیوار تھی جو اوسکو باقی حصہ صیہون سی جدا کرتی تھی مطلب ہی کہ قید سے چھوٹنے سی پہلے یہودیون پر
روح اونڈیلی گئی کہ اونھون توبہ کی اور دعا مانگی اور یروشالم جو پھر بنایا گیا اور وہان شریعت پھیلی تو جنگل
ایک باغ ہو گیا اور وہ جو پہلی بت پرستی کر چکے تھے اگلی زمانے مین اور اللہ کو بھی پوجتے تھے تو وہ جنگل
شمار کیا گیا پھر لکھتا ہی کہ یہ مطلب بن نہین سکتا کیونکہ بربادی یروشالم کی بڑے زمانے تک قائم نہین
رہی کہ اُسمین روح اوپر سے اونڈیلی گئی ہو لیکن حال کی بربادی یہودیون کی اور یروشلم کا تباہ ہونا
قائم رہیگا یہان تک کہ روح اونڈیلی جاوی جیسا پنتکوست کے دن تھا دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ یہ ذکر
پہلی ویرانی اور آبادی کا نہین کیونکہ وہ ویرانی ستر برس رہی اور یہان عبرانی مین عد عولام کا لفظ ہی
یعنے ہمیشہ تک مگر یہان یہ معنے ہین کہ بڑی مدت تک کیونکہ اوسکی بعد پھر آبادی کی خبر دی ہی پادری اقرار کرتا ہی
کہ یہان دوسری ویرانی کا ذکر ہی جو رومیون کی ہاتون حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد ہوے پھر اسکی
بعد آدریان بادشاہ نے شہر کو پھر بنایا مگر مسجد اوسی طرح چھ سو برس کی قریب تک ویران رہے یہانتک
کہ محمدیون کی ہاتون اللہ نے اوس پاک مسجد کو پھر آباد کیا مگر پادری محمدیون کی ضد سے اس آبادی کو بھی
ویرانی سمجھتا ہی اور لکھتا ہی کہ وہ آبادی جسکا یہان وعدہ ہی وہ ابھی نہین ہوے وہ جب ہوگی
جب روح القدس کا فیض اوتریگا جسطرح حواریون پر عید پنتکوست کے دن اوترا تھا یا اللہ
پادریون کی آنکھین کھولدے اور اونکو دکھلا دے کہ وہ وقت آچکا روح القدس نے اللہ کے حکم
سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوتارا روح القدس اور قرآن کا فیض جو روح کی طرح دلونکو زندہ
کرتا ہی سارے جہان کے ایمان والون پر آسمان کیطرف سی اونڈیلا گیا بیابان اس کتاب مین عرب کو کہا ہے
جیساکہ بیالیسوین باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کے لفظ کے ساتھ مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی یہان
ارشاد ہوتا ہی کہ بیابان باغ ہوجائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک عرب جو ویران تھا جہان مدتون اللہ کا کلام
نہین اوترا تھا وہ بیابان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اللہ کے کلام کے نور سے اور اللہ
کے رسول کے جمال نورانی سے باغ وبہار ہوگیا اور فرمایا کہ باغ جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک شام جہان
اللہ کا کلام سیکڑون برس اوترتا رہا تھا وہ باغ وبہار ملک اوس وقت مین جنگل کی مانند ہوگیا تھا کیونکہ اللہ
کے کلام کا اوترنا چھ سو برس سے موقوف ہوگیا تھا اس باعث سے وہان کفر اور شرک پھیل گیا تھا

پھر فرمایا کہ بیابان میں عدل بسیگا اور صداقت یعنے سچائی باغ میں رہا کریگی سو ایسا ہی ظہور میں آیا اللہ کا کلام جنوب عرب کے بیابان میں عدالت کے ساتھ اوترا اور ان سے وہ سچا دین ملک شام میں بھی آیا عرب اور شام سارا باغ دیہا رہو گیا اور صداقت یعنے سچے دین کا پہل صلح او ہمیشہ کا آرام ہوا ایمان والے وہان ہمیشہ امن امان سے رہتے ہین بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اونکا خطرہ نہ رہا اونکے شہر اوجڑ گئے او بابل ویران ہو گیا اور ملک شام کے ایمان دار جابجا بخیر اناج بونے لگے طامس اسکاٹ ان آیتون کا یون مطلب لکتا ہی کہ بیابان میں عدل بسیگا یعنی یہودیون اور بت پرستون مین سچا دین پھیلجاویگا دنیا کے اوس حصہ مین جو ابتک جنگل ہی اور جس مین بہت کم میوہ دار کھیت ہین اسد والے لوگ امن اور چین مین رہینگے اسدا دنکے دشمنون کے مکانون کو برباد کر دیگا گو کہ بی شمار مثل جنگل کے درختون کے ہین اور وہ شہر جو مدت سے جھوٹے عیسائیون کے بادشاہی کا مقام رہا ہی گرا دیا جائیگا تب محنت عیسائیون کی کامیاب ہوگی اون لوگونکی طرح جنہون نے زمین کو سینچا اور بیج بویا

تینتیسوان باب پہیر وا ویلا ہی کہ تو اوجاڑتا ہی اور اوجاڑا نہ گیا تھا تو لوٹتا ہی اور لوٹا نہین گیا تھا جب تو اوجاڑ چکیگا تب تو اوجاڑا جائیگا اور جب تو لوٹ چکیگا تب تو لوٹا جائیگا ای خداوند ہمپر رحم کر ہم تیری راہ تکتے مین تو ہر صبح اونکا بازو ہوا ور مصیبت کی وقت ہماری سلامتی ہو پادری ڈاایلی لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری ہی برخلاف آسوریون اور کلدیون اور اور دشمنون کے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ سنحاریب نے اپنے گرد پیش کی قومونکو لوٹ لیا اور حزقیاہ کی قول توڑا سو یہ خبر دی جاتی ہی کہ تو فوراً نا امید ہو جاویگا بعد اسکے مظلومون کے حق مین فتح کی دعا ہی ارشاد ہوتا ہی لوگ گھڑ بڑی کی آواز سنتی ہی بھاگی تیرے اوٹھتے ہی قومین تتر بتر ہو گئین اور تمہاری لوٹ کا مال اسطرح بٹورا جاویگا جسطرح کیڑے بٹور لیتے ہین جو سے شریوت کی دوڑنے کے مطابق اوسپر دوڑین گے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک تو یہ آیت بھی دعا مین داخل ہی اور مطلب یہ ہی کہ یا اللہ جسوقت تو دشمنون سی لڑیگا تو تیری فوج کی گھڑبڑی کی آواز سنتے ہی لوگ بھاگین گے پھر دشمنون سے فرمایا کہ تمہارا مال لوٹا جائیگا جیسے ٹڈے کھیتون پر سے سبزی کو اور ٹڈیاں ادھر ادھر دوڑتی ہین انکے پر پادری ڈایولی بھی اسی کے موافق لکھتا ہی کہ یہ ایک بیان ہی اوس بربادی کا جو اللہ تعالے نے اپنے دشمنون پر بھیجی ہی طامس اسکاٹ یون مطلب لکھتا ہی کہ اللہ تعالے آسور کی بادشاہ سے فرماتا ہی کہ تیری حملہ کے وقت سب بھاگ گئے

جب آسوری فوج مرگئی تو یہودیون نے اونکا کچھ مال لوٹ لیا جو وہ چھوڑ گئی تھے ارشاد ہوتا ہی خداوند سربلند ہے کیونکہ
وہ بلندی پر رہتا ہی وہ عدالت اور صداقت سے صیہون کو معمور کردیتا ہی اوسی سے تیری زمانے کی پایداری ہوگی
وہ تیرے لئی نجات اور حکمت اور دانش کا ذخیرہ ہوگا خداوند کا خوف اوسکا خزانہ ہی آی محمدی بھائیو اللہ تعالے خبر
دیتا ہی کہ صیہون کو عدل اور انصاف سے اور سچے دین سے آباد کرونگا وہان علم اور حکمت اور خدا کے خوف کا خزانہ
ہوگا اور تمھارے اس زمانہ کو پایداری ہوگی یہ پتا صاف محمدی وقت کا ہی شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آجتک آباد ہی اور دین کی علم سے اور اللہ کے خوف سے معمور ہی ارشاد
ہوتا ہی دیکھو اونکی سارے بہادر باہر کھڑے ہوکر چلاتی اور صلح کے ایلچی پھوٹ پھوٹکر روتے ہین شاہراہین
سنسان ہین کہ چلنے والا نہ رہا اوسنے قول توڑا شہرون کو حقیر جانا اور انسان کو حساب مین نہ لایا زمین
کڑہتی اور مرجھاتی ہی لبنان رسوا ہوا وہ کملایا جاتا ہی سرون بیابان کی مانند ہی باسان اور کرمل کے پتے
جھڑجاتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قاصد لوگ جو صلح کی درخواست کے لیے گئے تھے بہت رونے
دہونے والون کی بے رحمی دیکھ کے اور سنحاریب نے اقرار توڑ ڈالا اسقدر فرماتا ہی اب مین اوٹھونگا خداوند
فرماتا ہی اب مین بلند ہونگا اب مین اپنی تئین بلند کرونگا تمہارے پیٹ ہی مین کوڑی کا حمل ہوگا
تم کرکٹ جنوگے تمھاری غضبناکی وہی آگ ہی جو تمھین بھسم کریگی اور قومین جلتے ہوے کنکر کے مانند ہونگے
وہ کاٹی ہوی کانٹون کے مانند آگ مین جلائی جاوینگی پادری ڈایولی لکھتا ہی کہ اس سے مراد وہ وقت ہے
جسکو اللہ تعالے مقرر کریگا بعد اسکی کہ دشمن اپنا غصہ دکہلا چکین گے آسوری بمعہ تمام اردو
برباد ہوجاوینگی آی محمدی بھائیو اللہ تعالے لائی اور بادشاہ ظالم کے ظلم کا ذکر کرکے وعدہ کیا کہ اب مین
اپنا غلبہ اور بلندی ظاہر کرونگا اور ظالمون کو غارت کردونگا جیسا قرآن مجید مین فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لکھدیا اللہ نے کہ بیشک مین غالب ہونگا مین اور میرے پیغام پہونچانے
والے پھر صاف قومون کا لفظ فرمایا یہ صاف آخری زمانہ کی خبر ہے جسمین ساری قومون پر جہاد ہوا ارشاد
ہوتا ہی تم جو دور ہو سنو کہ مین نے کیا کیا اور تم جو نزدیک ہو میری قدرت کا اقرار کرو وے گناہگار
جو صیہون مین ہین ڈر گئے کپکپی نے بے دینون کو گرفتار کیا ہی کون ہم مین سے اوس ہلاک کرنے والی
آگ پاس رہیگا اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنے والے شعلون پاس ٹہر لگا یہ ترجمہ جو ایک پادری
نے کیا ہی اصل عبرانی کے موافق ہی اور ترجمہ انگریزی جو تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین ہے

اور پادریون نے یہان پڑھا جاتا ہی اوسمین بھی یون ہی ترجمہ کیا ہی کون ہم مین سے رہیگا کہا جا ئیو الی آگ کی ساتھ کون ہم مین سے رہیگا ہمیشہ کے شعلون کے ساتھ مگر پادری میتھہ نے یون ترجمہ کر دیا کون ہم مین سے اوس ہلاک کرنیوالی آگ مین رہ سکتا ہی اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنیوالے شعلون کے درمیان بستی سکتا ہی درمیان کا اور پاس کا لفظ عبرانی مین نہین ہے مگر قرینہ سے تفسیر ڈالی والے نے پاس کا لفظ لکہا تھا اب میان کا لفظ دوسرے پادری نے لکھدیا طامس اسکاٹ نے یون مطلب بیان کیا ہی کہ بہت سے مکار بھی صیہون مین تھے جو آنے والی بربادی سی بہت ڈرتے تھے اور اوس ہمیشہ کی آگ سے ڈرتے تھے جو بدکارون کی سزا کی واسطے اوس جہان مین ہی یا یہ مطلب ہی کہ آسوری فوج کے ہلاک ہوجانے سے وہ لوگ ڈر گئی اب ہم کہتے ہین کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ وہی وقت جسمین سب قومون کی سزا دینے کا وعدہ اوپر کی آیت مین ہی اوسی وقت کی اللہ خبر دیتا ہی کہ صیہون کے رہنے والے گنہگار بھی اوس وقت رعب مین آجاوینگے پھر اللہ تعالے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہواتا ہی کہ ہم مین سے یعنے اسرائیلیون مین سے کون شخص ایسا ہوگا جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے وہ پیغمبر فنا کرنے والی آگ کی طرح پر ہی جسکے جلال کے نزدیک سے اور قہر کے گرمی سی کافر جل جاوینگے حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ مین بھی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حق مین اسی طرح کا سوال فرمایا ہی کہ اوسکی آنے کی دن کون ٹھہر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہی جو کھڑا رہیگا کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند ہی اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور اسے خالص کرتا ہوا بیٹھیگا اسی راہ سی یہان بھی آگ سے مثال دی ہی اور شعلون کا لفظ آپ کے اصحابون کیطرف اشارہ ہی اوپر انتیسوین باب مین ہوچکا ہی کہ اللہ تعالے آگ کے ہلاک کرنیوالے شعلے کے ساتھ سزا دینی کو آویگا اور تیسوین باب مین ہی کہ اللہ تعالے اپنی قہر کی شدت اور جلانی والی آگ کے شعلے کے ساتھ اپنی ہاتھ کا اوترنا دکھلائیگا اس جگہ یہ سوال کر کے حضرت اشعیا علیہ السلام جواب دیتے ہین اور اللہ کے حکم سے فرماتے ہین جو راستی سی چلتا ہی اور سیدہی باتین کرتا ہے جو اوس سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہوتا ہی حقیر جانتا ہی جو رشوت کے علاقے سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہی اور اپنے کان بند کرتا ہی تاکہ خونریزی کی مشورت نہ سُنے اور آنکھیں موندتا ہی تاکہ بدی نہ دیکھی یہ اوس سوال کا جواب ہے یعنے اسرائیلیون مین سے جو پرہیزگار ہین اور اس طرح ہین وہی اوس رسول پاک کے ساتھ رہینگے اور طامس اسکاٹ کے نزدیک یہ جو پرہیزگارون کا ذکر ہی اوسکی خبر اسکے بعد دوسرے آیت مین ہے

ارشاد ہوتا ہی وہی ہے جو اونچے پر رہیگا اوسکی پناہ گاہ پہاڑ کا قلعہ ہوگا اوسکو روٹی دیجائیگی اوسکو پانی بھی ہر وقت ملیگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حزقیا کا چال چلن اچھا تھا اوسنے اوسکو اور اوسکی مددگارونکو اونچے پر کردیا چڑھائی کرنیوالون کی پہونچ سے باہر اسیطرح اونکو قحط سے بچالیا اور ہمارے نزدیک یہ خبر اون اسرائیلیون کی ہے جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے وہ دنیا مین بھی امن امان سے اور عزت سے رہے ارشاد ہوتا ہی تیری آنکھین بادشاہ کو اوسکی جمال مین دیکھین گے وے اون سرزمینون پر جو بہت دور ہین نظر کرین گی تیرا دل اوس ہول کو تامل سے سوچیگا کہان ہی وہ لکھنیوالا کہان ہی وہ تولنیوالا کہان ہی وہ جو برجون کو گنتا تھا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حزقیا بادشاہ جب ٹاٹ اوڑہ کر مسجد مین دعا کرنیکو گیا لوگ اپنے بادشاہ کو اوس حالت مین دیکھکر غمگین ہوے سو ارشاد ہوتا ہی کہ تم اوسکو بادشاہی لباس مین پہر دیکھوگے اور وہ یروشالم مین گھیرے ہوے تھے ارشاد ہوتا ہی کہ تم بڑی دور دور زمینون مین امن امان سے چلو پہروگی آسوری فوج کے سردارون سے اونکی خوراکین بانٹین اور سونا چاندی تولا سو یہ لوگ سب جلتے رہینگے پادری ڈایو ڈیڈ پچھلے اوسکو حزقیا پر جاتا ہی پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ٹہراتا ہی اور ہمارے نزدیک اسکا یہ مطلب ہی کہ تم آخری زمانے مین آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اور جمال دیکھوگے اور دور دور کے ملکون مین خداپرستی پھیلیگی تم اون ملکون کی امن امان سے سیر کروگے اور بت پرست ظالم فنا ہو جائینگے اسکے بعد دیکھو کیسا صاف پتا اوس وقت کا اللہ تعالے بتلاتا ہی اور فرماتا ہی تو پہر اوس زبردست گروہ کو نہ دیکھیگا اوس قوم کو جسکی بولی ایسی مشکل ہی کہ تو سمجھ نہین سکتا اور زبان بیگانہ ہی کہ سمجھ مین نہین آتی دیکھو یہ ذکر حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت کا نہین ہی اوسوقت مین اگرچہ آسوری یعنی عراقی فوج کو اللہ نے غارت کردیا مگر پہر حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین بابل کی فوجون نے یروشالم کو برباد کردیا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد یونانیون نے اوس شہر کو ویران کردیا اور پر توریت شریف کی بشارت مین یہ پادری لکھ چکا ہی کہ بابل والون کی زبان عبرانی سے ملتی تھی اور رومیون کی بولی یہودیون کی بولی سے بالکل اجنبی تھی جسکو وہ نہین سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ یہان اللہ نے رومیون کا پتا دیا ہی کہ اون زبردست ظالمون کو پہر نہ دیکھوگا اونکا زور ٹوٹ جائیگا سو اونکا زور محمدی تلوار سے ٹوٹا اور بہت کم زور ہوگئے ارشاد ہوتا ہی ہماری عیدگاہ صیہون پر نظر کر تیری آنکھین یروشالم کو دیکھین گی کہ سلامتی کا مقام ہی ایسا خیمہ جو ہلایا نجائیگا جسکی میخ

ایک بھی اوکھاڑی نجاویگی اور اوسکی ڈوریون مین سے ایک بھی توڑی نجاویگی بلکہ وہان ذوالجلال خداوند ہمارے لیے چوڑی نہرون اور ندیون کی جگہ ہوگا وہان ڈانڈکی کوئی کشتی نہ جائیگی اور عظیم نمود کے جہازون کا گذر نہ ہوگا کہ خداوند ہمارا حاکم ہی خداوند ہمارا شریعت دینیوالا ہی خداوند ہمارا بادشاہ وہی ہمکو بچاویگا طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ آسوری فوج سے اس گرگو ذرا بھی صدمہ نہ پہونچیگا اللہ تعالے اوسی بچائیگا گویا بڑے بڑے گھونٹی والی دریاون سے گھرا ہوا ہی جن مین جنگی جہاز دشمنون کا جا نہین سکتا پھر لکھتا ہی کہ یہ خبر گرجا کی اور انجیل کی حفاظت اور نگہبانی کی ہی کیونکہ یروشالم حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد ایک جگہ کبھی دشمنون کے حملہ سے قائم نہین رہا اور خیمہ کی طرح بار بار اوتار لیا گیا دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ شہر یروشالم دشمنون کے ہاتھون بار بار ویران ہوا ای محمدی بہائیو یہ خاص پتا محمدی وقت کا ہی جسمین شہر یروشالم اور قلعہ صیہون اور مسجد بیت المقدس سلامتی کا مقام ہوگیا بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا بت پرست جو اوسکو توڑنے والے اور ڈھا دینیوالے تھے اوسکا گذر وہان تک نہین ہوسکتا ہی پادری اس پیشینگوئی کا کھلا ہوا ظہور دیکھ بہال کر کہتا ہی کہ یروشالم سے مراد گرجا اور انجیل ہی زمین کے معنی آسمان کہدینا پادریونکا کام ہی ارشاد ہوتا ہی تیری رسیان ڈھیلے ہوکے لٹک رہی ہین لوگ مستول کی چول کو مضبوط نکر سکے وے پال نہ اوڑا سکے سو لوٹ کا وافر مال بانٹا گیا لنگڑے بھی لوٹ پر قابض ہوگئے وہان کے باشندونمین کوئی نہ کہیگا کہ مین بیمار ہون اون لوگون کے گناہ جو اوسمین بستی ہین بخشے جائینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوری فوج کی تباہی ایک کشتی کی مانند تھی جو طوفان مین تباہ ہوجاتی ہی اوسکے نشان جاتے رہے مستول گرگئی اونکی کشتی کا اسباب لوٹا گیا لنگڑے بھی لوٹ لینی کو چلے اور بیماری شفا [illegible] کا پھر لکھتا ہی کہ اس اخیر کی آیت مین ایک بڑا مطلب نکلتا ہی یہ عیسائی جماعت کی خبر ہی یا بہشت کی بشارت ہی پادری یہ نہین دیکھتا کہ یہ سب پتے اور نشان محمدی وقت کے ہین اوسی وقت مین شہر یروشالم کو اللہ نے دشمنونسے امن دیا اور دشمنون کا جہاز ڈوب گیا اور اونکا مال جا بجا لوٹا گیا معلوم ہوا کہ جو محمدی لوگ شہر یروشالم مین بستی ہین اونکے گناہ بخشے جائینگے

چونتیسوان باب

اے قومو تم نزدیک آکے سنو اور ای لوگو تم کان رکہو زمین اور اوسکی آبادی دنیا اور سب چیزین جو اوس سے نکلتی ہین سنین کیونکہ خداوند کا قہر ساری قومون پر اور اوسکا غضب اونکی ساری فوجون پر ہی اوسنے اونہین حرم کر دیا اوسنے

اونہین سونپ دیا کہ ذبح کیجائین اور اون کے مقتول پھینکے جائینگے اور اون کی لاشون سے سڑی بو اوٹھیگی اور پہاڑ اون کے لہو سے پگھل جائینگے اور آسمان کا سارا لشکر گل جائیگا اور آسمان کاغذ کی تاؤ کی مانند لپیٹے جائینگے اور اونکا سارا جتھا یون جھڑ جائیگا جیسے کہ انگور کے درخت سے پتے اور انجیر کے درخت سے کملایا ہوا انجیر جھڑ جاتا ہی کہ میری تلوار آسمان مین شرابور ہو جاویگی عبرانی مین رِوّثاہ کا لفظ ہے یہی لفظ آگے بڑھکر پھر آیا ہی وہان پادری میتھر صاحب نے ترجمہ کیا ہی کہ اونکی سرزمین لہو سے شرابور ہو جائیگی مگر اس جگہ یون ترجمہ کیا ہی کہ مست کراویگی اور ہنری اسکاٹ مین یون ہی کہ نہلائی جائیگی دیکھو وہ اَدُوم پر اون لوگون پر جنھین مین نے حرم کر دیا ہی عدالت کرنے کو اوتریگی خداوند کی تلوار لہو سے بھری ہی وہ چربی اور بکری کے بچون اور بکرون کے لہو اور مینڈھون کے گردون کے چربی سے چکنائی گئی کیونکہ خداوند کو باصراہ مین ایک ذبیحہ کرنا ہی اور اَدُوم کے ملک مین بڑی خونریزی اور اونکے ساتھ گینڈے اور سانڈ اور بیل گرینگے اور اونکی سرزمین لہو سے شرابور ہو جائیگی اور اونکی گرد چربی سے چکنائی جائیگی کیون خداوند کے انتقام کا دن بدلا لینے کا سال ہی کہ صیہون کا بدلہ لیوے پادری ہارن تفسیر مین لکھتا ہی کہ اَدُوم ایک صوبہ ہی جو ملک یہودیہ کے دکن حصہ کی انتہا پر تھا اور اوسمین کسی قدر عرب کا بھی حصہ ملا ہوا تھا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت کی کتاب کے بائیسوین صفحہ مین ملک اَدُوم کے بیان مین لکھتا ہی کہ اَدُوم کے شہرونمین جو سب سے زیادہ مشہور تھے وہ بُصرا سلع یعنے مترہ اَیلات عصیون جبر ہین پادری مرک کشف الآثار مین لکھتا ہی کہ یہ ملک یہودیہ اور مواب کے دکن طرف تھا اور پورب کے طرف پہاڑی عربستان کے پاس اسکی سرحد ہی اور کبھی وہ عربستان مین گنا جاتا تھا ای محمدی بھائیو دیکھو پہلے اللہ تعالے نے ساری قومون مین قتل ہونی کی خبر دی پھر اوسکے ساتھ قیامت کا پتا دیا کہ آسمان لپٹا جائیگا اور تارے جھڑ پڑینگے جیسا کہ قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ ہم آسمان کو لپیٹین گے کاغذ کے لپیٹنے کے طرح اور فرمایا کہ تارے جھڑ پڑینگے پادری ڈایوڈی بھی اقرار کرتا ہی کہ یہ خبر قیامت کی ہی ای ایمان والو اسمین یہ اشارہ ہی کہ اس محمدی جہاد کے بعد انجام یہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی پھر اَدُوم اور بُصری کا پتا دیا کہ وہان خون بہایا جاویگا یہ بُصری جو ملک اَدُوم کا ایک شہر تھا جناب محمد صلعم کے وقت تک موجود تھا حدیثون مین جابجا اسکا ذکر ہی عبرانی مین اوسکو باصراہ لکھا ہی

اور حدیث کی کتابون مین بُصرٰے ی کے ساتھ لکھا جاتا ہی اور الف پڑھا جاتا ہی اور سرحد پر پی پر شش
ہی اور وہ بصرہ جو کوفے کی طرف ہی اوسکا بیان ذکر نہین ہی اوسکے آخر مین ہ لکھی جاتی ہی ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تیسرے سال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے وقت مین
حضرت خالد ابن ولید جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تلوار خطاب دیا تھا اونھون نے جا کر
اُس بُصرٰے کو فتح کیا اور ان دنون مین وہان انصاری کا عمل تھا واقدی نے لکھا ہی کہ روماس جو اوس
شہر کا حاکم تھا بڑا علم والا تھا وہ سوار ہو کر آیا اور محمدی ہو گیا باقی نصرانیون نے لڑنا شروع کیا آخر
بھاگے اور شکست کھائی روماس مسلمانون کو شہر مین لے گیا فوج کے سردار کو قتل کیا پادری
مارش یمن نے بھی سیر الاسلام مین لکھا ہی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت مین خالد نے بُصرٰے
کو فتح کیا اور اُنکا حاکم پہلے ہی حملہ مین مسلمانون کے ساتھ ہو گیا یہ شہر بُصرٰے جو دمشق سے چار
منزل پر ہی عرب جو ریگستان کے یعنی مکہ اور مدینے کے رہنے والے تھے اونکی تجارت کی یہ بڑی
جگہ تھی ای ایمان والو اللہ تعالے نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو صاف صاف پتا اس لڑائی کا پہلے
سے بتلا رکھا کہ بُصرٰے مین ایک ذبیحہ ہوتا ہی اور ادوم کے تمام ملک مین بڑی خونریزی ہونی والی
ہی اس جگہ پر مدینے شریف کے پاس ملک شام کی طرف تھے تھامون مین جو لڑائیان کافرون سے ہوئی
ہین اُنکو دیکھنا چاہئی سلع مدینہ منورہ کا نام ہے وہ ادومیون کا پایۂ تخت ہو گیا تھا تو ادومیونکا
ملک مدینہ پاک سے لگا ہوا تھا اوس ملک مین بڑے بڑے جہاد ہوے اونکے ساتھ گینڈے اور
سانڈ اور بیل یعنے بڑے بڑے بادشاہ اور رئیس قتل ہوے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ فقط کم
رتبے کے دشمن نہین بلکہ گینڈے اور سانڈ اور بیل یعنے مغرور اور بڑے بڑے بادشاہ دنیا کی برباد
جائینگے یہ سب صیہون کا بدلہ تھا کہ بابل والون نے اور رومیون نے صیہون کو ویران کیا تھا اور
ادومی لوگ اسکے ویران ہونے سے خوش ہوے تھے اور لوٹنے مین اور قتل کرنے مین دشمنون کے
شریک تھے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہان بار بار قومون کو اللہ نے پکارا ہی اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تمام دنیا کے بڑے ماجرے کی خبر دی ہی سو ہمکو یہ خیال آتا ہی کہ تمام قومین جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام
کے بادشاہی قائم کرنے کے لیے اونکے دشمنون سے لڑینگی یہ اوس وقت کی خبر ہی ادومیہ کے
لوگ یہودیون کے دشمن تھے سو ہو سکتا ہی کہ یہ پیش خبری تھوڑی سی یون پورے ہو گئی کہ آسوریون

سے بابلیون سے یونانیون سے رومیون سے ادومیون پر بربادی کی مگر ان لڑائیون کے بعد دین نہین پہنچا [illegible] کو بشارت [illegible] اسکے بعد [illegible] وہ بربادی ایسی تھی جسکا بیان بہت بڑا بیان ہو دیکھو پادری [illegible] صاحب کی تفسیر [illegible] اور [illegible] ادوم کے بت پرستون [illegible] جو ادوم کے بت پرستونکو قتل کیا اسکی [illegible] یہ مطلب نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اسکے بعد دوسرے [illegible] دین کے پہنچنے کی بشارت صاف موجود ہے اسکا ظہور ان لڑائیون کے بعد نہین ہوا پھر پادری اقرار کرتا ہی کہ اگلی لڑائیون کے بعد ضلع ادومیہ کی ایسی ویرانی نہین ہوئی جسکا بیان بہت بڑا بیان ہی اسکے بعد [illegible] اور اوسکی ندیان رال ہو جاوینگی اور اوسکی خاک گندھک اور اوسکی زمین رال سوزان ہوگی رات اور دن کبھی نہ بجھے گی اوسسے دھوان ہمیشہ اوٹھتا رہیگا نسل درنسل وہ اجاڑ رہیگی اوس طرف سے ہمیشہ تک کسیکا گذر نہوگا حواصل اور خارپشت اوسکے وارث ہون گے الو اور جنگلی کوے اوسمین بسین گے اور اوسپر ویرانی کا سوت پڑیگا اور سنسانی کا ساہول ڈالا جائیگا اوسکے اشرافمین سے کوئی نہوگا جسے وے بلاوین کہ حکمرانی کرے اور اوسکے شہزادون مین سے کوئی موجود نہین اور کانٹے اوسکے محلون مین اور اونٹ کٹارے اور گزنہ اوسکے قلعون مین جمین گے اور وہ بھیڑیون کی بستی اور شترمرغون کے رہنیکا مکان ہوگا اور گیدڑ اور جنگلی بلیان ایکدوسرے سے ملاقات کرینگے اور جھبوا بکرا اپنے یار کو پکاریگا اور رات کا پرندہ وہان آرام کریگا اور اپنے چین کا مقام پاویگا وہان قفازہ بانبھی لگائیگی اور انڈے دیگی اور اپنی چھاؤن تلے سیویگی اور پوسے گی وہان گدھ جمع ہونگے اور ہر ایک کے ساتھ اوسکی مادہ ہوگی تم خداوند کی کتاب مین ڈھونڈھو اور پڑھو انمین سے ایک بھی کم نہوگا اور کوئی بے جفت نہوگا کیونکہ میرے منھ نے یہی حکم کیا ہی اور اوسکی روح نے جنہین اونھین جمع کیا ہی اور اوسنے اونکے لیے قرعہ ڈالا اور اوسکے ہاتھ نے رسی ڈال کے اونھین حصہ بانٹ دیا سو وے ہمیشہ تک اوسکے وارث ہونگے اور پشت در پشت اوسمین بسین گے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے اون جانورون کی حفاظت کریگا اور اونکی نسل مین ترقی کریگا حضرت حزقیل کے صحیفہ کے پینتیسوین باب مین ملک ادوم کی ویرانی کی بڑی دھوم سی خبر ہی کہ اون لوگون نے اسرائیلیون سے عداوت کی اللہ فرماتا ہی ای شعیر کے پہاڑ مین تجھے ویران و بے چراغ کرونگا مین تجھے ہمیشہ تک ویران رکھون گا چودھوین آیت مین ہے کہ جسوقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرون گا جسطرح تو نے اسرائیل

سے گہرانے کی میراث پر اسلیے کہ وہ میدان تھی شادمانی کی اور سعیر کے پہاڑ تو اور سارا ادوم ویران
ہوگا پادری شیزنگ کتاب مقدس کے لغت کی کتاب مین لکھتا ہو کہ ساتوین صدی مین مسلمانون
کے حکومت کے سبب آدمیون کی تجارت موقوف ہوگئی اور تمام ملک وہ بیابان بنا جو آجتک موجود ہی ایمان
والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتوین صدی مین تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا
اسی صدی مین سارا ملک ادومیہ بیابان بن گیا معلوم ہوا کہ اسی وقت کے حق مین اللہ نے فرمایا
تھا کہ جسوقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرونگا معلوم ہوا کہ جبکہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ظہور کا وقت ساری دنیا کی ایمان والون کی خوشی کا وقت ہو ساری دنیا کی ساری
قومون مین جنھون نے نعمت ایمان کی پائی اور اسقدر انکو خوشی ہوی کہ اللہ نے کفر اور شرک سے چھڑا کر
انکو نعمت ایمان کی دی اور وہ سب سے بڑی خوشی یہ ہوی کہ جو لوگ ایمان والون کی جان اور ایمان کے دشمن
تھے اونکو اللہ نے قتل کیا ایمان والون کے ہاتھ اور ایمان دیا پہلے سے یہ پتا بتا رکہا کہ اس خوشی کی وقت
مین ملک ادومیہ ویران اور جنگل ہو جائیگا اس وعدہ کے موافق یہ ملک آدمیون سے چھین کر
جانورون کو دے دیا پادری شیزنگ کتاب پاک کے لغت مین لکھتا ہی کہ بصرا ملک ادوم کا ایک
مشہور شہر تھا اور اب تک بصیرے کہلاتا ہی نبیون کی ہولناک پیش خبری اوسکی بابت بہت دنون سے
پوری ہوی اشعیا علیہ السلام کی چونتیسوین باب کی چھٹے آیت اور تریسٹھوین باب کی پہلی آیت
دیکھو چنانچہ اوسکی رونق بالکل جاتی رہی اور اب تک فقط چالیس یا پچاس گہر اور ایک قلعہ دکھائی
دیتا ہی قدیم زمانے مین بہت بھیڑ بکری وہان تھے اور ان دنون مین بھی جھنڈ کے جھنڈ نظر آتے
ہین پادری جریک کشف الآثار مین ملک ادومیہ کے ذکر مین لکھتا ہی کہ ولنی نے نقل کیا ہی کہ
بدوون نے گواہی دی ہی کہ اس ملک مین تیس شہر سے زیادہ تھے جو بالکل ویران ہوگئے اور
چھوڑدی گئے اور ایک شہر مین بڑے بڑے ستون والی عمارت تھی کہ ان ویرانون [illegible] وقت
بدو لوگ اوس عمارت مین گلون کے سونے کے لیے تصرف کرتے ہین لیکن اکثر اوقات ان جگہون سے
پرہیز کرتے ہین کہ وہان بچھوون کی کثرت ہی اب دیکھو اس ملک کے ویران ہونے کی خبر دیکر بیابان
عرب مین ایمان کا نور پھیلنے کی اللہ خبر دیتا ہی پینتیسوان باب بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے
اور جنگل خوشی کریگا اور نرگس کی مانند کھل جائیگا اور پادری میتھر نے دوسرا ترجمہ حاشیہ پر یون

لکھا ہی کہ گلاب کی مانند کہل جائیگا وہ کثرت سے کلیان لائیگا اور شادمان ہوکے اور نعرہ مار
سکے خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی وے خداوند کا جلال
اور ہمارے خدا کے حشمت دیکھینگے آمد محمدی بہایو عبرانی مین صیاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ بیابان
ویرانہ لکھا ہی اور عراباہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ جنگل لکھا ہی اور ترسٹھوین باب مین جا بجا بھی صیاہ کا لفظ
ہی وہان صیاہ کا ترجمہ لکھا ہی خشک زمین لغت عبرانی سے معلوم ہوا کہ اصل معنی خشک زمین کے
ہین اور مکہ کے معنے بھی سوکھی زمین کے ہین بعد اسکے عراباہ کا لفظ ہی جسکے معنے جنگل کے ہین
مگر یہ بھی صاف اشارہ ہی کہ وہی جنگل جسکا نام عرب ہی وہ خوشی کریگا اور بیالیسوین باب
مین بیابان کا لفظ فرماکر صاف مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی وہ صحرائی عرب کہلاتا تھا اور پہلے ملک
ادومیہ کے ویران ہونے کی خبر دی جو صحرائی عرب کے نزدیک ہی اب صحرائی عرب کے آباد ہونے
کی اللہ بشارت دیتا ہی کہ جنگل اور بیابان باغ کیطرح کہل جائیگا یعنے عرب کا بیابان جہان اللہ کا
کلام نہین ہی دل مرے ہوے ہین وہان کلام اللہ کا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتریگا
اوسکی فرحت اور بشاشی دلون مین پہیلیگی پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہی کہ لبنان
ایک کوہستان ہی ملک شام مین اوترطرف اوسکی اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط
سرسبز رہتے ہین اور دریاے جابیل کے پاس کرمیل ایک پہاڑ ہی کرمیل کے معنے باغ اللہ کا اوسکی
چوٹیون پر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے
پہول پیدا ہوتے ہین اور سرون ایک میدان ہی کرمل کے پاس تمام ہوا بیان آفتاب صداقت
کا سو اللہ فرماتا ہی کہ شان اور شرافت ان آباد مقامون کے اوس کو یعنے عرب کو دیجائیگی
یعنے جس طرح لبنان اور کرمل اور سرون درختون اور پہولون سے باغ و بہار ہورہا ہی اوسیطرح
وہ عرب کا جنگل دین و ایمان کے پہولون سے باغ و بہار ہو جائیگا افسوس ان پیش خبریون کا ظہور
پادریون کو نہین سوجہتا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حزقیا کے دنونمین یہودیون کو فتح ہوی یعنے
ادومیہ لوٹا گیا یہ اوسوقت کی کچھ خبر ہو سکتی ہی یا جب یہودی بابل کی قید سے چہوٹے مگر بلاشک حضرت
عیسی علیہ السلام کی سلطنت کا ایک بڑا مضمون ہی جو یہان مراد لیا گیا ہی جبکہ بت پرستون نے انجیل
قبول کیا اور بڑی جماعت خداپرستون کی اونمین قایم ہوئی تو جنگل اور ویرانہ اسلام سے خوش ہوا

اور گلاب کی طرح کھل گئے اب بھی ایک بڑا حصہ زمین کا ریگستان ہے جہاں کچھ بستی نہیں ہے لیکن جب اوس کی
بابت کی خبروں کا ظہور ہوگا تمام ملک خوش ہوں گے خدا پرستوں کے دشمن کاٹ ڈالے جاوینگے گنہگار
توبہ کرینگے جو پہلے عیسائیوں کی بربادی کے باعث اور انجیل [illegible]
ملک اپنے پھولوں میں کثرت پھول کا لائیگا اور [illegible]
اور بہت عزت دار [illegible]
ملکوت کو دیجائیگی گویا کہ پیداوار لبنان اور شرون اور کرمل کی بدل کر [illegible] ریگستان ہو گئی وہ
وہاں پر اکر سرسبز ہوگئی کیونکہ وہ لوگ خدا کی بزرگی دیکھیں گے اور اللہ سے خوف کرنا اور اوسسے
محبت رکھنا اور اوسکا پوجنا سیکھیں گے ای پادریو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریوں کے
[illegible] بت پرستوں کے ملک میں ایمان کے پھول کھلے مگر اوس [illegible]
پر اوسکی تلوار نہیں اوٹھی اور تم خوب جانتے ہو کہ محمدی وقت میں یہ دونو باتیں اکٹھی ہوئیں ان
دونو باتوں کی پیش خبری کا صاف ظہور ہوا پھر تم آیندہ زمانیکی راہ کیوں دیکھتے ہو اللہ سے ڈرو اور
محمدی ہو جاؤ ارشاد ہوتا ہی کمزور ہاتھوں کو زور دو اور ناتوان گھٹنوں کو پایداری بخشو اونکو جو کچھ دل میں
کم ہمت ہیں کہو ڈرو دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا ساتھ لیے ہوئے آتا ہی ہاں خدا ہی آئیگا اور تمہیں بچائیگا
ملا اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب کہ تعلیم کرنے والے یہودیوں کو اس بشارت کی امید پر مصیبتوں میں
تسلی دیتے رہیں کہ اللہ اگرچہ کچھ دنوں دشمنوں کو رہنے دیگا مگر وہ بدلا لینے آویگا اور اپنے مصیبت زدہ
بندونکو بچائیگا یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پہلی بار آنیکی بھی خبر ہوسکتی ہی کہ اونھوں نے کام شیاطین کا
برباد کیا اور بے ایمان یہودیوں کو غارت کرنے کے لیے آئے اور اپنی سلطنت قایم کی اور آخری زمانے
میں جو آپ آوینگے اوسکی خبر بھی ہوسکتی ہی مگر یہاں پیش خبری اوس احوال کی معلوم ہوتی ہی جسکا بیان پہلے
باب میں تھا ای ایمان والو یہ قول پادری کا بہت ٹھیک ہی پہلے باب میں اللہ کے تلوار کے اوترنے
کی خبر تو اس باب میں بت پرستوں کے ملک میں ایمان پھیلنے کی خبر دیکر صاف فرمادیا کہ اوسکے ساتھ
یہ فایدہ بات بھی ہوگی کہ منکروں کو سزا دیجاویگی حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالے
سزا اور جزا کے ساتھ نہیں آیا مگر پادری یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو روم
کے بت پرستوں نے یہودیوں کو قتل کیا اوسوقت حضرت عیسی علیہ السلام اونکے ساتھ

یہودیون کو غارت کرنے آنے والے تھے یہ پادریون کے دماغ کا خلل ہے حضرت عیسی علیہ السلام بت پرستون
کے ساتھ کیون آنے لگے بت پرستون کا اور جھوٹے عیسائیون کا ظلم ایمان والون پر برابر ہوتا رہا یہ
خبر اوسوقت کی ہرگز نہین یہ بیشک محمدی وقت کی بشارت ہے اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ بت پرستون کو اور سب بے ایمانون کو سزا دینے آیا اور ایمانوالون کو بچایا پھر ارشاد ہوتا ہے اوسوقت
اندھون کی آنکھین کہل جاوینگی اور بہرون کے کان کہولے جاوینگے تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیان
بہرینگے اور سراب یعنی ریتیلا جنگل تالاب ہو جائیگا اور پیاسی زمین پانیون کے چشمے بنجائیگی بھیڑیون کے
مکانون مین جہان ہر ایک پڑا رہتا تھا گہاس اور نل کا ٹھکانا ہوگا اور ایک ترجمہ مین یون ہے کہ بید اور نل کا
مقام ہوگا آپ ہی سمجھیو دیکھو کیا کیا مثالین دیکر اللہ تعالے محمدی وقت کا پتا بتلاتا ہے کہ اندھی اور بہرے
یعنے جنھون نے اللہ کا کلام نہین سنا اور پیغمبرون کی کتابین نہین دیکھین وہ لوگ اوسوقت اللہ کو اور
پیغمبرون کو پہچانینگے کمزور لوگ نہایت تیزی سے اللہ کی راہ مین دوڑینگے خوش آوازی سے اللہ کا کلام پڑہینگے
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزے اس جگہ صاف صاف بیان ہوئے ہین یعنی
پادری کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اندھون کو اور لنگڑونکو اور بہرون
کو اور گونگون کو اچھا کیا یہ اونکے خبر ہے پادری اتنا نہین سمجھتا کہ جسطرح جنگل مین ندیان پھوٹ نکلنے کے
یہ معنے ہین کہ ایمان اور علم کا فیض وہان پہیلے گا اوسی طرح اندھی اور بہرون سے ان پڑھ لوگ مراد ہین
بیالیسوین باب کو دیکھو وہان اندھون کے معنے اللہ نے صاف کہولدئے ہین طامس اسکاٹ پھر لکھتا ہے
کہ دوسرا مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اندھون کی آنکھین روشن کین اور وہ کان
جو جہالت سے بند تھے تعلیم کے لیے کہولے اور گنہگار اللہ کی راہ مین چلے اور اونکے ہونٹون نے اللہ
کی تعریف گائی اور یہودیون نے مذہب بدلا اور ریگستان مین جب وہ خشک اور جلی ہوی زمین تھی
وہ بدل کر پانی سے سیراب مین ہو گئی اتنی مراد ہے بلا نا بت پرستون کا کہ جو مقام شیطان کا اور اوسکے
پوجنے والون کا تھا وہ نیکی پیدا ہونیکی جگہ ہو گیا اہے ایمان والو اس جگہ پر اللہ تعالے صاف محمدی وقت کا
پتا دیتا ہے کہ جنگل مین ندیان پھوٹ نکلین گی اور جو زمین پیاسی تھی وہی پانیون کا چشمہ بن جائیگی
ان مثالون کا صاف مطلب یہی ہے کہ جس ملک مین اللہ کا کلام نہین تھا اوسی ملک مین سے
چشمہ فیض کا جاری ہوگا اوسی سوکھی زمین سے ندیان پھوٹ نکلین گی اور دریا سے نہر لائینگی

وہان حاجت نہین پہونچی سو اُسکا صاف ظہور یون ہوا کہ مکہ مین اور عرب مین جہان سوکھی زمین تھی اللہ کا کلام
وہان نہین تھا وہان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اوترا حضرت عیسی علیہ السلام اسرائیلیون کے
ملک مین پیدا ہوئے جہان چشمہ فیض کا جاری تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام موجود تھے وہان
حضرت عیسی علیہ السلام سے جو دریائے فیض جاری ہوا اسی کا فیض سوکھی زمین کو اور اور قومون کو
بھی پہونچا اور یہان اوسوقت کا یہ پتا دیا ہی کہ خود سوکھی زمین سے ندیان پھوٹ نکلینگے یہ صاف
پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آپکے بعد اللہ تعالے صاف مکہ اور مدینہ کا پتا بتلاتا ہی اور فرماتا ہی اور
وہان ایک اونچی کی ہوئی راہ اور ایک شاہ راہ ہوگی اور وہ راہ مقدس راہ یعنے پاک راہ کہلائیگی وہ
جو ناپاک ہی اوسپر گذر نہ کریگا اور وہ اونھین کے لیے ہی راہ کا چلنے والا اور انجان بھی اوسمین گمراہ نہونگے وہان
شیر نہوگا اور نہ کوئی پھاڑنے والا جانور اوسپر چڑہیگا وہ وہان نہ ملیگا مگر وے جو چھڑائے ہوے ہین
وہان سیر کرینگے ہان خداوند کے چھڑائے ہوے پلٹینگے اور صیہون مین گاتے ہوے آوینگے اور ہمیشہ کی خوشی اونکے
سرون پر ہوگی وے خوشی اور شادمانی حاصل کرینگے اور غم اور آہ سرد دفع کیجائیگی یاوری ڈایودہی
لکھتا ہی کہ یہ جو فرمایا کہ پلٹینگے اسکے یہ معنے کہ گناہون سے توبہ کرینگے اور اللہ کا دین اختیار کرینگے
اے محمدی بھائیو دیکھو یہ اور صاف پتا بتلا دیا کہ وہان ایک راہ ہوگی جو پاکی کی راہ کہلائیگی اسکا
صاف مطلب یہ ہی کہ شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کے سوا اور ایک پاک راہ ہوگی وہان
ناپاک نجانے پاویگا دیکھو بت پرستون کا مکہ مین جانا اللہ نے قرآن مین منع فرمادیا اور وہ وہان
نہین جانے پاتے اور شیر اور پھاڑنے والے جانور وہان نہین جاسکتے یہ پتا صاف کعبہ شریف کا ہی قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری مین لکھتے ہین کہ پھاڑنے والا جانور کسی شکار کا ارادہ کرتا ہی جو حرم
کے باہر ہوتا ہی پھر جب وہ شکار حرم کے اندر داخل ہوجاتا ہی وہ پھاڑنے والا جانور اپنے تئین روکلیتا ہی
ان آیتون سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ سوکھی زمین مکہ اور عرب کو فرمایا ہی پھر ارشاد ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چھڑائے
ہوے ہین یعنے جنکو اللہ نے کفر اور شرک سے اور ہر طرح کے عذاب سے اور کافرون کے ظلم سے نجات دی ہی وہ
پلٹینگے یعنے توبہ کرینگے اور نعمت ایمان کی حاصل کرکے اون پاک مقامون مین سیر کرینگے اور صیہون و بیت المقدس
مین خوشی خوشی آوینگے کیونکہ وہ اللہ کے سب پیغمبرون کے عاشق ہین ہمیشہ کی خوشی اور لذت جو اللہ کی یاد اور اسکی
محبت سے انکے دل مین بھری ہوئی ہی اوسکا نور اور تازگی اونکے چہرہ پر ظاہر ہوگی ایمان کے پہلے سے وہ نہایت خوش ہونگے

اور کافرون کے غلبہ سے جو غم اور درد تھا وہ دفع ہو جائیگا آی محمدی بہائیو یہودی لوگ توراۃ اور زبور اور
سب صحیفون کو ملا کر بہی توراۃ بولتی ہین یہہ محاورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بہی تھا اور ایسکا
ہی سنن نسای مین ہی کہ کعب احبار فرماتے ہین کہ توراۃ مین لکہا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام یون دعا کرتے
تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب کو بہی توراۃ بول دیا اسی محاورہ کے موافق اللہ تعالی سورہ انا فتحنا
مین فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
محمد پیغام پہونچانے والے ہین اللہ کے اور جو لوگ اونکے ساتھ ہین سخت ہین کافرون پر رحم دل ہین آپس مین
تو اونکو دیکہتا ہی رکوع کرنے والے سجدہ کرنیوالے ڈہونڈتے ہین فضل اللہ سے اور خوشنودی اوسکی
نشانی اونکی چہرونپر ہے سجدے کی اثر سے یہ ہی صفت اونکی توراۃ مین اس آیت مین سب کتابون کا
مطلب اللہ نے خلاصہ کر کے بتلا دیا کہ توراۃ مین اور زبور مین اور صحیفونمین جنلوگون کی یہ صفتین بیحد
بیان فرمائین ہین وہ یہی لوگ ہین اونکو دیکہہ لو محمد اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین اونہین کا پتا توراۃ
اور انجیل مین دیا ہی اور اونکے ساتھ والونکے یہ پتے دی ہین اے عقلمند و غور کرو زبور شریف مین
اور اس کتاب مین جہان جہان آخری امت کا ذکر ہی کہین اللہ تعالے اونکی بہادری اور چالاکی
کی تعریف کرتا ہی کہ وہ منکرون کو قتل کرینگی اللہ تعالے کا نام اونچا ہوگا منکرون پر رعب چہا جائیگا
کہین آپس کی محبت اور صلح کی اللہ تعریف کرتا ہی کہین رکوع اور سجدے کا ذکر آتا ہی کہ تمام زمین پر اللہ کو
سجدہ اور رکوع ہوگا اور وہ رکوع اور سجدہ خالص اللہ کے لیے ہوگا اللہ ہی سی اوسکا فضل اور
خوشی مانگینگے لوگون کے دیکہلانے کو لیے نہوگا یہ باتین ان کتابونمین الگ الگ جابجا کثرت
سی ہین ان سبکا خلاصہ اس آیت مین کر دیا اور فرما دیا کہ یہ صفتین توراۃ مین انہین لوگون کی ہین یعنی ان
صفتون کو انہین دیکہہ کر پہچانو اسجگہہ یہ ذکر ہی کہ اونکی سر و نپر ہمیشہ کی خوشی ہوگی قرآن مجید مین اسکو
یون فرمایا کہ اونکی نشانی اونکی چہرون پر ہی سجدے کے اثر سے یعنے اللہ کے پوجنے سے اونکے چہرے خوش و
خرم تر و تازہ ہین اب سنو کہ وہ پاک مقام جسپر پاکونکا گذر ہوگا اوسکے سب نشان مکہ اور مدینے مین
دیکہہ بہال کر یہانتک اسکا آیندہ زمانہ کیطرف دوڑتا ہی اور لکہتا ہی کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ چین اور جاپان اور
حبش کے اندرونی ملک اور ہر ایک حصہ دنیا کے جہان حضرت عیسی علیہ السلام کا نام نہین لیا گیا وہان

ایک راہ ہوگی حضرت عیسی علیہ السلام کو وہ لوگ پہچانینگے اوس راہ کو رستہ پاکی کا کہینگے اور کوئی ناپاک
یا گنہگار اوسپر سے نجا سکیگا مگر یہ مطلب گذرے ہوئے معاملون پر بھی لگایا گیا ہی کہ جو لوگ اس راہ
کے چلنے والے ہین اگرچہ جاہل او غلطی کرنے کے لائق ہون وہ بچائے جاوینگے راہ کے بیچ اپنے تئین اور
اونکو کوئی نہین ستاویگا یا اللہ کے اور پیغمبر کا نور ان اندھون کو بھی دکھا دے جو چیز آنکھون کے سامنے ہی
اور سارے پتی او نشان اللہ کے بتلائی ہوئے اوسمین موجود ہین اوسکو جان بوجھ کر جھٹلاتے ہین یا اللہ محمدی
نور ساری دنیا مین پھیلا دے آمین پھر چھتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ کے سلطنت کے
چودھوین سال آسور کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ سنحاریب یہودا کے مضبوط شہرون پر چڑھا اور اونہین لے لیا
اور اوسنے لکیس سے حزقیا کے پاس شہر یروشلم مین ایک بڑا لشکر بھیجا لشکر کا سردار بالائی تالاب کے آبریز
پر جو دھوبی کے کھیت کی سڑک مین ہی ٹھہرا اور حلقیا کا ناظم او منشی او سررشتہ دار اوس پاس آئے سنحاریب کے
لشکر کے سردار نے ان لوگون کو بہت دھمکایا پھر سینتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ
نے یہ سنکر اپنے کپڑے پھاڑے او ٹاٹ اوڑھا اور اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی او لوگونکو ٹاٹ اوڑھا
کر حضرت اشعیا علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ دعا کیجیے حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہی
کہ وہ ایک خبر سنکے اپنے ملک کو پھر جاویگا اور مین اوسکو اوسی کی سرزمین پر تلوار سے مروا ڈالونگا سو آسور
کے بادشاہ نے سنا کہ کوش کا یعنی حبش کا بادشاہ تجھسے لڑنیکو آتا ہی وہ لکیس سے کوچ کر گیا اور اوسنے
پھر حزقیا کو پیغام بھیجا او بہت دھمکایا حزقیا نے اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی حضرت اشعیا علیہ السلام
نے کہلا بھیجا کہ اللہ فرماتا ہی کہ جو تونے دعا مین مانگا مینے سنا مین اپنی خاطر اور اپنے بندے داود
کے خاطر اس شہر کو بچاؤنگا پھر اللہ کے ایک فرشتے نے جاکر آسوریون کے لشکرگاہ مین ایک لاکھ
پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے تب سنحاریب کوچ کر گیا اور نینوی مین آرہا اور جسوقت وہ اپنے بت
کی پوجا کر رہا تھا اوسکے بیٹون نے اوسی تلوار سے قتل کیا پھر اڑتیسوین اور اونتالیسوین باب مین
بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہوکر اچھا ہوا مرودک بلادان جو بابل کا بادشاہ تھا اوسنے تحفے بھیجے حزقیا بہت خوش
ہوا اور اپنا سارا خزانہ اون لوگونکو دکھلایا حضرت اشعیا نے فرمایا کہ سب جو کچھ تیرے گھر مین ہی اوٹھا کے
بابل کو لے جاوینگے اور وہ تیرے بیٹون مین سے جو تیری نسل مین ہونگے لے جاوینگے تب حزقیا بولا اگر میرے
دنون مین تو سلامتی اور امن ہوگا چالیسوان باب [illegible] کے سرے پر اکثر ابھی

کہ جمین بہت سی تسلی دینی والی باتین ہین جسمین بالکل صاف صاف حضرت عیسیٰ کا حال ہی اور بڑی نازک اور عمدہ
باتین ہین اور پڑہنی والا اسکا مزہ جانتا ہی پہلے باب مین بابل کی قید کی خبر تھی اس باب مین اوس قید سے چھوٹنے کی بشارت
ہی اور اوسکی ساتھ تمام رہائیون کی بشارت ہی اوجو حضرت عیسیٰ کی باعث جو رہائی ہوی اوسکی بشارت ہی ای محمدی
بہائیو خلاصہ یہ ہوا کہ اب یہان سے قید بابل سے چھوٹنے کی پیش خبری ہی اور اوسکے ساتھ اوسکی علاقہ سے بہت بڑی
رہائی جو بت پرستون اور بے ایمانون کی ظلم سے آخر مین محمد صلعم کی وقت مین ہوی اوسکی بڑی دہوم سے بشارت ہی پادری
لوگ اسکو حضرت عیسیٰ کی بشارت ٹھہراتے ہین جنکی وقت مین کچھ عیسائیون پر ظالمون کا ظلم نہایت حد سے بڑھ گیا تھا
اللہ فرماتا ہی تم تسلی دو میرے لوگون کو تم تسلی دو تمہارا خدا فرماتا ہی یروشلم کو دلاسا دو اور اوسے پکار کے کہو کہ اوسکی لڑائی
تمام ہوی اوسکے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوسنے خداوند کے ہاتھ سے اپنے سب گناہون کا بدلہ دونا پایا طامس سکاٹ
لکھتا ہی کہ باقی پیشخبریون کا یہ شروع مین خلاصہ ہی کہ جتنے تکلیفین اسرائیلیون کو دی گئین اونکی گناہون کا
کفارہ ہوا اور اونکو تسلی دی جاتی ہی کہ ان صدمون کا انجام فتح ہی ای محمدی بہائیو جو کچھ آیندہ ہونیوالا تھا
وہ اللہ کے علم مین حاضر ہے اوسکو یون فرمایا کہ ہو چکا حضرت اشعیا کے بعد شہر یروشلم مسجد بیت المقدس
دوبار ڈہا دیا گیا پہلے حضرت ارمیا کے وقت مین اور دوسرے حضرت عیسیٰ کے بعد ہوا اللہ تعالے تسلی دیتا ہی کہ تونے
یعنی میرے لوگون نے دونی سزا پائی لوگ بھی بہت قتل ہوے مسجد بھی ڈہائی گئی اب حکم فرماتا ہی کہ یروشلم کو
تسلی دو یعنی اب رحمت کا وقت آتا ہی پہر ایسا قہر نہوگا جب یہ مصیبت حضرت عیسیٰ کے بعد آئی ہی تو تسلی
دینے مین یہ صاف اشارہ ہی کہ محمدی وقت مین ہر طرح کی آبادی ہوگی اللہ فرماتا ہی ایک منادی کرنیوالے
کی آواز مدبار مین یعنی بیابان مین خداوند کی راہ سنوارو اور عرابا مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا کے لئے ایک
سیدہی شاہ راہ طیار کرو ہر ایک نشیب اونچا کیا جاوے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلا پست کیا جاوے اور ہر ایک
ٹیڑہی چیز سیدہی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جاوے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک
ساتھ دیکہین گے کہ خداوند کے منہ نے یہ فرمایا ہی ای محمدی بہائیو یہ جو فرمایا کہ ایک منادی کرنیوالے کی
آواز یہ اشارہ حضرت یحیی پیغمبر کی طرف ہی جیسا کہ جناب متی نے اپنے انجیل مین لکہا ہی اور جناب یوحنا نے یون
لکہا ہی کہ حضرت یحیی نے خود فرمایا کہ یہ میری خبر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہی کہ جنگل مین اللہ کی راہ سنوارو یعنی
حضرت یحیی پیغمبر علیہ السلام سے جو جنگل مین دین کی منادی کی یہ نمونہ اس بات کا ہی کہ آخر کو عرب کے
جنگل مین بہت بڑی منادی دین کی ہوگی آخری پیغمبر یعنی محمد صلعم کا ظہور اوس جنگل مین ہوگا جہان کا راستہ

اونچا نیچا ٹھہرایا گیا ہی اپنے دین کا رستہ وہان بہت خراب ہورہا ہی عرابا جنگل کو کہتے ہین مگر اس لفظ مین یہ بھی
صاف اشارہ ہی کہ وہ جنگل جسکا نام عرب ہی وہان ایمان پہیلاؤ سیدہی راہ تیار کرو جسمین اونچ نیچ
کچھ نہین یہ بات جبتی ہوا وتی ہی کہ نہ گھٹا ہی نہ بڑہا ہی جو لوگون نے گھٹایا بڑہایا ہی اوسکو پہر درست کرو
سیدہی سڑک شریعت کی اسکو کھولدو پہر اوسوقت کا یہ پتا دیا کہ اوسوقت اللہ کا جلال خوب ظاہر
ہوگا اور سب آدمی اللہ کا کلام سنین گے ارشاد ہوتا ہی ایک آواز ہوی کہ منادی کرو وہ بولا مین کیا
پکارون سب بشر گھاس ہی اور سارا جمال میدان کے پہول کے مانند ہی گھاس مرجہاتی ہی پہول
کمہلاتی ہین کیونکہ خداوند کی ہوا اوسپر بہتی ہی یقیناً لوگ گھاس ہین ہان گھاس مرجہاتی ہی پہول
کمہلاتے ہین پر ہمارے خدا کا کلام ہمیشہ تک قائم ہی طامس اسکات لکھتا ہی کہ یہ حکم حضرت انبیا
علیہ السلام کو ہوا آیا حضرت یحیی علیہ السلام کو کہ ایک اشتہار دیدو اور انسان چند روزہ
ہین مگر خدا کا کلام ہمیشہ رہیگا پہر لکہا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی
شریعت چند روز کے واسطے ہی مگر انجیل ہمیشہ رہنے والی ہی ای محمدی بہائیو اوپر صاف عرب کے
بہی ہین یہ صاف محمدی بشارت ہی کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترے گا وہ
ہمیشہ رہیگا اوسکا حکم کبہی موقوف نہوگا ارشاد ہوتا ہی ای تو جو صیہون کو خوشخبریان سناتی
ہی اونچے پہاڑ پر چڑہ جا ای تو جو یروشلم کو بشارت دیتی ہی زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار
اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکہو تمہارا خدا دیکہو خداوند خدا زبردستی کے ساتھ آویگا اور اسکا
بازو اوسکے لیے سلطنت کریگا دیکہو اوسکا انعام اوسکے ساتھ ہی اور اوسکا کام اوسکے آگے وہ چرواہی
کی مانند اپنا گلہ چراویگا وہ بکری کے بچون کو اپنے ہاتھ سے جمع کریگا اور اپنی گود مین اوٹھا کے چلیگا
اور اونکو جو بچے والیان ہین ملائمت سے لیجاویگا طامس اسکات لکہتا ہی کہ یہان جو کسی عورت کو حکم
ہوتا ہی تو اوسکا بیان بعضون نے یون کیا ہی کہ عورتون مین رواج تہا کہ گاتی ہوی جماعت کی جماعت
جاتی تہین بڑی رہائیون کو مشہور کرنیکو پہر لکہا ہی یہ بشارت حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] ہی جبتک وہ
نہ اوٹہین تب تک تمام شہرون مین اونکی خبر مشہور کروائے ایمان [illegible] دیکہو [illegible] تعالے نے صاف یہ
بتایا ہی کہ مین غلبہ و سلطنت کے ساتھ آونگا [illegible] صاف بشارت ہی کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] امت بت پرستون اور بی ایمانون پر جہاد کرینگے ایمان [illegible] کی اچہہ نگہبانی کریگا [illegible] بات [illegible]

ظهور محمدی وقت مین ہوا اسی وقت کی خوشی مین خوشی کی گیت گائی جاتی تھے اسکی بعد اللہ تعالے نے بہت آیتون مین
اپنی عظمت اور جلال اور اپنی قدرت کا بیان فرمایا ہی کہ اللہ کی طرح کا کوئی نہین اوسی نے سب کو پیدا کیا ہے پہر
انتیسوین آیت مین فرماتا ہی وہ تھکی ہو ونکو زور دیتا ہی اور ناتوانون کی توانائی زیادہ کرتا ہی نوجوان تھک جاینگے
اور ماندہ ہوجاوینگے اور غاصی جوان ایک لخت گر پڑینگے اور وے جو خداوند کی راہ تکتے ہین سر نو زور
پیدا کرینگے وے عقابون کی مانند بلند اوڑینگے وے دوڑینگے اور تھکین گے وے چلینگے اور ست نہوجا
جاینگے ای ایمان والو اللہ نے پہلے اپنا اکیلا ہونا بڑے بڑے دلیلون سے بیان فرمایا اور شریک ٹھرانے
والون کا خوب طرح رد کیا پہر اس بڑی قدرت کی ظہور کی خبر دی کہ قوی لوگ تھک جاوینگے یعنے بی ایمانون
کا زور ڈہی جاویگا اور ایمان والے جو اللہ کے مدد کی راہ دیکھ رہے ہین اللہ انکو بڑا زور دیگا اسکا ظہور
یون ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی تین سو برس بعد تین خدا کہنے والون کی ظلم سے سچے عیسائی جنگلون اور پہاڑون
مین چھپے ہوے اللہ کی راہ تکتے تھے کہ اللہ کب ایمان والونکو غلبہ دیگا اونکو نئے سرے سے اللہ نے
محمدی وقت مین غلبہ دیا شرک والون کا زور ڈہی گیا سارے جہان مین یہ نعرہ بلند ہوا کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا
کوئی نہین اکتالیسوان باب ای دریائی ملکو میرے آگے چپ ہو رہو اور قومین جو ہین وے سر نو
زور پیدا کرین وے نزدیک آوین تب کہین ہم ایک ساتھ عدالت مین داخل ہووین طامس اسکاٹ لکہتا ہی
کہ اس جگہ اللہ تعالے قومون سے فرماتا ہی کہ میری دلیلین سنو کہ مین ہی سچا خدا ہون اور تمہارے بت کچھ
نہین ہین تم چپ ہو کر سنو اور جواب دینے کے لیے نزدیک آو کہ اس بحث کا فیصلہ ہوجاوے کہ اللہ پوجنے کی لائق
ہے یا اونکے بت اللہ فرماتا ہی کسنے اوس راست باز کو پورب کی طرف سے اوٹھایا اور اپنے پانون کے پاس
بلایا اور امتونکو اوسکی آگے دہر دیا اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کر دیا اور اونکو خاک کے مانند اوسکی
تلوار کے اور اوڑتے بھس کی مانند اوسکی کمان کے حوالہ کیا اوسنے اونکا پیچھا کیا اور جس راہ پر پیشتر قدم
نہ مارا تھا سلامت گذر گیا کسنے یہ کام کیا ہی اور اوسی انجام دیا ہی وہ جو ساری پشتون کو ابتدا سے طلب
کرتا ہی مین خداوند پہلا ہون اور پچھلون کی ساتھ مین وہی ہون دریائی ملک یہ دیکھتے اور ڈرجاتے ہین زمین کے
کنارے لرز جاتے ہین وے نزدیک آتے اور حاضر ہوتے ہین طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ لعضے پڑہنے سمجھنے
والے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خسرو بادشاہ کی خبر ہی مگر یہ مناسب نہین کہ اوسکو نیک آدمی کہین
البتہ اوس بادشاہ کی فتح سے ایک عام خوف بت پرستون پر پڑگیا مگر اس سے دل کو تسلی

نہین ہوتی کہ یہان اوسکی بشارت ہی اللہ تعالے بت پرستون کو اپنے سچی خدا ہونے کی دلیلین بتلاتا ہی
اور آگے اللہ تعالے وہ پیش خبریان دیتا ہی جنسے بت پرستی بالکل غلط ہو جاوے مگر پہلے اللہ تعالے ان
فتحین بیان فرماتا ہی جو اوسکے پوجنے والون کو بت پرستون پر ملین اللہ تعالے نے جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو پورب کے ملک سوپوتامیہ سے یعنے عراق عرب سے بلایا یہ پہلا احسان تھا [illegible]
پرستون کو اللہ نے طوفان کے بعد دیا چونکہ یہ بات قریب تمام ہونے والی تھی اور ساری سلطنت
شیطان کی ایک وقت مین اولٹنے والی تھی تو آیندہ ایمان والون کی واسطے ابراہیم چنا گیا
خدا نے اوسکو اپنے پاؤن تک بلایا یعنی اپنے اعتقاد اور فرمانبرداری کے واسطے اور وہ سپاہی
نہین تھا مگر اللہ کی قدرت پر بھروسا کر کے اوسنے [illegible] فوج لیکر چار بت پرست
بادشاہون پر اور اونکی فوج پر حملہ کیا اللہ نے اوسکو فتح دی اور اونکو نکال کر دیا [illegible]
تلوار اور کمان اوسکے سامنے راکھ کی طرح پر ہو گئے جو آندھی [illegible] اور اوسنے اونکا
پیچھا کیا اون مقامون مین جہان وہ کبھی نہ گیا تھا [illegible]
پادری نے اس بات کا اقرار کیا کہ یہ بشارت [illegible] بادشاہ کی نہین ہو سکتی عبرانی مین
صدیق کا لفظ ہی جسکا ترجمہ استباز لکھا ہی یعنے وہ بہت بڑا سچا ہی دل کا اور زبان کا [illegible]
سچا ہی یہ بہت بڑا کلمہ تعریف کا ہی اوس بادشاہ کا حق [illegible] ہو سکتا ہی اوسنے فقط [illegible]
کے آباد کرنے کا سامان کیا تھا اگر اوسنے بت پرستون کو [illegible] ہوت بھی اوسکے باعث سے
ایسا نہین ہوا جیسا کہ اس مقام مین بشارت ہی کہ بت پرستون پر خدا پرستونکا بالکل غلبہ ہو جاویگا
لاچار ہو کر پادری نے اسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ٹھیرایا ہی مگر یہ نہ دیکھا کہ پہلے اللہ تعالے
صاف فرما چکا ہی کہ قومین سر نو زور پیدا کرین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ سب مومنین نئے سر سے
زور اور قوت ایمان کی پیدا ہوگی پھر جس رسول پاک کے وسیلے سے یہ فیض اللہ پھیلاویگا
اوسکا پتا بتلا دیا کہ اللہ نے اوسکو پورب کی طرف سے اوٹھایا عرب کا ملک شہر یروشلم
سے پورب کی طرف ہی جیسا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے کتاب کے اونچاسوین باب کے
اٹھائیسوین آیت مین ہی قیدار پر چڑھو پورب کے لوگون کو ہلاک کرو یہان یہ خبر ہی کہ بخت نصر
بادشاہ عرب والون کو لوٹیگا اور جا بجا ان کتابون مین یہ ذکر ہی [illegible] پادریونکو اسکا اقرار ہی کہ عرب یروشلم سے

پورب کی طرف ہی سو یہان صاف محمدی بشارت ہی کہ اوس سچے دین والے کو اللہ نے پورب سے اوٹھایا نہ
اوٹھاویگا اور اپنے پانون کے پاس بلاویگا عبرانی مین یقرا کا لفظ ہی یعنے بلاویگا ظاہر ا یہ اشارہ معراج کیطرف
ہی کہ اللہ نے آپکو اپنے عرش تک بلایا یہہ آگے بھی سب جگہ آیندہ کی لفظین ہین کہ امتونکو اوسکے آگے کر دیگا
اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کر دیگا اور اونکو خاک کے مانند اوسکے تلوار کے اور اوڑتے بھوس کی مانند
اوسکی کمان کی حوالہ کریگا وہ اونکا پیچھا کریگا او جس راہ پر پیشتر قدم نہ مارا تھا سلامت گذریگا پادری
نے سمجھا کہ یہان آیندہ کی لفظین ہین مگر گذرے ہوے وقت کے معنے ہین یہ پادری کی زبردستی ہے
اسکا یہان کوئی قرینہ نہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فقط ایکبار چار بادشاہون پر حملہ کیا اور
اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو اور اوسکے لوگون کو چھڑایا ہی جیسا کہ توراۃ شریف کی پہلی سفر کے چودھوین
باب مین ہی بیان اوس رسول پاک کی بشارت ہی جنھون نے بارہا بہت قومون پر بڑے بڑے حملے کئے
جس راہ پر پہلے قدم نہ مارا تھا یعنے فوج کشی اور شمشیر زنی کا بند و بست پہلے ظاہر مین کسی سے نہین
سیکھا تھا اللہ کی قدرت سے وہ کام کیا جو کبھی نہ کیا تھا اور اس کام کے بڑے بڑے واقفکارونکو
عاجز کر دیا اور اللہ نے اونکو سلامتی سے رکھا یہ کام اللہ ہی کا ہی اوسکی قدرت دیکھکر ساری زمین
کے جن و بشر کیونکر نہ لرزین اللہ صاف فرماتا ہی کہ جزیرے ملک دیکھکر ڈر جاوینگے زمین کے کنارے
کانپ جاوینگے یہ بات حضرت ابراہیمؑ کے وقت مین نہین ہوی اسکے بعد اللہ تعالی بت پوجنے والونکو
بے عقلی اور بے وقوفی بیان فرماتا ہی اور اسرائیلیون کو تسلی دیتا ہی کہ یہ بتون کے پوجنے والے جو تمہارے
دشمن ہین اور تم سے لڑتے ہین مین اپنے تمکو غلبہ دونگا اور اونکو ہلاک کر دونگا پھر پندرہوین آیت مین فرماتا
ہی دیکھہ مین تجھی داونے کی ایک نئی گاڑی کہ جسکے بہت سے تیز دو دھارے دانت ہون بناونگا
تو پہاڑون کو داویگا اور اونہین چور چار کریگا اور ٹیلون کو بھوس کی مانند بناونگا تو اونہین پھوڑیگا
اور ہوا اونہین اوڑا لے جاوی گی اور گردباد اونہین تتر بتر کر دے گی پر تو خداوند سے شادمان
ہوگا اور اسرائیل کے قدوس پر فخر کریگا محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پھرتے پر وہ نہملتا
اونکی زبان پیاس سے خشک ہے مین خداوند اونکی سنونگا مین اسرائیل کا خدا
اونہین نہ چھوڑونگا مین ٹیلون پر نہرین اور وادیون مین چشمے کھولونگا مین جنگل کو
تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہرین کر دونگا مین بیابان میں دیودار

اور ببول اور آس اور بلسان کے درخت اوگاونگا مین عرابا ہ مین یعنی جنگل مین صنوبر او شمشاد اور کہیر کے
درخت اکٹھی لگاونگا تاکہ وے سب دیکھین اور جانین اور غور کرین اور سمجھین کہ خداوندہی کے ہاتھ نے یہ بنایا ہے
ای محمدی بہائیو ان سب آیتون مین اللہ تعالی یہہ بیان فرماتا ہی کہ ای اسرائیلیو مین تمکو ایسا زور دونگا
کہ تم بت پرستونکا زور توڑو گے پھر فرمایا کہ مین سوکھی زمین مین چشمہ فیض کا جاری کرونگا اور جنگل کو
باغ بناونگا یہ مثال اوپر بہی ہو چکی ہی اسکا یہ مطلب کہ جن ملکو مین جہالت اور کفر پہیلا ہوا ہے
وہان ایمان اور علم کا دریا بہاونگا اسکا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد سے شروع ہوا محمدی
وقتین ان دونون باتون کا پورا ظہور اللہ نے سارے جہان کو دکہا دیا بت کا فر قتل ہوے بہت ایمان لائے
طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکہتا ہی کہ تو پہاڑونکو چور چار کریگا یعنے جڑ پکڑے ہوے بت پرستونکو ملک
اور طریق شرک کے ایسے تہے جیسے پہاڑ جس سے کوئی جا نسکے اور وہ لوگونکو اللہ کی راہ سے روکتے تہے
لیکن اللہ تعالے وقت پر وقت ایسے اسباب مہیا کریگا جسسے یہ سب دشمن غارت ہو جاینگے کچھ ظہور
اسکا یون ہوا کہ بابل والی تباہ ہوے اس باعث سی اسرائیلی قید سے چھوٹے اور رومیون پر اس سے
زیادہ ظہور ہوا تاکہ عیسائی دین قایم ہو جاوے لیکن آگے کے معانی اور زیادہ ان مطلبون کو
کہولدینگے ای پادریو یہان اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم بت پرستون کا زور توڑو گے
بابلونپر اور رومیونپر اسرائیلیون نے کب جہاد کیا اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا
جب اسرائیلی لوگ محمدی ہوے اونہون نے بت پرستون پر اور سب بے ایمانون پر بڑے بڑے جہاد
کئے یہہ جو فرمایا کہ محتاجون کی زبان پیاس سے خشک ہی مین جنگل مین نہرین بناونگا اسکا مطلب
طامس اسکاٹ نے یون لکہا ہی کہ یہودی لوگ جب بابل کی قید سے چھوٹے یروشلم مین پھر آباد ہوے
لکہا ہی کہ یہ بات ضعیف اور کم زور ہی اور پچہلوان کتابون سی معلوم ہوا ہی کہ بار بار بت پرستون پر تباہی آئی
جیسے اللہ والے لوگون کے لیے سامان ہوا ہی لیکن شاید یہان یہ بہی اشارہ ہی کہ اللہ سچے دین کے
پہیلانے مین اپنے وعدون کو پورا کریگا یہ غریب لوگ پانی ڈہونڈہتے مین اور نہین ملتا اسمین انکا
حال بیان فرماتا ہی جو اوسکے فضل سے محروم ہین اگرچہ تہوری ہدایت اونکو ملی ہی اور قرنیلیوس اور
[illegible] جو بت پرست تہے اسی طرح دین قبول کرنیکو ملتا رہے پولوس فرنگستان مین بلایا گیا کیونکہ ایک
[illegible] کا رہنے والا تہا اوسنے ایک خواب دیکہا سو اللہ تعالے نے عیسائی دینکو پہیلایا [illegible]

پہیلا دیا جن لوگون نے اوسکی باتین نہین سُنی تھین اونکے دلون مین اللہ نے شوق بہر دیا سو اللہ خبر دیتا ہی
کہ لوگ اوسکے طالب ہون گے اور اللہ اونکے واسطے فیض کا دریا بہا دیگا اور وہ نیکی کے پہلین پہوینگے
جنگل مین بت پرستون کے ملکون مین یہ خبرین بہت زیادہ پوری ہوئی جاوینگی اللہ دہشت خوب طرح لوگونکی
دل مین بہا دیگا اور پادری حدیث کی کتابون مین لکہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جب چہہ سو
برس گذر چکے اور اللہ کے سچے عاشق جنگلون اور پہاڑون مین بیٹھے ہوے تھے اوسوقت مین جن لوگون
کو اللہ کی راہ کا شوق تھا اللہ والون کو ڈہونڈھتے پہرتے تھے حضرت سلمان فارسی کا حال دیکہو
کس طرح سچے دین کی تلاش مین پہرے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پایا اسی طرح اوسوقت
مین بہت لوگ طالب ہوئے ہین اللہ نے اونپر رحم کیا عرب کے بیابان مین اپنا کلام پاک محمد صلعم
پر اوتارا اوسکا فیض ساری دنیا مین پہیلایا اللہ فرماتا ہی اپنی حجتین پاکرو خداوند فرماتا ہی اپنی مضبوط
دلیلین لاؤ یعقوب کا بادشاہ کہتا ہی وے اونہین آشکارا کرین اور ہمین ہونے والی چیزون کی خبر دیوین
پیش خبریان کیا تہین بیان کرو تاکہ ہم اونہین سوچین اور اونکے انجام کو سمجہین یا آیندہ کا احوال
ہمین کہہ سناؤ بتاؤ کہ آگی کو کیا ہوگا تاکہ ہم جانین کہ تم الٰہ ہو ہان بہلا یا بُرا کچہہ تو کرو کہ ہم ڈرین اور سبکے
سب گہبراوین دیکہو تم ناچیز سے بدتر ہو اور تمہارا کام نیستی سے بہی خراب ہی وہ جو تمہین پسند کرتا ہی
ناپسند ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالے بت پرستون کے قائل کرنے کے لیے دلیل لاتا ہی کہ
اونکے بتون سے کہو کہ تم بہی آیندہ کی خبرین سناؤ اگلے زمانہ مین کچہہ خبرین تمنے دین ہون اور اب ظہور مین
آئی ہون وہ ہمکو دکہاؤ یا اب آیندہ کی خبرین سناؤ تاکہ ہم جانین کہ تم خدا ہو پہر فرمایا کہ تم ناچیز ہو تمہاری
کچہہ اصل نہین اللہ فرماتا ہی مین نے اوتر سے اوٹہایا اور وہ آتا ہی سورج کی نکلنے کی جگہ سے وہ میرا نام
لیگا اور وہ شہزادون کو گارے کی طرح لتاڑیگا کمہار کی مانند جو مٹی گوندھتا ہی کسنے یہ شروع سے
بیان کیا کہ ہم جانین اور کسنی آگے سے خبر دی کہ ہم کہین کہ سچ ہی کوئی اسکا بیان کرنیوالا نہین کوئی
خبر دینیوالا نہین کوئی نہین جو تمہاری باتین سُنے مین ہی نے پہلے صیہون سے کہا کہ دیکہہ اونہین
دیکہہ اور مین ہی یروشلم کو ایک بشارت دینیوالا بخشون گا کیونکہ مین نے دیکہا کوئی نہ تہا اونکی درمیان
کوئی مشورہ دینی والا نہ تہا جنسے مین پوچہون اور وے مجہے جواب دیوین دیکہو وے سبکے سب بطالت ہین اونکے
کام ہیچ ہین اونکی ڈہالی ہوئی مورتین ہوا اور خلو مین اسکی محمدی ہمانیوا[illegible] اقرار کرچکا ہی کہ یہ خبر خسرو

بادشاہ کی [illegible] یہان یہ لفظ تھا کہ ایکو پورب کی طرف سے [illegible] بلایا [illegible] حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی یہ بشارت [illegible] جنکا زمانہ گذر گیا اور یہ لفظین یہان آیندہ کی [illegible] اور دیکھو آپ
یہان [illegible] بادشاہ کی خبر ٹھہراتا ہی اللہ فرماتا ہی کہ مین نے اوترسے اوٹھایا [illegible] اوسکا کہ ایک
آیندہ کی خبر [illegible] مطلب یہ ہی کہ مین بابل پر لڑنے والون کو اوتر طرف سے اوٹھایا [illegible]
سکے اوتر طرف [illegible] اور اوسکے پورب مین فارس ہی اور خسرو [illegible] قوم [illegible] اللہ تعالے
نے اوسکو [illegible] دیا اوسکی قوی کامیابی یہ ہوئی کہ اوسنے [illegible] بادشاہ [illegible] کی طرح
[illegible] الا اگرچہ [illegible] یہ نہین کہہ سکتے کہ اوسنے بت پوجنے سے انکار کیا ہو اور [illegible] پوجتا ہو
تو بھی اوسنے اپنے نام کو تھوڑی سی عزت دی یعنے یروشالم کی مسجد [illegible] بنوانیکا سامان کیا اب
ہم کہتے [illegible] بابل کی طرف سے [illegible] پاک بھی اوتر طرف ہو وہان [illegible] کی قومین بابت سے
لڑ گئین [illegible] اسکا پورا بیان حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ مین آ گیا [illegible] محمدیون کے
جہاد کی [illegible] ہی میرا بندہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا سورج کے نکلنے کی جگہ سے [illegible]
طرف سے آتا ہی اسکا پتا یہ ہی کہ وہ میرا نام لیگا اور جہان پینتالیسوین باب مین خسرو بادشاہ کی صاف
خبر ہی وہان خسرو سے صاف فرمایا ہی کہ تو نے مجکو نہ پہچانا افسوس [illegible] کو یہ کھلے کھلے پتے نہین
سوجھتے اور یہ جو فرمایا کہ مین یروشالم کو ایک بشارت دینے والا بھیجونگا خسرو بادشاہ ہرگز اس تعریف
کے لائق نہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی یہ خبر نہین ہو سکتی [illegible] پاک ہے اللہ نے اس مسجد
کے ویران ہونے کی خبر دی ہی تیسرے انجیل کے تیئیسوین باب کی اڑتیسوین آیت دیکھو یہ بہت
بڑا پتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جنھون نے یروشالم کو بلکہ تمام ملک شام کو بڑے بڑی خوشیان دین
اور وہ خوشیان ظہور مین آئین باقی امام مہدی کے وقت مین ظاہر ہونگی یہ خبر دی کر اللہ تعالے
بت پرستون کو قائل کرتا ہی کہ بھلا اونکے بتون نے بھی کوئی آیندہ حال اسطرح بیان کیا جسطرح
اللہ تعالے نے صیہون اور یروشالم کو پہلے سے بشارت دی اونکے قید ہونے سے
چھوٹنے کی خوشی سنائی بیالیسوان باب دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالون گا میرا برگزیدہ
جس سے میرا جی راضی ہی مین نے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا وہ نہ چلائیگا
اور اپنی صدا بلند کریگا اور اپنے آواز بازارون مین نہ سنائیگا وہ مسلی ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور

دھمکی ہوئی بتی کو نہ بجھائیگا وہ ہمیشہ کے لیے عدالت کو جاری کریگا وہ نہ گھٹیگا اور نہ تھکیگا جب تک عدالت
کو زمین پر قائم نکرے اور دریاؤنکے ملک اوسکی شریعت کی راہ تکین ملا محمد رضا طہرانی نے اوتاح کا ترجمہ کیا ہی
کہ مین دوستکو بہروسا اونکا پر کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ ہی کا بہروسا تھا کہ بڑے بڑے
لوگون کے ساتھ بڑے بڑے بہادرون سے سامنا کیا اور سب پر غالب ہوئے اور جس لفظ کا ترجمہ
یہ ہی کہ نہ گھٹیگا نہ تھکیگا اوسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ وہ غفلت نکریگا اور جلدی نکریگا پھر لکھا ہی کہ آپ
دین کے پھیلانے مین غافل اور سست نہین تھے اور آپکے سب کام آہستگی و صبر و تحمل کے ساتھ
تھے جناب متی اپنی انجیل کے بارہوین باب مین لکھتے ہین کہ یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی ضد
مین صلاح کی کہ اونکو کیونکر قتل کرین آپ وہان سے چلے اور لوگون کو تاکید کی کہ مجھے ظاہر نہ کرنا تاکہ وہ
جو اشعیا نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو میرا بندہ اسکے بعد یہ آیتین لکھین ہین انکا مطلب یہ ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام مین بھی کوئی بات ان آیتون کی ظاہر ہوئی وہ یہ ہی کہ فرمایا مجکو ظاہر نہ کرنا تو یہ بات
پائی گئی کہ اپنی آواز بازارون مین نہ سناویگا یہ ساری خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہرگز نہین ہی
اسمین صاف صاف پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین جناب متی کی یہ بات
ویسی ہی ہے جیسے ساتوین باب مین جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صاحبزادے کے حق مین پیشخبری
ہی اوسکو جناب متی نے لکھدیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام پر یہ بات پوری ہوئی یعنے وہین بھی اسکا
نمونہ پایا گیا اسکا بیان ساتوین باب مین ہو چکا ای ایمان والو اس جگہ ایک بڑے کام کی بات ہی اوسکو
یاد رکھو سنہ ۱۸۱۱ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون نے چھاپا ہوا اوسمین یہان لکھا ہی یعقوب
فتای اعضدہ واسرائیل مختاری قبلتہ نفسی یعنی یعقوب میرا جوان ہی اوسکی مدد کرونگا اور
اسرائیل میرا پسند کیا ہوا میرے جی نے اوسکو قبول کیا اللہ کا شکر ہی کہ اوسنے ہمکو عبرانی سے واقف
کر دیا عبرانی مین یعقوب اور اسرائیل کا لفظ نہین ہی عربی ترجمہ والے نے اس لیے یہ لفظ بڑہا دیا کہ دیکھنے
والے سمجھین کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی جو اسرائیلیون مین پیدا ہوئے ای محمدی بھائیو یہ
وہی مقام ہے جسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے کہ عبد اللہ جو عمرو بن عاص کے بیٹے ہین اللہ ان سے راضی ہو
نے فرمایا کہ قسم اللہ کی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضے تعریفین جو قرآن مجید مین ہین وہ سب
تعریفین توراۃ مین بھی ہین اسے نبی ہمنے تمہین بھیجا گواہ کرکے اور خوشی سنانے والا

اور ڈر سنانے والا [illegible] پناہ ان پڑھون کے لیے تو میرا بندہ اور میرا پیغام پہنچانیوالا ہے نام رکھا ہے مینے
تیرا متوکل یعنے اللہ پر بھروسا کرنیوالا نہین ہے تند مزاج اور نہ سخت اور نہ غل مچانیوالا بازارون میں اور نہین
بدلا دیتا ہے برائی کے عوض برائی لیکن درگذر کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور ہرگز نہین اوٹھا لیگا اوسکو اللہ یہانتک
کہ سیدھا کرے اوسکے سبب سے ملت ٹیڑھی کو یعنے شرک کو اس طرح پر کہ وہ کہین نہین کوئی مالک سوا اللہ کے اور
کھولیگا اسکے باعث سے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل غلاف مین چھپے ہوئی اور یہی مطلب [illegible] عبداللہ
دارمی نے اپنی مسند مین عبداللہ بن سلام رض کی زبانی نقل کیا ہے اے محمدی بھائیو عبداللہ بن سلام مدینہ منورہ
مین سب یہودی عالمون کے سردار تھے یہودیون نے اقرار کیا کہ ہم سب سے زیادہ علم والے ہین اور ہم سے اچھے ہین
جسدن جناب پیغمبر صلعم مدینہ مین تشریف لائے اوسیدن عبداللہ بن سلام ایمان لائے محمدی دین مین آئے انکا یہ قصہ
صحیح بخاری مین ہے قرآن شریف مین انکی بڑی تعریف ہے اونھون نے اس بشارت کا مطلب خوب سمجھا اور جناب
محمد صلعم کو خوب پہچانا یہ لفظین جو اس مقام مین نقل کی ہین اکثر اسی کتاب کی ہین اسی صحیفہ کو یہان توراۃ
کہا ہے جیسا کہ کتاب والونکا محاورہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توراۃ کو اور حضرت عیسیٰ علیہ
السلام سے پہلے کی سب کتابون کو توراۃ بولتے ہین شاہد یعنے گواہ کا لفظ اس کتاب کے چھپن
باب مین اور بشارت دینیوالے کا لفظ باونویں باب مین آیا ہے اور یہ لفظ کہ پناہ ہے ان پڑھون کے لیے
یہ مطلب اس مقام مین بھی اور مقامون مین بھی ظاہر ہے کہ اسرائیلیون کے سوا اور قومونکو بھی اوسکی
باعث سے پناہ ملے گی یعنے ایمان ملیگا اس آیت مین اللہ نے یہ لفظ فرمایا کہ میرا بندہ اور پیغام پہنچانے
والے کا لفظ اس باب کی اٹھارھوین آیت مین آیا ہے اور آگاہ کا ایک ترجمہ یہ ہے کہ مین اوسکو بھیجا دونگا
پھر فرمایا کہ مین نے اپنی روح اوسپر رکھی یعنے اپنا کلام اوسپر رکھا قرآن مین فرمایا ہے وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا
إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا اسی طرح ہمنے پیغام بھیجا تیری طرف روح اپنے حکم سے اپنے کلام
کو روح فرمایا یعنے جیسے جان سے بدن زندہ ہوتا ہے اللہ کے کلام سے روح اور دل زندہ ہوتا ہے
پھر بتایا اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان یہ بتلایا کہ وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا
یہ پتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت دور ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تک دنیا مین
رہے تب تک انھون نے فقط قوم اسرائیل کو اللہ کا کلام سنایا انجیل پاک مین صاف فرمایا کہ
مین سوا اسرائیلیون کے اور کسی پر نہین بھیجا گیا پھر جب اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا تب

اسکے حواری … کو آپ نے بشارت دی کہ سب قومون کو انجیل سناؤ تب حواریون نے غیر قومونکو انجیل سنائی
اور اس جگہ … بتلاتے … سوا بنی اسرائیل کے اور قومونکا پتا دیتا ہے کہ وہ بندہ خود آپ اور قومونپر عدالت کو
ظاہر کریگا … اللہ … والی شریعت کو سب قومونپر ظاہر کردیا تمام ملک عرب مین
ایمان … ایران والون کو قاصدون اور خطون کے وسیلہ سے
اللہ کا پیغام پہونچا دیا … کیون بیان فرمایا کہ بلند آواز سے نہ بولیگا اپنے
… اور گھر کی … ہر ایک کے ساتھ … سے بولے گا بازارون مین جہان
جگہ … اور جھگڑے … وہان بھی نرم آواز سے بولیگا حدیث کی کتابون مین خلق محمدی کو دل کی
آنکھون سے دیکھ … فرمایا کہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا سو درمنثور مین ابن ابی حاتم اور ابونعیم
کی کتاب سے لکھا ہے کہ وہب بن منبہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت اشعیا کو پیغام بھیجا کہ مین ایک ان
پڑھ نبی بھیجونگا وہ سخت اور تند نہین اور بازارون مین غل شور کرنیوالا نہین وہ اگر چراغ کے پاس سے
گذریگا تو اوسکو … یہ اوسکی آہستگی کی باعث سے ہو اور اگر سوکھے سینٹھے پر چلے گا تو اوسکے
قدمون کے نیچے سے آواز نہ سنی جاویگی پھر فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے عدالت جاری کریگا اسکا یہ
مطلب کہ اوسکی شریعت کبھی موقوف نہو گی اوسکی شریعت قیامت تک کے واسطے اللہ
بھیجے گا پھر فرمایا کہ وہ نہ گھٹے گا نہ تھکیگا جب تک عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے اور دریا کے ملک اوسکی
شریعت کی راہ تکین اور پھر آگے بڑھ کر فرمایا کہ مین تیری حفاظت کرونگا کہ تو اندھون کی آنکھین
کھولے پھر فرمایا کہ مین اونچی نیچی جگہ کو میدان کردونگا ان سب آیتون کا خلاصہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ تعالے عنہما نے یون فرمایا کہ اللہ اونکو نہین اوٹھاوے گا
یہان تک کہ اونکی باعث سے ٹیڑھے دین کو سیدھا کردیگا یعنی جو لوگ اللہ کے سوا اورون
کو پوجتے ہین ٹیڑھی راہ چلتے ہین اونکے دلون کو اللہ آپ کی باعث سے سیدھا کردیگا وہ
لوگ اقرار کرینگے کہ اللہ کے سوا کوے مالک نہین اور اندھون کی آنکھین اور بہرون کے
کان اور وہ دل جنپر پردے ہین اونکی باعث سے اللہ کھول دیگا یہی مثالین اس
کتاب مین اوپر آچکین اور اونکا مطلب بھی ہوچکا اللہ نے آپ کو زور و قوت کے ساتھ دنیا
مین رکھا یہان تک کہ سچے دین کو زمین پر قائم کیا اور دریائی ملک یعنے عرب کا ملک جا دریا کے

کے بیچ مین ہی وہان کے لوگ سب بت پرستی چھوڑ کر آپکے دین مین آئے اور آپکی تشریف آوریکی
کی راہ دیکھا کرتے تھے کہ آپ کیا حکم فرماوین کہ ہم اوسکو بجا لاوین اور لشکرون کو انطاسطے ڈیا یا کہ عرب
کے ملک مین کئی حصے ہین ہر حصہ ایک ملک ہی مولانا محمد امین بغدادی نے سبایک الذہب مین
لکھا ہی کہ عرب کے ملک کے پچھم طرف دریاے قلزم ہے اور دکھن طرف دریاے ہند ہے اور
پورب طرف دریاے فارس ہے اور اوتر طرف دریاے فرات ہے آپکے وقت مین
تمام ملک عرب مین ایمان پھیل گیا ہاے پادریون کو یہ کیلے ہوے تہے نہین سوجتے افسوس
یہودیون کے ملا نصرانی پادریون سے بھی بدتر ہین ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تحفۃ
الشہود ملا محمد رضا طہرانی کی عبرانی کتاب سے فارسی مین لکھی ہے اوسمین یہودی ملاؤن کا حال دیکھ
کر نہایت غصہ مین آکر اونکی باتین نقل کرتے ہین کہ دیکھو کسطرح یہ لوگ سچی باتون سے آنکھون
کو بند کرتے ہین اس جگہ پر راشہ جو یہودی تفسیر والا ہی وہ پہلی آیت کا یون مطلب بیان کرتا ہی
کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ میرا بندہ جسکو مین بھروسا دونگا اور میرا برگزیدہ جسسے میرا جی خوش ہے اس سے
اسرائیلی لوگ مراد ہین اور یہ جو فرمایا کہ مین نے اپنے روح اوسپر رکھے اس سے اسرائیلی پیغمبرون
کو مراد لیا ہے اور یہ جو فرمایا کہ وہ قومون پر حکم کو ظاہر کریگا اسکا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن
اسرائیلی لوگ توراۃ کو تمام محشر کے لوگون پر ظاہر کرینگے اور ہاربوع نے لکھا ہے کہ اکثر تفسیر والے
اس بشارت کو یون کہتے ہین کہ اسرائیلیون مین جو اچھے لوگ ہین یہ اونکی تعریف ہے اور ہاربوع نے
ربی نوسعدیاہ کادون کی زبانی لکھا ہے کہ اس بندے سے مراد کورش بادشاہ ہے جسنے
اسرائیلیون کو رخصت کرکے بابل کی ذلت سے چھڑایا جسنے یہ سنا وہ خوش ہوا اور اللہ کا شکر
کیا اور خود ہاربوع کہتا ہے کہ یہ تعریف حضرت اشعیا علیہ السلام کی ہے اور ربی اسحق ابربال
ان سب قولون کو نہین مانتا اور لکھتا ہے کہ جن جن لوگون نے یہ معنے لکھے ہین سب اندھے
ہین وہ کہتا ہے کہ یہ ماشیح کی یعنے مسیحا کی خبر ہے اور پھر کہتے ہین کہ مسیحا جب آویگا حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت کو رواج دیگا ملا محمد رضا طہرانی فرماتے ہین کہ یہ سب باتین حضرت اشعیا علیہ السلام
کے بیان سے بالکل برخلاف ہین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ سب پتے اور نشان موجود
ہین جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمائے ہین حضرت اشعیا نے صاف اوس پیغمبر پاک کی خبر دی ہے

جو تمام خلق پر بھیجے گئے اور راغب وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ خبرین خود توراۃ کی ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ
حضرت اشعیا علیہ السلام کے آئندہ زمانہ کی خبر دی ہی گذرے ہوئی وقت کی یہان خبر نہین ہی توراۃ تو
پہلے اوس سے ہی حضرت اشعیا علیہ السلام کی خبر دین سے اور توراۃ سے کچھ علاقہ نہین بلا سید علی بن حسین طہرانی
جنہون نے اس کتاب کو عبرانی سے فارسی مین ترجمہ کیا ہی وہ لکھتے ہین کہ ملا محمد رضا اپنے وقت مین
یہودیون کے معتبر علماؤن مین سے تھے اور اون کے مسلمان ہونے سے اونکے وقت کے بہت
لوگ مسلمان ہوے جو اب تک باقی ہین بلکہ ہر ایک کی باعث سے ایک جماعت مسلمان ہوئی اللہ فرماتا ہے
خداوند خدا ہی آسمانون کو پیدا کرتا اور اونکو تانتا ہی جو زمین کو اور اونکو جو اوس مین سے نکلتے ہین
پھیلاتا ہی اور اُن لوگون کو جو اوس پر ہین سانس دیتا ہی اور اونکو جو اوس پر چلتے ہین روح بخشتا ہی یون
فرماتا ہی مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے
اور بندھوونکو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قیدخانہ سے چھڑاوے یہوواہ
مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنا جلال دوسرے کو نہ دونگا نہ اپنی تعریف کھودی ہوئی مورتون کو ای
محمدی بھائیو عہد ان کتابون کی بولی مین شریعت کے حکمون کو کہتے ہین یعنے اللہ اپنے بندون سے
اقرار لیتا ہی اور عہد باندھتا ہی کہ میرے یہ یہ حکم ہین اونپر عمل کیجیو سو فرمایا کہ شریعت کے احکام
اور نور یعنے اپنا کلام تجھے دونگا قرآن مجید مین فرمایا کہ ہمنے یہ نور اوتارا ہی یہان فرمایا کہ تجکو اپنا
کلام سب قومون کے لیے دونگا اس لیے کہ اندھون کی آنکھین کھولے یعنے دل کے اندھے انکی
بڑھے جو اندھیرے مین بیٹھے ہین یعنے نور ایمان اور علم اونکے پاس نہین بتون کو پوجتے ہین اونکو
تو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر نور مین لاوے قرآن مجید مین بھی فرمایا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ یعنے ہمنے تجھپر کتاب اسلیے اوتاری کہ تو لوگون
کو اللہ کے حکم سے اندھیرون مین سے نور کی طرف نکالے اللہ تعالے صاف بشارت دیتا ہی کہ تیرے
نگہبانی یہان تک کرونگا کہ تو اُن پڑھون کو ایمان کے نور مین داخل کرے یہ بتا صاف حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہی اُنکو اللہ نے عرب کے ان پڑھون مین پیدا کیا اور دشمنون سے بچایا اور یہان تک دنیا
مین زندہ رکھا کہ آپنے تمام عرب مین نور ایمان کا پھیلایا اور حضرت عیسی کے بعد اونکے خادمون نے ان پڑھون

مین و ین پھیلایا یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہین ہو سکتی [illegible]
سے اللہ کے حکم سے مان [illegible] اللہ نبی کو اچھا کیا اسکا [illegible] یہان مراد
آن پڑھ مین کیونکہ اسکے بعد اللہ فرماتا ہے کہ جو اندھیرے مین بیٹھے ہین [illegible]
تو کسی بادشاہ کے قیدخانہ کا ذکر نہین ہے بلکہ جہالت اور کفر کے اندھیرے اور قیدخانہ کا ذکر ہے پھر
فرمایا کہ جو میری تعریف ہے وہ کھودی ہوی مورتون کو نہ دونگا اس سے صاف مطلب کھل گیا کہ اندھون
سے مراد بت پرست ہین جو دل کے اندھے ہین پھر سونے اور پتھر [illegible] بت پرستون
کا ذکر کردیا اور ایک قاعدہ کلیہ یہ بتادیا کہ جو میرا جلال ہے وہ کسی دوسرے کو نہ دونگا یعنے کسی نبی کو
اور ولی کو اور فرشتے کو اپنا جلال نہ دونگا پہلے جو ان لوگون کو رد کردیا جو حضرت عیسیٰ کو اور [illegible] روح القدس کو اور
حضرت مریم کو یا کسی اور نبی یا ولی کو اللہ کا دوسرا ٹھیراتے ہین [illegible] دیکھو پرانی
اور نئی باتین بتلاتا ہون اس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمہے [illegible]
نیا گیت گاؤ آئی محمدی بہائیو چہیانوی زبور مین فرمایا تھا کہ اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ وہی
بات یہان پھر فرمائی نہ زبور کا مطلب صاف کھولدیا پہلے فرمایا کہ [illegible] ہونے سے پیشتر بیان کرتا ہون
پھر فرمایا خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ یعنے وہ وقت ابھی نہین آیا آیندہ وقت مین اس خبر کا ظہور
ہوگا آئی ایمان والو یہ بتا صاف قرآن مجید کا ہے اسکو خوب سمجھو [illegible] کے پڑھنے کا طریقہ
نہین تھا کہ ذوق شوق بڑہانے کے لیے ہمیشہ تنہائی مین یا مجمع [illegible] جاتی ہو توراۃ کی پانچوین
سورۃ کی سترہوین باب کی اٹھارہوین آیت مین ہے کہ بادشاہ کو چاہیے کہ اس شریعت کی ایک نقل
کتاب مین لکھے اور اسکو اپنی زندگی کی سب دن مین پڑھا کری تاکہ اللہ سے ڈرنا سیکھی اور اکتیسوین باب
کی نوین آیت مین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ ساتوین برس کی اخیر مین خیمون کی عید
مین جب سارا اسرائیل حاضر ہوا کرے تو تو اس شریعت کو پڑھکر سارے اسرائیل کو سنایا کر سارے
لوگون کو مردونکو اور عورتون کو اور لڑکون کو اور اپنے مسافر کو جمع کیجیو تاکہ وہ سنین اور اللہ سے ڈرنا
سیکھین اور اس شریعت کی سارے حکمون پر دھیان رکھکر عمل کرین اور تاکہ انکے لڑکے جنہون نے
یہ باتین نہین جانین سنین دیکھو توراۃ وعظ اور نصیحت کے طور پر ساتوین برس کے بعد سنائی جاتی تھی اور
بادشاہ کو ہمیشہ پڑھنی کا حکم تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور دی تو زبور باجون کی

ساتھ نہایت ذوق شوق سے گائی جاتے تھے زبورین اللہ کی تعریفین اور اللہ کے عشق اور محبت
کا اور نہایت مزہ کا بیان ہے بہت سے گانے والے مسجد مین موجود تھے رات دن حاضر رہتے
تھے حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت مین زبور کے گانے کا بیان تواریخ کی پہلی کتاب
کے چھٹے باب کی بتیسوین آیت مین اور نوین باب کی تینتیسوین آیت مین اور سولھوین باب کی بیالیسوین
آیت مین اور پچیسوین باب کی پہلی آیت سے ساتوین آیت تک اور تواریخ کی دوسری کتاب کے
آٹھوین باب کی چودھوین آیت مین ہی یہ دونون کتابین توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اب
جو اللہ وعدہ کرتا ہی کہ اللہ کی لیے نیا گیت گاؤ اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ ایک ایسی کتاب اترے گی جو زبور
کے طرح پر بار بار نہایت ذوق وشوق سے اور خوش آوازی سے پڑھی جاویگی جو کلام خوش آوازی
سے ذوق شوق کے ساتھ بلند آوازی پڑھا جاوی اوسکو گیت کہتے ہین یہ پتا قرآن مجید کا ہی انجیل کا یہ پتا
نہین ہو سکتا کیونکہ جب اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو انجیل دی آپنے لوگون کو انجیل سنا دی اللہ
کے حکم پہونچا دئے پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے خادمون نے کہین یہ ذکر نہین کیا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام تنہائی مین یا مجمع مین انجیل کی تلاوت کیا کرتے ہون یا اونکے خادم اپنے ذوق شوق بڑہانے
کے لیے انجیل پڑھتے ہون معلوم ہوا کہ انجیل بھی توراۃ کیطرح پر اللہ کے حکمون کے سمجھانے کے لیے
کبھی کبھی سنائی جاتی تھی یعقوب حواری اپنے خط کے پانچوین باب کے تیرہوین آیت مین لکھتے ہین
کہ جو کوئی تم مین غمگین ہو وہ دعا مانگے کوئی خوش حال ہو تو زبور گاوے پولوس افسیون کے خط
کے پانچوین باب کی انیسوین آیت مین لکھتے ہین کہ تم آپسمین زبورین اور گیت اور روحانی غزلین گایا
کرو دیکھو خوشی کے وقت ذوق شوق بڑہانے کے لیے زبور کے گانے کا حکم کیا انجیل پڑھنے کا حکم نہین کیا
یہ جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین ارشاد ہوتا ہی کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ یہ پتا صاف قرآن
مجید کا ہی جو توراۃ اور انجیل کی طرح پر لوگون کے سمجھانے کے لیے بھی سنایا جاتا ہی اور زبور کی طرح پر اللہ کی محبت
کا ذوق شوق بڑہانے کے لیے مجمع مین بھی اور تنہائی مین بھی نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی خوش
آوازی سے پڑھا جاتا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھکر خوبصورت اور خوش آواز
آپنے قرآن شریف سمجھانے کے لیے بھی نماز مین اور نماز کے باہر بھی سب کو سنایا اور خود بھی
کی نماز مین بھی اور نماز سے باہر بھی بار بار اللہ کی محبت کے ذوق مین پڑھا کرتے تھے یہ طریقہ او

ہر آج تک چلا آتا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ ابو موسی اشعری جو آپکی خادمون مین بہت خوش آواز تھے آپنے جب اونکا
قرآن پڑھنا سنا تو آپنے فرمایا کہ اسکو داؤد کے لوگون کے مزامیر مین سے یعنے باجون مین سے ایک
باجا دیا گیا ہی یعنے حضرت داؤد علیہ السلام کے یہان کے گانے والے جو زبور کو باجون پر نہایت
خوش آوازی سے گاتے تھے ویسی خوش آوازی ابو موسی اشعری کو بغیر باجون کے اللہ نے دی ہی
اس قرآن مین سب کتابون کی خوبیان اللہ نے جمع کر دین ہین اسکی بعد کی آیت مین فرمایا ہی کہ تم
زمین پر سرتا سر اوسی کی تعریف کرو یہ پتا بھی صاف قرآن مجید کا ہی بار بار اللہ کی تعریفین بہت
کثرت سے زبور مین اور قرآن مین ہین انجیل مین اللہ کے حکمون کا بیان ہی کہ یہ کام کرو یہ کام نکرو توراۃ
شریف مین پیغامبرون کے قصون کا اور اللہ کے حکمون کا بیان ہی قرآن مین اللہ کی تعریفین اور
اللہ کے حکم اور پیغمبرون کے قصے جمع مین اس جگہ پر دو پتے قرآن کے اللہ نے بتلائین ہین اللہ کی
تعریفون کی کثرت اور بار بار خوش آوازی سے پڑہا جانا سنن ابو داؤد مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وہ شخص ہمارا نہین ہی یعنے ہماری
راہ پر نہین ہی جو نہ گاوے یعنے خوش آوازی سے نہ پڑہے قرآن کو ابن ابی ملیکہ سے پوچھا کہ جو
شخص خوش آواز نہو وہ کیا کرے فرمایا کہ جہان تک ہو سکے اچھی طرح پڑہے اللہ فرماتا ہی اے
تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو ای دریای ملکو اور اونکی باشندو تم زمین
پر سرتاسر اوسی کی تعریف کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی اواز
بلند کرینگے سلع کے بسنے والے گیت گاوینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارین گے وے
خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور دریای ملکوںمین اوسکی ثناخوانی کرینگے ای محمدی بھائیو
غور کرو پہلے عرب کا پتا دیا کہ ای دریای ملکو تم ساری زمین مین اللہ ہی کی تعریف کرو اسکا
یہ مطلب کہ عرب لوگ جو دریای ملک مین رہتے تھے اونکو بشارت ہی کہ تم مین اللہ کا دین
پھیلیگا پھر تم تمام جہان مین اُس دین کو پھیلاؤگے پھر دریای ملک کا مطلب کھولنے کے لیے فرمایا
کہ بیابان اور اوسکی بستیان یعنے عرب کا بیابان اور اوسکی بستیان مکہ اور مدینہ کا ضلع صحرائی عرب
کہلاتا تھا اسکا پورا بیان کتاب کے تیسرے پرچہ پر ہو چکا ہی اور صاف مطلب کھولنے کے لیے فرمایا
قیدار کے آباد دیہات سو قیدار حضرت اسمعیل علیہ السلام کے صاحبزادے ہین جیسا کہ توراۃ

شریف سے ثابت ہی اونکی نسل مین قریشی لوگ ہیں اوس قوم مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا امام
محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحیح بخاری مین آپکا نسب عدنان تک پہونچایا ہی حافظ ابن حجر عسقلانی
نے عدنان سے آگے کے نامون مین تین قول لکہی ہین جنمین عدنان کا نسب قیدار تک پہونچایا
ہی جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے ہین قریشی لوگ مکہ مین رہتے تھے اونکے آباد دیہات مکہ اور مکے
کے پاس کے مقام ہین سلع مدینے شریف مین ایک پہار کا نام ہی اوسکا ذکر حدیث کی کتابون مین
آتا ہی معلوم ہوا کہ اگلے زمانہ مین یہ شہر سلع کہلاتا تھا پہلے قیدار کی اولاد کا یعنے مکے والون کا
ذکر کیا کہ وہ اللہ کے کلام مین اور اوسکے ذکر مین آواز بلند کرینگے پہر سلع کے یعنے مدینے کے
بسنیوالون کا ذکر کیا کہ وہ گیت گاوینگے یعنے اللہ کا کلام خوش آوازی سے پڑھینگے اللہ کے
ذکر مین آواز بلند کرنا یہ بہی خاص پتا محمدی شریعت کا ہی اذان مین آواز بلند کرنیکی بڑی تاکید ہی نمازون
اور نمازون سے باہر بہی قرآن مجید بلند آواز سے پڑہا جاتا ہی جہان تک آواز پہونچتی ہی شیاطین بہاگتے
ہین حج مین ہزارہا حاجی بلند آواز سے لبیک اللہم لبیک پکارتے ہوے چلے آتے ہین حضرت عیسٰی
کی شریعت مین حکم تہا کہ کوٹہری مین جاکر دروازہ بند کرکر اللہ سے دعا مانگو متی کی انجیل کا چہٹا
باب دیکہو اس جگہ طامس اسکاٹ کی ضد اور ہٹ دیکہنا چاہیئے لکہتا ہی کہ یہ بات آئندہ زمانہ مین ظاہر
ہوگی بیابان اور وہان کے ملک اپنی آواز بلند کرینگے جو اندہیرے اور ویران ملک ہین جو ریگستان
عرب کی طرح پڑے ہین یا بن جوتے بوے پہارون کی طرح پڑے ہین وہان نور پہیلیگا ہائے افسوس پادری
لوگ ان کہلی کہلی خبرونکا ظہور آنکہون سے دیکہہ بہالکر مکراتے ہین اور آئندہ زمانہ کی خیالی وقت
کی خبر ٹہیراتے ہین یا اللہ انکی دل کی آنکہین کہول دے آمین اب اسبات کی دلیلین سنو کہ
سلع مدینہ پاک کا نام ہی اسکی کچہہ دلیلین حضرت ہارون علیہ السلام کے ذکر مین ہو چکین
کچہہ یہان لکہی جاتی ہین مولانا سید علی سمہودی نے وفاء الوفا مین سلع پہار کے ذکر مین لکہا ہی کہ ایک
لونڈی تہی کہ سلع مین پلی ہوی تہی اوسنے یہ گیت گایا ۵ لعمرک انی لاحب سلعا * لرویتہ و
من اکناف سلع ه یعنے قسم تیری جان کی مین سلع سے محبت رکہتی ہون اوسکے دیکہنے کے لیے اوسکے
کے آس پاس سے اوسکی آقا نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین اوسکا ایک ایک پتہر اوٹہالاون وہ
بولے اوسکو مین کیا کرون گی میرا مطلب تو وہان کے رہنے والون سے ہی اس قصے سے معلوم ہوا

کہ اوس پہاڑ پر اور اوسکے آس پاس لوگ رہا کرتے تھے وہ پہاڑ آباد تھا پھر سارا شہر کسی وقت مین سلع
کہلاتا ہو تو کیا عجب ہی پادری شیرنگ نے شہر سلع کا احوال کتاب عمارات المعروف مین یون لکھا ہی کہ یہ
شہر قدیم ادومیون کا بادشاہی شہر اور سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین تھا پھر کوہستانی عرب کا بادشاہی
شہر ہو گیا اور حضرت عیسی ع کے پانسو برس بعد تک آباد تھا پھر کسی کتاب مین اوسکا حال نہین
کہلتا اور کسی عربی کتاب مین بھی اوسکی آبادی کا کچھ ذکر پایا نہین جاتا ۱۸۱۲ عیسوی مین
ایک مشہور مسافر بروک صاحب نے ملک یہودیہ مین سفر کرتے ہوے وادی موسی کا عجیب
حال سنکر اوسکو جا کر دیکھا اور کئی دلیلون سے ثابت کیا کہ کوہستانی عرب کا قدیم پای تخت یہی
تھا اب ہم کہتے ہین کہ اوس مشہور مسافر کی اٹکل مین غلطی پڑی ہی شہر سلع سے تو اللہ تعالے
آبادی کا وعدہ کرتا ہی اور پادری کہتے ہین کہ وہ شہر ویران ہو گیا اور جنگل ہو گیا اور اوسکا
مقام سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین ٹھہراتے ہین اور اللہ تعالے سلع کے بسنے والون کو بڑی
بڑی خوشیان سناتا ہی معلوم ہوا کہ سلع یہی مدینہ ہی اور اگر اُس نام کا کوئی اور شہر سعیر پہاڑ
کے پاس تھا اور ویران ہو گیا تو یہان ہرگز اوسکا ذکر نہین پادری لکھتا ہے کہ یہ شہر ادومیونکا
پای تخت تھا اور توراۃ شریف مین ہی کہ جو پہاڑ ادوم کی سرحد سے ملا ہوا ہی اور شہر سلع جو پہاڑ کے
قریب تھا جیسا کہ یوسیفس وغیرہ لکھتے ہین تو یہ شہر حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ادوم
کی سرحد سے ملا ہوا تھا ادوم مین داخل نہین تھا پھر سعیر پہاڑ کے پاس کیونکر ہو گا اور حضرت حزقیل
کی کتاب مین سعیر پہاڑ کی اور سارے ادومیہ کی ویرانی کی خبر ہی اور یہان سلع کے بسنے والون کو بڑی
بشارت دی ہی معلوم ہوا کہ سلع اصل مین ادومیہ سے باہر تھا پھر کسی زمانہ مین ادومیہ کا پای تخت
ہو گیا پھر عربون نے اوسکو لی لیا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت مین لکھتا ہی کہ جب فرنگستانی نصرانی
فوجین بیت المقدس کو مسلمانون سے چھڑانے کے لئے گئین تھین تب ملک ادوم مین بھی پہونچین بلکہ
[illegible] پہونچین اور اُس نشیب کا جسمین وہ ہی وادی موسی نام رکھا ہی اوس سے بارہ میل کے
فاصلہ پر انھون نے قلعہ بنایا جو اب شوبک کہلاتا ہی اس بیان سے معلوم ہوا کہ فرنگیون کی فوجین
جو [illegible] صدی مین مسلمانون سے لڑنے گئین تھین اونھون نے اوسکا نام وادی موسی رکھا ہی کیونکہ حضرت
موسی علیہ السلام سعیر پہاڑ کے گرد بہت مدت تک رہے ہین اور پادری شیرنگ نے عمارات المعروف

مین لکھا ہی کہ یوسی بیس اور جیروم لکھتے ہین کہ حور پہاڑ سلع کے پاس ہی چنانچہ آجتک وہ پہاڑ وادی موسی کے پاس ہی اور وہان کی عربون مین جبل الہارون کرکے مشہور ہی ہم کہتے ہین کہ جب فرنگیون نے اپنی اٹکل سنے ٹہرالیا کہ شہر سلع یہی تھا اور یہ بہی معلوم تھا کہ حور پہاڑ سلع کے پاس ہی اور حضرت ہارون علیہ السلام حور پہاڑ پر دفن ہوے ہین تو جب اس میدان کو شہر سلع کا مقام سمجھا تو یہ بہی ضرور ہوا کہ اوسکی پاس والے پہاڑ کو حور پہاڑ سمجھکر جبل الہارون نام رکھا اور انھین فرنگیون کی باعث سے اوس پہاڑ کو وہانکی بدو جبل الہارون کہتے ہونگے قاموس مین لکھا ہی کہ سلع ایک پہاڑ مدینہ مین ہی اور ایک پہاڑ قوم ہذیل کا ہی اور ایک قلعہ ہی وادی موسی مین شوبک کے علاقہ مین دیکھو صاحب قاموس مولانا مجد الدین فیروزآبادی جو آٹھوین صدی مین تھی اونکی وقت مین وہ مقام وادی موسی مشہور تھا اور وہان کا قلعہ سلع کہلاتا تھا اور یہ بات فرنگیون کی جہت سے مشہور ہوئی تھی پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو برس پہلے قوم نبایوث کے عربون نے سلع کو لے لیا اور وہ شہر سلطنت عرب کا بادشاہی شہر ہوگیا عرب کے بادشاہون کی وہان حکومت رہی آی ایمان والو عرب لوگ دو قسم ہین عدنانی اور قحطانی سو یمن کے لوگ قحطانی ہین اور انصاریون کی اصل یمن سے ہی امام ابراہیم کردی مدنی رحمہ مسالک الابرار مین لکھتے ہین کہ انصاریون کی اصل اوس اور خزرج ہین اور وہ دونو ثعلبہ کی اولاد مین ہین اوسکا نسب کہلان تک پہونچتا ہی جو سبا کا بیٹا وہ یشجب کا بیٹا وہ یعرب کا بیٹا وہ قحطان کا بیٹا واللہ اعلم حافظ ابن حجر عسقلانی رح فتح الباری مین لکھتے ہین کہ اکثرون نے یون کہا ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ہین اور زبیر بن بکار کا قول یہ ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور یہ قحطان بیٹے ہین ہمیسع کے وہ بیٹے تیم کے وہ بیٹے نبت کے وہ بیٹے اسمعیل علیہ السلام کے اور یہ بات ابوہریرہؓ کے قول سے ظاہر ہے کہ انھون نے انصاریون سے فرمایا کہ وہ یعنے ہاجرہ تمہاری مان ہی اور میری ذہن مین بھی یہی بات پکی ہی کیونکہ اصحاب یمن جو مشہور ہین اونکے بیچ مین اور قحطان کے بیچ مین باپ دادے اوسی کے قریب قریب ہین جتنے باپ دادے اور اصحابونکے اور عدنان کے بیچ مین ہین اور ایک دلیل اسپر یہ ہے کہ حسان ابن ثابت کے دادا منذر ابن عمرو ابن حرام نے یہ شعر کہا ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ ہمنے شان و شوکت ورثہ مین پائی ہی جھنو رہم وین عامر سے

اور حارثہ عطریف سے جو باتین چلی آتی ہین نبت ابن مالک کے بیٹے کی آل سے اور نبت بن اسمعیل
سے حافظ ابن حجر کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ انصاریون کا نسب جن قحطان تک پہونچتا ہی
یہ وہ قحطان نہین ہین جو عابر کے بیٹے ہین حضرت نوح علیہ السلام کے بعد پانچوین پشت مین بلکہ یہ
قحطان وہ ہین جو نبایوث ابن اسمعیل کے پروتے ہین تو نبایوث کی اولاد کی حکومت مدینہ مین
ثابت ہوے پادری فریک کشف الآثار مین سلع کے بیان مین لکھتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے
نسو برس پہلے اس شہر کا ایک بادشاہ عبودس تھا اوسنے سکندر کو جو ایک بادشاہ شام کا تہا
شکست دی پہر عبودس کے جانشین اریطس نے انطیوقس بادشاہ شام کو شکست دی اور
ملک شام کے بڑے بڑے شہر لے لیے حضرت عیسی علیہ السلام کے سو برس بعد تک وہان
عربون کی حکومت رہی پہر رومیون نے سلع کو لے لیا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین حضرت یوحنا
کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ ابدّون کا ہی وہان لکھا ہی کہ مسٹر میڈ کہتا ہی کہ اسمین اشارہ عبودس
کے نام کا ہی جو خطاب عرب کے اوس حصہ ملک کے بادشاہون کا ہی جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آئے تھے جس طرح قیصر خطاب ہی روم کے بادشاہون کا اس پادری کے قول سے ثابت ہوا کہ وہ حصہ
ملک عرب کا جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف تشریف لیگئے تھے اس ٹکڑے کے
بادشاہ کا خطاب عبودس ہوتا تھا اور پادری مریک لکھتا ہی کہ عبودس سلع کا بادشاہ تھا
اب خوب ثابت ہوگیا کہ سلع مدینہ کا نام ہی اور پادری شیزنگ نے کتاب عمارات المعروف مین
لکھا ہی کہ یوسیفس نے بار بار اس شہر کا ذکر کرکے اوسکو کوہستانی عرب کا بادشاہی شہر ٹہرایا ہے
اور کوہستانی عرب قیصر تراجن کے وقت مین رومیون کے عمل مین آیا تھا اور اوسکے جانشین آدریان
نے پیٹرا کے یعنی سلع کے باشندون پر بڑا احسان کیا جسکی باعث سے اون لوگون نے سکون مین
اپنے شہر پر اوسکا نام رکھا اون سکون مین اب تک بعضے موجود ہین مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر
مین لکھتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجر علیہا السلام کو مکے مین بسایا تب
مصر کے ایک بادشاہ نے مصر کے پورب طرف کو ایک نہر کہودی اور وہ نہر کہاری سمندر تک پہونچی
جہان لوگ جہازونپر چڑہتے تھے تو گیہون اور طرح طرح کے غلے اون جہازون پر لدکر جدہ تک آتی
تھے اور وہان سے اونٹون پر لادے جاتے تھے تو اوسنے حجاز کو ایک مدت تک آباد کیا پہر بہت مدت

گذر گئی اور روم کا ایک بادشاہ جسنے مصر مین عمل کر لیا تھا اور اوسکا نام آدریان تھا اوسنے اوس نہر
نئی سرے سے کھودا ان دونون کے بیان کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آدریان نے جو بڑا احسان سلع
والون سے کیا تھا وہ یہی احسان تھا کہ اوس نہر کو دوبارہ کھودا تا کہ رسد اناج کی مصر سے مدینے اور
مکے تک پہر آوے مولانا لکھتے ہین کہ پہر اوس نہر کو حضرت عمرؓ نے کھودوایا اور وہ نہر دریائے قلزم مین
اگر گرتی تھی اور اوسمین کشتیان جاری ہوتی تھین اونمین اناج مدینے اور مکے تک آتا تھا اوس نہر کا بہت
بڑا بیان ابن عبد الحکم کی کتاب سے لکھا ہی اوسمین یہ بہی ہی کہ وہ نہر دریای نیل سے دریائے قلزم تک
تھے اور عمرو ابن عاصؓ نے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ زمانہ اسلام سے پہلے ہمارے پاس جہاز آیا کرتے تھے
اوسمین مصر کے سوداگر ہوتے تھے جب ہمنے مصر کو فتح کیا وہ نہر بند ہو گئی اور سوداگرون نے اوسکو چھوڑ
دیا پھر لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ کی وہ نہر سیان تک رہے کہ محمد بن عبد اللہ یعنے حضرت امام حسن علیہ السلام
کے پروتے مدینے شریف کے حاکم ہوئے تب منصور بادشاہ نے مصر مین اپنے نائب کو لکھ بھیجا کہ اس نہر
کو بند کر دے تا کہ اناج کی رسد مصر سے مدینے شریف تک نہ پہونچے اوسوقت سے یہ نہر بند کر دی گئی
اور دریاے قلزم سے ملی ہوئی نہر رہی اور جیسے اب ہی ویسی ہو گئی مولانا سید علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے
وفاء الوفا مین مدینے شریف کے نامون مین سے ایک نام سلقہ لکھا ہی اور لکھا ہی کہ اس نام
کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن امین اقشہری نے ذکر کیا ہی اون نامون مین جو توراۃ سے
نقل کئی ہین پھر مولانا سید علی لکھتے ہین کہ سلق مین سین اور لام دونون پر زبر ہے اوسکی معنے
ہین صاف میدان مولانا نے جس کتاب مین دیکھا اوسمین سلقہ قاف سے لکھا تھا کیا عجب ہے
کہ یہ لکھنے والے کی غلطی ہو اور یہ لفظ سلعہ عین کے ساتھ ہو واللہ اعلم صحیح مسلم مین ہی کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اوس شہر مین جانے کا حکم ہوا جو شہرون کو کہا جاتا ہی
اوسکو یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہی امام نووے نے مسلم کی شرح مین لکھا ہی کہ اسکا یہ مطلب
کہ اول اسلام کا غلبہ وہان ہوگا پہر سب شہر فتح ہونگے اور شہرونکا مال دولت اور قیدی وہان
آوینگے ہم کہتے ہین اسکے یہ معنے بہی ہو سکتے ہین کہ یہ شہر آگے بہی سب شہرون کا مال کہاتا تھا
بادشاہی شہر تھا اور اب پھر سب شہرون کا مال کہاوے گا پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے
کہ شہر سلع مین ہندوستان اور عربستان کا مال تجارت جمع ہوتا تھا اور شام اور مصر کیطرف

بہیجا جاتا تھا پادری شیرنگ نے کتاب عمارات المعروف مین یون لکھا ہی کہ سلع عبرانی لفظ ہی اور پیٹرا یونانی
ہی دونون کے ایک ہی معنی ہین یعنے چٹان یونانی کتابون مین پیٹرا کے نام پر اوس شہر کا پہلا بیان جو
پایا جاتا ہی اس مضمون کا ہی کہ انٹیوکس نے وہان کے باشندون کے مقابلہ مین دوبار فوج بھیجی اسٹراو
تاریخ لکھنے والا اگستس بادشاہ روم کے وقت کا حال یون لکھتا ہی کہ وہ شہر اس باعث سے پیٹرا
کہلاتا ہی کہ ایک پتھریلے چپٹے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف بلند چٹانین ہین مگر وہان
پانی پینے اور باغچون کے سینچنے کے لیے اچھے چشمے ہین اوس حاطہ کے باہر اکثر زمین دشتی ہے
معلوم ہوتا ہی کہ اون دنون پاس کے ملکون کی پیداواری چیزین اوس راہ سے روانہ کیجاتی تھین
ویسپیسن بادشاہ روم کے وقت مین پلینی جغرافیہ دان نے پیٹرا کا زیادہ صاف بیان
کیا ہی کہ وہ کوس بھر کے لنبے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف کرارے دار پہاڑ ہین
اوسکے بیچ مین نالہ بہتا ہی اب ہم کہتے ہین کہ اگستس وہ بادشاہ ہی جسکے وقت مین حضرت عیسیٰ
پیدا ہوئے اور ویسپیسن آپکی چالیس برس بعد تھا یہ تھے اور نشان جو اوس وقت کے لوگون نے
لکھے ہین یہ مدینے کے ہین اور نشان ہین دونون طرف دو پتھریلے میدان ہین جنکا ذکر حدیثون
مین جابجا موجود ہے مولانا سید علی وفاء الوفا مین لکھتے ہین کہ دونون پتھریلے میدان ایک پورب
کی طرف ہی ایک پچھم کے طرف ہی اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہی اور ایک اور پتھریلا میدان قبلہ
کی طرف ہی اور ایک پتھریلا میدان شام کی طرف ہی لیکن وہ دونون پچھم والے اور پورب والے
کے طرف رجوع کرتے ہین کہ یہ دونون اُن دونون سے ملے ہوے ہین وفاء الوفا مین مدینہ
کے نامون مین سینتیسوان نام ذات الحرار لکھا ہی یعنے پتھریلے میدانون والا کیونکہ وہان پتھریلے
میدانون کی کثرت ہی اور خنافر حمیری جو کاہن تھا اوسنے اپنے جن کی زبانی دین اسلام کی
تعریف سنے تب پوچھا کہ اوس دین کو کہان ڈھونڈون اوسنے کہا ذات الاحرین مین یعنے پتھریلے
میدانون والے شہر مین اور کنوئون اور نہرون کا ذکر بھی حدیثون مین موجود ہی اور وفاء الوفا
مین ہی کہ بطحان کا نالہ ابن شبہ نے کہا ہی کہ وہ مدینے کے گھرون کے بیچ مین ہی اور مدینے کے
نزدیک کھاری زمین ہے جسکا ذکر صحیح مسلم مین دجال کے ذکر مین آیا ہی کہ وہ کھاری زمین
جو مدینے کے پاس ہین اونمین سے ایک تک وہ پہونچیگا مدینے کے پہاڑ اُحد اور سلع اور عیر اور

اور ثور ہین وفاء الوفا مین ہی کہ عیر پہاڑ مدینہ شریف کے قبلہ کی طرف ذو الحلیفہ کے قریب ہی اور مجد نے
عیر کے بیان مین نصر سے نقل کیا ہی یہ عیر ایک پہاڑ ہی اور کہا جاتا ہی کہ وہ ٹیلا ہی جو شعب الحور کر کے مشہور ہی
اور ثور ایک پہاڑ احد کے پاس ہی میطان قوم قریظہ کے پورب طرف ایک پہاڑ ہی اور شوران ایک پہاڑ
ہی اوسکے پاس شوران کا پتھریلا میدان کہلاتا ہی اور الحبا جبل دو پہاڑ ہین مدینہ مین اور قدوم ایک پہاڑ
ہی جہان احد مین شہیدون کی قبرین ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ شوران کے سامنے ایک اور پہاڑ ہی اور
بڑے بڑے اونچے پہاڑ ہین جہان پتھر اوگتا نہین چکیون کے اور عمارت کے لیے لوگ اوسمین سے مدینہ
کی طرف کاٹ کاٹ لیجاتے ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ دو چھوٹے پہاڑ ہین بطحان کی پچھم طرف ادھار ہی ایک پہاڑ
ہی مدینہ کے قبلہ کی طرف اور وفاء الوفا مین جہان یہ قصہ لکھا ہی کہ جب ملک یمن مین تباہی کا وقت آیا
وہان کے لوگ شہرون شہرون تتر بتر ہو گئے وہان لکھا ہی کہ رزین نے لکھا ہی کہ جب وہ لوگ چلنے لگے
عمرو بن عامر کاہن نے کہا کہ جو شخص یہ چیز چاہتا ہو وہ عمان کے محل مین جاوے پھر زمین ہمدان کا اور
شراۃ کا اور بطن مر کا ذکر ہی پھر یہ ہی کہ جو کوئی ایسی زمین چاہتا ہو جو کیچڑ مین مضبوط ہو تو اوس پتھریلے
میدان مین جاوے جہان چھوہارے کے درخت ہین تب اوس اور خزرج مدینہ مین رہے اور جو کوئی
تم مین سے شراب اور خمیرا اور دیبا اور حریر چاہتا ہو وہ بصرے اور مدیر مین جاوے دیکھو یاد ری
شیرنگ نے لکھا ہی کہ بصرے تقلہ اور سلع کے درمیان مین ہی اور یہان مدینہ اور بصری کے بیچ
مین سلع کا ذکر نہین کیا معلوم ہوا کہ سلع نام مدینہ کا ہی الله فرماتا ہی خداوند ایک بہادر کی مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے دشمنو پر
بہادری کریگا بعد اسکے فرماتا ہی مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کر دونگا اور اونکے سبزہ زارون
کو خشک کر دونگا اور اونکی ندیان پینے کے لائق زمین بناونگا اور تالابون کو سکھا دونگا اور
اندھون کو اوس راہ سے جسے وے نہین جانتی لیجاونگا مین اونہین اون رستون پر جن سے وی
آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کر دونگا
مین اون سے یہ سلوک کرونگا اور اونہین نچھوڑونگا تب وی پیچھی ہٹینگے اور نہایت پشیمان
ہونگی جو کھودی مورتون کا بھروسا رکھتے ہین اور ڈھالے ہوی بتون کو کہتے ہین تم ہمارے خدا ہو
ای محمدی بھائیو دیکھو پہلے صاف صاف جہاد کی خبر سنائی پھر فرمایا کہ پہاڑون اور سبزہ زارونکو ویران

یعنے بت پرستون پر ہر طرح کی تباہی آوے گی اسکا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہی کہ بتون مین گھس گھس کر شیاطین
کرشمے دکھاتے تھے اونھین ہٹا دونگا بت شیاطین جہاد محمدی مین محمدی جنون کے ہاتھون قتل
ہوئے اور بت محمدی ہو گئے بت خالی ہو گئے اونکے پوجنے والے شرمندہ ہوئی جن و بشر دونو دین
محمدی دین پھیلا اور آجتک پھیلا ہوا ہی اب اسباب کی اٹھارہین آیت مین دیکھو اللہ تعالے
بت بڑا پتا اپنے ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی سنو ای بہرو اور
تاکو ای اندھو تاکہ دیکھو اندھا کون ہی مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے
مین بھیجونگا اندھا کون ہی جیسا وہ جو کامل ہی اور اندھا کون ہی اللہ کے بندیکے مانند ای محمدی بھائیو
اور سب جگہ اللہ نے ان پڑھون کو اندھا کہا ہی اب بھی ان پڑھ لوگ بولتے ہین کہ ہم اندھے ہین سو
اسجگہ اللہ تعالے یہ وعدہ کرتا ہی کہ جس پیغمبر کو مین ان پڑھون مین بھیجونگا وہ سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا پھر مین اوسکو سب کچھ پڑھا دونگا امام محیی السنۃ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل
مین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا خلاصہ لکھا ہی اوسمین یہ لفظ ہی اعمی من العمیان یعنے
وہ پیغمبر برحق اندھون مین کا یعنی ان پڑھون مین کا اندھا یعنی ان پڑھا ہوگا پھر اللہ اوسکو اپنا
کلام سکھاویگا یعنے ان پڑھ ایسے ہوتے ہین جو پڑھون کی باتین سن سن کر کتابون کی باتین یاد
کر لیتے ہین سو اللہ فرماتا ہی کہ ایسا کون بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے مین بھیجونگا یعنے اوسنے
کتابون کی باتین بھی کسی سے نہین سنی ہونگی اور کتابون کو دیکھا بھی نہوگا پھر فرمایا کہ اندھا
یعنے ان پڑھا کون ہی اوس مشولام کی مانند مشولام کے معنے ہین کامل یعنے وہ ہر ہر کمال کی بات
مین پورا کامل ہی سب خوبیان اوسمین پوری پوری موجود ہین پھر صاف فرمایا کہ اللہ کے بندےکی
مانند اندھا یعنے ان پڑھا کون ہی اسمین یہ اشارہ ہی کہ وہی بندہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا جسکو فرمایا
کہ میرا بندہ اوسی بندہ کا بیان بھی ذکر ہی اللہ اور ان پڑھون سے فرماتا ہی کہ وہ تم سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا سو بیشک مکہ کے لوگ اگرچہ اللہ کی کوئی کتاب اونکے پاس نہین تھی مگر ان مین بہت
لوگ حرف شناس تھے لکھنا پڑھنا جانتے تھے مگر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
لکھنا پڑھنا نہین سیکھا اور لوگ یمن اور شام کی طرف سفر کیا کرتے تھے بہت باتین اونھون نے
سنی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے اوترنے سے پہلے فقط دو بار سفر کیا ایکبار

بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ دوبارہ پچیس برس کی عمر مین حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ دونون بار شہر بصرے تک جاکر پلٹ آئے کبھی علم والون کی صحبت نہین پائی اور کتابون کی باتین نہین سنی اللہ کے سوا آپکا کوئی سکہانے والا اور پڑھانیوالا نہین تھا مسٹر اسکاٹ نے دیکھا کہ حضرت عیسے علیہ السلام ان پڑھ نہین تھے یہ بشارت اونکی نہین ہوسکتی یہ سوچ کر اس مطلب کو بہت دور تک پھیر دیا اور یون لکھدیا کہ اللہ تعالے یہودیکو الزام دیتا ہی کہ پادری اور وعظ کہنے والے جو اللہ کے قاصد تھے وہ بت پرستون سے بھی زیادہ اندھے ہو گئے اور حضرت عیسے علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ہائے افسوس پادریکو یہ نہ سوجھا کہ بت سے وعظ کہنے والون کا لفظ یہان نہین ہی یہان تو ایک بندہ کا صاف ذکر ہی کہ میرا بندہ اور میرا رسول جیسے مین بہیجونگا صاف صاف قیدین لگا دین کہ اوسکو مین بہیجونگا یعنے وہ کسی پیغمبر کا بہیجا ہوا نہین جس طرح حضرت عیسے علیہ السلام نے اپنے رفیقون کو انجیل سُنانے کے لیے بہیجا تھا اللہ فرماتا ہی اوسکو مین بہیجونگا یعنے وہ اللہ کا بہیجا ہوا پیغمبر ہی اور پھر اوسکی تعریف مین مشولام کا لفظ فرمایا اور مشولام کے معنے مین پادریون نے بھی کامل کا لفظ لکھا ہی اور پہر اوسکو اللہ کا بندہ کہا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ مقبول بندہ ہی اور یون تو سبھی اللہ کے بندے ہین اتنی تعریفون سے پادری نے آنکھین بند کرلین اور اللہ کے اس کلام کا مطلب اُلٹ دیا اے ایمان والو دیکھو آگے بڑھکر بیسوین آیت مین اللہ تعالے اپنی مشکل لفظون کا مطلب آپ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی تونے بہت چیزین دیکھین ہین پر اونپر لحاظ نہین رکہا اور کان کہلے ہین پر کچھ نہین سُنا سبحان اللہ اپنے کلام کا مطلب صاف کھولدیا کہ اندھے اور بہرے کا یہ مطلب ہی کہ وہ رسول جسکو مین بہیجونگا اوسنے بہت چیزین دیکھین ہین مگر اوس طرف دہیان نہین کیا اور کان کہلے ہین مگر کچھ نہین سُنا یعنے کتابین نہین سنین اور کتابین نہین دیکھین ملا محمد رضا طہرانی رح اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ دیکھو اکیسوین آیت مین آخری پیغمبر کی ایک اور نشانی اللہ نے بتلائی اور بیسوین آیت مین اندھے ہونے اور بہرے ہونیکا مطلب صاف کہولدیا اللہ فرماتا ہی خداوند اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ توریت کو بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا اور دوسرے ترجمہ مین یون ہی کہ بہت بڑی شریعت دیگا اے ایمان والو

عبرانی مین واو اور عربی مین حرف ہی کا اس لیے آتا ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہوتا ہی اوسکی طرف اشارہ ہوتا ہی
ہندی بولی مین کہین یون معنی ہوسکتے ہین کہ اوسکا کہین یون معنے ہوتے ہین کہ اپنا اس جگہ طامس اسکاٹ
نے دونون طرح معنے لکھے ہین ایک یہ معنے کہ اللہ اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا دوسرے یہ معنے
کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا پھر لکھتا ہی کہ یہی معنے ٹھیک ہین اور مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالے
حضرت عیسے علیہ السلام کی سچائی سے بہت راضی ہوا وہ شریعت کو پھیلاویگا اور اوسے عزت دیگا ہم
کہتے ہین بیشک معنے تو یہی ہین کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا مگر یہ صاف اشارہ اوس
ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہی جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے اور مطلب یہ ہی کہ اگرچہ وہ سب
ان پڑھون سے بڑھکر ان پڑھ ہوگا مگر پہلے سے سچائی کی راہ چلیگا اللہ اوسکی سچائی سے نہایت
خوش ہوکر بہت بڑے توراۃ یعنے قرآن جو سب کتابون کا خلاصہ ہی اوسکو عنایت کریگا دیکھو جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دیکھو آپ لڑکپن سے ہمیشہ بتون سے بیزار رہے اور اللہ کی یاد
مین ڈوبے رہے اور آپس کے معاملون مین آپکی سچائی اور امانت داری سارے شہر مین مشہور
تھی حدیثون مین جابجا اسکا ذکر ہی آپ سنو کہ آپکو ان پڑھ ہونیکا بیان اللہ نے قرآن مجید مین بھی
صاف صاف فرمادیا ہی اللہ تعالے سورہ عنکبوت مین فرماتا ہی وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ
كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ۝ یعنے اے محمد تو نہین پڑھتا تھا اس سے
پہلے کوئی کتاب اور نہین لکھتا تھا اوسکو اپنے دہنے ہاتھ سے تب البتہ شک لاتے یہ جھوٹے لوگ یعنے
اگر تو پڑھا لکھا ہوتا تو منکرون کو شبہہ کی جگہ ہوتی وہ کہتے کہ کتابون کی باتین اکٹھے کرلین ہین پھر وہ
اور معجزے مانگتے تو نے تو کبھی اور کتاب پڑھی نہ لکھی تجھکو توراۃ اور زبور اور انجیل کی باتین اللہ
کے سوا کسنے بتلائین بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا
إِلَّا الظَّالِمُونَ ۝ بلکہ یہ قرآن نشانیان ہین کھلی ہوئی اون لوگون کے سینہ مین جنکو دی گئی سمجھ اور
نہین منکر ہوتے ہماری نشانیون سے مگر بے انصاف لوگ یعنے اس قرآن کی ایک ایک آیت ایک ایک
نشانی ہی یہ بڑی بڑی نشانیان علم والون کے دلون پر نقش ہین وہ اوسکو یاد کرتے ہین اور اوسکی
نشانیان دیکھتے ہین کہ ان پڑھ نبی کی زبانی اللہ نے کیا کیا بھید بتلائی ہین سورہ یوسف مین اللہ
فرماتا ہی وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ۝ یعنے اے محمد اس سے پہلے یعنے قرآن کے اوترنے سے پہلے

تو غافلون مین سے تھا اپنے کتابون سے غافل تھا آخر ایمان والو قرآن پاک کو دیکھو توراۃ اور
زبور اور انجیل کی جدا جدا باتین اسمین لکھے ہین جو جو باتین ان کتابون مین مشکل لفظون مین تھین ان
باتون کو آسان لفظون مین فرمادیا ہی ساری کتابون کا مطلب کھولدیا ہی حضرت عیسے علیہ السلام ان
پڑھون مین نہین پیدا ہوے اسرائیلیون کے ملک مین پیدا ہوی جہان توراۃ اور زبور اور سب کتابونکا
پرچا تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشالم مین موجود تھے لوقا کی انجیل کے چوتھے باب مین لکھا ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ناصرہ مین آے جہان آپنے پرورش پای تھی اور اپنی دستور کے موافق ہفتے
کے دن عبادتخانہ مین گئے اور تلاوت کو کھڑے ہوے اور اشعیا نبی کی کتاب اونکو دی گئی اور
کتاب کھولکر وہ مقام پایا آگے آپ کے پڑھنے کا اور لوگون کے خوش ہونے کا ذکر ہی یہان سے
ثابت ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام حرف شناس تھے ہر ہفتے کے دن کتاب دیکھکر لوگون کو سنایا
کرتے تھے اور یوحنا کی انجیل کے ساتھوین باب مین جو لکھا ہی کہ یہودی لوگ تعجب سے بولے کہ اس مرد
کو بن پڑھے کیونکر کتابون کا علم ہی وہان یہ مطلب ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے کسی اوستاد سے
علم نہین سیکھا تھا مگر کتابون کو پڑھتے تھے ایسے ان پڑھ نہ تھے کہ حرف شناس نہ ہون اور یہ تو ظاہر
ہی کہ علم والون مین پیدا ہوے علم والون کی صحبتین پائین اونکی بہت باتین سمجھین یہ پتا جو حضرت
اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین ہی یہ اونکا پتا کسی طرح نہین ہوسکتا اللہ تعالے فرماتا ہی اور یہ ایک
گروہ ہی جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی یہ سب کے سب زندانون مین بندھے ہوے اور قیدخانون
مین چھپای ہوے ہین وہ شکار ہوے اور کوی نہین بچاتا وے لوٹے گئے اور کوی نہین کہتا پہر دو
کون ہی تمہارے درمیان جو اسپر کان دہرے کون جی لگاوے اور آیندے مین سنا کرے کسنے یعقوب
کو حوالے کیا کہ لوٹے جاوین اور اسرائیل کو کہ لوٹنے والون کے ہاتھون پڑین کیا خدا اونے نہین
جسکے برخلاف ہوکر اونھون نے گناہ کیا کیونکہ اونھون نے نچاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وے
اوسکی شریعت کے شنوا نہین ہوے اسلیے اوسنے لپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوسپر ڈالا کہ اوسکے
گردا گرد آگ لگی پر وہ اوسے دریافت نہین کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہین لاتا ای
محمدی بہائیو اللہ تعالے یہودیون کی خبر دیتا ہی کہ جو اوسوقت مین ایمان نہین لاوینگے اون پر
جہاد ہوگا اور قید کیجاوینگے اون کا مال لوٹا جاییگا یعقوب کو یعنی یعقوب کی اولاد کو اللہ نے

لوٹنے والون کے ہاتھ مین دے دیا کیونکہ اونھون نے اللہ کی شریعت کو نہ مانا اور اونکے دل ایسے سخت ہین کہ اللہ کے غضب اور قہر کی آگ مین جلتے ہین تب بھی توبہ نہین کرتے جل جانا قبول کرتے ہین مگر حکم نہین مانتے ملا محمد رضا طہرانی رح لکھتے ہین کہ یہ سب احوال اُن یہودیون کا ہی جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تھے قوم قریظہ وغیرہ تیتیا ۴۳ اسیوان باب سوا اب خداوند جسنے ای یعقوب تجھکو پیدا کیا اور جسنے ای اسرائیل تجھکو بنایا یون کہتا ہی مت ڈر کہ مین نے تجھے رہائی دی مین نے تیرا نام لیکے تجھے بلایا تو میرا ہی جب تو پانیون مین گذر کریگا تو مین تیرے ساتھ ہونگا اور جب تو ندیون مین ہو کر جائیگا تو وے تجھے نہ ڈبائینگی جب تو آگ کے درمیان چلیگا تو تجھے آنچ نہ لگیگی اور شعلہ تجھے نہ جلاویگا کہ مین خداوند تیرا خدا ہون اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا مین ہون طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے وعدہ کرتا ہی کہ وہ ایسی اور مہربانیان اسرائیلیون کو دکھلاویگا گویا وہ آگ اور پانی مین بیخطر چلینگے اسکے موافق یہ قوم قائم رکھی گئے بابل والون کے حملہ مین اور قید مین اور بیچ قبائل مندرگئے اور وہ بربادیان بھی جو رومیون کے ہاتھ سے ہوئین اون مین بھی اونکو بالکل برباد نہین کیا اگرچہ اونپر قتل برابر جاری رہا گویا وہ گذرے درمیان سمندرون اور شعلون کے اس سے یہ مطلب نکلتا ہی کہ سچے ایمان والے تمام آزمایشون مین قائم رہینگے اور اونکو اللہ بالکل کبھی نہین چھوڑیگا آگے یاد رہے جو اسرائیلی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تو ہمیشہ ظالمون کے ظلم مین پھنسے رہے اس خبر کا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے وہ سب محمدیون مین مل کر بت پرستون پر اور بے ایمان یہودیون پر اور جھوٹے عیسائیون پر ہر جگہ غالب رہے اللہ فرماتا ہی مین نے تیرے فدیہ مین مصر کو اور تیرے بدلے کوش اور سبا کو دیا از بسکہ تو میری نگاہ مین بیش قیمت تھا تو نے عزت پائی اور اس لیے کہ مین نے تجھے پیار کیا مین نے تیرے بدلے لوگ اور تیری جانکی عوض مین گروہین دین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے نے مصریون کو ویران کیا تاکہ اسرائیلی رہائی پاوین تو اللہ نے مصریون کو اونکے فدیہ مین دیا اور سنحاریب نے پہلے مصریون سے اور کوشیون سے یعنے حبشیون سے لڑائیان لڑین پر اللہ نے اوسکے ہاتھ سے یروشالم کو بچایا اور جب یہ قومین خسرو بادشاہ سے شکست کھاگئین تو گویا وہ فدیہ مین دی گئے اسرائیلیون کی رہائی کیواسطے اللہ فرماتا ہی تو مت ڈر کہ مین تیرے ساتھ ہون مین تیری نسل کو پورب سے

لے آؤنگا اور پچھم سے تجھے فراہم کرونگا مین اوتر سے کہونگا کہ دے ڈال اور دکھن سے کہ مت رکھ چھوڑ میرے بیٹون کو دور سے اور میری بیٹیونکو زمین کی انتہا سے لاؤ ہر ایک کو جو میرے نام سے کہلاتا ہی جسے مین نے اپنے جلال کے لیے پیدا کیا جسے مین نے بنایا ہان جسے مین نے طیار کیا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل والون نے یہودیون کو جدا جدا ملکون مین پھیلا دیا تھا وہ رفتہ رفتہ اپنی قید سے جمع کئے گئے تھے یروشالم مین مگر یہ معلوم نہین ہوتا کہ بہت سے اون مین سے لائے گئے تھے پچھم سے یا دکھن سے یا یہ کہ وہ پاکی مین نئے پیدا کئے گئے تھے اور اللہ کی بندگی کے لیے طیار کئی گئے تھے مگر معلوم ہوتا ہی کہ یہان اسباب کی پیش خبری ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے وسیلہ سے آیندہ زمانہ مین دنیا کے کنارون مین سے جدا جدا یہودی عیسائی دین مین آوینگے ای ایمان والو پادری جانتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد وہ یہودی جو آپ پر ایمان نہین لائے تھے یروشالم سے نکالدی گئے اور ہر ہر ملک مین تتر بتر ہو گئی بعد اسکے یہودیونمین بہت کم لوگ عیسائی ہوتے تھے اس لیے پادری آیندہ زمانہ کی راہ دیکھتا ہی اور یہ نہین دیکھتا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہر ہر ملک مین پھیلا ہی ہر زمانہ مین جا بجا یہودی لوگ دین محمدی مین داخل ہوتے جاتے ہین باقی امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین محمدی ہو جاوینگے اللہ فرماتا ہی اُن اندہی لوگون کو جو آنکھین رکھتے مین اور اون بہرونکو جنکے کان ہین باہر لاکر حاضر کر ساری قومین فراہم کی جاوین اور ساری لوگ جمع ہووین اونکی درمیان کون ہے جو اوسی بیان کرے یا ہمکو اگلی پیش خبریان بتا دوے وے اپنے گواہون کو لادین تاکہ وے سچے ثابت ہووین اور لوگ سنین اور کہین کہ یہ سچ ہی تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہی اور میرا بندہ بھی جسے مین نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو اور مجھپر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ مین وہی ہون مجھسے آگے کوئی خدا نہ بنا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا مین مین ہی یہوواہ یعنے اللہ ہون اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچا لیا اور مین ہی نے ظاہر کیا جسوقت کہ تم مین کوئی اجنبی معبود نہ تھا سو تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے کہ مین ہی خدا ہون ابتدا سے مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے مین کام کرونگا اور کون ہے جو اوسکو روکے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے تمام بت پرستون اور بے ایمان یہودیون کو فرماتا ہی کہ وہ اپنے کانون اور آنکھون کو اپنی جگہ پر کام مین نہین لاتے جیسا اونکو کرنا چاہیے اور

فرماتا ہی کہ تمام بت اور اوسکے پوجنے والے اکھٹے ہوجاوین وہ اپنے گواہ لاوین کہ اُن مین کون ہی جو اللہ
کی طرح پہلے سے خبرین دے سکتا ہی اگر اونمین ایسا کوئی نہین کر سکتا تو وہ اللہ کا کلام سنین اور کہین
کہ اللہ ہی فقط لائق پوجنے کی ہی اسرائیلی لوگ اللہ کے گواہ تھے اور اسی طرح سے اوسکا نبی اور بعضے خیال
کرتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام جنہون نے آیندہ باتون کی خبر دی ہی اے محمدی بھائیو دیکھو اللہ
آخری زمانہ کی خبرین دیگر اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم میرے گواہ ہو کہ یہ خبرین مین نے دی
ہین اور کسی نے نہین دین ہین جب اِن خبرون کا ظہور ہو تم بت پوجنے والون کو یون قائل
کیجیو کہ تمھارے بتون مین بھی کوئی ایسا ہی جو پہلے سے خبرین سناوے یا آگے ایسی خبرین دیچکا
ہو اور اب اوسکا ظہور دکھاوے فرمایا کہ تم میرے گواہ ہو کہ تم مین کوئی اور خدا میرے ساتھ
نہین ہی اور میرا بندہ جسے مین نے برگزیدہ کیا وہ میرا گواہ ہی یہ اشارہ اوسی بندے کی طرف
ہی جسکے حق مین بیالیسوین باب کے سرے پر فرمایا ہی کہ میرا بندہ میرا برگزیدہ یعنے جسکو مین نے
سب بندون مین سے چن لیا یعنے وہی ان پڑھ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی میرے اکیلے
ہونیکی گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دیجیو کہ اللہ اکیلا ہی اوس اکیلے نے خبرین دین تھین مین تمکو
تمھارے دشمنون سے بچاؤنگا کوئی اور بچانے والا نہین اور تمھارے دشمنون کو غارت کرونگا
اونکو کوئی میرے ہاتھ سے چھڑا نہ سکیگا اتنے بڑی پیش خبری کا ظہور جب دیکھو گی تب صاف گواہی دیجیو
کہ اوس اکیلے نے یہ خبر دی تھی یہ اسلیے جتا رکھا کہ اللہ جانتا تھا کہ اوسوقت مین جھوٹے عیسائی کہین
لگے کہ تین خدا ہین اسلیے باربار فرمایا کہ مین اکیلا ہون میرا دوسرا نہین تم خوب سمجھے رہیو کہ جسوقت
اللہ نے یہ خبرین دین تھین تب کوئی دوسرا خدا اوسکے ساتھ نہ تھا تو اب دوسرا اور تیسرا خدا کہان سے
آیا قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط اور کون زیادہ
بے انصاف ہی اوس سے جس نے چھپائی گواہی جو اسکے پاس ہے اللہ کی طرف سے یعنے بنی اسرائیل یہودیون نے
ان گواہیون کو چھپایا وہ بڑے ہی بے انصاف ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا یٰۤاَ
یُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ای نبی ہم نے تجھکو سچا گواہ کر کے ارشاد ہوتا ہی خداوند
تمھارا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یون فرماتا ہے کہ تمھاری خاطر سے مین نے بابل کو بھیجا ہی
اور سارے بھاگنے والون کو تلی اوتارا اور کسدیون کو بھی جو اپنی خوشی کے جہازون پر مین للکارتے

لکھتا ہی کہ یہان بابل کی قید سے چھوٹنے کی پیش خبری ہی لیکن لفظین اسکی بہت قوی ہین جنسے
بڑے بڑے معاملون کی خبر ہو سکتی ہی اللہ تعالی نے مادی اور فارس والون کو بابل کے لینے کے لیے
بھیجا اونکی امیرون کو ذلت دینے کے لیے بابل جہانداری کی جگہ پر تھا یہانتک کہ نہر فرات بان بوجھ
کر بند کردی گئی تھی جب خسرو نے اوس شہر کو لے لیا تھا ارشاد ہوتا ہی مین خداوند تمہارا قدوس ہون
اسرائیل کا خالق تمہارا بادشاہ ہون خداوند یون فرماتا ہی وہ جسنے دریا مین رستا اور بڑے پانیون
مین گذرگاہ بنای جسنے گاڑیان اور گھوڑے اور لشکر اور بہادرون کو نکالا ہی یون فرماتا ہی وہ
سب کے سب گر گئے وہ نہ اوٹھین گے وے بجھ گئی ہان وے بتی کی طرح بجھ گئی آسی محمدی یہ ئید
پادری اسقین لفظون کو کہتا ہی کہ بہت قوی ہین بابل کو جو خسرو نے فتح کیا اوسی بڑے ذکر کسی بڑے
معاملے کے خبر ہے اللہ فرماتا ہی تم اگلی چیزون کو یاد نکرو اور قدیم باتون کو سوچتے نہ رہو دیکھو مین ایک نئی
چیز پیدا کرون گا اب وہ نمود ہوگی کیا تم اوسکو نہ پہچانوگے ہان مین بیابان مین ایک راہ اور جنگل مین ندیان
بناؤن گا جنگل کے جانور گیدڑ اور شترمرغ میری تعظیم کرینگے کہ مین بیابان مین پانی اور جنگل مین ندیان
موجود کرونگا کہ وے میرے لوگون کو میرے برگزیدون کو پینے کو ہوے بندون کو پانی دیوین مین نے
ان لوگون کو اپنے لیے بنایا وہ میری تعریف کرین گے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس جگہ اس بات
کے نشان دیے گئے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی باعث سے بت پرست لوگ ایمان لاوینگے اللہ تعالی
ایسی عجیب مدد دیا کی دیگا کہ جنگلی جانور جو ریگستانی ملک مین رہتے ہین اللہ کا شکر کرینگے امت محمدی یہان تو
اور سب ظالمون کے غارت ہونے کی خبر دیکر بت پرستون کے ایمان لانیکی خبر دی یہ دونون باتین محمدی
وقت مین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اور بیابان ان کتابون کی بولی مین عرب کو کہتے ہین جناب
ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے تیسرے باب مین ہی کہ عرب کے مانند جو بیابان مین ہی سو اللہ وعدہ
کرتا ہی کہ عرب مین فیض کا دریا بہاؤن گا جو لوگ جانورون کی طرح بے تمیز تھے وے دین و ایمان مین
بڑے سمجھدار اور اللہ کے بڑے پہچاننے والے ہو جاوینگے پھر فرمایا کہ مین نے ان لوگون کو اپنے لیے
بنایا یعنے اونکو خاص اپنے محبت اور اپنی یاد کے لیے بنایا ہی وہ میرے تعریف کرین گے اسکا یہ
مطلب کہ اوس امت کے لوگ اللہ کے عشق اور محبت مین اور اللہ کی تعریفین کرنے مین سب امتون سے
بڑھکر ہین اگرچہ سب امتون کے اچھے لوگ اللہ سے محبت رکھتے تھے اور اوسکی تعریف کرتے تھے

گروہ لوگ اس کام مین سب سے بڑھی ہوی ہین آسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون کے برے اعمالونکے شکایتین کرکے اقرار فرماتا ہو کہ مین وہ ہون جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہون کو مٹاتا ہون اور تیرے گناہون کو یاد نہین رکھون گا یعنی اللہ آخری زمانہ کی خبر دیتا ہی کہ اوسوقت مین تمپر رحم کرون گا اور توبہ اور ایمان دون گا اور تمھارے گناہون کو غضب اور قہر کے ساتھ یاد کرون گا پھر اونکے گناہون کی شکایتین کرکے فرماتا ہی اس لیے مین نے مقدس کے امیرون کو ناپاک ٹھرایا اور یعقوب کو یعنے اوسکی نسل کو ہلاک ہونے کے لیے اور اسرائیل کو یعنے اوسکی نسل کو ملامت کے لیے سونپ دیا اس آیت مین اللہ تعالے بے ایمان یہودیونکی خبر دیتا ہی کہ وہ قتل ہونگے ہر طرف سے اونپر ملامت ہوگی چوالیسوان باب اور اب ای یعقوب میرے بندے اور اسرائیل میرے برگزیدے سن خداوند تیرا پیدا کرنیوالا جسنے تجھے بنایا اور پیٹ ہی سے تیری مدد کی یون فرماتا ہی ای یعقوب میرے بندے اور یسورون میرے برگزیدے مت ڈر کہ مین پیاسے پر پانی اونڈیلون گا اور خشک زمین پر نالے بہاؤن گا مین اپنی روح تیری نسل پر اور اپنی برکت تیرے اولاد پر نازل کرون گا اور وے گھاس کے درمیان اوگین گے بید کی طرح جو بہتے پانی کے کنارے پر ہو ایک تو کہیگا کہ مین خداوند کا ہون اور دوسرا آپ کو یعقوب کے نام سے ٹھرائیگا اور تیسرا اپنے ہاتھ سے لکھیگا کہ مین خداوند کا ہون اور اپنے تئین اسرائیل کے نام سے خطاب دیگا آئے محمدی بہائیو یہ دون اسرائیلیون کا خطاب تھا اور کہ جنہین سچائی والے ہیں اللہ تعالے نے اسرائیلیون کو دکھایا کہ تمھارے برے اعمالون کی اور کفر کی سزا مین تمکو قتل کرونگا پھر اللہ بڑے خوشی سناتا ہی اور اوسوقت کا وہی پتا دیتا ہی جو بار بار فرماچکا ہی کہ خشک زمین پر پانی بہاؤن گا یعنے جو ملک ایمان سے خالی ہی وہان اپنا کلام پاک آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارون گا اوسوقت کی خوشی اسرائیلیون کو بھی سناتا ہی کہ تمھاری اولاد مین جو ایمان لاوینگے اور محمدی ہوجاوینگے اونپر برکت نازل کرونگا وہ بہت پھولے پھلینگے اور گھاس کی درمیان اوگین گے یعنے اور قومون کے لوگ جو بہت کثرت سے ایمان لاوینگے اونھین کے درمیان مین اسرائیلی بھی پھلین پھولینگے ایک کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ ہون دوسرا اپنا نام یعقوب رکھیگا تیسرا کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اسرائیلی قوم کا ہون یعنے اوسوقت مین سب قومون مین ایمان پھیلیگا اور قومون کے

محمدی لوگ بہت کثرت سے ہون گے اور محمدی اسرائیلی بھی اور غیرون کے درمیان مین نہایت رونق
اور سرسبزی کے ساتھ ہون گے محمدی اسرائیلیون کا سب محمدی لوگ ادب کرینگے کیونکہ پیغمبرون کی
اولاد ہین اس باعث سے اسرائیلی لوگ اپنا نام لکھین گے تو اسرائیلی اپنا خطاب بھی اوسکے ساتھ
لکھینگے کیونکہ اس نام کی سب تعظیم کرینگے جب ساری قومون کے لوگ بت پرست تھے اپنے تئین
اللہ کا بندہ نہین کہتے تھے اور اسرائیلیون کے نام سے بیزار رہتے تھے اب محمدی وقتین ساری قومون
مین ایمان پھیلا بہت لوگ عبد اللہ اپنا نام رکھتے ہین اور بہت لوگ اپنا نام یعقوب کہتے ہین اور جو محمدی
اسرائیلی ہین وہ جہان اپنا نام لکھتے ہین تو اسرائیلی کا خطاب بھی لکھتے ہین ہمنے اس زمانہ مین کئی کتابین
دیکھین جنکے آخر مین کاتب نے اپنا نام لکھکر لکھا ہی کہ مین بنی اسرائیل مین سے ہون ط اسکاٹ
لکھتا ہی کہ جسطرح پانی زمین کو تر و تازہ کرتا ہی اور زندہ کرتا ہی اور صاف کرتا ہی اور پھلدار کرتا ہی اسیطرح
اللہ کے احکام روح کو تر و تازہ کرتے ہین پھر لکھا ہی کہ یہ پیش خبری پوری ہوئی جب سچا دین سرسبز
ہوا مگر معلوم ہوتا ہی کہ خاص خبر ہی روح کے اوندیلنے کی پنتکوست کے دن یعنے جب حواریون پر
روح القدس کا فیض نازل کیا اور بعد اسکے اور زیادہ مشہور ہی اور وے سب بدلینگے اور اسکے نکلے
بڑہین گے جیسے گھاس خوب پانی دیے ہوئے سبزہ زارون مین یا جیسے بید دریا اور نالون
کے کنارون پر اور یہ لوگ اپنے تئین اللہ کا بندہ اور اوسکا پوجنے والا کہینگے اور اوسکے نام کے
اقرار نامہ پر اپنی مہر کرینگے بعضے کہتے ہین کہ اسکے یہ معنے ہین کہ اپنے ہاتھ سے لکھا کرینگے کہ ہم
اللہ سے علاقہ رکھتے ہین اسیطرح کا مطلب ستاسیویں زبور مین بھی ہی آیت ۴ مین ہی
یعنے مصر و بابل کا ذکر کرون گا اپنے پہچاننے والون مین دیکھو فلسطین اور صور کوش سمیت یہ وہان
پیدا ہوا اور صیہون کی بابت کہا جائیگا کہ فلان فلان آدمی اوسمین پیدا ہوا اور خود حق تعالی اوسے قیام
بخشیگا خداوند جسوقت قومون کے نام لکھیگا تو گن کے لکھیگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تھا
اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ پیش خبری عام سمجھی جاتی ہی کہ تمام قومون مین سے آدمی [illegible]
انجیل کے گرجا مین اور دوسری قومون کے لوگ عمدہ عمدہ صفتین حاصل کرینگے اور اونمین تمیز
پائینگے اور صیہون کے حق مین آیندہ زمانہ مین کہا جائیگا کہ یہ اور وہ آدمی بہت سے تھے اور پیدا
ہوئے تھے اتنے ایمان والے دیکھو مصر مین اور بابل مین یعنے ملک عراق مین اور فلسطین وغیرہ مین

اور صیہون مین اور تمام ملک شام مین امت محمدی کی کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوے کہ ان دنون مین کہا جاتا ہی اور زبانون سے کہا جاتا ہی کہ فلان ولی اللہ کے اور فلان خادم قرآن اور حدیث کے مصر مین پیدا ہوے یا عراق مین پیدا ہوے یا صیہون مین یعنے بیت المقدس مین پیدا ہوے بڑے بڑے کامل لوگ ان ملکون مین پیدا ہوے جنکا کمال ہر طرف مشہور ہوا امت محمدی کے اولیاؤن اور علماؤن کا حال کتابون مین دیکھو اور ان آیتون کا مطلب سمجھو اب اللہ تعالے نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی بہت پرستون کو بڑی بڑی دلیلون سے قائل کرتا ہی اللہ فرماتا ہی میرے سوا کوئی خدا نہین پھر فرماتا ہی تم میرے گواہ ہو یعنے ایسی پیش خبریان اللہ کے سوا کوئی نہین دے سکتا وہی اکیلا خدا ہی پھر گیارہ آیتون کے بعد فرماتا ہی ان باتون کو یاد رکھو ای یعقوب اور ای اسرائیل کہ تو میرا بندہ ہی مین نے تجھے بنایا کہ تو میرے بندگی کرے اے اسرائیل تجھکو مجھے فراموش نہ کرنا ہی مین نے تیری خطاؤن کو بادل کی مانند اور تیرے گناہون کو گھٹا کے مانند مٹا ڈالا میرے طرف پھر آ کہ مین نے تیرا فدیہ دیا ہی اے آسمانو گاؤ کہ خداوند نے یہ کیا اور اے کنارو ای زمین کے گاؤ بلند ہووے اے ساؤ ای پہاڑو ای جنگل اور اسکے سب درختو کہ خداوند نے یعقوب کو نجات دی اور اسرائیل مین اپنی تعریف کرائی خداوند تیرا نجات دینیوالا جسنے تو جو پیٹ مین بنایا یون فرماتا ہے کہ مین خداوند سبکا بنانے والا ہون مین ہی نے اکیلا آسمانون کو تانا اور آپ تنہا زمین کو فرش کیا ہے جہوٹ کہنے والونکے نشانون کو باطل ٹہراتا اور فال گیرون کو دیوانہ بناتا ہون ان اور حکمت والونکو رد کر دیتا اور اونکی حکمت کو احمق ٹہراتا ہون ای محمدی بہائیو یہ بہت بڑا نشان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ ظاہر مین ان پڑھ تھے اللہ نے آپ پر ایسا پاک کلام اوتارا اور ایسی حکمت کی باتین اونکو سکہلائین کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے آپکے سامنے عاجز ہو گئے عرب کے لوگ اگرچہ اللہ کی کتابون کا علم نہین رکھتے تھے مگر عمدہ عمدہ شعر اور قصیدے کہتے تھے اللہ نے قرآن مین فرمایا کہ اگر تمکو شک ہی کہ قرآن اللہ کا کلام نہین ہے تو تم ایسی کوئی سورت بنا لاؤ وہ لوگ عقلمند تھے سب کے سب عاجز ہوے اور ایک چھوٹی سورۃ تک جو ایک ہی کسی سے نہ بن سکا تہرے بڑے

جو اپنی عقل پر بہت مغرور تھے اونکو اللہ نے نادان ٹھہرادیا یونان والون کی اپنی اختلاف دوڑا دوڑا کر بڑی بڑی باتین عقل سے سوچی تہین اونکی بہت حکمتین غلط نکلین فال اور شگون والونکا علم محمدی علم کے سامنے ناچیز ہوگیا اور ہمیشہ کی افتاب وقت مین لکھا ہے کہ روم کے لوگ فال اور شگون کو بہت مانتے تھے جو لوگ کچھ نشانیان دیکھکر جھوٹی خبرین دیا کرتے تھے اونکی نشانیون کا کچھ اعتبار نرہا اس بشارت سے اللہ اسمانون اور زمین کو اور پہاڑون اور درختون کو خوشی کرنیکا حکم دیتا ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس جگہہ ساری دنیا کو اللہ کی تعریف کرنیکا حکم ہوتا ہے اوسکی ایسی رحمت پر جسکا علاقہ تمام دنیا سے ہے اور انجیل کی رحمت ایسی ہے کہ اوسکی فائدے ساری خلق کو پہنچتی ہین اللہ فرماتا ہے جو اپنی بندے کے کلام کو ثابت کرتا اور اپنی پیغمبرون کی مصلحت کو پورا کرتا ہون جو یروشالم کی بابت کہتا ہون کہ وہ آباد کیجاویگی اور یہودا کی شہرون کو کہ وے بنائی جاوینگی اور مین اوسکی ویرانون کو تعمیر کرونگا جو سمندر کو کہتا ہون کہ سوکھ جا اور مین تیری ندیان سکھا ڈالونگا جو خورس کی حق مین کہتا ہون کہ وہ میرا چرواہا ہے اور وہ میری ساری مرضی پوری کریگا اور یروشالم کی بابت کہتا ہون کہ وہ بنائی جائیگی اور ہیکل کی بابت کہ اوسکی بنیاد ڈالیجائیگی طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب یہ پیش خبری ہوئی اوسوقت شہر یروشالم آباد تہا اللہ نے خبر دی کہ شہر اور مسجد دونوں برباد کیا جائیگا اور پیغمبر دی کہ وہ خسرو کی حکم سے پہر بنائی جائیگی اور خسرو کا نام اوسکی پیدا ہونے سے پہلی اللہ نے بتلا رکہا پینتالیسوان باب خداوند اپنی مسیح خورس کے حق مین یون فرماتا ہے جسکا دہنا ہاتھ مین نے پکڑا کہ قومون کو اوسکی قابو مین کرون اور بادشاہونکی کمرین کھلوا ڈالون تاکہ وہ دوہرے ہوئے دروازے اوسکی لیے کھولدون اور وے دروازے بند نکیے جاوینگی مین تیری آگی چلونگا اور ٹیڑہی جگہون کو سیدھا کردونگا مین پیتل کی دروازونکو ٹکڑے ٹکڑے کردونگا اور لوہی کی قفلون کو کاٹ ڈالونگا اور مین چھپے ہوئے خزانے اور پوشیدہ مکانون کی گنج تجھی دونگا تاکہ تو جانے کہ مین خداوند اسرائیل کا خدا ہون جسنے تیرا نام لیکی بلایا ہے میرے بندے یعقوب اور میرے برگزیدہ اسرائیل کی لیے تجھی تیرا

نام لیکر بلایا مین نے تجہ مہربانی سی پکارا اگرچہ تو مجکو نہین جانتا مین ہی خداوند ہون اور کوئی
نہین میرے سوا کوئی خدا نہین مین نے تیری کمر باندہی اگرچہ تو نے مجہی نہ پہچانا تاکہ لوگ سورج
کی نکلنی کی جگہ سی اوسکی ڈوبنی کی جگہ تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین مین ہی خداوند ہون اور میرے
سوا کوئی نہین طامس سکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے اس جگہ سے خسرو سے خطاب کرتا ہی گویا وہ مسیح تہا وہ اللہ کا تیل لگایا ہوا تہا
کیونکہ وہ اس کام کے لیی مقرر کر دیا گیا تہا اللہ تعالی نے بابل کے فتح کرنے سے پہلی بہت
سی قومون کو اوسکا تابعدار کر دیا اور بہت بادشاہون کو کمزور کر دیا اور بابل کی تمام
گلیان جو دریا کی ادہر اودہر تہین پیتل کی پہاٹکون سی محفوظ نہین جو ہر رات کو بند ہو جاتی تہے
اور جب سو دریا کی نہر مین سی اپنی فوج کو لیگیا بابل کے لوگ اوس رات دعوت اور خوشی
مین مشغول تہی اونہون نے اون پہاٹکون کو کہلا چہوڑ دیا خسرو کی فوج نی بادشاہ پر حملہ کیا اور
اوسکو قتل کیا اور لوٹ مین بارہ کرور اور نشر لتک پائی اس پیشخبری کی پورا کرنی مین
اللہ نے خسرو کو یقین دلایا کہ اسرائیل کا خدا ہی سچا خدا ہی اوسکی سوا کوئی خدا نہین مجوسی
لوگ جنکا مذہب خاصکر پورب مین جاری تہا وہ جانتے تہی کہ دو ملی ہوئی چیزین ہین
روشنی اور اندہیرا ایک سب نیکیون کا بنانیوالا ہی دوسرا سب برائیون کا بنانیوالا ہی اونکی
رد کرنے کیلیے اللہ تعالے فرماتا ہی مین ہی روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون مین سلامتی کو بناتا ہون اور بلا کو پیدا کرتا ہون
مین ہی خداوند ان سبہون کا بنانیوالا ہون ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نی خسرو بادشاہ کی
خبر سنائی کہ اوسکی باعث سی مسجد بیت المقدس پہر بنائیجائیگی اللہ نے اوسکو مسیح کہا ہی جسکا
بیان اوپر ہو چکا ہی کہ ان پاک کتابونکی بولی مین مسیح کے معنے یہ ہین کہ اللہ نی اوسپر رحمت کا
ہاتہ پہیرا تو یہ لفظ پیغمبرون کی حق مین ہی آتا ہی اور بادشاہونکی حق مین ہی آتا ہی اور جو
بادشاہی پر بیٹہتا تہا اوسپر تیل ملا جاتا تہا تفسیر معالم التنزیل مین ہی کہ خسرو بادشاہ
ایماندار تہا اب یہ سنو کہ جو ترقی ایمان کی اور ایمانوالون کی خسرو بادشاہ کی بدولت ہوئی
اس علاقہ سی اللہ تعالی اوس بڑی ترقی کی اور ایمان کی بڑی رونق کی خوشخبری سناتا ہی
جو آخری زمانی کی پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی ہوئی اس جگہ ہم
اس بات پر اللہ کا شکر کرتے ہین کہ پادری طامس سکاٹ نی اسکی بعد کی آیتون کو

خسرو بادشاہ کی خبر مین داخل نہین کیا بلکہ اون آیتون کو علاحدہ سمجھکر حضرت عیسیٰ کی خبر ٹہرائی
پادری لکھتا ہی کہ قدرتی برکتونکی اکثر پیش خبری دیگی ہو دنیوی رہائیونکی پہروی مین پہلی بابل
سی چہوٹنی کی خبر دی اور اب نجات کی برکت کی خبر دیجاتی ہی پادری کا مطلب یہ ہی کہ ان پاک
کتابونکا اکثر یہ قاعدہ ہی کہ اللہ تعالیٰ پہلی اک چہوٹی سی برکت کی خوشی سناتا ہی پہر اوسکی علاقہ
سی آخری زمانہ کی بہت بڑی برکتونکی خوشی سناتا ہی اسی قاعدہ کی موافق اللہ فرماتا ہی ای
آسمانو اوپر سی ٹپک پڑو وہان بدلیان سچائی کو برساوین زمین کہلجاوی اور نجات اور صداقت
سی پہلی و اونہین ایک ساتہہ اوگاوی مین خداوند اوسکا بنانیوالا ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ آسمان اوپر سی بوچہار نیکیونکی زمین کی تر و تازہ کہ نیکوکار اونکو
اور زمین بڑی بوچہار کی لینی کے لیے کہل جاویگی اور اخیر مین اک بڑی نجات پیدا کریگی
اس پیش خبری کا کچہہ تہوڑا سا ظہور اوسوقت ہوا جب یہودی بابل سی پلٹے اور سچا دین
پہر پہیلا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہاتہون گنہگارونکی نجات اور انجیل کا پہیلنا خاصکر مراد
ہی آسمان نے نیکیونکو اونڈیلا اور زمین نے برکت کو پایا اور نجات اور نیکیان ملی ہوئی پیدا
ہوئین کسیطرح اسکا یہ مطلب نہین ہوسکتا کہ یہودی بابل سی پلٹی تو ضرور یہان بہت بڑی
برکت کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہاتہون ہوئی ای پادری حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی وقت مین اگرچہ ایمان بہت ملک مین پہیلا مگر ایمان والی لوگ ظالمون کی پنجی
مین چہہ سو برس پہنسی رہی اور یہان اللہ یہ بتا دیتا ہی کہ نجات اور صداقت دونو زمین
سی ساتہہ اوگین کی یہان صاف اون نجات کیطرف اشارہ ہی جسکا صاف وعدہ اوسی نیسویں
باب کی بیسوین آیت مین ہوچکا ہی یہان صاف محمدی وقت کی بشارت ہی اوسوقت مین نہ
سچا دین ساری دنیا مین پہیلا اور ظالمونکی ظلم سی نجات ہی ایمانوالون کو ملگئی اللہ فرماتا ہی
واویلا اوسپر جو اپنی خالق سی جہگڑتا ہی وہ ٹہیکرا زمین کی ٹہیکرون مین سے ہی کیا مٹی کمہار
سے کہی کہ تو کیا بناتا ہی کیا تیری دستکاری کہیگی اوسکی تو ہاتہہ نہین اوسپر واویلا ہے
جو اپنی باپ سی کہتا ہی کہ یہ کیا ہی جسکا تو باپ ہوا اور اپنی مان سی کہ تو کیا جنتی ہے
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اللہ تعالیٰ یہودیون کو قائل کرتا ہی

جو اللہ کی کاموں سی لڑتی تہی ارشاد ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا قدوس اور اوسکا
خالق یون فرماتا ہی آنیوالی چیزون کی بابت کیا تم میری بیٹون کے حق مین مجسے پوچہوگے
یا میری ہاتہونکی کاموں کی بابت کچہہ مجہی فرماؤگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی اس
خیال مین تہی کہ اللہ کی مہربانی کے فقط ہم ہی حقدار ہین یہ حق ہمارا جا نہین سکتا اللہ تعالی
اونکو خبر دیتا ہی کہ مین یہودیون کو پہیلدونگا اور بت پرستون کو ایمان دونگا ای محمدی
بہائیو بیٹی گے معنے یہ ہین کہ اللہ کی پیاری بندی اس مطلب کی کہولنی کی لیے فرمایا کہ میری
ہاتہونکی کام یعنی وہ بندی جنکو مین ایمان دونگا تو گویا اونکو نئی سری سی بناؤنگا اس کتاب
مین کئی جگہ یہ لفظ فرمایا ہی یہودیون نے جب سنا کہ ان پڑہ لوگون مین ان پڑہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکا رتبہ سب پیغمبرون سی بڑا ہوگا اونکی ہاتہون ساری دنیا مین
ایمان پہیلیگا یہ سنکر یہودیونکو بہت رشک آیا امام محی السنت معالم التنزیل مین لکہتی
ہین کہ حضرت اشعیا علیہ السلام جب یہ سب خبرین سنا چکی یہودیون نے اوسیوقت اونہین
شہید کیا اللہ فرماتا ہی مین نے زمین بنائی اور اوسپر انسان پیدا کیا اور مین ہی نے ان ہی
ہاتہون نے آسمان تانے اور اونکی سب لشکرون پر مین نے حکم کیا مین نی اوسکو صداقت
کے لیے اوٹہایا ہی اور مین اوسکی ساری راہین آراستہ کرونگا وہ میرا شہر بنائیگا اور میرے
قیدیونکو بغیر قیمت اور عوض کی چہڑائیگا رب العالمین فرماتا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی
کہ اللہ تعالی نے خسرو کو بڑی مقام اور طاقت پر اوٹہایا وہ اوسکی تمام کامون مین اوسکو
ہدایت کریگا اور راہ بلند کریگا کہ وہ مسجد بیت المقدس کو پہر بنادی اور یہودیون کو بغیر
قیمت یا بدلے کے چہڑادی خسرو نی فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تہا اور پہر شہر کا بنانا اوسکا
نتیجہ ہوا آی محمدی بہائیو یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہرگز نہین ہوسکتی پادری اوپسکی اینون نہین
اقرار کر چکا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی نہین ہی بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ہی اب
یہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہی ہو گیا اتنی بڑی بہاری پیش خبری کو خسرو بادشاہ
کی خبر ٹہیراتا ہی ای ایمانوالو یاد کرو بیالیسوین باب ۴۲ مین اللہ نے اپنی ایک مقبول بندی
کی تعریفین کرکے فرمایا تہا کہ مین خداوند تجہی صداقت کی لیے بلاتا ہون یہان بہی فرمایا

کرین نے اوسکو صداقت کی لیی اوٹہایا وہان توصاف صاف ہی اور نشان جناب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تہی یہان بہی وہی محمدی بشارت ہی وہان فرمایا تہاکہ تو قیدیونکو قید سی
نکالی اور اونکو جو اندہیری مین بیٹہی ہین قیدخانہ سی نکالی جو مطلب وہان تہا وہی
یہان بہی ہی کہ جو لوگ نادانی اور جہالت کی قید مین پہنسی ہین اونکو اس قید سی چہڑاکر
ایمان کی نور مین لاویگا اور کچہہ قیمت اور بدلا اونسی نہین مانگیگا اسد تعالی قرآن مین
فرماتا ہی قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی تو کہہ مین نہین مانگتا
تمسی اسپر کچہہ بدلا مگر محبت رشتہ داری مین یعنی میری رشتہ دارونسی محبت رکہو
اور یہہ جو فرمایا کہ وہ میرا شہر بناویگا اسکا یہ مطلب کہ مکہ جو اللہ کا شہر ہی وہ اوسکو
بتونسی خالی کرکی اللہ کا ذکر وہان پہیلاویگا اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ شہر سی مراد
شہر یروشالم ہو جسکا اوپر ذکر ہو کیونکہ اس پاک شہر مین جناب محمد صلی اسد علیہ
وآلہ وسلم کے قدم مبارک معراج کی رات مین آئی پہر آپکی امتیون نے خوبطرح اس شہر
کو آباد کیا جو کام است سی ہوا وہ حقیقت مین آپ ہی سی ہوا یا دری بہی اسی جگہ
سی اسکو خسرو بادشاہ کی خبر ٹہیراتا ہی کہ اوسکو بعد دوسرا بادشاہ جو اوسکی قوم کا
تہا اوسنی یہ شہر بنوایا اور خسرو نی فقط اسکی بنانی کا حکم دیا تہا یا دری اسکو حضرت عیسی
علیہ السلام کی خبر بتاتا ہی کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد یہ شہر ویران ہوا پہر
عیسائیون نے اوسکو کبہی آباد نہین کیا ارشاد ہوتا ہی خداوند یون فرماتا ہی مصر کی دولت
اور کوش کی یعنی حبش کے فائدی اور سبا کی قدآور لوگ تجہہ پاس آوینگی اور وی تیری
ہووینگی وی تیری پیچہی چلینگے وے بیڑیان پہنی ہوئی گذرینگی اور تیری آگی سر جہکاوینگی وہ تیری
آگی عاجزی کرینگی اور کہینگی یقینا خدا تیری ساتہہ ہی اور کوئی دوسرا نہین اور اوسکی
سوا کوئی خدا نہین یقینا تو ایک خدا ہی جو آپکو چہپاتا ہی ای اسرائیل کی خدا ای نجات
دینیوالی ای ایمانوالو دیکہو اللہ تعالی صاف یہ بتا دیتا ہی کہ مصر اور حبش کا مال دولت
اور سبا کی لوگ تیری تابعداری کرینگی اور لوگ بیڑیان پہنی ہوئے اوینگی اور تیری سامہنی جہک جاوینگی
اور ایمان لاوینگی سو ایسا ہہت ہوا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سامہنی کافر

ہوکر بیڑیان پہنی ہوئی لائینگی پہر ایمان لائی صحیح بخاری اور سنن ابو داود مین ہی کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ قَوْمٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ
یعنی ہماری رب نے تعجب کیا اون لوگون سی جو زنجیرون کی ساتہہ جنت کیطرف کہینچی جاتی ہین
ابو داود نی کہا کہ اسکی یہ معنی ہین کہ قیدی باندہا جاتا ہی پہر مسلمان ہوجاتا ہی ارشاد
ہوتا ہی کہ وہ لوگ اقرار کرینگی کہ اللہ تیری ساتہہ ہی عبرانی مین یون ہی اَخْ بَاخْ اِلْ
باخ کی عربی ہی بک یعنی تیری ساتہہ دیکہو اوپر خسرو بادشاہ کی حق مین فرمایا تہا کہ تو مجکو
نہین پہچانتا اور نہین جانتا یعنی خسرو بادشاہ پہلی اللہ کو نہین پہچانتا تہا جب یہ کلام سنکر تب
ایمان لایا اب یہان دوسری جگہ ہرگز خسرو بادشاہ کی خبر نہین ہی یہان ایسی خاص بندی کی
خبر ہی کہ لوگ اوسکو دیکہکر کہین گی کہ اللہ تیری ساتہہ ہی سو دیکہو مصر کی بادشاہ نی جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفی بہیجی اور نجاشی حبش کا بادشاہ جو عیسائی تہا وہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لایا اور سبا ایک قوم ہی اونکا وطن عرب مین ملک یمن مین ہی قرآن مجید
مین سورۂ سبا مین اونکا ذکر ہی وہ شہر پہلی آباد تہا پہر اونکی ناشکری سی برباد ہوگیا اور وہ
لوگ تتر بتر ہوگئی تفسیر حسینی مین ہی کہ اونمین کا ایک ہی پہر وہان رہا غسان ملک شام مین
گئی قضاعہ مکہ مین اسد بحرین مین انمار مدینہ مین جذام تہامہ مین ازد عمان مین سوا ان
قومونکی بہت لوگ محمدی دین مین آئی مصر اور حبش مین بہی محمدی دین پہیلا طامس اسکات
لکہتا ہی کہ یہ ذکر بیت المقدس کا ہی کہ مصر اور حبش اور سبا کی لوگ جو لمبی قد ہونمین مشہور ہین وہ
ایمان لاوینگی اور اپنی دولت اس مسجد مین تحفی کی طرح پر لاوینگی اور کہین گی کہ اللہ یہان ہی
اس جگہ پادری کو یاد نہ رہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد یہ مسجد ڈہادیگئی پہر جہوٹی عیسائیون
نے اوسکی بڑی چٹان پر گوبر کا ڈہیر لگایا اور نہ اونہون نے اس مسجد مین کبہی اپنا مال صرف کیا پہر
پادری لکہتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی باعث سی بت پرستونکی ایمان لانی کی ہی یہان
پیشخبری ہی آی ایمانوالو حضرت عیسی علیہ السلام نی جہاد نہین کیا اور لوگ اونکی ساتہہ
بیڑیان پہنی ہوئی نہین آئی یہ اونکی خبر نہین ہوسکتی ارشاد ہوتا ہی وی سبکی سب پشیمان
اور سراسیمہ ہونگی جو بت تراش ہین سب کی سب گہبرا جائینگی پر اسرائیل خداوند مین ہمیشہ کی

نجات کی ساتھ رہائی پاؤ گی تم ہمیشہ کبھی پشیمان اور سراسیمہ نہو گی کیونکہ خداوند جسنی آسمان پیدا
کیے وہ خدا ہی اوسی نے زمین بنائی اور تیار کی اوسنی اوسی قائم کیا اوسنی اوسی عبث پیدا
نہین کیا بلکہ اوسی آبادی کی لیے آراستہ کیا وہ یون فرماتا ہی کہ مین خداوند ہون اور میری
سوا اور کوئی نہین مین نے چھپی ہین زمین کی کسی اندہیری مکان مین تو کلام نہین کیا مین نے
یعقوب کی نسل کو نہین کہا کہ مجھی عبث ڈہونڈو مین خداوند سچ کہتا ہون اور راستی کی باتین
فرماتا ہون طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ کو منظور یہی تہا کہ ایمان والی لوگون سی اپنی جماعت
بہر جاوی آخر کو معلوم ہوتا ہی کہ سب بت پرست اللہ پر ایمان لاوینگی اسرائیل سی یہان مراد
ہین سب ایمان والی ای محمدی بہائیو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا بہت سی
جہوٹے عیسائیون نے اور اور قومونکی بت پرستون نے بتونکو توڑا اور اللہ کو پہچانا اور اوسکو
اکیلا جانا اور اسرائیلی لوگ یعنی محمدی ایمان والی جو پیغمبرونکی راہ پر ہین اونہون نے ظالمون کے
ظلم سی نجات پائی ارشاد ہوتا ہی امتون مین سی تم جو بچ نکلی ہو غول باندہو اور جمع ہو کے
پاس آؤ وہ جو اپنی لکڑی کی مورت لیی پہرتے ہین اور ایسی خدا سی جو بچا نہین سکتا دعا مانگتی
ہین عقل سی خالی ہین تم منادی کرو اور نزدیک آؤ ہان وی باہم مشورت کرین کسنی
قدیم سی یہ ظاہر کیا کسنی قدیم ایام مین اسکی خبر آگی سی دی ہی کیا مین خداوند نی یہ خبر نہین دی
کہ میری سوا کوئی خدا نہین ہی بات کا سچا اور نجات دینی والا خدا میری سوا کوئی نہین ہی میری
طرف رجوع لاو تاکہ تم نجات پاؤ ای زمین کی کنارونکی ساری رہنی والو کہ مین خدا ہون اور میری
سوا کوئی نہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالی حکم کرتا ہی کہ لوگ ایک دوسری سی ان احوالکو
کہین اور آزماوین کہ پیش خبریان پوری ہوئین یا نہین اور یہ خبرین اللہ نے دی تہین یا نہین
اس بات کو سوچو اور یقین لاؤ کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہین ارشاد ہوتا ہی مین نے اپنی قسم کہائی
ہی سچا کلام میری منہ سی نکلا ہی اور نہ پہریگا کہ ہر ایک گہٹنا میری آگے جہکیگا اور ہر ایک زبان
میری قسم کہائیگی میری حق مین یہ ذکر ہوگا کہ یقینا خداوند ہی مین ہر کے لیے سچائی اور توانائی
ہے لوگ اوسکی پاس آوینگی اور وی سب جو اوسی بیزار تہی پشیمان ہونگی اسرائیل کی ساری نسل
خداوند مین صادق ٹہیریگی اور اوسپر فخر کریگی ایمانوالو اللہ صاف خبر دیتا ہی کہ میری آگی ہر ایک گہٹنا جہکیگا

یعنی ساری زمین مین اللہ کی آگی رکوع اور سجدہ ہوگا اور اللہ کی لوگ قسم کھاینگی یعنی بتونکو
بھول جاینگی اور اللہ ہی کا ذکر ہر بات مین ہوگا لوگ کہین گی کہ اللہ نے ہمکو قوت دی کہ دین کو
غالب کیا اور اپنا سچا وعدہ پورا کیا جو لوگ اللہ سی بیزار ہین سب پشیمان ہونگی اسرائیل کی
ساری نسل اوسوقت مین صادق ٹہریگی یعنی جو اسرائیلی محمدی ہوجاینگی اونکی نسل بھی خالص
ہوگی ایمان اونمین پشت در پشت رہیگا ایسا ہوگا کہ اونکا دل بار بار پھر جاوی چہیالیسوان

باب اس باب مین اللہ تعالی نے بت پوجنی والونکی بیوقوفیان بیان فرمائی ہین اور
اسرائیلیون پر اپنی احسانونکا بیان فرماکر پانچوین آیت مین فرماتا ہی کہ تم مجکو کس سے مشابہ
ٹہراوگے اور مجھکو کسکی مانند کہوگی اور مجھی کسکی ساتھ تولوگی تاکہ مین اور وہ دونون ہمشکل ہون
نوین آیت مین فرماتا ہی اگلی چیزون کو جو قدیم سی ہین یاد کرو کہ مین خدا ہون اور کوئی
دوسرا نہین مین خدا ہون اور مجھسا کوئی نہین جو اول سی آخر تک کا احوال اور اگلی وقتون
کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اور جو کہتا ہون میری مصلحت قائم رہیگی
اور مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا جو عقاب کو پورب سی اور اوس شخص کو جو میرے
ارادی کو تمام کریگا اک دور ملک سی بلاتا ہون مین ہی نے یہ کہا اور مین اسکا انجام دونگا مین نے
اسکا ارادہ کیا اور مین ہی اوسی پورا کرونگا ای سخت دلو جو سچائی سی دور ہو میری سنو مین
اپنی سچائی کو نزدیک لایا وہ دور نہین ہوگی اور میری سلامتی دیر نہین کریگی اور مین
صیہون مین نجات اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشونگا ای محمدی بھائیو اللہ تعالی بت پرستونکی
جہالت کا بیان فرماکر فرماتا ہی کہ مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا اسمین صاف یہ اشارہ ہی
کہ بت پرستی کو یروشالم سی اور ملک شام سی مٹادونگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی لوگ
بت بنایا کرتے تھے اور اور قومونکی بتونکو پوجتی تھی اونکو اللہ نے سمجھایا کہ تم مجکو کسکی مانند ٹہراوگی
ای ایمانوالو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد جھوٹی عیسائیون نے حضرت عیسی کو اور روح القدس
کو اللہ کے برابر ٹہرایا تھا اور بڑی بت پرستی پھیلائی تھی ان سب شریک ٹہرانیوالون کو
رد کرکے اللہ فرماتا ہی کہ قدیم وقتون کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اسکا
یہ مطلب کہ پیشین خبریان جو توراۃ اور زبور مین دی تہین کہ تمام قومون مین ایمان پھیلیگا اور

ہر ملک کی لوگ اللہ کو سجدہ کرینگی اور ابتک ان خبرونکا ظہور نہین ہوا ہین یہ خبرین پہر یاد دلاتا ہونکہ
کہ وہ ضرور ظہور مین اوینگی پہر جس شخص کی ہاتہون یہ سارا بند و بست ہوگا اوسکا اللہ یہ پتا دیتا ہی
کہ وہ پورب سی آویگا یہ پتا صاف عرب کا ہی یہی پتا اکتالیسوین باب مین بہی ہو چکا ہی اور
عقاب ایک اوڑنیوالا جانور ہی جو شکار کرتا ہی اس مثال کا یہ مطلب ہی کہ وہ شخص بہادر
ہوگا اور بہت جلد یہان آپہونچیگا یعنی پہلے معراج کی رات مین براق پر سوار ہوکر شہر یروشلم
مین مسجد بیت المقدس مین آویگا پہر اوسکا دین بہت جلد یہان پہیلجا ویگا اللہ تعالی صاف
یہ پتا دیتا ہی کہ مین اپنی سچائی کو یعنی سچی شریعت کو نزدیک لایا ہون اور سلامتی کا وقت
صیہون کو سلامتی کا وعدہ ہی اوسوقت مین دیر نہین اس کتاب کی اکانوی باب مین
جہان آخری شریعت بہیجنی کا صاف صاف وعدہ ہی وہان اوس شریعت کا نام صداقت اور
نجات رکہا ہی یہان بہی یہی مطلب ہی کہ اوس سچی شریعت اور نجات دہندہ پیغمبر کے آنیکا
وقت نزدیک ہی جسکی وقت مین صیہون کو اور ایمانوالون کو کافرونکی ظلم سی نجات ملیگی اور سلامتی
رہیگی طامس اسکاٹ نے اسکو خسرو بادشاہ کی خبر ٹہرایا ہی اور یہ نہ سوچا کہ یہان اللہ نی پہلے
بت پرستونکو قائل کیا پہر آخری شریعت بہیجنی کا وعدہ کیا جس سی صیہون کو نجات ملیگی اب
اسکی بعد ان لوگونکی خبر ہی جو بابل پر چڑہائی کرینگی اسمین صاف اشارہ ہی کہ جو لوگ اوس
شریعت کی تابع ہونگی وہی بابل پر جہاد کرینگی سینتالیسوان باب اوتر آ اور خاک پر بیٹہ
ای بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر تخت کی بیٹہ طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ شہر بابل کو
اللہ نے ایک کنواری لڑکی سی مثال دی ہی تیسری آیت مین اللہ فرماتا ہی مین بدلا لونگا اور
کسی سے میل نکرونگا نوین آیت مین فرماتا ہی کہ ایکا ایک ایک ہی دن مین یہ دو مصیبتین تجہپر آئینگی
کہ تیری لڑکے جاتے رہین گی اور تو بیوہ ہو جائیگی وہ باوجود تیری بہت سی جادو اور تیرے
بیشمار قوی جادوونکی کامل ہوکی تجہپر پڑینگی عبرانی مین یہ لفظ ہی کَتُومَام بَاؤُ عَالَیخَا یعنی کامل
ہوکے وہ لوگ آوینگی تیرے اوپر اس کتاب کے سینتیسوین باب کی سرے پر کَتُّوح
کا لفظ ہی یعنی یہ سنکر بادشاہ نی کپڑے پہاڑے کاف کے باعث سی یہ معنی ہوگئے کہ سنکر آئے
یہان کتومام کی معنی ہین کامل ہوکر جیسا پادری متصر نے ترجمہ کیا ہی اسکا مطلب ہی کہ وہ لوگ اتنکی

عشق اور محبت مین کمال حاصل کرینگی تب تو بابل کا جادو اونپر نہ چلیگا گیارہوین آیت مین ہی
ایسی بلا تجہیر نازل ہوگی جسکا کفارہ تو نہ دیسکیگی بارہوین آیت مین ہی کہ اب اپنا جادو اور
اپنا سارا سحر جنمین تو لڑکائی سی مشغول رہی برپا کر شاید کہ تو اوسسی نفع پاوی شاید کہ تو غالب
آوی تیرہوین آیت مین ہی کہ اب جو آسمان کا اندازہ کرتے تھی اور تارہ دن کو دیکھنی والی اور
جو نئے چاند کی خبر دیتی تہی کہ تجہپر کیا آویگا کہڑی ہووین اور تجکو نجات دیوین اڑتالیسوان
باب یہ بات سنو ای اہل یعقوب جو اسرائیل کی نام سی کہلاتے ہو اور یہودا کی چشمہ سی نکلی ہو
جو خداوند کا نام لیکی قسم کہاتے ہو اور خدای اسرائیل کا ذکر کرتے ہو پہ امانت اور صداقت
سے نہین کہ وی شہر قدس کی لوگ کہلاتے ہین اور اسرائیل کے خدا پر بہروسا رکہتی ہین
جسکا نام رب العالمین ہے ای ایمان والو اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اللہ اسرائیلیون کو سمجہاتا
ہے کہ وے لوگ یعنی وہی کامل لوگ جنکا اوپر ذکر ہے جو بابل پہ چڑہائی کرینگی وہ پاک
شہر کے لوگ کہلاتے ہین یعنے مکہ یا مدینہ جو پاک شہر ہی وہ اوسکو رہنی والے ہین اور اللہ پر
بھروسا رکہتے ہین تب تو اللہ کے نام کے زور سے ایسے قوی جادو والے شہر کو ویران
کر ڈالینگی طامس اسکاٹ نے کامل ہونیکا مطلب یون لکہا ہی کہ پوری بلائین ای مسیلین
تجہپر آوینگی ہائی باؤ کے لفظ کا خیال نکیا اور دوسری آیت کا یہ مطلب لکہدیا کہ یہودی
ایسے مغرور تھے کہ ہم یروشالم کے رہنی والے ہین ہای یہ نہ دیکہا کہ پہلی اللہ فرماتا ہی کہ ای
اسرائیلیو پہر فرماتا ہی کہ وہ پاک شہر کے لوگ کہلاتے ہین یہ دیون کو اللہ دوسری
قوم کا حال سناتا ہی اور اونکی تعریف کرتا ہی کہ وہ اللہ پہ بھروسا رکہتی ہین ان خبر دن کا
یون ظہور ہوا کہ حضرت عمر کے وقت مین بابل والون پر جہاد سو محمدیون کی کمال کی آگی
بابل کا جادو جو مدت سی مشہور تہا کچھہ نہ چلا اور ایران والے جنکی بابل مین بھی حکومت
تہی اونکا جادو بھی بے اثر ہوگیا ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ تاریخ والون نے
نقل کیا ہی کہ زرکش کاویان جو کسری کا یعنی ایران کی بادشاہ کا جہنڈا تہا اوسمین وفق
عددی تہا یعنی گنتی کے کچھہ حرف تہی وہ سونے سے بنا ہوا تہا جو آسمان کے وضع دیکھہ بہالکہ
بنایا گیا تہا جب قادسیہ کی لڑائی مین رستم مارا گیا وہ جہنڈا فارس والون کے بہاگنی

اور تتر بتر ہو جانیکے بعد زمین پر گرا ہوا پایا گیا اور طلسمات اور اوفاق والی لوگ یعنی جو
لوگ گنتی کے حرفوں کا نقش بناتے ہین وہ گمان کرتے تھے کہ وہ خاص لڑائیوں مین
غلبہ کے واسطے تہا اور وہ جھنڈا جسمین وہ نقش ہوگا یا اوسکے ساتھ ہوگا وہ کبھی نہ بھاگیگا
مگر یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والونکا جو ایمان تہا اور وہ اللہ کے
کلمہ پر مضبوط تھے تو اونپر جو اللہ کی مدد ہوئی اوس سے جادو کی سب گرہین کھلگئین اور
جو کچھہ وہ کرتے تھے وہ سب بیکار ہوگیا اوفاق گنتی کی لفظون کو کہتے ہین اور وہ آسمان کی
اور تارون کی چال کا کوئی وقت دیکھکر بنایا جاتا تہا یہ قادسیہ جو بابل کے علاقہ مین تہا یہان
حضرت عمرؓ کے وقت مین ایران والون پر جہاد ہوا اللہ نے کامل ایمان والی محمدیون
کے ہاتھون اوس جادو کو مٹا دیا اللہ تعالی اسرائیلیون سے فرماتا ہے کہ مین نے یہ خبرین تمکو
پہلے سے دی رکھین اوسوقت یہ نہ کہو کہ یہ کام میری بت نے کیا اور میری مورت نے
یہ باتین فرمائین پھر اللہ اپنی بڑی بڑی قدرتونکا بیان فرماکر چودھوین آیت مین فرماتا ہے
کہ تم سب ملکے جمع ہو اور سنلو اون سبھونمین وہ کون ہے جسنے اوسکا بیان کیا ہے جسکو خدا
نے پسند کیا ہے جو اوسکا مطلب بابل پر اور اوسکا ہاتھ کسدیون پر پہونچاویگا مین ہی نے
کہا ہان مین نے اوسکو بلایا مین اوسکو لایا ہون اور وہ اپنی روش مین بچتا رہوگا۔
طامس اسکاٹ نے یہان بھی خسرو بادشاہ کی خبر ٹھیرا دی کیونکہ عیسائیون نے کبھی بابل پر
ایسا غلبہ نہین پایا اور یہان صاف یہ لفظ ہے کہ جسکو اللہ نے پسند کیا یہ صاف اشارہ
اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے جسکے خادمون نے بابل پر قبضہ کیا ارشاد
ہوتا ہے کہ تم میرے نزدیک آؤ اور یہ سنلو مین نے شروع ہی سے پوشیدگی مین کچھہ نہین کہا جسوقت
سے یہ ہوتا مین وہین ہون اور اب خداوند خدا نے اور اوسکی روح نے مجکو بھیجا ہے طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ اسکا معلوم کرنا ذرا مشکل ہے کہ یہ کون فرماتا ہے اگر یہ خیال کرین کہ نبی نے یعنی حضرت
اشعیا علیہ السلام نے یہ کہا تو یہ اللہ کے برگزیدہ بندی کی خبر ہوگی جسکی پہلی پیشخبری ہوئی ہے
حضرت اشعیا علیہ السلام نے شروع پیغمبری سے صاف صاف خبرین دیدین اور اب
خدا نے اور اوسکی روح نے اونکو بھیجا ہو یہودیون کو قیدی اور [illegible] کی خبر دینے کو یا یہ معنی ہین

کہ حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین اے ایمانوالو یہان پادری اقرار کرتا ہے کہ اللہ کا برگزیدہ یعنی وہ بندہ جو سب سے افضل اور بہتر ہے جسکی تعریف بیالیسوین باب مین اور پہر اوسکا ذکر تینتالیسوین باب مین ہو چکا ہے یہ اوسکی خبر ہے پہر اوسکی آیتونمین پادری کیون نہین کہتا کہ اوسی بندہ مقبول کی خبر ہے اور وہ وہی ہے جو بابل پر غالب ہوگا ایک مطلب پادریکے نزدیک یہ ہوا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین پہلی سی صاف صاف سب خبرین دے رہا ہون اور اب اللہ نے اور اوسکی روح نے یعنی اوسکی بنائی ہوئی روح نے جسکا نام جبریل ہے مجکو بہیجا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی حضرت عیسی علیہ السلام سے کہواتا ہے کہ تم یون کہو ہم کہتے ہین اگر یہ معنے ہین تو یہ لفظین اللہ فرماتا ہے کہ تم میری نزدیک آؤ مین نے شروع سے پوشیدگیمین کچہہ نہین کہا ایسا کلام اللہ اوپر بہی فرما چکا ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نور سے اللہ کہواتا ہے کہ جسوقت سے یہ ہوتا ہے مین وہین ہون یعنی جسوقت سے اللہ یہ خبرین دے رہا ہے مین بہی حضور مین حاضر تہا اب اللہ نے اور اوسکی بنائی ہوئی روح کی یعنی جبریل نے اوسکی حکم سی مجکو بہیجا

اونچاسوان باب

ای جزیرو سنو میری سنو ای لوگو تم جو دور رہو کان دہرو خداوند نے مجہے پیٹ ہی سے بلایا اور میری مان کے پیٹ سی میرے نام کا ذکر کیا اور اوسنے میرے منہہ کو تیز تلوار کی مانند کیا اور مجکو اپنے ہاتہہ کی آڑ تلے چہپایا اوسنے مجہی تیر آبدار بنایا اور اپنے ترکشمین مجہے چہپا رکہا اور اوسنے مجہے کہا تو میرا بندہ ہے اسرائیل جسمین مین اپنا جلال ظاہر کرونگا اور مین نے کہا کہ مین نے عبث مشقت کہینچی مین نے سفت اور بیفائدہ اپنی قوت کہوئی یقینا میری عدالت خداوند کے ساتہہ ہے اور میرا کام میرے خدا کے پاس اور خداوند اب یون کہتا ہے جسنے مجہے پیٹ سے اپنا بندہ بنایا مین یعقوب کو اوسکے پاس پہر لاؤن اور اسرائیل کو اوسکے نزدیک جمع کردن اور مین خداوند کی نظر مین رتبہ والا ہونگا اور میرا خدا میری توانائی ہوگا وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقونکو قایم کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوؤن کے پہر لانیکو لیے میرا بندہ ہو بلکہ مین نے تجکو غیر قومونکا نور بنایا تاکہ میری نجات زمین کے کنارون تک پہنچے طالسن اسکا کہتا ہے کہ اس جگہ قدرتی رہائی کی پیش خبری ہے یہان سی اور حصہ پیش خبری کا شروع

ہوتا جس طرح ہماری آنکھوں کے سامنے حضرت عیسی علیہ السلام کی پیشین خبری برابر رہتی ہے اور
بادل اور طرف کا خیال جاتا رہتا ہے ہم یہ بات نہیں مانسکتے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام نے اپنا ذکر کیا ہے
یہ بیان اور پھر کسیطرح مطابق نہیں آسکتا نہ کسی اور پر کیونکہ اور کسی شخص کو کبھی نہیں کہا گیا ہے
کہ اوسنے بت پرستوں میں نجات پھیلائی تمام دنیا میں تو یہ کلام حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ دور کی قومیں رجوع ہو ویں اور پیٹ میں آئے پہلے اونکا نام عیسی رکھا گیا اونکا منھ اور
اونکا کلام تیز تلوار کی مانند ہے خوف دلاتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں اور زور دار ونکو کلام کا اونکے دشمنوں کو
برباد کرتے ہیں وہ تیر آبدار ہیں تیر آبدار کو سپاہی اپنی ترکش میں چھپا رکھتا ہے کہ جب موقع ہوا و
کام میں لاوے ان اللہ کا شکر ہے کہ پادری نے اقرار کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے کسی اور پیغمبر کی
یہ خبر نہیں ہوسکتی کیونکہ اگلے پیغمبروں سے اسرائیلیوں کے سوا کسی قوم کو ایمان نہیں ملا اب ہم کہتے ہیں
کہ حضرت عیسی علیہ السلام جبتک دنیا میں رہے تب تک آپنے بھی اسرائیلیوں کے سوا کسی کو اللہ کا کلام نہیں
سنایا متی کے انجیل کے پندرہویں باب کی چوبیسویں ۲۴ آیت میں ہے کہ میں سوا بنی اسرائیل کے
گھرانیکی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے کسی پاس بھیجا نہیں گیا قرآن مجید میں سورۂ آل عمران میں اللہ
فرماتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ یعنی میں پیغام پہونچانیوالا
ہوں اسرائیل کی اولاد کو اور متی کی انجیل کے دسویں باب میں ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے اپنی بارہ شاگردوں کو بھیجا اور یہ فرمایا کہ غیر قوموں کیطرف نجانا اور سامریوں کے کسی شہر میں
داخل نہونا بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بھیجے گئے اگرچہ آپسے اور انکے پیغمبر ویسی کچھ ہدایت
ایک غیر قوموں کے بعضی لوگوں کو بھی ہوئی جب حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے اوٹھا لیا تب آپنے
اللہ کے حکم سے اپنی حواریوں کو بشارت دی کہ سب قوموں کو شاگرد کرو تب آپکے حواریوں نے غیر قوموں
کو بھی انجیل سنائی اور یونانیوں میں اور رومیوں میں ایمان پھیلا تو حضرت اشعیا علیہ السلام
کی کتاب میں جو اللہ فرماتا ہے کہ میں نے تجھکو غیر قوموں کا نور بنایا پھر حضرت عیسی علیہ السلام
نہیں ہے وہ تو فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بھیجے گئے تھے [illegible] آپ دوسری قوموں کی طرف نہ
بھیجے گئے تو پتا ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اللہ نے [illegible] دوسری

قوم مین دوسری ملک مین پیدا کیا اور سب قومونکا نور آپکو بنایا اور بہت سی اسرائیلیونکو بھی
اوس نور مین اپنی راہ سمجھائی تو یہ کلام اللہ تعالی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانی
سب لوگون کو سناتا ہی کہ آپ ارواحون کی عالم مین اللہ کی حکم سے اپنا آیندہ حال یون
فرما رہے ہین کہ مین جب ماں کی پیٹ مین ہونگا تب ہی سے اللہ میری نام کا ذکر کریگا چنانچہ آپکی
والدہ آمنہ کو کسی بزرگ نی خواب مین فرمایا کہ جب یہ پیدا ہون تو انکا نام محمد رکھنا اور اللہ نے
آپکو منہ کو تیز تلوار بنایا آپ پر ایسا قرآن اوتارا جسکا ایک ایک حرف شیطانونکی حق مین تیز تلوار
ہے نہین تو ابلیس اور اوسکی فوجین پیغمبرون کی بڑی دشمن ہین کافرونکی دلونمین وسوسہ ڈال
ڈالکر کتنی پیغمبرون کا خون بہا چکی تہی اسرائیلی جو یہودی کہلاتی تہی جو توراۃ اور زبور کی پڑہنے والی تہی
اونکی ہاتہون پیغمبرونکی خون ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ نی تیر کی جنی والونکی
شہر مین پیدا کیا وہ لوگ بہت بڑی دشمن خدا پرستونکی تہی اور پہر آپنی اونہین بت پرستونکو
اللہ کا کلام سنایا اور اونکی بتونکو خوب طرح ذلیل کیا مگر اون دشمنونکا کچہہ قابو نچلا اس قرآن پاک
کے ایک ایک حرف نی شیطانونکی پر زی اوڑادی اللہ نے آپکو اپنی ہاتہہ کی سایہ تلی چہپایا اور دشمنون
کی تلوار سی بچایا اور آپکو تیر آبدار بنایا اور اپنی ترکش مین چہپایا یعنی آپکو ایسی تاثیر دی کہ دشمنون کو ہلاک
کر مین یہ تاثیر دنیکر مدت تک اس تاثیر کو چہپا رکھا مکہ مین جہاد کا حکم ندیا پہر مدینہ مین بہیجکر ایکبارگی
جہاد کا حکم دیا آپکی ظاہری اور باطنی تاثیر سب کو دکہلادی اور فرمایا کہ تو میرا بندہ اسرائیل ہے
یعنی جسطرح یعقوب علیہ السلام کی نسل سے خدا پرستی پہیلی اوسیطرح تجہسے اور تیری اولاد سی فیض
ایمان کا جہان مین پہیلیگا پہر آپ فرماتے ہین کہ مین نے عبث محنت اور مشقت کی اسمین یہ اشارہ ہی
کہ مکہ مین آپنے دس برس تک بت پرستون کو اللہ کا کلام سنایا مگر بت پرستون نی بڑی بڑی
ظلم کیے اور تہوڑے سی لوگ ایمان لائے مگر میری عدالت اللہ کی ساتہہ ہے یعنی وہ ظالمون سی بدلہ لیگا اور
اونکو قتل کریگا اور میرا کام اللہ کے پاس ہے یعنی اللہ میری محنت کا بدلہ دیگا پہر آپ فرماتی ہین
کہ اب اللہ یون فرماتا ہی کہ مین اسرائیلیون کو اوسکیطرف پہیر لاؤن اب کی لفظ مین صاف
اشارہ ہی کہ پہلی اور قوم کی سمجہانی مین بڑی محنت اوٹہائی اب یون حکم ہوتا ہی کہ اسرائیلیون کو
اللہ کیطرف لاؤ سو مکہ مین دس برس بت پرستون کو سمجہا کہ آپ مدینہ مین تشریف لائی اب

بہت یہودی آپ پر ایمان لائی اور بکو محمدی ہوئی اور یا اللہ فرماتا ہی کہ فقط اسرائیلیونکی لیی نہین
بلکہ سب قومونکی لیی تجکو نور بنایا یعنی تیری روشنی مین سب قومونکی لوگ اللہ کو پہچانینگی ارشاد
ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا نجات دینی والا اور اوسکا قدوس اوسکو جسی انسان حقیر جانتا ہی
اور اوسی جسسی قوم کو نفرت ہی اور اوسی جو حاکمونکا چاکر ہی یون فرماتا ہی کہ بادشاہ دیکہینگی
اور سردار اوٹہ کہڑے ہونگی اور خداوند کے لیے سجدہ کرینگی جو بات کا سچا اور اسرائیل کا قدوس
ہی جسنی تجہو برگزیدہ کیا ہی خداوند یون فرماتا ہی کہ مین نے قبولیت کی وقت مین تیری سنی اور
نجات کی دنمین تیری مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور امت کی لیی تجہو ایک عہد بخشا تا کہ زمین
کو برقرار رکہو اور ویران میراث وارثون کو دیوی ای ایمانوالو اللہ تعالی آپکا یہ پتا دیتا ہی کہ جو شخص
پہلے حکومت ظاہری نہین رکہتا ہی وہ آخر کو سب بادشاہون پر غالب ہوگا پہلی اوسکا یہ حال
ہوگا کہ لوگ اوسکو حقیر جانینگی یعنی بت پرست لوگ برا کہینگی اور بہت ستاوینگی اور اوسکی
قوم کے لوگ بہت بیزار رہینگی کہ ہماری باپ دادا کا دین مٹائی دیتا ہی اور وہ حاکمون کا چاکر
ہی یعنی وہ رسول پاک پہلی امیرون کی چاکری کریگا جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی پہلی
مکہ والونکی بکریان اجرت پر چرائین حضرت خدیجہ کا مال لیکر اونکیطرف سی سوداگری کی
صحیح بخاری مین ہی کہ آنحضرت فرمایا اللہ نے کوئی نبی ایسا نہین بہیجا جسنی بکریان نہ چرائی ہون لوگون
نے کہا اور آپنے بہی تب فرمایا ہان مین بکریان چراتا تہا قراریط پر یعنی قیراطون پر مکہ والونکی
لیی فتح الباری مین ہی کہ سوید ابن سعید نے فرمایا کہ اسکی یہ معنی ہین کہ ہر بکری ایک قیراط پر یعنی
دو قیراط جو ایک حصہ روپیہ کا یا اشرفی کا ہی مکہ مین آپ نی دس برس دشمنونکی ظلم اوٹہائے
پہر مدینہ مین دن بدن آپکا غلبہ بڑہتا گیا نجاشی بادشاہ حبش کا اور باذان حاکم یمن کا ایمان لایا
عرب کے بڑے بڑے سردار اور امیر آپہی کے وقت مین ایمان لائی اور ایک عہد یعنی شریعت اللہ
نے آپکو دی اسلیے کہ زمین کو برقرار رکہی یعنی دنیا مین ایمان پہیلی اور اہل ایمانوالون کی طفیل سی
زمین کو قائم رکہو اور ویران میراث وارثون کو دیوی سو ویران میراث کعبہ تہی جسمین سیکڑون
برس سی بی ایمانون نی بت پرستی پہیلائی تہی دوسری ویران میراث مسجد بیت المقدس ہی جسی
بت پرستون نی ڈہا دیا تہا اللہ نے اپنی دعونون گہرونکا وارث محمدیون کو کیا اسی اسکا پتا لگتا

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیون نے نفرت کی اور اونکی جان لی اور پیلوس پلاطوس
اور ہیرودیس نے اونسے ایسا سلوک کیا جیسا غلامونسے کرتے ہین یہ لکھا ہے پادری نے [illegible] کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمونکے ظلم اوٹھاتے رہے اور دنیا سے اوٹھلئے بادشاہون نے
اونکی تعظیم نہین کی [illegible] اونکی نہین ہوئی یہ سوچکر اسکے [illegible] لکھتا ہے کہ جب روم کے بادشاہون
نے عیسائی دین قبول کیا یہ امر پورا ہوگیا اور بادشاہ روم کے بادشاہونے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے تین سو برس بعد عیسائی دین قبول کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
زندگیمین کئی بادشاہ اور حاکم آپکے تابع ہوگئے بڑے بڑے بادشاہون نے آپکا فرمانا [illegible] ارشاد
ہوتا ہے تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل جاؤ اور اونکو جو اندھیرے مین ہین کہ آپکو دکھلاؤ وے
راہونمین چرینگے اور ساری اونچی اونچی جاگہین اونکی چراگاہین ہونگی وے نہ بھوکے ہونگے
اور نہ پیاسے اور نہ گرمیکا جوش اور دہوپ اونکو ماریگا کیونکہ وہ جسکی رحمت اونپر ہے اونہین لیچلیگا
اور پانیکے سوتونکیطرف اونکی رہبری کریگا اور مین اپنی ساری کوہستان کو ایک راہگذر
کر ڈالونگا اور میری شاہراہین اونچی کیجائینگی دیکھیو یہ دور سے آوینگے اور دیکھیو یہ اوتر
اور پچھم سے اور یہ سینیم کے ملک سے ای آیاتونوالو اب ارشاد ہوتا ہے کہ تو قیدیون کو یعنی اونکو
جو کفر اور جہالت کی اندھیرے مین پہنسے ہین تو اونکو اس قید سے نکالے اور ایمانکے نور مین لاوے
وے سب راہونمین چرینگے یعنی وے سب ملکون پر غالب ہونگے سب ملکونمین نور ایمان کا
پہیلادینگے اور دنیا کی بہی ترقی اونکی ہوگی اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے لنبوئنہم
فی الدنیا حسنۃ ہم جگہ دینگے دنیا مین اونکو اچھی ولاجر الآخرۃ اکبر اور
یہی کام اچھا تو بہت بڑا ہے سو اللہ نے محمدیون کو تمام ملکونکی حکومت دی اور یہ جو فرمایا
کہ وے بھوکے پیاسے نہونگے کیا عجب ہے کہ اسمین اشارہ اس معجزہ کا بہی ہو جو ہمارے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جابجا ظہور مین آتا تہا کہ تہوڑا سا کہانا سیکڑون ادمی پیٹ
بہرکر کہالیتے تہے اور تہوڑے سے پانی سے سیکڑون آدمی وضو کرلیتے تہے اور خوب طرح پی لیتے تہے
اور وہ کہانا اور وہ پانی ویسا ہی رہتا تہا حدیث کی کتابونمین جابجا یہ ذکر ہے پہر صاف
فرمادیا کہ سارا کوہستان یعنی ملک عرب اور ملک شام سبکو ایک راہگذر کر ڈالونگا سو آخر

تمام ملک ہندوستان میں محمدیون کو پھیلا دیا اور سب کو ایک دین کر دیا اور تمام پچھم سی اور ہر ملک
کے لوگ آخر زمانہ میں دین میں داخل ہوئی طامس اسکاٹ لکھتا ہی اس پیغمبر کوئی
صوبہ یا ملک مصر میں یا عرب کا ضلع میں اس جگہ پر قوم ہونگی ایمان لا اینگی خبر ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام پر ایمان لا وینگی اور بت پرست گمراہی کی قید سے چھوٹینگے اونکو کسیطرح فکر
لگیگی ہوگی وہ لوگ فوج فوج دین میں آوینگے اسی پادری حضرت عیسی علیہ السلام پر جو لوگ
ایمان لائے اونہوا نبے ظالمون کے ہاتھ سے بڑی بڑی مصیبتیں اوٹھائین پر خبر اونکی نہیں ہوتی
دیکھو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی اے آسمانو گاؤ خوش ہوا ے زمین اے ارض کی اوٹھا دا ای
پہاڑ کہ خداوند اپنے لوگونکو تسلی دیتا ہی اور اپنے رنجوروں پر رحم کرتا ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی
کہ اسکے والے لوگ جو مصیبت زدہ ہونگے اونکو اللہ تسلی دیگا اس خوشی میں آسمان اور
زمین اور اونکے باشندون کو حکم ہوتا ہی کہ خوشی اور تعریف میں گائیں اسی پادری اسکا صادق
ظہور محمدی وقت میں ہوا ارشاد ہوتا ہی لیکن صیہون کہتی ہی خداوند نے مجھے چھوڑ دیا اور
خداوند مجھے بھول گیا کیا ہو سکتا ہی کہ کوئی عورت اپنی دودھ پیتی بچے کو بھولجائے اور اپنے پیٹ
کے فرزند پر ترس نکھائے ہان وے شاید بھولجائین پر مین تجھے نہ بھولونگا دیکھہ مین نے تیری
تصویر اپنی ہتھیلیون پر کھود دی ہی اور تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہی تیرے بیٹے آنیمین
جلدی کرینگے اور تیرے بگاڑنے والے اور اوجاڑنے والے تجھہ سی نکل جائینگے طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ تیرے بنانیوالے جیساکہ پرانے ترجمہ مین ہی وہ جلد اپنا کام پورا کرینگے سوخسرو
بادشاہ نے بابل کو جلد ہی لے لیا اور مسجد بیت المقدس کو پھر بنانیکا جلد حکم دیدیا اسی پادری
نے یہہ دیکھا کہ یہان یہ وعدہ ہی کہ تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہی خسرو بادشاہ نے
مسجد کی بنیاد ڈالی تھی پھر اوسکے بعد اوس گھر اینکو دوسرے بادشاہ کے حکم سی سارا شہر
بنایا گیا مگر وہ سارا شہر مسجد سمیت حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد رومیون نے [illegible]
وہ شہر پناہ ہمیشہ نہین رہی پھر جب محمدی لوگ وہان پہنچے اور مسجد کو اور شہر [illegible]
سے وہ پاک شہر اور اسکی شہر پناہ ہمیشہ تک قائم ہی پانچوین صدی میں اگرچہ نصاری
دیوار و نکو توڑکر شہر مین گھس پڑے تھے اور قتل عام کیا تھا مگر بار بار اونپر جہاد ہوتا رہا

اسی برس بعد صلاح الدین بادشاہ نی یہ پاک شہر نصاری سی چھین لیا او شہر پناہ بنائی اور بطرح آباد کیا او محمدیون کی وہان خوب کثرت ہوئی یہ جو فرمایا کہ مین نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیون پر کھودی ہی یہ وہی بات ہی جو باسٹھوین باب مین فرمائی ہی کہ تو خداوند کے ہاتھہ مین شاہانہ تاج ہوگا اور اپنی خدا کی ہتھیلی مین ایک شوکت کا افسر یعنی تیری بہت بڑی رونق ہوگی یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی اور کیا عجب ہی کہ یہان یہ بہی اشارہ ہو کہ تیری شہر پناہ توڑ بیجائیگی مگر تیری بیٹے یعنی تیرے بنانے والے بہت جلد آجائینگے اور نصاری جو تیرے اوجاڑنیوالے ہین تجہسے نکل جائینگے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکھین اوپر کر اور چارونطرف نگاہ کر کہ یہ سب کی سب ملکر اکٹھی ہوتے ہین اور تجہہ پاس آتے ہین خداوند کہتا ہی اپنی حیات کی قسم کہ تو ان سبھونکو زیور کے مانند پہن لیگی اور انہین اپنی اوپر دولہن کے مانند باندہیگی کہ تیرے خراب اور اوجاڑ مکانون اور برباد کیے ہوئے ملک مین اب بسنیوالونکی کثرت سی سمائی نہین رہیگی اور تیرے اوجاڑنیوالے دور دفع ہونگے بلکہ تیرے بانجہ پن کے لڑکے تیرے کانونمین پہر کہینگے کہ جگہ بسنی کے لیے تنگ ہی ہمین جگہ دے کہ ہم بسین تب تو اپنے دلمین کہیگی کون میرے لیے انکا باپ ہوا کہ مین تو لاولد ہوگئی اور اکیلی تہی مین تو خارج کی ہوئی اور پہرتی رہی سو کسنے انکو پالا دیکھ مین تو اکیلی چھوٹ گئی پہر یہ کہان سی آئے طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ صیہون گویا ایک بیوہ ہی جو اپنی لڑکون سی جدا ہی پس صیہون کی اگلی بربادی کے بعد اوسکی لوگ بیشمار ہوجائینگے کہ اونکو جگہ درکار ہوگی یہ بربادی یہودیون کی بابل والونکی ہاتہون اور بعد اوسکے رومی لوگونکے ہاتہون اور نکالدیا جانا یہودیونکی قوم کا اونکی بے ایمانی کے باعث سے یہ ایسا تہا گویا اوسکے لڑکے جاتے رہے اور بعد ان بربادیون کے سرسبز ہوتا اوس پاک مقام کا ایسا ہی گویا لڑکے مرگئے تھے پہر زندہ ہوکر آئے سو قید کے بعد یہودی بہت بڑہگئے ملک یہودیہ کے سوا اور آس پاس کے شہرون مین آباد ہوئے تو بہی یہ مطلب ہمکو سمجہنا چاہیے کہ بہت سے لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے اہی یا دیوبت پرست لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پہ ایمان لائے اور اوس پاک شہر مین اور آس پاس کے شہرونمین بسے تو بہی

ہمکو یہ مطلب ضرور سمجہنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چہہ سو برس بعد محمدیون نے اس پاک
شہر کو اونہیں کو اور تمام ملک شام کو ایسا آباد اور سرسبز کیا کہ تمہارا دل خوب جانتا ہے اور
یہ جو فرمایا کہ تیری اوجاڑنیوالی تجھسی دور دفع ہونگی اسکا پورا ظہور ہمکو اوسوقت دکہائی دیتا ہے
جب صلاح الدین نے نصاری کو اس پاک شہر سے نکالدیا پہر محمدیون نی نصاری کا اور بہت سا
ملک لیلیا نصاری اوس پاک شہر سی بہت دور ہو گئی آرشاد ہوتا ہے خداوند اللہ فرماتا
ہی دیکہہ مین قومون پر اپنا ہاتہہ اوٹہاونگا اور امتون پر اپنا جہنڈا کہڑا کرونگا اور
وے تیرے بیٹون کو اپنی گود مین لیے آوینگی اور تیری بیٹیون کو اپنی کندہون پر
چڑہا کر پہونچاوینگی اور بادشاہ تیری پالنی والی باپ ہونگی اور اونکی بیگمات تیری پالنے والی
مائین ہونگی تیرے آگے اوندہی منہہ زمین پر جہکین گے اور تیرے پاؤنکی خاک چاٹینگی اور تو
جانیگی کہ مین ہی خداوند ہون کیونکہ وہ جو میری راہ تکتی ہین پشیمان نہونگی ای محمدی
بہائیو یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی گیارہوین باب مین اللہ نے آخری پیغمبر کو صاف
جہنڈے سے مثال دی ہی یہان بہی وہی لفظ ہی اللہ نی ساری قومون پر جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہنڈی کیطرح کہڑا کردیا ہر ہر قوم کی بڑی بڑی بادشاہ محمدی
ہوگئے اور اللہ کا کلام جو آپ پر اور سب پیغمبرون پر اوترا سب پر ایمان لای اور مسجد بیت المقدس
اور اوس پاک شہر کی بڑی بڑی خدمتین بجالائے سب محمدی لوگ وہان کی خاک کو
تبرک جانتے ہین محمدی بادشاہون نے جو خدمتین اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی
کے ہین اونکا بیان اس کتاب کی آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا طامس اسکات لکہتا ہی
کہ صیہون کی خاندان کی ترقی انجیل کے وعظ سی ہونگے اور بیشمار لوگ بت پرستی چہوڑکر
عیسائی ہوجائینگی پہر لکہا ہی کہ بہت بڑا ظہور اس خبر کا ابہی آیندہ ہونیوالا ہی ای پادریو
بہت بڑا ظہور اس خبر کا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت سی آجتک ہورہا ہی اب امام مہدی
اور حضرت عیسی آتے ہین اور محمدی دین کو صیہون مین خوب چمکاتے ہین ارشاد ہوتا ہی کیا
ہوسکتا ہی کہ شکار زبردستون سی چہین لیا جای یا وہ جو زورآور سی قید ہوا چہڑایا جاوی
ہان خداوند یون فرماتا ہی کہ زورآور کے قیدی ہی لے لیے جائینگی اور ہیبت والی کا شکار ہی

چھڑا دیا جائیگا کہ مین اوس سی جو تیری ساتھہ جھگڑتا ہی جھگڑا کرونگا اور تیری فرزندون کو
رہائی دونگا اور مین اونکو جو تجھپر ظلم کرتے ہین اونہین کا گوشت کہلاونگا اور وی میٹھی
شراب کے مانند اپنا ہی لہو پیکی بدمست ہوجاوینگی اور سارا بشر جانیگا کہ مین خداوند تیرا
بچانیوالا مین یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون اَی ایمانوالو پادری مارشل میرا لاسلام
مین لکھتا ہی کہ جب نصاری اس لڑائی سی پلٹی تو اون بدکارون ذی ترکون کو پہنے
مسلمانون کو چھوڑ کر آپسمین لڑنا شروع کیا اونتالیس ٣٩ برس کی عرصہ مین تیرہ ہزار
عیسائیون کو چن چن کر آگ مین جیتا جلا دیا دیکھو یہ پیغمبری کیسی پوری ہوئی کہ جو
اس پاک شہر پہ ظلم کرتے ہین اونکو اونہین کا گوشت کہلاونگا اب کیا رہوان باب
سنو ارشاد ہوتا ہی میری سنو اَی لوگو تم جو صداقت کی پیروی کرتے ہو اور خداوند
کو ڈھونڈتے ہو اوس چٹان پر جس مین سی تم کاٹے گئی ہو اور اوس گڑھی کے
سوراخ پہ جہان سی تم کھودے گئی ہو نظر کرو اپنی باپ ابرہام پر اور سارہ پہ جو تمہین جنی
نگاہ کرو کہ جب مینی اوسی بلایا وہ اکیلا تہا پہ اوسکو برکت دی اور اوسکو بہت بنایا
کہ خداوند صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکی ساری ویران مکانونکی دلداری کریگا وہ
اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا جنگل اللہ کو باغ کے مانند بناویگا خوشی اور
خورمی اوسمین پائیجاویگی شکرگذاری اور گانیکی آواز اوسمین ہوگی خلاصہ اسکا یہ
اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو بڑہاپے مین اولاد دی وہی
اللہ ایمانوالون کو سچے دین کی ساتہہ آرام دیگا اون جگہونمین جو برباد اور ویران
ہوگئین پھر اونکو باغ وبہار کردیگا بہت بہت لوگ ایمان لاینگی اور بیت المقدس جو
برباد کیا گیا تہا اور یہودی نکالدیے گئے تھے اونکا پھر آباد ہونا اور جو دین سست
ہوگیا تہا اوسکا پھر غالب ہوجانا اور یہودیونکا سچی دین کو قبول کرنا ان باتون کی یہان
پیشخبری ہوئی ہی یاد رہے ان سب چیزونکا ظہور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اور قرآن
سے ہوا اور ہورہا ہے بہت یہودی اور نصرانی محمدی ہوئے شہر صیہون جو حضرت
محمد کے بعد ویران اور برباد ہوگیا تہا محمدی وقت مین ایمان سی اور دین سی اور مسجدون

آسمانون نی برکت دی ہی گویا اسی خوشی اور خرمی اور شکر اور تسبیح کا یہان اشارہ ہے
کہ معراج کی رات مین تمام پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک اور
یہ برکت کی مکانین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین آئی اور نزدیکی فرشتونکی
ساتھ آپکے پیچھے نماز پڑھی اور خوشی اور فرحت کو ظاہر کیا ملا محمد رضا فرماتی ہین کہ یہودی جو
کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالی ملا ہین انمین ایک مطلب ان آیتونکا یون بیان کیا ہی کہ یہ خبر اسکی
ہی کہ یہودیون کو اللہ نے بابل کی قید سے چھڑایا اور بیت المقدس پھر آباد ہوئی اسکا جواب
یہ ہی کہ اس جگہ پر نئی شریعت کی ہینچنی کی خبر ہی بابل سے چھوٹنے سے اور اس خبر سے کچھ علاقہ نہین
اس جگہ پر آیندہ زمانیکی خبر ہی گذری ہوئی وقت کا ذکر نہین اور آبرہنال کا مطلب جب ہی جب
یہ گذری ہوئی زمانیکی خبر ہو کیونکہ توراۃ کی شریعت پہلی اوتر چکی تھی پھر جب بابل سے چھوٹے
اوسی اگلی شریعت پر عمل کرنے سے نجات کی قابل ہوئی اور یہان یہ خبر ہی کہ ایک شریعت
آیندہ زمانے مین ظاہر ہوگی گذری ہوئی زمانیکا ذکر نہین اور بعد اسکے فرمایا ہی کہ میری بانہ
قومون پر حکومت کرینگی اب تم بتاو تمہاری اوس ذلت کو بعد اللہ کر وہ بازو یعنی اسکی اہلبیت
جو تمام قومون پر حکومت کرین وہ سوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اونکی آل پاک کی اور کون ہی
دوسرے معنی آبرہنال نے یون کہی ہین کہ یہ خبر مسیحا کی ہی اور آبرہنال کی رفیق رزق نے بھی یہی معنی
کہی ہین کہ جب مسیحا آویگا ساری قومون مین توراۃ کی حکمرانی کو جاری کریگا اور مسیحا کی آنیکا زمانہ
یاجوج ماجوج کی نکلنے کے بعد بتلاتے ہین یہ لوگ ہمیشہ حضرت موسی علیہ السلام سے اور سب پیغمبرون
سے ایسے ادبیان [illegible] رہتے ہین اور ایسی پیش خبریان انکی [illegible] ہین [illegible] ہین اسپر بھی حضرت
عیسی علیہ السلام سے اور اونکی مان مریم علیہا السلام سے منکر ہو [illegible] ہی تک اونپر ایمان نہین
لاتے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکھین آسمان کیطرف اوٹھاو اور نیچی زمین پر نگاہ کرو کہ آسمان دہوئین
کے مانند غائب ہو جائینگے اور زمین کپڑیکی طرح پرانی [illegible] گی اور وے جو اوسپر بستی ہین اوسیطرح
مر جائینگے پر میری نجات ہمیشہ تک رہیگی اور میری صداقت موقوف نکیجائیگی ای ایمانوالو
مطلب یہ ہی کہ وہ شریعت جسکا نام صداقت اور نجات ہی وہ شریعت [illegible] موقوف نہین ہوگی
یہانتک کہ قیامت آجاویگی اور ایسا نہوگا کہ کوئی دوسری شریعت آوے ارشاد ہوتا جو [illegible]

سنو ای تم سب جو سچائی کی پہچاننے والی ہو ای لوگو جنکی دلمین میری شریعت ہی انسان کی ملامت سی
مت ڈرو اور اونکی طعنہ زنی سی ہراسان مت ہو کیونکہ کیڑا اونکو کپڑی کی مانند کہائیگا اور کرم
اونہین پشمینہ کیطرح کہا جائیگا پر میری صداقت ہمیشہ تک رہیگی اور میری نجات پشت در پشت ای
ایمانوالو اللہ تعالی سمجہاتا ہی کہ انسانون کی طعنون سی مت ڈرو جو پہیلی پہیل اوس شریعت کو مانیگا اکثر
لوگ اوسکو طعنی دینگی وہ سب مر جائینگے مگر میری وہ شریعت ہمیشہ رہیگی اور پشت در پشت
رہیگی یعنی ایسا نہوگا جیسا اسرائیلیون مین ہوتا ہی کہ بار بار دین سی پہر جاتے ہین ارشاد ہوتا ہی
جاگ جاگ توانائی پہن لے ای خداوند کے بازو جاگ جیسا اگلی زمانے مین اور سلف کی پشتون
مین کیا تو وہی نہین جسنی رہب کو یعنی مصر کو کاٹا اور اژدہی کو گہائل کیا کیا تو وہی نہین جسنی
سمندر اور بڑے گہراو کا پانی سکہا ڈالا جسنی دریا کی تہا کو رستہ بنا ڈالا تاکہ جنکا فدیہ لیا گیا
پار گذرین ای ایمانوالو اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو یہ دعا سکہلائی کہ یون کہو کہ ای
اللہ تو اب بہی وہی ہی تو نے دریا کو حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین سکہا ڈالا اور حضرت موسی
کو امت سمیت پار کر دیا اور فرعون کو فوجون سمیت ڈبو دیا ای اللہ اپنی قدرت کو پہر ظاہر
کر دے اس بات کو یون فرمایا کہ ای اللہ کی ہاتہہ تو جاگ یعنی ہماری طرف مہربانی سی نگاہ کر اور قدرت
کو پہن لے یعنی اپنا زور ظاہر کر دی جیسا ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا سُبْحَانَ الَّذِی
لَبِسَ الْمَجْدَ پاک ہی وہ اللہ جسنی عظمت اور جلال کو پہن لیا یعنی اپنا جلال ظاہر کر دیا اس بیان
مین یہ بہی اشارہ ہی کہ یا اللہ اوس پیغمبر کو جلد بہیجدی جنکا تو نے توراۃ مین یہ بتا دیا ہی کہ وہ موسی
کے مانند ہوگا یعنی اوسکی ساتہہ اللہ اپنی زور اور قوت کو پہر ظاہر کریگا ارشاد ہوتا ہی سو وے
جنہین خداوند نے خریدا ہی پہرینگی اور گاتے ہوئے صیہون مین آئین گے اور ہمیشہ کی خوشی اونکی
سر پہ ہوگی وے خوشی اور خرمی حاصل کرینگی اور غم اور الم بہاگ جاوینگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی
کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ جسطرح قدیم زمانے یہودی ملک بابل سی صیہون مین خوشی اور تعریف کے
گیت گاتے ہوئے پلٹی اسیطرح جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگی وہ زندہ دل ہو جاوینگی
اور عیسائی ہونگی کہ جنہین آوینگی اور دشمنون سی محفوظ رہکر خوشی مناتی رہین گی ای یاد رہی حضرت
عیسی علیہ السلام کی بعد عیسائی چہ سو برس تک دشمنون کی ظلم اوٹہاتے رہی یہ بشارت

جو مرجاتا ہی اور بنی آدم سے جو گھانس کے مانند ہو جاتا ہی ڈرتا ہی اور خداوند اپنے خالق کو بھول جاتا ہی
جسنے آسمان پھیلائے اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ
ہلاک کرنیکو تیار ہے ڈرتا ہے پر ظالم کا جوش و خروش کہان ہے جھکایا ہوا [illegible] ہوا جلدی سے آزاد
کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہوگی مین خداوند تیرا خدا ہون جو سمندر کو تھما دیتا
ہون جسوقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب العالمین ہے طامس اسکات لکھتا ہی کہ یہ خبر
لوگ ہمیشہ ظالمون کے ظلم سے ڈرتے رہے اونکا ظلم فوراً جاتا رہیگا وہ لوگ ڈرتے تھے اوس شخص کی طرح
جو وطن سے نکالدیا گیا ہی یا قید کر دیا گیا ہی اور اپنی خلاصی کے لیے بہت جلدی کرتے تھے پاک عیسائی ہمیشہ
خدا پرستون کی مصیبتون پر رحم کرتے رہے ہین اور دشمنون سے چھوٹنے کی خواہش کرتے رہے ہین اگر
پادری یہ بات بیشک سچ ہی کہ عیسائیون نے چھ سو برس بے ایمانون کے بڑے بڑے ظلم اوٹھائے اسی
تمکو آنکھین دے کہ تم دیکھو کہ محمدی وقت مین سچے ایمانوالون نے ظالمون سے نجات پائی اور ارشاد ہوتا ہی
اور مین نے اپنی باتین تیرے منھ مین ڈالین اور تجھے اپنے ہاتھ کے سایہ تلے چھپا رکھا تا کہ آسمانون
کو قایم کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون کہ تو میری گروہ ہی [illegible] اس
آیت مین یہ بات اللہ حضرت اشعیا علیہ السلام سے فرماتا ہی کہ حضرت عیسیٰ سے [illegible] کو کون
اور یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی مگر وہی جو عمدہ فائدہ ہی حضرت عیسیٰ کے آنے مین آیا اور رہا او پھر کی
آیتون مین ظالمون کے غارت ہونیکی اور راستہ والون سے صیہون کے آباد ہونیکی بشارت ہی یعنی یہی
وہی مطلب ہی کہ تم جو اللہ کے پہنچنے والے ہو آخر کو تمہارا دین پھیل جائیگا گویا کہ اللہ نے سرے سے
زمین آسمان کو پیدا کریگا اوسوقت مین صیہون کے رہنے والے اللہ کے خاص بندے ہونگے
ارشاد ہوتا ہی جاگ جاگ اوٹھ کھڑی ہو ای یروشالم تو نے تو خداوند کے ہاتھ سے اوسکے غضب کا
پیالہ پیا تو نے تھرتھراہٹ کے پیالے کی تلچھٹ نوش کی اور نچوڑ کر پی لی ہے اون سارے بیٹون کے
درمیان جنہیں وہ جنی کوئی نہین جو اوسکا رہنما ہو اور اون سب لڑکون کے بیچ جنہیں اوسنے پالا
ایک نہین جو اوسکا ہاتھ پکڑے یہ دو دکھ تجھپر پڑے کون تیرے لیے غمخوار ہو ویرانی و ہلاکت
اور کال اور تلوار مین کیونکر تجھے تسلی دون تیرے بیٹے غش کھا گئے ہین وے ہر راہ کے سرے پر
پڑے ہین جیسا ہرن جال مین وے خداوند کے غضب سے اور تیرے خدا کی گھڑکی سے بھرے ہین

لکھتا ہی کہ ملک یہودیہ پر تباہ کرنیوالی صداقتین ہوئین قحط سالی سی اور رومیون کی تلوار سی اور یہودیون کو پردیسیون
مین سے کسی نے اونکا ساتھ نہین دیا وہ گروہ گروہ ہر ایک کوچے مین پڑے رہے یہ غضب اونپر اس سے
تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی دی بائبل مین جو تکلیفین یہودیون نے پائین کسی طرح اون
تکلیفون کے برابر نہین ہو سکتین ع اونہون نے ملک یہودیہ کی تباہ ہوجانے کی بعد رومیون سے اذیتین
پھر پادری لکھتا ہی کہ اسکے بعد یروشلم کی بڑی آبادی اور بڑی رونق کی خبر ہی اور قید بابل کے بعد
انٹیوکس نے اوس پاک شہر کو لوٹا اور پھر رومیون نے اوس شہر کو نیست و نابود اور تباہ کر دیا
تو ضرور یہان عیسائیون کی خبر ہے کہ آخری زمانہ مین وہ ہمیشہ کا چین پاوینگے ای محمدی بہائیو اس
مقام مین اللہ کا بڑا شکر ہے کہ پادری نے اقرار کیا کہ اس جگہ شہر یروشلم کی دوسری ویرانی کی خبر ہی جو حضرت
عیسیٰ کی بعد ہوئی پھر اس ویرانی کے بعد ہمیشہ کی آبادی کی بشارت ہی وہ آبادی پانسو برس بعد محمدیونکی
ہاتھون ہوئی اوس آبادی کو پادری لوگ آبادی نہین سمجھتے محمدی نور سی بہاگتے ہین اور کہتے ہین کہ آخری
وقت مین ہم وہان جا کر بسینگے اور ہمیشہ کا چین پاوینگے یا اللہ انکو آنکھین دی کہ محمدی دین کی
سچائی اس نشانی سی پہچانین آمین ارشاد ہوتا ہی پس اب تو جو آزردہ اور مست ہی پر شراب سے
نہین یہ بات سن تیرا خداوند اللہ اور تیرا خدا جو اپنے لوگون کے لیے حجت ثابت کرتا ہی یون فرماتا ہے
کہ دیکھ مین تھرتھراہٹ کا پیالہ اور اپنے قہر کے پیالے کی تلچھٹ تیرے ہاتھ سے لے لونگا تو اوسی پھر کبھی
نہ پئیگی اور مین اوسی اونکی ہاتھ مین دونگا جو تجھی دکھ دیتی اور جو تجھسے کہتے تھے کہ جھک جا تا کہ ہم گذر جاوین
اور تونے اپنی پیٹھ کو زمین کیطرح رکھدیا بلکہ سڑک کیطرح راہ چلنی والون کے لیے ای ایماندارو اللہ تعالی نے
شہر یروشلم سے صاف فرمایا کہ جن لوگون کو تونے جنا اور پالا اون مین کوئی تیرا آباد کرنیوالا نہین یعنے
اسرائیلیون مین اور اس شہر کے بسنی والون مین ایسا کوئی نہین جو تیری مدد کرے سوا اس ویرانی
کے بعد آبادی اوس پاک شہر کی اور مسجد کی عرب لوگون کے ہاتھون ہوئی جو حضرت اسمعیل کی نسل
مین تھی اور اللہ نے صاف فرمادیا کہ جن لوگون نی تجکو دُکھ دیا اور راہ چلنے والونکی لیے تجکو سڑک کیطرح کر دیا
اونپر غضب نازل کرونگا یہ صاف رومیونکی قتل ہونکی خبر ہے سو رومی لوگ تین سو برس بت پرست رہی پھر صرف نام کو
عیسائی بنکر کفر اور بت پرستی سیکھی اونکو اللہ نے محمدی تلوارون سی قتل کیا اور محمدیون نی اوس پاک شہر کو مسجد
آباد کیا اللہ فرماتا ہے جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے ای یروشلم مقدس شہر

اپنا چمکتا لباس اوڑھ کیونکہ آگی کو کوئی بے ختنہ اور ناپاک تجھمین کبھی داخل نہوگا اپنے
اوپر سے گرد جھاڑ دے اوٹھ بیٹھ اے یروشالم اپنی گلے کے بند ہنون کو اپنی بیسی کھول دے تک
اے صیہون کی قیدی بیٹی کہ خداوند یون فرماتا ہو کہ جس حال تم مفت بکگئی ہو سو تم
بغیر روپے کے آزاد کیے جاؤگی آے محمدی بھائیو اللہ تعالی اس پاک شہر کو جسکا نام صیہون
اور دوسرا نام یروشالم ہے خوشی سناتا ہو کہ تیری عزت اور تیری بہار اور رونق کے
چمکنے کا وقت آتا ہو اوسوقت کوئی بے ختنہ اور ناپاک یعنی بت پرست تجھمین داخل نہوگا
قران مجید مین بھی اللہ نے بت پرستونکے ذکر مین فرمایا ہو کہ وہ ناپاک ہین یہان بھی اونہین
کیطرف اشارہ ہو جو اس پاک شہر کو ڈھاتے تھے اور تکا ذرا ایسا لوٹا کہ کبھی وہانتک جائی
نہ پائے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتقال کے چھٹی برس یہ پاک شہر محمدیون کو ملا پھر
پانچوین صدی کے اخیر مین نصاری نے اس پاک شہر مین گھس کر ہزارون مسلمانون کو قتل
کیا مگر اونپر بار بار جہاد ہوتا رہا چھٹی صدی کے اخیر مین پھر یہ پاک شہر محمدیون نے لیا اوسوقت
سے آجتک وہان محمدیون کی حکومت ہے یہ لفظ جو فرمایا کہ آگے کو ایسا نہوگا اسمین کیا عجب ہے
کہ یہ اشارہ ہو کہ پہلے اے یروشالم تو محمدیون کی ہاتھون آباد ہوگا اور مدتون آباد رہیگا پھر آگے کو
ایک زمانہ ایسا بھی آویگا کہ نصاری جو بے ختنہ اور ناپاک ہین ایکبار تجھپر ظلم کرکے پھر کبھی تجھپر
قابو نہین پاوینگے اور غلبہ کے ساتھ تجھمین داخل نہین ہونگے واللہ اعلم یہ جو فرمایا کہ تم مفت
بکگئے ہو اسکا یہ مطلب کہ رومیون نے بہت یہودیون کو کوڑیون کے مول بیچ ڈالا آ
خری وقت مین جو یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسی علیہ السلام پر
ایمان لائے اونہون نے سب قیدون سے نجات پائی پادری طامس سکات لکھتا ہو کہ اس
جگہ یہی مطلب بہت دلکو لگتا ہو کہ یہ اس بات کی پیش خبری ہو کہ یہودی لوگ اپنی عبادتخانے
مین آرام پاوینگے وہ لوگ یہ خیال رکھتے ہین کہ یہ بات مسیح کی آمدسی ہوگی اور وہ ابھی تک
نہین آیا پھر پادری نے ایک معنی یون لکھی ہین کہ یہان عیسائیون کی جماعت کو اللہ نے
صیہون اور یروشالم خطاب دیا ہو مطلب یہ ہو کہ آخری زمانہ مین پادری لوگ بڑی شان و
شوکت پاوینگے اور لکھتا ہو کہ پادریون نے بہشت کا اشارہ بھی یہان بیان کیا ہو کہ وہان

غم اور الم کچھ نہ رہیگا اے پادریو اوپر الله یروشالم سے فرما چکا ہے کہ تجھکو دشمنون نے ویران کر دیا اور
زمین پر گرا دیا اور تجھمین قحط پڑا اسکے بعد الله یروشالم کو تسلی دیتا ہے اور تم کہتے ہو کہ یروشالم
یہان بہشت کو کہا ہے تو تم بتلاؤ بہشت کو کس زمانہ مین بت پرستون نے ڈھا دیا تھا اور وہان
کس زمانہ مین قحط پڑا تھا کہ الله بہشت کو تسلی دیتا ہے کہ اب بت پرست تجھمین نہین آنے پاینگے
اور تو قید سے چھوٹ جائیگی اے الله اپنے بندون پر رحم کر اور اپنی سیدھی راہ سبکو دکھلا دے
آگے پھر الله تعالی ... اور ... کہ ظالمون کی شکایت کرکے ساتوین آیت مین فرماتا ہے
کہ پہاڑون کے اوپر کیا ہی خوشنما ہین اوسکے قدم جو بشارتین دیتا ہے اور سلامتی کی منادی
کرتا ہے اور خیر ... کی خبر لاتا ہے اور نجات کا اشتہار دیتا ہے جو صیہون کو کہتا ہے کہ تیرا خدا سلطنت
کرتا ہے اے ایمانوالو یہ بشارت اوس رسول پاک کی ہے جو الله کا ایسا پیارا ہے کہ الله
اوسکے قدمون کو فرماتا ہے کہ نہایت خوشنما ہین پھر اوسکا نورانی چہرہ اور تمام جسم پاک کیسا
خوشنما ہوگا الله اوسکا ... دیتا ہے کہ وہ صیہون کو آبادی اور سلامتی کی خوشی سناتا ہے کہ وہان
الله کی بادشاہی کا ظہور ہوگا سو محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے صیہون اور ملک شام کی حق مین
بہت بشارتین دین کہ آپکی امت کے لوگ بیت المقدس کو یعنی صیہون کو فتح کرینگے اور
اوس ملک مین امن وامان رہیگا وہ بشارتین اوپر ہو چکین اپکی بشارت کی موافق آپکے
اصحاب نے صیہون اور ملک شام مین الله کا دین پھیلایا اور سب پیغمبرون کا نام چمکایا ارشاد
ہوتا ہے تیرے نگہبان آواز بلند کرینگے وہی آواز مین ملاکر گائینگے کیونکہ وہ خداوند کا
صیہون میں پھر آنا ... دیکھینگے اے ایمانوالو صیہون کے نگہبان وہی محمدی لوگ
ہین جو حضرت عمر کے وقت ... آوازین ملاکر لا الہ الا الله والله اکبر پکارتے ہوئے
نہایت خوشی ... فرحت سے ... صیہون مین داخل ہوئے اونہون نے دلکی آنکھونسے خوب دیکھ لیا
کہ الله ... پھر رحمت کی نظر سے دیکھا اور اپنا نور وہان پھیلایا اے پادریو یہ اسکی بات
کی ... کہ ... یہ وہی بات ہے جو حضرت یحیی اور حضرت عیسی نے خود مشہور کی تھی
کہ خدا کی بادشاہت قریب ہے اے پادریو وہ بادشاہت یہی محمدی بادشاہت ہے جو ...
... پادریو ارشاد ہوتا ہے خوشی سے للکارو اے یروشالم کے ویرانو ...

کے ویرانو کیونکہ خداوند نے اپنی قوم کو دلاسا دیا اوسنی یروشالم کو آزاد کیا خداوند نے اپنا
پاک باز و ساری قومونکی آنکھونکی سامنی ننگا کیا اور زمین سرتاسر ہماری خدا کی نجات کو
دیکھیگی اہی ایمانوالو یروشالم کا برا اور ویرانہ مسجد بیت المقدس کا ویرانہ تہا اوسکو اور تمام
پاک مقامون کو اللہ نے محمدیون کے ہاتہون آباد کیا اور اپنی پاک بازو کو یعنی اپنی بڑی
قدرت کو ساری قومون کے سامنی ظاہر کیا اور سبہون نے خوب دیکہہ لیا کہ اللہ نے
کافرون کی ظلم سی ایمانوالون کو نجات دی ارشاد ہوتا ہی روانہ ہو روانہ ہو یہان سے
چلیجاؤ ناپاک چیز مت چہوؤ اونکی درمیان سی نکلیجاؤ اور پاک ہو جاؤ اری تم جو خداوند
کے برتن اوٹہای لیی جاتے ہو تم نہ جلد نکلیجاؤ گے اور نہ بہاگنی والے کے طور پر چلوگے کیونکہ
خداوند تمہاری آگے آگے چلیگا اور اسرائیل کا خدا تمہارا چنداول ہوگا طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ یہ یہودیون کو بابل سی پلٹنی کی خبر ہی اونکو حکم ہوتا ہی کہ بت پرستون کی شہر
سی نکلیجاؤ اور ناپاک چیزون کو مت چہوؤ کیونکہ تم مسجد بیت المقدس کی پاک برتنونکو
اوٹہای لیی جاتے ہو **فائدہ** اسکا مطلب یہ ہی کہ خسرو بادشاہ نی جب اسرائیلیونکو
بابل سی روانہ کیا بہت کچہہ خرچ دیا اور پاک برتن بیت المقدس کو جو بخت نصر لوٹ لایا
تہا وہ خسرو نے پہر اسرائیلیون کو دیدیے سوا اسدا اوسوقت کی پہلی سی خبر دیتا ہی
کہ تم ان پاک برتنون کو اوٹہائے لیی جاتے ہو ناپاک چیزون کو مت چہو پادری
لکہتا ہی کہ اونکو حکم ہوتا ہی کہ چلنی مین دیر نہ کرین اور بہت جلدی بہی نہ کرین
جسطرح دشمنون سی بہاگتے ہین کیونکہ وہ بے قید ہو کر پلٹین گے اور اللہ اونکی ساتہہ
ساتہہ ہوگا ارشاد ہوتا ہی دیکہو میرا بندہ اقبالمند ہوگا اور اونچا کیا جائیگا اور
تعریف کیا جائیگا اور نہایت بلند ہوگا جسطرح بہتیرے تجہی دیکہکر دنگ ہوگئے کہ اوسکا
چہرہ ہر ایک بشر سی زائد اور اوسکی ہیکل بنی آدم سے زیادہ ہلاکت
مین پڑی اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور بادشاہ اوسکی آگے اپنا موںہہ
بند کرینگے کیونکہ وہی وہ کچہہ دیکہینگے جو اونسے کہا نگیا تہا اور جو کچہہ اونہون نے
نہ سنا تہا وے دریافت کرینگے پادری لکہتا ہی کہ یہ آیتین آیندہ باب سی علاقہ رکہتی ہین

پھر لکھتا ہی کہ یہان بابل بالکل گرا دیا گیا اور مشکل سی ڈر کر آئی دیتا ہو اللہ کا شکر ہی پادری
اقرار کرتا ہی کہ اس جگہ بابل ہماری نظرون سی گرا دیا گیا یعنی اس جگہ بابل سی بدعتی کا
ہرگز ذکر نہین اور یہ تعریف شہر یا بادشاہ کی ہرگز نہین ہی پادری لکھتا ہی کہ یہان اللہ
اپنے بندہ مسیح کا ذکر کرتا ہی کہ اوسکا نور اس دنیا مین ہی بہت بلند ہوگا بہت سی لوگ
اونکی چھاتین تب سی دیکھین گے اونکی شکل مرجھا جائیگی تم سی اور سر سی اور زخم اور خون سی
تب ہی وہ بہت سی قومون پر اپنی روح کو چھڑکیگا اپنی خون کو ساتھ جسطرح پاک سیوالا
پانی اور بلا الہ پاک قربانی کو ... اور خود ... او تعجب سی چپ ہو جائینگے وہ لفظ جسکا
ترجمہ ... کیا ... وہ عبرانی مین ... مسیحت ہی موہی لفظ حضرت ارمیا علیہ السلام
سی صحیفہ کے ... باب ... چوتھی آیت مین بھی آیا ہی ... وہان پادری
... یون ترجمہ کیا ہی ... کہ ... نے پہاڑ ہی ترجمہ یہان بھی کرنا چاہیی مگر یہان اور
طرح ترجمہ کیا ہی وہ ترجمہ ٹھیک نہین ہوا ای پادری حضرت عیسی علیہ السلام کی سامنی بادشاہون
نے اپنا منھ کہان بند کیا اونپر اور اونکی امت پر بڑی بڑی ظلم بے ایمان بادشاہون نے کئی جسکی
بیان سی تمہاری کتابین بہری ہوئی ہین یہ تو صاف پیارا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
کہ پہلے آپ پر کافرون نے بڑے بڑے ظلم کیے پہر سبکا منہ بند ہو گیا ابن ابی شیبہ کی مصنف
مین ہی کہ طارق محاربی فرماتے تھے کہ مین نے دیکھا کہ ذو المجاز کے بازار مین آپ بلند آواز سی
پکار رہے تھے ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ ای لوگو کہو کہ اللہ کی سوا کوئی مالک نہین ابو لہب جو
آپکا چچا تہا اور بڑا دشمن تہا وہ پتھرون کو پھینکتے ہوئے آتا تہا اوس سی آپکی ٹخنون اور ایڑیون سی خون
نکلا تہا وہ کہہ رہا تہا ای لوگو اسکا کہنا نہ مانو یہ جھوٹا ہی جب آپ طائف والون کو اللہ کا پیغام
پہونچانے گئے موسی ابن عقبہ نے لکہا ہی کہ کافرون نے آپکی ایڑیون پر پتھر پھینکے اور آپکی دونون
جوتیان خون سی رنگین ہوئین احد کی لڑائی مین سخت دلون نے اوس چہرۂ نورانی کو خون سی رنگین
کیا ایک دانت آپکا شہید ہوا یہ جو فرمایا کہ اوسکا چہرہ اور بدن ہر بشر سی زیادہ ہلاکت یعنی
اسکا یہ مطلب کہ جن پیغمبرون نے جہاد کیا جیسی حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داود علیہم
السلام وہ اسطرح زخمی نہین ہوئے یہ مصیبت آپنی سب پیغمبرون سی بڑہکر اوٹھائی اللہ تعالی

خبر دیتا ہی کہ اس صبر کے بدلے اللہ اوسکو یہ رتبہ دیگا کہ بہت قدمون پر وہ اللہ کے حکم سی اپنی
روح پاک کا فیض چھڑکیگا اور اونکو دلون اور روحونکو پاک کریگا اوس فیض کا اثر بادشاہونکی
دل پر ایسا پڑیگا کہ رعب اور دہشت سی اونکا منہ بند ہو جائیگا دیکھو احد کی لڑائی مین جو
زخم اور صدمی آپنی اوٹھائے اوسکی چار برس بعد روم کی بادشاہ ہرقل کو اور مصر کے بادشاہ
مقوقس کو فرمان بھیجا سب رعب مین آگئی اور نجاشی حبش کا بادشاہ اور باذان یمن کا بادشاہ
ایمان لایا یہ جو فرمایا کہ جو کچھہ نہ سنا تہا وہ دیکھین گی یعنی جو تعریفین اوس پیغمبر حق کی مشہور
سنچکے تھے اوس سی زیادہ دیکھنی مین آویگا لوگ دنگ ہو جاوینگی

ترسٹھوان باب

ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتھہ کسپر ظاہر ہوا آگی ایمان والوا اللہ کی حکم سی حضرت
اشعیا علیہ السلام بڑی حسرت سی فرماتے ہین کہ ہماری خبر پر کون ایمان لایا یعنی اکثر اسرائیلی
لوگ اوس رسول پاک کو نہین مانین گی اور خداوند کا ہاتہہ یعنی اللہ کی قدرت کا بڑا ظہور جو اونکی
ساتہہ ہوگا اکثر اسرائیلیون پر ظاہر نہو گا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون کی بی اعتقادیکی
یہ پیشخبری ہی وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین تھوڑے سی ایمان لائے تھی آگی پادریو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت مین بہی مدینہ کے یہودی تھوڑے سی ایمان لائے تھے
اسواونکی حق مین فرماتا ہی قَلِیلًا مَا یُؤْمِنُوْنَ یعنی وہ تھوڑی ایمان لاتی ہین ارشاد ہوتا
ہی وہ اوسکی آگی کونپل کیطرح پھوٹ نکلا اور جڑ کیطرح سوکہی زمین سی اور ایک ترجمہ مین
یون ہی کہ کونپل کیطرح بڑہا آگی ایمان والو پینتیسوین باب کی ساتوین آیت مین ہو چکا ہی کہ
پیاسی زمین پانیون کا چشمہ بنجائیگی وہان یہ پادری لکھ چکا ہی کہ اسکا مطلب ہی کہ بت پرست
لوگ ایمان لائین گی اور اسکا ظہور یون ہوا کہ حواریون کی تعلیم سی بہت بت پرست
ایمان لائے اب یہان صاف اوس بندہ مقبول کی خبر ہی کہ وہ بہی سوکہی زمین سی پیدا ہوگا
پادریون کو لازم ہی کہ وہی مطلب یہان بہی سمجھین کہ بت پرستون کا ملک جو ایمان اور علم کی
فیض سی خالی ہی اوسیکو یہان بہی سوکہی زمین فرمایا ہی اور مطلب یہ ہی کہ وہ پیغمبر برحق سوکہی
زمین سی اسکے آگے یعنی اللہ کی حضوری مین پیدا ہوگا یہ صاف پتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ہی اور اس لفظ مین یہ اشارہ ہی کہ پیدایش کی وقت مین اور لڑکپن اور جوانی کی

دنونمین جو بڑہنی کے دن ہین اون دنونمین مین بہی اوسکو اللہ کی حضوری حاصل ہوگی جیسا
کہ حضرت سموئیل علیہ السلام کی احوال کی پہلی کتاب کی دوسری باب مین ہی کہ حضرت سموئیل علیہ
السلام کا جب دودھ چھڑایا گیا تب اونکی مان نے اونکو سیلا مین اللہ کی ہیکل مین یعنی مسجد مین
خدمت کے لیے دیدیا اکیسوین آیت مین ہی کہ وہ لڑکا سموئیل خداوند کے حضور بڑہتا گیا اسیطرح
یہان بہی یہی مطلب ہی کہ وہ بڑہنے کے دنونمین بہی اللہ کی حضوری مین رہیگا اور کیا عجب ہی کہ یہہ
بہی اشارہ ہو کہ وہ ایسی مقام مین رہیگا جہان اللہ کا خاص گھر ہی جیسا کہ حضرت سموئیل اللہ
کی مسجد مین رہے تھے اور کونپل اور جڑ کی مثال گیارہوین باب مین بہی ہوچکی ہی یہان صاف
پتا کہولدیا کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ظہور شہر یروشالم مین اور ملک شام
مین نہین ہوگا جہان بہت سی پیغمبر پیدا ہوچکی اور وہ ملک اللہ کی کلام سی باغ وبہار ہورہا تہا بلکہ
کا ملک جو ایمان اور علم سی خالی ہی وہان وہ ظہور فرماویگا گویا سوکہی زمین مین کونپل نکلی اور زمین
مکہ کا بہی صاف اشارہ ہی معالم التنزیل مین ہی کہ مکہ کی معنی ہین سوکہی زمین یعنی وہان پانی
اور کہیتی نہین حضرت ارمیا علیہ السلام کی صحیفہ کی سری بہی عرب کو کہا ہی ویران اور غار دار زمین
جہان کوئی نہین گذرتا اور شام کی ملک کو پہلدار زمین کہا ہی مختصر تاریخ اسلام جو ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر
نے پیسا فی لاہور مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ اگلی زمانے مین عربستان بیابان اور کوہستان چلا آتا
تہا زمین عرب کی خشک تہی اور برسات بہت کم ہوتی تہی اسلیے قومونکی قومین اپنی جانورون کو لیکر
جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ یا گذاریکی جگہ سنتی تہی وہان اوٹہ جاتی تہی چمڑون کی خیمی ڈالکر
اور کمل تانکر اونمین رہتے کوسون تک پہیلجاتے اور انکا ونسی گذر کرتے جہان گذارہ کا سامان ہمیشہ
رہتا وہ الا دیکہتے وہان گہر بہی بنالیتے صحیح بخاری مین حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی ذکر مین ہی کہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تمہاری مان ہی ای آسمان کی پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہی
کہ یہہ بات عرب والون سی کہی کیونکہ وہ آسمانکی پانی کی تلاش مین رہتی تہی جہان وہ ہوتا تہا وہان
ٹہیرتے تہے امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو سرخسی نے لکہی ہی اوسمین ابن ہیبان کا قصہ مغازی کی
کہا ہی کہ وہ ملک شام کی یہودی علاقون مین سی تہا وہ مدینہ کی یہودیون پاس آیا حضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کی بہیجی جانے سی پہلی پہر اوسکی موت کا وقت آیا تو اونی یہودیون کو جمع کیا

اور کہا تم جانتے ہو کہ مین نے شراب اور خمیر کی زمین کو یعنی شام کی زمین کو کیون چھوڑ دیا اور
خشکی اور مصیبت کی زمین مین کیون اترا اونہون نے کہا ہم نہین جانتے وہ بولا ایک نبی کے
واسطے کہ اونکا زمانہ آن پہونچا ہے اور یہ اونکی ہجرت کا مقام ہے اور مین امیدر کہتا تہا کہ اونکو
پاونگا پہر جو کوئی تم مین سے اونکو پاوے تو اونکو میری طرف سے سلام کہے اور اونپر ایمان لاوے
کیونکہ وہ نبیون کی ختم کرنیوالے ہین اور تمام خلق سے بہتر ہین مولانا عبدالرحمن جامیؒ نے
شواہد النبوۃ مین ایک عیسائی عالم صاحب کرامات کا حال لکہا ہے کہ اونہون نے آپکی بہت بتلاکر
اوسمین فرمایا کہ ایک حرم سے دوسرے حرم مین ہجرت کرینگے اور وہ ایک کہاری زمین مین
ہونگی جہان سبزہ نہین اوگتا آب دیکہو پادری طامس اسکاٹ سوکہی زمین کا مطلب کدہر
پہیرتا ہے لکہتا ہے کہ یہودی امیدر کہتے تہے کہ مسیح داؤد کی تخت کا وارث ہوگا اور خوب خبردار تہے
کہ وہ بیت اللحم مین پیدا ہوگا اور وہان تعلیم پاویگا اور ایک بادشاہ کیطرح شان وشوکت
مین آویگا لیکن وہ ایک غریب نامشہور کواری عورت کا بیٹا تہا اور ایک مشہور بڑہئی کا
بیٹا تہا جسکے حق مین لوگ یہ بہی نہین جانتے تہے کہ وے داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین
اوسنے ناصرہ مین پرورش پائی اور وہ بیت اللحم مین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور رہی نہ تہی
لوگ اوسکو بہولگئے تہے وہ بڑہا اور بہت زمانے تک تاریکی مین رہا وہ ایک غریب آدمی
کیطرح ظاہر ہوا اور چند غریب پچہوے اوسکی خدمت مین رہتے تہے اور وہ ایک مسافر اوستاد تہا
ایک مشہور پودہا ہونیکی عوض وہ اللہ کی حضوری مین اسطرحپر بڑہا کہ ایک نرم شاخ کی
طرح ظاہر ہوا جسکی جڑ سوکہی زمین مین ہو جہان غالبا کوئی چیز پیدا نہو سکی اسی ایمانوالو
یہ مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہرگز جم نہین سکتی وہ تو شہر بیت اللحم مین پیدا ہوے اور
اونکی بیت اللحم مین پیدا ہونیکی خبر جناب میکا علیہ السلام نی صاف دی تہی یہ شہر یروشالم
سے تہوڑی دور ہے وہ سوکہی زمین ہرگز نہین تہی جہان درخت پیدا نہو سکے یروشالم اور ملک
شام مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت تک پیغمبر ہوتی چلی آکر
بڑے بڑے علم والی توریت اور زبور اور صحیفونکی پڑہنی والی اوسوقت مین موجود تہے حضرت
زکریا علیہ السلام مسجد بیت المقدس کی امام تہی اونکی بیوی حضرت مریم کی رشتہ دار تہین

حضرت مریم کو نامشہور کہنا پادری کی بڑی بے انصافی ہی جب حضرت مریم کی منگنی یوسف بڑہئی
سے ہوئی ابہی وہ کواری تہین کہ حضرت جبریل اللہ کی حکم سی اونکی سامنی آی اور حضرت
عیسی علیہ السلام کو اللہ کی حکم سی اونکی پیٹ مین ڈالدیا جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی جب
حضرت عیسی علیہ السلام بیت اللحم مین پیدا ہوی تو مجوسی لوگ پورب سے یروشالم مین آی اور بولے
کہ یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہان ہی کیونکہ ہم نے پورب مین اوسکا ستارہ دیکھا ہیرودیس
بادشاہ یہ سنکر گہبرایا اور علم والون کو جمع کرکی پوچہا کہ مسیح کہان پیدا ہوگا وہ بولے کہ بیت اللحم مین
یہ ذکر متی کی انجیل مین ہی اور لوقا کی انجیل مین ہی کہ جب پاک ہونیکی دن پوری ہوے
حضرت مریم اور یوسف آپ کو یروشالم مین مسجد بیت المقدس مین لای اور ہر سال آپ کو
یروشالم مین لاتے تہی بارہ برس کی عمر مین آپنے مسجد بیت المقدس مین اوستادون سی سوال
وجواب کیا اور آپکی جوابون سی سب دنگ ہوی جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی حضرت عیسی
علیہ السلام نے جب انجیل سنانا شروع کیا جابجا آپ کو لوگ پکارتے تھے کہ ای داود کے بیٹے
اور اللہ کے حکم سی بڑے بڑے معجزون کے باعث سی آپ کا بہت بڑا شہرہ ہر طرف پہیل گیا
تہا یہ سب باتین انجیل سی ظاہر ہین جناب عیسی علیہ السلام ہرگز نامشہور نہین تہی اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ہرگز نامشہور نہین تھی سب کو خوب معلوم تہا کہ آپ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور قرآن مجید کے
باعث سے اور بڑے بڑے معجزون کے باعث سے آپ کا ہر طرف شہرہ تہا سوکہی زمین کا بیان
یہی مطلب ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ پیدا ہوی جہان ایمان اور علم کا چرچا
نہین تہا جبریل کا نام وہان کسی نے نہین سنا تہا جب پہلی پہل آپکے پاس جبریل آی تو آپ کی بیوی
حضرت خدیجہ نے عداس عیسائی سے جاکر پوچہا کہ جبریل کس شخص کا نام ہی پہر اپنی چچا کی بیٹی ورقہ
عیسائی کے پاس آپ کو لیگئین انہون نے احوال سنکر کہا کہ یہ اللہ کا کلام آپ پر اوترا ہی جیسا
موسی پر اوترا تہا حضرت عیسی کے وقت مین حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشالم مین موجود تھے
جو کوئی سوکہی زمین مین پیدا ہونے کو اونکا پتا ٹھہراتا ہی وہ بڑا بے انصاف ہی اسکی بعد
جو کہ سوکہی زمین مین جو پیلا نکلی اوسکا ایک اور پتا دوسری آیت مین دیا جاتا ہی کہ اگرچہ

اوسمین بہت خوبیان چہپی ہوئی ہین مگر پہلو پہل ظاہر مین ایسی بہار اور رونق اوسمین نہین کہ
اوپری عقل والونکو دکہائی دیوی اسد تعالی حضرت اشعیا کی زبانی یون کہواتا ہی اوسمین نہ کچہہ خوبی
ہی نہ کچہہ بہار کہ ہم اوسپر نگاہ کرین اور نہ نمایش کہ ہم اوسکو مشتاق ہوویں اسکا مطلب یہ ہی
کہ یہودیون کو کوئی شکل یا شباہت اوسمین یعنی حضرت عیسی علیہ السلام مین نہ ملی جسکی لئی وہ خواہش
کرتے اور اوسکو مسیح جانتے آئی انصاف والو یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام اونکی لڑکپن
مین علم کی عمدہ باتین سنین اور اونکی جوابون سی دنگ ہوئے اور اونکو علم کی بہار دیکہی یہ تہا
تو صاف جناب محمد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کا ہی اسد نے آپ کو چالیس برس تک قرآن کی اوترنے
سے پہلے ان پڑہ رکہا تو اسکا مطلب یہ ہی کہ اوس کونپل کی بڑہنے کے دنون مین قرآن کے
اوترنے سے پہلے کچہہ بہار اور نمایش ظاہر کی آنکہہ سی اسطرح دکہلائی نہین دیتی کہ ہم یعنی
ہماری قوم کے لوگ جو ظاہر کے دیکہنے والے ہین اور چہپی خوبیان اونکو نہین سوجہتی ہین وہ
اوسکو مشتاق ہوویں جب وہ بہت بڑا درخت ہوجائیگا تب البتہ سارا جہان اوسکی بہار دیکہیگا
سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے ظاہر مین علم کا اور شریعت کا چرچا
نہین کرتے تہے کہ یہودیون کو ظاہر کی آنکہہ سی اوس نورانی درخت کی بہار نظر آتی دل سے
آپ اسد کے عشق مین ڈوبے ہوئے تہے مگر جسم سی چالیس برس تک کوئی طریقہ اسد کی عبادت
کا اختیار نہین کیا تہا اور روح اور دل کا کمال اور خوبیان کچی عقل والون کو دکہلائی نہین دیتین مگر
تہوڑے سے پکی علم والون نے دل کی نور سی پہلی ہی آپ کو پہچانا ایک سفر مین بحیرا عیسائی نے
دوسرے سفر مین نسطورا عیسائی نے خوب پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی جب آپ پر قرآن کا اوترنا
شروع ہوا تو جب تک مکہ مین رہی تب تک ظاہر مین کچہہ سامان حکومت اور بادشاہی کا نہین تہا
اور یہودی راہ دیکہہ رہے تہے کہ آخری پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکومت اور بادشاہی کی
ساتہہ آوینگی اور ستانیوالون کو ظالم بادشاہون کی ظلم سی چہڑاوینگی یہ بتا اول اول نہ پایا تو اونکو
یہ دہیان نہ آیا کہ اشعیا علیہ السلام خبر دیگئی ہین کہ پہلی آپ غریبی اور مسکینی کی حالت مین رہینگی
جب بہت مصیبتین اوٹہالینگی تب حکومت اور بادشاہی سی دین کو پہیلاوینگی [illegible]
سیدون مین بے نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا گویا لوگ [illegible]

روپوش تھی اوسکی حقارت کی گئی اور ہمنی اوسکی کچھہ قدر نجانی آٹھ آیتوں اولے یون فرمایا کہ وہ
آدمیون مین بے نہایت حقیر تہا اور پہر آخر مین فرمایا کہ ہمنی اوسکی قدر نجانی اسکا مطلب یہہ ہی کہ اوسکو
اسرائیلیون کو سوا اور لوگون نے ستایا اور اسرائیلی منہ چہپا بیٹھے سو جب اللہ کا کلام ہماری رسول
پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ اوترا کہ کو بت پرستون نے انکو زبان سے اور ہاتھہ سے بہت ستایا اوسوقت
اسرائیلیون کو لازم تہا کہ آپکی حمایت کرتے مگر اونہون نے کچھہ دہیان نہین کیا ارشاد ہوتا ہی یقینا اوسنی
ہماری مشقتین اوٹہائین اور ہماری غمون کو اپنے اوپر چڑہایا یہ ہم تو اوسکا یہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا
مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہی پہ وہ ہمارے گناہون کے سبب گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون کی باعث
کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اوسپر سیاست ہوئی تاکہ اوسکی مار کہانے سے ہم چنگی ہون ہم سب
بہیڑون کے مانند بہٹک گئی ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی راہ کی طرف پہرا پہ خداوند نے ہم سبھونکی
بدکاری اوسپر لادی آٹھ آیتون اسکا یہ مطلب کہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی بڑی
صدمی غم کے ہماری قوم کی واسطی اوٹہاویگا اور یہی چاہیگا کہ کسیطرح یہ راہ پہ آوین مگر ہماری قوم
کے سنگدل یہی خیال کرینگی کہ معاذ اللہ اللہ کے نزدیک سزا کی لائق ہی مگر وہ دشمنون کی ہاتہہ
سی بہت صدمی اوٹہالیگا تب اللہ اوسکی صبر کا یہ اجر دیگا کہ اوسکی تعلیم سی اسرائیلیون کو بہی ایمان
دیگا اسلیے فرمایا کہ ہماری سلامتی کی لیے اوسپر سیاست ہوئی تاکہ اوسکی مار کہانے سی ہم چنگی ہون
سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ کے بت پرستون سے دس برس بڑے بڑے ظلم
اوٹہا چکے تب اللہ نے آپ کو مدینہ مین بہیجا جہان اسرائیلی لوگ بہت تہی جسدن آپ مدینے
مین پہونچے اوسیدن سب یہودی علم والون کے سردار عبداللہ ابن سلامؓ خود بخود حاضر ہوئے
اور محمدی ہوئے اونکے ساتہہ کئی یہودی علم والے ایمان لائے پہر فرمایا کہ ہم یعنی ہماری قوم
کے لوگ بہٹک کر الگ الگ فرقے ہو جائینگے اور اللہ ہم سبھون کی بدکاری اوسپر لادیگا
اسکا یہ مطلب کہ ہماری قوم کی بدکاریون کا بوجہہ اوسپر سے اوتارنے کے لیے اور اونکے
راہ پہ لانے کے لیے بڑے بڑے غم کے صدمے اوٹہاویگا ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا یہی حال تہا کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے تھے اونکے باعث سی آپ کے دل پہ
بڑا صدمہ غم کا ہوتا تہا قرآن مجید مین اللہ نے فرمایا کیا تو اپنی جان کو اس غم مین گہونٹ ڈالیگا

اگر وہ ایمان نہ لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام نی پہلی فرمایا کہ اونسی ہماری غمون کو اپنی اوپر
چڑہایا پھر اس بات کو یون فرمایا کہ اللہ نے ہم سبھون کی بدکاری اوسپر لادی یعنی سبکی بدکاریون
کے غم کا بوجھ اوسپر لادا ارشاد ہوتا ہی وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اوسنے اپنا موہنہ
نہ کھولا وہ جیسی بکری کا بچہ جیسی ذبح کرنے لیجاتے ہین اور جیسی بھیڑ اپنی بال کترنے والون کے آگے
بے زبان ہی اوسی طرح اوسنے اپنا منہہ نہ کھولا اسی طرح حضرت ارمیا علیہ السلام کی گیارہوین باب
کی اونیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین کہ مین گھریلے بکرے کی بچی کے مانند تہا جو ذبح
ہونیکو لیلایا جاتا ہی دیکھو حضرت ارمیا علیہ السلام کی قتل کا اونھون نے ارادہ باندہا تہا مگر قتل کرنے نہین پائی
وہی مطلب یہان بہی ہی کہ دشمن اوسکی قتل کے منصوبے باندہینگے مگر وہ صبر کریگا اور چپ
رہیگا سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنون نے مکہ مین بار بار آپکے قتل کی تدبیرین کین
مگر آپنے صبر کیا ایکبار سبنے اتکا کیا کہ آپ کو قتل کرین تب آپکی چچا ابوطالب نے اور آپ کے پردادا
ہاشم اور اونکی بہائی مطلب کی اولاد مین جتنے لوگ تہے سبنے ملکر آپ کو ابوطالب کی گہاٹی مین کہا
دشمنون نے تین برس تک وہان اناج کی رسد بند کی اور بڑی بڑی تکلیفین دین پھر تین برس
کے بعد آپنے خبر دی کہ جس کاغذ پر اون سبھون نے آپس مین اقرارنامہ لکھا تہا کہ ہاشم کی اولاد
سے برادری ترک کردو اوس کاغذ کو کیڑا کہا گیا جب اس بات کا ظہور آنکھون سے دیکھا تب ظلم سے
کچھ ہاتھ اوٹھایا پھر دوبارہ ایک مکانمین جمع ہوکر آپ کے قید کرنیکا اور قتل کرنیکا مشورہ کیا
اللہ نے بچایا اور آپ کو مدینہ شریف کی طرف جانیکا حکم دیا آپنے یہ سب ظلم اوٹھایا مگر اللہ کی سوا کسی
سے فریاد نہین کی اسکے بعد عبرانی مین یون ہی معصر کی مشپاط لقاح ایذا سے اور حکومت
سے وہ لے لیا گیا پادری طامس اسکاٹ نے یون ترجمہ کیا ہی کہ وہ قید خانہ سے اور عدالت سے
چہڑا لیا گیا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی حق مین قید کا ذکر
نہین پایا جاتا ہی اسکی شاید حاشیہ کا ترجمہ ٹہیک ہی کہ مصیبت سے اور حکومت سے لیلیا گیا یا لوث
ترجمہ کرین کہ ظالمانہ جبر سے یہ ہے قول لوتھ کا مطلب یہ ہی کہ عصر کے معنی قید کے نہین ہین بلکہ ظلم اور
جبر کے معنی ہین اور لقاح کے لفظی معنی ہین لیلیا گیا مگر مطلب یہ ہی کہ چہڑا لیا گیا جیسا کہ طامس اسکاٹ
نے ترجمہ کیا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو یہودی ملازمون نے قید خانہ مین

نہین کہا اور موافق قانون اور رواج کی آپ کو عدالت کرنے کی مہلت دی اونہون نے بلا تامل
آپ کو پلاطوس کے سپرد کیا اور فوراً قتل ہونے کے لیے بحث کی اسطرح سے وہ قید خانہ سے نکالی گئی
فقط چند گھنٹے قید مین رہے واہ پادریون کی عقل کا کیا کہنا قید خانہ سے نکالنا اسی کو کہتے ہین
کہ ملاؤن کی قید سے نکالکر جھٹ پٹ حاکم کی کچہری مین پہونچا دیا اور قتل کی تدبیرین کین اس جگہ
تو صاف یہ مطلب ہے کہ اوس ایذا اور تکلیف سے اور حکومت والون کی حکومت سے وہ چھڑالیا گیا
اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام کو بھی اللہ نے بچالیا اور آسمان پر بلالیا مگر یہان اوہر اورا اوسپر صاف
پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین تو اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو جو
ایذائین مکہ کے بت پرست آپ کو دی رہے تھے اور آپ کے قید کرنے کے واسطے اور قتل کرنے
کے واسطے مشورے کر رہے تھے اور اپنی حکومت دکھلا رہے تھے اوس ایذا اور اوس حکومت
سے آپ کو اللہ نے یون بچالیا کہ مدینے کے ایمانوالون نے آپ کو دشمنون کے ہاتھون سے چھڑالیا
انجیل یوحنا کی سولہوین باب کی گیارہوین آیت مین جہان محمدی بشارت ہے وہان انجیل
عبرانی مین یون ہے وعَل مِشْپاط یعنی سَر هَاعُولَام هَزِّه نِشْپاط یعنی عدالت
سے اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی دیکھو یہان صاف مطلب کہلگیا کہ وہ رسول
پاک جو جہان کا سردار ہے اوسپر حکومت کی گئی یعنی اوسکی قتل پر مستعد ہوے اس باعث سے
وہ عدالت کریگا یعنی اونکی قابو سے چھڑالیا جائیگا پھر اونکو قتل کریگا ارشاد ہوتا ہے وِ اِتْ
دُوْرُو مِی یِسُوحِح اور اوسکی گھرانے کا بیان کون کریگا کی نِگزَرْ مِاِرِص حَیِّیم کیونکہ وہ
کاٹ ڈالا گیا زندون کی زمین سے جس لفظ کے معنی گھرانیکے لکھی ہین وہ عبرانی مین لفظ دُوْر کا ہے توراۃ
شریف مین بعضی جگہ اسکی معنی پشت کے ہین جو گذر گئی گنتی کی سورت مین بتیسوین باب
کی تیرہوین آیت مین ہے کُل هَدُّور یعنی وہ ساری پشت جنہون نے اللہ کے روبرو
گناہ کیا تہا وہ نیست و نابود ہوگئی اور اسی صحیفہ کے اکسٹھوین باب کی چوتھی آیت مین ہے
وحِدِّشُو عَارِی حُورِب شِمْمُوت دُور وَدُور یعنی وہ پھر بنادین گے
اوجاڑے ہوے شہرون کو جو اوجاڑ پڑے تھے پشت در پشت ان دونون جگہ پیا و پے والی
پشتون کا ذکر ہے جو گذر گئین اور بعضی جگہ آنیوالی پشت کے معنی بہی آتے ہین جیسا کہ توراۃ

کی پہلی سورۃ کے بندرہوین باب کی سولہوین آیت مین ہو کہ وہ چوتھی پشت مین یہان پہر آوینگے
یہان بہی دور کا لفظ ہو اب یہان جو فرمایا کہ اوسکی دور کا ذکر کون کریگا اس جگہ اوپر کے
پشت نامہ کے معنی صاف ظاہر ہین اور زندون کی زمین ان پاک کتابونکی بولی مین
ملک شام کو کہا جاتا ہو حضرت حزقیل علیہ السلام کی صحیفہ کی چھبیسوین باب کی بیسوین آیت مین
اللہ تعالی شہر صور سی فرماتا ہو کہ مین تجکو ویران کرونگا پر مین زندون کی ملک مین خوشنمائی دونگا
طامس اسکاٹ اسکی معنی یون لکہتا ہو کہ یہودی اپنی ملک مین آوینگی یا یہ معنی کہ حضرت عیسی
اوینگی اور اونکو انجیل ملیگی پہر بتیسوین باب مین جہان مصر والون کی قتل ہونیکی خبر ہے
وہان تیئیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہو سبکی سب مقتول تلوار کے گرائے ہوئے جو زندون کی
زمین مین موجب ہیبت تھی اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکہتا ہو کہ اسرائیلیون کی ملک کو یہود
تفسیر والی زندونکی زمین سمجہتے ہین کیونکہ وہ لوگ سمجہتی تہی کہ طریقہ زندگی اور نجات کا وہین ہے
اور مختصر تفسیر جو لندن مین چہپی ہو اوسمین لکہا ہو کہ دمشق کی ملک کو زندون کی زمین فرمایا ہے
سو حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوسکی گہرانیکا بیان کون کریگا کیونکہ اوسکا گہرانا
زندون کی زمین سی یعنی ملک شام سی کاٹ ڈالا گیا یعنی جدا کر دیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اونکی مان حضرت ہاجر علیہا السلام کو ملک شام سی باہر
کر کے مکہ مین بسایا پہر اسرائیلی لوگ اسبات کا دہیان کاہی کو کرینگی کہ یہ بہی حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی نسل مین ہین وہ لوگ تو اس نشہ مین مست ہین کہ ہماری قوم اسرائیلی کے
سوا کسی قوم مین پیغمبر نہین ہو سکتا عرب کو اور سب قومون کو حقارت کی نظر سے دیکہتے
ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی گہرانے کو یہودی لوگ حقیر نہین جانتے تھے وہ تو یہودیون کا
اپنا ہی خاندان تہا پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہو کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کے نسب نامہ کو حضرت داود علیہ السلام سی کون ثابت کریگا اور اوسکی پیدایش کو
داود علیہ السلام کے شہر بیت اللحم مین کون بیان کریگا کیونکہ وہ فقط داود کا بیٹا نہین بلکہ
معاذ اللہ خدا کا بیٹا ہو آی پادریو یہ جو فرمایا کہ وہ زندون کی زمین سی کاٹ ڈالا گیا اسکا مطلب
تمنے یہ گہڑ دیا کہ معاذ اللہ وہ خدا کا بیٹا ہو زمین کے معنی آسمان مت کہو اللہ سی ڈرو اور اپنا

کہلے کفر سے توبہ کرکے محمدی ہو جاؤ اگر پادری کہین کہ اس آیت کا یہ مطلب ہی کہ وہ قتل کیا گیا
اور یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی کیونکہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے گیارہوین باب
کے اونیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین مجھکو معلوم نہ تہا کہ اونہون نے میرے بر خلاف
منصوبے باندہے ہین کہ ہم درخت کو پہل سمیت نیست کرین ونخرتینو مارض حییم
اور ہم اوسے زندون کے ملک سی کاٹ ڈالین کہ اوسکا نام پہر ذکر مین نہ آوے دیکھو یہان
کاٹ ڈالنے کا مطلب یہ ہی کہ اوسکو اولاد سمیت قتل کر ڈالین تاکہ ملک شام مین اوسکا نام نہ رہی
اسکا جواب یہ ہی کہ ایک لفظ کے ہر جگہ ایک ہی معنے نہین ہوتے دیکھو توراۃ شریف مین بہت
جگہ نکرتاہ کا لفظ آیا ہی یعنے کٹ جائیگا جہان جہان یہ ذکر ہے کہ جو شخص ایسا ہوگا وہ اپنی قوم
سے کٹ جائیگا وہان یہ مطلب ہی کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا توراۃ شریف کی پہلی سورۃ
کا سترہوان باب اور تیسری سورۃ کا اونیسوان باب دیکھو معلوم ہوا کہ اصل معنی جدا کر دینے کے
ہین اور قتل ہو کر بہی آدمی دنیا سی جدا ہو جاتا ہی اسلیے وہان بہی یہ لفظ بولا جاتا ہی اس جگہ
بہی مطلب ہی کہ وہ زندونکی زمین سی جدا کر دیا گیا ارشاد ہوتا ہی میرے گروہ کے گناہون کے
سبب اوسپر مار پڑی اور اوسکی قبر شریرون کے ساتہہ ٹہرائی گئی تہی پر اپنی مرنے مین دولتمند
کے ساتہہ وہ ہوا آی ایماندارو حضرت اشعیا فرماتے ہین کہ میری قوم کے یعنی یہودیون کے
گناہون کے سبب سے اوسپر بت پرستون کا ظلم ہوا کیونکہ میری قوم نے اوسکی حمایت نہ کی جو
اوسکے بڑے پہچاننے والے تہے مکہ کے بت پرستون نے بار بار جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا قتل کرنا چاہا اور یہ ٹہرایا کہ قبر آپ کی ہماری قبرون کے ساتہہ ہو مگر اونکی تدبیر کچہہ نہ چلی
اللہ نے آپ کو مدینہ مین بہیجا وہان کے لوگ دولتمند تہے اونہون نے آپ کی اور آپ کے ہمراہیونکی
بڑی بڑی خدمتین کین پہر اوسین آپ کی موت ہوئی پادری یون مطلب لکہتا ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام دو چورون کے درمیان مین سولی دیے گئے تہے بیشک یہ تجویز تہی
کہ اونہین کے ساتہہ دفن کیے جائین لیکن یوسف ارمتیا کا آیا اور آپ کی لاش کو پلاطوس سے
لیکر قبر مین دفن کیا آی ایماندارو یہ حال حضرت عیسی علیہ السلام کا وہ ہی جو حواریون نے لکہا ہی
مگر اونکو اللہ کے اس بہید کی خبر نہ تہی بعد اسکے حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی خادم برنباس

بشارت دی کہ مین سولی پر چڑہایا نہین گیا میرے بدلی دوسرا شخص قتل ہوا اپنیاء کی کتاب اثنا عشریون
کے یہان موجود ہی معتبر روایت یہ ہی کہ وہ شخص آپ کے خادمون مین سے تہا اوسنی بڑے شوق سے
آپ کی بدلے قتل ہونا قبول کیا اوسکی صورت آپ کی متشابہ ہوگئی یہودیون نے اوسکو سولی پر
چڑہایا اللہ قرآن مین فرماتا ہی کہ عیسیٰ کو اونہون نے قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا
لیکن ویسی صورت اونکے سامنے کر دیگئی اور اللہ نے عیسیٰ کو اپنے پاس اوٹھالیا حضرت دانیال
علیہ السلام کے صحیفہ مین بہی یہ لفظ ہی کہ مسیح کاٹ ڈالا جائیگا اور نہین ہے اوسکے واسطے اسکا صاف مطلب
یہ ہے کہ ظاہر مین قتل ہوگا اور حقیقت مین اوسکے واسطے قتل ہونا نہین ارشاد ہوتا ہی کیونکہ
اوسنے کسیطرح کا ظلم نہین کیا اور اوسکے منھ مین ہرگز چھل نہ تہا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اوسکو
کچلے اوسنے اوسے غمگین کیا جب اوسکی جان گناہ کے لیے گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور
اوسکی عمر دراز ہوگی اور اللہ کی مرضی اوسکے ہاتھ مین عروج کریگی اے ایمانوالو اللہ خبر دیتا ہے
کہ وہ بے گناہ تہا اور سچا تھا مگر اللہ نے اوسکے درجے بڑہانے کے لیے اوسکو مصیبتون مین ڈالا جب اوسکی
جان گناہ کے لیے گذرانی جائیگی یعنے اوسکے دشمن اوسکو گناہگار ٹھیراکر قتل پر مستعد ہونگے تب اللہ
اوسکو بچا لیگا اور اوسکی اولاد بڑہیگی اور اوسکی عمر دراز ہوگی یہانتک زندہ رہیگا کہ اللہ کا دین
اوسکے ہاتھ مین عروج پاویگا دیکھو ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ مین تشریف
لائے دن بدن ایمانوالون کی ترقی ہوتی گئی اور آپ کے دونون نواسے امام حسن اور امام حسین
علیہما السلام مدینہ مین پیدا ہوگئے اور دینی نسل بہی بہت بڑہی لوگ فوج فوج اللہ کے دین مین
داخل ہوتے گئے ارشاد ہوتا ہی اپنی جان کا دکھ اوٹھاکے وہ اوسے دیکھیگا اور سیر ہوگا اپنی ہی
پہچان سے میرا سچا بندہ بہتون کو راستباز ٹھیرائیگا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ بہتونکی تصدیق
کریگا یعنے سچائی اونکی ظاہر کریگا اور اونکی بدکاریان اپنی اوپر اوٹھالیگا اسلیے مین اوسے سرداری
کی ساتھ ایک حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال زورآورون کی ساتھ بانٹ لیگا کہ اوسنے اپنی
جان موت کے لیے اونڈیل دی اور وہ گنہگارون کے درمیان شمار کیا گیا اور اوسنے بہتون کے
گناہ اوٹھالیے اور گنہگارونکی شفاعت کی اے ایمانوالو اللہ فرماتا ہی کہ وہ اپنی جان پر بہت رنج
سہیگا تب اپنی نسل دیکھیگا اور دین اوسکے ہاتھون پہیلیگا اور اپنی پہچان سے سیر ہوگا یعنی اوسکا

علم کسی اوستاد سے سیکھا ہوا نہوگا بلکہ اوسکا اپنا علم جو اللہ اوسکو عنایت کریگا اوسی وہ خوب طرح خوش رہیگا
اور کتبون کی سچائی ظاہر کریگا یعنے اگلے پیغمبرون کی سچائی خوب ظاہر کردیگا دیکھو حضرت ہارون اور حضرت
داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر یہودیون نے کیسی کیسی تہمتین
جوڑ رکھین تھین اور اپنی کتابون مین لکھ رکھی تھین اُن تہمتون کو اللہ نے قرآن مین مٹا دیا اور محمد صلے
اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے یہ قرآن سبکو سُنا دیا پیغمبرون کی پاکی اور سچائی سبکو دکھلا دی
پھر فرمایا کہ اونکی یعنے لوگون کی بدکاریان اپنے اوپر اوٹھا لیگا یعنی وہ جو اوسکو زبان سے اور ہاتھ
سے طرح طرح ستاوینگے وہ اونکی سب باتونکا بوجھ اپنے اوپر اوٹھاویگا اور برداشت کریگا یا یہ معنے کہ اونکی بدیونکا
غم اور صدمہ اپنی جان پر اوٹھاویگا کہ ان لوگون کو بری فعلون سے نجات ہوجاوے آیتہ فرماتا ہے اس لیے
مین شہزورون کے ساتھ اوسکو حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال بانٹ لیگا اسکا یہ مطلب کہ لوٹ کے مال
مین اوسکو بھی حصہ ملیگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جو جہاد ہوتا تھا تو لوٹ کا مال
لشکر کو بانٹ دیا جاتا تھا اوسمین سے نذر اللہ کی بھی نکالی جاتی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اوسمین
حصہ نہین تھا جیسا کہ توراۃ شریف کی چوتھی سورت کے اکتیسوین باب سے ظاہر ہے مگر
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لوٹ کے مال کا پانچوان حصہ اللہ نے مقرر کردیا اور فرمادیا
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ اور تم جان لو کہ جو کچھ تمکو لوٹ کی کوئی چیز تو اللہ کے واسطے ہے اوسکا پانچوان حصہ
اور رسول کے واسطے اور رشتہ والیکے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافر کے واسطے اسکا یہ مطلب
کہ پانچوان حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اوسمین سے وہ اپنے رشتہ دارون کو اور یتیمون
اور مسکینون اور مسافرون کو بھی دینگے امام مالک کی موطا مین ہے کہ آپنے فرمایا میرے واسطے فقط
پانچوان حصہ ہے اور یہ پانچوان حصہ بھی تمہارے اوپر پھیر دیا جاتا ہے امام محمد ابن عبد اللہ خضری
شافعی جو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہین کتاب خصائص مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کردی گئین ہین سو ابن دقیق العید نے فرمایا ہے
کہ اسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ لوٹ کا مال جسطرح چاہین خرچ کرین اور
بانٹین اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے سوا اور آپ کی امت کے سوا کسی کو حلال

نہین ہوا اور ہو سکتا ہی کہ لوٹ سے یہ مطلب ہو کہ ایک حصہ لوٹ کا حلال ہو گیا اس کتاب کا
لکھنے والا لکھتا ہے کہ امام بزار کی حدیث سے یہ مطلب کھل گیا امام بزار اپنی مُسند مین فرماتے ہین
کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو عثمان کے بیٹے وہ کرامہ کے بیٹے اُنہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ نے
جو موسی کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سالم نے وہ روایت کرتے ہین سُدی سے وہ عکرمہ سے
وہ ابن عباس سے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ چیزین دی گئین جو مجھسے
پہلے کسی نبی کو نہین دی گئین میرے واسطے زمین پاک کرنے والی اور سجدے کی جگہ ٹھرائی گئی
اور کوئی نبی نماز نہین پڑھتے تھے یہان تک کہ اپنے محرابین پہونچتے تھے اور میری مدد کی گئی رعب سے
مہینا بھر کے رستہ پر جو میرے آگے ہوتا ہے شریک ٹھرانے والون تک پھر اللہ اونکے دلون مین رعب
ڈال دیتا ہے اور نبی بھیجا جاتا تھا فقط اپنی قوم کی طرف اور مین بھیجا گیا جنون اور انسانون
کیطرف اور نبی پانچوان حصہ الگ کر دیتے تھے پھر آگ آتی تھی اور اوسکو کھا جاتی تھی اور مجکو حکم
کیا گیا کہ اوسکو بانٹ دون اپنے امت کے محتاجون مین اور نہین باقی رہا کوئی نبی مگر ایک شفاعت
اوسکو دی گئی اور مین نے اپنی شفاعت اپنی امت کے لیے رکھ چھوڑی ہی حافظ ابن حجر عسقلانی
نے جو مُسند بزار کا خلاصہ کیا ہے اوسمین لکھتے ہین کہ اسکی سند اچھی ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ پانچوین حصہ کا ذکر ہے کہ وہ اگلے پیغمبرون کے حقمین حلال نہین تھا اوسکو اللہ کی نذر
کر دیتے تھے قبول ہونی کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے آگ آکر اوسکو کھا جاتی تھی باقی لوٹ کا مال
لشکر والون کو بانٹ دیا کرتے تھے جیسا توراة شریف مین بیان ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو پانچوان حصہ اللہ نے حلال کر دیا کہ اپنے خرچ مین لاوین اور اپنے رشتہ دارون کو
اور بن باپ کے لڑکون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو بانٹین محمد ابن اسحاق نے سیرت
مین اس حدیث کو ان لفظون سے لکھا ہے کہ آپنے فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کر دی
گئین اور نہین حلال ہوئی گئین کسی نبی کے لیے جو مجھ سے پہلے تھے اس جگہ پر اللہ تعالے حضرت شعیا
علیہ السلام کو یہ خبر دیتا ہی کہ مین لوٹ کے مال مین اوسکو بھی حصہ دونگا کیونکہ وہ دشمنون کے
ہاتھ سے بڑی بڑی ایذائین اوٹھاویگا اور اللہ کی راہ مین اپنی جان دینی پر ہمیشہ طیار رہیگا
اور فقیرن اوسکو گناہگارون مین شمار کر کر بہت ستاوینگے مگر وہ اللہ کے دین کے پھیلانی تک

بڑے بڑے مجتہدین اوٹھاویگا اور بہتون کے گناہ اوٹھالیگا یعنے اللہ کے حکم سے گناہون کی رغبت اونکے دلون سے نکال لیگا اور اونکے دلون کو پاک کردیگا اور اللہ کے اذن سے گناہ گارون کی شفاعت کریگا تفسیر ہنری اسکاٹ مین لکھا ہے کہ یہودیون نے اعتراض کیا ہی کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بشارت عیسی علیہ السلام کی نہین ہے کیونکہ اونکے پاس کبھی دنیوی حکومت نہین تھی پھر جواب دیا ہے کہ نبیون کا دستور تھا کہ وہ روحانی یعنے چھپی ہوی چیزون کو ظاہری چیزون مین بیان کرتے تھے عیسی علیہ السلام کی روحانی فتح پائی اون لوگون پر جو اونکے دین مین آے اسجگہ [illegible] فتحمندی کے لفظون مین بیان ہوی ہے اے ایمان دالو یا دریون کی بے انصافی [illegible] کا مال بانٹ لینیکا مطلب یون لکھا ہی کہ جو لوگ عیسی علیہ السلام کے دین مین آے آپ اونپر غالب ہوے یہودی اور نصرانی صاف دیکھ رہے ہین کہ یہ سب تیرا اور نشان جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین مگر ضد کے مارے آپ پر ایمان نہین لاتے چونوان باب خوشی سے للکار ہی بانجھ جو نہین جنتی تھی خوشی سے گا اور اپنی آواز بلند کر جو حاملہ نہ ہوتی تھی کیونکہ خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چھوڑی ہوی کی اولاد خاوندوالی کی اولاد سے زیادہ ہے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بہت کھلی ہوی ہی کہ حضرت ہاجر علیہا السلام مکہ مین رہین حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جدا رہین یہانتک کہ مر گئین بیکس چھوڑی ہوی عورت کا اشارہ صاف انہین کی طرف ہے انہین سے اللہ فرماتا ہے کہ ای بانجھ تو خوشی کر تیری اولاد خاوندوالی کی اولاد سے یعنے ۔ سارہ کی اولاد سے زیادہ ہوگی بانجھ اونکو اس راہ سے فرمایا کہ اونکی نسل مین مدتون تک کوئی پیغمبر نہین پیدا ہوے بی بی سارہ کی نسل مین بہت پیغمبر مدتون تک پیدا ہوتی رہے پہلے بانجھ کا لفظ فرمایا پھر بیکس چھوڑی ہوی کا لفظ فرمایا صاف معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت ہاجر کا ہی حضرت سارہ کا ذکر نہین ہی اگرچہ حضرت سارہ مدت تک بانجھ رہین جب حضرت ہاجر سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوچکے تب حضرت سارہ سے بڑہاپے مین حضرت اسحق علیہ السلام پیدا ہوے مگر حضرت سارہ بیکس چھوڑی ہوی نہین تھین بلکہ تمام عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رہین تھا وتمدا [illegible] کو فرمایا ہی اللہ اسجگہ حضرت ہاجر علیہا السلام کو خوشی سناتا ہے کہ تیری نسل [illegible] سارہ کی نسل سے زیادہ [illegible] کہ وہ پاک بندہ

جسکی تعریف اوپر سے چلی آتی ہے وہ تیری نسل مین ہوگا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہاجرہ کی
نسل مین شہر مکہ مین پیدا ہوئے پھر آپکی باعث سے تمام عرب جو حضرت ہاجر کی نسل کین تھے انہون نے
نعمت ایمان کی پائی اونکی نسل مین اللہ نے بڑی برکت دی پادری مرکب کشف الآیات مین لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ زمین کی قومین یہودیون سے زیادہ ایمان لاوینگے پادری میتھیو نے بھی اس
باب کے سرے پر یہی لکھا ہے کہ یہان غیر قومون کو تسلی دی جاتی ہے کہ ایمان والون کی جماعت اونمین بہت
ہوگی اللہ کا شکر ہے کہ ان دونون پادریون نے بیکس عورت سے اسرائیلیون کے سوا غیر قومونکو مراد لیا
آگے پادری بوبسان ایک عورت کا ذکر ہے ساری قوم کا ذکر نہین بیشک یہ اشارہ حضرت ہاجر کی طرف
ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودیون کی جماعت یہان ایک عورت کی طرح پر ٹھرائی گئی جو حضرت
سارہ کیطرح بہت دنون تک بانجھ رہی حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے کے قریب لوگ بہت
بے ایمان ہوگئے تھے حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے زمانہ اچھا ہوگیا اگرچہ اکثر یہودیون نے
اونکو نہ مانا تو بھی بہت لوگ عیسائی جماعت مین داخل ہوئے ای پادری حضرت سارہ کی نسل جو
اگر بانجھ اور بیکس عورت سے مثال دی ہے تو اونکے مقابل مین وہ کون قوم ہے جسکو خاوندوالے
عورت سے مثال دی ہے آگے ہے ڈرو اور سیدھی [illegible] پھیر ارشاد ہوتا ہے
اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا دے ہان اپنے گھرون کے پردے پھیلا دے دریغ مت کر اپنی ڈوریان
لمبی اور اپنی میخین مضبوط کر اسلیے کہ تو دہنے اور بائین طرف پھیل جائیگی اور تیری نسل قومون کی وارث
ہوگی اور اجاڑ شہرون کو بساویگی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالے نے حضرت
ہاجر کی نسل مین اس پیشخبری کا کیسا ظہور دکھلایا اونکی نسل مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پیدا کیا اور آپکی نسل کو اور حضرت ہاجر کی تمام نسل کو ہر ہر ملک مین پھیلایا اور اونکو سب قومون کا
سردار کیا اور جو شہر ایمان سے خالی تھے اونکو ایمان اور علم سے آباد کیا ارشاد ہوتا ہے مت ڈر
کہ تو پھر پشیمان نہوگی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جاویگی اور اپنے
بیوہ پن کی رسوائی پھر یاد نہ کریگی کیونکہ تیرا خاوند تیرا خالق ہے رب العالمین اسکا نام ہے اور
تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلاویگا ای ایمان والو اللہ تعالے
حضرت ہاجر علیہا السلام کو تسلی دیتا ہے کہ تو جوانی مین بیوہ کی مانند ہوگئی ابراہیم علیہ السلام کی

جدا رہی اور تیری نسل مین مدتون اللہ والے لوگ کم پیدا ہوئی عرب مین سیکڑون برس بت پرستی رہی جسوقت
تیری نسل مین اللہ کا نام پھیلیگا اوسوقت تجکو یہ غم بھول جاویگا ای ایمان والو اسرائیلی پیغمبرون کی وقتمین
اکثر قومین بت پرست تھین جب معجزی اسرائیلی پیغمبرون کے سنتے تھے تو کہتے تھے کہ اسرائیلیونکا خدا
بڑا زبردست ہے اللہ کو اپنا خدا انہین کہتے تھے محمدی وقت مین سب ملکونمین ایمان پھیلا ساری قومونمین
مشہور ہوا کہ اللہ ساری زمین کا اور سارے جہان کا خدا ہی ارشاد ہوتا ہی کیونکہ تیرا خدا کہتا ہی کہ خداوند
نے تجھے جو طلاق دی ہوئی اور دل آزردہ عورت کی مانند ہی اور جوانی مین کی ایک عورت کی مانند ہی جو
رد کی گئی ہو پھر بلایا ہی مین نے ایک دم کی لئے تجھے چھوڑ دیا لیکن اب مین بہت سی مہربانیون کے ساتھ تجھے سمیٹ
لونگا قہر کی شدت مین مین نے اپنا منھ تجھسے ایک لحظہ چھپایا پر اب مین ہمیشہ کی مہربانی سی تجھپر رحم
کرونگا خداوند تیرا بچانیوالا یون فرماتا ہی کہ میرے آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہی کہ جسطرح مین نے قسم
کھائی تھی کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ آویگا اوسی طرح اب مین نے قسم کھائی ہے کہ مین تجھسے پھر
کبھی آزردہ نہون گا اور تجکو نہ گھرکونگا پہاڑ جاتے رہین گے اور کوہ ہل جاوینگے پر میری مہربانی جو تجھپر ہے
کبھی غائب نہو گی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تیرا رحم کرنے والا ہی یون فرماتا ہی ای ایمان
والو اسنے حضرت ہاجر علیہا السلام کی نسل کے لوگون کو ایک مدت تک چھوڑ دیا تھا وہ کفر اور شرک
مین پھنس گئے تھے پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اونکو ایمان دیا آجتک وہ ایمان پر قایم ہین ارشاد
ہوتا ہی ای تو جو آزردہ دل ہی اور آندھی کی اوچھالی ہوئی ہی اور تسلی سی محروم ہی دیکھ کہ مین تیرے پتھرون کو
سُرمی سے لگاؤنگا اور تیری بنیاد نیلمون سی ڈالونگا مین تیرے کنگورون کو لعلون سے اور تیرے
پھاٹکون کو چمکتے ہوے جواہر سے اور تیرے سارے احاطے بیش قیمت پتھرون سی بناونگا اور تیرے
سب فرزند خداوند سے تعلیم پاوینگے اور تیرے فرزندون کی سلامتی کامل ہوگی تو سچائی سے پایدار ہو
جاویگی تو ظلم سے دور رہیگی کہ تو نہ ڈریگی اور گھبراہٹ سے کہ تیرے قریب نہ آویگی دیکھ وے اکٹھے ہونگے
پر میرے حکم سے نہین جو کوئی تیرے برخلاف جمع کریگا وہ تیرے واسطے گریگا دیکھ مین نے کاریگر کو پیدا
کیا جو کوئلی آگ مین ڈال کر پھونکتا ہی اور اپنی کام کے لیئے ہتھیار نکالتا ہی اور اوڑنے والے کو ویران کرنیکے
لیئے پیدا کیا کوئی ہتھیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا اور جو زبان عدالت میں تجھپر چلیگی تو اوسے
تو مجرم کریگی یہ خداوند کی بندون کی میراث ہے اور اونکی سچائی مجھسے ہی خداوند فرماتا ہے ای ایمان والو

اس جگہ اللہ تعالے صاف صاف کسی پاک مکان کو تسلی دیتا ہی کہ تو ستایا گیا ہی اب مین تجکو خوب طرح
سنوارونگا یہ صاف اشارہ کعبہ شریف کی طرف ہی وہان سیکڑون برس کافرون نے بت پوجے تھے سو
اللہ اوسکو تسلی دیتا ہی کہ مین تجکو عمدہ عمدہ بیش قیمت چیزون سے سنوارونگا اور تیرے لوگون کو اپنے
شریعت سکہلاؤنگا مولوی عباس علی جاجموی نے صولۃ الضیغم مین لکھا ہی کہ مہدی ابن منصور
وغیرہ عباسی بادشاہون نے اور اور بادشاہون نے عمدہ چیزون سے اوسکو رونق دی تھی
اللہ فرماتا ہی کہ تیرے فرزند یعنے جو تجھ مین پیدا ہوی وہ سب اللہ تعالے سے تعلیم پاوینگے یعنے
اللہ کے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے اللہ کا کلام سکھینگے سچا دین تجھ مین مضبوط
ہوگا کوی تجھ ظلم نہ کر سکیگا جو لوگ جمع ہوکر میرے حکم کے برخلاف تجھسے لڑنے آوینگے وہ گر
پڑینگے اور عاجز ہوجاوینگے ہتیار اور اوسکے کاریگر سب میرے بنائی ہوی ہین ہر شئی میرے
قابو مین ہین اور جو کوی تیرے برخلاف ہوکر فوج جمع کریگا وہ تیرے آگی گر پڑیگا اور جو کوی تیرے
برخلاف ہتیار اوٹھاویگا وہ ہتیار کام نہ آویگا سو ایسا ہی ہوا کبھی کوئی کافر اور ظالم اوسپر
غالب نہین ہوا مسجد بیت المقدس کو دشمنون نے کئی دفعہ ڈھا دیا مگر کعبہ شریف پر کسی کا
قابو نہین پڑا اسی لیے کعبہ کا خطاب بیت عتیق ہی یعنے آزاد گھر ابرہہ جو حبش کا سردار تھا
ایک بڑا سا ہاتی زبردست جسکا نام محمود تھا ساتھ لیکر کعبہ کے ڈہا دینے کے لیے فوج لایا اور
کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ بارہ ہاتھی تھے جب مغمس مین پہونچا وہ بڑا ہاتھی بیٹھ گیا اور ہانی والی عاجز
ہوگئی وہ کسی طرح نہ اوٹھا جب اوسکو یمن اور شام اور مشرق کیطرف اوٹھایا جلد اوٹھ کھڑا ہوا پھر
اوسکو مکہ کی طرف پھیرا پھر بیٹھ گیا سمندر کی طرف سے اللہ نے اوڑتے جانور بھیجے ہر جانور تین
پتھر لیے ہوے دو پانو مین ایک چونچ مین چنی اور مسور کے برابر وہ سب لوگونپر جہا گئے اور پتھر
چھوڑ دئیے جسکو لگا وہ مرگیا لوگ بھاگے رستہ بھول گئی ہر رستے مین گرتے اور مرتے تھے
اور ابرہہ کے بدن مین ایک مرض اللہ نے بھیجا اوسکے پورین گرنے لگین اس حال مین صنعا مین
پہونچا یہانتک کہ اوسکا سینہ پھٹ گیا اور مرگیا یہ سارا حال تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے
اور لکھا ہی کہ اکثرون کا قول یہی ہے کہ اوسی سال مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے
اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس سے پہلے تبع جو یمن کا بادشاہ تھا کعبہ کو ڈہا دینے کے لیے آیا تھا اوسکو بھی

اللہ نے روکا اور بلا مین گرفتار کیا اور تین دن اوسپر اندھیرا رہا جب تبّع نے یہ دیکھا سفید کپڑی قبطی
کعبہ کو پہنائی اور تعظیم کی اور ایک ونٹ ذبح کیا سو اللہ تعالے یہان کعبہ کی آبادی کی خبر دیتا ہی اوس
آبادی کا ظہور محمدی وقت مین ہوا آج تک وہ پاک مکان ظالمون کے ہاتھ سے محفوظ ہی اور وہان کے
لوگ سچے دین پر قائم ہین **پچپنوان باب** ارے اے سب پیاسو پانی پاس آؤ اور وہ بھی جسکے پاس
نقدی نہو آؤ مول لو اور کھاؤ آؤ شراب اور دودھ بی روپیہ اور بے قیمت خریدو تم کس لیے اپنی
چاندی کو اوس چیز کے لیے جو روٹی نہین اور اپنی کمائی اوسکی لیئے جو آسودہ نہین کرتی خرچ کرتے ہو
تم میری سنو اور اچھی چیز کھاؤ اور تمھاری جی چربی سے لذت لیگا کان جھکاؤ اور مجھ پاس آؤ سنو تا کہ
تمھاری جان زندہ رہے مین تمسی ہمیشہ کا عہد باندھونگا اور داؤد کی سچی نعمتین تمھین دونگا ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ فرماتا ہی کہ جو چیز روٹی نہین جسسے تمھارا پیٹ نہین بھرتا اوسکے لیے
اپنا روپیہ کیون خرچ کرتے ہو میرے پاس آؤ بی قیمت شراب اور دودھ خریدو اسکا یہ مطلب کہ تم بتون کو
کیون پوجتے ہو تمکو بتون سے کیا ملتا ہی یہ کہہ کر صاف فرمایا کہ کان جھکاؤ اور میرا کلام سنو تمھاری جان
میرے کلام سے بڑے لذت پاویگی جیسی لذت پیاسے کو پانی سے ملتی ہی اور شراب اور دودھ اور چربی سے
جسم کو لذت ملتی ہی روح کو اوسی بڑھکر لذت اللہ کے کلام سے ملتی ہی پھر فرمایا کہ مین تمسے ہمیشہ کا عہد
باندھونگا عہد باندھنا ان پاک کتابون کی بولی مین اس کو کہتے ہین کہ اللہ تعالے اپنے بندون سے
اقرار لیتا ہی کہ میری شریعت کے یہ حکم ہین اپنے عمل کیجیو توراۃ شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب
مین ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا عہد تیری ساتھ اور تیرے بعد تیری
نسل کے ساتھ یہ ہی کہ ہر فرزند نرختنہ کرواوے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کٹواؤ اور وہ میری اور
تمھارے بیچ عہد کی علامت ہوگی پھر فرمایا میرا عہد تمھاری جسمون مین ہمیشہ کا عہد ہوگا اور پانچوین سورت
کے چوتھی باب مین ہی کہ اوسنی اپنا عہد تمھاری آگے بیان کیا پھر آگے شریعت کے حکمونکا بیان ہی اسی طرح
جا بجا شریعت کو عہد کہا ہی دوسرے سورت کے پچیسوین باب مین ہی وہ عہدنامہ جو مین تجھے دونگا
اوس صندوق مین رکھیو دیکھو توراۃ کو عہدنامہ فرمایا اب یہان ارشاد ہوتا ہی کہ مین تمسے ہمیشہ کا
عہد باندھونگا اسکا یہ مطلب کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمکو وہ شریعت دونگا
جو ہمیشہ رہیگی اور کبھی موقوف نہوگی اور یہ بات اللہ اُن لوگون سے فرماتا ہی جو بتون کو پوجتے تھے

اسمین یہ اشارہ ہی کہ اسرائیلیونکی قوم سے باہر دوسری قوم مین وہ شریعت اوتریگی وہ لوگ بتون کو
چھوڑ دینگے اللہ کے کلام کے مزے اونکی روح کو حاصل ہونگے اور فرمایا کہ داؤد کے سچی نعمتین تمکو دونگا
یعنی حضرت داؤد کے زبور مین جن نعمتونکا وعدہ ہوا ہے کہ سارے جہان مین اللہ کا نام پہیلے گا اور اللہ
کے عشق کا ذوق اور شوق جو زبور مین اول سے آخر تک بہرا ہوا ہے اور دین کی بادشاہی اور حکومت
کے زور سے دین کو پہیلانا یہ سب نعمتین آخری امت کو ملین گے اور وہ دین کا بادشاہ جسکی بشارت
زبور مین دی ہی وہ تمام جہان مین ایمان کا فیض پہیلاویگا ارشاد ہوتا ہے دیکھو مین نے اوسی قومون
کے لیے گواہ بنایا اور لوگون کا ایک پیشوا اور فرمان روا یعنی محمدی بہائیو اللہ تعالے پہر اوس پاک بندی کے
کیطرف اشارہ کرتا ہی جسکا بار بار اوپر ذکر ہو چکا ہی اللہ فرماتا ہی کہ مین اوسکو قومونپر گواہ بناؤنگا کہ وہ سارے
قومون کی اعمالون کی گواہی قیامت مین دیگا کیونکہ وہ سب قومون کی طرف بہیجا جاویگا قرآن مین
اللہ اس لفظ کو یاد دلاتا ہی اور فرماتا ہی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ای نبی ہمنی تمکو گواہ کر
بہیجا ارشاد ہوتا ہی دیکہ تو ایک گروہ کو جسے تو نہین پہچانتا تہا بلاویگا اور وی گروہین جو تجہی نہین پہچانتی تہین
خداوند تیری خدا اور اسرائیل کے قدوس کے لیے تیری پاس دوڑتی آوینگے کیونکہ اوس نے تجھے جلال بخشا ہی
آی ایمان والو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مکہ مین اپنے شہر والون کو اللہ کیطرف بلایا پہر جنکو
اللہ کیطرف بلایا جنکو کبہی نہین دیکہا تہا پہر مدینہ کی لوگون کو اللہ کیطرف بلایا پہر روم اور مصر اور
ایران والون کو قاصدون اور خطون کی وسیلہ سے اللہ کیطرف بلایا اور وہ قومین جو آپکو نہین پہچانتے
تہین اونہون نے جب آپ کی خبر سُنی اللہ کے کلام کے شوق مین دوڑتی ہوی آپ پاس آئین حبش
کے عیسائی درویش آپکی شوق مین حبش سے آی اور آپ سی قرآن سُنکر ایمان لائے جنون کی قومین
کئی بار حاضر ہوئین اور ایمان لائین جب مکہ فتح ہوا اور وہان ایمان پہیلا عرب کے ہر ہر شہر اور ہر ہر
گانون کے لوگ آی اور ایمان لائے اسکے بعد اللہ تعالے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا بیان کر کے فرماتا
ہے کہ جسطرح مینہ اور برف آسمان سی اوترتا ہی اور پہر وہان نہین جاتا بلکہ زمین کو سینچتا اور اوسے
شاداب اور شگفتہ کرتا ہی تاکہ بونی والیکو بیج اور کہانیوالیکو روٹی دیوی اوسی طرح میرا کلام جو
میرے مُنہ سے نکلتا ہی ہوگا وہ مجھ پاس خالی نہ پہریگا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اوسے
پورا کریگا اور اوس کام مین جسکے لیے مین نے اوسی بہیجا کامیاب ہوگا کہ تم خوشی سے نکلو گے اور

سلامتی سے پہونچای جاؤگی پہاڑ اور کوہ تمہارے آگے پہول کے گائینگے اور میدان کے سارے درخت
تال دینگے کانٹون کی جگہ صنوبر کے درخت جمین گے اور سداگلاب کے بدلے آس کے درخت جمینگے
اور یہ خداوند کے لیے ہمیشہ کا نام ونشان ٹھہریگا جو کبھی کٹ نجائیگا اے ایمان والو یہ بہت بڑا پیتا ہی
وقت تہا کہ ایمان والے لوگ خوشی سے اور سلامتی سے ہر ہر ملک مین آتے جاتے ہین ایک وقت وہ
تہا کہ ہر ہر ملک مین بت پرستون کا زور تہا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اونکا زور بہت بڑھ
گیا تہا پر جہوٹے عیسائیون سے ایمان والون کو جان بچانا مشکل تہا محمدی وقتمین ایمان
والونکو امن امان ملا پہاڑ اور درخت بہی بیشک اللہ کے دین کے پہیلنے کی خوشی کر رہی ہین جیسا
کہ اٹھانوی زبور کی بشارت مین فرمایا تہا کہ نہرین تال دیوین اور پہاڑیان مل کے خوشیان کرین اور
چہیانوی زبور کی بشارت مین فرمایا تہا کہ بن کے سارے درخت خوشی کرین کانٹون کے بدلے یعنے
کافرون اور ظالمون کے بدلے جابجا صنوبر یعنے عمدہ عمدہ خاص بندے ہر ہر ملک مین پہیل
گئے اور یہ اللہ کے سچے دین کی نشانی ہمیشہ کے لیے باقی ہے دیکھو اسوقت مین بہی محمدی لوگ ہر ہر ملک
مین امن وامان سے آتے جاتے ہین پادری طامس اسکاٹ اسکو عیسائیون کی خبر ٹھہراتا ہی کہ جب بت
پرست لوگ خداپرست عیسائی ہوجاوینگے وہ انسانون کو فائدہ مند ہون گے وہ ناچیز کانٹونکے
بدلے صنوبر کے درخت ہوجائنگے اور چہبنے والے کانٹون کے بدلے خوبصورت خوشبودار ہوجاوینگے
ای پادری بعد حضرت عیسے علیہ السلام کے بعد سچے عیسائیونکو خوشی اور سلامتی کب ملی بت پرستونکا اور جہوٹے
عیسائیونکا ہر طرف زور رہا یہ سب چہبنی والی کانٹے محمدی وقت مین کاٹ ڈالے گئے اور صنوبر اور آس
کے درخت کیطرح باغ دنیا مین اللہ والے محمدی لوگ جمائی گئے **چہپنوان باب** خداوند یون فرماتا ہے
کہ تم انصاف کو یاد کرو اور سچائیکو کام مین لاؤ کیونکہ میری نجات آنیکے اور میری صداقت ظاہر ہونیکے قریب
ہی مبارک وہ انسان جو یہ کرتا ہی اور وہ آدم زاد جو اوسمین لگا رہتا ہی جو ہفتہ کو مانتا ہے ورا وسے
ناپاک نہین کرتا ہی اور اپنا ہاتھ ساری بدکاری سے باز رکھتا ہے اور بیگانہ آدمی جو خداوند سے مل گیا
ہرگز نہ کہی کہ خداوند نے مجکو اپنی لوگون سے بالکل جدا کر دیا اور خواجہ سرا نہ کہی کہ مین ایک سوکہا درخت ہون
کیونکہ خداوند یون کہتا ہی کہ وی خواجہ سرا جو میرے ہفتون کو مانتے ہین اور اون کامون کو جو میری
پسند ہین اختیار کرتے ہین اور میرے عہد مین قائم رہتے ہین مین اونہین کو اپنے گہر مین اور اپنے

چار دیواری کی اندر ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونکو ہمیشہ کا نام دونگا جو مٹایا نجائیگا اور وی غیر بھی جو خداوند سے مل گئے ہین کہ اوسکی بندگی کرین اور خداوند کے نام کو عزیز رکھین اور اُسکے بندے ہووین وی سب جو ہفتہ کو مانتے ہین کہ اُوسے ناپاک نکرین اور میرے عہد مین قائم رہتے ہین مین اونہین اپنے پاک پہاڑ پر لاؤنگا اور اپنے عبادت کے مقام مین شاد مان کرونگا اور اونکے چڑھاوے اور اونکی قربانی میری قربانی کی جگہ پر قبول ہونگے کیونکہ میرا گھر ساری قومونکا عبادت خانہ کہلائیگا خداوند خدا جو اسرائیل کے تتر بتر کئی ہوئیونکا جمع کرنے والا ہی یون فرماتا ہی کہ مین ہنوز اوسپاس اُسکے جمع کئی ہون کے پاس اور جمع کرونگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی محمدی شریعت جسکو چالیسوین زبور مین اور اس کتاب کے اکیانوین باب مین صداقت اور نجات نام رکھا ہی اوسی شریعت کے بھیجنے کا اللہ یہہ وعدہ کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اوس شریعت کی ظاہر ہونیکا وقت نزدیک ہی پھر اوسوقت کے لوگون کو تاکید کرتا ہے کہ جبتک وہ آخری شریعت نہ آوے تب تک موسی کے شریعت پر عمل کئی جاؤ پادری لکھتا ہی کہ وہ نجات اور اللہ کے اقرار پورے ہونے پر ہین اور عیسی علیہ السلام کے وسیلہ سے سچا دین ظاہر ہونے پر ہے ای ایمان والو دیکھو پادری کے نزدیک بھی نجات اور صداقت آخری شریعت کا نام ہی مگر اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت کی خبر ٹھہراتا ہے اور یہہ نہین دیکھتا ہے کہ اسکے بعد صاف صاف پتے محمدی شریعت کے موجود ہین اللہ تعالے صاف فرماتا ہے کہ بیگانہ لوگ یعنی وہ لوگ جو قوم اسرائیل مین سے نہین ہین اور حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین داخل ہوے ہین وہ لوگ شکایت نہ کرین کہ اللہ تعالے نے ہمکو اپنے لوگون سے جدا کردیا اور خواجہ سرا بھی نہ کہین کہ ہم ناچیز ہین اسکا یہ مطلب کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین جو خاص مقام اللہ کی بندگی کا تھا وہان خواجہ سراؤن کو اور قوم اسرائیل کے سوا اور قومونکی ایمان والون کو جانیکا حکم نہ تھا توارت شریف کی دوسری سورۃ کے پچیسوین باب مین یہہ ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو یہہ حکم فرمایا کہ ایک صندوق شمشاد کی لکڑیکا بنا اور اُسکے اندر باہر سونا منڈھ اور وہ عہدنامہ جو تجھی دونگا اوس صندوق مین رکھ اسی طرح چوکی اور چمچے اور پیالے اور شمعدان اور چراغ وغیرہ بنانیکا حکم ہوا پھر چھبیسوین باب مین لکھا ہے کہ اللہ کا حکم ہوا کہ خیمہ کھڑا ہو اور صندوق اوسمین رکھا جاوے اور پردہ

ڈالا جاوے پردے کے اندر صندوق رہے اوس مقام کا نام قدس الاقداس ہوگا اور باہر کے درجہ کا نام قدس
ہوگا اور چوکی باہر پردے کے اور شمعدان روبرو چوکی کے رکھا جاوے اور حکم ہوا کہ ہارون کو اور اونکے بیٹون کو
اوس بارگاہ خاص کا مجاور اور خادم بنایا جاوے اس خیمہ کے دروازے پر قربانیان اور نذرین اللہ کے واسطے چڑہای
جاتی تھین اور حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلے تو آپکو ایک جگہ قیام نہین تھا اس باعث سے یہ خیمہ
اور یہ اسباب سطرح کا تھا کہ جہان چاہے اسکو اوٹھالے چلتے اور جہان اوترتے وہان خیمہ کھڑا کر دیتے چوتھی سورت
کے چوتھی باب مین ہے کہ جب خیمہ کوچ کرتا تو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کو حکم تھا کہ صندوق
اور چوکی اور شمعدان اور سب اسباب پر غلاف ڈالین پھر قہات جو حضرت موسی اور حضرت ہارون کے
دادا ہین اونکی نسل کے لوگ اوسکے اوٹھانیکے لیے آوین لیکن اُن پاک چیزون کو نہ چھوئین اور جس وقت
اون پاک چیزون پر غلاف پڑتا ہو اوس وقت دیکھنے کو نہ آوین اور سولھوین باب کی چالیسوین آیت
مین ہے کہ ہارون کی نسل کے سوا کوئی اللہ کے حضور مین خوشبو سلگانیکو نزدیک نہ آوے اور اٹھارہوین
باب مین ہے کہ ہارون اور اوسکے بیٹے شہادت کے خیمہ کے سامنے خدمت کرین اور لاوی جو حضرت موسی
اور حضرت ہارون کے پردادا ہین اونکی نسل کے لوگون کو حکم ہوا کہ سارے خیمہ کی نگاہبانی کرین اور کوئی
پردیسی تمہاری نزدیک نہ آنے پاوے اور جو پردیسی نزدیک آوے تو قتل کیا جاوے پھر بائیسوین آیت
مین ہے کہ بنی اسرائیل جماعت کے خیمہ کے نزدیک نہ آوین ہو کہ وے گناہ گار ہون اور مر جاوین بلکہ
لاوی کی نسل جماعت کے خیمہ کی خدمت کرین اور پانچوین سورت کے تیئیسوین باب مین ہے کہ جسکے خصیے کچلے
گئے ہون یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ اللہ کی جماعت مین داخل نہو اب سنو کہ جب اللہ تعالے نے حضرت
سلیمان علیہ السلام کے ہاتھون یروشالم مین مسجد بیت المقدس بنوائی اوسکی بھی دو درجے تھے اور
صندوق عہدنامہ کا قدس الاقداس مین رکھا گیا اب حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ
تعالے خواجہ سراؤن کو اور غیر قومون کو تسلی دیتا ہے کہ تم غمگین نہو کہ اس شریعت مین مین نے تمکو
اپنے پاک مقام مین آنیکا اذن نہین دیا تم میرے حکمون پر چلے جاؤ ہفتے کو مانو یعنے اُس
دن کوئی کام دنیا کا نہ کرو اگر تم اسوقت مین پاک مقامون سے محروم ہو تو آخری شریعت مین
جو میرا پاک مقام ہوگا وہان مین خواجہ سراؤن کو اپنے خاص گھر مین ہمیشہ کے لیے ایک نام دونگا
جو کبھی نہ مٹے گا وہ نام بیٹیون اور بیٹون سے بہتر ہوگا یعنے خواجہ سراؤن کو اللہ نے اولاد نہین دی

ور اونکو اولاد کے قابل فخر کہا تو یہ نام اور خطاب اونکو ایسا ملا کہ اولاد سے بہت بہتر ہے اس وعدہ کے موافق اللہ نے محمدی وقت مین مدتون سے کعبہ شریف کا خادم اور مدینہ نورانی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کا خادم خواجہ سراؤن کو بنایا خادم بیت اللہ کے اور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہلاتے ہین معلوم نہین کہ یہ لوگ کسوقت سے ان پاک مقامون کے خادم ہوے ہین مولانا سید علی سمہودی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تھے تاریخ مدینہ مین لکھتے ہین کہ ابن نجار نے لکھا ہی کہ سن پانسو چون مین ربیع الثانی کے مہینے مین قاسم ابن مہنّٰی کے زمانے مین ایک بلی حجرہ اور مسجد کے بیچ مین مر کر سوکھ گئی تھی بنان حبشی جو خصی یعنی خواجہ سرا تھا اور حجرہ کے خادمون مین سے تھا وہ اوترا اور اوسکے ساتھ دو آدمی اور اوترے انہونے اوسکو نکالا یہان معلوم ہوا کہ خواجہ سراؤن کو یہ خدمت بہت مدت سے ہے سبحان اللہ محمدی شریعت کے ہر ہر حکم مین اللہ کی رحمت کا جوش ہے جن لوگون کو موسائی شریعت مین اللہ نے اپنے گھر مین اور پاک جماعت مین جانیکا اذن نہین دیا تھا یہان اونہین کو اپنے گھر کا خادم بنایا اسوقت کے غم کے بدلے اونکو اتنی بڑی خوشی اور بشاشی بخشی حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین اسرائیلیون کے ایک فرقے کے سوا کسیکو اللہ کے گھر مین جانیکا حکم نتھا اب اسرائیلیون کے سوا دوسری قوم مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے غیر قوم کو اپنا کر لیا اور اپنے گھر مین اونکو بسایا اور سب قومون کے محمدیون کو اذن عام دیا کہ سب میرے پاک مقامون مین آؤ مکہ مین اور منے مین قربانیکا مقام ٹھہرایا ہر قوم کے محمدی لوگ وہان قربانیان لاتے ہین کسی قوم کو کسی مقام مین روک نہین اللہ کا دربار عام کھلا ہوا ہی جسوقت جسکا جی چاہے آوے توراۃ شریف کو دیکھو کیسی کیسی قیدین تھیں یہان سب قیدین اوٹھا دین وہ شریعت جلالی تھی ہر وقت ہر ایک کو آنے کا حکم نہ تھا حضرت ہارون علیہ السلام کو حکم تھا کہ اندر کے دریچے مین ہر وقت نہ آوین اور جب آوین تو کئی طرحکی قربانیان لاوین جسکا بیان تیسری سورت کے سولھوین باب مین ہے اور اکیسوین باب مین ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین جسکے بدن مین کچھ نقصان ہو جیسے اندھا یا لنگڑا وہ بھی اندر کے دریچے مین داخل نہو اور قربانی کی جگہ کے پاس بھی نہ آوے محمدی وقت مین دیا رحمت کا جوش مین آیا

جو ایمان لایا اوسکو اللہ نے اپنا نزدیکی بنایا یا اللہ تیرا شکر کس زبان سے ادا کرین کہ تو نے ہمکو اپنی پیارے پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم کی ہوئی امت مین پیدا کیا اور انکے دونون گھرونمین آنیکا سب ایمان والون کو
اذن عام دیا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کا ظہور دکھا دیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ اجنبی لوگ اور خواجہ سرا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین بہت تکلیف مین رہتی تھے لیکن
انجیل پاک نے ان سب باتون کو موقوف کردیا اللہ تعالے نے اقرار کیا کہ جو میری تابعداری کرینگے
مین اونکو اپنے پاک پہاڑ پر لاؤنگا پاک پہاڑ سے صیہون پہاڑ مراد ہے یہ لکھکر پادری نے سوچا
کہ صیہون پہاڑ اور مسجد بیت المقدس محمدیون کے قبضہ مین ہے یہ سوچ کر بات بدل دی اور
لکھدیا کہ صیہون پہاڑ سے اور اللہ کے گھر سے عیسائی جماعت مراد ہی یعنے بت پرست لوگ عیسائی
ہو جاوینگے اور قربانی سے محبت اور ایمان مراد ہی جیسا کہ کالون کہتا ہی ای پادریو حضرت موسی علیہ
السلام کی شریعت مین بھی غیر قومون کے لوگ ایمان مین داخل ہوتے تھے توراۃ مین جا بجا اونکا ذکر
ہی مگر اللہ کے گھر مین آنیکا حکم نہ تھا یہان اللہ نے صاف وعدہ کیا کہ ساری قومون کے لوگ
اللہ کے گھر مین آوینگے اللہ نے اپنے کعبہ کا اور مدینہ پاک کا خادم خواجہ سراؤن کو بناکر ان آیتونکا
مطلب صاف کھولدیا اسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون سے وعدہ کرتا ہے کہ اسرائیلیون مین جو
ایمان والے لوگ ہین اور اونکے ساتھ کچھ اور قومون کے لوگ بھی ایمان لائے ہین اونکے ساتھ اور
زیادہ ایمان والون کو جمع کرونگا محمدی وقت مین اسبات کا خوب طرح ظہور ہوا ستاونوان باب
اس باب مین یہودیون کی بت پرستی کے اوپر اللہ نے بڑے بڑے قہر اور غضب کے کلمے فرمائی
ہین اور جو یہودی بت پوجتے تھے اونکو خوب رسوا کیا ہے بعد اسکے تیرہوین آیت مین فرماتا ہے
لیکن وہ جسکا بھروسا مجھپر ہے زمین کا وارث ہوگا اور میرے پاک پہاڑ کو میراث مین پاویگا تب
یہ بات کہی جاویگی ارے تم راہ کو اونچا کرو اونچا کرو خوب برابر کرو میری گروہ کے راستہ سے
اُس چیز کو جو ٹھوکر کھلاتے ہے اوٹھا لیجاو ای ایمان والو اللہ تعالی نے یہان صاف پتا جناب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کا بتلایا صیہون پہاڑ کی پاک مسجد پر اللہ نے اونکو معراج کی رات مین
پہونچایا شام کا ملک آپنے پایا آپکی امت آجتک صیہون اور ملک شام پر حاکم ہی بعد اسکی اللہ
فرماتا ہی کہ اسوقت مین یون میرا حکم ہوگا کہ رستہ صاف کردو دین کی سیدھی سڑک تیار کرو

جن چیزون سے لوگ ٹھوکر کہاتے ہین اون چیزون کو ہٹا دو یہ صاف اشارے محمدی شریعت کیطرف
ہین اس شریعت مین ٹھوکر کہلانی والی چیزونکو ہٹا دیا تصویرون کا بنانا اور شراب پینا حرام کردیا نازل
کیے علم کا سیکھنا منع کردیا ان چیزون کی باعث سے بہت لوگ بہک جاتے تھے اسطرحکا بیان
چالیسوین باب مین بہی ہو چکا ہے وہان صاف فرمایا ہے کہ عرباہ مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا
کے لئے ایک سیدہی شاہراہ طیار کرو پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بعضون نے اسکا
یہ مطلب سمجھا ہے کہ خسرو بادشاہ نے جو بیت المقدس کے بنانیکا اشتہار دیا تھا یہ اوسکی خبر ہے
پہر پادری اسبات کو رد کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ خسرو نے اسطرح سے لوگون کو نہین بلایا تھا یہ کلام
اللہ کا اپنے خادمون سے ہے کہ ایمان والون کے لئے اور توبہ کرنے والون کے لئے رستے کو طیار کرو
سڑک کو برابر کرو اونسٹھوان باب اس باب مین پہلے اسرائیلیون کے گناہون کی شکایت ہے
پہر پندرہوین آیت مین اللہ فرماتا ہے خداوند نے دیکہا اور اوسکی آنکھون مین برا معلوم ہوا کہ عدالت
نہین اور اوسنے دیکہا کہ کوئی مرد نہین اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہین سو اوسہی کے
بازو نے اوسکے لئے نجات کی اور اوسکی سچائی نے اوسی سنبھالا اوسنے سچائیکو بکتر کے مانند
پہنا اور نجات کا خود اپنے سر پر رکہا اور اوسنے لباس کی جگہ انتقام کی پوشاک پہنے اور
غیرت کا جبہ اوڑہا جیسے اونکی اعمال ہین ویسی ہی اونکو جزا دیگا اپنے بیریونپر قہر کریگا اور اپنے
دشمنون کو سزا دیگا ہان دریائی ملکون کو پورا بدلا دیگا تب وے جو پچھم مین ہین خداوند کے
نام سے ڈرینگے اور جو پورب مین ہین اوسکے جلال سے ترسان ہونگے جب دشمن باڑھ
کی مانند چڑھ آویگا تو خداوند کی روح اوسکے مقابل ایک نشان کھڑا کریگی پادری طامس اسکاٹ نے
لکھا ہے کہ یہ پیش خبری آیندہ زمانہ مین پوری ہونیوالی ہے اور یہ جو خبر دی ہے کہ اونکی کوئی
شفاعت کرنیوالا نہین تو یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ خراب اور باغی لوگ پہلے پیدا ہونگے بعد
اوسکے بیہدہ تبدیلی ہوگی یا تو یہودی جو عیسائیون کے بڑے دشمن ہین یا وہ لوگ جو پیغمبرون
اور فرشتون کی مورتین رکھتے ہین ای یا درلیو یہودی اور جہوٹے عیسائی جو پیغمبرون اور فرشتون
کی مورتین پوجتے تھے اونکے وقتمین کوئی نبی نہین تھا جو شفاعت کرے اللہ نے آپہی اپنے قدرت
کے بازو سے اپنے سچے دین کو قوت دی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اور قرآن کے

وسیلہ سے اپنے غضب اور قہر کے صفت کو کافرون پر ظاہر کیا اور اپنے سچائی کو اور نجات کی راہ
کو ایمان والون کے لئے ظاہر کیا دریای ملکون کے یعنی عرب کے شہرون مین جو بت پرست
اور بے ایمان یہودی تھے اون پر خوب جہاد ہوا تب لوگ پورپ اور پچھم کے اللہ سے ڈرنے لگے
جب کبھی دشمن طوفان کے بہاؤ کیطرح چڑھ کر آئے ادھر بھی محمدیون نے اللہ کی مدد سے محمدی
جھنڈا جہاد کا کھڑا کر دیا اوسوقت سے آجتک یہی قاعدہ جاری ہے سنن ابی داؤد مین ہے
کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد جاری ہے جسوقت سے اللہ نے مجھے بھیجا
یہانتک کہ اس امت کے پچھلے لوگ دجال سے لڑینگے اللہ فرماتا ہی وبالصیون جوئیل و
لشابی بشیع بیعقوب اور وہ بچانی والا صیہون کے لئے آویگا اور اونکے لئے جو یعقوب مین
بدی سے باز آتے ہین خداوند فرماتا ہے یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہے بہت ٹھیک ہے
عبرانی مین لام کا حرف ہے لام کے معنے ہین واسطے تو لفظی معنی یہ ہین کہ آویگا صیہون کے
واسطے بچانیوالا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ کے حکم سے صیہون کو بت پرستون کے ظلم سے پناہ
دیگا مگر پادری میتھر نے کچھہ سوچ کر یون ترجمہ کر دیا کہ صیہون مین آویگا تاکہ حضرت عیسی
علیہ السلام کی خبر ٹھہر جاوی کیونکہ وہ صیہون مین تشریف لائے مگر یہ نہ دیکھا کہ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی معراج کی رات مین شہر صیہون مین مسجد بیت المقدس
مین آئے تھے آپہی نے اللہ کے حکم سے اوس پاک شہر کو اور پاک مسجد کو بت پرستون کے
ظلم سے آجتک بچایا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد وہ سارا شہر مسجد سمیت ڈھادیا گیا تھا
اونکی خبر یہ ہرگز نہین ہوسکتی پھر جو لشابی کا لفظ ہے اوسمین بھی لام ہے اور معنی یون ہین کہ
بدی سے باز آنیوالون کے لئے یعقوب مین اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام
کے نسل مین جو لوگ ایمان لاوینگے اونکو وہ اللہ کے حکم سے بچاویگا یہان بھی پادری میتھر نے
لام کے معنے یون لکھدی کہ اونہین کے درمیان جو یعقوب مین بدی سے باز آتے ہین درمیانکے
معنے اس لئے لکھدئی کہ حضرت عیسی علیہ السلام حضرت یعقوب کی نسل مین پیدا ہوئی ہین
یہ اونکی خبر ٹھہر جاوے مگر بچانیوالے کے لفظ کیطرف سے پادری نے آنکھہ بند کر لی ارشاد ہوتا
ہے اور مین جو ہون سو اونکے ساتھہ میرا عہد یہ ہے خداوند فرماتا ہے کہ میری روح جو تجھپر ہے

ورمیری باتین جومین نے تیرے منھہ مین ڈالی ہین تیرے منھہ سے اور تیری نسل کی منھہ سے
اور تیری نسل کی نسل کے منھہ سے اب سے لیکے ہمیشہ تک جاتی نہ رہینگے خداوندکا یہی ارشاد ہے
اے ایمان والو پہلے فرمایا کہ اونکے ساتھ میرا عہد یہ ہے یعنے اون قومون کے ساتھ جو عجم اور یورپ
سے آوینگے اور اون اسرائیلیون کے ساتھ جو محمدی ہوجاوینگے پھر فرمایا کہ میری روح
جو تجھپر ہے یہ اشارہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے جو صیہون کا بچانیوالا ہی اسکا
مطلب دوسرے لفظ مین کھولدیا کہ میری باتین جومین نے تیرے منھہ مین ڈالین ان کتابون
مین جابجا یہ محاورہ ہی کہ دوسری بات سے پہلی بات کا مطلب کھلجاتا ہی معلوم ہوا کہ روح سے
مراد اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا
مِّنْ اَمْرِنَا اور اسی طرح ہمنے پیغام بھیجا تیری طرف روح کو اپنے حکم سے اللہ فرماتا ہی کہ مین
اُسوقت اقرار کرونگا کہ تیرے منھہ سے اور تیری نسل کے منھہ سے میرا کلام جاتا نہ رہیگا
جامع ترمذی مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ مین تم مین قرآن کو اور اپنے اہل بیت کو چھوڑے جاتا ہون یہ دونون
جدا ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض پر آوینگے اور اللہ تعالے قرآن مین فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنے ہمنے اوتاری نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہین دیکھو
اس وعدہ کے موافق قرآن شریف کا ایک ایک حرف باقی ہی کسی کی مجال نہین کہ ایک حرف بڑہا
سکے یا گہٹا سکے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل مین قرآن اور حدیث کے جاننے والے
ابتک باقی ہین اور دینی نسل مین جو قرآن اور حدیث کو ایک سے ایک سیکھتے چلے آتے ہین
اونکا سلسلہ آجتک باقی ہی اور اسمین یہ بھی اشارہ ہی کہ قرآن اور حدیث زبانون پر بھی
جاری رہیگا کچھ لوگ ہر زمانے مین اوسکو زبان سے بھی بیان کرتے رہینگے اگرچہ اکثر لوگ
بگڑ جاوین مگر ایسا نہین ہوگا کہ فقط کاغذون پر حرف رہجاوین اور زبان سبکے بند ہوجاوے
حدیث مین فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے حق پر رہینگے اور غالب رہینگے کوئی اونکا کچھ
بگاڑ نہین سکیگا

ساٹھوان باب

اوٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئے اور خداوند
کے جلال نے تجھپر طلوع کیا ہی کہ دیکہ تاریکی زمین پر چھاجاویگی اور تیرگی قومون پر اور خداوند
تجھپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھپر نمود ہوگا اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہ

تیسرے طلوع کی تجلی مین چلین گے آئے محمدی بہائیو آگے بڑھو کر اللہ تعالے نے اپنے گھر کا لفظ اور اللہ کے شہر کا لفظ
فرمایا ہی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے گھر کو اور اپنے شہر کو خوشی سناتا ہی کہ نور اللہ کا تجھپر ظاہر ہوگا اور سب قومونکو
اوس نور مین اللہ کی راہ ملی گی یہ خطاب مکہ سے اور کعبہ سے ہے یا یروشالم سے اور مسجد بیت المقدس سے
مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہان ذکر مکہ اور کعبہ کا ہی مگر پادریون کے فریب سے ہشیار رہو
عربی ترجمہ توراۃ کا اور صحیفون کا جو ۱۸۳۱ عیسوی مین لندن مین چھپا ہے اوسمین یروشالم کا
لفظ بڑھا دیا اور یون لکھدیا کہ اوٹھ روشن ہو ای یروشالم کہ تری روشنی آئی اللہ کا شکر ہی کہ اوسنے
ہمکو عبرانی توراۃ دکھلا دی اور پادریون کا بڑھاؤ اور گھٹاؤ دکھلا دیا اللہ تعالے یہ بتا دیتا ہی کہ
قومونپر اندھیرا چھا جائیگا اسکا صاف مطلب ہی کہ جن قومونپر نور چھایا ہوا ہے اونپر اندھیرا چھا جائیگا
حضرت عیسی علیہ السلام کیوقت کی یہ خبر نہین ہی کیونکہ اوسوقت تک اسرائیلیون کے سوا کسی
قوم مین ایمان نہ تھا یہ تاریکی بہت بڑی مدت سے چھائی ہوئی تھی پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے
بعد اونکی نائبون نے اور بہت قومون مین ایمان پہیلایا پھر آخر کو بہت لوگ حضرت عیسی علیہ السلام
کو خدا سمجھنے لگے یہ اندھیرا تین سو برس تک چھایا رہا تو یہ لفظ اوسوقت پر مطابق ہی جسمین بہت
سے قومون مین نور پھیل گیا تھا پھر اونپر اندھیرا چھا گیا پھر اللہ نے اپنا نور اپنے گھر کے اوپر پہیلا
دیا اس نور مین بہت قومون نے اللہ کو پہچانا اب اللہ کی قدرت دیکھو پادری طامس اسکاٹ اقرار
کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کی نہین ہوسکتی لکھتا ہی کہ یہودیون نے حضرت داؤد
اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت کا سا آرام اور اقبالمندی کبھی نہین پائی لیکن یہ خبر
جسمین بڑے جلال کا ذکر ہی حضرت عیسی علیہ السلام کے آنیکے وقت مین اور اونکے آسمان پر جانے
کے بعد بھی اس پیش خبری کا ظہور نہین ہوا خداپرستون کی جماعت بیشک بہت بڑھ گئے تھے اور
پاک ہو گئی تھی لیکن وہ بہت تکلیف مین تھے اور اونہونے بہت مصیبتین اوٹھائین قسطنطین کے
پلٹا کھانے کے وقت تک اور اوسوقت سے کچھ تھوڑی سے اقبالمندی نمایشی پائی تھی لیکن اونکی
پاکیزگی بہت آلودہ ہو گئی تھی اور مکار لوگ اوسمین پہر گئے تھے اور بہت فرقون مین تقسیم ہو گئی
تھے اور بہت خراب شرارتون سے اپنے تئین بے عزت کر دیا تھا رومیون کی سلطنت برباد
ہونے کے بعد کلیسیا نے عیسائی جماعت بہت تکلیفون اور مصیبتون مین پڑی جسمین کچھ بھلی وا نے

عیسائیون سے بہت کم فرق تھا اور کلیسیا کے پوربی حصہ مین اسلام پہیل گیا تھا اسلیے ابھی تک کوئی
ایسا ماجرا ظہور مین نہین آیا جو اس پیش خبری کے مطابق ہوتا سو عقل سے یہ معلوم تا ہی کہ اس خبر کا
ظہور آیندہ زمانہ مین ہوگا اور بت پرست لوگ اس جماعت مین داخل ہوجاوینگے اور بت پرست
اور یہودی عیسائی ہوجاوینگے بقول لوتھہ کے ای پادریو تمہارا پادری لوتھہ نور کو چہوڑ کر
اندھیرے کیطرف بھٹک گیا دیکھو یہ نور اسلام کا جو مکہ سے چمکا اور تمہاری سلطنت روم کے
پوربی حصہ مین یعنی ملک شام اور یروشلم مین اور تمام جہان مین پھیل گیا ہی وہ نور ہے جسکی اللہ
نے خوشی سنائی تھی دیکھو بہت سے بت پرست اور یہودی اور عیسائی اس دین مین آئے اور انہو
انگلی سب مصیبتون سے نجات پائی اور قسطنطین جیسے مذہب والے پادریون کی مکاری اور شرارت سے
بھی بچ گئے اب اس نور کو چہوڑ کر آیندہ کی راہ دیکھنا بہت بڑی نادانی ہے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکھین
اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کر وی سب کے سب اکٹھے ہوتے ہین وے تجھہ پاس آتے ہین تیرے بیٹے دور
سے آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اوٹھائی جاوینگے تب تو دیکھی گی اور روشن ہوگی
یہان تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیرے پاس پھیریگی اور قومونکی
دولت تیرے پاس جمع ہوگی اونٹ کثرت سے آکے تجھے چھپالینگے مدیان اور عیفاہ
کے جوان اونٹ وی سب جو سبا کے ہین آوینگے وی سونا اور لبان لاوینگے اور خداوند
کی تعریفونکی بشارتین سناوینگے قیدار کی سارے بھیڑین تیری پاس جمع ہونگے نبایوث کی
مینڈھی تیری خدمت مین حاضر ہونگی وی میری منظوری کیواسطے میرے مذبح پر یعنی قربانی کے
مقام پر چڑہائی جاوینگے اور مین اپنے شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا ای محمدی بہائیو دیکھو اللہ
کن قومون کے بیٹے دیتا ہے توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پچیسوین باب مین ہی کہ ابراہیم
علیہ السلام کی ایک بی بی جنکا نام قطورہ تھا اونسے مدیان پیدا ہوئی اور مدیان سے عیفاہ
پیدا ہوی مولانا محمد امین بغدادی سبائک الذہب مین لکھتے ہین کہ قوم مدین کا ملک شام کی کنارے
پر حجاز کے نزدیک تھا او نہین مین حضرت شعیب علیہ السلام بہیجے گئے جو عیفاہ ابن مدین کی نسل
مین تھے توراۃ کے اوسی باب مین ہی کہ اسمٰعیل علیہ السلام کے پہلوٹھی بیٹے نبایوث ہین اور قیدار
دیکھو اللہ تعالے عرب کی قومون کا پتا دیتا ہے اپنے گھر سے فرماتا ہی کہ بہت اونٹ کثرت سے تجھہ پا

آوینگے پھر اون اونٹون کا پتا دیا کہ مدیان اور عیفاہ کے جوان اونٹ پھر فرماتا ہی کہ وے سب جو
سبا کے یعنے وہ جو یمن کا ایک شہر ہے وہان کے لوگ آوینگے سونا اور لُبان لاوینگے حضرت
ارمیا علیہ السلام کے چھٹے باب کی بیسوین آیت مین ہی کہ سبا سے لُبان یروشالم مین
آتا تھا مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ طب نبوی مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بَخِّرُوا بُيُوتَكُمْ بِاللُّبَانِ وَالسَّعْتَرِ وَالْمُرِّ یعنی خوشبودار کرو اپنی گھرون کو
لبان اور سعتر اور مُر سے اس حدیث کو ابو یعلےٰ اور ابن سُنّی نے روایت کیا ہی اور اسکی
سند مین ابن لَہِیعہ ہین **فائدہ** ابن لہیعہ حدیث کے بڑے جاننے والے تھے مگر آخر مین
اونکی یادداشت مین کچھ خلل پڑ گیا تھا اتنی بات سے اعتبار بالکل جاتا نہین رہا مولانا سید علی
سمہودی مدنی رح وفاء الوفا مین لکھتے ہین کہ تقی فاسی نے حافظ رشید الدین ابن منذری کی ہاتھ
کے لکھی ہوی سے نقل کیا ہی کہ سن پینسٹھ مین ابن الزبیر رض نے کعبہ کا بنانا تمام کیا اور کہا
جاتا ہی کہ اُنھون نے پگھلای ہوی رانگے سے بنایا جسمین ورس ملی ہوی تھی اور کعبہ کی او
اوسکے ستونون کے درمیان مین سونے کے پترے لگائی اور اوسکی کنجیان سونیکی
بنائین قیدار کی نسل قریشی لوگ تھے جو مکہ کے رہنے والے تھے اور مدینہ کے لوگ
بعضون کے نزدیک نبایوث کے نسل مین تھے حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک
صحیح یہی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ان قومون کے لوگ بھیڑے اور مینڈھے لیکر آوینگے اور اللہ کے
نام پر اللہ کی خوشنودی کے واسطے قربانی کے مقام پر قربانیان چڑھاوینگے اگرچہ ہمارے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عرب لوگ قربانیان کرتے تھے مگر وہ لوگ بت
پرستی اور شرک مین گرفتار تھے تو انکا حج اور قربانی اکارت تھے جب محمدی دین مین آی تب
اونکی قربانی او حج قبول ہوا اسلئے فرمایا کہ اونکے بھیڑین اور مینڈھے میری منظوری
کے لئے چڑہائی جاوینگے یعنے اوسوقت اونکی قربانیان قبول ہونگی ارشاد ہوتا ہی
یہ کون ہین جو بدلی کی طرح اوڑتے آتے ہین اور کبوترون مانند اپنے کابک کیطرف بیشک
دریا ی ملک میری راہ تکین گے ترسیس کے جہاز پہلے آوینگے کہ تیرے بیٹون کو اونکی روپے اور سونے
سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام کے لئے لاوین

کیونکہ اوسنے تجھے بزرگی دی ہی جان کٹو پادری نے اپنے لغت مین لکھا ہی کہ ترسیس ایک شہر ہے
جہان سے جہاز سوداگری کے میڈیٹیرین کو یعنی دریائی روم کو جایا کرتے تھے اور یہ شہر ملک
اسپین مین یعنے اندلس مین ہے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی کہ مسلمان لوگ ایک مدت تک
میڈیٹیرین یعنی دریای روم مین جہازی ہنر مین سب قومون پر غالب ہے اور اونکے جہاز
خواہ جنگی یا تجارتی بڑے بڑے ہوتے تھے اور عبد الرحمن جو ہسپانیہ کا یعنے اندلس کا بادشاہ
تھا اوسنے ایک ایسا بڑا جہاز بنایا تھا کہ اب تک ان ملکون مین کسی نے نہ دیکھا تھا بہت ایسے ذکرا
مین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ مسلمانون کے جہاز بڑے بڑے بنتے تھے غالب یون ہی کہ ہسپانیہ
کے نصرانی جو بڑے بڑے جہاز بناتے ہین اونکے جہاز مسلمانون کے جہازون کی نقل ہین
اے ایمان والو اس خبر کا یون ظہور ہوا کہ ملک اندلس اور ترسیس مین دین محمدی پہیلا
اور محمدیون نے بڑے بڑے جہاز بنائی اور جہازون پر سوار کر کے لوگون کو دور دور سے کعبہ شریف
کے حج کیواسطے لائے ارشاد ہوتا ہی اور اجنبیون کے بیٹے تیری دیوارین اٹھاوینگے اور اونکے
بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگے اگرچہ مین نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانی سے
مین تجہپر رحم کرون گا اور تیرے پہاٹک نت کھلے رہین گے وی دن رات کبھی بند نہوینگی تاکہ قومون
کی دولت کو تیرے پاس لاوین اور اونکے بادشاہون کو دہوم دہام کے ساتھ کہ وہ قوم اور
وہ بادشاہت جو تیری خدمت گذاری نہ کریگی برباد ہو جاویگی ہان وہ قومین ایک لخت ہلاک کیجاینگی
لبنان کا جلال تجہپاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ تاکہ مین اپنی مقدس مقام کو اراستہ کرون
اور اپنے پاؤن کے مقام کو رونق بخشون اور تیرے غارتگرون کے بیٹے بھی اور ایک ترجمہ مین
یون ہی کہ جنہون نے تجہپر ظلم کیا اونکے بیٹے بھی تیرے آگے نہرتے ہوے آوینگے ہان وے سب
جنہون نے تیرے حقارت کی تیرے پاؤن پر پڑینگے اور وی خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا
صیہون تیرا نام رکھین گے اے ایمان والو لبنان ملک شام مین ایک کوہستان ہی وہان شمشاد
اور بلوط سر سبز رہتے ہین بادشاہون کے احوال مین جو کتاب ہی اسمین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے لبنان سے سرو اور صنوبر کے بہت درخت کٹوائے اور وہ لکڑیان مسجد بیت المقدس
مین لگائین سو اللہ تعالے اپنے گھر سے فرماتا ہے کہ لبنان کا جلال تجہپاس آویگا اسکا کہلا ہوا مطلب

جو اور مقاموں کے موافق ہی وہ یہ ہے کہ اللہ کعبہ سے اور مکہ سے فرماتا ہی کہ جو بزرگی اللہ نے ملک
شام کو دی ہی وہ تجھ مین آویگی جیسا کہ پینتیسوین باب مین ہو چکا ہی کہ بیابان اور ویرانہ عنادمان
ہوگا اور جنگل خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی وہان پادری نے
یہ مطلب لکھا ہی کہ جس ملک مین خداپرستی نہین ہے وہان اللہ کی تعریف اور اوسکا نام پھیل جاویگا
اور لبنان اور ملک شام مین جیسا نور ایمان کا پھیلا ہوا تھا وہ رونق اوسکے بدلے دوسرے ملکون کو
دیجائیگی اب ہم کہتے ہین کہ یہان پینتیسوین باب کی آیت کا مطلب صاف کھل گیا معلوم ہوا کہ وہان
عرب کے بیابان کا ذکر تھا جہان کعبہ ہے جو لفظ وہان سارے بیابان سے یعنے عرب سے فرمایا
تھا وہی لفظ یہان خاص اپنے گھر سے اور اپنے شہر سے فرمایا کہ لبنان کی جو بزرگی اور عزت ہے
وہ تجکو دیجائیگی اور حضرت ذکریا علیہ السلام کے صحیفہ کے گیارہوین باب مین ہی ای لبنان تو اپنے
دروازون کو کھولدے تا کہ آگ تیرے دیودارون کو کھاجاوے ای سرو کے درختو تم نوحہ کرو اسلیے
کہ دیودار گر گئے کیونکہ شاندار غارت ہوے ہین ای باسانی بلوط کے درختو تم فغان کرو کیونکہ
محافظین کا گرا ہے اس جگہ پر پادری طامس اسکات لکھتا ہی کہ یہان لبنان بیت المقدس
کو فرمایا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مسجد بنائی ہوی تھے دیودارون سے یا یہ معنے کہ شہر بھرا ہوا تھا عزتدار
اور نامدار لوگون سے یہ خبر بیشک بیت المقدس کی اوس بربادی کی ہی جو رومیون کے ہاتھ سے
ہوی ای محمدی بھائیو دیکھو بیت المقدس مین لبنان کے درختون کی لکڑی لگی ہوی تھی اسباعث
سے اوس مسجد کا نام بھی لبنان ہو گیا اب اسجگہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین بھی یہ معنے
بہت صاف ہین کہ لبنان کی یعنے بیت المقدس کی بزرگی اور شان جیسی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کے وقت مین تھی وہ ای کعبہ تجھ مین آویگی اور تجھ مین سے بت نکال کر پھینک دی جاوینگے اور
اللہ کے پوجنے والے تجھ پاس اللہ کو پوجینگے اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین سرو اور
دیودار کے درختون سے عزتدار لوگ مراد ہین تو یہان بھی ایک معنے یہ ہو سکتے ہین کہ لبنان کے
پہاڑ سے اور بیت المقدس سے عزتدار ایماندار لوگ تیری زیارت کو آوینگے سو ایسا ہی
ہوا کہ ملک شام کے بہت لوگ جو یہودی اور نصرانی تھے محمدی دین مین آئے اور کعبہ کے حج کو
بڑے شوق سے آتے ہین اس کتاب کے اکتالیسوین باب مین ہو چکا ہے کہ مین بیابان مین دیودار

اور آس اور بلسان اور سرو اور صنوبر کے درخت لگاؤنگا وہان پادری نے یہ مطلب لکھا ہے
کہ نیکی کے درخت پہولین اور پہلین گے جنگل مین بت پرستون کے ملک مین اور اللہ کی محبت
خوب طرح لوگون کے دلونمین سما دیگی دیکھو عمدہ درختون سے اچھے لوگ مراد ہین اسی طرح یہان بھی
ایک مطلب یہ ہے کہ لبنان جو ملک شام کا آباد کوہستان ہی اور وہان عمدہ عمدہ درخت پیدا
ہوتے ہین آخر زمانہ مین کامل ایمان والے لوگ جو لبنان کے رہنے والے ہونگے کعبہ کی زیارت
کو آوینگے یہ بات محمدی اولیاؤن کی کتابون مین مشہور ہی کہ لبنان مین اللہ کے بڑے بڑے ولی
صاحب کرامات رہتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ جو لوگ تیری حقارت کرتے ہین وہ تیرے آگے سر
جھکاوینگے اور اللہ کا صیہون تیرا نام رکھینگے اسکا مطلب یہ ہی کہ یہودی لوگ جو بیت
المقدس کو مانتے تھے اور کعبہ کے منکر تھے اونمین جو محمدی ہوجاوینگے وہ کعبہ کو بھی صیہون کی
طرح مانینگے اور وہ صیہون جسمین مسجد بیت المقدس ہی وہ تو حضرت داود علیہ السلام کے وقت سے
حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک صیہون کہلاتا تھا اور یہان یون فرمایا کہ اللہ کا صیہون
تیرا نام رکھینگے معلوم ہوا کہ اوس صیہون کے سوا یہ ذکر دوسری جگہ کا ہی جسکا نام اخیر زمانہ
مین صیہون رکھا جائیگا اسکے یہ معنے کہ صیہون کیطرح تجکو بھی مانینگے اور کیا عجب ہی کہ مکہ کو بھی محمدی
اسرائیلی لوگ صیہون بولتے ہون ان کتابون کا محاورہ ہی کہ ایک مقام دوسرے مقام سے مشابہ
ہو تو اوسکا بھی وہی نام رکھدیا جاتا ہی جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین مسجد بیت المقدس
کا نام لبنان رکھدیا گیا اور اگر پادری اسبات پر اڑے رہین کہ یہان صیہون کا نام ہے تو یہ خبر
صیہون کی ہی تو صیہون مین بھی ان بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا کیونکہ حضرت عیسی ع کے
بعد اوس پاک شہر کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈھادیا پھر جھوٹے عیسائیون نے اوس پاک
مسجد مین بڑی برکت کے مقام پر گوبر کا ڈھیر لگادیا پھر محمدیون نے اوسکو پاک صاف کرکے بڑے
شوق سے آباد کیا لبنان کے اور عرب کے اور ہر ہر قوم کے محمدی لوگ اوسکی زیارت کو آتے
ہین عرب لوگ صیہون مین موجود ہین عید کے دن قربانیان کرتے ہین سات سو برس ہوی کہ یہود اور
نصاری اوس پاک مسجد مین جانے نہین پاتی محمدی لوگ اونکو وہان آنے نہین دیتے پادری تہیم
الکتاب کے مقامات المعروف کے چوبیسوین صفحہ مین لکھتا ہی کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف

کہلاتا ہے اوسمین کوئی اتہرانی جالی نہین پاتا اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاوے تو ضرور اسکو
قتل کرین اے پادریو ان کہلی کہلی نشانیون سے دین محمدی کو برحق جانو محمدی ہوجاؤ یہ خیال مت
پکاؤ کہ اب ہم صیہون مین جا بیٹہینگے اور وہان اپنی حکومت کا زور دکہاوینگے اور اس نشانی سے
اپنے نئے دین کو سچا ٹہیراوینگے اللہ تمکو اس جہوٹے خیال سے توبہ دے آمین ارشاد ہوتا ہے
اسکے بدلے کہ تو چہوڑ دی گئی اور تجہسے نفرت ہوئی اور تجہپر گذر نہوا مین تجکو ہمیشہ کی نیرافت
اور پشت در پشت کا سرور بناؤنگا تو قومون کا دودہ چوس لیگی اور بادشاہون کی چہاتی
چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور یعقوب کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون مین
پیتل کے بدلے سونا لاؤنگا اور لوہے کے بدلے روپا اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتہرون کے بدلے لوہا
اور مین تیرے حاکمون کو سلامتی اور تیرے عاملونکو صداقت بناؤنگا آگے کو کبہی تیری سرزمین
ظلم کی آواز سنی نجاویگی اور نہ تیری سرحدون مین خرابی اور بربادی کی تو اپنی دیوارون کا نام
نجات اور اپنے دروازون کا نام ستودگی رکہیگی آگے تیری روشنی دن کو سورج سے اور راتکو تیری
چاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا تیرا سورج پہر
کبہی نہ ڈہلیگا اور تیرے چاند کا زوال نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور ہوگا اور تیرے ماتم
کے دن آخر ہوجائینگے اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے وہی ہمیشہ تک سرزمین
کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتہ کی کاریگری ٹہیرینگے تاکہ میری
بزرگی ظاہر ہووے ایک چہوٹے سے ایک ہزار ہونگے اور ایک چہوٹے سے ایک قوی گروہ
ہونگی مین خداوند اوسکے عین وقت مین یہ سب کچہ جلد کرونگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم دیکہو اللہ تعالے کعبہ شریف سے فرماتا ہے کہ تو چہوڑ دیا گیا یعنے یہودیون نے تجکو چہوڑ
دیا اور تجہسے نفرت کی اسکے بدلے مین یہودیون کو اور سب قومون اور بادشاہون کو تیرا
خادم بناؤنگا یعنے ایمان بت پرست لوگون کے بدلے اچہی اچہی امتوالے تجہمین
بساؤنگا تیرے حاکم دیندار ہونگے تجہپر کوئی ظلم نہین کرنے پاویگا جیسا ابرہہ اور تبع نے
کیا ایسے ظالمونکا قابو تجہپر نہین چلیگا اللہ کا نور تجہپر چہایا رہیگا اور تیرے لوگ وہ ہونگے
جنکو مین اپنے ہاتہ سے بناؤنگا یعنے انکو ایمان دونگا یہ ایسا ہے گویا اونکو نئے سرسے

بنایا ایک جھوٹا یعنے ایک ایسا شخص جو ظاہر مین کچھ سامان فوج لشکر نرکھتا ہوگا اور ہر طرف لوگ
اوس سے برخلاف ہونگی یکایک اللہ اوسکو غالب کر دیگا اور بہت لوگ اوسکے تابع ہو جاوینگے اور وہ
اپنے دشمنون پر بہت قوی ہونگے یہ بتیا قرآن شریف مین بھی اللہ نے یاد دلایا ہی کہ توراۃ مین
محمدیون کی یہ صفت ہی کہ منکرون پر قوی ہین اور فرمایا کہ اوسکے عین وقت مین یہ معاملہ
بہت جلد ہو جائیگا یہ قید اس لیے لگادی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہے
کہ اونکی عین وقت مین جو لوگ ایمان لاے وہ قوی گروہ نہین ہوے دشمنونکا اونپر غلبہ رہا
پھر اونکے بعد بھی چھہ سو برس تک مظلوم رہے یہ صاف بتیا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی کہ آپکے سامنے آپکی امت کی بہت کثرت ہوی اور وہ دلکے بھی ایسے مضبوط تھے
کہ دشمنون کو ہر طرف اونہونے دبا لیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو جو نشان اوس
پتے یہان بیان ہوی ہین بہت عمدہ ہین صیہون کی بڑی ترقی ہوگی بادشاہ اور قومین
اوسکی ترقی کے لیے دینگے جسطرح مہربان مان بچے کو دودھ دیتی ہے اور ترقی علم کی
اور پاکی کی اور آرام کی اور خداپرستون کی اسقدر ہوگی گویا پرانی عمارت کے بدلے نئے
عمارت بنائینگے جسمین لوہے اور پیتل کے بدلے چاندی اور سونا لگایا گیا وہان صلح اور صفائی
ہوگی حاکم اور اوستاد اچھی ہونگی خود اللہ اوسپر چمکیگا نہایت تیزی سے اور ہمیشہ یہ چمک قائم
رہے گی اور ایماندار لوگ بڑھتے جائینگے اور تھوڑون سے بہت زیادہ اور بہت قوی ہو جائینگے
اے ایمان والو ان بشارتون کا ظہور مکہ اور صیہون دونون مین تیرہ سو برس سے ہو رہا ہے
مگر افسوس پادری اس نور سے بھاگتا ہی اور لکھتا ہی کہ ایسی ترقی ہمارے گرجا کی ابتک نہ
ہین ہوگی پھر لکھتا ہی کہ بہت دلیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ترقی زمین پر ہونے والی ہے
لیکن بہت دلیلین اسبات کو یاد دلاتین ہین کہ یہ رونق اور ترقی آسمان مین ہوگی پھر لکھتا ہے
کہ دیکھنے والا حیران ہوگا کہ بڑی لمبی مدت گذر گئی اور ابتک اس ترقی کا ظہور نہوا پھر
لکھتا ہی کہ اپنے وقت پر ان سب باتون کا ظہور ہوگا اے پادریو اور اے یہودیو کیون اوسے
اور ہر بھٹکتے پھرتے ہو مکہ اور صیہون مین ان سب بشارتون کا ظہور دیکھو محمدی نور
مین آؤ ہمیشہ کی نجات پاؤ یا اللہ اپنے سب بندونپر رحم کر آمین فخر الدین رازی تفسیر

یہن لکھتے ہین کہ اس جگہ صاف خطاب مکہ سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ خطاب بیت المقدس سے ہے تو یہ
نہین ہو سکتا کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب جنگل کے ذکر سے اور اوسکی صفتون سے
بھری ہوئی ہی اس سے معلوم ہوا کہ نصاری اور یہود کا قول غلط ہے فخر الدین رازی کا مطلب
یہ ہی کہ اس پاک کتاب مین جا بجا جنگل کی آبادی کی بشارت ہی اور عرب کا ملک اوس وقت
مین جنگل کہلاتا تھا تو یہان بھی یہ خطاب بیشک کعبہ شریف سے ہی اکسٹھوان باب خداوند
خدا کی روح مجھپر ہے خداوند نے مجھے مسیح کیا تاکہ مین مصیبت زدون کو خوشخبریان دون اوسنے مجھے بھیجا ہے
کہ مین ٹوٹے دلون کو درست کرون اور قیدیون کے لیے چھوٹنے کی اور بندہوون کے لیے قید
سے نکلنے کی منادی کرون کہ خداوند کے سال مقبول کا اور ہمارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار
دون اور ان سبکو جو غمزدہ ہین تسلی بخشون کہ صیہون کے غمزدون کے لئے ٹھکانا کردون کہ اونکو
راکھ کے بدلے پگڑی اور نوحہ کے بدلے خوشی کا روغن اور اوداسی کے بدلے ستایش کے
خلعت بخشون تاکہ وے سچائی کے درخت اور خداوند کے لگائی ہوے پودھے کہلاوین کہ
اوسکا جلال ظاہر ہووے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یونانی ترجمہ مین اس فقرہ کا
ترجمہ یون ہی کہ چھوٹنے کو قیدخانہ اونکا جو بند ہے ہین اور بحال کرنیکو نظر اندھون کی لوقا نے
اپنی انجیل کے چوتھی باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہفتہ کے دن اپنے دستور پر
عبادت خانہ مین تشریف لے گئے اور پڑھنیکو کھڑے ہوی اور اشعیا نبی کی کتاب آپ کو دی گئی
اور کتاب کھولکر وہ مقام پایا جہان یہ لکھا تھا خداوند کی روح مجھپر ہے اوسنے اس لیے مجکو مسیح
کیا کہ غریبون کو خوشخبری دون مجکو بھیجا کہ ٹوٹے دلون کو درست کرون قیدیون کو چھوٹنے کی اور
اندھون کو دیکھنے کی خبر دون اور جو بیڑیون سی گھایل ہین اونہین چھڑاؤن اور خداوند کے سال
مقبول کی منادی کرون اور کتاب بند کرکے اور خادم کو دے کے آپ بیٹھ گئی اور فرمایا کہ
آج یہ نوشتہ جو تمنے سنا پورا ہوا اس جگہ پادری طامس اسکاٹ یون سمجھا ہی کہ حضرت عیسیٰ
کا یہ مطلب ہی کہ یہ پیش خبری میرے حق مین تھی یعنی میری زبانی اللہ نے یہ خبر دی تھی کہ
مین یون خوشخبری دونگا سو آج مین نے یہ خوشخبری دی اور اس خبر کا ظہور ہوا اس
پادری نے یون بیان کیا ہی کہ اللہ کا مقبول سال حضرت عیسیٰ کے ظہور کا وقت ہی کہ اونکو حکم

دیا گیا کہ جو لوگ گناہون مین اور نفس کی خواہشون مین قید ہین اونکو ازادی کی خوشی سناؤن
اور جسدن اللہ نے دشمنون سے بدلہ لیا وہ وہ دن ہی کہ روم کے بت پرستون کے ہاتھون
اللہ نے بی ایمان یہودیون کو قتل کروایا دوسرے معنے جو پادری نے لکھی ہین اوسکا بیان
یون ہی کہ یہ بات اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام سی کہوای ہے کہ اللہ کی روح یعنے اوسکا کلام
مجہپر ہے یا روح القدس کا ظہور مجہپر ہے اللہ نے مجکو مسیح کیا یعنے پیغمبر کیا مسیح ان کتابون مین
سب پیغمبرون کو کہا جاتا ہی سو مجکو اس لیے پیغمبر کیا کہ مصیبت زدون کو خوشی سناؤن پہر
حضرت عیسیٰ نے وہی خوشی سنای اون سے بہی اس بشارت کا ظہور ہوا یہ نوشتہ پورا
ہوا اب ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے خبر دینے سے اور زیادہ مطلب کہل گیا کہ
حضرت اشعیا علیہ السلام کی طرح حضرت عیسیٰ بہی آیندہ وقت کی خبر دیتے ہین معلوم ہوا
کہ اللہ کا مقبول سال آپکے بعد آنے والا تہا جسمین صیہون سچے دین والون سے آباد ہوا
و حضرت عیسیٰ کے بعد جب بت پرستون نے صیہون کو ویران کیا وہ وقت ایمان والون
کے غمزدہ ہونے کا تہا عیسائی لوگ اگرچہ اوسوقت صیہون سے چلے گئے اور دوسرے شہر
مین امن امان سے رہے اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تہے وہ قتل ہوے
اونکے قتل ہونے سے ایمان والون کو بے نہایت خوشی ہوے مگر اوس شہر کے اور مسجد کے
ویران ہونے سے بیشک غم کے دریا مین ڈوبے رہے بہلا کون ایمان دار کہہ سکتا ہے
کہ اوسوقت ایماندارون کو غم کے بدلے خوشی ملی تہی وہ وقت تو بیشک سچے عیسائیونکی
غم اور ماتم کا تہا پہر تین سو برس تک عیسائی لوگ بت پرستون کے ہاتہون قتل ہوتے رہے صیہون
کے غمزدون کو خوشی کہان ملی پہر اوس پاک مسجد مین وہ بڑے چٹان جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام
نے فرشتون کو چڑہتے اور اترتے دیکہا تہا جیسا کہ تورات شریف کے پہلی سورت کے اٹہائیسوین
باب مین لکہا ہی اوس بڑی برکت والی چٹان پر جہوٹے عیسائیون نے گوبر کا ڈہیر تین سو
برس تک لگا رکہا ایمان والون کے دلون پر غم کا صدمہ دن بدن بڑہتا گیا وہ مقبول
سال جسمین اللہ نے اپنے دشمنون سے بدلا لیا اور صیہون کو آباد کیا وہ سال ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے اوٹہ جانے سے چہٹا برس تہا محمدی لوگ جو سب پیغمبرون

کے عاشق ہین صیہون کے لیے نہایت غم مین تھے کہ کسی طرح یہ پاک شہر ہمکو مل جاوے تا کہ ہم
اوسکو مسجد سمیت آباد کرین اوس سالمین انہون نے اوسکو اللہ کے حکم سے جہوٹے عیسائیون سے
چہین لیا اور اس پاک مسجد کو گوبر اور کوڑے وغیرہ سے پاک صاف کرکے ایسا آباد کیا کہ جتک
اللہ کے حکم سے آباد ہے اللہ نے اوس غم کے بدلے اونکو یہ ہمیشہ کی خوشی اور یہ تعریف کا خلعت
بخشا کہ وہ سچا نیک درخت اور اللہ کے لگائی ہوی پودھی کہلای قرآن مجید مین اونکی تعریف
مین انجیل کی یہ مثال یاد دلائی کہ ایک کونپل نکلی پھر مضبوط ہوی پھر موٹی ہوی اور سیدھی کہڑی
ہوی اللہ نے یہ درخت ایمان کے اپنے ہاتھون لگائی ارشاد ہوتا ہی تب وی پرانی اجاڑ مکانون
کو بناوینگے اور قدیم ویرانون کو پھر اوٹھاوینگے اور اون اجاڑے ہوے شہرونکو پہر بناوینگے
جو پشت در پشت اوجاڑ پڑے تھے ای محمدی بہائیو یہ خبر صاف اون محمدیون کی ہی جنھون
نے شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس کو اور ملک شام کے سب شہرون کو ایمان سے او علم
سے او مسجدون اور مدرسون سے آباد کیا اور طرح طرح سے رونق دی ارشاد ہوتا ہی
پردیسی آکہڑے ہونگے اور تمہارے گلون کو چراوینگے اور اجنبی کے بیٹے تمہارے لیے کہیتی
کرینگے اور تاکستان کے رکھوالے ہونگے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گلہ چرانا ان کتابون
کی بولی مین حکومت کرنیکو کہتے ہین حضرت خزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چونتیسوین
باب مین جا بجا حاکمون کو اللہ نے چرواہا کہا ہی سو یہان بھی یہی مطلب ہی کہ پردیسی لوگ
تمہارے ملک مین آوینگے اور تمہیں شریعت کے موافق حاکم ہوکر دین اور ایمان کی رونق بڑہاوینگے
یہ خبر صاف محمدیون کی ہی جو صیہون اور تمام ملک شام مین دین کے حاکم اور اوس پاک ملک
کے نگہبان ہوی اور جو یہودی اور نصرانی محمدی ہو گئی اونکو دین کی نعمتین اللہ کے حکم سے
دین حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو پردیسی لوگ ایمان لائے تھے وہ اسرائیلیون کے نائب
بنکر اسرائیلیون پر حاکم نہین ہوے ارشاد ہوتا ہی اور تم خداوند کے کاہن کہلاؤگے وہ تمہین
ہمارے خدا کے خادم کہینگے تم قومونکے تحائف کہاؤگے اور اونکی شوکت مین قایم مقام
ہوگے ای ایمان والو دیکہو یہان صاف مطلب کہل گیا کہ اور قومونکے لوگ جو پردیس سے آونگے
تم اونکی شوکت مین قائم مقام ہوگے اور جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوجاینگے وہ اونکا نائب ہونگے

یہ بات محمدی وقت مین ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نائبون کے وقت مین نہین ہوئے
یہ عرب کے محمدی حاکمون کے بشارت ہی جنہون نے محمدی اسرائیلیون پر حکومت کی مگر انکو بیت المقدس
کا کاہن یعنی خادم سمجھکر تخفیف دئیے اور اونکی قدر اور منزلت پہچانی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جو اسرائیلی لوگ عیسائی ہوئے تھے اور تمام حواری اوسی قوم مین کے تھے اونہون نے اور اون اسرائیلیون
نے جو عیسائی وعظ کہنی والی تھے غیر قومون کے ایمان والون کو اپنا نائب بنایا وہ بہت زمانے تک اونکی
ماتحتی مین رہے دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ حواریون نے اور اسرائیلی عیسائیون نے وعظ کہنی کے
واسطے غیر قوم کے ایماندارونکو اپنا نائب بنایا جو غیر قوم کے ایماندار تھے وہ اسرائیلیونپر حاکم نہین
ہوے تو یہ بشارت اونکی نہین ہوسکتی بیان تو اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم اونکی شوکت
مین قایم مقام ہوگے اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ بڑا دبدبہ اور بڑی حکومت اونکی ہوگی تم اسے
اسرائیلیو اونکے نائب ہوگی پادری کچھ بہی سوچکر اسکے بعد لکھتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ بعضے غیر قوم کے
عیسائی اسرائیلی عیسائیون سے علم مین اور اللہ کی نزدیکی مین زیادہ ہونگے اور اسرائیلیون کو
تعلیم کرینگے ای پادریو اسکے بعد دیکھو اون پردیسیون کے حقمین دین اور دنیا دونون کی ترقی کا صاف صاف
بیان ہوا ارشاد ہوا ہی تمہاری شرمندگی کے بدلے دونا ملے گا وے اپنی رسوائی کے بدلے اپنے حصے
سے خوش ہونگے سو وے اپنے سرزمین مین دوچند کے مالک ہونگے اور اونہین ہمیشہ کی خوشی ہوگی
کیونکہ مین خداوند انصاف کو عزیز جانتا ہون اور غارت گری اور ظلم سے نفرت رکہتا ہون سو
مین سچائی سے اونکی کمائی دونگا اور اونکے ساتھ ایک ہمیشہ کا عہد باندھونگا پادری لکھتا ہی کہ اسکا
مطلب یہ ہی کہ اسرائیلی اللہ والونکو اونکی ہمسائی یعنی بت پرست لوگ حقیر جانتے تھے سو اسکے بدلے
اب اونکو دونی عزت اور تعظیم ملی گی جب بت پرست لوگ عیسائی ہوجائینگے ای ایمان والو محمدی قوتین
ملک ملک کے بت پرستون نے بتون کو توڑا اللہ کا دین قبول کیا جو اسرائیلی محمدی ہوے
اونکو اگلی مصیبتون کے بدلے دونی عزت ملی دیکھو پہلے فرمایا کہ تمہاری شرمندگی کے بدلے
دونا ملیگا یہ بات اسرائیلیون سے فرمائی پھر فرمایا کہ وہ اپنے ملک مین دوچند کے مالک ہونگے
وہ کا اشارہ اونہین پردیسیون کی طرف ہی سو عرب کے محمدی لوگ اپنے ملک مین دونا دون کے
مالک ہوے یعنے اونہون نے اسرائیلیون سے بہت بڑھکر دین اور دنیا کی عزت اور ترقی پائی

یہ خبر عیسائیون کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ ہمیشہ ظالم بادشاہونکے ظلم اوٹھاتے رہے اور یہ جو فرمایا
کہ مین انصاف کو عزیز جانتا ہون سو مین سچائی سے اونکی کمائی دونگا اسکا مطلب پادری یون لکھتاہے
کہ یہودی لوگ بے انصاف اور ظالم اور ریاکار اور بکار تھے اللہ نے اونکو خارج کیا اور اونکی
جگہ بت پرستون کو خدا پرست بنادیا وہ اپنے اون کو نکو نیکی کا اجر دیگا اور ایک نیا عہدنامہ
اونسے کریگا جو اخیر تک قایم رہیگا ای محمدی بہائیو دیکھو اسرائیلیون کے سوا پردیسی لوگون کے
حقمین اللہ فرماتا ہی کہ مین اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا یعنے اپنی شریعت کی کتاب اونمین
بھیجونگا اس محاوریکی سندین پچپنوین باب مین ہوچکین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ شریعت
کی کتاب اونہین پردیسیون مین اوسی قوم کے پیغمبر پر اوتریگی یہ اشارہ صاف قرآن شریف
کی طرف ہی جو اللہ نے عرب مین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور عرب لوگون کو اور
اونکے ساتھ تمام جہان کے آدمیون کو جنونکو سمجھایا اور اپنے عذاب سے ڈرایا پہلے یہ عہدنامہ
عرب لوگون کو ملا پھر اونسے تمام جہان کے لوگون کو پہونچا پادری سمجھتا ہی کہ یہ اشارہ انجیل پاک
کیطرف ہی کہ اللہ نے اسرائیلی عیسائیون کے وسیلے سے غیر قومونکو انجیل پہونچائی پادری
یہ نہین دیکھتا کہ اللہ نے انجیل پاک اسرائیلیون مین اوتاری اور اوسمین فقط اسرائیلیونکو
سمجھایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل فقط اسرائیلیون کو سُنائی پھر جب دنیا سے
اوٹھ گئے تب حواریون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بھی انجیل سنادو اور یہان اسرائیلیونکی
شکایت کرکے اللہ پردیسیون کے حقمین فرماتا ہی کہ اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا ارشاد ہوتاہی
اور اونکی نسل قومونکی درمیان نامور ہوگی اور اونکی اولاد امتون کے درمیان سب جو اونہین
دیکھینگے اقرار کرینگے کہ یہ وہ نسل ہی جسے خداوند نے مبارک کیا ای ایمان والو یہ ساری قومون مین
ایک قوم کا ذکر ہے کہ ایک نسل سب مین رتبے والی ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
جو اسرائیلیون کے سوا اور قومونکو لوگ عیسائی ہوے اونمین سب قومین برابر تھین کوئی
قوم سب قومون سے افضل نہین ٹھہری اس خبر کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ
اسرائیلیون کے سوا اسمٰعیلی لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اسرائیلیون سے
اور سب قومون سے افضل ٹھہری اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکی برکت کا اقرار کرتی

ہین یہ صاف اشارہ اوس برکت کی طرف ہی جسکا ذکر توراۃ شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب
مین ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ اسمٰعیل کو بہت برکت دونگا دیکھو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے حضرت اسمٰعیل ع کی نسل کو اللہ نے دین اور دنیا مین کیسی کیسی
بڑے بڑے برکتین عنایت فرمائین اور تمام قومونکو اونکی ترقیان دکھلائین بعد اوسکے اللہ تعالے نے حضرت
اشعیا علیہ السلام سے یون کہوایا ہی مین خداوند مین نپٹ شادمان ہونگا میری جان میرے خدا مین
خوش ہوگی کیونکہ اوسنے مجکو نجات کے کپڑے پہنائے اوسنے سچائی کے خلعت کا مجھی پہنے ڈالا کیا جسطرح
دولہا زینت کی چیزونسے آپکو سنوارتا ہی اور دولہن اپنی زیبایش سے اپنا بناؤ کرتی ہی کہ جسطرح
زمین اپنی شگوفے نکالتی ہی اور جسطرح باغ اون چیزون کو جو اوسمین بوئی گئی ہین اوگاتا ہی اوسی طرح
خداوند اللہ سچائی اور تعریف کو ساری قومونکے سامنے اوگا دیگا آہی ایمان ہوا لو حضرت اشعیا
پہلے سے محمدی وقت کی خوشی کرتے ہین اور اللہ کے حکم سے اپنی ساری قوم کو تعلیم کرتے ہین کہ
تم اسوقت کی خوشی کرو کہ اللہ اوسوقت نجات اور سچائی کا خلعت مجکو پہنائیگا اسکا یہ مطلب
کہ میری قوم کے بھی بہت لوگ اوس سچی دین مین داخل ہونگے اور نجات پائینگے کیونکہ سارا جہان
ایمان اور علم سے باغ وبہار ہوجائیگا اس کتاب کے اکاونوین باب کی پانچوین آیت اور چھپنوین
باب کی پہلی آیت مین بھی آخری شریعت کا صداقت اور نجات نام رکھا ہی وہی مطلب یہان بھی
ہی کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ ہمکو آخری شریعت کا نورانی خلعت پہنائیگا باسٹھوان باب
صیہون کی خاطر مین چپ نرہونگا اور یروشلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اوسکی
صداقت یعنی سچائی نور کے مانند نہ چمکے اور اوسکی نجات روشن چراغ کیطرح جلوہ گر نہو
تب تو مین تیری سچائی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تو ایک نئے نام سے
کہلایا جائیگا جو خداوند کا منہ تجھپر ٹھہرائیگا اور تو خداوند کے ہاتھ مین چمکتا تاج ہوگا اور اپنی خدا
کی ہتیلی مین ایک شاہانہ افسر۔ تو آگی کو متروکہ یعنی چھوڑی ہوئی نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین آگے
کبھی پھر خرابہ یعنی ویرانہ نام نہوگا بلکہ تو حفظی باہ کہلائیگی یعنی میری خوشی اوسمین ہی اور
تیری سرزمین بعولاہ یعنی خاوند والی کیونکہ خداوند تجھسے خوش ہے اور تیری زمین خاوند والی
ہوگی کہ جسطرح جوان مرد ایک کنواری عورت کو بیاہ لاتا ہی اوسی طرح تیرے بیٹے تجھے بیاہ لیجائینگے

اور جسطرح دُولہا دولہن پر ریجہتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجہپر ریجہیگا آی محمدی بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ شہر صیہون یروشالم کی خاطر مین دم نہ لون گا یعنی اللہ سے دعا مانگی جاونگا فریاد کئی جاونگا یہانتک کہ اس شہر کی صداقت اور نجات سب قومونپر روشن ہوجاویگی یعنی سچا دین یروشالم مین اور سب قومونمین پہیل جاویگا اور یروشالم کا رتبہ اون سب پر کہل جائیگا اور سب بادشاہ اس شہر کی عظمت اور جلال کو دیکہین گے اوس وقت کا کہلا ہوا پتا دیا کہ اوسوقت مین اللہ تعالے اپنے منہو سے یروشالم کا ایک نیا نام رکہدیگا دیکہو اس وعدہ کے موافق اللہ تعالے نے قرآن مجید مین یروشالم کی پاک مسجد کا اور اسکے آس پاس کے مقامونکا ایک نیا نام رکہدیا سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنی پاک ہی وہ اللہ جو رات کے وقت سیر کو لے گیا اپنی بندی کو حرمت والی مسجد سے دور کی مسجد تک جسکے آس پاس ہمنی برکت دی تاکہ ہم اوسکو دکہا دین کچہہ اپنی نشانیان بیشک وہی ہی سنتا دیکہتا دیکہو اللہ تعالے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت حرمت والی مسجد یعنی کعبہ شریف سے دور کی مسجد تک یعنی مسجد بیت المقدس تک لے گیا جو یروشالم مین ہی اوسکو دور کی مسجد اسلیے فرمایا کہ مکہ سے بہت دور ہی مہینا بہر کے رستے پر ہے اوسکا یہ نام رکہکر اوسکی یہ تعریف کردی کہ اوسکے آس پاس ہمنی برکت دی ہی اس نام مین سارے شہر کی تعریف ہوگئی اور فرمایا کہ تو حفصی باہ کہلائیگی یعنی اللہ کی خوشی اوسمین ہے یا یہ معنے کہ ایماندار لوگ کہین گے کہ ہمارا دل وہان خوش ہوتا ہے مولانا مجیرالدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا گیا کہ اچہی لوگ بیت المقدس سے کیون خوش ہوتے ہین کہا اس لیے کہ وہان غم جاتا رہتا ہی اور فرمایا کہ تیری سرزمین خاوند والی کہلائیگی اسکا یہ مطلب کہ یہ ملک بادشاہون کا خاص مقام کہلائیگا تیرے بیٹے یعنے تیری آباد کرنیوالے تجکو بیاہے جائینگے یعنی تجکو پسند کرینگے اور رونق دینگے سو محمدی وقت مین ملک شام مین بڑے بڑے بادشاہونگا مقام رہا اونہون نے اس پاک مسجد کو بڑی رونق دی اوسکی بہار سب کو دکہلائی اور اللہ تعالے کی خاص رحمتین محمدی وقت مین بیت المقدس پہ نازل

ہو رہین ہین جیسا کہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبان پاک سی وعدہ کیا تھا کہ تو اپنے خدا
کے ہاتھ مین چمکتا تاج ہوگا اور جسطرح دولہا دولہن پر ریجھتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجھپر ریجھیگا مولانا
مجیر الدین حنبلی رح تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ ابو الحسن علی ابن محمد الجلال البغدادی روایت
کرتے ہین احمد ابن یحیی بزاز بغدادی کی زبانی کہ اونہون نے اونکو خبر دی کہ وہ مکہ سے بیت المقدس مین
آئی پھر اپنے آنے پر شرمندہ ہوے اور کہا کہ مین نے مکہ مین نماز پڑھنا چھوڑا جہان ایک نماز لاکھ نماز کے
برابر ہے اور یہان پچیس ہزار نماز کے برابر ہے اور مکہ مین ایکسو بیس ہزار رحمتین اوترتے ہین آس
پاس پھرنے والون کیواسطے اور نماز پڑھنے والون کیواسطے اور دیکھنے والون کیواسطے پھر اونہون نے مکہ کیطرف
جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جو اونکے دلمین مکہ کے بڑے مرتبہ کا
خیال گذرا تھا وہ بیان کیا آپنے فرمایا ہان اوسجگہ رحمت اوترنے کی طرح اوترتی ہی اور اس جگہ
رحمت اونڈیلنی کیطرح اونڈیلی جاتی ہی اور آپنے معراج کے قبّے کے پاس کی جگہہ کیطرف اشارہ کیا
اور فرمایا کہ اگر اس جگہہ کیواسطے بڑے شان نہوتی تو مین اوسکی طرف بلایا نہ جاتا پھر وہ مرد بیت المقدس
مین رہی یہانتک کہ وہان مرے اور یہ خواب رجب مین تھا سنہ تین سو اکتالیسوین ہجری مین پادری طامس
اسکاٹ عقل کی آنکھین بالکل بند کرکے لکھتا ہی کہ صیہون عیسائی جماعت کا نام ہی وہ ملکے نام سے
پکارے گئی پھر لکھتا ہی کہ شاید یہ اوس احوال کی خبر ہے جو قریب ہونے والا ہی پھر لکھتا ہی کہ بعضون نے
یہ خیال کیا ہی کہ قسطنطین کے زمانہ مین جو حالت بدل گئی اور عیسائیون کے گرجا کی ترقی اور صلح ہوئے
اور بہت سی تکلیفون کے بعد اونکو راحت ملی یہ اوسوقت کی پیش خبری ہی اور تیسر بھی ان لفظون
سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سے زیادہ عمدہ کامون کے ظہور کی یہ خبر ہے ای محمدی بھائیو قسطنطین
والون کو جا بجا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادرے جھوٹا عیسائی خطاب دیتے ہین اور اونکی بدکاریونکا
اور شرارتونکا جا بجا بیان کرتے ہین اب یہان اتنے بڑی تعریف اور بشارت کو اونپر جماتے ہین
پھر دیکھو یہ پادری صاف اقرار کرتا ہی کہ ان لفظون سی معلوم ہوتا ہی کہ اس سے بھی زیادہ بڑی
ترقی اور دین کے ظہور کی خبر ہی ارشاد ہوتا ہی اے یروشالم مین نے تیری دیوار پر نگہبان
بٹھلائی ہین وی سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نہ رہینگے تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو
چپکے نہ ہو اور جبتک وہ یروشالم کو قایم نکرے اور دنیا مین اوسکی تعریف کرا دیوے

رہنے ندو عبرانی مین دونون جگہہ دامی کا لفظ ہی جسکا ترجمہ لغت عبرانی مین خاموشی لکھاہی مگر پادری
میتھر نے پہلے جگہہ یون ترجمہ کیا کہ چپکے نرہو یہ ترجمہ ٹھیکاسا ہی دوسری جگہہ یون ترجمہ کیا
کہ چین ندو یہ ترجمہ ٹھیک نہین پادری طامس اسکاٹ لکھتاہی کہ شومریم کا لفظ جسکے معنے
نگاہبان کے ہین اوس سے ٹھیک ٹھیک وہ خادم مراد ہین جو رات دن مسجد کی نگہبانی کرتے
تھے اور بعضے اون مین کے بعضے وقتون مین اللہ کی تعریف کے گیت گاتے تھے ایک اشارہ اس
رسم کا ہوسکتا ہی اور ظاہر معنے یہ ہین کہ صیہون کی دیوارونکی نگہبانی کرنیوالے پیغمبر ہین اور
ایمان دار نائب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو اسلئے مقرر کئی گئی تھے کہ دشمن کے پہونچنے کی
خبر دین اور وہ بجانیوالا جسکے آنیکی امید ہی اوسکو دیکھین یہ نگہبان ہمیشہ ایمان دارون کی ترقی
کی دعا کرتے رہینگے کہ یا اللہ اپنا وعدہ پورا کر اونکو حکم ہوا کہ تم چپ مت رہو اور ہمیشہ اللہ سے
دعا کیا کرو کہ وہ اپنی جماعت کو قایم کرے ای ایمان والو اُن سب پیغمبرون اور درویشون کی دعا
محمدی وقت مین قبول ہوی یروشلم کی وہ رونق ہوے کہ سبحان اللہ ساری دنیا مین اس
پاک شہر اور پاک مسجد کی تعریف مین پہیلین اور یہ لفظ باونوین باب مین ہوچکا ہی کہ تیرے نگہبان آواز
بلند کرینگے اسکے موافق ہمارے نزدیک یہان بھی یہی معنے ہین کہ ای یروشلم آخری امت کے
لوگ تیرے نگہبان ہونگے وہ تیری دیوارون پر چوکی دینگے اور وہ اللہ کے ذکر سے چپ نہین
ہونگی پھر اسرائیلیون سے فرمایا کہ تم اوسوقت کی دعا مانگو اور چپ نرہو اور اللہ تعالی کو بھی
چپ نہونے دو یعنی جب تم دعا کروگی وہ بھی فرشتون کے سامنے تمہارا ذکر کریگا ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتاہی جو کوئی مجھکو اپنی جی مین یاد کرتاہی مین اوسکو اپنے
جی مین یاد کرتا ہون اور جو مجھکو مجلس مین یاد کرتاہی مین اوسکو اوس سے اچھی مجلس مین یاد کرتا
ہون ارشاد ہوتاہی خداوند نے اپنے دہنے ہاتھ اور اپنے قوی بازو کی قسم کہاہی کہ یقیناً مین
آگے کو تیرا غلہ تیرے دشمنون کو نہ دونگا کہ کہاوین اور اجنبی زادے تیرا رس جسکے لیے تونے محنت
کینچی آگے کو نہ پئین گے بلکہ وہی جنہون نے فصل کی ہی اوسمین سے کہائینگے اور خداوند کی تعریف
کرینگے اور وہ جنہون نے اوسے جمع کیا اوسے میری مقدس بارگاہون مین پئین گے ای محمد سے
بہاگنیوالو اللہ تعالے یروشلم سے وعدہ کرتاہے کہ آگی کو ایسا نہوگا کہ تیرا غلہ تیرے دشمن لوٹ

لیجاوین سو صیہون کے دشمن یہی بت پرست لوگ تھے اونہون نے ایکبار عفرت تارطیا کیوقت مین پھر دوبار حضرت عیسیٰ کے بعد اوس پاک شہر کو ڈہا دیا اور لوٹا پھر جب محمدیون نے اس پاک شہر کو آباد کیا تب یہی بت پرستونکا وہان گذر نہین ہوا یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہی جس لفظ کی ترجمہ مین یہان ہمنی رس کا لفظ لکھاہے وہ عبرانی مین تو روش ہی یہ لفظ پینتیسوین باب کی آٹھوین آیت مین بھی آیا ہی وہان پادری سیتھر نے شیرہ کا لفظ لکھاہی یہ ترجمہ ٹھیک ہی اسکے موافق یہان بھی شیرہ یا رس لکھنا چاہیی مگر یہان پادری نے می کا لفظ لکھدیا انجیل کی تفسیر جو بہت پادریون نے جمع ہو کر لکھی ہی اوسمین یوحنا کی انجیل کے دوسرے باب مین جہان شراب کا ذکر ہے وہان لکھاہی کہ ملک یہودیہ مین دستور تھا کہ انگور کا رس کو لیون نکال کر مشکون مین بھر رکھتے تھے اوسمین نشا مطلق نہ تھا اگرچہ مین بھر بھی پیا جاوے اور کیا عجب ہی کہ آگے کے لفظ مین یہ بھی اشارہ ہو کہ آگے کو ایک مدت کے بعد ایسا وقت بھی آئیگا کہ اجنبی لوگ ایکبار تجکو لوٹ کر پھر کبھی تجھمین نہ آنے پاوینگے سو پانچوین صدی کے اخیر سے چھٹی صدی کے اخیر تک نصاریٰ اس شہر پر قابض رہے پھر صلاح الدین بادشاہ نے جبسے یہ شہر لے لیا تب سے ہی ابتک محفوظ ہی اللہ کے فضل سے ہمیشہ محفوظ رہیگا ارشاد ہوتا ہی جاؤ گذر کرو آستانون پر گذر کرو لوگون کی لیے راہ درست کرو راہ اونچی کرو شاہراہ اونچی کرو پتھر سرکا دو قومون کے لئے جھنڈا اکھڑا کرو ای محمدی بھائیو پھر فرشتون کو حکم ہوتا ہی کہ ایک سیدھا رستہ طیار کرو رستے مین سے پتھر سرکا دو یعنے جن چیزون کے باعث سے چلنے والے ٹھوکر کھاتے ہین اون چیزون کو مٹا دو ایسے بڑے بندوبست کی شریعت سب مین پہلا دو اور ساری قومون کے لیے جھنڈا اکھڑا کرو یعنے اخری پیغمبر جو ساری قومون کیواسطے جھنڈے کیطرح اوٹھ کھڑا ہوگا اوسکا بندوبست کرو ارشاد ہوتا ہی دیکھ خداوند زمین کی سرحدون تک منادی کرتا ہی کہ صیہون کی بیٹی کو کہو دیکھ تیرا نجات دینے والا آتا ہی دیکھ اوسکا اجر اوسکے ساتھ اور اوسکا کام اوسکے آگے ہی پادری سیتھر نے حاشیہ پر لکھا ہی کہ عبرانی مین نجات کا لفظ ہی مگر پادری نے نجات دینی والی معنی لکھی اسلیے کہ مطلب یہی ہی کہ نجات دینے والا آتا ہی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ صیہون کے نجات دینی والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اونکو اونکے کامون کا اجر پورا ملیگا اے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صیہون کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا صیہون کو اور ایمان والونکو بت پرستونکی ظلم سے بچا

والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکا اجرا اونہین کے واسطے ہی ارشاد ہوتا ہی تب وہ مقدس قوم اور خداوند کے چہڑا ئی ہوے کہلاوینگے اور تو مطلوبہ کہلا ئیگی اور وہ شہر جو چہوڑا نہین گیا دیکہو ای محمدی ای محمدی ایمان والو یہ تمہاری تعریفین ہو رہی ہین کیونکہ تم ایک امت ہو اور اللہ نے تمکو کفر اور شرک سے اور ظالمون کے تسلط سے چہڑایا اور بیت المقدس کے تم طالب ہو تب ہی تو وہ مطلوبہ کہلائی یا اللہ ہمکو محمدی ایمان پر قایم رکہیو آمین تریسٹہوان باب یہ کون ہی جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے ہوے بُصری سے آتا ہی یہ جسکا لباس چمکتا ہی اور اپنی قدرت کی عظمت سے چلتا ہی مین ہون جو سچائی کی شہرت دیتا ہون اور نجات دینے پر قادر ہون کسلیئے تیری پوشاک سرخ ہی اور تیرا لباس اوس شخص کی مانند جو کولہو مین انگور کچلتا ہی مین نے تن تنہا انگورون کو کولہو مین کچلا اور لوگون مین سے میرے ساتہ کوئی نہ تہا اور مین نے اونہین اپنے غصے مین لتاڑا اور اپنے جوش مین اونہین روندا اور اونکا رس میرے لباس پر چہڑکا گیا اور مین نے اپنے سارے کپڑون کو شرابور کیا کہ انتقام کا دن میرے دل مین ہی اور میرے چہڑا ئی ہوؤن کا سال آپہونچا ہی مین نے نگاہ کی اور کوئی مددگار نہ تہا اور مین نے تعجب کیا کہ کوئی سنبہالنے والا نہین سو میرا ہی بازو نجات کو اپنے لیے لایا اور میرا ہی قہر نے مجہی سنبہالا ہان مین نے اپنے قہر سے قومونکو لتاڑا اور اپنے غضب سے اونہین پرزے پرزے کیا اور اونکے لہو کو زمین پر گرادیا یہ لفظ جسکا ترجمہ شرابور لکہا گیا وہ عبرانی مین اِگْاَلْتِی ہی یعنے مین نے شرابور کیا نوین باب مین مُجُوْلاَّہ کا لفظ ہی وہان پادری میتہہ نے شرابور کا لفظ لکہا ہی یہان بہی وہی لفظ لکہنا چاہیئے مگر پادری نے یہان اور لفظ لکہا ہے وہ ٹہیک نہین ہی آئی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چونتیسوین باب مین بہی اللہ فرما چکا ہی کہ میری تلوار ادوم پر عدالت کرنے اوترےگی ور اللہ کے لیے بُصری مین ذبیحہ ہی وہان بُصری کی اس لڑائیکا صاف بیان ہوچکا ہی یہان پہر وہی بیان ہی نئے انداز سے لڑائیکا سامان ہی اللہ تعالے پوچہتا ہی کہ یہ کون ہی جو لال کپڑے پہنے ہوے بُصری سے آتا ہی جسکا لباس چمکتا اور روشن ہے اور اپنی قدرت سے چلتا ہی اسمین صاف اشارہ ہی کہ بُصری اور ادوم کیطرف سے کافرون کا خون بہاتا ہوا اسیر و شاہ لشکر کیطرف چلا آتا ہی اللہ تعالے اپنے سے آپ پوچہتا ہی اور آپ اپنی تئین جواب دیتا ہی کہ یہ مین ہون جو سچے دین کا اشتہار دیتا ہون اور نجات دینے پر قادر ہون یعنی ایمان والون کو

کافرون اور ظالمون سی جہڑا سکتا ہون یہ ویسی بات ہی کہ اللہ تعالی نے قرآن مین خبر دی ہی کہ اللہ تعالے قیامت کے دن فرماویگا کہ آجکے دن بادشاہی کسکے لیے ہی پھر آپ ہی فرماویگا کہ اللہ کے لیے ہی جو اکیلا زبردست ہی پھر اللہ تعالی آپھی اپنی سے پوچھتا ہی کہ تیرے کپڑے کیون لال ہین پھر آپھی جواب دیتا ہی کہ مین نے تنہا انگورون کو کچلا اسکا یہ مطلب کہ مین نے کافرون اور ظالمون کو اپنی قدرت کے قدمون سے روند ڈالا پھر صاف فرمایا کہ اونکا لہو میرے لباس پر چھڑکا گیا کیونکہ وہ وقت آپہونچا کہ مین کافرون سے بدلہ لون یہ جو فرمایا کہ کوی مددگار نہ تھا سو اللہ آپ سب کا مددگار ہی مگر اوسنے ظاہر مین بہت اسباب کہین مین ظالمون کے قتل کے لیے بڑے بڑے زوروالے بادشاہون کو اور اونکی فوج ولشکر کو پیدا کیا ہی ظاہر کے راہ سی کہا جاتا ہی کہ یہ لوگ دین کے مددگار ہین قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہی کہ اللہ کی مدد کرو اللہ تمہاری مدد کریگا اسکا یہ مطلب کہ اللہ کے دین کی مدد کرو یہان اللہ فرماتا ہی کہ کوی مددگار نہ تھا اسکا یہ مطلب کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو چھہ سو برس گذر گئی تھے کافرونکا بڑا زور تھا دین کی مدد کرنیکی قوت کسیکو نہین تھی اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے تھوڑے لوگونکو تمام جہان پر غالب کردیا ظاہر اسباب کچھہ نہ تھا اللہ نے فقط اپنی قدرت دکھائی بڑے بڑے زبردست بادشاہونکو عرب کے محتاجون اور غریبون کے سامنے عاجز کردیا اور جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے ایسا ہی کہ اوسکی طرح کی کوی چیز نہین مگر جس لباس مین چاہتا ہی اپنے تئین ظاہر کرتا ہی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیثون مین آیا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اللہ تعالے قیامت کے دن ایسی صورت مین آویگا کہ لوگ نہین پہچانینگے پھر پنڈلی کہولے گا لوگ پہچان لین گے اور سجدے مین گر پڑینگے اور ترمذی مین صحیح سند سے ثابت ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ مین ایک فوج ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بہر گئی وہ کہی گی بہلا کچھہ اور زیادہ ہی پھر اوسمین ایک فوج ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بہر گئی وہ کہی گی بہلا کچھہ اور زیادہ ہی یہان تک کہ جب اوسمین سب بہر چکین گے وہ بڑا مہربان اپنا قدم اوسمین رکھیگا اور آگ کے ایک ٹکڑیکو ایک ٹکڑے سے ملاویگا پھر فرماویگا بس وہ کہی گی بس اب سمجھنا چاہیئے کہ اس مقام مین بھی اللہ نے جس لباس مین چاہا اپنے تئین ظاہر کیا اور کافرون کو اپنی قدرت کے قدمون سے پیس ڈالا اور اونکا خون بہادیا اور پہر کی آیتون مین پہلے صیہون سے فرمایا کہ تیرا چہڑانے والا آتا ہی پھر فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے چہڑائے

ہوے کہلاوینگے اب یہان اوسوقت کی نشانی بتلای ادوم اور بُصری مین خون بہانیکا ذکر کرکے
وہی لفظ فرمایا کہ میرے چہڑائے ہو ونکا سال آپہونچا ہی انکا صاف مطلب یہ ہی کہ جب بُصری
پر جہاد ہوگا جب وہ سال نزدیک ہوگا جسمین صیہون ظالمون کے ہاتھ سے چہڑالیا جائیگا سو ایسا
ہی ہوا بُصری مین حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے وقت مین جہوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا پہر چار برس
کے بعد حضرت عمر رضہ کے وقت مین صیہون جہوٹے عیسائیون کے ہاتھ سے چہڑالیا گیا یہان سے
اکسٹھوین باب کا بہی مطلب کُھل گیا وہان فرمایا تہا کہ اللہ کا مقبول سال اور اسکے انتقام
کا دن یہان سی معلوم ہوا کہ انتقام یعنے بدلا لینیکا دن وہی جسمین ادوم اور بُصری کے کافرونکا
خون بہایا گیا چونتیسوین باب مین بہی اسی دن کو انتقام کا دن فرمایا تہا اور مقبول سال وہی ہی
جسکو یہان چہڑای ہوؤنکا سال فرمایا جسمین صیہون جہوٹے عیسائیون سے چہڑالیا گیا ایمان
والونکو غم کے بدلے خوشی ملی پادری طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق لکھتا ہی کہ یہ پیش
خبری اور بہت سی پیش خبریان ایسی ہین جو ابہی پوری نہین ہوین یا اللہ پادریون کے دلکی
آنکھین کہولدے آمین ای ایمان والو اسکے بعد کی آیتون مین یہ بیان ہی کہ اللہ نے اسرائیلیونپر
بڑی رحمت اور بڑی مہربانی فرمائی اور بہت الفت اور محبت کے ساتھ انکو بچایا مگر یہ لوگ اللہ
تعالے سے برخلاف اور باغی ہوگئے اس لیے اللہ اونکا دشمن ہوگیا پہر اوسنے اگلے دنون کو اور موسیٰ
کو اور اوسکی امت کو یاد کیا پہر یہ بیان ہی کہ اللہ نے اپنی بڑی قدرت سے اونکے لیے دریا کو پہاڑا اور
اونکو پار کیا پہر پندرہوین آیت سے انیسوین آیت تک یہ دعا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ آسمان سے
نگاہ کر اور اپنی مقدس اور جلیل مقام سے دیکھ ای خداوند تو ہمارا نجات دینے والا ہی تیرا نام
ہمیشہ سی ہے ای خداوند کیون تو نے ہمین اپنی راہون سے گمراہ کیا کیون تو نے ہمارے دلکو
سخت کیا کہ تجہسے نڈر رہین اپنی بندون کی خاطر اپنی میراث کے فرقون کی خاطر پہر آ تیری قوم
مقدس تہوڑی مدت تک اوسکو قبضے مین رکہتی تھے اور اب ہمارے دشمنون نے تیرے مقدس
کو پامال کیا انتہا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شعیا علیہ السلام اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ
یا اللہ تو وہی ہی جسنے حضرت موسی کی مدد کی تہی اور دریا کو چیر کر سبکو پار کردیا تہا اب پہر
ہمپر رحمت کی نگاہ سی دیکہ لے اس دعا مین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو ظاہر کردے

جسکو توراۃ مین فرمایا ہی کہ موسیٰ کی مانند ہوگا یعنی ایمانوالون کو ظالمون کے پنجے سے چھڑائیگا پھر کہا کہ تونے ہمکو یعنے ہماری قوم کو کیون گمراہ کیا اور اونکے دلون کو کیون سخت کردیا اسمین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیجدے جو تیرے حکم سے دلون کو پاک کردے پھر عرض کیا کہ یا اللہ ہماری دشمنون نے تیرے مقدس کو پامال کیا اسکا یہ مطلب کہ کافرون نے بیت المقدس کو دبا دیا اوس رسول پاک کو بھیجدے جسکے قدم مبارک کی برکت سی بیت المقدس پھر آباد ہوجاوی چوسٹھوان باب کاش کہ تو آسمان کو پھاڑے اور اوتر آوے کہ تیرے حضور پہاڑ کانپ جاوین جسطرح آگ سو کھی ڈالیون کو بارتی اور پانی آگ سی جوش مارتا ہی تاکہ تیرا نام تیرے مخالفون مین مشہور ہووے اور قومین تیرے حضور مین لرزان ہووین جسطرح تونے ڈرونے کام کیے جنکی ہم منتظر نہ تھے تو اوترآیا اور پہاڑ تیرے حضور کانپ گئے دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام اوسی وقت کا اشارہ کرتے ہین کہ یا اللہ جیسا تو حضرت موسیٰ کیوقت مین اوترآیا تھا اور دشمنون کو خاک مین ملایا تھا اوسی طرح پھر اوترآ اور قومین تیرے سامنے لرزین اور جو لوگ تیرے برخلاف ہین اونمین تیرا نام مشہور ہو اسکا مطلب یہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیجد جسکے ساتھ تو آویگا اور سارے زمین کے ساری قومونکو سزا دیویگا اسیطرح یہ دعا آخر دور تک ہی آخر مین یون ہی تیری پاک بستیان بیابان بن گئن صیہون سنسان ہوا یروشالم ویران ہی ہمارا مقدس اور خوشنما گھر جسمین ہماری باپ دادی تیری تعریف کرتے تھے آگ سی جلایا گیا اور ہماری ساری پسندیدہ چیزین برباد ہوگئین ای خداوند کیا تو ان چیزون کے سبب سی آگ کو روکیگا اور کیا تو خاموش رہیگا اور ہمکو نہایت دبائیگا دیکھو حضرت اشعیا بیت المقدس کی ویرانی کی فریاد کرتے ہین اور اللہ سے اوسکی آبادی اور ایمان کی ترقی مانگتے ہین اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا پینسٹھوان باب مین نے اونکی طرف توجہ کی جنھون سی کبھی نہ مانگا اونھون نے مجھے پایا جنھون نے مجھے نہ ڈھونڈھا مین نے ایک گروہ کو جو میرے نام کی نہین کہلاتی تھی کہا مجھے دیکھہ مجھے دیکھہ ای ایمان والو اسرائیلی لوگ جو اللہ کے خاص لوگ کہلاتے تھے اونکے سوا دوسری قوم کا اللہ پتا دیتا ہی جو اللہ کو نہین ڈھونڈتے ہین اور اللہ کے نام کے نہین کہلاتے ہین اللہ فرماتا ہی کہ مین آپ ونسے کہونگا مجھے دیکھہ اس وعدہ کو اللہ نے یون پورا کیا کہ عرب کے انپڑھونکو اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اپنا کلام سنایا اور اونکو اپنی پہچان اور اپنی محبت عنایت فرمائی اونھونے بن ڈھونڈھے اللہ کو پایا پولوس نے رومیون کے

خط کے دسوین باب مین جہان یہ بیان کیا ہی کہ غیر قومون نے عیسائی دین قبول کیا وہان اس
آیت کو لائے ہین پادری لکھتا ہی کہ بت پرستون نے اللہ کو نہین ڈھونڈا اور نہ کبھی بن مانگے انجیل کے
وعظ کہنے والے اونہین بھیجے گئے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے انجیل پاک مین کہین بت پرستون کو نہین
پکارا کہ مجھے دیکھ مجھے دیکھ انجیل مین جابجا اسرائیلیونکو پکارا اور حضرت عیسی علیہ السلام نے
انجیل فقط اسرائیلیون کو سنائی پھر وہی انجیل حواریون نے بت پرستون کو سنائی یہ پتا جو ہجگہ
پر ہے یہ پتا صاف قرآن شریف کا ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک کے
وسیلے سے قرآن مین بار بار بت پرستون کو پکارا اور فرمایا کہ مجھے دیکھو مجھے دیکھو یعنے میری
قدرتون کو دیکھو اور مجکو پہچانو اور بتون کو چھوڑو پھر اللہ تعالے اسرائیلیونکی بت پرستی
اور برے فعلون کی شکایتین کرکے آٹھوین آیت مین یون ارشاد کرتا ہی خداوند یون فرماتا ہے
جسطرح جیسے شیرہ انگورون کے خوشے مین موجود ہی اور کوئی کہتا ہی اسے خراب نکر کہ اوسمین برکت ہے
اوسی طرح مین اپنے بندون کی خاطر کرونگا اور اون سبھونکو ہلاک نکرونگا اور مین یعقوب مین سے
ایک نسل نکالونگا اور یہودا مین سے جو میرے پہاڑ کے وارث ہون اور میرے برگزیدے
اوسکے وارث ہونگی اور میرے بندے وہان بسینگے اور سرون گلونکا گھر ہوگا اور عاکور کا
نشیب بیلون کے بیٹھنے کا مقام میرے اون لوگون کے لئے جو میرے طالب ہوے پادری طامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی لوگ بہت نسلون تک بچائی گئی اون ایماندارون کی باعث سے جو اونمین سے
پیدا ہونے والے تھے سرون اور عاکور دو توجداجدا انگریزے زمین کے ہین اور ایک دوسرے سے جدا
ہین وہ گلون کی چراگاہ تھے جب کہ اللہ تعالے نے اونپر مہربانی کی تھی سو یہ صاف ظاہر ہی کہ یہود
جب مذہب لین گے وہ اپنی زمین مین پھر بسائی جاوینگی اور اوسکے پیداوار سے خوش ہونگی اسے
ایمان والو اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا حضرت یہودا کی نسل کے لوگ جو محمدی ہوے ہین وہ صیہون
مین حضرت داؤد کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونکا ذکر اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ
چاہیگا وہ بھی اور حضرت یعقوب کی نسل کے فرقون مین جو محمدی ہین وہ جابجا ملک شام مین
بستے ہین دیکھو اللہ نے یہان حضرت یعقوب اور یہودا کی نسل کا ذکر کیا پھر اپنے برگزیدہ
بندون کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ جو لوگ میرے طالب ہین اسمین سب قومونکے ایماندار داخل ہین

اسکے بعد اللہ تعالے یہودیون کی بت پرستی اور ڈھیٹاپن کی شکایت کرکے تیرہوین آیت مین یون ارشاد کرتا ہی اسلیے خداوند اللہ یون فرماتا ہی دیکھو میرے بندے کہاوینگے پر تم بہوکے رہوگے دیکھو میرے بندے پیوینگے پر تم پیاسی رہوگے دیکھو میرے بندے شادمان ہوگے پر تم پشیمان ہوگی دیکھو میرے بندے دلکی خوشی سی گا وینگے پر تم دلگیری کے سبب نالہ کروگے اور جانکاہی کے سبب واویلا کروگے اسکے بعد عبرانی مین یون ہی وھنحتم شمخیم لشبوعاہ لبحیری اور تم اپنا نام لعنت کے لیے میرے برگزیدون کے لیے چہوڑ جاوگے کیونکہ خداوند اللہ تمکو قتل کریگا اور اپنی بندونکو دوسرے نام سے بلاویگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب رومی لوگ یروشالم کے گہیرنے پر تھی عیسائی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری کے موافق اوس شہر سے نکل گئے عیسائیون پاس ہر چیز موجود تھی اور وہ نہایت خوش تھے جب یہودی بہوک پیاس اور ناامیدی مین ہلاک ہورہے تھی وہ تہوڑے عرصہ مین کروڑون قتل ہوگئی اور اللہ کی جماعت سی کاٹ ڈالے گئی اور یہودی ہونا پھر نشان خداپرستون کا نرہا اللہ نے اپنے بندونکو دوسرے نام سی یعنے عیسائی کر نام سی بلایا اسی ایمان والے والا یہودیون سی فرماتا ہی کہ تم اپنا نام لعنت کے لئی میرے خاص بندونکے واسطے چہوڑ جاوگے یعنے یہودی کا لفظ اوس زمانے مین بی ایمانون کا نام ہوگا یہ نام لیکر اللہ کے مقبول بندے بے ایمانونپر لعنت کرینگے اور ایمان والونکا نام یہودی نہوگا اونکو اللہ دوسرے نام سے بلاویگا اسبات کا ظہور محمدی شریعت مین ہوا جو یہودے محمدی شریعت مین داخل ہوئے وہ اسرائیلے کہلاتے ہین مگر کوئی انکو یہودی نہین کہہ سکتا اگرچہ وہ حضرت یہودا کی نسل مین سے ہون کیونکہ اب یہودی اونہین لوگونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے دشمن ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اور انجیل کے بھی دشمن ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اللہ کے خاص بندے اونکو یہودی کہکے پہٹکار دیتے ہین جو کوئی کسی مسلمان کو یہودی کہتا ہی وہ محمدی شریعت مین قابل سزا کے ہوجاتا ہی جامع ترمذی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی مرد سے کہی ای یہودی تو اوسکو بیس چوٹ مارو اور حضرت عیسی کے بعد حواریون کے وقت مین جو یہودی حضرت عیسی اور انجیل پاک پر ایمان لائی تھے وہ قوم کی راہ سے یہودی کہلاتے تھے اور جو ایمان نہین لائے تھے وہ بی ایمان یہودی کہلاتے تھے رسالہ اعمال کے ستر ہوین باب کے

پانچوین آیت دیکھو جہان بی ایمان یہودیون کا لفظ اونکے حق مین کہا ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان نہین لائی پھر بائیسوین باب کی تیسری آیت دیکھو جہان پولوس عیسائی نے فرمایا کہ مین یہودی ہون پھر پولوس کا خط جو گلاتیون کو لکھا ہی اوسکے دوسرے باب کی چودہوین آیت مین پولوس نے شمعون حواری کے حق مین یہودی کا لفظ بولا ہی معلوم ہوا کہ یہودی کا نام اوس زمانے مین باعث فخر اور شرافت کا سمجھا یہ جو حضرت اشعیا کی کتاب مین خبر ہے یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی کہ یہودی فقط بی ایمانون کا نام ہوگیا دوسرے بات اللہ یہ فرماتا ہی کہ اللہ اپنے بندونکو دوسرے نام سے بلاویگا اسکا ظہور بھی حضرت عیسیٰ کے وقت مین نہین ہوا جو یہودی حضرت عیسی پر ایمان لائی تھے اونکو اللہ نے انجیل پاک مین کہین دوسرے نام سے نہین بلایا رسالہ اعمال کے گیارھوین باب مین یہ بیان ہی کہ حضرت عیسی کے بعد جناب شمعون حواری کے وسیلہ سے غیر قوم مومنین ایمان دین پھیلنا شروع ہوا اوسی کی چھبیسوین آیت مین لکھا ہی کہ پہلے انطاکیہ مین شاگرد کرستان کہلائی اسکا یہ مطلب کہ مسیح کا ترجمہ یونانی مین کرستوس تھا اوس علاقہ سے عیسای لوگ کرستان کہلائے معلوم ہوا کہ یہ خطاب حضرت عیسیٰ کے بعد پھیلا انجیل مین کہین یہ نام نہین آیا اس بشارت کا صاف ظہور محمدی شریعت مین ہوا کہ اللہ نے ہم محمدیون کا مسلمین اور مومنین نام رکھدیا اور اسی نام سے قرآن مجید مین ہمکو بلایا یا ایہا الذین آمنو بار بار فرمایا اپنا وعدہ پورا کردیا کہ اپنی بندونکو دوسرے نام سے بلاونگا ارشاد ہوتا ہی یہانتک کہ جو کوئی زمین مین اپنی دعاے خیر کرے سچے خدا کے نام سے اپنی دعای خیر کریگا اور جو کوئی زمین مین قسم کہائیگا سچے خدا کے نام سی قسم کہائیگا کیونکہ اگلی مصیبتین بہول گئین اور وے میری آنکھونسی پوشیدہ ہین کہ دیکھو مین نے آسمان اور نئے زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگی تھے اونکا پہر ذکر نہوگا اور وے خاطر مین پہر نہ آوینگے بلکہ تم میری اس نئے خلقت سے ہمیشہ کی خوشی اور شادمانی کروگی کیونکہ مین یروشالم کو خوشی اور اوسکے لوگون کو خرمی بناونگا اور مین یروشالم سے خوش ہونگا اور اپنے لوگون سے خوش اوسمین پہر کبھی صدا کبھی پھر سنی نجائیگی اور نہ نالہ کرنیکی آواز پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہان یہ خبر ہے کہ لوگ بتونکی قسم کہائینگی نہ بتون کی اور سچائی انجیل کی ظاہر ہوجائیگی شاید یہ اوسوقت کی خبر ہو جب حواریون نے قوموںین انجیل سنائی لیکن ٹھیک بات یہ معلوم ہوتی ہی

کہ یہ جبر اور قوت کی ہی جب خدا پرستون کی تکلیفین بالکل دفع ہو جائینگی گویا بہلا دیجائینگی اور اللہ تعالی معاف
کرے گا اور پہر لوگون کے گناہون پر نظر نکریگا اور یہودی اور بت پرست سچے دین مین آوینگے پہر اللہ فرماتا ہی
کہ مین نئے آسمان اور نئے زمین کو پیدا کرتا ہون پادری لکہتا ہی کہ جناب یوحنا نے یہ لفظین اوسجگہ لکہین
ہین جہان بہشت اور قیامت کا ذکر کیا ہی پہر لکہتا ہی کہ اسجگہ پر لفظون سے یہ مطلب شاہ ہر ہوتا ہی کہ زمین
مین علم اور پاکی بہت پہیلے گی اللہ اپنے قدرت سے اپنے بندون کی حالت اسطرح بدل دیگا کہ گویا کہ نئے دنیا معلوم
ہو گی اگلی مصیبتین آدمیون کی بہول جاوینگی اوسوقت تمام باشندی یروشالم کے خوش ہونگی اللہ اونسے خوش
ہوگا اور اونکی سب مصیبتین کہو دیگا آیہ پادری جب حواریون نے غیر قومونکو انجیل سنائی اوسکے بعد یروشالم کو بت پرستون
نے ڈہا دیا پہر محمدی وقت مین یروشالم اللہ کے کلام سے آباد ہوا مسجد بیت المقدس کی رونق اور بہار
سارے جہان نے دیکہی بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اگلی مصیبتونکا غم ایمانی الونکو اس خوشی مین بہول
گیا یہ جو فرمایا کہ وے میری آنکہون سے پوشیدہ ہین اسکا یہ مطلب کہ اوسوقت لوگ کہینگے کہ اگلی
مصیبتین اب ہماری آنکہون سے پوشیدہ ہین یعنے اب اونکا صدمہ اور غم دل سے جاتا رہا پہر اللہ فرماتا
ہی کہ مین نئے آسمان اور نئے زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگی تہے اونکا پہر ذکر نہوگا یعنے ایمان دار لوگ
بتون کو بہول جاوینگی اور بالکل خیال مین نہ لاوینگے پہر اسرائیلیون سے فرمایا کہ تم میری اوس نئے
خلقت سے ہمیشہ کی خوشی کروگے سو محمدی اسرائیلیون کو نہایت خوشی ہی کہ جس آسمان کے نیچے اور زمین
کے اوپر اکثر قومون مین بت پرستی اور کفر پہیلا ہوا تہا اوس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہر
ملک مین اللہ کا کلام پہیلا یروشالم کو اللہ نے خوشی اور فرحت کا مقام بنا دیا محمدی لوگ اوسکو
دیکہہ کر نہایت خوش ہوتے ہین اور غم وہان جاتا رہتا ہی اللہ وہان کے محمدیون سے نہایت
خوش ہی تب تو اونکو اپنے گہر مین بسایا ہی جناب یوحنا نے کتاب مشاہدات کے اکیسوین باب
مین بہشت کو یروشالم کہا ہی وہان بہشت کی صفتین بیان فرمائین ہین مگر اسجگہ ہرگز بہشت
کا ذکر نہین یہان تو اللہ تعالے دنیا کے یروشالم کا پتا دیتا ہی کہ وہان لوگ بڑے بڑے عمر کے
ہوکر مرینگے اور بہشت مین موت نہین ہی آرشاد ہوتا ہی سو آگے کو وہان ایسا کوی لڑکا نہوگا
جو کم عمر رہے اور نہ ایسا کوی بوڑہا جو اپنی عمر پوری نکرے کیونکہ لڑکا سو برس کا ہوکر مریگا
اور گناہگار سو برس کا ہوکر مردود ہوگا وے گہر بناوینگے اور اونمین بسینگی وے انگور کے باغ

لگاوینگے اور اونکے میوے کہاوینگے اور ایسا نہوگا کہ وے بناوین اور دوسرا بسے اور وے
لگاوین اور دوسرا کہاوے کیونکہ میرے بندون کے دن درخت کے دنون کی مانند ہونگے
اور میرے برگزیدے اپنی ہاتھون کے کام سے خوب فائدہ اوٹھاوینگے اونکی مشقت بیفائدہ
نہوگی اور وے لڑکے نہ جنینگے جو ایکایک ہلاک ہون کیونکہ وے اپنی اولاد سمیت خداوند کے
مبارکون کی نسل ٹہرینگے اور ایسا ہوگا کہ پیشتر اس سے کہ وے پکارین مین جواب دونگا اور
وے ہنوز کہہ نہ چکینگے کہ مین سن لونگا بہیڑیا اور بہیڑ ایکساتھ چرینگے اور شیر بیل کی
مانند گہاس کہاویگا لیکن سانپ جو ہی سو خاک پہانکیگا وے میرے سارے پاک پہاڑ پر دکہ
نہ دینگے اور ہلاک نکرینگے خداوند فرماتاہی پادری لکہتاہی کہ یہ اوسوقت کی خبر ہے کہ خداپرستون کی
جماعت دشمنون کے حملے سے نجات پاویگی اور ہر ایک بہت دنون تک زندہ رہیگا اور انکے
دن درختون کے دنون کے مانند ہونگے درختون سے مراد بلوط ہی یعنے بعضے مرتبہ لگانے سے
گرجانے تک ہزار برس رہتاہی اسیطرح اللہ کے پسندیدہ لوگونکی عمر بڑی ہوگی اور یہ مطلب بہی
ہوسکتاہی کہ ہزار برس تک شیطان قید رہیگا اور ترقی خداپرستون کی رہیگی اور لڑکے ایسے
نہین ہونگے جو ماں باپ کو ستاوین یا خود مصیبت مین پڑین یا کم عمر ہون بت پرست اور
یہودی ایمان لاوینگے اور ابراہیم اور اسحق و یعقوب کی اولاد وہ برکتین پاوینگے جنکا اونسے
وعدہ ہوا ہی دعائین اونکی قبول ہونگی اور مرادین مانگنے سے پہلے مل جاوینگے گناہ گار اوسوقت
پاک ہوجاوینگے پرانا سانپ یعنے شیطان اپنے شکار سے محروم رکہاجاویگا اور اللہ والے لوگ
سب صلح اور خوشی مین ہونگے اور اس بات مین کوی شک نہین کرسکتا کہ یہ بات ابہی پوری
ہونیکو باقی ہی آگے پادری اور رای یہودی وہ وقت جب سے شروع ہوا جب محمدیون نے یروشلم
اور مسجد بیت المقدس کو آباد کیا بت پرستونکا سر کچلا گیا جن ظالمون نے چہ سو برس سے ناحق خون کے
دریا بہا رکہے تہے اونکا سر ٹوٹا جو اچہے محمدی تہے اونکو اللہ نے ملک شام اور یروشلم مین
بسایا محمدیون کا زمانہ اوس درخت کی مانند ہی جو سیکڑون برس رہتاہی محمدی لوگ پانسو برس
تک اس ملک مین نہایت امن اور امان سے رہے پہر کچہ کم سو برس تک نصاری نے
یروشلم کو لے لیا تب بہی محمدی لوگ اللہ کی راہ مین اونپر جہاد کرتے رہے آخر کو پہر اللہ نے

وہ ملک محمدیون کو دیدیا آجتک وہان محمدیون کو امن و امان ہی اگرچہ بیچ مین چند روز یہ درخت گر پڑا تو
اللہ نے اوس درخت کو پھر دوبارہ سید ہا کہڑا کر دیا محمدیونکی کتابون کو دیکہو جنمین محمدی اولیا اونکا
اور محمدی علماؤنکا حال لکھا ہی جنکے دل کی مرادین اللہ نے پوری کر دی ہین یا کر دیتا ہی جو یروشالم مین اور ملک شام
مین اس تیرہ سو برس کے عرصہ مین گذری ہین تب ان آیتونکا مطلب بہت صاف کہل جائیگا گیار ہوین
باب مین یہ بیان ہو چکا ہی کہ بیت المقدس مین جسکو سانپ کاٹتا ہی اوسکو کچھ نقصان نہین
ہوتا اوسکی دوا یہ ہی کہ پورے تین سو ساٹھ دن بیت المقدس مین رہے اور حضرت عیسیٰ کے وقت
مین شیر اور بھیڑیا اور سانپ کسی کو نہین ستاوینگے جیسا محمدی حدیث مین موجود ہی ای نصرانو
اور ای یہودیو اب تم یہ بات دیکھو کہ یروشالم مین ہمارا غلبہ ہوگا تمہارا نیا دین سب پیغمبرونکے خلاف
ہی تمہارا غلبہ وہان ہرگز نہوگا تم محمدی ہو جاؤ اور ہمیشہ کی نعمتین پاؤ چہیاسٹھوان باب اس باب
مین اللہ تعالے یہودیون کی شکایت کرتا ہی کہ اونکی قربانی اور نذر مقبول نہین کیونکہ اونمین دل کی
محبت اور اخلاص اور عاجزی نہین پھر پانچوین آیت مین فرماتا ہی خداوند کی بات سنو ای تم جو
اوسکے کلام کے سبب کانپتی ہو تمہارے بھائی جو تمہارا کینہ رکھتے ہین اور میرے نام کے واسطے
تمہین خارج کر دیتے ہین کہتے ہین خداوند کی تعظیم کیجائیگی پر وہ تمہاری خوشی کے لیے دکہائی دیگا اور
وے پشیمان ہونگے غلغلے کی آواز شہر کیطرف سے آواز ہیکل کی طرف سے یہ خداوند کی آواز ہی جو
اپنے دشمنون کو سزا دیتا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ جو یہودی عیسائی
ہو جاینگے اونسے اللہ فرماتا ہی کہ تم جو اللہ کے کلام سے ڈرتے ہو لیکن انجیل کے قبول کرنیکی باعث
سے تمہارے ملک والون نے تم سے دشمنی کی اور تم کو برادری سے باہر کر دیا اور ظاہرداری کی
راہ سے یا سمجھ کی غلطی کی باعث سے یون سمجھا کہ ہم انکو اللہ کے واسطے نکالدیتے ہین سو اللہ اونکو
یقین دلاتا ہی کہ اونکو خوش کریگا اور اونکے دشمنون کو پشیمان کریگا یروشالم کی بربادی مین یہودی
لوگ شہر اور مسجد کی ظاہری پاکی پر بھروسا کرتے تھے لیکن اللہ اونسے بدلا لیگا دیوارونکے اندر
اور مسجد کی صحن مین معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اشعیا نے شہر اور مسجد کی بربادی کی آواز سُنی اے
پادریو غور کرو یہ صاف محمدی خبر ہے اللہ فرماتا ہی کہ ای لوگو جو اللہ کا کلام سنکر کانپتے ہو تمہاری بہائی
جو ضد کے مارے تمکو برادری سے باہر کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کام ہمنے اللہ کی خوشی کیواسطے

کیا اور یہ وہ لوگ کہتے ہین کہ ایک وقت ایسا بھی آویگا کہ اللہ کا نام اور اوسکا جلال سارے جہان مین
پھیل جاویگا سو اللہ فرماتا ہی کہ وہ یعنے اللہ کا نام اور اوسکا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سی ظاہر ہوگا وہ تمہاری خوشی کے لیے ہی اور جو لوگ ایمان نہ لاوینگے وہ اوسوقت پشیمان
ہونگے یعنے قتل ہونگی اور رسوا ہونگی جو اللہ سے ڈرنے والے ہین وہی ایمان لاوینگی پھر صاف فرمایا
کہ شہر کیطرف سے اور ہیکل یعنی مسجد کیطرف سے آواز ہی یعنے اللہ کا کلام اس شہر مین اور اس مسجد مین
پھیل جاویگا وہ کلام اللہ کا ایسا ہوگا جسمین دشمنون سی بدلا لینیکا حکم ہوگا اے پادریو یہان اوسوقت
کا ذکر نہین ہی جسوقت اللہ نے بت پرستون کے ہاتھون یہودیون کو قتل کروایا اور یروشالم کو مسجد
سمیت ویران کردیا تم اوس پاک مسجد کی ویرانی پر خوشی مت کرو دیکھو اوسکے بعد اللہ تعالے اون
لوگون کو تسلی دیتا ہی جو اوسکی ویرانی کا غم کرتے ہین اور اس شہر کی آبادی کی خوشی سناتا ہی اور فرماتا
ہی پیشتر اس سے کہ اوسی درد لگین وہ جن پڑی اور اس سے آگے کہ وہ درد کہاوی اوسکو فرزند نرینہ
پیدا ہوا ایسی بات کس نے سنی ایسی چیزین کس نے دیکھین کیا ہوسکتا ہی کہ زمین کو ایکدن
مین جنی کا درد لگی یا ایکبارگی ایک گروہ پیدا ہووے کیونکہ جون ہین صیہون کو درد لگی وہ ہین وہ
اپنی بچے جن بیٹھی کیا مین اوسی جنی کے وقت تک لاؤن اور پھر اوسی نہ جناؤن خداوند
فرماتا ہی کیا مین جو جناتا ہون جنی سی باز رکھون تمہارا خدا کہتا ہی پادری لکھتا ہی کہ اسکا یہ
یہ مطلب ہی کہ اوسوقت اللہ والون کی جماعت بڑھ جاویگی ایماندار یہودیون کے ساتھ
بت بت پرست عیسائی ہوجاوینگی پاک قومین بہت جلد بڑھ جاوینگی صیہون ایک حاملہ عورت
کی مانند ہوگی جو پیدائش کیوقت سی پہلے ایک لڑکا جنی یہ معلوم ہوگا کہ ایکدم مین ایک قوم پیدا ہوگئی
ایسا کبھی نہین ہوا تھا مگر اب ہوگا اللہ فرماتا ہی کیا مین اس جماعت کی ترقی کو شروع کراؤنگا اسے
پادریو حضرت عیسیٰ کی بدولت ایمانداروں کی جماعت بیشک بڑھ گئی مگر محمدی وقت مین وہ
اللہ والون کی بی نہایت جماعتین سارے جہان مین پھیل گئین اور جو لوگ حضرت عیسیٰ کی راہ
پر تھے اونکو بیشک یروشالم کی ویرانی کا بہت بڑا غم تھا اونکو اللہ تسلی دیتا ہی اور فرماتا ہے
تم یروشالم کے ساتھ خوشی کرو اور اوسکے سبب شادمانی کرو تم سب جو اوس سے محبت رکھتے ہو اور اسکے
ساتھ نہایت خوش ہو تم سب جو اوسکے لیے ماتم کرتے ہو تاکہ تم چوسو اور اوسکی تسلی دینیوالی

چھاتیون سے سیر ہو تاکہ تم نچوڑو اور اوسکی شوکت کی فراوانی سے لذت پاؤ کیونکہ خداوند یون فرماتا ہے
دیکہہ مین سلامتی نہر کی مانند اور قومون کی دولت باڑھ کی مانند اوس پاس روان کرونگا تب تم اوسمین
چوسوگے اور بغل مین اوٹھائی جاؤگے اور گھٹنونپر کھلائی جاؤگے جسطرح مان اپنے بیٹون کو دلاسا دیتی ہے اوسی
طرح مین تمکو دلاسا دونگا اور تم یروشلم مین تسلی پاؤگے اور جب تم یہ دیکھوگے تب تمہارا دل خوش ہوگا
اور تمہاری ہڈیان سبزی کے مانند بڑھینگی اور خداوند کا ہاتھ اپنے بندونپر ظاہر ہوگا پر اوسکا غصہ
دشمنونپر بھڑکیگا کیونکہ دیکھو خداوند آگ لیے ہوئے آویگا اور اوسکی گاڑیان بگولے کے مانند چلینگے
تاکہ جوش سے اپنا غصہ اور آگ کے شعلہ کے ساتھ اپنا قہر اونپر لاوے کہ آگ سے اور اپنی تلوار سے خداوند
سارے بشر کا مقابلہ کریگا اور خداوند کے قتل کیے ہوے بہت ہونگے وے جو باغون کے بیچ مین ایک کے
پیچھے اپنے تئین پاک اور طاہر کرتے ہین جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزین اور چوہا کہاتے ہین وے سبکے سب
فنا ہوجاوینگے خداوند فرماتا ہے کیونکہ مین اونکے کامون اور اونکے اندیشون سے آگاہ ہون اے محمدی بھائیو
اس آیت کو یاد رکھو کہ اللہ ایمان والون سے فرماتا ہے کہ تم یروشلم سے محبت رکھتے ہو اور اوسکے لیے ماتم کرتے
ہو اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والون کے ایمان مین یہ بھی داخل ہے کہ اس پاک شہر کی ویرانی کا غم اور صدمہ
اونکے دلپر چھایا رہتا تھا پادری لوگ جو اس پاک شہر اور پاک مسجد کے ویران ہونے پر خوشی کرتے
ہین ایمان کے دشمن ہین اگلی عیسائیونکو بیشک اوسکی ویرانیکا بہت برا غم تھا اور بت پرستون کے
ہاتون سارا شہر مسجد سمیت کھودا گیا پھر اوس پاک مسجد کی بڑی برکت والے چٹان پر جھوٹے عیسائیون نے
گوبر کا اور حیض کے لتون کا ڈھیر تین سو برس تک لگا رکھا جن ایمان والون کے دلپر اس مصیبت کا صدمہ
اور غم چھایا ہوا تھا اللہ تعالے اونکو تسلی دیتا ہے کہ تم اوسوقت خوشی کیجیو جب یہ پاک شہر بہت اچھی طرح آباد ہوگا
سب قومون کی دولت سلامتی کے ساتھ مین یہان لاؤنگا اس خبر کا ظہور محمدی وقت مین ہوا محمدی
بادشاہون نے اس پاک شہر اور پاک مسجد کی آبادی مین بڑے بڑے مال خرچ کیے اللہ تعالے اوسوقت کا پتا
دیتا ہے کہ اللہ اوسوقت اپنے دشمنون کو تلوار سے قتل کریگا اور کافرون کو فنا کریگا اور دیکھو کیسا صاف پتا
بتاو یا اور اوسکا ظہور دکھا دیا کہ جھوٹے عیسائی جو سور سے اور کسی ناپاک چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے
اونکو اللہ نے محمدی تلوار سے قتل کیا ارشاد ہوتا ہے اور ایسا ہوگا کہ مین ساری امتون کو اور زبانونکو
اکٹھا کرونگا اور وے سب آوینگے اور میرا جلال دیکھینگے کیونکہ مین اونکے درمیان ایک نشان قایم کرونگا

اور مین اونکو جو اونمین سے بچ نکلینگے قومون کی طرف بہیجونگا ترسیس اور پول اور لود کو جو تیرانداز
ہین اور توبل اور یونان کو اور دور کے دریائی ملکون کو جنہون نی میری خبر نہین سنی اور میرا جلال
نہین دیکہا وی قومون کے درمیان میرا جلال بیان کرینگی ای محمدی بہائیو اللہ تعالے یہ خبر دیتا ہی
کہ مین ساری قومونکو اور سب زبانون کو جمع کرونگا اسکا یہ مطلب ہی جن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر
ہی اونکا دین سب قومون مین پہیلیگا پہر فرمایا کہ مین اونکے درمیان ایک نشان قایم کرونگا یہ
اشارہ صاف کعبہ شریف کی طرف ہی اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اسرائیلیون کے نشان کے سوا
اونکی دین کا نشان اونکے درمیان مین قایم ہوگا سب اوس نشان پاس جمع ہونگی اور میری عظمت اور
جلال کو دیکہینگے اور اون لوگون مین سے کچہ لوگ دور دور ملکون مین جائینگے اور اسکا کلام
سنائینگے اس خبر کے موافق دین محمدی کو ساری قومون مین پہیلا دیا ارشاد ہوتا ہی اور وی تمہارے
ساری بہائیون کو خداوند کے ہدیہ کے لیئے ساری قومون مین سے گہوڑون پر اور گاڑیون پر اور
میانون پر اور خچرون پر اور سانڈنیون پر میرے پاک پہاڑ یروشلم مین لاوینگے خداوند فرماتا ہی جسطرح
سے بنی اسرائیل پاک برتنون مین ہدیہ خداوند کے گہر مین لاتے ہین اور مین اونمین سے کاہن اور
لیوی ہونے کے لیئے لونگا خداوند فرماتا ہی کیونکہ جسطرح سے نئی آسمان اور نئی زمین جو مین بناونگا میرے
حضور قایم رہینگے خداوند فرماتا ہی اوسیطرح تمہاری نسل اور تمہارا نام قایم رہیگا دیکہو
ای ایمان والو اللہ یہ خبر سناتا ہی کہ ای اسرائیلیو جسطرح تم پاک برتنون مین تحفہ اور نذرین اللہ
کے گہر مین یعنے بیت المقدس مین لاتے ہو اوسی طرح وہ لوگ جو اور قومون مین سے ایمان لاوینگے تمہارے
ایمان کے بہائیون کو سواریون پر چڑہا کر دور دور سے یروشلم مین لاوینگے اور مین اون مین
سے کاہن اور لیوی یعنے مسجد بیت المقدس کے خادم اور مجاور بناونگا پہر فرمایا کہ جیسا نئی آسمان
اور نئی زمین قایم رہینگے یعنے نیا عبادت خانہ اور اوسکے پاس ساری قومون کا جمع ہونا ایسا ہے
گویا نئی آسمان اور نئی زمین پیدا ہوئی جسطرح وہ نشان سدا قایم رہیگا اسی طرح اوس شریعت مین
تمہارے اس عبادت خانہ کی تعظیم بہی قایم رہیگی دور دور سے اوس امت کے لوگ اسکی زیارت
کو آوینگے اور اسکے خادم اور مجاور بنینگے تاکہ اسرائیلی پیغمبرون کی نشانی بہی قایم رہے اور بہت سے
اسرائیلی بہی اوس امت مین داخل ہونگے اونکے نسل بہی قایم رہیگی یاد رہی [illegible] اسکا [illegible]

لکھتا ہی کہ جو عیسای ہو جاوینگے وہ بہای خیال کی جاوینگے اور وہ پردیسی یروشالم مین لای جاوینگے اور
حواریون کے زمانہ مین جو لوگ بت پرستی چھوڑکر عیسای ہوی تھی وہ پادریون کیطرح پر نیابت کرتے تھے
ہم اپنے غیر قومونکے عیسای اگر شریعت سکھانی مین نیابت کرتے تھے تو اوسکا یہان ذکر نہین یہان تو
صاف یہ خبر ہے کہ وہ لوگ اس پاک مسجد مین دور دور سے سواریونپر لای جاوینگے جسطرح اسرائیلی
لوگ اللہ کی نذرین اس مسجد مین لاتے تھے یہ نعمت اللہ نے ہم محمدیونکو دی ہی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ پالان نہ باندھے جاوین یعنی سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدونکو کیطرف حرمت والی مسجد
اور میرے مسجد اور وہ دور کے مسجد یعنے بیت المقدس اس حدیث محمدی کی موافق محمدی لوگ
جسطرح کعبہ شریف کیطرف اور مدینہ شریف کی محمدی مسجد کی طرف سفر کرتے مین اوسی طرح
بڑے شوق سی مسجد بیت المقدس کیطرف سفر کرتے ہین اور حواریون کے بعد عیسائیونکو اس
پاک مسجد کی زیارت کب ملی تاریخ کلیسا مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے کئی سو برس بعد
عیسای لوگ یروشالم مین اوس مقام کی زیارت کے لیے آنے لگی جہان اونکو حضرت عیسی کی قبر
کا گمان تھا اس مسجد کی زیارت سی تب بھی محروم رہے اونہون تو اسمین گوبر کا ڈھیر
لگا رکھا تھا ای محمدی بہائیو حضرت موسی کی شریعت مین کاہن یعنے عبادت خانہ کے خادم حضرت
ہارون کی نسل مین سی ہوتے تھے اور لاوی جو حضرت ہارون کے پردادا ہین اونکی نسل کے لوگ
بھی اونکی ساتھ خیمہ مین داخل ہوتے تھے اور خدمت کرتے تھے جیساکہ تورات شریف کی چوتھی سورت
کے آٹھوین باب مین ہی مگر وہان کے برتنون کی اور قربانی کی جگہ کے نزدیک نجاتے تھے جیساکہ اٹھارہوین
باب مین ہی جب حضرت سلیمان نے مسجد بیت المقدس بنای تب ہی یہی قاعدہ جاری رہا عزریاہ
بادشاہ جو یہودا کی نسل مین تھا اس مسجد مین گیا تھا کہ خوشبوی کے مقام پر خوشبو سلگاوے
وہان کے بہت سی خادمون نے اوسکو سمجھایا کہ یہ تیرا کام نہین یہ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا
کام ہے تو یہان سے باہر جا عزریاہ غصے مین آیا اور جو ہین وہ خادمونپر خفا ہوتا تھا خادمون کے
سامنے اللہ کے گھر کے اندر خوشبو سلگانے کی جگہ کے پاس اوسکی پیشانی پر کوڑھ پھوٹ نکلا تب خادمون
نے اوسی جلد نکالا بلکہ وہ آپ بھی جلد جلد نکلا پھر وہ اپنے مرنے کے دن تک کوڑھی رہا اور کوڑھی ہوکر
ایک جدا گھر مین رہا کیونکہ وہ اللہ کے گھر سے خارج ہوا تھا یہ بیان تواریخ کے دوسری کتاب کے

چھبیسوین باب مین موجود ہی حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین یہ حکم تھا کہ کوڑہی ناپاک
ہی وہ اکیلا رہا کرے جیسا کہ توراۃ شریف کی تیسری سورت کے تیرھوین باب کی چھیالیسوین
آیت مین ہی اب حضرت اشعیا کی زبانی اللہ یہ خبر دیتا ہی کہ مین ساری قومون مین سی اپنی گھر
کے لیئے کاہن اور لیوی یعنی خادم بناونگا اور لوگ اونکو اسطرح سے لاوینگے جسطرح پاک
برتنون مین اللہ کی نذر اس مسجد مین لاتے ہین اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ اوس امت کے
اچھی لوگ اللہ کی نذر کیطرح پاک و مقدس ہونگے اور اس پاک مقام کے لائق ہونگے ہر قوم کے
محمدی عالم دین دار اور درویش کامل جوا وس پاک مسجد مین رہی ہین اونکا حال دیکھو جب اسبات
کا صاف مطلب کہلے جس مقام مین اللہ نے شان جلالی کا ظہور دکھایا تھا اوس مقام مین اپنی حبیب
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت پر بہت بڑی رحمت سی ظہور فرمایا ارشاد ہوتا ہی اور
ایسا ہوگا کہ ایک نئے چاند سے دوسرے تک اور ایک سبت سی یعنے ہفتہ کے دن سی دوسرے
تک سارے بشر سجدہ کے لئے میرے حضور آوینگے خداوند فرماتا ہی اور وی نکل نکل کر اون لوگونکی
لاشون پر جو مجھسے باغی ہوے نظر کرینگے کیونکہ اونکا کیڑا نہ مریگا اور اونکی آگ نہ بجھی گی اور
سارے بشر کو اونسے نفرت آویگی دیکھو اللہ تعالے خبر دیتا ہی کہ تمام بشر یعنے سب قومون کے
لوگ مل کر ہفتہ سے ہفتہ تک اور چاند سے چاند تک یعنی ہمیشہ برابر ہر روز نماز جماعت کے لئے
جمع ہونگے تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین ہی شاید ان لفظون سے وہ پاک لوگ مراد ہین جو
ہمیشہ اللہ کی عبادت اور تعریف مین رہتے ہین پھر اللہ یہ خبر دیتا ہی کہ کافرون کی لاشون
کو دیکھینگے یعنے کافرون پر جہاد بھی ہوتا رہیگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس پاک شہر
کے لوگ قتل کی ہوی لاشون کو دیکھینگے جنکو کیڑون نے کھالیا یا آگ مین جلا دیا
اوس سے مراد ہی سزا گناہ گارون کی اوس جہان مین کہ وہ آگ جو اللہ کے قہر سے روشن ہے
کبھی نہ بجھی گی آہی ایمان والو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جماعت کے جمع ہونیکے
دن مقرر تھے ہفتہ کا دن اور آب کے مہینے کی چودھوین اور اکیسوین اور کھیت کاٹنے
کے وقت سو جب بات ہفتہ گذرین اسکا بیان توراۃ شریف کی تیسری سورت کے تیئیسوین باب
مین اور پانچوین سورت کے سولھوین باب مین ہی اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ مین کچھ قربانی اور نذر

مقرر ہی جسکا بیان چوتھی سورت کے اٹھائیسوین باب ہی اب یہان آخری شریعت کی بشارت ہی کہ ہر روز
اللہ کے سجدہ کیلئے سب قومونکے ایماندار لوگ اللہ کے حضور مین آوینگے **بادشاہون کا احوال دوسری کتاب**
جو بادشاہون کے احوال مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ حزقیا بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا منسّا
بادشاہ ہوا جب وہ بادشاہ ہوا بارہ برس کا تھا اوسنے پچپن برس یروشالم مین بادشاہت کی
اوسنے اللہ کے حضور مین بدی کی اور اونچے مکانونکو جنھین اوسکے باپ حزقیا نے ڈھا دیا تھا اوسنے
پھر بنایا اور بعل بت کیلئے قربانی کے مکان بنائے اور گنجے باغ بنائی اور آسمان کی ساری فوج کو
پوجا اور آسمان کی ساری فوج کے لیے قربانی کے مکان اللہ کے گھر کے دونو صحنون مین بنائے
اور اوسنے اپنے بیٹے کو آگ مین جلادیا اور ساعتونکو مانا اور جادوگری کی اور دیوون اور منتر والون سے
آشنائی کی اور بہت بدکاریان کین اللہ کو غیرت دلائی اوسنے یسیرت کی مورت کو اوس گھر مین
کھڑا کیا جسکے بابت اللہ تعالے نے حضرت داؤد سے اور اونکے بیٹے حضرت سلیمانؑ سے فرمایا تھا
کہ اس گھر مین اور یروشالم مین جسکو مین نے اسرائیلیونکے سارے فرقون مین سے چن لیا ہی مین اپنا
نام ہمیشہ تک رکھونگا اور مین اسرائیلیون کے پاؤن کو اس سرزمین سے ہرگز نہ ہلاؤنگا مگر اس شرط
پر کہ اون باتون پر جو مین نے اونہین فرمائین اور اوس سب شریعت پر جو میرے بندے موسیٰ نے
اونہین دی عمل کرین اللہ تعالے نے اپنی بندون اور نبیونکی معرفت یہی فرمایا اسلیے کہ شاہ یہودا
منسّا نے نفرتی کام کئے اور یہودا سے بھی اپنے بتون کے سبب گناہ کروائی دیکھو مین یروشالم اور
یہودا پر ایسی بلا بھیجتا ہون کہ اوسکی خبر جسکے کان تک پہونچی اوسکے دونون کان جھنجھنا اوٹھین گے
مین اونہین اونکے دشمنون کے ہاتھون مین حوالہ کرونگا کہ وے اپنے دشمنون کے لئے شکار اور
لوٹ ہونگے علاوہ اسکے منسّا نے یہانتک بیگناہون کے خون کئے کہ یروشالم اس سری سے
اوس سرے تک خون سے بھر گیا پھر منسّا مرگیا اور تواریخ کی دوسرے کتاب جو توریت شریف کی جلد
مین لگی ہوئی ہی اوسمین یہ احوال لکھکر لکھا ہی کہ اللہ تعالے نے بابل والونکو اوسپر غلبہ دیا وہ اوسکو
پکڑکر بابل مین لے گئے جب اوسنے بہت ایذا اوٹھائی تب اللہ کو منایا اور نہایت عاجزی سے دعا مانگی
اور اوسکی دعا قبول ہوئے اور اللہ اوسکو یروشالم مین پھیر لایا اور اوسنے بتونکو دفع کیا اور
باہر پھینکدیا اور یہودا کو فرمایا کہ اللہ کی بندگی کرین پھر منسّا مرگیا اور اوسکا بیٹا آمون بادشاہ ہوا

اوسنے یروشالم مین دو برس بادشاہت کی اوسکی باپ نے جن بتون کو پوجا تھا اوسنے بھی پوجا
اور اللہ تعالے کے آگے عاجزی نکی جسطرح اوسکی باپ منسا نے عاجزی کی تھی اب پھر بادشاہون
کی دوسری کتاب کا بیان ہی کہ آخرکو اموّن کے خادمون نے اوسکو مار ڈالا اوسکے بعد اوسکا بیٹا
یوسیا بادشاہ ہوا جب یوسیا تخت پر بیٹھا تو آٹھ برس کا تھا اوسنے اکتیس برس یروشالم مین بادشاہت
کی اوسنے وہ کام کیے جو اللہ کے نزدیک اچھے تھے اور اپنے باپ حضرت داؤد کی ساری راہون پر
چلا اور وہ بھی داہنے بائین نہین موڑا اور یوسیا بادشاہ کی سلطنت کو اٹھارہوین برس ایسا ہوا
کہ بادشاہ نے اصلیاہ کے بیٹے سافن لکھنے والیکو فرمایا کہ اللہ کے گھر مین جا اور خلقیا کاہن یعنی
مسجد کے خادم کو حکم کر کہ اللہ کے گھر کی مرمت ہووے خلقیا نے فرمایا کہ مین نے اللہ کے گھر مین توریت
کتاب پائی ہی خلقیا نے وہ کتاب سافن کو دی اوسنے پڑھے اور بادشاہ کے آگے آکر وہ کتاب
پڑھے بادشاہ نے جب توریت کی باتین سنین تو اپنے کپڑے پھاڑے اور خلقیا اور سافن کے
بیٹے اخی قام وغیرہ کو فرمایا کہ تم جاؤ میری اور سب لوگون کی اور سارے یہودا کی بابت اللہ
تعالے سے پوچھو کہ اس کتاب مین جو ملی یہ کیسی باتین ہین کہ اللہ کا غصہ ہمپر نہایت بھڑکا ہی کہ ہمارے
باپ دادون نے اس کتاب کی باتون پر کان نہ لگایا اور جو کچھ اسمین لکھا ہی اوسکے موافق عمل
نہ کیا تب خلقیا اور اخی قام وغیرہ خلدہ نبیہ پاس گئے جو توشکخانہ کے داروغہ سلوم ابن تقواہ
کی بی بی تھین اور یروشالم کے بیچ مشنہ مین رہتی تھین سو اونہون نے اوس سے باتین کین اونہون نے
کہا کہ اللہ اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ تم اوس شخص سے جسنے تمھین مجھ پاس بھیجا ہے کہو کہ خداوند
فرماتا ہی مین اون سب باتون کے مطابق جنھین شاہ یہودا نے کتاب مین پڑھا ہی اس مقام پر اور
اوسپر جو اس مقام مین رہتے ہین بلا نازل کرونگا کیونکہ انھون نے مجھے چھوڑ دیا اور غیر معبودون کے
آگے خوشبوئیان جلائین تا کہ اپنے ہاتھون کے سارے کامون سے مجھے غصہ دلاوین سو میرا قہر
اس مقام پر بھڑکے گا اور ٹھنڈا نہوگا لیکن شاہ یہودا جسنے تمکو بھیجا کہ اللہ تعالے سے سوال کرو سو
تم اوس سے کہیو کہ اللہ اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ تو جو ہے سو تو نے اون باتون کو سنا اور جب
تو نے وہ باتین سنین جو مین نے اس مقام کے اور اوسکے رہنے والون کے حقمین کہی کہ وہ ویرانہ
اور مردود ہونگے تو تیرا دل نرم ہوا اور تو نے اللہ کے آگے عاجزی کی اور اپنے کپڑے پھاڑے

اور میرے آگے رویا سو مین نے بھی تیری سُنی اللہ فرماتا ہی اس لیے دیکھ مین تجھے تیرے باپ دادونکے
ساتھ شامل کرونگا اور تو اپنے قبر مین سلامتی سے اوتارا جائیگا اور ساری آفت کو جو میرے
حکم سے اس مقام پر نازل ہوگی تیری آنکھین نہ دیکھینگی سو وے پھر خبر بادشاہ پاس لائے سو بادشاہ
نے لوگ بھیجے اور اونہون نے یہودا اور یروشالم کے سارے بزرگون کو اوسکے پاس جمع کیا اور
بادشاہ اللہ کے گھر پر چڑھ گیا اور سب چھوٹے بڑے لوگ اوسکے ساتھ تھے اور ساری باتین
عہد کی کتاب کی جو اللہ کے گھر مین ملی تھی اونہین پڑھ سنائین اور بادشاہ ایک ستون سے
لگ کر کھڑا ہوا اللہ کے آگے اقرار کیا اور کہا ہم اللہ کی تابعداری کرینگے اور اس عہد کی باتون
جو اس کتاب مین لکھین ہین عمل کرینگے اور سارے لوگ اوس عہد پر قایم ہوے پھر بادشاہ نے
سردار کاہن یعنی مسجد کے خادم خِلقیاہ کو اور اون خادمون کو جو دوسرے درجے مین تھے اور
دربانون کو حکم کیا کہ سارے برتن جو بعل اور یسیرت اور آسمان کی ساری فوج کے لیے بنائے تھے
اللہ کی ہیکل سے یعنے مسجد سے باہر نکالین اور اوس نے یروشالم سے باہر ہو کر قدرون کے آس پاس کے
کھیتون مین اونہین جلا دیا اور اونکی راکھ بیت ایل کو پہونچائی اور اون بت پرست کاہنون کو جو
اونچے شوالون مین یہودا کی بستیونمین اور اون مکانونمین جو یروشالم کے گردپیش تھے خوشبوئیان
جلاتے تھے اون سب سمیت جو بعل اور سورج اور چاند اور آسمان کے سارے لشکرون کے
لیے خوشبوئیان جلاتے تھے موقوف کیا اور اوسنے یسیرت کو خداوند کے گھر سے یروشالم کے
باہر قدرون نالے کے میدان مین نکلوایا اور اوسی وادی قدرون مین جلا دیا اور اوسنے
توفت پر جو بنی ہنوم کی وادی مین ہی نجاست پھکوائی تاکہ کوئی مولک کے لیے اپنے بیٹا بیٹی
کو آگ مین نہ ڈالے اور بتون کی قربانی کے مکان جو آخز کے بالاخانہ کے چھت پر تھے اور وہ بتون
کی قربانی کے مکان جنہین منسّا نے اللہ کے گھر کے دو صحنون مین بنایا تھا بادشاہ نے اونکو
ڈہا دیا اور وہان سے دوڑ کر اونکی خاک کو قدرون نالے مین پھکوا دیا اور وہ بتون کی قربانیکا
مکان جو بیت ایل مین تھا اور وہ اونچا مکان جو یارابعام اسرائیلیونکے گمراہ کرنے والے نے بنایا
تھا دونون کو اوسنے ڈہا دیا اور اونچے مکان مین آگ لگا دی اور اوسے خاک کر دیا اور جب یوسیاہ نے
نظر پھیری اور پہاڑ پر قبرین دیکھین تو اوس نے لوگ بھیجکر اونکی ہڈیان نکلوائین اور اوس قربانیکے مقام

پر جلایا اور نجاست ڈالی خداوند کے اوس کلام کے موافق جسے اوس مرد خدا نے پکار کے کہا تھا اور یوسیاہ نے اون گھرونکو بھی ڈھا دیا جو اونچے مکانونپر سمرون کی بستیون مین تھے جنھین اسرائیلی بادشاہون نے بنا کر خداوند کو غصہ دلایا تھا اور اونچے مکانون سے سب کام کیے [illegible] اور سب پجاریون کو [illegible] قربانگاہون پر [illegible] شاہ نے سب لوگون کو حکم کیا اور کہا [illegible] جیسا کہ [illegible] کتاب مین لکھا ہے اور جو جنات اور [illegible] اور ناپاک چیزین اور بت اور مورتین اور ہمبتون کو جو ملک یہودا اور یروشلم مین نظر آتے تھے یوسیا نے دور کر دیا اوسکے دنون مین مصر کا بادشاہ فرعون نکوہ فرات کی طرف کو اسور کے یعنے عراق کے بادشاہ پر چڑہا اور یوسیا اوسکا سامنا کرنے کو نکلا اور مجدو مین جسوقت اوسکا مقابلہ ہوا تو اوس نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے نوکر اوسکو ایک گاڑی مین ڈال کر مجدو سے یروشلم مین لے گئے اور اوسکو دفن کیا حضرت حبقوق علیہ السلام کے صحیفہ محمدی بشارتون کا بیان

ملا سید علی طہرانی رح اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ حضرت حبقوق علیہ السلام بعضون کے نزدیک حضرت اشعیا علیہ السلام کے شاگرد تھے جب تک حضرت اشعیا علیہ السلام زندہ رہے تب تک حبقوق نبوت نہین کرتے تھے اور بعضون کا قول یہ ہی کہ حضرت حبقوق علیہ السلام نے نبوت کو منحوم سی قبول کیا اور صفنیا علیہ السلام نے حبقوق سے قبول کیا اور ارمیا علیہ السلام نے صفنیا علیہ السلام سے نبوت کو قبول کیا جیسا کہ کتاب [illegible] مین بیان کیا گیا ہی جناب حبقوق کے صحیفہ کے پہلے باب کی چھٹی آیت مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو خبر دیتا ہی کہ مین کسدیون کو یعنے بختنصر کو اور اوسکی قوم کو تمپر چڑہا لاونگا دوسرا باب مین اپنی دیدگاہ پر کھڑا رہونگا اور برج پر اپنے لیے جگہ ٹہراونگا اور راہ دیکھونگا کہ دیکھون وہ مجھکو کیا کہیگا اور مین اپنے مباحثہ کی بابت کیا جواب دونگا تب خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ رویا کو لکھ اور لوحون پر قلمبند کر کہ وہ جو اوسے پڑہے دوڑے کیونکہ یہ رویا ہنوز ایک مقرری وقت کے لیے ہی مگر آخر کو اپنا مضمون ظاہر کریگا اور جھوٹ نہ کہیگا اگرچہ وہ دیر کرے تو بھی اوسکی راہ دیکھتا رہ کہ وہ یقینا آئیگا اور دیر نکریگا دیکھ مغرور کو اوسکا دل اوسمین سیدہا نہین ہے پر صادق اپنے ایمان ہی سے زندہ رہیگا ملا سید علی طہرانی رح لکھتے ہین کہ بعضے یہودی ملاؤن نے لکھا ہی کہ یہ خبر حضرت ارمیا علیہ السلام کی ہی اور اسی قول کو بعض یہودی ملاون نے رد کیا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مسیحا کی خبر ہے

یعنے جسکا یہودیون کو اجتک انتظار ہے اوحق یہہ ہی کہ یہ صاف بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اس کتاب کا
لکہنے والا کہتا ہی کہ اسکے بعد اللہ تعالے بابل والون سے فرماتا ہی کہ تونے بہت قومونکو لوٹ لیا ہی لوگون کے سارے
بچے ہوے تجکو لوٹ لینگے یہہ بچے ہوے کا لفظ کئی جگہ آخری زمانے کی خبرون مین آیا ہی اسمین صاف اشارہ
ہے کہ اسرائیلیون مین جو اوسوقت ظالمون کی تلوار سے بچ رہینگے اور دین محمدی مین داخل ہونگے وہ
بابل والون کو لوٹینگے پہر چودہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جسطرح پانی سے سمندر بہرا ہوا ہی اوسی طرح زمین
اللہ کے جلال کی پہچان سے بہر جاویگی یہہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی جسمین بڑے بڑے اللہ کے پہچاننے
والے ساری زمین مین پیدا ہوے تیسرا باب اے خدا مین نے تیری خبر سنی اور ڈر گیا اے خداوند
تو برسون کے درمیان اپنے کام کو زندہ کر برسون کے درمیان اوسے ظاہر کر قہر کے وقت
رحم کو یاد کر اسکے بعد عبرانی کلمہ ہے الوہ متیمان یابو وقادوش میہر پاران یعنی خدا تیمن
سے آویگا اور وہ جو قدوس یعنے بڑا پاک ہی فاران کے پہاڑ سے آیا یہہ دعا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت حبقوق ع نے دعا مانگی کہ قہر کے وقت رحم یاد کر اور برسون کے درمیان ایکبار رحمت کا ظہور
دکہلاوے تب اونکو اللہ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ اللہ جو بڑا پاک ہی دکہن کیطرف سے یعنے عرب کے ملک
سے اور فاران سے یعنے مکہ سے آویگا اسکا یہہ مطلب کہ اللہ اپنے رسول کے ساتھ آویگا اور اپنا کلام
اپنے پاک بندہ کی زبان پاک سے سبکو سناویگا پادری شیر نگ آفتاب صداقت کے صفحہ مین لکہتا ہی
کہ ملک یہودا کے دکہن طرف عرب کا ملک ہی اور توراۃ شریف کی بشارتون مین حضرت اسمعیل ع کے
ذکر مین پادریون کی کتابون سے ثابت ہوچکا کہ فاران مکہ کے کا نام ہی امام احمد قسطلانی رح
مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ فاران تین پہاڑون مین سے ایک ہی ابو قبیس اور اوسکے سامنے قیقعان
نالے کے بیت تک اور تیسرا پورب کیطرف فاران جو قیقعان کے پاس ہے نالے کے بیت تک جو
گہاٹی ہی بنی ہاشم کی اور مسلمانون مین اور کتاب والون مین اسبات مین اختلاف نہین کہ فاران
مکہ ہی کسّاہ شامیم ہودو وتہلاتو مالاہ ہاآرص چہپ گیا آسمان اوسکی شوکت سے
اور اوسکی تعریف سے بہر گئی زمین دیکہو یہہ وہی بات ہی جو اوپر فرمائی کہ زمین اللہ کے جلال کی پہچان سے
بہر جائیگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا ساری زمین مین اللہ کی تعریف ہو رہی ہی اور آسمان چہپ گیا
ہے اوسکی جگمگاہٹ نور کی مانند تہی اوسکے ہاتہ سے کرنین یعنے شعاعین نکلین اور وہان اوسکی قدرت

پوشیدہ تھی مری اوسکے آگے آگے چلتی اور اوسکے قدمون کے آگے آتشین دبا روانہ ہوگی آی ایمان والو اِن
عبارتون مین صاف آیندہ کی باتین ہین صاف آیندہ زمانہ کی خبر ہے کہ اللہ کے ذکر کا نور ہر طرف پہیلیگا اور اسکی
کی بڑی قدرت ظاہر ہوگی اوسکے دشمن ہر طرف قتل ہونگے ارشاد ہوتا ہے وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین کو ناپ
ڈالا اوسنے نگاہ کی اور قومونکو پراگندہ کر دیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے
آگے دھس گئین اوسکی قدیم راہین یہی ہین مین نے کوشان کے خیمون کو مصیبت مین دیکہا اور زمین
مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے کیا تو ندیون سے بیزار تہا ای اللہ کیا دریاؤن پر تیرا قہر تہا کیا
سمندر پر تیرا غضب تہا کہ تو اپنے گہوڑون پر اور فتح یابی کی گاڑیون پر سوار ہوا کمان تیری بالکل
ننگی کی گئی جیسا تو نے فرمایا ہان قومون کے ساتھ قسم کی تو نے زمین کو چیر کر اوسے ندیان کر دیا پہاڑون
نے تجھے دیکہا اور کانپ گئے پانی کی باڑہ سیکے گذر گئے گہراؤ نے اپنی آواز بلند کی اور اپنے ہاتھ اوپر کو اوٹہائے
سورج اور چاند اپنے اپنے مکان مین ٹہر گئے تیرے تیرون کی روشنی کی باعث جو اوڑے اور تیرے
بہالے کی چمکاہٹ کے سبب پادری ٹامس اسکاٹ ان آیتون مین یون سمجہتا ہی کہ یہ گذری ہوی زمانہ کا
ذکر ہی کہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جب فرعون لشکر سمیت ڈوب گیا کوشان یعنی حبش اور مدیان کے
لوگون پر رعب چہا گیا اور دریا کا پانی اللہ نے حضرت موسیٰ کے لیے دو حصہ کر دیا اور حضرت یوشع کے لیے دریا
اردن کو دو حصہ کر دے اور اونکے لیے لڑائی مین سورج اور چاند کو ٹہرا دیا ہم کہتے ہین ان آیتون مین یہی
مطلب ظاہر ہے مگر اوسکی بعد کی آیتون مین پہر صاف آیندہ کی خبر ہے تو مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے
حضرت موسیٰ کے وقت مین اپنے قہر اور جلال سے کافرونکو غارت کر دیا تہا اسی طرح آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے وقت مین کافرونکو قتل کریگا دیکہو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی تو قہر کے ساتھ زمین پر گذر کریگا
تو نہایت غصہ مین قومونکو کاٹ ڈالیگا تو اپنی قوم کو نجات دینے کے لیے ہان اپنے مسیح کے نجات دینے کے
لیے نکلا ای ایمان والو اسکا مطلب یہ ہی کہ تو آخری زمانہ مین قومونکو محمدی تلوار سے کاٹ ڈالیگا اور
اسکا بیان خوب ہو چکا کہ مسیح ان کتابون کے محاورے مین ہر پیغمبر کو کہتے ہین تو یہان مطلب یہ ہے
کہ تو اپنے پیغمبر کو اور اپنے خاص لوگونکو کافرون کے ظلم سے چہڑانے کے لیے اپنے تئین ظاہر کریگا اور کافرون
کو قتل کریگا حضرت صفنیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے
سرے پر لکہا ہے کہ یہوداہ کے بادشاہ یوسیاہ کے وقت مین اللہ کا کلام صفنیا کو پہنچا پہلے اور دوسرے

اسپہین شہر یرو شلم کے ویران ہونیکی خبر ہے تیسرے باب مین اسرائیلیون کی بدکاریون کی شکایت ہے
اور یروشالم کے ویرانی کی خبر ہے اس باب کی آٹھوین آیت مین اللہ فرماتا ہی باوجود اسکے تم میرے انتظار
مین رہو خدا نے فرماتا ہی اوس دنتک کہ مین لوٹ کر اٹھون کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ قومونکو جمع کرون اور سلطنتونکو
اکٹھا کرونگا کہ مین اپنے غضب کو یعنی ہمارے قہر شدید کو اونپر نازل کرون کیونکہ میری غیرت کی آگ ساری
زمین کو نگل جاویگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب مسیح لائیگا اپنے بگڑے ہوی پوچھنے والون کو
اور اونکو وعدہ کی ہوے ملک کو یعنے یروشالم اور ملک شام کو ویران کردیگا تب وہ اون قومون اور
سلطنتون پر جنہون نے اوسکی نجات سے انکار کیا اپنا قہر ڈالیگا ای محمدی بھائیو یہ صاف پتا محمدی وقت
کا ہی کہ اللہ تعالے نے ساری قومون مین ایمان پہیلایا اور ایمان والون کے ہاتون سب کافرون پر اپنا
قہر نازل فرمایا ارشاد ہوتا ہی کیونکہ مین پہر اوسوقت قومونکو پاک ہونٹھ کردونگا تاکہ وے سب کے سب
خداوند کا نام لیوین اور ایک ہی کندہی سے اوسکی بندگی کرین کوش کی نہرون کے پارسے میری عابدہان
میرے پراگندہ لوگون کی بیٹی میرے لیے ہدیہ لاویگی ای ایمان والو یہ صاف محمدی بشارت ہی کہ اللہ تعالے
بہت سی قومونکو ایمان دیگا اور اونکی ہونٹھ اور زبان کو بری باتون سی پاک کردیگا ملا محمد رضا طہرانی رح کتاب
منقول رضائی مین لکتے ہین کہ یہ جو فرمایا کہ ایک کندہی سے سب اللہ کی عبادت کرینگے یہ پتا سوا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکی نائبون کی اور اونکی امت کے کسی پر مطابق نہین ہوسکتا کیونکہ جماعت کی نماز ایک
کندہی سی آپ ہی کی شریعت مین مقرر ہوی اور ابربنال جو یہود یونکا ملا ہے وہ اسکا مطلب یون کہتا ہی
کہ قیامت کے دن جب تمام خلق جمع ہوگی تو سب کی ہونٹھ پاکیزہ ہوجاوینگی مگر ابربنال کا یہ قول اسکی بعد
کے آیتون کے برخلاف ہی کہ گیارہوین آیت مین فرمایا کہ وہ دوسری بار پاک پہاڑ پر غرور نکرینگے
اور بارہوین آیت مین فرمایا کہ تیری قوم کے درمیان عاجز اور فقیرون کو چھوڑونگا اور تیرہوین آیت
مین فرمایا کہ باقی اسرائیلی جھوٹ نہ بولین بلکہ ان آیتون مین بیت المقدس کی دوسری ویرانی اور آبادی کا
ذکر ہے قیامت سے یہان کچہہ علاقہ نہین ای ایمان والو جس لفظ کے معنے کندہی کے ہین وہ
عبرانی مین شخام کا لفظ ہی اوسکا ترجمہ پادری مینتہر نے یون بدلکر لکہدیا کہ ایک دل ہوکر مگر حاشیہ پر لکہدیا
ہے کہ عبرانی مین یون ہی کہ ایک کندہی سے یہ جو فرمایا کہ میرے پراگندہ لوگون کی بیٹی اسکا یہ مطلب کہ اسرائیلی
لوگ جو ہر ہر شہر مین تتر بتر ہین اونکی بیٹی یعنی قوم اور جماعت جو محمدی ہوجاویگی وہ کوش کے یعنی حبش کے

نہ روینگی پاس اللہ کے لیے بیت المقدس مین نذر لاویگی یہ بہی پتا محمدی شریعت کا ہی کہ مسجد بیت المقدس مین دور دور سے سفر کرکے جانا اور اللہ کے لیے نذر لیجانا محمدیون کا طریقہ ہے نصاری اس نعمت سی محروم مین ارشاد ہوتا ہی اوسی دن تو اپنے سارے کامون کے سبب جن سی تو میری گنہگار ہوی ہی شرمندگی نہ اوٹھاویگی کیونکہ مین اوسوقت تیرے درمیان سی تیرے مغرور اور فخر بازلوگونکو نکال لونگا اور تو میرے پاک پہاڑ پر پہر غرور نکریگی اور مین ایک غریب اور مسکین قوم کو تیرے درمیان چھوڑ دونگا اور وی اللہ کے نام پر بہروسا رکہینگے اسرائیل کے باقی لوگ بدکاریان نہین کرینگے اور جھوٹ نہین بولینگے اور اونکے منہ مین دغا دینی والی زبان نہین پائی جائیگی بلکہ وے کہا وینگے اور لیٹ رہینگے اور کوئی اونکو نہین ڈراویگا ای صیہون کی بیٹی تو گا ای اسرائیل تو للکار ای یروشالم کی بیٹی تو اپنے تمام دل سی خوشی اور خرمی کر اللہ تیری آفتونکو اوٹھا لیگیا ہی اوسنے تیرے دشمنونکو نکالدیا ہے اللہ اسرائیل کا بادشاہ تیرے درمیان ہی تو پہر مصیبت کو نہین دیکھیگی اوسدن یروشالم کو کہا جائیگا کہ تو مت ڈر اور صیہون کو کہ تیرے ہاتھ ڈھیلے نہون خداوند تیرا خدا جو تیرے درمیان ہی سو قادر ہے وہی بچالیگا وہ تیرے سبب سے شادمان ہوکر خوشی کریگا اپنی محبت کی باعث وہ الزام دینی کی بدلی خاموش رہیگا اللہ اسکے فرماتا ہی دیکھ مین اوسی وقت اون سبہونکو جو تجھی ستاتے ہین مارونگا اور وہ جو لنگڑاتی ہی اونکو رہائی دونگا اور خارج کی ہوونکو اکٹھا کرونگا اور ہر ایک مملکت مین جہان وی رسوائی گئے ہین اونہین تعریف کیا ہوا اور نامور کرونگا جسوقت کہ مین تمہین جمع کرونگا اوسی وقت تمکو پہیر لاؤنگا کیونکہ جسوقت تمہاری آنکھون کے آگے تمہاری اسیری کو بدل دونگا تمکو زمین کی ساری قومونکی درمیان نام آور کرونگا اور تمہین ستودگی بخشونگا خداوند فرماتا ہی ای ایمان والو یہ سب وعدی ایماندار اسرائیلیون سے محمدی وقت مین پورے ہوی جو اسرائیلی لوگ محمدی دین مین آی اور اللہ کے پاک پہاڑ پر یعنے شہر یروشالم مین رہے وہ بت پرستی سے اور اگلے وقتون کی بری رسمون سے پاک ہین اللہ اس رسوای سے اونکو بچاتا ہی اور مغرور اور گھمنڈ والونکو اونمین سی نکال لیا جنہون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسی کو نہ مانا وہ الگ ہین ذلیل اور خوار ہین جو محمدی ہوے ہین وہ غرور اور گھمنڈ سی پاک ہین ہبے ایمان یہودیونکی دغا بازیون سے اللہ نے اونکو پاک کردیا عرب کے لوگ جو غریب اور محتاج تھے اون محمدیونکو اللہ نے بیت المقدس مین محمدی اسرائیلیونمین چھوڑ دیا سب ملکر

بچے رہتے ہین جو اسرائیلی لوگ ظالمونکی تلوار سے بچ گئے اور محمدی ہو گئے اونہون نے جھوٹ اور فریب سے نجات
پائی وہ یہ یروشالم مین خوش و خرم اپنے دشمنونکا اونکے پچھڑنین انکے دشمنونکو اللہ نے قتل کیا بہت بہت
اور آتش پرست جو اسرائیلیون کے نام کے دشمن تھے محمدی تلوار سے قتل ہوئے جو لنگڑا کی تشبیہ دی مین
[illegible] نگر عالمکے ڈر سے ظاہر نہین کر سکتے تھے اونہون نے محمدی ایمان کو ظاہر کیا حضرت میکاہ
کے [illegible] باب کی چھٹی آیت مین بھی فرمایا تھا کہ جو لنگڑاتے ہین اونکو ایک بقیہ ٹھراؤنگا یعنے وہ لوگ پیغمبرون
کے طریقہ پر باقی تھے اونکا ہونا سچے دین کی بڑی دلیل تھی اور نبیون کے [illegible] مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے اہل کتاب کے بقایا کا لفظ فرمایا اسکا بیان اوپر ہو چکا اور جو خارج کر دئے گئے تھے
یعنے جو یہودی حضرت عیسیٰ کی دشمنی کے باعث سے ایمان سے باہر ہو گئے تھے اونکو جب اللہ نے محمدی کر دیا
وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے اور ایمان والون کے
ساتھ اکٹھے ہو گئے اگلے وقت مین ہر ہر ملک کے لوگ بت پرست تھے اسرائیلیونکے دشمن تھے اب اللہ نے
قرآن مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسرائیلی پیغمبرون کی تعریفین اوتارین ساری قومون
مین اسرائیلی پیغمبرونکا اور اونکی امت کے ایمان والون کا نام روشن ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی
ہو گئے ہین سب محمدی لوگ اونکا ادب کرتے ہین کہ یہ لوگ پیغمبرونکی نسل سے ہین یہ سب وعدے
اللہ نے محمدی اسرائیلیون سے پورے کئے اوسکے سب وعدے برحق ہین مگر پادری
طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق یہان بھی لکھتا ہے کہ بیشک ان آیتون مین آیندہ زمانے
کی خبر ہے پادری راہ دیکھ رہا ہے کہ سب یہودی نصرانی ہو جاوین اور بیت المقدس پر قبضہ
کر لیوین اور پیشینخبری پادریون کے مراد کے موافق پوری ہو جاوے اللہ ان جھوٹے خیالون سے
اونکو نجات دے آمین

حضرت یوایل علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت

اس صحیفہ کے پہلے باب مین اللہ اسرائیلیونکو ایک فوج سے ڈراتا ہے جو اونکے ملک پر چڑھ آویگی
اور حکم فرماتا ہے کہ تم سب روزہ رکھو اور اللہ کے گھر مین جمع ہو کر اس سے فریاد کرو پھر دوسرے باب
مین یہ حکم ہے کہ صیہون مین پکار دو کہ اللہ کا دن چلا آتا ہے ایک قوم بڑی اور زبردست ہے کہ ویسے آگے
کبھی نہین ہوئے اور برسون تک پشت در پشت ہرگز نہ ہونگے اونکی بہادری کا بیان ہو کے
گیارھوین آیت مین یون ہے اور خداوند اپنی لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا کہ اوسکی لشکرگاہ

بہت بڑی ہے کیونکہ وہ زورآور ہے جو اوسکے حکم کو انجام کرتا ہی کیونکہ خداوند کا دن بڑا اور نہایت
خوفناک ہے کون اوسکی برداشت کرسکتا ہے اے ایمان والو دیکھو اللہ تعالے صاف صاف
اوس فوج کی تعریف کرتا ہے اور صاف فرماتا ہے کہ اللہ اپنے لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا
معلوم ہوا کہ وہ لشکر اللہ کے خاص بندونکا ہوگا کہ اللہ اونکے ساتھ ہوگا اور اللہ اپنا کلام اون
لوگون کی زبان سے اور لوگون کو سناویگا پہر فرمایا کہ جو شخص اللہ کے حکم کو جاری کرتا ہے اور انجام
تک پہونچاتا ہی وہ زور آور ہے یہ اوس محمدی لشکر کے سردار کی تعریف ہے ان صحیفون کا یہی قاعدہ ہی
کہ اللہ تعالے پہلے ظالم بادشاہون کی فوج سے ڈراتا ہی پہر محمدی جہاد کی بشارت سناتا ہی پہلے باب
مین دشمنون کی ویران کرنیوالی فوج سے ڈرایا دوسرے باب مین محمدی فوج کا دبدبہ دکہایا اسکے
بعد اللہ تعالے اون لوگونکو غلہ اور میوہ کی ارزانی کی خبر دیکر اٹہائیسوین آیت مین فرماتا ہی اور
اسکے بعد ایسا ہوگا کہ مین اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہاری بیٹے اور بیٹیان پیش گوئی
کرینگے اور تمہارے بوڑہے خواب دیکہینگے اور تمہارے جوان رویتین دیکہینگے بلکہ مین اونہین دنون
مین اپنی روح کو غلامون اور لونڈیون پر ڈالونگا اور مین آسمانون اور زمین پر عجائب قدرتین
ظاہر کرونگا لہو اور آگ اور دہوئین کے ستون سورج اندہیرا اور چاند لہو ہوجاویگا پیشتر اوسکے کہ خداوند کا
بڑا اور خوفناک دن آپہونچے اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی اللہ کا نام لیگا سو نجات پائیگا کہ صیون کے
پہاڑ پر اور یروشالم مین نجات ہوگی جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہی اور اون باقی لوگون مین جنہین خداوند بلاتا
اے محمدی بہائیو یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوے روح کہتے ہین اللہ کے کلام کو اور اللہ
کے فیض کو یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہے کہ سب آدمیون پر یعنے اسرائیلیون پر بہی اور سب قومون پر اللہ
کا فیض برسیگا اور سب جگہ اللہ کا کلام پہونچیگا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیان اور لونڈی غلام ایسے
کامل روشن دل ہونگے کہ اللہ آیندہ کا حال اونکے دلپر کہولدیگا بوڑہے ہونکو اور جوانون کو سچے سچے خواب
اللہ دکہلائیگا جیسا دکہلائیگا ویسا ظاہر کردیگا محمدی وقت مین بہت بڑا فیض اللہ نے جاری
کیا بڑے بڑے روشن دل مرد اور عورت اس امت مین پیدا ہوے لونڈیون اور غلامون مین
سے بہی بڑے بڑے کامل ہوے لڑکون اور لڑکیون پر بہی غیب کا حال اللہ نے کہولدیا اسطرح
لوگونکا پورا احوال جسکو معلوم کرنا منظور ہو کامل درویشون کے کتابین دیکہو بعد اسکے قیامت کی

نشانیان بتائین کہ خداوند کے بڑے اور خوفناک دنکے یعنے قیامت کے دنکے آنے سے پہلے لہو اور آگ اور دہوین کا ستون ظاہر ہوگا یعنی زمین مین کشت وخون کی کثرت اور آگ کا ظہور ہوگا چنانچہ ایک بڑے شہر کے برابر آگ مدینہ منورہ کے پاس سنہ ۶۵۴ ہجری مین ظاہر ہوی اور بہت دنون تک رہی شہر بصری تک اوسکی روشنی پہونچی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے اوسکی خبر دی تھی بخاری اور مسلم مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ قیامت نہین قایم ہوگی یہانتک کہ ایک آگ نکلیگی زمین حجاز سے روشن کردیگی اونٹون کی گردنونکو بصری مین اس آگ کا حال امام نووی نے اور امام احمد قسطلانی نے بہت پھیلاو کے ساتھ لکھاہی اور ایک آگ عدن سے ظاہر ہونے والی ہی اوسکا ظہور قیامت کے قریب ہوگا اور آخری زمانہ مین آسمان پر دہوان ظاہر ہوگا اور آخرزمانہ مین ایمان ملک شام مین اور مکہ اور مدینہ اور یمن مین خوب ظاہر ہوگا اور سب ملکون مین فساد پھیلیگا جیسا محمدی حدیثون سے ثابت ہی تیسرا باب اور دیکھہ اونہین دنون مین اور اوسی وقت مین کہ جب یہودا اور یروشالم کے قیدیونکو پھیر لاونگا تب ساری قومونکو اکھٹا کرونگا اور اونہین یہوشفط کے وادی مین تلے لاونگا ای ایمان والو دیکھو اللہ تعالے نے محمدی وقت مین یہودا اور یروشالم کے بہت قیدیونکو چھڑایا جو دین محمدی مین داخل ہوی وہ بت پرستون اور بے ایمان یہودیون اور جھوٹے عیسائیون کے ظلم سے چھوٹے اللہ تعالے یہ بتا دیتاہی کہ اوسی وقت مین ساری قومونکو اکھٹا کرونگا سو اللہ نے سب قومونکے محمدیونکو اکھٹا کیا اور یہوشفط کے وادی مین اونکو لایا یہوشفط بادشاہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل مین تھا اور بڑا ایماندار اور دیندار تھا اوسکا حال تواریخ کی دوسری کتاب کے بیسوین باب مین یون ہی کہ موابی اور عمونی یہوشفط بادشاہ سے لڑنے آئے تھے یہوشفط اپنے لشکر سمیت دشت تقوع مین روانہ ہوا اور لشکر والون سے کہا ای یہودا اور یروشالم کے رہنے والو میری سنو اللہ اپنے خدا پر ایمان لاؤ تم قیام پکڑوگے اوسکے نبیون پر ایمان لاؤ تم کامیاب ہوگے لشکر کے آگے گانے والون نے اللہ کی تعریف کا گیت گایا تب دشمن آپسمین کٹ مرے یہوشفط کے لشکری جب اون تک پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ لاشین زمین پر پڑی ہین اور کوی نہین بچا یہان سے معلوم ہوا کہ وہی جنگل یہوشفط کا وادی کہلاتاہی پادری شیر نگ الکتاب کے مقامات المعروف کے صفحہ ۳۴۳ مین لکھتاہی کہ جو وادی یروشالم کے پورب طرف ہی اوسے یہوشفط کے نام سے مشہور ہی اوسکی لنبائی ڈیڑھ میل ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے

کہ یہوشفط کے جنگل سے مراد ہی جہان اللہ تعالے نے اوس بادشاہ کے دشمنون کو برباد کیا تھا جسکے
معنے ہین خدا نے فیصلہ کیا اسکے بعد عبرانی مین یون ہی ونشپطتی عمام غل عمی اور عدالت کرونگا اونکے
ساتھ اپنی قوم پر اور اپنی میراث اسرائیل پر جسکو اونہون نے قومون مین پراگندہ کیا اور میری
زمین کو آپسمین بانٹ لیا پادری میتھر نے ترجمہ عام کا یون لکھدیا کہ او پر دیکھو کہان اونکے ساتھ اور
کہان او پر اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ لوگ جنکو مین اس جنگل مین جمع کرونگا اون محمدیون کے ساتھ
ہوکر اپنے اسرائیلی لوگون کی عدالت کرونگا اور بت پرستون نے جو اسرائیلیون پر ظلم کیی اور اونکو
تتر بتر کردیا اسکا بدلہ اونسی لونگا جاننا چاہیے کہ محمدی لوگ جب یروشالم کو فتح کرنے آئے تھے یہوشفط کے
جنگل کی راہ سے آئے تھے ہنری شپیس یونارڈی ڈی نے جو کتاب یروشالم کے احوال مین
لکھی ہے اوسمین لکھا ہی کہ قدرون کا نالہ شہر کے پورب طرف ہی اور مسجد بیت المقدس بھی شہر کے
پورب طرف ہی اور قدرون نالہ کے اور مسجد بیت المقدس کے درمیان یہوشافاط کا وادی ہی اور قدرون
کے نالہ کے بعد زیتون پہار ہی جو شہر سے باہر ہے اے ایمان والو پادریون کی کتابون مین جابجا لکہا
ہی کہ یروشالم سے عرب کا ملک دکن پورب ہی اور محمدیون کی فوجین جب یروشالم کی طرف آئین اور
اونہون نے شہر کو گھیر لیا تو یہوشافاط کے جنگل مین اونکا آنا ثابت ہوا چار مہینے تک لڑائی ہوتی رہے
پہر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود فوج لیکر تشریف لائے تو مولانا جلال الدین سیوطیؒ نے اتحاف الاخصا
مین لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ زیتا پہاڑ پر اوترے جو بیت المقدس کے پورب طرف ہی اور لشکر کو اسپر اوتارا
پہر اوترے اور مسجد مین داخل ہوے یہان سے معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ سے اوترکر قدرون کے نالے
اور یہوشافاط کے وادی سے ہوکر مسجد مین داخل ہوی پادری بارشن نے سیر الاسلام مین لکہا ہی
کہ حضرت عمرؓ نے شہر سے باہر خیمہ کہڑا کیا اور شرطین صلح کی اپنے ہاتھ سے لکھین پہر شہر مین داخل
ہوے اللہ تعالے نے اپنی خاص عدالت کا ظہور یہوشافاط کی وادی مین دکہلایا محمدی
عدالت مین ہر ہر قوم کا جیسا بندوبست ہوا وہ ظاہر ہے جو اسرائیلی محمدی ہوگئے وہ سب پر
غالب رہے اور جو دین مین نہین داخل ہوے اور محمدیون کی رعیت ہوکر رہے اور جزیہ دیتے رہے
اونکو بھی دشمنون سے پناہ ملی توبہ کے لیے مہلت ملی اونکو یروشالم اور ملک شام مین امن
امان سے رکہا اسکے بعد کی آیتون مین بت پرستون کے ظلم کا ذکر ہے جو اونہون نے یہودا اور یروشالیم

کیا پہر نوین آیت مین اسد فرماتا ہی اسباط کی قومونمین منادی کرو لڑائی کی طیاری کرو پہلوانونکو جگاؤ
سارے جنگی جوان حاضر ہون وی چڑہ آوین اپنی ہل کے بہالون کو پیٹ کے تلوارین بناؤ اور ہنسوونکو
پیٹ کے بہالے ناتوان انسان کہی کہ مین زوراور ہون ای ارداگرد کی سب قومو تم جلدی سے آؤ اور
اپنے تئین اکٹہا کرو ای اللہ ایسا کر کہ تیرے پہلوان وہان اوتر جاوین قومین جاگین اور یہوشفط
کی وادی مین آوین کیونکہ مین وہان بیٹہونگا تاکہ چارون طرف کی قومون کی عدالت کرون اسے
محمدی بہائیو اللہ تعالے جہاد والون کی تعریف کرتا ہی اور اونکی ہمت بڑہاتا ہی یہ ایسے خاص بندونکا
ذکر ہے جو اللہ کے پہلوان کہلائی اونکو حکم ہوتا ہی کہ یہوشفط کی وادی مین جہاد کے لئی جمع ہو جاوین کیونکہ
یہ وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے وہان بیٹہکر سب قومون کی عدالت کریگا تاریخ واقدی
مین ہے کہ حضرت عمرؓ نے یمن اور حضر موت اور کہلان اور طی اور خولان وغیرہ کے لوگ یروشالم کی
طرف بہیجے تہے مولانا جلال الدین سیوطیؒ اتحاف الاخصا مین لکہتے ہین کہ اللہ تعالے جو قیامت کی ذکر مین
فرماتا ہی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ یعنے ایکا ایک وہ آوینگے میدان مین تو ابراہیم ابن ابی عبلہؒ نے
فرمایا کہ ساہرہ وہ میدان ہے جو زیتا پہاڑ کے پہلو مین ہے حضرت عمرؓ کے نماز کے مقام کے قریب
وہ ساہرہ کر کے مشہور ہی اور لکہا ہی کہ حضرت صفیہؓ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی
ہین جب بیت المقدس مین آئین زیتا پہاڑ کیطرف چڑہین اور پہاڑ کے کنارے پر کہڑی ہوئین
اور فرمایا کہ اسی جگہ سے قیامت کے دن لوگ جدا جدا ہو کر بہشت اور دوزخ کیطرف چلے جاوینگے اور
وہب ابن منبہؒ نے فرمایا کہ ساہرہ ایک پہاڑ ہے بیت المقدس کے پاس وہ حشر کے واسطے پہیلا دیا
جاویگا ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ کے نیچے کا میدان یعنے قدرون کا
نالہ اور یہوشافاط کا وادی یہی حشر کا میدان ہی اس لیے پہلے سی محمدی جہاد والونکو اوس میدان مین بلایا ـ
ارشاد ہوتا ہی ہنسوا لگاؤ کیونکہ کہیت پک گیا ہی آؤ روندو کہ کولہو لبالب ہوا ہی اور ساری حوض لبریز
ہین کیونکہ اونکی شرارت بڑی ہی گروہ پر گروہ انفصال کے وادی مین ہی کیونکہ خداوند کا دن انفصال
کے وادی مین آپہونچا سورج اور چاند اندہیرے ہو جاوینگے اور ستارے اپنی روشنی سے باز آوینگے اور
خداوند صیہون مین سے نعرہ ماریگا اور یروشالم مین سی اپنی آواز بلند کریگا اور آسمان اور زمین
کانپینگے ای ایمان والو حکم ہوتا ہے کہ اس کہیت کو کاٹو یعنے کافرون کو قتل کرو اور کولہو مین انگورونکو

روندو که اونکا رس جو ضون مین بهر جاوے یعنے کافرون کا خون بہاو فیصلے کو میدان مین فوجین جمع ہوجاوین کیونکہ فیصلے کے میدان مین وہ جو اللہ کا دن ہی یعنے قیامت کا دن وہ نزدیک آپہونچا ہی جسدن سورج اور چاند اور تارے بی نور ہوجاوینگے اورصیہون اور یروشلم مین اللہ تعالے اپنی آواز بلند کریگا اور سب سی حساب لیگا مولانا جلال الدین سیوطی نے اتحاف الاخصا مین مسجد بیت المقدس کی بڑی چٹان کے ذکر مین لکھا ہی کہ ولید ابن مسلم سے روایت ہی وہ ابن جعفر سے روایت کرتے ہین اونہون نے کہا کہ مین نے عمیر ابن ہانی عبسی سے سُنا ہی کہ اللہ تعالے بیت المقدس کی چٹان کو ایک مونگا بنادیگا جو آسمان و زمین کی چوڑای کے برابر ہوگا پہر اپنا تخت اوسپر رکہیگا اور اپنے بندون کے بیچ مین فیصلہ کریگا اور وہان سی جنت اور آگ کیطرف جاوینگی اسنا ہوتا ہے اور خداوند اپنے لوگون کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا محکم قلعہ ہی سو تم جانوگے کہ مین خداوند تمہارا خدا ہون جو اپنے پاک پہاڑ صیہون پر رہتا ہون اور یروشلم مقدس ہوگا اور اجنبی لوگ کبہی اوسمین نہین گذرینگے ای ایمان والو جو اسرائیلی محمدی ہوگئی اونکو اللہ نے یروشلم مین امن و امان سی رکہا اجنبی لوگ یعنے بت پرست اس پاک شہر مین کبہی نہین آسکتے —

جناب عبدیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کا سرایہ ہے خداوند اللہ ادوم کے حق مین یون فرماتا ہے ہمنے اللہ سے ایک خبر سنی ہے اور قومون مین ایک پیغام پہونچانیوالا بہیجا گیا ہے تم اوٹہو اور ہم اوسپر لڑائی کے لیے اوٹہین ای محمدی بہائیو یہ پتا صاف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ آپکو اللہ نے ساری قومون کی طرف بہیجا اور جہاد کا حکم کیا حضرت عبدیاہ علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ پیغام پہونچانیوالا اس حکم کے ساتھ بہیجا گیا کہ اوٹہو اور ہم بہی اوٹہین ادومیون سی لڑینگو اوٹہو ادوم کا ملک عرب کے قریب ملک شام کیطرف ہی اوس ملک کا بڑا شہر بُصریٰ ہی محمدیون نے بُصرای کے نصاری پر جہاد کیا اس لڑای کا پورا بیان اشعیا کے چونتیسوین باب مین ہوچکا ہی اس صحیفہ مین صاف یہ پتا بتلادیا کہ یہ اسوقت ہوگا جب ایک پیغامبر ساری قومون کیطرف بہیجا جاویگا اسکے بعد کی آیتون مین اللہ تعالے ادوم والون کی غرور اور گہمنڈ کی شکایت کرتا ہی اور اون سے فرماتا ہی کہ اسرائیلیون کو جب دشمنون نے قید کیا تم ہی اونکے لوٹنے اور قتل کرنے مین شریک ہوے پہر اور معاملون کی خبرین ہین جو اگلے زمانہ مین گذر چکے

بادشاہون کا احوال دوسری کتاب جو بادشاہون کے احوال مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ یوسیا بادشاہ کے بعد ملک کے لوگون نے اوسکے بیٹے یہوآخز کو بادشاہ کیا اوسنے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی اور خدا کے سامنے بدکاریان کین اور فرعون نکوہ نے اوسکو زنجیر بند کیا اور یوسیا کے بیٹے الیاقیم کو بادشاہ کیا اور اوسکا نام یہویقیم رکھا اور یہوآخز کو لے گیا سو وہ مصر مین پہونچکر مرگیا یہویقیم نے یروشالم مین گیارہ برس سلطنت کی اوسنے بھی اللہ کے حضور مین بدکاریان کین اوسکے وقت مین بابل کا بادشاہ نبوکدنضر چڑھ آیا **فائدہ** عبرانی مین نبوکدنضر ہے نون کے نیچے زیر پھر ایک نقطہ والی بی پھر واو پھر کاف پھر دال اور عرب لوگ اوسکو بُخت نَصَر بولتے ہین پہلے ایک نقطہ والی بی پھر خی نقطہ دار پھر دو نقطہ والی تے پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہی کہ بابل فرات کے کنارے پر اور نینوی دجلہ کے کنارے پر تھا دونون سلطنتین کبھی ملی رہین کبھی جدی ہوگئین حضرت عیسی علیہ السلام سی چھہ سو تیس برس آگے نبوپولاصر بابل کا بادشاہ ہوا اور آسور کے بادشاہ سارون پالوس کو شکست دی اور دونون سلطنتونکو ملاکر ایک سلطنت قرار دی اوسکے جانشین بُخت نصر نے اوس ملک کی سرحدین چارون طرف بڑھالے حضرت عیسیٰؑ سے چھہ سو چھہ برس آگے یروشالم پر قبضہ کرلیا اوسوقت دانی ایل نبی وغیرہ قیدیونکو شہر بابل مین لے گیا پھر صفحہ ۱۰۵ مین لکھا ہی کہ دانیال نبی وغیرہ اشراف جوانون کو قید کرکے لے گیا مگر یہویقیم کو بادشاہت سے معزول نہین کیا تین برس بعد یہویقیم بابل کی بادشاہ سے باغی ہوا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اوسکے پانوٓن مین بیڑیان ڈالکر بابل مین لے گیا اور وہ وہان مرگیا اور بخت نصر اللہ کے گہر کے بہت برتن بھی بابل کو لے گیا اور اونکو اپنے بتخانہ مین رکھا بادشاہون کے احوال کی کتاب مین ہی کہ یہویقیم کے بعد اوسکا بیٹا یہویکین بادشاہ ہوا بعد اسکے مصر کا بادشاہ پھر اپنے ملک سی باہر نگیا اسلیے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لیکر نہر فرات تک مصر کے بادشاہ کی ساری زمین پر عمل کرلیا تھا اور یہویکین نے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی اور اللہ کے سامنے بدکاریان کین اوسوقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروشالم پر چڑھے اور شہر کو گھیر لیا اور بخت نصر نے شہر پر لشکر کشی کی اور اوسکے خادمون نے اوسکو گھیر لیا تب یہویکین اپنی مان اور اپنی غلامون اور منصبدارون کو لیکر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت کے آٹھوین برس اوسکو پکڑ لیا اور اللہ کے گہر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل مین تھا

تھا تکال کرلے گیا اور اُن سارے سنہرے برتنونکو جو حضرت سلیمانؑ نے اللہ کے گھر کے لیے بنائی تھی لوٹ لے گیا اور سارے یروشالم کو اور سب امیرون اور جنگی بہادرون کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے پیشہ والون کو اور لہارونکو قید کرکے لے گیا سو وہان کنگالون کے سوا اور کوئی باقی نرہا اور یہویکین کو اور اوسکی مان کو اور اوسکی جورونکو بابل مین لے گیا آفتاب صداقت مین ہو کہ ان قیدیون مین حزقی ایل نبی بھی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہویکین کے چچا متنیاہ کو اوسکے جگہ تاج بخشا اور اوسکا نام بدل کر صدقیاہ رکھا صدقیاہ نے گیارہ برس یروشالم مین سلطنت کی اوسنے بھی اللہ کے آگے بدکاریان کین تاریخ کی دوسری کتاب مین لکھا ہو کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریان کرتا تھا اوسنے حضرت یرمیاہ کے سامنے جنھون نے اللہ کے منہ کی باتین اوس سے کہی تھین عاجزی نکی اور بخت نصر سے بھی باغی ہوا اور ایسا گردن کش او سخت دل تھا کہ اللہ کی طرف رجوع نہین ہوا اور کاہنون کے سب سردارون اور لوگون نے قومون کے سارے نفرتی کامون کیطرف مائل ہو کر بہت سی بدکاریان کین اللہ نے اپنی رسولون کی معرفت اونکے پاس پیغام بھیجا لیکن انھون نے اللہ کے پیغام پہونچانے والون کو ٹھٹھے مین اوڑایا اور اوسکی باتون کو ناچیز جانا اور اوسکے نبیون سی بدسلوکی کی یہانتک کہ اللہ تعالے کا غضب اون لوگونپر ایسا بھڑکا کہ کچھ چارہ نرہا حضرت یرمیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ مین سرے پر لکھا ہو کہ اللہ کا کلام یرمیاہ علیہ السلام پر یوسیاہ بادشاہ کے دنونمین اوسکے بادشاہت کے تیرہوین برس مین اور یہویقیم کے دنون مین بھی صدقیاہ کے گیارھوین برس کے تمام ہونے تک یروشالم کے لوگون کے قید ہوجانے تک اوترتا رہا اس صحیفہ مین اول سے آخر تک اللہ تعالے اون لوگون کی بت پرستی اور کفر اور خون ناحق اور زناکاری کی اور مسافر اور بیوہ اور یتیم پر ظلم کرنیکی شکایتین کرتا ہے اور اپنے احسان بیان کرتا ہو اور جابجا یہ خبر دیتا ہو کہ اگر تم توبہ نکروگے تو بابل کے بادشاہ بخت نصر کو تمہارے اوپر بھیجونگا وہ تمھین قتل کریگا اس صحیفہ مین بھی جابجا محمدی بشارتین موجود ہین تیسرے باب کے سرے پر یادری میتھر لکھتا ہو کہ توبہ کرنی والون کو انجیل کی بشارت دیجاتی ہو اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیون کی بت پرستی کا ذکر کرکے فرماتا ہو کہ اس باعث سے مین نے اونکو نکالدیا اسکا یہ مطلب کہ دس فرقون کو اونکے ملک سے نکالدیا پھر یہودا کی بت پرستی کی شکایت کر

فرماتا ہی کہ یہ لوگ بت پرستی مین اسرائیلیون سی بڑہ گئے پہر اللہ تعالی نے حضرت یرمیا علیہ السلام سی فرمایا کہ
جا اور اوتر کیطرف پکار کے کہ خداوند فرماتا ہی ای برگشتہ اسرائیل پہر آو مین رحیم ہون ہمیشہ تک اپنا غضب رکہہ
نہین چہوڑونگا فقط اپنی بدکاریکا اقرار کر اگرچہ مین نے تمکو چہوڑ دیا تو بہی پہر آو اور مین تمکو ہر ایک شہر مین سے
ایک ایک اور گہرانی مین سی دو دو ولیکے تمہین صیہون مین لاؤنگا اور مین تمکو اپنے خاطر خواہ چرواہی دونگا اور
وی تمہین دانای اور سمجہداری چراوینگے اور ایسا ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ جب اون دنون مین تم ملک مین بڑہ گئے
اور بہت ہو گئی تب وی پہر نہ کہینگے کہ خداوند کے عہد کا صندوق اوسکا خیال بہی کبہی اونکی دل مین نہ
آویگا وی ہرگز اوسے یاد نکرینگے اور اوسکے نہونے سے دریغ نکرینگے اور وہ پہر بنایا نجاویگا اوسوقت یروشلم
اللہ کا تخت کہلایا جاویگا اور وہان ساری قومین اللہ کے نام سی یروشلم مین جمع ہونگے اور وی پہر اپنے برے
دل کی مکر اوکی پیروی نکرینگے اون دنون مین یہوداکا گہرانا اسرائیل کے گہرانے مین جاویگا اور وی اوتر
کی زمین مین سی اوس زمین مین ملکر آوینگے جسے مین نے تمہارے باپ دادونکو میراث مین دیا پادری طامس
اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ دس قومین جو قید ہوکر پراگندہ کردی گئین تہین اونکی واسطے حکم ہوتا ہی کہ اشتہار
دو مگر ہمکو یہ خیال کرنا نچاہیئے کہ حضرت یرمیا خود اونکے ملکومین وعظ کہنی کو گئے لیکن اللہ اس حکم سے یہودیکو
شرم دلاتا ہی کہ اسرائیلیون کے لیے ابہی رحم موجود ہے اگر بت پرستی سی توبہ کرین اور یہ کہ اللہ اونہین جیسے
ستوڑونکو پہر صیہون مین لاویگا اور داؤد کیطرح کا بادشاہ اونپر قایم کریگا یہ پیش خبری کچہ پوری ہوچکی
تہی جب اسرائیلی لوگ یہودیون کے ساتہ بابل سی پلٹی اور ماتحت زروبابل ویہوشوع اور عزرا اور نحمیا
کے ہوے لیکن خاص مراد یہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جمع ہوے جب عیسای زمانہ کے بت پرست ایمان
لائے اہل ایمان والو حضرت حزقی ایل کے اڑتالیسوین باب مین حکم ہوا ہی کہ بارہ فرقونکی لیئے زمین کو
اسطرح تقسیم کرو اور عزرا کی کتاب کے چہٹے باب مین ہی کہ بارہ فرقون کے شمار کے موافق بارہ
بکرے چڑہای کیا اس سے ثابت ہوا کہ کچہ کچہ لوگ دس فرقون کے بہی فرقہ یہودا کے ساتہ تہے اور
یعقوب حواری اپنے خط کے سرے پر لکہتے ہین کہ یعقوب کے اون بارہ فرقونکو جو تتر بتر ہین
سلام اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسی کے بعد اسرائیلیونکی بارہ فرقونکے لوگ عیسایونمین موجود تہی
پہر پادری لکہتا ہی کہ عام خیال کیا گیا ہی کہ صندوق عہدنامہ کا بعد قیدی کے نہین پایا گیا اور نہ
اوسکی بدلے کوی اور نہین بنایا گیا پہر پادری اسکو خاص حضرت عیسی کیوقت کی خبر ٹہراتا ہی

کہ جو یہودی عیسائی ہوے اونکو [illegible] صندوق کی حاجت نرہی اور ایمان والو بابل سے پھرنے کی بعد اگرچہ صندوق
کے بنانی کا حکم کسی نبی کو نہین ہوا اور اس فرقون کے بھی کچھ لوگ یہودی نہین آئی مگر اس مقام مین اوس وقت کا
ذکر نہین اور حضرت عیسی کے وقت کا بھی ذکر نہین اسمین پر اللہ نے تہہری وقت خاص بتا بتلایا ہی کہ
اوسوقت مین یروشالم اللہ کا تخت کہلایا جائیگا اگرچہ یروشالم سارے شہر کا نام ہی مگر اوس ایک شہر مین حضرت
سلیمان کی مسجد اور مسجد کے بیچ مین وہ پاک چٹان [illegible] اور اللہ اوسکا [illegible]
تمام ہوے ہی اوس پاک چٹان [illegible] رب العالمین [illegible] اسکا باعث [illegible]
روایت ہی جو اوپر ہو چکی کہ قیامت کے دن اللہ تعالی [illegible] تخت اس پاک چٹان پر رکھیگا یہ وہی
پاک چٹان ہی جسپر جہوٹے عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین کوبرکا ڈہیر لگا رکھا تھا محمدیون نے
اوسکو جہاڑ کر اور صاف کر کے بہت بڑی رونق دی پادریون نے لدہیانے مین جو اخبار
۱۸۶۲ عیسوی مین چھاپا تھا اوسکے نمبر ۱۹ - جلد چوتھی صفحہ ۲۹ مین ایک انگریز کی زبانی بیت المقدس
کا حال لکھا تھا کہ وہ مسلمانون کا بھیس کر کے اوس پاک مسجد کے دیکھنے کو گیا تھا اوسنے اس
چٹان کے ذکر مین لکھا تھا کہ اس چٹان کو تخت عرش اللہ کہتے ہین اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے
کہ مین نے بھی وہان کی بعضی بعضی جانے والون سے سنا ہے کہ وہان کے لوگ اس چٹان کو تخت
رب العالمین کہتی ہین اور باقی دو نشانیان بھی محمدیون ہی مین موجود ہین صیہون مین محمدی اسرائیلی
سبت مین وہان تلاش کرنا چاہیئی کہ [illegible] کون کون قومین ہین پادری کا ڈفری
لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کی دس قومین محمدی [illegible] اصل ہی [illegible] حضرت یرمیا نے اللہ کے حکم
سے دس فرقون کو پکار دیا تھا کہ توبہ کرو اس پکارنیکا اثر اللہ نے اونکی اروا حون پر ڈال دیا جو آئندہ
زمانہ مین پیدا ہونے والے تھے اور اونکو توبہ اور ایمان عنایت فرمایا اور عہدنامہ کا صندوق
جسکو اللہ نے قرآن مین فرمایا ہی کہ اوسمین اللہ کیطرف سے سکینہ یعنے تسلی تھی ہماری پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کو بھی اوسکے بنانے کا حکم نہین ہوا اللہ نے اتنا فتحنا مین فرمادیا کہ اللہ نے ایمان
والون کے دل مین سکینہ یعنے تسلی نازل فرمائی وہان اللہ کا فیض اوس صندوق مین تھا
یہان اللہ نے اپنا فیض محمدیون کے دلون مین بہر دیا اسی باعث سے اوس صندوق کے نہونیکا
کچھ افسوس محمدیون کو نہین جیسا اللہ نے فرمایا تھا کہ وہ اوسکے نہونے سے دریغ نکرینگے اور اللہ نے

اوس وقت کا ایک بڑا پیشوا ہو گا اور ساری قومین اوسکے تابع ہونگی یروشلم مین جمع ہو جاوینگی اور جب وہ
جمع ہو جاوینگے تو اونکے دل کی سختی جاتی رہیگی اسکے سبب حکومت اونکی ہر کوئی قبول کر لیگا اور فرقہ یہودا
اور اسرائیلی فرقون مین جو دشمنی تھی اون دونون فرقون کی برکت سے جاتی رہیگی سب اکٹھے ہو کر اتر
کی طرف یعنی عراق سے ملک شام مین آوینگے مہدی کے وقت سے پہلے عراق مین حکومت ایران
کے آتش پرستون کی تھی وہ ہمیشہ شام والون سے لڑتے تھے عراق والونکو شام مین آنا
مشکل تھا چونتیسوان باب اس باب کے مضمون پر پادری میتھر لکھتا ہی کہ یہان یہ بشارت ہی
کہ گلہ جو پراگندہ ہوا تھا پھر جمع کیا جائیگا اسپر ایک حکومت کریگا اور اوسی بچاویگا اسمین فرماتا
ہی اون چرواہون پر واویلا ہی جو میری چراگاہ کے بھیڑون کو ہلاک اور پریشان کرتے ہین
اور کہتا ہی اسلیے خداوند اسرائیل کا خدا اون چرواہون کی مخالفت مین جو میری قوم
کو چراتے ہین یون کہتا ہی کہ تمنے میرے گلہ کو پراگندہ کیا اور اونہین ہانک کے نکالدیا اور نگہبانی
نہین کی دیکھو مین تمہارے کامون کی برائی تمپر لاونگا خداوند کہتا ہی پر مین اونکو جو میرے گلہ سے
بچ رہے ہین ساری سرزمینون سے جہان مین نے اونکو ہانک دیا تھا جمع کرونگا اور اونہین
اونکی بھیڑشالون مین پھر لاؤنگا اور وہ پھلین گے اور بڑھینگے اور مین اونپر ایسے چرانے والے مقرر کرونگا
جو اونہین چراوینگے اور وے پھر نہ ڈرینگے نہ گھبراوینگے نہ گم ہو جاوینگے خداوند کہتا ہی دیکھ وے
دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ مین داؤد کے لیے صداقت کی ایک شاخ نکالونگا اور ایک بادشاہ
بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا اوسکے دنون مین یہودا
نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا اور اوسکا یہ نام رکھا جاویگا خداوند ہماری
صداقت پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کے بادشاہون اور علماؤن کی بد انتظامی
نے اونکو برباد کر دیا تھا اللہ اون سے وعدہ کرتا ہی کہ جو اونمین باقی رہینگے وہ اپنی زمین مین نحمیاہ وبابل
وغیرہ کے زمانہ مین ترقی پاوینگے جنہون نے خداترسی سے سلطنت کی مگر خاص یہ پیشخبری حضرت عیسیٰ
کے وقت مین پوری ہوئی ای ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور بادشاہی کی ساتھ نہین ہوا
اونکے وقت مین ایمان والونکے چھ سو برس ظالم بادشاہون کے ظلم اوٹھائے یہ تو صاف بشارت ہی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کیطرح پیغمبر بھی ہین اور بادشاہ بھی

ہین اور حضرت داؤد کی بہائیون کی نسل مین پیدا ہوئی ہین اور عبرانی مین شیلوح کا لفظ جسکے معنے شاخ کی ہین
فقط آخری پیغمبر کے حقمین شعیاہ کے کتاب مین دو جگہ ہو چکا ہی اور زکریا علیہ السلام کی کتاب مین بہی
آیا ہو شاخ اس لئی فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی نسل مین سی ایک شاخ ہوئی اسکا بیان اوپر ہو چکا ہی اور عدالت
کا پتا اور اسرائیلیون کا سلامتی سی رہنا یعنے دشمنون کے غلبہ سے محفوظ رہنا بڑا پتا آخری پیغمبر کا ہے
وہ بہی یہان صاف موجود ہی سو یہودا اور اسرائیلی فرقے جو محمدی ہوے سب ملکر ایک ہو گئے اور ملک شام
مین پہلے اور بڑہے اور محمدی حاکمون کی پناہ مین ہی اونکو کسی دشمن کا خوف نہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا اللہ نے قرآن مین یہ نام رکہا رسول مصدق لما معھم یعنی پیغام پہونچانے والا سچ بتانے والا
اون کتابون کا جو اونکے ساتھ ہین حضرت یرمیاہ فرماتے ہین کہ اوسکا یہ نام رکہا جاویگا کہ اللہ ہماری صداقت
ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ اللہ اوسکے وسیلے سے ہماری سچائی ظاہر کریگا اسطرح کے اور نام بہی ان کتابونمین آئے
ہین توراۃ شریف کی دوسری سورۃ کے سترہوین باب مین ہی کہ حضرت موسی نے قربان گاہ بنائے
اور اوسکا نام رکہا یہوواہ نسی یعنی اللہ میرا جہنڈا ہی اور توراۃ کی پہلی سورۃ کے بائیسوین باب کی
چودہوین آیت مین ہی حضرت ابراہیم نے ایک مقام کا نام رکہا یہوواہ یراہ یعنی اللہ دیکہیگا
اور قاضیون کی کتاب کے چہٹے باب کی چوبیسوین آیت مین ہی کہ حضرت جدعون نے قربان گاہ بنائی
اور اوسکا نام رکہا یہوواہ سلوم پادری میتہر نے حاشیہ پر لکہا ہی یعنے اللہ سلامتی عنایت کرے
ان نامون سی یہ مطلب نہین کہ جس چیز کا یہ نام رکہا گیا معاذ اللہ وہ چیز خدا ہو گئی بلکہ مطلب یہ ہے
کہ اللہ اسجگہ سلامتی دیوی اور مدد کرے اسی طرح اوس رسول پاک کے اس نام کا یہ مطلب ہی کہ اللہ اونکے
وسیلہ سے ہماری کتابون کی سچائی ظاہر کریگا اس مطلب کو اللہ تعالے نے قرآن شریف مین عبرانی
کی محاورے کے موافق نہین فرمایا بلکہ اوسکا خلاصہ عربی کے محاورے کے موافق فرما دیا پچیسوان
باب یہ کلام یرمیاہ کو یہویقیم بادشاہ کے چوتہی برس مین پہونچا جو بابل کے بادشاہ بخت نصر کا پہلا
برس تہا اس باب کی سات آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہی کہ تمنے میری باتین نہ سنی مین اوتر کے سارے
گہرانون کو اور اپنے بندے شاہ بابل بخت نصر کو بلا بہیجونگا گیارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ یہ قومین
ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی تابعداری کرینگے بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جب ستر برس پورے
ہون گے مین بابل کے بادشاہ کو اور اس قوم کو اور کسدیون کی سرزمین کو اونکی بدکاری کے سبب سزا دونگا

پہر بہت سی شہرون کا نام لیکر خبر دیتا ہی کہ یہ سب اسد کے غضب کا پیالہ پئین گے اونکی بعد سیسک کا
یعنی بابل کا بادشاہ پئیگا اس کتاب کے اکیاونوین باب کی اکتالیسوین آیت مین بابل کو سیسک
کہا ہی پہر فرماتا ہی کہ مین زمین کے سارے باشندون پر تلوار طلب کرتا ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ یہ خبر بخت نصر کی تلوار کی ہی اب ہم کہتی ہین کہ اسکے بعد صاف محمدی بشارت ہی اللہ تعالے ادہر بخت نصر
کی فوج سی ڈراتا ہی ادہر آخری پیغمبر کی خوشی سناتا ہی جسطرح قرآن شریف مین جہان دوزخ سی ڈرا
تا ہی وہان جنت کی بہی خوشی سناتا ہی دیکہو تیسوین آیت مین اسد فرماتا ہی اسلیے تو ان سب باتون کی خبر
دیگا اونکی مخالفت مین نبوت کریگا اور اون سے کہیگا کہ خداوند بلندی پرسے گرجیگا اور اسپنے
مقدس مکان سے آواز سناویگا وہ بڑے زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجیگا انگور اتارنے والونکی
مانند وہ زمین کے سارے باشندونپر للکاریگا ایک غوغا زمین کی سرحدون تک پہونچا ہی کہ خداوند قومون
سے جہگڑیگا وہ سارے بشر کی عدالت کریگا وہ شریرونکو تلوار کے حوالے کریگا خداوند کہتا ہی رب العالمین
یون کہتا ہی کہ دیکہہ گروہ گروہ پر بلا نازل ہوگی اور ایک بڑی آندہی زمین کی سرحدون سی اوٹہائی
جاویگی اور خداوند کے مقتول اوس روز زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑے ہونگے اونپر
کوئی نوحہ نکریگا وی سمیٹی نجائینگی نہ گاڑی جائینگی کہاد کیطرح وی روی زمین پر پڑے رہین گے ای ایما ندارو
ولو اللہ تعالے پہلے بخت نصر کی تلوار کی خبر دیکر حضرت یرمیاہ سے فرماتا ہی کہ تو ان باتون کی خبر دیکر اون
لوگون کے برخلاف نبوت کریگا یعنے خبر دیگا کہ خداوند بلندی پرسے گرجیگا اور اپنے پاک مکان سے یعنے
عرش سے اپنی آواز جبرئیل علیہ السلام کو سناویگا جبریل وہ کلام محمد صلی اسد علیہ وسلم کو سناوینگے اپنی
چراگاہ پر یعنی اسرائیلیون پر بڑے زور شور سے گرجیگا یعنے اوس پاک کلام مین اونکو بہی خوب دہمکاویگا
اور اپنے عذاب سی ڈراویگا پہر فرمایا کہ ساری زمین کے رہنے والونپر للکاریگا اور قومونسی جہگڑیگا یہ خاص بیان
قرآن شریف کا ہی جسمین اسد تعالے تمام جہان کی ساری قومون کو اپنی عذاب سی ڈراتا ہی پہر فرمایا کہ شریرون
کو تلوار کے سپرد کرونگا اور زمین کا کنارہ اوس زمانہ مین ملک عرب کو کہتے تہی اسکی سند حضرت اشعیا کے
چوبیسوین[۲۴] باب مین ہو چکی سو فرمایا کہ ایک آندہی زمین کی سرحدون سے اوٹہائی جاویگی یعنی وہ
جہاد زمین عرب سی شروع ہوگا پہر ساری زمین کے کافر قتل کیجاوینگی اکتیسوان[۳۱] باب ... باب سرے
سے برباد ... پادری میتہر لکہتا ہے کہ مسیح کی بہیجنے کا وعدہ ہوتا ہی کہ وہ اپنی جماعت کی کیونکر خبر لیگا اور وسکے

نے عہد یعنی نئے شریعت اور کلیسیا کی یعنی امت کی پائداری اور اوسکے لوگون کی کثرت کی خبر دیجاتی ہی
اوسوقت مین خداوند کہتا ہی مین اسرائیل کے سارے گھرانون کا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے خداوند
یون کہتا ہی کہ اسرائیل نے کہ ایک گروہ تھی جو تلوار سے بچ نکلی تھی بیابان مین فضل پایا جب کہ مین اوسے آرام
دینے گیا خداوند قدیم سے مجھپر ظاہر ہوا اور کہا کہ مین نے تجھے ہمیشہ کے عشق سے پیار کیا اسلیے مین نے
اپنی شفقت تجھپر بڑہائی مین تجھے پھر بنا کرونگا اور تو بنائی جائیگی آگے چل کر یون فرماتا ہی کہ ایکدن آویگا
کہ افرائیم کے پہاڑ پر نگہبان پکار کر کہینگے کہ اوٹھو کہ ہم صیہون پر خداوند اپنے خدا کے حضور جاوین
پادری طامس اسکات لکھتا ہی کہ فرعون اور عمالقہ کی تلوار سے جو اسرائیلی بچ گئے تھے اونکو خدا نے
جنگل مین اپنے قدرت سے بچایا پہر اونکو کنعان دیا وہان اونہون نے ترقی پائی اسی طرح
جو لوگ بابل والون سے بچینگے وہ بھی اسی طرح اللہ کے فضل سے آباد کیے جائنگے یہودا اور افرائیم یعنی
دسون قومین اپنی زمین پر قابض ہونگے اور اونکی پرانی عداوتین موقوف ہوجاوینگے چند اسرائیلی
لوگ یہودیون کے ہمراہ بابل سے پلٹ آئے اور غالبا بہت سے اونمین شامل ہوگئے اور جہان
جہان وہ آباد ہوے اونکے ساتھ رہے اور بہت سے اونمین عیسائی ہوگئے شروع زمانہ مین یہ
پیش خبری بالکل پوری نہین ہوئی تھی لیکن اخیر زمانہ مین جب تمام یہودی عیسائی ہوجاوینگے تو
اسرائیلی بھی بچا لیے جائنگے انتہی پادری پادری گاڈ فری لکھتا ہی کہ دسون قومین سب محمدی دین مین
داخل ہوگئین اب امام مہدیؑ کے وقت مین سب یہودی محمدی ہوجاوینگے اس باب کی چھبیس آیتون
کے بعد ارشاد ہوتا ہی دیکھو وے دن آتے ہین خداوند فرماتا ہی کہ مین اسرائیل کے گھر مین اور یہودا کے
گھر مین انسان کا بیج اور حیوان کا بیج بوؤنگا اور ایسا ہوگا کہ جسطرح مین نے اونکی گہات مین بیٹھ
کے اونہین اوکھاڑا اور ڈھایا اور اولٹا دیا اور برباد کر دیا اور دکھ دیا اوسی طرح مین چوکی دیکے اونہین
بناؤنگا اور لگاؤنگا خداوند کہتا ہے اون دنون مین پھر یہ نہ کہا جاویگا کہ باپ دادون نے کچے
انگور کہائے اور لڑکونکے دانت کھٹے ہوگئے کیونکہ ہر ایک اپنے بدکاری کے سبب مریگا ہر ایک جو کچے
انگور کہاتا ہی اوسکے دانت کہٹے ہونگے انتہی ایمان ولو آخری زمانہ مین جو لوگ امت مرحومہ مین داخل
ہونگے اونکا اللہ یہ پتا دیتا ہے کہ اون دنون مین ایسا نہوگا کہ باپ دادون کی شرارت کا اثر اولاد
مین آوے اور اولاد کو اپنے گناہ کی اور باپ دادون کے گناہ کی سزا دیجاوے جیسا کہ حضرت یشعیاہ

[illegible] تو یہ آیت مین ہے کہ تمہاری بدکاریان اور تمہارے باپ دادون کی بدکاریان
[illegible] یسعیاہ کے پینسٹھوین باب مین اللہ فرماتا ہے کہ مین اونکو سیوداکے باد
[illegible] ظلم کی باعث جو اونسے یروشلم مین کیا [illegible] چہوڑدونگا کہ وہی زمین کے
[illegible] اسکا مطلب یہ ہی [illegible] جب کفر اور شرک کی رسمین پہیلائین اوسکو
[illegible] اور لائق عذاب کے ہوئے [illegible] اونکے کفر کا اور اونکے بادشاہ
[illegible] بدلا لیا وہ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرے اوس سے کون کہہ سکتا ہے کہ تو نے
[illegible] اللہ تعالے بشارت دیتا ہے کہ [illegible] رحمت کا زمانہ آتا ہے جو کوئی کفر اور شرک اور گناہ
اور بدکاری کریگا [illegible] بدلہ فقط اوسی سے لیا جاویگا اوسکی اولاد سے جو گناہ کئے اونسے فقط اونہین کے
گناہون کا عوض لیا جاویگا تو اوپر دوسرا عذاب نہین ہوگا یہ خبر حضرت عیسیٰ کے وقت کی نہین
ہوسکتی کیونکہ متی کی انجیل کے تئیسوین باب کی [illegible] آیتون کے بعد اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم نبیونکے
قاتلون کے فرزند ہو پس اپنے باپ دادون کا پیمانہ [illegible] اے سانپو اور سانپونکے بچو تم جہنم
کے عذاب سے کیونکر بہاگوگے اسلیے دیکھو مین نبیون اور داناؤن اور سمجھدارونکو تمہارے
پاس بہیجتا ہون تم اون مین سے بعضون کو قتل کروگے اور سولی پر کہینچوگے اور بعضون کو اپنے
عبادت خانون مین کوڑے مارو گے اور شہر بشہر ستاؤگے تاکہ سب راستبازونکا خون جو زمین پر
بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے برخیا کے بیٹے زکریا کے خون تک جسے تمنے ہیکل اور
قربان گاہ کے درمیان قتل کیا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ یہ سب کچہ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا
اب ایمان والو حضرت عیسیٰ کے وقت کے یہودیون پر اونکے باپ دادون کا اثر آیا اونہونے اپنی
سمجہ مین حضرت عیسیٰ کو قتل کیا اور حضرت یحییٰ اور اونکے باپ حضرت زکریا کا خون بہایا اور کتنے
عیسائیون کو سولی چڑہایا اور طرح طرح ستایا تو حضرت ہابیل جو حضرت آدم کے بیٹے ہین
جنکو اونکے بہائی قابیل نے مار ڈالا اونکے خون سے لیکر برخیا کے بیٹے زکریا کے خون تک جتنے خون
ناحق ہوئے سب کا عذاب اکٹھا اون یہودیون پر پڑا اونہون [illegible]
عذاب اوٹھائے پہر محمدی وقت مین جو یہودی محمدی دین مین آگئے اونکی نسل در نسل ایمانداری
رہا اونکے باپ دادونکے کفر کا اثر اونپر نہین آیا اور جو ایمان نہین لائے وہ بہی رعیت ہوکر محمدی

امان مین رہے توبہ کے لیے مہلت ملی ویسی سخت مصیبتین اونپر نہین آئین جیسی اگلے وقت مین آئین
تھین کیونکہ اونسی فقط اونہین کے کفر کا اور شرارت کا بدلہ لیا گیا باپ دادون کا بدلہ نہین لیا گیا اللہ فرماتا ہے
وما ارسلناك الا رحمة للعالمین یعنے اے محمد ہمنے تجکو فقط رحمت کر کے بھیجا سارے جہان کے
واسطے ارشاد ہوتا ہی دیکہہ وی دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ مین اسرائیل کے گہرانے کے ساتھ اور
یہودا کے گہرانے کے ساتھ نیا عہد باندہونگا اوس عہد کے طرح نہین جو مین نے اونکے باپ دادو سے
کیا جسدن مین نے اونکی دستگیری کی تاکہ زمین مصر سے اونہین نکال لاؤن اور اونہونے میرے اوس عہد
کو توڑا اور مین نے اونہین چہوڑ دیا خداوند کہتا ہی بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مین اسرائیل کے گہرانے سے کرونگا
اون دنون کے بعد خداوند فرماتا ہی مین اپنے شریعت کو اونکے اندر رکہونگا اور اونکے دلپر اوسے لکہونگا
اور مین اونکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور وے پہر اپنے اپنے پروسی اور اپنے اپنے بہای کو یہ
کہکے نہ سکہاوینگے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چہوٹے سے بڑے تک وی سب مجہی جانینگے خداوند کہتا ہی کہ مین
اونکی بدکاریکو بخشونگا اور اونکے گناہ کو یاد نکرونگا خداوند یون کہتا ہی وہ جسنے دنکی
روشنی کی لیے سورج کو مقرر کیا ہی اور جسنے رات کی روشنی کے لیے چاند اور ستارونکا انتظام کیا ہی جو سمندر
کو تہما دیتا ہی جسوقت اوسکے لہرین شور کرتی ہون اوسکا نام رب العالمین ہی اگر یہ انتظام میرے آگے سے
موقوف ہوجاویگا خداوند کہتا ہی تو اسرائیل کی نسل بہی میرے آگے سے جاتی رہیگی ای ایمان والو اللہ
تعالے یہ خبر دیتا ہی کہ مین اسرائیل اور یہودا کے گہرانی سے ایک نیا عہد باندہونگا یعنے نئی شریعت دونگا
اور اوس شریعت پر چلنے کا اونسے اقرار لونگا اگرچہ اصل دین سب پیغمبرونکا ایک ہی مگر اوس شریعت
مین بہت سی نئے حکم ہونگے اور اگلی شریعت کے عہد کو اونہونے توڑ ڈالا یعنی بار بار بت پرستی اور کفر مین پہنس
گئی آخری شریعت ایسی ہوگی کہ مین اوسکو اونکی دلپر لکہونگا یعنے وہ شریعت دلونمین بسجاویگی جو لوگ اوس
شریعت مین داخل ہونگی سب اللہ کو ایسا پہچانینگے کہ پہر نہ بہولین گے اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہے
گی اگلے گناہ سب معاف ہوجاینگے یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہین ہوسکتی کیونکہ حضرت عیسیٰ کے بعد بہت
سے عیسائیون نے دین کی جڑ چہوڑ دی حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو خدا ٹہرا کر تین خداونکی قائل
ہوے اور بعضے فرقے یہودیون کی ضد مین اگلے پیغمبرون سی منکر ہوے اور جو لوگ محمدی شریعت مین داخل
ہوے ہین اون مین اکثر لوگ اللہ کو اکیلا جانتے ہین اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کو مانتے مین یہ خاص

بشارت محمدی شریعت کی ہی پہر اللہ نے اسرائیلیونکو تسلی دی کہ ایسا نہو گا کہ اسرائیل کی ساری نسل
گمراہ ہو جاوے اور سب کے سب رد ہو جاوین سو اس نسل بین آجتنک محمدی ایمان والے جا بجا موجود
ہین ارشاد ہوتا ہے دیکہو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ یہ شہر حننی ایل کے برج سی کونے کے پہاٹک
تک خداوند کے لیے بنا کیا جاویگا اور پیمائش کی رسی اوسکے مقابل جاریب پہاڑ پر سے ہو کے جوعاتہ
کو گہیر لیگی اور مردون کی لاشون کے اور راکہہ کے سارے وادی اور سارے کہیت قدرون کے
نالے تک اور گہوڑ پہاٹک کے کونہ تک سورج کے نکلنے کی جگہ کیطرف خداوند کے لیے مقدس ہونگی وہ پہر ہمیشہ
تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جاویگا ای ایمان والو اللہ تعالے نے شہر یروشالم کی آبادی کی خبر دیکر یہ قید لگادی
کہ پہر ہمیشہ تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جاویگا تو یہ خبر اوس آبادی کی نہین ہی جو بابل سے پلٹنے کے بعد نحمیا
کے ہاتہون ہوی کیونکہ پہر حضرت عیسیٰؑ کے بعد رومیون نے اس پاک شہر کو برباد کر دیا
اسکے بعد پہر آدریان بادشاہ نے شہر بنایا مگر مسجد ویران رہے اس آبادی کی بہی یہ خبر نہین ہی کیونکہ
آدریان بت پرست نے شہر بنایا اور اوسمین بت پرستی پہیلائی اللہ اوسکے فعل کی تعریف کیونکر کریگا
اللہ فرماتا ہے کہ خداوند کے لیے یہ شہر بنا کیا جاویگا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اللہ والے لوگ اللہ
کی محبت سے اوسکو بناوینگے سو جب محمدیون نے اوسکو فتح کیا مسجد کو خوب آباد کیا صلاح الدین
بادشاہ نے چہٹے صدی کے اخیر مین شہر پناہ بنائی اور نئی برج بنائی جیسا کہ مولانا مجیر الدین حنبلی
نے تاریخ بیت المقدس مین لکہا ہی پہر روم کے بادشاہ سلیمان ابن سلیم شاہ نے ۱۵۳۴ عیسوی
مین یعنے دسوین صدی ہجری مین شہر پناہ بنائی جیسا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف
مین لکہا ہی اور یہ بہی لکہا ہے کہ اوسمقام پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا شہر قدیم شہر کے
جگہہ پر آباد ہوا ہی گہوڑ پہاٹک کے معنے مین گہوڑونکا پہاٹک بادشاہون کے احوال کی دوسرے
کتاب کے تیئسوین باب مین یوسیا بادشاہ کے احوال مین چوتہی آیت مین قدرون کے آس
پاس کے کہیتونکا ذکر ہے اور چہٹے آیت مین صاف بیان ہے کہ قدرون یوسیا کے وقت مین شہر
سے باہر تہا اب سمجہنا چاہئے کہ اللہ نے پہلی جگہ یہ فرمایا کہ اللہ کے لیے شہر بنایا جائیگا پہر
قدرون وغیرہ کا نام لیکر یہ نہین فرمایا کہ یہان تک شہر بنایا جاویگا بلکہ یون فرمایا کہ اللہ کے لئے
مقدس ہونگے اسکا یہ مطلب کہ اگرچہ شہر کی عمارت سے یہ مقام باہر ہونگے مگر شہر سے علاقہ

رکھیں گے اور پاک مقاموں بت تمہاری جاوینگے پادری شیزناسٹ نے الکتاب کے ... المعروف مین
لکھا ہی کہ آدھا صیہون پہاڑ آگے یا دیوار کے اندر تھا اور اب باہر ہے اور یہ شہر قدیم شہر سے چھوٹا سے
شہر ہی شپس یونارڈی ٹی بی لکھتا ہی کہ یہ شہر اوتر ... سمٹ گیا ہی صیہون
اب شہر کے باہر ہے ہم کہتے مین کہ آدھا صیہون اگر شہر کے باہر ہوگیا تو کچھ ان آیتوں پر خلل نہیں
کیونکہ یہان صیہون پہاڑ کے داخل ہونیکا وعدہ نہیں ہے پچاسوان باب اس باب مین پہلے اللہ
تعالے یہ خبر دیتا ہی کہ مین اس شہر کو بابل کے بادشاہ بخت نصر کے ہاتھون مین کرونگا پھر چھتیسوین آیت
کے بعد فرماتا ہی دیکھ مین اونہیں اون ساری سرزمینون سے جہان مین نے اونکو اپنے غصے اور
اپنے غضب اور قہر شدید مین ہانک دیا ہی جمع کرونگا اور اسی مقام مین پھر لاؤنگا اور اونہیں امان سے
آباد کرونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور مین اونکا خدا ہونگا اور مین ایک دل اور ایک راہ
اونکی بھلائی کیلیے اور اونکے بعد اونکی اولاد کی بھلائی کے لیے اونکو دونگا اور مین اونکے ساتھ
ہمیشہ کا عہد باندھونگا جسکو اونسے مین نہ اوٹھاؤنگا کہ اون سے نیکی کرون اور اپنا ڈر اونکے دلین کردونگا
کہ وے مجھسے برگشتہ نہوں دیکھو یہ ہمیشہ کے عہد کا پتا دیا کہ وہ شریعت سے کبھی موقوف نہوگی
اور جو لوگ اوس شریعت مین داخل ہونگے اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہیگی ایسا نہوگا جیسا کہ
اسرائیلی بادشاہ ہونگا اور اونکی رعیت کا حال تھا کہ بار بار دین سے پھر جاتے تھے اڑتالیسوان
باب اس باب مین موآب کی قوم اور ملک کی تباہی کی خبر ہے اونکی بت پرستی اور غرور اور کفر
کی باعث سے اونپر قہر نازل ہو رہا ہے پھر آخر مین یون ہی کہ باوجود اسکے مین آخری دنون مین
موآب کی اسیری کو بدل دونگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ موابی لوگ بعد اسکے اپنے ملک مین
بحال کئے گئے جیسا کہ یوسی فس سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس سے اور ایسے اور وعدون سے عدالت
کے بعد رحم کا وعدہ اکثر خیال کیا جاتا ہی آخری دن انبیاؤن نے اوس زمانہ کو کہا ہی جس
زمانہ مین بت پرست لوگ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرینگے اور قید سے پلٹنے کا یہ
مطلب ہے کہ بت پرست بدل جائینگے یعنی کفر کی قید سے چھوٹ کر ایمان مین داخل ہونگے اے
ایمان والو یہ بات حواریون سے شروع ہوے مگر محمدی وقت مین خوب طرح اسکا ظہور ہوا
اونچاسوان باب اس باب مین عمون کی قوم اور ملک کی خرابی کی خبر ہے مگر چھٹی

آیت مین یون ارشاد ہوا کہ اسکے بعد مین عمونیونکی اسیریکو بدل دونگا خداوند کہتا ہی اسی انچاسوین باب
مین ادوم کے ملک کے ویران ہوجانیکی خبر ہے اوسکی ویرانی کا بہت برا بیان ہے تیرہوین آیت یون
ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے خداوند کہتا ہی کہ بُصری مقام حیرت اور ملامت اور ویرانی او دہکار
کا ہوگا اور اوسکے سارے شہر ابد ویران رہینگے اسکے بعد عبرانی کلمے یون ہین نشموعاہ شامعتی
واشتیمواہ وصیر بغویم شالوح ہتقبصو وبوعالیما و قومو لملحاماہ یعنی ایک
خبر مین نے سنی اللہ سے اور بہیجا گیا قومون مین ایک پیغام پہونچانیوالا کہ تم جمع ہو اور اوسپر جا پڑو اور
لڑائی کے لیے اٹھو ای ایمان والو بُصری کی ویرانی کی خبر دیکر اوس زمانہ مین جو بڑی خوشی کی بات
ہونے والی تھی وہ سُنا دی کہ ساری قومون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا اللہ نے بہیجا اور یہ حکم
ہوا کہ جمع ہوکر بُصری پر چڑہائی کرو یہ پتا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپکو اللہ نے
تمام قومون کیطرف اپنا پیغام پہونچانیکے لیے بہیجا اور بُصری پر آپکے خادمون نے جہاد کیا اور فتح
پائی اس لڑائی کا اور ضلع ادوم کی ویرانی کا بیان اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین ہوچکا ہے
پادری طامس سکاٹ اسکو بخت نصر کی لڑائی کی خبر ٹہراتا ہے اور یون مطلب بدلتا ہی کہ بخت نصر
کی فوج کے دلمین اللہ نے لڑائی کا ارادہ ڈال دیا کہ بصری پر چڑہائی کرو وہ ارادہ اللہ کا پیغام
پہونچانے والا تھا یا اللہ تیری پناہ کیسی ہی کہلی بات ہو پادری لوگ مطلب بدلنے پر طیار ہین سترہوین
آیت مین اللہ فرماتا ہے ادوم بھی جائی حیرت ہوگا ہر ایک جو اوسکی طرف سے گذریگا حیران ہوگا اور اوسکی
ساری آفتون کے سبب پہیکار کریگا کہ جسطرح سدوم اور عمورہ اور اونکے آس پاس کے شہرون کا
حال تھا جب وی غارت ہوگئے تھے ویسا وہان بہی آدمی نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا خداوند
کہتا ہی دیکھہ وہ شیر ببر کیطرح یردن کے جوش مین سے نکل کے محکم بستی پر چڑہیگا کیونکہ مین آنکہ سے
اوسکو اشارہ کرونگا اور اوسکو اوسکے اوپر سے بہگا دونگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بخت نصر
کی خبر ہے کہ وہ آویگا جسطرح شیر آتا ہے یردن کے کنارے سے جبکہ پانی کے زور کی باعث سے
اپنے غار سے نکالا جاتا ہی اور بہیڑون پر حملہ کرتا ہی اور فرمایا کہ بہگا دونگا یعنی خدا اوسکو دوڑا دیگا ادوم
کی زمین پر جو مضبوطی ہوئی ہے یا یہ معنے کہ وہ آدمیونکو زمین پر سے بہگا دیگا ارشاد ہوتا ہی اور
کون وہ برگزیدہ ہے جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا مخالف ہو کیونکہ مجہ سا کون ہے جو میرے لیے

وقت مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہے جو میرے حضور کھڑا رہ سکے گا اس لیے خداوند کی مصلحت کو جو اوسنے ادوم کے برخلاف کی ہی اور اوسکے منصوبون کو جو اوسنے تیما کے باشندون کی مخالفت مین باندہی ہین سنو یقیناً وہی جو گلے مین چہوٹے ہین اونہین گہسیٹ لیجاوینگے آی ایمان والو یہ خبر ہرگز بخت نصر کی نہین ہوسکتی یہان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ وہ بندہ جسکو اللہ نے سب بندون مین سے چن لیا ہی وہ کون ہے اوسکو بہیجا تو جسکے وقت مین بصری اور ادوم پر بڑی لڑائی ہوگی پہر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہے جو مجہکو مشورہ دیوی سو مین آپہی اپنی حکمت کی موافق اوسکو مقرر کرتا ہون اور وہ چرواہا یعنی حاکم کون ہی جو میری لڑائی کے سامنی ٹہر سکے یعنے اگر مین چاہون کم زورونکو زبردستون پر غالب کردون پہر صاف عرب لوگونکا پتا دیا کہ جو گلہ مین چہوٹے ہین یعنے بالفعل بخت نصر شیر کیطرح جن گلون پر حملہ کرتا ہے اون سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانہ مین یہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت سے بصری اور ادوم والون کو گہسیٹ لیجاوینگے پچاسوان باب قومون مین خبر دو اور منادی کرو اور جہنڈا بلند کرو منادی کرو مت چہپاؤ کہو کہ بابل لے لیا گیا بیل پریشان ہے مرودک توڑا جاتا ہی اوسکی بت گہبرائی جاتے ہین اوسکی مورتین توڑی جاتی ہین کیونکہ اودہر سے ایک قوم اوسپر چڑہتی ہی جو اوسکی سرزمین کو ویران کریگی اور کوئی اوسمین نہ بسیگا انسان سے حیوان تک وی بہاگین گے وی روانہ ہونگے اون دنون مین اور اوسوقت خداوند کہتا ہے بنی اسرائیل آوینگے وی اور بنی یہودا اکٹہے روتے روتے چلے جاوینگے اور خداوند اپنے خدا کو ڈہونڈین گے وی اودہر اپنا رخ کرکے صیہون کی راہ پوچہین گے کہ آو ہم ہمیشہ کے عہد مین جو کبہی نہ بہولے خداوند سے مل جاوین ای محمدی بہائیو اس مقام مین اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے کہ اودہر سے ایک قوم بابل پر چڑہیگی جو اوسکو ویران کریگی اور کوئی اوسمین نہ بسیگا یہ پتا خاص محمدیونکا ہے خسرو بادشاہ نے جو بابل کو فتح کیا تہا تو بالکل ویران نہین کردیا تہا یہ اوسکی خبر نہین ہوسکتی ایک صاحب علم سن تیرہ سو دو مین ملک مغرب سے لکہنو مین تشریف لائے تہے اور ایک سید صاحب علم لکہنو کے جو کربلای معلی مین اور مدینہ شریف مین حاضر رہے ہین ان دونون کے بیان سے معلوم ہوا کہ ملک بابل جہان کوفہ اور کربلا وغیرہ ہے وہان سے مدینہ شریف اوتر پچہم ہے صاف ثابت ہوا کہ یہ خبر محمدیون کی ہے جو بابل کی اوتر طرف سے یعنے مدینہ پاک سے آئے اور بابل والون پر جہاد کیا

اسکے بعد نوین آیت مین یون ہی کہ اوتر کی سرزمین سی بڑے قومون کے ایک گروہ کو قایم کرونگا اور بابل مین
لے آونگا ایران کا ملک بھی بابل سی اوترطرف ہے جہانسے خسرو بادشاہ آیا تھا اس باب مین اور اسکے بعد
کے باب مین اوترکا پتا دیا ہی اور جابجا فرمایا ہے کہ بابل اوجاڑ اور سوکھی زمین اور ویرانہ ہوجائیگا دوسرے باب کے
اٹھائیسوین آیت مین خبردی ہی کہ مادیون کے بادشاہ اوسپر چڑہین گے پھر فرمایا ہی کہ اللہ کے ارادے بابل کے
برخلاف قایم رہینگی کہ بابل کی سرزمین کو ویران کردے جسمین ایک بستی والا نرہے دیکھو فارس والون کی
لڑائی کی خبر دیکر یہ بھی فرمادیا کہ اللہ نے جو اس شہر کے ویران کرنیکا ارادہ کیا ہے اور اپنے پیغمبرونکو خبردی
ہی اوسکا ظہور ایک مدت کے بعد ہوگا یہ اسلیے فرمادیا کہ خسرو کی فتح دیکھکر کوئی نادان یہ خیال نکرے
کہ اسکے ساتھ جو بابل کی ویرانی کی خبردی تھی وہ ارادہ معاذ اللہ جاتا رہا بلکہ وہ ارادہ قایم ہے
اپنے وقت پر ظاہر ہوگا ان کتابون کا یہی قاعدہ ہی کہ کوئی خبر اول زمانہ کی ہی اور کوئی آخر زمانہ
کی یہ آیتین جو لکھین گئین جنمین صاف اونکا ذکر ہے جو بابل کو ویران کرینگے یہ خبر صحابہ نبوی
کی ہے جنکے جہاد کے بعد بابل ویران جنگل ہوگیا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے کہ اوس وقت
مین یہود اور باقی اسرائیلی لوگ مل جاوینگے اور سب ملکر صیہون مین جاوینگے پھر ہمیشہ کے عہد کا پتا دیا یعنی
وہ شریعت جو ہمیشہ رہیگی اوسمین ملجاوینگے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ کی شریعت جسکے بھیجنے کا وعدہ اس کتاب
کے اکتیسوین باب کی تین تیسوین آیت مین اور حضرت اشعیا کے اکاونوین باب مین اور اونسٹھوین باب
کے آخر مین فرمایا ہے اوس شریعت کا ظہور اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی جنکے خادمون نے
بابل کو فتح کیا اور وہ فتح ہوکر بالکل ویرانہ ہوگیا چوالیسوین آیت مین یون ہی دیکھ وہ شیر ببر کیطرح
یردن کے جوش مین سی نکلکر مضبوط بستی پر چڑہیگا کیونکہ مین اوسکے لیے آنکھ سے اشارہ کرونگا اور
اونہین اوسکے اوپر سے بھگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہی جسطرح اوپر ایسا ہی بیان بخت نصر
کے حق مین تھا یہان ویسا بیان خسرو بادشاہ کے حق مین ہی کہ وہ بابل پر چڑہیگا ارشاد ہوتا ہی اور
چنا ہوا کون ہی جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا سامنا کرے کیونکہ مجھسا کون ہی اور کون ہی جو میرے لیے وقت
مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہی جو میری ساتھ گذارہ سکے گا اس لیے خداوند کے منصوبے کو جو اوس نے
بابل کے برخلاف باندھا ہے سنو اور اوسکے ارادونکو جو اوسنے کسدیون کی سرزمین کی مخالفت مین
کیا ہے یقینا گلہ مین وے جو سب سے چھوٹے ہین اونہین گھسیٹ لیجاوینگے ای ایمان والو یہ خبر

خسرو بادشاہ کی نہین ہو سکتی بیان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ جسکو مین نے سب بند و نمین سے چن لیا ہی
وہ کون ہی جو بابل کا سامنا کرے اوسکو بیچا نو سر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہی جو مجھکو مشورہ دی یعنے مین آپ
اپنی حکمت کی موافق اوسکو مقرر کرتا ہون اور وہ چرواہا یعنے حاکم کون ہی جو میری لڑائی مین ٹھر سکے پہر
صاف فرمایا کہ جو گلہ مین سب سی چھوٹے ہین یعنے خسرو بادشاہ شیر کیطرح جن گلون پر حملہ کر رہا ہے
اُن سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانے مین وہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت
سے بابل کو گھسیٹ لیجاوینگے آفتاب صداقت مین ہی کہ خسرو کی بادشاہی دریای روم سے
دریای سند تک پہیل گئی تھی **حضرت حزقی ایل علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی**
بشارتون کا بیان ملا سید علی طہرانی لکھتے ہین کہ حضرت حزقی ایل کا خطاب ذوالکفل ہے
اسکا باعث یہ ہی کہ چار سو اسرائیلی پیغمبرونکے وہ ضامن ہوی کہ اسرائیلیو نین جو شریر تھے اونکو
قتل نہ کرین اونکی ضمانت سی وہ سب بچ گئی نہین تو قتل ہو جاتے اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے
کہ یہویکین بادشاہ کی قیدی کے پانچوین برس مین اللہ کا کلام حزقی ایل کو پہونچا جو کسدیون
کے ملک مین نہر کبار کے کنارے پر تھے اس صحیفہ مین بھی اللہ تعالے نہایت قہر اور بڑی
غضب سے اون لوگون کی بت پرستیون اور بدکاریون کا ذکر کرکے اونکو بخت النصر کی فوجون
سے ڈراتا ہی اور یروشالم کی ویرانی کی خبر سناتا ہی پہر یہ بھی وعدہ کرتا ہی کہ آخر زمانہ مین رحمت
کا ظہور ہوگا ایمان کی ترقی ہوگی سترہوین باب مین اسرائیلیون کے قتل اور ویرانی
کی خبر دیتا ہے پہر بائیسوین آیت مین فرماتا ہے خداوند اللہ کہتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سے
اونچی ڈالی کی پھننگی لون گا اور اوسی لگاؤن گا اور اوسکی نرم شاخون مین سے ایک پھننگی توڑ
ڈالون گا اور اوسے ایک اونچے اور بلند پہاڑ پر لگاؤنگا اسرائیل کے اونچے پہاڑ پر اوسے
لگاؤنگا سو وہ شاخین نکالے گی اور اوسمین میوی لگین گے اور وہ ایک عالیشان دیودار ہوگا
اور ساری چڑیان اور سب پرندی اوسکے تلے بسین گے وی اوسکے ڈالیون کے سایہ مین بسیرا
لین گے اور میدان کے سارے درخت جانین گے کہ مجھ اللہ نے بڑی درخت کو نیچا کردیا
اور چھوٹے درخت کو اونچا کردیا ہرے درخت کو سکھا دیا اور سوکھی درخت کو ہرا کردیا مجھ اللہ نے
کہا اور اوسے انجام دونگا آی محمدی بہائیو اس باب کے سرے پر پادری ٹیتر لکھتا ہی کہ خدا وعدہ

کرتا ہی کہ مین انجیل کا سر و آپ لگاؤنگا اور اصل بات یہ ہی کہ یہان بھی وہی محمدی بشارت ہی دیکھو غور کرو
اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سی اونچی ڈالی کی پھنگی لونگا سو اسرائیلیون کے باپ
داد وہین جو سب سی اوپر ہین وہ حضرت ابراہیم ہین اونہین کو سب سی اونچی ڈالی فرمایا ہی اوس
اونچی ڈالی کی پھنگی حضرت اسمعیلؑ اور اونکی نسل ہی اونہین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پیغمبر و نکا سردار کیا اونپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو اسرائیلیون کے اونچی پہاڑ پر لگایا جسکی
برکت اور شرافت خوب ظاہر تھے اوس پہاڑ پر اسرائیلیون کے ملک مین اونکو غلبہ دیا پہلی تھوڑی
سے محمدی لوگ ملک شام مین اور یروشلم مین بسی پھر بڑہتے بڑہتے دیکھو کسقدر کثرت محمدیون کی اوس
پاک ملک مین ہوے اون محمدیون مین کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوی اس نرم شاخ کو اللہ نے بہت
بڑا درخت کردیا اون کاملون کے سایہ مین بہتون نے اللہ کی راہ پائی اور بلاؤن اور آفتون سے
امن پایا بت سے اسرائیلی بھی محمدی دین مین آئے مگر غلبہ اور حکومت اسمعیلیون کو رہا سب لوگون نے
اللہ کی قدرت دیکھی کہ اللہ نے اسرائیلیونکو گھٹادیا اسماعیلیونکا رتبہ اونسے بڑہادیا بیسوان باب
اس باب کے سرے پر پادری میتھر لکھتاہے کہ اللہ اونسے وعدہ کرتاہے کہ آخری زمانہ مین انجیل کے وسیلہ
سے ملکو جمع کرونگا جناب حزقی ایلؑ لکھتے ہین کہ ساتوین برس کے پانچوین مہینے کی دسوین تاریخ اسرائیل
کے کئی بزرگ خداوند سے کچھہ پوچھنے آئے اور میرے سامنے بیٹھے تب خداوند کا کلام مجھی پہونچا اور
فرمایا کہ انسی کہدے کہ خداوند یون کہتاہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم تم مجھسے کچھہ پوچھنے نہ پاؤگے اسکی
بعد جو کلام ہے اوسمین اللہ تعالے اسرائیلیون پر اپنے احسان بیان فرماتا ہی کہ مین اونکو مصر
کی زمین سے کنعان کی زمین مین لایا اور مین نے اونکو شریعت کے حکم دیے مگر اونھون نے میرے
حکمون کو نہ مانا اور بتون کو پوجا اسباب مین کئی جگہ بیابان کا لفظ ہے لکھہ بیابان مین اسرائیلیون
نے میرا حکم نہ مانا لیکن مین نے اونکی رعایت کی اور بیابان مین اونکو بالکل ہلاک نہ کرڈالا
بیابان سے مراد وہی بیابان عرب کا ہی جسمین حضرت موسیٰ اسرائیلیون کے ساتھہ چالیس
برس تک رہے اوس بیابان مین جو جو نافرمانیان اون لوگون نے کین اور جو جو بت پرستیان
کنعان مین کین اون سبکی شکایتین کرکے اکتیس آیتون کے بعد فرماتاہے کہ وہ جو تمھارا ہی جی مین
آتاہے کہ تم کہتے ہو کہ ہم غیر قومون کی مانند ہونگے اور ملکون کے گروہ ہوانکے مانند ہم لکڑی اور

پتھر کو پوجین گے سو کبھی واقع نہوگا خداوند اللہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ مین زورآور ہاتھ سے
اور بڑہائی ہوے بازو سے غذاب نازل کرکے تمپر سلطنت کرونگا اور مین زورآور ہاتھ سے اور بڑہائے
ہوے بازو سے قہر نازل کرکے تمہین قومون مین سے باہر نکال لاؤنگا اور اون ملکون مین سے جنمین
تم پراگندہ ہوے ہو جمع کرونگا اور مین تمہین قومونکے بیابان مین لاؤنگا اور روبرو تمسے مباحثہ
کرونگا جسطرح مین نے تمہارے باپ دادون کے ساتھ مصر کے ملک کے بیابان مین مباحثہ
کیا خداوند اللہ کہتا ہے اوس ہی طرح مین تم سے بھی مباحثہ کرونگا اور مین تمکو چھڑی کے
نیچے چلاؤنگا او تمہین عہد کے بند مین لاؤنگا اور مین تم سے اون لوگون کو جو سرکش اور مجھ سے
باغی ہین جدا کرونگا مین وے نہین اوس ملک سے جسمین وے سفر کرگئے نکالونگا اور وے
اسرائیل کے ملک مین نہ آنے پاوین گے تاکہ تم جانو کہ مین خداوند ہون آئی امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ تعالے نے اون لوگون کو پوچھنے ندیا اونکی دلکی بات کا جواب دیا کہ تمہارے
دل مین یہ آتا ہے کہ اگر ان بت پرست بادشاہون کے ظلم کا یہی حال رہا تو یہ لوگ ہمسے
زبردستی پتھر پجواوین گے اور ہم سب بت پرست ہوجاوینگے سو اللہ فرماتا ہے کہ ایسا ہرگز
نہین ہوگا بلکہ جن لوگون نے تمکو قید کیا ہی مین اونپر اپنی بڑی قدرت سے عذاب نازل کرونگا
یعنے بابل والون پر دوسرا زبردست حاکم بھیجونگا اور بابل والون پر قہر نازل کرکر تمکو ان
بت پرست لوگون سے باہر نکال لاؤنگا او تمکو تمہارے ملک مین اکٹھا کرونگا سو اس وعدہ
کے موافق اللہ نے خسرو بادشاہ کو بابل والونپر غلبہ دیا اور اسرائیلیون کو پہر ملک شام مین بساکر
اونکو چارسو برس تک شریعت پر قایم رکھا پہر اللہ دوسرا وعدہ کرتا ہے کہ تمکو قومون کے بیابان
مین لاؤنگا او پہر ثابت ہوچکا ہی کہ بیابان ان کتابون کے محاورے مین عرب کو کہتے ہین
اور اس باب مین کئی جگہ عرب کے بیابان کا صاف ذکر ہوچکا ہی سو اللہ اسرائیلیون سے
وعدہ کرتا ہے کہ مین تمکو قومون کے بیابان مین یعنے عرب مین لاؤنگا او مین تمسے منہ در
منہ بحث کرونگا جسطرح مین نے ملک مصر کے بیابان مین یعنے وہ بیابان جو مصر کے قریب
عرب کے ملک مین ہی اوسمین تمہارے باپ دادون سے بحث کی اسکا صاف مطلب یہ ہے
کہ ایک پیغمبر کی زبانی تمسے بحث کرونگا جسطرح مصر کے اوس بیابان مین موسیٰ کی زبانی تمسے بحث

کی تھی اس وعدہ کی موافق اللہ تعالے نے بہت سے اسرائیلیونکو مدینہ مین اور خیبر مین لایا پادری مارش مین سیر الاسلام مین لکھتاہی کہ عربستان کا ملک جو خوف و خطر سے خالی تھا وہان یہودیون نے پناہ لی تھی اور رہنا اختیار کیا تھا پادری جان ڈیون پورٹ لکھتاہی کہ یہودیون نے روم والون کی ظلم سے اس سرزمین مین یعنے عرب مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی سو یہودی لوگ مدینہ مین اور خیبر مین یہان تک رہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوی اور آپ پر اللہ نے قرآن اتارا پہر آپ مدینہ مین تشریف لائے جو سورتین قرآن کی آپ پر مدینہ مین اوترین جیسے سورہ بقر اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ اور سورہ جمعہ ان سورتون مین اللہ تعالے نے یہودیونسی بڑے بڑے مباحثہ کئے ہر طرح سے اونکو قائل کیا تہوڑے سے یہودی ایمان لائے محمدی دین مین داخل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین تمکو عہد کی یعنے شریعت کی قید مین لاؤنگا اور بہت یہودی جو ایمان نہین لائے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک مین رعیت ہوکر محصول دیکر رہے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین تمکو چہڑی کے نیچے یعنے حکومت کے نیچے چلاؤنگا اور بہت یہودی لڑائیون مین محمدیون کے ہاتہون قتل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ جو سرکش اور مجھسے باغی ہین اونکو جدا کرونگا اور فرمایا تھا کہ جس ملک مین وہ سفر کر گئے وہان سے اونکو نکالدونگا سو بہت یہودیونکو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے نکالدیا وہ خیبر مین جا رہے پہر خیبر کی لڑائی مین بہت سے قتل ہوے اور ملک شام مین چلے گئے تہا ئی پچیسوان باب ای آدم زاد بنی عمون کیطرف اپنا منہ کر اور بنی عمون سے کہہ خداوند اللہ یون فرماتا ہے از بسکہ تونے میرے مقدس کی بابت جسوقت وہ ناپاک کیا گیا اور اسرائیل کی سرزمین کی بابت جسوقت وہ اوجاڑی گئی اور اہل یہودا کی بابت جسوقت قید ہو کر گئے آہا کہا اس لیے دیکہہ مین تجہے پورب کے لوگون کے قبضہ مین کردونگا کہ تو اونکی ملکیت ہو اور وی تجہ مین اپنے لیے گانون بساوینگے اور اپنے مکان تیرے درمیان بناوینگے اور تیرے میوے کہاوینگے اور تیرا دودہ پیوینگے اور مین ربہ کو اونٹ سالا اور بنی عمون کی سرزمین کو بہیڑسالا کرونگا اور تم جانونگے کہ مین خداوند ہون پادری طامس اسکاٹ لکھتاہی کہ یہ غالبًا ایسی بات ہی کہ بخت نصر نے یروشالم کی بربادی کی بعد عمونیونکو قبضہ مین کر لیا اور عرب والون نے اور یہودا کے پوربی قومون نے اون شہرون پہر قبضہ کر لیا اور ربہ کو اپنی خاص جگہ بنائی اور وہان اپنے اونٹ اور جانور رکہے نوین آیت مین اللہ

فرماتاہی دیکھہ مین موآب کے پہلو کو اوسکے شہرون سے اوسکے سرحد کے شہرون سے جو زمین کی نفاست مین بیت لیسیموت اور بعل معون اور قریتیم سے کہول دونگا اور مین اوسے پورب کے لوگون کو بنی عمون کی تحافت مین میراث کر دونگا تاکہ قومون کے درمیان بنی عمون کا ذکر نہ رہے اور مین موآب پر عدالت کرونگا اور وی جانینگے کہ خداوند مین ہون پادری طامس اسکاٹ لکھتاہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ مین سامنے کے شہرون مین راستہ کر دونگا کہ وہ لوگ اونکے ملک کے عمدہ شہرون کو لے لیوین موآب کی تباہی سے عمونی ہر تدبیر سے محروم ہوجاوینگے دونون ایک ہی قوم کے ہاتون برباد ہونگے کہ مین نے عمونیون کے ساتھ موآب والون کو پورب والون کے قبضہ مین دیا ہے ای محمدی بہائیو ان کتابون مین عرب کے لوگ پورب والے کہلاتے ہین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ عمونی اور موآبی دونون کو مین پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین دیدونگا پادری مریک نے کشف الاثار مین لکہاہی کہ جن دنون مین بخت نصر نے یروشالم کو لے لیا تھا اوندنون مین عمونیون نے خوشی کی تھی بابل والون نے اور مصر والون نے اور شام والون نے اور روم والون نے اپنے اپنے وقت مین عمونیون کے ملک پر قبضہ کیا لیکن یہ ملک آباد رہا اور بہت سے آباد شہر اس ملک مین تھے یہی حالت اس شہر کی رہے کہ ہجرت سے یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لانے سے کیارہوان برس تھا کہ مسلمانون کے لشکر نے اوس طرف کو یعنے عمونیون کے ملک پر ریلا کیا پادری اگستس براڈہیڈ تاریخ مین لکھتاہی کہ عمو نے دریاے ارنون اور یبوق کے دوآب مین رہتے تھے ابن اثیر رح تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جب لوگ دین سے پھر گئے تو حضرت ابوبکر رض نے جہاد کے لیے ہر طرف فوجین بھیجین خالد ابن سعید کو ملک شام کے قریب مقامون پر بہیجا اور خالد کو حکم کیا کہ پہلے قوم طی پر جاؤ پھر بزاخہ پر پھر بطاح پر جاؤ یہ جہاد بعضون کے نزدیک بارہوین برس تھا اور ابو معشر اور ابو عبیدہ ابن محمد ابن عمار ابن یاسر نے فرمایا کہ جو لوگ دین سے پھر گئے تھے اون سبھون پر جہاد خالد وغیرہ کا گیارہوین برس تھا معلوم ہوا کہ یہی ملک عمونیون کا تھا صفنیاہ ع کے صحیفہ کے دوسری باب مین موآب اور عمون کی ویرانی کی خبر ہے بعد اوسکے فرمایا ہی کہ میرے لوگون کے بچے ہوے اونہین لوٹینگے اور میری قوم کے باقی لوگ اونکے مالک ہونگے ای محمدی بہائیو اب سمجھو کہ محمد یون مین اسرائیلی بھی بہت سے تھے جو دین محمدی

یہان داخل تھے وہ پیش خبری پوری ہوئی کہ میرے لوگون کے بیچے ہوے اونکو لوٹین گے اور یہ پیش خبری
بھی پوری ہوی کہ اونکا ملک پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین کردونگا اور عمونیون مین جو
لوگ ایمان لائے وہ کفر کی قید سے اور ظالم بادشاہون کی قید سے چھوٹے اور یہ پیش خبری جو جناب اشعیا
علیہ السلام کی زبانی اللہ نے دی تھی پوری ہوی کہ اسکے بعد مین عمونیون کی اسیری کو بدل دونگا
اور اونکے ملک کے ویران ہوجانیکی جو خبر دی تھی اوسکا بھی ظہور دکھادیا پادری مریک کشف الآثار مین
لکھتا ہی کہ اب ایک حصہ اس ملک کا اعراب یعنے عرب کے جنگلی بدوُنکی قبضہ مین ہی اور باقی عثمانی بادشاہونکے
ہاتھ مین ہی اور یہ ملک ملک شام کے بڑے پہلدار مقامون سی تھا بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین شہر اور
گاؤن ویران ہوگئی ہین بعضے مقامون مین چارہ گھاس بہت ہے بدو لوگ وہان اونٹون اور
بکریون کو چرانے جایا کرتے ہین اور عمونیون کا نام اب کسی قوم مین نہین اور کوئی نہین کہتا کہ مین عمونی ہون
اور وہ شہر جسکا نام ربّاہ تھا جو عمونیونکا پای تخت تھا یعنے وہان بادشاہ رہتا تھا وہ شہر بہت مضبوط
تھا مگر اب ویران سے اور اب تک بدو لوگ اوس مکان کو ربّہ کہتے ہین وہان اگلی عمارتون کے
ویران ٹیلے ہین بدو لوگ وہان اونٹونکو بٹھاتے ہین جیسا کہ خرقی ایل کے صحیفہ کے پچیسوین
باب مین ہے کہ مین رباہ کو اونٹون کی جگہ اور عمونیکی سرزمین کو گلون کے بیٹھنے کی جگہ کردونگا
محمد ابن اسحاق رح کی کتاب السیرۃ مین ایک روایت ہی جسمین یہ بیان ہی کہ رفاعہ ابن زید رض ربّہ مین سے چلے
پھر وہان سے اونٹ پر سوار ہوے تین شب چلے تب مدینہ مین پہونچے معلوم ہوا کہ ربّہ مدینہ
شریف سے تین شب کی راہ پر ہی پادری مریک لکھتا ہی کہ موآب کا حال بھی ایسا ہی ہوا کہ اکثر
شہر اوس ملک کے ویران ہوگئے اور شہرون کی نشانیان رہ گئین اور بہت ایسا ہوا ہی کہ
عثمانی بادشاہون مین اور بدوُئین مین موآب کے میدانون مین لڑائی ہوئی ہی یہ ملک بھی بدوُن کے
قبضہ مین ہی بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین بڑے بڑے میدان جنگل ہوگئے ہین مگر بعضے بعضے
جگہ چھوٹے چھوٹے کھیت ہوتے ہین بلکہ بدوُنکے گلہ وہان کے میدانون مین چرتے ہین اور عروعیر
کے جو شہر تھے وہان گلون کے رہنے کا مقام ہوگیا ہی محمد ابن اسحاق کی کتاب السیرۃ مین مُوتہ کی
لڑائی کے ذکر مین لکھا ہے کہ لوگ چلے یہانتک کہ معان مین اوترے جو زمین شام مین سے ہے
اونکو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکھ رومیون کے ساتھ مآب مین اوترا ہے جو زمین بلقا مین ہے

ہی ظاہر یون ہی کہ یہ وہی سواب ہی جسکا ذکر ان پاک کتابون مین آتا ہی بابل والی اور ادومی اور موآبی اور
عموئی اسرائیلیون کے دشمن تھی اللہ تعالی نے اسرائیلیون ہی فرمایا تھا کہ اب مین تمکو تمہاری بدکاریونکی
باعث سے سزا دیتا ہون اخیر زمانہ مین اون قومون کا ملک ویران کرونگا جنھون نے تمسے دشمنی کی ہی اور اللہ نے
بار بار پاک کتابون مین عدالت کا وعدہ کیا تھا ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اس
بڑی عدالت کے لیے بہیجا تھا اللہ نے آپکے وقت مین ان ملکون کو ویران کر دیا اور ملک شام اور عرب اور
مصر وغیرہ کو سزا دیکر ایمان اور علم سے آباد کر دیا یہ خبرین جو ان پاک کتابون مین دی تھین اون سبکا
خلاصہ سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت مین یاد دلا دیا وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۔ اور
نہین ہی کوی بستی مگر ہم ہلاک کر دینے والے ہین اوسکے قیامت کے دن سے پہلے یا اوسپر عذاب
کرنے والے ہین سخت عذاب یہ کتاب مین لکھا ہوا ہی اللہ تعالے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو خبر دیتا ہی کہ ہماری اگلی کتابونمین یہ لکھا ہوا ہی کہ ساری بستیونمین کسی بستی پر سخت عذاب آویگا
کوی بستی ہلاک یعنے ویران ہو جاویگی یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوے بہت بستیونکو
ویران کر دیا اور بہت بستیونکو تلوار کا عذاب دیکر وہان نور ایمان کا پہیلا دیا اکیسوان باب
اس باب مین چوبیس آیتون کے بعد یون ہی ارے تو بی دین شریر اسرائیل کے بادشاہ جسکا دن تیری
بدکاری کے انجام کو پہونچنے پر آیا ہی خداوند اللہ یون فرماتا ہی کہ ٹوپی اوتار لی جاویگی اور تاج اوتارا جائیگا
جو یہ ہی سو یہ نرہیگا کہ جو نیچا ہے مین اوسکو اونچا کرونگا اور جو اونچا ہی سو مین اوسے نیچا کرونگا
مین اوسکو اولٹ اولٹ اولٹ دونگا اور یہ بہی نرہیگا جب تک کہ وہ آوے جسکے لیے عدالت ہی اور
مین اوسکو دونگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اسرائیل کے بادشاہ سے یعنے صدقیا سے فرمایا کہ تیرا
تاج اوتارا جائیگا پہر فرمایا کہ جو یہ ہی سو یہ نرہیگا یہ اشارہ بابل والونکی طرف ہی کہ اونکا بہی زور نہین رہیگا پہر تین بار
فرمایا کہ اولٹ اولٹ اولٹ دونگا سو بابل والونکی سلطنت اللہ نے اولٹ کر ایران والونکو سلطنت
دی پہر اونکی سلطنت اولٹ کر یونان والونکو بادشاہت دی پہر اونکی بادشاہت اولٹ کر رومیون کو
سلطنت دی پہر وہ آخری زمانہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنکے ہاتھ پر عدالت کا وعدہ تھا وہ تشریف
لائے اور اللہ نے آپکو سلطنت دی اور رومیونکی سلطنت کو اولٹ دیا یاد رہی ظاہر اسکا

اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر ٹہراتا ہی اور عدالت کی لفظ سے آنکھ چراتا ہی حضرت عیسیٰ نے اور سچے عیسائیون
نے چھہ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالمون سے بدلہ لیا عدالت کی
کی سب پیش خبریان پوری ہوئین چونتیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلی حاکمون کے
ظلم کی شکایت کرتا ہی اور جو اسرائیلی لوگ تتر بتر ہوگئی ہین اونسے تیرہوین آیت مین وعدہ کرتا ہی کہ مین
اونکو ساری قومونکے درمیان سے پہیر لاونگا اور اونکی زمین مین پہونچاونگا اور تیئسوین آیت مین فرماتا ہے
کہ مین اونکے لیے ایک چوپان مقرر کرونگا اور وہ اونکو چراویگا یعنے میرا بندہ داؤد وہ اونکو چراویگا اور وہی
اونکا چوپان ہوگا اور مین خداوند اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داؤد اونکی درمیان سردار
ہوگا مجھہ خداوند نے یون کہا ہی اور مین اونکے ساتھہ صلح کا عہد باندھونگا اور سارے برے درندونکو
زمین پر سے نابود کرونگا اور وے بیابان مین سلامتی سے رہا کرینگے اور جنگلون مین سوئینگے اور مین
اونہین اور اون مکانونکو جو میرے پہاڑکے آس پاس ہین برکت کا باعث کرونگا اور مین مینہہ کو اوسکے
مقرر وقت مین برساونگا برکت کے مینہہ برسا کرینگے اور میدان کا درخت اپنے میوے دیگا اور زمین
اپنا حاصل دیگی اور وے سلامتی کے ساتھہ اپنی زمین مین رہینگے اور جانینگے کہ مین خداوند ہون جب مین
اونکے جوے کا بندہن توڑونگا اور اونکے ہاتھہ سے جو اونسے اپنی خدمت کرواتے ہین چہوڑاونگا اور وے آگے
کو قومون کے لیے شکار نہونگے اور زمین کے درندے اونہین نگل نہ سکینگے اور وے امان سے بسینگے اور
کوی آدمی اونہین خوف کا باعث نہوگا اور مین اونکے لیے ایک نام ور پودا برپا کرونگا اور وے پہر کبہی اپنی
زمین مین مارے بہوکہہ کے ہلاک نہونگے اور آگے کو غیر قومونکا طعنہ نہ اوٹھاوینگے اسی طرح وے جانینگے
کہ مین خداوند اونکا خدا اونکے ساتھہ ہون اور وے اہل اسرائیل میرے لوگ ہین خداوند اللہ فرماتا ہے
اے ایمان والو اس باب مین اسرائیلیون کو بڑے بشارت ہی کہ جب وے ایماندار ہوجاوینگے تب ظالم حاکمون
سے بچ جاوینگے اور ملک شام مین نہایت راحت اور عیش سے اور امن امان سے رہینگے اور اللہ کے
پہاڑ کے یعنے یروشالم کے آس پاس بڑے بڑے برکتین ظاہر ہونگے جو اسرائیلی محمدی ہوگئی ہین وہ ملک
شام مین امن امان سے موجود ہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ نامور پودا حضرت مسیح ہین اے
پادریو تمکو خوب معلوم ہی کہ حضرت عیسےٰ کے وقت مین ان پیش خبریونکا ظہور نہین ہوا محمدیون کے کتابون مین
جابجا یروشالم اور ملک شام کی آبادی کا بیان موجود ہے اس تسلی نشانی کو دیکھو اور محمدی ہو جاؤ

دیکھو بہت سے اسرائیلی جو محمدی ہوگئے ہین چھپے ہوئے ہین حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے خادم ہین
حضرت داؤد داللہ کے حکم سے اونکے نگہبان ہین چہتیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیون
کے پہاڑون اور ٹیلون اور نالون کو بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ مین تمہاری طرف ہون اور تمپر توجہ کرونگا
اور تم جوتے اور بوئی جاؤگے اور مین آدمیون کو ہان اسرائیل کے سارے گھرانیکو اوس سبکو تمپر بہت بہت
بڑہاونگا اور شہر آباد ہون گے اور ویرانے پھر تعمیر کئی جاوینگے ورمین انسان اور حیوان کو تمپر بڑہاونگا اور
وی بہت ہونگی اور پہیلین گے اور مین تمہین ایسا بساؤنگو جیسا اگلے وقت مین تھے اور تمپر پہلے کی نسبت
زیادہ احسان کرون گا اور تم جانون گے کہ مین خداوند ہون تیرہوین آیت مین ہی کہ اس سبب سی
کہ تجھے کہتے ہین کہ تو اے زمین انسان کو نگلتی ہی اور تونے اپنی قومونکو بی اولاد کیا اس لیے نہ تو آگی کو
انسان کو نگلی گی نہ آگی کو اپنی قومونکو بی اولاد کریگی چوبیسوین آیت مین فرماتا ہی کہ مین تمہین غیر قومون مین
سے نکال لونگا اور سارے ملکونمین سے اکٹھا کرون گا اور تمہین تمہارے وطن مین لے آونگا تب تمپر صاف
پانی چہڑکونگا اور تم پاک صاف ہوگی اور مین تمکو تمہاری ساری گندگی سے اور تمہاری ساری بتون سی پاک
کرونگا اور مین تمہین ایک نیا دل بخشونگا اور ایک نئے روح تمہارے اندر مین ڈالونگا اور تمہارے گوشت
مین سی سنگین دل کو نکال ڈالون گا اور گوشتین دل تمہین عنایت کرونگا اور مین اپنی روح تم مین ڈالونگا
اور مین ایسا کرونگا کہ تم میرے طریقون پر عمل کروگے اور تم میرے حکمون کو یاد کروگی اور اونہین
بجالاؤگے اور تم اوس سرزمین مین جسے مین نے تمہارے باپ دادون کو دیا ہی بسوگی اور تم میری کو
ہوگے اور مین تمہارا خدا ہون گا اور مین تمہین تمہاری ساری ناپاکیون سے محفوظ رکھونگا
اور مین اناج منگواونگا اور افراط بخشونگا اور تمپر کال نہین ڈالونگا اور مین درخت کے پہلونمین اور
کہیت کے حاصل مین افزایش بخشونگا یہانتک کہ تم آگے کو غیر قومون کے درمیان کال کے سبب سے
ملامت نہ اوٹھاؤگے ای ایمان والو اسرائیلیون کی سب قومونمین کے کچھ کچھ لوگ محمدی دین
مین داخل ہین اونکی نسل اللہ نے بڑہائی ہے ملک شام مین امن امان سے خوش خرم ہین اللہ
نے محمدی فیض سے اونکا دل دھو دیا اونکی دل کی سختی کہو دی ایسے قحط جو اگلی وقتون مین
پڑتی تہی جنکا ذکر کتابون مین دیکھ کر ہوش اوڑتے ہین ویسے قحط ملک شام مین محمدی وقت مین
نہین پڑے سینتیسوان باب اس باب مین اٹھارہ آیتون کے بعد اللہ تعالی وعدہ کرتا ہے

کہ مین یہودا کو اور افرائیم اور اسرائیل کو ملادونگا اور اونکو اونکے ملک مین لاؤنگا اور ایک بادشاہ
ان سبھون کا بادشاہ ہوگا اور وی آگے کو دو قومین نہون گی اور پہر کبھی الگ کے جاکر دو سلطنتین
نہونگی اور وی کبھی اپنے تئین اپنی بتون سے اور اپنی نفرتی چیزون سے اور اپنی خطاکاریون کی کسی
خطاکاری سے ناپاک نکرینگے اور مین اونہین اونکی ساری مکانون سے جہان اونہونے گناہ
کیا ہے چہڑاؤنگا اور اونہین پاک کرونگا اور مین اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داؤد اونکا بادشاہ
ہوگا اور اون سبکا ایک ہی چرواہا ہوگا اور وی میرے حکمون پر چلین گے اور میری شریعتونکو
یاد کرینگے اور اونپر عمل کرینگے اور وی اوس سرزمین پر جسے مین نے اپنے بندے یعقوب کو
دیا ہے جہان تمہارے باپ دادے بستے تہے بسین گے اور وی اور اونکی اولاد اور اونکی اولاد
کی اولاد ہمیشہ کو اوسمین رہینگے اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ کے لیے اونکا سردار ہوگا اور مین اونکے
ساتھ سلامتی کا عہد باندہونگا وہ اونکے ساتھ ہمیشہ کا عہد ہوگا اور مین اونہین بساؤنگا
اور اونہین بڑہاؤنگا اور اونکے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ تک قایم رکہونگا اور
میرا خیمہ اونکے اوپر ہوگا اور مین اونکا خدا ہونگا اور وی میرے لوگ ہونگے اور
جب میرا مقدس ہمیشہ کے لیے اونکے درمیان ہوگا تب قومین جانینگے کہ مین خداوند
اسرائیل کو مقدس کرتا ہون آئی محمدی بہائیو یہودا کی نسل مین اور افرائیم کی نسل مین
اور باقی اسرائیلون کی نسل مین جو محمدی ہوئی ہین اونکو اللہ نے ملادیا وہ ملک شام
مین ایک محمدی بادشاہ کے تابع ہین ایسا نہین ہے کہ دو قومون کا حاکم اور ہو دس قومونکا
حاکم اور ہو حضرت داؤد اونکے بادشاہ ہین اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرتے ہین جتنے
پیغمبر ہین اپنی قبرون مین سب زندہ ہین نماز پڑہتی ہین اللہ کے حکم سے ایمان والون کی
نگہبانی کرتے ہین مسجد بیت المقدس ہمیشہ کے لیے ملک شام مین قایم ہین اور قیامت تک قایم
رہے گی۔ مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم کی پہلی ویرانی کا بیان بادشاہون
کے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ صدقیا بادشاہ کے سلطنت کے نوین برس
ایسا ہوا کہ بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشالم پر چڑہائی کی اور شہر کے گرداگرد حصار
بنائے اور صدقیا کی سلطنت کے گیارہوین برس تک وہ شہر کو گہیرے ہوئے پڑے رہے

اور چوتھی مہینے کے نوین دن شہر مین مہنگی بڑھ گئی اور ملک کے لوگونکو روٹی میسر نتھی تب شہر لوٹا اور
سارے بہادر رات کو اوس دروازی کی راہ سی جو دو دیوارون کے درمیان بادشاہ کے باغ کی طرف
کو تھی نکل کے بہاگ گئی اوسوقت کسدی شہر کو گہیرے ہوے تھے سو صدقیاہ اوس راہ سی بیابان کو بہاگ
گیا تب کسدیون کی فوج نے بادشاہ کا پیچھا کیا اور اوسی یریحو کے میدان مین جا لیا اور اوسکا
سارا لشکر اوس سے جدا ہو گیا تھا سو وی بادشاہ کو پکڑ کے بابل کے بادشاہ پاس ربلہ مین لائے
اور اونہون نے صدقیاہ کے بیٹونکو اوسکی آنکھون کے سامنے قتل کیا اور صدقیاہ کی آنکھین نکالین
اور پیتل کی بیڑیان اوسپر لگائین اور اوسکو بابل مین لے گئے اور بابل کے بادشاہ بخت نصر کی
سلطنت کی انیسوین برس کے پانچوین مہینے کے ساتوین دن بابل کے بادشاہ کا ایک خادم
نبوزرادان جو جلو دارون کا سردار تھا یروشالم مین آیا اوسنے اللہ تعالے کا گھر اور
بادشاہ کا محل اور یروشالم کے سارے گھر اور ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا اور کسدیون کے سارے
لشکر نے اون دیوارون کو جو یروشالم کے گرداگرد تھین گرا دیا اور نبوزرادان باقی لوگونکو
پکڑ لیگیا اور اوسنے وہان کنگالون کو رہنے دیا کہ انگور کے باغون کی خبر لیوین اور کہیتی کرین اور
پیتل کے ستون جو اللہ تعالے کے گھر مین تھے اور کرسیان اور پیتل کا بحر جو اللہ کے گھر مین تھا کسدیون نے
توڑ کے چور چار کیا اور اونکے پیتل کو بابل مین لے گئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیر اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تھے لے گئے اور انگیٹھیان اور پیالے اور سب کچھ جو سونے کا تھا
اوسکا سونا اور جو روپے کا تھا اوسکا روپیہ جلو دارونکا سردار لے گیا اون دو ستونون اور ایک
بحر اور کرسیونکو جنہین حضرت سلیمانؑ نے اللہ کے گھر کے لیے بنایا تھا ان سب چیزون کے پیتل
کا وزن بے حساب تھا ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا تھا اور اوسکے اوپر کا سرا بھی پیتل کا تھا
اور تین ہاتھ بلند تھا اوسپر گرداگرد جالیان اور انار کی کلیان سب پیتل کی بنی ہوئی تھین
اور دوسرے ستون مین اوسی طرح جالیون کا کام تھا اور جلو دارون کا سردار سرایہ سردار
کاہن کو یعنی مسجد کے خادم کو اور دوسرے خادم صفنیاہ کو اور تین دربانون کو لے گیا
اور ایک منصب دار جو سپہ سالار تھا اور پانچ شخص اونمین سے جو بادشاہ کے مصاحب تھے اور
لشکر کا بڑا محرر جو مملکت کی موجودات دیکھتا تھا اور ساٹھ آدمی جو شہر مین موجود تھے پکڑے

اور اونکو بابل کے بادشاہ کے پاس لے گیا اور بابل کے بادشاہ نے حماۃ کی سرزمین کے ربلہ مین اونکو قتل کیا اور بخت نصر نے جن لوگون کو یہودا کی سرزمین مین چھوڑا تھا اونکے اوپر جدلیاہ کو سردار کیا جو اخی قام کا بیٹا تھا اور سپاہ کے لوگ جدلیاہ پاس مصفاہ مین حاضر ہوے اور ساتوین مہینے اسمعیل ابن نتنیا نے جدلیاہ کو اور اون یہودیون اور کسدیونکو جو اوسکے ہمراہ تھے قتل کیا تب سب چھوٹے بڑے مصر مین آرہے کیونکہ وہ کسدیون سے ڈرتے تھے دوسری کتاب مقابیس کے دوسرے باب مین حضرت ارمیا کے احوال مین لکھا ہی کہ دفترون مین ایسا پایا گیا ہی کہ ارمیا علیہ السلام نے اللہ تعالے سے خبر پاکر حکم دیا کہ خیمہ عبادت کا اور صندوق اونکے ہمراہ جاوے جبکہ وہ پہاڑ پر گئے جہان حضرت موسیٰ پہاڑ پر چڑہے تھے جبکہ ارمیا اوسطرف آئے اونہون نے ایک پہاڑ کا غار پایا اونہون نے اوسمین خیمہ اور صندوق اور خوشبوئونکی قربان گاہ رکھی اور دروازہ بندکردیا اور چند آدمی جو اونکے ساتھ تھے اونہون نے راستے مین نشان کردی لیکن اونہون نے اوسکو نہ پایا جب ارمیا علیہ السلام کو یہ بات معلوم ہوئی تو اونہون نے اون لوگون کو ملامت کی اور فرمایا کہ اوسجگہ کو اوسوقت تک نجانونگے کہ اللہ اپنے بندونکو اکٹھا کریگا اور رحم مین لاویگا تب اللہ اونکو یہ چیزین دکہائیگا اہل ایمان والو اوس صندوق کو حضرت امام مہدیؑ نکالینگے اوسوقت بہت یہودی ایمان لاوینگے اسکا بیان حضرت اشعیا کے گیارہوین باب مین ہوچکا ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ بخت نصر کے ملک مین جو عرب کے سوداگر تھے اونکو پکڑلیا اور نجف مین اونکے واسطے حران بنایا اور اونکو اوسمین قید کیا اور یہ خبر عرب مین پہیلے کچھ عرب کے لوگ اوسکے پاس امان مانگنے ہوئی آئے اوس نے مان لیا اور اونکو سواد مین یعنے عراق مین اوتارا اونہون نے شہر انبار بنایا اور اوسنے حیرہ کے لوگون کو چھوڑ دیا وہ بخت نصر کی زندگی بہر وہان رہے جب وہ مرگیا وہ انبار والون سے مل گئے اور یہ عربونکا پہلے پہل رہنا ہی سواد مین حیرہ اور انبار مین اور بخت نصر نجد اور حجاز کیطرف چلا اللہ تعالی نے حضرت برخیا اور حضرت ارمیا علیہما السلام کو پیغام بہیجا کہ عدنان کے بیٹے معد کیطرف جاؤ اور اوسکو حران مین اوٹھا لاؤ اور اللہ نے اون دونون کو خبر دی کہ معد کی نسل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے جن پر نبیون کی تمامی ہی وہ دونون چلے اونکے واسطے زمین لپیٹ دی گئی اور وہ بخت نصر سے پہلے معد تک پہونچے اور انکو حران مین اوسی وقت اوٹھا لائے اور معد اونکے دونون مین

بارہ برس کے تھے اور بخت نصر چلا اور عربون سے لڑا اور بہتون کو قتل کیا اور حجاز تک آیا تب عدنان نے عربون کو جمع کیا اور ذات عرق مین بخت نصر سے لڑائی کی عدنان بھاگ کر قلعون مین چھپ رہے اور عرب اونکی ساتھ جمع ہوے آخر کو بخت نصر پلٹ آیا اور معد نبیون کے ساتھ نکلے یہان تک کہ مکہ مین آئے اور حج کیا اور نکے ساتھ نبیون نے حج کیا پادری اگسٹس براڈ ہیڈ دینی اور دنیوی تاریخ مین لکھتا ہی کہ بخت نصر کے مرنیکے بعد اویل مرودک اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اوسکی حکومت جلد ختم ہوے خورس جو مادی اور فارس کے لشکر کا سردار تھا اوسنے اوسکی فوج کو شکست دی اور اوسکو قتل کیا بلشذر اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا وہ سترہ برس تک سلطنت کرتا رہا بلشذر کے قتل ہونیکے بعد دارا مادے بادشاہ ہوا اور بابل کو اپنے قابو مین لاکر تخت پر بیٹھا اور وہ دو برس تک سلطنت کرتا رہا دارا مادے کے مرنے کے بعد اوسکا بھتیجا خورس فارس کا بادشاہ ہوا اور رنپوندیوس بابل مین نائب تھا دس برس بعد وہ نائب باغی ہوگیا خورس نے اوس پر چڑہائی کی اور شہر کو روند ڈالا پھر خورس نے بیت المقدس کے آباد کرنیکا حکم دیا حضرت دانیال کے صحیفہ سی محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہی کہ یہودا کے بادشاہ یہویقیم کی سلطنت کے تیسرے سال مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشالم مین آیا اور اوسے گھیرا اور اللہ تعالے نے یہویقیم کو خانہ خدا کے بعضے برتنون سمیت اوسکے ہاتھون مین دیدیا وہ اونہین سنعار کی زمین مین اپنے بت خانہ مین لے گیا اور وہان رکھا اور اپنے خواجہ سرا سے کہا کہ اسرائیلیون مین سے اور بادشاہ کی نسل مین سے اور امیرون مین سے کئی ایک کو حاضر کرو ایسے جوان ہون جو بے عیب اور خوبصورت اور حکمت مین ماہر اور عقلمند ہون اور اس لائق ہون کہ بادشاہ کے محل مین کھڑے رہین اور کسدیون کے علم اور زبان سیکہنے کے قابل ہون اونکے درمیان بنی یہودا مین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ تھے اللہ تعالے نے ان چارون جوانونکو معرفت اور ہر طرح کی حکمت اور علم مین مہارت بخشی اور دانی ایل کو ہر طرح کی رویا اور خواب مین سمجھدار کیا اور خواجہ سرا اونکو بخت نصر کے حضور مین لے گیا اور بادشاہ نے اونسے گفتگو کی اور اونمین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریا کی مانند کوئی نہین تھا اس لئی وہ بادشاہ کے حضور کھڑے رہنے لگے اور دانی ایل خورس بادشاہ کے پہلے سال تک زندہ رہے دوسرا

باب بخت نصر کی سلطنت کے دوسرے سال مین بخت نصر نے ایسا خواب دیکھا کہ جس سے اوسکا دل
گھبرا گیا اور اوسکی نیند جاتی رہی تب بادشاہ نے حکم دیا کہ فالگیرون اور نجومیون اور جادوگرون اور
کسدیون کو بلاوین کہ بادشاہ کا خواب اوسکو بتاوین وہ آئی اور اونھون نے عرض کیا کہ خواب بیان
کیجیے تو ہم اوسکی تعبیر دین بادشاہ نے کہا یہ بات مجھسے جاتی رہی اگر تم خواب کو اوسکی تعبیر سمیت بیان
نکرو تو تم ٹکری ٹکری کیے جاؤگے اور اگر خواب کو تعبیر سمیت بیان کروگے تو مین تمکو انعام اور ہدیے
دونگا اور بڑی عزت دونگا اونھون نے کہا روی زمین پر ایسا کوئی نہین جو بادشاہ کی بات بتا سکی
اور نہ کوئی بادشاہ یا امیر یا حاکم ایسا ہوا جسنے ایسا سوال کسی فالگیر یا نجومی یا کسدی سے کیا ہو تب بادشاہ
بہت غصہ مین آیا اور حکم دیا کہ بابل کے سارے حکیمون کو ہلاک کرین اور دانیال اور اوسکے رفیقون کو
بھی ڈھونڈھنے لگی کہ اونھین قتل کرین دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سے جاکر کہا کہ مجھے مہلت ملی
تو مین اوسکی تعبیر بیان کرونگا پھر اپنے گھر جاکر حننیاہ اور میسائیل اور عزریاہ اپنی رفیقون کو خبر دی
تاکہ وہ اس بھید کے مقدمہ مین آسمان کے خدا سے رحمت طلب کرین تب دانیال علیہ السلام پر رات کے
خواب مین وہ بھید کھلا دانیال علیہ السلام نے آسمان کی خدا کا شکر کیا اور بادشاہ سے جاکر کہا
کہ وہ بھید جو بادشاہ نے پوچھا حکیم اور نجومی اور جادوگر اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہین سکتی ہین
لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو سب بھیدون کو کھولتا ہی اور وہ بخت نصر بادشاہ کو جتاتا ہے
کہ آخری دنون مین کیا ہوگا تیرا خواب اور تیری سر کی رویت جو تو نے اپنی پلنگ پر دیکھا سو
یہ ہی تو ای بادشاہ اپنی پلنگ پر لیٹا ہوا فکر مین آیا کہ آخری زمانہ مین کیا ہوگا اور وہ جو بھیدون کا
کھولنی والا ہے تجھپر ظاہر کرتا ہی کہ کیا ہوگا تو نے ای بادشاہ خواب دیکھا کہ ایک بڑی مورت
تھی وہ بڑی مورت جس کی رونق بی نہایت تھی تیری سامنی کھڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبت ناک تھی اوس مورت کا سر خالص سونی کا تھا اوسکا سینہ اور اوسکی بازو چاندی کی اوسکا پیٹ
اور رانین تانبی کی تھین اوسکی پنڈلیان لوہی کی اور اوسکی پاؤن کچھ لوہی کی اور کچھ مٹی کے تھے اور
تو اوسی دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بوسیلہ ہاتھون کے تراشا گیا جو اوس مورت کی پاؤنپر جو لوہی
اور مٹی کی تھی لگا اور اونھین ٹکری ٹکری کیا تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا
ٹکری ٹکری کیے گئے اور گرمی کی فصل کے کھلیان کی بھوسی کے مانند ہوے اور ہوا اونھین اوڑا لیگئی

یہان تک کہ اونکا پتا نملا اور وہ پتھر جس نے اوس مورت کو مارا اک بڑا پہار بنگیا اور تمام زمین کو بہردیا وہ خواب یہہ ہی اور اوسکی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہون تو ہی بادشاہ بادشاہون کا بادشاہ ہی اسلیئی کہ آسمان کے خدا نے تجہی ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے اور جہان کہین آدمی رہتی ہین اوس نے میدان کے جانور اور ہوا کی پرندی تیرے قابو مین کر دئے اور تجہی اون سبہون کا حاکم کیا تو ہی وہ سونی کا سر ہی اور تیری بعد اور ایک بادشاہت قائم ہو گی جو تجسی چہوٹی ہو گی اور اوسکی بعد ایک اور بادشاہت تانبیکی جو تمام زمین پر حکومت کری گے اور چوتہی سلطنت لوہی کے مانند مضبوط ہو گی اور جس طرح کہ لوہا توڑڈالتا ہے اور سب چیزپر غالب ہوتا ہے ہان لوہی کی طرح سی جو سب چیزون کو ٹکری ٹکری کرتا ہے اوسی طرح وہ ٹکرے ٹکرے کرے گی اور کچلڈالی گی اور جو کہ تو نی دیکہا کہ اوسکی پاؤن اور اونگلیان کچہہ تو کمہار کے مٹی کی اور کچھ لوہے کی تہین سو اوس بادشاہت مین تفرقہ ہو گا مگر جیسا کہ تو نے دیکہا تو اوسمین لوہا گلاوے سے ملا ہوا تہا سو لوہے کی توانائی اوسمین ہو گی اور جیسا کہ پاؤن کی اونگلیان کچھ لوہی کی اور کچھ مٹی کی تہین سو وہ بادشاہت کچھ قوی کچھ کمزور ہو گی اور جیسا تو نے دیکہا کہ لوہا گلاوی سے ملا ہوا ہی وی اپنے تئین انسان کی نسل سے ملاوین گی لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین کہاتا تیسا وے آپس مین میل نکہاوین گی اور اون بادشاہون کی دنون مین آسمان کا خدا ایک بادشاہت قائم کریگا جو ہمیشہ تک نیست نہوی گی اور وہ بادشاہت دوسری قوم کے قبضہ مین نپڑی گی وہ اون سب بادشاہتون کو ٹکری ٹکری اور نیست کرے گی اور وہی ہمیشہ تک قائم رہیگے جیسا کہ تو نی دیکہا کہ وہ پتھر بغیر وسیلہ ہاتون کے تراشا گیا اور اوس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونی کو ٹکری ٹکری کیا خدائی تعالی نے بادشاہ کو وہ کچھ دکہایا جو آگی کو ہونیوالا ہے اور یہہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی تب بادشاہ بخت نصر اوندہی موںہہ گرا اور دانیال علیہ السلام کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ اون کو انعام اور عطر دین بادشاہ نے دانیال علیہ السلام سے کہا کہ حقیقت مین تیرا خدا حاکمون کا حاکم اور بادشاہون کا مالک ہی جو بہید کا کہولنی والا ہے اسلیئی کہ تو اس بہید کو کہول سکا تب بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کو سرفراز کیا اور اونکو بہت سے تحفہ دئی اور اونکو بابل کے ساری صوبہ پر حکومت بخشی اور بابل کے

حکیمون پر سرداروں کا سردار ٹھہرایا تب دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سی درخواست کی اور اُسنے سدرک اور میسک اور عبدنجو کو بابل کے صوبہ کی کارپردازی پر مقرر کیا اور دانیال علیہ السلام بادشاہ کے دربار مین رہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ دوسری سلطنت مادی اور فارس کی ہے جو کلدیون سے کمتر ہین جیسا کہ چاندی سونی سے کمتر ہے تیسری سلطنت یونانیون کے ہی جو فارسیون کے بعد فتح یاب ہوی تھے یہ سلطنت سکندر اپ علاوہ اونکے ماتحتون کی تھے یہہ سلطنت اون سلطنتون سے بڑی دور تک پھیلی تھی اور حضرت سکندر کا یہ فخر تھا کہ مینے تمام دنیا پر سلطنت کی چوتھی سلطنت رومیون کی ہے جو یونانیون کے بعد ہوی اور یہ سلطنت لوہے کے مانند مضبوط تھی اور لوہے کے مانند اوسنی سبکو توڑ ڈالا یہ پھلی سلطنتون سے سب باتون مین زیادہ مشہور ہوی کسی نے ایسی چوڑی فتح نہین کی جیسی اونہون نے اتنی مدت مین کی اور یہ سلطنت عاجز قومون کے یعنی گاتھ اور وندال وغیرہ قومون کے غالب ہونے کی باعث سے برباد ہو گئی یہی معنی ہین اسکے کہ لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا مگر لوہا اور مٹی آپسمین ایک دوسری کی مدد نہین کر سکتے اور مل نہین سکتی رومی لوگ رشتہ داری اور شادی کی باعث سے اور قومون مین شامل ہو گئی تھی اسطرح سلطنت برباد ہو گئی اور یہان تک کمزور ہوئی کہ ماتحت سلطنتون مین تقسیم ہو گئی یہہ سلطنت اب بھی قائم ہے جس کا بیان آگی لکھا جاویگا روم کے بادشاہون کے زمانہ مین یا یون کہو کہ رومیون کی ترقی کی حالت مین اللہ نے اور سلطنت کو قائم کرنا چاہا تھا جو کبھی نیست نابود نہو گی اور دوسری قوم کے قبضہ مین نہ آویگی اور تمام سلطنتون کو توڑ ڈالے گی اور آپ ہمیشہ قائم رہی گی یہے مراد ہی اوس پتھر سے جس نے مورت کو توڑ ڈالا اور بڑا پہاڑ بنگیا ظاہر ا یہ سلطنت عیسی علیہ السلام کے ہی یہ رفتہ رفتہ بڑی سلطنت ہو جاوی گی اور تمام زمین کو ڈھانک لیگی اور بڑا پہاڑ ہو جای گا اس پیش خبری کی اس ٹکری کا پورا ہونا ابھی باقی ہے آیی محمدی بھائیو اوس مورت کا پاؤن کچھ مٹی کا کچھ لوہے کا تھا اور پادری نے اس کا مطلب یون بیان کیا کہ گاتھ اور وندال وغیرہ دبی ہوی قومون کے غالب ہونے سے وہ سلطنت کمزور ہو جائی گی اور وہ پتھر جو بے وسیلہ ہاتھون کے فقط اللہ کی قدرت سے تراشا گیا وہ اوس مورت کے پاؤن پر لگا جو کچھ لوہے کچھ مٹی کے تھی پنڈیون پر نہین لگا جو لوہے کی تھین اس سے صاف ثابت ہوا کہ جب وہ چوتھی سلطنت کمزور ہو جای گی اوسوقت پانچوین سلطنت ظاہر ہوگی

اور ہوا [illegible] کو یعنی قوی اور ضعیف دونون کو ٹکڑے ٹکڑے کر گئی یہ بشارت صاف محمدی بادشاہت
کی ہی جو [illegible] سلطنت کے شروع سے ساڑھے سات سو برس بعد رومیون کے بادشاہ ہرقل کے زمانہ
مین ظاہر [illegible] رومیون پر اور قومون کا غلبہ ہو چکا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت یہہ نہین ہو سکتی
کیونکہ انکا ظہور [illegible] کی سلطنت کے ڈیڑھ سو برس کے بعد رومیون کی بڑی ترقی کے دنون مین ہوا جیسا
پادری [illegible] اسرار اقتدا مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چھیالیس برس پہلے
رومیون [illegible] لے لیا اور یونانی سلطنت ختم ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور
سلطنت [illegible] کے ساتھہ نہین ہوا اونہون نے سب سلطنتون کے ٹکڑے ٹکڑے نہین کئی
[illegible] ان بدن بڑہتا گیا تین سو برس تک روم کے بت پرست بادشاہون نے
عیسائیون کے خون کو دریا بہائی پھر قسطنطین رومی بت پرستی چھوڑ کر جھوٹے عیسائی ہوا اوسنی
اور [illegible] اونہون نے دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین فرقہ پروتستنت کے پادری اپنی کتابون
مین اونکو رسوا کر رہی ہین اور اونکی سلطنت کا دجالی سلطنت نام رکہا ہے اسی سلطنت کا ایک ٹکڑا
پندرہوین صدی عیسوی تک قائم رہا فرقہ پروتستنٹ والون کے نزدیک اس سلطنت کو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے کچھ علاقہ نہین اسی لئی پادری لکھتا ہے کہ ابہی اس خبر کا ظہور نہین ہوا پادری راہ
دیکھہ رہا ہے کہ آئندہ زمانہ مین فرقہ پروٹسٹنٹ کی سلطنت جو چار سو برس سے قائم ہوئی ہے رومن کاتلک
والون کی سلطنت کو مٹا دیگی ای پادری دیکھہ ہر بہاگی جاتی ہو اس بشارت کا ظہور دل کی آنکہون سی
دیکھو [illegible] سلطنت یعنی محمدی سلطنت ہی جس نے سب سلطنتون کی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی بت پرستونکو
اور [illegible] کو یعنی روم کے جہوٹی عیسائیون کو اور تانبی کو یعنی یونانیون کو اور چاندی کو
ایران کے آگ پوجنی والون کو اور سونی کو یعنی بابل والون کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرد و غبار کی طرح
اوڑا دیا اور اس سلطنت نے ساری زمین کو گہیر لیا ای پادری تو تم یہہ کہلی نشانی دیکہکر محمدی کیون نہین
ہو جاتی بیشک تم بہی جہوٹی عیسائیون مین ہو اگر فرقہ رومن کاتلک کی پادری کہین کہ یہ قسطنطین کی
سلطنت کی خبر ہے جس سے عیسائی دین نے زور پکڑا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس پانچوین سلطنت کا
یہہ پتا دیا ہے کہ وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی اور روم کے جہوٹی عیسائیونکی
سلطنت کو محمدیون نے اپنی قبضہ مین کر لیا اور اونکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یہہ خبر اونکی ہرگز نہین ہو سکتے

وہ پتھر جو بی وسیلہ ہاتھون کے تراشا گیا وہ ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکی بادشاہت
دنیا کے لوگون کی تدبیر سے قائم نہین ہوی وہ تو دین وایمان کی بادشاہت تھی اللہ
فقط اپنی قدرت سے بی وسیلہ اسباب ظاہری کے قائم کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ
ان پڑہ رہے ان پڑہون مین پیدا ہوی چالیس برس تک کسی عالم اور درویش کی
پاس
اللہ نے آپ ہی اون کو تعلیم کیا اور لڑکپن مین بت پرستون کی رسمون سے اونکو بچایا
فرشتون کو بہیجکر اونکا سینہ اور دل دہو یا جب چالیس برس کے ہوئی اللہ نے جبرئیل کی زبانی
قرآن اوتارا جب کچھ لوگ ایمان لائی کافرون سی لڑنے کا حکم کیا آپنی ظاہر مین کبھی لڑائی
گہاتین کیسے نہین سیکھی تھین اللہ نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بہیجین اپکی امت
بڑہتی گئی محمدیون کی سلطنت ساری جہان مین پہیلگئی عرب لوگ جو حضرت اسماعیلؑ کے نسل مین
تھی مگر جہالت مین پہسی ہوئے تھی اون کی راہ و رسم سے اللہ نے آپکو جدا کرکے خوب طرح سے
سنوار کے اپکی دین کا زور تمام جہان مین پہیلا دیا اس پاک پتھر کو اللہ نے خود اپنی ہاتھون
اوس پہاڑ سے تراش کر بڑا پہاڑ بنا دیا اور ساری زمین مین پہیلا دیا پادری مریک کشف الآثار
مین لکھتا ہے کہ دین اسلام کے بادشاہون نے تین سو برس مین بہت ملکون کو لیلیا اونکی حکومت
ہندوستان کی سرحد سے دریائی مغرب کے کناری پر پہونچی جو دریائی اٹلنٹک کہلاتا ہے
اور قدیم روم کی دولت اور ملک سے ان کی حکومت بڑہ گئی ہرچند رومی لوگ دنیا کے حاکم کہلاتے
تھی ملا محمد رضا طہرانی رح لکھتی ہین کہ رومیون کی سلطنت سات سو برس تک رہی
تھا یہودی ملائن مین اور تفسیر والون مین تین سلطنتونکی بیان مین اختلاف نہین ہے چوتھی
سلطنت مین اختلاف ہی اور چوتھا بادشاہ دو قسم ہی فارس کے بادشاہ اور روم کی بادشاہ
یہہ دونون آپس مین ملتی نہین تھی اور فارسی لوگ ہمیشہ رومیون پر غالب رہتی تھی چوتھی سلطنت
جو دو طرح کی تھی قوی فارس والی اور کمزور روم والی انہین کے زمانہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوی اور سب بادشاہ عاجز ہوی اور نوشیروان کے محل کے کنگوری ٹوٹ گئی
فارس کی آتش خانی بجہہ گئی اور دریای ساوہ سوکہہ گیا اور جس دن سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لئی بہیجا اوسوقت سی آپکی وفات تک

ہو تی گئین اور تھوڑی سے لوگون نے بڑی بڑی بت پرستون اور یہود اور نصارا کی فوجون پر غلبہ کیا اور آپ کی بعد خلفای راشدین کے زمانہ مین خصوصًا خلیفہ دوم کی خلافت کے زمانہ مین بہت فتحین اور بڑا غلبہ کافرون پر مسلمانون نے اسلام کے زور سے اور دین کی برکت سے کیا اور اب تک دن بدن قوت دین کی اور دولت اسلام کی اور مسلمانون کی باقی ہے وہ پتھر جو بڑا پہاڑ ہنگیا وہ وہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لیے بھیجا اور انکی سلطنت نے ساری جہان کو گھیر لیا اب یہہ سمجھنا چاہیی کہ وہ پتھر اوس صورت کے پاؤن پر لگا تھا اسمین یہہ اشارہ تھا کہ پہلا جہاد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عربون پر اور رومیون پر ہوا کہ اور مدینہ کے آس پاس کے کافرون سے فراغت کرکے رومیون پر جہاد کیا موتہ کے لڑای مین مسلمانون کا لشکر تین ہزار سے زیادہ نہ تھا اور لشکر کافرون کا ایک لاکھہ کا تھا ایمان کے زور سے اونکا مقابلہ کیا اور قتل کیا اور قتل ہوی اور اللہ کے دین کو پھیلایا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی بادشاہی اورون پر نہین چھوڑین گی اس مین اشارہ ہے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو دنیا اور عقبی کی بادشاہت کا سرمایہ ہے آپ کے واسطے اور اصحابون اور رشتہ دارون کے واسطے بلکہ امت کیواسطی ہے اور ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور قیامت تک باقی ہے اور اوسکو کوی موقوف نہین کریگا اور یہود مردود جو کہتی ہین کہ ماشیح کے ہم راہ دیکھہ رہی ہین سو بخت نصر کے وقت سے اب تک دو ہزار اور تین سو برس سے زیادہ ہو چکی اور ابہی تک یہودی لوگ ذلت مین پڑے ہوی ہین ابہی تک ماشیح کے آنے کا وقت نہین آیا کہ آوی اور اونکو اس ذلت سے چہوڑا وی اور نصرانی جو کہتی ہین کہ وہ پتھر حضرت عیسی علیہ السلام ہین اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے بادشاہون کو عاجز نہین کیا بلکہ ہمیشہ دشمنون سے خوف مین رہی اور ہمیشہ درویشون کے ساتھہ جنگلون اور پہاڑون مین سیر کرتے رہے اور آپ کی بعد بہی عیسای لوگ دشمنون سے خوف مین رہے اور تکیون مین اور پہاڑون مین عمر بسر کرتے رہے تیسرا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ بخت نصر نے ایک بت بنوایا اور سب کو حکم کیا کہ اوسکو سجدہ کرو اور جو کوی سجدہ نکریگا وہ بھڑکتی آگ مین ڈالا جاویگا یہہ سنکر سب نے سجدہ کیا مگر سدرک اور میشک اور عبدنجو نے سجدہ نہ کیا بخت نصر نے اون کو باندہکر جلتی بھٹی مین ڈالدیا اون کا ایک بال بھی نہ جلا تب بخت نصر نے

حکم دیا کہ جو لوگ ان لوگون کے خدا کے حق مین نالائق بات بولین گی اونکے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے
کیونکہ دوسرا خدا نہین جو اس طرح چہوڑا سکے چوتھا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ بخت نصر نے
ایک اور خواب دیکہا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے اوسکی تعبیر فرمائی اوس تعبیر کا ظہور یون
ہوا کہ بخت نصر دیوانہ ہو گیا اور کئی برس جنگل مین پہرتا رہا پہر ہوشیار ہوکر آیا تب اوس نے تمام
زمین کی سب قومونکو اپنا سارا حال لکہہ بہیجا کہ مین نے یہ خواب دیکہا اور دانیال علیہ السلام نے اوسکی یہ
تعبیر دی اور لکہا کہ وہ آدمیون مین سے نکالا گیا اور بیلون کی طرح گہاس کہاتا رہا اور میری عقل
مجہین پہر آئی مین نے اللہ تعالی کا شکر کیا جو ہمیشہ زندہ ہے اور اوسکی بادشاہت ہمیشہ کی بادشاہت
ہے وہ جیسا چاہتا ہے ویسا آسمان کے لشکرون اور زمین کے باشندون کے درمیان کام کرتا
ہے اور کوئی نہین جو اوس کے ہاتھ کو روک سکی اور اوس سے کہی کہ تو کیا کرتا ہے میری عقل
مجہہ مین پہر آئے اور مین اپنی سلطنت مین قائم ہوا اب مین آسمان کے بادشاہ کی شکر گذاری
اور تعریف اور تعظیم کرتا ہون کہ اوسکے سارے کام سچے ہین اور اوسکی ساری راہین عدالت ہین
اور وہ اونہین جو مغروری سے چلتے ہین ذلیل کر سکتا ہے **پانچوان باب** اس باب مین یہ بیان ہے
کہ بیل شصر بادشاہ نے وہ برتن مسجد بیت المقدس کے منگائے جو بخت نصر لوٹ لایا تہا بیل شصر نے
اور اوسکے امیرون نے اون برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اوس وقت آدمی کے
ہاتہہ کی اونگلیان غیب سے ظاہر ہوئین اور اونہون نے دیوار پر کچہہ ایسا لکہا جسکو کوئی پڑہ نسکا بادشاہ
نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا آپ نے فرمایا کہ تیری باپ بخت نصر کے دل مین جب غرور سمایا تہا
اللہ تعالی نے اوسکا دل جانورون کا سا بنا دیا وہ گورخرون کے ساتہہ رہتا تہا یہان تک کہ
اوسنے جانا کہ اللہ تعالی انسان کی بادشاہت پر غلبہ رکہتا ہے اور جسے چاہے اوس پر قائم کرتا ہے
تو اے بیل شصر ان سب باتون سے واقف تہا مگر تو نے اللہ کے آگی اپنی ویسی عاجزی نکی بلکہ اوسکے
گہر کے برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اور وہ خدا جسکی ہاتہہ مین تیرا دم ہے اور جسکے
قابو مین تیری ساری راہین ہین اوسکی تعظیم نکی سو اوسکی طرف سی اوس ہاتہہ کا سرا بہیجا گیا اور یہہ
نوشتہ لکہا گیا اسکے معنے یہہ ہین کہ خدا نے تیری سلطنت کا حساب کیا اور اوسے تمام کر ڈالا اور تو
ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور تیری سلطنت مادیون اور فارسیون کو دیگئی تب بیل شصر نے منادی

کروائی کہ دانیال علیہ السلام سلطنت مین تیسری درجہ کی حاکم ہوئی اوسی رات کو بیل شصر قتل ہوا
اور دارا مادی نے بادشاہت لی چھٹا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ نے حکم دیا کہ
تیس دن تک کوئی میری سوا کسی معبود سے یا آدمی سے کچھہ مانگی اور جو کوئی ایسا کریگا شیر ببرون کی
ماند مین ڈالا جایگا حضرت دانیال علیہ السلام اپنی گھر مین آئی اور اپنی کوٹھری کا دریچہ جو یروشالم کی
طرف تھا کھول کر اور دن بھر تین مرتبہ گھٹنی ٹیک کر خدا کے حضور جسطرح سے آگی کرتے تھی دعا اور شکر گذاری
کرتے رہے لوگون نے بادشاہ سے نالش کی اور کہا کہ دانیال تجکو نہین مانتا اور ہر روز تین بار دعا مانگتا ہے
بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کے چھوڑانے مین بہت کوشش کی مگر اون لوگون نے بہت ہٹ کی تب
اوس نے حکم دیا اور وہ لوگ دانیال علیہ السلام کو لائی اور شیر ببرون کی ماند مین ڈال دیا پر بادشاہ
نے کہا کہ تیرا خدا جسکی تو ہمیشہ بندگی کرتا ہی سو تجھی چھوڑاوی دوسری دن بادشاہ نے جا کر غمناک آواز
سی دانیال علیہ السلام کو پکارا دانیال علیہ السلام نے فرمایا ای بادشاہ میری خدا نے اپنی فرشتی کو بھیجا ہے
اور شیر ببرون کے مونھہ کو بند رکھا ہے یہان تک کہ اونہون نے مجھی نقصان نہ پہونچایا بادشاہ بہت خوش
ہوا اور حکم دیا کہ دانیال علیہ السلام اوس ماند سے نکالی گئی اور معلوم ہوا کہ اونکو کچھہ نقصان نہ پہونچا تھا
اس لئی کہ اونہون نے اپنی خدا پر بھروسہ کیا تھا اور بادشاہ نے حکم دیا کہ جن شخصون نے دانیال
علیہ السلام پر نالش کی تھی اونکو اونکی لڑکے بالون اور جورؤن سمیت شیر ببرون کی ماند مین ڈال دیا
اور [illegible] پیشتر کہ ماند کی تھاہ تک پہونچین شیر ببرون نے اونکی ساری ہڈیان توڑ ڈالین تب دارا
بادشاہ نے ساری قومون کو جو روی زمین پر بستی تھی نامہ لکھا تمہاری سلامتی افزود ہو مین یہ حکم
کرتا ہون کہ میری سلطنت کی ہر اک صوبہ کے لوگ دانیال کے خدا کے آگی ترسان اور لرزان ہوئین
کیونکہ وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اور اوسکی سلطنت کو زوال نہین وہ ہے چھوڑاتا اور
بچاتا ہے اور آسمان اور زمین مین وہ ہے نشانیان دکھلاتا ہے اور عجائب وغرائب کرتا ہے اوسی نے
دانیال کو شیر ببرون کے چنگلون سے چھوڑایا ہے سو دانیال علیہ السلام دارا کی سلطنت اور خورس
فارسی کی سلطنت مین کامیاب رہے ملا سید علی طہرانی رحہ اقامۃ الشہود مین لکھتی ہین کہ کتاب کمارلی
شموئیل مین ایک سو چھیاسٹھوین باب مین اور اسیطرح یوسف بن کوریون کی کتاب مین لکھا ہے
کہ [illegible] ارمیا علیہ السلام سے پہلی نبی ہوئی مگر حضرت دانیال علیہ السلام کی وقت تک

زندہ رہی یہانتک کہ لکھا ہے کہ جس وقت بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کو زمین بابل مین
شیرون کے کونوین مین قید کیا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام حق تعالی کے حکم سے حضرت حبقوق
علیہ السلام کو زمین لپیٹ کر بیت المقدس سے لائی اور بابل مین اوس کونوین مین حضرت دانیال
علیہ السلام کا قید ہونا دکھلایا اور اللہ کی طرف سے دل جوئی کی اور پلٹ گئی اس کتاب مین
دارا کی جگہہ بخت نصر کا نام لکھا ہے واللہ اعلم ملا سید علی رح دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ یوسفون جو
کوریان کا بیٹا ہے اوس وقت مین تھا جب طیطوس رومی نے بیت المقدس کو ویران کیا اس
بیان سے معلوم ہوا کہ یہ وہی یہودی ہے جس کا نام پادریون کی کتابون مین یوسیفس لکھا ہے
ساتوان باب بابل کے بادشاہ بیل شصر کے پہلی سال مین دانیال نے اپنی بچھونے پر ایک خواب
اور اپنی سر کے رویتین دیکھین تب اونہون نے اوس خواب کو لکھا اور اوس احوال کا صاف
صاف بیان کیا دانیال بولے اور کہا کہ مینی رات کو ایک خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان
کی چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین اور سمندر سے چار بڑی جانور نکلی جو ایک
دوسری سے جدا تھی پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کی سے پنکھہ رکھتا تھا اور مین دیکھتا رہا
جب تک اوسکے پر اوکھاڑی گئی اور وہ زمین سے اوٹھایا گیا اور آدمی کیطرح پاؤن پر کھڑا کیا گیا اور
انسان کا دل اوسے دیا گیا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا اور وہ
ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکی مونہہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان تھین اونہون
نے اوسے کہا کہ اوٹھہ اور بہت گوشت کھا بعد اوسکے مینے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور جانور
تیندوی کے مانند اوٹھا جس کی پیٹھہ پر پرندی کے سے چار پر تھی اور اوس جانور کے چار سر تھے
اور سلطنت اوسے دیگئی اس کے پیچھی مینی رات کی رویتون کے وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون
کہ چوتھا جانور ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست اور اوس کے دانت لوہے کے تھے
اور بڑی بڑے تھی وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا تھا اور بچتی کو اپنے پاؤن سے لتاڑتا تھا
اور یہ سب اون جانورون سے جو اوس سے آگے تھے جدا تھا اور اوس کے دس سینگ تھی مینی
اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ اون کے بیچ مین سے اور ایک چھوٹا سا سینگ
نکلا جس کے آگی پہلی تین سینگ جڑ سے اوکھاڑی گئی اور کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ مین

انسان کی آنکھون کے مانند اور ایک مونہہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا مین یہانتک دیکھتا رہا
کہ کرسیان رکھے گئین اور قدیم الایام بیٹھہ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اور اوسکی سر کے بال صاف
ستھری اون کے مانند اوس کا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تھا اور اوسکی پہیے جلتی آگ کے مانند تھے ایک
آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکی آگ سے نکلا تھا ہزارون ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تھے اور لاکھون لاکھہ
اوس کے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کتابین کھلی ہوئی تھین مینے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ
کی آواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ جانور مارا گیا
اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا اور باقی جانورون کی سلطنت بہی اون سے
لے لیگئی پر اون کی زندگی قائم رہے اور وہی ایک مدت اور ایک ساعت تک جبکہ مینے رات کی
رویتون کی وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کے مانند آسمان کے بادلون
کے ساتھہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وہی اوسے اوس کے آگے لائی اور تسلط اور حشمت اور سلطنت
اوسے دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور طرح طرح کی زبان بولنی والی اوسکی خدمت گذاری کرین اوسکی
سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہی جو جاتی نرہے گی اور اوس کی بادشاہت ایسی جو زائل نہوگی مجھہ دانیال
کی روح میری بدن مین ملول ہوی اور میری سر کی رویتون نے مجھے گھبرا دیا مین اون مین سے جو
نزدیک کھڑے تھے ایک شخص کی پاس گیا اور اوس سے ان ساری باتون کی حقیقت پوچھی اوس نے
مجھسے کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلای یہ چار بڑے جانور چار بادشاہ ہین جو زمین مین قائم ہونگے
اور حق تعالی کے پاک لوگ سلطنت لی لینگے اور ہمیشہ تک اور ہمیشون کے ہمیشہ تک اوس سلطنت کی مالک
رہینگی تب مینے چاہا کہ چوتھی جانور کی حقیقت جانون جو اون سبھون سے جدا تھا کہ نہایت ہیبت ناک تھا جسکے
دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تھے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچتی کو اپنی پانوون سے لتاڑتا
تھا اور دس سینگون کی جو اوس کے سر پر تھی اور اوس ایک کی جو نکلا اور جسکی آگے تین گر گئی ہان اوس
سینگ کی جس کے آنکھین تھین اور ایک مونہہ جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا تھا اور اوس کا چہرہ اوسکے
ساتھیون سے زیادہ رعب دار تھا مینے دیکھا کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور اون پر غالب
ہوتا رہا جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی کے پاک لوگون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا
کہ پاک لوگ سلطنت کے مالک ہووین وہ یون بولا کہ چوتھا جانور چوتھی سلطنت ہی جو زمین مین ہوگی

وہ ساری سلطنتون سے جدا ہوگی اور ساری زمین کو نگل گی اور اوسی لتاڑی گی اور اوسی ٹکرے ٹکرے کریگی اور وے دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اوس سلطنت مین سے اوٹھین گی اور اونکی بعد ایک اور اوٹھیگا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا اور وہ حق تعالی کی برخلافی مین باتین کریگا اور حق تعالی کے پاک لوگون کو ایذا دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتو بدل ڈالے اور وی اوسکے قبضہ مین دی جائینگے یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدھی مدت گذر جائیگی اور عدالت بیٹھی گی اور وی اوسکی سلطنت اوس سے لی لین گی کہ اوسی ہمیشہ کے لیئے نیست نابود کرین اور تمام آسمان تلی کی ساری ملکون کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالی کے پاک لوگون کو بخشی جائیگی اوسکی سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہے اور ساری سلطنتین اوسکی ہمیشہ اطاعت کرینگے اور تابعدار ہونگی وہ بات یہانتک تمام ہوئی مین جو دانیال ہون میرے اندیشون سے مجھے نہایت گھبرایا اور میرا چہرہ مجھمین بدل گیا اور مینے یہہ بات اپنی دل مین رکھی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ چارون جانورون سے مراد ہے چارون حصہ بخت نصر کی خواب کی تصویر کے کہ ایک سلطنت کے بعد دوسری سلطنت ہوئیگی پہلی سلطنت کلدیون کی تھی بخت نصر شیر کی مانند تھا اور اوس کے پر عقاب کے مانند تھی لیکن اوسکے پر نوچے گئے اور بخت نصر کے بعد کسی نے فتح نہین پائے دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا وہ فارس اور مادی تھے جو شیر سے قوت مین کم تھے لیکن زیادہ خوفناک اور شریر تھی اونہون نے پچھم کیطرف اپنی سلطنت بڑہائی یہہ ریچھ تین پسلیان رکہتا تھا اس سے مراد ہین تین سلطنتین بابل کی اور لدیا کی اور مصر کی جو کلدیون کے موہنہ سے شکار کی مانند چھین لیگئین تھین ہر ایک تیندوا اور تھا یہ بیان ہے یونانی سلطنت کا جس نے سکندر اعلی کیوقت مین ترقی پائی جسکی فتحین تیندوے کے مانند تیزی پر تھین اوس تیندوی کے چار پر تھی یعنی اوس نے ملکون پر جلد فتحیں پائین اور بادشاہون کی فوجین اتنی جلد بچا سکین اور اوس کے چار سر تھے یعنی حضرت سکندر کی وفات کے بعد اونکی سلطنت اون کے چار سردارون مین تقسیم ہوئی چوتھا جانور پہلون سے سب چیزون مین بڑہکر ہوا کوئی جانور ایسا خوفناک نہین تھا جس کا نام اوسکو دیا جاوی یعنی اسلیئے اس چوتھی جانور کا کچھہ نام نلیا فقط اوسکا ڈراور خوف بیان کیا اوس جانور کی دس سینگ تھی اور اونسے مراد دس بادشاہ ہین اون بادشاہون کا بیان پادری طامس اسکاٹ نے اور طرح پر لکھا ہے

مگر ہماری نزدیک یہ دس بادشاہ جن کو فرمایا کہ چوتھی سلطنت مین یعنی رومیون کی بادشاہت مین ہونگی وہ وہ دس بادشاہ بت پرست ہین جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد تین سو برس کے عرصے مین دس مرتبہ عیسائیون کا قتل عام کیا اور ہر طرف خون کے دریا بہائے جنکی اس ظلم کا حال بیا ذریعون کے کتابون سے اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا اور اوس جانور کی سینگون کے بیچ مین سے ایک چھوٹا سا سینگ نکلا اور اوسکے آگے پہلی تین سینگ اوکھیڑ گئی اور اسکا مطلب یہ فرمایا کہ اون کے بعد ایک اور بادشاہ اوٹھیگا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا سو یہ بادشاہ قسطنطین ہے جو بت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ کا عیسائی ہوا وہ پہلون سے جدا تھا کیونکہ پہلی بادشاہ بت پرست تھی اور عیسائیون کے دشمن تھی اور قسطنطین ظاہر مین عیسائی تھا مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر نہین تھا اور وہ تین بادشاہون پر غالب ہوا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان بادشاہ نے اور تین بادشاہون کو مقرر کیا تھا چار بادشاہون نے ملک آپس مین بانٹ لیا تھا اون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگی لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۲۹ عیسوی مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان اور ماکسی میین سلطنت چھوڑ بیٹھی تھوڑی دنون مین کانستانشیش مرگیا قسطنطین کانستانشیش کا بیٹا تھا اوسکی نام پر یورک مین بادشاہی کی منادی ہوئی ماکسی میئن نے دوبارہ سلطنت ہاتھ مین لی اور قسطنطین کو اپنی بیٹی بیاہ دی اور اوسکو تاج کا مستحق کیا ماکسی میئن اور گالیریکس مرگئی اور قسطنطین کا مدعی ماکس نشیئش کے سوا کوئی نرہا وہ ماکسی میئن کا بیٹا تھا اوسکی دعوی کو قسطنطین نے جلد شمشیر سے مٹا دیا وہ لڑائی مین مارا گیا لیسی نیئس جسی گالیریئس نے سویرس کی جگہہ سیزر کیا تھا اپنی دوست ماکسی میئن کی ساتھ اون دنون پوربی صوبون مین تھا ماکسی میئن ۱۳ء عیسوی مین مرگیا اور لیسی نیئس اوسکی بہن سے بیاہ کرنے کے بعد اوسکا شریک سلطنت ہوا پھر اوسی بگڑکر مرگیا قسطنطین اپنے دونون پوربی مدعیون کے مرنے کے بعد ساری ملک کا مالک ہوا ایک اور تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ قسطنطین نے سنہ ۳۱۲ مین مکسی شمس پر فتح پائی لسینیوس پورب مین کچھ برس تک کچھہ مقابلہ کرتا رہا مگر ۳۲۳ مین وہ بھی بالکل عاجز ہوا دیکھو قسطنطین تین بادشاہون پر غالب ہوا اور ماکس نشیئش مارا گیا اور لسینیوس عاجز ہوا ماکسی میئن مرگیا اور اوس سینگ مین

ایک موتہہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا اسکا مطلب یہ فرمایا کہ وہ بادشاہ حق تعالیٰ کی برخلافی
مین باتین کریگا سو قسطنطین اللہ تعالیٰ کی برخلافی مین بڑے بڑے باتین بولا اوس نے بہت پادریونکو
جمع کرکے زور و ظلم کرکے تین خداؤن کا اقرار کروایا بہت بڑا شرک پہیلایا اور سچی عیسائی جو اللہ کو
اکیلا کہتی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اوسکا پیغام پہونچانیوالا جانتی تھے اون پر
طرح طرح کے ظلم کئی اور چاہا کہ شریعتکی وقتون کو اور قاعدونکو بدل ڈالی حضرت دانیال علیہ السلام
فرماتے ہین کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور غالب ہوتا رہا جبتک کہ قدیم الایام آیا اسکا یہ
مطلب کہ وہی قسطنطین اور اوسکے مذہب والی پادری سچی عیسائیون پر ظلم کرتے رہے یہانتک کہ
قدیم الایام آیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نور اللہ نے سب چیزون سے پہلی پیدا کیا ہے وہ اللہ کی
حکم سے دنیا مین تشریف لائی ہزارون اور لاکہون اونکے آگی حاضر ہوی یہ اللہ نے دکہلایا کہ ہزارون
لاکہون آدمی اور جن ایمان لاوین گی اور فرشتہ حاضر رہینگی فرمایا کہ عدالت ہو رہے تہے یعنی جس عدالت
کا وعدہ جابجا توراۃ اور زبور اور صحیفونمین چلا آتا ہے کہ ظالم سزا پاوینگے اور مظلوم اونکی ظلم سے
پناہ مین رہنگی وہ عدالت اونکی ہاتہہ پر ظاہر ہوی اور وہ سینگ جو گہمنڈ کی بات بول رہا تھا یعنی
وہی قسطنطین اور اوسکی مذہب والی پادری اور رومی نصرانی قتل ہوی اور جہنم کی بہڑکتی آگ مین پہونچی
اور باقی جانور یعنی بابل والی اور ایران والی اور یونان والی اونکی بادشاہت بہی جاتی رہے مگر قومین
ایک مدت تک باقی رہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چوتہی سلطنت سوا رومیون کی سلطنت کے
اور کوی نہین ہوسکتی وہ سب سلطنتون سے بالکل جداتہی ملک کے بندوبست مین اور سب معاملونمین
اونہون نے ساری دنیا کو نگلا یعنی ساری دنیا جو جانی ہوی تہی سب اونہون نے فتح کی ملا محمد رضا
طہرانی رم منقول رضای مین لکہتی ہین کہ تیسرا بادشاہ جو پلنگ یعنی تیندوی کی شکل پر دکہائی دیا اور چار
پر عقاب کی مانند اوسپر تہی اس مین یہ اشارہ ہے کہ حضرت سکندر علیہ السلام کے چار نائب ہونگی جنہون نے
اونکی زندگی مین اور اونکی موت کے بعد اونکی سلطنت کو پہیلایا اور چوتہا جانور جسکی دس سینگ تہی وہ
دس سینگ وہی روم کے بادشاہ ہین اور وہ جو لوہے اور فولاد کے دانت تہی وہ فارس کی بادشاہ
تہی کہ دونون نے ملکر سلطنت کی اور آپس مین ملی ہوی نہین تہے اور اکثر غلبہ فارس والونکا رہتا تھا
اور یہ جو فرمایا کہ قدیم الایام بیٹہہ گیا اسمین یہ اشارہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اللہ نے

سب سے پہلی پیدا کیا ہے اور لباس سفید نشانی علم کی ہے کہ علم کا رنگ سفیدی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے
اور آپ کے سر کے بال اون کیطرح بہت نرم پاکیزہ تھے اسمین اشارہ آپکی خلق کے طرف ہے کہ سر
اور داڑھی کے بالونکا نرم ہونا نشانی نرم دلی کی ہے اور سر اور داڑھی کے بالونکا سخت ہونا
تند خوی اور غصہ کی نشانی ہے اور آپکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور آگ کی ندی آپکی آگی بہتی
تھی اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ کے دین کی قوت کافرونپر جہاد کرنے سے ہوی کہ عرب کے بت پرستون پر
اور یہود اور نصارا پر آپ جہاد کرتے رہے اور آپ کے بعد خلفای راشدین کی حالت اسیطرح پر رہی
کافرون کے اکثر ملکون کو مسلمانون نے اسلام کی قوت سے فتح کیا اور بہت مجوس و یہود اور نصارا کو دین
محمدی مین داخل کیا اور آگ کی ندی وہی لشکر مسلمانون کا ہے کہ آپ کے اور آپ کے اصحابون اور
خلفاؤن کے آگی آگے آگ کیطرح پر جس کہلیان پر گری جو لوگ دین محمدی کے دشمن ہین اونکو دین و
ایمان کے زور سے برباد کر کیا اور پاک لوگون کا اوس آتشی تخت کے پاس حاضر ہونا اس سے مراد
ہے مسلمانون اور مومنونکا اور پاک اولیا ؤنکا اور اصحابونکا اور اماموںکا جمع ہونا اور فرشتون کا
مدد کیواسطے آنا کہ بہت لڑائیونمین آپ کے زمانہ مین اور آپ کے اصحابون کے زمانہ مین کیسی کیسی
فتحین ہوئین تہوڑی سے لوگون کو اللہ نے بہت سے کافرون پر غالب کر دیا اور مسلمانون کی فوج کے
لوگ اکثر جنگل کے بدو تھے اور اسباب بادشاہی اور ملکداری اور لشکر کشی کا نہین رکہتی تھی اور یہ
جو فرمایا کہ عدالت برپا ہوی اور کتابین کہلی ہوی تھین یہ آپکی اور آپ کے تابعدارونکی حکومت ہے
اللہ کے بندون کے بیچ مین اللہ کے اوتاری ہوی حکمون کے موافق اور یہ معنی بہی ہو سکتے ہین کہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگلی امتون کو اونہین کی کتابون سے قائل کرتے تہے اور یہی حال آپکی
تابعونکا تھا چنانچہ جناب امام رضا علیہ السلام مامون رشید کی مجلس مین اہل کتاب کو اونہین کے
کتابون سے قائل کرتے تہی اور یہ معنی بہی ہو سکتی ہین کہ دین محمدی کی کتابین ہر طرف پہیلین گی اور علم
خوب پہیلیگا اور یہ جو ایک جوان آدمیونکی صورت تھا اور ابر کے ساتھ آسمان سے قدیم الایام کے پاس
آیا یہ جبرئیل علیہ السلام ہین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کیطرف سے آدمیون کی صورت مین
اوتری اور اکثر دحیہ کلبی کی صورت مین آتے تہی جو آپ کے اصحابونمین بہت خوبصورت اور نیک
خصلت تہی اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہے کہ میری نزدیک وہ انسان جو ابر کے ساتھ آیا وہ حضرت

عیسی علیہ السلام ہین آخری زمانہ مین آسمان سے اوترینگی اور قدیم الایام تک پہونچین گی یعنی کعبہ کا حج کرینگی اور مدینہ مین
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو آوین گی اور تمام قومون پر باد شاہی کرینگی اوسوقت
مین ساری جہان کے سب لوگ محمدی ہونگی یا اللہ وہ زمانہ جلد ہمکو دکھلاوی آمین اور یہ جو فرمایا کہ
وی او سکے قبضہ مین دی جاوینگی ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک اسکا ترجمہ ملا محمد رضا
طہرانی نے اس طرح کیا ہے کہ ایک وعدہ اور دو وعدہ اور آدہا وعدہ اور جناب یوحنا کے مشاہدات
کے بارہوین باب کی چودہوین آیت مین بہی یہ لفظ ہے کہ ایک زمان اور دو زمان اور آدہی زمان
تک اور چہٹی آیت مین یون ہے کہ ایک ہزار دوسو ساٹھ دن تک اور دن ان کتابون کے محاورے
مین برس کو بہی کہتے ہین معلوم ہوا کہ ایک مدت سے مراد ایک ہزار برس ہین اور دو مدتون سے مراد
دو سو برس ہین اور آدہی مدت سے مراد ساٹھ برس ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچھ زیادہ ہین جناب
یوحنا نے اس جگہہ بڑی بڑے پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائی ہین اور صاف
یہ مطلب وہان پایا جاتا ہے کہ آپ کے دین کی ترقی ایک ہزار دوسو ساٹھ برس تک رہی گی سو
یہان حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین یہ مطلب ہے کہ یہ مدت جو اون پاک لوگون کی یعنی محمدیون
کی سلطنت کی ہے اس مدت مین بہی یہ روم کے نصرانی بار بار اون پاک لوگون پر غلبہ کرین گی اور
وہ انکی قابو مین کردی جاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پانچوین صدی کے آخیر سے چہٹی صدی کے آخیر تک
قسطنطین کے مذہب والون نے محمدیون پر بڑے بڑے ظلم کیی مسجد بیت المقدس مین ہزارون
مسلمانون کو قتل کیا دسوین صدی مین ملک اندلس کے نصرانی بادشاہون نے جور ظلم کا تلک سے
مذہب پہرتے مسلمانون پر زور و ظلم کرکے ہزارون مسلمانون کو دین سے پہیر دیا پہر مسلمانونکو اندلس سے
نکل جانیکا حکم کیا اور کہا کہ افریقہ کو چلی جاؤ ایک لاکہہ سے زیادہ مسلمان جو افریقہ تک نہ پہونچ سکی
رستہ مین مرگئی اندلس کا احوال بالکل خونریزی سے بہرا ہوا ہے بہت سے بچے اور جوان اور بوڑہی
مرد اور عورت قتل کیی گئی اس ظلم اور زور سے مسلمانون کو ملک اندلس سے نکال دیا فرقہ پروٹسٹنٹ کی
پادریون نے اپنی کتابون مین ان قصون کا پورا بیان کیا ہے اور اونکی اس ظلم کی بہت ہجو کی ہے
اسکی بعد جو فرمایا کہ عدالت بیٹھی گی ان دو آیتون مین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین پہر دوبارہ محمدی عدالت
امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھون ہوگی اور ساری دنیا کی بادشاہی محمدیونکو ملی گی

پادری طامس اسکاٹ دس پادشاہونکا اور اونکی بعد ایک کا یون بیان کرتا ہے کہ آٹھوین صدی عیسوی مین روم کی سلطنت دس سلطنتونمین تقسیم ہوی پہلی روم دوسری یونان کے رَیونیہ مین تیسری لمباردی مین چوتھی ہنگری مین پانچوین المینز کی جرمنی مین چھٹے فرانس کی فرانسیسی مین ساتوین برگندی مین آٹھوین گاتھہ کی اسپین مین نوین ٹنبس مین دسوین تبنیس مین اس سلطنت کی تقسیم کو ہر تاریخ والا اسطرح پر لکھتا ہے پھر پادری نئی سینگ کا یہ مطلب لکھتا ہے کہ اس سینگ سی مراد ہے لارڈ بشپ یعنی بہت بڑا پادری روم کا اور اوسنی تین پر قبضہ کرلیا سلطنت رَیونیہ اور لمبارڈ اور روم پر اور اس سینگ مین آنکھین تھین اس سے مراد ہے حکمت عملی اور عقلمندی اور حفاظت اپنی کامون کی اس سینگ مین مونہہ تھا جس سے مراد ہے غرور کا دعوی کرنا اور اپنی تئین مالک زمین کا کہنا اور اپنی بات مین غلطی نہ سمجھنا اور گناہونکا معاف کرنا اور بہشت مین دخل بیجا پھر لکھتا ہے کہ روم کی عدالت اور پادری بہت زمانہ تک بنی رہی سے ان دسون سینگون کی سلطنت پر حکم کرتا رہا اور بڑے بڑے پادشاہون کو روندتا رہا اس سینگ نے پاک لوگون سے لڑائی کی اوس نے پاک لوگونکا خون اوس سے زیادہ بہایا جتنا بت پرستون نے شروع دنیا سے بہایا تھا اس سینگ کو ہم روم کی سلطنت مین پاتے ہین اور کہین نہین پاتی ہین انٹیوکس نے چند سال بدعت کی اور روم کی پادریون نے سیکڑون برس بدعت کی کسی پادشاہ نے دین کے قاعدے نہین بدلی لیکن اونہون نے خدا کی دین کے قاعدے بدل دئی یعنی شادیون کو منع کیا اور زنا کو روا رکھا اور لوگون کو حکم دیا کہ گوشت سے اور سب کام سے پرہیز کرین اسطرح کی معاملی اوس کے ہاتھہ مین رہینگی یہانتک کہ ایک وقت اور کئی وقت اور آدھا وقت گذر جاوی یعنی ایک ہزار دو سو ساٹھہ برس جو یوحنا کی مشاہدات کی موافق ایک ہزار دو سو ساٹھہ برس ہوتی ہین اوس مدت کے بعد اوسکی سلطنت جاتی رہیگی ای محمدی بھائیو یہ ایک ہزار دو سو ساٹھہ برس کی مدت دین محمدی کی ترقی کی مدت ہی اسکا بیان اوپر ہوچکا اب یہ مدت گذر چکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے حاکم اور پادری روم کی ملک والون کی طرح دین اسلام پر ظلم کر رہے ہین اور ایمان کو مٹا رہی ہین اور مسلمان اصل جڑ دین کے چھوڑ کر نئی نئی بیکار جھگڑی دن بدن بڑہاتی جاتی ہین اب ہم محمدیون کو امام مہدی علیہ السلام کا انتظار ہے جب زمین ظلم اور زبردستی سے بھر جاویگی تب آپ آوینگی پھر روم اور فرنگ کی نصاری کی

تمام ونشان مٹا دینگے اور ساری زمین کی حکومت اللہ کے پاک بندونکو دیجائیگی پادری طامس سکاٹ
نے اس جگہہ پہ عجیب تقریر کی ہے قدیم الایام سے اللہ تعالی کو مراد لیا ہے اور یہ سمجہا ہے کہ حضرت دانیال
علیہ السلام نے خواب مین اللہ تعالی کو اپنی تخت پر بیٹھی دیکہا اور قیامت شروع ہوگئی اور اعمال نامی
کہولی گئی یہ لکہکر پہر لکہتا ہے کہ یہ معنی ٹہیک نہین ہین بلکہ یہ معاملہ قیامت سے پہلی ہوگا اور اسکے بعد جو
فرمایا ہے کہ باقی جانورون کی سلطنت بہی اونسے لیلی گئی پر اونکی زندگی قایم رہے اسکا مطلب پادری یون
بیان کرتا ہے کہ چارون جانور ابتک زندہ ہین اور اول تین کی یعنی بابل والون کی اور ایران والون
کی اور یونان والون کی سلطنتین لے لیگئین کلدیون اور آسوریون کی قوم پہلی جانور کی قوم ہے اور
میدیا اور فارس کی قوم دوسرے جانور کی قوم ہے اور مقدونیہ یونان تہریس ایشیائی کوچک سریا
مصر تیسرے جانور کی قوم ہے اور قومین یورپ کی جو اسطرف یونان سے ہین چوتھے جانور کی قوم ہے
پہر پادری لکہتا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آوینگی تب چوتھے جانور کی سلطنت کا بقایا برباد
ہوگا بقایا کے لفظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ چوتھے جانور کی سلطنت بہی چہین گئی تہی مگر کچہہ تہوڑی کچہہ
سی باقی ہے اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام برباد کرینگی اسی ایمان والو پادری اس بات کا انکار
نکر سکا اوس نے صاف اقرار کیا کہ یہ چارون سلطنتین برباد ہوچکین جس زمانہ کی حضرت دانیال علیہ السلام
نے خبر دی تہی وہ زمانہ گذر چکا مگر پادری نے جان بوجہہ کر اون لوگون کا ذکر نکیا جنہون نے یہ سلطنتین
لی لین اور پادری خوب جانتا ہے کہ ایران والون پر اور بابل والون پر محمدیون نے جہاد کیا تب اونکی
سلطنت برباد ہوئی اور روم کی چہوٹی عیسائیون پر بہی محمدیون نے جہاد کرکے ملک شام اور قسطنطنیہ
وغیرہ اون سے چہین لیا مگر قدیم روم اور فرانس اور جرمن وغیرہ کچہہ ملک اونکی پاس رہ گیا یہ پادری
پردی مین اقرار کرتا ہے کہ محمدی لوگ اللہ کی پاک بندی ہین اور سچی دین پر ہین کیونکہ حضرت دانیال
علیہ السلام سے اون بزرگ نی صاف فرمایا کہ اللہ تعالی کی پاک لوگ سلطنت لی لینگے معلوم ہوا کہ جن
لوگون نے ان بادشاہون سے سلطنت چہین لی وہ اللہ کے پاک بندی تہے یا اللہ پادریون کو ایمان دے
کہ دل سے اور زبان سے دین محمدی مین داخل ہوجاوین امین

آٹہوان باب

بیل شصر بادشاہ کی
سلطنت کے تیسرے سال مین مجہی ہان مجہہ دانیال کو ایک رویا نظر آیا بعد اوسکے جو شروع مین مجہی نظر
آیا تہا اور مینی عالم رویت مین دیکہا ایسا معلوم ہوا کہ مین سوسن کی محل مین تہا جو صوبہ عیلام مین ہے

پھر مین نے رویا کے عالم مین دیکھا کہ مین اولائی کی ندی کے کنارے پر ہون تب مین نے اپنی آنکھین اوپر اوٹھا کر
نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے جسکے دو سینگ تھے اور وے دو سینگ
اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے پیچھے اوٹھا مین نے اوس مینڈھے کو
دیکھا کہ پچھم اُتر دکھن طرف سینگ مارتا تھا یہانتک کہ کوئی جانور اوسکے سامنے کھڑا نہ ہو سکا نہ کوئی
اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا یہانتک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا اور مین اس
سوچ مین تھا تو دیکھا ایک بکرا پچھم کی طرف سے آکے تمام روے زمین پر ایسا پھرا کہ زمین کو بھی نہ چھوا
اور اوس بکرے کی دونون آنکھون کے بیچون بیچ ایک عجیب طرح کا سینگ تھا اور وہ اوس دو سینگ
والے مینڈھے کے پاس جسے مین نے ندی کے سامنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر سے اوسپر دوڑ
گیا اور مین نے اوسے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب پونہچا اور اوسکا غضب اوسپر بھڑکا اور مینڈھے کو
مارا اور اوسکے دونون سینگ توڑ ڈالے اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اوسکا سامنا کرے سو اوسنے اوسے
زمین پر پٹک دیا اور اوسے لتاڑا اور کوئی نتھا کہ مینڈھے کو اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکے اور وہ بکرا نہایت
بزرگ ہوا اور جب وہ پر زور ہوا تب اوسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اوسکی جگہ نادر چار سینگ
آسمان کی چارون ہواؤن کی طرف نکلے اور اونمین سے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن اور پورب
اور دل پسند سرزمین کیطرف بی نہایت بڑھ گیا اور وہ بڑھکر آسمان کے لشکر تک پہونچا اور اوس لشکر مین
سے اور ستارون مین سے بعضونکو زمین پر گرا دیا اور اونہین لتاڑا بلکہ اوسنے لشکر کے سردار تک اپنی کو
بلند کیا اور اوس سے دائمی قربانی اوٹھائی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا سو وہ لشکر دائمی قربانی
کے باب مین خطا کرنے کے سبب اوسی حوالہ کیا گیا اور اوسنی سچائی کو زمین پر ڈالا وہ یہ کرتا اور
کامیاب ہوتا رہا اور مینی ایک قدسی کو بولتی سنا اور دوسری قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا
تھا پوچھا کہ وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور اوس اوجاڑنے والے کی شرارت کی بابت کہ مقدس
اور لشکر دونون دیے گئی کہ روندی جاوین کبتک رہی گی اوسنی مجھی کہا کہ دو ہزار تین سو شام
صبح تک ہے پھر مقدس پاک کیا جاویگا اور ایسا ہوا کہ جب مین دانیال نے یہ رویت دیکھی
تھی اور اوسکے تعبیر کے تلاش کرتا تھا تو دیکھ میرے سامنے کوئی کھڑا تھا جسکی
صورت آدمی کی سی تھی اور مینی ایک آدمی کی آواز سنی کہ اولائی کے درمیان پکارکے کہا کہ

ای جبرئیل اس شخص کو اس رویت کے معنے سمجہا چنانچہ وہ اودہر جہان مین کہڑا تہا نزدیک آیا اور
جب پہونچا مین ڈرگیا اور اوندہی مونہہ گرا پر اوسنے مجہی کہا اے آدمزاد سمجہہ کیونکہ یہ رویت آخری
زمانہ مین انجام ہوگی اور جب وہ مجہہ سے کہہ رہا تہا مین اوندہی منہہ بھاری نیند مین زمین پر پڑا تہا تب
اوس نے مجہی چہوا اور سیدہا کہڑا کیا اور کہا کہ دیکہہ مین تجہی سمجہاؤنگا کہ قہر کے آخر مین کیا ہوگا کیونکہ
مقرری وقت پر تمامی ہوگی وہ مینڈہا جسی تو نی دیکہا کہ اوسکی دو سینگ ہین سو مادہ اور فارس کے بادشاہ
ہین اور وہ بال والا بکرا یونان کا بادشاہ ہے اور وہ بڑا سینگ جو اوسکی آنکہونکی درمیان ہے سو
اوسکا پہلا بادشاہ ہے اور چونکہ اوسکے ٹوٹ جانی کے بعد اوسکی جگہہ مین چار اور نکلے سو یہ چار سلاطین
ہین جو اوس قوم کے درمیان قائم ہونگے لیکن اونکا زور اوسکا سا نہوگا اور اونکی سلطنت کی زمانہ
آخر مین جسوقت خطاکار لوگ حدتک پہونچین گی تو ایک بادشاہ ترش رو اور حیلہ سازی مین ماہر اوٹہی
گا اور اوسکا بڑا زور ہوگا پر اپنی ہی زور سے نہین اور وہ عجب طرح سے ہلاک کریگا اور بخت آور ہوگا
اور کام بجا لاویگا اور زورآورونکو اور پاک لوگون کو ہلاک کریگا اور اوسکی چترائی سے اوسکی فریب
اوسکی ہاتہہ سے بن پڑینگی اور دل مین بڑا گہمنڈ کریگا اور صلح کی وقت مین بہوتیرون کو ہلاک کریگا وہ
بادشاہون کی بادشاہ سے بہی سامنا کرنیکو اوٹہ کہڑا ہوگا پر بغیر وسیلی ہاتہہ کی شکست کہاویگا اور یہ
شام وصبح کی رویا جو کہی گئی سو سچ ہے پر تو رویت کو بند کر رکہہ کیونکہ اسکو ابہی بہت دنون کا عرصہ ہے
اور مجہہ دانیال کو غش آیا اور مین چند روز تک بیمار پڑا رہا بعد اوسکے مین اوٹہا اور بادشاہ کا کار
بار کرنے لگا اور رویت سے گہبرا رہا پر اوسی کوئی نہ سمجہا کہ ای محمدی بہائیو یونانیون کا پہلا بادشاہ حضرت
سکندر ذوالقرنین ہین اور اونکے بعد چار بادشاہ اوسی قوم مین سے ہوی پادری شیرنگ نی آفتاب
صداقت مین لکہا ہے کہ بعد حضرت سکندر کے اونکی فوج کے سردارون مین ملک کی تقسیم کے بابت بائیس
برس تک لڑائی رہی بعد اوسکی ملک چار حصہ ہوکر چار آدمیون کے تحت مین آگیا اور یونانیون کی
پچہلی زمانہ مین انٹیوکس بادشاہ بہت بڑا ظالم تہا اکثر تفسیر والی یہودی اور نصرانی یہی لکہتی ہین کہ
یہ خبر انٹیوکس کی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ روم کے بادشاہون کی خبر ہے مگر ٹہیک بات یہی ہے کہ یہ خبر
انٹیوکس کی ہے کیونکہ پہلی فرمایا کہ اون مین سے یعنی اونہین چار سینگون مین سے ایک سینگ سے
ایک چہوٹا سینگ نکلا پہر یونانیون کی ذکر مین فرمایا کہ اونکی سلطنت کے آخر زمانہ مین وہ بادشاہ ہوگا

اور یہ انٹیوکس یونانیون کا پچھلا بادشاہ ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اکثرون نے انٹیوکس کو مراد لیا ہے اون چارون سلطنتون مین سے جنمین حضرت سکندر کی سلطنت تقسیم ہوئی تھی یہ چھوٹا سینگ نکلا جو سریا یعنی ملک شام کے بادشاہون کی نسل مین تہا اور یونانیون کی سلطنت کی اخیر زمانہ مین یہ امر ظاہر ہوا او گنہگار اپنے پوری ہونی پر آچکے تھے یعنے یہودیون نے اپنے تئین عدالت کی لئے پختہ کرلیا تہا تب یہ بادشاہ خوفناک چہرہ کا ظاہر ہوا انٹیوکس نہایت ظالم تہا اور تاریک فقرونکا سمجھنی والا تہا

فائدہ یعنی ہیبیٖن ہیدُ وُث کا لفظ جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ اس پادری نے یون کیا کہ سمجھنے والا تاریک فقرونکا اور بعضون نے یون ترجمہ کیا ہے کہ ماہر حیلہ سازی کا اور ملا سید علی طہرانی نے اقامت الشہود مین یون ترجمہ کیا ہے کہ جاننے والا معما کا خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ وہ فریب اور مکاری کی باتون کے بنانی مین بڑا اپا اک تہا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اوسکی طاقت اپنی قوت سے نہ تہی بلکہ اوسکے دوستون کی مدد سے تہی کیونکہ رومیون نے اوسکے باپ بڑے انٹیوکس پر فتح پائی اور اوسکی سلطنت کو نہایت ضعیف کردیا اور سلیوکس اوسکے بہائی نے رومیون کی اداکرنیکی لئے تمام خزانہ لیلیا انٹیوکس جو بطور راُول کی روم مین تہا جب اوسنے اپنے بہائی کی مرنے کا حال سنا تو وہ نہایت تباہ حالت سے وطن کو پہرا اور اوسکی حالت نہایت تباہ تھے مگر یومینز بادشاہ پرگمیس نے اوسپر مہربانی کی اور رفتہ رفتہ وہ طاقتور اور خوفناک ہوگیا اوسنے حملہ کیا مصر پر دکہن کیطرف اور ایران اور ارمینا وغیرہ پر پورب کیطرف اور یہودیون کی ملک پر اور یہ جو فرمایا کہ بعضی ستارون کو زمین پر گرادیا اسکا یہ مطلب کہ اوسنے اچھی اچھی خدا پرستونپر ظلم کیا بلکہ اللہ تعالی جو بادشاہون کا بادشاہ ہے اوس سے بہی سامنا کیا اور مسجد بیت المقدس مین جوپٹر اولمپس کی مورت کو قائم کیا ہر چیز کو سورون کی گوشت سے ناپاک کیا اور یہودیونپر جبر کیا کہ اللہ کی حق مین بی ادبی کی بات بولین تمام نیک کامون کو موقوف کردیا کیونکہ یہودیون کے گناہون کی سزا دینی کی لئی اللہ نے اوسکو اونپر غالب ہونیکی طاقت دی اوسنے شرارت کی اور اقبال مند ہوا اور اپنے تاریک کامون کو نہایت مکاری کے بندوبست سے تمام کیا اور وعدہ وعدہ اقرار نامی کرکے بہت لوگون کو غارت کیا آخر جب غصہ مین بہرا ہوا یہودیون سے بدلا لینی کو آیا تب ایک نہایت بری بیماری مین گرفتار ہوگیا اور اللہ کی عدالت کے سبب بڑی مصیبت سے مرگیا جس مین کسی انسان کی قوت کا وسیلہ نہین تہا پادری اگستس نے تاریخ دینی اور دنیوی مین لکہا ہے کہ اکثر ملکونکی شہر تباہ کرائی گئی

صیہون پہاڑ پر قلعہ بنایا گیا اور اسکے لئی جس جگہہ قربانی ہوتی تھے وہان جیوپٹر کی قربانی کا مقام بنایا گیا
اور یہ ناجائز ٹہرایا گیا کہ کوی ہفتہ کی دن یا ختنہ کی رسم یا قدیم عیدون کو ماننی جاوے یا کوئی اپنی
تئین یہودی کہی پاک کتابون کی جتنی نقلین پای گئین وہ جلای گئین یا خراب کی گئین سید منصور علی
صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکھتی ہین کہ پادری ہیتہر نے مفتاح الکتاب کے ایک سو تینتیسوین
اور چھتیسوین صفحہ مین لکھا ہے کہ انٹیوکس نے حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پیشتر یروشالم
پر چڑہای کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنی ہی لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل
کا یعنی بیت المقدس کا قیمتی اسباب چار کرور اونسٹھ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیا اور
قدس الاقداس مین داخل ہو کر قربان گاہ پر سور چڑہایا اور فلپ بیرحم کو یہودیہ کا حاکم اور منلاؤس
بی دین کو سردار امام مقرر کیا آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ متاتیاس نامی ایک کاہن یعنے امام نے
سب لوگون کو اور بہار اکہ جنگل مین جاکر لڑای کا سامان کرین ایک فوج جمع کرکے یہوداکے اکثر شہرون
مین بتون کی قربانی کے مکانون کو گرادیا لڑکون کا ختنہ کروایا بادشاہی حاکمون کو قتل کیا اور کئی لڑائیون
مین بادشاہی فوج کو شکشت دی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو چہیاسٹہ برس اگی متاتیاس مرگیی
اونہون نے مرنے سے پہلی اپنے صاحبزادی یہودا کو یہودیون کا سردار ٹہرایا یہودا کی بہادری کے سبب
اونکا نام مکیوس یعنے مارتول رکھا گیا بعد اسکے بادشاہ نے پچاس ہزار آدمی کی فوج اونکی و باسکے لیواسطے
بہیجدی یہودا نے اوپر شب خون مار کر شکست دی پہر دوسری فوج پر اسیطرح فتح پای پہر یروشالم
مین پلٹ کر شہر اور مسجد کی مرمت کی اور مسجد کے ویران ہونے سے ساڑہی تین برس بعد روزمرہ اسد
کی بندگی نئے سرے سے مقرر کی پہر بادشاہ نے ایک فوج بہیجی وہ بہی نامراد ہوی سید منصور علی صاحب
لکھتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو سرسٹھ برس پہلے اسد کی عبادت یروشالم کے سوا اوس
ملک مین پہر جاری ہوی اسکے دوسرے سال متاتیاس مرگیی پہر یہودا مکابیوس نے انٹیوکس کی کئے
بہاری لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو پاک کرکے اسد کی عبادت پہر جاری
کی اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو پینسٹھ برس پہلے شہر کو جو کھنڈر ہو گیا تہا مرمت کرایا انٹیوکس
نے کہلا بہیجا کہ مین ساری قوم یہود کو نیست و نابود کر دونگا جب یہ باتین اوسکے منہ سے نکلتی تہین تو فوراً
اسد کا قہر اوسپر نازل ہوا وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اوسکی انتڑیون مین ناسور پڑ گئی

جس مین کیڑی پیدا ہوگئی اور عیسی علیہ السلام سے ایکسو چونسٹھ برس پہلی وہ مرگیا اور عیسی علیہ السلام
سے ایک سو اکسٹھ برس پہلی یہودا مکابیوس لڑائی مین شہید ہوئی یہ جو فرمایا کہ شام صبح دو ہزار تین سو
تک اسکی مطلب کے سمجھنی مین یہودی اور نصرانی تفسیر والا حیران ہین یوسیفس یہودی نے یہ مطلب
سمجھا ہے کہ شام صبح سے دن مراد ہے یعنے برس مراد نہین جیسا اس کتاب کے اخر مین دن سے مراد
برس ہے لیکن یہان مشکل بات یہ ہے کہ وہ مصیبت فقط ساڑھی تین برس رہے جیسا کہ یوسیفس نے اپنی
تاریخ کی پانچوین کتاب کی نویت باب مین لکھا ہے اور یہ مدت چھ برس اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے
اسلئی اسحاق نیوٹن لکھتا ہے کہ یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہو سکتی اور اس نیوٹن نے ایندہ خبرون کی
ایک تفسیر لکھی ہے اور وہ تفسیر لندن مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ بعد تامل کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر
انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہے بلکہ روم کے بادشاہون کی اور پوپ لوگون کی ہے اب ہم کہتی ہین کہ بیشک
یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی ہے اور یوسیفس نے جو لکھا ہے کہ شام صبح سے مراد دن ہے یہی مطلب ٹھیک ہے
اسیواسطے شام صبح کا لفظ فرمایا اور دن کا لفظ نہ فرمایا کیونکہ دنون کا لفظ اس کتاب کے اخر مین برسون
کی معنے مین بولا گیا ہے مگر یہان شام صبح کا لفظ ہے یہان برسون کے معنے نہین ہو سکتی اور یہ مدت چھ برس
اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے سو ساڑھی تین برس بعد اگرچہ یہودا امام نے مسجد کو نئے سرے سے
پاک کیا اور خدا پرستی کو جاری کیا مگر ظلم اسکے بعد بھی ہوتا رہا پادری اگستس لکھتا ہے کہ انٹیوکس مرگیا اور
اوسکا وزیر لیسیس جسنے چھوٹی انٹیوکس کو تخت پر بٹھایا تھا لشکر لیکر یہودیہ کو آیا اور شہر یروشالم کو گھیر لیا
پھر لیسیس نے یہودیون سے صلح کرکے شہر مین دخل پایا پھر اوسنے دغا کی اور شہر پناہ گرائی اور قلعہ کو برباد
کرکے وہ انطاکیہ کو چلا گیا اور اوسکی صلاح کے موافق بادشاہ کے بیٹے انٹیوکس یوپاتور نے منیلاوس
کو مار ڈالا اور سردار امام کا عہدہ الکمس کو دیا یہ شخص منیلاوس کے برابر شریر اور دغا باز تھا اوسنے
یونانی بت پرستی کی اجازت دی اور مسجد کو ناپاک کیا یہودیون نے اوسکو ناخوش کیا اور دمیتریوس
جو سلوکس کا بیٹا انٹیوکس کا بھتیجا تھا سوریانی لوگ اوسکی تابع ہوگئی اوسنے یوپاتور اور لیسیس کو قتل
کیا الکمس نے کئی فسادی شخصون کو جمع کیا اور دمیتریوس کی پاس جاکر کہا کہ یہودا اور اوسکے رفیق
بڑے فسادی ہین دمیتریوس نے بچدیس کو اوسکے ساتھ بھیجا اکثر یہودیون نے بچدیس سے صلح کرلی
پر الکمس نے فوراً اکثر لوگون کو قتل کیا اور باقی لوگ غارون مین بھاگ کر بھوکون مرگئی پھر یہودا اسنے

لڑائی پر کمر باندہی اودہر سے بڑی فوج آئی بڑی لڑائی ہوئی فوج کا سردار مارا گیا دمیتریوس نے
عرصہ مین آکر پہچدیس اور الکس کو بہیجا بائیس ہزار جنگی مرد آئی یروشالم کے سامنے ٹہیری یہودا سنے
تین ہزار آدمیون سے سامنا کیا یہودا ماری گئی اور اونکی فوج بہاگی پہچدیس اور اوسکی فوج نے تمام
ملک کو ویران کر کے یہودا کے جتنے رفیقون کو پایا تلوار سے قتل کیا اتنے مین الکس کہانت کے یعنے امامت
کے عہدہ پر قائم ہوا اور عیسی علیہ السلام سے ایک سو اوسٹھ برس پہلی اوسنے حکم کیا کہ مسجد کی جو
دیوار غیر قومون کی صحن اور یہودیون کے صحن مین ہے وہ گرائی جاوہی تا کہ غیر قومون کی لئی آمدو
رفت کی راہ ہو پہر اوسکی رگون مین تناؤ ہوا اور اوسکی جان بڑے درد سے نکلی اب ہم کہتے ہین کہ ان
سب باتون سے معلوم ہوا کہ انٹیوکس کے مرنے کے بعد ہی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو اسٹھ
برس پہلی تک یہ مصیبت اوس پاک مسجد پر تین برس کے قریب رہے وہ ساڑہی تین برس اول کے
اور یہ تین برس تین مہینے کم کرکے ملاؤ تو چھ برس اور تین مہینے ہوتے ہین واللہ اعلم **نوان باب**
اخسویرس کے بیٹے دارا کے پہلی سال مین جو مادیون کے نسل سے تہا اور کسدیون کے ملک پر بادشاہ
مقرر ہوا تہا اوسکی بادشاہی کے پہلی سال مین مین دانیال نے کتابون مین اون برسون کا حساب سمجہا
جنکی بابت اللہ کا کلام یرمیاہ نبی کو پہونچا کہ وہ یروشالم کی ویرانی کے ستر برس پوری کرے اور مینے اللہ
کیطرف اپنا منہہ کیا منت اور مناجات کرکے اور روزہ رکہہ کی اور ٹاٹ پہن کے اور راکہہ ملکی اوسکی تلاش
کی اور مینے خداوند اپنی خدا سے دعا مانگی اور مینے اقرار کیا اور کہا کہ ای خداوند جو عظمت والا اور ہیبت
والا خدا ہے اور اوس عہد کو جو اپنی عاشقون کی اور اونکی ساتہہ جو تیری فرمان برداری کرتے ہین
یاد رکہتا ہے اور اونپر رحم کرتا ہے ہمنی خطا کی ہمنی بدکاری کی اسیطرح بڑے دور تک اپنی گناہون
کا اقرار ہے ساتوین آیت مین ہے کہ ای خداوند صداقت تیری ہے مگر زردروئی ہمارے لئی جیسا
آج کی دن ہے ہان یہوداکے لوگون کے اور یروشالم کے باشندون کے اور ساری اسرائیلیون کے لئی
جو نزدیک ہین اور جو دور ہین ای خداوند زردروی ہمارے لئی ہے ہمارے بادشاہون ہمارے
امیرون اور ہمارے باپ دادون کے لئی کہ ہم تیری گنہگار ہوی ان باتون کا مطلب یہ ہے کہ ہماری
قوم نے گناہ اور بدکاریان کین اونہین کے لئی زرد روی ہے کیونکہ تیرہوین آیت مین ہے کہ ہمنے اپنے
خدا سے دعا نہ مانگی تا کہ ہم اپنی بدکاریون سے باز آئین یہ حال صاف اوس قوم کا ہے اور حضرت دانیال

علیہ السلام تو ہمیشہ اسدعا کیا کرتے تھے ہماری کے لفظ کا یہی مطلب ہے کہ ہماری قوم نے بڑے
بڑے گناہ کیئی اسطرح پر اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کر کے حضرت دانیال علیہ السلام سولوین آیت مین
فرماتے ہین ای خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ تو اپنی ساری راست بازی کے موافق اپنے قہر
اور اپنے غضہ سے جو شہر یروشالم پاک پہاڑ پر ہے دست بردار ہو کیونکہ ہمارے گناہون کے اور ہمارے
باپ دادون کی شرارت کے سبب سے یروشالم اور تیرے لوگ اون ساری قومون کے سامنی جو
آس پاس ہین ملامت کے اوٹھانی والی ہوی اب ای ہمارے خدا اپنے بندے کی دعا اور عرض
سن لی اور اپنے چہرے کی روشنی کو خداوند کے خاطر اپنی مقدس پر جو ویران ہے چمکا اسیطرح اور بہت
کلمی دعا کی اور عاجزی کے کہ کر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین یہ کہتا ہی تھا اور دعا
مانگتا اور اپنے اور اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کرتا تھا اور خداوند اپنے خدا کے سامنی اپنے خدا کے پاک
پہاڑ کے لئی دعا کرتا تھا ہان دعا مانگتے ہی ہنوز میرے منہ سے باتین ہو رہین کہ وہے شخص جبرئیل
جسے مینی شروع مین رویت مین دیکھا تھا حکم کے مطابق تیز اوڑتا ہوا آیا اور شام کی
قربانی گذراننے کے وقت کے قریب تھا اور اوسنے مجھی خبر دی اور مجھسے باتین کین اور کہا ای دانیال
مین اسلئے نکل آیا ہون کہ تجھے دانش اور سمجھ بخشون جون ہی تو نے دعا مانگنی شروع کی وون ہی
یہ حکم نکلا اور مین آیا کہ تجھے دکھلاؤن کیونکہ تو بہت عزیز ہے سو اس بات کو بوجھ اور اس رویت
کو سمجھ اسکے بعد عبرانی کلمے یہ ہین شابوعیم شبعیم نختخ عل عمخا وعل عیر قادشخا لخلا
ھپشع ولحاتم حطاؤث ولخبیر عاؤن ولہابی صدق عولامیم ولحتوم حازون
ونابی ولمشوح قدش قاداشیم ملا احمد ایرانی رح سیف الامت مین لکھتے ہین کہ یہودی ملاؤنکا
اس پر اتفاق اور ایکا ہے کہ شابوع کے معنے یہان سات برس کے ہین جہان کہین شابوع بولتے ہین سات
برس سے مطلب ہوتا ہے جیسی عربی مین چہوٹی سین سے طبیب لوگ سابوع بولتے ہین اور سات برس
مطلب لیتے ہین لڑکے کی عمر مین کہتے ہین کہ پہلے سابوع مین یون ہوگا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلے سات
برسون مین یون ہوگا اب یہان ستر سابوع کا مطلب یہ ہوا کہ سات برس کو ستر دفعہ گنو تو چار سو
نوّے برس ہوتے ہین ملا احمد لکھتے ہین کہ عولام کا لفظ توراۃ شریف مین اور تمام کتابون مین بڑی
مدت کے معنی مین آتا ہے اور ہاریم جو توراۃ کے تفسیر کرنے والون مین ہے ہمیشہ کے معنے لکھتا ہے

اور بعضی عالم کی معنے لکھتے ہین اور عولامیم اوسکی جمع ہے کہ عالمین کے معنی مین ہے اوحتوم کے
معنے ختم ہونا اور مہر ہونا اور حازون کے معنی وحی اور نابی کے معنے نبی اور لمشوح کے معنے بزرگ
ہونا جیسا کہ مسیحون کا لفظ کتنی جگہہ پر بزرگون کے معنی مین آیا ہے اور قدش قاداشیم کے معنے مقدس
مقدسون کا اور خاص خاصون کا تمام ہوا بیان ملا احمد کا ترجمہ اس آیت کا یون ہے کہ ستر ہفتی مقرر
کئی گئی ہین تیرے قوم کے اوپر اور تیرے پاک شہر کے اوپر شرارت کے ختم کرنیکے واسطے اور خطاکاریون کے
آخر ہوجانے کیواسطے اور بدکاری کے کفاری کیواسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانیکے واسطے اور ایک یہ
معنے کہ تمام جہان کی سچائی لانے کیواسطے اور وحی اور نبی کے ختم ہوجانے کیواسطے اور پاکون کے پاک
ہاتھ پھیرنے کیواسطے انتی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آٹھوین باب مین بت پرست بادشاہ کی شرارت کا
ذکر تہا کہ وہ بیت المقدس کو اوجاڑیگا یہان بہی اوسی شرارت اور اوسی گناہ کیطرف اشارہ ہے جو
بت پرستون کے ہاتھ سے ہوا اور عبرانی مین حرف ھی کا الف لام کی جگہہ آتا ہے اور الف لام کے معنے عربی
مین وہ کی نکلتے ہین تو ہَپِّیْشَعْ کے معنے یہ ہوئے کہ وہ شرارت جسکا اوپر ذکر ہوچکا جیسا کہ آٹھوین باب
کی تیرہوین آیت مین ہی ہَپِّیْشَعْ شُومِیم یعنی وہ شرارت اُجاڑنے والے کی کب تک رہیگی اور اِس
باب کی ستائیسوین آیت مین آتا ہی ہَشَّابُوْعْ یعنے وہی ہفتہ اب مطلب یہ ٹہرا کہ وہی بت پرستونکی
شرارت کہ وہ اللہ کے پاک شہر کو ویران کرتے ہین اور اسرائیلیون کو قتل کرتے ہین اس فساد کی مدت
تمام ہونے کے لئے ستر ہفتہ یعنے چار سو نوی برس مقرر کئی گئی ہین مطلب یہ ہوا کہ اوس چہہ برس کی
ویرانی کے بعد پہر ایک بار تمہاری قوم پر اور تمہارے پاک شہر پر مصیبت کا وقت اویگا وہ مصیبت
ستر ہفتہ تک رہیگی اس مدت کے بعد بت پرستون کی شرارت کا زمانہ تمام ہوجائیگا اور جو اونکی خطاکاریان
ہین یعنے خدا پرستون پر ظلم کرنا اور اونکو قتل کرنا یہ سب فساد اس مدت کے بعد موقوف ہوجائینگے
اونکے اس ظلم پر صبر کرنیکی باعث سے خدا پرستون کے گناہون کا کفارہ ہوجائیگا ان ستر ہفتونکے بعد وہ
سچی شریعت والی نبی آوین گی جنکی شریعت ہمیشہ رہیگی اور ایک یہ معنے کہ تمام جہان مین وہ سچی شریعت
پہیلیگی اور اونپر وحی اور نبی ختم ہوجاوینگی یعنے اونپر وحی اوترنے کے بعد کسی دوسرے پر وحی نہین
اوتریگی اور دوسرا کوی نبی نہین ہوگا اور وہ پیغمبر سب پاکون سے زیادہ پاک ہین اونپر رحمت کا
ہاتھ پہیرا جاوی گا یعنی اللہ اونپر رحمت کا ہاتہ پہیریگا اور اپنا کلام اونپر اوتاریگا ان خبرون کا

یون ظہور رہوا کہ جب یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل پر کمر باندہی اور آپکا خون اپنی گردن پر لیا آپکے چالیس برس بعد طیطوس رومی مردود نے شہر یروشالم کو مسجد سمیت ڈہا دیا اور یہودیون کو قتل کیا اور باقی یہودی شہر سے نکال دی گئی اور ساری دنیا کے شہرون مین تتر بتر ہو گئی اوسکے بعد اگرچہ شہر کو آدریان بادشاہ بت پرست نے بنایا مگر وہ بنانا اور ویران کرنا دونون برابر تہا آدریان نے مسجد کو اوسیطرح ویران رکہا اور شہر مین بت پرستی پہیلائی پہر جہوٹی عیسائیون نے اوس پاک مسجد کی بڑے چٹان پر تین سو برس تک گوبر اور لید کا اور حیض کے لتون کا ڈہیر لگا رکہا اس ویرانی پر جب چار سو نوی برس گذر چکے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی آپکا پیدا ہونا اس پاک شہر کی آبادیکا نشان تہا آپکے وقت مین حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا ظہور ہوا اللہ کا غصہ اور غضب جو اس شہر پر تہا وہ بالکل جاتا رہا اللہ نے اپنے محبوب خاص محمد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اس پاک شہر مین بلایا آپنے پیغمبرون کے ساتھ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہی آپکے بعد آپ کے خادمون نے مسجد کو شہر سمیت ایمان کے نور سے روشن کیا اللہ نے ہمیشہ کے لئی اپنے چہرہ کا نور اس شہر پر چمکایا جو اللہ والون کو دل کی آنکہون سے نظر آتا ہے آسی محمدی بہائیو اس جگہہ پر پادریون سے بڑے لڑائی کا مقام ہے وہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا اتنا ہی مطلب تہا کہ اب جو شہر یروشالم ویران ہے سو آباد ہو جاوی سو اللہ نے وعدہ کیا کہ چار سو نوی برس کے لئی آباد ہو جاویگی آبادی کی خبر جو اسکی بعد کی آیت مین ہے وہی آبادی کی خبر ہیان بہی ٹہیرتی ہین اسکے بعد اس آبادی کے پہر ویران ہو جانے کی خبر اسکے بعد موجود ہے تو وہ ہمیشہ کی آبادی جسکی بشارت حضرت اشعیا علیہ السلام نے بڑے دہوم سے دی ہے اوسکا وقت پادریون کے نزدیک اللہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو نہین بتلایا جسکی لئے وہ بیقرار رہتے کہ اللہ کا غضب اس شہر سے جلد موقوف ہو جاوے اور اللہ کا نور اوسپر چمکی پادری لوگ یہ مطلب بیان کرتے ہین کہ یہ چار سو نوی برس جو یروشالم کی آبادی کے ہین اس مدت کے اندر یہودیون کی شرارتین ختم ہوگئین کہ اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کیا اور گناہون کا کفارہ یہ بتلاتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنا قتل ہونا قبول کیا اس سبب سے تمام جہان کے گناہون کا کفارہ ہوگیا اور اسی مدت کے اخیر مین حضرت عیسی علیہ السلام نے انجیل سنائی جس مین پادریون کے نزدیک ہمیشہ رہنی والی شریعت ہے اور وحی اور

پیغمبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پادریون کے نزدیک ختم ہو گئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے جھٹلانے کے لیئے پادری لوگ سب بشارتون کا مطلب بدلتے ہین اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مطلب ہمنی بیان کیا اوس پر ہمارے پاس بہت دلیلین ہین ایک دلیل یہ ہی کہ عربی مین علی کا لفظ اور عبرانی مین عل کا لفظ او ہندی مین اوپر کا لفظ سختی اور مصیبت کی جگہہ بولا جاتا ہے جب مصیبت کے دن آتی ہین تو لوگ بولتے ہین کہ ہمارے اوپر یہ وقت آیا ہے اور ایسی دن ہمارے اوپر آئے ہین کہ ہم کہہ نہین سکتے اور آرام اور راحت کے دلون کو یون نہین کہتے بلکہ یون کہتے ہین کہ جب کبھی ہمارا وقت تہا تو ہمنے بڑے بڑے عیش کیئے یہی محاورہ عربی مین جا بجا آتا ہے دعا لہ یعنی دعا کی اوسکی واسطے یعنے بہتری کی دعا کی دعا علیہ دعا کی اوسکے اوپر یعنے اوس پر مصیبت پڑنیکی دعا کی اور عبرانی کا بہی یہی قاعدہ ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساتوین باب کی ستروین آیت مین جہان قوم یہودا کو اسور کے بادشاہ سے ڈرایا ہے وہان یون فرمایا ہے یَابِی یہْوٗ وَاہ عَالیخَا وِعَل عمخَا وِعَل بیْت اِبیخَا یَامِیم اِشِیر لُوبَا وُلِمیُّوم سُوس اِفرَایِم مِعَل یہُودَاہ اِت مِلخِ اَشوُر یعنے لاویگا اللہ تیرے اوپر اور تیرے قوم کے اوپر اور تیرے باپ کے گھر کے اوپر ایسے دن جو نہین آئی تہے جس دن سے افرائیم یہودا سے جدا ہوئی یعنے اسور کے بادشاہ کو دیکھو مصیبت کے دلون کے لیئے عل کا لفظ فرمایا اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی اکاوونین باب کی اونتیسوین آیت مین بابل کے ویران ہونیکی خبر ہے کہ اللہ کا ارادہ بابل کے اوپر قایم رہیگا وہان بہی عل بابل کا لفظ ہے اسیطرح یہان بہی یہی مطلب ہے کہ ستر ہفتے مصیبت کے تیرے قوم پر اور تیرے پاک شہر پر مقرر کیئی گیی پہر اسکی بعد جو فائدی اور نفع کے وعدے ہین اون سب کلمون کے اوپر لام آیا ہے یعنے شرارت کے ختم کرنے کے واسطے اور خطاؤن کے آخر ہو جانے کیواسطے اور گناہ کے کفارے کے واسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانے کے واسطے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ارمیا علیہ السلام خبر دیچکی تہے کہ ستر برس کے بعد یہ شہر آباد ہو جاویگا اس آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگنی کی زیادہ ضرورت نہ تہی تو ضرور سمجھنا چاہیئے کہ دوسری ویرانی کی خبر سنکر حضرت دانیال علیہ السلام کو نہایت بیقراری ہوی اور ڈر گیئے کہ باربار کی ویرانی نہین معلوم کتنی مرتبہ ہو گی اور وہ ہمیشہ کی آبادی جسکا وعدہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ نے کیا ہے وہ وقت کب آویگا تب ہمیشہ کی آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگی کہ یا اللہ اس شہر پر

اپنا غصہ اور غضب موقوف کردی یعنے پہر ویران نہو تب حضرت جبرئیل علیہ السلام سوال کے موافق جواب لائے
کہ تیرے شہر پر ستر ہفتی یعنے چارسو نوی برس اوس شرارت کے ختم کرنیکے لئے مقرر ہوی اسکا یہ مطلب
ہرگز نہین کہ یہ آبادی جو اب ہوا چاہتی ہے اسکی مدت چارسو نوی برس ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک بار
بت پرستون کی شرارت اور ظلم اس شہر پر پہر ہوگا اس شرارت کے باقی رہنی کی مدت چارسو نوی برس
ہین اسکے بعد ظلم بت پرستونکا موقوف ہوجاویگا اور اس مصیبت اوٹہانے سے گناہون کا کفارہ ہوجاویگا
یعنے ایمان والون کے گناہ دہوجاوینگی اور جن مین ایمان نہین ہے اونین بہتون کی دل کی سختی
دفع ہوجاویگی اور ایمان مل جائیگا اگلی گناہ سب دہوجائینگے کیونکہ اس مدت کے بعد وہ رسول پاک
پیدا ہونگی جن کا سچا دین ساری جہان مین پہیلیگا اس مین صاف اشارہ ہے کہ اون کی باعث سے
یہ پاک شہر بہی آباد ہوجائیگا جسکی ہمیشہ کی آبادی کی خبر اشعیا علیہ السلام نے دی ہے تیسری دلیل یہ ہے
کہ مصیبت اوٹہانے کے بدلے گناہون کے کفارے کا وعدہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی ستائیسوین
باب مین بہے فرمایا ہے ساتوین اور آٹھوین آیت مین خبر دی ہے کہ اسرائیلیون کو مین سزا دونگا پہر نوین
آیت مین فرمایا ہے کہ اس سے اونکی گناہ کا کفارہ ہوگا اور اونکا گناہ دور کیا جائیگا پہر وہ بت پرستی نہ
کرینگے پہر یہ خبر دی ہے کہ اونکا شہر خالی جنگل ہوجائیگا پادری طامس اسکاٹ نے وہان لکہا ہے کہ
اون کی بد اقبالی اون کی درستی کے واسطے تہی ان سزاؤن سے اون کے گناہونکا کفارہ ہوا اور وہان
یہ بہی لکہا ہے کہ یہ خبر یروشالم کی دوسری ویرانی کی ہے پہر چالیسوین باب کے سرے پر یون ہے کہ تم تسلی دو
میرے لوگونکو تسلی دو تمہارا خدا فرماتا ہے یروشالم کو دلاسا دو اور اوس سے پکار کر کہو کہ اوس کی لڑائی
تمام ہوی اوس کے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوس نے خداوند کے ہاتہ سے اپنی گناہون کا بدلہ دونا پایا دیکہو
اے ایمان والو گناہون کے کفارے کا وعدہ یروشالم کے ویران رہنے پر صاف موجود ہے یہان بہی ستر
ہفتی کے مدت ویرانی کی مدت ہے تب تو گناہون کی کفاریکا اوس پر وعدہ ہے چوتہی دلیل یہ ہے کہ
یہودی ملاؤن نے بہی اس جگہہ پر شہر یروشالم کے ویران ہوجانیکی خبر سمجہی ہے وہ لوگ عبرانی کے محاورہ
سے خوب واقف ہین مگر اس کے بعد جو جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی صاف خبر ہے
اوسکا مطلب جان بوجہہ کر بدلتی ہین ملا سید علی طہرانی رحمہ اقامت الشہود مین لکہتی ہین کہ یہودی ملا
جو اوہر سے غافل ہین اونہون نے اس آیت کے یون معنے ٹہرائی ہین کہ اس آیت مین جو چیز ونکا

وعدہ ہے تین باتون کا ظہور ہوچکا اور تین باتونکا ظہور قیامت مین ہوگا اول بیت المقدس مین سی اسرائیلیون
کا نکال دیا جانا اور بیت المقدس کا ویران ہوجانا اور اسرائیلیون کے گناہون کا معاف کردیا جانا اور
تین باتین یعنے ہمیشہ کی عدالت اور خواب اور نبی کا پورا کرنا اور پاکون کے پاک پر ہاتھ پھیرنا ان باتونکا
ظہور قیامت مین ہوگا ہاں اتنا نہین سمجھتی کہ قیامت کا دن حساب کا دن ہے وہان نبی کے آنیکی
ضرورت نہین ہے نبی کا آنا دنیا کیواسطے ہے اور بعضون نے یون معنے ٹہرای ہین کہ بیت المقدس
آباد ہوجائیگی اور ان تینون خبرون کا ظہور ہوگا یہ مطلب کیونکر بنیگا اللہ نے تو لانے کا لفظ فرمایا کہ
دونو جہان کی صداقت کو لاؤنگا یعنے وہ شخص جو دنیا اور عقبی کی خبر دیگا اور لانیکا لفظ اوس چیز
کے حق مین بولا جاتا ہے کہ موجود نہوا اور پہر موجود ہوجاوے بیت المقدس تو موجود تہی لیکن ویران
تہی اگر بیت المقدس مراد ہوتی تو یون فرماتا کہ مین آباد کرونگا آگے ایمان والوجن یہودیون نے
یہ معنی ٹہرای کہ بیت المقدس آباد ہوجائیگی اونکی قول سے پردی مین محمدی شریعت کے برحق ہونیکا
اقرار پایا گیا کیونکہ اس ویرانی کے بعد بیت المقدس کو محمدیون نے آباد کیا پانچوین دلیل یہ ہے کہ اسکے
بعد کی آیت مین جو آبادی کی خبر ہے وہان اونہتر ہفتی کے مدت فرمای اور یہان ستر ہفتی ہین تو یہان
اوس اونہتر ہفتی والی مدت کا ذکر نہین ہے پادری لوگ زور زبردستی سے ایک اور ہفتہ ادہر
اودہر سے کہینچ کر اونہتر ہفتی مین ملاتے ہین اور دونون آیتون کا ایک ہی مطلب ٹہراتے ہین چہٹی
دلیل یہ ہے کہ اس آیت مین ستر ہفتی کی مدت کے بعد خوشی کی خبر سنای کہ وہ سچی شریعت آویگی اور پاکون کے
پاک پر ہاتھ پہیرا جائیگا اور اونہتر ہفتے کے بعد غم کی خبر سنای کہ مسیح علیہ السلام دنیا سے اوٹھ جائینگے
ان سب دلیلون سے ثابت ہوا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ستر ہفتی تک اس پاک شہر پر بت پرستونکی
ہاتھ سے تباہی اور ویرانی رہیگی اسکی بعد وہ پیغمبر پیدا ہونگی جنپر پیغمبری ختم ہوجائیگی اور یروشالم
اونکی وقت مین ہمیشہ کے لئی آباد ہوجائیگی اب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت دانیال علیہ السلام
کو اوس مدت کا شروع بتلاتی ہین کہ وہ ویرانی ستر ہفتی کی جب شروع ہوگی جب پہلی مسیح علیہ السلام پر
ظالمونکا ظلم ہوگا تب یہ پاک شہر مسجد سمیت اوجاڑا جائیگا حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہین وِتِدَع
وِتَسکِیل مِن مُوصِی دابار لِہاشِیب وِلِبنُوث یرُوشالَم عَد مَاشِیَح نَاجِید شَابُوعِیم
شِبعاہ وِشابوعِیم شِشِّیم وُشنَیِم تاشُوب وِنِبنِتاہ رِحُوب وِحارُوص وُبصُوق

ھاعِتِّیم وِ اَحَرِی ھَشَّا بُوعِیم شِشِّیم وُشْنَیم یِکَّارِت ما شِیَح وِ اِیْن لُو اور تو بوجھ اور
سمجھ کہ جس وقت سے یروشالم کے پہر لانے اور بنا نیکی بات نکلی مسیح سردار تک سات ہفتی ہین اور باسٹھ
ہفتے پہر لایا جائیگا اور بنایا جائیگا بازار اور دیوار مگر تنگی کے دنون مین اور باسٹھ ہفتون کے بعد مسیح
جدا کیا جائیگا اور نہین ہے اوسکے واسطے اسکی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
یہ خبر سنای کہ جس وقت سے شہر یروشالم کے دوبارہ بنانیکی بات نکلی گی اوس وقت سے مسیح سردار
تک سات ہفتے ہین اور باسٹھ ہفتے سب ملکر ونفتر ہفتے ہوی حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی جو کتاب ہے
اور توراۃ شریف کی جلد مین لگے ہوی ہے اوس مین یہ بیان ہے کہ جب خسرو بادشاہ کا بابل مین عمل ہوا
اوس نے مسجد بیت المقدس کے بنانیکا حکم دیا تب بہت لوگ شہر یروشالم مین آئے اور اوس مسجد کی نیو
ڈالی بعد اسکے سامری لوگون نے کہا کہ اس پاک گہر کے بنانے مین ہم بہی شریک ہونگی چونکہ وہ لوگ بت پرست
تھے یہودیون نے اون کو شریک نہ کیا اون لوگون نے کچھہ جہگڑا اوٹہایا اس باعث سے دارا بادشاہ کی
سلطنت کے دوسری برس تک یہ کام موقوف رہا پہر دارا بادشاہ نے جب خسرو بادشاہ کا حکم نامہ توشخانے
مین پایا اوس مسجد کے بنانیکا حکم دیا اور دارا کی سلطنت کے چھٹے برس یہ مسجد تیار ہوی پادری اکسٹس
بڑا مہسعتا ریح وینی اور دنیوی مین لکھتا ہے کہ خسرو کے بعد کمبیزس یعنے خسرو کا بیٹا بادشاہ ہوا اوسکے مرنیکے
سات مہینے بعد دارا جو گشتسب کا بیٹا تہا بادشاہ ہوا کتاب مرشد الطالبین جو پادریون نے عربی مین لکھی
ہے اوس مین لکھا ہے کہ یہ دونون حکم فقط مسجد بنانیکے لئی تھے یعنے سارے شہر کے بنانے کا حکم نہین ملا تہا
تو اس آیت مین ان دونون حکم نامون کا اشارہ نہین ہوسکتا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ خسرو اور
دارا کے فرمان کے طرف کسیطرح یہان اشارہ نہین ہوسکتا کیونکہ وہ فرمان فقط مسجد کے بنانیکا تہا نہ
شہر کے بنانے کا اکثرون کا قول یہ ہے کہ وہ فرمان مراد ہے جو عزرا علیہ السلام کو ارتخششتا بادشاہ نے
اپنے سلطنت کے ساتوین برس مین دیا تہا اور ظاہر ہونا جناب مسیح علیہ السلام کا اوس حکم کے اونتر
ہفتے بعد ہوا اور تعمیر کے باسٹھ ہفتے بعد آفتاب صداقت مین اس بادشاہ کا نام اردشیر اور شیر شاہ
لکھا ہے پہر لکھا ہے کہ یونانیون نے اوسکا نام ارتک زرکسیس رکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ بعضون کا قول یہ ہے کہ وہ حکم مراد ہے جو نحمیا کو اسی بادشاہ نے اپنی سلطنت کے بیسوین سال مین
دیا اور وہ برسون کو شمار کرتے ہین چوسنے شمار سے پہلا قول بہت تسلی دینی والا ہے مگر اس قول پر

فقط یہی اعتراض ہوتا ہے کہ یروشالم کی دیوارون کے بنانیکا حکم نحمیاکو ملا تہا اور عزرا علیہ السلام کو جو حکم ملا تہا وہ ایک عام ترقسم کا تہا لیکن شہر کے بنانے سے اور دیوار کہینچنے سے بطور مثال کے یہ بہی مراد ہوسکتی ہے کہ یہودیون کے دین و دنیا کا بند وبست قائم ہوگا یا دری کا مطلب یہ ہے کہ عزرا علیہ السلام کو بادشاہ کا حکم فقط مسجد کے آباد کرنیکے لئی ملا تہا اور قربانیون کا خرچ بادشاہ نے دیا تہا عزرا علیہ السلام نے یروشالم مین آکر لوگو کو توراۃ شریف سنا ئی اور شریعت کا بند وبست کیا اور بے شرع باتون کو موقوف کیا مگر شہر کے بنانیکا حکم اونکو نہین ملا تہا ہم کہتے ہین کہ عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے چوتہے باب مین یہ بیان ہے کہ ارتخشتا بادشاہ کو دشمنون نے لکہہ بہیجا کہ یہودی لوگ جو آپکی طرف سے روانہ ہوکر ہمارے درمیان آئے ہین یروشالم مین پہونچے ہین اور اس فسادی شہر کو بناتے ہین چنانچہ دیوارین اوٹہا چکی اور نیوین ملا دین جب شہر بن چکیگا اور دیوارین تیار ہون گی تب وہ محصول نہین دینگی اگر یہ شہر پہر بنا اور اسکی شہر پناہ بنی تو آپ کا عمل نہر کے اس پار کچہہ نرہیگا جب یہ خط بادشاہ کو پہونچا اوسنی لکہہ بہیجا کہ یہ کام موقوف ہوجاوے اور یہ شہر بنایا نجاوے اور اس کتاب کے ساتوین باب سے ظاہر ہے کہ ارتخشتا کیطرف سے جو لوگ یروشالم مین آئے تہے وہ عزرا علیہ السلام اور اون کے ساتہ والے تہے معلوم ہوا کہ اونہون نے شہر کو بہی بنانا شروع کیا تہا تو شہر کی بنانیکی بات اوسیوقت سے نکلی تہی مگر دشمنون کے بہرکانے سے بادشاہ نے موقوف کروا دیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو ستاون برس آگے عزرا علیہ السلام نے بادشاہ سے اک نیا فرمان حاصل کیا اور یروشالم مین آکر اچہا انتظام کیا بعد اسکے آس پاس کے ملکون کے آپس مین لڑائی کرنیکے سبب سے جو یہودی یروشالم مین رہتے تہے بڑی تنگی مین آگئی اور سامریون نے اون کو شہر پناہ بنانے سے روکا تس پر نحمیا نے حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو چوالیس برس آگے بادشاہ سے شہر اور شہر پناہ بنانیکا پروانہ حاصل کیا اور اوسکی مدد سے شہر بنگیا نحمیا کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ نحمیا بیان کرتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی کہ یروشالم کے لوگ بہت تکلیف اور ذلت اوٹہاتے ہین اور یروشالم کی دیوار ڈہا ئی ہوئی ہے اور اوس کے پہاٹک آگ سے جلی ہوئے ہین تب مین رویا اور اللہ سے دعا مانگے اور ارتخشتا بادشاہ کے بیسوین برس مینی بادشاہ سے یہ حال کہا اور یروشالم مین جانیکا اذن مانگا اور اوس نے اذن دیا اور مین یروشالم مین آیا پہر شہر پناہ بنانیکا بہت بڑا بیان لکہا ہے

پھر لکھا ہے کہ سامری لوگ فساد پر تیار ہوے اور سب نے ملکر بندش باندہی کہ جاکر یروشالم سے لڑین اور
کام روک دین تب ہمنے اپنے خدا سے دعائین مانگین اور چوکیدار بٹھلاے کہ رات دن اون سے خبردار
رہین پھر لکھا ہے کہ سیرے آدہے نوکر کام کرتے تھے اور آدہے بہالی اور ڈہال اور کمان لئے رہتے تھے
پھر لکھا ہے کہ شہر پناہ بن چکی اور ہینے کواڑے لگائے اور ہینے اپنے بہائی حنانی کو اور محل کے ناظم حنانیا کو
مختار کیا اور اونکو کہدیا کہ جب تک دہوپ نہ چڑہے تب تک یروشالم کے پہاٹک کہولی نجاوین اور اونکے حاضر
ہوتے ہوے کواڑے بند کیئے جاوین اور یروشالم کے باشندون کی چوکیان مقرر کرو کہ ہر ایک اپنی اپنی
چوکی مین اور ہر ایک اپنے اپنے گہر کے سامنی چوکی کے لئے ٹہرایا جاوے کیونکہ شہر تو بڑا اور کشادہ تہا پر
اوس مین تہوڑے لوگ تہے اور گہر بنے ہوے نہ تہے اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا تہا کہ یہ شہر تنگی کے
دنون مین بنایا جاویگا وہ اشارہ اسی وقت کی طرف تہا کیونکہ دشمنون کا ہر طرف دہڑکا لگا ہوا تہا
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بڑے مشہور تاریخ جاننے والے یون شمار کرتے ہین کہ عزرا علیہ السلام
کے فرمان اور جناب مسیح علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے درمیان مین چارسو نوے برس ہوتے ہین اور
بعضی کہتے ہین کہ یہ حساب نہایت ٹہیک پڑتا ہے اس زمانہ کے تین حصہ ہین سات ہفتون مین یعنے اونچاس
برس مین تعمیر بازار اور دیوارون کی ہوئی یہ زمانہ درمیان ہے عزرا علیہ السلام کے فرمان کے اور
نحمیا کے کام تمام ہونے کے اور اس بات کے ختم ہونے سے انجیل پاک کے شروع ہونے تک حضرت یحیی
علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک یا حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک چارسو چونتیس برس
گذرے دیکہو لے ایمان والو پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جسوقت سے
انجیل کی منادی شروع کی اوس وقت تک حضرت عزرا علیہ السلام کے فرمان سے اونچاس برس
یعنے سات ہفتے اور چارسو چونتیس برس یعنی باسٹھ ہفتے گذرے تو یہ سب ملکر اونتر ہفتے ہوے پہر ایک
ہفتہ پورا نہین ہوا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے اوٹہا لیا مگر پادری ایک اور ہفتہ
زبردستی ثابت کرتا ہے اور لکہتا ہے کہ پچہلا ہفتہ حضرت یحیی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام
کی تعلیم کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانے تک ہے کیونکہ وہ اوٹھ جانے والے تہی
بعد اونتر ہفتے کے باستر ہفتے کے دیکہو پادری ستر ہفتے کو اور اونتر ہفتے کو ایک کئے دیتا ہے پہلی آیت
مین ستر ہفتے ہین دوسری آیت مین سات اور باسٹھ یعنے اونتر ہفتے ہین اور پادری دونون

آیتون مین حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سمجھتا ہے اسلئی کہتا ہے کہ ستر ہفتے یا اونہتر ہفتے یعنے ایک راہ
سے ستر ہفتے کا لفظ فرمایا دوسری راہ سے اونہتر ہفتے کا لفظ فرمایا پہر پادری نے یہ سونچا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نے تین برس انجیل پاک کی منادی کی سات برس پورے نہین ہوے کہ اللہ نے آپ کو
دنیا سے اوٹھا لیا تو یہ پچھلا ہفتہ تین برس کا ٹہرتا ہے یہ سوچ کر اس ہفتے کے پورا کرنے کے لئی پادری
لکھتا ہے کہ بعضی کہتے ہین کہ پچھلا ہفتہ پہیلتا ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے جدا ہونیکے بعد تک یعنے اوس
وقت تک کہ انجیل کی منادی غیر قومون مین شروع ہوی دیکہو پادری نے پچھلا ہفتہ پندرہ برس کا ٹہرا دیا کیونکہ
انجیل کی منادی غیر قومون مین سنہ ۴۱ عیسوی مین شروع ہوی جیسا کہ پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین
لکھا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے تیس برس کی عمر مین انجیل کی منادی شروع کی پہر تین برس کے بعد
آپ دنیا سے اوٹھ گئی اور اس پر بارہ برس اور گذرے تب انجیل کی منادی غیر قومون مین ہوی کیونکہ
سنہ عیسوی حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونیکے چار برس بعد سے لئی جاتے ہین تو یہ پچھلا ہفتہ پندرہ
برس کا ہوا یہ سب باتین پادریون کو اسلئی بنانی پڑین کہ دونون آیتون کا ایک مطلب ہو جاوے
اور حق بات یہ ہے کہ اس جگہہ اونہتر ہفتے ہین ستر ہفتون کی بشارت محمدی بشارت ہے اب جاننا چاہیئے
کہ یکارت کا لفظ جو عبرانی مین ہے یہ لفظ جدا کرنیکے معنے مین اور جگہہ بہی آیا ہے توراۃ شریف کی پہلی
سورت کے سترہوین باب کی چودوین آیت مین اور تیسری سورت کے اونیسوین باب کی ساتوین آیت مین
نخناتاہ کا لفظ ہے اور بیان یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کریگا وہ اپنے قوم سے کٹ جائیگا اور مطلب ہے
کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا یہ مطلب نہین کہ قتل کیا جائیگا تو یہان بہی یکارت کا یہی مطلب ہے
کہ مسیح جدا کر دیا جائیگا اسی باعث سے پادریون نے یکارت کا ترجمہ پہلے یون کیا تہا کہ مسیح منقطع کیا
جائیگا یعنے جدا کیا جائیگا آفتاب صداقت مین بہی یہی ترجمہ لکھا ہے پادری مریک نے بہی کشف الآثار مین
یہی لفظ لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام زمین سے جدا ہو گئی اب پادری مہیتر نے کچہہ سوچ کر یون ترجمہ
کر دیا کہ مسیح قتل کیا جائیگا کیونکہ پادری لوگ قرآن کی ضد سے اس پر اڑی ہوی ہین کہ حضرت
عیسی علیہ السلام حقیقت مین قتل کیئے گئی سو اللہ نے پہلی سے اونکو جواب دے رکہا اسکے بعد فرمایا
وائین لو یعنے نہین ہے اوسکے واسطے اسکا یہ مطلب کہ جس صورت سے وہ ظاہر مین بہلا کیا جاویگا
وہ صورت حقیقت مین اوسکے لئی نہوگی یعنے قتل ہونا حقیقت مین اوسکے واسطے نہوگا قرآن مین اللہ نے

اس مطلب کو کہول دیا اور صاف فرما دیا کہ اوسکو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن ویسی صورت اونکے سامنی کردی گئی یعنے دوسرے شخص کی صورت ویسی ہوگئی جسنے اپنی خوشی سے آپ کے بدلی قتل ہونا قبول کیا الله فرماتا ہے کہ اوسکو یعنے عیسی علیہ السلام کو الله نے اپنی طرف اونچا کر لیا یعنے آسمان پر بلا لیا ملا سید علی طہرانی نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نیستی اوسکے واسطے نہین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ اس جگہہ بہی اور قرآن مجید مین ہے الله نے خبر دی کہ نیستی اوسکے واسطے نہین بلکہ لوگون کی نظر سے پوشیدہ ہوگئی اونکو آسمان پر چلے گئی اور امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین اوترین گی ایک پادری نے بہی یہی مطلب لکہا کہ وہ ظاہر مین قتل ہوئی حقیقت مین قتل نہین ہوی مگر پادری نے اس ایمان کی بات مین کفر کی بات ملا دی اور لکہدیا کہ وہ تو معاذ الله خدا تہی کہین خدا بہی قتل ہوتا ہے ہای افسوس ادہر اونکی قتل ہونیکا دعوی کرتے ہین ادہر اونکو خدا سمجہتی ہین یا الله ہم محمدیون کو انکے فریبون سے بچائیو آمین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی وِهاعير وِهقودش يشحيت عم ناجيد هبا اور اس شہر کو اور اس مقدس کو غارت کریگی قوم اوس سردار کی جو آویگا وِقصو بشطيف اور اوسکا آخر آویگا گویا طوفان کے زور سے وعد قص ملحما نحرصت شوممت اور آخر تک لڑائی رہیگی اور مقرر کی ہوئی خرابیان ہونگی وهجبير بريت لربيم شبوع احاد وحصي هشبوع يشبيت زبح ومنحا اور وہ قایم کریگا اوس عہد کو بہتیرون کے ساتہ ایک ہفتے کے لیے اور اوس ہفتی کے آدہے مین موقوف کریگا ذبیحہ اور ہدیہ یعنے نذر وعل كنف شقوصيم مشومم وعد كالاه اور فصیلون پر اوجاڑنے والے کی مکروہات دہری جاوینگی یہانتک کہ اوسکی بالکل غارت ہو ونحرصا تتك عل شومم اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اوس اوجاڑنیوالی پر واقع ہوگی ملا سید علی طہرانی نے بہی یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ غضب جو معین ہے اوس ویران کیتولی پر ٹوٹ پڑیگا ای امت محمد صلی الله علیہ وسلم الله تعالی کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام خبر دیتے ہین کہ ایک بادشاہ آویگا شہر کو اور مسجد کو غارت کریگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹہ جانے سے چالیس برس بعد وسپاشین رومی سردار نیرو بادشاہ کیطرف سے فوجین لیکر آیا پہر اوسکو روم کیطرف سی بلا و آیا کہ سلطنت کی باگ اپنے ہاتہ مین لا دے تب وہ بہاگ گیا اور اپنے بیٹے طیطس کو یروشالم کے گہیرنے کے لیے بہیجا طیطس مردود فوجین لیکر آیا اور شہر کو گہیر لیا پادری صاحب کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ طیطس نے حکم دیا کہ سارا شہر اور مسجد بیت المقدس جڑ سے اوکہیڑا گیا مسیح کو اور شہر کی دیوارون کو

اوندھا کر دیا اور نشانی کے واسطے تین برج اور قلعی کی تھوڑی سی دیوار باقی رکھے اور اوسکے بعد
ترنطیس روفس جو فوج کا سردار تھا اوس نے شہر کی جگہہ پر ہل چلوا ای اور اوس شہر کی گھیرتے وقت اور
ملک یہودیہ کے شہرون اور گاؤن کی ہلاکت کے وقت یروشالم کی ویرانی سے پہلی اور پیچھی تیرہ لاکھ آدمی
ضایع ہوی اور ستانوی ہزار آدمی قید ہو کر غلامون کی طرح بیچی گئی اور ایسے حقیر ہو گئی کہ اونکا کوئی
خریدار نہ ملا اس بیان سے معلوم ہوا کہ طیطس نے اور اوسکے باپ نے شہر یروشالم کو ویران کر کے
شہرون اور گاؤن کو بھی تباہ اور ویران کیا معلوم ہوا کہ یہی مطلب ہے ان لفظون کا کہ اوسکا آخر
آویگا طوفان کے زور سے یعنے اوس ظالم کی فوج آخر مین طوفان کی طرح زور کریگی پادری طامس سکاٹ
لکھتا ہے کہ وہ سب اپنے آگے پانی سا کا طوفان لی چلین گی کس واسطے کہ اوس لڑای کے انجام تک
نہایت بڑی بڑی بربادیان مقرر ہوی تہین اس پادری کے بیان کے موافق یہ لفظین جو فرمائی
ہین وِعَدْ قِص مِلحاماه نِحِرِصِت شُمِموُث اسکا ترجمہ یون ہے کہ لڑای کے آخر تک مقرر کی
ہوی خرابیان ہونگی پھر فرمایا کہ وہ اوس عہد کو یعنے اپنی حکومت کے قول و اقرار کو ایک ہفتے کی لئی
قائم کریگا اسکا یہ مطلب کہ اوسکی حکومت سات برس رہیگی اور ہفتہ کی آدھی مین قربانی اور نذر
موقوف کریگا سو وسپاشیان رومی نے اول کے برسون مین یہودیون کو قتل کیا اور جابجا بلکہ ایلیا
کی نذر اور قربانی جو وہ لوگ کرتے تہی وہ موقوف ہو گئی یہودی اگرچہ کافر تھے حضرت عیسی علیہ السلام
کے اور انجیل پاک کے دشمن تھے اون کی قربانی اور نذر سب اکارت تہی مگر رومی بت پرست اون سے
بدتر تہی وہ اللہ کے پوجنے سے ضد رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کا نام کوئی نہ لے لب التواریخ
مین لکھا ہے کہ وسپاشیان نے نو برس بڑی شہرت سے بادشاہت کی اور ابن اثیر جزری رحمہ نے
تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ وسپاشیان نے سات برس اور سات مہینے بادشاہت کی یہ قول کلام پاک
سے بہت موافق ہے یہی ٹھیک ہے ۔ ابن اثیر رح نے جو سب بادشاہون کا حساب لکھا ہے اوسکے موافق
اوسکی بادشاہت حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے ستر برس کے بعد ہے اور اوسکی موت اٹھتر
برس ہے اب جاننا چاہیئے کہ پادری لوگ اس آیت کا اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف
لیجاتے ہین اتنا نہین دیکھتے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر اوپر ہو چکا پھر اوس بادشاہ کا ذکر ہوا
جو یروشالم کو ویران کریگا اسکی بعد جو یہ ذکر ہے کہ وہ قربانی اور نذر کو موقوف کریگا یہ اشارہ بھی اوسکی

رومی بادشاہ کی طرف ہے جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے پادریون نے نزدیک کو چھوڑ کر اس اشارہ کو
دور کیطرف پھیر دیا اور یہ مطلب لکھدیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی عمر کا جو پچھلا ہفتہ ہے اوس مین وہ
اپنے تئین قربان کرینگے اور وہ قربانیان جو حضرت موسی علیہ السلام کے شریعت مین تھین وہ موقوف
کردینگے اور وہ ادہا ہفتہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانیکے تین برس بعد پورا ہوگا پادری
طامس اسکاٹ نے یہ مطلب لکھکر پھر بیت المقدس کی ویرانی کا ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ وہ قربانیان
جو وہان ہوتے تہین حقیقت مین اوس وقت موقوف ہوئین مرشد الطالبین جو پادریون نے عربے
مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ شرعی قربانی حضرت عیسی کے مرنے کے وقت موقوف ہوگئی اور اوسکی
قوت اور اوسکا فائدہ جاتا رہا مگر یہودی لوگ قربانیان کرتے رہے اور قربانی کے موقوف ہونی کی
پیش خبری چالیس برس بعد بالکل پوری ہوگئی جس وقت رومیون نے پاک شہر کو اور مسجد کو ویران
کردیا اور بہت یہودیون کو قتل کیا اور باقیون کو روئے زمین پر تتر بتر کردیا ای محمدی بہائیو دیکہو
پادریون نے اقرار کیا کہ ظاہر مین قربانیان ہوتے رہین اور بالکل موقوف اوسی وقت ہوئین جب
یروشالم ویران ہوا اب خوب سمجھ لو کہ اس آیت مین اوسی رومی بادشاہ کیطرف اشارہ ہے کہ وہ
قربانی اور نذر کو موقوف کردیگا مگر پادریون کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہفتہ اوپر کے اونہتر ہفتون مین
ملکر ستر ہفتے ہوجاوین اور ستر ہفتے کی آیت جس مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
وہ بہی حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ٹہیر جاوے یہ جو فرمایا کہ فصیلون پر اوجاڑنیوالی کے
کر وہات دہری جائینگی اسکا یہ مطلب کہ شہر کی دیوارون کے پاس بت پرستون کے جہنڈے آوینگے
سو جب وحشیانون نے اس شہر کو گہیرا بت پرستی کے جہنڈے جن کے اوپر عقاب جانور کی تصویر تہی
اون ناپاک جہنڈون نے شہر کو گہیر لیا اور شاید ادہر بہی اشارہ ہو کہ اس بربادی کے چونسٹھ برس بعد
آدریان بادشاہ نے ایک مندر جیوپٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور رکلوری پہار پر ایک بت کہڑا کیا پادری
شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف مین یہ حال لکہا ہے اور پادری طامس اسکاٹ نے اس آیت کا مطلب
یون لکہا ہے کہ بت پرستی کی جہنڈے جو یروشالم کی بربادی کی نشانی ہوگی یہودی لوگ دیکہینگے جو
تمام شہر پر اور اوسکے گردپیش پر پہیل جاوینگی اور وہان کے باشندون کا پیچھا کرینگی اس پادری
کی قول کے موافق وعدہ کا لالا کے یہ معنے ہوے کہ اوس تمام تک یعنے تمام شہر تک بت پرستونکی

کفر کی نشانیان پہیل جاوینگی پہر فرمایا کہ وہ بلا جو مقرر کی ہوئی ہے اوس اوجاڑنیوالے پر پڑیگی اسکا یہہ مطلب کہ رومی بادشاہون پر جو آفت اللہ نے مقدس مین لکہی ہے وہ اپنے وقت پر آوے گی سو رومی بادشاہ محمدی وقت مین جہاد ہوا یہہ بیشک اوسیوقت کی خبر ہے اور یہہ جو ایک ہفتہ اوس بادشاہ کی حکومت کا بیان فرمایا اس مین کیا عجب ہے کہ اس بات کا اشارہ ہو کہ وہ ستر ہفتے جن کا اوپر ذکر ہو چکا وہ اس ہفتے کے بعد سے ہین وسپاشیان کے وقت پادری پٹاکس نے تاریخ روم مین سنہ اوناسی عیسوی مین لکہی ہے اوسکے بعد پوری ستر ہفتے یعنے چار سو نوے برس اور ایک برس اور گذرا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے کیونکہ پادریون نے لکہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن پانسو ستر عیسوی مین پیدا ہوے ولیم میور اور کاسن ڈی پرسوال اور طامس کارلیل نے آپ کی پیدایش پانسو ستر مین لکہی ہے اور واشنگٹن ارونگ اور اڈورڈ گبن اور ہمر نے پانسو اونہتر لکہا ہے اس برنگر کا قول ہے پانسو اکہتر یا پانسو ستر سٹھ ڈی سیسی کہتا ہے پانسو اکہتر پادری جان ڈیون پورٹ نے ایک روایت پانسو ساٹھ کی بہی لکہی ہے اگر یہ روایت ٹہیک ہے تو ستر ہفتون کا شروع یروشالم کی ویرانی سے ہے سن ستر سے سن پانسو ساٹھ تک پوری ستر ہفتے یعنے چار سو نوی برس ہوتے ہین اور اس قول کو اس بات سے قوت ملتی ہے کہ ملا سید علی طہرانی رح اقامت الشہود مین لکہتے ہین کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے جانے سے ستر برس پہلے اور حاشیہ پر موٹے خط سے یون لکہا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلے اور ظاہر یہ ہے کہ یہی لفظ ٹہیک ہے کہ آپ کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلے بیت المقدس کے اطراف مین ایک لڑکا پیدا ہوا اور کچہہ بولنے لگا کہ اوسکے باپ نے کہا چپ رہ وہ چپ ہو گیا یہان تک کہ جب بارہ برس کا ہوا تب بولا اور اوس نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی بشارت سنائی اسکا بیان بہت بڑا ہے وہان لکہا ہے کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوا اوس دن بیت المقدس کی دوسری ویرانی سے چار سو بیس برس گذری تہی اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ بیت المقدس کی ویرانی سے چار سو نوی برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی اگر کوی کہے کہ آپ کا ظہور تو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوا ہے تو آپکی بشارت حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سے پہلی کیون فرمائی اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت دانیال کے دل پر یروشالم کی ویرانی کی خبر سنکر بڑا صدمہ گذرا تہا اور ہمیشہ کی آبادی چاہتے تہے اسلیئے اللہ تعالی کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پہلے اونکے دل کی تسلی کے لئے اون ستر ہفتون کی خبر سنادی جن کی بعد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

پیدا ہونے والے تھے جن کی باعث سے یہ پاک شہر ہمیشہ کے لئے آباد ہونے والا تہا پہر اون اونہتر ہفتونکی
خبر دی جو ستر ہفتون سے پہلی آنے والے تھے جن کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام دنیا سے اوٹھہ جانے
والے تھے جن کے بعد یہ شہر مسجد سمیت ویران ہونے والا تہا اسیطرح حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب
کے دوسرے باب مین الله تعالی نے آخری زمانی مین ملک شام مین اور پہر ہر ملک مین ایمان کے پہیل
جانے کی بڑے دہوم سے بشارت دی ہے پہر تیسرے باب مین اوسوقت سے پہلی جو ویرانی یروشالم کی
ہونے والی تھی اوسکی خبر دی ہے بعد اسکی چوتھی باب مین پہر بڑی آبادی کی خوشی سنائی ہے جناب
میکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کے ساتوین باب کی بارہوین اور تیرہوین آیت مین پہلی بڑی آبادی کی خوشی
سنائی پہر ویرانی کی خبر دی ہے اے محمدی بہائیو ہماری محمدی حدیثون مین جا بجا یہ ذکر ہے کہ جناب محمد
صلی الله علیہ وسلم کا زمانہ جب نزدیک آیا تہا توراۃ اور انجیل کے جاننے والے صاف صاف خبر دیتے تھے
کہ آپ کا زمانہ نزدیک آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح تفسیر دُرّ منثور مین لکھتے ہین کہ امام احمد اور حاکم
نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کیا اور ابو نعیم اور بیہقی دونون نے دلائل النبوۃ مین اسکو روایت
کیا کہ سلمہ جو سلامہ کے بیٹے ہین اور بدر والون مین ہین وہ فرماتے ہین کہ ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تہا جناب
پیغمبر صلی الله علیہ وسلم کے بہیجی جانے سے تہوڑے دن پہلی اوسنے کہا کہ ایک نبی بہیجی جاوینگے اون شہرون کی طرف
سے اور مکہ اور یمن کیطرف اشارہ کیا لوگ بولے تمکو اونکا ظہور کب تک نظر آتا ہے اوس نے میری طرف
دیکہا اور کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر پوری ہوگی یہ اونکو پاویگا امام بیہقی کی روایت مین ہے کہ حضرت
سلمان فارسی رض سے ایک عیسائی درویش نے فرمایا کہ الله تعالی ایک پیغمبر بہیجیگا اون کا نام احمد
ہے اور یہ اونکے ظاہر ہونیکا وقت ہے کہ نزدیک آپہونچا ہے اور مین تو بہت بوڑہا ہون مجکو گمان نہین
کہ مین اونکو پاؤن پہر اگر تو اونکو پاوی تو اونکو سچا جانیو اور اونکی تابعداری کیجیو مولانا جلال الدین
سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابن عبد الحکم نے کہا ہے کہ ہمکو خبر دی ہانی ابن متوکل نے کہا کہ ہمکو
خبر دی ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید ابن ابی حبیب سی کہ جناب پیغامبر صلی الله علیہ وسلم کا خط
جب مقوقس کو پہونچا اوسنی اوس خط کو اپنے سینے سے لگایا اور کہا یہ ایسا زمانہ ہے کہ اوسمین وہ نبی
نکلینگے جن کا پتہ ہم انجیل کی کتاب مین پاتے ہین ان روایتون سے معلوم ہوا کہ توراۃ اور انجیل والون
کو آپ کے ظہور کی مدت معلوم تھے معلوم ہوا کہ وہ مدت اونکو حضرت دانیال علیہ السلام کی اسی بشارت

ہی معلوم ہوئی تہی اور وہ لوگ اسکا یہی مطلب سمجہی تہے جو ہمنی لکہا ہے دسوان اور گیارہوان
باب اول کی آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے فارس کے بادشاہ خورس کے تیسرے
سال مین پہلی مہینی کی چوبیسوین تاریخ بڑی ندی دجلہ کی کنارے پر ایک فرشتی کو دیکہا اوسکی پوشاک
اور بدن کی رنگت کا اور اوسکے جلال کا بیان فرماکر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوس نے
مجہسی کہا مین تیری پاس بہیجا گیا ہون پہر اوس نے کہا کہ فارس کی مملکت کا سردار اکیس دن تک میرے
مقابلی مین کہڑا رہا اور دیکہہ میکائیل جو سردارون مین بڑا ہے میری مدد کو پہونچا سو مین وہان فارس کے
بادشاہون کے ساتہہ ٹہرا پہر کئی آیتون کے بعد یون ہے کہ مین فارس کی سردار سے لڑنے کو پہر جاؤنگا
اور جب مین چلا جاؤن گا تب دیکہہ یونان کا سردار آویگا پر مین تجہی تبلا دونگا جو کچہہ کہ سچائی کی کتاب
مین لکہا ہے اور کوئی نہین جو انکی مقابلی مین میری کمک کرنے کے لئی کمر باندہی گا مگر میکائیل جو تمہارا
سردار ہے اور دارا مادی کی سلطنت کے پہلی برس مین مین ہی تہا جو کہڑا ہوا تا کہ اوسی قایم کرون اور
قوت دون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ فارس کی سردار سے مراد کمبایسس ہے جو خسرو کا بیٹا تہا
اور اپنی باپ کی [illegible] وقت انتظام کرتا رہا وہ یہودیونکا دشمن ہو گیا تہا سو فرشتہ اوسکی
کامونکو [illegible] تہا اور بہ خلاف کامون کو دفع کرتا رہتا تہا فرشتہ نی اوسی کے حق مین
فرمایا کہ فارس کی سردار سے لڑنے جاؤنگا پادری اگستس لکہتا ہی کہ یہ شخص دیوانہ تہا پہلے اوسنے
اپنی بہائی کو قتل کیا پہر اپنی بہن کو مار ڈالا پہر اپنی نائب کی چہوٹی بیٹے کو قتل کیا فرشتہ فرماتا ہے
اور اب مین تجکو وہ جو سچ ہے بتلاؤن گا دیکہہ فارس مین اور بہی تین بادشاہ قایم ہونگی اور چوتہا
سبہون سے زیادہ دولتمند ہوگا اور جب وہ اپنے دولت کے باعث زور آور ہو جاوی گا تب
وہ سب کو اوبہاری گا کہ یونان کی سرزمین کے مخالف ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ وہ تین بادشاہ یہ ہین ایک کمبیزیس جو خسرو کا بیٹا تہا اور دارا جسنی خسرو کی بیٹی سے یعنے اتوسا
سے بیاہ کیا اور سمردس اور چوتہا زرکسز یعنے شیر شاہ جو دارا کا بیٹا تہا اوسنی یونانیون سے لڑنیکو
[illegible] کرکے فوج جمع کی فارس کی فوج ہلاک ہوئی زرکسز پلٹ آیا پادری اگستس لکہتا ہے کہ کمبیزیس کے
مرنے کے بعد سمردس نامی ایک فریبی گدی پر بیٹہا کمبیزیس کے سات مہینی بعد دارا بادشاہ ہوا
فرشتہ فرماتا ہے اور ایک زبردست بادشاہ قایم ہوگا اور بڑے غلبہ سے سلطنت کریگا اور جو چاہیگا سو

کریگا اور جب وہ قائم ہوگا تو اوسکی سلطنت ٹوٹیگی اور آسمان کی چارون ہواؤن کے اطراف پر تقسیم کیجائیگی پر اوسکی نسل کو نہ پہونچیگی اور نہ اوسکی بادشاہت کی مانند ہوگی جیسے اوسنے بادشاہت کی کیونکہ اوسکی بادشاہت جڑ سے اوکھڑ جائیگی اور اونکی لیے ہوگی جو اونکے سوا ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ زبردست بادشاہ سے مراد حضرت سکندر ہین پادری اسمتھ لکھتا ہے کہ جب سکندر اعظم بادشاہ ہوی اوس ملک مین سکندر ذو القرنین لقب سے مشہور ہوئی پھر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلی مقدونیہ کی سلطنت چار حصون مین تقسیم ہوی اور دانیال علیہ السلام کی پیش خبری پوری ہوئی وہ حصے یہ ہین فلسطینہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل پوربی صوبون سمیت سلوکس کو ملا تھراکیہ اور بتھینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماخس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا ابن اثیر رح تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت سکندر کی مرنے کے بعد لوگون نے آپکی بیٹے اسکندروس کو بادشاہ بنانا چاہا اونہون نے بادشاہ ہونے سے انکار کیا اور اللہ کی عبادت اختیار کی فرشتہ فرماتا ہے اور دکھن کا بادشاہ زور پکڑیگا اور ایک اوسکے سردارون مین سے زورمین اوس سے زیادہ ہوگا اور حکومت پاویگا اور اوسکی سلطنت بڑی سلطنت ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ مصر ملک یہودیہ سے دکھن طرف ہے اور سریا یہودیہ سے اوتر طرف ہے پھر لکھا ہے کہ حضرت سکندر کے سردارون مین طالمی لاکس مصر کا بادشاہ جلد طاقتور ہوا اور سریا کا بادشاہ اوس سے زیادہ طاقتور ہوگا پادری اگستس لکھتا ہے کہ دکھن کے بادشاہ سے مصر کا بادشاہ مراد ہے اور اوتر کے بادشاہ سے سریا کا بادشاہ مراد ہے یوسیفس لکھتا ہے کہ طالمی سوتر یعنے بچانے والا جب یروشالم کو اپنے قبضہ مین لایا چاہتا تھا تو اس غرض سے کہ مسجد مین نذرین گذرانے وہ شہر مین داخل ہوا جب یروشالم سے روانہ ہوا بہتیرے یہودیون کو اپنے ساتھ لی گیا اور اونہین قرینی مین جو مصر کے پاس ہے آباد کیا اور اوسکے بعد اور بھی یہودی مصر مین پہونچے اغلب ہے کہ دکھن کے بادشاہ سے مراد یہی طالمی سوتر ہے اور اوسکے سردارون مین سے ایک جو زورمین اوس سے زیادہ ہوا وہ سلوکس نکاتور تھا کیونکہ مسیح علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلی سلوکس نے سوریا کی سلطنت پائی اور وہ چارون سلطنتون مین

بڑی ہوئی فرشتہ فرماتا ہے اور برسون کی بعد آخر کو وی آپس مین میل کرین کی کیونکہ دکہن کے بادشاہ کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آویگی تاکہ اتحاد ہوئی پر وہ اوس بازو کی قوت کو نرکہی گی اور وہ بہی کہڑا نہوگا اور نہ اوسکا بازو بلکہ وہ اون سمیت جو اوسے لائی تہے اور اوسکے باپ سمیت اور اوس ہستی جسنے اوسکو اون دنون مین زور دیا تہا عوالہ کیجائیگی یہ جو طالمی کا لفظ ہے اسکو عربی کتابون مین بطلیموس لکہا ہے یہ مصر کی اون بادشاہون کا خطاب ہے جو حضرت سکندر کے بعد ہوئی ابن اثیر نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ جتنی بادشاہ حضرت سکندر کے بعد ہوی وہ سب بطلیموس کہلاتے تہے ابن اثیر نے اس بادشاہ کا نام بطلیموس ابن لاغوس لکہا ہے معلوم ہوا کہ اسکی باپ کا نام لاغوس ہے اوسیکو پادری نے لاکس لکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکتا ہے کہ انٹیوکس سوترسریا کی سلطنت مین قائم مقام ہوا اور اوسکا قائم مقام انٹیوکس تہیوس ہوا اور طالمی فلاولفس نے اپنے باپ طالمی لاکس کے بعد مصر مین حکومت کی اس عرصہ مین اکثر لڑائیان آس پاس والون کی درمیان مین اور مختلف بادشاہون مین ہوئین لیکن آخر کار صلح ہوئی انٹیوکس اس پر راضی ہوا کہ اپنی جورو لودیاس کو اوسکے بیٹون سمیت جدا کر دیا اور طالمی کی بیٹی بیرینس سے بیاہ کیا اس طرح پر دکہن کے بادشاہ کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آئی اوسکی ساتہہ ہوا فقط کرنیکو لیکن وہ قوت بازو کی قائم نرکہہ سکی اسلئے کہ انٹیوکس نے لاؤدیس کو پہر بلا لیا اور بیرینیس کو نکال دیا اور لاؤدیس نے خوف کیا کہ پہر نکالی نجاوی اس خوف سے انٹیوکس کو زہر دیا اور بیرنیس کو ہمراہیون سمیت قتل کرایا سو انٹیوکس اپنی جگہہ پر قائم نرہ سکا اور قوت نرکہہ سکا اور بیرنیس بربادی کیواسطے دی گئی اور وہ لوگ بہی جو اوسکو لائی تہے اور جو اوس سے پیدا ہوئی تہے اور اوسکا باپ اوسکی بچانیکی قابل نہ تہا کیونکہ اوسوقت مین وہ مرگیا ابن اثیر نے اور ابو الفدا نے فلادیلفس کا نام فیلوذفوس لکہا ہے اور اوسکے معنے لکہی ہین دوست اپنے بہائی کا فرشتہ فرماتا ہے اور اوسکے نسل سے کوئی ایک جو جڑسے نکلی ایک اوسکی جگہہ قائم ہوگا وہ ایک لشکر کے ساتہہ آویگا اور اوترکے بادشاہ کے قلعہ مین داخل ہوگا اور اون پر حملہ کریگا اور غالب ہوگا اور وہ اونکی ٹہاکرون کو اون کی سرداروں سمیت قید کرکے مصر کو لیجائیگا اور اونکی قیمتی برتن سونے چاندی کے بہی لیجائیگا اور وہ اوترکے بادشاہ کے نسبت بہت برسون تک زور آور رہیگا پادری طامس اسکاٹ

لکھتا ہے کہ اوس جڑ کی ایک شاخ طالمی یوئرگیتیس جو بیرنیکیس کا بہائی تہا اپنے باپ کی جگہ پر قائم ہوا
اور بڑی فوج کے ساتھ آیا تاکہ سلوکس کالینیکس جو لاؤدیس کا بیٹا تہا اور سریا کے تخت پر قائم ہوا
تہا اوس سے اپنی بہن کا بدلا لیوے اور وہ زبردستی سلوکس کی قلعون مین اور صوبون مین داخل
ہوا اور سلوکس پر آسانی سے فتح مند ہوا تب کہ مصر مین بلوا ہوا تو وہ واپس گیا اور بہت سی قیدی
ہمراہ لیگیا نہ فقط سردارون کو بلکہ بتون کو بہی مصر مین لیگیا کہتے ہین کہ وہ دو ہزار پانسو بتون سے
زیادہ اپنے ساتھ لیگیا مصریون نے اوسکو خطاب یوئرجیتز یعنی نفع پہونچانیوالا دیا اور بہت خزانہ بہی لیگیا وہ چار
پانچ برس تک سلوکس سے زیادہ زندہ رہا پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب طالمی نے سریا پر فتح
پائی تو یروشالم مین پہونچکر شریعت کے طور پر ہیکل مین شکرانے کی نذرین گذرانین اور بڑے بڑے
نذرین دین ابوالفدا نے یوئرگیتیس کا نام اورناطیلس لکہا ہے اور بعضے اوریاناطس لکہاہے
فرشتہ فرماتا ہے پہر وہ دکہن کے بادشاہ کے ملک مین داخل ہوگا اور اپنے سرزمین مین پہر جائیگا
اور اوسکی بیٹے آپکو آکسائینگے اور ایک بڑا لشکر جمع کرینگے اور ایک یقیناً چڑہیگا اور باڑہ کی طرح
گذریگا اور پہر آویگا اور وہی اوسکی قلعہ تک لڑینگی اور دکہن کے بادشاہ کا غصہ بہڑکیگا اور
وہ نکل کر اوس سے ہان اوتر کے بادشاہ سے لڑائی کریگا اور بڑا لشکر لیکر آویگا اور وہ بڑا
لشکر اوسکے قابو مین دیا جائیگا اور جب وہ لشکر اوٹہایا جائیگا تب اوسکی دل مین گہمنڈ سمائیگا
اور وہ ہزارون دس ہزارون کو گرادیگا پر وہ غالب نرہیگا اور اوتر کا بادشاہ پہر پہریگا اور ایک
لشکر کو جو پہلی سے زیادہ ہوگا جمع کریگا اور چند برس کے بعد اپنا وہ بڑا لشکر اور بہت مال ساتھ لیکر
آویگا اور اون دنون مین بہوتیرے دکہن کے بادشاہ پر چڑہائی کرینگی اور تیری قوم کے قزاق بہی
اوٹہینگی کہ اوس رویا کو پورا کرین پر وہی گرجائینگی اور اوتر کا بادشاہ آویگا اور دمدمہ
باندہیگا اور مضبوط شہر لیلیگا اور دکہن کے بازو قائم نرہینگی اور نہ اوسکی چنی ہوی لوگون
کو قائم رہنی کی طاقت ہوگی اور وہ جو اوس پر چڑہنے آویگا اپنی مرضی کی موافق عمل کریگا
اور کوی اوسکا مقابلہ نکرسکیگا وہ اوس سرزمین جلیل مین قیام پکڑیگا کہ وہ بالکل اوسکے
ہاتہ مین ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ طالمی فلوپاتور مصر مین اپنے باپ یوئرجیتز
کا جانشین ہوا اور سلوکس سیرانس اور بڑا انٹیوکس یہ دونون بیٹے سلوکس کالینیکس کے بادشاہ

مصر سے لڑنے کے لیے بہڑکائے گئے کہ جو ملک اونکے باپ سے لیلیئے گئے تہے وہ ملک پہر لیوین لیکن سیرالنس کو اوسکے ایک کپتان نے زہر دیا اور اکیلی انٹیوکس نے حملہ کیا پیش خبری مین فرمایا تہا کہ اوسکے بیٹے اور پہر یون فرمایا تہا کہ ایک اون مین سے یقیناً آویگا یہ پیش خبری پوری ہوی طالمی کے ملک جو ایشیا مین تہے انٹیوکس نے اونپر چڑہائی کی اور جن ملکون مین سے وہ گذرا اونمین طوفان کے مانند برباد یان پہیلا دین پہر طالمی سے صلح کی اور دونون فوجون نے صلح کا برتاؤ کیا اور لڑائی کے لئے طیار ہوئی انٹیوکس طالمی کی فوجون پر حملہ کرنے کے واسطے پلٹ آیا اور اونپر غالب ہوا اور مصر کی حدون تک لڑائی کی اور مصر کو ایک حملہ سے ڈرا دیا تب طالمی نے ایک بڑے فوج کے ساتہہ چڑہائی کی انٹیوکس کے بیشمار فوجون کو بڑے شکست دی انٹیوکس لاچار ہو کر پلٹ گیا اور طالمی کے پاس صلح کا قاصد بہیجا لیکن طالمی نے اس اخری فتح سے فائدہ نہ اوٹہایا اور عیش کرنا شروع کیا انٹیوکس کے پلٹ جانے کے بعد وہ ایشیا کے اور سلطنتون مین گہوما اور یروشالم مین آیا اور قدس الاقداس مین داخل نہ ہونے پایا تو یہودیون سے ناراض ہوا اور مصر کے رعایا مین سے بعضی کہتے ہین چالیس ہزار اور بعضی کہتے ہین ساٹہہ ہزار یہودیون کو بڑے ظلم سے برباد کیا یہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا چند سال کے بعد انٹیوکس اپنی اخری شکست سی نکلا جب طالمی خلوپاتور مرچکا تہا اوسکا بیٹا چار یا پانچ برس کا تہا وہ تخت پر بیٹہا انٹیوکس نے اگلی فوج سے زیادہ بڑے فوج جمع کی اور بہت روپیہ لڑائی مین صرف کیا اور فوج کی ساتہہ کوچ کیا اور مصر کے صوبون پر حملہ کیا اور اوس لڑکے کے برخلاف بہت سے دشمن کہڑے ہوگئے چونکہ اوسکے باپ کی عادتون نے اور وہ چہوڑائی ہوے وزیر جو اوسکے نام سے سلطنت کرتے تہے اونکی عادتون نے مصر والون کو بہت بیزار کر دیا تہا وہ انٹیوکس سے ملجانے پر طیار رہتے اور فلپ مقدونیہ کے بادشاہ نے طالمی کے برخلاف سازش کی تا کہ ملک آپس مین بانٹ لین اور مظلوم یہودی ہی برگشتہ ہوے او بادشاہ مصر سے برخلاف ہو کر انٹیوکس سے ملگئی یہ ترجمہ ہے ان لفظون کا کہ ڈکیت تیری قوم کے ان برگشتہ لوگون نے اپنے حاکم پر غلبہ چاہا اس پیش خبری کے پورا کرنے کو لیکن وہ طالمی کی فوج سے دبگئی جس نے بہت سی فتحین انٹیوکس پر حاصل کین لیکن انٹیوکس پہر غالب ہوا اور سیدون پر قبضہ کیا اور طالمی کے

بہت سے عمدہ شہر لیلیگا بادشاہ مصر اپنی عمدہ فوج کی قوت سے نہ ٹہیر سکا انٹیوکس کے مقابلے مین کوئی
نہ ٹہیر سکا اور اوسکے سب ارادے پورے ہوئے اور اوس نے اپنی حکومت ملک یہودیہ مین قائم کی
جو پاک زمین اللہ کے پسندیدہ بندون کی ہے وہ اوسکے ہاتھ سے اوسکی فوج کی خوراک مین خرچ ہوگی
اور یہ زمین اوس سے قائم کی گئی جیسا کہ اس لفظ کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ یہ زمین اوسکے سلطنت مین
بہت شاداب ہوی فائدہ یعنی یہ جو فرمایا کہ وہ بالکل اوسکے ہاتھ مین ہوگی اسکے معنے یہی ہین کہ
اوسکے ہاتھ سے خوب طرح آباد ہوگی وہ طالمی جو پانچ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اوسکا نام
پادری نے اپی فینیس لکھا ہے اور ابن اثیر نے اپی فانس [illegible]
رخ کریگا تاکہ اپنی ساری بادشاہت کے زور سے اوس مین داخل ہووے اور صادق قوم کے
لوگ اوسکے ساتھ ہونگے وہ یون ہی عمل کریگا اور وہ اوسے عورتون کی بیٹی دیگا کہ وہ اوسکی
ہلاکت کا باعث ہووے پر وہ نہ ٹہیریگی اور نہ اوسکی طرف مائل رہیگی بعد اوسکی وہ دریائی ملکون
کی طرف اپنا رخ کریگا اور بہت سے لیلیگا لیکن ایک سردار اوس ملامت کو جو اوس نے اوسکی
طرف سے اوٹھائے ستے موقوف کرائیگا بلکہ سوا اوسکے اوس ملامت کو اوسی پر پہیر کر ڈالے
گا تب وہ اپنی سرزمین کے قلعون کی طرف اپنا مونہہ پہیر دیگا پر وہ ٹہوکر کہائیگا اور گر پڑیگا
اور پہر پایا نہ جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے اس فتح کے بعد اپنی
بادشاہت کے زور سے مصر پر قبضہ کرنا چاہا یہودیونکی مدد سے جو بت پرستون کے مقابل مین
سچی آدمی کہلاتے ہین اوس نے طالمی کو اپنی بیٹی کلیوپیٹرا بیاہ دی جسکی خوب صورتی اس لفظ
سے ظاہر ہے کہ عورتون کی بیٹی اوسکا ارادہ برا تہا اوس نے جانا تہا کہ میری بیٹی اپنی خاوند
سے برخلاف ہوکر اوسکو فریب دیگی لیکن یہ ارادہ پورا نہوا طالمی اس سے خبردار تہا وہ محفوظ رہا
اور کلیوپیٹرا نے اپنے خاوند کا فائدہ اپنے فریبی باپ سے بہتر سمجہا اور اوسکی بچائی کے واسطے
روم کے قاصدون کے ساتھ گئی انٹیوکس نے اس بات مین نامراد ہوکر دریائی روم کی بہت ٹاپوون
اور شہرون پر حملہ کیا اس بات سے روم والون نے ناراض ہوکر اوسکے نام پر لڑائی کا اشتہار
دیا اور اوسکو یورپ سے نکال دیا اور ایشیا تک اوسکا پیچہا کیا اور اوسکو نہایت بے عزتی کی
صلح پر لاچار کیا وہ اس بے عزتی کے سبب سے بہت دن زندہ نہین رہا صوبہ الیماس مین

جو بیت خانہ جوپٹر بیلس کا تہا اوس نے اوسکا لوٹنا چاہا وہان کے لوگون نے اوسکو مار ڈالا فرشتہ
فرماتا ہے اور اوسکی جگہہ پر ایک اور قائم ہوگا جو اوس خوبصورت ملک کے درمیان محصول لینی
والون کو بہیجیگا اور تہوڑی دنون مین ہلاک ہوگا پر نہ غضب سے اور نہ جنگ سے پادری طامس
اسکاٹ لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاٹور اپنے باپ کی جگہہ بیٹہا اوس نے رومیونکا سالیانہ محصول ادا
کرنیکے واسطے روپیہ ملکون سے لینا شروع کیا اور چند دنون یا برسون یعنے بارہ برس کی سلطنت
کے بعد ہیلیوڈورس نے جسکو مسجد یروشالم کے لوٹنے کے لئے بہیجا تہا اوسکو مار ڈالا وہ فریب سے مارا
گیا کیونکہ ہیلیوڈورس نے تخت کی امید کی تہی پر اسلئے کہ دیمتریوس اوسکا بیٹا روم مین اول
تہا یعنی روپیہ کے عوض گرو تہا اور اوسکا بہائی سریا کی سلطنت مین حاضر نہ تہا لیکن اسبات
مین ہیلیوڈورس نامراد رہا پادری اگسٹس لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاٹور اپنے باپ کے قول واقرار
کے موافق مسجد کے خرچون کے لئے دیا کرتا تہا لیکن چونکہ رومیونکو محصول دینا پڑا وہ روپیون کا
محتاج ہوا اوسکی وقت مین یروشالم مین شمعون حاکم تہا اور وہ اونیس سردار امام سے ضد رکہتا تہا
اوس نے سلوکس کو خبر دی کہ مسجد مین بڑا خزانہ ہے سلوکس نے اپنے خزانچی ہیلیوڈورس کو خزانہ
لانے کے لئے یروشالم مین بہیجا ہیلیوڈورس نے سردار امام سے پوچہا تو اوس نے جواب دیا کہ خزانہ
تو ہے لیکن مسجد کا نہین وہ بیوہ عورتون اور یتیمون کے لئے مسجد مین سپرد کیا گیا ہے جب شہر مین اس
بات کا غل مچا تو لوگون نے اللہ سے دعا مانگی اللہ نے کسیطرح ہیلیوڈورس کو روک دیا وہ خزانہ
چہوڑ کر وہ اپنے ملک کو پلٹ گیا جب سلوکس گیارہ برس سلطنت کر چکا تب اوس نے اپنے بہائی
انٹیوکس کو جو روم مین تہا بلوا کر اوسکی جگہہ اپنے بیٹے دیمتریوس کو روم مین بہیجا ہیلیوڈورس نے
تخت حاصل کرنے کے لئے سلوکس کو زہر پلا کر مار ڈالا فرشتہ فرماتا ہے پہر اوسکی جگہہ پر ایک
پاجی قائم ہوگا جسکو وے سلطنت کی عزت نہ دینگے پر وہ ایکایک آویگا اور خوشامد کرکے ملک
پر قبضہ کرلیگا اور باڑہ کے بازو یعنے وہ لشکر جو باڑہ کی طرح چڑہ آوے اوسکے سامنے سے اوٹہا
لیا جائیگا اور شکست کہائیگا اور امیر عہد بہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس
روم سے آتا تہا تب اوسنے اوسکے قتل کی خبر سنی اور سلطنت کا تاج ابہی تک اوسکو نہ
تہا کیونکہ ہیلیوڈورس نے اوس پر خود قبضہ کرنا چاہا اور لوگون نے اوسکو بادشاہ

تاج کرنا چاہا دیمتریوس اوسکا اصل وارث تہا کسی گروہ نے انٹیوکس کو تخت پر بٹھانا پسند کیا
لیکن وہ امن سے آیا سلطنت کو خوشامد سے حاصل کیا اوس نے یومینز پرگمس کے بادشاہ اور اوسکے
بھائی اٹالس کی خوشامد کی اور ایک بڑی محبت ظاہر کرکے سینیٹرین کی خوشامد کی کہ اوسکے بھتیجے کا
تاج اوسکے سپرد رہے یہانتک کہ وہ روم سے پلٹ آوے اور اوس نے قبضہ پایا اور روم والون
کی خوشامد کی اور اونہون نے اوسکو دخل دیا اونہون نے اوسکو خطاب دیا اپی فینیز یعنے مشہور
لیکن بعضی لوگون نے اوسکو خطاب دیا اپی مینیز یعنے دیوانہ جیسا کہ دانیال علیہ السلام نے اوسکو
کمینہ خطاب دیا ہے کیونکہ اوسکی وحشیانہ اور بے لیاقتی اور خراب عادتون سے مناسبت
انٹیوکس پہلے پہل فتح مند ہوا لڑائی مین یعنے ہیلیودورس اور اوسکے سب دشمن جلد اوس سے عاجز
ہوگئے پادری میتہو نے مفتاح الکتاب مین لکھا ہے کہ وہ اپنے تئین اپی فنیز یعنے ممتاز مگر کہتا تھا اور
لوگ اوسکو اپی منیز یعنے دیوانہ کہتے تھے فرشتہ فرماتا ہے اور جب اوسکے ساتھ قول و قرار ہوجاویگا
وہ فریب بازی کرے گا اور چڑہائی کریگا اور تہوڑی لوگون کی مدد سے بڑا ہوجاویگا پادری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جون ہی انٹیوکس تخت پر بیٹھا اوس نے اونیاس کو بڑے امامت سے
نکال دیا اور اوسکے چھوٹے بھائی یاسون کے ہاتھ بڑے قیمت پر امامت کو بیچ ڈالا اور اونیاس
امام بی رحمی سے جلد انٹیوکس کے آدمیون کے ہاتھ سے قتل کئی گئی لیکن اوس نے یاسون سے
دغا کی اور اوسکو زبردستی نکال دیا اور وہی جگہ مینیلاوس اوسکے بھائی کے ہاتھ بیچے وہ
روم سے چند ہمراہیون کے ساتھ آیا تھا اوسکے طاقت سریا مین پہلی دفعہ قابل بیان کے نہین
مگر کچھہ شروع ہی مین خوب طرح مضبوط ہوگیا اور بعضون کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد طالمی فلومیٹر
ہے کہ اوسکے اور انٹیوکس کے درمیان صلح ہوئی تھے بعد اسکے اوس نے اوسکو دغا دی اور
جب مضبوط ہوا تو اوسپر حملہ کیا ابو الفدا نے اس طالمی کا نام فیلومیطور لکھا ہے اسکے معنے ہین
دوست اپنی والدہ کا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اچانک صوبہ کے اچھے سے اچھے مکانون مین
داخل ہوگا اور وہ ایسا کچھہ کریگا جو نہ اوسکے باپ دادون نے نہ اوسکے دادون کی پردادون نے
کیا وہ غنیمت اور لوٹ اور مال اونہین بانٹی گا اور کچھہ عرصہ تک مضبوط قلعون کے لے لینی
پر اپنے منصوبے باندہیگا اور وہ اپنے زور کو اور اپنے دل کو اوبھاریگا کہ بڑے فوج کے ساتھہ

دکھن کے بادشاہ پر چڑہیگا اور دکھن کا بادشاہ اوبہارا جائیگا کہ بڑا اور نہایت زور آور لشکر لیکے جنگ
کرنیکو نکلے پروہ نہٹہریگا کیونکہ وے اوسکی برخلافی مین منصوبے باندہینگی ہان وے جو اوسکی خوراک
مین حصہ پاتے ہین اوسی توڑینگے اور مخالف کی فوج باڑہکی طرح چڑہیگی اور بہوتیری ماری پڑینگی پادری
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس ایشیا مین مصروالون پر اور اوس سلطنت پر بہی جو اوسکے باپ
داوون سے چلی آتے تہی فتحمندی رکہتا تہا اور اوس نے اونکو زیادتی مین بلکہ فضول خرچی مین
بڑہایا کیونکہ وہ جہان کہین گیا لوگون کو دشمن کی لوٹ کا روپیہ شہرون اور مندرون کی لوٹ
اپنی دوستونکا زر اور خزانہ شاہی کا مال بن گنتی دیا آخر کو اوس نے بادشاہ مصر کے برخلاف
ایک بڑے فوج جمع کی بادشاہ مصر نے اوسکے روکنی کے واسطے اپنے جرنیل کو بڑی فوج کے ساتھہ
بہیجا آخر کو طالمی کے دغا باز رفیقون کو موافق کرکے انٹیوکس غالب آیا اور دوسرے سال
مصر پر بہی قبضہ کرلیا ان اتفاقون سے اوسکی طاقتین بڑہتے گئین اور طالمی کی طاقت گہٹتی گئی
آخر کو طالمی فیسکون اوسکا بہائی سلطنت پر بیٹہایا گیا اس سبب سے انٹیوکس کی فوج غالب آئے
اور طالمی کی فوج بہت قتل ہوئی فرشتہ فرماتا ہے اور اون دونون بادشاہون کا دل بدکاری پر مائل
ہوگا اور وے ایک ہی میز پر بیٹہی ہوئی جہوٹ بولینگی پر کامیابی نہوگی کیونکہ تمامی مقرر ہوے وقت پر
ہوگی تب وہ بڑی دولت کے ساتہہ اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا اور اوسکا دل عہد مقدس
کے برخلاف ہوگا اور وہ کام کریگا اور اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہے یہ معلوم نہین کہ طالمی فلومیٹر کیونکر انٹیوکس کے قابو مین آیا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے
اوسکو قید کرلیا اسطرح اونہون نے اکثر ایک میز پر کہانا کہایا اور ایک جلسے مین شریک ہوئے
لیکن وہ دونون برائی کی طرف مائل ہوئے اور ایک دوسرے سے جہوٹ بولا انٹیکس
نے طالمی کے ملک پر قبضہ کرنے کی تدبیر کی تہی مگر وہ خود دہوکے مین آگیا اور اوس پر قبضہ
نکرسکا اور ملک مصر سے رخصت ہونیکو مائل ہوا ایک بڑی دولت اپنے ہمراہ لایا اور اپنے دل
مین مقدس جگہہ کی امانت کا ارادہ رکہتا تہا کہ ایکا ایک اوس کے مرنے کی خبر پہیل گئی اسپر
بڑی خوشیان ہوئین اور یہودیون مین بغاوت پہیلی اور اوس نے اونسے بدلا لینا چاہا اور کئی
یروشالم کو گہیر لیا اور چالیس ہزار وہان کے رہنے والے قتل کئی اور دس ہزار غلامی مین بیچڈالے

اوسنی مسجد کو سور کے گوشت سے اور بہت سی ناپاک چیزون سے خراب کیا وہ زبردستی قدس الاقداس مین داخل ہوا اور پاک خزانہ لوٹ لیا اور انطاکیہ کو پلٹ گیا پادری میتھرسلے مفتاح الکتاب مین لکھا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پہلے ہوا فرشتہ فرماتا ہے معین وقت پر وہ پہر آویگا وکس کی طرف نکلے گا پر نہ یہ لگلے طور پر اور نہ پچہلی طور پر ہوگا اور کتیون کے جہاز اوس سے مقابلہ کرین گی سو وہ آزردہ ہوگا اور پہریگا اور عہد مقدس پر اوسکا غصہ بہڑکیگا اور وہ اوس کے موافق کام کریگا اور پلٹ جاویگا اور اون لوگون کے ساتھہ جنہون نے عہد مقدس کو ترک کر دیا اتفاق کریگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ دو برس کے بعد اوس وقت مین جو اللہ تعالی نے پہلے سے مقرر کر رکہا تہا انٹیوکس مصر سے لڑنیکو پہر آیا پادری اگسٹس لکہتا ہے کہ دونون بہائی یعنے طالمی فیلومیٹر اور طالمی فیسکون جسکا لقب یورگیٹس تہا دونون شریک ہوکر اوس کے برخلاف تہے ابوالفدح نے اوسکو دوسرا اورافیطس لکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے بڑے سختی سے لڑائی کی اور فتح پائی لیکن اس حملہ کا پہلے دو حملون کے برخلاف انجام ہوا کہ رومی سلطنت سے اوس کے پاس ایلچی بہیجی تہے طالمی کی درخواست پر وہ اوسکو حکم کرتے تہے کہ ہتیار رکہدے شاید یہ ایلچی یونان سے جہازون مین آئی اور کتی کا نام یورپ کے کئی ملکون کے لئی آتا ہے جو دریای روم کے کنارے پر ہین اون مین سے ایک نے چہڑی سے انٹیوکس کی گرد حلقہ باندہا اور اس بات پر ہٹ کی کہ اس حلقہ سے باہر ہونے سے پہلے جواب دے اور ارادہ یہ تہا کہ اگر انٹیوکس تامل کرے تو اوس سے لڑائی کرین تب انٹیوکس زبردستی تابعدار ہوا اور غمزدہ ہوکر پلٹ آیا اور اوس نے اپنا غصہ یہودیون پر نکالا کیونکہ اوس نے اپنے افسر اپولونیئس کو بائیس ہزار کی فوج کے ساتھہ یروشالم پر بہیجکر بہتون کو قتل کروایا شہر کو لوٹ لیا مکانون مین آگ لگادی اور مسمار کر دیا شہر داؤد مین ایک قلعہ بنایا جو مسجد کے نگہبانی کرسکے اور جو لوگ مسجد سے عبادت کرکے نکلتی تہے اونکو وہ لوگ مسجد کے گرد قتل کرتے تہے اور مسجد کو خراب کرتے تہے مسجد ویران ہوگئی اور وہان کی عبادت موقوف ہوگئی شہر باشندون سے خالی ہوا اور غیر لوگ آبسی انطاکیہ کو پلٹ جانے کے بعد اوس نے ایک حکم جاری کیا کہ سب لوگ

اختیار کرین اور اگر نہ اختیار کرین گی تو قتل کیی جاوینگی پس یہودی شریعت موقوف ہوئے اور اوسکے بدلے بت پرستی جاری ہوئی اور مسجد کو جیو پیٹر اولمپس کے پوجا کے لئے مقرر کیا ان کامون مین اوسکو مشورہ تہا اون لوگون سے جنہون نے شریعت کو چہوڑ دیا تہا یعنے مینیلاؤس اور برگشتہ یہودی اوسکی ساتہی یہ کلام پادری نیوٹن کا ہے پریشانی یہودیون کی خاص اونکے ملک والون کی دغا سے ہوئی جو اون کے دشمنون سے مل گئی تہے پادری اسٹس لکہتا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سَر سٹھ برس پہلے ہوا اب ہم کہتے ہین کہ دونون مرتبہ بے ایمان یہودی انٹیوکس کے شریک تہے پادری اگستس پہلی مرتبہ کے بیانمین لکہتا ہے کہ مینیلاؤس جو اوسکا رفیق تہا اوسکے ساتہہ اسکے گہر مین داخل ہوکر ہر طرح کی بیحرمتی کی اور قربانی کی جگہہ سور کا گوشت جو یہودیون کے نزدیک ناپاک اور حرام تہا گذرانا اور مینیلاؤس کو سردار امام بنایا اور اونیاس امام مینیلاؤس کے مشورون سے قتل کیی گئی تو یہ اشارہ دوسری مرتبی کی طرف ہے کہ وہ بے ایمانون کو اپنے ساتہہ ملا کر ایسے کام کریگا فرشتہ فرماتا ہے وُذرُعیم مِمِنُّویَعمُودُو اور بازو اوسکی طرف سے کہڑے ہوجاینگی اور پادری عیتہر نے یون ترجمہ کیا ہے کہ اک فوج اوسکی طرف ہوکر کہڑی ہوجائی گی اور مضبوط مقدس کو ناپاک کرینگے اور دائمی قربانی کو موقوف کرینگی اور خراب کرنیوالی مکروہ چیز کو اوسمین دہرینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اتنی دور تک پیش خبری کا مطلب صاف ظاہر ہے اور خاطر جمع کی قابل ہے لیکن پچہلی آیتون کا مطلب بہت مشکل ہے اور تفسیر والون نے اوس مین اختلاف کیا ہے کتنون نے انٹیوکس افیفینیس کا سارا حال بیان کیا ہے اور کتنون نے کہا ہے کہ یہ اون لوگون کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف ستھے بہت تفسیر والے بیان کرتے ہین کہ بہت باتین انٹیوکس پر مطابق نہین پڑتی اوسی سال مین کہ انٹیوکس رومیون کے حکم سے مصر سے پہرا اور ملک یہودیہ مین یونانیون کی پوجا قائم کی رومیون نے مقدونیہ کو فتح کیا جو کہ یونانیون کی اصل بادشاہت کا مقام تہا اور اوسکو ایک روم کا ضلع بنا دیا اور اس طرح پر حضرت دانیال علیہ السلام کے تیسری جانور کی سلطنت ختم ہونے لگی یہ بات حضرت دانیال علیہ السلام نے یون ظاہر کی کہ اوسکے بازو یعنے رومی کہڑے ہوجاوین گی

اوسبازو کا لفظ اس پیش خبری مین کئی جگہہ سلطنت کی جنگی طاقت کے حق مین بولا گیا ہے
اور وہ کہڑی ہوجائینگی جب وہ فتح کرینگی اور زورآور ہوجاوینگے اب ہم کہتے ہین کہ ہمارے
نزدیک بازو سے مراد انٹیوکس کی فوج کے لوگ ہین اوسکے بازو یعنے اوسکے مددگار جیسے
مینیلاوس وغیرہ بے ایمان یہودی کہڑی جاوینگی اور اسکے لئی جو قربانی مسجد مین ہوتی
ہے اوسکو موقوف کرینگی اور خراب کرنے والی مکروہ چیز کو یعنے سور کا گوشت اور بت وغیرہ
اوسمین دہرینگے یہ ذکر انٹیوکس کا ہے رومیون کا ذکر نہین کیونکہ رومی لوگ انٹیوکس کے مددگا
نہین تہے اونہون نے تو اوسکا ملک چہین لیا پادری لکہتا ہے کہ یہودی خود اس مطلب کو
سمجہ گئی جیسا کہ جیروم ہمکو خبر دیتا ہے نہ انٹیوکس کا نہ حضرت عیسی علیہ السلام کی مخالفونکا
بلکہ رومیون کا ذکر ہے کہ کتی کے جہاز آوینگے اور تہوڑی سے عرصی کے بعد رومیون کے
علاوہ کہ جو طالمی کی مدد کو آئی تہے ایک اور بادشاہ وسپاشین اوٹہی گا اور اوسکے بازو
اوٹہینگی اور بیچ بودین گی اوسکے بیٹی طیطس کا ایک فوج کے ساتہہ اور وہ مسجد بیت المقدس
کو ناپاک کرینگی اور ہر روز کی قربانی کو موقوف کرینگے ہم کہتے ہین کہ وسپاشین بادشاہ رومیون
مین انٹیوکس سے مدتون بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد ہوا اوسنے
مسجد کو ڈہا دیا مگر یہان دوسرے بادشاہ کا ذکر نہین ہے تو یہہ اشارہ اوسی انٹیوکس کے
فوج کی طرف ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے یہی لفظین
بول کر بیت المقدس کی ویرانی کی خبر دی ہے اس سے بہی ثابت ہوا کہ اس پیش خبری مین
اوسی طیطس رومی کی ویرانی کا ذکر ہے اسی یہ دلیل زیادہ مضبوط ہوتے ہے کہ نوین باب
کی پچہلی آیت مین یہی زبان ہے اور وہان تو بیشک رومیون کی ویرانی کا ذکر ہے ہم کہتے ہین
کہ نوین باب مین یون ہے فصیلون پر اوجاڑنے والی کی مکروہات دہری جاوینگے سو
رومیون نے شہر کے کنارون پر اپنے جہنڈی کہڑی کئی یہ بیشک رومیون کی خبر ہے
اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی پندرہوین آیت مین جہان حضرت عیسی علیہ السلام
نے یروشالم کے ویران ہونے کی خبر دی ہے وہان یہ لفظ فرمائی ہے کہ جب تم اوس ویران
کرنے والی مکروہ چیز کو جسکی خبر دانیال نبی نے دی ہے پاک جگہہ مین کہڑی دیکہو تب جو یہودیہ

مین ہون پہاڑون پر بہاگ جاوین یہ اشارہ اسی نوین باب کی پچہلی آیت کی طرف ہے اور
مطلب یہ ہے کہ اونکے جہنڈون کو دیکہتے ہی بہاگ جائیو پادری اسکاٹ جو ہمارے وقت مین
ہے اوس نے بہی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین یہی لکہا ہے کہ یہ اشارہ حضرت دانیال علیہ السلام
کے نوین باب کی ستائیسوین آیت کی طرف ہے اور یہان یہ لفظ ہے کہ مضبوط مقدس کو ناپاک
کرینگی یہ اشارہ صاف مسجد کی طرف ہے پہر فرمایا کہ خراب کرنے والی مکروہ چیز کو اوس مین
یعنے مسجد مین دہرینگی یہ کام انٹیوکس والون نے کیا تہا اور اوپر سے ذکر انٹیوکس کا چلا آتا
ہے یہ اشارہ اوسی کی فوج کی طرف ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اشارہ اس مقام کی طرف
نہین ہے رومیون نے آنے کے ساتہی کوئی خراب چیز مسجد مین نہین رکہی تہے فرشتہ فرماتا
ہے اور وہی اونہین جو عہد کے مقابل پلیدی کا کام کرتے ہین خوشامد کرکے برگشتہ کریگا
پر وہی لوگ جو اپنی خدا کو پہچانتے ہین مضبوط ہونگی اور کام کرینگی اور وہی جو قوم مین سمجہ والے
ہین بہتون کو تربیت کرینگے لیکن وہی تلوار سے اور آگ سے اور قید ہونے سے اور لوٹے جانے
سے بہت دنون تک تباہ رہینگی پادری طامس سکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے بے شک خراب
کردیا بہت یہودیون کو خوشامد کرنے سے اور اقرارون اور انعامون سے اور جو اللہ کی پہچاننے
والے تہے وہ بہت مضبوط رہے انٹیوکس نے بڑے بڑے عذاب اونکو دیے لیکن وہ مصیبت
بہت دنون تک نہین رہے ساڑہی تین برس کا زمانہ بہت لنبا زمانہ نہین ہے لیکن رومیون
نے عیسائیون کا پہسلانا اور خوشامد کرنا اور بڑی بڑی دہمکیان دینا شروع کیا اور
عیسائیون سے بت پرستی اور کفر کروایا لیکن جو اصل عیسائی تہے وہ دین پر قائم رہے
اوسی وقت مین وہ تلوار سے اور آگ سے مارے گئی اور قید کئی گئی اور تین سو برس تک
خراب رہے اب ہم کہتے ہین کہ عبرانی مین بہت کا لفظ نہین ہے فقط یامیم کا یعنے دنون کا
لفظ ہے نہین معلوم پادریون نے کس دلیل سے دنون سے بہت دنون کو مراد لیا اور
پہلی جو فرمایا کہ وہ برگشتہ کریگا یہ اشارہ صاف انٹیوکس کی طرف ہے کیونکہ ایک شخص کی
طرف اشارہ ہے اور کسی دوسرے بادشاہ کا اوپر ذکر نہین ہے مگر پہر جو علم والون کے
ذکر مین فرمایا کہ وہ بہت دنون تک تباہ رہینگی یہ اشارہ البتہ رومیونکی زمانی کی طرف

ہو سکتا ہے کہ انٹیوکس کے ظلم کی بعد ایسا ہوا ای لوگ رومیون کا ظلم مدت تک اوٹھاتی رہینگی فرشتہ
فرماتا ہے اور جب وے تباہی مین پڑینگی اونہین تہوڑے سے مدد پہونچیگی اور بہتیرے خوشامد
گوئی سے اونمین شامل ہوجاوینگی اور بعضی سمجھ والے لوگ گرجاوینگی تاکہ اونکی آزمایش
ہووے اور وے صاف سفید ہوجاوین یہانتک کہ وقت آخری کیونکہ یہ مقرری وقت پر موقوف
ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب یہودی انٹیوکس کی خرابی مین پڑے انٹیوکس سے
باغی ہوئی اور یہودا مکابیوس کے مرنے کے بعد کئی دفعہ انٹیوکس کی فوج کو شکست دی اور یروشلم
کو پہر لیا اور مسجد کو صاف کیا اور اللہ کی عبادت دوبارہ جاری کی ان بہادرون کی تہوڑے
فوج کو تہوڑی مدد کہتے ہین تو بہی اوس نے ایک بہت بڑی مدد ثابت کی اور اگر ہم اوس حال کو بیان
کرین جو اوپر کی خرابیون کی بعد ہوا تو بہت اچہا مطلب ہمکو دکہائی دیتا ہے وہ یہ ہی کہ عیسائی
لوگ مدت تک اپنی ویران کرنے والون کے پہندے مین پہسی رہے جب قسطنطین عیسائی ہوا
جب اوس نے اونکو بچایا بعد اسکی وہ قتل نہین کئی گئی بلکہ روم کے بادشاہون نے اور اونکی
نائبون نے اون پر مہربانی رکہی تو بہی یہان سچی دین کے لئی تہوڑی مدد ثابت ہوئی
بہتیرے گہروالون کی دنیا کی عزت کے لئی بہت کچہ باتین بنائین دین اور اوسکو اس بات
مین بہت کوشش ستے کہ اقراری عیسائیون کے چال چلن کو ذلیل کریے اور وہ اس بات
کا باعث ہوا کہ بہت لوگ خوشامد سے اونکی ساتھ لگی رہتے تہے کیونکہ تکبر پادریون مین اور
دنیا دارون مین جاری تہا جنکا یہ ارادہ تہا کہ اپنی فائدہ کی لئی بادشاہون اور امیرون
کی خوشامد کرین اور بیشک جلدی سے گرجا گہر مین خرابی زندہ ہوگئی اور کئی کئی مذہب والی
ایک دوسرے کو باری باری سے ستاتی تہے اور جو سچی مذہب کی سمجھ رکہتی تہے وہ سب سے
زیادہ دبائی گئی اونکو حکم دیا گیا کہ جہوٹے اوستادون سے خرابی کی باتین سیکہین اور اون باتون
مین کوشش کرین یہ سب کچہ اسلئی تہا کہ آخر کے وقت تک جاری رہے تو بہی یہ ایک مقرری
وقت کے لئی ہے اور انٹیوکس کے وقت مین جو تباہی اور خرابی یہودیون پر پڑے تہی
یہ آیتین اوس وقت پر مطابق نہین پڑتین کیونکہ وہ مصیبتین آخر وقت تک نہین رہین لیکن
وہ خرابیان جو اقراری عیسائیون سے عیسائیون نے سہی ہین وہ قسطنطین کے وقت سے

شروع ہوتی ہین اور وہ خرابیان جاری رہین زیادہ یا کم آجکی دن تک اور وہ جاری رہینگی آخری وقت تک تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین بہی یہی مطلب لکہاہے اور تہوڑی سے مدد سے قسطنطین کے وقت کو مراد لیاہے آگی محمدی بہائیو یہ جو ٹہرایا کہ سجہہ والی گرجا ئینگی اسکا یہ مطلب کہ ایمان والون پر مصیبتین پڑینگی یہ اسکی طرف سے اونکی ایمان کی آزمایش ہوگی اور مصیبتین جہیلکر وہ گناہون سے پاک ہوجاوینگے یہان تک کہ آخری وقت آوی آخری وقت سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے جس مین مصیبت زدہ ایمان والون نے ظالمون کی ظلم سے نجات پائی اور کچہہ ظلم اور فساد جو قسطنطین کے مذہب والون کا یعنے رومن کاتلک کی فرقہ کا اور سب جہوٹی عیسائیون کا باقی ہے اوسکو امام مہدی علیہ السلام مٹاوینگی اہی ایمان والو اللہ کے قدرت دیکہو اس باب کی چالیسوین آیت مین اس پادری نے بہی آخر کے وقت سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مراد لیاہے معلوم ہوا کہ یہان بہی آخری وقت اوسی زمانہ کو فرمایاہے فرشتہ فرماتاہے اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کام کریگا اور آپ کو بلند کریگا اور اپنی تئین ساری معبودون سے بڑا جانیگا اور حاکمون کے حاکم کی مقابلی مین بہت سی حیرت دلانے والی باتین کہیگا اور اقبالمند ہوگا یہان تک کہ قہر کے دن پوری ہون کیونکہ وہ جو ٹہرایا گیا ہے سو واقع ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکہتاہے کہ جب رومیون نے انٹیوکس کی ترقی کو مصر مین روک دیا اسکے بعد وہ اس لائق نہین رہا کہ اپنی مرضی کے موافق کام کرے اور اپنی تئین بڑہاوے اتنا تو ہوا کہ اوس نے بیرحمی سے یہودیون کو دبایا اور یہ بہی ارادہ اوسکا مٹگیا اور بیشک وہ اللہ تعالی کے برخلاف تعجب کی باتین بولا مگر اوسکے حق مین یہ نہین کہہ سکتے کہ اوس نے اپنے تئین سارے معبودون سے بڑہایا کیونکہ وہ اپنی جہوٹی مذہب اور بت پرستی مین مشہور تہا اسلئے یہ خبر جو اس آیت مین ہے اوسپر پوری نہین ہوسکتی کہ ایک بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کام کریگا بادشاہ کے نام سے سمجہنا چاہئے کہ رومیون کی سلطنت مراد ہے کہ جب سلطنت عیسائی ہوجائی گی تو جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین وہ گرجا گہر مین زور پکڑینگی اور تمام آدمیون پر اور اللہ کی بتلائی ہوئی شریعت پر غلبہ کرینگی اور بہت جگہو مین اون چیزون کا حکم کرینگی جنکو اللہ نے منع کیاہے اور اون باتون کو منع کرینگی

جن کا اللہ نے حکم کیا ہے یہ زور گرجا گھرمین جاری رہی گا اور اقبالمند ہوگا یہان تک کہ غضب
پورا ہوگا اسلیئے کہ جوارادہ کیا گیا ہے پورا ہوجائیگا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنی باپ دادونکے
کے ٹھاکرون کی طرف رُخ نکریگا اور نہ عورتون کی مرغوب چیز کی طرف اور نہ کسی ٹھاکر کی طرف رُخ
کریگا بلکہ آپکو سب سے اونچا جانیگا مگر اوس کی جگہہ پر ماعوزیم یعنے حصارون کے معبود کی
تعظیم کریگا اور اوس معبود کو جسی اوسکے باپ دادی نہ جانتے تھے سونا اور چاندی اور قیمتی
پتھر اور عمدہ تحفی دیکر تعظیم کریگا وہ مضبوط حصارون مین اجنبی معبود کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا
جو اوسی قبول کرتا ہے وہ اوسی بڑے عزت دیگا اور اونکو بہتون کا سردار کریگا اور قیمت
کے لیئے زمین کو تقسیم کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ کسی راہ سے یہ نہین کہہ سکتی
کہ انٹیوکس اپنی باپ دادون کے ٹھاکرون کو نہین مانتا تھا یہ بھی نہین کہہ سکتی کہ عورتون کی
خواہش نہین کرتا تھا کیونکہ بیاہی عورت کی سوا وہ اپنی مستی کی زیادتی پر شرمندہ تھا البتہ
رومی لوگ عورتون کی خواہش سے مونہہ پھیرتے تھے جب اونہون نے اپنی باپ دادون
کے ٹھاکرون کو چھوڑ دیا یہ تحقیق ہے کہ قسطنطین جو پہلا کرستان بادشاہ تھا اوس نے شادی
اور بیاہ مین ہمت توڑ دی اسی طرح روم کی قدیم طریق کے برخلاف کام کرتے تھے اور جو لوگ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف تھے وہ بت پوجتی تھے اور کفر بکتی تھے اسکی ساتھہ یہ بھی
تھا کہ شادی سے مونہہ پھیرتے تھے پادری فیبر کی رائی ہے کہ عورتون کی خواہش کے دو معنے
ہین ایک یہ کہ عورتون کے رکھنی کی خواہش اور ایک یہ کہ عورتون کو جن چیزون سے رغبت ہو
اور ماعوزیم جمع ہے اوس لفظ کی جسکا بہت جگہہ پاک کتاب مین ترجمہ کیا گیا ہے ایک قلعہ
یا ایک مضبوط تھا یا ایک پہاڑ اور جو اصل عیسائی تھے وہ داؤد علیہ السلام کے ساتھہ
فقط ایک ہی قلعہ نجات کا رکھتی تھے اور جو منکر عیسائی تھے وہ بہت سے قلعی رکھتی تھے عجیب
اور اجنبی معبود جسکو رومی لوگ قبول کرتے ہین اوسی مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین
اجنبی معبود واسطی ذٰلِکَ یا اگر بت پرستون کے باپ دادون سے واقف نہ تھی اس اجنبی معبود
کے ساتھہ وہ لوگ ماعوزیم یعنے مددگارون کو یعنے ولیون اور فرشتون کو بھی پوجتی تھے
اس آیت کے وہ معنی جو اوپر بتائے گئی ہین وہ معنے لفظون کے بہت موافق ہین ہماری اس

معنے سے زیادہ اور یہ تحقیق ہے کہ جسوقت سے رومیون کی سلطنت نے اصلی خدا کے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے پوجنے کا اقرار کیا تب سے اونہون نے عیسائی دین کو برباد کیا جب وہ بت پرست تھی بت پرستی کی اروا حون اور بہوتون کو مانتی تھے اب اوسکے بدلے ولیون کو اور فرشتون کو مددگار اور درمیانی سمجھنے لگے ایک خدا اور ایک مالک کے ساتھ وہ بہت سے خداؤن اور بہت سے مالکون کو پوجتے تھے اور اس پیش خبری کے اوپر اس بت پرستی کے قدیم جاری ہونے کی عجیب وغریب مثالین مسٹر میڈز کے کلامون مین اور سر دار اسحاق نیوٹن کے کلام مین پڑہنے والا معلوم کریگا اور ہمارے بابون نے چوتھی صدی مین بہی اس علاقی مین زبان بولی ہے ماعوزیم کا لفظ جمع ہے اسکے معنے نکلتی ہین مناری اور قلعی اور جو لفظ دوسرے جملہ مین ہے جسکا ترجمہ کیا گیا ہے معبود وہ لفظ واحد یعنے اکیلا ہے تو اس آیت کا یہ مطلب ٹہرتا ہے کہ خدا کے ساتھہ یا خدا کی جگہہ پر وہ ماعوزیم کو عزت دیگا اور اوسکو بہی عزت دیگا جسکو اوسکے باپ دادی نہ جانتے تھے اسکا مطلب رومیون کے سوا کسی اور سے علاقہ نہین رکھہ سکتا اور اسی صاف مراد ہے جو رومیون کی گرجا کا عمل قدیم زمانے سے آجتک ہے اور بڑے بڑے نذرون کا خرچ جو ولیون کی درگاہون پر کرتے تھے اوسی صاف اس آیت کے سب لفظون کا مطلب کہلتا ہے اور ایسا کون ہے جو دینی تاریخ سے نا واقف ہو اور نہ جانتا ہو کہ ولیون اور فرشتون کی پوجا دونو یونانی اور لاطینی کے گرجا گہر مین جاری تھے نہ فقط اونکا نام لیا گیا بلکہ اونکی پوجا کی گئی جیسے مربی اور شافی اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور اونکی دعوت کی دن مقرر کئے گئے اور اون کی کرامتین بیان کی گئین اون کے گرجا گہر بنائے گئے اون کے بہت سے نشان پوجی گئی اور بت خانے اور بت آراستہ کئی گئی نہایت قیمتی نذرون سے اور عزت دیے گئے سونے سے اور چاندی سے اور نہایت قیمتی جواہرون سے اور دل پسند چیزون سے اور یہ بات جو ہمنے کہے اسپر بڑے دلیل یہ ہے کہ وہ پوجی گئی تہے ماعوزیم کے خطاب سے یعنے برج اور قلعی اور مددگار اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور چوتھی صدی کے پوپون نے ولیون کی لاشون کا نام رکہا بڑے برج شہیدون کے اور مضبوط شہر جسکے کی دیوار جو فتح نہو سکے اور بہت زیادہ ایسی عبارتین پائی جاتی ہین اگلی زمانے اور بیچ کے زمانہ کی

کتابون مین جو لگائی گئی ہین بن بیاہی مریم علیہا السلام پر اور ولیون پر اور فرشتون پر اور آٹھوین
صدی مین یہ بت پرستی قانون سے بالکل جاری کی گئی یہ جو فرمایا کہ وہ مضبوط قلعون مین اجنبی
معبود کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا اسکا مطلب پادری یون بیان کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کے برخلاف والون کی طاقت کے قلعی یہی گرجا گھر اور تکیی ہین جس مین وہ دنیا ذکر کرتے ہین ولیون
کی اور فرشتونکی یا خدا کی اور اوسکے ولیونکی ماعوزیم کو پوجنی کی قابل و حفاظت کرنی والا خدا سمجھکر وہ اونکو ایک مانی سو دوسرے زمانہ تک زیادہ
اور زیادہ عزت دیگا یہ جو فرمایا کہ وہ اون سے حکومت کروائیگا بہت آدمیون پر اور قیمت کے
لیئی زمین کو تقسیم کریگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ وہ اونکو بخشیگا سلطنت زمین کے
آدمیون پر بہی اور اون لوگون پر بہی جو بن دیکھی ہوئی جہان مین داخل ہوئی ہین اور بہت
لوگون کو اس بات پر رغبت دلائیگا کہ اپنی مرے ہوئے رشتہ دارون اور دوستدارون کے لئی
اپنی زور اور سفارش سے بچاؤ ڈہونڈو اور پادریون اور درویشون کے نیک اعمال بڑے بڑے
خرچ دیکر خریدو اس مطلب کے لئی یہ یاد رکہنا چاہیئی کہ جناب پطرس شمعون حواری کو اس طاقت
نے بہشت کی کنجیان بخشی تہین سو وہ دعوی کریگا کہ جناب پطرس شمعون کی جگہہ پر وہی حکومت
آدمیون کی جایداد پر ہمیشہ باقی ہے اور زمین کو اون مین بانٹیگا سینٹ جارج کو انگلینڈ
ملیگا سینٹ اینڈرو کو اسکاٹلین سینٹ ڈینس کو فرانس سینٹ جیمس کو اسپین اور سینٹ مارک
کو وینس وغیرہ اور وہ بطور سردارون اور مالکون کے حکومت کرینگے یہ بہی یاد رکہنا چاہیئی
کہ پوپ کی دنیاوی حکومت کو سینٹ پطرس کی میراث کہتے ہین اور بیشک زمین کی یہ تقسیم ماعوزیم
مین بڑے فائدہ کا چشمہ بنایا گیا تہا جو چند ملکون سے حاصل کرتے رہے اسطرح اون چند ولیون
کی حفاظت مین رکہی گئی اسطرح وہ کریگا ماعوزیم کے ساتھہ اجنبی خدا کے سمیت ماعوزیم کے
بچانے والے اور پہلوان تہے جوگی اور پادری اور مجتہد اور مذہب کے تابعدار اور وہ عزت
دی گئی اور پوجی گئی قدیم زمانہ مین اور اونکی حکومت اور عمل داری پہیلتی تہی آدمیون کی تہیلیون
پر اور عقل پر اور وہ امیر بنائی گئی عمدہ عمارتون سے اور بڑے خیراتون سے اور اچہی اچہی زمین
گہر جاگہر کے لئی رکہتے تہے اور ایسے ایسے عام انگشت نمائی کے نکتی تہے کہ دلیل کی کچہہ حاجت
نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے قلعی وہ لفظ رنگین عبارت مین بچانے والے کے معنی

دی سکتا ہے جسطرح پر پادری ٹریجسلی معنے مدارس ہین مددگارون کے معنے دی سکتا ہے اسطرح
بڑے پادری نیوٹن کا ترجمہ بہت ٹھیک ہے اور تمام معنے بہت تعجب دینے والے ہین ہم کہتے ہین کہ
عبرانی لفظین یون ہین دیماسا لا نبیصم یا ماعوزیم معلوم ہوا کہ اس پادری نے مبصر سے
کے معنے قلعہ کے لئے ہین اور اوس سے بچانے والے کے معنے سمجھے ہین اور ماعوزیم کے معنے مدد
کے لئے ہین پہر اوس سے مددگارون کے معنے سمجھے ہین تو یہ مطلب ہوا کہ مددگارون کے
بچانے والون کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا یعنے پادری لوگ اولیاؤن کے بچانے والے تھے کہ اونکو
اپنے گرجا گہرون مین حفاظت سے رکھتے تھے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ جو اجنبی معبود کا لفظ ہے وہ
اس جگہہ ماعوزیم سے علاحدہ ہے اگرچہ اس بڑے پادری نے پہلی آیت کے ترجمے مین دونون کو
ایک سمجھا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ وہ اجنبی معبود جسکو اوسکے باپ دادا نجانتے تھے وہ دونون
جگہہ پر واحد کا لفظ ہے یعنے معبود کا لفظ ہے معبودون کا لفظ نہین ہے تو ضرور ہے کہ یہ اجنبی معبود
کوئی چیز ہے کہ ماعوزیم سے علیحدہ ہے تو مسٹر میڈز کا ترجمہ شاید زیادہ اس لائق ہے کہ اوسکی طرف
رجوع کی جاوے کہ اجنبی معبود کا یہ مطلب ہے کہ خاص روٹی کی پوجا ہوتی ہے گویا حضرت
عیسی علیہ السلام جسم کو بدل کر خود حاضر ہین اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو یہہ پادری جو
فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اور یہہ لوگ قسطنطین کے اور اوسکے مذہب والون کی دشمن ہین اللہ
نے اس پادری کے قلم سے اصل مطلب ان آیتون کا لکھوا دیا کہ اس جگہہ قسطنطین بادشاہ کا
پتا بتلایا ہے کہ وہ اپنے باپ دادون کے بتون کو چھوڑکر ایک اجنبی معبود کو پوجیگا جسکو اوسکے
باپ دادا نجانتے تھے اس پادری نے صاف اقرار کیا کہ اجنبی معبود سے مراد حضرت عیسی علیہ
السلام ہین معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹھرانا قسطنطین کا بہت بڑا
کفر ہے کیونکہ اوسکے حق مین صاف فرمایا کہ اللہ جو سب حاکمون کا حاکم ہے اوسکے مقابلی
مین بہت سی حیرت دلانے والی باتین کہیگا دیکھو قسطنطین نے کیسی حیرت دلانے والی
بات سب مین پہیلا دی کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور پہر اللہ اکیلا ہے کیسی حیرت کی بات ہے
کہ جس اللہ کو اکیلا کہتے ہین اوسیکو پہر تین خدا کہکر بانٹتے ہین اور طرح طرح کی حیرت دلانے
والی تقریرین بناتے ہین اس صحیفہ کے ساتوین باب کی چھبیسوین آیت مین بہی اسی

بادشاہ کا پتا بتلایا تہا اور فرمایا تہا کہ وہ اللہ تعالے کی برخلافی مین باتین کریگا اور یہان اس
بادشاہ کے زمانہ کو انہین کفر کی باتون کی باعث سے غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا مگر پادری
اللہ کے غضب سے نہین ڈرتا اور یہ اون بات بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ٹہرانا اور پوجنا
معاذ اللہ کفر کی بات نہین مگر اونہون نے اولیاؤن اور شہیدون کو بہی اللہ کا شریک ٹہرا کر پوجا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہہ پیروی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم ٹہرا کر پوجا یہ کفر
کی بات ہے اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹہرانا پادری کی نزدیک معاذ اللہ
ایمان کی بات ہے یا اللہ پادریون کی عقل پر سے پردہ اوٹہا دے کہ تجکو اکیلا جانین اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیرا بندہ اور تیرا پیغام پہونچانیوالا جانین اور محمدی ہو جاوین
آمین فرشتہ فرماتا ہے اور آخر کے وقت مین دکہن کا بادشاہ اوس پر ریلی گا اور اوتر کا
بادشاہ رتہہ اور سوار اور بہت جہاز لیکر بگولے کی طرح اوس پر چڑہ آویگا اور اون سر
زمینون مین داخل ہوگا اور امڈ ہی گا اور گذر ہی گا اور سرزمین جلیل مین بہی داخل ہوگا اور
بہت گرا ہی جاوینگے مگر ادوم اور موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اوسکے ہاتہہ سے بچین گی
اور وہ اپنا ہاتہہ ملکون پر پہیلاویگا اور ملک مصر بہی رہائی نہ پاوی گا اور وہ سونی چاندی
کے خزانون اور مصر کی ساری نفیس چیزون پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی اوسکی
پیرو ی کرینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چالیسوین آیت سے پینتالیسوین آیت
تک یعنی یہی آیتین جو یہان لکہی گئین رومیون کے گرجا پر مطابق نہین ہو سکتین انٹیوکس
اپیفینس مصروالون سے اور زیادہ نہین لڑا اوسکی عمر پارسیون کی ایک لڑا ئی مین تمام
ہو گئی اوتر اور دکہن کے بادشاہ سے مراد سریا یعنے شام اور مصر کے بادشاہ تہے یہان
تک کہ رومی سلطنت نے اون سلطنتون کو نگل لیا اب جو فرمایا کہ اونکے وقت پر یعنے جب
قریب تہا کہ وہ سلطنت ٹکڑے ہو جاوی دکہن کا بادشاہ اوسکو دباویگا سو بہت تفسیر
والے بیان کرتی ہین کہ یہ پیش خبری مسلمانون کی فتح کی ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور اونکے نائبون کے ہاتہہ پر ہوئی جنہون نے دکہن کی طرف سے آکر رومی سلطنت کی
پوربی حصون پر لڑا ئی کی اور اوسکے چند بہت اچہی صوبی لی لئی تو اونہون نے بالکل اوسکو

زیروزبر نہین کیا سلمانون نے دکھن سے یعنے عرب سے پوربی سلطنت کو کمزور کردیا مگر ترکون نے سقہیا ایک اوتروالی سلطنت سے اوسکو بالکل زیرِزبر کردیا اس اوترکے بادشاہ نے پوربی حصہ سلطنت رومن کو تابع کرلیا تہا وہ بگولی کی مانند گاڑہی اور سوار لیکر آیا جن مین اکثر ترکون کی فوج تہی اور بہت سے جہاز لیکر آیا جنگی بغیر وہ بہت سے دریائی ملکون پر قبضہ نہین کرسکتے تہے اسی طرح وہ داخل ہوئی اور طوفان کی طرح اُمنڈ آئے اور اس طرح اون پر گذر گئی اور ایشیا کے پچہم حصہ پر پہیل گئی تب یورپ مین سے گذر کر اونہون نے اپنے سلطنت قسطنطنیہ مین پوربی سلطنت کے کہنڈرون پر قائم کی جو روم کی سلطنت سے مدتون پہلے پچہم مین تقسیم ہوگئی تہی اور فتحون مین اس بات کی پیش خبری دی گئی ہے کہ اوتر کا بادشاہ شاندار زمین مین یعنے کنعان مین داخل ہوگا یہ بات ترکون بنے کی اور وہ آج کے دن تک اوس کے مالک ہین اور بہت سے شہر اونہون نے زیروزبر کئی تہے جیسی سریا اور فلسطین لیکن وہ کبہی تابعدار نکرسکی عرب کی قوم کو یا اون قومون کو جو اون مین ملی ہوئی تہین اور جو اون ملکون مین آباد تہین جن پر کہ پیشتر اووم اور موآب اور عمون کا تصرف تہا جن کی اولاد اغلب ہے کہ اب ملے ہوئی ہے اسمعیلیون اور مدیانیون مین یہ اون سے بچ گئی اور آج کے دن تک عثمانی بادشاہ عرب والون کو ایک سالانہ پنشن چالیس ہزار کرونس کی دیتے ہین اپنے زیارت کرنے والون اور مکہ کے قافلہ والون کے امن کے واسطے ان باتون مین سے کوئی بات انٹیوکس پر مطابق نہین پڑستے کیونکہ اوس نے مصر اور لوبیا اور اتہوبیا کو کبہی فتح نہین کیا اوس نے کوئے بڑا کام نہین کیا اسکے بعد کہ رومیون نے اوسکو نکال دیا لیکن ترکی شہزادون نے اون شہرون کے لینے کو ہاتہہ پہیلائے اون کے خزانون پر قبضہ کرلیا اور دولت مند ہوگئی اور طاقت حاصل کی اور اپنے ہمراہ بہت سے باشندی بہی قسطنطنیہ کو قید کرکے لی گئی اور یہ ملک اور ملک افریقہ کے آج تک اون کے ہاتہہ مین ہین اون کی ایشیائی اور یوربین سلطنتون سمیت فائدہ سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین پادریون کے کتابون سے لکہا ہے کہ سن ایک ہزار پچپن عیسوی مین یعنے پانچوین صدی ہجری مین ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ کا سارا ملک لی لیا اور بغداد پر قبضہ کرلیا اور یروشالم کو بہی سن ایک ہزار

پینسٹھ عیسوی مین لیلیا اور سن چودہ سو باون عیسوی مین یعنے نوین صدی ہجری مین ترکون
نے قسطنطنیہ یعنے استنبول کو فتح کیا فرشتہ فرماتا ہے اور پورب کے اور اوتر کے اطراف سے
افواہین اوسی حیران کرینگی اسلئے وہ بڑے غضب سے نکلیگا کہ بہتون کو نیست و نابود کرے اور
وہ شاندار پہاڑ پر اپنی گلال باڑی کو سمندرون کے درمیان قایم کریگا اور وہ اپنی اجل کو
پہونچیگا اور اوسکا کوئی مددگار نہوگا پادری صاحب اسکاٹ لکہتا ہے کہ تحقیق کوششین تفسیر والون
کے اس بات مین کہ یہ خبر انٹیوکس کی [illegible] کوشش مین بے فائدہ ثابت ہوئین کیونکہ وہ
اگرچہ بڑے غضب کے ساتھ نکلا کہ بعضے باغی صوبون کو پورب اور اوتر مین تابعدار کرے لیکن
وہ کبھی یہودیہ کی طرف نہین پلٹا کہ فقط اوسی مین شاندار پہاڑ ہوسکتے ہین اغلب یون ہے
کہ یہ خبر ابھی ظہور مین نہین آئی آگے ظاہر ہوگی بعضے گمان کرتے ہین کہ فارس والے جو ترکی
سلطنت کے پوربی سرحد پر ہین اور روس والے جو ترکی سلطنت کے اوتر مین ہین ترکون کے
برخلاف ہوکر مل جاوینگی اور کنعان کی زمین مین روس والے اپنا خیمہ گاڑینگی بڑی نمایش
سے اور لڑائی کرینگی بڑے تیزی سے اور وہان ایسی شکست کہائینگی جس سے اونکی سلطنت
زیر و زبر ہوجائیگی آب ہم کہتے ہین کہ یہ مطلب نہین بن سکتا وہ کا اشارہ اوسی شخص کی طرف
ہے جسکا اوپر ذکر ہے جو شخص غضب سے نکلیگا وہی شخص پاک پہاڑ پر بہی خیمہ کہڑا کریگا کیا
عجب ہے کہ یہ خبر اوس وقت کی ہو جسکا ذکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین آیا
ہے کہ مسلمانون مین اور رومی نصرانیون مین صلح ہوگی اور دونون ملکر کسی اور دشمن سے
لڑنے جاوینگے اور فتح پاوینگے یہانتک کہ ایک سبزہ زار مین اوترینگی جہان بہت ٹیلی ہون گے
جو نصاری مسلمانون کے ساتھ ہونگے وہ بگڑ جائینگی اور مسلمان اونکے ہاتھون شہید ہوجاوینگے
فرشتہ فرماتا ہے اور اوس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندون کی حمایت
کے لئے کہڑا ہے اوٹھیگا اور ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو امت کے شروع سے لیکے اوس
وقت تک کبہی نہوا تہا اور اوس وقت تیرے لوگون مین سے ہر ایک جسکا نام کتاب مین لکہا
ہوگا رہائی پاویگا اور بہتیرے اون مین سے جو زمین پر خاک مین سو رہے ہین جاگ اوٹھینگی
بعضے ہمیشہ کی زندگی کے لیے اور بعضے رسوائی اور ہمیشہ کی ذلت کے لیے اور سمجہ والے لوگ آسمان کی

دانیال باب ۱۲

چمک کے مانند چمکینگی اور وے جن کی کوشش سے بہوتیرے صادق ہوگئے ستارون کے مانند ہمیشہ
اور ہمیشہ تک آے ایمان والو پادری طامس اسکاٹ کو دیکہو اوپر جو فقط بادشاہ کا لفظ تہا وہان
اقرار کرچکا کہ دکھن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائب مراد ہین اب جو
بیان صاف اوس وقت مین ایمان اور علم کے پہیلنے کی بشارت ہے اسلئے اوس وقت کے
لفظ کا اشارہ دور دور تک لئے جاتا ہے اور لکہتا ہے کہ میکائیل سے یہان فرشتہ مراد نہین ہے
بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہین پہر کمال بے انصافی سے لکہتا ہے کہ یہ جو اوسوقت کا لفظ
ہے ابتک اگر انٹیوکس کے ظلم کا زمانہ مراد ہے تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیونکو
ظالمون سے بچانے کے لیے کہڑے ہونگے اور اگر وہ وقت مراد ہے جسوقت رومیون نے
یروشلم کو برباد کیا تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہڑے ہوے اپنی لوگون کی خلاصی
کے واسطے اور اون مصیبتون کے شروع ہونے سے پہلے انجیل کی خوشخبری کو پہیلا دیا اور یہ جو
فرمایا ہے کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ویسا کبہی نہوا تہا یہ بات انٹیوکس کے ظلم پر مطابق نہین
پڑتی کیونکہ بہت بڑی اور دیر تک رہنی والی مصیبتین اسی بہی بڑی اور اس سے بہی زیادہ دیر رہنے
والی گذری ہین اور اگر ہم یون سمجہین کہ یہان اون سب تکلیفون کا ذکر ہے جو یہودیون پر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک گذرین اور جو آگی گذرینگی جب تک حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر ایمان نلاوین تو بیشک مصر والون کے ظلم کی تکلیفین اور قید بابل کی مصیبتین
اور سب مصیبتین شروع سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک ان مصیبتون کے سامنے
بہت ہلکی ہین لیکن حواریون کے زمانہ مین اور اوس وقت سے ہر زمانہ مین کچہہ یہودی ایسے
بہی ہین جو اپنی بے ایمانی سے اور اوس سزا سے جو اونکو دیگئی بچائیگئی ہین بلکہ پہلے وقت کے
بے ایمان آدمی اسلئے بچائی گئی کہ مقرری وقت پر اونکی نسل مین پسند کئی ہوئی لوگ پیدا ہون
تو جو آدمی اللہ کے بہیدون کو کتاب مین پاتا ہے اور ان خبرون کا ظہور دیکہتا ہے وہ نجات
پاتا ہے اب ہم کہتے ہین کہ میکائیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مراد لینا پادریون کی زبردستی
ہے ہم محمدیون کے نزدیک بیشک میکائیل ایک بڑے فرشتہ کا نام ہے جو اللہ کے حکم سے ایمانوالون
کی مدد کرتے ہین باقی رہا اوسوقت کا لفظ سو یہ بات کہلی ہوئی ہے کہ یہ اشارہ داوسیوقت کی

طرف ہے جسکو اوپر کی آیت مین آخر کا وقت کہا ہے اسوقت کا ذکر بہت نزدیک ہے رومیونکے ظلم کا ذکر دور ہے انٹیوکس کا ذکر اور زیادہ دور ہے یہان صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ جو حکمن اور اور ترکی بادشاہون کا زمانہ ہے اوسوقت مین اللہ تعالے کے حکم سے جناب میکائیل علیہ السلام ایمان دار اسرائیلیونکے فرزندون کی مدد کے لیے اوٹھ کھڑے ہونگے اور جن لوگون کا نام اللہ نے ایمان والونمین لکھا ہے وہ محمدی دین مین آوینگے اور دنیا اور عقبی کے عذاب اون سے نجات پاوینگے اور یہہ جو فرمایا کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو کبھی نہوا تھا اسکا یہ مطلب کہ یہودیون پر رومیوان کے ہاتھون بڑی مصیبت پڑی تھی ایسی مصیبت کے وقت مین اللہ نے بہت سے اسرائیلیون پر رحم کیا اور کفر سے چھوڑا کر اونکو نور ایمان کا دیا اسطرح کا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کے چوتھے باب مین بھی ہوچکا ہے پہلے اسرائیلیون کی بڑی بڑی مصیبتون کی خبر دی ہے پھر فرمایا ہے کہ جسکا نام یروشالم کے زندون مین لکھا ہوگا وہ پاک کہلائیگا اور یہہ جو فرمایا کہ بہتیری اونمین سے جو زمین پر خاک مین سو رہے ہین جاگ اوٹھینگے اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان قیامت عام کا ذکر ہے یعنے قبرون سے سب لوگون کے اوٹھنی کا اور ایک معنی جاگ اوٹھنی کے یہ بھی ہین کہ یہودیون کو انٹیوکس کی ظلم سے نجات ہوگی دوسرے یہ معنے کہ یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے یا یون کہو کہ یہ پہلی قیامت کا ذکر ہے جسکا ذکر جناب یوحنا نے کیا ہی فائدہ جناب یوحنا اپنے مکاشفات کے بیسوین باب مین فرماتے ہین کہ مینی اونکی روحون کو بھی دیکھا جنہون نے عیسی علیہ السلام کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا وہ زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے یہہ پہلی قیامت ہے مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت مین شریک ہے اسکے بعد پھر یہ بیان ہے کہ اس ہزار برس کے بعد یاجوج ماجوج نکلین گے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اگر یہ معنے سمجھے جاوین کہ یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوین گے تو اسکا کیا مطلب ہوگا کہ بعضے رسوائی اور ذلت کے لیے جاگین گے اگر یون کہین کہ بعضے لوگ ظاہرداری سے عیسائی ہوجاوینگے اور بعضی دل سے ایمان لاوینگے تو بھی یہ معنے بن نہین سکتے کیونکہ زبانی اقرار کو جاگنا نہین کہہ سکتے اور اگر وہ مطلب سمجھا جاوے جو جناب یوحنا نے لکھا ہے تو روحون کی قیامت اور

چیز ہے اور یہ اور بات ہے کہ جو خاک مین سو رہی ہین وہ جاگینگے اور انجیل کے محاورہ کے سوا ثبوت بیان
عام قیامت کا ذکر ہے مردون کی قیامت اور عدالت کے دن اور ہمیشہ کے بدلی کی یہ پیش خبری ہے
اور ہمیشہ کی رسوائی جو شریرون کی قسمت مین ہوگی اور جن لوگون نے اورون کو سچا دین سکھلایا وہ
خوب روشن ہونگی ای محمدی بہائیو ہماری نزدیک تو یہ محمدی کی وقت کی بشارت ہے اگر قیامت کا ذکر
ہوتا تو یون ہوتا کہ جتنی لوگ خاک مین سو رہے ہین سب جاگینگے تب البتہ قیامت کی خبر ہوتی یہان تو یہ
لفظ ہے کہ بہتیری اونمین سے جو خاک مین سو رہی ہین اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ سب نہین بلکہ بہت
سے قبرون کی سونی والی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جاگ اوٹھینگی سو ہمارے پیغمبر
برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جو جو لوگ قبرون مین سوتے تھے اونمین سے بہت سر
جاگ اوٹھی دیکھو معراج کی رات مین اسرائیلی پیغمبرون نے اور سب پیغمبرون نے مسجد بیت المقدس
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہے اور پھر ہر زمانہ مین پیغمبرون کی اور اولیاون
کی پاک ارواحون سے بہت سے محمدی اولیاون نے تعلیم پائے اور طرح طرح کی فیض پای اور
جو برے لوگ ہین اونمین سے بہوتیرے اس آخری زمانہ مین جاگ اوٹھی بہت سے پلید ارواحین
دنیا مین ظاہر ہوئین ہین اور بہت لوگون کو اونسی طرح طرح کی ایذائین پہونچ رہی ہین اللہ تعالے
اونکو اپنے پاک بندون کے ہاتھون بڑی بڑی سزائین دے رہا ہے اور جابجا اونکو ذلیل اور
رسوا کر رہا ہے یہ نمونہ قیامت کا ہے کہ آخری وقت مین اللہ نے ارواحون کو اس دنیا پر
ظاہر کر دیا کہ دیکھو انہین ارواحون کو اللہ اونکے جسم مین ڈالدیگا اور زندہ کرکے اوٹھا
کھڑا کرے گا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین علم والے لوگ اس طرح روشن
ہوگئی جس طرح آسمان سورج کے نور سے روشن ہوتا ہے اور جنہون نے اورون کو ایمان
سکھلایا اونکی روشنی ستارون کی طرح قیامت تک پھیلی ہوئی ہے ظاہر یون ہے کہ جناب یوحنا کو
بھی اللہ تعالی نے محمدی امت کے ہزار برس دکھلائے کہ اس زمانے مین اون ارواحون کو بھی
راحت اور عیش اللہ دیگا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت پر قائم رہے اور ظالمون کے ہاتھون
شہید ہوے فرشتہ فرماتا ہے اور تو اے دانیال ان باتون کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخر کے وقت
تک مہر کر رکھ بہوتیرے ادھر ادھر دوڑینگی اور سمجھ زیادہ ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ

اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ پیش خبری بہت کم سمجھی جائیگی آخر زمانہ تک جبتک کہ یہ پیش خبریان پوری ہون سو دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان بہت مشکل ہین اونکی مشکل ہونیکا ہمیشہ علم والون نے اقرار کیا ہے اور یہ پیش خبریان پوشیدہ لفظون کی طرح رہی ہین اور یہ بھی فرمایا کہ بہت لوگ ادہرادہر دوڑینگے اور سمجھ زیادہ ہوگی سو اس اخیر زمانہ مین بہت لوگون نے انجیل کی کتابون کے اندر تلاش کرنے مین بڑی بڑی محنتین اوٹھائی ہین کہ جو پیش خبریان پوری نہین ہوئین اونکو دریافت کرین اور کتابون سے مقابلہ کیا ہے تاکہ پیش خبریون کا مطلب صاف کہلجاوے جسقدر دن بدن ان خبرونکا زیادہ ظہور ہوتا جاویگا مطلب زیادہ کہلتا جاویگا اور جو لوگ آگے پیدا ہونگے وہ بہت تعجب کرینگے اور ہم سے زیادہ تعلیم پاوینگے اور ایندہ زمانہ مین جو لوگ دین مین بہت چالاک ہونگے وہ انجیل کو اور زیادہ پہیلاوینگے اس طرح سے یہ پیش خبری پوری ہوگی کہ سچی لوگون کا علم زیادہ ہوجاویگا اسی باب کی چالیسوین آیت مین فرمایا تہا کہ آخر وقت مین دکہن کا بادشاہ اوسپر حملہ کاویگا وہان ہم نے اقرار کیا کہ دکہن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی نائب مراد ہین اور یہان فرمایا کہ آخر وقت تک ان باتون پر مہر کر رکہہ تو یہان بہی آخر وقت اوسی محمدی وقت کو فرمایا ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان خبرون کا مطلب اوس وقت تک لوگون پر نہین کہلیگا جب آخر وقت مین ان خبرون کا ظہور ہوگا جب مطلب کہلجاویگا سو محمدی وقت مین عقلمندون نے ان سب پیش خبریونمین خوب غور کی اور علم والون کے پاس ہر طرف دوڑی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ سب نشان خوب طرح دیکہہ لئے تب دین محمدی مین داخل ہوے اور اوسوقت سے آجتک بہت سے تورات اور انجیل کے پڑہنے والے ان پیش خبریون مین غور کرکے اصل مطلب سمجھکے محمدی ہوتے جاتے ہین مطلب پیش خبریونکا دن بدن زیادہ کہلتا جاتا ہے دیکہو اس زمانہ مین ہم نے ان پاک کتابون کو بہت مدت تک غور سے دیکہا کسقدر محمد سے بشارتین ظاہر ہوئین اور علم زیادہ ہوا یا اللہ ہمکو اسیطرح ایمان اور علم مین ترقی رہے آمین جناب دانیال علیہ السلام فرماتے ہین اور مجھہ دانیال نے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ دو اور کہڑے تہے ایک دریا کی کنارے کی اسطرف دوسرا دریا کی کنارے کے اوسطرف اور ایک نے اوس شخص سے پوچہا جو کتان کا لباس پہنے تہا اور دریا کی پانیون پر تہا کہ یہ عجایب چیزین

کتنی مدت کے بعد انجام تک پہونچین گی اور مینی سنا کہ اوس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا جو دریا کے پانیون پر تھا اپنا داہنا اور اپنا بایان ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھا کر اوسکی جو ہمیشہ جیتا ہے قسم کہائی اور کہا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک یہ ہین گی اور جب وہ پورا کر چکیگا اور مقدس لوگونکا زور کہو دیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی اور مینے تو سنا پر نہین سمجھا تب مینی کہا اے میرے خداوند ان چیزونکا انجام کیا ہوگا اوس نے کہا اے دانیال تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتین آخر کے وقت تک بند اور سر بمہر رہین گی اور بہت لوگ پاک کیے جاوینگے اور سفید کیے جاوینگے اور آزمائی جاوینگے لیکن شریر شرارت کرتے رہین گی اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجھے گا اور سمجھدار لوگ سمجھین گی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ زمانہ جسکا یہان ذکر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکا ہم پہلے ذکر کر چکے اور جو جناب یوحنا کے حال مین آویگا اس زمانہ سے ساڑہی تین برس یا بارہ سو ساٹھ دن ظاہر ہوتی ہین اور یہ گنتی اوسوقت سے شمار کی جاتی ہے جسوقت سے وہ بادشاہ جسکی پیش خبری کی گئی ہے پاک لوگون کے زور کو پہیلا نے لگا یہانتک کہ یہ پہیلانا ختم ہو چکے گا یہ زمانہ اوسوقت سے شمار کرنا نچاہیے جسوقت رومیون نے یروشالم کو برباد کیا اور اوسکے بعد یہودی تتر بتر ہو گئے کیونکہ اوسوقت اونکا پاک ہونا موقوف ہو گیا تھا لیکن اوسوقت سے شمار کرنا چاہیے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفون نے سچی عیسائیون کے زور کو پہیلانا شروع کیا آسی محمدی بہائیو حضرت دانیال علیہ السلام نے اوس فرشتہ سے پوچہا کہ یہ عجائب چیزین یعنے جنکا اوپر ذکر ہے کہ سمجھ والے لوگ اور ایمان کے پہیلانے والے لوگ خوب طرح دنیا مین روشن ہونگی ایسا نورانی زمانہ کتنی مدت تک رہے گا فرشتی نے جواب دیا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک ان باتون کا ظہور رہیگا اسکا مطلب جناب یوحنا کے مکاشفات کے بارہوین باب سے خوب کہل گیا اونکا خلاصہ یہ ہے کہ جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے ایک عورت کو بڑے شان و شوکت سے دیکہا اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو لوہے کے عصا سے سب قومون پر حکومت کریگا اور وہ لڑکا اللہ کے اور اوسکے تخت کے آگے اوٹہا لیا گیا اور شیطان جا کہڑا ہوا کہ اوسکے بچی کو نگل جاوے اور وہ عورت بیابان مین جہان اللہ نے اوسکی جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے شیطان سے لڑی

اور ابلیس نکالا گیا اور زمین پر گرایا گیا اور اوسکے ہر کاری بہی اوسکے ساتھہ گرائی گئی اور آسمان پر
اونکی پہر جگہہ نہ ملی جناب یوحنا کے بیان سے حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کہل گیا پادری
لوگ یہان دن سے برس مراد لیتے ہین تو ایک مدت سے ہزار برس مراد ہین اور مدتون سے دو مدتین
یعنے دو سو برس مراد ہین اور آدہی مدت سے ساٹھہ برس مراد ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچہہ زیادہ
ہین یہ جو مدت بارہ سو ساٹھہ برس کی ہے اسکا شروع جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی
وقت سے ہے حضرت یوحنا کے کلام مین ہجرت کا اشارہ پایا جاتا ہے یہ مدت دین محمدی کی ترقی کی ہے
پادری اس مدت کا شروع اوس بادشاہ کے وقت سے ٹہراتا ہے جسکی پیش خبری اوپر ہو چکی یعنے
قسطنطین بادشاہ جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے تین سو برس پہلی تہا اور پادری
اس بات کا بہی اقرار کر چکا ہے کہ گیارہوین باب کی چہبیسوین آیت مین جس بادشاہ کے زمانہ کو غضب
اور قہر کا زمانہ فرمایا تہا وہ زمانہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والون کا ہے اب یہان جو ایمان کی بہت
بڑی روشنی پہیل جانے کی بشارت ہے یہان بہی پادری کہتا ہے کہ اس مدت کا شروع بہی اوسی بادشاہ
کے وقت سے ہے جسکی ہجو اوپر ہو چکی ہے اسی نئی پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے برخلاف
لوگون نے سچی عیسائیون کا زور پہیلایا پادری کا مطلب یہ ہے کہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والے
اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام کی راہ پر نہ تہے مگر آپکا نام تو لیتی تہے اس باعث سے پاک لوگون کو
بہی زور ملا یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے کہ اس کہلی نشانی کو دیکہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام
کو فرشتی نے خبر دی تہے کہ میکائیل تیری قوم کی مدد کریگا اور میکائیل کی مدد کے وقت کی نشانی
حضرت یوحنا نے یہ بتلائی کہ میکائیل علیہ السلام اور اونکی ساتہہ کے فرشتے شیطان سے لڑے اور
شیاطین کو آسمان سے گرا دیا یہ کہلی نشانی محمدی وقت مین ظاہر ہوئی آسمان سے آگ کے شعلی بہت
کثرت سے آنے لگے اور جنون مین اور جنون کے آشناؤن مین ہر طرف غل پڑ گیا جنون نے جا بجا
اقرار کیا کہ اب ہم آسمان تک جا کر فرشتون کی باتین سننے نہین پاسکتے وہان سے ہمپر آگ کے شعلی
برستی ہین قسطنطین کے وقت مین ہرگز یہ نشانی ظاہر نہین ہوئی صاف ثابت ہوا کہ وہ میکائیل
کی مدد کا وقت یہی محمدی وقت ہے دیکہو اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ جب وہ پورا کر چکے گا اور پاک
لوگون کا زور رکہودیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی سو ایسا ہی ہوا جب قسطنطین والون سکے

ظلم کی مدت جو اللہ نے مقدر مین لکہی تہی وہ پوری ہو چکی اور ایمان والے بالکل بے زور ہوگئے ایسے وقت
مین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا پہر فرمایا کہ یہ باتین آخر وقت تک سربمہر رہین گی
اور بہت لوگ پاک اور سفید کئی جاوین گی اور آزمائی جاوین گے لیکن شریر شرارت کرتے رہین گے
اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجہے گا پر عقلمند لوگ سمجہین گی سو ایسا ہی ہو جب وہ آخری زمانہ آیا اُن
محمدی بشارتون کا مطلب عقلمند یہودیون نے اور عقلمند نصرانیون نے سمجہا اور محمدی ہوگئے
اور گناہون سے پاک ہوئی اور اللہ کی راہ مین آزمائی گئی اونہون نے بڑی بڑی مصیبتین اللہ
کی راہ مین اوٹہائین لیکن شریر اب تک شرارت کر رہے ہین اور صاف صاف باتون کا مطلب بدل
رہے ہین فرشتہ فرماتا ہے اور جسوقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ مکروہ چیز جو خراب
کرتی ہے قائم کی جائیگی ایک ہزار دو سو نوی دن ہونگی مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار
تین سو پینتیس روز تک آتا ہے اور تو اپنی راہ چلا جا جب تک کہ وقت اخیر آوے کہ تو چین کرے گا
اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹہ کہڑا ہوگا آسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان پادری
لوگ دن سے برس مراد لیتے ہین تو مطلب یہ ہوا کہ جسوقت سے مسجد بیت المقدس مین اللہ کی
بندگی موقوف کیجائیگی اور بت پرست لوگ ناپاک چیز کو وہان رکہدین گی اوسوقت سے جب بارہ سو
نوی برس گذرینگی اوسوقت خوشی کی بات ہے اور پہر جب پینتالیس برس اور گذرینگی اوسوقت
بہت بڑی خوشی اور چین کا وقت ہے سو اوپر ثابت ہو چکا کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے
انٹیوکس بادشاہ بت پرست نے مسجد بیت المقدس کے اندر قربانی کی جگہہ پر سور کا گوشت چڑہایا
اور ہزارون آدمیون کو قتل کیا پہر دو برس بعد مسجد مین قربانی کے مقام کو جیوپٹر اولمپس کی
پوجا کے لئی مقرر کیا اور جب پہلی بار قربانی روزمرہ کی موقوف کی گئی اور سور کا گوشت قربانی
کے مقام پر چڑہایا گیا اوسوقت سے سن عیسوی کے شروع تک ایک سو ستر برس ہوئے پہر پانسو
ستر برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے جب آپ چالیس برس کے ہوے اللہ نے آپ پر
قرآن اوتارنا شروع کیا پہر تیرہ برس بعد آپ مدینہ مین تشریف لائے اوس وقت سے جب سولہوان
برس تہا آپکے خادمون نے مسجد بیت المقدس کو آباد کیا پہر آپکے مدینہ من تشریف لانے سے جب
چار سو نوان برس تہا فرنگیون نے شہر یروشالم پر قبضہ کر لیا اور مسجد بیت المقدس مین ستر ہزار

سے زیادہ مسلمانون کو قتل کیا اسوقت تک انیٹوکس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو پچاسی برس ہوئے
اب اسکے بعد جو اسد نے محمدیون کی مدد فرمائی اوسکا حال سنو ابن اثیر جزری رح تاریخ کامل مین لکھتے
ہین کہ اسی سال مین یعنے سن بانوے مین جب مصر والون کو بیت المقدس والون کی مصیبت کی
خبر پہونچی افضل جو لشکرون کا سردار تہا اوسنے فوجین جمع کین اور عسقلان کیطرف چلا اور فرنگیون
کی فوج نے مسلمانون کو قتل کیا اور افضل بہاگکر عسقلان مین داخل ہوا اور مصر مین آیا پہر سن ترانوی
کے احوال مین لکہا ہے کہ ذیقعدہ کے مہینے مین کمشتکین نے ملطیہ کے قریب بیمند فرنگی کو قید کرلیا اور وہ
پانچ ہزار کی فوج لیکر آیا تہا پہر اور فرنگی بیمند کے چہوڑانے کے لئے آئے اور مسلمانون کو قتل کیا کمشتکین
اون سے لڑا فرنگی تین لاکہ تہے اونمین فقط تین ہزار بچے اور بہاگے اور کمشتکین ملطیہ کا حاکم ہوگیا
پہر انطاکیہ کے فرنگی آئے اونہون نے بہی شکست کہائی پہر سن چورانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ گندفری
فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ شہر عکہ کے طرف چلا جو شام کے کنارے پر ہے اوسکو ایک تیر لگا وہ
قتل ہوگیا تب اوسکا بہائی بغدوین بیت المقدس کی طرف چلا ملک دقاق جو دمشق کا حاکم تہا اوسکو
یہ خبر پہونچی وہ فوج لیکر آیا اوسکو اسد نے فرنگیون پر فتح دی اور اسی سال مین فرنگیون نے جزیرہ
کے شہرون مین سے سروج کو لیلیا اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور لوٹ لیا اور اسی سال
مین فرنگیون نے شہر حیفا جو عکہ کے قریب ہے لیلیا اور ارسوف کو امان دیکر لے لیا اور لوگون کو
وہان سے نکال دیا اور قیساریہ کو تلوار کے زور سے لے لیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا اور لوٹ
لیا پہر سن پچانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ اس سال مین کمشتکین نے بیمند فرنگی حاکم انطاکیہ کو
ایک لاکہ اشرفی لیکر چہوڑ دیا اور فرنگیون کا سردار جو رہا کا حاکم تہا اوسنے بیروت کو گہیر لیا
جو شام کے کنارے پر ہے پہر وہ چلا گیا اور رجب مین مصر کی فوجین عسقلان کی طرف چلین تا کہ شام کے
باقی شہرون کو فرنگیون سے بچاوین بردویل جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ آیا اور اون سے لڑا
اسد نے مسلمانون کو فتح دی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے پہر سن چہیانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ افضل
جو مصر مین لشکرون کا سردار تہا اوسنے فرنگیون سے لڑنے کے لئے فوج بہیجی رملہ اور یافہ کے
درمیان مین لڑائی ہوئی مسلمان بہاگے پہر افضل نے اپنے بیٹے کو بہیجا رملہ کے قریب فرنگیون
سے لڑائی ہوئی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے بغدوین اونکا سردار چپ رہا اور یافہ کیطرف

چلا گیا اور یہ سال تمام ہوا اور فرنگیون کے ہاتھ مین بیت المقدس اور فلسطین تہا سوا عسقلان کے
اور اونہین کے ہاتھ مین یافہ اور ارسوف اور قیساریہ اور حیفا اور طبریہ اور لاذقیہ اور انطاکیہ تہا اور
جزیرہ مین رہا اور سروج اونکے ہاتھ مین تہا پہر سن ستانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ اس سال
مین شہر جبیل کو لے لیا اور وہان کے لوگون کو طرح طرح کا عذاب دیا پہر شہر عکہ کو تلوار کے زور سے
لے لیا اور وہان کا حاکم دمشق کو چلا گیا پہر مصر کی طرف چلا گیا پہر لکہا ہے کہ مسلمانون کے بادشاہ
چونکہ آپس کی لڑائیون مین مشغول تہے اور مسلمانون مین پہوٹ پڑی ہوئی تہی اس سے فرنگیون کا
کام بن پڑا اور حران کے حاکم نے وہان اپنا ایک نائب چہوڑ دیا اور آپ باہر گیا اوس نائب نے حران
مین بہت لوگون کو قتل کیا اور ایک ترکی کو لشکر کا سردار کیا اوسی ترکی نے اوسکو قتل کیا اوسوقت
فرنگیون نے آکر حران کو گہیر لیا جب معین الدولہ سقمان اور شمس الدولہ جکرمش نے یہ سنا اور اون
دونون کے آپس مین لڑائی تہے تب ایک نے دوسرے کو حران کی تدبیر کے لئے بلایا اور ایک نے
دوسرے کو خبردار کیا کہ مین اللہ کے واسطے اور اوسکے انتقام کے واسطے اپنی جان دینے پر تیار ہون
پہر وہ دونون آپس مین اتفاق کر کے چلے اور دونون خابور پر اکہٹے ہوے اور فرنگیون سے لڑنے
چلے اور نہر بلیخ پر لڑائی ہوئی مسلمانون نے فرنگیون کو جسطرح چاہا قتل کیا فرنگی بہاگ گئے جب فرنگی
بہاگے ترکمانیون کو لوٹ مین بڑا مال ملا اور بردویل جو رہا کا حاکم تہا چند سردارون کے ساتہ
بہاگا تہا سقمان کی فوج مین کا ایک ترکمانی آیا اور اوس نے اون لوگون کو پکڑ لیا اور بردویل کو سقمان
کے خیمون مین لایا اوسوقت سقمان اپنے ساتہ والون کو لیکر بمنید کی تلاش مین گیا ہوا تہا تب
جکرمش کے فوج والون نے کہا کہ سقمان والون نے فرنگیون کی لوٹ کا بڑا مال پایا اونہون نے جکرمش
سے کہا کہ جب یہ لوگ لوٹ کا مال لے چلے اور ہم نہ لے چلے تو لوگون کے نزدیک اور ترکمان والون کے
نزدیک ہماری کیا عزت ہوگی جکرمش سے کہا کہ ان سردارون کو پکڑ لو اوس نے لوگ بہیجے اور فرنگیون کے سردار
کو سقمان کے خیمون مین سے پکڑ لیا جب سقمان پلٹ کر آیا اوسکو بڑا رنج ہوا اوسکے ساتہ والے لڑائی
کے لئے سوار ہوئے اوس نے اونکو روک لیا اور کہا کہ جب ہمارے آپس مین پہوٹ پڑیگی تو مسلمانون
کو اس جہاد کی اتنی خوشی نہین ہوگی جتنا اس پہوٹ کا غم ہوگا اور مین ایسا نہین کرونگا کہ اپنی
جلن مٹانے کے لئے مسلمانون کے مصیبت دشمنون کو دون کہا کر اونکو خوش کرون سقمان نے اوسوقت

کوچ کیا اور کئی قلعے فرنگیون کے فتح کئے اور جگرمش حران کے طرف چلا گیا اور اوسپر قبضہ کرلیا اور وہان اپنا نائب
بٹھا کر رقا کیطرف گیا پندرہ دن اوسکو گھیرے رہا اور موصل کیطرف پلٹ گیا اور فرنگیون مین جو قتل ہوئے
وہ بارہ ہزار کی قریب تھے اے ایمان والو یہ جو ننانوان برس ہے اس سال تک انٹیوکس کے ظلم کے دن سے
ایک ہزار دو سو نوے برس ہوتے ہین اسی سال کا حضرت دانیال علیہ السلام نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس
سال سے پہلی بہی فرنگیون پر کچھہ کچھہ جہاد ہوتا رہا مگر یہ جہاد جو سقمان اور جگرمش نے آپس مین میل کرکے کیا
اور آپس کی پہوٹ کو مٹایا یہ جہاد اللہ کی نزدیک بہت مقبول ہوا اس جہاد کے وقت کا حضرت دانیال
علیہ السلام نے پہلے سے پتا بتلایا یہ بیان پادریون کے اوس قول کے موافق ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیدایش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے پہر ابن اثیر لکھتے ہین کہ چھٹی صدی کے تیسرے برس مین فرنگیون
نے طرابلس اور بیروت پر قبضہ کرلیا اور جبیل اور بانیاس کو بہی لے لیا اور چوتھے برس مین ایک قلعہ جو
حلب کے قریب تہا فرنگیون نے اوسکو لے لیا اور دو ہزار آدمیون کو قتل کیا اور شہر صیدا پر بہی قبضہ
کرلیا پانچوین برس فرنگی لوگ اندلس پر فوج لے چلے اندلس کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی
اور بہت قتل ہوے ساتوین برس دمشق کے حاکم نے موصل کے حاکم امیر مودود کو فرنگیون کے ظلم کا
حال لکہا بہیجا امیر مودود فوج لیکر آئے اودہر سے بغدوین فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا فوج لیکر نکلا
دریای طبریہ کے پاس بڑا جہاد ہوا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئے مسلمان بیسان کی طرف چلے اور
عکہ سے بیت المقدس تک فرنگیون کے شہرونکو لوٹا اور امیر مودود دمشق مین آئے جمعہ کے نماز
کی بعد ایک باطنی فرقے والے نے اونکو شہید کیا جاننا چاہیئے کہ یہ جہاد بہت بڑا جہاد ہے کیونکہ
جس فرنگی نے شہر یروشالم یعنے بیت المقدس پر غلبہ کرلیا تہا اوسپر بہت بڑا جہاد ہوا وہ جو
دوسرا قول ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سن پانسو ساٹھ عیسوی مین ہے اوسکے
موافق انٹیوکس کے ظلم سے بارہ سو نوے برس اسی سال تک ہوتے ہین جسکی حضرت دانیال علیہ السلام
نے خبر دی ہے ابن اثیر رح لکھتے ہین کہ نوین برس رفینہ جو ملک شام مین ہے فرنگیون نے لے لیا
دمشق کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا تیرہوین برس حلب کے حاکم نے فرنگیون پر خوب جہاد کیا
فرنگی بہت قتل ہوئی کچھہ تھوڑے سے بچے چودہوین برس پہر اون پر جہاد کیا اور فتح پائی سترہوین برس افریقیہ
مین فرنگیون پر خوب جہاد ہوا اٹھارہوین برس فرنگیون نے شہر صور لے لیا تیئیسوین برس

فرنگیون نے دمشق کو گہیرا اون پر خوب جہاد ہوا اور بہت قتل ہوئی چوبیسوین برس عماد الدین زنگی نے حلب کے قریب فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئی ستائیسوین برس وہ فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا حلب کے علاقہ کیطرف فوج لیکر چلا اون پر خوب جہاد ہوا مگر مسلمان بہاگے پہر مسلمان فوج لیکر آئے اور بہت فرنگیون کو قتل کیا پہر کچہہ فرنگی حلب کے علاقہ مین آئے پہر مسلمانون نے اون کو خوب طرح قتل کیا تیسوین برس حلب کے حاکم نے لاذقیہ کے علاقہ مین جاکر فرنگیون پر خوب جہاد کیا اور شہر لاذقیہ کو ویران کیا اکتیسوین سال رجب مین دمشق کے لشکر نے شام کے طرابلس کے طرف جاکر فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور شوال مین حمص سے مسلمانون کی فوج آئی اور ایک قلعہ جو حماۃ کی قریب تہا وہان فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور ہر طرف سے قتل ہوئی سینتیسوین برس فرنگیون نے مغرب کے طرابلس کو گہیر لیا اون پر عربون نے خوب جہاد کیا فرنگی بہت برے حال سے بہاگے اور بہت قتل ہوئے اکتالیسوین برس فرنگیون نے مغرب کا طرابلس تلوار کے زور سے لے لیا اور اسی سال مین اتابک عماد الدین زنگی کو اونکے ایک غلام نے شہید کیا بیالیسوین برس نور الدین محمود جو زنگی کے بیٹے تہے اور حلب کے حاکم تہے فرنگیون کے شہر مین داخل ہوئے اور شہر ارتاح کو تلوار سے فتح کیا اور مابولہ اور بصرفوت اور کفرلاثا کو گہیر لیا اور اونکی باپ زنگی کے قتل ہونے کے بعد فرنگیون نے گمان کیا تہا کہ جو اوس نے لی لیا ہے وہ ہم پہر لے لین گے جب نور الدین کی پہلی پہل کے معاملہ مین یہ بہادری دیکہی تب فرنگی ناامید ہوئی اے ایمان والو اگرچہ جہاد پہلے بہی فرنگیون پر ہوتا رہا مگر نور الدین بادشاہ نے جب اس صدی کے بیالیسوین برس جہاد شروع کیا اونہون نے برابر جہاد کا تار باندہ دیا یہ بادشاہ ہمیشہ جہاد مین مشغول رہے اور شاعرون نے اپنے شعرون مین اون کے جہاد کی بڑی بڑی تعریفین کین پہر اون کے مرنے کے بعد صلاح الدین بادشاہ برابر جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اس چہٹی صدی کے تراسیوین برس بیت المقدس کو جہوٹے عیسائیون سے چہین لیا اسی باعث سے حضرت دانیال علیہ السلام نے اس سال کی بڑی خوشی سنائی جس سال مین نور الدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا وہ جو پانچوین صدی کا ستانوان برس تہا اوس برس تک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو نوے برس ہوئی تہے وہ بارہ سو نوے برس اور یہ پینتالیس برس

ملک چھٹی صدی کے بیالیسوین برس تک پورے تیرہ سو پینتیس برس ہوے حضرت دانیال علیہ السلام نے
فرمایا تہا کہ مبارک وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پونہچتا ہے دیکھو ایک
ہزار تین سو مین تیسوین برس بہت بڑا جہاد شروع ہوا یہ بیان اوس قول کے موافق ہے کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے ابن اثیر لکھتے مین کہ تینتالیسوین برس
فرنگیون نے دمشق کو گہیر لیا محمدیون نے خوب جہاد کیا جو لوگ جہاد کے لیے نکلے تہے اون مین سے
شیخ حجۃ الدین یوسف مغربی بہی تہے وہ بوڑہے اور علم والے اور دین دار تہے معین الدین جو شہر کا
سردار تہا اوس نے کہا آپ بوڑہے ہین آپ لاچار ہین ہم مسلمانون پر سے ان کافرون کو ہٹائی دیتے
ہین آپ پلٹ جائیے اونہون نے نمانا اور فرمایا کہ مین تو بیچ چکا اور مجہ سے خرید لیا گیا قسم اللہ کی مینے
اپنے بیپار کو پہیر نہین لیا اونکا مطلب یہ تہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نے خرید لیا ایمان والون سے اونکی جانون کو اور اونکے
مالون کو اسکے بدلے کہ اونکے لیے جنت ہے وہ بزرگ آگے بڑہے اور فرنگیون سے لڑے یہانتک کہ قتل
ہوے اور فرنگیون کا غلبہ ہوا اور معین الدین نے سیف الدین غازی کو جو اتابک زنگی کے بیٹے تہے
مسلمانون کی مدد کے لیے بلایا تہا اونہون نے اپنی فوجون کو جمع کیا اور شام کیطرف آئے اور اپنے بہائی
نور الدین محمود کو حلب سے ساتہ لائے وہ سب شہر حمص مین اوترے اور فرنگیون کو دہمکیان کہلا
بہیجین وہ لوگ لڑنے سے رک رہے اور معین الدین نے بہی اونکو خوب دہمکایا اور خوف دلایا فرنگی
لوگ سیف الدین کے لشکرون کی کثرت سے ڈر گئے اور چلے گئی اور نور الدین اور معین الدین حصن
العزیمہ کیطرف چلے جو ایک قلعہ تہا اور فرنگیون کے قبضہ مین تہا ان دونون نے بڑی فوج لیکر اوس
قلعہ کو گہیر لیا اور اوس مین کے سب سوارون اور پیادون اور لڑکون اور عورتون کو پکڑ لیا اور
قلعہ کو ویران کر دیا اور زمین شام مین ایک جگہہ کا نام یغری تہا وہان فرنگی جمع تہے اور حلب کے
لوٹنے کا ارادہ رکہتے تہے نور الدین فوج لیکر چلے اور خوب جہاد کیا فرنگی بہاگے اور بہت قتل
ہوے مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکہتے ہین کہ نور الدین فرنگیون سے لڑتے رہے
اور مسلمانون کے جن جن شہرون پر اونہون نے غلبہ کیا تہا وہ شہر اونہون نے پہر لیے اور
نور الدین فرنگیون سے لڑنے مین مشغول رہتے تہے جہاد مین سستی نہین کرتے تہے ابن اثیر

لکھتے ہین کہ چوالیسوین برس نورالدین نے فرنگیون کے ملک پرانطاکیہ کیطرف سے جہاد کیا اور قلعہ حارم کا قصد کیا اور اوسکے کنارے کو ویران کیا پہر قلعہ انب کے طرف کوچ کیا اور اوسکو گہیر لیا فرنگی جمع ہوکر آئے اون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہت بری طرح بہاگے اور بہت سے قتل ہوے اور انطاکیہ کا حاکم برنس جو بڑا سرکش تہا وہ قتل ہوا فرنگی پہر جمع ہوکر آئے نورالدین نے پہرا اونکو بہگادیا و قتل کیا او قید کیا اور اس فتح پر شاعرون نے نورالدین کی بہت تعریف کی اور مبارک بادی دی کیونکہ برنس جو بڑا سردار تہا وہ قتل ہو اور اسی سال مین رجار فرنگی جو صقلیہ کا حاکم تہا اوس مین اور قسطنطنیہ کے بادشاہ مین بہت لڑائیان ہوئین اور کئی برس تک رہین اس آپس کی لڑائی مین وہ مسلمانون سے غافل رہے اگر یہ نہوتا تو رجار سارا ملک افریقیہ کا لے لیتا پچیتالیسوین برس نورالدین نے قلعہ فامیا کا فرنگیون سے لے لیا اور وہ قلعہ شیزر اور حمات کے پاس تہا اور بہت مضبوط تہا اور شاعرون نے نورالدین کی تعریف کی اور اس فتح کا ذکر کیا چہیالیسوین برس نورالدین فوج لیکر جوسلین فرنگی کی شہرون کیطرف چلے اور وہ حلب کے بائین طرف ہین اون شہرون کو لے لیا جوسلین بڑا بہادر تہا اوس نے بڑی فوج جمع کی اور نورالدین کی طرف آیا اور لڑائی ہوئی اور مسلمان بہاگے اور بہت قتل ہوے اور قید ہوے نورالدین کی جاسوس پہونچی اور جوسلین کو شکار کرتے مین پکڑ لیا اور وہ پکڑا ہوا آیا اور اوسکا پکڑا جانا بہت بڑی فتح تہے کیونکہ وہ بڑا ڈہیٹ سخت دل اور مسلمانون کا بڑا دشمن تہا اور وہ جب قید ہوگیا نورالدین نے تہوڑے مدت مین اوسکے قلعہ لے لئے اور شاعرون نے اونکی تعریف کی سینتالیسوین برس پہر فرنگی جمع ہوکر نورالدین کیطرف چلے اور نورالدین جوسلین کے شہرون مین تہے خوب لڑائی ہوئی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوے اور قید ہوے اڑتالیسوین برس رجار فرنگی نے شہر بونہ لے لیا اور فرنگیون نے ملک شام مین شہر عسقلان لے لیا پہلے شہر والون نے خوب جہاد کیا اور فرنگیون کو بہگا دیا پہر آپس مین پہوٹ پڑی ہر فرقہ کہتا تہا کہ فرنگیون کو ہمنے بہگا دیا اور یہ فتح ہمارے زور سے ہوئی آپس کے جہگڑے مین لڑائی ہوئی کچہ لوگ قتل ہوے فرنگی پہر پلٹ کر آئے اور شہر لے لیا اونچاسوین برس نورالدین نے شہر دمشق کو وہان کے حاکم مجیرالدین سے لے لیا کیونکہ فرنگی وہان والون سے محصول لیتے تہے نورالدین کو ڈر ہوا کہ اگر فرنگی دمشق کو لے لین گے تو مسلمان ملک شام مین رہ نہ سکین گے نورالدین دمشق کی طرف چلے اور اوسکو گہیر لیا وہان کے حاکم مجیرالدین نے فرنگیون سے وعدہ کیا کہ مین تمکو

بہت مال دونگا اور شہر بعلبک تمکو دیدونگا اگر میرے مدد کروگے اور نورالدین کو ہٹادوگے مگر نورالدین نے جب دمشق کو گھیرا فرنگی سامان کرنے نہین پائے تھے کہ وہان کے لوگون نے شہر نورالدین کو سونپ دیا اور مجیرالدین کو قلعہ مین گھیر لیا اور اوس سے کہلا بھیجا کہ دمشق ہمکو سپرد کردے اور اوسکو بہت جاگیرین دین اور شہر حمص دیا اوس نے دمشق نورالدین کو سونپ دیا پھر قلعہ تل باشر کا جو حلب کے اوتر طرف تھا اور بہت مضبوط تھا وہان کے فرنگی ڈر گئے اور کہلا بھیجا کہ ہم یہ قلعہ آپکو سونپتے ہین تب نورالدین نے اوسکو لے لیا اکانوین برس نورالدین نے قلعہ حارم کو گھیر لیا یہ قلعہ انطاکیہ کے قریب تھا اس قلعہ کے فرنگیون نے صلح کرلی ایک شاعر نے نورالدین کی تعریف مین شعر کہین باونوین برس ملک شام مین بڑے بڑے بھونچال آئی اور قلعہ شیزر کا جو حمات کے قریب تھا وہان کا حاکم مرگیا اور اوسکے بیٹے حاکم ہوے اور نورالدین کو خبر پہونچی کہ فرنگیون سے اور اون سے پیغام ہورہے ہین نورالدین کو نہایت رنج ہوا وہ قلعہ زلزلہ مین ڈہی پڑا تھا نورالدین نے اوسکو لے لیا اور آباد کیا اور اسی سال مین نورالدین نے بعلبک اور اوس کا قلعہ لے لیا اس جگہ سمجھنا چاہیے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش اگر سن پانسو ساٹھ عیسوی مین ہے تو انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے اس سال تک تیرہ سو تیس برس ہوتے ہین تو حضرت دانیال علیہ السلام نے اسلئے اس سال کی خوشی سنائی کہ اس سال مین جو مسلمان فرنگیون سے ملے ہوئے تھے اونکا ملک نورالدین کے قبضہ مین آگیا تین برس پہلے دمشق کو بھی مسلمانون سے لے چکے تھے اب قلعہ حمات کا بھی مسلمانون سے چھین لیا اسلام کو بہت بڑی قوت ملی اللہ اکبر ہر طرح سے محمدیون کے غلبہ کی خوشی حضرت دانیال علیہ السلام نے سنائی ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ جسوقت سے ہمیشہ کی قربانی موقوف کیجائیگی اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائیگی یہ اشارہ کئی وقتون کی طرف ہوسکتا ہے جب انٹیوکس نے اللہ کی عبادت کو روک دیا اور مسجد مین اپنے بتون کو رکھدیا پھر لکھتا ہے کہ جب رومیون نے بیت المقدس کو برباد کیا اور وہان کی عبادت کو موقوف کیا اور اس پاک شہر کو اسلئے چھوڑ دیا کہ بت پرستون سے آباد ہوا وسوقت سے شمار کیا چاہیے پھر پادری لکھتا ہے کہ ظاہر یون ہے کہ جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین جب سے اونہون نے گرجا گھر مین بت پرستی جاری کی اوسوقت سے یہ مدت شروع ہوی یہ اشارہ پادری کا اس طرف ہے کہ قسطنطین نے اور اوسکے مذہب والون نے بت پرستی اور شرک پھیلایا پھر پادری لکھتا ہے کہ یہ مدت جو بارہ سو

نوسے برس کے ہے اس مدت کی بعد جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین اونکی سلطنت جاتی رہیگی یہ پیش خبری اوسوقت کے ہے جب زمین خداشناسی سے بہر جاویگی بیشک یہ زمانہ نزدیک پہونچ رہا ہے اور کچہہ دور نہین ہے ہم کہتے ہین کہ پادری کا پہلا قول بہت ٹہیک ہے اس مدت کا شروع بیشک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے ہے آے پادریو تمنے خوب دیکہہ لیا کہ اوسوقت سے جب پورے تیرہ سوپینتیس برس گذرے محمدیون کو اللہ نے ملک شام پر اور وہان کے بڑے شہر دمشق پر غلبہ دیا پہر چالیس برس بعد شہر یروشالم جو بڑی برکت کا مقام ہے وہ اللہ نے محمدیون کو دیا ہای افسوس تمہارے عقل پر کہ تم اس پیش خبری کا ظہور دیکہکر محمدی نہوگئ اور تمنے جو رومیون کے ظلم تک پہر قسطنطین کے وقت تک اس مدت کے شروع کو ہٹا دیا سو قسطنطین کے وقت سے بہی تیرہ سوپینتیس برس گذر چکے اور تین سو برس کے قریب اور گذر چکے اور تم ابہی تک اس جہوٹے خیال مین گرفتار ہو کہ ملک شام پر تمہارا غلبہ ہوجائیگا تب ان خبرون کا ظہور ہوگا فرشتے نے حضرت دانیال علیہ السلام سے فرمایا تہا کہ تو چین کریگا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹھ کہڑا ہوگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تو مرنے کے بعد آسمان پر پاک ارواحون مین چین کریگا اور جب یہ پیش خبری پوری ہوگی اوسوقت تو شان دار نبی کیطرح یہ حال دیکہنے کو اوٹھ کہڑا ہوگا آے پادریو یہ پیش خبری پوری ہوچکی حضرت دانیال علیہ السلام سے فرشتے نے فرمایا تہا کہ تو اپنی میراث پر اوٹھہ کہڑا ہوگا یعنی شہر یروشالم و ملک شام جو تیری میراث ہے آخری دنون مین تیرے دین والے اس پاک زمین کو پاوینگے اور یہان نور ایمان کا پہیلاوینگے تو اوسوقت اس حال کے دیکہنے کو نہایت خوشی مین اوٹھ کہڑا ہوگا محمدی لوگ سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین اونہون نے اس پاک زمین کو پایا تو خود حضرت دانیال علیہ السلام نے پایا اب یہ

بیان ہے کہ خسرو بادشاہ نے بابل کو فتح کیا اور یہودیون کو قید سے چہوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کی آبادی کا سامان کیا

پادری میتہر نے مفتاح الکتاب مین بابل کا بہت کچہہ حال لکہا ہے پہلے لکہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی پہلی اولاد نے یہ شہر طوفان کے تہوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور اونکی مہرپوتے نمرود نے اوسکو بڑہایا پہر بہت بادشاہون نے اوسکی مضبوطی اور رونق بڑہائی اور بخت نصر بادشاہ کے وقت مین اوسکی بڑی رونق تہی وہ دنیا کی عجائبات مین گنا گیا وہ شہر دریای فرات سے جو اوسکے درمیان اوتر

دکھن بہ گیا دو حصہ ہو گیا ہے ان دو حصون کے گرد شہر پناہ کی ایک بڑی دیوار تھی اور اوسکے اندر
چوگوشہ احاطہ کا گیر اتیس کوس کا تھا دیوارین ستائیس فٹ کی چوڑی جنکی اوپر چھ رتھین قطار قطار جاتین
اور بلندی مین سو فٹ کی تھین شہر مین داخل ہونے کے لیے ٹھوس پیتل کے ایک سو بڑے پھاٹک تھے جن سے
پچاس سڑک یعنے چارون طرف سے پچیس پچیس اور ساڑھے سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے وار
پار پھاٹک سے پھاٹک تک آمنے سامنے چوک بندی کے ساتھ چلی گئین ایسا کہ تمام شہر چھ سو پچاس
چوک پر تقسیم ہوا ایک عجیب پل دریا پر بنا تھا اور چڑھاؤ کے طرف دو نہرین کھودی گئین جن سے
بارہ کے وقت پانی دریای دجلہ مین پہونچایا جاتا تھا پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ
فارس اور مداین یعنے آذربایجان کے بادشاہون نے بابل کے لینے پر ایکا کیا اور دونون نے
اپنے لشکرون کا سردار خسرو کو کیا خسرو دونون کا رشتہ دار تھا آخر اونکا جانشین ہوا اور کیخسرو نے
بیس برس پچھم کیطرف کے ایرانی قومون کو اپنا تابعدار کرکے بابل کے لڑائی پر طیار کیا سوارون کے
فوجین تیرون اور نیزون کے ساتھ بابل پر پہونچین اور شہر کو گھیر لیا بابل مین سے کوئی رہا گئی نہین پایا بابل
کے لوگ عورتون کی طرح نامرد ہو گئی دہشت اونپر چھا گئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرات نہ
اونہون نے سب دروازے بند کرلیے جیسا کہ ارمیا علیہ السلام کے اکاونوین باب کی تیسوین آیت
مین ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہین قلعون مین بیٹھی اونکا زور گھٹ گیا وی عورتون کی
مانند ہو گئی خسرو کا لشکر دو برس تک بابل کو گھیرے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد کھودی تھے
اوسمین فرات کا پانی جاری کیا اور پادری میتھر نے مفتاح الکتاب مین یون لکھا ہے کہ دریای فرات
کو ایک نہر مین پھیر دیا جو اپنے سپاہیون سے کھدوائی تھی اسیاعث سے دریا کی تہ سوکھ گئی اور
اوس راہ سے سپاہی پل تک گئی پادری مریک لکھتا ہے کہ جس رات مین شہر مین ریلا گیا وہ رات
بابل کے بت پرستون کے تیوہار کی تھی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کھلی رہگئی فوجین شہر مین
گھس پڑین سب لوگ مست پڑے ہوے تھے بہتون کو قتل کیا بہتون کو بھگا دیا اور محل کے
دروازون مین گھس پڑے محل مین غل ہوا بابل کے بادشاہ نے کہا دریافت کرو کیا جھگڑا ہے محل
کے لوگون نے دروازے کھولے ایران کا لشکر گھس پڑا اور بادشاہ کو اور امیرون کو قتل کیا خسرو
نے حکم دیا کہ جو لوگ گھرون مین ہین وہ گھرون مین رہین اور جسکو باہر پاؤ قتل کرو خسرو نے سب

بادشاہی خزانون پر قبضہ کرلیا پہر کیخسرو سے ہند سے مصر تک بہت سے قومون کو اپنا تابعدار کیا اور خسرو نے اسرائیلیون کو قید سے چہوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنانے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تہے آفتاب صدا مین ہے کہ خسرو کی فتح بابی کے پہلے سال مین دانیال علیہ السلام نے پایا اور کسی نے اوسکو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیش خبری دکہلائی اس پیش خبری کو دیکہکر خسرو نے اوسیوقت فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس مین اس لئے کہ اللہ کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے مونہہ سے نکلا تہا پورا ہووے اللہ نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل ابہارا کہ اوس نے اپنے تمام ملک مین منادی فرمائی اور اشتہارنامہ بہی لکہہ بہیجا اور کہا شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کے سارے ملک مجکو بخشی اور مجہی حکم کیا کہ یروشالم مین جو یہودا مین ہے اوسکے لئے ایک گہر بناؤن پس اوسکی سارے قوم مین سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اوسکے ساتہہ ہو اور وہ یروشالم کو جو یہودا مین ہے چڑہ جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گہر بناوے کہ وہی خدا ہے جو یروشالم مین ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو اون سب مقامونمین سے جہان کہین وہ پردیسی ہوا ہو اوسی مقام کے لوگ سونے چاندے سے اور مال اور جانورون سے اوسکی مدد کرین اور اوسکے سوا وے خدا کے گہر کے لیے جو یروشالم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گذرانین تب یہودا اور بن یامین کے آبائے رئیس اور امام اور لاوی اون سبہون کے ساتہ جنکی دلون کو خدا نے ابہارا اوٹہی کہ جاکر یروشالم مین خدا کا گہر بناوین اور اون سب نے جو اونکی پروس مین تہے چاندے کے برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزون سے اونکی دستگیری کی اوسکے سوا اپنی خوشی سے تحفے دئے اور خداوند کے گہر کے اون برتنون کو جنہین بخت نصر یروشالم سے نکال لایا تہا اور اپنے دیوتون کے گہر مین رکہا تہا اونکو خورس نکال لایا اور یہودا کے امیر ششبضر کو گن دیا اور اونکے گنتی یہ ہے سونے کی تیس تہالیان اور چاندی کی ہزار تہالیان اور انتیس ۲۹ چہریان اور سونے کے تیس پیالے اور روپے کے چار سو دس پیالے اور دوسری رقم کے ہزار باسن سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تہے ششبضر یہ سب برتن لے گیا اون قیدیون سمیت جنکو بابل سے یروشالم مین چڑہا لایا اور یہودی لوگ جنکو بخت نصر بابل مین لے گیا تہا اور وہ

پہر یروشالم اور یہوداہ مین آئے سب ملکر بیالیس ہزار تین سو ساٹھ تھے سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کے جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اون مین دو سو گانے والے اور گانے والیان تہین پہر یروشالم مین پہونچنے کے بعد دوسری برس کے دوسرے مہینے مین جب مسجد کی نیو ڈالتی تہی اونہون نے اماموں اور لاویونکو مقرر کیا کہ داؤد علیہ السلام کے موافق اللہ کی تعریف کرین اور وہ باری باری سے گاتے بجاتے تہے جب اونہون نے اللہ کی تعریف کی سب لوگون نے ملکر نعرہ مارا اسلئے کہ اللہ کے گہر کی نیو پڑی تہی لیکن بہت لوگ جو بوڑہے تہے جنہون نے پہلے گہر کو دیکہا تہا وہ بڑے آواز سے چلا کر رونے لگے لیکن بہتیرے خوشی سے للکارتے جب یہوداہ اور بن یامین کے دشمنون نے سنا کہ وہ اللہ کی مسجد بناتے ہین تب وہ آئے اور بولے کہ ہمکو بہی اپنے ساتھ بنانے دو کیونکہ ہم بہی تمہارے مانند تمہارے خدا کے طالب ہین اور ہم آسور کی بادشاہ اسرحدون کے وقت سے جس نے ہمین یہان بسایا ہے اوسکے لیے قربانی گذرانتے ہین لیکن زروبابل اور یشوع اور باقی رئیسون نے کہا کہ تمہارا کام نہین کہ ہمارے ساتھ ہمارے خدا کے لیے ایک گہر بناؤ بلکہ ہم آپ ہی اللہ کے لیے گہر بناوینگے جیسا خورس بادشاہ نے ہمکو حکم دیا تہا تب ملک کے لوگون نے یہوداہ کے لوگون کے ہاتہون کو ڈہیلا کر دیا اور بنانے مین اونہین گہیرا دیا اور اونکی برخلافی مین وکیلون کو نوکر رکہا کہ اونکا منصوبہ فارس کے بادشاہ خورس کے جیتے جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس تک توڑین پہر حجی نبی علیہ السلام اور زکریا ابن عیدو نبی علیہ السلام یہوداہ اور یروشالم مین یہودیون کو اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تہے تب زروبابل اور یشوع اوٹہے اور اللہ کا گہر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی اون کے ساتھ ہو کر اونکی مدد کرتے تہے تب لوگون نے دارا کو یہ خبر لکہہ بہیجی اور لکہا کہ یہودی کہتے ہین کہ خورس بادشاہ نے اس گہر کے بنانے کا حکم دیا تہا دارا نے اپنے دفترخانے مین تلاش کیا تو اوسکو ایک دفتر ملا اوس مین یون لکہا تہا کہ خورس بادشاہ کی سلطنت کے پہلے برس مین خورس بادشاہ نے حکم کیا کہ یروشالم مین جو خدا کا گہر ہے وہ گہر اور وہ مکان جہان قربانیان چڑہائی جاتی ہین بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ اللہ کا گہر بنی دو یہودیون کے بزرگ لوگ خدا کے گہر کو اوسکی جگہہ پر بناوین اور میرا حکم یہ ہے کہ بادشاہ کے خزانے مین سے یعنے دریا پار کے محصول مین سے اون لوگون کو خرچ دیا جاوے کہ اونکا ہرج نہو اور جو کچہہ اونہین درکار ہو بچہڑے اور مینڈہے اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیون کے لیے اور گیہون اور

نمک اور تیل سو سب یروشلم کے اماموں کے مطابق بے عذر اور بلا ناغہ روز بروز اون کو دیے جاوین تاکہ وہ خوشبودار قربانیان آسمان کے خدا کے حضور مین گذرانین اور بادشاہ اور بادشاہ زادون کی عمر درازی کے لیے دعا مانگین اور جو شخص اس فرمان کو ٹالدے وہ پھانسی دیا جاوے تب یہودیون کے بزرگ کام بنانے لگے اور اللہ کا گھر دارا بادشاہ کی سلطنت کے چھٹی برس تیار ہوا حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹی مہینے کے پہلے تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کی معرفت زروبابل کو جو یہودا کے حاکم تھے اور یہوشوع کو جو سردار امام تھے پہونچا اور کہا رب العالمین یون فرماتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ وقت جسوقت اللہ کا گھر بنایا جاوے ابھی نہین آیا اور اللہ کا کلام حجی نبی کو آیا کہ کیا تمہارے لیے وقت ہے جو آپ چھت کے گھرون مین رہو اور یہ گھر ویران رہے اور اب رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر اپنا دل لگاؤ تمنے بہت سا بویا پر تھوڑا حاصل کرتے ہو تم کھاتے ہو پر آسودہ نہین ہوتے تم پیتے ہو پر پینے سے سیر نہین ہوتے تم کپڑے پہنتے ہو پر کوئی گرم نہین ہوتا اور مزدور اپنے مزدوری کو پھٹی تھیلی کے لیے کماتا ہے رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر اپنا دل لگاؤ پہاڑ پر چڑھکر لکڑی لاؤ اور گھر بناؤ مین اسی راضی ہونگا اور میرے تعظیم کی جائیگی اللہ فرماتا ہے تمنے بہت کی راہ دیکھی اور دیکھو تھوڑا ملا اور جب گھر مین لائے تو مینی اوس پر پہونکا رب العالمین فرماتا ہے کہ سبب کیا ہے سبب یہ ہے کہ میرا گھر ویران ہے اور تم مین سے ہر کوئی اپنے گھر کو دوڑتا ہے اسلیے آسمان اوس گرانے سے رہگیا اور زمین اپنا حاصل دینے سے رہگئی اور مینی زمین پر اور پہاڑون پر اور اناج پر اور نئی شیرے پر اور تیل پر اور سب پر جو زمین سے نکلتا ہے اور انسان پر اور جانورون پر اور ہاتھ کی ساری محنت پر کال بلایا تب زروبابل اور یہوشوع اور سب لوگ اللہ سے ڈرے تب اللہ کے پیغامبر حجی علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پاکر اون لوگون سے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے مین تمہارے ساتھ ہون پھر اللہ نے زروبابل اور یہوشوع کی روح کو اور باقی لوگون کی روح کو غیرت دی سو وے آئے اور رب العالمین اپنے خدا کے گھر کے بنانے مین مشغول ہوے اور یہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹی مہینی کی چوبیسوین تاریخ مین ہوا دوسرا باب

ساتوین مہینے کی اکیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کے ہاتھ آ پہنچا اور فرمایا کہ اب زروبابل ابن سیالتی ایل یہوداہ کے ناظم کو اور یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام کو اور قوم کے باقی لوگون کو فرما اور ایسا کہہ کہ تم مین سے کون باقی ہے جس نے اس گھر کو اوسکے پہلے رونق پر دیکھا ہے اور اب کس حالت مین دیکھتے ہو کیا اوسکی نسبت تمہاری آنکھون مین ناچیز کی مانند نہین ہے لیکن اے زروبابل مضبوط رہ خداوند فرماتا ہے اور اے یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام مضبوط رہ اور اے سر زمین کے سارے لوگو مضبوط رہو خداوند فرماتا ہے اور کام کرو کیونکہ مین تمہارے ساتھ ہون رب العالمین فرماتا ہے کلام اوس عہد کا جو مصر سے نکلتے وقت مینے تمسے باندہا تھا وہ قائم ہے اور میرے وہ روح تمہارے درمیان رہتے ہے مت ڈرو کیونکہ رب العالمین یون فرماتا ہے عوداخت مِعَطہیا وَاَنِی مَرعِیش اِت ہشّامیم وِاِت ہاآرِض وَاِتْ ہَیام وِاِت ہَحارابا وِہِرعشتی اِت کل ہَگُوییم وُباؤُ حِمدَت کل ہَگُوییم وُملّیتی اِت ہَبَّیت ہزہ کابود آمر یہوواہ صباؤت لِی ہَکّسیف وِلی ہزاہاب نائُم یہوواہ صباوت غادُل یہیہ کبود ہبّیت ہزہ ہاحرن من ہارِیشُون امر یہوواہ صباوت وبَمّاقوم ہزہ اِتّن شالوم نائم یہوواہ صباؤت پھر ایک مرتبہ اور تہوری مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلادونگا اور مین سارے قومون کو ہلادونگا اور آویگا پسند کیا ہوا ساری قومون کا اور مین اس گھر کو جلال سے بہر دونگا رب العالمین فرماتا ہے چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پچہلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے اور مین اس مکان مین سلامتی بخشونگا رب العالمین فرماتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب مسجد بیت المقدس تیار ہونے لگی اوسوقت جن لوگون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت کی تیاریان اور آرائشین دیکہین تہین اونکے دل کو اگرچہ مسجد کے دوبارہ بننے کے خوشی ہوے مگر اتنا غم اون کو باقی رہا کہ ہای ویسی تیاریان اب کہان وہ سامان کہان وہ آرائشین کہان اس غم کے وقت مین اللہ تعالی نے جناب حجی نبی علیہ السلام پر یہ تسلی کا کلام اوتارا کہ تم مضبوط رہو اور کام کیے جاؤ تمہارے ساتھ وہ عہد جو مصر سے نکلتے وقت مینے باندہا سو قائم ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ جو موسی علیہ السلام کی زبانی تمسے عہد باندہا ہے کہ ایک پیغمبر بھیجونگا جو موسی کے مانند

ہوگا وہ عہد قایم ہے اپنے وقت پر پورا ہوگا اور میرے وہ روح یعنے وہ کلام تم مین موجود ہے تمہارے
دلون مین خوب یاد ہے پہر اوس رسول پاک کے وقت مین جو عظمت اور جلال اللہ کا ظاہر ہوا
اوسکی پیش خبری اللہ نے یون سنائی کہ تہوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور
جنگل کو ہلا دونگا اور ساری قومون کو ہلا دونگا جناب پولوس عبرانیون کے خط کے بارہوین
باب مین فرماتی ہین کہ وہ یعنے اللہ تعالی جو نظر آیا ایسا دہشت والا تہا کہ موسی بولے کہ مین حیران
اور لرزان ہون پہر لکہتے ہین کہ اوس کی آواز نے زمین کو اوسوقت ہلا دیا پر اب اوس نے یہ کہکر وعدہ
کیا کہ پہر ایک بار مین فقط زمین کو نہین بلکہ آسمان کو بہی ہلا دونگا جناب پولوس یہ مطلب بہت خوب
سمجہی کہ ایک مرتبہ اور کا لفظ جو فرمایا اس مین یہ اشارہ ہے کہ ایک بار موسی کے زمانہ مین زمین کو
ہلا چکا ہون اب پہر ایک بار زمین آسمان دونون کو ہلا دونگا اتنی بات جناب پولوس خوب سمجہی
مگر ادہون نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سمجہا کیونکہ اوسوقت جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ظہور نہین ہوا تہا اور حضرت دانیال علیہ السلام کے پچہلے باب مین اس بات کا صاف
اشارہ ہو چکا ہے کہ پیش خبریون کا جب ظہور ہوگا تب اونکا مطلب خوب کہلے گا جناب سرور عالم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جب اللہ نے حضرت موسی کے وقت کا سا جلال دکہلایا ان
باتون کا مطلب خوب طرح کہل گیا دیکہو جسدن اللہ تعالے نے پہاڑ پر اوترکر حضرت موسی علیہ السلام
سے باتین کین تہین سارا پہاڑ ہل گیا تہا اور سب لوگ ڈیرون مین کانپ گئی تہی جیسا کہ توریت
شریف کی دوسری سورۃ کے اونیسوین باب مین ہے پہر اللہ نے فرعون کو فوج لشکر سمیت دریا
مین ڈوبا دیا ساری قومون پر لرزہ پڑ گیا اور بہت قومون پر تلوار کا جہاد ہوا حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر جب اللہ نے قرآن کا اوتارنا چاہا اپنا کلام عربی زبان مین عرش پر سے جبرئیل علیہ السلام
کو سنایا آسمان اللہ کی دہشت سے کانپنے لگے فرشتے اللہ کی آواز سنکر گہبرا گئی اور بیہوش
ہو گئی اور سجدی مین گر پڑے آسمانون مین اس پاک کلام کی دہوم پڑی مولانا جلال الدین
سیوطی کی دُر منثور سے یہ سب باتین ظاہر ہین جناب محمد صلی اللہ وسلم کے پیدا ہونے کے
دن زمین کانپی نوشیروان بادشاہ کا محل کانپ گیا اور پہٹ گیا اور چودہ کنگورے اوس کے
گر پڑی آگ پوجنی والون کے سارے آتش خانے اللہ نے بجہا دئی دریائی ساوہ کو سکہا دیا

فارس اور بابل والون کے دل ہلادئی جب اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا اور آپنے بادشاہونکو
اللہ کا پیغام پہونچایا حبس بادشاہ نے آپکا نام سنا اوسپر رعب چہا گیا محمدیون نے روم اور شام
اور مصر اور فارس اور ہند کو فتح کیا اللہ نے سب قومون کو ہلا دیا محمدی فوجون کو جہاد کے واسطے
جہازون پر سوار کرکے سمندرون کو اور جنگلون کو ہلا دیا بیشک آپ ہی وہ پیغمبر ہین جنکو
موسی نے مانند فرمایا تہا جناب پولوس نے زمین اور آسمان کے اور سب قومون کے ہلا دینے
کا یہ مطلب لکہا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت موقوف ہو جائیگی اور عیسائی شریعت
قائم ہوگی اگر پولوس محمدی وقت کو پاتے اور اللہ کے جلال کا یہ ظہور دیکھتے لو اگر اللہ چاہتا تو یہی
مطلب سمجھتی جو ہمنے سمجہا ہے یہ جو فرمایا کہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا آویگا یہان عبرانی
مین ہامدۃ کا لفظ ہے یعنے آوینگے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ پادری لوگ کہتے ہین کہ اسکا
مطلب یہ ہے کہ قیمتی چیزین یعنے قومون کی دولتین یا عمدہ چیزین آوینگی وہ کہتے ہین کہ پسند کیا ہوا
جو فرمایا یہ ذکر حضرت عیسی علیہ السلام کا کسیطرح نہین ہو سکتا پادری لکہتا ہے کہ یہ بات اون
لوگون کی بن نہین سکتی کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو یون کہا جاتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئے
چیزین لائی جاوینگی یون نہوتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئی چیزین آوینگی تو اب یہان لفظ
تو یہ ہے کہ آوینگی اور مطلب یہ ہے کہ آویگا دانیال علیہ السلام کے نوین باب کی تیئیسوین
آیت دیکہو عبرانی مین حمودوث کا لفظ ہے یعنے بہت پسند کیا ہوا غزل الغزلات کے پانچوین
باب کی سولہوین آیت مین ہے وخلو محمدیم اسکے معنے یہ ہین کہ وہ بالکل خوبصورت ہے اور لفظ
کا ترجمہ یہ ہے کہ بالکل خوبصورت ہین پادری کا مطلب یہ ہے کہ اور مقامون مین بہی ایک
شخص کے حق مین تعظیم کی راہ سے وہ لفظ بولا گیا ہے جو بتون کے حق مین بولا جاتا ہے
عبرانی مین حمدا کے معنے ہین مرغوب چیز اور حمودوث کے معنے ہین پسندیدہ چیزین اور
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اکیلے حضرت دانیال علیہ السلام حق مین حمودوث کا لفظ
فرمایا یعنے تم پسند کئی ہوئے ہو اور عبرانی مین یم میم جس نام کے آخر مین آتا ہے وہ نام بہتون
کے حق مین بولا جاتا ہے اور یہان ایک شخص کے حق مین کہا کہ وہ محمدیم ہے یعنی وہ خوبصورت
ہین اسیطرح یہان بہی فرمایا کہ وہ شخص جو سب قومون کے پسند کئی ہوئے ہین آویگی پادری کے

نزدیک یہ اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہے اور حقیقت مین یہ بشارت صاف جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایسی کہلی ہوی ہے کہ بعضی پادریون کے قلم سے بہی اسکا اقرار
نکل گیا ہے پادری گاڈفری اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ محمدیون کا قول یہ ہے کہ اس مقام
مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت نام کے ساتھہ موجود ہے پادری پارکہرسٹ کا قول ہے کہ
حمدث کل ھمغو یمر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نکلتا ہے آسے محمدی بہائیو دیکہو اس پادری
نے اقرار کیا کہ یہ جو حمدث کا لفظ ہے اسمین حی میم دال تین حرف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے موجود ہین اور اس لفظ کے وہی معنے ہین جو محمد کے معنے ہین یعنے تعریف کیا ہوا اور پسند کیا
ہوا اللہ تعالی نے آخری پیغمبر کا یہہ پتا دیا کہ وہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا ہے یعنے ساری
قومون مین اوسکا دین پہیلے گا اور اس ہی مین آپکا نام بہی بتلا دیا پہر بہت بڑا پتا آپکا اللہ نے
یہ بتلایا کہ مین اس گہر کو جلال سے بہر دونگا پہر اسکا ظہور یون دکہلایا کہ معراج کی رات مین
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پاک مسجد مین بلایا آپ نے سب پیغمبرون کے ساتھہ نماز
پڑہی آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اور سب پیغمبرون کے قدمون کی برکت سے اس مسجد
کا رتبہ ایسا بڑہ گیا کہ ایسا کبہی نہ بڑہا تہا یہ مسجد اس وقت مین سب وقتون سے زیادہ اللہ کی
مقبول ہوی پہر آپ کے بعد آپ کے خادمون نے اس مسجد کو پاک صاف کرکے نئے سرے
سے آباد کیا پہر آپ کے ساٹھہ برس بعد محمدیون نے اس مسجد کو سونے چاندی سے خوب سنوارا
اللہ نے فرمایا تہا کہ سونا میرا ہے اور چاندی میری ہے اس مین یہ اشارہ تہا کہ اوس زمانہ
مین اس گہر کو سونے اور چاندی سے خوب رونق دونگا اس کا ظہور محمدی وقت مین ہوا
اور ہر زمانہ مین بڑے بڑے کامل محمدیون نے اللہ کے کلام سے اور اوسکے نام سے اس
مسجد کی شان و شوکت ایسی بڑہائے کہ اللہ اللہ اور اللہ تعالے نے وہ وہ فیض اور برکتین
اس مسجد مین محمدیون کو دکہلائین جو کسی امت کو نہ دکہلائی تہین پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہے کہ اس بشارت کا مطلب یہ ہے کہ اس مسجد کے قائم رہنے کے زمانہ مین ایک نئی
شریعت جاری ہوگی پادری نے یہ خیال کیا کہ یہان جو یہ لفظ ہے کہ اس پہلے گہر کا جلال پہلے
گہر کے جلال سے زیادہ ہوگا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہی عمارت مسجد کی جو اب بنائی جاتی ہے

یہ گہر لے نہین پاوے گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس مین آوین گے اور اونکی قدم پاک کی برکت سے
اس مسجد کا مرتبہ بڑہ جائیگا پادری لکہتا ہے کہ بعضی لوگ بیشک یہ کہتے ہین کہ بڑی ہیرودیس نے اس
مسجد کو بالکل گرادیا اور ایک اور مسجد بنائے پادری جواب دیتا ہے کہ اگرچہ ہیرودیس نے مرمت
کی اور آرایش کی اور مسجد کے باہر کے مکانون کو بڑہایا تو بہی خود یہودیون کی عام رای یہ کبہی
نہین ہوی کہ اوس نے دوسری مسجد کو ڈہادیا یہودیون نے زروبابل کی بنائے ہوی مسجد کو اور ہیرودیس
کی مسجد کو جدا نہین سمجہا اس لیئے یہ ظاہر ہے کہ ہیرودیس نے مسجد کو بالکل ڈہا نہین دیا کہ نئی بناوے
ایک دفعہ ایک حصہ کو گرایا ہوگا اور باقی حصون کو نہ گرایا ہوگا مگر پرانے نیو اور اوسکے مکان کے
بہت حصے بیشک قایم رہے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے پچہلا گہر فرمایا ہے دوسرا گہر نہین فرمایا یہ جو زروبابل
کی بنائی ہوی اور ہیرودیس کی مرمت کی ہوئی عمارت تہی جسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف
لائے اوسکو تو کافرون نے ڈہا دیا پہر پانسو برس بعد محمدیون نے اوسکو بنایا بیشک پچہلا گہر یہی ہے
جو محمدیون کا بنایا ہوا ہے اسی کا رتبہ اللہ نے پہلے گہر سے یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنائی ہوی سے بہت بڑہا دیا پادری لکہتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت مین جیسی
شان و شوکت ظاہر مین اس پاک گہر کی تہی ویسی پہر کبہی نہین ہوی یہودیون کو بہی اس بات
کا اقرار ہے اور اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ دوسری مسجد کی شان و شوکت پہلی مسجد کی
شان و شوکت سے کسی وقت مین بڑہ جائیگی جب یہ مطلب بن نہین سکتا تو یہ ضرور ماننا پڑیگا
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہونگے اور اس پاک گہر مین آوینگے اجی پادری
اللہ نے دوسرے گہر کا لفظ نہین فرمایا بلکہ پچہلے گہر کا لفظ فرمایا اب ضرور تمکو ماننا پڑیگا کہ یہ
پچہلا گہر جو محمدیون نے بنایا ہے اسی کا مرتبہ اللہ نے پہلے گہر سے بہت بڑہایا ہے اور اللہ نے
ایک اور کہلا ہوا پتا یہ بتلایا ہے کہ مین اس مکان مین سلامتی بخشونگا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے وقت مین اللہ نے اس گہر کو سلامتی نہین بخشی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اوس کو
بت پرستون نے ڈہا دیا پہر پانسو برس بعد جب یہ گہر محمدیون نے بنایا اوسکو اللہ نے ایسی سلامتی
بخشی کہ آجتک قایم ہے اے یہودیو اور نصرانیو یہ کہلی نشانیان دیکہو اور محمدی ہو جاؤ اب
اسکے بعد یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس اور اوسکے نوین مہینے کی

چوبیسوین تاریخ الله کا کلام حجی نبی علیہ السلام کے ہاتھ آ پونچا اس کلام مین یہ بیان ہے کہ الله فرماتا ہے کہ جس دن سے الله کی مسجد مین پتہر پر پتہر رکہا گیا تہا تم غور کرو مینی تمکو لوٹہ اور اولون سے تمہارے ہاتھون کے سارے کامون مین مارا پر تم میری طرف نہ پہرے الله فرماتا ہے کہ نوین مہینے کی چوبیسوین تاریخ سے یعنے جس دن سے الله کی مسجد کی نیو ڈالی گئی آج سے مین تمکو برکت دونگا پہر اوسی مہینے کی چوبیسوین تاریخ الله کا کلام حجی نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا کہ یہوداہ کے ناظم زروبابل سے کہہ کہ مین آسمان اور زمین کو ہلاؤنگا اور سلطنتون کے تخت اولٹ دونگا اور قومون کی سلطنتون کا زور کہو دونگا اور رتہون کو اونکی سوارون سمیت اولٹ دونگا اور گہوڑے اور وے جو اونپر چڑہی ہین ایک ساتھ گر جاوینگے ہر اک آدمی اپنے بہائی کی تلوار سے رب العالمین فرماتا ہے کہ اے میرے بندے زروبابل ابن سیالتی ایل اوسی دن مین تجھی لونگا الله فرماتا ہے اور نگین کیطرح مین تجھی جڑونگا اس لئے کہ مینے تجھی منظور کیا مین رب العالمین فرماتا ہون آے امت محمد صلی الله علیہ وسلم دیکھو الله تعالی نے پہر صاف صاف محمدی وقت کے پتے بتادئے زمین اور آسمان کے ہلا دینے کا صاف مطلب بتا دیا کہ بے ایمان قومون کی سلطنتون کا زور کہودونگا حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین رومی بت پرست جو سب کافرون سے زیادہ ظالم تہے اونکا ظلم دن بدن بڑہتا گیا یہ خبر اوس وقت کی نہین ہو سکتی پہر صاف فرمادیا کہ ہر آدمی اپنے بہائی کی تلوار سے مارا جائیگا سو محمدی وقت مین ایسا ہی ہوا ہر ہر قوم کے جو جو لوگ محمدی دین مین آئے اونہون نے اپنے ہم قوم کافرون کو قتل کیا پہر زروبابل کو الله تسلی دیتا ہے کہ تجکو یعنے تیری قوم اسرائیلیون کو جو محمدی ہو جاوینگے اونکو نگین کیطرح جڑونگا یعنے بڑی عزت سے رکہونگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ جو بادشاہون کی سلطنت کے اولٹ جانیکی خبر ہے یہ بات زروبابل کے وقت مین نہین ہوئی کیونکہ زروبابل مسجد بیت المقدس کے تیار ہونے کے بعد بہت برسون تک زندہ نہین رہے تو یہان ہوسکتا ہے کہ زروبابل حضرت عیسی علیہ السلام کو فرمایا ہو جیسا کہ اور جگہہ حضرت عیسی علیہ السلام کو داؤد علیہ السلام کے نام سے فرمایا تہا پادری دوسری طرح یون مطلب بیان کرتا ہے کہ الله تعالے زروبابل کو خبر دیتا ہے کہ زروبابل کو اور اوسکے وسیلہ سے اوسکی قوم کو الله تعالے

اون دنون مین محفوظ رکہی گا جن دنون مین آس پاس کی سلطنتین برباد ہو جائینگی آے
پادریو اللہ تعالے زر وبابل سے وعدہ کرتا ہے کہ تجکو یعنے تیری قوم کو بڑی عزت دونگا
سو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین جو یہودی حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے
اونکو اگرچہ اللہ نے باطن مین بڑی عزت دی مگر ظاہر مین اونکو سیکڑون برس بے ایمانونکا ظلم
اوٹہانا پڑا اور یہان اللہ باطن کی عزت کے ساتھ ظاہر کی عزت کا بہی وعدہ کرتا ہے کہ اوس
زمانہ مین ایمان والون کی خاطر سے بت پرستون اور بے ایمانون کی سلطنتون کو اولٹ دونگا
اسکا ظہور بیشک محمدی وقت مین ہوا محمدی اسرائیلیون کو اور سب ایمان والون کو اللہ نے
یروشالم مین اور ہر ہر ملک مین امن امان سے اور بڑی عزت سے رکہا جناب زکریا علیہ
السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکہا ہے کہ دارا
کے دوسرے برس کے آٹھوین مہینی مین اللہ کا کلام زکریا نبی کو پہونچا جو برکیاہ کے بیٹے پہر
اللہ تعالی فرماتا ہے تم میری طرف پہرو مین تمہاری طرف پہرونگا اسکے بعد بہت نصیحت کی باتین ہین
پہر لکہا ہے کہ دارا کے دوسرے برس گیارہوین مہینی کی چوبیسوین تاریخ جو سباط کا مہینا ہے اللہ کا
کلام زکریا نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا مین رات کو دیکہتا تہا اور دیکہو ایک شخص ایک سرنگ
گہوڑے پر سوار ہو کر منہدی کے درختون کے درمیان جو نشیب مین تہے کہڑا تہا اور اوسکے
پیچہے سرنگ اور کمیت اور نقرئی گہوڑے تہے تب مینی کہا اے میرے خداوند یہ کیا ہین تب فرشتہ
نے جو مجہسی گفتگو کرتا تہا مجہسے کہا کہ مین تجہی دکہاؤنگا کہ یہ کیا ہین اور وہ شخص جو منہدی کے
درختون کے درمیان کہڑا تہا اوس نے جواب مین کہا کہ یہ وہ ہین جنہیں اللہ نے بہیجا ہے کہ
ساری دنیا مین سیر کرین اور اونہون نے اللہ کے اوس فرشتہ کو جو منہدی کے درختون کے
درمیان کہڑا تہا جواب مین کہا کہ ہم نے ساری دنیا کی سیر کی ہے اور دیکہو ساری زمین
بیٹہی ہوئی ہے اور آرام سے ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ وہ شخص جو منہدی کی
درختون کے بیچ مین کہڑے تہے وہ حضرت عیسی علیہ السلام تہے وہ لڑنے والے کیطرح
گہوڑے پر سوار تہے گویا اپنے لوگون کے دشمنون سے بدلہ لینے کو تہے اور ایک جگہہ اونکو
مرد کہا اور ایک جگہہ اونکو فرشتہ کہا اسلیے کہ پہلے وہ ایسی ہی تہے یعنے فرشتونکی طرح پر تہے اور

مہندی سے درخت اونکے سچے تابعدارون کا نمونہ ہے اور گہوڑسے جو سوارون کے ساتہہ تہے وہ
فرشتے تہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتہہ حاضر رہتے تہے اور اونکے حکم بجا لاتے تہے اور اونکی
گہوڑون کے طرح طرح کے رنگ تہے یہ اشارہ ہے کہ کہین غصہ کا اور کہین رحم کا ظہور اونکی شریعت
مین ہوگا یا غصہ اور رحم ملا ہوا ہوگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ تعالیٰ نے پادری
کے قلم سے لکہوا دیا کہ سرخ گہوڑا لڑائی کا نشان ہے اور گہوڑون کے رنگ مین قہر اور رحم دونون کا
اشارہ ہے یہ تو صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین مگر پادری کہتا ہے کہ وہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام تہے جو باطن مین اپنی امت کے دشمنون سے لڑ رہے تہے معلوم ہوا کہ اپنی
امت کے دشمنون سے لڑنا پیغمبرون کا کام ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام باطن مین لڑے تو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر مین بہی اور باطن مین بہی اپنے امت کے دشمنون سے لڑے
یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے آپکے جہاد کے بدولت ساری زمین کے ایمان والون کو کافرون
کے ظلم سے پناہ ملی اس کے بعد پہر یہ بیان ہے کہ فرشتی نے حضرت زکریا علیہ السلام سے فرمایا
کہ اللہ فرماتا ہے کہ مین رحمت کرکے یروشالم مین پہر آیا ہون اوس مین میرا گہر بنایا جائیگا
پہر جناب زکریا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے اپنے آنکہین اوٹہائین اور نگاہ کی اور دیکہو
کہ چار سینگ تہے اور مینے اوس فرشتی سے جو مجہسے گفتگو کرتا تہا پوچہا کہ یہ کیا ہین اوس نے مجہے جواب
دیا یہ وہی سینگ ہین جنہون نے یہوداہ اور اسرائیل اور یروشالم کو پراگندہ کیا ہے پہر اللہ نے
مجہکو چار بڑہئی دکہلائے تب مینے کہا کہ یہ لوگ کیا کرنے آئی ہین اوس نے جواب دیا کہ یہ وہ
سینگ ہین جنہون نے یہوداہ کو پراگندہ کیا ہے ایسا کہ کوئی آدمی اپنا سر اوٹہا نہ سکا اور
یہ اسلیئے آئی ہین کہ اونہین ڈراوین اور غیر قومون کے سینگون کو جنہون نے یہوداہ کی زمین
پر اوس کے پریشان کرنے کو اپنا سینگ اوٹہایا ہے گرادیوین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ بعضی ان چار سینگون کا یہ مطلب سمجہی ہین کہ چار بڑے سلطنتین جنہون نے گرجا کو برباد
کیا اور بڑہئی کا یہ مطلب ہے کہ فارس والون نے بابل والون کو گرا دیا اور یونان والون نے
فارس والون کو گرا دیا اور رومیون نے یونانیون کو گرا دیا اور گاتہہ اور اوترکی قومون نے رومیون
کا زور گہٹا دیا اے ایمان والو دیکہو پادری نے یہ مطلب سمجہا کہ یہ جو چار بڑی سلطنتین ایک کی بعد

ایک قائم ہوتی رہے ہر بار پچھلی نے پہلی کا زور توڑ دیا تو چار سینگ بہی وہی چاروں سلطنتین ٹہرین اور چاروں بڑہی جو انکی گرا دینے والے تہے وہ پہلی کی بعد کی تین سلطنتین اور ایک اور سلطنت ٹہری کہ ایک نے ایک کو ڈہا دیا اور یہوداہ کی زمین کے رہنے والون پر اپنے اپنے وقت مین سینگ اوٹہاتے رہے پہر یہ بشارت کس بات کی ٹہری دیکہو کتاب مین چار سینگ الگ ہین اور چار بڑہی اونکے توڑنے والے الگ ہین صاف مطلب یہ ہے کہ یہی چاروں بادشاہتین جنہون نے یہوداہ کے زمین کے رہنے والون پر یعنے ملک شام پر اپنا سینگ اوٹہایا انکی زور کو چار شخص توڑینگے سو پہلے بخت نصر بابلی نے سینگ اوٹہایا پہر فارس کے بادشاہون مین اگرچہ خسرو بادشاہ نے اسرائیلیون سے بہت نیکی کی مگر اوس کے بیٹے کمبائیس نے اونپر سینگ اوٹہایا پہر انٹیوکس یونانی نے پہر رومیون نے سینگ اوٹہایا اور رومیون کے زمانہ مین فارس والون نے بہی ملک شام پر اپنا سینگ اوٹہایا ابن اثیر نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اغسطوس جو رومیون کا پہلا بادشاہ ہے وہ یونانیون سے لڑا اور یونانیون کی سلطنت جاتی رہی اور وہ رومیون مین داخل ہو گئی معلوم ہوا کہ رومیون مین یونانی بہی ملے ہوئی تہے رسالہ اعمال مین حواریون کے وعظ کے ذکر مین رومیون اور یونانیون کا دونون کا ذکر آتا ہے اللہ نے اس پیشین خبری کا ظہور یون دکہایا کہ رومیون کی سلطنت کے اخیر مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اور آپ کے بعد آپکے نائبون نے یعنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ادہر بابل والون کا اور فارس والون کا ادہر رومیون اور یونانیون کا سینگ توڑا پہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حکومت کے وقت مین آپس کی لڑائیون کی باعث سے ظاہری جہاد کم ہوا مگر آپکے باطنی جہاد کی برکت سے امیر معاویہ کے زمانہ مین پہر رومیون اور یونانیون کا خوب زور توڑا گیا **دوسرا باب** اس باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام سے فرشتی نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یروشالم خوب طرح آباد ہوگا تم بابل سے اپنے تئین چہوڑا دو یعنے بابل مین اب مت رہو اور سب یروشالم مین چلے آؤ پہر دسوین آیت مین فرماتا ہے اے صیہون کی بیٹی تو گا اور خوشی کر کیونکہ دیکہہ مین آؤنگا اور تیرے درمیان سکونت کرونگا خداوند فرماتا ہے اور اوسی دن بہت سی قومین اللہ سے میل کرینگی اور وے میری لوگ ہونگی

اور مین تیرے بیچ مین رہونگا اور تو جانیگا کہ رب العالمین نے مجکو تجہہ پاس بہیجا ہے اور اللہ یہوداہ کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکہیگا اور یروشالم کو پہر پسند کریگا اے ساری خلقت خدا کے آگے چپکی ہورہ کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اوٹہا ہے آئی محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی یروشالم کے لوگون سے وعدہ کرتا ہے کہ مین تم مین رہونگا اور قوم یہوداہ کو اپنا حصہ جانکر یعنے اپنے خاص بندے جانکر اس پاک زمین مین اونکو رکہونگا اور یروشالم پر پہر رحمت کی نظر کرونگا یہ جو فرمایا کہ یروشالم کو پہر پسند کریگا اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ یروشالم کی اس آبادی کے بعد ویرانی بہی ہوگی بعد اسکے اللہ پہر اوسکو پسند کریگا یعنے آباد کریگا اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ بہو تیری قومین اللہ کی طرف رجوع ہونگی اور وہ اللہ کے خاص بندے ہونگی فرشتے نے فرمایا کہ جب ان خبرون کا ظہور ہوگا تب تم جانوگی یعنے اوسوقت کے لوگ ایمان لائینگے اور جانینگی کہ فرشتے نے اللہ ہی کے حکم سے کہا تہا پہر ساری خلق کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے آگے چپ ہو رہو کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اوٹہا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہبیسوین باب کی اکیسوین آیت مین ہو چکا ہے کہ دیکہو اللہ اپنے مکان سے چلا آتا ہے تا کہ زمین کے رہنے والون کو اونکی شرارت کی سزا دیوے وہی مطلب یہان بہی ہے کہ اللہ تعالی کافرون کو سزا دینے کے لیے اوٹہا ہے اوسکے سامنی چپ ہو رہو اس قہر کے ساتہہ رحمت کی بہی بشارت ہے کہ اوسوقت مین بہت قومون کو نعمت ایمان کی اور اللہ کی نزدیکی حاصل ہوگی اور یروشالم پر اللہ کی نہایت رحمت ظاہر ہوگی ان سب باتون کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہو رہا ہے قوم یہوداہ مین کے محمدی لوگ وہان کے خاص باشندے ہین تیسرا باب اور اوس نے مجہی یہ دکہلایا کہ سردار امام یہوشوع اللہ کے فرشتے کے آگے کہڑا تہا اور شیطان اوس کے دہنی ہاتہہ کہڑا تہا تا کہ اوسسے مخالفی کرے اور اللہ نے شیطان کو کہا کہ اے شیطان اللہ تجہی ملامت کرے ہان وہ اللہ تجہی ملامت کرے جس نے یروشالم کو پسند کیا ہے کیا یہ لکڑی نہین جو آگ سے نکالی گئی ہے اور یہوشوع میلے کپڑے پہنے فرشتہ کے آگے کہڑا تہا اور اوس نے جواب دیا اور اونہین جو اوسکے سامنی کہڑے تہے کہا کہ میلی پوشاک کو اوسپرسے اوتارلو تب اوس نے اوس سے کہا کہ دیکہہ مین نے تیری بدکاری تجہسے دور کی اور مین تجہی نفیس پوشاک پہناونگا اور مینی

کہا کہ اوس کے سر پر ایک صاف پگڑی رکہین تب اونہون نے اوسکے سر پر صاف پگڑی رکہی اور اوسی
پوشاک پہنائی اور اللہ کا فرشتہ اوسکی پاس کہڑا ہوا اور اللہ کی فرشتے نے یہوشوع سے تاکید کر کے کہا کہ رب
العالمین یون فرماتا ہے کہ اگر تو میری راہون پر چلے گا اور میری شریعت کی نگہبانی کریگا
تو تو میرے گہر پر حکومت کریگا اور میرے صحنون کی نگہبانی کریگا اور مین تجہی انہین سے
جو یہان پاس کہڑے ہین ایسے لوگ دونگا جو تیری رہنمائی کرین اب اے یہوشوع سردار امام سن تو
اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹھے ہین کیونکہ یہ اشخاص بطور نشانی کے ہین کہ دیکہہ مین اپنے
بندی صیح کو یعنے شاخ کو لاؤنگا کیونکہ اوس تپہر کو جو مینے یہوشوع کے آگے دہرا ہے دیکہہ اوس
ایک ہی تپہر پر سات آنکہین ہونگی دیکہہ مین اوس پر کندہ کرونگا رب العالمین فرماتا ہے اور
مین اس سرزمین کی بدکاری کو ایک ہی دن مین دور کرونگا اوسی دن رب العالمین فرماتا ہی
تم مین سے ہر ایک درخت انگور کی چہانو اور انجیر کے تلے اپنے ہمسایہ کو بلاویگا آئی محمدی بہائیو دیکہو
یہوشوع کو اللہ تعالے نے مسجد بیت المقدس کا امام بنایا او حضرت زکریا علیہ السلام کو یون
دکہلایا کہ فرشتے نے اوس کے میلے کپڑے اوتارے اور پاکیزہ کپڑے پہنائے اور کہا کہ مینی
تجہی گناہون سے پاک کیا پہر اللہ تعالے نے یہوشوع سے فرمایا کہ تو اور تیرے ساتہہ والی لوگ
جو اس مسجد کے آباد کرنے مین مشغول ہین یہ سب نمونہ کے طور پر ہین اسکا صاف مطلب یہ ہی
کہ بہت بڑی رونق اور بڑی شان و شوکت اس مسجد کی جب ظاہر ہوگی جب اوس بندی
کو لاؤنگا جسکا نام صیح یعنے شاخ ہے یعنے جو پہلے تنہا ہوگا پہر اوس کی امت بہت بڑہ جائیگی
گی یہ آبادی اوس بڑی آبادی کا نمونہ ہے ضیح کا لفظ آخری پیغمبر کے حق مین حضرت
اشعیا علیہ السلام کے چوتہی باب مین ہو چکا ہے اور اللہ تعالی نے سورہ انا فتحنا کے اخیر مین
جو مثال فرمائی ہے اوسمین یہی لفظ یاد دلایا ہے پادری لکہتا ہے کہ یہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام
کا ہے کہ وہ چہوٹی شاخ کی طرح ایک ایسے درخت سے نکلے جسکو دشمنون نے عیب لگایا تہا پہر وہ
بڑے درجہ تک بڑہے پہر لکہتا ہے کہ یہوشوع اور اوسکی رفیقون مین یہ نمونہ تہا کہ اسی
طرح حضرت عیسی علیہ السلام کی سلطنت مین خدا پرستون کا غلبہ ہوگا آسے پادری یہوشوع
اور اوسکی رفیقون مین یہ نمونہ تہا کہ اسیطرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدولت یہ مسجد

خوب طرح خدا پرستون سے آباد ہوگی حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر یہ نہین ہو سکتی اونکی بعد تو اس
مسجد کو سارے شہر سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا یہ جو فرمایا کہ اوس پتہر کو جو یہوشوع کے آگے دہرا ہے
پادری لکہتا ہے کہ یہ اشارہ ہو سکتا ہے مسجد کے کسے گوشے یا بنیاد کے پتہر کی طرف جو یہوشوع
کی آنکہون کے سامنے رکہا گیا تہا جس پر کہ اسرائیل کی قومون کے نام شاید کہدے ہوے تہے
لیکن اللہ تعالی کا اشارہ اوس گوشے کے پتہر کی طرف ہے جس کو اللہ انجیل کے ظہور کے وقت
رکہے گا اور ساتہہ آنکہون سے بہت لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی بے نہایت دانائی
کو مراد لیا ہے آے ایمان والو اس پاک مسجد کی آبادی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیلے سی
ہوئی یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے اور یہ آپ ہی کی بڑے حکمت اور بڑے دانائی کے تعریف
ہے یہوشوع کو فرمایا کہ تجکو گناہون سے پاک کیا یہ نمونہ دکہلا کر فرمایا کہ اس زمین کی بدکاری کو
ایک ہی دن مین دور کر دونگا سو ایسا ہی ہوا جب محمدیون کے حکومت یروشالم مین اور
تمام ملک شام مین قایم ہوئی جہوٹے عیسائیون کا ظلم اللہ نے ایک ہی دن مین دفع کر دیا
تمام ملک شام مین اللہ والون کو امن و امان ہو گیا ہر ایک شخص اپنے پاس کے ملک والون کو
اس پاک زمین کیطرف بلانے لگا چوتہا باب اور وہ فرشتہ جو مجہسے باتین کرتا تہا پہر آیا اور
جیسا کوئی نیند سے جگایا جاتا ہے ویسا اوس نے مجہی جگایا اور مجکو کہا تو کیا دیکہتا ہے اور مینے کہا
کہ مین دیکہتا ہون اور دیکہو ایک شمعدان بالکل سونے کا اور اوسکے سر پر ایک کٹورہ ہی
اور اوسکے سات چراغ اوسکے اوپر اور ان سات چراغون کی جو اوسکے اوپر ہین سات نلیان اور
اوسکے نزدیک دو درخت زیتون کے ایک کٹورے کے دہنی طرف اور دوسرا اوسکے بائین طرف
اور مینے اوس فرشتے کو جو مجہسے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کہ ای میرے خداوند یہ کیا ہین تب اوس
فرشتے نے جو مجہسے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین
اے میرے خداوند تب اوس نے جواب دیکر کہا یہ زروبابل کے لیے اللہ کا کلام ہے کہ نہ لشکر
سے اور نہ زور سے بلکہ میرے روح سے رب العالمین فرماتا ہے اے بڑے پہاڑ تو کیا ہے
تو زروبابل کے آگے ایک میدان ہو جائیگا اور وہ اوس سرے کے پتہر کو یہ پکارتے ہوے
نکالے گا کہ اوس پر فضل اوس پر فضل ہووے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ زروبابل کو

یقین دلایا کہ اوسکا سہارا اور مدد اوسکی قوت سے یا آدمی کی حکومت سے نہین ہے لیکن خدا کی قدرت سے ہے اور اللہ کے گہر کے بنانے مین اور اوسکی عبادت مین جو لوگ روکنے والے ہین وہ بڑے پہاڑ کے مانند ہین لیکن اللہ کی قدرت سے وہ بڑا پہاڑ ایک میدان ہوجائیگا اور اللہ تعالی اوسوقت مین ایک چوٹی کا پتھر لاویگا جو عبادت خانہ کے چوٹی پر رکہا جاویگا اور تمام لوگ شور سے اور بار بار بیان کرینگے اوسکی کامیابی کو اور اللہ کا فضل ڈہونڈہینگے طرح طرح کی عبادتون سے ان سب باتون مین زروبابل بیشک حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ ہے جنہون نے عبادت خانہ بنایا نہ آدمی کے طاقت کے وسیلے سے بلکہ روح القدس کے وسیلے سے جب کہ پہاڑ اونکی سامنے میدان ہوگیا یہانتک کہ جماعت نجات پائی ہوئی اونکی پوری ہوی اس مطلب کو کلدیہ کا ترجمہ ان لفظون سے بیان کرتا ہے کہ اوسکا مسیحا آویگا جسکا نام ہمیشہ رہیگا اور زمین کی تمام سلطنتون کی حکومت حاصل کریگا اور سینٹ جیروم کہتا ہے کہ قدیم یہودیون نے بہی اسکو اسیطرح بیان کیا ہے آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ جو شمعدان اور چراغ اللہ نے غیب کے عالم مین حضرت زکریا علیہ السلام کو دکہلایا اور فرشتے نے فرمایا کہ یہ زروبابل کے واسطے اللہ کا کلام ہے اسکا مطلب یہہ ہے کہ اللہ نے زروبابل کے واسطے اپنے کلام کو اس نورانی شکل مین دکہلایا اور بتلا دیا کہ فقط اللہ کے کلام کے زور سے زروبابل کے سامنے بڑا پہاڑ میدان ہوجائیگا یعنے جو لوگ اس مسجد کے بنانے سے روکتے ہین اونکا زور کچہ نہین چلیگا پہر اس علاقے سے یہ بہی فرما دیا کہ اللہ تعالی اوس سرے کے پتہر کو نکالے گا اور فرما دیگا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے کونے کے سرے کا پتہر آخری پیغمبر کے حق مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے اٹہائیسوین باب کی سولہوین آیت مین ہوچکا ہے یہان اوسکو پہر یاد دلا دیا اور اوس مطلب کو خوبطرح کہول دیا کہ مسجد بیت المقدس کو آباد کرکے اوس کونے کی پتہر کی خبر دے اس مین صاف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ مین اوسکے ظہور سے یہ مسجد آباد ہوگی کونے کے پتہر سے حضرت عیسی علیہ السلام مراد نہین ہین جنکی بعد اس مسجد کو دشمنون نے توڑ دیا ایک پتا اوسوقت کا یہ بتلایا کہ اوسوقت مین یہ شور ہوگا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے دیکہو قرآن مجید مین اللہ نے بار بار اپنے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا کہ تجہپر اللہ کا بڑا فضل ہے اور قدیم یہودیون نے کونے کی پتہر کا یہی مطلب

سمجھا ہے کہ یہ آخری ہی پیغمبر کی خبر ہے جو زمین کی تمام سلطنتوں پر حکومت کرینگے دیکھو یہ سب پتی اور نشان صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ نے اپنے کلام کی جو نورانی شکل حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلائے وہی مثال اپنے کلام کی اور نور ایمان کی قرآن مین اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلائے اللہ تعالی سورۂ نور مین فرماتا ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یعنے اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا مثال اوسکے نور کی جیسے ایک چراغدان ہے اوس مین چراغ ہے چراغ شیشی مین ہے شیشہ گویا ستارہ روشن ہے روشن کیا جاتا ہے برکت والے درخت زیتون سے کہ نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہوجاوے اگرچہ اوسکو آگ نہ لگے نور ہے نور پر راہ بتاتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف جسکو چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ کہاوتین لوگون کے لیے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح نے تفسیر درمنثور مین لکھا ہے کہ طبرانی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن عمر رض تک سند پہونچائے اونہون نے فرمایا کہ چراغدان سینہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شیشہ آپکا دل ہے اور چراغ وہ نور ہے جو آپکے دل مین ہے روشن کیا جاتا ہے برکت والے درخت سے وہ درخت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین نہ پورب کے نہ پچھم کے یعنے نہ یہودی نہ نصرانی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے شہر بن عطیہ تک سند پہونچائے اونہون نے فرمایا کہ ابن عباس رض کعب احبار کے پاس آئے اور اس آیت کا مطلب اون سے پوچھا وہ بولے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نور کی مثال ہے چراغ آپکا دل ہے اور شیشہ آپکا سینہ ہے اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض تک سند پہونچائے اونہون نے فرمایا کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ یا محمد نور اللہ کا جو تیرے دل مین ہے اوسکی یہ مثال ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اللہ نے روشن تارے سے

مثال دی روشن ہوتا ہے برکت والے درخت سے یعنے تو اپنا دین ابراہیم سے لیتا ہے وے
زیتون ہے نہ پورب کا نہ پچھم کا وہ نصرانی نہین کہ پورب کی طرف نماز پڑہی اور یہودی بھی نہین
کہ پچھم کیطرف نماز پڑہی لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہو جاوے اسکا یہ مطلب کہ لگتا ہے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغام کے آنے سے پہلے سے حکمت کی بات بول اوٹھین اوس نور کی
باعث سے جو اونکی دل مین اسد نے رکہدیا ہے ابن مردویہ نے ابوھریرہ رضؓ تک سند پہونچائی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتونہ ابراہیم کا دل ہے نہ یہودی ہے نہ نصرانی خلاصہ اس
بیان کا یہ ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چراغدان ہے اور آپکے دل مین جو نور اللہ کے
کلام کا اور اللہ کی پہچان کا اور اوسکے عشق اور محبت کا ہے وہ چراغ ہے اور آپکا دل شیشہ ہے جو
بڑے روشن ستارے کی طرح روشن ہے اور وہ چراغ زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے یعنے
آپکے دل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کا فیض چلا آتا ہے اور وہ ایسا فیض نورانی ہے
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے ہی اوس نور سے اللہ کو پہچانتے تھے اب
اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا نور پر نور بڑھا دیا تو آپکے دل مین جو نور ایمان کامل کا پہلے سے تھا اوسپر
اللہ نے اپنے کلام کا نور دل مین بھر دیا اس جگہہ پر گمان جاتا ہے کہ یہی نور آپکے نورانی دل کا
اور قرآن مجید کا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلایا اور اس پاک کلام کا اثر زروبابل پر
ڈالا کہ اوسکے سامنے بڑے بڑے قوی دشمنون کو سر زور کر دیا حضرت زکریا علیہ السلام فرماتے ہین
کہ پہر اللہ کا کلام مجھی پہونچا اور اوس نے کہا کہ زروبابل کے ہاتھون نے اس گھر کی نیو ڈالی اور
اوسی کے ہاتھ اوسی تمام بھی کرین گے تب تو جانے گا کہ رب العالمین نے مجھی تم پاس بھیجا ہے
تب مینے اوسی جواب مین کہا کہ یہ دو نو زیتون کے درخت جو شمعدان کے دہنی بائین ہین کیا ہین
اور مینے دوسری بار خطاب کر کے اوس سے کہا کہ زیتون کی یہ دو شاخین جو سونے کی دو نلیون کے
متصل ہین جنکی راہ سے سونا یعنے سنہلا تیل ان مین سے نکلا چلا جاتا ہے سو کیا ہین اوس نے مجھی
جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا ہے کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین اے میرے خداوند اوس نے مجھی کہا
کہ یہ دو نو بیٹے تیل کے ہین جو ساری زمین کے خداوند کے حضور کھڑے رہتے ہین آیے ایمان والو عبرانی
مین یصہار کا لفظ ہے اور لغت عبرانی مین یصہار کے معنے لکھے ہین زیتون کا تازہ نکلا ہوا تیل فقط

اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہی روشن تیل زیتون کا جو چراغون مین بہرا ہوا ہے دو و ڈلیون مین سے
نکلا چلا جاتا ہے اور ان دونون درختون مین پہونچتا ہے فرشتے نے فرمایا کہ یہ دونون تیل کے
یعنے زیتون کے روشن تیل کے بیٹے ہین یعنے اوس روشن تیل کے فیض لینے والے ہین جو ساری
زمین کے خداوند کے یعنے اللہ تعالی کے سامنے کہڑے رہتے ہین یہ لفظ اللہ تعالی کے حق مین
حضرت یوشع علیہ السلام کے تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین بہی آیا ہے کہ اوسکے عہد کا صندوق
جو ساری زمین کا مالک ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ دونون تیل لگائے ہوے چراغ زروبابل
اور یہوشوع تہے یہ دونون حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ تہے آسے ایمان والو جناب یوحنا حواری
جنکی کتاب مکاشفات انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوی ہے اونہون نے اوسکے گیارہوین باب مین
ان دو شخصونکا ذکر کیا ہے جنکو یہان درخت زیتون کا فرمایا ہے پہر لکہا ہے کہ وہ قتل کیے جاوینگے
اور اونکی لاشین بازار مین پڑے رہینگے اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ دونون شخص حضرت
یوحنا کے وقت سے پہلے کے نہین ہین حضرت یوحنا کا وہ بیان جناب امام حسین علیہ السلام پر اور
جناب عباس رض علیہ السلام پر مطابق پڑتا ہے اسکا پورا بیان کتاب مکاشفات کی پیش خبریون مین
آویگا اگر اللہ چاہیگا پانچوان باب اور وہ فرشتہ جو مجہہ سے باتین کرتا تہا نکلا اور اوس نے
مجہی کہا کہ اب تو اپنے آنکہین اوٹہا اور دیکہہ کہ یہ جو نکل آتا ہے کیا ہے مینی کہا یہ کیا ہے وہ بولا کہ یہ جو
نکلتا ہے ایک ایفہ ہے اور اوس نے کہا کہ ساری سرزمین مین یہی اونکی شبیہ ہے اور دیکہو ایک
سیسے کا قنطار ہے اور ایک عورت ہے جو ایفہ کے بیچون بیچ بیٹہی ہوے ہے اور اوس نے کہا کہ یہ
شرارت ہے اور اوس نے اوسکو ایفہ کے بیچ مین گرادیا اور اوس سیسے کے باٹ کو اوسکی مونہہ پر
دہر دیا پہر مینے اپنے آنکہین اوٹہائین اور نگاہ کی اور دیکہا اور دیکہو دو عورتین نکل آئین اور ہوا اونکی
پنکہون مین بہری تہی کیونکہ اون کے پنکہہ لگ لگ کے پنکہون کے مانند تہے اور وہی ایفہ کو
آسمان اور زمین کے ادہر مین اوٹہالے گئین تب مینے اوس فرشتے کو جو مجہہ سے باتین کرتا تہا کہا
کہ یہ ایفہ کو کدہر لیے جاتین ہین اوس نے مجہی کہا اسواسطے لیے جاتے ہین کہ سنعار کی سرزمین مین اوسکا
ایک گہر بناوین کہ وہ قائم کیا جاویگا اور اپنی بنیاد پر رکہا جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ ایفہ ایک پیمانہ ہے اور عورت قوم یہود کی نشانی تہے اور فرشتے نے کچہہ چیز پیمانہ مین پہینکی وہ

شرارت تہی اسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ پہر شرارت کرینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو سولی دینگے اور انجیل سے منکر ہونگی اور دو عورتون سے مراد رومیون کی فوج ہے اور اونکی غلبہ
کی نشانی ہے اور ایفہ کا سنعار دینے بابل مین لے جانا اسکا یہ مطلب ہے کہ رومی لوگ یروشلم
کو لے لینگے اور یہودی برباد ہونگی بابل کی قید کی مصیبت جیسی تہے ویسی مصیبت اونپر آویگی
اے ایمان والو ہمارے نزدیک تو بابل سے اور رومیون کی فوج اور یروشالم سے کچہہ علاقہ نہین
ظاہر یون ہے کہ وہ عورت جو تہی وہ صورت شرارت کی تہے جو اوس برتن مین بیٹہی تہی اوسکو فرشتے
نے اوس برتن مین گرا دیا اور اوسپر سر پوش ڈہانک دیا اور اوسکو بابل مین بہیجا اور وہان شرارت
کا گہر بنا دیا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ بتایا تو کہ بابل والون کی شرارتین اب موقوف ہوگئین بابل والی
پہر شرارت کرینگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بابل کا ایک بادشاہ آیا اور اوس نے یروشالم کے
ہزارون آدمیون کا خون بہایا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بابل والون کے شرارت اور
مدت تک پایداری اوسکی دکہلا کر جہاد کا سامان دکہلایا چہٹا باب تب مینے پہر اپنے آنکہین اوپر
اوٹہائین اور نگاہ کی تو دیکہا اون دو پہاڑون کے بیچ مین سے چار گاڑیان نکل آئین اور وے
پہاڑ تانبے کے پہاڑ تہے پہلے گاڑی مین سرنگ گہوڑے اور دوسری گاڑی مین مشکی گہوڑے
تہے اور تیسری گاڑی مین نقرئی گہوڑے اور چوتہی گاڑی مین کبرے اور سیاہ سفید گہوڑے
تہے تب مینے اوس فرشتہ کو جو مجہسے باتین کرتا تہا خطاب کرکے کہا کہ اے میرے خداوند یہ کیا ہین اور
فرشتے نے مجہے جواب دیکر کہا کہ یہ آسمان کی چارون روحین ہین جو ساری زمین کے خداوند کے
حضور مین کہڑی تہین اور اب نکلکر جاتی ہین اور مشکی گہوڑے جو اوسمین ہین سو اوتر ملک مین
جاتے ہین اور نقرئی اونکے پیچہے جاتے ہین اور کبرے دکہن کے ملک کو جاتے ہین اور سیاہ سفید
نے نکلکر یہ مانگا کہ ساری زمین پر سیر کرین اور اوس نے کہا چلو زمین پر سیر کرو اور اونہون نے
زمین پر سیر کی اور اوس نے مجہے پکارا اور اوس نے مجہہ سے کہا کہ اونکو دیکہہ جو اوتر کے ملک کو گئی
ہین اونہون نے میرے جی کو اوتر کے ملک مین ٹہنڈا کیا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ فرشتے
نے جواب مین سرنگ کا ذکر نہ کیا کہ پہلی سلطنت ابہی برباد ہو چکی ہے گاڑیان سرخ گہوڑون کے
پہلا تہنا اسکی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ گنہگارون سے بدلہ لیگا اور کالی گہوڑے قحط اور وبا کی نشانی

ہے جو اکثر لڑائیون کے بعد ہوتا ہے سفید گھوڑے امن اور تندرستی کی نشانی ہے کبرے اور سرنگ
رحم سے ملے ہوئی غصہ کی نشانی ہے چار روحین چار فرشتے تھے سرخ آگے بڑھی اونکی تدبیر سے
پارسیون نے کلدیون کو غارت کیا جو اوتر کو گئی اونہون نے بابل والون کو دبایا ابھی پادریو سرخ
گھوڑے تو اسلئے آگے بڑھے ہے کہ اونکی تدبیر سے ایرانیون نے کلدیون کو جو بابل مین تھے غارت
کیا تو مشکی یعنے سیاہ گھوڑے جو اوتر کے یعنے بابل کے ملک کیطرف جاتے ہین یہ تو صاف بابل پہ
دوبارہ فوج کشی کی بشارت ہے اسکا ظہور جب ہی ہوا جب محمدیون نے بابل پر جہاد کیا پہر باقی
گھوڑے جو پچہم اور دکھن کو گئی اور جنکو زمین پر لڑانے کا حکم ہوا یہ صاف بشارت محمدی جہاد
کی ہے پہر فرشتے نے فرمایا کہ جو اوتر کے ملک کو گئی ہین اونہون نے میرا جی اوتر کے ملک مین ٹھنڈا
کیا ہے اسی معلوم ہوا کہ بابل والون کے کفر اور ظلم سے فرشتون کی روح پر بڑا صدمہ تہا محمدیون
نے جب بابل پہ جہاد کیا فرشتون کے دل اور روح کو نہایت خوشنود کیا حضرت زکریا علیہ السلام
فرماتے ہین اور اللہ کا کلام مجہی پہونچا اور اوس نے کہا کہ تو قیدیون سے یعنے خلدی اور طوبیاہ
اور یدعیاہ سے جو بابل سے آئی ہین لے اور تو اوسی دن جا اور یوسیاہ ابن صفنیاہ کے گہر مین
داخل ہو اون سے چاندی اور سونا لے اور تاجون کو بنا اور اونہین یہوشوع ابن یہوصدق
سردار کاہن یعنے امام کے سر پر رکہہ اور اوس سے یون کہہ کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ دیکہہ
وہ شخص جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے اور وہ اپنے جگہہ سے اوگے گا اور وہ اللہ کی ہیکل کو یعنے مسجد
کو بنا دیگا ہان وہی اللہ کے ہیکل کو یعنے مسجد کو بنا دیگا اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور اپنے
تخت پر بیٹہکر حکومت کریگا اور وہ اپنے تخت پر کاہن یعنے امام بہی ہوگا اور سلامتی کی
مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اور وے تاج حیلم اور طوبیاہ اور یدعیاہ اور
حین ابن صفنیاہ کی طرف سے ہونگی تا کہ خداوند کی ہیکل مین یعنے مسجد مین ایک یادگار رہے
ہووین اور وے جو دور دور ہین سو آوین گے اور اللہ کی ہیکل مین یعنے مسجد مین
بناوینگی اور تم جانوگی کہ رب العالمین نے مجہی تم پاس بہیجا ہے اور اگر تم خداوند اپنی خدا کی
فرمانبرداری کروگی تو یون ہوگا اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسری باب مین یہوشوع
سے فرمایا تہا کہ تو اور تیرے رفیق بطور نمونہ کی ہین مین اپنے بندے صبح کو یعنے شاخ کو لاؤنگا

اب یہان اوس نمونہ کی بعینہ صورت دکہلادی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ زکریا علیہ السلام کو حکم ہوا کہا اوسی دن اون لوگون سے یوسیاہ کے مکان پر ملاقات کرین شاید وہان وہ اپنے نذر دینے کو گئی تہے آئے ایمان وار معلوم ہوا کہ یہ لوگ اونمین سے نہین ہین جو خسرو بادشاہ کے وقت مین بابل سے آلئے تہے اونکو تو بہت مدت گذر چکی تہے اب یہ نئی لوگ بابل سے آئے تہے اور سونا چاندی لائی تہے حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوا کہا اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جا اوسی دن کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ابہی پہونچے نہین تہے پہلے سے حکم ہوا کہ جس دن وہ یہان یروشالم مین آ پہونچین تو اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جائیو اور اون سے سونا چاندی لیکر یہوشوع کے لیے تاجون کو بنائیو اور یہ نمونہ دکہلا کر پیش خبری اوسکو سنائیو کہ دیکہو وہ شخص جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے وہ اپنی جگہہ سے اوگے گا اسمین صاف یہ اشارہ ہے کہ وہ اس ملک مین پیدا نہین ہوگا بلکہ جو اوسکا مقام ہے وہان وہ شاخ کی طرح اوگے گا جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے ترپنویں باب مین فرمایا ہے کہ وہ کونپل کیطرح خشک زمین سے پہوٹ نکلا یہان پہر یہ مثال یاد دلائے اور دوسری مثال یہ دکہلائے کہ جس طرح یہ لوگ بابل سے آئے اور اون سے سونا چاندی لیکر تاج بنانے لگے اسیطرح وہ شخص دوسرے ملک سے آویگا اللہ کی مسجد کو بناویگا اللہ فرماتا ہے کہ وہ اپنی جگہہ سے اوگے گا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ شہر بیت اللحم مین حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے ایک کواری لڑکی سے پیدا ہوگا ہم کہتے ہین کہ یروشالم سے بیت اللحم تین کوس ہے اور یہان دور ملک کا نمونہ دکہلایا ہے اور پہر دو آیتون کے بعد دور کے لوگون کا پتا بتلایا ہے اللہ فرماتا ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اصل عبادت خانہ بناوینگی کہ مسجد بیت المقدس اوسکا ایک نمونہ ہے پادری کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے دین و ایمان کو اسقدر دنیا مین پہیلایا کہ مسجد بیت المقدس بنانے والون نے اسقدر نہین پہیلایا تہا مسجد بنانے کا فقط اتنا ہی مطلب ہے اور یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہے آئے پادری یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جنہون نے اس پاک مسجد کی بڑی تکری رکہنین بیان فرمائین اور اون کے خاندان

اس پاک مسجد کو جو پانسو برس سے ویران تھے بڑے شوق سے بنایا اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وہ
تخت پہ بیٹھکر حکومت کریگا یعنے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کیطرح اللہ اوسکو پیغمبری
کے ساتھہ بادشاہت اور رعیت کا بندوبست بھی دیگا اور کاہن یعنے عبادت خانہ کا امام
بھی وہی ہوگا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین عبادت خانہ کا امام حضرت ہارون
علیہ السلام کی نسل مین سے ہوتا تھا اللہ کے حضور مین قربانیان اور نذرین اوسی کے وسیلہ
سے چڑہائی جاتی تھین نہ زروبابل حضرت یہودا کی نسل مین تھے وہ حاکم ہوی مگر عبادت خانہ
کی امامت اونکو نہ ملی اللہ تعالی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص پتا تبلاتا ہے کہ وہی
بادشاہ اور وہی عبادت خانہ کا امام ہوگا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی تھے اور
مسجد کی امام بھی آپ ہی تھے پھر فرمایا کہ سلامتی کی مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اسکا
مطلب ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدی شریعت مین ہمیشہ کے لیے یہی قاعدہ جاری ہوا کہ
جہان بادشاہ موجود ہو نماز کا امام بھی وہی ہو مسجد کا امام اوسکے پیچھے نماز پڑہی اور اگر بادشاہ
اذن دیوی مسجد کا امام بھی نماز پڑہا سکتا ہے سلامتی کی مشورت اور موافقت دونون مین
ہے یہ پیش خبری دیکر پھر تاکید فرمائے کہ وے تاج انہین لوگون کیطرف سے ہووین تا کہ اللہ
کی مسجد مین یادگاری ہووے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ جو حکم ہوا کہ یہ تاج انہین لوگون
سے سونا چاندی لیکر بنائے جاوین جو ابہی بابل سے آئے ہین یہ اسلیئے حکم ہوا ہے کہ اسوقت
گویا دریکھو کہ یہ نمونہ اس بات کا دکہلایا ہے کہ آخری زمانہ مین پھر ایسا ہوگا کہ جو لوگ دور
ملک سے آوینگے وہ اس پاک مسجد کو بناوینگی یہ پتا صاف عرب کے محمدیون کا پہلے سے
بتارکہا مگر افسوس پادری کو نہین سوجہتا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ حلدی اور حلیم
سے ایک ہی شخص مراد معلوم ہوتا ہے اور حین ابن صفنیاہ سے یوسیاہ مراد ہے اور چونکہ
وہ لوگ اس تحفہ کو بڑی دور سے لائے تھے اسلیئے یہ پیش خبری دی گئی کہ وہ آوینگی اور
اللہ کی مسجد بناوینگے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی جو دور ملکون مین تھے اونہون نے
مسجد بنانے مین مدد دی لیکن خاص مطلب اسکا یہ ہے کہ جنٹائل یعنے بت پرست لوگ
گرجا مین بلائے جاوینگی اور عیسائی دین مین آوینگی ہای افسوس پادری کے نزدیک

مسجد بنانے کا اتنا ہی مطلب ہے کہ بت پرست لوگ عیسائی ہو جاوینگے یا اللہ ان اندہون
کی آنکھین کھولدے آمین اگر کوئی کہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپ مسجد بیت المقدس
کو نہین بنایا اور نہ کہین صاف فرمایا کہ تم اس مسجد کو بنائیو اور اس بشارت مین صاف یہ لفظ
ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی
رات مین اللہ نے اس مسجد مین بلایا آپ نے سب پیغمبرون کے ساتھہ وہان نماز پڑہی اس
مین اس مسجد کے بنانے کا صاف اشارہ ہے پہر آپنی اس مسجد مین نماز پڑہنے کی امت
کو یہان تک رغبت دلائی کہ جو لوگ دور ہون وہ اس مسجد مین نماز پڑہنے کے لیے سفر کرین
اور جو لوگ وہان جا نہ سکین اونکو یہ حکم فرمایا کہ تیل بہیجدو کہ وہان کی قندیلون مین چراغ روشن
کیا جاوے ان کہلے کہلے اشارون مین آپنے بہت بڑی تاکید اس مسجد کے بنانے کی فرمائی
تو آپکے خادمون نے آپ کے بعد جب شہر یروشالم پر قبضہ پایا اور اس مسجد کو بنایا تو خود
آپ ہی نے بنایا اور پہر یہ بات بہی ظاہر ہے کہ یہ لفظ جو پاک کلام مین ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو
بناویگا اسکی ظاہری معنے کا ظہور بہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہے دیکہو آپ پر
قرآن کے اوترنے سے پہلے مکہ کے لوگون نے جب کعبہ شریف کی مرمت کی آپ ہی اوسمین
شریک تہے پتہرون کو اوٹہا اوٹہا کر لاتے تہے جیساکہ صحیح بخاری مین ہے پہر آپنے جب مدینہ
شریف مین اپنے مسجد بنائی تب بہی اوسکے بنانے مین آپ شریک رہے اینٹون کو اوٹہا اوٹہا کر
لاتے تہے جیساکہ صحیح بخاری مین ہے کیا عجب ہے کہ اللہ نے انہین دو مسجدون کیطرف
اشارہ کیا ہو دیکہو دو بار فرمایا کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا وہی اللہ کی مسجد کو بناویگا پہر اخیر
مین فرمایا کہ جو لوگ دور ہین وہ آوینگے اور اللہ کی مسجد کو بناوینگے یہ صاف بتاتا ہے محمدیون کا کہ
جنہون نے مدینہ شریف سے یروشالم مین جاکر مسجد بیت المقدس کو بنایا

آٹھوان باب

اس باب کی اونیس آیتون کے بعد لکہا ہے کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ آگے کو ایسا ہوگا
کہ قومین اور بہتیرے شہرون کے رہنے والے آوینگے اور ایک شہر کے باشندے دوسرے
شہر مین جا کر کہینگے آؤ جلدی سے تاکہ ہم اللہ کے حضور کو منادین اور رب العالمین کو
ڈہونڈہین مین بہی تمہارے ساتھ جاؤنگا اور بہتیری امتین اور زورآور قومین رب العالمین کے

ڈہونڈہنے کو اور اللہ کے چہرے کی منانے کو یروشالم مین آوینگی رب العالمین یون فرماتا ہے کہ اون
دنون مین ایسا ہوگا کہ قومون کے دس مرد جنکی جدی جدی بولی ہوگا ہاتھہ بڑہاوینگی ہان ایک
یہودی شخص کے دامن کو پکڑینگے اور کہینگے کہ ہم تمہارے ساتھہ جاوینگے کیونکہ ہمنے سنا ہے
کہ خدا تمہارے ساتھہ ہے آسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودا حضرت یعقوب علیہ السلام کے
صاحبزادی کا نام ہے اونکے نسل کے لوگ یہودی کہلائے پہر آخر کو اونکی اور اونکے بہائیون
کی نسل سب یہودی کہلائے سو اللہ تعالے نے اون سے وعدہ کیا کہ آخری وقت مین یہ
جو زبردست قومین بت پرست ہین ان سب مین سے بہت لوگ خدا پرست ہوجاوینگے
اور یروشالم مین اللہ کے طالب ہوکر آوینگے سو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا شہرون
شہرون سے محمدی لوگ یروشالم مین مسجد بیت المقدس کی زیارت کو اور وہان نماز پڑہنے
کو آتے ہین اور جو محمدی لوگ غیر قومون کے ہین یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت
اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین نہین ہین وہ بیشک اون محمدیون کو اپنا وسیلہ جانتے ہین جو
حضرت یہودا کی یا اونکے بہائیون کی نسل مین ہین مگر وہ لوگ اب اسرائیلی کہلاتے ہین یہودی
نہین کہلاتے ہین کیونکہ اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن ہین وہ سب جگہہ ذلیل اور خوار پڑے پہرتے ہین نوان
باب اس باب کی آٹھہ آیتون کے بعد لکہا ہے اے صیہون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر اے
یروشالم کی بیٹی تو خوب للکار کہ دیکھہ تیرا بادشاہ تجہہ پاس آتا ہے وہ سچا ہے اور نجات دینے
والا ہے وہ عاجزی کرنے والا ہے اور گدہے پر بلکہ جوان گدہے پر ہان گدہی کی بچی پر سوار ہے
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسی علیہ السلام کی ہے جیسا کہ متی کی
انجیل کے اکیسوین باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائے
گدہی کے بچی پر سوار ہوکر تشریف لائے ہم کہتے ہین بیشک یہ بشارت جناب عیسی علیہ السلام
کی ہے مگر اسیطرح محمدی بشارتون کو بہی پہچانو آگے بعد ارشاد ہوتا ہے اور مین افرائیم کی
گاڑیان اور یروشالم گہوڑے کاٹ ڈالونگا اور جنگی کمان توڑ ڈالے جائینگے اور وہ قومون کو
صلح کی خوشخبری دیگا اور اوسکی سلطنت سمندر [illegible]

تنگ ہوگی پادری لکھتا ہے کہ وہ لوگ گاڑیون اور گھوڑون سے رغبت رکھتے تھے لیکن زمانہ
کی مصیبتون کے باعث سے یہ بہروسا جاتا رہا اور اوس حق دار بادشاہ کا وقت آیا ہم
کہتے ہین یہ خبر اوس وقت کی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے
اور سب قومون مین صلح ہو جائیگی سب محمدی ہو جاوینگے بعد اسکے اللہ تعالی یہودیون کو حکم
فرماتا ہے کہ یروشالم مین پہر آوا اور اوسکو مضبوط قلعہ سمجھو پہر وعدہ کرتا ہے کہ مین یہودا
کو اور افرائیم کو یونان والون پر غلبہ دونگا پہر دسوین باب مین یہ وعدہ ہے کہ یہوداکے
گہرانے کو قوت دونگا اور یوسف کے گہرانے کو رہائی دونگا پہر فرماتا ہے ہر چند کہ مینے انکو
قومون کے درمیان پراگندہ کیا تو بھی وے اون دور دور ملکون مین مجہے یاد کرینگے
اور وے اپنی بال بچون سمیت جئینگے اور پہر آوینگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ
یہوداہ اسکابیس کی حکومت مین یہودیون نے بہت زور پایا اور انٹیوکس کی فوجون کو روند
ڈالا اور بہت اسرائیلی جو تتر بتر تھے اون مین شامل ہوے اور اس آیندہ کلام سے یہ
بات نکلتی ہے کہ یہودا اور تمام اسرائیلی قومین جو تتر بتر تہین اون کے بحال ہو جانے کی
پیش خبری ہے اور یہ مطابق ہے یہودیون کے کسی گذشتہ کام پر یا آگے جا کا ایک وقت آنے
والا ہے کہ اللہ اونپر رحم کریگا اور اونکو اونکی زمین مین رکہیگا ہم کہتے ہین یہ صاف محمدی وقت
کی خبر ہے جو یہودی تتر بتر تھے وہ محمدی دین مین داخل ہوتے جاتے ہین اور یہوداہ کی
نسل مین بہت محمدی ہین جو یروشالم مین اور خیبر وغیرہ مین بستے ہین اور بڑا ظہور اس خبر کا امام
مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگا گیارہوان باب اے لبنان تو اپنے دروازے
کو کہولدے تاکہ آگ تیرے دیودارون کو کہا جاوے اے سرو کے درخت تو تم نوحہ کرو اسلیے کہ
دیودار گر گئے کیونکہ شاندار غارت ہوے ہین اے باسانی بلوط کے درختو فغان کرو
کیونکہ محافظ بن گرا ہے چرواہون کے نالہ کی آواز ہے اسلیے کہ اونکی حشمت غارت ہوئی
جوان شیر ببرون کے گرجنے کی آواز ہے کیونکہ یردن کا فخر ڈہایا گیا پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ یہودی تاریخ والے بیان کرتے ہین کہ یروشالم کی بربادی سے تہوڑی مدت
پہلے اوسکے دروازے خود بخود کہل گئے اسکی گواہی یوسیفس بہی دیتا ہے تب یوحنا نے

مسجد بیت المقدس سے خطاب کرکے کہا مین جانتا ہون کہ تیری بربادی قریب ہے مطابق پیش خبری ذکریا علیہ السلام کے کہ کھول اپنے دروازون کو اے لبنان اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد بنائی ہوئی تہے لبنان پہاڑ کے دیوداروں سے یا یہ معنے کہ شہر بہرا ہوا تہا عزت دار اور مال دار لوگون سے اور اونچے مکان لبنان کے دیوداروں کے مانند تہے یہ پیش خبری ضرور اوسی بربادی کی ہے جو رومیون نے یروشالم اور مسجد کو غارت کیا کیونکہ ذکریا علیہ السلام کیوقت سے اوس مصیبت تک کوئی غارت گری ایسی نہین ہوئی جو اس کلام کے مطابق ہوا اور کم درجہ آدمی اور کم مشہور لوگ مراد ہین بلوط کے یا سانی درختون سے اسکی بعد اک بڑی پیش خبری ہے اوس مین فرمایا ہے کہ مین ملک کے رہنے والون پر آگی کو رحم نہین کرونگا اور مین اون آدمیون کو ہر اک شخص کو اوسکی ہمسایہ اور اوسکے بادشاہ کے قابو مین کردونگا اور وے زمین کو تباہ کرینگے اور مین اونہین اونکی ہاتھ سے نہین چھوڑاونگا پہر یہ پیش خبری ہے کہ یہودا اور اسرائیل مین جو موافقت ہے جاتی رہے گی اور ظالم حاکم کو اسدا اونپر غالب کریگا سو یروشالم کی دوسری ویرانی کے بعد ایسا ہی ہوا کہ یہودیون پر روم کے بت پرست بادشاہون نے بڑے بڑے ظلم کیے یہودے جگہہ جگہہ پر تتر بتر ہوگئے یہی حال ظالمون کے ظلم کا چہہ سو برس تک رہا اس کے بعد دیکھو پہر محمدی وقت کی بشارت ہے بارہوان باب اللہ کی کلام کا فتویٰ جو اسرائیل پر ہے وہ اسد فرماتا ہے جو آسمانون کو پہیلاتا ہے اور زمین کی نیو ڈالتا ہے اور انسان کی روح اوسکے اندر پیدا کرتا ہے دیکھو مین ایسا کرونگا کہ یروشالم آس پاس کی ساری قومون کے لیے تہرتہراہٹ کا پیالہ ہوگا اور یہودا کا بہی یہ حال ہوگا جسوقت یروشالم گہیرا جاوے اور مین اوسدن یروشالم کو ساری قومون کے لیے ایک بہاری پتہر کردونگا اور سب جو اوسی اوٹہاوین گے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے اور زمین کی سارے قومین اوسکے مقابل جمع ہونگے اوسدن خداوند فرماتا ہے مین ہر ایک گھوڑے کو ایسا مارونگا کہ سب حیران رہجاوین اور اوسکے سوار کو دیوانہ کردونگا مگر اپنی آنکھین یہودا کے گھرانے پر کہلے ہوئی رکھونگا پر قومون کے سب گھوڑون کو مارونگا کہ وے اندہی ہو جائین تب یہودا کے فرمان روا اپنی دل مین

کہین گے کہ یروشالم کے باشندی رب العالمین اونکی خدا کے سبب سے ہماری توانائی ہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہودا سکابیس نے جو انٹیوکس پر فتح پائی تہی یہ اوسکی پیش خبری ہی اور بعض کہتی ہین کہ اون لوگون کی فتحیابی کی خبر ہے جنہون نے اول اول انجیل کا وعظ کہا اور اونکی دشمنون نے عداوت کی تہی لیکن کچہہ ہی ہو کوئی معاملہ حضرت عیسی علیہ السلام سے بیشک ہوگا اور اغلب اوسکی پورا ہونے کی ابہی امید ہی یہ پیش خبری اس بات کی ہی کہ اللہ تعالی یروشالم کو غلبہ دیگا اول حصہ اسباب کا اوس حملہ سے علاقہ رکہتا ہی جو یہودیہ اور یروشالم کے باشندون پر کیا گیا بعد اسکے کہ وہ لوگ آئے اور اپنی وطن مین آباد ہوئے ایسے ایمان والا ادیر کے باب مین پادری اقرار کر چکا ہے کہ وہ بربادی یروشالم اور یہودیون کی بربادی کی خبر ہے وہ اوس بربادی کی خبر ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون کے ہاتہون ہوئی اب جو اوس بربادی کے بعد اللہ تعالی یروشالم کے غلبہ کی خبر دیتا ہے یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی کیونکہ رومیون کی بربادی کے پانسو برس بعد یروشالم پر محمدیون کا غلبہ ہوا اور اوس وقت سے آج تک بت پرستون کی مجال نہ پڑی کہ اوس پاک شہر سے مقابلہ کرین اللہ فرماتا ہی کہ مین یروشالم کو ساری قومون کی لئی تہرتہراہٹ کا پیالہ کر دونگا یعنے جس طرح زہر کا پیالہ پینی سی سب ڈرتے ہین اور کانپتی ہین اسیطرح یروشالم پر قبضہ کرنے سے بی ایمان لوگ ڈرین گی اور یہودا کا بہی یہ حال ہوگا یعنے یہودا کے نسل مین جو لوگ محمدی ہونگی وہ بہی اس شہر مین رہتی ہوی اوس وقت کانپین گی جسوقت قوی دشمن اس شہر کو گہیر لین گی مگر جو دشمن اس بہاری پتہر کو اوٹہا وین گے ٹکڑے ٹکڑے کئی جاوین گے سو ایسا ہی ہوا جب پانچوین صدی کے اخیر سے چہٹی صدی کے اخیر تک جو سلطنت عیسائیون نے اس بہاری پتہر کو اوٹہایا آخر کو اونکے ٹکڑے ٹکڑے کئی گئی اور یہ پاک شہر اللہ نے پہر محمدیون کو دیدیا پہر اللہ تعالی اوس زمانہ کی خبر دیتا ہے جب سارے قومین اسکی مقابل مین جمع ہونگی یہ بات امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگی جب نصاری کی فوجین اسکے اسی جہنڈی ہونگی ہر جہنڈی کے نیچے بارہ ہزار کی فوج ہوگی اور نصاری کی دلمین بیشک یہ جوش بہرا ہوگا کہ اگر قابو پاوین تو یروشالم کو محمدیون سے چہین لین دمشق کے نزدیک محمدی لوگ بہت بڑا جہاد کرین گے نصارا کا بالکل زور گہٹ جائیگا محمدیون کا خاص مقام یروشالم مین ہوگا یروشالم کو اللہ ان فوجون سے بچا لیگا پہر دجال نکلیگا اور ملک شام مین جاویگا ستر ہزار

یہودی اصفہان کے اوسکے ساتھ ہونگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترکر اوسکے قتل کیواسطے چلینگی اور وہ بہاگیگا آپ اوسکو شہر لُد کے دروازے پر قتل کرینگی اور بہت سی بلا ایمان یہودی اوسکی ساتھ قتل ہونگی محمدی لوگ بہت بڑا جہاد کرینگی پہر یاجوج ماجوج نکلینگی تو وہ تمام زمین پر غالب ہونگے صحیح مسلم مین ہے کہ خمر پہاڑ تک پہونچینگی اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے تب وہ سبکی سب دفعۃً ہلاک ہو جائینگے حضرت یہودا کی نسل کے محمدی لوگ اب ہمارے زمانہ مین یروشالم مین اور حبرون مین بستے ہین امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین اکثر یہودی محمدی ہوجاوینگے اونکو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو ایمان دیگا مگر یروشالم کے رہنے والون کا بہت بڑا سہارا اوسوقت مین اون سب محمدیون کو ہوگا جو حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر یروشالم کے رہنے والے نہین ہین وہ یروشالم کے رہنے والون کو اپنی قوت اور زور کا وسیلہ سمجھینگے آرشاد ہوتا ہے اوسدن یہودا کے فرمان رواؤنکو اوس آتشدان کی مانند کرونگا جو لکڑیون کے بیچ ہو اور اوس جلتی مشعل کی مانند جو پولون کے درمیان ہو وے اور وے دہنی بائین پر آس پاس کی ساری قومون کو کہاوینگے اور یروشالم پہر اپنے مقام پر یروشالم ہی مین بیٹھیگا اور خداوند یہودا کے خیمون کو پہلی رہائی دیگا تاکہ داؤد کا گہرانا اور یروشالم کے رہنے والے یہودا کے اوپر اپنی زیادہ بڑائی نہ کرین اوسدن اللہ یروشالم کے رہنے والون کی حمایت کریگا اور وہ جو اوسدن اونمین سے گراپڑا ہوگا سو داود کی مانند ہوگا اور داؤد کا گہرانا سردار کی مانند اللہ کو فرشتے کے مانند ہوگا اونکے آگے پادری لکہتا ہو کہ یہ آیتین ہمارے خیال کو بڑی مدد دیتی ہین کہ یہ پیش خبری خوب طرح ابہی پوری ہوگی اوس زمانہ مین جب یہودی دوسرے دین مین آوینگے اور اپنی زمین مین پہر بحال کیے جاوینگے اب ہم کہتے ہین کہ ہان یہ پیش خبری امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین پوری ہوگی جو لوگ حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین نہین ہین بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے بہائیون یا چچاؤن یا دادؤن کی نسل مین ہین اور اونکا نسب حضرت یہودا سے ملتا ہے اور وہ یروشالم کے رہنے والے بہی نہین ہین وہ بڑی بہادری سے آس پاس کے کافرون کو قتل کرینگے جسطرح مشعل آس پاس کے پولون کو جلادیتے ہے اور سب سے پہلے وہی کافرون کے پنجے سے چہوٹینگے اللہ فرماتا ہے اس مین یہ حکمت ہی کہ جو لوگ حضرت داود کی نسل مین ہین یا یروشالم کے رہنے والی ہین وہ اپنی بہت بڑائی نہ کرین کہ دیکہو ہمارا رتبہ بڑا تہا

توہم ہی نے بڑی فتح کی ہر یروشالم کی رہنے والے محمد یون کا رتبہ بیان فرمایا کہ اللہ اونکی بڑی حمایت کریگا جو
اونمین کا ادنی ہوگا وہ حضرت داود علیہ السلام کی طرح سردار ہوگا اور جو حضرت داود علیہ السلام کی نسل
مین ہوگا وہ اللہ کے فرشتے کے مانند سردار ہوگا اب ہمارے زمانمین حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین
جو محمدی ہین اون مین ایک بزرگ جنکا نام عبدالرزاق ہے وہ بیت المقدس کے مجاور ہین اور حضرت داود
علیہ السلام کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونہون نے اپنا اور اپنی رشتہ دارون کا احوال اور اپنا نسب
نامہ ایک رسالہ مین لکھا ہے وہ رسالہ مصر مین چھاپا گیا ہے وہ لکھتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے کہ جو جو وعدی اوسنے
اپنی پاک کتابون مین لکھے تھے وہ پوری کئی اور ہمکو بہت بڑی عزت دی اور مین بیت المقدس کے مجاورونکا
سردار ہون اور اپنی نبی اور اپنی باپ داود علیہ السلام کے قبہ کے پاس رہتا ہون اور ہمارے قوم کے لوگ اوسی قبہ کے
آس پاس رہتے ہین یہ جو فرمایا کہ یروشالم پھر اپنی مقام پر بیٹھی گا اسمین صاف اشارہ ہے کہ یہ شہر ویران
ہونے کے بعد اپنی ہی جگہہ پر آباد ہوگا ایسا نہوگا جیسا اور بعضی شہرون کا حال ہوا کہ قدیم شہر ویران
ہوا اور اوسکے نزدیک دوسرے مقام پر دوسرا شہر اوسی نام سے آباد ہوا ارشاد ہوتا ہے اور اوسیدن
یون ہوگا کہ مین اون ساری قومون کا جو یروشالم پر چڑہائی کرنے آتے ہین سراغ لگاونگا کہ مین
اونہین ہلاک کرون اور مین داود کے گھرانے پر اور یروشالم کے رہنے والون پر فضل اور مناجات
کی روح برساونگا اور وے مجکو جس شخص کے ساتھہ دیکھینگے جسی اونہون نے چھیدا ہے اور
وہی اوسکے لئے ماتم کرینگے جیسا کوئی اپنی اکلوتی کے لیے ماتم کرتا ہے اور وے اوسکے لیے تلخ کام ہونگے
جسطرح سے کوئی اپنے پہلوٹھی کے لیے تلخ کامی مین پڑتا ہے اور اوسدن یروشالم مین بڑا ماتم ہوگا
ھددرمون کے ماتم کی مانند مجدون کے وادی مین اور ساری مملکت ماتم کریگی ہر ایک گھرانا علیحدہ
داود کا گھرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ ناتن کا گھرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ لاوی کا
گھرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ سمعی کا گھرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ ساری گھرانے
جو باقی رہینگے ایک ایک گھرانا علیحدہ اور اونکی بیبیان علیحدہ آتی ایمان والو یہ بات ظاہر ہے کہ اگلی
زمانمین بت پرست لوگ یروشالم پر چڑہائی کرتے تھی اب محمدی نور جبسے ظاہر ہوا بت پرستون کا
زور بالکل ٹوٹ گیا اب جو آخری زمانہ کی خبرون مین یروشالم پر چڑہائی کرنے والون کے ہلاک کرنیکا
وعدہ ہے وہ لوگ یہی نصاری ہین جو ایک بار پانچوین صدی مین چڑہائی کرچکے ہین یہی پھر آخری زمانہ

غلبہ کرینگے اور یروشالم پر تاک لگادینگے اور امام مہدی علیہ السلام کے جہاد مین فنا کیے جاوینگے اور جو محمدی لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین اور وہ محمدی لوگ جو یروشالم کے رہنے والے ہین اللہ اونپر فضل اور مناجات کی روح برساویگا یعنے اونکے دل مین اللہ کی محبت اور عشق کا فیض اور اللہ سے دعا مانگنے کا شوق اللہ کی طرف سے برسیگا اور اللہ اونکو دجال سے بچا لیگا مکہ اور مدینہ مین اور یروشالم مین دجال نہین جانے پاویگا ابن ابی شیبہ کی حدیث مین ہے کہ دجال بیت المقدس مین جاوے تو لوگو کو گہیر لیا مگر بیت المقدس پر غالب نہین ہوگا ایکا ایک حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگی اسلئے اسکی بعد فرمایا کہ وہ مجکو اوس شخص کے ساتہہ دیکہینگے جسکو اونہون نے چہیدا ہے اس جگہہ عبرانی لفظین یون ہین وِہِبِّیطُو اِلَی اِتْ اَشِر دَاقَادُو اور نگاہ کرینگے میری طرف ساتہہ ایسی شخص کے جسکو اونہون نے چہیدا ہے عبرانی مین اِت کے معنے ہین تئین جیسی آسمان کے تئین اور زمین کے تئین مگر جا بجا ساتہہ کے معنے بہی آتی ہین توراۃ شریف کی پہلی سورت کے ساتوین باب کی ساتوین آیت اور آٹھوین باب کی ستھرہوین اور اٹھارہوین آیت اور نوین باب کی دسوین آیت دیکہوان سب مقامون مین پادری میتہر نے اِت کے ترجمہ مین ساتہہ کا لفظ لکہا ہے اسیطرح اِت کا لفظ ساتہہ کے معنی مین بہت جگہہ آتا ہے اس جگہہ بہی یہی معنی ہین اللہ فرماتا ہے کہ وہ لوگ مجکو یعنے میری جلال اور نور کو اوس شخص کے ساتہہ دیکہینگے جسکو اونہین نے یعنے اونکی باپ دادون نے جو حضرت داود کی نسل مین تہے اور یروشالم کے رہنے والے تہے چہیدا ہے یہہ اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف ہے اللہ خبر دیتا ہے کہ ایک شخص ایسا ہوگا کہ یہ لوگ اپنی سمجھ میں اوسکو چہیدینگے پہر ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسوقت داود علیہ السلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے ایمان دار ہوجاوینگی وہ مجکو اوس شخص کے ساتہہ دیکہینگے یہ اشارہ اوسوقت کی طرف ہے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اوسوقت حضرت داود علیہ السلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے لوگ محمدی ہونگی وہ اوس نورانی صورت کے ساتہہ اللہ کا نور دل کی آنکہون سے دیکہینگے اور بے ایمان یہودی دجال کے ساتہہ قتل ہوجاوینگے اس جگہہ پادری میتہر نے اِت کے لفظ مین تئین کے معنے سمجہکر یون سمجہا ہے کہ وہ دیکہینگے میری طرف ایسی شخص کے تئین جسکو اونہون نے چہیدا ہے یہ سمجہہ کر یون ترجمہ کر دیا کہ وی مجہپر جسی اونہونے چہیدا ہے نظر کرینگے پادری کے دل مین یہ جما ہوا ہے کہ حضرت عیسی خود خدا تہے تو یہودیون نے

معاذ اللہ خدا کو چھیدا ہاے افسوس پادری نے یہ نہ دیکھا کہ اسکی بعد فرمایا کہ وہ اوسکے لیے ماتم کرین گے یون
نہین فرمایا کہ وہ میرے لیے ماتم کرین گے حضرت یوحنا مکاشفات کے پہلے باب مین لکھتے ہین کہ دیکھو وہ بادلون
کے ساتھ آتا ہے اور ہر ایک آنکھ اوسکو دیکھے گی اور وے بہے جنہون نے اوسکو چھیدا اور یہ جو فرمایا
کہ وے اوسکی لئے ماتم کرینگے جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لیے ماتم کرتا ہے اسکا مطلب پادری طامس اسکاٹ
یون لکھتا ہے کہ وہ لوگ اپنے باپ دادون کی نالائقی کو یاد کر کے روئینگے کہ اونہون نے کیون سولی پر چڑہایا
یہ مطلب اسلئے لکھا ہے کہ پادری لوگ اسبات کے قائل ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب اوترینگے
تو سب زندے اور سب مردے بہی زندہ ہو کر آپکے پاس حاضر ہونگے آپ اچھون کو بہشت مین اور بدون
کو آگ مین بہیجدینگے آپکا اوترنا عین قیامت ہے اور موت آپکی واسطے نہوگی یہ بات انجیل شریف
سے ہرگز کہین ثابت نہین بات اتنی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کا ذکر اور قیامت کا
ذکر انجیل مین پاس پاس ہے اس سے پادریون کو دہوکا ہوا ہے اصل مطلب اس ماتم کا یہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایک مدت تک دنیا مین بادشاہت کر کے دین محمدی کو دنیا مین پہیلا کر
دنیا سے اوٹھ جاوینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی قبر کے پاس دفن کیے جاوینگے
تو آپکے مرنے پر تمام جہان کے محمدی لوگ جتنا غم کرین اوتنا تہوڑا ہے مجدون کی وادی کی جو مثال
دی ہے تو پادری طامس اسکاٹ نے اسکا بیان یون کیا ہے کہ یہ ماتم یوسیا بادشاہ کے مرنے پر
ہوا تہا تواریخ کی دوسری کتاب کے پینتیسوین باب کے اخیر مین یہ بیان ہے کہ مجدو کے وادی مین
یوسیا بادشاہ جو بہت بڑا ایمان دار اور اللہ کا عاشق تہا لڑائی مین زخمی ہوا اور مر گیا اوسکی شہید
ہونے پر تمام یہودا اور یروشلم نے ماتم کیا اور یرمیا علیہ السلام نے یوسیا پر نوحہ کیا اور سب گانے
والے اور گانے والیان اپنے مرثیون مین آج کے دن تک یوسیا کا ذکر کرتے ہین دیکہو یوسیا کے
مرنے پر جو ماتم تہا اوسکی مثال سے صاف یہی مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مرنے
پر تمام جہان مین ماتم ہوگا اور جو لوگ حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین اور ناتن نبی علیہم السلام
کی نسل مین اور لاوے کی نسل مین اور سمعی کی نسل مین باقی ہونگی اون محمدیون کو اور تمام جہان کے
محمدیون کو آپکی مرنے کا وہ غم اور صدمہ ہوگا جو بیان مین نہین آتا اور یہ بات سیدہی عقل کے
بالکل برخلاف ہے کہ آپکی حضور رہنی کا وقت جو ایمان والون کی بڑی خوشی کا وقت ہے اوس وقت

اگلی مصیبت کو یاد کر کے تمام جہان کے ایمان والون مین ماتم پڑجاوے یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے
آمین اور یہہ جو ترجمہ مین ماتم کا لفظ لکہا ہے وہ عبرانی مین سافدو کا لفظ ہے سفدکے معنے عبرانی لغت مین
لکہی ہین غم سے چہاتی پیٹنا اور غم سے رونا جب دونون معنے ہوے تو یہان یہی معنے ہین کہ آپکے غم مین سب
محمدی لوگ نہایت دل کے صدمی سے روئین گے چہاتی پیٹنا دین محمدی مین حرام ہے اور اگر دوسرے معنے لیے
جاوین تو ہوسکتا ہے کہ غم کے صدمی سے ایسی حالت اون کے دل پر ہو کہ دل قابو مین نرہے اوسوقت ایسی حرکتین
معاف ہین اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی تیسوین آیت مین جو لکہا ہے کہ ابن آدم کا یعنی عیسی علیہ السلام
کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا تو اوسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتے پیٹین گے یہان بہی عبرانی انجیل
مین سافدو کا لفظ ہے یہان بہی دونون معنے ہوسکتے ہین مگر یہان ایمان والون کا ذکر نہین ہے کیونکہ
آپکی آنے سے پہلے جابجا دجال کا کفر پہیلا ہوگا جب آپ کی آمد کا نشان نہایت جلال کے ساتہہ آسمان پر ظاہر
ہوگا اوسکو دیکہکر بے ایمان لوگ روروین پیٹین گے اور سمجہین گے کہ اللہ نے کسی خاص بندے کو ہمارے سزا
دینے کے لیے بہیجا ہے تیرہوان باب اوس دن گناہ اور ناپاکی کے واسطے داود کی گہرانے کے لئے
اور یروشالم کے رہنے والون کے لیے ایک سوتا کہولا جائیگا اور اوسی دن یون ہوگا رب العالمین
فرماتا ہے کہ مین بتون کے نامون کو زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور اونہین پہر کوئی یاد نکرے گا اور مین
جہوٹے پیغمبر ہونے والون کو اور ناپاک روح کو دنیا سے باہر کر دونگا اور ایسا ہوگا کہ جب
کوئے پیش خبری دیگا تو اوسکی مان باپ جن سے وہ پیدا ہوا اوسی کہین گے کہ تو نہ جیگا کیونکہ تو اللہ کا
نام لے کے جہوٹ بولتا ہے اور اوسکی مان اور باپ جن سے وہ پیدا ہوا جسوقت وہ پیش خبری دیگا اوسے
ہول مارین گے اور اوسدن ایسا ہوگا کہ اون خبر دینے والون مین سے ہر ایک جسوقت وہ خبر دیوے
اپنے خواب سے شرمندہ ہوگا اور وے کبہی بال والی پوشاک نپہین گے تاکہ فریب دیوین بلکہ ایک ایک
کہیگا کہ مین خبر دینے والا نہین مین کسان ہون کیونکہ میری شروع جوانی سے کسی نے مجہی غلام
کر رکہا تہا اور ایک اوس سے پوچہے گا کہ تیرے ہاتہون پر یہ کیا زخم ہین تو جواب دیگا وے زخم ہین
جو مجہی اپنے دوستون کے گہر مین لگے تہے پادری طامس اسکاٹ پہلی آیت کا مطلب یون لکہتا ہے کہ
اوپر کے باب کے آخر مین جس زمانہ کا بیان ہے اوس زمانہ مین ایک حوض کہلا جائیگا یہودیون کے
واسطے جس مین وہ اپنے گناہون کو دہوئین گے اس سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کا خون ہے

اسی پادری جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اوسوقت بیشک ہم محمدیون کے نزدیک بہی بہت بڑا چشمہ فیض کا حضرت داود علیہ السلام کی نسل کے محمدیون کے واسطے اور یروشالم کے محمدیون کے واسطے کہولا جائیگا پہر تمام جہان بہر دین محمدی پہیل جائیگا محمدی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے بڑی بڑی نعمتیں ایمان کی پاوینگی اور اپنی دل وجان سے اوس نور مین غرق ہوجاوینگی یہ نعمت اللہ نے محمدیون کے واسطے رکہی ہے جو فقط اللہ کے پوجنی والے اور سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین پادری لکہتا ہے کہ یہودیون کا گناہ یہی بت پرستی تہی اور اونکی جہوٹے نبی اونکی ناپاک روحون کے وسیلہ تہے لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد وہ کبہی بت پرستی مین نہین پڑے ان اشارون مین ایک پوری خبر ہے کہ اوسکا ظہور جب ہوگا جب یہودی عیسائی ہوجاوینگے بت پرستی اور جہوٹا ایمان عیسائی گرجا کی بہت حصون مین بہت جاری رہا ہے اور اوس نے یہودیون کو ایمان لانے سے بہت روکا اور بہتون کو اس جال مین ڈالدیا کہ اگر تم بت پرستی کروگے تو ظلم سے بچ جاؤگی لیکن جب یہ پیش خبری ظہور کریگی تمام یہ روکین مٹ جاوینگی اور دوسرے ایمان مین آئے ہوے یہودی احتیاط سے ان کامون کو دیکہینگے اور پہر جو کوئی عیسی علیہ السلام کے برخلاف پیش خبری دینا اختیار کریگا یا بت پرستی کو ترقی دیگا تو اوسکو موسی علیہ السلام کے قانون کے موافق سزا دیجاویگی دیکہو پادری نے صاف اقرار کیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد یہودی بت پرستی مین نہین پڑے تو یہہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ کی خبر نہین ہوسکتی یہہ سوچ کر پادری کہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائی گرجون مین بت پرستی بہت جاری رہے اور اسی باعث سے یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لانے سے رکتے تہے جب عیسائیون کو بت پرستی مین گرفتار دیکہتے تہے اب پادری راہ دیکہتا ہے کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ یہ روکین مٹ جاوینگی آسے پادریو دین محمدی کی بدولت اس تیرہ سو برس کی مدت مین بہت یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اب حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین بتون کا تمام زمین مین کہین نام ونشان نہین رہیگا یہ جو سولی دیے ہوے آدمی کی مورت تم بناتے ہو جسکو عربی مین صلیب اور فارسی مین چلیپا کہتے ہین یہ بہی بیشک بت ہے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام توڑینگے ساری زمین کے لوگ محمدی ہوونگی اور جو لوگ جہوٹ موٹ پیش خبریان دیتے ہین اور روشن دل ہونیکا دعوی

کرستے ہین وہ مٹ جاوینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب جہوٹے عیسائیون کا زور ہوا اون مین بہت
لوگ جہوٹ موٹ کرامت کا دعوی کرتے تھے اور جہوٹی خبرین دیتے تہے ملا محمد رضا طہرانی نے لکہا ہے کہ یہودی
ملاون نے بڑے بڑے دعوی کئی ہین یہانتک دعوی کیا ہے کہ ہمنے اللہ کو دیکہا ہے ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے بعد کے وقتون مین بہت لوگون نے دعوی پیغمبری کا کیا مگر وہ مٹ
گئی اور اونکا نام ونشان نرہا اب ہمارے زمانہ مین بہی ایسی جہوٹے دعوی جابجا لوگ کررہے ہین آخر
کو دجال پہلے پیغمبری کا پہر خدائی کا دعوی کریگا ایسے دعوے والون کو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام آکر مٹا وینگے پہر اگر کوئی ایسا جہوٹا دعوی زبان سے نکالے گا اوسیوقت اوسکے ماں
باپ اوسکو دہمکا کر چپ کردینگے اور اونکا لباس جو پیغمبرون کا اور کامل درویشون کا لباس ہے
اوسکو فریب دینے کی نیت سے لوگ نہین پہنینگے اور اسقدر سچائی لوگون پر غالب ہوگی کہ جن باتون
کے ظاہر کرنے کو آدمی کا جی نہین چاہتا اون باتون کو بہی لوگ ظاہر کردینگے کوئی یون کہیگا کہ مین
غیب کی خبر دینے والا نہین ہون مین تو کسان ہون اور ایک شخص نے مجکو اپنے کہیت کے کام کیلیے
جوانی کے وقت سے زبردستی کرکے غلام بنا رکہا تہا اور کوئی پوچہیگا کہ یہ زخم تیرے ہاتہ پر کیسے ہین
تو گہر کے اندر جو لڑائے ہوئے تہے وہ اوسکا حال صاف کہدیگا اور جہوٹہ نہ بولے گا ارشاد ہوتا ہے
اے تلوار تو میرے چرواہے پر اوس انسان پر جو میرے ساتہ ہے جاگ رب العالمین فرماتا ہے اوس
چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہوجاوے پہر مین اپنا ہاتہ چہوٹون پر چلاونگا پادری ہاسل سکاٹ لکہتے ہین
کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ہے اللہ تعالے اپنے تلوار کو حکم کرتا ہے کہ تو اوس انسان پر جاگ
جو میرے ساتہ ہے عبرانی مین اس جگہ عمیتی ہے جسکا ترجمہ عربی مین معی ہے یعنی میرے ساتہ
یعنی وہ انسان جو میرا خاص بندہ ہے اور وہ ہمیشہ میرے ساتہ ہے اور میری حضوری اوسکو
ہر دم حاصل ہے یہ لفظ اور نبیون کے حق مین بہی آیا ہے توراۃ شریف کی پہلی سورت کے چہٹی باب کی
نوین آیت مین ہے کہ نوح خدا کے ساتہ چلتا تہا اور اکیسوین باب کی بیسوین آیت مین حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کے ذکر مین ہے کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہ تہا مگر اس جگہ پر پادری نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے برابر ٹہرانے کے لئے یون ترجمہ کردیا کہ وہ میرا ہمتا ہے یا اسد
پادریون کی آنکہین کہولدے پہر پادری ذکر لکہا ہے کہ جب وہ چرانے والا قتل ہوگا تو گلہ بکہر جاویگا اور

اللہ اوسکی رکھوالی کریگا جس طرح چھوٹے لڑکون کی رکھوالی کیجاتی ہے اب ہم کہتے ہین کہ بیان سے حضرت
عیسی علیہ السلام کا قتل ہوجانا مراد نہین ہے اتنا ہی مطلب ہے کہ ظالم لوگ حضرت عیسی علیہ السلام
پر تلوارین لیکر آوین گے اور اپنی سمجھ مین اونکو مارین گے اور اونکی امت کے لوگ بکھر جاوین گے جیسا کہ متی
نے اپنی انجیل کے چھبیسوین باب مین لکھا ہے کہ اک بڑی بھیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیکر آئے تب سارے
شاگرد آپکو چھوڑکر بھاگ گئے اب ہمکو قرآن مین اللہ نے خبر دی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اون لوگون نے
قتل نہین کیا اونکو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا اور آپ کی سی صورت اونکی سامنی کردی گئی یعنی دوسرا
شخص آپ کے بدلے مین مارا گیا ارشاد ہوتا ہے اور ایسا ہوگا اللہ فرماتا ہے کہ ساری سرزمین مین دو حصے
کاٹے جاوین گے اور مرین گے اور تیسرا حصہ اوس مین باقی رہے گا اور مین تیسرے حصہ کو آگ کے درمیان
لاؤنگا اور مین اونہین یون صاف کرونگا جس طرح روپے کو صاف کرتے ہین اور یون تاؤن گا
جس طرح سونے کو تاتے ہین وہ میرا نام لین گے اور مین اونکی سنونگا مین کہون گا یہ میرے لوگ ہین اور
وہ کہین گے کہ اللہ میرا خدا پادری لکھتا ہے کہ یہ اس بات کی پیش خبری ہے کہ یہودی جب حضرت
عیسی علیہ السلام سے منکر ہوئے تو اللہ نے اون پر رومیون کو غلبہ دیا اونہون نے یہودیون کی زمین
کے بڑے حصہ کو برباد کیا لیکن تیسرا حصہ چھوڑا گیا اور جب وہ تمام آزمائشون اور تکلیفون سے نکل جاوین
گے تب وہ ثابت ہوجاوین گے اور پاک ہوجاوین گے وہ آخر کو دوسرے دین مین آجاوین گے اور
خدا کے بندے کہلاوین گے ہم کہتے ہین جو یہودی حضرت عیسی علیہ السلام کے دین مین آئے تھے اور
اونکی شریعت پر قائم رہے اور سب مصیبتون مین ثابت قدم رہے اور جن یہودیون نے محمدی وقت
پایا اون مین جو محمدی ہوتے جاتے ہین یہ سب اللہ کے خاص بندون مین داخل ہین چودہوان
باب دیکھو اللہ کا دن آتا ہے اور تیری لوٹ کا مال تیرے درمیان بانٹا جائیگا اور مین ساری قومون
کو اکٹھا کرون گا کہ یروشالم سے لڑین اور شہر لیا جائیگا اور گھر کے گھر لوٹے جاوین گے اور عورتین
بے حرمت کیجاوین گی اور آدھا شہر قید ہوکر جاویگا لوہ حصہ جو باقی رہجاوین گے شہر سے کاٹے نجاوین گے
تب اللہ نکلیگا اور اون قومون سے لڑائی کریگا جس طرح سابق مین جنگ کے دن لڑا تھا پادری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ رومی لوگ تمام قومون کی طاقت اپنی فوج مین شامل رکھتے تھے رومیون
نے جوان اور فائدہ والا حصہ یہودیون کا باقی رکھا تھا لیکن یہ یا تو مصر کے کھدائون مین قید کیے گئے

یا تلوار سے مارے گئے یا شہر کے تماشون مین جنگلی درندون سے پھاڑے گئے یا غلام بنا کر بیچ لیے گئے اور
چالیس ہزار جنکو اذن دیا گیا تھا کہ جہان اونکی خوشی ہو وہان جاوین وہ آدمی تھے اون سب کو
شہر سے باہر کر دیا گیا جب رومیون نے شہر لے لیا ایک بڑا حصہ شہر کا برباد کیا اور بہت لوگ نکالے
گئے اور بہت لوگ عیسائی ہو گئے لیکن غالبًا بقایا یہودی وہ خیال کیے گئے ہین جو ان بربادیون سے
بچ رہے ہین اور اونکی اولاد سیکڑون برسون سے بطور ایک علیحدہ فرقے کے بچائے گئے رومی بعد
اسکے کبھی سرسبز نہین ہوئے اور اونکے خوب صورت شہرون اور صوبون کو وحشی قومون نے
لڑائیان لڑکر تباہ کر دیا لڑائی کا دن وہ تھا جبدن اللہ نے مصر والون کو لال سمندر مین ڈبو دیا یا جب
اسرائیلیون کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ جو اللہ فرماتا ہے کہ مین
اون لوگون سے لڑونگا جس طرح لڑائی کے دن لڑا تھا تو یہ لڑائے کا دن ہے جس دن حضرت موسے
علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے فرعون والون کو لال سمندر مین ڈبو دیا یا وہ دن ہے جب حضرت
یوشع علیہ السلام کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا اور وہان بڑے بڑے بت پرست بادشاہون کو قتل
کیا جسطرح اوس دن اللہ تعالے نے لڑائے کی تہے اوسیطرح اون لوگون سے لڑائی کریگا جو
یروشالم کو برباد کرین گے اب ہم پادریون سے پوچھتے ہین کہ رومیون سے اللہ جس دن لڑا وہ
کونسا دن ہے سارا عالم جانتا ہے کہ اللہ تعالے پانسو برس بعد محمدی تلوار کھینچ کر رومیون سے
ایسا لڑا کہ رومیون کو چکنا چور کر دیا پادری یون بات بدلتا ہے کہ وحشی قومون نے لڑائیان
لڑکر رومیون کا ملک تباہ کر دیا ہم کہتے ہین کہ وہ وحشی قومون کے لوگ جو بت پرست تھے اونہون
نے جو چوتھی صدی عیسوی مین روم کے جھوٹے عیسائیون پر چڑھائے کی تھی اونکی خبر نہین
ہو سکتی کیونکہ اس لڑائی کی مثال اللہ اوس لڑائے سے دیتا ہے جو حضرت موسی اور حضرت یوشع
کے وقت مین ہوئے تھی اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ اللہ اوس پیغمبر کے وسیلہ سے لڑیگا جسکی
حق مین فرمایا ہے کہ وہ موسی کی مانند ہوگا ارشاد ہوتا ہے اور اوس کے پانون اوسی دن زیتون
کے پہاڑ پر جو یروشالم کے سامنے پورب کو ہے جمے رہین گے اور زیتون کا پہاڑ بیچون بیچ پچہم کی
طرف اور پورب کی طرف کو ایسا پھٹ جائیگا کہ اوس مین نہایت بڑی وادی ہو جائیگی کیونکہ
آدھا پہاڑ اوتر کیطرف سرک جائیگا اور آدھا اوسکا دکھن کیطرف پادری لکھتا ہے کہ حضرت عیسی

علیہ السلام جو اپنے دشمنون سے لڑنے جاوینگے اکثر زیتون پہاڑ پر کہڑے ہوئی ہین اور وہان سے آسمان پہ
چڑہ گئی ہین اور اپنی حواریون کے وسیلے سے اونہون نے دنیا کے شہرون مین انجیل بہیجی اور رسمی قانون
اور حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت جو لوگون کو عیسائی دین سے روکتی تہی جس طرح گرد کے پہاڑون
نے یروشالم مین آنے سے روکا تہا وہ رسمین اور وہ شریعت ہٹا دی گئی یروشالم جسمین خوشنما
اور پہل دار پہاڑ زیتون کا ایک علامت ہے اوسکا خاص حق لے لیا گیا اور سارے قوم مین تقسیم کیا گیا یادرہی
کا مطلب یہہ ہے کہ پہاڑ کے پہٹ جانے گا اور دونون طرف سرک جانے کا یہ مطلب ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت جو یروشالم مین پہیلی ہوئے تہی اور یروشالم کی بڑی تعظیم تہی وہ شریعت موقوف ہوجائے گی
اور اوسکے بدلے عیسائی گرجاؤن کی تعظیم ہوگی جب عیسائی دین ہر قوم مین پہیل جاوے گا آگے ایمان
والو اوپر کی آیت مین یہہ ذکر ہے کہ اللہ تعالے رومیون سے لڑے گا اس پیشین خبری کا صاف ظہور
محمدی وقت مین ہوا اوسی دن کا اشارہ صاف اوسی وقت کی طرف ہے جس وقت اللہ تعالی رومیون
سے لڑی گا فرماتا ہے کہ اوسکے پانون اوسدن زیتون پہاڑ پر جمے رہینگے اسکا یہ مطلب کہ اللہ تعالی
اپنی قدرت کا ظہور زیتون پہاڑ پر دکہلاویگا اور اپنے پاک بندون کو یہان لاوے گا اور آپ خود
اونکے ساتہ آوے گا مولانا جلال الدین سیوطی رح فضائل بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ مثیر الغرام
والی نے لکہا امام احمد بن محمد مصری شافعی نے ولید تک یعنی وہ جو مسلم کی بیٹی ہین اون تک سند پہونچائی کہ اونہون نے کہا کہ مجکو ایک
بوڑہی نے خبر دی جو شداد ابن اوس انصاری کی نسل مین تہا اوس نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ
اوسکے دادا شداد رض کی زبانی نقل کرتے تہے کہ اونہون نے فرمایا کہ ہم بیت المقدس کو گہیرے ہوئے
تہے حضرت عمر رض چار ہزار سوارون مین تشریف لائے اور بیت المقدس کا وہ پہاڑ جو پورب کی
طرف ہے یعنے طور زیتا وہ اوسپر اترے آگے ایمان والو اللہ نے اپنی پاک بندون کے قدم کو اپنا
قدم فرمایا قرآن مجید مین اللہ نے اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو لوگ
تجہہ سے بیعت کرتے ہین وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتہ ہے اونکی ہاتہ پر اسی طرح یہان جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمون کے قدمون کو یون فرمایا کہ میرے قدم زیتون پہاڑ پر جمین گے
اور پہاڑ کے پہٹ جانے اور سرک جانے کا یہ مطلب کہ اصل دین جو اللہ نے اپنے پاک نبیون کو
بتلایا ہے وہ یروشالم سے اور زیتون پہاڑ سے آس پاس تمام شہرون مین پہیلے گا ارشاد ہوتا ہے

اور تم میرے پہاڑون کے وادی کو بہاگوگے کیونکہ پہاڑون کے وادی آصل سے جا ملینگے ہان جس
طرح سے تم شاہ یہوداعزیاہ کے دنون مین زلزلہ کے آگے سے بہاگی تہے اوسی طرح سی بہاگوگے اور اللہ
میرا خدا آویگا اور سارے قدسی تیرے ساتہ پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بعضی کہتی ہین
کہ آصل کسی خاص جگہہ کا نام ہے جو زیتون پہاڑ کے نزدیک ہے لیکن چونکہ یہ لفظ ایک فعل سے
نکلا ہے جسکی معنے علیحدہ کرنے کے ہین تو اوسکے معنے علیحدہ جگہہ کے ہین اور بعضی خیال کرتے ہین کہ وہ
اشراف مراد ہین جو موسائی شریعت سے علیحدہ ہوکر عیسائی دین مین داخل ہوئے لیکن شاید وہ
جگہہ مراد ہو جہان عیسائی یہودی بہاگ گئے تہے کہ اپنی تئین بے ایمان باشندون سے علیحدہ کرین
جسوقت رومیون کی فوج نے یروشالم کو گہیرا تہا ایک حصہ پہاڑ کا اوتر کو ہٹایا گیا اور ایک حصہ دکہن
کو اور ایک گہاٹی پورب سے پچہم کی طرف ہو گئی وہ گہاٹی آصل مین پہنچی یعنے علیحدہ جگہہ مین پہنچی
ہم کہتی ہین کہ علیحدہ جگہہ کا اشارہ ظاہرا مکہ اور مدینہ کیطرف ہے یعنے یروشالم سے دین کا رستہ مکہ
اور مدینہ سے جا ملے گا اور جو لوگ اودہر سے آوینگے اونہین کے پاس یروشالم والون کو پناہ ملی
گی بہاگنے کا یہ مطلب کہ تم ڈر جاؤگے اور اونکا سامنا نکرسکوگے کیونکہ محمدی فوجون کے ساتہ اللہ
خود آویگا اور سارے قدسی یعنے فرشتے اور پاک لوگ یا اللہ تیرے ساتہ ہونگی پادری بے انصاف
اسکو اوسوقت کی خبر ٹہراتا ہے جب روم کے بت پرستون نے یروشالم کو برباد کیا پادریون کو یروشالم
کی بربادی کی بڑی خوشی ہے جہان دین کی ترقی کی بشارت ہوتی ہے اوسکو اوسیوقت کی
خبر ٹہرا دیتے ہین ارشاد ہوتا ہے اور اوسی دن ایسا ہوگا کہ روشنی نہوگی اور نہایت تاریکی
ہوگی اور ایک دن ہوگا جو اللہ کو معلوم ہے نہ دن ہوگا اور نہ رات ہوگی اور یون ہوگا کہ شام
کیوقت روشنی ہوجاوے گی پادری لکہتا ہے کہ اوس دن سے مراد ہے عیسائی دین کے پہیلنے کا
زمانہ بہت مدت تلک نہ روشنی ہوگی نہ اندہیرا ہوگا تاریکی ہوجاوی گی جہالت سے بڑی عقیدون
سے اور بت پرستی سے اور گرجا کی حالت بہت بگڑ جاوی گی لیکن کچہ پاکی اور تسلی بہی پائی جاویگی
ایک دن ہوگا یعنے بالکل رات کا سا اندہیرا نہین آویگا اوس دن کی حد اللہ کو معلوم ہے لوگ
مشکل سے جانینگے کہ اوسی رات کہین یا دن لیکن آخر کو دنیا کے شام کو آفتاب سچائی کا نکلیگا
اور اندہیرا جہالت اور بت پرستی کا دور ہوجائیگا آہی پادریو جہان تمنی اتنا سمجہا کہ حضرت

عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائیون مین جہالت اور بت پرستی سے دن مین اندھیرا ہوگیا تہا اوسکی
ساتھہ یہ بہی سمجھو کہ وہ جو شام کیوقت روشنی ہو جانے کا وعدہ تہا اوسکا ظہور محمدی وقت مین
ہوا ساتوین صدی عیسوی مین سچائی کا آفتاب مکے سے نکلا اور تمام جہان مین اوسکا نور
پہیل گیا ارشاد ہوتا ہے اور اوسیدن یون ہوگا کہ جیتا پانی یروشالم مین سے جاری ہوگا
اوس کا آدہا پوربی سمندر کیطرف اور اوسکا آدہا پچہمی سمندر کیطرف گرمی مین اور جاڑے
مین ایسا ہوگا اور اللہ ساری زمین کا بادشاہ ہو جائیگا اوسدن ایک اللہ ہوگا اور
اوس کا نام احاد یعنی ایک ہوگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ انجیل کی تاثیر پہیلے
گی اور انجیل کی ترقی یروشالم سے شروع ہوگی اور ہر فصل مین یعنے ہر طرح کے زمانے مین
ہر طرف اوس کا راستہ جاری ہوگا اور اللہ کی بادشاہت سارے زمین مین ظاہر ہوگی
اور بتون کو اور جہوٹے مذہبون کو اور جہوٹے عیسائیون کو زور نہ رہیگا سب بادشاہ
خدا پرست ہونگے اور ایک خدا کی تابعداری مین ایک راہ پر ہونگے ہم کہتے ہین کہ اوسیدن کا
اشارہ اوسیوقت کی طرف ہے جس کا اوپر ذکر ہے کہ شام کے وقت یعنے آخری زمانے مین
نور ایمان کا پہیل جائیگا دیکہو اوسی محمدی وقت مین یروشالم مین سے محمدی فیض تمام
ملک شام مین جاری ہوا اور اللہ نے اپنی بادشاہت کو سارے زمین کے لوگون پر خوب
ظاہر کر دیا اور جہوٹے عیسائیون نے جو تین خدا مشہور کر رکہے تہے اونکا زور اللہ نے
مٹایا اور تمام جہان مین ایک اللہ مشہور ہوا قل ہو اللہ احد کا جا بجا ڈنکا ہوا ارشاد
ہوتا ہے اور ساری زمین تبدیل ہو کر اوس عرابہ کی یعنے جنگل کی مانند ہو جائیگی جو
جبع سے لے کے رمون تک یروشالم کے دکہن طرف ہے اور وہ بلند ہوگی اور بن یامین
کے پہاٹک سے پہلے پہاٹک کی مقام تک اور کونے کے پہاٹک تک اور حننئیل کے برج سے
بادشاہ کے انگوری کولہوئون تک اپنی ہی موقع پر آبادی جائیگی اور لوگ اوس
مین رہینگے اور پہر لعنت مطلق نہوگی بلکہ یروشالم امن و امان سے بسیگی پادری
لکہتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ اوسوقت مین حالت اور مزاج اور خصلتین یہودیون کی
بدل جاوینگے گویا ایک بڑا ضلع بالکل برابر کر دیا جائیگا میدان سے پہاڑ گرادی

جائینگے گہاٹیان بہردی جائینگے اندر اور باہر کی ہر اک روک ہٹائی جائیگی جو اونکو خصلت بدلنے سے اور اپنی زمین پر آباد ہونے سے روکتی تہی اور یروشالم جو بدتون پانون سے روندا گیا سعزتی کی خاک سے اوٹہایا جاویگا اور پہر تمام اپنی پہلی وسعت مین آباد کیا جاویگا اور اندر سہی آباد کیا جاویگا اور پہر اسد کے غضب اسنے برباد نہو گا جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹہ جانے کے بعد ہوا تہا لیکن وہ امن و امان کا گہر ہو جائیگا بدلی ہوئے یہودیون کی واسطے اسی پادری یہ سب باتین محمدی وقت مین ظاہر ہو چکین بہت یہودی اپنی گمراہی چہوڑکر محمدی ہو گئی یروشالم خوب طرح آباد ہوا اور جو یہودی محمدی دین مین آئے وہ وہان آباد ہوئے اور بت پرستون کا بالکل زور جاتا رہا جو اس پاک شہر کے دشمن تہے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مری (مرض) جس سے الله ساری قومون کو جو یروشالم پر لڑنے کو چڑہ آوین مارے گا سو یہ ہی اور بگاڑ جسوقت وی اپنی پانون پر کہڑے ہونگی فنا ہو جائیگا اور اونکی آنکہین اونکی چشم خانون مین گل جاوینگی اور اونکی زبان اونکی منہہ مین سڑ جائیگی اور اوسی دن یون ہوگا کہ الله کیطرف سے اون کے درمیان بڑی گڑبڑاہٹ آپڑیگی اور اونمین سے ایک دوسری کا ہاتہہ پکڑیگا اور اوس کا ہاتہہ دوسرے کے ہاتہہ کے مقابل اوٹہایا جائیگا اور یہودا بہی یروشالم مین لڑیگا اور سارے غیر قومون کا مال جو آس پاس ہین کیا سونا کیا روپا کیا لباس بڑی کثرت سے جمع کیا جاویگا اور گہوڑون اور خچرون اور اونٹون اور گدہون اور سب جانورون کو جو اون لشکرگاہون مین ہونگی وسطرح کی مری جیسی یہ ہے مارے گی پادری لکہتا ہے کہ یہ پیش خبری اس بات کی معلوم ہوتی ہے کہ یہودی جب اپنی زمین مین آباد ہونگی جو لوگ اون سے مقابلہ کرینگے اون پر یہہ عذاب آویگا اور سارے اینٹی کرسٹان یعنے جہوٹی عیسائی بیچور ہو جاوینگے جو اول شاندار ہو گئی تہے ہم کہتے ہین کہ ظاہر یون ہے کہ یہ پیش خبری اوسوقت کی ہے جب حضرت عیسی علیہ السلام کو اسد حکم بہیجیگا کہ اب مین اپنے ایسی بندون کو بہیجتا ہون جنسے لڑنے کی کسیکو طاقت نہین ہے تو میرے بندون کو طور کی طرف سمیٹ لیجا حضرت عیسی علیہ السلام محمدیون کے ساتہہ طور پہاڑ سینا مین جاوینگے یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور بہت لوگون کو قتل کرینگے صحیح مسلم مین ہے کہ خمر پہاڑ تک پہونچینگے اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے حضرت عیسی علیہ السلام

المقدس میں دعا کرینگی اور آپکی ساتھ کے لوگ آمین کہینگے تب یاجوج اور ماجوج کے گردنون مین کیڑے پڑجاوینگے اور وہ سب کے سب ایک ہی دفعہ مرجاوینگے ارشاد ہوتا ہے اور یون ہوگا کہ ہر ایک جو اون سب قومون مین سے جو یروشالم پر چڑہ آوین بچ رہیگا سال بسال بادشاہ رب العالمین کو سجدہ کرنے اور عید خیمون کے ماننے کو جاویگا اور یون ہوگا کہ زمین کے سارے گہرانون مین سے جو بادشاہ رب العالمین کے آگے سجدہ کرنے کو یروشالم مین نہ آوے اون پر مینہہ نہ برسے گا اور اگر مصر کا گہرانا نہ چڑہ جاوے اور نہ آوے تو اون پر بھی نہیں پڑیگا بلکہ اون پر وہ مری ہوگی جس سے خداوند اون قومون کو مارے گا جو نہین جاتی ہین کہ خیمون کی عید مانین یہی مصر کی سزا ہوگی اور ساری قومون کی سزا جو نہین جاتے ہین کہ خیمون کی عید مانین پادری لکہتا ہے کہ خیمی کی ضیافت سے مراد ہے حضرت عیسی علیہ السلام کا گہر قدرت مین بطور خیمہ کے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ آدمی خوشی سے عیسائی دین مین داخل ہون گے وہ لوگ جو یروشالم سے لڑے تہی اون مین جو باقی رہین گے بہت عیسائی ہوجاوینگے یہودیون کی روایت ہے کہ شکست یاجوج ماجوج کی وہی شکست معلوم ہوتی ہے جو یہان بیان کی گئی ہے مصر کے اوپر کے حصہ مین کبہی مینہ نہین برستا لیکن میدہی تیرمین یعنے دریای روم کے نزدیک بعضے وقت کثرت سے برستا ہے تو غالب یون ہے کہ مینہ سے جسمانی اور روحانی فیض مراد ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کے اڑتیسوین باب مین یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بڑی دہوم سے خبر ہے اور بہت قومون کے نام ہین جو اونکی ساتھ ہونگی تو یہان یہ مطلب ہے کہ جب یاجوج ماجوج مرچکینگی تو جو باقی رہین گے وہ سب محمدی ہوجاوین گے اور ہر سال مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہنی کو اور تہوڑے دنون خیمون مین رہنے کو آوین گے اور جو نہ آوینگے اون پر عذاب آویگا عید خیمہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین ایک عید تہی کہ مصر سے نکلنے کی بعد جو چالیس برس بیابان مین خیمون مین رہے اسکی یادگاری مین تہون اور ڈالیون کی جہونپڑیان بنا کر سات دن میدان مین رہتے تہی توریت شریف کی تیسری سورت کے تیئیسوین باب کی اونتالیسوین آیت سے اخیر باب تک اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ اخیر زمانے مین سال بہر کے بعد ہر طرف کے محمدی لوگ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہنے کو آوین گے اور میدان مین جہونپڑیون مین رہین گے ارشاد ہوتا ہے اوسدن گہوڑون کی گہنٹیون پر یا یہ

کہ لگاموں پر یہ رقم ہوگا قدس اللہ کو اور اللہ کے گھر کی دیگ اون پیالوں کے برابر ہوگی جو قربانگاہ کے آگے دھرے گئی بلکہ یروشالم اور یہوداہ میں کی سب دیگیں رب العالمین کے لئے مقدس ہونگی اور وے سب جو ذبیحہ کو ذبح کرتے ہیں آوینگے اور اون میں سے کیکو لینگے اور اون میں پکاوینگے اور اوس دن میں پھر کوئی کنعانی رب العالمین کے گھر میں نہوگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نام کی عزت ہوگی گھوڑوں کی گھنٹیوں پر اور اونکی باگوں پر نقش ہوگا قدس اللہ کو بعضے کہتے ہیں لڑائی کے گھوڑے مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ کام میں نہیں آوینگی اونکی زیور خاص خدا کے لیے کر دیئے جاوینگے اہل ایمان والو لڑائی کے ان گھوڑوں کا پتا محمدی وقت میں ظاہر ہوا امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو محمد ابن ابی سہل سرخسی رح نے لکھی ہے اوس میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رض کی وفات ہوئی تب اون کے ہاتھ میں تین سو گھوڑے تھے جنکی رانوں پر لکھا تھا حُبِسَ فِی سَبِیلِ اللّٰہ یعنے یہ گھوڑے روکی ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں یعنے اور کاموں سے روکے ہوئے ہیں فقط جہاد کیواسطے تیار ہیں دوسری جگہ لکھا ہے کہ عمر ابن عبدالعزیز بادشاہ نے اپنی پاس سے اللہ کی راہ میں گھوڑوں پر لوگوں کو سواری دی اور اون کی رانوں پر داغ دیا عُدَّةً لِلّٰہ یعنے تیار ہیں اللہ کے واسطے معلوم ہوا کہ یہ بشارت محمدی شریعت کی ہے گھنٹیوں کا لفظ جو ترجمہ میں لکھا ہے وہ عبرانی میں مصلّوت ہے اسکے دوسرے معنے پادری پیتھر نے لگاموں کے بھی لکھی ہیں ظاہر مطلب یہ ہے کہ لگاموں کے نزدیک یعنے رانوں پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کے واسطے مقدس ہیں یعنے خاص اللہ کے واسطے ہیں چوتھی باب کی تیسری آیت میں ہوچکا ہے کہ دو درخت زیتوں کے اوسکے اوپر تھے ایک کٹورے کے دہنی طرف ایک بائیں طرف اوپر کے لفظ سے یہ مطلب ہے کہ اوسکی نزدیک تھے نیان پادری پیتھر نے بھی ترجمہ میں نزدیک کا لفظ لکھا ہے اور کیا عجب ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں لگاموں پر بھی نقش کیا جاوے اور یہ جو فرمایا کہ اللہ کے گھر کی دیگ اون پیالوں کے برابر ہوگی جو قربان گاہ کے برابر ہیں اسکا مطلب پادری یوں لکھتا ہے کہ ہانڈی مٹی کی یا پتیل کی ایسی پاک ہوگی جیسی پیالے جو قربان گاہ کے آگے ہیں اور اسکا مطلب یہ ہے کہ نہایت کم درجے کا عیسائی ایک صاحب کمال پادری ہوگا اون لوگونکی برابر جو اگلی زمانہ میں بڑے درجہ کے اللہ والے تھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اون دیگوں کو کام میں لاوینگی قربانیوں کے واسطے

یعنے رسمی فرق منسوخ ہوجائیگا اور لوگ اپنی پاک خدمتین کرینگے ایمان اور محبت اور خوف کے ساتھہ ورکنعانی جو زبردست خادم دین کا ہے اوسکو اوس پاک کام کا اذن نہ ملیگا آسے ایمان والو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جو قربانی کا خاص مقام تھا اوسکے آگے جو پیالے دہرے رہتے تھے وہ پیالے سونے اور چاندی کے تھے وہ اللہ کے گھر کے تمام برتنون سے زیادہ پاک تھے توراۃ شریف کی تیسری سورت کے چھٹے باب مین اوس قربانی کا ذکر ہے جو گناہ کی معافی کے لیے ہوتی تھی اس باب کی اٹھائیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہے کہ مٹی کا برتن جسمین وہ پکایا جاوے توڑا جاوے اور اگر وہ پیتل کے برتن مین پکایا جاوے تو وہ مانجا جاوے اور پانی مین غوطہ دیا جائے دیکھو جو اللہ کے گھر مین مٹی کی یا پیتل کی دیگ تھی وہ بھی اون خاص پیالون کے برابر پاک نہ تھی مٹی کی ہانڈی مین جہان ایک بار گوشت پکایا گیا وہ توڑ ڈالی جاتی تھی اور پیتل کے برتن کا مانجنا واجب ہوجاتا تھا معلوم ہوا کہ سونے چاندی کے برتن کے دہونے اور مانجنے کی ضرورت نہین تھی اب یہ پیش خبری دیجاتی ہے کہ آخری شریعت مین اللہ کے گھر کی تمام دیگین بلکہ ساری شہر یروشالم اور یہودا کی سب دیگین برابر پاک ہونگی جس مین چاہو قربانی کا گوشت پکاؤ کچھہ ڈر نہین یہ خاص پتا محمدی شریعت کا ہے عیسائی شریعت مین قربانی نہین تھی یہ خبر اوسوقت کی نہین ہوسکتی اب یہہ بیان ہے کہ جناب عزرا علیہ السلام نے اور نحمیاہ نے شہر یروشالم کو خوب طرح آباد کیا آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ جب مسجد بیت المقدس بن چکی اوسکی بعد بھی بہت یہودی بابل مین رہ گئے فارس کے بادشاہ شیر شاہ نے ایک یہودی عورت سے نکاح کیا اور اوسکے چچا کے بیٹے کو اپنا وزیر کیا اس بادشاہ کی بیٹھنے سے ساتوین برس عزرا علیہ السلام بہت لوگون کو ساتھہ لیکر بابل سے یروشالم مین آئے عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئے ہے اوسمین لکھا ہے کہ جب آپ یروشالم مین تشریف لائے معلوم ہوا کہ بہت لوگ بت پرستون کی بیٹیان اپنی نکاح مین لائے ہین یہ سنکر آپکو بہت غم ہوا اور بہت روئے پہر سب لوگون کو جمع کیا اور انکو توراۃ شریف کی آیتین سنائین اور فرمایا کہ تم اللہ تعالے کے گنہگار ہوئے اب اوس سے توبہ کرو اور ان عورتونکو چھوڑ دو تب اون سب لوگون نے اسکا بندوبست کیا جن جن لوگون نے کافرون کی

بیٹیان لین تہین اون سب کو جمع کیا اون سبہون نے توبہ کی اور بت پرست عورتون کو چہوڑ دیا آفتاب صداقت مین ہے کہ بعد اسکے آس پاس کے ملکون کی لڑائی کی باعث سے یروشالم کے لوگ بڑی تکلیف مین پڑے اور سامریون نے اونکو شہر پناہ کے بنانے سے روکا تسپر ایک شخص جنکا نام نخمیا تہا اور وہ فارس کے بادشاہ کو شراب پلایا کرتے تہے اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو چالیس برس پہلی بادشاہ سے شہر اور شہر پناہ کے بنانے کا پروانہ حاصل کیا اور اون کے مدد سے شہر بنگیا چنانچہ نخمیا کی احوال کی کتاب مین یہ احوال بہت پہیلا کر لکہا ہے شہر پناہ کی دسون پہاٹکون کے دسون نام لکہے ہین پہر لکہا ہے کہ اسرائیلی لوگ پانی کی پہاٹک کے آگے جمع ہوئے اور سب نے عزرا سے عرض کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی توراۃ جو اللہ تعالی نے اسرائیلیونکو فرمائی تہی لاوین تب عزرا علیہ السلام توراۃ شریف لائے اور پو پہٹنی سے دوپہر تک مردون کو اور عورتون کو سب کو سناتے رہے اور اوسوقت عزرا علیہ السلام ایک منبر پر کہڑے ہوئے جو اونہون نے اسے واسطے بنایا تہا عزرا علیہ السلام نے سب لوگون کی آنکہون کے سامنے کتاب کہولی کیونکہ وہ سب سے اونچے تہے اور اونکی کہولتے ہی سب لوگ اوٹہ کہڑے ہوئے اور عزرا علیہ السلام نے اللہ کی تعریف کی اور سب لوگون نے ہاتہہ اوٹہا کی جواب مین آمین آمین کہا اور اونہون نے سر جہکائے اور منہ کے بہل گرکے زمین پر اللہ کو سجدہ کیا اور لاویون نے لوگون کو توراۃ کی معنے سمجہائے اور لوگ اپنی اپنی جگہہ کہڑے ہو رہے اور دوسرے دن سب لوگ عزرا علیہ السلام کے پاس جمع ہوئے کہ توراۃ کی باتین پوچہین غرض سب لوگون نے ملکر توراۃ شریف کے حکمون کو خوب جاری کیا اور بے شرع باتون کو مٹایا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب یہ شہر بن چکا سامریون کے سردار نے بادشاہ کی طرف سے ایک دوسری مسجد جریزیم پہاڑ پر بنانے کا پروانہ چاہا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو آٹھ برس پہلے وہ مسجد بن چکی پہر لکہا ہے کہ نخمیا کے زمانہ مین ملاکی نبی علیہ السلام نے پیش خبری سنائی ملا محمد رضا طہرانی کتاب منقول رضائی مین لکہتے ہین کہ معلوم نہین ہوتا کہ ملاکی کس زمانہ مین تہے مگر تسلم مفسر کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ ملاکی عزیر پیغمبر ہین اور راشہ مفسر بہی صاف کہتا ہے کہ ملاکی عزیر ہین اب ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان ہی اس

صحیفہ کے سرے پر اللہ تعالی اسرائیلیون کی شکایت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم لنگڑے اور اندہی اور
بیمار جانورون کو قربانی کے لیے لاتے ہو پہر فرماتا ہے کہ مین تمسی راضی نہین ہون تمہارے ہاتھہ کا
ہدیہ ہرگز قبول نہ کرون گا کیونکہ آفتاب کے طلوع سے اوسکے غروب تک میرا نام قومون کے درمیان
بزرگ ہوگا اور ہر اک مقام مین میرے نام پر لبان اور پاک ہدیہ گذرانا جاوے گا کہ میرا نام قومون
کے درمیان بزرگ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے آگے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ تعالے
حضرت موسی علیہ السلام کی امت کی شکایت کرتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا ہے کہ ایسا وقت
آویگا کہ ساری دنیا مین سورج کے نکلنے کی جگہہ سے ڈوبنے کی جگہہ تک میرا نام مشہور ہوگا اور ہر
جگہہ میرے نام سے ہدیہ گذرانے جاوینگے اور لبان سلگایا جاوے گا مسجدین لبان اور خوشبو
سلگانا محمدی شریعت کا حکم ہے تیسرے باب مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو مین اپنے پیغمبر
کو بہیجون گا اور وہ میرے آگے راہ کو درست کریگا اور ایکا ایک آویگا اپنی ہیکل یعنی مسجد کیطرف وہ
سردار جسکی تلاش مین تم ہو اور اوس قول و اقرار کا پیغمبر جس سے تم خوش ہو وہ بیشک آویگا رب
العالمین فرماتا ہے پر اوسکے آنے کے دن مین کون ٹہیر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کہڑا
رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند ہے اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور
اوسی خالص کرتا ہوا بیٹہیگا اور وہ بنی لاوی کو پاک کریگا اور انہین سونے اور روپے کے
مانند صاف کرے گا تاکہ وہ راستبازی سے اللہ کے آگے ہدیہ گذرانین تب یہودا اور یروشلم کا ہدیہ
اللہ کو پسند آویگا جیسا اگلے دنون مین اور گذرے ہوئے برسون مین تہا اور مین عدالت کے لیے تمہارے
نزدیک آؤنگا اور جادوگرون پر اور زناکارون پر اور جہوٹی قسم کہانیوالون پر اور اون پر
جو ظلم سے مزدورون کی مزدوری نہین دیتے اور بیواؤن اور یتیمون پر ستم کرتے ہین اور مسافر
کو پہیر دیتے ہین کہ وہ اپنا حق نپاوے اور مجہسے نہین ڈرتے مستعد ہوکے گواہی دونگا رب
العالمین فرماتا ہے کیونکہ مین خداوند ہون مین بدلتا نہین اسلئے اے اولاد یعقوب تم نیست
نہین ہوئے آگے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنے پیغمبر کو بہیجون گا
جناب متی نے اپنی انجیل کے سرے پر لکہا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے حضرت عیسی علیہ السلام
سے پہلے جنگل مین منادی کی پہر گیارہوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت

یحیی علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ یہ وہ ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ دیکھو مین اپنے پیغمبر کو تیرے آگے
بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ کو درست کریگا معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحیی علیہ السلام کی ہے
اور لوقا کی انجیل کے پہلے باب مین ہے کہ جب حضرت یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے اونکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام نے فرمایا اے لڑکے تو اللہ تعالے کا نبی کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اوسکی راہین
تیار کرتا چلے گا کہ اوسکے لوگون کو نجات کی خبر دیوی اسی سے بہی معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحیی علیہ السلام
کی ہے اور جناب متی نے اس آیت مین کچہہ لفظین زیادہ لکھی ہین وہ لفظین ملاکی علیہ السلام کے
صحیفہ مین نہین ہین شاید لکھنے والون سے رہ گئین یا جناب متی نے یہ آیت اپنی یاد پر لکھدی ہے
یا کسی اور نے یہ لفظین بڑہا دین ہین مگر مطلب ان لفظون کا یون ٹہرتا ہے کہ اے عیسی مین یحیی کو
تیرے آگے یعنے تجھسے پہلی بھیجتا ہون تا کہ تیری راہ کو درست کرے یعنے پہلے سے تیری پیش خبری
دیوے اور تیری تعریف کرے تا کہ ایمان والے تجھپر ایمان لاوین اب اسکے بعد جو فرمایا کہ ایکایک آویگا
اپنی ہیکل یعنے مسجد کیطرف وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو یہ صاف اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف ہے کہ آپ ایکایک مکہ سے مدینہ کیطرف تشریف لائے جو یہودیون کا شہر تہا وہان آکر آپنے
مسجد بنوائی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کہلاتی ہے جس طرح مسجد بیت المقدس جو یروشلم
مین ہین وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کہلاتی ہے اپنی مسجد کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہ ذکر
بیت المقدس کا نہین یہ ذکر دوسری مسجد کا ہے جو اوس رسول پاک کی مسجد کہلائیگی پہر فرمایا کہ وہ
قول و اقرار کا پیغمبر یعنے جسکی تابعداری کا اقرار تم سے توراۃ مین لیا گیا ہے جو موسی کی مانند ہوگا اور
بت پرستون کو قتل کریگا اور اوسکے وقت مین ایمان والون کو امن و امان ہو جائیگا اسواسطے اوسکی
آنیکی تمکو بہت بڑی خوشی ہے پہر اسکے بعد یہودیون سے فرماتا ہے کہ جب وہ آویگا کون ٹہیر سکیگا یعنے
تمکو اوسکے ساتہہ رہنا مشکل پڑیگا کیونکہ وہ آگ اور صابن کیطرح میل کو کاٹیگا یعنے بے ایمانون کو
قتل کریگا تب ایمان دار امن و امان سے رہینگے ایماندارون کو بہی اللہ کی راہ مین طرح طرح کی مصیبتین
اوٹہانے ہونگی تب وہ گناہون سے پاک ہونگی پہر صاف پتا بتلایا کہ وہ نبی لاوی کو پاک کریگا
یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام لاوی ہے اونکی نسل مین جو یہودی
ہونگی اونکو اس طرح پاک کریگا جسطرح بہٹی مین آگ سونے اور چاندی کے میل کو کاٹ دیتی ہے

اور سونے چاندی کو خالص کر دیتی ہے یعنے بے ایمانون کو قتل کریگا اور ایمان والون کا دل دنیا
کی طمع سے اور اپنی قوم کے ڈر سے اور ضد اور شرارت کی میل سے بالکل صاف کر دیگا جناب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائی یہودیون کی دو قومین اس شہر مین تہین بنی نضیر اور بنی
قریظہ یہ دونو قومین لاوی کی نسل مین تہین اسطرح پر کہ قریظہ اور نضیر دو بہائی تہے اونکی نسل مین یہ
دونون قومین تہین وہ دونون بہائی حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تہے اور حضرت ہارون
اور حضرت موسیٰ علیہما السلام دونون بہائی لاوی کی نسل مین ہین جیسا کہ تورات شریف سے ثابت
ہی سو قوم قریظہ اور نضیر دونون پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا جو سنگدل تہے اونہون نے
قتل ہونا قبول کیا مگر ایمان لانا قبول نہ کیا جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ محمدی دین مین آئے اونکے
نسل مین اللہ نے برکت دی جنہون نے محصول دینا قبول کیا اور ایمان نہین لائے وہ رعیت ہوکر
رہی اونکو توبہ کے لیے مہلت ملی حضرت صفیہ جو حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تہین خیبر کے
لڑائی مین قید ہوکر آئین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا پہر اللہ
یہ بتا دیتا ہے کہ یہودا اور یروشالم کا ہدیہ بہی اللہ کو پسند آویگا یعنے قوم یہودا جو حضرت لاوی کے
بہائی یہودا کی نسل مین ہین اون مین بہی بہت ایمان لاوینگے اور یروشالم مین رہینگے
اونکی نذرین اللہ قبول کریگا اسمین یہہ اشارہ ہے کہ جب تک اللہ سے برخلاف تہے حضرت عیسیٰ
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تہے تب تک اونکا کوئی نیک کام قبول نہ تہا کفر اور شرک
سے سب نیک کام اکارت ہوجاتے ہین جب ایمان دار ہوجاوینگے جب اونکی نذرین اللہ قبول
کریگا پہر یہ بتا دیا کہ مین اوس پیغمبر کے ساتھ تمہاری عدالت کرنیکو آونگا اور جادوگرون اور بدکارون کو قائل کرونگا اللہ فرماتا ہے کہ اے یعقوب کی اولاد اسلیئے مینے تمکو فنا نہین کر دیا کہ
تم اوس زمانیکو پاؤ پہر اسی باب کی تیرہوین آیت کے بعد یون ہے تمنے تو کہا اللہ کی بندگی کرنی
عبث ہی اور کیا فائدہ ہوگا اگر ہم اوسکی حکمون کو مانین اور اب ہم مغرورون کو نیکبخت کہتے ہین
اور ہان وہی جو شرارت کرتے ہین سو ترقی پاتے ہین وہی خدا کو بہی آزماتے ہین تو بہی اونکو
رہائی ملتی ہے تب اون لوگون نے جو خداوند سے ڈرتے تہے آپس مین بار بار گفتگو کی اور
خداوند نے کان دہر کے سنا اور اونکے لیے جو خداوند سے ڈرتے اور اوسکے نام کو یاد رکہتے تہی اوسکے

آ گیا دگاری کا دفتر لکھا گیا اور وہی میرا خاص خزانہ ہونگی اوسدن مین جسکی مین مقرر کیا ہے رب العالمین
فرماتا ہے اور جسطرح کوئی اپنی بیٹے پر جو اوسکا خدمت گذار ہے شفقت کرتا ہے مین اونپر شفقت
کرون گا تب تم پہر وگے اور صادق اور شریر کے درمیان اوسکے درمیان جو خدا کی بندگی کرتا ہے
اور جو اوسکی بندگی نہین کرتا امتیاز کروگے کیونکہ دیکہو وہ دن آتا ہے جو تنور کی مانند سوزان
ہوگا تب سارے مغرور اور ہر ایک جو بدکاری کرتا ہے کہونٹی کے مانند ہونگے اور وہ دن جو
آتا ہے اونکو جلا دیگا رب العالمین فرماتا ہے ایسا کہ وہ اونکی نہ جڑ چہوڑے گا نہ ڈالی لیکن تم پر جو
میرے نام سے ڈرتے ہو سچائی کا آفتاب طلوع کریگا اور اوسکے پنکہون مین شفا ہوگی اور تم نکلو گے
اور گاؤخانے کے بچہڑون کی طرح کودوگے پہاندوگے اور تم شریرون کو پائمال کروگے کیونکہ
جسدن مین یہہ ٹہراؤن وہی تمہارے پاؤن تلے کی راکہہ ہونگی رب العالمین فرماتا ہے ای محمدی
بہائیوان سب آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اوسوقت مین بعضے لوگ کہتے تہے کہ ہم دیکہتی ہین کہ بدکار
لوگ دنیا مین دولت اور ترقی پاتے ہین پہر ہم اللہ کی شریعت پر کیون چلین جو دیندار تہے اونہون نے
بار بار آپس مین مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرین کہ ان لوگون کو ایسی باتون سے روکین اللہ کے یہان اون
دینداروں کا یہ کام قبول ہوا اور اونکی اعمال نامی مین لکھا گیا اللہ اپنی پاک بندون سے فرماتا ہی
کہ دیکہو وہ دن ہی آتا ہے کہ کافر اور بدکار لوگ دنیا مین بہی بڑی بڑی سزائین پاوین گے وہ
دن اونکو اسطرح جلا دیگا جسطرح آگ کہونٹی کو یعنے کٹی ہوی درخت کے سوکہی جڑ کو جلا دیتے ہے
اور نیک لوگ غلبہ پاوین گے جو اللہ سے ڈرنے والے ہین اون سے اللہ فرماتا ہے کہ تم پر سچی
دین کا آفتاب نکلے گا اوسکے پنکہون مین یعنے اوسکی شعاعون مین دل کے اور روح کے سب
مرضون سے شفا پاؤگے اور بچہڑون کی طرح خوب طرح خوشی مین کودوگے اور پہاندوگے اور
کافرون کو روندوگے یہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے صداقت کا آفتاب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین اللہ تعالے نے قرآن شریف مین سورج کے حق مین چراغ کا لفظ فرمایا ہے اور اپنے
رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ای نبی ہمنی تجکو روشن چراغ بنا کر بہیجا ہے تو اسکا
یہ مطلب ہوا کہ ای نبی ہمنی تجکو روشن آفتاب کرکے بہیجا ہے اس سچائی کے آفتاب کا نور
سارے جہان کے ایمان والے آدمیون اور جنون کے دلون مین پہیل گیا اور ہمیشہ پہیلتا رہیگا ہے

اندہیرا کفر اور جہالت کا جو تمام جہان کے دلون پر چہایا ہوا تہا اس سچے آفتاب نے اللہ کے حکم سے ایمانوالون
کے دلون سے مٹا دیا اس سچے آفتاب نے ایمان والون کو دلکی آنکھون سے اللہ کا نور اور بہشت اور
دوزخ اور بہت کچہ اندیکہی چیزین دکہلا دیں اس سچے آفتاب نے بکی ایمان والون پر اللہ کے حکم سے
اپنا نور چمکا کر اونکو چاند کیطرح روشن کر دیا جسقدر اس سچے آفتاب کے نکلنے کے دن نزدیک آتے
گئے اوسقدر صبح کی روشنی زیادہ پہیلتی گئی یعنے پیغمبرون کی پیشین خبریان دن بدن اوسکی سب
پتون اور نشانون کے بیان مین زیادہ روشن ہوتی گئین یہان تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے اس سچے آفتاب کے صاف صاف پتے اور نشان خوب طرح بتلا دیے پہر اللہ نے اونکی خادم
یوحنا حواری کو اس سچے آفتاب کا نکلنا رویا اون کے عالم مین دکہا دیا یہانتک کہ یہ سچا آفتاب
مکہ سے نکلا اور مدینہ مین آکر ٹہرا اور تمام جہان پر اوسکی روشنی آج تک پہیلی ہوئی ہے اور امام
مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین خوب طرح اس سچے آفتاب کا نور ہر شخص کو
گہیر لیگا یا اللہ وہ زمانہ ہم محمدیون کو بہت جلد دکہلا دے آمین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ
سچائی کا آفتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اونہون نے سچا دین پہیلایا اور اونکی بعد
روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اس پادری کو یہ نہ سوجہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کیوقت مین اور اونکی بعد سچے ایمان والون پر بے ایمانون کا غلبہ رہا بے ایمان یہودی اگر روم
کے بت پرستون کے ہاتہون قتل ہوئے تو اسکی بعد بار بار بت پرستون نے عیسائیون کا قتل عام
کیا پہر جہوٹی عیسائیون نے تین سو برس تک سچے عیسائیون پر ظلم ڈہایا جو شخص اوس زمانیکو ایمان
والون کے بڑے غلبہ کا زمانہ ٹہراتا ہے اوسکے دل کی آنکہین بالکل پہوٹ گئی ہین یا اللہ اوسکو
آنکہین دے آمین آرشا ہوتا ہے تم میرے بندہ موسیٰ کی تورات کو یاد رکہو جسے مینی سارے
بنی اسرائیل کے لیے حورب مین اپنے قوانین اور احکام سمیت فرمایا دیکہو اللہ کے بڑے اور خوفناک
دن کے آنے سے پیشتر مین الیاہ نبی کو تمہارے پاس بہیجونگا اور وہ باپ دادون کے دلونکو
بیٹون کیطرف اور بیٹون کے دلون کو اونکی باپ دادون کیطرف مائل کریگا تا کہ ایسا نہو کہ
مین آؤن اور سرزمین کو لعنت سے ماروں آسے ایسا نوالو ان آیتون مین یہ اشارہ ہے
کہ موسیٰ کی شریعت پر چلے جاؤ جسمین بدکارون کی سزائین ہین آخری پیغمبر کی شریعت بہی

ایسی ہی ہوگی جسمین ظالمون کو منزلین ملینگے ملا محمد رضا طہرانی رہ لکھتے ہین کہ اسمین توراۃ کی
اوس آیت کیطرف اشارہ ہے جسمین فرمایا ہے کہ مین موسی کی مانند ایک پیغمبر بھیجونگا یعنے اوس پہاڑ
پر یہ بات فرمائی تھی اوسکو یاد کرو پھر فرمایا کہ وہ جو اللہ کا بڑا اور خوفناک دن ہے یعنے وہی دن جسکا
ابھی اوپر ذکر ہوچکا ہے جسمین بے ایمان لوگ ایمان والون کے پانون تلے روندے جاوینگے
اوسدن سے پہلے مین الیاہ نبی کو بھیجونگا الیاس پیغمبر وہ ہین جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد
تھے اونکا ذکر وہان ہوچکا یہان مطلب یہ ہے کہ ایک اور پیغمبر بھیجونگا جسمین الیاس علیہ السلام کی
روح کی برکت ظاہر ہوگی اسی مراد حضرت یحیی علیہ السلام ہین لوقا نے اپنی انجیل کے سرے پر جہان
حضرت یحیی علیہ السلام کے پیدا ہونیکا احوال لکھا ہے وہان لکھا ہے کہ آپکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام کو جبرئیل نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا جنیگی اوسکا نام یحیی رکہنا وہ بنی اسرائیل
مین سے بہتون کو خداوند اونکے خدا کیطرف پھیریگا اور وہ اوسکے آگے الیاس کی روح اور قوت
کے ساتھ چلیگا کہ باپون کے دل لڑکون کیطرف اور نافرمانون کو راستبازون کی دانائی کیطرف
پھیرے اور خداوند کے لیے ایک مستعد قوم تیار کرے یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت الیاس
علیہ السلام کی روح پاک کا اور اونکی روحانی قوت کا ظہور حضرت یحیی علیہ السلام مین ہوا تھا
اسلئے آپکا نام بھی پہلے سے اللہ نے الیاہ رکھا۔ یا حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رہ اور اونکے
سوا اور بھی کامل درویشون نے اپنی کتابون مین ثابت کیا ہے کہ پاک ارواحون کا ظہور
دوسرے شخص مین ہوتا ہے اوس شخص کی اپنی روح بھی اوسکے بدن مین رہتی ہے اور دوسری
پاک روح بھی رہتی ہے اوس سے اوسکے روحانی قوت بہت بڑھ جاتی ہے اب ملاکی علیہ السلام
کی بعد سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک کا احوال ہے پادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین جو احوال جابجا لکھا ہے اوس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ نشر و بادشاہ نے حضرت
عیسی علیہ السلام سے پانسو چھتیس برس پہلے یہودیون کو قید بابل سے چھوڑدیا اوسوقت سے
یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہون کے تابع رہے حضرت
سکندر نے حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو چھتیس برس پہلے فارس پر چڑھائی کرکے دارا
بادشاہ کو تین فوج کشیون مین شکست دیکر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے

فارسی سلطنت کا تخت لے لیا پادری متہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا
کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سرزمین ملک شام اور فونیکیہ یعنی جہان صور اور صیدا دو شہر تہے
قبضہ مین لائے اور یہودیون نے چونکہ اونکے دشمنون کو رسد پہنچا کر اونکی مدد دینے سے انکار کیا تہا
اونہون نے یہودیون پر بہی حملہ کیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر قبضہ
کر لیا اور یہودیون کو کہلا بہیجا کہ میری اطاعت کرو سردار امام نے کہا کہ ہم فارس کے بادشاہ کے
تابعدار رہین ہم اور کسی کی تابعداری نہین کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لیکر یروشلم پر چڑہ آئے
مسجد بیت المقدس کے سب خادم اپنے عہدہ کے لباس پہنے ہوئے اور شہر کے باشندے سفید پوشاک
مین اونکی پیشوائی کو گئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان جو حضرت سکندر کے حق
مین تہین اونکو دکہلائین آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس مین عبادت تہی اوسمین
شریک ہوئے اور وہان کے لوگون سے محصول نہین لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی شریعت پر چلین اور
بہت سی یہودیون کو اپنی فوج مین بہرتے کیا فائدہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین
عبادت خانے کی امام کی پوشاک باریک کتان کا کرتا اور عمامہ اور پاجامہ ہوتا تہا اور پٹکا
رنگین نہایت عمدہ ہوتا تہا ملا احمد ایرانی رحمۃ اللہ نے سیف الامت مین لکہا ہے کہ یوسف ابن کوریان
کی کتاب جو قدیم تاریخون مین سے ہے اور حضرت سکندر ذو القرنین علیہ السلام کے زمانے کی قریب
لکہی گئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ سکندر مرد باخدا تہے اسیطرح کتاب کمالاسے اونکا خداپرست
ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت پر نہ تہے اور اس مین
کچہہ نقصان کی بات نہین کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کیطرف بہیجے گئے
تہے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل مین سے نہین تہے فائدہ یعنے حضرت سکندر حضرت یعقوب
علیہ السلام کی نسل مین نہین تہے بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بہائی عیص کی نسل مین تہے
اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قومون پر حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت کی
قاعدون پر چلنا فرض نہین تہا اوسوقت مین ہر قوم کے واسطے شریعت جدا تہی حضرت سکندر
غالبًا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تہے اور بعضون نے لکہا ہے کہ بعد اسکے وہ خود
پیغمبر ہوئے اب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے سارے جہان کیواسطے

دہی ہے جو اس شریعت کا تابع نہین وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب حضرت
سکندر کی بڑی سلطنت اونکی انتقال کے بعد اونکے سپہ سالارون پر تقسیم ہوئے مصر کے بادشاہ
طالمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی
شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تھی شہر یروشالم پر چڑھ کر قبضہ کر لیا اور بہت سے یہودیونکو
مصر مین لیجا کر شہر اسکندریہ مین بسایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے کوچک
ایشیا کے بادشاہ انتگنس نے شہر یروشالم اور اوس تمام ملک کو طالمی کے ہاتھ سے چھین لیا اور تین
برس تک چارون طرف کی لڑائیون کی کثرت سے یہودیون نے بڑی تکلیف اوٹھائی اور بہوتیرے
اون مین سے وطن چھوڑ کر ملک مصر مین جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر ہوگئے تو شہر یروشالم
بچ رہا غیر تاریخ لکھنے والون سے ثابت ہے کہ اوس زمانہ مین آس پاس کی قومین یہودیون کا
اس باعث سے بہت لحاظ رکھتی تہین کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف بادشاہون مین صلح ہوئی ملک یہودا انتگنس کی
حکومت مین آگیا پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے بادشاہ طالمی
نے اوسکو لے لیا اور اوسوقت سے لیکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو پانچ برس پہلے
تلک ملک یہودا مصر کے بادشاہ کا تابع رہا اس عرصہ مین یہودی لوگ اکثر امن و چین سے
رہتے تھے اور سردار امام حاکم کیطور پر بندوبست کرتے تھے اونمین سے بہت علم والون نے
یونانی تعلیم کا چرچا کیا اور اونکی سبب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کی سوا بہت روایتین
جنہین آخر کو یہودی بہت مانتے تھے اوسی زمانہ سے جاری ہونے لگی انہین دنون مین وہ
جماعت جو سنہدرن کہلاتی ہے مقرر ہوئے اسمین بہتر آدمی سردار امام اور بزرگ اور سیانے
یعنے شریعت نویس شریک ہو کر دین کے مقدمون کو فیصلہ کرتے تھی آفتاب صداقت مین دوسرے
جگہہ لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو ستر برس پہلے شہر اسکندریہ مین مصر کے بادشاہ
کی حکم کے موافق اونکی کتابین ستر آدمیون کے ہاتھ سے یونانی زبان مین ترجمہ ہوئین اور یہہ ترجمہ
آج تک موجود ہے پادری اگستس لکہتا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے بادشاہ
طالمی فلادیلفس کے زمانہ مین توریت شریف کا ترجمہ یونانی زبان مین ہوا آفتاب صداقت

میں ہے کہ نہیں معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے ہو مگر یہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسی
علیہ السلام سے پہلے کچھ دیر سے ساری قومیں اسکی بہت منتظر ہوئیں کہ دین کا ایک نیا اوستاد
آنیوالا ہے حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسو اونیس برس پہلے سے لیکے دوسو سولہ برس پہلے
تک سریا کی بادشاہ انٹیاکس نے مصر کے بادشاہ طالمی چہارم سے اور حضرت عیسی علیہ السلام
سے دوسوتین برس پہلے سے لیکے ایک سو ستانوے برس پہلے تک طالمی پنجم سے لڑائی کی اس سبب سے
یہودیوں کو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی میں اونہوں نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہو کر سریا
کے بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے پہل اوسنے انکی بہت خبرداری کی اور اونکی مسجد اور دینی
رسموں کی نگہبانی کے لیے دو ایک فرمان جاری کیے بلکہ اپنی خزانہ سے اس کام کے انجام دینے
کے لیے ایک بڑا سالیانہ مقرر کیا لیکن اوسکی جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کر کے
مسجد کے لوٹنے کا ارادہ کیا پر کسی سبب سے رک گیا اوسکی جانشین انٹیاکس چہارم نے سردار
امام کا عہدہ روپیہ کیواسطے بیچکر یہودیوں کو یہانتک ناراض کیا کہ اونہوں نے اوسکی سپہ سالار
کو مسجد کے خزانہ میں مارڈالا اسپر بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بھیجکر حکم دیا کہ شہر میں جاکر
ہر ایک مرد کو قتل کریں اس انٹیوکس ظالم کی شرارتوں کا احوال حضرت دانیال علیہ السلام کے
آٹھویں باب میں بہت بیان ہو چکا ہے پادری اگستس نے اوسکی احوال میں لکھا ہے کہ اون لوگون
کے عقیدہ ہی میں اوباشی اور نشہ بازی کا دیوتا بیکس تھا جب روز اوسکی ضیافت کیجاتی تھی عشق پیچاں
کی پتی لیکر اوسکی نشان کیواسطے پہنے کو اور اوسکی پوجا کے تیوہار میں ملنے کو یہودیوں پر جبر کیا اور
اسپر بھی جبر کیا کہ بتوں کو پوجو اور انٹیوکس کی پیدایش کے دن سور کا گوشت کھاؤ جو اونکی نزدیک
ناپاک کہانا تھا اور اگر کوئی ان باتوں سے انکار کرے تو اوسکی گردن مارے جاوے شہر میں دو
عورتیں تھیں اونہوں نے اپنی لڑکوں کو اللہ کی بندگی کے لیے خاص کر دیا تھا اون ظالموں نے
لڑکوں کو اونکی ماؤں کے گلوں میں باندھکر اونہیں شہر کی سڑکوں میں لے گئے اور شہر پناہ تک
پہونچکر اونہیں اور اون سب کو جو اونکی شریک تھی گرا دیا العیذر ایک بڑے بوڑھے عالم تھے اونہوں نے
ناپاک چیز کھانے سے انکار کیا لوگ اونکا شکنجہ کرنی لگے اونہوں نے کسیطرح نہ مانا تب کہا اپنا کھانا
لاکر ہمارے ساتھ کھاؤ تاکہ لوگ سمجھیں کہ تمنے حرام کھانا کھایا یہ سمجھکر لوگ کہا دیں اون بزرگ نے

یہ بہی نہ مانا کافرون نے اونکو مار ڈالا ایک عورت تہی اوسکی سات بیٹے تہی اونہون نے سور کا گوشت اور
بتون کا کہانا نہ کہایا وہ گرفتار ہوئے پہلے بڑا بیٹا شکنجے مین کہینچا گیا اسپر بہی اوسنے نمانا تب وہ مار ڈالا
گیا اور دوسرا بیٹا بہی قتل کیا گیا مرتے وقت اوسنے کہا کہ تو ظلم سے ہماری زندگی لیتا ہے لیکن وہ
جسکی شریعت مانکر ہم اپنی زندگی کو دریغ نہین کرتے وہ ہمین ہمیشہ کی زندگی بخشیگا تیسرا جب قتل
ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہ بہتر ہی کہ ہم مارے جاوین اور اللہ جو ہمین اوٹہاویگا اوسپر بہروسا
رکہین چوتہی نے کہا تو اس دنیا مین قدرت والا ہی لیکن تو فنا ہونیوالا ہے یہ نہ سمجہنا کہ اللہ نے ہماری
قوم کو چہوڑ دیا اوس مان کا حال یہ ہوا کہ اپنی ساتون بیٹون کو ایک دن مین قتل ہوتے دیکہکر
اللہ پر بہروسا رکہکر خاطر جمع رہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا شکنجے مین کہینچا جاتا تہا قتل کرنے والون نے
اوس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنی دین کو چہوڑ دیگا تو بڑا انعام پاویگا اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے
اس ظالم سے خوف نکر اور خاطر جمع ہوکر اپنی بہائیون کیطرح مرنا قبول کر کہ مین اونکے ساتہہ تجہی بہی
ہمیشہ کی نیک بختی مین پاؤن آخر کو وہ مان بہی قتل کی گئی اسیطرح بہتیرون نے تکلیف اور مصیبت
اور موت بہی پائی لیکن اللہ نے اپنی لوگون کو نہ چہوڑا اونکی لئی ایک چہوڑانیوالا یعنے یہوداہ
کیا سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تفسیر ڈائیلی کی دوسری جلد
کے صفحہ ۷۹۶ وصفحہ ۷۱۰ اسے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑہا کاہن جسکا نام متاتیاس تہا اپنی پانچ
بیٹون سمیت اس ظلم کی باعث سے یروشلم کو چہوڑکر شہر مودن کو گیا انٹیوکس کے ایک عہدہ دار
نے جسکا نام اپل لیس تہا اوسکا پیچہا کیا تاکہ بادشاہ کی حکم کی زبردستی تعمیل کرواوے
اپل لیس نے متاتیاس کو بڑی عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوسنے
اوس وعدی کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنی کو چلنی لگا اوسکو قتل کیا پہر اوسنے اپنی بیٹون
کے ساتہہ بادشاہ کے اوس کارندی پر حملہ کرکے اوسی اور اوسکی سب ہمراہیون کو قتل کیا اور
بتون اور قربان گاہون کو توڑکر پہاڑون کیطرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنی دین پر
قائم تہے اوسکی ساتہہ ہوئے تب یہودیہ مین سے جاکر سب شہرون مین سے بتون کی قربانگاہون
کو ڈہا دیا اور بتون کے پنڈتونکو اور دین سے پہرے ہوئی یہودیون کو قتل کیا اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے ایکسو سرسٹہہ برس پہلی سچی خدا کی عبادت پہر جاری کی اسکے

دوسرے سال متاتیاس مرگیا اور اوسکا بیٹا یہودا جسکا خطاب مکابیوس تہا اوسکا جانشین ہوا اور
بہت لوگ جو اللہ کی شریعت پر گرم تہے اوسکی فوج مین شامل ہوئے وہ انٹیوکس کے کئی بہاری
لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم کو قبضہ مین لایا اور مسجد کو پاک کرکے اللہ کی عبادت کو
نئے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو چونسٹھ برس پہلے انٹیوکس مرگیا
اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو اکسٹھ برس پہلے یہودا لڑائی مین قتل ہوا پادری اگستس
لکہتا ہے کہ جب یہودا نے اپنی رفیقون کو بہاگتی دیکہا تب دل شکستہ ہوا لشکرون نے اوسکو بہاگنے
کی صلاح دی لیکن اوسنے کہا کہ کبہی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنون کو دکہلاؤن آخر وہ لڑا
مین مارا گیا پادری ہیتور کے مفتاح الکتاب کے صفحے ایک سو چہتیس اور ایک سو سینتیس مین ہے کہ چونکہ
سردار امام جسکا نام اونیاس تہا مصر مین چلا گیا تہا یونتان نے یعنے وہ جو یہودا کا بہائی تہا یروشالم
مین حکومت اور امامت پائی اور رومیون کے ساتہہ قول و اقرار کیا جب تروفون جو سریا یعنے
شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹہا تہا اوسکی دغابازی سے یونتان قتل ہوا تب حضرت عیسی
علیہ السلام سے ایک سو چوالیس برس پہلے شمعون اوسکا جانشین ہوا اوسنے یروشالم کا
بندوبست کرکے یہودیون کو غیر قومون کی حکومت سے ازاد کیا پہر حضرت عیسی علیہ السلام
سے ایک سو پینتیس برس پہلے اوسکے داماد نے اوسکو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیرکانس
حاکم اور سردار امام ہوا اور ادومیون کو زبردستی یہودیون کے دین مین لایا اور رومیون کے
ساتہہ نئے سرے سے قول و اقرار باندہا آخر اپنی بیٹی ارسطوبولس کو حکومت اور امامت مین جانشین
کرکے حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مرگیا اوسنے یہودیہ مین اگلے
زمانہ کے موافق پہر بادشاہت قائم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر جنیوس تخت
نشین ہوا اوسنے حضرت عیسی علیہ السلام سے ستانوے برس پہلے فلسطیون پر جبر کرکے یہودی
دین کا اقرار کروایا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے اوناسی برس پہلے مرگیا اور جب ارسطوبولس
نے اپنی بڑے بہائی ہرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب پمپیوس نے حضرت
عیسی علیہ السلام سے ترسٹہہ برس پہلے ہرکانس کو تخت پر بٹہایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہ
کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنی جہنڈہ داروں سمیت قدس الاقداس مین داخل ہونے سے

اوسکی بے عزتی کی آفتاب صداقت مین ہے کہ شہر پناہ کو گرا دیا اور اس لڑائی مین بارہ ہزار یہودی
قتل ہوے اسکے بعد پامپی نے مسجد کے سارے سامان کو سجا کر موافق دستور کے عبادت بجا لانیکا
حکم دیا پہر جولیوس قیصر کے وسیلہ سے انطیپتر ادومی تمام ملک یہودا کا رومیون کیطرف سے
حاکم ہوا اور اوسکی تحت مین ہرکانس یہودیون کا اور شہر یروشالم کا حاکم اور سردار امام تہا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیپتر مر گیا اور اوسکا بیٹا ہیرودیس سیریا
اور جلیل کا حاکم ہوا ان دنون مین انتگونس یہودیون کا بادشاہ اور سردار امام تہا وہ ہیرودیس
سے برخلاف ہوا یہانتک کہ وہ شہر روم مین بہاگ گیا وہان وہ یہودیون کا بادشاہ ٹہرایا گیا
لیکن اپنے تخت کے لیے انتگونس سے تین برس تک لڑا آخر یروشالم کو گہیر لیا اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوسپر قبضہ کیا اور مرینی یہودن سے بیاہ کیا اور یہودیون
کے خوش کرنیکے لیے مسجد کی بڑی آرایش کی ادومی لوگ مدت سے دین یہود کے مرید ہوگئی
تہی تسپر بہی یہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تہا یہودی اوس سے ناخوش تہے اوس نے اپنی
جورو اور اوسکی دادا اور مان اور بہائیون کو بلکہ اپنی بیٹون کو بہی قتل کیا اوس نے اپنی مرتے
وقت یہودیون کے بزرگون کو شہر اریحا مین بلایا اور بہن اور بہنوی کو کہا کہ مین جانتا ہون
کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگی جب مین مرون تو ان سبہون کو قتل
کیجیو تو میری مرنے پر ملک یہودا مین بڑا ماتم اور نوحہ ہوگا یہ حکم پورا نہین ہوا یہودیون نے
اسلیے اوسکی برداشت کی کہ ادن دنون مین سب کوئی اوس آنے والے کے جلد آنے کی بڑی
انتظاری کرتے تہے جسکی آمد کا وعدہ قدیم سے تہا اس بادشاہ کے عمل کے آخر مین حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پیدا ہوئی دوسری جگہہ لکہا ہے کہ اگستس قیصر کے چہبیسوین برس آپ پیدا ہوے
ابو الفدا نے اس بادشاہ کا نام اغسطس لکہا ہے اب ہم کہتے ہین کہ یہان سے معلوم ہوا کہ جب ظلم
کسی ظالم بادشاہ کا شدت سے ہوتا تہا اوسوقت لوگ انتظار کرتے تہے کہ وہ پیغمبر جسکا وعدہ
مدتون سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند غریبون کو ظالمون کے پنجے سے چہوڑاویگی
اور ظالمون کو قتل کرینگی وہ جلد تشریف لاوین اب انجیل شریف مین سے محمدی
بشارتون کا بیان ہے ای ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو کلام اللہ فرقان ہی

اوسکا نام انجیل ہے وہ کلام آپکی زبان پاک سے لوگون نے سنا اور اوسکو یاد رکہا اور لکہا آپکی کئی
خادم خاص اور عاشق باخلاص تہے جو حواری کہلاتے تہے اللہ نے قرآن شریف مین اونکی بڑی
تعریف کی ہے اون مین سے جناب متی حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا اوسکو لکہا اور
اوسکے ساتہہ آپکی پیدایش اور معجزون کا حال بہی لکہا وہ متی کی انجیل کہلاتی ہے اور جناب یوحنا
حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا وہ لکہا اور معجزون کا احوال بہی لکہا وہ یوحنا کی انجیل
کہلاتی ہے اور دو انجیلین اونہون نے لکہی جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین دیکہا
مگر دیکہنے والون سے جو سنا وہ لکہا ایک انجیل مرقس نے لکہی دوسرے لوقا نے ان چارون
انجیلون مین اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے دین کی تعلیمین
فرمایا ہی باقی کلام متی اور یوحنا اور مرقس اور لوقا کا ہے پادری لوگ ہٹدہرمی سی کہتے
ہین کہ یہ سب کلام اللہ کا ہے ان چارون انجیلون کے ساتہہ اور رسالی حواریون کی اور اونکے
شاگردون کے بہی اوسی جلد مین لگے ہوئے ہین پادری لوگ عقل کی آنکہہ بند کرکے کہتے ہین
کہ یہ سب اللہ کا کلام ہے اگلی زمانہ کے عیسائی جس کتاب کو حضرت عیسی علیہ السلام سے کچہہ
علاقہ دیکہتی تہے اوس علاقہ کی راہ سے اوسکو بہی انجیل بولتے تہے مگر یہ بات کہلی ہوئی
ہے کہ اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے سنایا ہے حضرت عیسی
علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ جو کلام تم مجہسے سنتی ہو یہ کلام اللہ کا ہے اور حواریون نے کہین
نہین فرمایا کہ یہ کلام اللہ کا ہے جو ہم تم سے کہتے ہین امام عبدالباقی زرقانی نے مواہب لدنیہ
کی شرح مین اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین اسیطرح پر متی اور یوحنا اور لوقا اور
مرقس کے چارون انجیلون کا احوال لکہا ہے آپ ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام کی خادمون
نے یہ بہت بڑا کام کیا کہ اللہ کے کلام کے ساتہہ حضرت عیسی علیہ السلام کا احوال بہی لکہدیا اور
مطلب انجیل کا خوب کہل گیا حضرت عیسی علیہ السلام کے سونے کا اور کہانے اور پینے کا
اور نماز روزہ وغیرہ کا احوال بہی لکہدیا کہ سب لوگ دیکہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بشر تہے خدا نہین تہے جناب متی حواری نے اور لوقا نے آپ کی پیدا ہونیکا احوال لکہا ہے
خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت مریم ابہی کواری تہین کہ اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو

کو اونکے پاس بھیجا اونھون نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے تیرے یہان بیٹا ہوگا آپ بولین یہ کیونکر ہوگا
مین تو ابھی مرد کو نہین جانتی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کی قدرت سی سب آسان ہے
اس مقام مین جناب متی نے یون لکھا ہے کہ حضرت مریم روح القدس سے حاملہ ہوئین اور
لوقا نے صاف لکھا ہے کہ جبرئیل آئے اور بولے کہ تو بیٹا جنیگی صاف معلوم ہوا کہ روح القدس
حضرت جبرئیل کا خطاب ہے اللہ کی حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کی پیٹ مین آئی
بعد اسکے حضرت مریم بیت اللحم مین تشریف لے گئین وہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ پیدا ہوتے ہی آپ بول اوٹھے کہ مین اللہ کا بندہ ہون اللہ نے
مجھکو کتاب دی اور مجھکو نبی کیا جناب متی لکھتی ہین کہ آپ یہودیہ کے بیت اللحم مین پیدا ہوئے
پھر حضرت مریم آپکو لیکر مصر مین جا کر رہین پھر وہان سے صوبہ جلیل کے اطراف مین ایک شہر
مین آکر رہین جسکا نام ناصرہ تھا پھر طبریوس قیصر کی بادشاہت کے پندرہوین برس حضرت
یحییٰ علیہ السلام جو حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے اون پر جنگل مین اللہ کا کلام اترا
اور وہ صوبہ یہودیہ کے جنگل مین منادی کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک ہے پادری اسکاٹ جو ہمارے زمانہ مین ہے اردو تفسیر مین لکھتا ہے کہ
انجیل ایک قانون ہے اور اوسکا انتظام ایک بادشاہت ہے یہ بادشاہت آسمانی بادشاہت
کا نمونہ ہے بلکہ ایک حصہ ہی اور بعضی جگہہ دونون بادشاہتون کا ایسا ذکر آیا ہے گویا ایک
ہی سمجھی جاتی ہین پادری کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے حکمون کا جاری کرنا اللہ کی طرف کی
بادشاہت ہی اور آسمانی بادشاہت کا نمونہ ہی یعنے اللہ نے جو اپنی بادشاہت آسمان
اور بہشت مین ظاہر کی ہے اوسکا یہ نمونہ ہی کہ پیغمبر جو دین کے بادشاہ ہین اللہ کی طرف
سی شرعی حکمون کو جاری کرتے ہین اب ہم کہتے ہین کہ انجیل شریف مین یہ لفظ بار بار آیا ہے
کہین اوس سے صاف بہشت کے معنے سمجھے جاتے ہین کہین شریعت اور بہشت دونون کو
ملا کر آسمان کی بادشاہت فرمایا ہے کیونکہ شریعت بہشت کی راہ ہے کہین پیغمبری اور دین
کی بادشاہی کے معنے صاف سمجھے جاتے ہین حضرت یحییٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی ذکر مین
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزون کی ذکر مین یہ لفظ آیا ہے اگر وہ آسمانی بادشاہت

جسکی بشارت حضرت یحیی اور حضرت عیسی علیہما السلام دیرہے ہین یہ بشارت وہ اپنی بادشاہت
کی نہین دیتے وہ تو صاف اوس پیغمبری کی بشارت دیتے ہین جسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہے
جسکی ساتھہ ظاہری بادشاہت بھی ہوگی اور بے ایمانون کی بادشاہتون کو مٹادیگی پادری نے
لکھتا ہی کہ اس بادشاہت کی خبر دانیال علیہ السلام نے دی ہے کہ اون بادشاہون کے دنون
مین آسمان کا خدا سلطنت قائم کریگا جو ہمیشہ تک نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسرے کی قبضہ
مین نہ پڑیگی وہ اون سب سلطنتون کو ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگی اور ہمیشہ تک قائم رہیگی
یہودی لوگ اس بادشاہت کے انتظار مین تہے اور حضرت یحیی علیہ السلام کے دنون مین اس
آسمانی بادشاہت کی بقدمی مین جدا جدا رائین تہین اکثر لوگ یہہ خیال کرتے تہے کہ مسیح ایک
شخص ہوگا جس مین قدرت الہی کا ظہور ہوگا اور اوس بادشاہت کا بانی ہوگا اور یہودی
یہہ بھی سمجھتے تہے کہ وہ ایک پاک بادشاہت ہوگی جو تمام سلطنتون پر غالب ہوجائیگی اور ہمیشہ
تک قائم رہیگی رومیون کی جگہہ قوم اسرائیل تمام دنیا پر غالب ہوگی حضرت یحیی علیہ السلام
کے زمانہ مین روم کی سلطنت سی یہودیون کو ظلم پہونچا تہا فلسطین پر ایک رومی حاکم حکومت
کرتا تہا جسکا دارالسلطنت قیصریہ مین تہا اور یروشلم کی وہ قدر نہی تہی یہودی ناراض
تہے اسلیئی یہہ بڑی امید انکو تہی کہ مسیح آویگا اور رومیون کی سلطنت کو برباد کرکے آپ ہمیشہ
تک سلطنت کریگا اسکے پادری اس بادشاہت کی معنے جو اوسوقت کے یہودی سمجھی تہے وہی معنے
حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب سے خوب ظاہر ہین اور تم جانتے ہو کہ حضرت عیسی ع
کے بعد رومیون کا ظلم ایمان والون پر دن بدن بڑہتا گیا پہر تم کیون نہین سمجھتی کہ یہہ
صاف بشارت محمدی بادشاہی کی ہے جس نے رومیون کی اور تمام بے ایمانون کی سلطنتون
کو برباد کردیا حضرت یحیی علیہ السلام اسی بادشاہت کی خبر دیتے تہی جناب متی لکھتی ہین
کہ یروشلم اور سارے ملک یہودیہ اور اردن کے گرد نواح کے سب لوگ باہر اون کے پاس
آئے اور اپنے گناہون کا اقرار کرکے اردن مین اون سے اصطباغ پایا اصطباغ کے معنے ہین
رنگ دینا حضرت یحیی السلام جس سے توبہ لیتی تہے اوسکو نہر اردن مین نہلاتے تہے آپکی
برکت سے وہ شخص اوسکی عشق اور محبت مین رنگین ہوجاتا تہا جناب متی لکھتی ہین کہ جب

آنبی دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی اصطباغ پانیکو آپ کے پاس آئے ہین تو اون سے کہا اے
سانپون کے بچو تمکو آنیوالے غضب سے بہاگنا کس نے سکہلایا پس توبہ کے لایق پہل لاؤ اور اپنی
دلمین ایسا کہنے کا خیال مت کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہی کیونکہ مین تمسی کہتا ہون کہ خدا انہین
پتہرون سے ابراہیم کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے اور درختون کی جڑ پر اب کلہاڑا رکہا گیا
ہی سو ہر ایک درخت جو اچہا پہل نہین لاتا کاٹا جاتا ہی اور آگ مین ڈالا جاتا ہی پادری اسکاٹ
لکہتا ہی کہ فریسی ایک عبرانی لفظ سے نکلا ہی جس کے معنے ہین الگ وہ لوگ دنیا سے الگ رہنے کا
دعوی کرتے تھے یوسیفس لکہتا ہی کہ ہیرودیس کے مرنے پر اونکا شمار چہ ہزار تہا وہ دعوی
کرتے تھے کہ ہم ہی سیدہی راہ پر ہین وہ تمام شریعت کو جو زبانی شریعت مانتے تھے اور ربیون کی
روایتون پر چلتے تھے وہ ظاہری پاکیزگی بہت دکہلاتے تھے اور خود نمائی کرتے تھے صدوقی
فرشتون کے اور قیامت کے منکر تھے اکثر یہودی ملکی بندوبست کرنے والے اسی فرقے
کے تھے اے ایمان والو حضرت یحیی علیہ السلام نے اون سے فرمایا اے سانپون کے بچو یعنے
ظالم اور بے دین لوگون کے بچو تمکو آنے والے غضب سے بہاگنا کس نے سکہلایا یعنے بڑا تعجب
ہے کہ تم توبہ کے لیے آئے ہو توبہ کے لائق پہل لاؤ یعنے نیک اعمال خالص اللہ کی محبت سے کرو اور
اس بات کا غرور اور گہمنڈ دل سے نکالو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین کیونکہ
اللہ تعالی اگر چاہے پتہرون سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پیدا کر دے اسمین صاف
اشارہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد تمہارے سوا اور بہی ہین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے بیٹے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہین اونکی نسل مین عرب لوگ ہین اونکو حقیر
مت جانو اور اون پر رشک مت کرو اور فرمایا کہ جو درخت اچہا پہل نہین لاتا وہ کاٹا جاتا ہی
اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے وہ کاٹے جاوینگے اور دوزخ کی آگ مین جاوینگے
کلہاڑا جڑ پر رکہا ہے یعنے اونکی قتل ہونیکا وقت نزدیک آیا ہی محمدی تلوار سے کافر قتل ہونگے
اس بیان سے صاف ثابت ہوا کہ آپ محمدی بادشاہی کے بشارت دیتے تہے پہر فرمایا کہ مین
تمکو توبہ کے لیے پانی سے اصطباغ یعنے رنگ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہی مجہسے
زور آور ہی اور مین اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین وہ تمہین روح القدس اور آگ سے

اصطباغ دیگا اب ایمان والو یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ وہ تمہارے دلون کو اور روحون کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے فیض سے رنگین کر دیگا آگ کا لفظ اسلیے فرمایا کہ فرشتون کو اللہ نے بڑی طاقت دی ہی جس شکل مین چاہین ظاہر ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریون پر آگ کے شعلہ برسی وہ فیض حضرت جبرئیل علیہ السلام کا تہا او سیوقت سی اون کے دل آگے سے زیادہ مضبوط ہوگئی جا بجا یہودیون کو اور بت پرستونکو وعظ سنایا اور بڑی بڑی صدمی اللہ کی راہ مین نہایت خوشی سے اوٹہائی پہر فرمایا کہ اوسکا سوپ اوسکی ہاتہہ مین ہے وہ اپنی کہلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنی گیہون کو کہتی مین جمع کریگا اور بہوسے کو اوس آگ مین جلاوے کا جو نہین بجہتی اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اوسپر ایمان لاوینگی اور تمین جو اوسکی راہ پر رہین گے اونکو اللہ کی حکم سی بہشت مین پہنچاویگا اور جو اوسکی راہ پر نہین رہینگے فقط موںہ سی اوسکا نام لین گے اون کو اللہ کے حکم سے آگ مین جلاویگا جناب متی اور لوقا کا بیان ہے کہ پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صوبہ جلیل سے نہر اردن کے کنارے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے تا کہ اون سے اصطباغ پاوین حضرت یحییٰ عنے منع کیا اور فرمایا کہ مین تم سے اصطباغ پانیکا محتاج ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمکو مناسب ہی کہ یون ہی سب سچائی کے کام پورے کرین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جونہین اصطباغ پاکر پانی سے نکلکر اوپر آئے آپ دعا مانگ رہی تہے کہ آپ کے لیے آسمان کہل گیا اور روح القدس کو یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کبوتر کی مانند اوترتے اور اپنے اوپر آتے دیکہا پہر آپ نے جنگل مین چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکہا اوسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام برس تیس ایک کی تہے پہر جناب متی نے چوتہی باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سنا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قید کیے گئے یعنے ہیرودیس نے اونکو قید کیا تب آپ صوبہ جلیل کیطرف چلے گئی اور ناصرہ کو چہوڑ کر کفرناحوم مین جا رہے اسیوقت سی آپنی منادی کرنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی اور مرقس کی انجیل مین یون ہے کہ آپ یہ کہتی ہوئے جلیل مین آئے کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آگئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ جناب متی لکہتی ہین کہ آپ تمام جلیل مین

پہرتے تھے اونکی عبادت خانون مین تعلیم دیتے تھے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تھے
اور لوگون کی سارے دکھہ دردون کو دفع کرتے تھے لوقا کے چوتھی باب کی اخیر مین ہی کہ تمام قوم
کے لوگون نے آپکو روکا کہ ہماری پاس سے نہ جائیے آپنے فرمایا کہ مجھی ضرور ہی کہ اور شہرون مین
بہی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دون کیونکہ مین اسی لیے بہیجا گیا جناب متی نے بعد اسکے
پانچوین باب سی ساتوین باب تک اللہ کا کلام لکہا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پہاڑ
پر بیٹھہ کر سبکو سنایا پھر آٹھوین اور نوین باب مین آپ کے معجزی لکھی ہین نوین باب کے آخر مین
لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب شہرون اور سب بستیون مین اونکی عبادت خانون مین
سکہلاتے تھے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تھے دسوین باب مین لکہا ہی کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بارہ شاگردون کو اللہ کے حکم سے ایسا فیض دیا کہ اللہ
کے حکم سے بیمارون کو اچہا کرین اور مردون کو جلاوین اور اون سے فرمایا کہ چلتے چلتے منادی
کروا ور کہو آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی آئے محمدی بہائیو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے
بہی یہی لفظ فرمایا تہا اوسکو پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹہراتے ہین اب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام خود آسمان کی بادشاہت کی بار بار منادی کرتے ہین تو بیشک اپنی سوا
دوسرے پیغمبر کی بادشاہت کی خبر دیتے ہین جسکی صاف خبر حضرت دانیال علیہ السلام
دیچکی تھے نزدیک آنے کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ وہ بادشاہت میرے بادشاہت نہین
ہے بلکہ اوسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہی آئے پادریو اگر تم کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
اپنی بادشاہت کی خبر دی ہے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی منادی کو بہی یہی کہو کہ اونہوں نے
اپنی بادشاہت کی منادی کی تہی اگر وہان کہتے ہو کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بادشاہت کی منادی کی تو یہان کیون نہین کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کی منادی کی حق یون ہی کہ حضرت یحییٰ
اور حضرت عیسیٰ دونو نے محمدی بادشاہی کی منادی کی تھے جناب متی نے گیارہوین باب
مین لکہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے قید خانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کامون کا
حال سنکر اپنی دو شاگردون کو بہیجا اور پچھوایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی ہے یا ہم دوسری کی

راہ تکین پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکہتا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے سنا ہوگا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نے تمام صور یا اور فلسطین اور ادومیہ کو اپنی معجزون کی شہرت سے بہر دیا
وہ دل مین سوچتے ہون گے کہ یہہ درحقیقت بڑے معجزے ہین اور کیا سبب ہی کہ خدا کی بادشاہت
ظاہر نہین ہوتی بعضی تفسیر والے یون سمجہے ہین کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے اسلئے نہین بہیجا
کہ اونکو شک تہا بلکہ اسلئے بہیجا تا کہ میرے شاگردون کی خاطر جمعی ہوجاوے پہر پادری لکہتا ہی
کہ ہمارے نزدیک حضرت یحیی علیہ السلام کو اسمین شک نہین تہا کہ یہ ہمارے مسیح ہین یا نہین
بلکہ اونکو یہہ شوق تہا کہ مسیح کی بادشاہت پہیلنی کی خبر سنین اور اورون کیطرح پر اونکو بہی امید
تہی کہ مسیح کی بادشاہت جلد پہیلے اور مسیح ہمیشہ صلح ڈہونڈنے والا معلوم ہوتا تہا اسلئے حضرت
یحیی علیہ السلام کو شک ہوا کہ کوئی اور شاہانہ مسیح آنیکو ہی یا نہین اونکا مطلب یہہ تہا کہ تو
معجزے دکہانیوالا اور تعلیم کرنے والا ہی مگر کیا تو ہی اوس جلیل اور آسمانی بادشاہت کا
بادشاہ ہی جسکی پیش خبری دیگئی ہے اور جو آنیکو تہا اور جو یہ فرمایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی
ہے اس مین شک نہین کہ اس مقام پر ملاکی علیہ السلام کے تیسرے باب کی پہلی آیت کا اشارہ
ہی جہان یہ لکہا ہی کہ وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو وہ اپنی ہیکل کی یعنے مسجد کے طرف
اچانک آویگا اور یہہ جو فرمایا کہ یا ہم دوسرے کی راہ تکین اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
یحیی علیہ السلام کے دل مین اوسیطرح کا خیال تہا جیسا پچہلے زمانے کے یہودیون کے دل
مین تہا کہ دو مسیح ہونگے ایک وہ جو تکلیفین اور ذلتین اوٹہاوینگے جیسا کہ مسیح کی حق مین نبیون
کی کتابون مین لکہا ہی اور دوسرے داؤد کی بیٹے جو تمام جلال اور شان کے ساتہہ آوینگے
جیسا کہ مسیح کے حق مین نبیون کی کتابون مین لکہا ہی ہمارا مطلب یہ نہین کہ حضرت یحیی علیہ السلام
بالکل یہودیون کی اس رائے کو مانتے تہے بلکہ کسیقدر شبہہ مین تہے کہ آیا علاوہ اس مسیح کے
کوئی اور مسیح آنیوالا تہا کہ نہین آسے ایمان والو یہہ جو یہودیون کو خیال تہا کہ وہ پیغمبر جو بادشاہ
کی ساتہہ آویگی وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہونگی اسکا سبب یہہ تہا کہ [illegible]
کلام کے بعضی لفظون سے اونہون نے یہ مطلب سمجہا تہا یہ اونکی سمجہہ کی غلطی تہی وہان یہہ
صاف نہین ہے کہ وہ داؤد کی نسل مین ہوگا جیسا کہ حضرت ارمیاہ علیہ السلام کے

تیئیسوین باب مین فرمایا ہے کہ داؤد کے لیئے ایک شاخ صداقت کی نکالونگا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہین اوسی درخت کی جڑ مین سے اللہ نے اس شاخ کو نکالا ہے جناب پادری لکھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جواب مین اون سے یعنے حضرت یحیی علیہ السلام کے شاگردون سے فرمایا کہ جو کچھ تم سنتے ہو اور دیکھتے ہو جاکر یحیی سے بیان کرو اندہے دیکھتے ہین اور لنگڑے چلتے ہین کوڑہی پاک صاف ہوتے ہین اور بہرے سنتے ہین اور مردے جی اوٹھتے ہین اور غریبون کو نجات کی خوشخبری سنائی جاتی ہے اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کہاوے پادری صاحب لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت یحیی علیہ السلام کے سوال کا کچھ صاف جواب نہین دیا اونہون نے پوچھا تہا کہ جو آنیوالا تہا کیا تو ہی ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے جواب مین یہہ نہین فرمایا کہ ہان وہی ہون آپنے صاف جواب نہین دیا کچھ تو تنبیہ کی غرض سے اور کچھ اس نظر سے کہ اپنے حق مین آپ کہنا اوس وقت مناسب نہ سمجہا آپنے معجزے بیان کرکے قاصدون کو رخصت کیا اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نکہاوے اسکا یہ مطلب کہ کجفہمی سے گناہ مین نہ پہنسے اے ایمان والو دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے صاف نہین فرمایا کہ وہ نبی جسکا وعدہ ہے وہ مین ہون مگر پادری کے نزدیک اسکا مطلب یہہ ہے کہ وہ مین ہی ہون اسلیئے معجزے بیان کردیئے اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نکہاوے اس ٹھوکر کا مطلب پادری نے صاف نہ لکہا اسکا تو صاف مطلب یہ ہے کہ ان معجزون کو دیکھکر یہہ نہ سمجہو کہ وہ سردار تمام جہان کا جو بادشاہت کی ساتھ آویگا وہ مین ہون یہہ خیال ہرگز مت کیجیو یہہ بڑے بڑے معجزے سنکر حضرت یحیی علیہ السلام نے یہہ گمان کیا تہا کہ وہ بڑے پیغمبر جو موسی کے مانند ہین شاید یہی ہون کیونکہ انکی ہاتہہ پر حضرت موسی علیہ السلام کیطرح بڑے بڑے معجزے کثرت سے ظاہر ہورہے ہین شاید حضرت موسی اور حضرت داؤد کیطرح پر انکی لئے بادشاہت کا سامان بہی چند روز مین ہوجاوے اور ظالم بادشاہون پر جہاد کرکے ہمکو اون کے ظلم سے چہوڑادینگے حضرت عیسی علیہ السلام نے سمجہا دیا کہ ان معجزے کو دیکھکر ٹھوکر مت کہائیو یعنے میرے رتبہ سے

زیادہ مجکو بت بڑا ہائیو پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یحییٰ اصطباغ دینے والے کے دنون سے
ابتلک آسمانی بادشاہت پر زبردستی ہوتے ہی اور زبردست لوگ اوسی چہین لیتے ہین کیونکہ
نبیون اور توریت نے یحییٰ تک پیشن خبری دی ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب سی یحییٰ علیہ السلام
دنیا مین آئے تب سی آج تک بعضی لوگ یہی ارادہ کرتے ہین کہ خدا کی بادشاہت کو زور سی قائم
کرلین آسمان کی بادشاہت سے مراد اللہ کی بادشاہت ہے جو زمین مین ہی یعنے دین عیسائی اور
وہ ایک ایسی شہر سے نسبت دی گئی ہے جسکو دشمن نے گہیر لیا ہے یا چہاپا مارا ہی وہ لوگ جو
یحییٰ علیہ السلام کے مانند اوسکے آنیکے لیے بیتاب ہین اور تعجب کرتے ہین کہ وہ بادشاہت ابہی
تک کیون نہین آئے اور عیسیٰ علیہ السلام سی پوچہتی ہین کہ آیا وہ اب درحقیقت اپنی تئین
اوسکا بادشاہ ظاہر کرے گا وہ لوگ اوسکی لوٹنی والے ہین ایسی لوگون کے ہاتہہ سے اس
بادشاہت پر زبردستی ہوتے ہے وہ چاہتی ہین کہ اوسکو ابہی اپنی زور وقوت سی قائم
کرلین آے محمدی بہائیو دیکہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اون لوگون کی شکایت کرتے ہین جو
چاہتی تہے کہ وہ پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگی ابہی جلد آوین اور اون کی بادشاہت
قائم ہو جاوے اس لئے کبہی حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پوچہتی ستہے کہ کیا آپ وہ نبی ہین کبہی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گمان کرتے ہین کہ وہ نبی یہی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانتی
تہے کہ ابہی اوس بادشاہت کے ظہور مین بڑی [illegible]ت باقی ہے یہ مطلب حضرت یوحنا کی انجیل
کے چہٹی باب مین بہت صاف کہل گیا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانچ روٹیان اور دو
چہوٹی مچہلیان اوٹہا کر برکت کی دعا کرکے شاگردون کو دین اور شاگردون نے اور لوگون
کو دین جو اٹکلون پانچ ہزار مرد تہے اور اون سبہون نے پیٹ بہر کر کہایا اور بچی ہوئے ٹکڑون
مین سے شاگردون نے بارہ ٹوکریان بہرلین تب اون لوگون نے یہ معجزہ دیکہکر کہا کہ البحقیقت
وہ نبی جو جہان مین آنیوالا تہا وہ یہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ وہ چاہتے
ہین کہ آوین اور آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بناوین آپ اکیلی پہاڑ پر پہر گئی اس سے صاف
ثابت ہوا کہ آپ جانتی تہے کہ وہ زبردست پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگے اور بے ایمان
بادشاہون کی سلطنتون کو مٹاوینگی وہ اور ہین پہر ساتوین باب کی چالیسوین آیت مین لکہا ہے

کہ یروشالم مین لوگون نے آپکا کلام سنکر کہا فی الحقیقت یہی وہ نبی ہین اور دون نے کہا یہ مسیح ہین دیکھو
یہان سے بہی ثابت ہوا کہ دو پیغمبرون کی خبر چلی آتی تہی ایک مسیح کی اور ایک اون جلیل القدر
پیغمبر کی جو بادشاہی کے ساتھہ آوینگے جاننا چاہیے کہ بادشاہون کی دو کام ہین ایک یہ کہ
اپنی رعیت کو اپنی حکم تبلا دین اور اونکا بندوبست کرین یہ دین کی بادشاہی اللہ نے سب
پیغمبرون کو دی تہی کہ اللہ کے حکم لوگون کو پہونچاتے تہی اور ایمان والون کا بندوبست
کرتے تہے یہ بادشاہت حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی حاصل تہی متی کی بارہوین باب
کی اٹھائیسوین آیت مین ہے کہ آپنے یہودیون سے فرمایا کہ اگر مین اللہ کی روح سے یعنے
روح القدس کے زور سے دیوؤن کو نکالتا ہون یعنے انسانون کے بدن سے اونکو نکالدیتا ہون
تو البتہ خدا کی بادشاہت تمہاری پاس آپہونچی ہے دوسرا کام بادشاہون کا یہ ہی کہ اپنی اور
رعیت کی دشمنون کا زور دبا دین اگر وہ نہ مانین تو اون سے لڑائی کرین اسطرح کی دین کی
بادشاہی اللہ نے حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
علیہم السلام کو دے تہے بعد اونکی اور پیغمبرون کو ایسی بادشاہی نہین ملی مگر پیغمبرون کی
کتابون سے لوگون کو معلوم تہا کہ آخر زمانے مین ایک پیغمبر اسطرح کی بادشاہی کے ساتھہ آوینگی
اور رومیون کی سلطنت کو مٹا وینگی یہ لوگ رومیون کے ظلم سے نرغی مین پہسی ہوئی تہی اور
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے لیے بیتاب تہی جسطرح اب ہم امام مہدی علیہ السلام
کی ظہور کے لیے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے لیے بیتاب ہین جب وہ لوگ حضرت
عیسی علیہ السلام کی بڑے بڑے معجزے دیکھتی تہے اونکو یہ گمان جاتا تہا کہ وہ پیغمبر یہی ہین
انہین کے لیے سامان بادشاہی کا ہونیوالا ہے آؤ ہم جلدی سے انکو بادشاہ بنا دین اگر
یہ اسطرح پر بادشاہ بنجاوین تو ہم فوج و لشکر کے جمع کرنیکا سامان کرین مرقس کے گیارہوین
باب مین ہے کہ جب حضرت عیسا علیہ السلام یروشالم کی طرف تشریف لیے جاتے تہے لوگ
پکارتے تہی کہ ہماری باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتے ہی مبارک اسجگہ
پر پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ لوگ سمجہتے تہے کہ یہ بادشاہت ہمارے باپ داؤد کی اب پہر بڑی
شان و شوکت کی ساتہہ بحال ہوگی اور داود کے بیٹے مسیح کے سبب سی اوسکا بڑا اجلال ہوگا

عیسی داؤد علیہ السلام گرد نواح کے قوموں کے فتح کرنیوالے تھے ویسا اونکا بڑا جانشین مسیح بنی اسرائیل
کو چھوڑا دیگا اور رومیوں کی سلطنت کو تابعدار کرلے گا اور یروشالم کو دنیا کا بادشاہی شہر بناویگا
پس وہ یہ چاہتے تھے کہ آپ بادشاہ ہوجاویں اے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام جانتے تھے
کہ اسطرح کی بادشاہی میرے لیے نہیں ہوگی وہ دوسرے پیغمبر کے لیے ہونے والی ہے اوسکی خوشخبری
باربار سناتے تھے اور اوسکے ظہور کی دعا کرتے تھے انجیل متی کے چھٹے باب کی دسوین آیت دیکھو
حضرت عیسی علیہ السلام نے لوگوں کو یون دعا کرنا سکھلایا کہ اے ہمارے باپ یعنے اے ہمارے
پالنے والے جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان
پر ہے زمین پر ہووے پادری اسکاٹ لکھتا ہے یعنے فرشتوں کے مانند سب لوگ تیری تابعداری
کرنے لگیں تیرہوین باب مین جناب متی ایک دن کا احوال لکھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام
گھر سے نکل کر دریا کے کنارے جا بیٹھے اور ایسی بڑی بھیڑ آکے پاس جمع ہوئی کہ آپ ناؤ پر جا
بیٹھے اور سب لوگ کنارے پر کھڑے رہے اور آپ نے کہنا شروع کیا اسکے بعد وہ کلام لکھا ہے
جو اوسوقت آپنے سنایا اس باب کی تیئیس آیتوں کے بعد یون ہے آسمان کی بادشاہت ایک
آدمی کے مانند ہے جسنے اچھا بیج اپنے کھیت مین بویا پر جب لوگ سوگئے اوسکا دشمن آیا اور اوسکے
گیہوں کے درمیان کڑوا دانہ بوکے چلا گیا جسوقت سبزی بڑہی اور بالین لگین تب کڑوے
دانے بہی ظاہر ہوئے تب اوس گھر والے کے نوکرون نے آکر اوسی کہا اے صاحب کیا تونے
کھیت مین اچھی بیج نہ بوئے تھے پھر کڑوے دانے کہان سے آئے اوسنے اونسے کہا کسی دشمن
نے یہ کیا تب نوکرون نے کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونہیں جمع کرین اوسنے کہا نہیں ایسا نہو
کہ جب تم کڑوے دانونکو جمع کرو تو اونکی ساتھ گیہوں بھی اوکھاڑلو کاٹنی کے دن تک دونو
کو اکٹھی بڑہنی دو کہ مین کاٹنی کے وقت کاٹنی والون کو کہونگا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو
اور جلانے کے واسطے اونکی گٹھی باندہو پر گیہوں میرے کھتی مین جمع کرو پہر فرمایا آسمان کی
بادشاہت رائی کے دانہ کے مانند ہے جسی ایک شخص نے لیکر اپنے کھیت مین بویا وہ سب
بیجون سے چھوٹا ہی پر جب اوگتا تو سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہی اور ایسا درخت ہوتا ہی
کہ آسمان کے پرندے آکر اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین اور فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت

خمیر کی مانند ہے جسکو ایک عورت نے لیکر آٹے کے تین پیمانون مین ملایا یہانتک کہ وہ سب خمیر ہو گیا
پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے لوگون کو رخصت کیا اور گھر کو گئی اور آپ کے شاگرد آپ پاس
آئی اور بولی کہ کھیت کے کڑوے دانون کی تمثال ہمکو بتلائیے آپنی فرمایا اچھی بیج کا بونے والا
آدم کا بیٹا ہے کھیت دنیا ہے اچھا بیج اس بادشاہت کے فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے
فرزند ہین وہ دشمن جسنے اونہین بویا وہ شیطان ہے کاٹنے کا وقت اس جہان کا آخر ہے
اور کاٹنے والے فرشتے ہین پس جسطرح کڑوے دانے جمع کئے جاتے ہین اور آگ مین جلائی جاتی
ہین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا آدم کا بیٹا اپنے فرشتون کو بھیجیگا اور وہ سب ٹھوکر
کھلانیوالی چیزون اور بدکارون کو اوسکی بادشاہت مین سے چنکر اونہین آگ کے تنور مین
ڈالدینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت مین
سورج کیطرح چمک نکلینگے جسکے کان سننے کے لیئے ہون سنلے آے محمدی بھائیو اس جگہہ حضرت
عیسی علیہ السلام کی بادشاہت اور محمدی بادشاہت دونون کا بیان ہے انجیل پاک
مین اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسکا باعث یہ ہے کہ
حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے بن باپ کے فقط اپنی قدرت سے پیدا کیا اسلیئے
اونکو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسمین یہہ صاف اشارہ ہے کہ جسطرح حضرت آدم علیہ السلام
کو بن مان باپ کے بنایا اوسیطرح حضرت عیسی علیہ السلام کو بن باپ کے حضرت مریم کو اکیلی
سے پیدا کیا قرآن مجید مین اس مطلب کو صاف کھولدیا سورہ آل عمران مین فرمایا اِنَّ مَثَلَ
عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنے کہاوت عیسی کی
اللہ کے نزدیک جیسے کہاوت آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا اوسکو ہوجا وہ ہوگیا اللہ تعالی
نے حضرت عیسی علیہ السلام کے زبان پاک سے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے یعنے حضرت عیسی ع
نے دنیا مین اچھی بیج بوئے یعنے لوگون کے دلون مین اللہ کے حکم سے ایمان کا بیج بویا اور اللہ
کا کلام اونکی دلون مین بھر دیا پھر فرمایا کہ اچھی بیج اس بادشاہت کی فرزند ہین یعنے حضرت
عیسی علیہ السلام کو جو دین کی بادشاہت اللہ نے دی تھے اوسمین جو لوگ نہون نے اللہ کا کلام
سنا یا جن لوگون نے اوسکو مانا وہ آپکی فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے یعنے شیطان کے

فرزند ہین اور تحابونے والا یعنے گمراہ کرنیوالا شیطان ہی اس پیشین خبری کا ظہور یون ہوا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام کو جب اللہ نے دنیا سی اوٹھا لیا شیطان نے بہت لوگون کے دل مین ڈالا کہ
حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین تھے بلکہ معاذ اللہ خود اللہ آدمی کی شکل بنکر حضرت
مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بعضون کے دلمین یہ ڈالا کہ حضرت عیسی اللہ کی بیٹے تھے تب تو اللہ
کے سے کام کرتے تھے بیٹے کا لفظ جو انجیل پاک مین آیا ہے اوسکی معنے یہہ ہین کہ وہ اللہ کی پیارے
بندے ہین یہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق مین جابجا آیا ہی پادری لوگ سب
جگہہ یہہ معنی سمجھتی ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین
سمجھتی ہین کہ معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہے تو وہ معاذ اللہ دوسرے خدا ہین اور جو کام اونہون نے
کئی معاذ اللہ اللہ کیطرح اپنی قدرت سے اور اپنی اختیار سے کئی روح القدس حضرت جبرئیل
علیہ السلام کا خطاب ہی پادریون نے اونکو تیسرا خدا ٹھیرایا اور تین خدا اون کے قائل ہوئی
اور اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا بندہ اور بشر ہونا جو جابجا انجیل پاک
سے ثابت ہی اوسکا مطلب طرح طرح سے بدل ڈالا ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو حضرت موسی
اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہم السلام کو نہین مانتی تھے ایسی ایسی کڑوے دانہ
عیسائی کھیت مین شیطان نے بوئے پھر سب عیسائی بگڑ گئی اور بالین لگین تب کڑوے دانے بھی
ظاہر ہوئے یعنے سچے عیسائی اور جھوٹے عیسائی دونون دنیا مین پھیلی تب گھر کے مالک سے
نوکرون نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونکو جمع کرین اسکا یہ مطلب کہ اوس وقت کے لوگ
چاہتی تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالی بادشاہی کا سامان کردے اور
آپکو جہاد کا حکم دیوے اگر ایسا ہوتا تو آپکی بعد جو عیسائی بگڑ گئی تھے اونپر بھی جہاد ہوتا
آپکو اللہ تعالی نے حکم جہاد کا نہین کیا اس مین یہ حکمت بیان فرمائی کہ ایسا نہو تم کڑوے
دانون کے ساتھہ گیہون بھی اوکھاڑ ڈالو اسکا یہ مطلب کہ تمکو اتنی قوت نہین کہ یہ کام تمسی
بن پڑے تم اگر جہاد کروگے تو کیا عجب ہی کہ کافرون کے ساتھہ ایمان والون کو بھی قتل کر ڈالو
جب ایک قوم مین کافر اور مومن ملے ہوئے ہین لڑائی کے وقت اونمین سے کافرون کو قتل
کرنا اور ایمانوالون کو پہچان لینا اور جو کوئی ایمان کا اقرار کرے اوسکے اقرار کو مان لینا اونہین

لوگون کا کام ہی جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہی غصہ اونپر غالب نہین جو کام کرتے ہین
تامل سے کرتے ہین ہر وقت اللہ سے ڈر رہی ہین کہ ایسا نہووے گناہ کا خون ہماری ہاتھ سے
نہوجاوے عیسائی لوگ اتنی عقل کامل اور اتنا تامل اور اتنی ہشیاری نہین رکہتے تہے تب
تو اونکو یہہ حکم ہوا کہ تم جہوٹے عیسائیون پر جہاد نہ کرو کیونکہ انہین سکے اندر ایمان والے بہی
ملے ہوئے ہین کہین تمہارے ہاتہہ سے وہ قتل نہوجاوین یون ارشاد ہوا کہ کہیت کاٹنی کے
دن تک یعنے آخری زمانے تک دونون کو اکہٹی بڑہنی دو آخری زمانہ مین آدم کا بیٹا یعنی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی فرشتون کو بہیجینگے وہ اونکی امت مین سے شریرون
چن چنکر قتل کرینگی سچے عیسائی اور جہوٹے عیسائی دونو بڑہتے گئے چہٹی صدی عیسوی کے
بعد آخری زمانہ آیا اللہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام اوتارا اور حکم
جہاد کا دیا جہوٹے عیسائیون پر خوب جہاد ہوا اللہ تعالیٰ نے جا بجا فرشتون کو مدد کے لیے
بہیجا محمدیون کے ہاتہون بہت سے جہوٹے عیسائی قتل ہوئے جو ایمان والے اونمین چہپے
ہوئے تہے اور کافرون کے ڈر سے بول نہ سکتے تہے وہ محمدی فوج مین مل گئے یہہ جو فرمایا کہ
آدم کا بیٹا اپنی فرشتون کو بہیجیگا اس سے معلوم ہوا کہ جب جہوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا
اوس وقت جو فرشتے لوگون کو دکہائی دیتے تہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتہہ کے
فرشتے تہے اونکو اللہ کی حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمدیون کی مدد کے واسطے
بہیجا تہا بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ محمدیون
کی مدد کے لیے آئے تہے جیسا کہ واقدی نے اسکندریہ کی لڑائی کے ذکر مین لکہا ہی طبرانی
اور ابن عساکر کے روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے حق مین فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میرے امت مین میرے بعد اور یہہ جو فرمایا کہ صادقین
یعنے بڑے سچے ایمان والے اپنے باپ کی یعنے پیدا کرنے والے کی بادشاہت مین سورج کی طرح
چمک نکلینگے اسکا یہہ مطلب کہ اپنی ایمان کو ظاہر کرینگی اور توارات اور انجیل مین جو محمدی
خبرین ہین سکو سناوینگی تاریخ واقدی کو دیکہو تب اون سچے عیسائیون کا حال خوب کہل جاوے
جو محمدی فوجون مین مل گئے اور ایمان کا نور خوب چمکایا پادری اسکاٹ ان آیتون کا

مطلب یون لکہتا ہی کہ جہان کے آخر سے مراد قیامت ہی اوسدن اچہی لوگ الگ اور بری الگ
ہو جاوینگی اور بری لوگ آگ مین ڈالدی جاوینگی اگر یہہ مطلب ہوتا تو یون ارشاد ہوتا کہ اوس
جہان مین یا نئی پیدایش مین یا عدالت کے دن جیسا کہ انجیل پاک مین یہ لفظین قیامت
کے حق مین آئین ہین اور آخری دنون کا لفظ حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین اور
آخری وقت کا لفظ کئی جگہہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ مین اوسوقت کے حق مین آیا ہی
جب ایمان والون کی ترقی ہوگی اور حضرت یوحنا کے مکاشفات کے چودہوین باب کے آخیر
مین یہہ بیان ہی کہ حضرت یوحنا نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا کہ ایک فرشتی نے آپ سی
فرمایا کہ ہنسوا لگا اور کاٹ کہ کہیت پک گیا اور آنی زمین کا کہیت کاٹا اور ایک فرشتی نے دوسری
فرشتے سی کہا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور انگور کے گچہی کاٹ کیونکہ انگور پک چکے اور اوس نے انگورون
کو کاٹا اور اللہ کے غضب کے کولہو مین پیرا اور خون بہکر سو کوس تک پہونچا یہان سی انجیل کا
مطلب صاف کہل گیا کہ کہیت کاٹنی کا وقت وہ ہی جب کافرون کا خون بہایا جائیگا قیامت
کا بیان ذکر نہین اب جاننا چاہیے کہ اس مثال مین اللہ تعالی نے کئی مطلب ظاہر کر دئے
ایک تو امت محمدی کی بڑی عقلمندی اور بڑے ہشیاری ثابت ہوئی کہ جس مشکل کام کی
قوت عیسائیون کو نہین تہی وہ کام اللہ کے حکم سے حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کے
حوالے کر دیا پہر اس مثال مین جہاد کی حکمت بہی اللہ تعالے نے ہمکو سمجہا دی کہ جسطرح کڑوی دانون
کو آگ مین جلانا عین حکمت ہی اسیطرح کافرون کو قتل کرنا پہر اونکو دوزخ کی آگ مین جلانا
عین حکمت ہی پہر ایک اور حکمت اس مثال مین سمجہا دی کہ اللہ تعالی جو ایک پیغمبر کی زبانی
ایک حکم بہیجتا ہی پہر دوسرے پیغمبر کی زبانی دوسرا حکم بہیجتا ہی اس دوسرے حکم کو پہلی حکم کی
بد خلاف مت سمجہو جن لوگون کو ایک کام کی قوت نہ تہی اونکو منع کیا پہر جنکو اوس کام کی قوت
دی وہ کام اون سے مناسب وقت پر لے لیا اس دوسرے حکم سے کام پورا بن گیا ایک بڑا
مطلب اللہ تعالی نے اس مثال مین یہہ سمجہا دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی بادشاہت
مین جو کہیت بویا تہا وہ کہیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت مین صاف
کیا گیا ان دونون بادشاہتون کو ایک سمجہو اب دیکہو کہ جب اوسوقت کا ذکر فرمایا جب یہہ

عیسائی کھیت صاف کیا جائیگا اسکی بعد فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت رائی کے دانے کی مانند ہی جسکا
بیج بہت چھوٹا ہی اور درخت سب سے بڑا ہوتا ہی اسی یہہ مطلب ظاہر ہوا کہ یہہ اوس آسمانی
بادشاہت کا ذکر ہی جسمین وہ کھیت صاف کیا جاویگا اوس محمدی بادشاہت کی مثال ایسی
ہی جیسے رائی کا دانہ جو بہت چھوٹا ہی اور جب اوگا تب سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہی پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ رائی کا دانہ بہت ذرا سا ہوتا ہی مگر اوسکی پیڑ کی لکڑی درخت کی طرح
سخت اور مضبوط ہوتی ہے جسپر آدمی چڑہ سکتا ہی ملک شام مین یہہ درخت ہوتا ہی اور
شاخین اوسمین بہت ہوتی ہین پرند اوسپر آرام کرتے ہین اور رہنی کے واسطے گھونسلا
بناتے ہین اے محمدی بہائیو یہہ مثال انجیل کی اللہ تعالی قرآن مجید مین یاد دلاتا ہی اور
فرماتا ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ
عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی ساتھہ والون کی مثال انجیل
مین یون ہے جیسے ایک کہیتی کہ اوسنی اپنی کونپل نکالی پہر اوسکو مضبوط کیا پہر وہ موٹی ہوگئی
پہر اپنی لکڑیون پر سیدہی کہڑے ہوئے خوش آتے ہی بونے والون کو صحیح بخاری مین ہے
کہ ایک بالی مین دس یا آٹھہ یا سات دانے نکلتے ہین پہر ایک کو ایک سے قوت ہوتی ہے
یہی معنی ہین اسکی جو اللہ فرماتا ہے فآزرہ یعنے اوسکو قوت دی اور اگر ایک ہوتا ایک
لکڑی پر کہڑا نہوتا اور یہہ مثال ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ اکیلے نکلے
پہر اللہ نے آپ کے ساتہہ والون سے آپ کو قوت دی جسطرح دانے کو قوت دے اوسی جہاد سے
نکلا امام احمد قسطلانی رح لکھتے ہین کہ آپ اکیلے نکلے اور مکی کے کافرون کو اللہ کیطرف بلایا
پہر اللہ نے اصحابون سے آپکو قوت دی یہ جو فرمایا کہ آسمان کے پرندے اوسکی ڈالیون پر
بسیرا کرتے ہین پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہے کہ یہہ امت کی حالت ظاہر کرنے کے
واسطے ایک عمدہ مثال ہے یعنے لوگ اوسمین آکر پناہ پکڑتے ہین اور اوسکی سایہ تلی آرام
پاتے ہین پہر پادری اس آیت کی ایک اور مثال دیتا ہے حزقیل علیہ السلام کے سترہوین باب
کی تیئسوین آیت مین بہی یہہ لفظین ہین کہ سا چڑیائین اور ہر سب پرندے اوسکے تلی
بسین گے اے محمدی بہائیو حضرت حزقیل علیہ السلام کی یہہ پیش خبری پہر دیکہو وہان بہت

صاف صاف یہی اور نشان محمدی بادشاہی کے موجود ہین دیکہو پہر اور مثال یون فرمائی کہ آسمان
کی بادشاہت خمیر کی مانند ہے جسی ایک عورت نے تین پیمانے آٹے مین چہپایا پیمانے کی جگہہ پر عبرانی
مین ستائیم کا لفظ ہے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ پیمانہ قریب ڈیڑہ سیر وزن مین تہا اور تین پیمانے
ایک وقت کے پکانے کے مقدار معمولی اکثر ہوتی تہے توراۃ شریف کی پہلی سورت کے اٹہارہوین
باب کی چہٹی آیت دیکہو اے ایمان والو اس مثال کا بہی وہی مطلب ہے کہ جسطرح بہت سے آٹے مین
تہوڑا سا خمیر چہپا دیا وہ سب خمیر ہو گیا اسیطرح محمدی بادشاہی کا نور پہلی مکہ مین چہپا ہوا تہا
پہیلتے پہیلتے سارے جہان مین پہیل گیا پہر اسکی بعد کہیت کی مثال کا مطلب بیان فرمایا اور
محمدی بادشاہی کا یون حال سنایا کہ اچہے لوگ اوسوقت مین سورج کی طرح چمک نکلین گے
یعنے اونکا نور سارے جہان مین پہیلیگا اسکے بعد دیکہو اللہ تعالے یون فرماتا ہے پہر آسمان کی
بادشاہت اوس خزانے کی مانند ہے جو کہیت مین گڑا ہے جسی ایک شخص پاکر چہپا دیتا ہے اور
خوشی کے مارے جاکر اپنا سب کچہہ بیچتا ہے اور اوس کہیت کو مول لیتا ہے دیکہو اسکا صاف
مطلب یہ ہے کہ وہ آخری پیغمبر اور اوسکا دین بہت بڑی نعمت ہے اوسمین بہت بڑی
بڑی نعمتین چہپی ہوئے ہین جسنے اوسکی قدر جانے جان و مال سب اوس پر قربان
کیا اب یون ارشاد ہوتا ہے پہر آسمان کی بادشاہت اوس سوداگر کے مانند ہے جو قیمتی موتیون
کی تلاش مین ہے جب اوسنے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جاکر جو کچہہ اوسکا تہا سب بیچ ڈالا اور اوسکو
مول لیا اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اللہ کے نبیون اور ولیون کے طالب ہین وہ جب اوس
رسول پاک کو پا دینگے جو سب پیغمبرون سے افضل اور بہتر ہین تو اونکی محبت مین گہر بار
مال و دولت عزیز اقربا سبکو چہوڑ دینگے اور اونکی رفاقت اختیار کرینگے آرشاد ہوتا ہے پہر
آسمان کی بادشاہت اوس جال کی مانند ہے جو دریا مین ڈالا گیا اور ہر طرح کی مچہلی سمیٹ
لایا جب وہ بہر گیا اوسکو دریا کے کنارے پر کہینچ لائے اور بیٹہہ کر اچہی مچہلیان برتنون مین
جمع کین اور بری پہینکدین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا فرشتے نکلین گے اور سچائی
والون کے بیچ مین سے شریرون کو الگ کرینگی اور اونکو آگ کے تنور مین ڈالدینگے وہان
رونا اور دانت پیسنا ہوگا اسکا یہ مطلب کہ وہ آسمانی بادشاہی جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کو ملی گی تمام جہان مین سے ہر ہر قوم کی لوگ اوس بادشاہی کے تابعدار ہوجاوینگی اور اوس دین
مین آوینگی محمدی کشش اللہ کے حکم سے اونکو کہینچ لاویگی پہر بعد اسکی جب قیامت نزدیک آویگی
اور امام مہدی علیہ السلام جہاد کو قائم کرینگی اور فرشتی اونکی ساتہہ ہونگی وہ جہوٹ موٹ کے
مسلمانون کو قتل کرینگی اور اونکو جہنم کی آگ مین ڈالدینگی ان تینون مثالون کے سرے پر جو پہر کا
لفظ ہی اسکی جگہہ پر عبرانی مین عود کا لفظ ہی اور یہہ لفظ حجی علیہ السلام کی دوسرے باب کی
چہٹی آیت مین بہی آیا ہے وہان پادری میتہر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ایک مرتبہ اور تو یہان
بہی اس لفظ سی یہہ مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے جسطرح آسمانی
بادشاہت نے ظہور کیا ہی وہ آسمانی بادشاہت پہر ایک مرتبہ دوسرے طرح پر ظہور کریگی جناب
متی لکہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہہ مثالین بیان فرماکر وہان سے روانہ ہوئے اور
اپنی وطن مین آئے پادری اسکاٹ لکہتا ہے یعنے کفرناحوم سے روانہ ہوکر ناصرہ مین
تشریف لائی حضرت یحیی علیہ السلام کی شہادت کا بیان جناب متی نے چودہوین
باب مین اور مرقس نے چہٹی باب مین لکہا ہی اون دونون کا ملا ہوا بیان یون ہی کہ اوسوقت
ہیرودیس جو ملک کی چوتہائی کا حاکم تہا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شہرہ سنا
تب اوسنی کہا یہہ تو یحیی ہی جسکا مینی سر کٹوایا ہی وہ مردون مین سے جی اوٹہا ہی اسلئی اوسی
معجزے ظاہر ہوتے ہین اسکا سبب یہہ تہا کہ ہیرودیس نے اپنی بہائی فیلبوس کی جورو کے دیا
کے سبب سی یحیی علیہ السلام کو گرفتار کیا تہا اور باندہکر قید خانے مین ڈالدیا تہا کیونکہ اوسنی
ہیرودیاس سے بیاہ کیا تہا اور یحیی علیہ السلام نے اوسی کہا تہا کہ اپنی بہائی کی جورو رکہنا تجکو
روا نہین اب ہیرودیس نے چاہا کہ اونکو قتل کرے پر عوام سے ڈرا کیونکہ وہ اونکو نبی جانتی ہی
مرقس کا بیان ہی کہ ہیرودیاس آپ سی کینہ رکہتی تہی اور چاہتی تہی کہ آپکو قتل کرے پر
وہ نکرسکی اسواسطے کہ ہیرودیس یحیی علیہ السلام کو مرد راست باز اور مقدس جانکر
اونسی ڈرتا تہا اور اونکی پاس داری کرتا تہا اور اونکی سنکر بہت سی باتون پر عمل کرتا تہا
اور اونکی باتین خوشی سی سنتا تہا آخر قابو کا دن آیا کہ ہیرودیس نے اپنی سالگرہ مین اپنی
امیرون اور رسالدارون اور جلیل کے امیرون کی ضیافت کی تب ہیرودیاس کی بیٹی

اندر آئی اور اوسنی ناچ کر ہیرودیس کو اور اوسکی مہمانون کو خوش کیا تب بادشاہ نے اوس لڑکی
سے کہا جو تو چاہی سو مانگ کہ مین تجہی دونگا اور اوسنی قسم کہائی کہ میری آدہی بادشاہت تک
جو تو مجہسی مانگی مین تجکو دونگا اور وہ چلی گئی اور اپنی مان سے پوچہا کہ مین کیا مانگون وہ بولے
کہ یحییٰ اصطباغ دینی والا کا سر تب وہ جلد بادشاہ کے پاس چالاکی سے آئی اور اوسی کہا کہ
مین چاہتی ہون کہ یحییٰ اصطباغ دینے والے کا سر ایک تہالی مین ابہی مجکو منگوا دی بادشاہ
بہت غمگین ہوا اور اپنی قسم اور ساتہہ بیٹہنی والون کے سبب سی نہ چاہا کہ اوسی انکار کری
بادشاہ نے جلدی سے جلاد کو حکم کرکے بہیجا کہ آپکا سر لاوے اوسنی جاکر آپکا سر قید خانے
مین کاٹا اور ایک تہالی مین رکہکر لایا اور اوس لڑکی نے اپنی مان کو دیا تب آپکے شاگرد
سنکر آئے اور آپکی لاش کو اوٹہاکر قبر مین رکہا اکیسوین باب مین جناب متی لکہتی ہین
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائی اور ہیکل مین یعنے مسجد بیت المقدس
مین داخل ہوئے اس باب کی بتیس آیتون کے بعد جو کلام پاک آپنی وہان سنایا وہ یہہ ہے
ایک اور تمثیل سنو ایک گہر کا مالک تہا جس نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے چارون طرف
احاطہ باندہا اور اوس مین کولہو کہودا اور برج بنایا اور باغبانون کو سپرد کیا
اور آپ پردیس گیا اور جب میوی کا موسم قریب آیا اوسنی اپنی نوکرون کو باغبانون کے
پاس بہیجا کہ اوسکا پہل لاوین اور اون باغبانون نے اوسکے نوکرون کو پکڑ کی ایک کو پیٹا
اور ایک کو مار ڈالا اور ایک پر پتہر اوٹہایا پہر اوسنی اور نوکرون کو جو پہلون سی بڑہ کر تہے
بہیجا اونہون نے اونکی ساتہہ بہی ویساہی کیا آخر اوسنی اپنی بیٹے کو اون پاس یہ کہکر بہیجا کہ وہ میرے
بیٹے سے دبین گے لیکن جب باغبانون نے بیٹے کو دیکہا آپس مین کہنے لگے کہ وارث یہی
ہی آؤ اسی مار ڈالین کہ اوسکی میراث پر قبضہ کرلین سو اوسکو پکڑ کے اور باغ کے باہر نکالکر
قتل کیا جب باغ کا مالک آویگا تو ان باغبانون کے ساتہہ کیا کریگا وہ اوسی بولے ان شریرون
کو بری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کو اور باغبانون کے سپرد کریگا جو اوسکو موسم پر میوہ
پہونچاوین عیسیٰ علیہ السلام نے اون سے فرمایا کیا تمنی نوشتون مین کبہی نہین پڑہا کہ
جس پتہر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہے کونے کا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سی ہوا اور

ہمارے نظرون مین عجیب ہی اسلئی مین تمسی کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسی لیلی جائیگی اور
ایک قوم کو جو اوسکی میوی لاوے دی جائیگی اور جو اس پتہر پر گریگا چور چور ہو جائیگا اور جسپر وہ
گریگا اوسکو پیس ڈالے گا آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے جناب عیسی علیہ السلام
کی زبان پاک سے یہہ مثال فرمائی کہ ایک مرد نے باغ بنایا اور باغبانون پاس پہلے نوکرون کو
بہیجا پہر بیٹے کو بہیجا اس مثال کا یہہ مطلب کہ اللہ کے سب بندے ہین اوسنے نہ کسیکو جنا نہ کسیکو بیٹا
بنایا مگر اوسنے پہلے اپنے بہت بندون کو بہیجا پہر اونکے بعد اوس بندے کو بہیجا جو پہلے بندون
سے زیادہ پیارا تہا پادری لوگ عقل کی آنکہہ بند کرکے کہتی ہین کہ اس مثال سے ثابت ہوا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین ہین معاذ اللہ اللہ کے بیٹے ہین آے پادریو یہان سرے
پر مرد کا لفظ ہی عبرانی انجیل مین یون ہے ایش نعل بنت ہایاہ وتطع ہا ایش کرم
یعنے ایک مرد لگا مالک تہا اور اوس مرد نے ایک باغ لگایا اب کیا تم اللہ کو معاذ اللہ مرد کیطرح
کا سمجہو گی اتنا تو تم بہی خوب سمجہتی ہو کہ اللہ تعالی مرد کی مانند نہین اور کسی چیز کی مانند نہین
مگر سمجہانیکے لیے مثال دیتا ہے کہ جسطرح مرد باغ بناتا ہی اسطرح اللہ تعالی نے شریعت کا
باغ بنایا اور حضرت موسی علیہ السلام کو توراۃ دی یہہ شریعت کا باغ حضرت موسی علیہ السلام
کی معرفت اسرائیلیون کو سپرد کیا حضرت موسی علیہ السلام کے بعد اللہ نے بہت سی پیغمبر
بہیجی کہ اون باغبانون سے کہین کہ اوس باغ کے پہل لاؤ یعنے شریعت پر عمل کرو اون لوگون
نے پیغمبرون کے خون کرنے شروع کیے اللہ نے اور پیغمبر بہیجے اونکو بہی شہید کیا آخر کو اللہ نے
اپنی پیارے بندے عیسی کو بہیجا جو اون پہلون سے زیادہ اللہ کے پیارے تہے آدمی کو نوکر
سے اور غلام سے بیٹا بہت پیارا ہی اسطرح اللہ کو اون اگلی بندون سے یہہ بندہ بہت پیارا
ہی پہر یہہ مثال دی کہ اون باغبانون نے اوس مرد کے بیٹے کو قتل کیا اسیطرح ان یہودیون
نے اللہ کے پیارے بندے عیسی کو اپنی سمجہہ مین قتل کیا یہودی ملاؤن نے کفر بکنی کی تہمت اور
خدائی و معوی کے تہمت اوس پاک بندے پر جوڑے اور قتل کا فتوی دیا جب آپکے گرفتار
کرنیکو آئے اللہ نے آپکو آسمان پر زندہ اوٹہا لیا دوسرے شخص پر آپکی شباہت اللہ نے ڈالدی
اوس شخص کو یہودیون نے سولی پر چڑہایا حضرت عیسی علیہ السلام کا خون یہودیون کی گردن پر

ہو چکا کیونکہ اونہون نے اپنی سمجھ مین اونہین کو قتل کیا اسلئے کہ اونکی میراث پر قبضہ کرلین یعنی شریعت
کی باغ کا بندوبست کرنے کے لئے اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو بھیجا تھا کہ لوگ آپ کے
حکم کے موافق شریعت پر چلین اون سے ایمان ملاؤن نے شریعت کی باغ کا مختار اپنی تئین
سمجھا اور آپکو اوس باغ سے باہر نکالا یعنے یہہ فتوی دیا کہ یہہ شخص شریعت سی باہر ہوگیا یہہ
کہکر اپنی سمجھہ مین آپکو قتل کیا مرقس اور لوقا کی انجیل مین صاف یہہ لفظین ہین کہ اب
باغ کا مالک اون سی کیا کریگا وہ آویگا اور ان باغبانون کو ماریگا اور باغ اورون
کو دیگا لوقا کی انجیل مین ہی کہ اونہون نے یعنی یہودیون نے یہہ سنکر کہا ایسا نہووے مرقس
کی انجیل مین ہی کہ اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کرلین مگر لوگون سی ڈرتے تہی کیونکہ
وہ سمجھہ گئی تھے کہ آپنے یہہ مثال اون پر کہی اے ایمان والو اس مثال کا مطلب
یہہ ہی کہ اللہ جو شریعت کی باغ کا مالک ہی اپنی پاک بندے کے ساتھہ آویگا سو اللہ اپنی وعدہ
کے موافق اپنی پاک بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آیا اور ان باغبانون کو یعنی یہودیون
کو بری طرح قتل کیا اور شریعت کا باغ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی قوم کو سونپا جو
اوس باغ کے پہل موسمون مین دیتے تھے شریعت کے ہر ہر حکم پر جان دینے کو طیار رہتے تھے
اب دیکھو اللہ تعالی انجیل مین زبور کی آیت یاد دلاتا ہی اور صاف پتا اون لوگون کا بتلاتا ہے
جنکو یہہ باغ سپرد ہوگا فرماتا ہی کیا تمنے نوشتون مین یعنے زبور شریف مین نہین پڑہا
کہ وہ پتھر جسکو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ اللہ کیطرف سی ہوا اور
ہماری نظرون مین عجیب ہی اسکا یہہ مطلب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت
سارہ علیہا السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور اونکی مان حضرت ہاجرہ علیہا السلام
کو گہر سی نکال دیا اللہ تعالی نے اوسوقت حضرت سارہ کی خاطر کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو یہی حکم کیا کہ اسماعیل کو اور اونکی مان کو یہان سی باہر کردو حضرت ابراہیم علیہ السلام
اونکو ملک شام سی مکہ مین لائے اس پتھر کو اپنی عمارت نہ لگایا اپنی بیٹے حضرت اسحق علیہ السلام
کے ساتھہ اونکو نہ رکہا سو اللہ کے حکم سے وہی پتھر کونے کا سرا ہوا یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد کو آخر دنیا مین اللہ نے سب سے بڑہکر درجہ دیا کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اونمین

پیدا کیا حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ کہواتا ہے کہ یہہ بات اللہ کیطرف سے ہوئی اور ہمارے نظروں مین عجیب ہی یعنے ہماری قوم کی نظر مین یہہ بات بہت اچھی کی ہی اونکو بڑا تعجب آتا ہی کہ یہہ کیونکر ہوگا جنکو اللہ نے الگ کر دیا پھر اونکو کیونکر لاویگا اور کیونکر نوازیگا پادری کہتے ہین کہ پتھر سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہین کیونکہ رسالہ اعمال کی چوتھے باب مین لکھا ہی کہ حضرت شمعون حواری نے وعظ مین حضرت عیسی علیہ السلام کی حق مین فرمایا کہ یہ وہ پتھر ہی جسکو تم معمارون نے رد کیا سو وہی کونے کا سرا ہوا یعنی یہودیون سے کہا کہ تم اونپر ایمان نلائی مگر اللہ نے اونکا دین لوگون مین بہت پھیلایا اس جگہہ وہ قاعدہ یاد کرنا چاہیے جسکو پادری اسکاٹ نے لکھا ہی کہ بعضی خبرین اور شخص کی ہوتی ہین مگر حواری لوگ اوسکو اس راہ سے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین پڑھ دیتی ہین کہ یہی احوال اونپر بھی گذرا یہ کچھہ ضرور نہین کہ وہ خبر حقیقت مین اونہین کی ہو اس قاعدے کا بیان زبور شریف کی دوسرے سورت کی بشارت مین ہوچکا ہی آسے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر پہلے ہوچکا کہ باغبانون نے اونکو اپنی سمجھہ مین قتل کیا پھر یون ارشاد ہوا کہ اب باغ کا مالک آویگا اور باغ اورون کو دیگا اسپر زبور کی آیت یاد دلائی صاف مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد وہ باغ جنکو سپرد ہوگا اونکا پتا زبور مین موجود ہی بعد اوسکی صاف فرمایا کہ خدا کی بادشاہت یعنے خدا کیطرف سے جو دین کی بادشاہی پیغمبرون کو ملتی ہی یہہ بادشاہی اب تک تمہاری قوم کے لوگون کو ملتی تھی یعنے پیغمبر تمہاری قوم مین پیدا ہوتے تھے اب یہ نعمت تم مین سے اوٹھہ جاویگی اور دوسری قوم کو دیجاویگی یعنے وہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کونے کا سرا ہی یعنے ختم کرنیوالا سب پیغمبرون کا ہے وہ دوسرے قوم مین ظہور فرماویگا اے عقلمند و اس لفظ کو دیکھو کہ اسلیے مین تمہین کہتا ہون اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ زبور مین جو نکہ یون لکھا ہی اسلیے مین تم سے کہتا ہون یعنے زبور کی آیت کا یہ مطلب ہی جو مین تمکو سناتا ہون کہ خدا کی بادشاہی یعنے پیغمبری تمہاری قوم سے اوٹھہ جاویگی اور دوسرے قوم کو دیجاویگی اب صاف مطلب کھل گیا کہ زبور کی آیت مین دوسری قوم کا ذکر ہے کہ آخر زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اللہ اونکو نوازیگا پھر صاف یہ پتا دیا کہ جو اس

پتھر پر گریگا چور چور ہوجائیگا یعنی اوس پیغمبر سے اور اوس قوم سی جو مقابلہ کریگا پاش پاش ہوجائیگا
دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ خسرو پرویز نے پہاڑ ڈالا آپنی لیہ دعا کی کہ تمیز قوا
لگی ممزق یعنی وہ بالکل پرزی پرزی کر دی جاوین سو چند روز مین خسرو کے بیٹے شیرویہ
نے اپنے باپ خسرو کو مار ڈالا پہر چند سال مین محمدیون نے اونکو ایسی شکست دی کہ نام و
نشان اوس سلطنت کا نرہا پہر فرمایا کہ جسپر وہ گریگا اوسکو پیس ڈالیگا یعنی وہ پیغمبر اور
اوسکی امتی جس سی مقابلہ کرینگے اوسکو پیس ڈالینگے دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور اونکی امت نے عرب کے بت پرستون کو اور یہودیون کو اور روم و شام اور مصر کی
جہوٹی عیسائیون کو اور فارس اور ہندوستان کی بت پرستون کو کیسا پیس ڈالا پادری
اسکاٹ لکہتا ہی کہ مسلمانون کا یہ دعوی ہے کہ وہ باغبان جنکو اللہ نے یہہ باغ دیا وہ مسلمان
لوگ ہین پادری جواب دیتا ہی کہ دیکھو انجیل پر عمل ہمارا ہی یا تمہارا اسکا جواب یہہ ہی کہ
انجیل پر عمل ہم محمدیون کا ہی اللہ کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور
اوسکا پیغام پہونچانیوالا جاننا یہی اصل مطلب انجیل کا ہی جو تمام انجیل سی ظاہر ہی اور بیٹی
کا لفظ جو ہی اسکی معنے جو ہمنی سمجھی ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندی ہین یہی معنی انجیل
پاک سی جابجا ظاہر ہین اور یہہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق بہی آیا ہی اصل مطلب
انجیل کا ہمنی پایا تمنی نہین پایا اور انجیل پاک کی بشارتون کے موافق ہم جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور قرآن مجید پر ایمان لائی ہین تم لوگ انجیل سی بالکل برخلاف ہو پہر پادری
لکہتا ہی کہ کوئی غور کرے تو معلوم ہوگا کہ عیسائی اس زمانہ مین ہر طرح سی خدا کی برکت پاتی
ہین اور جو لوگ یہودیون کیطرح حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہین سمجہتی وہ ہرگز
پہلمند نہین ہین آگے پادری یوہ ہم محمدیون کا اگلا وقت یاد کر و اللہ نے محمدیون کو کیسا
غلبہ دیا تہا اور اب بہی وہ خاص ملک جہان اللہ نے یہ باغ شریعت کا لگایا تہا یعنی کنعان
کا ملک اور یروشالم اللہ نے محمدیون کو دیا ہی یہودیون کو اور تمکو اللہ نے اوس باغ پر قبضہ
نہین دیا اب بہی کچہہ نہین گیا یہہ نشانیان دیکہو اور محمدی ہوجاؤ جناب ہیٹی لکہتی ہین
کہ جب سردار کاہنون نے اور فریسیون نے آپکی یہہ مثالین سنین تو سمجہہ گئی کہ ہمارے ہی

حق مین فرماتے ہین اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کرلین پر لوگون سے ڈرے کیونکہ وہ آپکو نبی جانتے
تہے اسے پادریون دیکہو اوسوقت کے عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کو نبی جانتے تہے خدا
نہین جانتے تہے بائیسوان باب جناب متی لکہتے ہین کہ عیسی علیہ السلام اونکو پہر مثالون
مین کہنے لگے کہ آسمان کی بادشاہت اوس بادشاہ کی مانند ہے جسنے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا اور
اوسنے اپنے نوکرون کو بہیجا کہ بلائے ہوؤن کو بیاہ مین بلالاوین پر اونہون نے نہ چاہا کہ آوین
پہر اوسنے اور نوکرون کو یہہ کہکر بہیجا کہ بلائے ہوؤن سے کہو کہ دیکہو مینے کہانا تیار کیا میرے بیل
اور موٹے جانور ذبح ہوئے اور سب کچہہ تیار ہے بیاہ مین آؤ پر وے کچہہ خیال مین نلا کر
چلے گئے ایک اپنے کہیت مین اور دوسرا اپنی سوداگری کو اور باقیون نے اوسکے نوکرونکو
پکڑکے ذلیل کیا اور مار ڈالا تب بادشاہ غصے ہوا اور اپنی فوج بہیجی اور اون خونیون کو مار
ڈالا اور اونکا شہر آگ سے جلا دیا پہر اوسنے اپنے نوکرون سے کہا بیاہ کی تیاری تو ہوئی پر بلائے
ہوئے نالایق تہے اب تم سڑکون پر جاؤ اور جتنے تمکو ملین بیاہ مین بلالاؤ سو اون نوکرون نے
راستون پر جا کے سب کو جو اونہین ملے کیا برے کیا بہلے جمع کر لائے اور بیاہ کا گہر مہمانون سے بہر گیا
جب بادشاہ مہمانون کی دیکہنے کو اندر آیا اوسنے وہان ایک آدمی دیکہا جو شادی کا لباس پہنے
نہ تہا اور اوس سے کہا اے میان تو شادی کے کپڑے بغیر پہنے یہان کیون آیا اوسکی زبان بند
ہوگئی تب بادشاہ نے نوکرون کو کہا اوسکے ہاتہہ پانؤ باندہ کے اوسے لیجاؤ اور باہر اندہیرے
مین ڈال دو وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا کیونکہ وہ جو بلائے گئے بہت ہین پر برگزیدہ
تہوڑے ہین اسے محمدی بہائیو اس مثال کا مطلب یہہ ہے کہ جیسے دنیا کا بادشاہ اپنے بیٹے کا بیاہ
کرتا ہے اور سبکی دعوت کرتا ہے اللہ کا اگرچہ کوئی بیٹا نہین وہ اکیلا ہے اوسنے اپنے فضل سے
اپنے بندون کی دعوت کی اور بہشت مین طرح طرح کی کہانے کی چیزین تیار کین ہر طرح کے
میوے بنائے اور پیغمبرون کو بہیجا کہ بلائے ہوؤن کو بلالاؤ اسکا یہہ مطلب کہ پہلے حضرت
موسی علیہ السلام کی معرفت اسرائیلیون کی قوم کو بلایا اور حضرت موسی علیہ السلام کے بعد
اور بہت سے پیغمبر بہیجے اور اونکو حکم کیا کہ بلائے ہوؤن کو پہر بلاؤ یعنے اسرائیلیون کی قوم کو بار بار
پیغمبرون نے بلایا کہ اللہ کی راہ چلو جنت تمہاری واسطے تیار ہے ہم تمکو جنت کیطرف بلاتے ہین

اسرائیلیون نے نبیون کا کہنا نمانا اور بہت نبیون کو قتل کیا تب اللہ تعالی جو سبکا بادشاہ ہے غصہ ہوا اور اپنا لشکر بہیجکر اون خونیون کو ہلاک کیا اسکا یہہ مطلب کہ یہودیون سے نبیون کے خون کا بدلہ لینے کو اللہ اپنا لشکر بہیجیگا یہہ صاف محمدی فوج کی خبر ہے جنہون نے یہودیون کو قتل کیا اور قوم نضیر جو یہودیون کی ایک قوم تہی اونکی باغ مین آگ لگادی اور اوسکو جلادیا پادری اسکاٹ اسکو رومیون کی فوج کی خبر ٹہراتا ہے جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد شہر یروشالم کو مسجد بیت سمیت ویران کیا افسوس پادریون کی عقل پر کہ بت پرستون کی فوج کو اللہ کی خاص فوج ٹہراتی ہین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امتی جو سب اللہ کے پوجنی والون کے سردار ہین اونکو اللہ کی فوج نہین سمجہتی افسوس ایسی عقل پر ہزار افسوس پادری لکہتا ہے کہ شاید اللہ نے اس بدکار شہر اور اوسکی باشندون کی یعنے شہر یروشالم اور یہودیون کے سزا دینے کے لیے فرشتون کو بہیجا ہو لیکن وسپاشیان اور طیطیر کی فوجین اللہ کے عدل اور غضب کا وسیلہ تہین اسلیے ہم اونکو بہی اللہ کی فوج سمجہتی ہین اے پادریو یہان اپنی فوج کا لفظ ہے یہہ لفظ بت پرستون کے حق مین مت بولو اللہ سے ڈرو اللہ کا خاص لشکر محمدی لوگ ہین جنکو اللہ نے قرآن مین حزب اللہ یعنے اللہ کی فوج خطاب دیا ہے اونکو یہہ خطاب دیکر انجیل کا مطلب کہول دیا ہے اسکی بعد اس مثال کا یہہ مطلب سمجہو کہ اللہ تعالے نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی امت کو کہہ کہ بہشت تیار ہے مگر یہہ بلائی ہوئے نالائق تہے جنہون نے قتل ہونا اور تباہ ہونا سب قبول کیا مگر ضد نہ چہوڑے اور ایمان نہ لائی ای ایتم اور قومون کو بلاؤ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی خادم پہلی دس برس مکہ مین بت پرستون کو اور مدینہ مین یہودیون کو ایمان کیطرف بلاچکے تہے اب آپ نے اور آپکی طرف سے آپکے نائبون نے غرب کی اور قومون کو بلایا ہر طرف سے فوج فوج محمدی دین مین لوگ داخل ہوئے یہان تک کہ شام اور روم اور مصر اور فارس و ہندمین ایمان پہیلا انجیل کا مطلب کہل گیا کہ گہر مہمانون سے بہر گیا جب وہ بادشاہ جو سب بادشاہون کا مالک ہے قیامت کے دن مہمانونکو دیکہنے آویگا جنکا لباس دعوت کے جانیکے لائق نہوگا یعنے جو ظاہر ایمان کہتے ہین اور دل مین ایمان نہین رکہتے وہ بہی پہلی مسلمانون مین ملے ہونگی سورہ حدید

مین اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ منافق مرد اور منافق عورتین ایمان والون سی کہین گے کہ ہمارے
طرف دیکھو کہ تمہاری روشنی مین سے ہم بھی کچھ لیوین ادن سی کہا جاویگا کہ اپنی پیچھے پلٹ جاؤ
اور نور کو ڈہونڈو پھر اونکی بیچ مین ایک دیوار کھڑی کردی جائیگی آخر کو منافق دوزخ مین ڈالدئے
جاوینگی اور ایمان والی بہشت مین جاوینگی جیسا انجیل مین فرمایا کہ وہ باہر کی اندھیری مین
ڈالدیئے جاوینگی یعنی نور سی الگ کرلیے جاوینگی اور دوزخ مین ڈالدئے جاوینگی تئیسوین
باب مین سینتیس آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہی دیکھو تمہارا گھر تمہاری لیے ویران چھوڑا جاتا ہی
کیونکہ مین تم سی کہتا ہون کہ اب سی تم مجکو پھر نہ دیکھوگے جب تک نہ کہوگے مبارک ہی وہ جو خداوند
کے نام سی آتا ہی پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ تمہارا گھر یعنے مسجد بیت المقدس
اب ویران چھوڑ دیا جاویگا اور اب سی مجھی نہ دیکھوگے جب تک وہ وقت نہ آوے کہ تمہاری
اولاد جو آیندہ زمانہ مین ہوگی وہ کہیگی مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہی یہہ لفظین ایک سو
اٹھارہوین زبور کی چھبیسوین آیت مین آئی ہین اور اکیسوین باب کی نوین آیت مین ہے
کہ لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین یہہ لفظ کہا کہ مبارک ہی وہ جو خداوند
کے نام سی آتا ہی اس جگہہ پہ پادری لکھتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ کیطرف سی پیغام
پہونچانے کو آتا ہی پادری لکھتا ہی کہ اس کل بیان کا مطلب یہہ ہی کہ یہودی لوگ کسی
زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگی اور شہر یروشالم آپکے دوسرے آنے سے
پہلی شاید بحال ہوجائیگا اے محمدی بھائیو اس زبور کی بائیسوین آیت یہہ ہی کہ وہ پتھر
جسکو معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا پھر تین آیتون کے بعد یون ہے مبارک ہی
وہ جو خداوند کے نام سی آتا ہی اس محمدی بشارت کا مطلب انجیل سی اور زیادہ کہل گیا
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم مجکو یہہ نہ دیکھوگے یعنی میری عبادت اب اس مسجد مین نہوگی
جبتک وہ وقت نہ آوے کہ ایک اور پیغمبر کو اللہ بھیجیگا اور تم یعنے تمہاری اولاد کی لوگ
جو اوسوقت مین ایمان لاوینگی وہ کہین گے مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہی یعنے اللہ کا
پیغام پہونچانیکو آتا ہی اوسوقت یہہ مسجد پھر آباد ہوجائیگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین
ہوا مگر پادری کے نزدیک اسکا ظہور جب ہوجب سب یہودی نصرانی ہوجاوین اور اسی

مسجد کو لیوین یا اسد یہود اور نصاریٰ دونو کو ان جہوٹے عقیدوں سے نجات دی آمین جناب یوحنا حواری نے جو انجیل جمع کی ہی اوسکی شروع مین اٹھارہ آیتون کے بعد لکہا ہی کہ یہودیون نی یروشلم سے اماموں اور لاویون کو بہیجا کہ حضرت یحیی علیہ السلام سے پوچہین کہ آپ کون ہین آپنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون اور اونہون نے آپ سے پوچہا کہ کیا آپ الیاہ ہین آپنے فرمایا مین نہین ہون پہر پوچہا کہ آپ وہ نبی ہین فرمایا نہین پہر پوچہا کہ آپ کون ہین آپ نے فرمایا کہ مین جنگل مین پکارنے والے کی آواز ہون کہ اسد کی راہ کو سیدہا کرو جیسا اشعیا نبی نے فرمایا اسے عقلمندو یہان سے معلوم ہوا کہ اگلے پیغمبرون نے مسیح کی خبر دی تہی اور ایک اور بڑے نبی کی خبر دی تہی اور الیاہ کی بہی خبر دی تہی سو یہودیون نے حضرت یحیی علیہ السلام سے پوچہا کہ آپ کون ہین یعنے جن پیغمبرون کی خبر چلی آتی ہین یعنے مسیح اور الیاہ اور وہ نبی ان مین آپ کون ہین آپنے صاف فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون اونہون نے پوچہا کہ آپ الیاہ ہین فرمایا نہین اوسوقت تک آپکو معلوم نہ تہا کہ الیاہ اسد نے میرا ہی خطاب دیا ہی اونہون نے پوچہا آپ وہ نبی ہین فرمایا نہین معلوم ہوا کہ وہ نبی جنکی سب یاد رکہتی تہی وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا ہین وہ نبی کا لفظ اسلیے کہا کہ اون نبی کی بڑی شان ہی اونکی نشان و شوکت سبکے دلمین جمی ہوئی تہی کہ وہ ساری جہان مین ایمان پہیلا دینگی اور کافرونکی جڑ بہا دینگی جس شخص کی بڑی شان ہوتی ہی اوسکی ذکر مین بہت پتی دینے کی حاجت نہین پڑتے کیونکہ اوسکے سب پتی اور نشان سبکو معلوم ہین ایک اشارہ سے مطلب نکل آتا ہے اسلیے پوچہنے والون نے کہا کہ آپ وہ نبی ہین یعنے وہ نبی جنکا شہرہ مدت سے ہو رہا ہی اور جنکی اتنی بڑی دہوم ہی وہ نبی آپ تو نہین فرمایا مین نہین ہون یہہ اشارہ ایسا کہلا ہوا تہا کہ حضرت یحیی علیہ السلام وہ نبی کی لفظ سے مطلب سمجہ گئے اور فرمایا مین نہین ہون پادری صاحب اس مقام کی نسبت لکہتا ہی کہ یہودی غلطی کرتے تہی اور سمجہتی تہی کہ الیاس کے سوا ایک اور نبی مانند موسی کے مسیح سے پہلے آوینگے اے پادری اون لوگون نے یہہ لفظ نہین کہا کہ وہ نبی مسیح سے پہلے آوینگے بالاندہ وہ لوگ جو سمجہتے تہے کہ مسیح کے سوا ایک اور نبی آوینگے جو مانند موسی کے ہین یہہ سمجہہ اونکی تمام کتابون کے موافق ہی متی کی انجیل کے ستر ہوین

باب مین جہان یہہ بیان ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام شمعون اور یعقوب اور یوحنا کو ایک
پہاڑ پر لے گئی وہان آپکا چہرہ آفتاب کی طرح چمکنے لگا اور حضرت موسی اور حضرت الیاس
آپ سے باتین کرتے ہوئی دکھلائی دیے اس مقام پر پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین
لکھتا ہے کہ اکثر یہودیون کا یہ گمان تہا کہ دو مسیح ہونگی ایک تو جلیل القدر ہوگا اور دوسرا
تکلیف اوٹہانیوالا کیونکہ پاک کتاب مین مسیح کے مقدمی مین جو جدا جدا بیان ہین انسے
یہودیون کو یون معلوم ہوا کہ ایک نہایت معزز شخص آنیوالا ہے اور ایک مصیبت
اوٹہانیوالا بہی ہوگا یعنے بعض آیت سے وہ ایک شان و شوکت والا بیان ہوا لیکن
بعض مقام سے وہ آنیوالا مسیح نہایت عاجز اور موت تک دکھ اوٹہانیوالا ثابت ہوا
پس وہ گمان کرتے تھے کہ دو مسیح ہونگی یہہ لکہکر پادری لکھتا ہی کہ آپکی صورت بدل جانے
سے ثابت ہوا کہ آپہی تکلیف اوٹہانیوالے ہین آپ ہی جلیل القدر مسیح ہین پادری کا
مطلب یہہ ہی کہ دونو طرح کی خبرین آپ ہی کی تہین کیونکہ آپ نے اپنی شان و شوکت
دکھلادی اے پادریو وہ جو بڑے بڑے نبی اور نشان دوسرے پیغمبر کے ہونیکے دیے ہین
ایمان والون کا غالب ہوجانا اور بے ایمانونکی سلطنتون کا مٹ جانا بابل کا فتح
ہونا اور یروشلم کا آباد ہونا ان باتون کو کیون بہولجاتے ہو دیکہو جو مطلب [illegible]
کے یہودیون نے سمجہا تہا اسی مطلب کو حضرت یحیی علیہ السلام نے بہی انکے
سوال کے موافق جواب دیا کہ مین مسیح نہین ہون اور وہ نبی بہی نہین ہون اگر
یہودیون کی سمجہ حضرت یحیی علیہ السلام کے نزدیک غلط ہوتی تو ایسا فرماتے کہ مسیح کے
بعد اور کوئی نبی نہین ہے تم دوسرے کی راہ مت دیکہو اے پادریو خوب غور کرو پاک
کتابون سے دو پیغمبرون کی خبرین صاف ظاہر ہین اللہ سے ڈرو اور محمدی ہوجاؤ اور
یہ جو حضرت یحیی علیہ السلام نے فرمایا کہ مین الیاہ نہین ہون اسکا مطلب یون سمجہنا
چاہیے کہ اوسوقت تک آپکو معلوم نہ تہا کہ الیاہ اسلیے نیز اسی خطاب دیا ہی تہی اسکے
انجیل کے گیارہوین باب کی چودہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
حضرت یحیی علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ الیاہ جو آنیوالا تہا یہی ہے اور لوقا نے

اپنی انجیل کے سرے پر لکھا ہے کہ زکریا علیہ السلام کو فرشتے نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا جنیگی اوسکا نام یوحانان یعنے یحیی رکھنا وہ بنی اسرائیل مین سے بہتون کو اونکی خدا کیطرف پھیریگا اور وہ اوسکی آگے یعنے اسکے آگے الیاہ کی روح اور قوت سی چلیگا اسکا یہہ مطلب کہ الیاس پیغمبر علیہ السلام کی روح پاک کا فیض اور زور اوسمین ظاہر ہوگا وہ اونکی روح کے زور سی چلیگا پھیریگا متی کی انجیل کے سترہوین باب کی بارہوین آیت مین ہے کہ الیاس آچکا لیکن اونہون نے اوسکو نہین پہچانا بلکہ جو چاہا اوسکے ساتھہ کیا جناب یوحنا لکھتے ہین کہ جن لوگون کو یہودیون نے بہیجا تہا اونہون نے حضرت یحیی علیہ السلام سی پوچھا کہ آپ اگر نہ مسیح ہین نہ الیاس اور نہ وہ نبی تو پہر کیون آپ اصطباغ دیتی ہین آپنی فرمایا مین پانی سی اصطباغ دیتا ہون پر تمہاری درمیان ایک کھڑا ہی جسکو تم نہین جانتی یہہ وہی ہے جو میرے بعد آنیوالا تہا اور مجہسی مقدم تہا جسکے جوتے کا تسمہ مین کہولنی کے لائق نہین ہون یہہ اشارہ صاف حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف تہا پہر لکہا ہی کہ دوسرے دن حضرت یحیی علیہ السلام نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنی پاس آتے دیکہا اور فرمایا یہہ وہی ہے جسکے حق مین مینے کہا کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ہی جو مجہسے مقدم ہوا کیونکہ مجہسی پہلے تہا اور مینی روح کو کبوتر کی مانند آسمان سی اوترتے دیکہا اور وہ اوسپر ٹہہری اور مین اوسکو نہ جانتا تہا پر جس نے مجہی پانی سے اصطباغ دینے کو بہیجا اوسنی مجہی کہا کہ جسپر تو روح کو اوترتے اور ٹہیرتے دیکہی وہی ہے جو روح القدس سے اصطباغ دیگا یہان سی معلوم ہوا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کو پہلے معلوم نہ تہا کہ حضرت عیسی وہی مسیح ہین جنکی مین خبر دی چکا ہون اللہ تعالے نے آپکو بتلایا کہ جسپر تو روح القدس کو اوترتے دیکہی وہی مسیح ہی جب آپنی یہہ نشان دیکہا تب پہچانا اسیطرح پہلے آپکو معلوم نہ تہا کہ الیاہ واسطے میلاہی خطاب دیا ہے بارہوان باب اس باب مین یہ بیان ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائے اٹھائیسوین آیت مین ہے کہ آپنی کہا اے باپ اپنی نام کو جلال دے وہین آسمان سی آواز آئی کہ مینی جلال دیا ہے اور پہر جلال دونگا تب لوگون نے جو حاضر تہے یہہ سنکر کہا کہ بادل گرجا اورون نے کہا کہ فرشتہ اوسی بولا

آپنی فرمایا کہ یہہ آواز میرے واسطے نہین بلکہ تمہارے لئے آئی اب اس جہان پر عدالت آئی اب
اس جہان کا سردار نکال دیا جاویگا عبرانی انجیل جو بیروت مین چھاپی گئی ہے اسکی لفظین
یہہ ہین عتاہ سر ھاعولام ھزہ ییشلیخ ھحوصاہ یعنے اب سردار اس جہان کا نکال
دیا جاویگا ایک قدیم عربی ترجمہ مین یون ہے یلقےٰ خارجًا یعنے باہر ڈالدیا جاویگا
اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا اور فرمایا کہ مینے اپنے نام
کو جلال دیا ہے یعنے تیری باعث سے اپنے نام کی عظمت اور شان ظاہر کی ہے اور دوبارہ
پھر اپنے نام کو جلال دونگا یعنے تیرے بعد آخری پیغمبر بھیجونگا اوسکی باعث سے اپنے نام کی
عظمت اور شان خوب پھیلاؤنگا تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کلام کا مطلب
بیان فرمایا کہ یہہ آواز تمہارے لیے آئی ہے کہ تم یاد رکھو اور جو لوگ آخری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو پاوین اونکی شریعت کے تابع ہو جاوین پھر فرمایا کہ اب اس جہان پر عدالت
آئی دیکھو یہی عدالت کا پتا جو توریت اور زبور اور صحیفون مین بڑی دھوم سے بیان کیا گیا
تھا وہی یہان پھر یاد دلایا پھر صاف فرمایا کہ اس جہان کا سردار یعنے وہ پیغمبر جو سارے
جہان کیطرف بھیجا جاویگا اور سب آدمیون اور جنون کو اسکا پیغام پہونچاویگا اوسپر
اوسکی دشمنون کا یہانتک ظلم ہوگا کہ وہ اپنی وطن سے یعنے مکہ سے نکالدیا جاویگا جب
اتنا ظلم دشمنون کا اوسپر ہوگا تب اوسکو عدالت کا یعنے ظالمون کے قتل کا اور جہاد کا حکم
ہوگا دیکھ سارے جہان کی عدالت ہوگی یعنے سارے جہان کے کافرون پر جہاد ہوگا
صحیح بخاری مین ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلے پہل حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے سورہ اقرأ کی پانچ آیتین سنائین اور آپنے یہہ احوال ورقہ سے بیان فرمایا وہ انجیل لکھا کرتے
تھے اونہون نے کہا کاش کہ مین اوسوقت تک زندہ رہتا جب آپکی قوم کے لوگ آپکو نکال
دوینگی اور اگر مین آپکا دن پاونگا تو آپکی پکی مدد کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ ورقہ نے یہہ بات
انجیل پاک کے اسی مقام سے سمجھی تھی جناب یوحنا نے اس باب مین اور تیرہوین
چودھوین باب مین بہت کلام لکھا ہے جو آپنے یروشلم مین سنایا ہے چودھوین باب کی چودہ
آیتون کے بعد یون ہے اگر تم مجھسے محبت رکھتی ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو اور مین باپ سے

مانگون گا اور وہ تمہین دوسرا فارقلیط دیگا کہ تمہارے ساتھہ ہمیشہ تک رہی وہ سچائی کی روح جسکی یہہ جہان طاقت نہین رکہتا کہ اوسکو قبول کرے کیونکہ اوسکو نہین دیکہتا اور نہ اوسکو جانتا ہی لیکن تم اوسکو جانتی ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھہ رہنی والا ہی اور تمہارے درمیان ہلو ہیگا اسے محمدی بہائیو حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کی حکم سے فرماتے ہین کہ اللہ تعالی سی جو بیرا پالنی والا ہی مانگون گا اور وہ تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ میرے بعد دوسرے پیغمبر کو بہیجی گا عربی ترجمہ جو سن سولہ سو اکہتر عیسوی مین پادریون نے چہاپا تہا اوسمین فارقلیط کا لفظ لکہا ہی پہر اور ترجمہ کرنیوالون نے اس لفظ کے ترجمہ مین کسی نے لکہا ہے تسلی دینے والا کسی نے شافع کا لفظ کسی نے وکیل کا لفظ لکہا ہے اب عبرانی انجیل جو بیروت مین چہاپی گئی ہی اوسمین پرقلیط کا لفظ لکہا ہے پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ سینٹ جیروم نے جو انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کیا ہی اوسمین لفظ لاطینی پیرکلی طاس لکہا ہی اس سی ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین جس سے سینٹ جیروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ پیری کلیوطاس تہا نہ پیری کلی طاس اسوجہ سی مسلمانون کے اوس بیان کو بہت مدد ملتی ہی جو ہاتہہ کی لکہی ہوئی پرانی کتابون کے عبارت ہونیکی باب مین وہ کرتے ہین لفظ پیری کلی طاس کے معنی پر پادریون مین بہت اختلاف ہی بشپ مارش نے لکہا ہے کہ پیری کلی طاس کے تین ترجمہ ہین اول معنی حامی کی ہین جو معتبر اور یونانی بزرگون کے نزدیک ٹہیک ہین دوسرے معنی سیکہ بین کے ہین یہہ وہ معنی ہین کہ ارنسٹائی نے بجوالہ اس لفظ فارقلیط زبان خالدیہ کے کہی ہین جس سی یہہ معنی پائی جاتے ہین اور غالبًا خود حضرت عیسی نے یہہ لفظ بولا تہا اور تیسرے واعظ جسکو اوسی شخص نے یعنے انسٹائی نے فائلو کی لکہی ہوئی ایک عبارت کا حوالہ دیکر مانلیا ہے مسلمان کہتے ہین کہ یہہ لفظ اصل مین پیری کلیوطاس تہا جسکے معنی محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین معنے لفظ محمد کے ہین پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ اگر حضرت عیسی علیہ السلام نے لفظ فارقلیط فرمایا تہا اور اس لفظ کے معنے ستودہ کے ہین جیسا کہ سیلفہ کا قول ہی تو اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیری کلی طاس مین غلط ہی اور بشپ مارش اور انسٹائی کے دونون کل ترجمہ غلط ہین اور اس لفظ کو اوسی لفظ سی بدلنا چاہیی جو ستودہ کے معنے رکہتا ہی اور جو واقع مین یہہ لفظ پیری کلیوطاس ہونا چاہیی اگر یہہ لفظ حضرت عیسی علیہ السلام کا

ہو لاہوا زبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہیئے جو اوسکے معنے
اون زبانون مین تہے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے نکلا ہے تو اوسکے وہی معنے چاہیئین جو عربی مصدر
کے ہین اور تب اوسکے معنے ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگے اگر دیکہنے والے سخن نگے تو جانلین گے
کہ لفظ کلیوطاس کو ہو مراد ہے اور سنیدؑ دونون نے بجائے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہے امام احمد
قسطلانی رح مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ بارقلیطا اور فارقلیط بے کے ساتہہ اور اوسکے بدلے فے
اور رے اور قاف کے اوپر زبر اور رے ساکن اور قاف کے اوپر زبر اور رے کے اوپر زبر اور
قاف ساکن اور رے کے نیچے زیر اور قاف ساکن امام زرقانی شرح مین لکہتے ہین کہ متقی کہتے ہین یہے
کہ یہی صحیح ہے اور شامی نے یقین کرکے اسیکو لکہا ہے قسطلانی لکہتے ہین کہ یہہ نام آپکا یوحنا کی
انجیل مین آیا ہے اور اسکے معنے ہین روح الحق یعنے سچائی کی روح اور ثعلب نے یعنے امام احمد
ابن یحیی بغدادی نے کہا کہ اسکے معنے ہین فرق کرنیوالا یعنے جدا کرنیوالا سچ کو جہوٹ سے امام زرقانی
لکہتے ہین کہ بعضون نے کہا اسکے معنے ہین حمد کرنیوالا اور بعضون نے کہا بہت حمد کرنیوالا اتقی نے
نے کہا کہ اکثر انجیل والے کہتے ہین کہ اسکے معنے ہین خلاص کرنیوالا آسے ایمان والو یہہ معنے جو امام احمد
ابن یحیی بغدادی نے کہی کہ فرق کرنیوالا یعنے سچ کو جہوٹ سے جدا کرنیوالا یہہ معنے اوس معنی سے
ملتے ہین جو پادری گاڈفری نے انسٹائی کی زبانی لکہی ہین یعنے مبین یعنے بیان کرنیوالا اور جسنے
واعظ کے معنی لکہی یعنے وعظ اور نصیحت کہنے والا یہہ معنی بہی اسی کے قریب ہین اور جنہون نے کہا
اسکے معنے ہین تعریف کرنے والا یا بہت تعریف کرنیوالا یعنے اللہ کی بہت تعریف کرنیوالا یہی معنے
لفظ احمد کی ہین جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے اور پادری سیل صاحب نے جو
معنے کہی ہین یعنے ستودہ یعنے تعریف کیا ہوا یہہ معنے بعینہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پادری
لوگ یہہ سب نشانیان دیکہہ بہال کر عقل کی آنکہہ بند کرکے کہتے ہین کہ یہہ خبر روح القدس کی آنیکی
ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریون پر اوترا تہا اب ہمکو روح القدس کے اوترنیکا
احوال لکہنا ضرور ہے تاکہ صاف ظاہر ہو جاوے کہ جو پتی اور نشان فارقلیط کے یہان فرمائے
ہین وہ پتی روح القدس مین ظاہر نہین ہوے ہم محمدیون کے نزدیک روح القدس خطاب
حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ہے قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس کتاب کو یعنی قرآن کو

روح القدس نے اسکیطرف سے اوتارا ہے دوسری جگہہ فرمایا کہ جبرئیل نے اوتارا معلوم ہوا کہ روح القدس جبرئیل کا خطاب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین اللہ فرماتا ہے وایدناہ بروح القدس یعنے ہمنے مدد کی عیسیٰ کی روح پاک سے پادری افسوس پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا جانتے ہین اور روح القدس کو تیسرا خدا ٹھہراتے ہین اے ایمان والو روح القدس جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرح اللہ کے بندے ہین وہ اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ ع کے اور حواریون کے ساتھہ رہا کرتے تھے لوقا کے تیسرے باب کی بائیسوین آیت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذکر مین ہے کہ روح القدس جسم کی صورت مین کبوتر کی مانند اونپر اوترا پھر چوتھے باب کے سر پر ہے کہ عیسیٰ روح القدس سے بھرے ہوئے اردن سے پھرے اور روح کی رہنمائی سے بیابان مین گئے اور بارہوین باب مین اُن باتون کا بیان ہے جو آپنے شاگردون سے فرمائین اور گیارہوین آیت مین یون ہے کہ جب تمکو حاکمون کے پاس لیجاوین تو فکر مت کرو کہ کیا جواب دوگے کیونکہ روح القدس اوسی گھڑی تمکو سکھلاویگا کہ کیا کہنا چاہیے اب خوب ثابت ہوا کہ روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ اور آپکی شاگردونکے ساتھہ رہتے تھے اب جو آپ خبر دیتے ہین کہ مین اللہ سے مانگونگا تب فارقلیط آویگا یہہ خبر روح القدس کی ہرگز نہین ہوسکتی پادری کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روح القدس نے نئی طرح پر ظہور کیا پہلے اسطرح ظہور نہین کیا تھا اے ایمان والو اب تم سنلو وہ فیض روح القدس کا جو حضرت عیسیٰ ع کے بعد حواریون پر اوترا اوسکی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کن لفظون سے دی تھی اور وہ فیض حواریون پر کیونکر اوترا لوقا رسالہ اعمال کے سرے پر لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب جیا اٹھے تو مرنے کے بعد آپ چالیس دن تک اونکو دکھلائی دیتے رہے جنکو آپ نے چن لیا تھا اور خدا کی بادشاہت کی باتین کہتے رہے اور اونکو حکم دیا کہ یروشالم سے باہر مت جاؤ بلکہ باپ کے اوس وعدہ کی جسکا ذکر تم مجھسے سن چکے ہو راہ دیکھو کہ یحیی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم تھوڑے دنون کے بعد روح القدس سے اصطباغ پاؤگے جو لوگ جمع تھے اونھون نے پوچھا کہ کیا آپ اسیوقت اسرائیلیون کی بادشاہت کو پھر بحال کیا چاہتے ہین آپنے فرمایا تمہارا کام نہین کہ اون وقتون اور موسمون کو جانو جنہین اللہ نے اپنے ہی ہاتھہ مین رکھا ہے لیکن جب

روح القدس تمہارے اوپر آویگا تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین بلکہ زمین کی
سرحد تک میرے گواہ ہوگے اور یہہ فرما کر اونکی دیکھتے ہوئے آپ اوپر اوٹھائی گئی اور بدلی نے آپکو اونکی
نظرون سے چھپالیا تب وہ زیتون پہاڑ سے یروشلم کو پھرے اور ایک کوٹھی پر چڑھے جہان پطرس
یعنے شمعون اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس فیلبوس اور تھوما اور برتھولما اور متی اور حلفا کا بیٹا
یعقوب اور شمعون زیلوتیس اور یعقوب کا بھائی یہودا رہتے تھے یہہ سب ایک دل ہوکے دعا اور منت
کر رہے تھے اور اونکے ساتھ عورتین اور حضرت عیسی کی مان مریم اور اونکے بھائی بھی تھے اور جب عید
پنتکوست کا دن آیا تہا وہ سب ایک دل ہوکر اکٹھی ہوئی اور ایکایک آسمان سی ایک آواز آئے
جیسے بڑے آندھی چلی اور اوس سے سارا گھر جہان وہ بیٹھی تھے بھر گیا اور اونھین جدی جدی
آگ کی سی زبانین دکھلائی دین اور اون مین سے ہر ایک پر بیٹھین اور وہ سب روح القدس
سے بھر گئی اور غیر زبانین بولنے لگی جیسے روح نے اونھین بولنے کی قدرت بخشی اور خدا ترس یہودی
ہر ایک قوم مین سے یروشلم مین آ رہے تھے سو جب یہہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور سب دنگ
ہوئی کیونکہ ہر ایک نے اونھین اپنی بولی بولتے سنا اور سب حیران ہوئے اور ایک دوسرے سی
کہنی لگی کہ دیکھو یہہ سب جو بولتے ہین کیا جلیل کے رہنے والے نہین ہین پھر کیونکر ہر ایک ہم مین سے اپنی
اپنے وطن کی بولی سنتا ہے پارتھی اور میدی اور عیلامی اور رہنے والے مسوپوتامیہ کے یعنی عراق عرب
اور فارس اور عراق عجم کے اور آسیا کے یعنے کوچک ایشیا کے اور مصر اور روم اور عرب کے ہم
اپنی اپنی زبانون مین اللہ کی عمدہ باتین بولتے سنتے ہین تب جناب شمعون نے کھڑے ہوکر بلند آواز
سے اون یہودیون کو وعظ سنایا اور خوب سمجھایا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی معجزون کا خوب
بیان فرمایا اس وعظ کو سنکر تین ہزار آدمی کے قریب ایمان لائے پھر یہودیون نے حضرت شمعون کو
قید کیا پھر دوسرے دن چھوڑ دیا تب حواریون نے اور سب عیسائیون نے جمع ہوکر اللہ سے دعا مانگی
کہ یا اللہ ہمکو ایسی قوت دے کہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناوین جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان
جہان وہ جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے آہ
ایمان والو اب فارقلیط کے یہی اور نشان جو حضرت عیسی علیہ السلام نے بتلائی ہین اونکو دیکھتی جاؤ
کہ وہ یعنی مدد نشان روح القدس کے اوترنے مین ظاہر نہین ہوئے اول اس لفظ کو دیکھو کہ

اللہ تعالیٰ تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ ایک فارقلیط یعنے سچی باتون کا ظاہر کرنیوالا یا خوبیان والا اور اللہ کی تعریف کرنیوالا مین ہون مین جاتا ہون میرے بعد دوسرا فارقلیط آویگا جب یہہ مطلب ٹہرا تو یہہ بشارت ایسی شخص کی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرح انسان ہو اور سبکو دکہلائی دیوے اور اللہ کا کلام سناوے اور جناب روح القدس پیغمبر کی شکل مین نہ دکہلائی دیے بلکہ اللہ کے حکم سے اونکا نور اور فیض حواریون کے روح اور دل اور بدن مین سما گیا اور سب بولیان اونکو معلوم ہو گئین اور دل اور روح کی قوت بہت بڑہ گئی اور دشمنون کا ڈر بالکل دل سے نکل گیا ہر ہر شہر کے یہودیون اور بت پرستون مین وعظ سناتی تہی اور کسی کا ڈر دل مین نہین لاتے تہے اللہ اور رسول کے عشق کے جوش مین طرح طرح کے صدمی دشمنون کے ہاتہ سے خوش خوش ہوکر اوٹہاتے تہے ابن حجر مکی رح نے صواعق مین لکہا ہے کہ طبرانی نے اچہی سند سے روایت کیا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنی نبی ہین سب کی امت مین ایسے لوگ ہوتے تہے کہ اون سے کلام کیا جاتا تہا اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے لوگ بولے کہ اون سے کسطرح کلام کیا جاتا تہا آپنے فرمایا فرشتے اونکی زبان پر بولتے تہے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب روح القدس کے آنیکا وعدہ یاد دلایا اپنی لفظین بہی یاد دلائین کہ مینی تمسے کہا تہا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگے یعنے اوس نور اور فیض مین رنگین ہوجاؤ گے یہہ اسلئے فرمادیا کہ تم سمجہ لو کہ یہہ اشارہ فارقلیط کیطرف نہین ہے جب آپنے یہہ فرمایا لوگ سمجہے کہ شاید وہ وقت بہی آپہونچا کہ اسرائیل کی یعنے ایمان والون کی بادشاہی قائم ہوا اور رومی بت پرستون کی سلطنت جاتی رہے آپنے فرمایا تمہارا کام نہین کہ اون وقتون کو جانو جنکو اللہ نے اپنی ہی اختیار مین رکہا ہے اسکا یہہ مطلب ہی کہ وہ وقت ابہی نہین آیا ابہی وہ وقت بہت دور ہے یہہ اشارہ صاف محمدی بادشاہت کیطرف ہی پہر فرمایا کہ جب روح القدس تمہارے اوپر آویگا تم قوت پاؤگے اور سب ملکون مین میرے گواہ ہوگے اسکا یہہ مطلب کہ روح القدس کی قوت سے تمہارے دل قوی ہوجاوینگے کہ تم سب ملکون مین میری پیغمبری کی اور معجزون کی گواہی دوگے اور کسی سے نہ ڈروگے دیکہو روح القدس کے حق مین یہہ لفظ فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین فرمایا بلکہ فقط آنیکا لفظ فرمایا ان دونون کے آنیمین یہہ فرق ہی کہ روح القدس

کا سایہ حواریون کے اوپر پڑا اور روح القدس نے حواریون کے قالب مین ظہور فرمایا اسی باعث سے یون
فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط صلی اللہ علیہ وسلم جسم کے ساتھ سبکی سامنے آئے اور انکا آنا ویسا ہی
تھا جیسا عیسی علیہ السلام کا آنا تھا روح القدس کے ذکر مین فارقلیط کا لفظ نہین فرمایا اور فارقلیط
کے ذکر مین یون نہین فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا یا اللہ ہماری عقل کی آنکھین نور محمدی سے روشن رکھیو
فارقلیط کے حق مین فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا اسکا یہہ مطلب کہ وہ دوسرا پیغمبر ہمیشہ تمہارے ساتھ
رہیگا یعنے زمین مین دفن کیا جائیگا اور اوسکی برکت اور اوسکا فیض ہمیشہ تمکو پہونچتا رہے سو حضرت عیسے
علیہ السلام آسمان پر چلے گئے زمین کے لوگون کے ساتھ نہین رہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللہ نے زمین مین رکھا اور قرآن مین فرمایا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ یعنے اللہ ایسا
نہین کہ اونپر عذاب بھیجے جب تک تو اونمین ہے یا اللہ اپنے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
اور آپکا تصور ہمارے دلون مین قائم رکھیو اور اوس رسول پاک کی برکت سے ہمکو بہرہ [illegible]
آمین پہر فرمایا کہ وہ سچائی کی روح اسکا یہہ مطلب کہ اوسکی روح سچی ہے وہ بڑا سچا ہے اوسکو
مین سچا جانیو پادری کہتے ہین کہ اس لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ ایسا شخص ہے جو آنکھون سے دکھلائی
نہین دیتا تب تو اوسکو روح فرمایا اسکا جواب یہہ ہے کہ جناب یوحنا حواری اپنے پہلے خط کے چوتھے
باب کے سرے پر فرماتے ہین اے پیارو تم ہر ایک روح پر یقین مت کرو بلکہ روحون کو آزماؤ کہ وہ خدا
کیطرف سے ہین یا نہین چہٹی آیت مین فرماتے ہین ہم خدا کے ہین جو خدا کو پہچانتا ہے ہماری سنتا ہے
جو خدا کا نہین وہ ہماری نہین سنتا اسی سے ہم سچائی کی روح اور گمراہی کی روح کو پہچان لیتے ہین آگے
محمدی بہائیو دیکھو حضرت یوحنا سب اللہ والون کے حق مین سچائی کی روح کا لفظ بولتے ہین اور اسکا
مطلب یہہ ہے کہ جس آدمی کی روح سچی ہو اور اللہ سے سچی محبت رکھتی ہے وہ روح ہماری نصیحتین سنکر قبول
کرتی ہے اس نشانی سے ہم پہچان لیتے ہین کہ یہہ شخص اللہ والا ہے اسیطرح یہان بہی سچائی کی
روح کا یہی مطلب ہے کہ وہ فارقلیط سچائی کی روح ہے یعنے اللہ سے سچی محبت رکہتا ہے اور سچ بولتا
ہے اوسکو تم ضرور سچا جانیو پہر فرمایا کہ جسکو یہہ جہان قبول نہین کرسکتا اسکا یہہ مطلب کہ یہودیون
کے سوا سارے جہان مین جو بت پرست پہیلے ہوئے ہین وہ اللہ کے پوجنے والون کے برخلاف دشمن
ہین وہ اوسکو بہی پہچان نہین سکتے اور یہودی اگرچہ اس بات کی راہ دیکھتے ہین کہ آخری پیغمبر

جلد آوین اور سبکو دشمنون کے ہاتھ سے چہڑاوین لیکن جب سنتے ہین کہ اونکا ظہور دوسرے قوم مین
ہوگا تو اونکو رشک بہت آتا ہی اور اس خبر کے دینیوالون کے قتل پر مستعد ہوجاتے ہین عیسائیون سے
فرمایا کہ تم اوسکو خوب پہچانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے ہندی مین یون ترجمہ کیا ہی کہ
وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور عبرانی مین شوخن کا لفظ ہے یعنے رہنے والا ہے اور اسکے بعد یہہ
لفظ ہین آف بیہ بتوخخم یعنے بلکہ ہوویگا درمیان تمہارے درمیان مین ہونیکا مطلب یہی ہے
کہ ظاہر مین تمکو دکھائی دیگا توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پہلے باب کی چہٹی آیت مین ہے کہ اللہ نے
فرمایا کہ پانیون کے بیچ مین پیدا ہووے یعنے آسمان پیدا ہوجاوے اور پانی سمٹ کر اوپر نیچے
ہوجاوے یہان بہی بتوخ یعنے درمیان کا لفظ ہے اسیطرح یہان بہی یہی معنے ہین کہ وہ فارقلیط
تمہارے درمیان مین موجود ہوگا اور سبکو دکھائی دیگا جسطرح آسمان سبکو دکھائی دیتا ہی بعد
یہہ جو فرمایا کہ وہ تمہارے ساتھ رہنے والا ہے اسکی یہہ معنے بہی ہوسکتی ہین کہ اوسکی روح ابہی
تمہارے ساتھ ہے جناب پطرس شمعون حواری رح کا پہلا خط جو انجیل پاک کی جلد مین لگا ہوا
ہے اوسکے پہلے باب کی دسوین اور گیارہوین آیت مین یہہ بیان ہے کہ نبیون نے جو حضرت
عیسی علیہ السلام کی بشارت خوشخبری دی ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی روح اونمین تہی جو آپکے
مصیبتون کی اور بعد اوسکے جلال کی گواہی دیتی تہی ہم کہتے ہین جسطرح حضرت عیسی علیہ السلام
کی روح اگلے پیغمبرون کے ساتھ تہی اور پہر ظاہر مین جسم کے ساتھ ظہور فرمایا اسیطرح جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک حضرت عیسی کے اور عیسائیون کے ساتھ تہی پہر آپنے
ظاہر مین جسم کے ساتھ دنیا مین ظہور فرمایا پہر اسی چودہوین باب کی تیئیسوین آیت کے بعد
یون ہے جو مجہہ سے محبت نہین رکہتا میرے کلام پر عمل نہین کرتا اور یہہ کلام جو تم سنتے ہو میرا
نہین بلکہ باپ کا ہے جسنے مجہے بہیجا ہے مینے یہہ باتین تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے کہین
اور وہ فارقلیط روح قدس جسکو باپ میرے نام سے بہیجیگا وہی تمہین سب چیزین سکہلاویگا
اور سب باتین جو مینے تمسے کہین ہین تمکو یاد دلاویگا پہر دو آیتون کے بعد یون ہے کہ اب مینے
تمکو اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب ہوجاوے تم ایمان لاو بعد اسکے مین تمسے بہت کلام
نکرونگا کیونکہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجہہ مین اوسکی کوئی چیز نہین آگے ایمان والو بیان

فارقلیط کو روح القدس خطاب دیا جسکو اوسنے سچائی کی روح فرمایا اور جسکو اوسنے پاکی کی روح فرمایا یہہ جو
فرمایا کہ میرے نام سے بھیجیگا اسکا یہہ مطلب کہ اوسکا بڑا پیشوا ہے کہ میرا نام لیگا اور میری بڑی بزرگی
تو یقین کریگا پھر فرمایا کہ وہ تمہیں سب کچھہ سکھلائیگا اور جو کچھہ میں نے کہا ہے تمکو یاد دلاویگا اسکا یہہ
مطلب ہے کہ وہ انجیل کی باتیں بھی یاد دلائیگا اور اسکے سوا اور بھی بہت باتیں دین کی باتیں ہیں
وہ ساری باتیں سکھلائیگا یہہ مطلب سولہویں باب کی بارہویں آیت میں صاف کھولدیا ہے
یہہ پتہ صاف جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپنے بہت باتیں قرآن اور حدیث میں بتلائیں جو انجیل یا
توریت میں نہیں تھیں یہہ جو فرمایا کہ میں پیچھے [illegible] کہتا ہوں تاکہ اوسکو پہچان لاؤ کیونکہ اس جہان
کا سردار آتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہے اوسپر ایمان لاؤ یہہ
عبرانی انجیل میں [illegible] کا لفظ ہے جسکی معنے عالم کے [illegible] بھی ترجمہ [illegible] کہ
اس جہان کا سردار آتا ہے مگر ایک ترجمہ میں [illegible] لکھا ہے کہ اس دنیا کا سردار آتا ہے [illegible]
اس لفظ کا مطلب اسطرح پر بدلتے ہیں کہ اگر [illegible] تو کچھ تعجب نہیں ہے [illegible] یہان
روح القدس کا بھی ذکر نہیں بلکہ یہان جہان کا سردار معاذ اللہ ابلیس کو کہا ہے [illegible] یہان سے
بہت سے لوگون کو اپنے پھندے میں پھانسا ہے [illegible] خبر ہے کہ [illegible] لوگون [illegible]
ایمان لانیکا یہہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اس بات پر یقین لاؤ کہ جو خبر دی تھی اوسکا [illegible]
نے اپنے رسالہ میں کئی ورق کالے کئے ہیں اور لکھا ہے کہ سرداری کا لفظ بری لوگون کے
حق میں بھی آتا ہے پولوس نے جو خط افسیون کو لکھا ہے اوسکے چھٹے باب کی گیارہ آیتون کے بعد
لکھا ہے کہ ہمکو خون اور جسم سے کشتی کرنا نہیں بلکہ سرداریون اور مختاریون سے اور اس دنیا
کی تاریکی کی قدرت والون سے اور شرارت کی روحون سے جو آسمانی مقامون میں ہیں اسلیئے
تم خدا کے سارے ہتھیار اوٹھا لو پولوس کا یہہ مطلب ہے کہ ہمکو کشتی لڑنا آدمیون سے نہیں بلکہ
دیو اور شیطان جو آسمان تک پہونچ جاتے ہیں اون سے ہمکو کشتی لڑنا ہے سو تم ایمان کی راہ
میں اور سچائی کی راہ میں خوب مضبوط رہو اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہو ایمان کی راہ کے ہتھیار
باندھے ہو تاکہ شیطان سے کشتی لڑ سکو پادری لکھتا ہے کہ اس جگہ شیطان کی سرداری کو ذکر
کیا ہے سو معاذ اللہ یہان بھی جہان کا سردار شیطان کو کہا ہے اسنے پادری بادشاہون کی تعریف

بھی لکھتے ہین کہ آپ ہمارے سردار ہین اور حاکم ہین اور بعضے لچے شہدے کی ہجو مین کہتی ہین کہ وہ شہدون اور لچون کا سردار ہے اگر کوئی بیوقوف کہی کہ بادشاہ کو جو سردار کہا ہے یہان بادشاہ کا ذکر نہین یہان بہی اوسی شہدون کے سردار کا ذکر ہے جو شخص یہہ کہیگا سب عقلمند یہہ کہینگے کہ اوسکی عقل کی آنکہین بالکل پہوٹ گئی ہین ایسے پادری پولوس نے فقط سرداری کا لفظ کہا شیطان کو حاکم یا بادشاہ نہین کہا اور ان پاک کتابون مین شیطان کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین آیا یہہ کلمہ بہت بڑی تعریف کا ہے شیطان مردود کے حق مین یہہ کلمہ کسیطرح نہین ہوسکتا یہہ بشارت بیشک جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس جہان کا لفظ اسلیئے فرمایا کہ اوس جہان کی بادشاہی کے ساتھ اس جہان پر بہی اوسکا غلبہ ہوگا حکومت سے دین کو سارے جہان مین پہیلا دیگا یہہ اوس جہان کی بادشاہی ثابت کرنیکے لیے دیکھو کتنا بڑا کلمہ تعریف کا فرمایا عبرانی انجیل مین یہہ لفظین ہین وبی این کوما ئمصاہ اور مجہمین نہین ہے اوسکی کوئی چیز اسکا مصداق سطلب یہہ ہے دیکہو جو کمال اور خوبیان اوسمین ہین اونمین سے کوئی چیز مجہمین نہین جناب مولانا قاضی محمد ابن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالے مین محمدی بشارتین توریت اور انجیل سے لکھی ہین اوسمین یہہ بشارت بہی لکھی ہے اور لکھا ہے کہ یہہ جو فرمایا کہ مجہمین کوئی چیز نہین ہے اس لفظ مین بہت بڑی محمدی بشارت ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا ایک سردار آویگا کہ دین کا اور شریعت کا بندوبست اوسی سے ہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام اوسکی سامنی ایسی ہین گویا اونکی واسطے کچہہ نہین اور یہہ بشارت اوسی شخص کی ہوسکتی ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام سے رتبہ مین بڑا ہے پولوس نے جو پہلا خط قرنتیون کو لکھا ہے اوسکے تیسرے باب کی ساتوین آیت مین ہے کہ لگانے والا یعنے آدمی جو درخت کا لگانیوالا ہی کچہہ چیز نہین یعنی درخت کا بڑہانا اللہ کے اختیار مین ہے یہان بہی ما ؤمصاہ کا لفظ ہے جسکا ترجمہ لکھا ہے کچہہ چیز ایسے محمدی بہائیو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شہر بصری تک پہنچے بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور آپکے حق مین فرمایا ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین یعنے یہہ سردار ہین تمام جہان کے یہہ پیغام پہونچانیوالے ہین تمام جہان کے مالک کے بہیجیگا اللہ اونکو رحمت

بتاکر تمام جہان کیواسطے جامع ترمذی وغیرہ حدیث کی کتابون مین اسکا بہت کچھہ بیان ہی معلوم ہوا کہ
اوس عیسائی درویش نے انجیل شریف کے اسی مقام کے موافق آپکو جہان کا سردار کہا ہی پندرہوین
باب اس باب کی چھبیس آیتون کے بعد یون ہے اور جب وہ فارقلیطا جسکو مین تمہارے لیئے باپ کیطرف
سے بھیجونگا وہ سچائی کی روح جو باپ کیطرف سے نکلتا ہے آویگا تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی
گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھہ ہو یہہ جو فرمایا کہ مین تمہارے لیئے باپ کیطرف سے بھیجونگا
اسکا یہی مطلب ہی جو اوپر بیان ہوچکا کہ مین باپ سے مانگونگا اور باپ اسکو بھیجیگا اس جگہ عبرانی انجیل
کی لفظین یہہ ہین اِشَلا حِنُّو لاخُو مِیاثُ اَبِی یعنے بھیجونگا وسکو اپنے باپ کیطرف سے یہان
پادری ہینری نے میاث کا ترجمہ ہین یہہ لفظ لکھا ہے کہ طرف سے اسکے بعد یون ہے جو میاث ابی
یعنے وہ جو نکلیگا میرے باپ کیطرف سے یہان پادری نے طرف کا لفظ جو اث کا ترجمہ تھا اوسکو اڑا
دیا اور یون لکھدیا کہ وہ باپ سے نکلتا ہے تاکہ نادان لوگ سمجھین کہ روح القدس جسکو پادری
لوگ تیسرا خدا کہتے ہین وہ معاذ اللہ اللہ تعالے سے نکلا ہی ہائے افسوس اپنی بات بنانے کے لیے
کیا کیا گھٹا و بڑھایا کرتے ہین یا اللہ اپنی سب بندون کو ایمان دے آگے مین اسکے پادریو دیکھو پہلے
فرمایا کہ وہ میرے لیئے گواہی دیگا پھر فرمایا کہ تم بھی گواہی دوگے اس سے صاف نکلتا ہے کہ اوسکی گواہی
تمہاری گواہی کے سوا دوسرے گواہی ہے روح القدس نے حواریون سے علیحدہ ہو کر گواہی
نہین دی بلکہ حواریون کا بولنا وہی روح القدس کا بولنا تھا تو یہہ خبر روح القدس کی اترنے کی
ہرگز نہین ہوسکتی یہہ صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے سولہوان باب مین یہہ
باتین تمہین کہین تاکہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ وے تمکو عبادت خانون سے نکال دینگے بلکہ وہ گھڑی آتی
ہے کہ جو کوئی تمہین قتل کرے گمان کریگا کہ مین خدا کی بندگی بجا لاتا ہون اور وے تم سے ایسا سلوک
اسلیئے کرینگے کہ اونہون نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجکو اور مینے یہہ باتین تم سے کہین تاکہ جب وہ وقت
آوے تو تم یاد کرو کہ مینے تم سے کہین اور مینے شروع مین یہہ باتین تمہین نہ کہین کیونکہ مین تمہارے
ساتھہ تھا لیکن اب مین اوس پاس جس نے مجھے بھیجا ہی جاتا ہون اور تم مین سے کوئی مجھہ سے نہین
پوچھتا کہ تو کہان جاتا ہے بلکہ اسلیئے کہ مینے یہہ باتین تم سے کہین تمہارا دل غم سے بھر گیا لیکن مین
تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو فارقلیطا

تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسکو تمہارے پاس بھیجدونگا اور وہ آکر اس جہان کو گناہ سے
اور سچائی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھرائیگا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجپر ایمان نہین لائی سچائی سے اسلئے
کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجکو پھر نہ دیکھوگے عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم ہو
گیا ہے اے ایمان والو یہہ جو فرمایا کہ تمکو عبادت خانون سے نکالدینگے اور تمہارا قتل کرنا ثواب سمجھینگے
اسکا ظہور یون ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد یہودیون نے عیسائیون کو ثواب سمجھکر شہید کیا
حضرت عیسی علیہ السلام یہہ خبر سنا کر فارقلیط کے آنیکی خوشی سناتے ہین اور یہی تقریر ہی کا مطلب یہہ
ہے کہ اگرچہ میرے جانیکے بعد یہودی لوگ تمپر ظلم کرینگے تمکو میرے جانیکا بڑا غم ہے مگر میرے جانیمین ایک
بڑا فائدہ یہہ ہے کہ مین جا کر اللہ تعالی سے عرض کرونگا کہ فارقلیط کو بھیجدے اوسکا آنا میرے جانے
پر موقوف ہے تھوڑی مدت ظالمون کے ظلم پر صبر کرو یہان سے صاف ثابت ہوا کہ اوس فارقلیط
سے بڑے بڑے نعمتین دین و ایمان کی لوگون کو ملینگے جو حضرت عیسی علیہ السلام سے نہین ملین
تب تو فرمایا کہ تمہارے لئے میرے جانیمین فائدہ ہے پھر فرمایا کہ وہ تین طرح پر جہان کے لوگون کو
گنہگار ٹھرائیگا ایک تو اس گناہ پر یہودیون اور بت پرستون کو گنہگار ٹھرائیگا کہ وہ مجپر ایمان نہ لائے
دوسرے یہہ سچی بات اونکو سناویگا جواب مین تم سے کہتا ہون کہ اللہ پاس جاتا ہون اور تم مجکو
پھر نہ دیکھوگے اسکا مطلب یہہ ہے کہ میرے جانیکی حقیقت تمکو صاف سنادیگا کہ عیسی زندہ آسمان
پر چلے گئے اور جو شخص سولی پر چڑھایا گیا وہ شخص اور تھا اور عدالت پر اونکو یون گنہگار ٹھراویگا
کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی عبرانی مین یون ہے وعل مشپاط یعن سر ھاعولام
ھزہ نشپاط یعنے عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر عدالت کی گئی اسکا یہہ مطلب کہ وہ
فارقلیط جو سارے جہان کا سردار ہے اوسپر کافرون نے حکومت سے قتل کا حکم جاری کیا اپنے تئین
عدالت والا سمجھکر اور اوسکو گنہگار ٹھراکر قتل کا حکم دیا بت پرستون نے مکہ مین اور یہودیون
نے مدینہ مین بار بار اوسکی قتل کی تدبیرین کین اسی جہت سے وہ اپنے دشمنون پر حجت قائم
کرکے اللہ کے حکم سے جہاد کریگا اسکی بعد یون ہے میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون
پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے اور وہ سچائی کی روح جب آویگا تو وہ تمکو ساری سچائی
کی راہ بتلاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا اور تمکو آیندہ کی خبرین دیگا

وہ میری تعریف کریگا اسلیئے کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتاویگا سب کچھہ جو باپ کا ہی میرا ہے
اسلیئے مین نے کہا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتائیگا انتہی محمدی بھائیوان آیتون مین بہت بڑے
بڑے پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین اللہ نے آپ پر ایسا قرآن اوتارا جس
مین یہودیون کو خوب فضیحت کیا اور جابجا طرح طرح سے الزام دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر ایمان کیون نہ لائے سورہ بقر کو دیکھو اور سورہ نسا کا آخر دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
پاس اور بہت باتین اللہ کی راہ کی تھین جو اللہ نے اونکو بتلائین تھین مگر عیسائی لوگون مین
اتنی قوت نہ تھی کہ اون باتون کو یاد رکھتے اور اوس پر عمل کرتے دیکھو انجیل چھوٹی سی کتاب ہی اوسکو
بھی اچھی طرح سے نہ لکھہ سکی اور یاد بھی نہ رکھہ سکی چار شخصون نے انجیل کو لکھا ہر ایک کی لفظین
جدا ہین اگرچہ مطلب ملتا ہی بہت سی آیتین ایک نے لکھی ہین دوسرے نے چھوڑ دین ہین سو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی کہ وہ بہت باتین جو میرے پاس ہین پر مینے تمکو نہین بتلائی
ہین وہ ساری باتین فارقلیط تمکو بتلاویگا دیکھو قرآن اور حدیث مین انجیل کی باتین بھی موجود
ہین اور بہت باتین وہ بھی ہین جو انجیل مین نہین ہین اور جو کتابین انجیل سے پہلے کی ہین توریت
اور زبور اور صحیفے اونکی باتون کا بھی کہین خلاصہ اور کہین صاف بیان قرآن اور حدیث مین
موجود ہی پھر دیکھو اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مین کیسی سمائی دی
اور آپکی دل مین کیسا نور بھر دیا کہ آپکے دل روشن اور سینہ نورانی کا فیض جن لوگون نے پایا
اونھون نے اسطرح پر قرآن اور حدیث کو یاد رکھا اور عمل کیا کہ یاد رکھین کا دل جانتا ہی اگر ضد
سے اقرار نہین کرتے اور انجیل کے برخلاف یہہ قاعدہ باندھا ہی کہ جو بات قرآن و حدیث مین ہو اور
انجیل اور توریت مین نہین ہے تو ضد سے کہتے ہین کہ یہہ بات بے اصل ہی آگے یاد دیکھو انجیل کی
اس آیت کو یاد رکھو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتون مین سچا جانو دیکھو حضرت عیسیٰ ع
اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ سنیگا سو کہیگا یعنے جو کچھہ اللہ سے یا اوسکی
فرشتون سے سنیگا وہ کہیگا یہہ وہی لفظین ہین جو پندرہوین باب کے پندرہوین آیت مین اپنے
حق مین فرمائی ہین کہ سب باتین جو مینے اپنے باپ سے سنین ہین مینے تمکو بتلائین ہین اس سے
صاف ظاہر ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح فارقلیط بھی اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک در کھلا ہوا بتا بتلایا کہ وہ تمکو آئندہ کی خبرین دیگا دیکھو آئندہ کی خبرین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت سے قیامت تک کی اسقدر دی ہین کہ اگر سب جمع ہون تو ایک بڑی کتاب بنیار ہو انکی بہت سی خبرونکا ظہور ہو چکا اور بہت خبرونکا ظہور اب ہو رہا ہے اور بہت خبرون کا ظہور آئندہ زمانہ مین ہوگا ایک اور بڑا پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ فرمایا کہ وہ میری تعریف کریگا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسنے قرآن مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی کیسی تعریفین اتارین سورۂ مریم اور سورۂ آل عمران کو پڑھو اور محمدی ہو جاو حدیثون مین دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی کیسی تعریفین کی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اوترنیکی دیکھو کس دہوم سے خوشیان سنائی ہین اور فرمایا ہی کہ جو کوئی اونکا زمانہ پاوے میری طرف سے اونکو سلام پہنچاوے یہہ جو فرمایا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتلاویگا اسکا مطلب کوئی یہہ نہ سمجھے کہ انجیل سے تعلیم لیکر تمکو بتلاویگا اسلئے ان مشکل لفظون کا مطلب صاف کھولدیا اور فرمادیا کہ جو اللہ کا ہی وہ میرا ہی یعنی میرے لینے کا مقام ہی اسلئے یہی کہا کہ وہ میری چیزون سے لیویگا یعنے جہان سے مین لیتا ہون وہان سی وہ بہی لیگا اور تمہین بتاویگا اے پادریو اب تم بتلاو کہ روح القدس جب حواریون پر اوتری تہے اونہون نے کیا کیا باتین دین کی بتلائی تہین جو انجیل مین نہین تہین اگر بتلائی تہین تو وہ باتین کہان ہین اور کس کتاب مین ہین اور آئندہ کی کیا کیا خبرین روح القدس نے دی تہین بتا کہ وہ کس کتاب مین ہین خوب غور کرو یہہ سب کہلی کہلی بتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین اور یہہ بہی خیال کرو کہ یہان فارقلیط کی حق مین یہہ لفظ ہی کہ آویگا اور یہی لفظ حضرت عیسیٰ نے اپنے حق مین فرمایا تہا کہ مین جہان مین نور ہو کر آیا ہون جیسا کہ بارہوین باب کی چھیالیسوین آیت مین ہے اور روح القدس کے حق مین یون فرمایا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگی یہہ نہ فرمایا کہ روح القدس تمہارے اوپر آویگا اور رسالہ اعمال کے دوسرے باب مین یہہ بیان ہی کہ جناب شمعون حواری نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزون کا بیان فرما رہے تہی کہ سننے والون پر روح القدس [illegible] لگ گئی کئی زبانون مین اللہ کی تعریف کرنے لگی اور گیارہوین باب مین یہہ دہ آیتون کے بعد ہی کہ جناب شمعون فرماتے ہین کہ روح القدس انپر اوترا جیسے شروع مین ہمپر

مجھی خداوند کی بات یاد آئی کہ اوس نے کہا تھا کہ یحیی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگے دیکھو یہاں روح القدس کے حق مین یہی لفظ فرمایا کہ اونکی اوپر اوتری اور حضرت شمعون کو روح القدس کا اوترنا دیکھکر فارقلیط کا وعدہ یاد نہین آیا بلکہ وہی وعدہ یاد آیا جسمین اصطباغ دینے کا لفظ ہے معلوم ہوا کہ فارقلیط سے روح القدس مراد نہین ہے آگے پادریو اب ہٹ نکرو ان کھلی دلیلون کو دیکھکر مسلمان محمدی ہو جاؤ اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے مکہ شریف مین سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین مجھسے بیان فرمایا کہ ایک بار مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہہ لوگ میری پیغمبری کا کیون انکار کرتے ہین تیرہوین آیت کو نہین دیکھتے کہ صاف صاف میرے پیغمبر ہونے کی خبر موجود ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی بشارتین تو ان کتابون مین بہت ہین آپنے فرمایا ہان یہہ تو ہے مگر تیرہوین آیت تو بہت ہی صاف ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین بہت غور کرتا ہون مگر معلوم نہین ہوتا کہ آپکا یہہ اشارہ کس مقام کی تیرہوین آیت کیطرف تھا یہہ بیان مولوی صاحب کا مجھکو یاد رہا ایک بار دہلی مین سنہ ۱۲۹۲ مین ایک شخص وعظ کہہ رہے تھے اونھون نے یون فرمایا کہ یوحنا کی انجیل کے سولہوین باب کے تیرہوین آیت مین یون ارشاد ہوا ہے اوس وقت مولوی صاحب کا خواب یاد آیا اور مینے مکان پر آکر یوحنا کی انجیل کے سولہوین باب کی تیرہوین آیت دیکھی اوس آیت کو دیکھکر یہہ گمان ہو گیا کہ آپنے اسی آیت کو فرمایا ہے کیونکہ بارہوین آیت مین یون فرمایا کہ میرے پاس اور بہت باتین ہین مگر تم اونکی برداشت نہین کر سکتے اس تیرہوین آیت مین یہہ وعدہ ہے کہ وہ سچائی کی روح جب آویگا تو تمکو ساری سچائی کی راہ بتاویگا یہہ تو صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آپنے بہت باتین قرآن اور حدیث مین بتلائین جو انجیل مین نہین ہین اور روح القدس جب حواریون پر اوترے اون سے اس بات کا بالکل ظہور نہین ہوا اور پھر یہہ بھی صاف فرما دیا کہ وہ اپنی نہ کہیگا جو سنیگا کہیگا یعنی اللہ سے یا فرشتے سے سنیگا وہی کہیگا اسسے صاف آپکا پیغمبر ہونا ثابت ہوا پھر بہت بڑا پتا یہہ بتلایا کہ وہ تمکو آیندہ کی خبرین دیگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر آیندہ کی خبرین دی ہین کہ اگر سب جمع ہون تو ایک بہت بڑی کتاب تیار ہو یا اللہ ہمکو دین محمدی پر قائم رکھیو آمین

حضرت عیسی کا دنیا سے اوٹھ جانا اور پھر آنا اس کی محمد سے بشارت

جاننا چاہیئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا دوسرے شخص کی صورت آپکی سے ہو گئی اوسکو کافرون نے سولی پر

چڑہایا انجیل کے لکھنے والون نے انجیل کے ساتھہ جو احوال لکھا ہے تو جیسا اونہون نے ظاہر مین دیکھا ویسا لکھا
اونپر کچھہ الزام نہین اون سبکی بیان کا خلاصہ یہہ ہی کہ یہودیون کے بے ایمان ملاؤن نے کفر بکنے کی تہمت اور
خدائی کے دعوی کی تہمت حضرت عیسی علیہ السلام پر جوڑی اور قتل کرنے پر تیار ہوئے یہودا اسکریوطی
جو بارہ حواریون مین سے تہا وہ دین سے پہر گیا اور روپیہ کے لالچ سے یہودیون سے مل گیا یہودیون
کے ساتھہ آیا اور اونکو بتلایا کہ عیسی یہی ہین انکو گرفتار کرلو لکھنے والے لکھتے ہین کہ شہر یروشالم مین آپکو
گرفتار کیا اور حاکم کے پاس لیگئے اور طرح طرح کی تہمتین جوڑین حاکم اگرچہ غیر قوم کا تہا مگر اوسنے تحقیقات
کرکے کہا کہ مجکو اوس بے گناہ کا کوئی قصور ثابت نہین ہوتا تب بے ایمان یہودیون نے غل مچایا کہ ہم
لوگ شریعت والے ہین اور ہماری شریعت کی موافق وہ قتل کے لائق ہے اور ایک یہہ [illegible] کہ
وہ اپنی تئین بادشاہ کہتا ہی تو بادشاہ وقت سے برخلاف ہوا چاہتا ہی اور چڑہائی کیا چاہتا ہی اگر ہی کہا کہ
تو اسکو سولی دی اسکا خون ہمپر اور ہماری اولاد پر ہووے تب حاکم نے لاچار ہوکر سولی دینے کا حکم
دیا اوسکی سپاہیون نے آپکو لیجا کر سولی پر چڑہایا یہہ بیان چارون انجیل والون کا ہی مگر برناباس کی کتاب
جو اتنک پادریون کے یہان موجود ہین اوسمین اصل بہید کا بیان ہی وہ برناباس کی انجیل کہلاتے ہی کیونکہ
جس کتاب مین کچھہ احوال حضرت عیسی علیہ السلام کا یا کچھہ آپکی باتون کا بیان ہو اوسکو یہی اس علاقہ
سی اگلی لوگ انجیل بولتے تھے پادری سیل صاحب جس نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی مین کیا ہی اوسمین
اس پاک کتاب کا ذکر کیا ہی مگر پادری ضد کی مارے اس کتاب کو جعلی ٹہراتا ہی اور لکھتا ہی کہ مینے
برناباہ کی جعلی انجیل دیکھی وہ قدیمی عیسائیون کی جعلی بنائی ہوئی ہی مگر وہ چہوڑی گئی ہی بعد محمدیون
کے اوسمین عیسی علیہ السلام کا یہہ حال لکھا ہوا ہی اوسمین یہہ لکھا ہی کہ جب یہودیون نے عیسی کو
گرفتار کرنیکے لیے باغ مین آکر گہیر لیا وہ چار فرشتون سے اوٹہالئی گئی تیسری آسمان پر اور وہ فرشتی
یہہ تہی جبرئیل میکائیل رفائیل اوریل وہ دنیا کے آخر تک مرنے والا نہین ہی اور اوسکے بدلی مین
جو سولی پر کہینچا گیا وہ یہودا تہا خدا نے اوس باغی کی صورت یہودیون کی نظرون مین ایسی
بدل دی کہ اونہون نے اوسکو پلاطس کے حوالہ کیا یہہ صورت اسطور سی بدل گئی تہی جس سے
بی بی مریم اور حواریون نے دہوکا کہایا مگر عیسا نے بعد اسکی اللہ تعالی سے اذن لیکر اونکی ملاقات
کرکے اونکو تسلی دی جب برناباہ نے پوچہا کہ کس لیے اللہ نے ایسی پاک پیغمبر کی والدہ کو اور

حواریون کو دہوکا دیا کہ وہ ایسی سختی کے ساتہہ قتل ہوئی تب عیسی نے یہہ جواب دیا ای برنباہ مجہہ ایمان لا کہ گناہ کتنا ہی چہوٹا ہو اللہ تعالی اوسکی باعث سی سخت سزا دیگا چونکہ اللہ تعالی گناہ سی ناراض ہی میری والدہ نی اور حواریون نے مجکو اس دنیا کی محبت کے ساتہہ شریک کیا تہا اوس عادل خدا نے اونکی اس محبت کی سزا دینی کے لیے اس غم مین اونکو گرفتار کیا کہ اس پر وہ لوگ دوزخ کے عذاب مین نڈالی جاوین اور میرا حال یہہ ہی کہ مین خود دنیا مین بیگناہ ہون جب ہی لوگون نے خدا اور خدا کا بیٹا کر کے پکارا ای خداوند مین قیامت کی دن شیطانون سے ٹہٹہون مین اوڑایا نجاؤن جیسا اس دنیا مین یہودا کی سوت کے سبب سی ٹہٹہون مین اوڑایا جاتا ہون کہ ہر ایک جانتا ہی کہ مین سولی پر پہنچا گیا اور ٹہٹہی اوس زمانہ تک رہین گے محمد اللہ کی رسول کے آنے تک وہ دنیا مین آتے ہین وہ ہر ایک کو ان غلطیون سی بچاوینگی جو کہ ایمان لاوینگے اللہ کی شریعت پر آئے محمدی بہائیو باغ کا اشارہ اوس باغ کی طرف ہی جسکا ذکر یوحنا کی انجیل کے اٹہارہوین باب مین ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قدرون کے نالی کے پار گئی وہان ایک باغچہ تہا اوسمین آپ اور آپکے شاگرد داخل ہوئی اور یہودا وہ جگہہ جانتا تہا وہ سپاہیون اور پیادون کو لیکر آیا اوسوقت فرشتے آپکو آسمان پر اوٹہا لے گئی اور یہودا آپکی بدلے سولی پر چڑہایا گیا پاک لوگون پر ذرا ذراسی نکتون پر پکڑ ہوتی ہی جناب مریم نے اور حواریون نے جو حضرت عیسی علیہ السلام سے محبت رکہی تہی اوسکی ساتہہ کچہہ دنیا کی محبت بہی تہی کیونکہ وہ لوگ چاہتی تہی کہ اللہ آپکو بادشاہت کا سامان دے اور بت پرستون کی سلطنت مٹ جاوے اسلیئی اونکو اللہ نے یہہ غم دیا کہ اونہون نے سمجہا کہ آپ سولی پر چڑہائی گئی اور یہہ برنباہ وہی برناباس ہین جنکا ذکر رسالہ اعمال کے تیرہوین باب مین ہی جو پولوس کے ساتہہ وعظ کہا کرتے تہے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بشارت اونکو مدتون کے بعد ہوئی ہی جیسا کہ اس بشارت کے کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ لوگون نے آپکو خدا اور خدا کا بیٹا پکارا اور جا بجا لوگون مین سولی دئی جانیکی خبر مشہور ہوئی آپنی برناباس کو یہہ بشارت دی کہ جب اللہ کے پیغام پہونچانیوالی محمد آوینگی تب ان غلطیون سے اون لوگون کو بچاوین گے جو اللہ کی شریعت کو اون سی سنکر ایمان لاوینگی سو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والون کو ان سب غلطیون سے بچایا اور سبکو صاف سمجہا دیا کہ حضرت عیسی اور سب پیغمبر اللہ کے بندے ہین کوئی اللہ کی بندگی اور غلامی سے باہر نہین اللہ نے کسیکو نہین جنا اور کسیکو غلامی سے باہر کر کے لے پالک بیٹا بہی نہین بنایا اور اللہ نے قرآن شریف مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی زبان پاک سی یہہ بہی سکو سنا دیا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ یعنے عیسی کو اُن لوگون نے
یعنے یہودیون نے قتل نہین کیا نہ سولی پر چڑہایا لیکن ویسی صورت اونکی سامنی کردی گئی وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ اور جو لوگ اس بات مین پہوٹ مین پڑے ہوئے ہین وہ اس بات سی شک
مین ہین مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہے اونکی پاس اسمین کچہہ یقینی بات مگر گمان کے پیچہی چلنا
الله نے اپنی ان پڑہ نبی صلی الله علیہ وسلم کو کتاب والون کا بہید بتلا دیا کہ نصارے کا اس بات پر
ایکا نہین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام حقیقت مین سولی پر چڑہائی گئی بلکہ پادریون کی یہان بہی اختلاف چلا آتا ہی
کوئی یون کہتا ہی کوئی یون کہتا ہی تو ایسی بات مین شبہہ رہتا ہی پادریون کو شک ہی کہ کسکا قول ٹہیک
ہی اب الله نے ان پڑہ نبی صلی الله علیہ وسلم کی زبان پاک سی اصل بات بتلا دی ایمان والون کا شبہہ مٹا
ایمان والون کو بڑی خوشی ہوئی کہ الله نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دشمنون سی بچایا اور اپنی پاس زندہ
بلایا بیل صاحب لکہتا ہی کہ بعضی لوگ کہتی ہین کہ انجیل برنباہ کی حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم کے بعد لکہی گئی مگر
اون لوگون کا کہنا غلط ہی بہت سی لوگون کا خیال ہی کہ آپکی زمانہ سی پہلی یہہ انجیل موجود تہی عیسائی دین
کے شروع مین جو فرقے تہے برنسی لیڈیشس ور سیرنتیئنس ور گرپوکریشیئنس ان فرقون نے عیسی
علیہ السلام کے سولی پر چڑہائی جانیکا انکار کیا ہی دیکہو ایرینیئس صاحب نی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے
پہلے باب کے تیئیسوین صفحہ مین ذکر کیا ہی اور فوٹیئس گواہی دیتا ہی کہ اوسنی دیکہا پطرس یوحنا اندریاس
توماس اور پولس کا رسالۃ الاعمال اور برنباس کی انجیل جسمین عیسی علیہ السلام کے سولی دی جانیکا انکار
ہی تالنت ناذرینس کی کتاب کا سترہوان صفحہ دیکہو سید منصور علی صاحب دہلوی نے ان تین
فرقون کا نام یون لکہا ہی باسلیڈیی اور سرنتہی اور کارپوک راتی اور چوتہا فرقہ دوسیتی
اور پانچوان فرقہ گناستی لکہا ہی پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ برنباس کی انجیل تاریخ کا یورپ مین بہت
بڑا رواج تہا اوسمین محمد صلی الله علیہ وسلم کی آمد آمد کی متواتر پیش خبری ہی ڈاکتر وائٹ کہتا ہی کہ اوسمین
مسلمانون نے دخل کیا ہی پادری گاڈفری کہتا ہی کہ اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے جناب محمد
صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلی مانا ہی اسکی وجہ معلوم نہین ہو سکتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی
پادریون نے کوئی پرانی انجیل لکہی ہوئی زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کالڈیک مین یونان
اور سریا وغیرہ بیشمار عیسائی خانقاہون سے ایک بہی پیش نہ کی جسمین وہ عبارتین ہون جن مسلمانون

کیطرف سے منعی ہوکر مین پادریون سے کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک بہی لکہی ہوئی جلد ایسی نکال دین
جسمین یہہ عبارتین نہو وین یہہ جلدین یورپ کے ملک مین بہت رایج ہین جہان عیسائی خانقاہین کثرت
سے ہین یا اونمین وہ جلدین ابہی ضرور ہونگی اگرچہ ان بوجہہ کہ غارت نہ کر دی گئین ہون جاننا چاہیے کہ وہ
شخص جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بدلے سولی دیا گیا وہ کون تہا اسمین اختلاف ہے برنباس کی کتاب
سے ظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہے یہودا آپکی بدلے سولی دیا گیا جو یہودیون کے ساتہہ گرفتار کروانیکو لیکر آیا
تہا مگر ہم محدثون کی کتابون مین دوسرے روایت بہی ہے ابن کثیر محدث نے اپنی تفسیر مین ابن ابی حاتم
کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ ابن ابی حاتم فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا احمد ابن سنان نے کہ ہمسے فرمایا ابو معاویہ
نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ منہال ابن عمرو سے وہ سعید ابن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کون ایسا ہے کہ اوسپر میرے شباہت ڈالدی جاوے اور وہ میرے
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور وہ میرے ساتہہ میرے درجہ مین ہوگا تب ایک جوان جو سب مین کم سن تہا
اوٹہا آپنے فرمایا بیٹہہ جا پہر آپنے وہی لفظ فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا آپنے فرمایا بیٹہہ پہر آپنے وہی بات
فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا اور بولا مین ہون آپنے فرمایا تو وہی ہے تب حضرت عیسی علیہ السلام کی
شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور حضرت عیسی علیہ السلام آسمان کیطرف اوٹہالیے گئے اور یہودی لوگ
آپکی تلاش مین آئے اور اوس شخص کو پکڑا اور اوسکو قتل کیا پہر اوسکو سولی پر چڑہایا یہہ اسناد صحیح ہے
اور نسائی نے اسکو ابو کریب سے روایت کیا ہے وہ ابو معاویہ سے اور اسی طرح بہت سے اگلے لوگون نے
ذکر کیا ہے کہ آپنے اون سے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہے کہ اوسپر میرے شباہت ڈالدی جاوے اور وہ میرے
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور جنت مین میرا وہ رفیق ہوگا ابن جریر نے فرمایا کہ ہمسے کہا ابن حمید نے کہ
ہمسے کہا سلمہ نے وہ ابن اسحاق سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی بارہ حواریون سے کہا پہر بارہ
حواریون کے نام لکہے ہین پہر لکہا ہے کہ ابن اسحاق کہتے ہین کہ مجہسے جو ذکر کیا گیا ہے اوسمین یہہ بہی ہے کہ ان
مین ایک مرد تہا اوسکا نام سرجس تہا اور وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا تیرہ مرد تہے ابن اسحاق
نے کہا کہ ایک مرد نصرانی جو مسلمان ہوگیا تہا اوسنے مجہسے کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جب اللہ کی
طرف سے یہہ وحی آئی کہ مین تجکو اپنی طرف اوٹہالونگا آپنے فرمایا اے گروہ حواریون کے تم مین سے کون
یہہ بات چاہتا ہے کہ جنت مین میرا رفیق ہو اور وہ ان لوگون کے سامنے صورت مین میری طرح کا ہو جاوے

اور وہ اوسکو میری جگہہ پر قتل کرین سرجس نے کہا مین ہون آپنے فرمایا کہ تو میری جگہہ مین بیٹہہ جا وہ وہان
بیٹہہ گیا اور حضرت عیسی علیہ السلام اوٹہا لیئے گئے وہ لوگ اوس شخص پر داخل ہوئے اور اوسکو پکڑا اور
سولی پر چڑہایا وہی تہا جسکو اونہون نے سولی پر چڑہایا اور اونکی سامنے اوسکی صورت آپکی سی ہوگئی اور
وہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین پہچانتے تہے اونہون نے یہوذس زکریا یوطا کو تیس درہم دئیے
کہ وہ اونکو بتلا دے اور آپکو پہنچوا دے اوسنے کہا جب تم اونکی پاس داخل ہو تو مین اونکو چومونگا وہ
وہی ہین جنکو مین چومون تم اونکو پکڑ لیجیو جب وہ لوگ داخل ہوئے حضرت عیسی علیہ السلام اوٹہا لیئے
جا چکے تہے اوسنے سرجس کو آپکی صورت مین دیکہا اور اوسکو شک نہین تہی کہ یہی عیسی علیہ السلام مین اوسنے
جہک کر اوسکو چوما اونلوگون نے اوس شخص کو پکڑا اور سولی پر چڑہایا پہر یہوذس زکریا یوطا اپنی کئی پر
شرمندہ ہوا اور ایک رسی سے اپنا گلا گہونٹ ڈالا اور اپنی تئین مار ڈالا اور نصارا مین ایک شخص نے
یون کہا ہی کہ یہوذس زکریا یوطا وہی ہے جسکی صورت آپکی مشابہ ہوگئی اوسیکو اونہون نے سولی پر چڑہایا
اور وہ کہتا رہا کہ مین وہ نہین ہون مین وہ ہون جسنے تمکو راہ بتائی سوا اللہ جانے کہ ان باتون مین
سے کون سے بات ٹہیک ہے اور ٹہیک بات یہہ ہی کہ جب آپ اوٹہا لیئے گئے جب آپ تین تیس برس کے تہے تمام
ہوا بیان ابن کثیر کی تفسیر کا یہہ یہوذس زکریا یوطا وہی ہے جسکا نام انجیل والون نے یہودا اسکریوطی
لکہا ہی اگر یاد رہی لوگ کہین کہ متی کے سولہوین باب کی اکیسوین آیت مین لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے خبر دی کہ مجکو ضرور ہی کہ یروشالم مین جاؤن اور مارا جاؤن اور تیسرے دن جی اوٹہون تو اس سے
معلوم ہوا کہ خود آپ ہی قتل ہوئے اور تیسرے دن جی اوٹہے اسکا جواب یہہ ہی کہ متی کے چہبیسوین باب
مین یہہ بیان ہی کہ جس رات کو حضرت عیسی علیہ السلام اوس باغ مین تشریف لے گئے جو گتسمنی
کہلاتا تہا آپنے وہان تین بار نہایت عاجزی سے دعا مانگی کہ یا اللہ اگر ہوسکے تو یہہ پیالہ مجہسے گذر جاوے
لوقس کی انجیل مین ہے کہ آپ جان کنی کی حالت مین پہنچے ہوئے گڑگڑا کر دعا مانگتے تہے اور پسینا لہو
کی بوندکی مانند ہو کر زمین پر گرتا تہا اب یاد رہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو نہایت عاجزی اور
بیقراری سے دعا مانگی کہ یہہ پیالہ موت کا مجہسے ٹلجاوے تو ضرور آپکی دعا اللہ نے قبول کی اور
وہ مصیبت دوسرے شخص پر ٹلگئی یہہ ویسی بات ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اڑتیسوین باب مین
لکہا ہی کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام نے اوسکو خبر دی کہ اللہ فرماتا ہی کہ تو مر جائیگا

اپنی گہر کا بندوبست کرلی تب حزقیا بادشاہ نے رو رو کر دعا مانگی تب حضرت اشعیا علیہ السلام کو اللہ کا حکم اوترا
کہ اللہ فرماتا ہی مینی تیری دعا سنی مینی تیرے آنسو دیکہی ہین تیری عمر پر پندرہ برس اور بڑہا دیتا ہون
ای پادریو حزقیا بادشاہ کی دعا اور آنسوؤن سے موت کی گہڑی اللہ نے ٹال دی پہر حضرت عیسی ع
کی اس بیقراری کی دعا سے تمکو تعجب ہی کہ آپ پر سے موت کی گہڑی اللہ نے ٹال دی اور آپکو زندہ اوٹھا
لیا ان باتون مین غور کرو اور قرآن مجید پر ایمان لاو اللہ خبر دیتا ہی کہ یہودیون نے عیسی کو قتل نہین کیا اور
سولی پر نہین چڑہایا اللہ نے آپکی سے صورت اونکی سامنی کردی باقی رہی یہہ بات کہ آپکی بدلے کون
سولی پر چڑہایا گیا اسکا حال اللہ جانی مگر یہہ گمان جاتا ہی کہ وہی یہودا جو گرفتار کرنیکو آیا تہا اور متی کی انجیل
مین لکہا ہی کہ یہودا شرمندہ ہوا اور اوسنی اپنی تئین پہانسی دی کیا عجب ہی کہ وہ اوسیوقت شرمندہ ہوا
ہوا اور آپنی فرمایا ہو کہ کون ایسا ہی جو میرے بدلے قتل ہونا قبول کرے اوس نے آپکی بدلے قتل ہونا قبول کیا ہو
یون سمجہنی مین دونو روائتین موافق ہوجاتین ہین واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حواریون پر
روح القدس کا ظہور ہوا اور حضرت شمعون نے توراۃ کی بشارت یاد دلائی اور
بے ایمان یہودیان نے اور بت پرستون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کیی کتاب
لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۴۲ع مین پادریون نے چہاپی ہے اوسمین لکہا ہی کہ طیباریوس بادشاہ کے
اٹھارہوین برس حضرت عیسی علیہ السلام دنیا سی اوٹہالی گئی پہر طیباریوس کے بعد تین بادشاہ اور لکہی
ہین چوتہا کلادیس پانچوان نیرو لکہا ہی جناب لوقا کے رسالہ اعمال سے اور پادری ولیم میور کی تاریخ سے
جو ۱۸۴۸ع مین چہپی ہی نیرو کے وقت تک کا احوال لکہا جاتا ہی لوقا کے رسالہ اعمال کا سرے پر یہہ بیان ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے مصیبت اوٹہانے کے بعد بہت سی قوی دلیلون سے اپنے تئین زندہ ظاہر
کیا اور اپنے نائبون کو چالیس دن تک دکہلائی دیتے رہے ایک دن گیارہ حواری ایک کوٹہی پر تہے حضرت
شمعون کی صلاح سے اونہون نے یہودا اسکریوطی کے بدلے متیاس کو بارہوان حواری ٹہرایا اور
عید پنتکوست کی دن ایکبارگی آسمان سے آواز آئی جیسی بڑی آندہی چلی اور آگ کی سے جدی جدی زبانین
دکہلائی دین اور اونمین سے ہر ایک پر بیٹہین اور وے سب روح القدس سے بہر گئی اور غیر بولیان بولنی
لگی اور خدا ترس یہودی جو ہر قوم سے یروشالم مین آرہے تہے اونہون نے ہر ایک سے اونکو اپنے بولی بولتی
سنا اوسوقت حضرت شمعون حواری نے اون سبکو وعظ سنایا یہہ وعظ سنکر تین ہزار آدمی ایمان لائی

اور عیسائی ہوئی پھر ایک دن حضرت شمعون اور یوحنا مسجد میں گئی ایک مرد جو جنم کا لنگڑا تھا اوسپر نگاہ کر کے فرمایا کہ ہماری طرف دیکھہ عیسی مسیح ناصری کے نام سے اوٹھہ اور چل پھر اوسکا ہاتھہ پکڑ کر اوٹھایا وہ چلنے لگا اور اللہ کی تعریف کرتا ہوا مسجد مین گیا اور حضرت شمعون نے اوسوقت وعظ سنایا اوس وعظ مین یہہ بھی فرمایا کہ توبہ کرو کہ تمہارے گناہ مٹاوے جاوین تا کہ اللہ کے حضور سے تازگی کے دن آوین اور وہ عیسی مسیح کو بھیجے جسکی تمہارے لئی آگے سے منادی ہوئی اور ضرور ہے کہ آسمان اوسکو لئی رہے اوسوقت تک کہ سب باتین جنکا خدا نے اپنے پاک نبیون کی زبانی قدیم سے ذکر کیا اپنی حالت پر آوین کیونکہ موسی نے ہمارے باپ دادون سے کہا کہ اللہ تمہارا خدا تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لیے ایک نبی میری مانند اوٹھاویگا اوسکی سنو سب باتون مین جو وہ تمکو کہے اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنے قوم مین سے ہلاک کیا جاویگا اور سب نبیون نے شموئیل سے لیکر پچھلون تک جتنون نے کلام کیا ان دنون کی خبر بھی دی ہے تم اون نبیون کی اولاد اور اوس عہد کے فرزند ہو جو خدا نے ہمارے باپ دادون کے ساتھہ باندھا ہے جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گھرانے برکت پاوینگے سو پہلے تمہارے لئی خدا نے اپنے بندے عیسی کو اوٹھایا اور اوسکو بھیجا کہ تمہین یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون سے پھیرے آسی محمدی بھائیو عبرانی انجیل جو بیروت مین چھپی ہے اوسمین اس جگہہ پر عبد کا لفظ ہے یعنی اپنے بندے عیسی کو اوٹھایا پادریون نے اردو ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکھدیا ہی اسیطرح یہہ لوگ لفظون کو بدل دیا کرتے ہین آسے ایمان والو جناب شمعون صاف فرماتے ہین کہ ضرور ہے کہ آسمان حضرت عیسی علیہ السلام کو لئی رہیگا اوسوقت تک کہ جن باتون کی نبیون نے خبر دی ہے اون سب باتون کا ظہور ہوجاویگا اسکی بعد توریت کی بشارت یاد دلائی کہ اللہ ایک پیغمبر کو بھیجیگا جو موسی کی مانند ہین اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ پہلے اون پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکی بعد حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اور جب تک وہ نہ آوینگے تب تک ضرور ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر رہینگے پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہے کہ وہ لوگ راہ دیکھتے تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام پھر آئینگے اور اسرائیلیون کی بادشاہت قائم کرینگے اور سب دشمنون کو ہلاک کرینگے جسکا سب نبیون نے ذکر کیا ہی اے ایمان والو اگر یہہ مطلب ہوتا کہ وہ پیغمبر جو مانند موسی کے دشمنون کو ہلاک کرینگے وہ خود حضرت عیسی ہین دوبارہ اوترکر دشمنون کو ہلاک کرینگے اگر یہہ مطلب ہوتا تو جناب شمعون یون فرماتے کہ وہ ضرور آسمان سے اوترینگے اور سب

خبرون کا ظہور ہوگا وہ تو فرماتے ہین کہ ضرور آسمان اونکو لئی رہیگا یہانتک کہ ان سب خبرون کا ظہور
ہوجائیگا پہر فرمایا کہ اسنے پہلے اپنے بندے عیسی کو بہیجا پہلے کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ پہلے اسنے عیسی
کو بہیجا پہر دوسرے پیغمبر کو بہیجیگا جسکی خبر سب نبیون نے دی ہے جناب شمعون اس وعظ مین قیامت
کی بہی خبر دیتے تہے یہودیون کا وہ فرقہ جو صدوقی کہلاتے تہے اور قیامت کی منکر تہے اوس فرقے کے لوگ
اونپر چڑہ آئی اور شمعون اور یوحنا کو پکڑ لیا اور دوسرے دن تک قید رکہا مگر اوس وعظ کے سننے سے انکلون
پانچ ہزار آدمی ایمان لائی دوسرے دن بے ایمان یہودیون نے جمع ہوکر پوچہا کہ تبلاؤ تمنے کس قدرت
اور کس نام سے یہہ کام کیا یعنے لنگڑے کو کسکا نام لیکر اچہا کیا جناب شمعون نے صاف فرمایا کہ عیسی مسیح
کے نام سے یہہ شخص تمہارے سامنے چنگا کہڑا ہے یہودیون نے اونکو بہت دہمکایا کہ خبردار اس نام کو
زبان سے مت نکالیو شمعون اور یوحنا بولے کہ ہم اسد کا حکم مانینگے اور تمہاری بات نمانینگے تب یہودیون
نے اونکو چہوڑ دیا تب عیسائیون نے جمع ہوکر اسد کیطرف آواز بلند کی اور کہا یا اسد تو ہی خدا ہے جسنے
آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچہہ جو اونمین ہی پیدا کیا یا اسد اپنے بندون کو یہہ عنایت کر کہ
وہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناوین جبکہ تو اپنا ہاتہہ چنگا کرنیکو پہیلاوے اور تیرے پاک بندے عیسی کے
نام سے نشانیان اور کرامتین ظاہر ہون جب وہ دعا مانگ چکی وہ مکان جہان جمع تہے لرزا اور سب
روح القدس سے بہر گئی اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگی عبرانی انجیل مین یہان بہی عبد کا لفظ
ہے یعنے تیرے پاک بندے عیسی کے نام سے پادریون نے اردو ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکہدیا حواریون سے
بڑی بڑی کرامتین ظاہر ہوتی تہین یہودیون نے اونکو قید مین ڈالا رات کو اسد کے فرشتے نے قیدخانے کے
دروازے کہولدی اور کہا جاؤ مسجد مین کہڑے ہوکر وعظ کہو اونہون نے صبح کو مسجد مین وعظ کہا
یہودیون نے پہر اونکو پکڑا اور دہمکایا اونہون نے جواب دیا کہ اسد کا حکم آدمیون کے حکم سے زیادہ
ماننا چاہیی یہودیون نے اونکو کوڑے مارے اور حکم کیا کہ عیسی کے نام پر بات نکرنا اور اونکو چہوڑ دیا وہ چلے
گئی اور خوش ہوئی کہ اوسکے نام کے لیے بیعزت ہونیکی لائق ٹہرے وہ ہر روز مسجد مین اور گہر گہر وعظ
کہتے تہے اسد کا کلام پہیلا اور کاہنون کا یعنے مسجد بیت المقدس کی اماموں کا بڑا گروہ ایمان کا تابع
ہوا استیفان ایک مرد عیسائی تہے جن سے بڑی بڑی کرامتین ظاہر ہوتی تہین بعضے یہودیون نے
اون سے بحث کی جب بحث مین ہار گئی تب اونہون نے جہوٹے گواہ کہڑے کئی اونہون نے گواہی دی

کہ ہمنے اس شخص سے سنا کہ یہہ حضرت موسی علیہ السلام کو اور اللہ تعالی کو اور مسجد بیت المقدس کو برا کہتا ہی
جو لوگ عدالت مین بیٹھے تھے اونکو استیفان کا چہرہ فرشتے کا سا چہرہ نظر آیا استیفان نے عدالت
کے دربار مین سب یہودیون کو وعظ سنایا اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت داؤد اور
حضرت سلیمان کا ذکر کیا پہر حضرت عیسی کی تعریف کی پہر آسمان کیطرف دیکہا اور فرمایا دیکہو مین آسمان کو کہلا ہوا
دیکہتا ہون اور آدم کے بیٹے کو یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کی داہنی طرف کہڑا دیکہتا
ہون بے ایمان یہودیون نے اپنے کان بند کر لیے اور سب ملکر دوڑے اور شہر سے باہر نکال کر
استیفان پر پتہراو کیا اور گواہون نے اپنے کپڑے پولوس جوان کے پاس رکہدیے استیفان گہٹنے
ٹیک کر بڑے آواز سے پکارا اے خدا یہہ گناہ انپر ثابت مت کر یہہ کہکر سوگیے اور پولوس اوسکے قتل
پر راضی تہا اوسدن یروشالم کے عیسائیون پر بڑا ظلم ہوا عیسائی لوگ یروشالم کو چہوڑکر یہودیہ
اور سامریہ کے شہرون مین ہر طرف چلے گئے دیندارون نے استیفان کو دفن کیا اور پولوس
عیسائیون پر بڑا ظلم کرتا تہا وہ ایک یہودی جوان بنیامین کے فرقے کا اور شہر طرسوس کا رہنے والا تہا طرسوس ولایت روم
یعنے ایشیا کوچک ملک قیلیقیہ کا شہر تہا پولوس عیسائیون کو ایسا تباہ کرتا تہا کہ گہر گہر گہسکر مردون
اور عورتون کو گہسیٹ کر قید مین ڈالتا تہا چبیسوین باب مین یہہ بہی ہے کہ جب عیسائی قتل
کئے جاتے تہے پولوس حامی بہرتا تہا اوسنے یہودی سردارون کو خط اور پروانے دمشق کے یہودی
سردارون کے نام پر لیے تہے اور دمشق کیطرف چلا تہا کہ اگر وہان عیسائیون کو پاؤنگا باندہکر یروشالم
مین لاؤنگا وہ رستے مین جب دمشق کے قریب پہونچا ایکا ایک آسمان سے نور اوترا اوسکی آس پاس
چمکا وہ زمین پر گر پڑا اور اوسنے ایک آواز سنی کہ اے پولوس تو مجکو کیون ستاتا ہی پولوس بولا
تو کون ہی آواز آئی کہ مین عیسی ہون جسے تو ستاتا ہی یہہ بولا اے خداوند تو کیا چاہتا ہی مین کیا
کرون فرمایا اوٹھ اور شہر مین جا اور جو تجہے کرنا ضرور ہے تجہی کہا جائیگا جو لوگ اوسکے ساتہہ تہے
حیران کہڑے رہگئے کہ آواز سنتے تہے پر کسیکو نہین دیکہتے تہے پولوس زمین پر سے اوٹہا پر اپنے
آنکہین کہولکر کسیکو نہ دیکہا لوگ اوسکا ہاتہہ پکڑکے اوسکو دمشق مین لیگئے اور وہ تین دن تک دیکہہ
نہ سکا اور نہ کہاتا تہا اور نہ پیتا تہا دمشق مین ایک عیسائی تہے اونکا نام حنانیاہ تہا اون سے حضرت
عیسی علیہ السلام نے خواب مین فرمایا کہ پولوس پاس جا کہ وہ قومون اور بادشاہون اور

اسرائیلیون کے آگے میرا نام ظاہر کرینگا ایک چنا ہوا وسیلہ ہے چنانچہ وے آکر پولوس پر ہاتھہ رکھے اور فرمایا کہ
حضرت عیسی علیہ السلام نے مجکو بہیجا ہے کہ تو بہر بینائی پاوے اور روح القدس سے بہر جاوے اور فی الفور
اونکی آنکھون سے کچھہ چہلکا سا گر پڑا اور فی الفور بینا ہو گیا پھر وہ بپتسمہ پا کے پولوس عیسائی ہو گیا اور
دمشق مین عیسائیون کے ساتھہ رہنے لگا اور وعظ کہنا شروع کیا دمشق کے یہودیون کو گھبرایا
یہودیون نے اونکی قتل کی تدبیر باندہی پولوس بہاگ کر یروشلم مین آئے وہان عیسائیون کو وعظ سنایا کرتے
تہے اور یونانی یہودیون سے بہی بحث کرتے تہے اون لوگون نے اونکی قتل کی تدبیر باندہی عیسائی
لوگ اونکو قیصریہ مین لے گئی عیسائیون نے یہودیہ اور جلیل اور سامریہ مین ایمان پہیلایا
عیسائی پولوس کے ظلم سے اور شہرون مین پہیل گئے تہے اونہون نے ہر شہر مین وعظ کہنا شروع
کیا فیلپوس حواری سامریہ کے ایک شہر مین پہنچے اونکی کرامتین دیکھکر بہت لوگ ایمان لائی
ایک جادوگر جسکا نام شمعون تہا وہ ایمان لایا حضرت شمعون حواری نے ملک شام کے ایک شہر
مین جو یافہ کہلاتا تہا الله کے حکم سے ایک مری ہوئی عورت کو جلا دیا یافہ مین آپکا شہرہ ہوا بہت
لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائی قیصریہ مین قرنیلیوس ایک شخص دیندار خدا پرست
رومی صوبہ دار تہا اوسکو فرشتے نے بشارت دی کہ تو شمعون کو بلا اوسنے حضرت شمعون کو
بلا بہیجا جناب شمعون کو بہی بشارت ہوئی وہ قیصریہ مین تشریف لے گئی قرنیلیوس اپنے سب
رشتہ دارون اور علی دوستون کو جمع کرکے آپکی راہ دیکھہ رہا تہا جناب شمعون نے وعظ کہنا شروع
کیا جو لوگ وعظ سن رہی تہے اونپر روح القدس اوترا اور وہ ایماندار لوگ جو ختنہ کئی ہوئے
تہے اور حضرت شمعون کے ساتھہ تہے حیران ہو گئے کہ غیر قومون پر بہی روح القدس کی بخشش
جاری ہوئی کیونکہ اونہون نے سنا کہ وہ لوگ کئی زبانون مین بول رہی تہے اور اللہ کے
تعریف کر رہے تہے اونکی حیران ہونیکا یہہ باعث تہا حضرت عیسی علیہ السلام نے فقط اپنی
اسرائیلی قوم کو انجیل سنائی تہی اور ابہی تک حواریون نے بہی فقط اسرائیلیون کو وعظ سنایا
تہا اور قومون مین کا کوئی شخص عیسائی نہین ہوا تہا اسرائیلی لوگ غیر قومون سے بہت پرہیز
رکہتی تہے غیر قومون کے ساتھہ کہانے سے اونکو بہت پرہیز تہا قرنیلیوس اسرائیلیون سے نہین
تہا وہ اور اوسکی قوم کے لوگ ایمان لائی اور اونپر روح القدس یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے

فیض اور سایہ ظاہر ہوا اس سے وہ لوگ حیران ہوئی جب حضرت شمعون یروشالم مین آئی تو ختنہ
والون نے آپسی بحث کی کہ تم بے ختنہ لوگون کے پاس گئی اور اونکی ساتھہ کہایا حضرت شمعون نے سارا
احوال بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب اللہ نے اونکو وہ نعمت دی جیسی ہمکو دی تو مین کون تہا کہ
اللہ کو روک سکتا لوگ چپ ہو رہی اور اللہ کی تعریف کر کے کہا کہ بیشک اللہ نے غیر قومون کو بہی
زندگی کے لئی توبہ بخشی ہے آسی محمدی بہائیو اللہ تعالی کا دستور ہی کہ جو نیا معاملہ منظور ہوتا ہی پہلے
اللہ تعالی اوسکا ایک نمونہ دکہلاتا ہی پہلے یہہ نمونہ دکہلایا کہ اسرائیلیون کو سوا اور قومون پر روح القدس
کا فیض اوتارا پہر پانچ سو برس بعد خود روح القدس کو یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسرائیلیون
سے باہر دوسری قوم مین عرب کے ملک مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نیا پیغام پہنچانیکو
اور قرآن سنانے کو بہیجا ساری قومون مین روح القدس کا فیض پہیلا دیا پہر لکہا ہی کہ جو لوگ استیفان
کی شہادت کے بعد یروشالم سے چلے گئی تہے وہ ملک شام اور آس پاس کے شہرون مین فقط یہودیون
کو انجیل سناتے تہے لیکن اب اس سال مین یعنے سنہ ۴۱ عیسوی مین اون مین کئی شخص انطاکیہ
مین پہونچی انطاکیہ ایک بڑا شہر ہی یروشالم سے ایک سو پینتیس کوس کے قریب اوس ملک شام کے
اوتر کونے پر ہے وہان پہونچکر یونانیون سے حضرت عیسی علیہ السلام کے باتین کہین بہت سے یونانی
لوگ ایمان لائی انطاکیہ مین عیسائیون کا بڑا مجمع ہوا برنا باس اور پولوس انطاکیہ مین آئے اور
مرقس جو انجیل کا لکہنے والا تہا اوسکو بہی لائی سنہ ۴۴ عیسوی مین ہیرودیس بادشاہ نے عیسائیون
کے ستانے پر کمر باندہی یوحنا کے بہائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا اور جب دیکہا کہ یہودی اس
بات مین خوش ہوئے تو حضرت شمعون کو قید خانہ مین ڈالکر چار پہرے مقرر کئے حضرت شمعون
پاس فرشتہ آیا اور اونکو جگایا زنجیرین اونکی ہاتہون سے گر پڑین فرشتہ نے کہا میرے ساتہہ چل
وہ اوسکی ساتہہ جب لوہی کے پہاٹک تک پہونچی وہ آپ سے آپ کہل گیا حضرت شمعون مریم
کے گہر پہونچی جو مرقس کی مان تہی پہر وہ قیصریہ مین جا رہے اور ہیرودیس مر گیا پادری اسکاٹ
کی اردو تفسیر کا بیان ہے کہ ایک ہیرودیس وہ تہا جسکی حکومت کے اخیر مین حضرت عیسی علیہ السلام
پیدا ہوئی دوسرا ہیرودیس انتیپاس تہا یہہ اوسکا بیٹا تہا اسی نے حضرت یحیی علیہ السلام کو شہید
کیا تہا تیسرا ہیرودیس اگرپا ہے جسکا یہان ذکر ہے اسوقت مین بادشاہت غایوس بادشاہ کی تہی

جسکا نائب ہیرودیس تھا ابن اثیر رحمہ نے تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ یوحنا حواری کے بھائی یعقوب حواری کو غایوس بادشاہ نے قتل کیا اور بہی بہت عیسائیون کو قتل کیا پہر لکھا ہے کہ قلودیوس بادشاہ کیوقت مین شمعون الصفا قید کیئی گئی پہر قید سے چہوٹے اور انطاکیہ کو گئی اور لوگون کو عیسائی دین کیطرف بلایا پہر رومیہ کیطرف گئی اور وہان کے لوگون کو عیسائی دین کیطرف بلایا وہان کے بادشاہ کی بیوی نے دین قبول کیا اور بیت المقدس کیطرف آئی لوقا کے رسالہ اعمال اور پادری ولیم میور کی تاریخ کا بیان ہے کہ انطاکیہ مین بعضے کامل عیسائیونکو روح القدس سے اشارہ ہوا کہ برنباس اور پولوس کو ایک خاص کام کے لیئے الگ کرو اونہون نے اون دونون کو رخصت کیا وہ روانہ ہوکر قبرس کو گئی جو ایک بڑا ٹاپو رومی دریا مین انطاکیہ کے نزدیک ہی یہودیون کو وعظ سناتے سناتے پافس ٹاپو کے صدر شہر مین پہونچی وہان کے رومی عامل سرجیوس پولوس نے چاہا کہ اللہ کا کلام سنے ایک یہودی جادوگر نے اوسکو روکا پولوس کے بد دعا سے وہ اندہا ہوگیا تب وہ عامل ایمان لایا تب وہ ٹاپو چہوڑکر ایشیا کوچک یعنی ولایت روم کیطرف گئی پہر اونہون نے ایشیا کوچک مین دوسرے انطاکیہ تک سیر کی اوسکے بڑے بڑے شہرون مین انجیل کی منادی کی یہہ دوسرا انطاکیہ ولایت روم اور صوبہ فسدیہ مین ہے پولوس نے وہان عبادت خانہ مین وعظ فرمایا ایمان دار لوگ بہت خوش ہوئے دوسرے وعظ مین قریب سارے شہر کے لوگ جمع ہوئے بے ایمان یہودی یہہ مجمع دیکھکر ڈاہ سے بہر گئی اور کفر بکنے لگے تب پولوس نے بت پرستون کو وعظ سنایا وہ لوگ یہہ کلام کو سنکر خوش ہوئے اور جتنی قسمت مین ایمان تہا ایمان لائے اور اللہ کا کلام تمام ملک مین پہیل گیا اور یہودیون نے شہر کے رئیسون کو ابہارا اور پولوس اور برنباس پر فساد اوٹہایا اور اونہین اپنی سرحدون سے نکال دیا وہ اقونیوم مین آئے وہان وعظ کہا بہت سے یہودی اور یونانی ایمان لائی پر بے ایمان یہودیون نے غیر قومون کے دلکو ابہارا اور بدگمان کردیا مگر وہ بہت دنون تک وہان رہے اور وعظ کہتی رہے جب غیر قومون اور یہودیون نے ملکر ہنگامہ برپا کیا کہ اونکو بے عزت کرین اور اونپر پتھراؤ کرین تب وہ لقاؤنیہ کے شہرون لسطرہ اور دربی اور اونکی گرد نواح مین گئی وہان پولوس نے ایک جنم کے لنگڑے کو اللہ کے حکم سے اچھا کردیا وہان کے بت پرست بولی یہہ دیوتے ہین آدمی کے بہیس مین ہمپر اوترے ہین برنباس کو

لوگ بیل اور پہولون کے ہار لائی کہ اونکی لیئے قربانی کرین پولوس اور برنباس نے اپنے کپڑے پہاڑکے
اور کہا یہہ تم کیا کرتے ہو ہم بہی آدمی ہین اور تمہین خوشخبری دیتے ہین کہ بتون سے کنارہ کرو زندہ
خدا کیطرف رجوع کرو جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچہہ اونمین ہیے بنایا یہہ کہکر بڑے
مشکل سے اون لوگون کو اپنی اوپر قربانی چڑہانے سے روکا بے ایمان یہودی انطاکیہ اور اقونیوم
سے آئی اور پولوس پر پتہر اوڑلیا اور یہہ سمجہی کہ وہ مرگئی اونکو شہر کے باہر گہسیٹ لے گئی جب
عیسائی لوگ اونکی آس پاس جمع ہوئے وہ اوٹہکر شہر مین آئے پہر دربی مین جاکر وعظ کہا
بہت لوگ ایمان لائی پولوس روم کے بیچون بیچ گذر کے اوسکی تمام ملک اور بڑے بڑے شہرون
مین گشت کر کے یونانی دریا کے کنارے تک شہر ترواس مین پہونچے وہان اونکو لوقا ملی کہ اسکی بعد وہ
پولوس کے ساتہہ رہے اور پولوس روح القدس کے اشارے سے پار جاکر مقدونیہ مین گئے
جو یونان سے اوتر طرف ایک بڑی ولایت ہی اور اب فرنگی ترکستان اور رومنیہ کہلاتا ہی اور شہر قسطنطنیہ
سے اوسطرف ہی پولوس پہلے فیلپی مین آئی جو مقدونیہ کے اوس صوبہ کا پہلا شہر اور رومیون کی
بستی ہی وہان ایک عورت اپنی گہرانے سمیت ایمان لائی وہان کے لوگ پولوس اور سیلاس کو پکڑ
کی بازار مین حاکمون کے پاس کہینچ لے چلے رئیسون نے اونکو بہت مارا اور قیدخانہ مین ڈلادیی
رات کو زلزلہ آیا قیدخانیکی نیو ہل گئی دروازے کہل گئی سب کی بیڑیان گر پڑین قیدخانہ کا داروغہ
اپنی لوگون سمیت ایمان لایا پہر وہ تسلونیقی مین آئی جہان یہودیون کا عبادت خانہ تہا بعض
یہودی ایمان لائی اور بہت سے یونانی مرد اور عورت ایمان لائی پر بے ایمان یہودیون نے
کئی شریر مردون کو ساتہہ لیکر بہیڑ لگا کر ہنگامہ کردیا اور کئی عیسائیون کو شہر کے رئیسون
پاس کہینچ لے گئے رئیسون نے ضمانت لیکر چہوڑدیا پولوس اور سیلاس بریہ مین آئی یہودیون
کے عبادت خانہ مین گئی بہت یہودی اور یونانی مرد اور عورت ایمان لائی تسلونیقی کے
یہودیون کو خبر پہونچی وہ یہان بہی آن پڑے تب عیسائی لوگ پولوس کو اتہینی مین لائی یہہ
شہر علم اور حکمت اور فیلسوفی مین بہت مشہور تہا اکثر یونانی حکیم اور فیلسوف اس شہر
کے تہی پولوس نے اس شہر کو بتون سے بہرا ہوا دیکہا پولوس کا جی جل گیا وہان وعظ سنایا
کچہہ لوگ ایمان لائی پہر پولوس قرنت مین آئی جو ایک بڑا شہر خوش اور آباد شہر اتہینی کے

پچھم طرف ہی وہان پولوس نے وعظ سنایا یہودی کفر بکنے لگے پولوس نے غیر قوم یونانیون وغیرہ کو انجیل
سنائی بہت لوگ بت پرستی چھوڑکر ایمان لائی پولوس ڈیڑھ برس قرنت مین رہی اور اللہ کا
کلام سکھلاتے رہے پھر پولوس عیسائیون سے رخصت ہوکر جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوئے اور
افسس مین پہونچی وہان سے قیصریہ مین اوترکر یروشالم مین آئی اور عیسائیون کو سلام کہکر انطاکیہ
مین آئی اٹھلون سن چھپن عیسوی مین پولوس نے تیسرا سفر شروع کیا پہلے ایشیا کوچک
گشت کرکے دوبارہ افسس مین آئی کہ وہ یونانی دریا کے کنارے ہے بڑے بڑے کراماتین
پولوس سے ہوتی تہین کوچک ایشیا کے سب ملکون کے باشندون نے کیا یہودی کیا یونانی حضرت
عیسی علیہ السلام کا کلام سنا جو اوس شہر مین بکثرت آتی جاتی تہے اور حضرت عیسی علیہ السلام
کا نام مشہور ہوا اور بہتون نے اون لوگون مین سے جو ایمان لائی تہے اپنی کامون کا اقرار
کیا اور بہت جادوگرون نے اپنی کتابین اکٹھی کرکے سب لوگون کے آگے جلادین اور اونکی قیمت کا حساب
کیا تو پچاس ہزار روپیہ ہوئے ایک سنار ارتمس کا بت خانہ چاندی سے بناتا تہا اور اوس پیشہ
والون کو بہت کموا دیتا تہا اوسنے سبکو جمع کرکے کہا کہ فقط افسس نہین بلکہ تمام آسیا مین اسی
پولوس نے بہت لوگون کو بہکا دیا وہ کہتا ہی کہ یہہ جو ہاتہہ کے بنائی ہین خدا نہین ہین بڑی دیبی
ارتمس کا بت خانہ ناچیز ہو جائیگا جسکو تمام آسیا اور ساری دنیا پوجتی ہی اوسکی قدر جاتی رہیگی
تمام شہر مین ہنگامہ ہوا شہر کے ایک سردار نے ہنگامہ کو ٹھنڈا کر دیا پولوس مقدونیہ اور
یونان کے ملکون کا دورہ کرکے عیسائیون کو تسلی اور ہدایت دیکی پھر پلٹ کر ملک شام قیصریہ
شہر مین پہونچی پھر یروشالم مین پہونچی عیسائی لوگ خوش ہوئی مگر بے ایمان یہودیون نے
اٹھلون سن ساٹھہ عیسوی مین اونپر بہت بڑا بلوا کیا اونکو ہیکل مین یعنے مسجد بیت المقدس
مین دیکھکر یہودی چلائی کہ ای اسرائیلی مردو مدد کرو یہہ وہی آدمی ہی جو سبکو ہر جگہہ ہر قوم کے
برخلاف اور شریعت کے برخلاف اور اس مقام کے برخلاف سکھلاتا ہی اور علاوہ اوسکی یونانیون
کو بھی مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا فائدہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت
مین حکم تہا کہ اسرائیلیون کے سوا غیر قومون کے لوگ ایمان لاوین تو بھی عبادت خانہ مین نہ
آوین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت مین یہہ قیدین نہ تہین یہودیون نے اس

نے تعریت کو تمانا مکلہ حضرت عیسیٰ کو اور عیسائیون کو ہر طرح ستایا ہے لکہا ہی کہ سارے شہر مین
بلوا ہوا اور لوگ دوڑ کر جمع ہوئے رومی فوج کا صوبہ دار فوج لیکر آیا اور پولوس کو قلعہ مین لے گیا
پولوس نے صوبہ دار سے اذن لیکر قلعہ کی سیڑہی پر کہڑے ہو کر عبرانی بولی مین یہودیون کو وعظ
سنایا اور یہہ بیان فرمایا کہ دیکہو پہلے مین بہی کٹا یہودی تہا مینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکہا اور
آپکا معجزہ دیکہا تب مین عیسائی ہوا پہر مین یروشالم مین آیا مسجد مین دعا مانگ رہا تہا کہ مین بیخود
ہو گیا اور مینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکہا آپنے مجکو غیر قومون کے پاس بہیجا یہہ سنکر بے ایمان یہود
چلائے کہ اسکو زمین پر سے اوٹہا ڈال کہ اسکا جیتا رہنا مناسب نہین صوبہ دار نے اونکو قلعہ مین بہیجا
اور صبح کو حکم کیا کہ سردار کاہن یعنے مسجد بیت المقدس کے امام اور راونکی ساری عدالت جمع ہو
اور پولوس کو اونکے بیچ مین کہڑا کیا پولوس نے دیکہا کہ یہودیون مین بعضی صدوقی اور بعضی
فریسی ہین پولوس پکارا کہ اسے بہائیو مین فریسی ور فریسی کا بیٹا ہون مینے قیامت کی خبر دی تہی
اسبا عث سے مجپر الزام ہوتا ہی جب اوسنے یہہ کہا فریسیون اور صدوقیون مین تکرار ہوئی صدوقی
کہتے تہے کہ قیامت نہین اور نہ فرشتہ ہی نہ روح ہی پر فریسی دونون کا اقرار کرتے تہے فریسی بولے کہ ہم
اس آدمی مین کچہہ برائی نہین پاتے اگر کسی روح یا فرشتے نے اس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا
سے نہ لڑین صوبہ دار نے پولوس کو قلعہ مین داخل کیا رات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پولوس
کو بشارت دی جب دن ہوا چالیس ور کئی یہودیون نے قسم کہائی کہ جبتک ہم پولوس کو قتل
نہ کرینگے نہ کچہہ کہاوینگے نہ پیوینگے صوبہ دار کو یہہ خبر پہونچی اوسنے پولوس کو چپکے سے رات کو قیصریہ مین
فیلکس حاکم پاس بہیجدیا یہودی بہی وہان پہونچے اور فیلکس حاکم سے فریاد کی اور کہا کہ یہہ مرد
بڑا فسادی ہی سارے دنیا کے یہودیون مین فساد پہیلاتا ہی اور ناصریون کی یعنے عیسائیون
کی بدعت کا پیشوا ہی اوسنے مسجد کے ناپاک کرنیکا بہی ارادہ کیا پولوس نے حاکم سے کہا کہ جس راہ
کو یہہ لوگ بدعت کہتے ہین اوسی سے مین اللہ کی بندگی کرتا ہون اور سب کچہہ جو توریت مین اور
نبیون کی کتابون مین لکہا ہی یقین جانتا ہون اور قیامت کا قائل ہون اسباعث سے
مجپر نالش ہوتی ہی فیلکس نے پولوس کو آرام سے رکہا اوسکی بیوی یہودن تہی اوسکی صلاح سے پولوس
کو بلا بہیجا اور عیسائی دین کی باتین سنین وہ اکثر پولوس کو بلاتا تہا اور گفتگو کرتا تہا اسطرح پر

دو برس گذرے فیلکس کی جگہہ پر فسطس حاکم ہوا فسطس یروشالم مین گیا یہودیون نے اوس سے پولوس
کی نالش کی فسطس قیصریہ مین آیا اور پولوس کی باتین سنکر اونکو روم کے بادشاہ پاس روم مین بھیجا
وہان اونپر کچھہ سختی نہین ہوئی دو برس وہان کرائے کے گھر مین رہے اور یہودیون اور رومیون کو عیسائی
شریعت کا وعظ سناتے تھے اس عرصے مین اونہون نے کئی خط افسیا اور مقدونیہ والے عیسائیون کو
لکھے اون خطون سے ثابت ہوتا ہی کہ پولوس نے روم سے چھوٹ کر پھر ملک شام اور ولایت روم اور مقدونیہ
اور یونان اور شاید ہسپانیہ یعنی ملک اندلس کی بھی گشت کرکے دو برس تک وعظ سنایا آخر نیرو
بادشاہ کے ظلم سے انگلون سن سرسٹھہ مین روم مین قتل کئی گئی ابن اثیر رحمہ نے لکھا ہی کہ نیرو کی بادشاہت
کے آخر مین بطرس اور پولس شہر رومیہ مین قتل کئے گئے اور اون دونون کو سولی پر چڑھایا پادری
ولیم میور لکھتا ہی کہ مشہور ہی کہ اندریاس حواری نے تاتار کے ملک مین اور ترکستان کیطرف اور
تھوما حواری نے خراسان اور ہندوستان اور ملیبار مین اور یہودا حواری نے ارمنیہ اور آذربیجان
مین اور برتولما حواری نے ہندوستان مین اور فیلبوس حواری نے شام اور روم کے چند ملکون
مین اور شمعون حواری نے مصر اور افریقہ کے اوتر طرف انجیل کی منادی کرکے بہتون کو ایمان مین
داخل کیا محمد ابن اسحاق رحمہ نے سیرت مین لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسی
علیہ السلام نے جن لوگون کو نزدیک جگہہ پر بھیجا اونہون نے مان لیا اور جنکو دور جگہہ پر بھیجا اونپر
بھاری معلوم ہوا عیسی علیہ السلام نے اللہ سے شکایت کی تو جن لوگون پر بھاری معلوم ہوا تھا
وہ اوس قوم کی بولی بولنے لگے جنکی طرف وہ بھیجے گئے ابن اسحاق نے کہا کہ جن لوگون کو عیسی علیہ السلام
نے زمین مین بھیجا تھا حواریون مین سے اور اون کے تابعون مین سے جو اونکے بعد تھے وہ یہہ ہین بطرس حواری
اور اونکے ساتھہ پولس تھے اور پولس تابعون مین سے ہین حواریون مین سے نہین ہین اونکو رومیہ
کی طرف بھیجا اور اندراس اور متا کو اوس زمین کیطرف بھیجا جہان کے لوگ آدمیون کو کھاجاتے ہین
اور توماس کو زمین بابل کیطرف بھیجا جو پورب کی زمین مین سے ہے اور فیلبس کو قرطاجنہ کیطرف
بھیجا اور وہ افریقیہ ہی اور یحنس کو افسوس کیطرف بھیجا یہہ بستی اون جوانون کی ہے جو غار والے
ہین اور یعقوب کو اوراشلم کیطرف بھیجا اور وہ ایلیا ہی یعنی بیت المقدس کی اور ابن ثلما کو اعرابیہ
کیطرف بھیجا اور وہ زمین حجاز کی ہی اور سیمن کو زمین بربر کیطرف بھیجا اور یہودا بولس کی جگہہ پر کردیا گیا

وروہ حواریوںمین بھی نہین تہا اس بیان سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا سے اوٹھگئے
تہے یہہ اوسوقت کا ذکر ہی کہ آپ حواریون کو دکہلائی دئی اور اونکو ہر ہر ملک مین بہیجا جیسا متی اور قیشیہ
نے لکہا ہی کہ آپنے اون سے فرمایا کہ سب قومون کو شاگرد کرو اور تمام دنیا مین ہر ایک مخلوق کے سامنے
انجیل کی منادی کرو پادری مریک کشف الآثار مین لکہتا ہی کہ متی اور توماس اور یعقوب اور متیوس
اور مرقوس اور لوقس الگ الگ ملکون مین نئی نئی طرح پر قتل ہوئی امام طبرانی نے معجم کبیر مین اور اسحاق
نے حضرت معاذ رضہ تک سند پونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو چکی اسلام
کی گہومنی والی ہے سو تم کتاب کی یعنے قرآن کے ساتھ گہومتے رہو جدہر وہ گہومی خبردار رہو کتاب
اور حاکم اب جدا ہو جائینگی تم کتاب کو مت چہوڑیو خبردار رہو اب تم پر وہ حاکم ہونگی جو اپنے لئے وہ حکم
دینگی جو تمہارے لئے نہین دینگی پہر اگر تم اونکا کہنا نمانوگے وہ تم سے لڑینگی اور اگر اونکا کہنا مانوگے
وہ تمکو بہکاوینگی لوگ بولے اے اللہ کے پیغامبر پہونچانیوالی ہم کیا کرین فرمایا جیسا کہ مریم کے بیٹے
عیسیٰ کے ساتہہ والون نے کیا آرون سے چیرے گئی اور سولیون پر چڑہائی گئی اللہ کی بندگی مین
مرنا اوس جینی سے بہتر ہی جو اللہ کی نافرمانی مین ہو پادری ولیم میور اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کیوقت مین اور اونکی بعد ایک عرصی تک روم کی تمام سلطنت مین بلکہ یہودیون کے
ملک کی سوا تمام دنیا مین بت پرستی پہیلی ہوئی تہے اور یہان تک لوگ اللہ سے غافل تہے کہ بادشاہون
کو معبود اور دیوتا سمجہکر اونکی صورت بناکر سجدہ کیا کرتے تہے روم کی صدر مجلس اور خود بادشاہ مذہب
کی باتون کا بندوبست کیا کرتا تہا اور یہہ کہ کون کون بت اور دیوتاؤن کی پوجا کرنا واجب اور
جائز ہی رومی لوگ غیر ملک کی دیوتاؤن اور پوجا کی رسمون سے کچہہ عداوت نہین رکہتی تہے کیونکہ
وہ اونکی ہم جنس تہے لیکن اونہون نے عیسائیون سے بیر باندہا عیسائیون نے چاہا کہ سب لوگ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوین اور بت پوجنا چہوڑدین جب کہ سرکار روم کی قسم دیجاتی
تہی تو ساتہہ ہی اوسکی سلطنت کی دیوتاؤن اور بادشاہ کی سورت کو بہی پوجنا ضرور ہوتا تہا جب
عیسائی یہہ بات نہ کرتے تو روم کے حاکم اسکو ہٹ دہرمی سمجہتی اور اونکو سزا دیتی جسقدر عیسائی
اس بات سی زیادہ انکار کرتے اوسقدر اونپر زیادہ سختی کی جاتی بت پرستون کی کچہہ تدبیر نہ چلی
تو عیسائیونکا قتل کرنا شروع کیا اگر کوئی بادشاہ کم ظلم کرتا تو اوسکی نائب بہت ظلم کرتے بلکہ عوام

لوگ بھی عیسائیون کو اپنے ٹہاکرون کا دشمن جانکر ہر طرح کی بری باتین اور جھوٹی خبرین اونکی حق
مین پھیلاتی اور جب کال اترو یا یا کوئی آفت آتی تو سب لوگ غل مچاتے کہ یہہ بات عیسائیون کی
شامت سے ہوئی ٹہاکر لوگ اون سے ناخوش اور غصہ ہوکر ہمارے اوپر یہہ مصیبت بھیجی ہے اون کو
شیرون کے سامنے ڈالدو اور ایسی ایسی باتین کہکر عیسائیون کو قتل کرتے یہودی بھی لوگون کو
عیسائیون پر چڑہاتی عیسائیون نے کسی شہر مین پناہ نپائی جہان جاتی تھے عذاب پاتی تھے
بعضی منکر ہو جاتی تھے کہ ہم عیسائی نہین ہین اور بعضی حضرت عیسی علیہ السلام کی محبت مین
مرنا قبول کرتے کتنی کوڑون سے اور کتنی آگ سے اور کتنی تلوار سے یا سولی پر چڑہ کر شہادت پاتی کبھی
شکنجے مین کھینچے جاتی اور اونکی ہاتھ پاؤن اوکھیڑے جاتی اور کوئی مصیبت نہ تھی جو عیسائیون پر
نہ ہوتی تھی اور وہ دم نکلتے نکلتے اللہ تعالی کی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تعریفین کرتے جاتی تھے
پہلی مصیبت جو حضرت عیسی علیہ السلام کے تینتیس برس بعد واقع ہوئی اوسکا بیان طاسطس نے
اپنی تاریخون مین کیا ہے طاسطس رومی بت پرست اوسی زمانہ کا ہے اوسکی کتابین اب تک مشہور
ہین اوسمین یہہ لکھا ہے کہ ایسی آگ روم کے شہر مین لگی کہ محلی کے محلی جلکر خاک ہو گئی اور بہت آدمی
ہلاک ہوئی اوسوقت مین نیرو نام بادشاہ تہا بہت ظالم تہا سو روم کے لوگون نے اوسپر یہہ تہمت
لی کہ اوسنی خود یہہ آگ لگائی اوسنی اس چرچے کی موقوف کرنیکے لئے عیسائیون پر تہمت لگائی
جو کرستان کہلاتی تھے اس نام کا بانی کرستوس تہا کرستوس یونانی لفظ ہے مسیح کے معنی ہین
طاسطس لکھتا ہے کہ پہلی وہ گرفتار ہوئی جنہون نے عیسائی ہونیکا اقرار کیا پہر اونکی نشان دینے
پر ہزارون آدمی سزا کے لائق ٹھیرے اور یہہ سزا فقط آگ لگانے کی باعث سے نہین تھی بلکہ اس
سبب سے کہ وہ تمام خلقت سے نفرت رکھتی تھے سو کھیل اور تماشے کیطرح مارے گئی اسطور پر کہ بعضی
جنگلی جانورون کی کہال مین ڈالکر کتون سے پھڑوائی گئی اور بعضی سولی پر چڑہائی گئی بعضی
رال وغیرہ لگاکر سر شام مشعل کیطرح جلائی گئی اس تماشے کے واسطے نیرو نے اپنی باغون کو
خالی کیا اور گہوڑ دوڑ کا کھیل دکھلا دیا اور خود رتھہ بان کی صورت بنکر بہیڑ مین مل گیا یا آپ ہی
رتھہ کو ہانکا عیسائیون کی مصیبت پر لوگون کے دل مین رحم آیا طاسطس کے لکھنے سے عیسائیون
کی مصیبت کا حال خوب ظاہر ہے مشہور ہے کہ اسی ظلم مین پولوس اور شمعون پطرس [illegible] ہوئی

فصل ہوئی اب بابل والون اور طیطس رومی کے ظلم کا اور شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس کی دوسری ویرانی کا بیان ہے محمد ابن اسحاق رح جنہون نے
بعض صحابون کو بھی دیکھا ہے اونکی کتاب سے امام محی السنۃ بغوی رح تفسیر معالم التنزیل مین نقل کرتے
ہین کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اوٹھا لیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافرون نے
شہید کیا اللہ نے اونکی اوپر بابل کا ایک بادشاہ بھیجا اوسکا نام خردوس تھا وہ بادشاہ بابل کے
لوگون کو لیکر آیا یہانتک کہ ملک شام مین داخل ہوا جب اوسنے ان لوگون پر غلبہ پایا اوسکے
لشکر کا ایک سردار تھا جو بیبوزرادان کہلاتا تھا بادشاہ نے کہا مینے اپنے بڑا کر کی قسم کھائی ہے کہ اگر
مین بیت المقدس والون پر قابو پاؤن تو بیشک اونکو قتل کرونگا یہانتک کہ اونکا خون میرے
لشکر کے بیچ مین بہکر پہونچے اوسنے اوس سردار کو حکم کیا کہ تو جا کر قتل کر سو وہ سردار بیت المقدس
مین داخل ہوا اور جس مکان مین یہودی لوگ قربانیان کرتے تھے وہان کھڑا ہوا وہان دیکھا
کہ ایک خون اوبل رہا ہے اوس نے اون کا حال یہودیون سے پوچھا اور کہا اے قوم اسرائیل یہ خون
کیون جوش مین ہے مجکو اسکی خبر دو وہ بولی یہ خون ایک قربانی کا ہے جو ہمنے چڑہائی تھی وہ قبول
نہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا ہے وہ بولا تمنے مجہسے سچ نہین کہا اوس سردار نے اوس
خون کے اوپر سات سو اور ستر مرد اونکی رئیسون مین سے ذبح کئے پھر بھی وہ خون نہ تھما پھر اوسنے
سات سو لڑکے اونکے لڑکون مین سے اوس خون پر ذبح کئے پھر بھی وہ خون نہ تھما پھر اوسنے
سات ہزار بوڑھے اور عورتین اوس خون پر ذبح کین پھر بھی وہ خون نہ تھما اوسنے کہا اے
قوم اسرائیل تم مجہسے سچ کہو اور اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اگر سچ نہ کہوگے تو مین سب کو قتل کرونگا
تب یہودیون نے کہا یہ خون ایک نبی کا خون ہے جو ہمکو بہت کامون سے منع کرتے تھے جن
کامون پر اللہ کا غضب ہے اگر ہم اونکا کہنا مانتے تو ہمارے لئے بہت بہتر تھا اور وہ ہمکو تمہارے
آنیکی اور اس مصیبت کی خبر دیتے تھے سو ہمنے اونکو سچا نجانا اور اونکو قتل کیا سو یہہ اونکا خون
ہے وہ سردار بولا اونکا کیا نام تھا وہ بولے یحییٰ بیٹے زکریا کے وہ بولا اب تمنے مجہسے سچ کہا ایسی ہی
باتون کا تمہارے رب نے تمسے بدلہ لیا وہ سردار سجدہ مین گر پڑا اور لوگون سے کہا شہر کے
دروازے بند کردو اور خردوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہان ہین سبکو نکالدو اوسنے فقط قوم

اسرائیل کو رہنی دیا اپنے لشکر والون کو نکال دیا اور بولا اے یحیی بیٹے زکریا کے میرا اور آپکا رب جانتا ہی
جو آپکی قوم پر آپکی باعث سے گذرا اور اون مین کے اتنی قتل ہوئی سو اپنی رب کے حکم سے اس خون کو
تہمائیی نہین تو مین آپکی قوم مین کسیکو باقی نہین رکہونگا تب اللہ کے حکم سے وہ خون تہمگیا اور اوس
سردار نے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ مین ایمان لایا اوس دین پر جسپر اسرائیلی لوگ ایمان لائی ہین
اور مینی یقین کیا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور اسرائیلیون سے کہا کہ خردوس نے مجکو حکم کیا
ہی کہ تمکو یہانتک قتل کرون کہ تمہارا خون اوسکی لشکر کے بیچ مین پہونچی اور مین اوسکی برخلاف نہین
کرسکتا وہ بولی جو تجکو حکم ہوا ہی سو تو کر اوس نے کہا ایک خندق کہودو خندق کہودی گئی اور گہوڑی
اور خچر اور گدہی اور اونٹ اور گائین اور بکریان ذبح ہوئین یہانتک کہ خون لشکر تک پہونچا اور بادشاہ
نے کہلا بہیجا کہ قتل موقوف کر پہر خردوس بابل کیطرف چلا گیا پہر یہودیون کی حکومت اسکی بعد قائم
ہوئی اور ملک شام کی حکومت رومیون اور یونانیون نے لے لی مگر یہہ کہ کچہہ اسرائیلی لوگون کی
پہر کثرت ہوئی اور اونکی ریاست بیت المقدس ور اوسکی اطراف مین رہی مگر اون مین بادشاہ
نہ تہی جب اونہون نے پہر شرارت کے کام کئی پہر اللہ نے اوپر طیطوس رومی کو غالب کردیا اوسنے
اونکی شہر اوجاڑ دی اور وہان سے اونکو نکال دیا اور اللہ نے یہودیون سے بادشاہت اور ریاست
چہین لی اور اوپر ذلت ڈال دے جو یہودی ہے وہ کسیکا تابعدار ہے اور محصول دیتا ہی اور
بیت المقدس حضرت عمر رض کے وقت تک ویران رہا پہر حضرت عمر رض کے حکم سے مسلمانون نے اوسکو
آباد کیا تمام ہوا بیان معالم التنزیل کا یہہ قصہ بابل کے بادشاہ کا ابن اثیر جزری رح نے بہی ابن اسحاق
کی کتاب سے نقل کیا ہی اور بادشاہ کا نام جودرس لکہا ہی اور جہان اون بادشاہون کا ذکر کیا ہی
جو حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بابل کے حاکم تہی وہان لکہا ہے کہ علم والون نے اسمین
اختلاف کیا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہون کا جو ملک
بابل کے حاکم ہوئی تہے یعنی ہر شہر مین ایک جدا بادشاہ تہا وہ بادشاہ کتنی تہے ہشام ابن کلبی وغیرہ
نے لکہا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد بلاقس سلبقیس بادشاہ ہوا پہر انطیخس بادشاہ ہوا جسنے شہر
انطاکیہ بنایا پہر لکہا ہے کہ انہین بادشاہون کے قبضہ مین کوفہ کا ضلع چوّن برس رہا پہر اشک جو
دارا کی نسل مین تہا اوسمین اور انطیخس مین لڑائی ہوئی کہ انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کی ضلع کا حاکم

ہوا اور موصل سے رے اور اصفہان تک اوسکی حکومت تہی اوسکے بعد اوسکا بیٹا سابور بادشاہ ہوا
پہر سابور کے بعد جودرزا اشکان بادشاہ ہوا وہی ہے جو اسرائیلیون سے دوسری بار لڑا جب
اونہون نے حضرت یحیی علیہ السلام کو شہید کیا لب التواریخ جو سکندر فریزر ٹیلر کی جمع کی ہوئی
ہی اور اردو مین ترجمہ ہوکر کلکتہ مین چہپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ یہودی لوگ چہوٹی چہوٹی
باتون پر بغاوت پر کمر باندہتی تہے نیروسنے وسپاسئین کو روانہ کیا کہ اونکو اطاعت مین لاوے
جون ہی اوس نے چاہا کہ یروشلم کو گہیر لیوے روم مین اوسکی بلاہٹ ہوئی کہ سلطنت
کی باگ اپنی ہاتہہ مین لاوے تب وہ چلا گیا اور اپنی بیٹے طیطس کو یروشلم کے گہیرنے کے لئے
بہیجا پادری بناکس لے تاریخ روم مین لکھا ہے کہ طیطس نے شہر کے گہیرنیکے پانچ دن بعد
شہر پناہ کی دوسری دیوار توڑ ڈالی اور گرد نواح کی درخت کٹوا ڈالی بعد اسکی یوسیفس کو بہیجا
کہ یہودیون کو جاکر سمجہاوے یوسیفس یہودی نے اونکی سمجہانے مین نہیت تقریرین ادا کین
اور اپنی سارے خوش بیانی خرچ کر ڈالی مگر یہودیون کو کچہہ اثر نہوا یعنے بادشاہ سے صلح کرنے پر
راضی نہوئی اور باغی ہونے سے اور سرکشی سے ہاتہہ نہ اوٹہایا فائدہ یہودیون کے دل مین
تو یہہ جمگیا تہا کہ ہم خدا پرست ہین اللہ ہمارے طرف ہے رومی بت پرست ہمپر غلبہ نکر سکینگے
یہہ نہ سمجہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا
ہی پہر لکھا ہے کہ پانچ دن کے عرصہ مین فوج شہر کے اندر داخل ہوگئی اور کشت وخون کی
آگ بہڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاری کی کتابون مین بہت لنبا ہے یہی یہودی
یوسیفس جو اس لڑائی مین موجود تہا اسنی اپنی کتاب مین اس مصیبت کا بہت کچہہ بیان
لکھا ہی متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین حضرت عیسی علیہ السلام نے جب اس ویرانی
کی خبر دی تہی پہلے فرمایا تہا کہ بہوتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے مین مسیح ہون
اور بہتون کو گمراہ کرینگی اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑہیگی اور کال اور
وبائین اور جگہہ جگہہ زلزلی ہونگی اور بہت جہوٹی نبی اوٹہینگے اور بہتون کو گمراہ کرینگے
پادری اسکاٹ انجیل مرقس کی اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی
بارہ برس بعد ایک مصری نے نبی ہونیکا دعوی کیا اوسکی تیس ہزار آدمی تابع ہوگئے

اوسکا ذکر رسالہ اعمال کے اکیسوین باب کی اڑتیسوین آیت مین ہے کہ اوس مصری نے فساد اوٹھا کر
چار ہزار ڈاکوون کو جنگل مین لی گیا تہو داس ایک جہوٹی آدمی نے مسیح ہونیکا دعوی کیا جسکا
ذکر یوسی فس تاریخ جاننی والے نے اسطرح پر کیا ہی کہ یہودیون مین سے بہتون کو گمراہ کیا فلیکس
حاکم کے علاقی مین نیرو بادشاہ کے وقت مین ایسے مکارون کی اتنی کثرت ہوئی کہ روز کوئی نکوئی
پکڑا جاتا تہا اور قتل ہوتا تہا جہوٹی عیسائیون مین سے دوستہیس نے کہا کہ مین وہی نبی یعنے
مسیح ہون جسکی موسی نے پیش خبری دی تہے اور ہگسیپس نے لکہا ہی کہ اکثر جہوٹی مسیح آگئی پادری
ہر یک کشف الآثار مین یوسی فس کی تاریخ سے نقل کرتا ہی کہ اس مصیبت سے پہلی یہودیون مین
آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین قیصریہ شہر مین یہودیون اور صوریون مین بادشاہت
کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر ہر شہر مین دو لشکر ہو گئے اور بہت لوگ قتل ہوئی اور
اسکندریہ مین اٹکلون پچاس ہزار آدمی اور دمشق مین دس ہزار آدمی قتل ہوئی اور رومیون
کے ملک اٹالی مین دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئی قلودیوس کی بادشاہت مین کئی بار
قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک مین برسون تک بڑا قحط پڑا رہا اوسکی بعد طاعون یعنے ہیضے
کی وبا آئی اسی بادشاہ کے وقت مین شہر روم ایشیہ اور قریت کی ٹاپوؤن مین بہونچال آئے اور
نیرو کی بادشاہت مین کمپنیہ اور لادیکیہ مین زلزلہ آیا اور شہر ہیراپلیس اور کلسی زلزلے سے ویران
ہوئے پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس زمانہ مین شہر روم مین دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یروشالم
مین بہی سخت زلزلے بڑے زور شور سے بجلی اور گرج اور بہاری آندہی کے ساتہہ آئی یوسی فس
لکہتا ہی کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اون شہرون کا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
سب لوگ شہر پلہ کیطرف بہاگ گئی اور یہودی ہر طرف سی یروشالم مین جمع ہوئی تہے تا کہ عید
فسح ادا کرین اور یہہ عید مصر کے ظلم سے نجات پانیکے یادگاری تہی ابہی باہر کے دشمن نہین آئی
تہی کہ آپس مین لڑائی اوٹہہ کہڑی ہوئی ہزارون آدمی اپنے بہائیون کے ہاتون قتل ہوئی
اور دیوانہپن سے اپنی خوراک کو جلا ڈالا اور یہودیون نے رومیون سے صلح کی کوئی شرط قبول
نکی اور شہر سے کسیکو بہاگنی ندیا رومیون کے آٹہہ ہزار کے لشکر نے اونکو گہیر لیا اور لوگونکو قتل
کیا اور مسجد مین آگ لگادی یہودی اس حال کو دیکہکر بلند آوازون سے چلائی اور تخمین دس ہزار

قتل ہوئی اور چہہ ہزار مسجد مین آگ سے جل گئی رومیون نے بہتون کو قتل کیا پہر تلوار کو میان مین لیا
اور گہرون مین آگ لگادی شہر مین ہر جگہہ پر آگ لگی اور ہر طرف شعلی بلند ہوئی اور یروشالم مین
ٹیلی ٹیلی ہوگئی اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل ہوگیا یروشالم مین اوسکی آس پاس پانچ مہینی کی مدت
مین دشمنون سے اور قحط اور وبا سے گیارہ لاکہہ آدمی ضائع ہوئی یوسی فس لکہتا ہی کہ جس طرح سے
یہودیون پر ایسا عذاب آیا کہ کسی پر نہ آیا ہو ویسا ہی اونہون نے گناہ بہی ویسی ہی کئی جو کسینے کیے
ہون طیطس رومی نے حکم کیا کہ سارا شہر جڑ سے اوکہیڑ اجاوے اوسکی لوگون نے مسجد کو اور
قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیوارون کو نیو سے گرادیا اور اوندہا کردیا اسلئی کہ یہودیون نے جو
خزانے گاڑ رکہی تہے وہ مل جاوین فقط تین برج اور قلعی کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی نشانی کے
لئی چہوڑ دیا بعد اسکی ایک شخص جسکا نام ترنطیس روفس تہا اوسنی شہر کی جگہہ پر کہیتی کی پادری
اسکاٹ انجیل کی اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تہا کہ یہان
ایک پتہر پر پتہر نہ چہوٹیگا جو گرایا نجائیگا یہہ پیش خبری حرف بحرف پوری ہوئی تو بہی گویا یہہ
نشان یہودیون کے واسطے رکہا اور پہر رحم ہوگا کچہہ پتہر اوس مسجد کی جسکو حضرت سلیمان
علیہ السلام نے بنایا نیو مین چہوٹ گئی تہی یوسی فس نے لکہی کے موافق شہر کی ویرانی سے اول
اور بعد تیرہ لاکہہ آدمی ضائع ہوئی اور ستانوے ہزار آدمی قید ہوکر غلامون کیطرح بیچی گئی رومیون
نے شہرون کو ویران کیا اور لوٹ لیا اور یہودیون کو ملک یہودیہ سی نکال دیا اور وہ سب
ملکون مین منتشر ہوگئی ساٹہہ برس کے قریب گذرے تہی کہ یہودی پہر جمع ہوکر رومیان سے
لڑنے آئی دو برس تک لڑے پانسو اور اسی ہزار یہودی قتل ہوئی اور بڑی شکست کہاکر اپنی
ملک سی نکالے گئی اور اونکی پچاس مضبوط قلعہ ڈہادئی گئی اور شہر جلادئی گئی پادری ولیم میور
تاریخ کلیسیا مین لکہتا ہی کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت عیسائی یروشالم
مین پہر آئی اگرچہ مسجد اوسمین باقی نہین رہی تو بہی اوسکو پاک مقام جانتی تہے ای محمدی
بہائیو یہہ وہ دوسری ویرانی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جسکی خبر اللہ نے
بار بار حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین دی تہی پہر جب پہلی ویرانی بخت نصر کے ہاتہہ سے
ہو چکی تب پہر اس دوسری ویرانی کی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کے نوین باب مین اور

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیسوین باب مین اور متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین دی تھے اور عیسائیون
سے فرمایا تھا کہ جب یروشالم پر فوجین آوین تم وہان سے بھاگ جائیو اس حکم کے موافق جسوقت وسپاشیان
فوجین لیکر آیا اور اپنی بادشاہت کا بندوبست کرنیکے لئے پھر روم کیطرف پلٹ گیا اوسوقت عیسائی
لوگ فرصت پاکر شہر پلّہ کیطرف چلے گئے بے ایمان یہودیون کو حضرت عیسی اور عیسائیون کی دشمنی
کی سزا مین اللہ نے بت پرستون کے ہاتھون قتل کروایا اونکا قتل ہونا بیشک ایمان والون کی خوشی
کا مقام ہے مگر اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی ویرانی کا ایمان والون کی روح پر پانسو برس صدمہ
رہا آخر کو اللہ نے جناب رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اوس مسجد پر رحم کیا اور
اوسکو بڑے رونق سے آباد کیا اس بڑی آبادی کی پیش خبریان جو پاک کتابون مین دی تھین
اونکو پورا کیا لب التواریخ مین ہے کہ وسپاشیان نے عہدہ سلطنت مین طِطس کو شریک کیا
اسکے بعد سن اوناسی عیسوی مین مر گیا پھر طِطس اپنے جلوس کے تیسرے سال مر گیا اوسکے
بھائی دومشیان نے سن اکاسی عیسوی مین سلطنت پائی آپ یہہ بھائی ہے کہ دومشیان
بڑا ظالم تھا اوسکے وقت مین لوگون کو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار
تھا لب التواریخ مین ہے کہ دومشیان بڑا ہی شریر اور بے مروت اور ظالم تھا سن چھیانوے عیسوی
مین قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ اوسکے زمانہ مین بہت عیسائی قتل کیے گئے [illegible]
کے ٹاپوؤن مین قید کیے گئے دومشیان نے سنا کہ یہودا [illegible]
دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکھ رہے ہین اور عیسائی کہتے ہین کہ مسیح کی ایک
روحانی بادشاہت ہوگی دومشیان نے دونون کو یعنے یہودیون کو اور عیسائیون کو بلایا اور
عیسائیون سے پوچھا کہ جس بادشاہ کے آنیکی تم راہ دیکھتے ہو اوسکی کیسی بادشاہت ہوگی عیسائیون
نے کہا اوسکی بادشاہت اس دنیا کی سے نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ
پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا یہہ سنکے بادشاہ نے اونکو چھوڑ دیا لیکن عیسائیون کے حق مین
وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہودی لوگ جنہون نے
حضرت عیسی علیہ السلام کو نہ مانا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تھے اور جانتے تھے کہ اوسکی
ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب سے اکثر وقت باغی ہوتے تھے [illegible]

اور عداوت پیدا ہوتی تہی آے محمدی بہائیو یہودیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ضد سے نہ مانا
مگر اونکو معلوم تہا کہ ابہی وہ مسیح یعنے وہ آخری پیغمبر باقی ہین جو حکومت اور بادشاہت کی ساتہہ
آوینگی اور بت پرستون کا سر توڑینگی عیسائیون نے اس بات کو صاف نہ کہا بلکہ یون کہا کہ اونکی
بادشاہت دنیا کی سے نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے اونکا مطلب یہہ تہا کہ اونکی بادشاہت اللہ
کے حکم سے اور اونکا جہاد اللہ کی شریعت کے موافق ہوگا دنیا والون کیطرح اپنی جی کے چاہت کے
موافق نہوگا اسبات کو پردے مین کہکر اوس ظالم سے اپنی جان بچائی پادری ولیم میسور لکہتا ہی
کہ یوحنا حواری کی کتاب مشاہداتؐ اور تواریخون سے معلوم ہی کہ وہ ایشیا مین یعنے روم مین
رہے اور سات شہر کے عیسائیون کی اونہون نے خبرداری کی دومشیان بادشاہ کے ظلم سے سن
چورانوے یا پچانوے مین وہ ایک ویران ٹاپو مین قید کیے گئے اوس بادشاہ کے مرنیکے بعد روم
مین پلٹ کر افسس مین رہے اور چہیانوے برس کی عمر مین انتقال فرمایا باقی حواریون مین سے
اکثر شہید ہوئی اب جناب یوحنا رح کے کتاب مشاہدات سے محمدی بشارتون کا
بیان ہی یہہ کتاب انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے حضرت یوحنا کو اللہ تعالیٰ نے ارواحون
کا اور فرشتون کا عالم دکہایا اونہون نے جو کچہہ دیکہا اس کتاب مین بیان فرمایا جناب یوحنا
سرے پر لکہتے ہین کہ عیسیٰ مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اوسکو دیا تاکہ اپنی بندون کو وہ باتین جنکا
جلد ہونا ضرور ہی دکہلاوے اور اوسنی اوسکو اپنی فرشتے کی معرفت بہیجکر اپنی خادم یوحنا پر ظاہر
کیا اے ایمان والو حضرت یوحنا صاف فرماتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہہ احوال آیندہ
کا اللہ نے کہول دیا یعنے حضرت عیسیٰ خدا نہین ہین جو خود بخود غیب جانتے ہون اور حضرت
عیسیٰ نے اپنا فرشتہ بہیجکر اپنے خادم یوحنا پر یہہ احوال ظاہر کیا اور ایک معنی یہہ بہی ہوسکتی ہین کہ
اوس نے یعنے اللہ نے اپنی فرشتے کی یعنے پیغمبر عیسیٰ کی معرفت یوحنا پر ظاہر کیا ان کتابون مین
ملاخ کا لفظ پیغمبر کے معنی مین بہی آیا ہی جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مین یوحنا تمہارا بہائی اور
مسیح کے دکہہ اور بادشاہت اور صبر مین تمہارا شریک خدا کے کلام اور عیسیٰ مسیح کی گواہی
کے واسطے اوس ٹاپو مین تہا جو پتمس کہلاتا ہی اس لفظ کو عبرانی مین فطموس لکہا ہی فرماتے ہین
کہ مین خداوند کے دن روح مین آگیا اور مینی نرسنگی کی سی ایک آواز اپنی پیچہی سنی جو کہتی تہی

جو کچھہ تو دیکھتا ہے لکھہ اور مینی موڑکر دیکھا تو سونے کے ساتھہ شمعدان دیکھی اور اون سات شمعدانون کے بیچ ایک شخص انسان کے بیٹے کا سا دیکھا اوسکی آنکھین جیسی آگ کا شعلہ اور اوسکی داہنی ہاتھہ مین سات ستارے اور اوسکے موہنہ سے دو دہاری تیز تلوار نکلتی ہے اور اوسکا چہرہ جیسی سورج اپنی تیزی مین چمکتا ہے فائدہ انسان کا بیٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب انجیل پاک مین باربار ہو چکا ہی جناب یوحنا فرماتے ہین کہ پہر اونہون نے مجھسی فرمایا کہ یہہ سات ستارے سات کلیسیاؤن کے فرشتے یعنے سردار پادری ہین اور سات شمعدان جو تو نے دیکھی سات کلیسیا ہین دوسرا باب افسس کے کلیسیا کے فرشتے کو یعنے وہان کی عیسائی جماعت کے سردار پادرے کو لکھہ کہ وہ جو اپنی ہاتھہ مین سات ستارے رکھتا ہے اور سونے کے سات شمعدانون کے درمیان پہرتا ہی یہہ کہتا ہی کہ مین تیرے کام اور تیری محنت اور تیرا صبر جانتا ہون مگر تجھسی مجھی کچھہ گلہ ہی کہ تو نی اپنی اگلی محبت چھوڑدی سو یاد کر کہ تو کہان سے گرا ہی اور توبہ کر اور اگلی کام کیا کر نہین تو مین تجھہ پر جلد آؤنگا اگر تو توبہ نکرے تو مین تیرے شمعدان کو اوسکی جگہہ سے ہٹادونگا پر تجھہ مین ایک بات ہی کہ تو نقولائیون کے کامون سے عداوت رکھتا ہی جس سے مین بہی عداوت رکھتا ہون جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے مین اوسکو جو غالب ہوتا ہی زندگی کے درخت سے پہل کہانے دونگا جو خدا کے فردوس کے بیچون بیچ ہے آئے محمدی بہائیو دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے افسس والی عیسائی جماعت سے صاف فرمایا کہ اگر تو توبہ نکری تو مین تیرے شمعدان کو یعنے تیری جماعت کو اوسکی جگہہ سے ہٹادونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ تم اپنے شہر سے نکال دی جاؤگے سو ان شہرون پر محمدی وقت مین جہاد ہوا اس خبر کا صاف ظہور ہوا پادری ولیم میور نے حاشیہ پر لکہا ہی کہ چار پانچ سو برس گذرے ہین کہ ترکون نے یعنے مسلمانون نے لشکر کشی کرکے اوس ملک کو قبضہ مین کرلیا افسس اور لاؤدقیہ اور سردس اب بالکل ویران ہی آسمانی ایمان والو اس سے معلوم ہوا کہ جن محمدیون کی باعث سی افسس ویران ہوا اون محمدی فوجون کی مدد کے لئے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئی اور نصاری کو وہان سے نکال دیا پادری اسٹ اس کتاب کی تفسیر مین لکہتا ہی کہ نیقلاؤتی ایک قسم کے بدعتی تھے وہ کہتی تہے کہ گناہ کا باعث شریعت ہی جب مسیح آیا اوسنی شریعت کو اوٹھادیا

تواب شریعت کے احکام توڑنے سے انسان گنہگار نہین ہوسکتا اس سبب سے وہ لوگ طرح طرح
کی بدی کیا کرتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اونسی دشمنی رکھتا ہون پھر فرمایا
کہ جو غالب ہوتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ جو شخص اس شہر پر اور اس ملک پر غلبہ پاویگا
یعنے اوسکے امتی یہان حاکم ہون گے اور اوسکا دین یہان پھیلاویگی تو وہ جو زندگی کا درخت فردوس
کے بیچون بیچ ہے اوسکا پھل مین اوس غالب کو کھانیکو دونگا یعنی اوس پھل کو حضرت عیسی
علیہ السلام جنت مین تحفہ کے طور پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانیکے لئے لاوینگے ترمذی
مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فردوس جنت مین سب سے اوپر ہے اور
اوسکے اوپر اللہ کا تخت ہے حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین اور سمرنا کے کلیسیا کے فرشتے
کو یعنے عیسائی جماعت کے سردار پادری کو لکھہ کہ مین تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی کو جانتا
ہون پھر لکھا ہے کہ تم دس دن تک مصیبت اوٹھاؤ گے پھر لکھا ہے کہ جو غالب ہوتا ہی دوسری
موت سے نقصان نہ اوٹھاویگا پادری الیٹ لکھتا ہے کہ اس خبر کے موافق سن ایک سو
چھیاسٹھہ عیسوی مین دیوکلیشن جو روم کا بادشاہ تھا اوسکے وقت مین سمرنا کے عیسائیون پر
دس برس بڑی مصیبت رہی تھی پادری ولیم میور لکھتا ہی کہ سمرنا اب تک آباد ہے اور
اوسکے باشندون کی ایک چوتھائی یعنے چالیس ہزار نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان محمدیون
کی بہت کثرت ہے پھر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہی وہ دوسری موت سے نقصان نہ اوٹھاویگا یعنے
ایک بار مرکر پھر نہ مریگا یعنے مرنیکے بعد قبر مین اور قیامت مین اور جنت مین ہمیشہ نہایت عیش
اور آرام سے رہیگا پھر فرماتے ہین اور پرگمس کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو لکھہ
کہ تو میرے نام کو تھامے رہتا ہے لیکن مجکو تجھسی کچھہ گلہ بھی ہے کہ تیرے یہان وہ ہین جو بلعام کی
تعلیم کو تھام رکھتے ہین جس نے بالاق کو سکھلایا کہ اسرائیلیون کے آگے ٹھوکر ڈالے تاکہ بتون کے
قربانیان کھاوین اور حرام کاری کرین اور تیرے یہان ایسے بھی ہین جو نقولائیون کی تعلیم تھام
رکھتے ہین جس سے مین عداوت رکھتا ہون توبہ کر نہین تو مین تجھے جلد آونگا اور مین اونکے
ساتھہ اپنے مونہہ کی تلوار سے لڑونگا جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیائون کو کیا کہتی ہے جو غالب
ہوتا ہے اوسکو پوشیدہ من کھانے دونگا اور مین اوسکو ایک سفید پتھر دونگا اور اوس پتھر پر ایک

نیا نام لکھا ہوا جسے اوسکے پانیوالے کے سوا کوئی نہین جانتا آسے محمدی ہو یا سو دیکھو پہلے اونکی شکایت کی کہ بدکار لوگ تم مین موجود ہین یعنے تم اونکو روکتے نہین ہو پھر فرمایا کہ توبہ نکروگے تو مین تم پر جلد آؤنگا اور اپنی منھہ کی تلوار سے اونکی ساتھہ یعنے ان مین نقولائیون اور حرامکارون کے ساتھہ لڑونگا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروفہ مین لکھا ہی کہ پرگمس کو اب لوگ برگمو کہتے ہین پادری ولیم میور لکھتا ہی کہ پرگمس مین ایک چوتھائی یعنے تین ہزار نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان بھی محمدیون کی بہت بڑی کثرت ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وعدے کے موافق اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد کو آئی اور اپنی منھہ کی تلوار سے جھوٹی عیسائیون کے ساتھہ لڑے من اوس چیز کا نام ہے جسکا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے آسمان سے کھانیکے لئے برسایا تھا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اوس غالب کو پوشیدہ من کھلاؤنگا یعنے بڑی بڑی باطن کی نعمتین اللہ کے عشق اور محبت کا مزہ جس سے روح اور دل کو نئی طرح کی زندگی ملے وہ اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا اور ظاہر یون ہے کہ سفید پتھر اوس پتھر کو فرمایا جو کعبے شریف مین لگا ہوا ہی جب جنت سے آیا تھا تب وہ نہایت اُجلا اور سفید تھا اب آدمیون کی گناہون کے باعث سے سیاہ ہوگیا اور نیا نام اوس پتھر پر اسطرح لکھا ہے جسکو سوا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اونکی نائبون کے کوئی نہین دیکھتا سو فرماتے ہین کہ وہ پتھر اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا کہ وہ اور اوسکے امت اوسکو چومے اور طرح طرح کا فیض اللہ کیطرف سے پاوین پہلا اسلیے بتار کھا کہ آپ جانتے تھے کہ جھوٹی عیسائی اس پاک پتھر سے بے ادبیان کرینگے اور اوس کے چومنی کو بت پرستی ٹھراوینگے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اور سب پیغمبرون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار بنایا ہی سورہ آل عمران مین اللہ نے خبر دی ہے کہ اللہ نے سب نبیون سے اقرار لیا تھا کہ جب تمکو کتاب اور حکمت دون پھر تمہارے پاس ایک پیغامبر آوے جو تمہاری پاس والی کتاب کو سچا بتاوے تو تم ضرور اوسپر ایمان لائیو اور اوسکی مدد کیجیو اون سب نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تم گواہ رہیو مین بھی تمہارے ساتھ گواہ ہون سورہ تحریم مین فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے

اللہ وہی مددگار ہے محمد کا اور جبریل اور اچھی ایمان والے مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ نے درمنثور
مین لکھا ہی کہ امام عبد الرزاق اور عبد ابن حمید اور ابن المنذر نے قتادہ تک سند پہونچائی کہ اونھون نے
فرمایا کہ اللہ جو فرماتا ہی کہ اچھی ایمان والے وہ نبی لوگ ہین اور سعید ابن منصور اور عبد ابن حمید
اور ابن منذر نے علا ابن زیاد تک سند پہونچائی اونھون نے کہا کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ اچھی
ایمان والے وہ نبی لوگ ہین معلوم ہوا کہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو اور سب نبیون کو حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین اور تواطیرہ
کے کلیسیا کی فرشتہ کو یعنے سردار یا پادری کو یون لکھہ کہ مین تیرے اعمال اور محبت اور خدمت
اور ایمان اور تیرا صبر جانتا ہون بہت نصیحتون کے بعد یون ہی کہ تمہین اور تواطیرہ کی
باقی لوگون کو یہہ کہتا ہون کہ مین اور کچھہ بوجھہ تمپر نہ ڈالونگا مگر جو تم پاس ہے اوسکو تھامی رہو
جب تک کہ مین نہ آؤن اور وہ جو غالب ہوتا ہی اور میرے کامون کو آخر تک حفظ کر رکھتا ہی
مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اور وہ لوہی کے عصا سے اون پر حکومت کریگا کہ وہ کمہار
کے برتنون کی مانند چکنا چور ہوجاوینگے جیسے مینے بھی اپنے باپ سے پایا ہی اور مین اوسکو
صبح کا ستارہ دونگا جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہی اے امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم یہان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین آؤن یہہ اوس آنیکا
ذکر ہی جو محمدی فوجون کی مدد کے لئے آپ اللہ کے حکم سے آئی یہہ جو فرمایا کہ تمپر کچھہ اور بوجھہ
نہ ڈالونگا یعنے اور کوئی نیا حکم نہین دونگا یہی حکم انجیل کے جو تمہارے پاس ہین انپر اوسوقت
تک قائم رہو جب تک کہ مین اوس پیغمبر غالب کے ساتھہ آؤن جو میرے کامون کو آخر تک
یاد رکھیگا مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ اوسکی شریعت
کا تابع ہونا سب قومونپر فرض ہوگا تم بھی اوسکے تابع ہوجائیو اور وہ لوہی کے عصا سے قومون
پر حکومت کریگا اور بے ایمانون کو قتل کریگا یہہ زبور کی دوسری سورت کی آیت یاد دلائی کہ
یہہ آیت جسکی حق مین ہے وہ ابھی نہین آیا ہی آگے بڑھ کر آویگا اور اوسکی ساتھہ مین بھی
آؤنگا پھر فرمایا کہ جیسی مینے بھی اپنے باپ سے پایا ہی یعنے یہہ فیض سب مینے اللہ سے پایا ہی
دیکھو جہان جہان غالب کا لفظ ہی سب کا مطلب یہان صاف کھل گیا معلوم ہوا کہ یہہ

ایسی زبردست بادشاہ کی خبر ہی جو سب قومون پر غالب ہوگا اور وہ دین کا بھی بادشاہ ہوگا کیونکہ
اوسکی حق مین صاف فرمایا ہی کہ وہ بہشت کا پہل کہائیگا یہہ بشارت سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور کسی کی نہین ہو سکتی پادری الیٹ لکہتا ہی کہ اسکا مطلب یہہ ہی کہ جو شخص شیطان
پر غالب ہوگا وہ اوسوقت حکومت پاویگا جب حضرت عیسیٰ آسمان سے اوترینگی آئیندہ پادریو
آئیندہ زمانے کی راہ مت دیکہو یہہ سب نشانیان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین پادری
الیٹ لکہتا ہی کہ تواطیرہ آج تک آباد ہی تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر اندنون مین ایک
حصار کہلاتا ہی پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ وہان اٹہلون ہزار آدمی اب نصرانی ہین معلوم ہوا
کہ وہان محمدیون کی بہت کثرت ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد
کو آئی اور محمدی شریعت کو وہان پہیلا دیا یہہ جو فرمایا کہ مین اوسکو صبح کا ستارہ دونگا پادری
الیٹ لکہتا ہی کہ صبح کا ستارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہی اور مطلب یہہ ہی کہ وہ شخص
مجہہ مین سے حصہ پاویگا یعنے میری نجات اور وراثت اور شرکت روحانی سے فیضیاب
ہوگا ہم ایمان والو بیشک جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری
کے وارث اور روحانی فیض مین شریک ہین پادریون کی عقل پر بڑا افسوس ہی کہ اس بات
کو نہین سمجہتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اپنی آنیکا وعدہ کیا اور اوسکی ساتہ ہی ایک
دوسرے غالب شخص کی سلطنت کا وعدہ کیا یہہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور محمدیون کی مدد کے لئے آنیکا وعدہ ہے اسکو نہین سمجہتی مگر اس بات کے قائل ہین کہ جب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اور شہر
یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا اوسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذاللہ بت پرستون
کی مدد کو آئی تہے کیونکہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تہے اسلئے اونہون نے
یہودیون کی مسجد اور شہر کو ویران کر دیا اور یہودیون کی ضد سے معاذاللہ اللہ کے گہر کو بہی
کہدوا ڈالا پادری کہتی ہین کہ اوسیوقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہی کا ظہور ہوا
جیسا کہ متی کی انجیل کے سولہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان مین
سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ نہ لین

سوت کا مزہ نہ چکھین سگے اس بادشاہی کا ظہور رومیون کے غلبہ کے وقت ہوا مگر پادری اسکاٹ نے
اردو تفسیر مین اس قول کو خوب طرح رد کیا ہی اور لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا بادشاہی سے
ساتھہ آنا یہہ ہی کہ اونکا دین زور سے زمین پر پہیل گیا اسکے پادریو حضرت عیسی علیہ السلام
کا دین اگرچہ حواریون کے وعظ سے بہت قومون مین پہیلا مگر عیسائیون کا خون ہر طرف بہایا
گیا اور مسجد بیت المقدس ویران رہی دیکہو خوب غور کرو حضرت عیسی علیہ السلام بادشاہی کی ساتھہ
محمدی وقت مین آئی اسی وقت مین اونکا اصلی دین سارے جہان مین پہیلا اور مسجد مقدس
کی بڑی آبادی ہوئی حضرت عیسی علیہ السلام کے دیکہنی والون مین برتولما حواری کے بیٹے
جنکا نام زریب ہی وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک زندہ رہے اور اوسوقت تک زندہ
رہین گے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے اونکا قصہ حدیث کی کتابون سے
آگے آویگا اگر اللہ چاہی گا تیسرا باب حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ ساردیس کے
کلیسیا کے فرشتی کو یعنے سردار پادرے کو یون لکھہ کہ مینی تیرے کامون کو اللہ کے سامنی پورا
نہین پایا اگر تو جاگتا نرہی تو مین تجہپر چورکیطرح آونگا اور تجکو معلوم نہوگا کہ کس گہڑی تجہپر آونگا
پہر فرماتے ہین جنہون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی اور وے سفید پوشاک پہن کے میرے
ساتہہ سیر کرینگے کہ وہ اس لائق ہین جو غالب ہوتا ہی اوسکو سفید پوشاک پہنائی جاویگی
اور مین اوسکا نام زندگی کے دفتر سے نہ کاٹونگا بلکہ اپنی باپ اور اوسکی فرشتون کے آگے اوسکی
نام کا اقرار کرونگا جسکا کان ہو سنو کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکھتا ہی کہ
شہر ساردیس علاقہ لودیا کا پایۂ تخت تہا اوسکی بادشاہ کرسئس کے دولت افزونی مین ضرب المثل
ہی اب وہ شہر ویران پڑا ہے چند جہونپڑے چہپر کے اب وہان ہین ترک لوگ اوس زمین پر
قابض ہین پہلے وہان ایک عیسائیون کی جماعت تہی لیکن اسوقت وہان کوئی عیسائی نہین
رہا تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر اسوقت مین سارت کہلاتا ہی اسکے پادریو یہہ کہلی نشانے
دیکہو حضرت عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ مین چورکیطرح تجہپر آونگا آخری زمانہ مین آنکی اوترنے
کا یہہ ذکر نہین ہے اوسوقت تو سب کے سامنی اوترین گے یہہ پوشیدہ آنیکا ذکر ہی دیکہو حضرت عیسی
علیہ السلام اللہ کے حکم سے سب کی نظرون سے پوشیدہ ہم محمدیون کی مدد کو آئی اور وہ شہر اور

وہ ملک ہم محمدیون کے قبضہ مین آیا اور نصاریٰ کو ہرگز معلوم نہوا کہ آپ کس گہری اونپر چڑہ آئی
پہر فرمایا کہ جنہون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی یعنے گناہون سے بچتے رہے وہ میرے
ساتہہ رہین گے پہر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہی یعنے جو اس ملک پر غالب ہوگا یعنے اوسکی امتی
غالب ہونگے اوس غالب کو سفید پوشاک پہنائی جائیگی یعنے وہ پاک صاف اُجلا معصوم
پاک ہوگا جیسا کہ مین ہون اوسکا نام زندگی کی کتاب سے یعنے اچہی لوگون کے دفتر سے نہین
کاٹون گا یہہ اسلیئے فرمایا کہ نصرانی لوگ محکو اوسکا دشمن نہ سمجہین مین ہر کام مین
اوس پیغمبر غالب کا شریک اور مددگار ہون آپ فرماتے ہین فلادلفیہ کے کلیسیا کے فرشتہ
کو یعنے سردار پادری کو یون لکہہ کہ مین تیرے کام جانتا ہون تونے میرے کلام کو یاد کیا ہی
تونے میرے صبر کی بات کو یاد کیا ہی مین بہی اوس آزمایش کی گہڑی سے جو تمام جہان مین
زمین کی رہنے والون کی آزمایش کے لیئے آیا چاہتی ہے تیری حفاظت کرونگا دیکہہ مین
جلد آتا ہون جو تیرا ہی اوسے تہامبے رہ تاکہ کوئی تیرا تاج نہ لیوے جو غالب ہوتا ہی مین
اوسکو اپنے خدا کی ہیکل کا یعنے مسجد کا ستون بناؤنگا اور وہ پہر کبہی باہر نہ نکلیگا اور
مین اپنے خدا کا نام اور اپنی خدا کے شہر نئے یروشالم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے
آسمان پر سے اوترتا ہے اور اپنا نیا نام اوس پر لکہونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن
سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکہتا ہے کہ آزمایش کی گہڑی سے مراد عدالت کا دن ہے
پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ فلادلفیہ مین اٹہلون ہزار نصرانی ہین تاریخ بیت المقدس
مین ہے کہ یہہ شہر صوبہ لودیا کا ایک شہر ہے جو اسوقت مین اللہ کا شہر کہلاتا ہے معلوم
ہوا کہ وہان بہی محمدیون کی کثرت ہے پہر اوس پیغامبر غالب کا ذکر سنایا کہ مین جلد آتا ہون
اور اوسکو اپنے اللہ کی مسجد کا ستون بناؤنگا مسجد سے مراد کعبہ ہی یا مسجد بیت المقدس
اور مطلب یہہ ہی کہ اللہ کے حکم سے اوسکی ایسی مدد کرونگا کہ وہ کعبہ اور بیت المقدس کا حامی
اور مددگار ہوگا وہ ستون ایسا ہوگا کہ کبہی مسجد سے باہر نہ نکلیگا یعنے اوسکی قوت اور
زور سے مسجد بیت المقدس اور کعبہ مین ہمیشہ خداپرستی جاری رہیگی اور مین اللہ کا
نام اور نئے یروشالم کا یعنے بہشت کا نام اوسپر لکہونگا نئے یروشالم کا بیان اس کتاب کی

اکیسوین باب مین ہے وہان سے معلوم ہوا کہ مراد اوسی بہشت سے وہان سب حقیقتین بہشت کی
بیان کین ہین یہان مطلب یہہ ہی کہ اوس پر بہشت کا نام لکھونگا اور اپنا نیا نام لکھونگا یعنے
عبرانی بولی مین آپکا نام یشوع تہا اب عربی مین عیسیٰ ہوگیا یعنے اللہ کا نام اوسکے دل پر
نقش رہیگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اور بہشت کا ذکر بہت صاف صاف بیان
فرماوینگا اللہ کے حکم سے ان سب کامون مین اوسکی مدد کرونگا آپ فرماتے ہین کہ لادقیہ
کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو یون لکھہ کہ وہ جو امانتدار سچا اور بر حق
گواہ ہے اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے یون کہتا ہے کہ مین تیرے کام جانتا ہون کہ تو
نہ ٹہنڈا نہ گرم ہے کاشکی تو ٹہنڈا یا گرم ہوتا سو اسواسطے مین تجکو اپنے منہہ سے نکال پہینک
دونگا کیونکہ تو کہتا ہے کہ مین دولتمند ور مالدار ہوا ہون اور کسی چیز کا محتاج نہین
اور نہین جانتا کہ تو عاجز اور لاچار غریب اور اندہا اور ننگا ہے پہر کچہہ نصیحتون کے بعد
یون ہے کہ مین جتنون سے محبت رکہتا ہون اونکو ملامت کرتا ہون پس چالاک ہو اور
توبہ کر دیکہہ مین دروازے پر کہڑا ہون اور کہٹکہٹاتا ہون اور اگر کوئی میرے آواز سنے
اور دروازہ کہولے مین اوس پاس اندر آؤنگا اور اوسکے ساتہہ کہاؤنگا اور وہ
میرے ساتہہ کہاویگا جو غالب ہوتا ہے مین اوسکو اپنے ساتہہ اپنے تخت پر بٹہنے
دونگا چنانچہ مین بہی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتہہ اوسکے تخت پر بیٹہا ہون
جسکا کان ہو سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے تاریخ کامل مین جہان حضرت
عمر رضؓ کیوقت مین رومیون پر جہادہونیکا بیان ہے وہان حمص اور حماۃ وغیرہ کی
بیان کے بعد لکہا ہی کہ پہر مسلمان لادقیہ کیطرف آئی اور شہر مین داخل ہوئے اور شہر
پر قبضہ کرلیا اور کچہہ نصاری بہاگ گئی پہر اونہون نے امان مانگی تب اون سے جزیہ ٹہرایا
گیا اور اونکا گرجا اونکو دیدیا گیا اور مسلمانون نے اوسمین جامع مسجد بنائی اوسکو
عبادہ ابن صامتؓ نے بنایا پہر اوسکی بعد وہ کشادہ کی گئی قاموس مین ہے کہ لاذقیہ
اب حلب کے علاقہ مین ہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ لاذوقیہ اب بالکل ویران ہے
تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ اس شہر کو آجکل اوسکی حصار کہتے ہین آئی ایمان والو

حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کے ساتھہ ہوکر جہوٹی عیسائیون کو اپنے جماعت سے نکال
دیا حضرت عیسی علیہ السلام نے دروازہ کہٹکا یا محمدیون نے اونکی آواز سنی یعنے اونکے بشارتون
کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگئے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے
بہی اپنے دل کا دروازہ کہول دیا آپ اللہ کے حکم سے اللہ کے عشق اور محبت کی نعمتین محمدیون
کے ساتہہ کہاتے ہین اور محمدی لوگ اونکی ساتہہ کہاتے ہین اور اون سے اور سب نبیون
سے طرح طرح کا فیض پاتے ہین جیسا کہ محمدی اولیاؤن کی کتابون سے ثابت ہی آپ فرماتے
ہین کہ جو غالب ہوتا ہی یعنے وہ شخص جو اس ملک پر اور سب قومون پر غالب ہوگا مین اوسکو
اپنے تخت پر اپنے ساتہہ بیٹہنے دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہو کہ جن لوگون پر میری حکومت
ہی مین وہ حکومت اللہ کے حکم سے اوسکو دیدونگا اور اوسکے کامون مین شریک رہونگا یہہ
فرمایا مین بہی غالب ہوا اسمین یہہ اشارہ ہے کہ مین سولی پر نہین چڑہایا گیا اللہ نے مجکو
دشمنون سے بچالیا پہر فرمایا کہ اپنے باپ کی ساتہہ یعنے اپنے پالنے والے مالک کے ساتہہ اوسکے
تخت پر بیٹہا ہون یہان سے حضرت عیسی علیہ السلام کا معاذ اللہ خدا ہونا نہین ثابت ہوا
مالک نے اپنے بندے کو اپنے تخت پر بیٹہایا تو بہی مالک مالک ہی اور غلام غلام ہی محمدی حدیث
مین بہی آیا ہی کہ قیامت کے دن اللہ اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتہہ اپنے
تخت پر بیٹہاویگا امام شمس الدین ذہبی رحمہ نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کی بہت
سندین پہونچائی ہین اسکے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خلقت کا مبدا
یعنے شروع مین ہون صاف اپنی مخلوق ہونیکا اقرار کیا کہ مین خلقت کا شروع ہون یعنے پہلی
میری روح کو پیدا کیا پہر اور چیزون کو پیدا کیا اور شروع ہونیمین یہہ ضرور نہین کہ اون سے
پہلے کوئی چیز اللہ نے نہ پیدا کی ہو محمدی حدیث مین لکہا ہی کہ اللہ نے سب چیزون سے پہلے نور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا تو یون سمجہنا چاہی کہ نور محمدی کے بعد سب چیزون سے پہلی اللہ
نے نور حضرت عیسی علیہ السلام کا پیدا کیا یہہ ایسی بات ہی کہ توراۃ شریف کے سرے پر ہے کہ
شروع مین اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پہر اسکی بعد یہہ ہی کہ گہرے پانی پر اندہیرا تہا اس سے
معلوم ہوا کہ پانی کو اللہ پہلے پیدا کر چکا تہا چوتہا باب جواب یوحنا لکہتی ہین کہ مینے آسمان پہ

ایک تخت دیکھا اور اوس تخت پر کوئی بیٹھا ہی اور اوس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھی اور اون
تختون پر بیٹھے چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے بیٹھی دیکھی اور اونکی سرون پر سونیکے تاج تھے اور
تخت کے گرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھون سے بہری تھے اور اون چار جاندارون مین سے
ہر ایک کے چھہ پر تھے وہ رات دن فراغت نہین رکھتے مگر کہتے رہتے ہین قدوس قدوس قدوس
اور جب وہ جاندار اوسکی جو تخت پر بیٹھا ہے اور ہمیشہ زندہ ہی بزرگی اور شکر گذاری کرتے ہین
تب وے چوبیس بزرگ اوسکی سامنے جو تخت پر بیٹھا ہی گر پڑتے ہین اور اوسکو جو ہمیشہ زندہ
ہی سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج یہہ کہتے ہوئی تخت کے آگے ڈال دیتے ہین کہ آے خداوند تو ہی
جلال اور عزت اور قدرت کے لائق ہی کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کین اور وے تیری
ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئی ہین آے پادری دیکھو حضرت یوحنا نے ایک ہی خدا کو دیکھا دوسرا
اور تیسرا خدا وہان ہرگز نہ تھا اس شرک سے توبہ کرو اور محمدی ہو جاؤ پانچوان باب جناب
یوحنا لکھتے ہین کہ وہ جو تخت پر بیٹھا تھا مینے اوسکے دہنے ہاتھہ مین ایک کتاب دیکھی جو اندر باہر لکھی
ہوئی اور سات مہرون سے مہر کی گئی تھی اور مینے ایک زور آور فرشتہ کو دیکھا کہ بلند آواز سے پکارتا
تھا کہ کون اس لائق ہی کہ اس کتاب کو کھولے اور اوسکی مہرین توڑے کسیکو مقدور نہ تھا غرض
اوس کتاب کو کھولے یا اوسکو دیکھے پھر بہت کچھہ بیان ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت عیسیٰ ع
نے اوس کتاب کو لیا چھٹا باب جناب یوحنا لکھتی ہین کہ آپنے ایک مہر کو توڑا اور مینے دیکھا کہ ایک
نقرئی گھوڑا اور وہ جو اوس پر سوار تھا کمان لیے ہوئی تھا اور ایک تاج اوسے دیا گیا اور فتح کرتا
ہوا اور فتحمند ہونے کو نکلا اور جب اوسنے دوسری مہر توڑی تب ایک دوسرا سرنگ گھوڑا نکلا اور
اوسکے سوار کو یہہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کرین اور ایک
بڑی تلوار اوسکو دی گئی جب اوس نے تیسری مہر توڑی تب مینے دیکھا کہ ایک مشکی گھوڑا اور جو
اوس پر سوار تھا ترازو ہاتھہ مین لیے ہوئی تھا اور مینے اون چارون جاندارون کے بیچ مین سے
ایک آواز یہہ کہتی سنی کہ گیہون دینار کا سیر بھر اور جو دینار کے تین سیر پر تیل اور شراب کو نقصان
مت پہونچا اور جب اوسنے چوتھی مہر توڑی مینے دیکھا کہ ایک گھوڑا پہینکی رنگ کا اور جو اوس پر سوار تھا
اوسکا نام موت تھا اور عالم ارواح اوسکی ساتھہ ہو لیا اور اونکو زمین کی چوتھائی پر یہہ اختیار دیا گیا

کہ تلوار اور بہوک اور موت اور زمین کے درندون سے ہلاک کرین جب اوس نے پانچوین مہر توڑی
تو مینے قربانگاہ کے نیچے اونکی روحون کو دیکہا جو اللہ کے کلام اور اوسکی گواہی کے لئے جو اونہون نے
تہام رکہی تہی قتل کیے گیے اور اونہون نے بلند آواز سے چلاکے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو
کبتک عدالت نکریگا اور زمین کے رہنے والون سے ہماری خون کا بدلہ نلیگا تب اونمین سے
ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اونہین کہا گیا کہ اور تہوڑی مدت تک صبر کرین جب تک
کہ اونکی ہم خدمت اور اونکی بہائی جو اونکی طرح قتل ہونے پر ہین تمام ہون آے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہان حضرت یوحنا کو وہ بادشاہ دکہائی گئی جنہون نے حضرت یوحنا کے بعد عیسائیون کا
قتل عام کیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخون سے لکہا ہی کہ
عیسائیون مین دس دفعی بڑے بڑے قتل عام ہوئی ایک نیرو بادشاہ کیوقت مین سن چہ نسٹہ
مین اور جب تک یہہ بادشاہ زندہ رہا تب تک یہہ قتل عام برابر جاری رہا حضرت عیسی ع
کا نام لینا اون لوگون کے نزدیک بہت بڑا گناہ تہا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی نیرو کے وقت مین
بیت المقدس کے بڑے پادریون مین جو پہلے تہی جنکا نام یعقوب تہا اونکو یہودیون نے قتل کیا
اظہار الحق مین ہی کہ دوسرا قتل عام دومشیان بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ بادشاہ بہی نیرو کی
طرح عیسائی دین کا دشمن تہا اوسنے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ظاہر ہوا جس سے یہہ ڈر ہوا کہ
ایسا نہو حضرت عیسی علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سے اوٹہہ جاوے حضرت یوحنا شہر سے نکالی گئی
اور فلیوسیں کلیمنس قتل ہوئے تیسرا قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کے دیکہنے کے بعد ترجان بادشاہ
کیوقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی مین شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری رہا
اور کلیمنت جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تہا اور شمعون جو یروشالم کا اسقف تہا اور اگناشس
جو کورنتیہ کا اسقف تہا یہہ سب اوسمین قتل کیے گیے چوتہا قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے
وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو اکسٹہہ عیسوی مین شروع ہوا اور دس برس سے زیادہ جاری رہا
اور یورپ پچہم کے لوگ قتل ہوئی اور یہہ بادشاہ بڑا بت پرست تہا اور بڑا کٹا کافر تہا پانچوان قتل عام
سویرس بادشاہ کیوقت مین ہوا اور یہہ قتل سن دو سو دو عیسوی مین شروع ہوا اور ہزارون آدمی
مصر مین اور فرانس مین اور کارتیج مین قتل ہوئی اور یہہ قتل بہت شدت سے تہا یہان تک کہ

عیسائیون کو گمان ہوا کہ یہہ زمانہ دجال کا زمانہ ہی چہٹا قتل عام مسیحیون پادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ
قتل سن دوسو سینتیس عیسوی مین شروع ہوا اس قتل مین اکثر علم والے مارے گئے کیونکہ اوس
بادشاہ نے یہہ گمان کیا تہا کہ جب علم والے مارے جاوینگے تو جاہلون کا بہکانا بہت آسان ہوگا
ایماندار تو حضرت یوحنا کو بہی چار بادشاہ ظالم دکہلائی گئی جسکو بڑی تلوار دی گئی وہ مرقس
انتونیس ہے اور یہہ جو فرمایا کہ تلوار سے اور بہوک سے اور زمین کے جانورون سے لوگون
کو قتل کرینگے اسکا صاف ظہور یون ہوا کہ دقیوس و رسویرس نے عیسائیون کو جنگلی جانورون
سے پہڑوایا تب پانچوین مہر توڑی تب حضرت یوحنا نے شہیدون کی ارواحون کو دیکہا
جو اسکے کلام پر قائم رہے اور اسکی گواہی دیتے رہے اسی باعث سے کافرون نے اونکو قتل
کیا اونہون نے اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ تو کب تک عدالت نکریگا یہہ اشارہ اوسی بڑی عدالت
کیطرف ہے جسکی بڑی بڑی بشارتین توراۃ اور زبور اور صحیفون مین اور انجیل مین دی
گئی ہین کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہے وہ آکر عدالت کریگا جب شہیدون نے اوس
عدالت کو اللہ سے مانگا تب اونکو حکم ہوا کہ تہوڑی مدت اور صبر کرو ابہی اور بہی تمہارے بہائی
ان کافرون کے ہاتہہ سے شہید ہونیوالے ہین وہ شہید ہولین تب اکٹہا سب کے خون کا بدلہ
لیا جائیگا اور اوس بڑے عدالت کا ظہور ہوگا جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے دیکہا جب اوسنے
چہٹی مہر توڑی اور دیکہو بڑا بہونچال آیا اور سورج بالون کے کمل کے مانند کالا اور چاند لہو سا
ہوگیا اور آسمان کے ستارے اسطرح زمین پر گرے جسطرح انجیر کے درخت سے اوسکی کچی پہل گرجاتی
ہین جب بڑی آندہی اوسے ہلاتی ہے اور آسمان طومار کیطرح جو لپیٹا ہو جاتا رہا اور سب پہاڑ اور ٹاپو
اپنی اپنی جگہہ سے ٹل گئے پہر آگے یہہ بیان ہے کہ سب لوگ ڈر گئے اور سمجہے کہ اسکے قہر کا بڑا دن
آپہونچا ظاہر یون ہے کہ اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو قیامت کا دن دکہلا دیا جو آئندہ زمانہ
مین ہونیوالا ہے وہ پہلے سے آنکہون سے دکہا دیا **ساتوان باب** جناب یوحنا فرماتے
ہین کہ بعد اسکے مینے زمین کے چارون کونون پر چار فرشتے کہڑے دیکہے کہ زمین پر چارون
ہوا اونکو تہامتے تہے تا کہ ہوا زمین پر یا سمندر پر یا کسی درخت پر نہ چلے پہر مینے ایک اور
فرشتے کو پورب سے اوٹہتے دیکہا جسکی پاس زندہ خدا کی مہر تہی اور اوس نے اون چارون فرشتون سے

جنہین یہہ دیا گیا تہا کہ زمین اور سمندر کو نقصان پہونچاوین بلند آواز سی پکار کر کہا کہ جب تک ہم اپنی
خدا کے بندون کے ماتھی پر مہر نہ کرلین تم زمین اور دریا اور درختون کو نقصان نہ پہونچاؤ اور مینی اونکا
شمار جن پر مہر کی گئی تھی سنا کہ اسرائیلیون کے سب فرقون مین سے ایک لاکھہ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی
یہودا کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی روبن کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی جاد کے فرقے
سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی آشر کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی نفتالی کے فرقے سے بارہ ہزار
پر مہر کی گئی منسا کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی شمعون کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی
لاوی کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی اشکار کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی زبلون کے
فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی یوسف کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی بنیامین کے فرقے سے
بارہ ہزار پر مہر کی گئی بعد اسکے مینی دیکہا اور دیکہو ہر قوم اور سب فرقون اور لوگون اور زبانون مین سے
ایک ایسی بڑی بہیر جسی کوئی شمار نہین کر سکا سفید جامی پہنی اور خرمی کی ڈالیان ہاتہون
مین لئی تخت کے آگے اور برّے کے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور کہڑے ہتے پہر لکہتی ہین
کہ سب فرشتے تخت اور بزرگون اور چارون جاندارون کے گرد کہڑے تہی اون بزرگون مین سے
ایک نے مجہسے پوچہا کہ یہہ جو سفید جامی پہنے ہین کون ہین اور کہان سے آئی ہین مینی کہا ای خداوند
تو ہی جانتا ہی اوسنی کہا کہ یہہ وہی ہین جو بڑی مصیبت مین سے آئی ہین اور اونہون نے
اپنے جامون کو برّے کے لہو سے دہویا اور اونکو سفید کیا ہی اسی واسطے وہ اللہ کے تخت کے آگے
ہین اور اوسکی ہیکل مین یعنے مسجد مین رات دن اوسکی بندگی کرتے ہین اور وہ جو تخت پر بیٹہا ہی
اونکی درمیان سکونت کریگا وہ پہر بہوکے نہونگے اور نہ پیاسی اور ویسے نہ دہوپ نہ کوئی گرمی اوٹھاونگی
کیونکہ برّہ جو تخت کی بیچون بیچ ہی اونکی گلہ بانی کریگا اور اونہین پانیون کے زندہ سوتون پاس پہونچاویگا
اور خدا اونکی آنکہون سے ہر ایک آنسو پونچہیگا اس جگہہ ظاہر ہوا ہی کہ حضرت یوحنا کو وہ لوگ
دکہلائی گئی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادون کی نسل مین سے امت محمدی
مین داخل ہونیوالے تھی چودہوین باب مین اس ایک لاکہہ چوالیس ہزار کا ذکر اسطرح ہی
جس سے یہہ مطلب ظاہر ہوتا ہی اور یہہ لوگ جو خرمی کی ڈالیان ہاتہون مین لئی ہوئی تہی اور وہ
ہر قوم اور ہر زبان کے لوگ تہی اس مین یہہ اشارہ تہا کہ یہہ لوگ اگرچہ سب قومون کے ہین مگر

عربون سی علاقہ رکہتی ہین اور کہجورون کے درختون کے ڈالیان جو عرب کی نشانی ہیں وہ ہاتہہ مین لئی ہوئی
ہین کیونکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہین اون بزرگ نی فرمایا کہ یہہ بڑی مصیبت مین سے
آئی ہین یعنے کافرون نے اونکو اول بہت ستایا ہی پہر آخر مین اونہون نے غلبہ پایا ہی اور اپنی کپڑون
کو برہ کی یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے خون سی دہویا ہی یعنے آپکے خون سے راضی نہین ہین یہودیون
سی بیزار ہین اونکو اللہ کی حضوری حاصل ہی اور اللہ کی مسجد مین اللہ کی عبادت کر رہی ہین
اللہ اونکو بہشت مین پہونچاویگا جہان کسیطرح کی تکلیف نہین برہ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام
اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرینگی کیونکہ اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی پاکی اور معصومی
سب پر ظاہر کی اور بے ایمان یہودیون کے سر کاٹی اللہ کے حکم سے سب پیغمبر اونکی مددگار ہین

آٹھوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین جب اوسنی ساتوین مہر توڑی تب آسمان مین
قریب آدہی گہڑی کی خاموشی ہوئی اور مینی اون سات فرشتون کو جو اللہ کے حضور کہڑے تہی دیکہا
کہ اونکو سات نرسنگی دی گئی پہر بہت بیان کی بعد فرماتے ہین کہ پہلی فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور اولی
اور خون آمیز آگ سو جو دہوئی اور زمین پر پہینکی گئی اور تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس
جل گئی تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ والی نے یہہ خبر اوسوقت کی ٹہرائی ہی جب رومی لوگ عیسائی ہوگئی
تہی اسی تفسیر مین لکہا ہی کہ نیوٹن کہتا ہی کہ اس سے مراد ہی رومیون کے ملک پر وحشی لوگون کی
چڑہائی اور تہائی درختون سی مراد ہی اوس زمین کا تیسرا حصہ اور سبز گہانس سی مراد ہی سب بوڑہی
جوان اعلی ادنا امیر غریب جب بڑا سیودوسیوس جو سن تین سو پچانوی عیسوی مین مر گیا اوسکی
مرنے پر ہن ورگاتہا اور وحشی قومون نے اولون کی طرح کی کثرت مین جنگلی سانس مین آگ اور
خونریزی نکلتی تہی رومی سلطنت کی عمدہ صوبون پر پورب اور پچہم مین چڑہائی کی مگر اس نرسنگی سی
پورب کی چڑہائی مراد نہین بلکہ وہ چڑہائی مراد ہی جو گاتہہ کی قوم نے الارک کی سرداری مین اوسی
سال مین یعنی تین سو پچانوی مین یونان کو تباہ کیا اٹلی کو برباد کیا روم کو گہیر کر لیلیا اور لوٹ
لیا اور کئی جگہہ آگ لگا دی اس زمانہ کے تاریخ والے اس تباہی کا ایسا خوفناک بیان کرتے ہین
جسکی تشبیہ اولے اور آگ خون آمیز سے ٹہیک طور پر ہوسکتی ہی پہر فرماتے ہین دوسرے فرشتے نے
نرسنگا پہونکا اور جیسا بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین پہینکا گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہوگیا

اور یون مخلوقون کی تہائی جو سمندر مین زندہ ہین مر گئی اور جہازون کا تیسرا حصہ تباہ ہو گیا تفسیر
ڈوالی مین ہی کہ دوسرا تباہ کرنیوالا الارک گاتھ کی بعد اٹیلا اور ہین مراد ہین جنہون نے چودہ برس تک
خونریزی سی پورب اور پچھم کو ہلا دیا اور سلطنت کے ہر ایک صوبہ کو لوٹ اور مار اور آگ لگانی سے بگاڑ
دیا اٹیلانے پہلی پوربی سلطنت پر غلبہ کیا پھر پچھم کیطرف گیا اٹلی پر حملہ کیا روم پر بھی چڑہائی کی تیاری کر رہا
تہا مگر اس باعث سے باز رہا کہ بادشاہ روم نے محصول دینا قبول کیا ایسے آدمی کو بڑے پہاڑ آگ سی
جلتی ہوئی سے مثال دینا واجبی ہی اور سمندر مین پہاڑ کا ڈالنا اس سے مطلب ہی لڑائی کی ہلچل اور
بہت بڑا اولٹ پلٹ ہو جانا پہر فرماتے ہین تیسرے فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور بڑا ستارہ مشعل کیطرح
جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیون اور پانی کے سوتون کی تہائی پر گر پڑا اور ستارے کا نام ناگدونا
ہی اور پانیون کی تہائی ناگ دونا ہو گئی اور بہت سی آدمی ان پانیون سی مر گئی کہ وہ کڑوے ہو گئے
تہی تفسیر ڈوالی مین ہی کہ اس سے مراد ہی وندال کا بادشاہ جنسرک یہہ بادشاہ اٹیلا کے اٹلی سے واپس
چلی جانے سے دو برس بعد افریقہ سے وندل اور مور لیکر رومیون کے کنارے پر فوج لایا اور روم
کے بادشاہ مکسموس اور اوسکی قوم کے لوگ اوسکی آنے سے بیخبر تہی اور وہ بآسانی شہر روم
تک پہونچگیا اور لیلیا اور وہان کے باشندے جنگلون اور پہاڑون پر بہاگ گئی اوسنے شہر کو لٹوا دیا
اوسکو بہت لوٹ ملی اور بہت سی قیدے بہی لے گیا اور ملک کو ایسا کمزور چہوڑ گیا کہ تہوڑی سی
مدت مین وہ تباہ ہو گیا ندیون اور نالون سی مراد ہی مذہبی عقیدہ ونکا ایک سی آگ کا نکلنا کہ جنسرک
آرین مذہب کا تہا اور اوسنے عیسائیون کو بہت ایذا پہونچائی فائدہ لب التواریخ والا پادری
لکہتا ہی کہ اریس ایک پادری تہا جو کہتا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بنائی ہوئی ہین
مگر سب بندون سی افضل ہین اونکی وسیلہ سے اللہ نے سب مخلوقات کو بنایا اور تین خدا اونکا
عقیدہ جو قسطنطین نے پہیلایا تہا اوسکو وہ نہین مانتا تہا معلوم ہوا کہ جنسرک اوسکی مذہب پر
تہا اور ایماندار عیسائی تہا اگر یہہ اوسکی خبر ہی تو یہہ معنی ہین کہ وہ ستارے کیطرح ایمان کے
نور سی روشن تہا اور ندیون اور نالون کو اوسنے کڑوا کر دیا یعنی مشرکون کی زندگی تلخ
کر دی سولہوین باب مین بھی اسیطرح کا بیان ہی وہان یون ہی کہ ندیون اور نالون کا
پانی لہو ہو گیا اور فرشتے نے کہا یا اللہ تو ہی عادل ہی کہ تو نے یون عدالت کی کیونکہ اونہون نے

پاک لوگون کا خون بہایا اور تو نے اونکو خون پینے کو دیا کہ وہ اسی لایق تھے اب صاف ثابت ہوا کہ دونو
جگہہ چہوٹی عیسائیون کی سزا کا بیان ہے ناگدونا کو عربی ترجمہ مین افسنتین لکھا ہے اور وہ ایک بوٹی
نہایت کڑوی ہے جس سے کیڑے مرجاتے ہین جیسا کہ انگریزی لغت مین لکھا ہے تو یہہ معنی ہوئے
کہ جو آدمی کیڑون کی طرح قابل قتل کے تھے وہ مرگئے آپ فرماتے ہین چوتھی فرشتہ نے نرسنگا پھونکا
اور تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے یہانتک کہ اونکی تہائی تاریک
ہوگئی اور دن کی تہائی اور ویسی ہی رات کی تہائی بے روشن نہ تھی تفسیر ڈوالی مین ہے کہ اس سے
یہہ مراد ہے کہ جب جنسرک سلطنت کی پچہم کے حصہ کو کمزور اور تباہ حالت پر چہوڑ کر چلا گیا انیس
برس تک وہ ملک جانگندان کی حالت مین رہا آخر کو سن چارسو چہتر مین اودوایکر بادشاہ ہرولی
نے پچہم کی سلطنت کا نام و نشان مٹا کر خود اٹلیکا بادشاہ بن گیا اوسکی بادشاہت بہت ہی
تہوڑی زمانہ تک رہی اوسکو سیودورک نے آکر دبالیا اور استروگا تھکی بادشاہت اٹلی مین
قائم کی لب التواریخ مین اس بادشاہ کا نام اددوآسر لکھا ہے اور جس نے اوسی دبالیا اوسکا
نام تھیودورک لکھا ہے ناموں مین ایک حرف کی جگہہ دوسرا حرف بہت بدل جاتا ہے یہہ تھیودرک
ایرینس کے تابعوں مین سے تہا یعنی حضرت عیسی کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر جانتا تھا تفسیر ڈوالی
مین ہے کہ پچہم کی سلطنت مین رومیون کا آفتاب بجھہ گیا اور اوسمین کچھہ چاند اور ستارے ابتک
قائم تھے کیونکہ روم مین ابتک سلطنت کی حاکم اگلی وقت کی موافق قائم تھی مگر اونکی چمک وحشی
بادشاہون کے تحت مین کم تھے آپ جناب یوحنا فرماتے ہین پھر جو مینے دیکھا تو ایک فرشتے کو
آسمان کے بیچون بیچ مین اوڑتے ہوئے اور بڑی آواز سے یہہ کہتے سنا کہ افسوس افسوس افسوس
زمین کے رہنے والون پر اون تین فرشتون کے نرسنگی کی باقی آوازون کے سبب جو پھونکنی پر
ہین افسوس افسوس افسوس نوان باب اور پانچوین فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب مینے ایک ستارہ
جو آسمان سے زمین پر گرا تہا دیکہا اور اوس کو نین کی کنجی جسکی تہاہ نہین اوسکو دی گئی اور
اوسنے اوس کوئین کو جسکی تہاہ نہین کہولا تو اوس کوئین سے بڑے تنور کا سا دہوان اوٹہا
اور اوس کوئین کے دہوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہوگئی اور اوس دہوئین سے زمین پر
ٹڈیان نکلین اور اونہین ویسی ہی قوت دی گئی جیسی زمین کے بچہوؤن کی قوت ہے اور اونہین

یہہ کہا گیا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو نقصان نہ پہونچاوین مگر فقط اون آدمیون
کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہیں اور اونہین یہہ دیا گیا کہ وی اونہین جان سی نمارین بلکہ یہہ
کہ وے پانچ مہینی تک اذیت اوٹہاوین اور اونکی اذیت بچہوکے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون
کو مارتا ہی اور اون دنون آدمی موت ڈہونڈہین گی اور اوسکو نپاوینگی اور مرنی کے مشتاق
ہونگی اور موت اونسی بہاگی گی اور اون ٹڈیون کی صورتین اون گہوڑون کی سی تہین جو
لڑائی کے لئی تیار کئی گئی ہین اور اونکی سرون پر گویا سونی کے تاج اور اونکی چہرے آدمیون
کے سے چہرے تہی اور اونکی بال عورتون کی بالون کے مانند اور اونکی دانت ببر کے سے تہی اور اونکو
بکتر لوہی کے بکترون کے مانند تہی اور اونکے پرون کی آواز رتہون اور بہت گہوڑون کی سی
آواز تہی جو لڑائی مین دوڑتے ہین اور اونکی دمین بچہوؤن کی سی تہین ور ڈنک اونکی دمون
مین تہی اور اونکا یہہ اختیار تہا کہ پانچ مہینی تک آدمیون کو ایذا پہونچاوین اور اوس تہاہ
کوئین کا فرشتہ اونپر بادشاہ تہا اوسکا نام عبرانی مین ابدون اور یونانی مین اپلیون ہی
ایک افسوس گذر گیا دیکہو دو افسوس اور اوسکے بعد آتے ہین اے محمدی بہائیو اس جگہہ
پادری لوگ سمجہتی ہین کہ ٹڈیون سے عرب لوگ مراد ہین پادریون سمجہتی ہین کہ اسمین کچہہ اونکی
تعریف نہین بلکہ اتنا ہی مطلب ہی کہ اون لوگون نے شام اور روم اور مصر کے جہوٹی عیسائیون
کو قتل کیا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری قسطنطین والون کو جہوٹا عیسائی کہتی ہین اس جگہہ تفسیر
ڈوالی مین لکہا ہی کہ فقط اونہین آدمیون کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہیں اسکا یہہ مطلب
کہ وہ اللہ کے اچہی بندے نہین تہی بلکہ بدکار اور بت پرست عیسائی تہے معلوم ہوتا ہی کہ ادن ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کے ملکون مین جہانتک مسلمانون نے فتوحات کو بڑہایا وہان اکثر عیسائی
اولیاؤن کے پوجنی مین بت پرستی کے جرم مین گرفتہ تہی گو کہ بتون کو نہ پوجتی ہون اور مسلمانون کا یہی
قول تہا کہ ہم بت پرستی کو مٹاتے ہین اور اللہ کی توحید کو قائم کرتے ہین یہہ جو فرمایا کہ ستارہ گرا
اس سے مراد ہی فرشتہ کا اوترنا یا حکم الہی کا ظہور اور انبیاؤن کی زبان مین کبہی کبہی ستارے
سی فرشتہ مراد ہوتا ہی اور اس بیان سے ظاہر ہوتا ہی باذن اللہ کا اون ہزاروں کے حق مین
کہ وہ بی اذن اللہ کے نہین ہو سکتی مین تفسیر ڈوالی مین ٹڈیون سے عرب لوگون کو مراد لیا ہی

اور یاد رہی ڈالیو ڈیٹی نے عیسائیون کے گمراہ فرقون کو مراد لیا ہی اور ہمارے نزدیک سیچ میچ کی ٹڈیان مراد
ہین کیونکہ سیچ میچ کی ٹڈیان بہی حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے پانسو پانچوین برس نکلی تہین
یون تو ٹڈیان نکلا ہی کرتی ہین مگر وہ ٹڈیان ایسی تہین کہ تاریخ کی کتابون مین اونکا ذکر لکہا گیا اس سے
معلوم ہوا کہ وہ ٹڈیان بہت کثرت سی تہین اور زاتہاہ کوئین سے ظاہرا سمندر مراد ہی اور ٹڈیان
سمندر مین نکلتی ہین امام مالک کی موطا مین ہی کہ کعب احبار نے فرمایا کہ سمندر مین ایک مچہلی
ہی اوسکی ناک سی سال بہر مین دو بار ٹڈیان نکلا کرتی ہین تاریخ ابو الفدا جو پادریون کے نزدیک
بہی معتبر ہی اوسکا بیان ہی کہ حضرت سکندر ذو القرنین علیہ السلام نے جب دارا پر فتح پائی اوس وقت
سی مین سو چہتیس برس گذری تہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر تشریف لی گئی پہر ان
بادشاہون کا احوال لکہتی لکہتا ہے کہ دوسرا اتاوذوسیوس جسکی وقت مین غار والے جوان
یعنے جنکا ذکر سورہ کہف مین ہی جاگ اوٹہی اوسنی سن سات سو چالیس سکندری کے درمیان
انتقال کیا اوسکی بعد مرقیانوس سن سات سو باسٹہہ مین بادشاہ ہوا اوسکی بعد والنطیس بادشاہ
ہوا اوسنی ایک برس بادشاہت کی اوسکی بعد لاون کبیر بادشاہ ہوا اوسکی دنون مین ایک بڑا
بہونچال آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے انطاکیہ مین دہس گئی اوس کے بعد زینون ہوا اور سن
سات سو اٹہانوے سکندرے مین مرگیا اوسکی بعد اسطیثانوس ہوا ابو عیسی لکہتا ہی کہ اوسنی
ستائیس برس بادشاہت کی اوسکی بیٹہنی سے دسوین برس کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اور سن آٹہہ سو
پچیس مین مرگیا احمد ابن یوسف قرمانی دمشقی نے بہی اخبار الدول مین لکہا ہی کہ اوسکی وقت مین
ٹڈیون کے باعث سی لوگ سخت بہوک مین گرفتار رہی زینون مین ستے نہین ہی بلکہ دونون
ہین یہہ بادشاہ سن سات سو اٹہانوے سکندری مین مرگیا تو حضرت عیسی علیہ السلام کی
پیدایش سے اوسوقت تک چار سو پچانوے اور آپکی اوٹہہ جانے سے چار سو باسٹہہ برس گذری
تہی اوسکی بعد اسطیثانوس بادشاہ ہوا اوسکی بیٹہنی کے دسوین سال ٹڈی پہیلی اور کال پڑا
اوسوقت حساب سی سن سکندری آٹہہ سو آٹہہ تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش
سے پانسو پانچ برس ہوئی تہی حضرت یوحنا کی پیش خبری کا مطلب کہل گیا کہ امن ٹڈیون کو
اونکی جان سی نہین مارا بلکہ ایذا پہونچائی وہ ایذا یہی کال اور بہوک کی تہی اور یہہ جو ٹڈیون کی صورت

لڑائی کے گھوڑون کی سی تھی اور چہرے آدمیون کے سے اور بال عورتون کے سے یہہ اوس غیب کے
عالم کا کچہہ بہید ہے جسکو اللہ ہی جانے کہ ٹڈیون کی صورت یون دکہلائی اور اتھاہ کوئین کا یعنی سمندر
کا فرشتہ اونپر حاکم تہا جسکا نام ابدون ہی یعنے اللہ کے حکم سے ہلاک کرنیوالا تفسیر ڈوالی مین ہی کہ
ٹڈیون کی عادت ہی کہ پانچ مہینے جو گرمی کی ہوتے ہین اوسی مین پیدا ہوتی ہین و غلہ کہاتی ہین اور مرجاتی
ہین اور مسلمانون نے جب قسطنطنیہ کو گہیرا تہا سات برس تک ایسا کرتے رہی کہ جاڑون مین
واپس آتے تھے اور گرمیون مین لڑتے تہی اور اگر ایک دن سے ایک برس مراد لیا جاوے تو ڈیڑہ
سو برس ہوتے ہین مسلمانون کی سلطنت کا غلبہ ڈیڑہ سو برس رہا سن چہہ سو بارہ سی سات سو
باسٹھ تک آسے ایمان والو پادریون نے دیکہا کہ اس جگہہ بہت تعریف کے کلمے نہین ہین بلکہ ٹڈیون
اور بیچہوؤن سے مثال ہی اسلیئے پادری لوگ زبردستی اسکو عربون کی خبر ٹہیراتے ہین اور جا بجا
لڑائیون کی بشارتین جو بڑے بڑے تعریفون کے ساتھہ ہین وہان اوہراودہر مطلب کو پہیرتے
ہین اس جگہہ جو صاف فرمایا کہ اونکو حکم ہوا کہ اونکو جان سی نمارین اسکا یہہ مطلب سمجھتی مین کہ اگرچہ
عربون نے بہت رومیون کو قتل کیا مگر سارے قوم کو قتل نہین کر ڈالا یہہ فقط پادریون کی زبردستی
ہی اور یہہ جو فرمایا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو ضرر نہ پہونچاوین اس سے پادریون
نے سمجھا کہ سچ مچ کی ٹڈیان مراد نہین ہم کہتی ہین کہ ہو سکتا ہی کہ گہانس اور سبزے اور درخت سی
جوان اور لڑکے اور بوڑہے آدمی مراد ہون جیسا کہ آٹھوین باب کی ساتوین آیت مین ہو چکا ہی
کہ تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس جل گئی اور تفسیر ڈوالی مین وہان آدمیون کو مراد
لیا ہی تو یہان بہی یہی مطلب ہی کہ وہ ٹڈیان ایمان دار آدمیون کو نہین ستاوینگی فقط اونہین
آدمیون کو ستاوینگی جو ایمان سے خالی ہین واللہ اعلم ان ٹڈیون کا احوال اور کتابون مین تلاش
کرنا چاہیے اور یہہ جو فرمایا کہ اون دنون مین لوگ مرنے کے مشتاق ہونگی اسکا یہہ مطلب کہ پادری
لوگ اوسوقت مین بہت بگڑ جاوینگے اور سادین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین گے اس سبب
سی ایماندار لوگ مرنے کے مشتاق ہونگی اب جناب یوحنا فرماتے ہین اور چہٹی فرشتے نے نرسنگا پہونکا
اور مین سونے کی قربان گاہ کے چارون سینگون مین سے جو خدا کے حضور ہی ایک آواز سنی جو
اوس چہٹی فرشتے سی جس پاس نرسنگا تہا کہتی تہی کہ ان چار فرشتون کو جو فرات کی بڑی ندی پر

بند ہین کہولدی اور وہی چار فرشتے چہوٹے جو ایک گہڑی اور ایک دن اور ایک مہینے تک تیار تہی کہ آدمیون کی تہائی کو مار ڈالین اور فوجون کے سوار شمار مین بیس کرور تہی اور مین او نکا شمار ویسا سنا اور گہوڑے اور اونکی سوار دیکہنی مین مجہی یون نظر آئی کہ اونکی بکتر آگ اور سنبل اور گندہک کے سے تہی اور گہوڑون کی سر ببرون کے سرون کے مانند اور اونکی منہ سے آگ اور دہوان اور گندہک نکلتی تہی ان تینون آفتون یعنی آگ اور دہوئین اور گندہک سے جو اونکے منہ سے نکلتی تہی تہائی آدمی مارے گئے کہ اون گہوڑون کی قوتین اون کے منہ مین اور اونکی دمون مین تہین کیونکہ اونکی دمین سانپون کی سی تہین اور اونکی سر تہے اور وہ اون سے ایذا پہونچاتے تہی اور باقی آدمیون نے جو اون آفتون سے مارے نہ گئی تہا اپنے ہاتہون کے کامون سے توبہ نکی کہ دیوون اور سونے اور روپے اور پیتل اور پتہر اور لکڑی کی مورتون کی جو نہ دیکہہ سکین اور نہ سن سکین اور نہ چل سکین پوجا نکرین اور توبہ نکی اپنے خونون اور اپنے جادوگریون اور اپنی زنا اور اپنے چوریون سے جو کرتے تہے توبہ نکی اے محمدی بہائیو اوپر کی پیش خبری کا جس زمانہ مین ظہور ہوا یعنے کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اوسے زمانکو تہوڑے دنون بعد دریای فرات پر لڑائی ہوئی دونون پیش خبریونکا خوب مطلب کہل گیا ابو الفدا نے اسکے بعد لکہا ہی کہ اوسکے بعد یسطینوس ہوا اور سن آٹہہ سو چونتیس سکندری مین مرگیا اوسکے بعد دوسرا یسطینوس ہوا اوسنی اڑتیس برس بادشاہت کی اوسکی وقت مین بڑی لڑائی فارس والون اور روم والون کے درمیان ہوئی اوسکے بیٹہنے کے آٹہوین برس فارس والون اور روم والون کا مقابلہ دریای فرات کے کنارے پر ہوا اس لڑائی مین بہت خلق کے لوگ قتل ہوئے اور روم کے لوگ دریای فرات مین بہت ڈوب گئی پہر یہہ بادشاہ سن آٹہہ سو بہتر سکندری مین مرگیا تاریخ کامل مین ہی کہ اسی بادشاہ کے وقت مین نوشیروان بادشاہ تہا اے عقلمندو اس بادشاہ کے بیٹہنے کے آٹہوین برس حساب سے سن سکندری آٹہہ سو بیالیس تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے پانسو ونتالیس برس ہوئی تہے پہر پینتیس برس بعد یا پچیس برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اسکی بعد جو خوش خبری ہی وہ صاف محمدی بشارت ہی مگر تفسیر والی مین دریای فرات کی لڑائی کو سات سو برس بعد کی لڑائی کی خبر ٹہیرایا ہی اور لکہا ہی کہ عثمانی بادشاہون نے سن بارہ سو اکیاسی عیسوی مین یونان اور

روم کے عیسائیون پر فتح پائی یہہ لکہا ہے کہ پچہم کے عیسائی جو روم کے تحت مین تہے اور رومن کا ملک کی بادشاہتین جنہون نے یوربی اور یونانی کلیساون کو اس طرح پر عذاب پاتے دیکہا تہا تب بہی وہ بت پرستی اور اولیا پرستی اور صورت پرستی پر اڑے ہوئی تہے بلکہ ایذا رسانی اور دغا بازی اور فریب کی اصلاح نہین کرتے تہے یہ قول پائیل کا ہے آمی پادری یہ خبر صاف اوس لڑائی کی ہی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دریای فرات پر ہوئی اسکی بعد کی بشارت محمدی بشارت ہے دسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین پہر مینے ایک اور زور آور فرشتے کو آسمان سے اوترتے دیکہا جو بدلی کو اوڑہی تہا اور اوسکے سر پر دہنک تہا اور اوسکا چہرہ سورج سا اور اوسکے پانون آگ کے ستون کی مانند تہے اور اوسکے ہاتہہ مین ایک چہوٹی کتاب کہلی ہوئی تہی اور اوسنے اپنا دہنا پانون سمندر پر اور بانیان خشکی پر دہرا اور بڑی آواز سے جیسی شیر گرجتا ہے پکارا اور جب وہ پکار چکا تب سات گرجون نے اپنی آوازین دین اور جب وہ سات گرجین اپنی آوازین دی چکین تو مین لکہنی پر تہا پر مینے آسمان سے آواز سنی جو مجہے کہتی تہی کہ جو کچہہ وی سات گرجین بولین اوسپر مہر کر اور اوسے مت لکہہ تب اوس فرشتے نے جسے مینے سمندر اور خشکی پر کہڑا دیکہا اپنا ہاتہہ آسمان تک اوٹہایا اور اوسکی جو ہمیشہ تک زندہ ہے جسنے آسمان کو اور جو کچہہ اوسمین ہے اور زمین کو اور جو کچہہ اوس مین ہے اور سمندر کو اور جو کچہہ اوس مین ہی پیدا کیا قسم کہائی کہ پہر اور مدت نہوگی بلکہ ساتوین فرشتے کی آواز کے دنون مین جب وہ پہونکنی پر ہو خدا کا پوشیدہ مطلب جیسا اوسنے اپنے بندون نبیون کو خوشخبری دی ہے پورا ہوگا آسیے پادریو دریاے فرات کی لڑائی کے بعد بہت مدت نہین گذری تہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا یہی وہ خوش خبری ہے جو اللہ نے پیغمبرون کو دی تہی جو اوس فرشتے نے یاد دلائی پادری ڈایوڈیٹی نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنیکی خبر ٹہرایا افسوس یہ کہلا ہوا مطلب اوسکی سمجہہ مین نہ آیا جناب یوحنا فرماتے ہین گیارہوان باب اور ایک سر کنڈا جریب کی مانند مجہی دیا گیا اور فرشتہ کہڑا کہتا تہا کہ اوٹہہ اور خدا کی ہیکل یعنے مسجد اور قربان گاہ اور اونکو جو اوس مین عبادت کرتے ہین ناپ مگر اوس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہے

چھوڑ دی اور اوسکو ست ناپ کیونکہ وہ غیر قومون کو دیا گیا ہے اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے
تک پامال کرینگے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین پادری اسکاٹ کی
روس تفسیر سے نقل کیا ہے کہ باہر والا احاطہ غیر قومونکا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہان تک سب
لوگون کے واسطے جانیکی اجازت تہی آگے ایمان والو مسجد بیت المقدس کو جب پہلی بار بخت نصر
نے ویران کر دیا تہا تو حضرت حزقیل علیہ السلام کی سامنے اس مسجد کی زمین کو فرشتے نے ناپا تہا حضرت
حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چالیسوین باب سے چوتالیسوین باب تک اسکا بیان بہت بسط
کے ساتھہ ہے چالیسوین باب کی پہلی آیت مین حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہمارے
قید کے پچیسوین برس شروع سال مین مہینے کی دسوین تاریخ شہر کی ویرانی کے چودہوین سال
اوسی دن اللہ کا ہاتہہ مجپر آیا اور مجکو وہان لے گیا اللہ کے دکہاوے مین مجکو اسرائیل کی زمین
تک لے گیا پہر یہ ذکر ہے کہ مینے ایک شخص کو دیکہا اوسنے کہا جو کچہہ مین تجکو دکہاتا ہون تو دیکہہ اور
جو کچہہ تو دیکہتا ہے اسرائیلیون کو خبر دی پہر اوس شخص نے ہیکل یعنے مسجد کے صحن کو اور
ہیکل کو یعنے مسجد کو ناپا اس ناپنے کا ظہور اللہ نے یون دکہلایا کہ خسرو بادشاہ کے ہاتہون
اللہ نے اس مسجد کو پہر آباد کر دیا اب پہر رومیون نے اوسکو ویران کر دیا تو جناب یوحنا کو اوسکی
ناپنے کا حکم ہوا اس ناپنے مین یہہ اشارہ تہا کہ یہ مسجد پہر آباد ہوگی اور ایماندار بندے اوسمین
اللہ کی عبادت کرینگے سو اوسکی آبادی پانسو برس بعد محمدیون کے ہاتہون ہوئی وہی اوسمین
اللہ کی عبادت کرتے ہین اور باقی شہر مین محمدی بہی رہتے ہین اور غیر قوم یعنے یہود اور نصاری
بہی رہتے ہین اور بیالیس مہینے کے ایک ہزار دوسو ساٹھہ دن ہوتے ہین اور دن سے برس
مراد ہے اس کتاب کے بارہوین باب مین محمدی بشارت نہایت صاف کہلی ہوئے ہے وہان
ایک ہزار دوسو ساٹھہ دن کا لفظ ہے اور اوس سے مراد بارہ سو ساٹھہ برس ہین جو دین
محمدی کی ترقی کی مدت ہے اوسی کے موافق یہان بہی بیالیس مہینے وہی بارہ سو ساٹھہ برس
ہم محمدیون کی ترقی کے ہین اس مدت مین ارشاد ہوا کہ غیر قومون کے لوگ اس پاک شہر کو
پامال کرینگے یعنے مسجد کی باہر تمام شہر مین وہ لوگ بہی رہین گے جو ایمان سے خالی ہین مگر
مسجد مین فقط ایمان والے لوگ اللہ کی عبادت کرینگے تو مسجد کے باہر کو مت ناپو فقط مسجد کو

تاب لو اب وہ فرشتہ اللہ کی طرف سے فرماتا ہے اور مین اپنے دو گواہون کو قدرت بخشونگا اور وہ
وے ٹاٹ اوڑھ کر ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کرینگے یہہ وہ دو درخت زیتون کے اور دو
شمعدان ہین جو زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہین اور اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوے تو
اونکے منہہ سے آگ نکلتی ہی اور اونکی دشمنون کو کہا جاتی ہے سو اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوے تو
تو ضرور ہی کہ اسی طرح مارا جاوے اونکو اختیار ہی کہ آسمان کو بند کرین کہ اونکی نبوت کے یعنے
وعظ اور نصیحت کے دنون مین پانی نہ برسے اور پانیون پر بہی اختیار رکہتے ہین کہ اونکو لہو
بنا ڈالین اور جب چاہین زمین پر ہر طرح کی آفت لاوین اور وہ جب اپنی گواہی دے چکینگے
تو وہ جانور جو اتہاہ کوئین سے نکلتا ہے اونسے لڑیگا اور اونپر غالب ہوگا اور اونہین مار
ڈالیگا اور اونکی لاشین اوس بڑے شہر کے بازار مین جو روحانی جہت سے سدوم اور مصر کہلاتا
ہی جہان ہمارا خداوند بہی سولی پر کہینچا گیا پڑی رہین گی اور لوگون اور فرقون اور زبانون
اور قومون مین سے بہوتیرے اونکی لاشون کو ساڑہے تین دن تک دیکہا کرینگے اور اونکی لاشون
کو قبرون مین رکہنے نہ دینگے اور زمین کے رہنے والے اونپر خوشی اور خرمی کرینگے اور ایک دوسرے
کو سوغاتین بہیجینگے کیونکہ ان دونون نبیون نے یعنے وعظ و نصیحت کرنے والون نے زمین
کے رہنے والون کو ستایا تہا اور ساڑہے تین دن کے بعد زندگی کی روح خدا کی طرف سے
اون مین در آئی اور وہ اپنے پانون پر کہڑے ہوئے تب جنہون نے اونہین دیکہا اونپر بڑا
خوف پڑا اور اونہون نے آسمان سے بڑی آواز سنی جو اونہین کہتی تہی کہ ادہر اوپر آؤ اور
وہ بادل مین آکے آسمان پر چڑہ گئی اور اونکی دشمنون نے اونکو دیکہا پہر اوسی گہڑی ایک بڑا
بہونچال آیا اور اوس شہر کا دسوان حصہ گر گیا اور بہونچال مین سات ہزار آدمی جان سے
مارے گئی اور باقی جو تہی ہراسان ہو گئی اور اونہون نے آسمان کے خدا کی تعظیم کی اے
ایمان والو عربی مین شہید کے اصل معنے گواہ کی ہین اور جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاتا ہے
اوسکو بہی اسیلئی شہید کہتے ہین کہ وہ اللہ کی سچائی کا گواہ ہی کہ اوسکی نام پر جان دیتا ہے اسیطرح
عبرانی مین عدی کے معنے گواہ کی ہین اور جہان اوس شخص کا ذکر ہوتا ہے جو اللہ کی راہ
مین مارا گیا وہان بہی عدی کا لفظ آتا ہی رسالہ اعمال کی بائیسوین باب کی بیسوین آیت مین

یہان استیفان شہید کا ذکر ہے وہان عبرانی مین عدی کا لفظ ہی تو یہان یہہ معنے بہت صاف
ہین کہ اپنے دو شہیدون کو اختیار دونگا کیونکہ اونکی قتل ہونے کا ذکر صاف موجود ہی یہہ بات
اوس فرشتے نے اللہ کیطرف سے فرمائی جسنے مسیح کے نامی کا حکم کیا تھا اور نبوت کی معنی ہین
خبر دینا یہان وہ معنی نہین ہین کہ اللہ کیطرف سے اونپر شریعت کی حکم اوترے ہین اور وہ
اونکی خبر دیتی ہین بلکہ یہان یہہ معنی ہین کہ وہ دونو شہید لوگون کو وعظ ونصیحت کرینگے اور
لوگون کو ایمان کی باتون کی خبر دینگی جناب پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکھا ہے اوسکا
چودہوان باب دیکھو وہان وعظ کہنے والون کا صاف صاف ذکر ہے اونکے حق مین نبی کا لفظ
لکھا ہی یہان بھی یہی معنی ہین کہ وہ دونون شہید ٹاٹ پہنکر یعنے نہایت عاجزی اور
خاکساری اختیار کرکے بارہ سو ساٹھ برس تک جو دین محمدی کی ترقی کی مدت ہی جیسا کہ
اس کتاب کی بارہوین باب سی ظاہر ہی اس مدت مین وہ دین کی باتون سے لوگون کو خبر
دینگی اور نصیحتین کرینگی کیونکہ اگرچہ وہ شہید ہوگئی مگر وہ زندہ ہین روشن دل لوگون کو ہمیشہ
اونسے فیض پہنچا کریگا اور وہ اونکو تعلیم کرتے رہینگی اور اونکا کلام دیکھ دیکھکر بہت لوگ
نصیحت پکڑینگے حضرت زکریا علیہ السلام کی صحیفہ مین یہ بیان ہو چکا ہی کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دو درخت زیتون کے اور ایک شمعدان دیکھا اور فرشتے سی پوچھا کہ یہہ دونو درخت
زیتون کے کیا ہین فرشتے نے فرمایا کہ یہ دونون بیٹے تیل کے ہین یعنے اوس روشن تیل سے
فیض لینے والے ہین جو اوس شمعدان سے نکلتا ہے وہ ساری زمین کے خداوند کی ساتھ
یعنے اللہ کی حضوری مین کھڑے ہین حضرت یوحنا پر اللہ نے ظاہر کر دیا کہ اون دونو
شخصون کا ظہور ابھی تک نہین ہوا ہی پہر اونکی جلال کا یون بیان فرمایا کہ اونکی منہہ
سی آگ نکلتی ہی اور اونکی دشمنون کو کہا جاتے ہی یعنے اونکی بد دعا سے اونکی دشمن جو اونکو
قتل کرینگی وہ بھی اوسیطرح قتل ہو جاوینگی اونکو اختیار ہو کہ اگر اللہ سے مانگین تو اللہ آسمان
سے پانیکو روک دے اور زمین کے پانی کو لہو بنا دے اور ہر طرح کی آفت اونکی دشمنون پر
لا دے مگر وہ ایسا نکرینگی کیونکہ اونکو خلقت پر نہایت رحم ہی اور جب وہ اپنی گواہی دے
چکینگی یعنے خوب طرح لوگون کو وعظ ونصیحت کر چکینگے اور اپنی بے قصوری ثابت

کر سکین گے تب وہ جانور جو اتہاہ کوئین سے یعنے سمندر سے نکلتا ہی یعنے ابلیس جو سب نیک بندون کا دشمن ہی وہی ہر طرف اپنی فوجین بہیجتا ہی وہ شریر آدمیون کی دلونمین اور رگون اور پٹھون مین گہس کر نیک لوگون کو قتل کرتے ہین وہ بڑا دشمن اونسی لڑیگا اور اونکو قتل کریگا یعنی دشمنون کے ہاتھون سے اونکو قتل کرواویگا اور اونکی لاشین اوس بڑی شہر کی بازار مین پڑے رہین گے بڑا شہر بابل کا نام ہی جو کوفہ کے پاس اگلی وقت مین بڑا آباد شہر تہا بابل کے حق مین بڑے شہر کا لفظ اس کتاب کے چودہوین باب کی آٹہوین آیت مین اور اٹہارہوین باب کی دسوین آیت مین اور سولہوین آیت مین اور اٹہارہوین آیت مین اور اکیسوین آیت مین آیا ہے جب یہ لفظ صاف صاف بابل کے حق مین پانچ مقام مین آیا تو بڑا شہر بابل کا نام ہوگیا یہان بہی بیشک بڑا شہر بابل ہی کو فرمایا ہی پہر اوس شہر کا یہہ صاف پتا تبلایا کہ وہ شہر روحانی حبت سی سدوم اور مصر کہلاتا ہی یعنے ان دونو شہرون کی خصلتین اوسمین موجود ہین اسلیے اوسکی مثال ان دو شہرون سے دیجاتی ہے کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے تیرہوین باب مین ہے کہ بابل سدوم اور عاموره کی طرح ہو جائیگا جسکو اللہ نے اولٹ دیا یعنی سدوم اور عاموره کے لوگ بدکار تہے اونہون نے حضرت لوط علیہ السلام کا کہنا نمانا اور بدکاری سے توبہ نکی اونکا تختہ اللہ نے اولٹ دیا اسیطرح بابل والی بہی بدکار اور ظالم تہی اس کتاب کی اٹہارہوین باب کی تیسری آیت مین بابل کے حق مین فرمایا ہے کہ ساری قومون نے اوسکی حرامکاری کی شراب غضب پی لی سو محمدی وقت مین بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے دسوین باب مین ہے کہ آسور سے یعنے وہ جو بابل کے پاس تہا یہ بخت النصر کے وقت سے وہ سارا ملک بابل کہلایا سو فرمایا کہ آسور سے مت ڈر وہ تجہے اپنا ڈنڈا اوٹہاویگا مصر کے طور پر یعنی جسطرح مصر والون نے چند روز ظلم کیا پہر غارت ہوگئی اسیطرح آسور اور بابل والی بہی غارت ہو جاوینگی اور مصر سے مثال بابل کی اس راہ سے بہی ہے کہ مصر مین جادوگرون کا بہت زور تہا حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اونکو زیر کیا اسیطرح بابل کا جادو بہی بہت زور پر تہا سارے جہان مین اوسکا

شہر وہ تھا یہہ جو فرمایا کہ ہمارا خداوند یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی وہان سولی پر پہنچی گئی اسکا یہہ
مطلب کہ بابل کے لوگ ہی آپکو جیسے دشمن ہین آپکی قتل کی خبر سنکر نہایت خوش ہین اور اس کتاب
کے اٹھارہوین باب کے اخیر مین بابل کے حق مین صاف فرمایا ہی کہ تیری جادوگری سے زمین
کی سب قومین ٹھگا گئین اور نبیون اور پاک لوگون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کئے
گئی اوسمین پایا گیا یہان ہی معلوم ہوا کہ جتنی پاک لوگ تمام زمین مین قتل ہوئی سب کا خون
بابل مین پایا گیا اسکا یہی باعث ہی کہ بابل والون نے نبیون پر ظلم کرنیکی بنیاد ڈالی وہ سکی
خون کا وبال اونپر ہی ہوا اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی گویا اوسی شہر مین سولی
پر چڑھائی گئی اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ خداوند سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہون کیونکہ وہ
بابل کے علاقی مین پیدا ہونے تھے اور وہان کے کافرون نے اونکو آگ مین ڈالا تھا وہ آگ
بڑی دور تک بھڑکائی تھی اور آپکو گوپہن مین رکھکر اوسمین پھینکا تھا تو یہہ بھی سولی پر چڑھانے
مین داخل ہی خلاصہ یہہ ہی کہ سب پتی اور نشان یہان بابل کے ہین یہہ پیش خبری بیشک جناب
امام حسین علیہ السلام کی اور جناب عباس علیہ السلام کی ہی کیونکہ امام حسن علیہ السلام
اس سے پہلی زہر سے شہید ہوچکی تھی اور موافق دستور کے دفن ہوئی تھی جناب امام حسین
علیہ السلام نے اور جناب عباس علیہ السلام نے پہلے اپنی دشمنون کو خوب وعظ سنایا پہر
دشمنون کی ہاتھ سی شہید ہوئی اور جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ آپکی کئی بھائی اور بیٹی
اور بھتیجی شہید ہوئی مگر آپکی بھائی جناب عباس علیہ السلام نے آپکے واسطے بہت بڑی محنت
کی تھی اونکی مزار پاک سی بھی اب تک کراتین ظاہر ہوتی ہین اور کہہ جو فرمایا کہ اونکی لاشین اوس
بڑے شہر کے بازار مین پڑی رہین گی جس لفظ کا ترجمہ بازار لکھا ہی وہ عبرانی مین رحوب
ہی اوسکی معنے لغت عبرانی مین لکھی ہین سڑک اور شہر کے دروازے کے سامنے کشادہ
جگہہ سو دریائے فرات کے سامنے کا مقام جہان امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی یہہ مقام
بابل کا بازار ہوگا یا اس شہر کے باہر کا میدان ہوگا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
شہادت کی خبر بہت حدیثون مین دی ہے ابن کثیر رح نے اپنی تاریخ مین حضرت عائشہ رض
کی زبانی ایک روایت لکھی ہی اوسمین یہہ لفظ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین

بابل کی زمین پر قتل کیا جائیگا اور یہ جو فرمایا کہ لوگون اور فرقون اور زبانون اور قومون مین
سے بہتیرے اونکی لاشون کو ساڑھے تین دن تک دیکھا کرینگے سو ایسا ہی ہوا اوس زمانہ مین
مسلمانون مین عربی اور فارسی اور رومی زبانون کی جاننے والے ملے جلے تھے ابن زیاد کیطرف
سے جو عمر ابن سعد فوج کا سردار تہا اوسکی کوچ کا حال بحر المصائب مین جو ہمارے وقت مین
شیعون نے چہاپی ہی یون لکہا ہی کہ کہا شیخ مفید اور سید ابن طاوس اور طبرسی رحمہ نے کہ عمر
ابن سعد نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک اسی عاشورہ کے دن خولی ابن
یزید اور حمید ابن مسلم کے ساتھہ ابن زیاد کے پاس بہیجا اور باقی شہیدون کے سر شمر وغیرہ
کے ساتھہ بہیجے اور ابن سعد عاشورہ کے باقی دن اور دوسرے دن دوپہر تک ٹہرا رہا اور
اپنی قتل کئی ہوئون کو جمع کیا اور اونپر نماز پڑہی اور اونکو دفن کیا اور امام حسین علیہ السلام
کو اور اونکی سب مددگارون کو چہوڑ گیا اور اونکو دفن کا کچہہ دہیان نہ کیا یہہ لکہا ہی کہ جب
امام علیہ السلام کے جسم پر اسیطرح تین دن گذر گئی تب قوم اسد کے کچہہ لوگ نینوا سی نکلی
اونہون نے ان لوگون پر نماز پڑہی اور دفن کیا اور ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون مین لکہا
ہی کہ ایک معتبر کتاب کی روایت ہی کہ قوم اسد کا ایک مرد کہتا ہے کہ مین نہر علقمی کے کنارے
پر کہیتی کرتا تہا جب عمر ابن سعد کا لشکر چلا گیا مینی عجائب چیزین اوس جنگل کے شہیدون
مین دیکہین جنکا مین ذکر نہین کر سکتا اون باتون مین سے ایک بات یہہ ہی کہ اون لاشون پر
جب ہوا چلتی تہی تو مشک اور عنبر کے خوشبو سے بہی اچہی خوشبو مجکو آتی تہی اور ہمیشہ
مین دیکہتا تہا کہ ستارے آسمان سے نیچی آتے ہین اور اون پاک جسمون کے نزدیک سے
اوپر چلے جاتے ہین اور مین اوس جنگل مین اپنے لڑکے بالون کے ساتھہ اکیلا تہا اور جب
سورج ڈوبتا تہا تو ایک شخص کی آہٹ دکہائی دیتی تہی جو قبلہ کیطرف سی آتا تہا اور اون
لاشون کے درمیان مین داخل ہوتا تہا اور صبح کو چلا جاتا تہا مین کہتا تہا کہ لوگ کہتی
تہی کہ یہ خارجی لوگ ہین اسوقت کے حاکم سے لڑنے نکلی تہے پہر یہ عجائب نشان کیون
نظر آتے ہین اون باتون مین سے ایک رات کو مینی عہد باندہا کہ آج نہ سوونگا شاید اسحال
کی حقیقت مجہپر کہل جاوے جب شام ہوئی وہ شخص ظاہر ہوا اور لاشون کے درمیان مین آیا

داخل ہوا اور ایک جسم کے پاس گیا کہ اوس جسم نورانی سے آفتاب کا سا نور روشن تھا اوسکو
بغل مین لیا اور اوسپر اپنا منہہ ملا جب بہت اندھیرا ہوا بہت سی مشعلین ظاہر ہوئین اور
آواز رونیکی بلند ہوئی ایک اونمین کا کہتا تھا واحسیناہ والاماہ مین ڈرتا ہوا اوسکی پاس
گیا اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کہا ہم جن ہین اور ہر رات صبح تک حسین پر روتے ہین
اور وہ شخص جو تو نے دیکھا وہ حضرت علی ہین کہ ہر شب کو آتی ہین اور روتی ہین اس
روایت سے معلوم ہوا کہ عمر ابن سعد جب گیارہوین تاریخ چلا گیا امام حسین علیہ السلام
کی اور آپکے ساتھہ والون کی لاشین کئی دن تک بے دفن میدان مین پڑی رہین
یہ شخص اسدیون کی قوم کا تھا ظاہر یون ہی کہ اوسنی بارہوین اور تیرہوین شب اون
لاشون کی کرامتین دیکھین پھر چودہوین شب کو جاگتا رہا اور یہ معاملہ دیکھا تب چودہوین
کو اسدیون کو خبر ہوئی اونہون نے آکر دفن کیا اور یہ جو فرمایا کہ لوگ اونکو ساٹھہ تین
دن تک قبر مین رکھینگے اسکا یہہ مطلب کہ آپکی دشمن بہت تھی اونکی ڈر کے مارے
کسینے دفن نکیا جب اسدیون کو خبر ہوئے تب اونہون نے دفن کیا اور فرمایا کہ لوگ
اونپر خوشی کرینگے سو ایسا ہی ہوا ابن زیاد کی فوج والون نے آپکی قتل پر بڑی خوشی ظاہر
کی تھی اور فرمایا کہ ساٹھہ تین دن کے بعد زندگی کی روح اسد کیطرف سی اونمین
آئی اسکا یہہ مطلب کہ بعد دفن کے اسدنے اونکو قبرون مین زندہ کردیا اور آسمان پر
اونکو بلایا ایسی احوال اوس عالم مین بہت گذرتے ہین اور فرمایا کہ اونکی دشمنون نے
اونکو دیکھا اسکا مطلب یا تو یہ ہی کہ شیاطین اور جنون نے اونکا آسمان پر جانا دیکھا کہ
ڈر گئی یا آدمیون نے بھی خواب مین ایسا دیکھا ہوگا ملا عبداللہ ابن نوراللہ شیعی نے
کتاب عوالم العلوم مین حسن ابن سلیمان کی کتاب المختصر سے نقل کیا ہی کہ اونہون نے
کتاب المعراج مین اپنی سند صدوق تک پہونچائی اونکی سند بکر بن عبداللہ تک پہونچی
وہ روایت کرتے ہین سہل بن عبدالوہاب سی وہ ابومعاویہ سے وہ اعمش سے وہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ امام زین العابدین علیہ السلام
سے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین پانچوین آسمان پر حضرت

علی کی صورت دیکھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ فرشتے علی کی صورت کے
مشتاق ہوئے اللہ نے اونکی واسطے اونکی صورت نور سے بنا دی امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی فرشتی اوترے اور اونکو اوٹھا لیگئی
اور اونکو حضرت علی کے صورت کے ساتھہ پانچوین آسمان مین رکھا اگر یہہ روایت ٹھیک
ہی تو مطلب یہہ ہی کہ دفن کرنیکے بعد اونکو آسمان پر اوٹھا لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ بہونچال
آیا اور سات ہزار آدمی قتل ہوئے اسکا ظاہرا یہہ مطلب ہی کہ کوفہ مین مختار کی عملداری
ہوئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے سب قاتل بڑے بڑے عذابون سے قتل
کئی گئی جناب یوحنا فرماتے ہین دوسرا افسوس گذر گیا دیکھو تیسرا افسوس جلد آتا ہی
اسکا یہ مطلب کہ چھٹی فرشتی کے نرسنگے کا زمانہ جسمین دریاے فرات پر لڑائی ہوئی
وہ زمانہ گذر گیا اب تیسرا افسوس جلد آتا ہی یعنے ساتوین فرشتے کے پہونکنی کا وقت
آتا ہی جسمین اللہ کی بشارتون کے ظہور کا وعدہ ہی افسوس کا لفظ اسلیئی فرمایا کہ
افسوس اون لوگون پر جو ایسی رسول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت
پاکر ایمان نہ لاوین اور دنیا مین قتل ہونا اور عقبی مین ہمیشہ آگ مین رہنا قبول کرین
اب فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے پہونکا اور آسمان پر بڑی آوازین یہ کہتی
ہوئی آئین کہ دنیا کی بادشاہتین ہمارے خداوند اور اوسکے مسیح کی ہوگئین اور وہ ہمیشہ
تک بادشاہت کریگا آہی محمدی بہائیو اوپر فرمایا تھا کہ ساتوان فرشتہ جب پہونکیگا
تب اللہ کا پوشیدہ مطلب جسکی اللہ نے اپنے نبیون کو خوشخبری دی تہی وہ ظاہر ہوجائیگا
یہان اوس پوشیدہ مطلب کو صاف کھولدیا کہ جب ساتوین فرشتے نے پہونکا دنیا
کی جتنی بادشاہتین تہین وہ سب اللہ کی اور اوسکی مسیح کی ہوگئین یعنے سب بادشاہتین
اگرچہ اللہ ہی کی طرف سی تہین مگر اوسنی اپنے شریر بندون کو ڈھیل دے رکھی تہی
اب وہ سب بادشاہتین خاص اللہ کی اور اوسکے مسیح کی یعنے اوسکے آخری پیغمبر کی
ہوگئین اب آخری پیغمبر ہمیشہ تک بادشاہی کرینگے یعنے اونکا دین ہمیشہ غالب رہیگا
اب فرماتے ہین اور چوبیس بزرگ جو اپنے تخت پر اللہ کے حضور بیٹھی تہی منہہ کے

سجل گرے اور اللہ کو سجدہ کیا اور بولے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہی اور تہا اور جو آنیوالا
ہی ہم تیرا شکر کرتے ہین کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت اختیار کرلی اور بادشاہت کی اور
قومین غصے ہوئین اور تیرا قہر آیا اور مردون کا وقت پہونچا کہ اونکی عدالت کی جاوی
اور تو اپنے بندون نبیون اور پاک لوگون کو اور اونکو جو تیری نام سے ڈرتے ہین
کیا چہوٹے کیا بڑے اجر بخشی اور اونکو جو زمین کو خراب کرتے ہین خراب کرے اے
ایمان والو دیکھو جب اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی کی منادی
آسمان پر ہوئی تو اوسوقت وہ چوبیس ۲۴ شخص جو اللہ کے حضور ہی مین تہے اونہون نے
اللہ کے آگے سجدہ شکر کا کیا کہ یا اللہ تیرا شکر ہی کہ تو نے اپنی خاص بادشاہی کو ظاہر کیا
اور کافرون کی قومون پر اپنا غضب نازل کیا اور مردون کی عدالت کا یعنی قیامت
کا بہی وقت آپہونچا آپ فرماتے ہین اور اللہ کی ہیکل یعنی مسجد آسمان پر کہولی گئی اور
اوسکی ہیکل مین اوسکی عہد کا صندوق نظر آیا اور بجلیان اور آوازین اور گرجین آئین
اور زلزلہ ہوا اور بڑے اولے پڑے اے ایمان والو اللہ کی مسجد بیت المقدس کی شکل
اللہ نے آسمان پر حضرت یوحنا کو دکھلائی اور اللہ کے عہد کا صندوق جسمین اللہ کا
عہدنامہ یعنے توریت رکہی رہتی تہی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کیوقت
سے چلا آتا تہا اور بخت نصر کے وقت سے غائب ہوگیا تہا وہ بہی اللہ نے دکھلایا اس
مین یہہ اشارہ تہا کہ مسجد بیت المقدس جو ویران پڑی ہے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی بادشاہی مین بنائے جاویگی اور پہر اوس صندوق کو امام مہدی علیہ السلام
آکر نکالینگے اور اس مسجد مین رکہا جاویگا اللہ نے وہ وقت بہی حضرت یوحنا کو
دکہلا دیا اب دیکہو اس بڑی عدالت اور بڑی بادشاہی کے بادشاہ کے پیدا ہونیکا وقت
کس شان وشوکت سے اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو دکہلایا بارہوان باب اور ایک
بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑہی ہوئے اور چاند اوسکی پاؤن تلے
اور اوسکی سر پر بارہ ۱۲ ستارون کا تاج تہا اور وہ حاملہ تہی اور جننی کے درد اور پیر سے چلاتی
تہی پہر ایک اور نشان آسمان پر دکہلائی دیا اور دیکہو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکی سات سر

اور دس سینگ اور اوسکی سر ون پر سات تاج تہے اور اوسکی دم نے آسمان کی تہائی ستارے کہینچے اور اونکو زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کی آگے جو جننے پر تہی جا کہڑا ہوا تا کہ جب وہ جنے تو وہ اوسکے بچے کو نگل جاوے اور وہ فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کے عصا سے سب قومون پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا اللہ کے آگے اور اوسکے تخت کے آگے اوٹہا لیا اور وہ عورت بیابان مین جہان اللہ نے اوسکے لئے جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تا کہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹہہ دن تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور وہ فرشتے جو اوسکے ساتہہ تہے اژدہے سے لڑنیکو کہڑے ہوئے اور اژدہا اور اوسکے کارندے لڑے اور غالب نہوے اور نہ آسمان پر اونکی پہر جگہہ ملی سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس و شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اوسکے کارندے بہی اوسکے ساتہہ گرائی گئی اور مینے ایک بڑی آواز آسمان سی یہہ کہتی سنی کہ اب نجات اور قدرت اور سلطنت ہمارے خدا کی آئی اور اختیار اوسکے مسیح کا ہوا کہ ہمارے بہائیون کا مدعی جو رات دن ہمارے خدا کے آگے اونپر تہمت لگاتا تہا گرایا گیا اور اونہون نے برّے کی لہو کے سبب اور اپنی گواہی کی بات کی باعث اوسکو جیت لیا اور اونہون نے اپنی جانون کو مرنے تک عزیز نہین جانا اسواسطے اے آسمانو اور اونپر کے رہنے والو خوشی کرو افسوس خشکی اور تری کے رہنے والون پر اسلیئے کہ ابلیس تم پاس اوترا اور اوسکا بڑا غصہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اوسکا وقت تہوڑا باقی ہے اور جب اژدہے نے دیکہا کہ زمین پر گرایا گیا تو اوسنے اوس عورت کو جو فرزند نرینہ جنی تہی ستایا اور عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دیئے گئے تا کہ اوس سانپ کے آگے سے بیابان مین اپنی مقام کو اوڑ جاوے جہان ایک زمان اور دو زمانون اور آدہے زمان تک اوسکی پرورش ہوتی ہے اور سانپ نے اپنے منہہ سے پانی کی ندی عورت کے پیچہے بہائی تا کہ اوسکو ندی سے بہا دے پر زمین نے عورت کی مدد کی اور زمین نے اپنا منہہ کہولا اور اوس ندی کو جو اژدہے نے اپنے منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پہ غصے ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کے حکم مانتے اور عیسی مسیح کی گواہی رکہتی ہین

لیے گیا ہی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیدا ہونیکا وقت پہلے سے جناب یوحنا کو دکہا دیا اور آپکی ماں کو حضرت یوحنا نے اس شان و
شوکت سے دیکھا کہ سورج کو اوڑہے ہوے تہین اور چاند اونکے پاؤن تلے اور بارہ ستارون کا
تاج سر پر تہا اور جننے کا درد تہا اور اوسوقت شیطان اس نیت سے جا کر کہڑا ہوا کہ یہ لڑکا پیدا
ہو تو اوسکو نگل جاؤن مگر اللہ نے بچا لیا اور وہ لڑکا پیدا ہوا جسکے حق مین زبور شریف کی
دوسری سورت مین یون ارشاد ہوا ہی کہ لوہے کے عصا سے سب قومون پر حکومت
کریگا اس سے صاف کہل گیا کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہ تہی حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد جناب یوحنا کو اللہ نے آئندہ زمانے کا حال دکہایا اور یہہ بہی دکہلا دیا کہ وہ
لڑکا اللہ کے آگے اور اوسکے تخت کے آگے اوٹہا لیا گیا آپکے معراج کا وقت بہی اللہ نے دکہا دیا اور
یہہ بہی دکہا دیا کہ وہ عورت بیابان مین یعنی عرب کے اوس مقام مین چلی گئی جہان ایک ہزار
دوسو ساٹھ برس تک اوسکی پرورش کی جگہہ اللہ نے تیار کی ہی اسمین یہہ اشارہ ہی کہ
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین ہجرت کرکے جاوینگے اور وہان دین کی ترقی ہوگی
اور بارہ سو ساٹھ برس تک غلبہ ہوگا دن سے مراد برس ہی جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام
کے صحیفہ مین اسکا پورا بیان ہو چکا اور اللہ نے یہہ بہی دکہلا دیا کہ حضرت میکائیل علیہ السلام
نے اور اونکے ساتہہ کے فرشتون نے ابلیس کو اور اوسکے ساتہہ کے شیطانون کو لڑکر زمین پر
گرا دیا اور پہر آسمان پر اونکو جگہہ نہ ملی اس خبر کا صاف ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین ہوا کیونکہ قرآن شریف کے اوترنے سے پہلے جن آسمان تک جا کر فرشتون
کی باتین اونکی چوری سے سنتے تہے فرشتون کو جو حال آئندہ کا اللہ تعالی بتلاتا ہی وہ
احوال جن اونسے سن لیتے تہے اور آدمیون کو آکر بتاتے تہے جب سے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہوا اللہ تعالی نے فرشتون کو حکم دیکے آسمان پر بٹہا
دیا کہ جو جن باتین سننے آوے اوسپر آگ کا شعلہ تارون سے لیکر پہینکین جب جنون نے
آگ کی مار کہائی بہت سے جن محمدی ہوگئے اور جو ڈہیٹ تہے وہ منکر رہے اونکو آسمان پر
پہر جگہہ نہ ملی جو کوئی اونمین کا فرشتون کی باتین سننے جاتا ہی اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہی

جنون کے آشنا جا بجا ملک عرب مین پہیلے ہوئے تھے جنہون نے جا بجا اقرار کیا کہ آئندہ ابھی کوئی
خبر ہمکو معلوم نہین ہوتی اب جو کوئی کان لگاتا ہے اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہے جناب یوحنا کو
اللہ تعالی نے اسیوقت کا حال دکھلایا تھا اسیوقت کی بابت ارواحون کو خوشی تھی کہ ہمارے
ایمان والے بھائیون کا دشمن جو طرح طرح کی تہمتین اونپر لگاتا تھا گرا دیا گیا اسکے آگے تہمت
لگاتا تھا یعنی یون کہتا تھا کہ یہہ لوگ دین پر مضبوط نہین رہینگے جب مین اونپر طرح طرح کا
ظلم کرونگا تو یہہ دین کو چھوڑ دینگے مگر اللہ والون نے اوسکی قول کو جھوٹا کر دیا بہت شخصون نے
عذابون سے قتل ہونا قبول کیا مگر اللہ کا اور پیغمبرون کا نام لینا نہ چھوڑا اسیواسطے کہا کہ
خدا کی نجات یعنی اوسکی طرف سے بندون کی نجات آئی اور اوسکی خاص قدرت اور
سلطنت کا ظہور ہوا اور اوسکی مسیح کا یعنی اوس پیغمبر کا اختیار ہوا جسکی بشارت اوپر
ہو چکی اسبات پر آسمانون کو اور سب فرشتون کو خوشی کرنیکا حکم ہوا اوس دشمن نے
اوس رسول پاک کی ماں کو ستایا اونکو اللہ نے عقاب کے سے دو پر دیے تاکہ اوس سانپ
کے سامنے سے بیابان مین یعنے عرب مین اپنے مقام تک یعنی مدینہ تک اوڑجاوین جہان
ایک زمان یعنی ایک ہزار اور دو زمان یعنے دو ہزار اور آدہے زمان یعنی پانسو برس
تک پرورش ہوئی ہے یہہ لفظین حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کی ہین وہان
اسکا پورا بیان ہو چکا ہے یہہ صورت آپکی ہجرت کی اسنے دکھلائی کہ دشمن نے طرح
طرح ستایا کافرون کو قتل کی تدبیرین بتلائین اور بار بار قتل پر مستعد کیا مگر اللہ نے
بچایا اور امن کے مقام مین پہونچایا اور ابلیس نے منہہ سے پانیکی ندی بہائی اسکا یہہ
مطلب کہ ہر طرف سے کافرون کی فوجین آپکے وقت مین اور آپکے نائبون کے وقت مین
جمع کین جیسا کہ سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین فرمایا ہے کہ اژدہے کے منہہ سے
دیوون کی ناپاک روحین نکلین جو ساری دنیا کے بادشاہون کے پاس جاتی ہین کہ انکو
اللہ تعالی کے بڑے دن کی لڑائی کیواسطے جمع کرین اوسی مطلب کو یہان یون دکھلایا
کہ سانپ نے اپنے منہہ سے پانیکی ندی بہائی اور زمین نے ندی کو پی لیا اسکا یہہ مطلب ہے
بہت سے کافر ہر طرف قتل ہوئی اور خاک مین مل گئی اسپر ابلیس بہت غصے مین آیا اور

اوس عورت کی باقی اولاد سے لڑنے گیا باقی اولاد کا اشارہ جناب امام حسین علیہ السلام
اور اونکی ساتھہ والون کی طرف ہی جیسا کہ گیارہوین باب کی ساتوین آیت مین جہان صاف
شہادت کا ذکر ہی وہان یہ لفظ ہی کہ وہ جانور اونسی لڑیگا اور اونکو قتل کریگا اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا اور تمام امت کا یہہ بڑا تپا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی گواہی رکہتی ہین یعنی گواہی دیتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندی ہی اور اوسکی
پیغام پہونچانیوالی ہین آی ایمان والو اب دیکہو پادری لوگ اسباب کی کہلی بشارت کو
کدہر پہیرتے ہین تفسیر ڈوالی مین ہی کہ پائیل کہتا ہی کہ قسطنطین کیوقت مین جو لوگ تہی
اونہون نے اس پیش خبری کو اوسسے مطابق کیا تہا ای پادریو قسطنطین اگرچہ بت پرستی
چہوڑکر عیسائی ہوا تہا مگر اوسنی دین کے قاعدی ایسی بگاڑی کہ تمہاری کتابین اوسکی
ہجو سی بہری ہوئی ہین ہائے افسوس تمہاری عقلونپر کہ اس جگہہ اتنی بڑی بڑی تعریفین
کو قسطنطین کی تعریف سمجہتی ہو اللہ سی ڈرو اور اس محمدی بشارت کو سمجہو اور دیکہو
کہ اسکی بعد قسطنطین کی شرارتون کا سارا حال اللہ نے جناب یوحنا کو دکہا دیا
تیرہوان باب اور مین سمندر کی ریتی پر کہڑا تہا اور ایک جانور کو سمندر سے اوٹہتی
دیکہا جسکی سات سر اور دس سینگ تہی اور اوسکی سینگون پر دس تاج اور اوسکی سرون
پر کفر کے نام تہی اور وہ جانور جو مینی دیکہا چیتی کی شکل تہا اور اوسکی پاؤن بہالو یعنے ریچہ کے
سی تہی اور اوسکا منہہ شیر کے منہہ کا سا تہا اور اژدہی نے اپنی قوت اور اپنا تخت اور بڑا
اختیار اوسکو دیا اور مینی دیکہا اور اوسکی سرون مین سے ایک گویا موت تک زخمی ہی یہہ
اوسکا زخم کاری چنگا ہو گیا تہا اور ساری زمین اوس جانور کے پیچہی تعجب کرتی چلی
اور اونہون نے اوس اژدہی کی جسنی اوس جانور کو اختیار دیا پوجا کی اور اوس
جانور کو بہی پوجا اور بولی کون اوس جانور کی مانند ہی کون اوس سی لڑسکتا ہی اور ایک
منہہ بڑا بول بولنی والا اور کفر بکنی والا اوسکو دیا گیا اور بیالیس مہینی تک لڑائی
کرنیکا اوسکو اختیار دیا گیا اور اوسنی اللہ کے حق مین کفر بکنی پر اپنا منہہ کہولدیا تاکہ
اوسکی نام اور اوسکی مقام اور اونپر جو آسمان مین رہتی ہین کفر بکی اور اوسکو دیا گیا

کہ پاک لوگون سے لڑے اور اونپر غالب ہووے اور سب فرقون اور زبانون اور قومون پر اوسکو اختیار دیا گیا اور زمین کے وے سب رہنے والے اوسکی پوجا کرینگے جنکے نام بری کی کتاب حیات مین جو بناے عالم سے قتل ہوا نہین لکھے گئے اگر کسیکا کان ہو تو سنے اگر کوئی قید کرتا ہی سو قید مین پڑتا ہی اگر کوئی تلوار سے قتل کرتا ہی تو ضرور ہی کہ تلوار سے قتل کیا جاوے پاک لوگون کا صبر اور ایمان یہان ہی اور مینے ایک اور جانور کو زمین سے اوٹھتے دیکھا اور برے کے مانند اوسکی دو سینگ تھی اور اژدہے کے موافق بولتا تہا اور وہ پہلی جانور کی سارے اختیار پر اوسکی آگے عمل کرتا ہی اور زمین اور اوسکی رہنے والون سے پہلی جانور کو جسکا زخم کاری چنگا ہوا پوجواتا ہی اور وہ بڑے اچنبے ظاہر کرتا ہی یہانتک کہ آدمیون کے سامنی آسمان سے زمین پر آگ گراتا ہی اور اون اچنبون کے وسیلے سی جنکی دکہانیکی قدرت جانور کے سامنے اوسکو دیگئی زمین کے رہنے والون کو دغا دیتا ہی کہ زمین کے رہنے والون سے کہتا ہی کہ تم اوس جانور کی جسمین تلوار کا زخم تہا پر جیا ہی مورت بناؤ اور اوسکو یہ دیا گیا کہ جانور کی مورت کو جان بخشی تاکہ جانور کی وہ مورت باتین کرے اور اون سبکو جو جانور کی مورت کو نہ پوجین قتل کرواوے اور وہ سب چہوٹون اور بڑون اور دولتمندون اور غریبون اور آزادون اور غلامون کے دہنے ہاتہہ یا ماتھے پر ایک نشان کرواتا ہی اور یہ کہ کوئی خرید فروخت نکر سکے مگر وہی جسمین وہ نشان یا اوس جانور کا نام یا اوسکی نام کا شمار ہو حکمت اسمین ہی وہ جو سمجہہ رکہتا ہی اوس جانور کا عدد گن جائے کیونکہ وہ انسان کا عدد ہی اور اوسکا عدد چہہ سو چہیاسٹھہ ہی پادری ڈاویوڈ ٹی تفسیر مین لکہتا ہی کہ یہ روم کی بت پرست بادشاہونکا احوال ہی اسنے حضرت یوحنا کو دکہلایا اور دس سینگون سی مراد ہی بت پرست رومیون کی سلطنت اور اژدہے سی مراد شیطان ہی اور سات سرون سی مراد یہ ہی کہ روم کی سلطنتون کی سات قسمین تہین اور زمین سے ایک جماعت اوٹہ کہڑی تھی جو کہ سیزر کے حملی سی بدل گئی تھی اور روم کی سلطنت نے بتون کو پوجا جسکے سبب شیطان پوجا جاتا ہی اور بیالیس مہینے سی مراد ہی وہ مدت جسمین اہل روم کی بت پرستی کا

جاری رکھا اور پاک لوگون سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکی حواری اور سب
عیسائی اور بری سے یعنی بکری کے بچے سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین مطلب یہ ہی کہ
روم کی بت پرست بادشاہ عیسائیون کو قتل کرینگی پہر آخر کو برباد ہو جاوینگی پہر جو دوسرے
جانور کا بیان ہی اوسکو پادری ڈاالیو ڈیٹی لکھتا ہی کہ یہ اون لوگون کا ذکر ہی جنہون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نام سے زور پکڑا اور دوسرے کی موت اونکو ملی پادری کا
مطلب یہ ہی کہ روم کی بت پرست بادشاہ جب عیسائی ہو گئی تو وہ دوسرا جانور
تہا کیونکہ اوس پہلی سلطنت کا رنگ بدل گیا اون بادشاہون مین پہلا بادشاہ قسطنطین
ہی جسنے دین مین بڑا فساد ڈالا پادری لکھتا ہی کہ اس دوسرے جانور کی سلطنت آخر
کو فقط پورب کی ضلع مین رہگئی اور تصویر بنانیکا یہ مطلب کہ جس جگہہ روم ہی وہان اللہ تعالی
کی موجود ہونیکی ایک جگہہ مقرر کی گئی تہی اور اوسکی تعظیم ہولی تہی اور زخم کاری کا یہ
مطلب کہ روم کی سلطنت کو اون ترکی قومون نے برباد کیا اور اچہی ہو جانیکا یہ مطلب
کہ وہ روم کی سلطنت نئی طرح پر پچہم کی ضلع مین قائم کرینگی جو اگلی سلطنت کی طرح پر
ہوگی جو برباد ہو گئی اور مورت کو جان دینگی کہ مورت بولیگی اسکا یہ مطلب کہ
قانون بناوینگی اور کوئی خرید و فروخت نکرسکیگا جو اونکی سلطنت کی زور کو نمانیگا
خلاصہ یہ ہوا کہ پادری کے نزدیک پہلا جانور جو جناب یوحنا نے دیکہا وہ روم کی
بت پرست بادشاہون کی صورت تہی اور دوسرا جانور روم کی اون بادشاہون
کی صورت تہی جو چوتہے سو برس عیسائی ہو گئی تہی دیکہو اونکی حق مین صاف فرمایا کہ وہ
اژدہے کیطرح بولتا تہا یعنی بت پرستون کیطرح یہ لوگ بہی شیطانی باتین کرتے تہے
تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین ہی کہ رومی سلطنت پر اون ترکی قومون نے حملہ کیا وہ
زخم کاری ہی یعنی بادشاہت اوٹہی اور پوپون کی ہاتہہ مین بادشاہت پڑی اور
رومیون کا نام پہر قوی ہو گیا اور دو سینگون والا جانور عموماً رومی سلطنت ہی
اور دو سینگون والی جانور سے خاص رومی کلیسیا یعنی عیسائی جماعت مراد ہی دس تاج
والی سینگون کا جانور رومی سلطنت ہی کیونکہ وہ دس بادشاہون مین تقسیم ہوئی تہی

اور دو سینگون والی جانور سی مراد رومی کلیسا ہی یعنی پادریون کی جماعت اسی جانور کو
بعد اسکی چہوٹا نبی کہا گیا ہی سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین اور انیسوین باب کی
بیسوین آیت مین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ جہوٹی عقیدی کی تعلیم دیگا اور اوسکی آواز
بہت ڈرونی ہی کہ وہ بت پوجنی کا حکم کرتا ہی اور ایسکی سچی پوجنی والون کو اور حضرت
حضرت عیسی علیہ السلام کے ایمانداروں کو قتل کا حکم دیتا ہی یعنے یہ دوسری سلطنت
جو اپنا پہونچاتی ہی اوسکو سب اختیار پہلی سلطنت کی حاصل تہی یہ رومی کلیسا کا بڑا فخر
تہا کرامتین اور معجزے اور خواب اور مکاشفات یعنی غیب کا عالم دیکھنا اور وہان
کے پادریون کی بڑی کارسازے تہی جاہلون کی فریب دینی کو اور مورت یا قایم مقام اوس
جانور کا غالبا اوسی مراد پوپ ہی وہ دراصل اوس کلیسا کا بت ہی اوسمین اوس جانور
کی ساری طاقت ہی اور ساری حکومت دینی و دنیوی کا حاکم ہی وہ تو خود کچہ نہین بیچ
وہ تو انسان ہی بے اختیار اور بے قدرت جبتک کہ دو سینگ والی جانور یعنے پادریون
کی جماعت اوسکو پوپ بنا کر اوسمین جان ڈالتی ہی اور اوسکو باتین کرنیکی اور حکم دینی کے
لایق کرتے ہی اور اس لایق کرتے ہی کہ جو اوسکا حکم نمانے اور اوسکو نہ پوجی اوسپر عذاب
کرے یہ قول نیوٹن کا ہی اور قدیم لوگون مین دستور تہا کہ غلامون کو آقا کا نشان
ملتا تہا اور سپاہیون کو اپنی فوج کی سپہ سالار کا اور جو کسی دیوتا کو پوجتے ہین اونکو
اوس دیوتا کا اور یہ نشانیان اکثر دہنی ہاتہہ یا ماتہی پر ہوتی تہین اس رسم پر اشارہ
ہی کہ پوپون کی بت پرستی اور خونخواری کی تابعداری کرنا گویا نشان ہی اوس جانور کا
عقیدی مین اور عمل مین اور جو کوئی اونکی رسمون پر نہ چلی وہ اوسکو قوم سی خارج
کردیتی تہی عبرانی مین سومیون کو رومییت کہتی ہین اوسکی عدد چہہ سو چہیاسٹہہ ہین
اور یونانی لاٹینیوس کے عدد تیس اور ایک اور تین سو اور پانچ اور دس اور پچاس
اور ستر اور دو سو ہین تفسیر ہنری اسکاٹ مین لکہا ہی کہ ایرانیوس جو پولی کارپ کی
شاگرد ہین اور پولی کارپ جناب یوحنا کی شاگرد ہین سو ایرانیوس نے لکہا ہی کہ وہ
لفظ جسکا عدد چہہ سو چہیاسٹہہ ہی وہ لاطینوس ہی جو اکثر روم کی پوپون کے حق مین

بولا جاتا ہی کیونکہ موافق یونانی حرفون کی حساب سے ہین اگر اوسکی عدد اکٹھی کئی جاوین تو ٹھیک
چھہ سو چھیاسٹھ ہوتی ہین اب ہم کہتی ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ مین جہان
رومیون کی پادشاہون مین سے قسطنطین کا صاف صاف بتا دیا ہی کہ وہ پہلون سے
جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا وہان یہ لفظ فرمایا ہی کہ اوسکا ایک منہہ تھا
جو بڑی بڑی باتین بولتا رہا تہا وہی لفظ یہان جناب یوحنا نے بھی فرمایا کہ ایک منہہ بڑا
بولنے والا اور کفر بکنی والا اوسکو دیا گیا اس سے ہمکو معلوم ہوا کہ یہان پہلی جانور سے
مراد خود قسطنطین ہے وہان یہ لفظ بھی فرمایا تہا کہ وہ اللہ تعالی کے پاک لوگون کو ایذا
دیگا یہان جناب یوحنا فرماتے ہین کہ وہ پاک لوگون سی مقابلہ کریگا اور انپر غالب ہوگا
ان باتون سے خوب ثابت ہوگیا کہ یہ ذکر قسطنطین کا ہی اوسنی پاک لوگون کو بہت ستایا
سچی عیسائیون پر اتنا ظلم کیا کہ اونہون نے شہرون مین رہنا چھوڑ دیا اور جنگلون مین
جا بسی پہر اوسی قوم کے لوگ محمدیون سی بہت شدت سی لڑے اللہ نے محمدیون کو غلبہ دیا
بیالیس مہینے کہ بارہ سو ساٹھہ دن ہوتی ہین جب سے بارہ سو ساٹھہ برس مراد ہین یہی
دین محمدی کی ترقی کا زمانہ ہی اس زمانیمین بھی رومی نصاری کبھی کبھی مسلمانون
سے لڑتے رہی اور پانچوین صدی کے اخیر مین اونہون نے مسلمانون پر بڑا غلبہ کیا تہا
پہر اللہ نے انکو عاجز کر دیا پہر دوسرا جانور جو جناب یوحنا نے دیکھا وہ بقول تفسیر ڈوالی کے پادریون
کی جماعت ہی اور وہ پہلی جانور کے یعنی رومی بادشاہون کے آگی پیشکاری کرتے تھے اور اپنی
بادشاہون کو بچاتے تھی اور جھوٹ موٹ کی شعبدی دکھلا کر جاہلون کو فریب مین لاتی تھی
اور کیا عجب ہی کہ قسطنطین یا اور بادشاہون کی مورت بنا کر جادو کے زور سی اوسکی
باتین بھی کروائے ہون جناب یوحنا نے فرمایا کہ جو تلوار سے قتل کرتا ہی وہ ضرور ہی کہ تلوار
سے قتل کیا جاوے اس پیشخبری کا صاف یون ظہور ہوا کہ رومی لوگ جو جہوٹے عیسائی تھی
محمدیون کی تلوار سے قتل ہوئی جاننا چاہیے کہ اس کتاب مین حضرت عیسی علیہ السلام کے
حق مین کئی جگہہ برّے کا لفظ آیا ہی یعنے بکری کا بچا پانچوین باب مین یہ بیان ہی کہ جناب
یوحنا نے ایک برہ دیکھا کہ یون کہڑا تہا گویا ذبح کیا ہوا تہا اور چوبیسون بزرگ بولی کہ تو

ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہمکو اپنے خدا کیواسطے ہر فرقے اور زبان اور امت اور قوم مین سے مول لیا
اب اس باب کی آٹھوین آیت مین یون ہے کہ وہ بنای عالم سے یعنی جبسے دنیا کا پیدا کرنا اللہ
نے شروع کیا تبسے وہ ذبح ہوا اسکا مطلب یون سمجھنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
ظالمون کے ہاتھ سے قتل ہونا اللہ نے مقدر مین لکھا تھا جب وہ وقت مقدر آپہونچا آپنے
صبر کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہے تو ثواب شہادت کا بیشک آپکو مل گیا اللہ نے آپ
پر سے اوس قضا کو ٹال دیا اور آپکی بدلی دوسرے شخص نے اپنا قتل ہونا قبول کیا جیسا کہ انجیل
پاک کی بشارتون کے بعد اسکا پورا بیان ہو چکا ہے تو آپکے خادم لوگ آپکے لہو کی برکت
سے ایمان پر مضبوط رہے جیسا کہ بارھوین باب کی گیارھوین آیت مین فرمایا ہے چودھوان
باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینے نگاہ کی اور دیکھو وہ برّہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا
اور اوسکے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار جنکے ماتھون پر اوسکے باپ کا نام لکھا تھا اور مینے آسمان
سے ایک آواز سنی جو بہت پانیون کے شور اور بڑی گرج کی آواز کی مانند تھی اور مینے بربط
بجانے والون کی آواز جو اپنے بربط بجاتے تھے سنی اور وے تخت کے سامنے اور اون چارون
جاندارون اور بزرگون کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے اور کوئی اون ایک لاکھ چوالیس ہزار
کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے اوس گیت کو سیکھ نہ سکا یہ وے لوگ ہین جو عورتون
کے ساتھ گندگی مین نہ پڑے کیونکہ کنوارے ہین یہ وے ہین جو برّے کے پیچھے جاتے ہین جہان
کہین وہ جاتا ہے یہ خدا اور برّے کے لیے پہلے پہل ہو کر آدمیون مین سے مول لئے گئے ہین
اور اونکے منہ مین مکر پایا نہ گیا کیونکہ وے خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہین اے ایمان والو اس
جگہہ وہ محمدی بشارت یاد کرو جو چھپا توہی زبور مین ہے کہ اللہ کے لئی ایک نیا گیت گاؤ
پھر حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین پہلے فرمایا خداوند کے لئے ایک نیا گیت
گاؤ پھر مکہ اور مدینہ کا صاف پتا بتلایا اوسکا ظہور حضرت یوحنا کے وقت تک نہین ہوا تھا
حضرت یوحنا نے پہلے برّے کو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور وہ ایک
ہزار جنکا ذکر ساتوین باب مین ہو چکا ہے اونکو آپکے ساتھ دیکھا پھر وہ
گا رہے تھے اور اوسکو اونہین ایک لاکھ چوالیس ہزار اسرائیلیون

مین سی اونکی سوا کوئی سیکہہ نہ سکا یہ تہا گیت قرآن مجید ہی اور اسرائیلیون مین سی جو محمد کی ہو
والی تہی اور قرآن کو سیکہنی والی تہی وہا سمد نی جناب یوحنا کو دکہلائی وہ اوسکے اور حضرت عیسی
علیہ السلام کے پہلی پہل ہین اور اللہ نے اونکو خریدا ہی یعنی اپنا خاص بندہ بنایا ہی جناب یوحنا
فرماتے ہین اور مینی ایک اور فرشتہ کو ہمیشہ رہنی والی انجیل لئی ہوئی دیکہا کہ آسمان کی بیچون
بیچ اوڑ رہا تہا تاکہ زمین کے رہنی والون اور سب قومون اور فرقون اور زبان والون
اور لوگون کو خوشخبری سناوی اور اوسنی بڑی آواز سی کہا اللہ سے ڈرو اور اوسکا
جلال ظاہر کرو کیونکہ اوسکی عدالت کی گہڑی آ لگی اور اوسکو پوجو جسنی آسمان اور زمین
اور سمندر اور پانیکی چشمی پیدا کئی اور اوسکی پیچہی ایک اور فرشتہ آکر یون بولا کہ بابل وہ بڑا
شہر گر پڑا گر پڑا کیونکہ اوسنی اپنی حرام کاری کی شراب غضب ساری قومون کو پلائی پہر
ایک تیسرا فرشتہ اونکی پیچہی آیا اور بڑی آواز سے بولا کہ جو کوئی اوس جانور اور اوسکی مورت
کی پوجا کرتا ہی اور اوسکا نشان اپنی ماتہی پر یا اپنی ہاتہہ پر لیتا ہی وہ خدا کی غضب
کی اوس شراب کو جو اوسکی قہر کے پیالی مین بے ملائی ڈہالی گئی ہی پئی گا اور پاک فرشتون کے
آگی اور برّے کی سامنی آگ اور گندہک مین عذاب اوٹہاویگا اور اونکی عذاب کا دہوان ہمیشہ
اوٹہتا رہیگا اور اونکو جو اوس جانور اور اوسکی مورت کو پوجا کرتے ہین اور اوسکو جو اوسکی
نام کا نشان لئی ہی رات دن کبہی آرام نہین پاک لوگون کا صبر اسی مین ہی یہین وہ
ہین جو خدا کے حکمون اور عیسائی ایمان کو لئی رہتے ہین اور مینی آسمان سی ایک آواز
سنی جو مجہسی کہتی تہی کہ لکہہ مبارک وی مردی جو خداوند مین ہوکی اب سی مرتے ہین روح
کہتی ہین کہ ہان وہ اپنی محنتون سی آرام پاتی ہین اور اونکی اعمال اونکی پیچہی چلی آتے ہین آگے
ایمان والو جناب یوحنا کو اللہ نے دکہلا دیا کہ ایک اور انجیل اللہ بہیجیگا جو ہمیشہ رہیگی اور
اوسکا حکم کبہی موقوف نہوگی وہ انجیل یہی قرآن مجید ہی جو اللہ نے ہماری پیغمبر برحق محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اس قرآن کو فرشتہ لئی ہوئی تہا تاکہ زمین کے رہنی والون
اور سب قومونکو خوشخبری سناوی یہ خاص چپا قرآن مجید کا ہی کہ اسمین اللہ نے
آدمیون کی اور جنون کی سب قومون کو سمجہایا ہی دوسرا نشان یہ دیا کہ عدالت کی گہڑی

آپہونچی یعنی وہ بڑے عدالت جسمین سب کافرون پر جہاد ہوگا وہ اس کتاب کی اوترنیکی ساتہہ
ہوگا اور اوسمین سب کتابون کے موافق یہی حکم ہوگا کہ فقط اللہ ہی کو پوجو پہر دوسرے
فرشتے نے اوسوقت کا یہ پتا بتلایا کہ بابل گر پڑا یعنی وہان کے کافرون کو بڑی سزا ملیگی اور
بابل ویران ہو جائیگا تیسرے فرشتے نے تاکید کردی کہ خبردار قسطنطین کو اور اوسکی
مورت کو مت پوجیو پادری ڈاڈیو ڈیٹی لکہتا ہی کہ یہ جو ہمیشہ کی انجیل کی بشارت ہی
یہان پہلا وعظ حواریون کا سمجہنا نہ چاہیئے لیکن پہر جو اوسکے بعد عجائبات سے اوسکا وعظ
دنیا مین شروع ہوگا یہ اوسکی بشارت ہی دیکہو پادری سمجہہ گیا ہی کہ ایک انجیل تو حضرت
عیسی علیہ السلام سنا چکے اور اونکے بعد وہی انجیل حواریون نے لوگون کو سنائی یہان
اوس انجیل کا ذکر نہین ہی یہان جو حضرت یوحنا کو ہمیشہ کی انجیل کہائی گئی یہ دوسرے
کتاب کی اوترنے کی خبر ہی یہ سوچ کر پادری بات بدلتا ہی اور لکہتا ہی کہ اس سے مراد وہی
پہلی انجیل ہی مگر مطلب یہ ہی کہ اوسکا وعظ نئی طرح پر عجائب طور پر شروع ہوگا اے
پادری وہ عجائب طور سکا وعظ انجیل کا حواریون سے بڑہ کر بتلا وکسنے کہا چہہ سو برس تک
حواریون سے افضل کون ہوا اسجگہہ بیشک انجیل کے بعد دوسری کتاب کی اوترنے کی
بشارت ہی اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ لوگ ہین جو ایسی مرتے ہین پادری لکہتا
ہے کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ انجیل اور ایمان کی قائم ہونیکی بعد اسی پادری اسکا یہ مطلب
ہی کہ انجیل کے بعد دوسری کتاب پر بہی ایمان لا کر جو مرے گا اوسکی بہت بڑے نصیب
ہین جناب یوحنا فرماتے ہین پہر مینے دیکہا اور دیکہو ایک سفید بدلی اور اوس بدلی
پر کوئی ابن آدم سا بیٹہا تہا جسکی سر پر سونے کا تاج اور اوسکی ہاتہہ مین ایک تیز ہنسوا
تہا اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنی مسجد سے نکلا اور اوسکو جو بدلی پر بیٹہا تہا بڑی
آواز سے پکارنے لگا کہ اپنا ہنسوا لگا اور کاٹ کیونکہ کاٹنے کی گہڑی تیرے واسطے آپہونچی
ہی کہ زمین کی فصل پک گئی ہی اور اوسنے جو بدلی پر بیٹہا تہا اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور
زمین کاٹی گئی اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنے مسجد سے جو آسمان مین ہی نکلا جسکے
پاس بہی ایک تیز ہنسوا تہا اور ایک اور فرشتہ جسکا آگ پر اختیار تہا قربان گاہ سے نکلا

اور اوسکو جسکی ہاتھہ مین تیز ہنسوا تھا بڑی شور سی یہ کہکر پکارنے لگا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور
زمین کے انگوری درخت کی گچھی کاٹ کیونکہ اوسکی انگور پک چکی اور اوس فرشتہ نی اپنا ہنسوا
زمین پر لگایا اور زمین کی انگوری درختون کے گچھون کو کاٹا اور خدا کے غضب کی بڑے
کولہو مین ڈالدیا اور کولہو شہر کے باہر پیرا گیا اور کولہو سے لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ
گھوڑون کی باگون تک پہونچا پادری ڈایوڈیٹی لکھتا ہی کہ اس جگہہ لڑائیون کی اور دنیا کی
بربادیون کی خبر ہی جو انجیل کے قائم ہونیکی وسیلہ سے اونمین ہوئین آگے سمجھی ہی بھائیو اس
جگہہ متی کی انجیل کی تیرھوین باب کی وہ مثال یاد کرو جسمین یہ خبر دی ہی کہ ابن آدم
نے یعنے حضرت عیسی علیہ السلام نے جو دنیا کے کھیت مین اچھی بیج بوئی ہین اوسمین
شیطان نے آکر کڑوے دانے بو دیے آخری زمانہ مین اس کھیت کی کاٹنی کا وقت آویگا
اور ایسا ہوگا کہ ابن آدم اپنے فرشتون کو بھیجیگا وہ سب بدکارون کو جلتی تنور مین ڈالدینگے
دیکھو یہی وقت اللہ نے حضرت یوحنا کو دکھلایا کہ بدلی پر حضرت عیسی علیہ السلام کو
بیٹھے ہوے دیکھا کہ اونھون نے ہنسوا لگا کر کھیت کو کاٹنا شروع کیا یہ صاف محمدیون
کی جہاد کا وقت اللہ نے پہلے سے جناب یوحنا کو دکھلایا اور یہ بھی دکھلایا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام بھی اس جہاد مین شریک ہین اور اپنے کھیت کی کڑوے دانون کو کاٹ
رہے ہین یعنی جھوٹے عیسائیون کو قتل کر رہے ہین اور فرشتہ بھی اس کام مین شریک
ہی فرشتہ نے انگور کی گچھون کو یعنے بے ایمان لوگون کو اللہ کے غضب کی کولہو مین ڈالدیا
اور بے ایمانون کا لہو اتنا بہا کہ سو کوس تک پہونچا سولہوان باب جناب یوحنا
فرماتے ہین اور مینے ایک اور نشان آسمان مین دیکھا جو بڑا اور عجیب تھا یعنی سات
فرشتے جو پچھلی سات آفتین لیے ہوے تھے کیونکہ اونمین خدا کا غضب بھرا ہوا ہی اور مینے
گویا شیشہ کا ایک سمندر آگ سی ملا ہوا دیکھا اور اونکو بھی جو اوس جانور اور اوسکی مورت
اور اوسکی نشان اور اوسکی نام کے عدد پر غالب آئی تھی اوس شیشہ کی سمندر پر خدا کی
بربط لیے کھڑے ہوے تھے اور خدا کی بندے موسی کا گیت اور برے کا گیت یہ کہکر گاتے تھے کہ
اے خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام بڑے اور عجیب ہین اے پاکون کے بادشاہ تیری

راہین راست اور درست ہین اے خداوند کون تجھسے نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاہر کریگا
کیونکہ تو ہی فقط قدوس ہی کہ ساری قومین آوینگی اور تیرے آگے سجدہ کرینگی کہ تیری سچی
عدالتین ظاہر ہوئین ہین آمی ایمان والو پھر جناب یوحنا کو اللہ نے وہ لوگ دکھلائی کہ جو اوس
جانور پر یعنے قسطنطین پر اور اوسکی مذہب والون پر غالب ہوئی تھی وہ محمدی لوگ
ہین جنہون نے روم اور شام کی جہوٹے عیسائیون کو کاٹ ڈالا وہ لوگ حضرت داؤد
علیہ السلام کی زبور کے موافق بربط بجاتے تھے اونکا ذکر اوپر کی باب مین ہوچکا ہی کہ وہ
نیا گیت گار ہے تھے یہان یون فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا گیت اور برہ کا یعنی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گیت گاتی تھی اسمین یہ اشارہ ہی کہ محمدی لوگ حضرت موسیٰ
اور عیسیٰ علیہما السلام کو بہت مانینگے قرآن اور حدیث مین اونکی تعریفین پڑھینگے
وہ لوگ یہ گیت گار ہی تھی کہ یا اللہ تو بڑی بڑی کام کریگا ساری قومین آوینگی اور تیرے آگے
سجدہ کرینگی اللہ نے حضرت یوحنا کو دکھلایا کہ وہ وقت جسکی زبور مین بشارت ہی وہ وقت ابہی
تک نہین آیا اگرچہ غیر قومون مین عیسائی دین پہیل چلا مگر بہت بڑا ظہور زبور کی خوش
خبریون کا جب ہوگا جب اللہ کی بڑی عدالتین ظاہر ہونگی یعنی ہر ہر قوم مین بہت کافر
قتل ہونگی اور بہت ایمان لاوینگی جناب یوحنا فرماتے ہین اور بعد اسکی مینی دیکہا اور دیکہو
گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کہولی گئی اور وہی سات فرشتے اون سات آفتون کو لئی
ہوئے صاف براق پوشاک پہنی ہوئے اور سونے کے سینہ بند سینون پر لگائی ہوئی ہیکل
سی نکل آئی اور اون چار جاندارون مین سے ایک نے سونیکی سات پیالی خدا کی قہر سے
بہری ہوئی جو ہمیشہ زندہ ہی اون ساتون فرشتون کو دی اور ہیکل خدا کے جلال اور اوسکی
قدرت کی سبب دہوئین سی بہر گئی اور جبتک اون ساتون فرشتون کی سات آفتین
انجام تک نہ پہونچین کوئی ہیکل مین داخل ہو نہ سکا آمی ایمان والو یہان ہیکل یعنے مسجد کی
صورت آسمان پر دکہائی گئی اور وہ فرشتے جنکو عذاب کی پیالی دیے گئی تھی اوسی مسجد
سے نکلی تھی یہ اشارہ صاف مسجد بیت المقدس کیطرف ہی جسکو رومی بت پرستون نے
برباد کیا تہا اور روم کی جہوٹی عیسائیون نے اوسکو کوڑ خانہ بنایا تہا اسلئی اون ظالمون پر

یہ عذاب آیا تہا اور رجب تک اون ساتون عذابون کا زمانہ پورا انہوا تب تک اوس مسجد مین
اللہ کی جلال اور قہر کا ظہور رہا اور کوئی اوسمین داخل نہو سکا جب ان عذابون کا زمانہ
تمام ہوا تب رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک اوس مسجد مین آئی اور
محمدی لوگ اوسمین اللہ کی عبادت کرنے لگی سولہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور
مینی ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اون سات فرشتون کو کہتی تہی کہ چلو اور خدا کے
قہر کی سات پیالون کو زمین پر اونڈیلو اور پہلا چلا اور اپنا پیالہ زمین پر اونڈیلا تب اون
لوگون مین جن پر اوس جانور کا نشان تہا اور اونہین جو اوسکی صورت کو پوجا کرتے تہی برا
اور زبون پہوڑا پیدا ہوا آگے ایسا ہی سوالواس جگہہ آٹہوین باب کی خبرین یاد کرو وہی
خبرین یہان بہی ہین وہان پورا بیان ہو چکا ہی یہان مختصر طرح پر لکہا جاتا ہی وہان
سات فرشتون نے نرسنگی پہونکی تہی یہان سات فرشتون نے اللہ کے غضب کے
پیالی اونڈیلی وہان پہلی فرشتی کے ذکر مین فرمایا ہی کہ اولی اور آگ خون آمیز موجود ہوئی تفسیر
ڈوالی مین ہی کہ یہ خبر الارک گاتہی کی ہی جسنی روم کو برباد کیا یہان فرمایا ہی کہ بت پرستون
کی پہوڑا نکلا یہان بہی اوسکی خبر ہی اب فرماتے ہین پہر دوسری فرشتہ نے اپنا پیالہ سمندر
مین اونڈیلا اور وہ مردے کا سا لہو ہو گیا اور ہر ایک جان دار جو سمندر مین تہا مر گیا
وہان دوسری فرشتے کی ذکر مین فرمایا تہا کہ بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین ڈالا
گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہو گیا اور مخلوقات کی تہائی جتنی سمندر مین جان
رکہتی تہی مر گئی وہان تفسیر ڈوالی کی موافق اٹیلا کی خبر ہی جسنی اٹلی پر حملہ کیا اور
روم کو دبایا یہان فرمایا کہ قہر کا پیالہ سمندر مین اونڈیلا اور وہ لہو ہو گیا اور جانور
مر گئی یہان بہی اوسکی خبر ہی اب فرماتے ہین اور تیسری فرشتہ نے اپنا پیالہ ندیون اور
پانیون کے چشمون مین اونڈیلا اور وہ لہو ہو گئی اور مینی پانیون کے فرشتہ کو یہ کہتے
سنا کہ اے خداوند جو ہی اور جو تہا تو ہی عادل اور قدوس ہی کہ تو نے یون عدالت کی ہی
کیونکہ اونہون نے پاکون اور نبیون کا خون بہایا ہی سو تو نے پینے کو اونہین لہو دیا کہ
وہ اسی لائق ہین اور مینی ایک اور کو قربان گاہ مین سے یہ کہتی سنا کہ ہان اے خداوند

خدا قادر مطلق تیری عدالتین سچی اور راست ہین وہان بہی تیسرے فرشتہ کے ذکر مین فرمایا
تہا کہ بڑا ستارہ چراغ سا جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیون اور پانیکے سوتون کی تہائی
پر جا گرا وہان تفسیر ڈوالی کے موافق جنسرک بادشاہ کی خبر ہے یہان بہی قہر کا پیالہ ندیون
اور پانیون کے چشمون مین اونڈیلا یہان بہی اوسکی خبر ہے کہ اوسکی ہاتہون چہوٹے
عیسائیون پر قہر نازل ہوا آپ فرماتے ہین اور چوتہی فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر
اونڈیلا اور اوسکو قدرت دی گئی کہ آدمیون کو جہلسائے اور آدمی سخت گرمی سے جہلس
گئی اور خدا کی نام پر جو ان آفتون پر اختیار رکہتا ہی کفر بکتی تہے اور اونہون نے توبہ
نکی کہ اوسکا جلال ظاہر کرین وہان چوتہی فرشتے کی ذکر مین فرمایا تہا کہ تہائی سورج
اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے وہان تفسیر ڈوالی کے موافق اودعا سر اور
تہیو دورک اور استروگاتہ کی خبر ہے جنکے غلبہ سے پچہم کی سلطنت مین روم کا
آفتاب بجہہ گیا یہان بہی فرمایا ہے کہ قہر کا پیالہ سورج پر اونڈیلا یہان بہی وہی
مطلب ہے آپ فرماتے ہین اور پانچوین فرشتے نے اوس جانور کے تخت پر اپنا پیالہ
اونڈیلا اور اوسکی بادشاہی مین تاریکی چہا گئی اور وہ مارے درد کے اپنی زبانین
چباتے تہے اور اپنی دردون اور اپنی پہوڑون کی باعث سے آسمان کے خدا پر کفر بکتے
تہے اور اپنے کامون سے توبہ نہ کی وہان پانچوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ وہ
کنوان جسکی تہاہ نہین اوسکی دہوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی یہان
فرمایا کہ اوس جانور کی بادشاہی مین اندہیرا چہا گیا وہان ٹڈیون کے پہیل جانیکی
خبر تہی اور فرمایا تہا کہ اونکی ایذا بچہو کے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون کو مارتا
ہی وہان تاریخ ابو الفدا اور تاریخ قرمانی کے موافق ٹڈیون کی اور قحط کی خبر تہی
یہان ضعف اور پہوڑون کا ذکر ہے کال اور قحط کا بہی بڑا درد ہوتا ہے یہان بہی اوسی وقت
کی خبر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہ ٹڈیان بچہوؤن کی طرح آدمیون کو کاٹتی ہون واللہ
اعلم آپ فرماتے ہین اور چہٹی فرشتہ نے اپنا پیالہ اوس بڑے دریا دریائی فرات مین
اونڈیلا اور اوسکا پانی سوکہ گیا تاکہ پورب کے بادشاہون کے لئی راہ تیار ہووے اور

مینے اوس اژدہی کے منہ سے اور اوس جانور کے منہ سے اور جہوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک
روحون کو مینڈکون کی شکل نکلتی دیکہا کہ وہ اچنبہی دیکہانے والے دیوؤن کی روحین ہین
جو زمین کے اور ساری دنیا کے بادشاہون پاس جاتے ہین کہ اونکو قادر مطلق خدا کے بڑے
دن کی لڑائی کے واسطے جمع کرین وہان چھٹے فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ اون چارون فرشتون
کو جو فرات کی جیسی ندی پر بندہے ہین کہول دی پہر آگی بڑی لڑائی کی خبر تہی وہان تاریخ ابو الفدا
کے موافق اوس لڑائی کی خبر تہی جو سن پانسو اونتالیس عیسوی مین دریای فرات
کے کنارے پہ فارس والون اور روم والون مین ہوئی یہان بہی وہی دریای
فرات کا اور پورب کے بادشاہون کے آنیکا ذکر ہے پادری طامس اسکاٹ نے لکہا ہے
کہ سیدہ بابل سے اوتر طرف ہے اور اوسکی پورب مین فارس ہے معلوم ہوا کہ یہان بہی
فارس کے بادشاہون کی خبر ہے جو پورب کیطرف سے بابل مین دریای فرات پر رومیون
سے لڑنے آئی تہی اب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے اژدہی کے یعنے شیطان کے منہ سے
اور اوس جانور کے یعنے قسطنطین کے منہ سے اور جہوٹے نبی کے یعنے جہوٹے وعظ کہنے
والے کے منہ سے یعنے وہ جہوٹے پادری جو جہوٹے عیسائیون کے مذہب کے موافق
بولتے ہین اونکے منہ سے شیطانون کو نکلتی دیکہا نبی کے معنے ہین خبر دینے والا تو اصل نبی جنپر
اللہ کا کلام اوترتا ہے وہ لوگون کو اوسکی خبر دیتے ہین اونکا یہان ذکر نہین یہان نبی
کے یہ معنی ہین کہ جو پڑہے ہوئے لوگ ہین وہ لوگون کو دین کی باتون کی خبر دیتے ہین
پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکہا ہے اوسکا چودہوان باب دیکہو وہان وعظ کہنے والون
کا صاف ذکر ہے اور اونکے حق مین نبی کا لفظ کہا ہے اس جگہہ پر جو جہوٹے نبی کا لفظ
ہے یہان ایمان کے دشمن کہتے ہین کہ معاذ اللہ یہ اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف ہے پادری ڈاڈیوڈیٹی اس قول کو نقل کرکے رد کرتا ہے اور لکہتا ہے کہ ٹہیک بات
یون سمجہی جاتی ہے کہ یہ خاص وہ شخص ہے جو سلطنت کے تخت پر کامیابی کریگا جسکو
تیرہوین باب کی گیارہوین آیت مین جانور کہا ہے یعنے جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور
مراد اوس سے فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادریون کے نزدیک قسطنطین وغیرہ جہوٹے عیسائی ہین

یا اونکی پادریون کی جماعت ہی اور ہمارے نزدیک یہ بہی ہوسکتا ہی کہ اوس سے مراد
دجال ہو جسکی بہت خبرین ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین تہین
وہ مدت سی پیدا ہو چکا ہی جامع ترمذی مین ثابت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مین تمیم داری جو پہلے نصرانی تہی پہر محمدی ہوئی اونکا جہاز گردش مین آگیا
تہا وہ ایک ٹاپو مین پہونچی وہان دجال کو دیکہا اور اوس سے باتین کین اوسنی خود اقرار
کیا کہ مین دجال ہون سو وہ آخر زمانہ مین نکلیگا پہلے کہیگا کہ مین نبی ہون پہر کہیگا کہ
مین خدا ہون پولوس نے تسلونیقیون کے دوسرے خط کی دوسرے باب مین صاف
لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے واسطے مت گہبراؤ کیونکہ وہ دن نہین
آویگا جب تک پہلے یہ بات نہولے کہ گناہ کا انسان ہلاکت کا فرزند ظاہر ہوگا وہ ہر ایک
سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہی اپنے تئین بڑا سمجہتا ہی یہان تک کہ وہ خدا کی ہیکل مین
خدا بن بیٹہیگا اور اپنے تئین دکہلاویگا کہ مین خدا ہون پہر فرماتے ہین کہ حضرت عیسے
علیہ السلام اپنی منہہ کے دم سے اور اپنے آنیکی تجلی سے اوسکو فنا کرینگے کہ اوسکا ظہور
شیطان کی تاثیر کے موافق جہوٹ کی بڑی قدرت اور نشانیون اور اچنبہون اور ہلاک
ہونیوالون کے درمیان شرارت کی ہر طرح کی دغابازی کے ساتہہ ہوگا اب اس
مقام مین جناب یوحنا کو یہ دکہایا گیا کہ ابلیس کے منہہ سے اور رومی نصرانی بادشاہون
کے منہہ سی اور جہوٹے پادریون کے منہہ سے اور دجال کے منہہ سے شیاطین نکلی یعنے جو
شیاطین اون لوگون کے بدن مین گہسے ہوئے بیٹہی تہی وہ باہر نکلی اور سارے
جہان کی بے ایمان بادشاہون کے پاس جاتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ کی بڑی لڑائی کا
یعنے محمدیون کے جہاد کا دن آوے اوس دن ایمانوالون سے لڑنے کے لئی کافرون
کو تیار کرین اب جناب یوحنا فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین
اونڈیلا اور آسمان کی ہیکل مین سے تخت کی طرف سی بڑی آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ
ہوچکا اور آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا زلزلہ آیا جسکی موافق
جب سی آدمی زمین پر پیدا ہوا تہا ایسا بڑا اور سخت زلزلہ ہوا اور وہ بڑا شہر

تین ٹکڑے ہو گیا اور قوموں کے شہر گر گئے اور بڑا بابل خدا کے حضور یاد آیا کہ اوسکو اپنے بڑے
قہر کی شراب کا پیالہ دیوے اور ہر ایک ٹاپو بہاگا اور پہاڑ نہیں پائی گئی اور آسمان سے آدمیون
پر من من بہر کی بڑے اولے گرے اور اولے کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اون
اولون کی آفت نہایت ہی سخت تہی آگے ایمان والو یہہ جو فرمایا کہ ہو چکا یادری ڈالہ
دینی لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب کہ اوس جانور پہ جو سزا کا حکم ہی جہٹ پٹ پورا ہو جاویگا
ہم کہتے ہین کہ اسمین صاف اشارہ ہی کہ وہ جو سات آفتون کا زمانہ تہا وہ ہو چکا
اب وہ زمانہ رحمت کا آتا ہے جسمین لوگ مسجد بیت المقدس مین اللہ کی عبادت
کرینگے وہان ساتوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ اون دنون مین اللہ کا پوشیدہ بہید
جسکی اللہ نے پیغمبرون کو خوشخبری دی ہے وہ ظاہر ہوگا پہر فرمایا تہا کہ ساتوین فرشتے
نے پہونکا اور آواز آئی کہ دنیا کی بادشاہتین اللہ کی اور اوسکے مسیح کی یعنے اوسکے
پیغمبر کی ہو گئین مسیح کا لفظ ان کتابون مین سب پیغمبرون کے حق مین بولا جاتا ہے
یہان اوس بادشاہت کا صاف بیہ پتا تبلایا کہ بابل پر اللہ کا قہر نازل ہوا اور سب کافرون
کی شہرون پر بڑی بڑی آفتین آئین کہ اونہون نے کفر بکا اور وہ قتل ہوئے سترہوان
باب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ ایک اون سات فرشتون مین سے جنکی پاس
سات پیالے تہی آیا اور مجہسے باتین کین اور کہا کہ ادہر آمین تجکو اوس بڑی کسبی
کی سزا جو بہت پانیون پر بیٹہی ہے دکہلاؤنگا جسکی ساتہہ زمین کے بادشاہون نے
حرامکاری کی اور جسکی حرامکاری کی شراب سے زمین کے رہنے والے متوالے ہوئے
اور وہ مجہے روح مین جنگل مین لے گیا اور مینے ایک عورت کو قرمزی رنگ جانور پر
جو کفر کے نامون سے بہرا تہا جسکی سات سر اور دس سینگ تہی بیٹہی دیکہا اور عورت
ارغوانی اور قرمزی جوڑا پہنے اور سونے اور جواہر اور موتیون سے آراستہ تہا اور
سونے کا پیالہ مکروہات سے اور اپنی حرامکاری کی گندگی سے بہرا ہوا اپنی ہاتہہ
مین لیے تہی اور اوسکی ماتہی پر یہہ نام لکہا تہا کہ راز بابل بڑی چہنالون
اور زمین کی مکروہات کی مان اور مینے دیکہا کہ وہ عورت پاک لوگون کی خون سے

اور عیسیٰ کے شہیدون کے خون سے متوالی ہورہی تھی اور مین اوسکو دیکھکر سخت حیرانی
مین دنگ ہوگیا اور اوس فرشتے نے مجھی کہا تو کیون دنگ ہی مین اوس عورت اور
جانور کا بھید جسپر وہ سوار ہے اور جسکی سات سر اور دس سینگ ہین تجھسے کہونگا وہ
جانور جو تو نے دیکھا سو تھا اور اب نہین ہی اور اوس اتھاہ کوئین سے نکل آویگا اور
ہلاکت مین جاویگا اور زمین کے رہنیوالی جنکے نام زندگی کی کتاب مین بنای عالم سے
لکھی نگئی جانور کو دیکھکی کہ وہ تھا اور نہین ہے ہرچند ہے تعجب کرینگی یہان وہ عقل
ہی جسکی حکمت ہی وی سات سر سات پہار ہین جنپر عورت بیٹھی ہے اور سات بادشاہ
بھی ہین پانچ گر گئی اور ایک ہی دوسرا اتبک نہین آیا اور جب آویگا اوسکا رہنا تھوڑے
مدت تک ہوگا اور جانور جو تھا اور نہین ہے آٹھوان وہی ہے اور اون سات مین سے
ہے اور ہلاکت مین جاتا ہے اور دس سینگ جو تو نے دیکھی دس بادشاہ ہین جنہون نے
اتبک بادشاہت نہین پائی لیکن جانور کے ساتھہ ایک گہڑی تک بادشاہون کا
سا اختیار پاوینگی اون سب کی ایک ہی رائی ہی اور وے اپنی قدرت اور اختیار جانور
کو دینگی وہی برّے سے لڑائی کرینگی اور برّہ اونپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندونکا
خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ ہے اور وہ جو اوسکی ساتھہ ہین سو بلائی ہوئے
اور چنی ہوئے اور دیانت دار ہین اور اوسنی مجھی کہا وہ پانی جو تو نے دیکھی جہان
کسبی بیٹھی ہی سو لوگ اور گروہین اور قومین اور زبانین ہین اور وے دس سینگ
جو تو نے دیکھی اور جانور کسبی سے عداوت کرینگی اور اوسی بیکس اور ننگا کرینگی اور
اوسکا گوشت کہائینگی اور اوسکو آگ سے جلائینگی کیونکہ خدا نے اونکی دلون مین
یہ ڈالا کہ اوسکی مراد برلاوین اور ایک ہی دل ہووین اور اپنی بادشاہت جانور
کو دیوین جبتک کہ خدا کی باتین پوری ہوون اور عورت جسی تو نے دیکھا وہ بڑا
شہر ہی جو زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکھتا ہی پادری ڈالوڈیٹی لکھتا ہی
کہ بڑی کسبی سے روحانی بابل مراد ہی جیسا کہ قدیم بابل دریاے فرات پر تھا اسیطرح
کسبی روحانی بابل قومونپر اور لوگون پر حکومت رکھتا ہی اور مکروبات سی یعنے بت پرستی کر

بہا ہوا ہے جسکی طرف دنیا کو رغبت دلاتا ہے راز کا لفظ بعضے کہتے ہین کہ بہیڑ اور بعضے
کہتے ہین کہ مسٹری جو ناموں سے پہلے بولا جاتا ہی جس سے پوشیدگی کے معنی نکلتی ہین
صاف معنی نہین بلکہ روحانی یعنے چہپی ہوئے معنی ہین بابل یعنے وہ گرجا جو ستانے
والا ہی اور مغرور ہی اور تمام دنیا کی بادشاہی کا دعوی کرتا ہی وہ جانور جو تونے دیکہا یعنی
بڑا شہر روم کا جو بت پرستون کا سردار ہی اور روم کی سلطنت اس دوسری جانور
نے روحانی حکومت کی طور پر قائم کی ہے اور سات پہاڑ کے لفظ سی صاف ظاہر
ہی کہ کون جگہہ خاص مراد ہی یعنے روم سات پہاڑون پر آباد ہی اور سات بادشاہ
یعنے سات طرح کی بادشاہتین جو روم مین تہین جیسا تواریخ سے معلوم ہوتا ہی
ایک ہی یعنے بادشاہی سلطنت دوسرا یعنے مذہبی طریقہ بادشاہت کا جو ابہی بالکل
خراب نہین ہوا اور یہ جلد بگڑ جائیگا اور آٹہوان طریقہ ہوجائیگا جیسا گیارہوین
آیت مین فرمایا ہی لیکن دیکہنی مین اور شمار کرنے مین ساتوین کے موافق ہے
بعضے سات بادشاہون کو یون سمجہتی ہین کہ پہلی مصریون کی سلطنت دوسری
بت پرست بادشاہ کنعان کے تیسرے بابلی چوتہی فارسی پانچوین یونانی یہ پانچون
گر گئی چہٹی سلطنت روم کی جو موجود ہی ساتوین جو سلطنت ہوگی جہوٹے عیسائیون
کی اب ہم کہتے ہین کہ ہم اتنی دور کیون جاوین سیدہی بات یہہ ہی کہ پانچ بڑے
بادشاہ روم کے جو گر گئی وہ یہ ہین ایک اغسطس جسکے وقت مین حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوئے پادری پناکس نے تاریخ روم مین لکہا ہی کہ رومیون
کا بادشاہ قیصر اول جو لیس ہی اور وہ شمار مین نہین ہے کہ جلدی قتل ہوگیا بعد
اوسکی قیصر اول اغسطس ہی دوسرا طیباریوس اوسکی بعد کالی گیولا جسکا نام
ابو الفدا نے غانیوس لکہتا ہی تاریخ کامل مین ہی کہ اوسنی بہت عیسائیون کو قتل
کیا اوسکی بادشاہت چار برس کی ہی اوسکو بہی شمار کیا تیسرا قلودیوس جسکی بادشاہت چودہ برس
رہی چوتہا نیرو ہوا اوس نیرو کے بعد گلبا اور اوتہو اور وٹلیس ایک ہی سال مین
ہوئی اور قتل ہوئے جیسا کہ پادری پناکس نے لکہا ہے تو ان تینون کو شمار مین نہ لیا

کیونکہ اونکی بادشاہت چند روز تہی پانچوان وسپاشیان جسکا نائب طیطس تہا پہر طیطس کی
بادشاہت چند روز رہی اوسکو شمار نہ کیا یہ سب مر چکی وہ جو ایک موجود تہا وہ دومشیان تہا
اور جسکو فرمایا کہ اتبک نہین آیا وہ نروا ہی جسنے سولہ مہینے بادشاہت کی جیسا کہ لب التواریخ
مین ہی اوسکو فرمایا کہ اوسکا رہنا تہوڑی مدت تک ہوگا اور وہ جانور قسطنطین ہی جسکا
ذکر تیرہوین باب مین ہو چکا ہی اور دس بادشاہ جنہون نے ابہی بادشاہی نہین پائی
سو پادری ڈالیو ڈیٹی لکہتا ہی کہ پچہم کے حصون مین سلطنتین قائم ہوئین روم کی بربادی
کے بعد بعضی کہتے ہین کہ دس سے مراد فقط دس بادشاہ ہین بعضون کی رائے یہہ ہے
کہ کثرت مراد ہی اونکی یہ سب سلطنتین اوس سلطنت کی ماتحت ہوجاینگی برّہ سی لڑینگی
یعنی عیسائیون کو ستاوینگی پہر وہ خود عیسائی ہوجاوینگی اور جو نمانینگی وہ برباد ہوجاینگی
کسی سے عداوت کرینگی یعنے وہی بادشاہ سلطنت روم سے برخلاف ہوکر اوسکو
برباد کرینگی اور اپنی بادشاہی اوس جانور کو دینگی یعنے چند مدت اوس جانور کے
ماتحت رہینگے اور جب وقت پیش خبریون کے ظہور کا آویگا تب برخلاف ہوکر
لڑینگی پادری مارش مین لکہتا ہی کہ گاتہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کے
آس پاس رہتی تہی اوسکی دو ٹلی ہوے ایک نے روم کو شکست دی کہ اوسکی
دس شاخین ہوگئین دوسری یورپ ضلع پر اوتری خلاصہ اس باب کا یہہ ہوا
کہ روم کا شہر جو بہت بڑا تہا اور اوس زمانے مین رومیون کی بادشاہت سب
بادشاہتون پر غالب تہی اوس شہر کے ظالم بادشاہون کا حال اللہ نے جناب یوحنا
کو دکہلایا شہر کی صورت ایک عورت کی طرح پر دکہلائی اوسکا نام پوشیدہ بابل تہا یعنے
ظاہر مین تو یہہ بابل نہین مگر بابل کی خصلتین اسمین موجود ہین اور یہہ بہی دکہلایا
کہ دس بادشاہ جو رومیون کی تابع تہی وہ اوتر سے آوینگی وہ رومیون کو برباد کرینگی
اور پہر وہ عیسائی ہوجاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پادری [illegible]
صداقت مین لکہا ہی کہ اوترکی وحشی قومین [illegible]
[illegible]

عیسائی ہوگئین لب التوریخ مین ہے کہ یہ جو گاتھ کی قوم تہی وہ دو قسم تہی استروگاتھ اور
ویسوگاتھ یعنی پوربی اور پچہمی گاتھ پہر لکھا ہی کہ فرنگ لوگ ابتدا مین جرمنیون کی گروہ
تہی پہر فرنگ یعنے آزاد اونکا خطاب ہوا اونکو زمانے کا شروع کلودس کے زمانے سے ہی
جس نے اپنی سلطنت سن ۴۸۱ عیسوی مین شروع کی اور گال کو فتح کیا اور کلوتلدا سے
نکاح کرکے اوسکی باپ کو تخت پر سے اوٹہا دیا اور اوسکا ملک لے لیا کلوتلدا نے اوسکو
عیسائی بنا لیا اور فرنگ کے ساری بت پرست عیسائی ہوگئی اون دلنون ویسو
گاتھ اکریتین کے مالک تہی یعنے اوس ملک کے جو درمیان دریاے رہون اور
لویر کے واقع ہے اور ہر چند اونہون نے دین عیسائی اختیار کیا تہا تو بہی چونکہ
ایریس کے قاعدی یعنے اللہ کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اوسکا بندہ
پہچاننا یہہ قاعدہ اونکی طبیعت کو پسند تہی اسلیئی وہ کلوتلدا کے عقیدے سی برخلاف
ہونے کلودس نے چاہا کہ اونکو تہس نہس کردے مگر وہ پیرینیس پہاڑون کو طی کرکر
ملک اسپانیہ کو چلی گئی اور فرنگون نے اکریتین کے صوبہ کو اپنی ولایت مین داخل
کیا پر یہ ملک اونکی قبضہ مین دیر تک نہین رہا کیونکہ تہیودورک کبیر جو ایریس کے
تابعون مین سے تہا اور کلودس کی بہن سے بیاہا ہوا تہا اوسنی کلودس کا سامنا کیا
آرلس کی لڑائی مین اوسکو بہگا دیا اور اکریتین کا ملک لے لیا تہیودورک کی بیٹی
ویسوگاتھ کے شاہ سے بیاہی ہوئی تہی کلودس سن ۵۱۱ عیسوی مین مر گیا آگے ایمان
والو اس باب مین پادریون نے بابل سے روم کو مراد لیا مگر ہمارے نزدیک ہو سکتا
ہی کہ اصلی بابل کا ذکر ہو کیونکہ صاف فرمایا کہ وہ بڑی پانیون پر بیٹہی ہی سو اصلی بابل
کے بیچ مین دریائی فرات بہتا تہا اور دریای دجلہ اوسکی پاس تہا اور یہہ جو فرمایا کہ
پانیون سے اشارہ قومون کی طرف ہی اس سے یہ نہین نکلتا کہ ظاہر مین پانیون پر
وہ شہر نہو اور چہپا بابل اسلیئی کہا کہ وہ عورت جو نظرون سے پوشیدہ تہی وہ شہر
بابل کی صورت تہی اور فرمایا کہ زمین کے بادشاہون نے اوسکی ساتہ حرامکاری
کی اسکا مطلب پادری یون لکہتا ہی کہ رومیون نے دنیا کی بادشاہون سی جہوٹی مہربانی

ہم کہتے ہین کہ بابل والون نے جادوگری تمام دنیا مین پہیلائی اور پاک کتابون کے
محاورے مین بت پرستی کو زناکاری سے مثال دی ہے سو اول اول نمرود کے وقت مین
بابل والون ہی نے بڑی بت پرستی پہیلائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا
گویا ساری قومون کو بابل والون نے بت پرستی سکہلائی چہٹی آیت مین فرمایا
کہ وہ عورت پاک لوگون کے خون سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہیدون
کے خون سے متوالی ہو رہی تہی اس سے پادریون نے سمجہا ہی کہ یہہ خبر رومیون
کی ہے کیونکہ عیسائیون کو اونہون نے بہت شہید کیا ہم کہتے ہین اسکا یہ مطلب
ہی کہ بخت نصر بابلی نے ساری قومون مین خون ریزی کی رسم ڈالی تو عیسائیون
کے شہید کرنیکے وبال مین بابل والی بہی شریک ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوس جانور
کے سات سر اور دس سینگ ہین یہ بات تیرہوین باب مین اوس جانور کے حق
مین فرمائی تہی جس سے مراد قسطنطین ہی جیسا کہ وہان ثابت ہو چکا تو یہان بہی
جانور سے وہی قسطنطین مراد ہی وہان فرمایا تہا کہ وہ سمندر سے اوٹہا یہان فرمایا
کہ اتہاہ کوئین سے نکلیگا اب خوب معلوم ہوا کہ اتہاہ کوئین سے سب جگہہ سمندر مراد
ہی وہان فرمایا تہا کہ ساری زمین اوسکی پیچہے تعجب کرتی چلی یہان فرمایا کہ گمراہ
لوگ اوسکو دیکہکر تعجب کرینگے اور عورت جو اوسپر سوار ہی اسکا یہ مطلب کہ بابل
والی قسطنطین پر اور اوسکی مذہب والون پر آخر کو غالب ہو جائینگی اور یہ جو
فرمایا کہ وہ عورت سات پہاڑون پر بیٹہی ہی اس سے پادریون نے سمجہا ہی کہ روم
کی خبر ہے کیونکہ شہر روم سات پہاڑون پر آباد ہی ہم کہتے ہین کہ اسکا مطلب
یہ بہی ہو سکتا ہی کہ وہی عورت جو اصلی بابل کی صورت ہی وہ یہان روم مین بہی
آ بیٹہی یعنے اوسکا اثر یہان بہی آگیا ویسی ظلم کی بادشاہت یہان بہی ظاہر
ہو گئی اور فرمایا کہ دس سینگ دس بادشاہ ہین یہان یہ بہی ہو سکتا ہی کہ ایران
کے اون بادشاہون کی خبر ہو جو جانور کے یعنے قسطنطین وغیرہ کے ساتہ ایک
گہڑی تک یعنی تہوڑی مدت تک بادشاہون کا سا اختیار پاوینگی اور اپنی قدرت

جانور کو دینگی یعنے اول یا اول غلبہ رومیون کا رہیگا اور فرمایا کہ وہ برہ سے یعنی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے یعنے اونکا نام لینیوالون سے لڑینگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اونپر غالب
ہونگی سو ایران والی رومیون سے لڑا کرتے تہے آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننی والے
اونپر غالب ہوئی پہلے روم کے نصاریٰ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
اونپر غالب ہوئی جسکا ذکر سورہ روم مین ہے پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاسے
ایران کی بادشاہت پر زوال آیا اور محمدیون نے ایران والون کو قتل کیا اور فرمایا
کہ وہ بادشاہ اور جانور یعنے رومی نصرانی کسبی سے یعنی بابل سے عداوت کرینگی اللہ نے
اونکی یعنے ایران والون کے دل مین ڈالا کہ اوسکی یعنے جانور کی یعنے رومی نصرانیون
کی مراد برلاوین اور بابل کے ویران کرنے مین دونو ایک دل ہوجاوین اور اپنی بادشاہت
رومیون کو دیوین یعنے اول اول اون سے دبی رہین دیکہو یہان صاف کہل گیا کہ
اصلی بابل مراد ہی کیونکہ اون بادشاہون کو اور جانور کو یعنے رومیون کو دونون
کو کہا کہ کسبی سے عداوت کرینگی معلوم ہوا کہ کسبی سے روم مراد نہین اصل بابل مراد ہی
ایسا ہی ہوا ادہر ایران والون نے بابل کو تباہ کیا ادہر رومی نصرانیون نے بابل پر چڑہائی
کی پادری میتہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ چوتہی صدی عیسویہ مین بابل کی دیواریہ
درندے جانورون کے لئی احاطہ بنی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکارگاہ
رمنہ ہوا پادری مریک نے کشف الاثار مین لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
تین سو مین ستہر برس بعد لولیان جو رومیون کا بادشاہ تہا اوسنی ملک بابل سر کیا
کیا اور فرمایا کہ وہ بڑا شہر زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکہتا ہی سو حضرت
یوحنا کیوقت مین بابل پر ایران والون کی حکومت تہی اور اونکی بادشاہت بہی
بہت بڑی تہی اٹہارہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور ان چیزون
کے بعد مینی ایک فرشتہ کو آسمان سے اوترتے دیکہا جسکا بڑا اختیار تہا اور زمین اوسکی
جلال سے روشن ہوگئی اور اوس نے بڑی آواز سے یون کہکر زور سے پکارا کہ گر پڑا
گر پڑا بابل اور دیوؤن کا گہر اور ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندیکا

بسیرا ہو گیا کیونکہ ساری قوموں نے اوسکی حرام کاری کی شراب غضب پی لی اور زمین
کی بادشاہوں نے اوسکی ساتھہ حرام کاری کی اور زمین کے سوداگر اوسکی عیش کی زیادتی
سی دولتمند ہوئے پھر مینی آسمان سے ایک اور آواز یہ کہتی ہوئی سنی کہ اے میرے لوگو
اوسمیں سے نکل آؤ تاکہ تم اوسکی گناہوں میں شریک نہو اور اوسکی آفتوں میں سے کچھہ تمپر
نہ پڑے کیونکہ اوسکی گناہ آسمان تک پہونچی اور خدا نے اوسکی بدکاریاں یاد کین
جیسا اوسنی تمسے سلوک کیا ویسا ہی تم اوس سے سلوک کرو اور اوسی اوسکی کاموں
کی موافق دوگنا دو اوس پیالی میں جسمی اوسنی بہرا اوسکی لیئے دونا بہر دو جتنا اوسنی
آپکو شاندار بنایا اور عیاشی کی اوتنا ہی اوسکو عذاب اور غم دو کیونکہ وہ اپنی دلمین
کہتی ہے کہ مین ملکہ بن بیٹھی اور رانڈ نہیں ہوں اور غم نہ دیکھونگی اسلیئے ایک ہی
دن مین اوسکی آفتیں آوینگی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ سی جلائی
جائیگی کیونکہ خدا وند خدا جو اوسکی عدالت کرتا ہی زورآور ہی اور زمین کے بادشاہ
جنہوں نے اوسکی ساتھہ حرام کاری اور عیاشی کی ہی جب اوسکی جل جانیکا دہوان
دیکھینگے اوسپر روینگے اور پیٹینگے اور اوسکی عذاب کی ڈر سے دور کہڑے ہوئے
کہینگے ہای ہای بابلون بڑے شہر مضبوط شہر کہ ایک ہی گہڑی مین تیرے
عدالت آپہونچی اور زمین کے سوداگر اوسپر روینگے اور غم کرینگے کہ اب کوئی اونکی
اجناس پہر مول نہیں لیتا یعنی جنسین سونا اور روپی اور جواہرات اور موتی اور مہین کتان اور ارغوانی
اور ریشمی اور قرمزی کپڑے اور ہرطرح کی خوشبودار لکڑی اور طرح طرح کی ہاتھی دانت کی برتن اور ہرطرح کی
بیش قیمت چوبی اور تانبی اور لوہی اور سنگ مرمر کے باسن اور دارچینی اور خوشبوئیاں اور
عطر اور لبان اور شراب اور تیل اور صاف میدہ اور گیہوں اور چارپائی اور بہیڑین
اور گہوڑے اور گاڑیاں اور غلام اور آدمیون کی جانین ہین اور تیری دلپسند میوے
تجہسی الگ ہو گئی اور ساری چکنی اور خاصی خاصی چیزین تجہی چہوٹ گئین اور تو اونکو پہر کبھی
نپائیگا اون چیزون کے سوداگر جو اوسکی سبب دولتمند ہوئے اوسکی عذاب کی خوف سی روتے
اور غم کرتے ہوئی دور کہڑے رہینگے اور کہینگے ہای ہای وہ بڑا شہر جو مہین کپڑے اور ارغوانی

اور قرمزی پوشاک پہنی اور سونے اور جواہر اور موتیون سے آراستہ تہا کیونکہ ایک ہی گہڑی مین اتنی
بڑی دولت برباد ہوگئی اور ہر ناخدا اور جہاز کے سب لوگ اور ڈانڑہی اور جتنی کہ سمندر سے
کام رکہتی ہین دور کہڑے رہی اور اوسکی جلنی کا دہوان دیکھکر پکارتے اور کہتی تہی کون اس بڑے
شہر کی مانند تہا اور اونہون نے اپنی سرون پر خاک اوڑائی اور رو رو کر اور غم کرتے ہوئے
یون پکار اوٹہی ہائی ہائی وہ بڑا شہر جسمین وہ سب جو سمندر مین جہاز چلاتے ہین اوسکے بڑی
نعمت سے دولتمند ہوگئی کہ وہ ایک ہی گہڑی مین اوجڑ گیا ای آسمان اور ای پاک رسولو اور
نبیوا اوسپر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلہ لیا اور ایک زورآور فرشتی نے ایک
پتہر بہاری چکی کے پاٹ کے مانند اوٹہایا اور یہ کہتی ہوئے سمندر مین پہینکا کہ بابل وہ بڑا شہر یون
زور سے پہینکا جائیگا اور پہر کبہی پایا نجائیگا اور بربط بجانیوالون اور گانے والون اور بانسلی
بجانیوالون اور نرسنگا پہونکنی والون کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا
کوئی پیشہ کیون نہو تجہمین پہر پایا نجائیگا اور چکی کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور پہر تجہمین کبہی
چراغ روشن نہوگا اور پہر تجہمین دولہا اور دولہن کی آواز سنی نجائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین
کی سردار تہی اور تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین اور نبیون اور
پاکون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کیئی گئی اوسمین پایا گیا آ اے ایمان والو اسباب مین
تو صاف صاف اصل بابل کا ذکر ہی وہی بابل جسکی درمیان مین دریای فرات تہا جسکی پاس
کوفہ بنایا گیا بابل کے بادشاہ بخت نصر نے مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا تہا فرشتی نے صاف خبر دی
کہ بابل ایک گہڑی بہر مین اوجڑ جائیگا اور پہر نہین بنایا جائیگا یہہ وہی بابل ہی جسے حضرت ابوبکر کی
کیوقت مین پہر حضرت عمر کیوقت جہاد ہوا اور پہر وہ مقام جنگل اور ویرانہ ہوگیا اور آجتک
ویران پڑا ہی اور جادوگری کا چرچا بہت بڑا تہا ہی کہ تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین
دغا کہا گئین بابل کا جادو سارے جہان مین مدت سی مشہور رہا اور یہہ جو فرمایا کہ نبیون کا
اور پاک لوگون کا اور جتنی لوگ زمین پر قتل ہوئے اون سب کا خون اوسمین پایا گیا اسکا
یہہ مطلب کہ بہت بڑی خونریزی ہی ہم بابل والون سے پہلے تو جتنی خون ناحق زمین مین
ہوئی اونکی وبال مین بابل والی شریک ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کے سینتالیسوین باب کو

دیکہو وہان اللہ نے بابل کے حق مین فرمایا تہا کہ تو اپنے دلمین کہتی تہی کہ مین ہون اور میرے سوا
کوئی نہین ہین بیوہ نہ بیٹہونگی مین بے اولاد نہین ہونگی سوا یکا ایک ایک ہی دن مین یہ دو
مصیبتین تجہ پر ٹپینگی کہ تو بے اولاد اور بیوہ ہوگی یہان جناب یوحنا کو فرشتے نے یون سنایا کہ وہ
کہتی ہی کہ مین ملکہ بن بیٹہی اور رانڈ نہین ہون اور غم نہ دیکہونگی اسلیٔ ایک ہی آن مین اوسکی
آفتین آوینگی یعنے موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی جائیگی پادری ڈایوڈیٹی نے اس
باب کی خبر کو بہی رومیون پر جمایا ہی اگرچہ رومیون پہ بہی محمدیون نے جہاد کیا مگر روم ابہی تک
ویرانہ جنگل نہین ہوا بلکہ ابتک آباد ہی لہذا اس اٹھارہوین باب مین صاف خبر اصلی بابل کی ہی
کیونکہ اس خبر کا صاف ظہور ہو چکا اگر پادری کہین کہ اصلی بابل مین اوسوقت ایسی بڑی
بادشاہت نہین تہی اور شہر بابل کی بڑی رونق نہین رہی تہی پہر یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ زمین
کو سوداگر اوسکی بدولت مالدار بنے تہے اسکا جواب یہ ہے کہ اون دنون مین بابل مین ایران
کے بادشاہون کی حکومت تہی اوپر یہ بیان ہو چکا کہ بابل کا بادشاہ خردوس جو دارا کی نسل
مین تہا اوسنے اسرائیلیون مین بہت بڑا قتل کیا پادری ینتہر نے مفتاح الکتاب مین لکھا
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تیس سال پہلی بابل کے سب خوشنما
حصے فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کیٔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بابل کے رہنے
والی بہت تہوڑی تہی اور اسٹرابو تاریخ والا لکہتا ہی کہ اون دنون اوس شہر کے اکثر اطراف
ویران تہی اس بیان سے معلوم ہوا کہ اکثر اطراف یعنے کنارے ویران تہے مگر شہر آباد
تہا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکھا ہی کہ بابل کے آس پاس کے شہرون مین شہر
سلوکیہ تہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلی صدی مین اوسمین چہ لاکہ آدمی
رہتی تہی اور ایران کے بادشاہون نے اپنی رہنے کا مقام شہر تسفون یعنے مداین
کو ٹہرایا تہا یہ شہر دریای دجلہ کے پوربی کنارے پر تہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
تین سو پینسٹہ برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تہا اوسنے ملک بابل پر چڑہائی کیا
گبون تاریخ والا لکہتا ہی کہ اوس وقت مین یہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تہا اور بہت
غلہ وہان پیدا ہوتا تہا اب ثابت ہوا کہ جناب یوحنا کے وقت مین اگرچہ شہر بابل کی بڑی

دونوں سے پہلی تھی ویسی نہیں رہی تھی مگر بابل کے آس پاس کے شہر بھی بابل کیطرح بہت آباد تھے
اور وہ بابل کا ملک کہلاتا تھا اور ایران کا بادشاہ جو آگ کے پوجنے والے تھے ملک شام کے نصاری
سے لڑا کرتے تھے اور اسرائیلی پیغمبرون کے دشمن تھے اونہون نے اپنی رہنے کا مقام مدائن کو
ٹھہرایا تھا معلوم ہوا کہ وہی ملک اونکی سارے ملک مین نہایت آباد تھا اسد تعالی نے جناب یوحنا
کو بابل کے ویران ہونیکا احوال پہلے سے صاف بتلا دیا اور یہ بھی سنا دیا کہ پیغمبرون کو حکم
ہوا کہ تم خوشی کرو کہ اسد نے بابل سے تمہارا بدلہ لیا جس شہر کے بادشاہون نے تمہاری مسجد
کو اور تمہارے پاک شہر کو ویران کیا تھا اسد نے اوس شہر کو اوجاڑ کر ویران جنگل بنا دیا یہہ
عدالت محمدی وقت مین ہوئی اسیطرح ملک ادومیہ کے لوگ اسرائیلیون پر ظلم کرنے مین بابل
والون کے شریک تھے اونکے ملک کو بھی فرمایا تھا کہ مین اوسکو ویران جنگل بنا دونگا اسکا ظہور
بھی محمدی وقت مین ہوا اسکا پورا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کے چوتیسوین باب مین ہو چکا

اونیسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین بعد اسکے مینے آسمان پر بہت بھیڑ کی سے بڑے
آواز یہہ کہتی سنی کہ ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہماری خدا کی
ہی کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلئے کہ اوسنے اوس بڑی کسبی کی جسنے
اپنی حرام کاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندون کے لہو کا بدلا اوسکی
ہاتھ سے لیا اور دوسری بار اونہون نے کہا ہللویاہ اور اوسکا دھوان ہمیشہ ہمیشہ اوٹھتا رہیگا
اور چوبیسون بزرگ اور چارون جاندار اوندھی منہ گری اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہی
سجدہ کیا اور کہا آمین ہللویاہ اور تخت سے آواز یہہ کہتی ہوئی نکلی کہ تم سب جو اوسکی بندے
ہو اور جو اوسی ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی تعریف کرو اے ایمان والو
دیکھو اس عدالت محمدی سے پیغمبرون کو اور فرشتون کو بڑی خوشی ہوئی اور اونہون نے
اسد کی آگے شکر کا سجدہ کیا اسکے بعد جناب یوحنا چند سطرون کے بعد فرماتی ہین اور مینے
آسمان کو کھلا دیکھا اور دیکھا ایک نقرئی گھوڑا اور جو اوسپر سوار تھا امانت دار اور
سچا کہلاتا ہی اور سچائی سے عدالت کرتا ہی اور لڑتا ہی اور اوسکی آنکھین آگ کے شعلہ
کی مانند اور اوسکی سر پر بہت سے تاج تھے اور اوسکا ایک نام لکھا ہوا تھا جسی اوسکی سوا

کسی نے نجاتا اور وہ خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنے تہا اور اوسکا نام کلمۃ اللہ ہی اور آسمانی فوجین صاف
اور سفید مہین لباس پہنے ہوئے نقرئی گہوڑون پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے منہ سے ایک تیز
تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قومون کو مارے اور وہ لوہی کے عصا سے اونپر حکومت کریگا اور
وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی شراب کے کولہو مین روندتا ہی اور اوسکی لباس پر اور اوسکی
ران پر یہ نام لکہا ہی کہ بادشاہون کا بادشاہ اور سردارون کا سردار آہی ایمان والو اللہ نے
جناب یوحنا کو اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال پاک دکہلایا اور یہ سب نشانیان بتلائین
کہ آپ امانتدار ہین اور سچے ہین اور آپکی لڑائی جو کافرون سے ہی عدالت اور انصاف کی ساتہ
ہے اور فرشتے گہوڑون پر سوار ہوکر آپکی ساتہ جہاد مین شریک ہین وہ وقت اللہ نے پہلی سے
جناب یوحنا کو دکہلا دیا اور پہر یہ آیت زبور کی یاد دلائی کہ وہ لوہی کے عصا سے قومون پر حکومت
کریگا یہی آیت بارہوین باب مین بہی یاد دلائی تہی جب آپکی پیدا ہونیکا سامان دکہلایا تہا محمد
صدیقین پڑہو اور ان خبرون کا صاف ظہور دیکہو جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینی ایک فرشتے کو
سورج مین کہڑے دیکہا اور اوس نے بڑی آواز سے پکارا اور سب پرندون کو جو آسمان کے بیچون
بیچ اوڑتے ہین کہا آؤ اور بزرگ خدا کی ضیافت مین جمع ہو تاکہ تم بادشاہون کا گوشت اور سپہ
سالارون کا گوشت اور زورآورون کا گوشت اور گہوڑون اور اونکی سوارون کا گوشت
اور سب آزادون اور غلامون اور چہوٹون اور بڑون کا گوشت کہاؤ اور مینی دیکہا کہ وہ جانور
اور زمین کے بادشاہ اور اونکی فوجین اکٹہی ہوئین تاکہ اوس سے جو گہوڑے پر سوار تہا اور اوسکی
لشکر سے لڑین اور وہ جانور پکڑا گیا اور اوسکی ساتہ جہوٹا نبی جس نے اوسکے حضور وہ نشانیان
دکہلائین جن سے اوس نے اون لوگون کو گمراہ کیا جنہون نے جانور کا نشان اپنے اوپر قبول
کیا اور جو اوسکی مورت کو پوجتی تہی یہ دونون اوس آگ کی جہیل مین جو گندہک سے جل
رہی ہے جیتی جی ڈالی گئی اور جو باقی تہی سو اوس گہوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اوسکی
منہ سے نکلتی تہی قتل کئی گئی اور سب پرندی اونکی گوشت سے سیر ہو گئی آہی ایمان والو اللہ
نے یہ بہی دکہلا دیا کہ سب جانور کافرون کا گوشت کہانے کے لئی بلائی گئی اور سیر ہو گئے
اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ ہرقل جو جہوٹا عیسائی تہا اور زمین کے اور بادشاہ اور

اونکو لشکر جمع ہوئی اور اوس دین کے بادشاہ سے لڑنے پر تیار ہوئے اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ
پکڑا گیا اور جھوٹے نبی یعنے اونکی جھوٹے پادری جو جھوٹی خبرین دیتے تھے اور بت پجواتے تھے پکڑے
گئے یعنے عاجز ہوئے اور اونکا زور جاتا رہا اور جہنم مین جیتے ڈالدیے گئے یعنے جہنم مین زندہ ہو کر
ڈالے جاینگے یہ اون لوگون کا ذکر تھا جو لڑائی کے بعد دب گئے اور بہت سے وہ تھے جو اوس بادشاہون
کے بادشاہ کی تلوار سے قتل کیے گئے یہہ تلوار اوسکے منہ سے نکلتی ہے یعنے اصل تلوار حقیقت مین وہی
ہے جو اوسکے منہ سے نکلتی ہے یعنے قرآن جو اللہ نے اوسپر اوتارا اوسکا اثر اور اوسکی دعا کا اثر
اور اوسکی زبان کے لفظون کا اثر اللہ نے دکھلایا ظاہر کی تلوار پر اوسی منہ کی تلوار کا اثر پڑتا
تھا تب وہ کافرون کو کاٹتی تھی دیکھو خالد کا نام آپنے سیف اللہ رکھدیا پھر دیکھو خالد نے کس قدر
کافرون کو کاٹا **بیسوان باب** اس باب کا خلاصہ یہہ ہے کہ جناب یوحنا نے ایک فرشتے کو آسمان سے
اوترتے دیکھا جسکے ہاتھہ مین اتھاہ کوئین کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی اوسنے شیطان کو پکڑا
اور ہزار برس تک جکڑ رکھا اور اوسکو اتھاہ کوئین مین ڈالا اور اوسپر مہر کی تاکہ آگے لوگون کو
دغا نہ دے جب تک کے ہزار برس پورے نہ ہوین بعد اسکے چاہیے کہ وہ تھوڑی مدت تک چھوٹا رہے
پھر فرماتے ہین کہ مینے تخت دیکھے اور لوگ اونپر بیٹھے اور عدالت اونہین دی گئی اور اونکی
جانون کو دیکھا جنہون نے عیسی کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنہون نے
نہ جانور کو نہ اوسکی مورت کو پوجا اور نہ اوسکا نشان اپنے ماتھون اور اپنے ہاتھون پر قبول
کیا وے زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھہ ہزار برس تک بادشاہت کرتے رہے پہر کئی سطرون کے
بعد فرماتے ہین کہ جب ہزار برس پورے ہو چکین گے شیطان اپنی قید سے چھوٹیگا اور نکلیگا
تاکہ اون قومون کو جو زمین کے چارون کونون مین ہین یعنے جوج اور ماجوج کو فریب دیوے اور
اونھین لڑائی کے لیے جمع کرے اور اونکا شمار سمندر کی ریت کی مانند ہے اور وے زمین کی چوڑان
پر چڑھہ گئے اور مقدسون کی چھاونی اور عزیز شہر کو گھیر لیا اور آسمان سے خدا کے پاس سے آگ
اوتری اور اونکو کھا گئی امی ایمان والو یہہ ہزار برس جسمین شیطان جکڑا ہوا تھا وہ ہمارے رسول
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہزار برس تک کا زمانہ تھا وہ زمانہ ہر جہی عدالت کا
تھا اور جو عیسائی لوگ اوس وقت سے پہلے شہید ہو چکے تھے اور جو قسطنطین کے مذہب سے بچ گئے تھے

اونکی پاک روحون نے بہی اس محمدی وقت مین نہایت عیش وعشرت پایا اب آخری زمانہ ہے
اللہ سے ہر وقت پناہ مانگو کہ شیطان کے فریب سے بچاوے اور امام مہدی علیہ السلام کو اور
حضرت عیسے علیہ السلام کو جلد بہیجے اوسوقت مین یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور عزیز شہر کو یعنے
بیت المقدس کو گہیر لینگے اور حضرت عیسے علیہ السلام کی دعا سے ایکا ایک سب کے سب
مرجاینگے اب یہہ بیان ہے کہ جناب یوحنا کے بعد روم کے بت پرست
بادشاہون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کیئے بڑی ضلالت کا زمانہ
اوسوقت تک نہین آیا تہا اب التواریخ مین ہے کہ دومیشیان سن چہیانوے مین مرگیا اوسکے بعد
نروا بادشاہ ہوا اوسنے تراجن کو اپنا جانشین کیا نروا سولہ مہینے بادشاہت کرکے سن اٹہانوے
مین مرگیا پہر تراجن سن ایک سو سترہ مین مرگیا یورپ کے لوگون نے اوسکے بہتیجے آدریان
کو بادشاہ کیا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ ہیکل کے یعنے مسجد بیت المقدس کے
ویرانے کے درمیان آدریان قیصر نے ایک نئی شہر کی نیو ڈالی اور یروشالم کے نام سے نفرت
کی اور شہر کا نام رومی زبان مین ایلیا قیپیولینا رکہا تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اوسنے اوس شہر مین
رومیون اور یونانیون کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسیا مین ہے کہ آدریان کی حکومت
مین یہودیون نے برکوکب نام ایک شخص کو مسیح مان لیا اور اوسکی تحت مین رومیون سے
پہر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیون نے بغاوت مین اوسکا ساتہہ نہ دیا اسباعث سے اوسنے
تمام عیسائیون کو جو اوسکے ہاتہہ لگے بڑی بیرحمی سے قتل کر ڈالا جب وس مکار نے رومیون
کے ہاتہہ سے شکست کہائی یہودیون کے ساتہہ یہودیون کے دہوکے مین بہت عیسائی
بہی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ اوسنے دعوی کیا کہ مین وہی مسیح ہون
جسکی یہودی راہ دیکہہ رہے ہین کچہہ کرامات بہی جادو کے زور سے اوسنے دکہلائے اور بہت سارے
آدمی تابع ہوگئے یہانتک کہ تین اوستاد یہودیون کے اوسپر ایمان لائے اوسنے رومیون کی
سلطنت پر حملہ کیا جسکے سبب سے کشت وخون ہوا پہر بڑی بڑی لڑائیون کے بعد ایک لڑائی
مین برکوکب اپنے ساتہہ والون سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابرٹسن ایکین نے جو لکہتا ہے ہم محمدیون کے

برخلاف لکھی ہے اور وہ لدہیانہ مین چھپی ہے اوسمین اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنیکی
دانیال نبی نے پیش خبری دی تھی اور یہودی روز بروز اوسکے آمد آمد کے منتظر تھے جو اسرائیلیون
کو روم کے بادشاہ کی تابع داری سے آزاد کر کے بے نہایت سربلندی بخشے اسکا مطلب یہ ہے کہ
یہودی لوگ راہ دیکھتے تھے کہ وہ مسیح یعنے وہ پیغمبر آوین جو ہمکو رومیون کے ظلم سے چھوڑا دین
جنکی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین ہے اس خیال مین یہودیون نے برکوکب کو مانلیا
تھا اور یہ سمجھی تھی کہ وہ شخص ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والون کو
رومیون کے ظلم سے چھوڑایا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکھا ہے کہ آدریان نے حکم
دیا کہ جو یہودی یروشالم مین داخل ہوا اوسکو مارڈالو اتنے لوگ دور سے بھی اوس شہر کو دیکھنے نپاوین
اب التواریخ مین ہے کہ آدریان نے آخر عمر مین انتونینس کو جانشین کیا اور آدریان سن ایک
سو اڑتیس عیسوی مین مرگیا پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ مرقس انتونینس نے اپنے سارے ملک
مین اونیس برس برابر عیسائیون کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تھا اور بت پرستی مین
اور بیہودہ رسمون مین بڑا لگتا تھا اوسکے عمل مین عیسائیون پر وہ مصیبتین پڑین کہ پہلی مصیبتین
اونکے سامنے ہلکی معلوم ہوتین رعایا اور حاکم دونون نے ظلم پر کمر باندھی آگے یہ حکم تھا کہ عیسائیون
کو تلاش کرنا نچاہیے لیکن اب سرکار کا حکم قطعی ہوا کہ اونکو کھوج لگا کر جہان چھپے ہون نکالے
بت پرستون نے چاہا کہ عیسائی لوگ عذاب پاوین گے تو اپنے دین سے منکر ہو جاوینگے اسلیے
قتل کے حکم سے پہلے اونھون نے عیسائیون کو شکنجے مین کھچوایا اور ایسے ایسے عذاب دیتے تھے
کہ دیکھتے ہی مارے ڈر کے اونکی جان مین جان نہ رہتی تھی حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک
سو تیس برس بعد ازمرنہ کے عیسائیون نے بڑا عذاب اوٹھایا وہان کے عیسائیون نے
اپنی آفت کا بیان چٹھی مین لکھکر سب عیسائیون پاس بھیجا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمرنہ
کے بت پرست اوسوقت عیسائیون سے بہت دشمنی رکھتے تھے اور اونکو حاکمون کے سامنے
کھینچ لیجاتے تھے اور جنگلی جانور دکھاتے تھے اسپر بھی اگر وہ مضبوط رہتے تو قتل کا حکم ہوتا تھا
پھاڑنے والے جانورون کے سامنے پھینکے جاتے تھے یا آگ مین جلائی جاتے تھے پولی کارپ
جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تھے اونھون نے جب سنا کہ لوگ میری جان کی پیچھے پڑے ہین

بشارت محمدی

اونہون نے چاہا کہ اوسی شہر مین رہون اور اللہ کے مرضی کے راہ دیکہیون لوگون نے اونکی منت کی
تب اونہون نے بیرو نجات مین ایک گہر مین پناہ لی اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہوے جاسوسون
نے خبر لگائی فوجدار کے لوگ جا پہونچے پولی کارب اوسوقت کوٹہی پر تہی اگر چاہتے تو چہت کی راہ
سے بہاگ جاتے لیکن اونہون نے کہا کہ اللہ کی مرضی پوری ہو یہ کہکر باہر نکلے اور گرفتار کرنیوالون
کے واسطے کہانا پینا موجود کر کے درخواست کی کہ ایک گہنٹی کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر دعا کرون
پہر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی کہ دو گہنٹی اوسمین گذر گئی یہانتک کہ بت پرستونکا بہی
دل نرم ہوا پہر اونکو سوار کر کے شہر کی طرف لیچلے اور رستے مین فوجدار اپنے باپ سمیت ملا اوس
پولی کارب کو اپنے ساتھ سواری پر چڑہا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا کہ قیصر کو اپنا رب کہنے مین اور
اوسکے پوجنے مین کیا گناہ ہے پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا کہ جس بات
کی صلاح کرتے ہو مین نہ کرونگا تب اونکو سواری پر سے ڈالدیا اونکا پاؤن زخمی ہوا جب صوبہ دار
کے سامنے گئے وہ بولا بادشاہ کی قسم کہا اور عیسی کو گالی دے تو مین چہوڑ دونگا تب یون جواب
دیا کہ چہیاسی برس بیتے عیسی کی خدمت کی اور سوائی نیکی کے اون سے کچہہ نہین پایا اب کسطرح
اوسکو جو میرا مالک اور نجات دینے والا ہے گالی دون صوبہ دار نے اونکو پہاڑنے والے جانورون
سے اور آگ سے بہی ڈرایا تب اوسنے منادی کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ مین عیسائی ہون یہ
سنکر یہودی اور بت پرستون کی بڑی بہیڑ چلا اوٹہی کہ یہ بددین کا سکہانے والا ہی عیسائیون کا
باپ دیوتاؤن کا دشمن ہے جو اتنے لوگون کو دیوتاؤن کی پوجا اور سجدہ سے بہکاتا ہے اسکو
شیرون مین پہینکدو جب شیر نملے تب سبہون نے کہا کہ آگ مین جلا ڈالو پہر سبہون نے لکڑیان
جمع کین اور یہودیون نے بہی بڑی مستعدی سے مدد دی لوگون نے پولی کارب کو ستون سے باندہا
اور شتاب جلائی اوسوقت اوسنے اسطور سے دعا مانگی ای رب خدا قادر مطلق ای باپ اپنے مبارک
بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان ہمکو حاصل ہوئی ای خدا فرشتون اور ساری خلقت
اور انسان اور مقدس ایمان والون کے آگے جو تیرے حضور مین رہتے ہین تیرا شکر کرتا
ہون کہ تونے مسیح کے پیالے مین شریک ہونیکی واسطے اپنے شہیدون مین سے مجہکو لائق
ٹہرایا جب یہ کہہ چکا اونہون نے آگ مین ڈالا جب آگ سے تمام نہوا اوسپر نیزہ چلایا کہ وہ مرگیا اب ہم

کہتے ہین کہ پولی کارپ نے حضرت عیسی کو اگر اللہ کا بیٹا کہا ہو تو اونکا مطلب یہی تہا کہ وہ اللہ
کے پیارے بندے ہین اسکی نشانی یہہ ہے کہ اونہون نے اقرار کیا کہ حضرت عیسی کی معرفت اللہ
کی پہچان ہمکو ملی یہہ کہکر اللہ سے دعا مانگی اور اوسکا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجکو شہید ہونیمین حضرت
عیسی کے ساتہہ شریک کیا اس لفظ سے بہی ثابت ہوا کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا
بندہ جانتے تہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک سو چالیس برس
بعد ملک فرانس کے شہر لیونس اور ورنیہ مین ظلم برپا ہونے لگا وہان کے لوگون کی عداوت اور
غضب ازمرنہ والون کے برابر تہا اور اونکے حاکم بہی اوسمین شریک تہے یہانتک نوبت پہونچی
کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتے تہے مارے جاتے تہے اور بے عزت کئے جاتے تہے اور اونمین جو
زیادہ مشہور تہے گرفتار ہوکر حاکمون کے پاس کہینچے جاتے تہے اور قیدخانہ مین ڈالے جاتے
تہے اوس ملک کے صوبہ دار نے چاہا کہ جو بت پرستون نے عیسائیون پر تہمتین لگائی ہین
اون باتون کا عیسائیون سے اقرار لیوے اسواسطے اوسنے بڑی سخت سزا اور عذاب اونکو دیا
ایک عزت دار جوان ویگتس نام عدالت مین حاضر ہوا اور بولا کہ عیسائیون مین کچہہ بری بات
نہین ہے صوبہ دار نے پوچہا تم عیسائی ہو اوسنے کہا ہان صوبہ دار نے اوسکو قید مین ڈالا
پوتہینس لیونس کا اسقف یعنے پادریون کا سردار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری
سے کمزور تہا اوس سے صوبہ دار نے پوچہا کہ عیسائیون کا خدا کون ہے جواب دیا تم اوسکو جانتی
اگر اوسکی پہچان کے لائق ٹہرتے یہ سنکر سب جو عدالت مین تہے اوسپر دوڑے اور قیدخانہ مین
ڈالا وہ دو دن بعد وہان مر گیا بندیخانمین بہوک پیاس سے چند آدمی مرے بعضون نے
ڈر کے مارے ایمان چہوڑا مگر اونمین سے کتنے پہر مضبوط ہوئے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی
دین سے انکار کرے اوسکو چہوڑ دو باقی کی گردن مارو صوبہ دار نے رہائی کے ارادے سے
اونکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہو گئی تہے اونمین سے بعضون نے پہر عیسائی ہونیکا اقرار کیا
اونمین بعضے رومی تہے وہ تلوار سے قتل کئی گئی باقی جانورون سے پہٹ ڈالی گئی اونمین سے
ایک چہوکری بلندینا نام اور چہوکرا پنٹیکس پندرہ برس کا بت پرستون نے اوسکو بہت ڈرایا اور
سب سزائین اونکو دکہلائین اونہون نے ایمان کو نہ چہوڑا وہ دونون جانورون سے پہڑوائی گئی

مردون کے بدن کے ٹکڑے جو جلانے سے بچ رہے اونھون نے عیسائیون کو دفن کرنیکے لیے ندی
لیکن کہنے لگے کہ دیوتون کے دشمنون کی چھوت سے زمین ناپاک ہوگی اونکو دریا مین بہا دیا آخر
کو اتنی عیسائی مارنے سے باقی رہگئی کہ لوگ اونکی قتل سے تھک گئے اور جو بچ رہے اونھون نے
کچھ فرصت پائی ایک بستی جو لیوپس کے نزدیک تھی وہان کے لوگ ایکدن بہت دھوم دھام سے
کسی دیبی کا تیوہار کرتے تھے اور دیبی کی مورت رتھ پر چڑھا کر بڑے بہیڑ کے ساتھ راہ چلتے
اور جسکے سامنے وہ مورت آجاتی اوسکو گھٹنی ٹیک کر پوجا کرنا ضرور پڑتا سو ایک جوان قوم اشراف
سمفریئس نام نے اوسکے پوجنی سے انکار کیا وہ گرفتار ہوکر کچہری مین حاضر کیا گیا صوبہ دار
نے پوچھا اس چال چلن سے تم عیسائی معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ مین عیسائی ہون اور سچی
خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہون لیکن بت اور دیوتون سے دعا نہین
مانگ سکتا ہون بلکہ مجھکو اختیار ہوتا تو اونھین ٹکڑے ٹکڑے کر زمین مین چور چور کرتا آخر وہ قتل کے
لایق ٹہیر گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اوس سے عیسائی دین کا انکار کروا کر بچادے اور نرمی
اور گرمی سے اوسکو سمجھایا اوسنے کسیطرح نمانا تو اوسکے سر کاٹنے کا حکم دیا جب وہ قتل ہونیکو
جاتا تھا تب اوسکے مان نے پکارا کہ اے بیٹا بیٹا زندہ خدا کا اپنے دلمین دھیان بنا رکھو شاباش
اے بیٹا خوش اور مستعد ہوکر اوس پر جو اوپر حاکم ہے نظر رکھو تمہاری جان آج تمسے نہین
لی جاتی ہے بلکہ اوس سے آج اچھا پاوگے اے بیٹا اس مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی
حاصل کروگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو سینتالیس برس بعد مرقس مر گیا اوسکے
بیٹے کومدس نے بارہ برس تک عیسائیون کو نہین ستایا مگر جس ولایت کے صوبہ دار یا رعایا
عیسائیون سے دشمنی رکھتے تھے اونکو ستانیکا اختیار تھا چنانچہ ایشیا کوچک یعنے ولایت روم
مین کتنے عیسائی قتل کئی گئی تاریخ کامل مین دومشیان کا نام ذومطیانش اور نروا کا نام
نرواس اور تراجن کا نام طرایانوس لکھا ہے اور آدریان کا نام اندریانوس اور کومودس
کا نام قومودس لکھا ہے لب التواریخ مین ہے کہ کومودس سن ایک سو ترانوے عیسوی
مین قتل کیا گیا پھر لکھا ہے کہ سویرس روم کا مالک ہوا مولوی رحمت اللہ صاحب نے
اظہار الحق مین لکھا ہے کہ منتس عیسائی جو دوسری صدی عیسوی مین تھا اور بڑا صاحب تصنیف تھا

اور اپنے وقت مین سب سے بڑھکر پرہیزگار تہا اوس نے سن ایک سو ستر کے قریب ایشیا
کوچک مین پیغمبری کا دعوی کیا اور کہا مین وہی فارقلیط ہون جسکے آنیکی حضرت عیسی علیہ السلام
نے خبر دی تہی اور بہت لوگ اوسکے تابع ہو گئے پادری ولیم میور نے جو تاریخ اردو مین لکہی
ہے اور سن اٹھارہ سو اڑتالیس عیسوی مین چہپی ہے اوسکی تیسرے باب کی دوسری قسم مین
منتس عیسائی کا حال لکہا ہے کہ بعضون نے کہا کہ اوسنے دعوی کیا تہا کہ مین وہی فارقلیط ہون
جسکی خبر حضرت عیسی علیہ السلام نے دی ہے چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تہا اس باعث
سے لوگون نے اوسکی بات کو مان لیا تہا پس معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط
کے یہی معنی سمجہتے تہے کہ اللہ کیطرف سے کوئی انسان ظاہر مین تعلیم کے لئے آویگا اور اوسکو
روح القدس کے پوشیدہ آنے کی خبر نہین سمجہتے تہے تب تو منتس کو مان لیا مگر پہر نشانیان
فارقلیط کی اوسمین نپائین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ساری نشانیان فارقلیط
کی موجود ہین سید منصور علی صاحب دہلوی نے نوید جاوید مین لکہا ہے کہ اردو تاریخ
کلیسیا صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ اوسنے یعنے مونٹانس نے آپکو فارقلیط ٹہرایا جس کے
ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنیسے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لئے بہتیرے
دیندار کر رہے تہے آنسے محمدی بہائیو دیکہو اس پادری نے اقرار کیا کہ اوس زمانہ مین بہت
سے دیندار عیسائیون کو انتظار تہا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے اوترنے سے پہلے فارقلیط
آوینگی جو اللہ کیطرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنے جو باتین حضرت عیسے علیہ السلام نے نہین
بتلائین وہ اللہ کیطرف سے بتلاوینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کی باتین بہی یاد
دلاوینگے جیسا کہ انجیل یوحنا کے سولہوین باب مین وعدہ ہو چکا ہے اخبار نور افشان جو
لدیانہ مین سن ۱۸۷۵ عیسوی مین چہپا ہے اوسمین نمبر بائیس ۲۲ جلد ۳ صفحہ ۷ مین
پادری [illegible] نے لکہا ہے کہ عیسائی جماعت مین کئی کئی وقتون مین چند شخصون نے
دعوی کیا تہا کہ مین فارقلیط ہون جسکی حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی تہی اونمین دو
آدمی نہایت مشہور ہین ایک منتس دوسرا غیتراہ پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سو برس نے
رفتہ رفتہ ظلم شروع کیا [illegible] ایک ملک افریقیہ کی اوترطرف روم کے دریا کی کنارے پر ہے

جواب تونس اور جزیرہ کہلاتا ہے وہانکی ایک شہر کی بعض عیسائی سن الکیوستانومی عیسوی میں صوبہ دار
کی کچہری مین پکڑے گئے اور اون سے کہا گیا تم بادشاہ کے حضور سے امان پاؤ گے فقط
بادشاہی دیوتون کو قبول کرو اونمین سے ایک نے جواب دیا کہ ہمنے کسیکا کچھ قصور نہین کیا بلکہ
جو ظلم تمنے ہمپر کیا اوسکے واسطے ہمنے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے ہم سچی رب اور مالک کی شکر
گذاری کرتے ہین صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ بادشاہ کی مورت کی قسم کہاتے ہین اور تمکو
بھی یہ قسم کہانا ضرور ہے جواب دیا ہم بادشاہ کی مورت کو نہین مانتی آسمان کا خدا جسکو کسی
آدمی نے نہین دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے اوسی کی ہم بندگی کرتے ہین بادشاہ ہمارا حاکم ہے جو
اوسکے حق ہین سو ہم ادا کرتے ہین لیکن خدا جو بادشاہون کا بادشاہ اور سب ملکون کا رب اور
مالک ہے اوس اکیلے کو ہم سجدہ اور پرستش کرتے ہین دوسری دن حاکم نے پہر سمجہایا اونہون نے
نمانا تین دن کی میعاد ہوئے آخر کو اونہون نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہین اور خداوند
عیسی مسیح کا ایمان نہ چہوڑین گے جو تمہاری خوشی ہو ہمپر کرو تب اون کے قتل کا حکم ہوا
جب وہ قتل ہونیکو آئے تو گہٹنی ٹیک کر پہر خدا کی شکر گذاری کرکے مارے گئے تہوڑے برس
بعد تین مرد اور دو عورت شہر کرتا گو مین پکڑے گئی عورتون مین سے ایک کے پاس پرپتوا
نام دودہ پیتا لڑکا تہا اور دوسری فلسیتاس نام پیٹ سے تہی ہر ہون نے بڑی مضبوطی
سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قید خانہ مین ڈالے گئی پرپتوا کی مان عیسائی تہی لیکن
اوسکا بڈہا باپ بت پرست تہا وہ بولا ای میری بیٹی اپنی باپ کی سفید داڑہی پر رحم کر
اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجکو بچپن سے جوانی تک پالا ہے اور تجکو تیرے بہائیون سے زیادہ
پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجکو بے عزت مت کر اپنی مان اور خالہ کو دیکہو اپنے چہوٹے
لڑکے کو دیکہو اور اوسکو اور ہم سب کو ہلاک نکرو کہ ہم پہر کسی سے شرم کے مارے بول نہ سکین گے
یہ کہکر اپنی بیٹی کا ہاتہہ چوما اور اوسکے پاؤن پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہی جب وہ کچہری
مین حاضر کی گئی پہر اوسکا باپ سمجہانیکو آیا حاکم نے کہا اپنی بڈہی باپ پر اپنی چہوٹے لڑکے
پر رحم کر اور پوجا کر اوسنی جواب دیا ہم سے یہ نہین ہوسکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا
ہان مین عیسائی ہون سب نے اسیطرح اقرار کیا آخر اونپر قتل کا حکم جاری ہوا اور وہ شہرا

کہ انہو اسکے تیوہار پر لوگون کے تماشے کے واسطے جانورون سے پہٹر واے جاوینگی اس درمیان مین
فلستاس کو جنکا درد شروع ہوا قید خانہ کے داروغہ نے پوچھا تم یہ درد مشکل سے سہتی ہو جانورون
کے پہاڑنے کا درد کیونکر سہوگی تو بہی تم پوجا سے انکار کرتی ہو اوس نے جواب دیا کہ جسکے واسطے
مین قتل کیجاؤنگی یعنے حضرت عیسے اوسوقت وہ میرا درد سہیگا کیونکہ مین اوسکے واسطے درد سہتی
ہون دن مقرر پر وہ سب پہٹروائی گئے جب جانورون کے پہاڑنے سے بالکل جان نہ نکلی تلوار سے
تمام کئے گئے لب التواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہیدون
کے قتل سے لہو کے پرنالے بہی سیویرس سن دوسو گیارہ عیسوی مین مر گیا مولوی رحمت اللہ صاحب
نے اظہار الحق مین دس مرتبہ قتل عام کا احوال پادریون کی کتابون سے لکہا ہے سو چہہ مرتبہ کا
احوال اخبار حنا کے چھٹی باب کی خبرون کے بیان مین ہوچکا مولوی صاحب لکھتے ہین کہ ساتوان
قتل دی شش بادشاہ کے وقت مین سن دوسوترپن مین شروع ہوا اس بادشاہ نے چاہا کہ
دین عیسائی کی جڑ کٹ جاوے اس مصیبت مین بعضے عیسائی دین سے پہر گئے اور مصر اور افریقیہ
اور اٹالی اور یورپ کا ملک اوسکے ظلم کے تماشاگاہ تہے پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ سن دوسو
چہپالیس مین دی شش بادشاہ ہوا اور عیسائیون کا آرام بند ہوگیا کیونکہ اوس نے چاہا کہ عیسائی
دین کو بالکل مٹادے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اوسکی رسمین قبول کرین اگر کسی نے
انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پہر جاوے ایذا دیجاتے تھے آخر کو جنہون نے پوجا کرنا قبول
نہین کیا اونپر اور خصوصا اسقفون پر یعنے پادریون پر قتل کا حکم جاری ہوتا تہا اوسکی تعمیل
کے واسطے سب شہرون مین حاکم کے ساتھ پانچ بت پرست مقرر کئے گئے اور اوس پنچایت نے
سب عیسائیون کو اپنے کچہری مین طلب کرکے قید خانہ مین ڈالدیا وہان اونپر بڑی سختی
کیجاتی تھے بہت لوگ عیسائی دین سے پہر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ
سمجہتی تہے اونہون نے یا دیوتاؤن کو پوجا یا بغیر پوجنے کے عہدہ دارون سے سازش کرکے
اپنا نام عیسائیون سے باہر اور بت پرستون کی فہرست مین داخل کروایا ایسے لوگون کو ایک
چٹہی یا پرچہ ملتا تہا جسمین لکھا تہا کہ یہ شخص پوجا کرچکا ہے ہزارون آدمی بہاگ گئے اور
بہت لوگ قید ہوئے اور بعضے قتل کئے گئے اسیطرح سے سن دوسو پچاس برس تک عیسائیون

نے کم یا زیادہ اپنا پائی اصحاب کہف کا یعنے غار والون کا قصہ اسی بادشاہی سے علاقہ رکہتا ہے آگے
ایسا تو الواس بادشاہ کا نام ہماری عربی کتابون مین وقیانوس لکہا جاتا ہے غار والون کا قصہ اللہ
نے سورہ کہف مین ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے پادری لوگ قرآن
کی ضد کے مارے کہتے ہین کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچہہ اصل نہین پادری ولیم میور اس جگہہ
حاشیہ پر لکہتا ہے کہ اس قصہ کی کچہہ اصل حقیقت نہین لیکن دیر تک مشہور رہا وہ یہ ہے کہ افسس
کے سات جوانون نے دین مسیحی کے بدعت سے بہاگ کر پہاڑ کے ایک غار مین پناہ لی وہان
ایسی سو گئے کہ دو سو برس کے قریب تک نہ جاگے آگے محمدی بہائیو دیکہو پادری نے پہلے لکہا کہ
اس قصہ کی اصل نہین پہر لکہتا ہے کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیون مین مدتون
یہ قصہ مشہور تہا اب قرآن کی ضد سے مکرتے ہین ابن اثیر جزری رح نے تاریخ کامل لکہا ہے کہ روم
کے بادشاہ جو اول سے قسطنطین تک ہین اونکی گنتی ٹہیک نہین ہے کوئی کچہہ کہتا ہے کوئی کچہہ
کہتا ہے جسطرح اون بادشاہون مین اختلاف ہے جو حضرت سکندر کے بعد تہے اور ہر شہر
کا جدا بادشاہ تہا وہ لوگ ملوک طوائف کہلاتے تہے البتہ قسطنطین سے ہر قل تک گنتی ٹہیک ہے اور اول کے بادشاہون مین جو
لوگون نے اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اوسکا تہوڑا سا حال
ہمنے وقیانوس اور غار والون کے حال مین لکہدیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہین
کیا کہ غار والے کس بادشاہ کے وقت مین تہے ابن اثیر رح نے قوموس کے اور وقیانوس کے
بیچ مین گیارہ بادشاہ لکہے ہین اور لب التواریخ والے پادری نے قوموس اور وقیانوس کے
بیچ مین تیئیس بادشاہ لکہے ہین اور اونکا حال بہت کم لکہا ہے اظہار الحق مین ہے کہ آٹہوان
قتل عام ولریان بادشاہ کیوقت مین سن دو سو ساٹہ مین ہوا اور اوسمین ہزارون آدمی
قتل ہوئے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سن دو سو پچاس مین ولریان بادشاہ ہوا اوسنے
دو تین برس بعد یہ حکم جاری کیا کہ عیسائیون کا عبادت کے لیے جمع ہونا اور اسقف اور
قسیسون کا یعنے بڑے اور چہوٹے پادریون کا اپنے جماعت کے ساتہہ جمع ہونا منع ہوا اسقفون
نے وطن سے نکل کر اپنی اپنی جلاے پناہ سے اپنی جماعتون کو نصیحت اور تعلیم کی خط بہیجی
پادریون کے پہیل جانے سے دور دور ملکون مین انجیل پہونچی اور بہت لوگ عیسائی ہوئے

تب بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا کہ اسقف اور دین کے خادم جلد قتل کیے جاوین باقی عزت دارون کا
مال ضبط اور وہ ذلیل کیے جاوین اسپر بھی اگر عیسائی رہین اگے قتل کیے جاوین گے عزت دار
عورتین بعد ضبطی مال کے وطن سے نکال دی جاوینگی باقی نوکر سرکار اور جتنے عیسائی ہون غلام
بنا کر قید کیے جاوینگی اور اونکی پاؤن مین زنجیرین ڈالی جاوینگے اور سرکاری مشقت کرینگے کپریان
کرتا کو کا ایک اسقف وہی شخص ہے کہ ظلم کیوقت مین کنارے ہو رہا تھا ولریان کے وقت مین
وہ پھر اپنی جماعت مین ملا پہلے اشتہار مین وطن سے نکالا گیا دوسرے اشتہار مین اوس ملک کی
صوبہ دار نے اوسکو بلا کر کہا شاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ تمکو پوجا کرنا ضرور ہوگا کہا مین پوجا
نہین کرتا صوبہ دار نے حکم لکھوا کر سنایا کہ کپریان سرکاری دیوتون کا دشمن ہے جلد اوسکی گردن
کاٹی جاوے کپریان بولا اللہ کا شکر ہے پھر شہر کے باہر میدان مین لیجا کر بڑی بھیڑ کے سامنے
اوسکو قتل کیا اظہار الحق مین ہے کہ نوان قتل اریلین بادشاہ کی وقت مین سن دوسو چوہتر
مین شروع ہوا اور اوسکا حکم جاری ہوا لیکن اوسمین بہت لوگ قتل نہین ہوئے کیونکہ بادشاہ
قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ سن دوسو چھیانوے مین پھر ظلم ہونے لگا دیکلیشیان
اور کلیریوس بادشاہون نے حکم دیا کہ فوج مین جتنے عیسائی ہون پوجا کرین اسپر بہت سپاہیون
اور عہدہ دارون نے اپنی نوکری اور عزت اور دو ایک نے اپنی جان بھی چھوڑ دی آخر کو
سن تین سو مین یہ اشتہار جاری ہوا کہ عیسائی اگر عبادت کے لیے جمع ہونگی قتل کیے جاوینگی
عبادت خانے مسمار اور اوجاڑے جاوین عیسائیون کی کتابین خصوصاً کلام الٰہی تلاش
کر کے جلائے جاوین عزت دار اور عہدے دار معزول اور قید ہون اور باقی لوگ بے عزت
اور غلام کیے جاوین عیسائیون نے بڑے بڑے عذاب سہی اکثر ولایتون مین حاکمون نے
بادشاہی حکم سے بھی بڑھ کر سختیان کین بہت عبادت خانے بت پرستون نے جلا دیے
یا گرا دیے عیسائیون کی کتابین خصوصاً اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب کی جلدین تلاش سے
ملین جلائی گئین جسکی بیان نہین ملین یا جسنے چھپا رکھین اور دینے سے انکار کیا سخت
عذاب مین پھنسا اظہار الحق مین ہے کہ دسوان قتل سن تین سو دو مین ہوا اور تین
پورے برس تک اس قتل سے بھر گئے اور شہر فریجیا سارا ایک ہی بار جلا دیا گیا کہ اوسمین

کوئی عیسائی نہ رہا اور دیوکلیشیان نے سن تین سو تین مین حکم کیا کہ گرجے ڈہا دئے جاوین اور یہ
کتابین جلا دیجاوین لارڈنر اپنی تفسیر کی ساتوین جلد کے پانسو بائیسوین صفحہ مین لکہتا ہے
کہ دیوکلیشیان نے مارچ کے مہینے مین اپنے بیٹہنے کے انیسوین برس حکم کیا کہ گرجے ڈہا دیے
جاوین اور پاک کتابین جلا دیجاوین یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے اپنی انکہہ سے
دیکہا کہ گرجے ڈہا دیے گئے اور پاک کتابین بازارون مین جلائی گئین پادری ولیم میور
لکہتا ہے کہ دیوکلیشیان نے تین اور قیصرون کو یعنے بادشاہون کو مقرر کیا کمہ بیان اور
کلیریوس اور کانسٹنٹیس ان تین کو اپنے ساتھہ سلطنت مین شریک کر لیا چار بادشاہون نے
ملک آپس مین بانٹ لیا تہا اون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگی جس جس ملک مین
قسطنطین جو یچہم کا بادشاہ تہا فتح پاتا تہا وہان ظلم کم ہوتا تہا اگرچہ وہ اوسوقت تک عیسائی
نہ تہا لیکن عیسائیون کی طرف رغبت رکہتا تہا توبہی سن دو سو چانوے اور تین سو ساتوین
برس مین اکثر جگہہ اور بادشاہون نے یہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ پوجا کرین اور عیسائی
قیدی جو کہان مین کام کرتے تہے اون سے زیادہ محنت لی جاتی تہی ایک بار اونتالیس
آدمی جو دین کے اقرار سے نہین ہٹے اکٹہے سب قتل کیے گئے پہر تین سو دسوین برس قسطنطین
جسنے عیسائی دین قبول کیا تہا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا پادری ولیم میور لکہتا ہے
کہ اس مقام پر عیسائیون کا ایمان ثابت ہوتا ہے کہ اونہون نے مال اور جان کی کچہہ پروا
نرکہی اور لوگون کی ملامت اور خلق کے طعنے اوٹہائے اون دنون مین تمام دنیا مین چہوٹے
بڑے سب پوجا جاری تہی جو کوئی عیسائی ہوا اوس نے سب لوگون کی چال چلن اور باپ
دادون کی ریت رسم کو بالکل چہوڑ دیا اور ایسے دین کو کہلم کہلا قبول کیا جو پہلے پہل یہودیون
مین شروع ہوا اور یہودیون کو بت پرست لوگ بہت حقیر اور ناکارہ جانتے تہے پہر
جس شخص نے پہلے اس دین کی بنیاد ڈالی یعنے عیسی علیہ السلام اونکا نام لوگون مین
یون مشہور تہا کہ وہ ایک شخص گنہگار تہا جو یہودیون اور رومیون کے ہاتھہ سے
سولی پر کہینچا گیا عیسائیون نے تمام خلق کے طعنے اور یہ بات سہی جو کوئی عیسائی
ہوا اپنی قوم اور رشتہ دارون اور اگلی دوستون سے جدا ہو کر عیسائیون کے ساتھہ

ہدر دہوا اللہ کے لئے بے عزت ہونا ملکہ جان دینا اوس نے قبول کیا عیسائی لوگ اللہ کی محبت
مین آدمیون کی بدزبانی کی کچہہ اصل حقیقت نہین سمجہتے تہے اور بدنامی سے نہین ڈرتے تہے
بہشت کی خوشی مین سب مصیبتین سہتے تہے اللہ کی محبت مین دنیا کے سب مزے چہوڑ دیتے
تہے اے پادری وہ زمانہ امن وامان کا اور بڑی عدالت کا جسکا وعدہ توریت اور
زبور مین اور صحیفون مین تہا کہ ساری دنیا کے ظالمون کو سزا ملیگی ایمان والے
لوگ امن وامان سے اللہ کا نام لینگے کافرون کا زور ٹوٹ جاویگا وہ زمانہ حضرت
عیسی کا اور عیسائیون کا ہرگز نہین ہے اوس وقت مین تو ظالمون کا ظلم اور زیادہ
بڑہ گیا اللہ کا اور حضرت عیسی کا اور نبیون کا نام لینا مشکل پڑ گیا اے پادری عقل
کی آنکہ کہول کر دیکہو یہہ سب بشارتین محمدی وقت کی ہین دیکہو جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے کیسا بت پرستون کا سر توڑا اور بت پرست جو سب پیغمبرون کے دشمن تہے
اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن تہے اونکو کیسا قتل کیا اور کیسا
اونکا سر کچلا محمدیون کو دیکہو جو عیسائیون کی طرح اللہ کے عشق اور محبت مین شہید ہونیکا
کتنا شوق رکہتے تہے کافرون سے لڑتے مین کس خوشی سے اللہ کی راہ مین قتل ہوتے
تہے دیکہو وہ حضرت عیسی جنکو جابجا بت پرست اور بے ایمان یہودی برا کہتے تہے اونکی
کیسی کیسی تعریفین اللہ نے قرآن مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارین حضرت
عیسی کا اور سب نبیون کا نام سارے جہان مین روشن ہوا اور اللہ کا اکیلا جاننا جو
حضرت عیسی کا اور سب پیغمبرون کا ایمان ہے یہہ ایمان سارے جہان مین پہیلا ان
سب نشانیون کو دیکہو اور محمدی ہوجاؤ یا اللہ اپنے سب بندون کو ایمان دے
آمین اب یہہ بیان ہے کہ قسطنطین جب جہوٹہہ موٹہہ عیسائی ہوا اوسنے
عیسائی دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین پادری میتہر نے رومن تواریخ
کلیسیا کے ایک سو اونچاسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ قسطنطین سن تین سو چبیس مین
بڑی سرگرمی سے نصرانی مذہب کی حمایت کرنے لگا سن تین سو سینتیس مین اصطباغ
پایا یعنے دین عیسائی مین داخل ہوا اور چند روز کے بعد مر گیا سیل صاحب نے

قرآن مجید کا ترجمہ جو انگریزی مین کیا ہے اوسکے شروع مین لکھا ہے کہ مجلس نائیس سن تین سو چوبیس مین جمع ہوئے اور حضرت عیسیٰ کے خدا ہونیکے مقدمہ مین جو مدت سے گفتگو درپیش تھے اس مجلس مین اوسکا تصفیہ ہوا اس مجلس کے جمع ہونیکا باعث یہ تہا کہ اریوس ایک شخص تہا جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کا منکر تہا اوسنے اپنے مسئلہ کو دونوسی بیسون اور اور علما وغیرہ کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا اور اتہانی شیس اوس کے مقابلی پر ہوا تب قسطنطین نے یہ جہگڑا دیکہکر اس مجلس کے جمع ہونیکا حکم دیا سو اس مجلس مین تیرہ سردار پادریون نے اور بہوتیرے پادریون نے تین خدا کہنے سے انکار کیا اور بعضے لوگ تین خداؤن کے تو قائل ہوئے مگر روح القدس کی جگہہ پر حضرت مریم کو داخل کرتے تہی اس سبب سے اونکا نام میریامائٹ رکہا گیا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تین خداؤن کا اقرار نکریگا اوسکا مال ضبط ہوگا اور وہ وطن سے نکال دیا جاویگا تب اکثر پادریون نے بادشاہ کے خوف سے تین خداؤن کے عقیدی پر دستخط کر دیے اوسوقت سے یہ عقیدہ قائم ہوا اور اتہانی شیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا اور عرب مین ایک فرقہ تہا جسکو کولیریڈیس کہتے تھے وہ بہی حضرت مریم کو تین خداؤن مین داخل کرتے تھے اور اونکے لیے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تھے پادری ہیتہ تاریخ کلیسیا مین لکہتا ہے کہ قسطنطین کے وقت مین اریوس نے بر ملا تعلیم دینا شروع کیا تہا کہ مسیح فقط ایک مخلوق تھے جو باقی سارے جہان سے پہلے پیدا کیے گئے مگر اپنی خاص دینداری کی باعث سے سب اور نیک لوگون سے نہایت بڑا درجہ پایا اس بات کے فیصلہ کرنے کے واسطے شہر نیس مین جو کوچک ایشیا مین ہے سن تین سو چوبیس عیسوی مین بڑی مجلس جمع ہوئے جسمین تین سو اٹہارہ اسقف یعنے بڑے بڑے پادری اور سیکڑون وعظ کہنے والے جمع ہوئے اون مین سے سوا تہوڑے آدمیون کے سب نے اریوس کی تعلیم کو غلط کہا اور اوس اعتقاد نامہ کو تجویز کر کے لکہا جو نیس والے اعتقاد سے ابتک مشہور ہے کستیر بہی اریوس اوس اعتقاد نامہ سے منکر رہا آخر فقط ظاہرداری کی راہ سے قبول کیا اور جسدن وہ کلیسیا مین شامل ہونے پر تہا کسی ناگہانی سخت درد مین گرفتار ہوکر مر گیا اوس کے مرنے کے بعد اوس بات کا مباحثہ آخر

نہین ہوا چنانچہ کانسٹنٹین تیوس نے اوسکی رائی کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سن تین سو چون اور
تین سو چھپن عیسوی مین آرلس اور میلین شہرون مین جمع ہوئین اونمین سے اکثر لوگ
اوسکو قبول کرتے تھے اس دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائی گئی بلکہ جان سے مارے گئے اور
بڑی خونریزی کی لڑائیان ہوئین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ بڑی مجلسون سے بہی نجات کی بابت
ہدایت پانا مصلحت نہین کیونکہ جس بات کو اکثر لوگ ملکر سچ مانتی ہین سو کبہی انجیل کی راہ سے
غلط نکلتی ہے اریوس کا طریق بہی یاجوجی سووی برگنڈی لنگوبردی وانڈلی لوگون کے
درمیان جاری ہوا کتاب التواریخ مین لکہا ہے کہ اریلیس جو اسکندریہ کے پادریون مین
سے تہا اوسنے تثلیث کے دوسرے اقنوم کو ایک موجود جدا اور کمتر سمجہا اور مسیح کو یون
قرار دیا کہ وہ سب مخلوقون مین افضل ہین جنکی وسیلہ سے خالق نے سارا جہان بنایا تائیسر
کے شوریہ نے اس عقیدہ کو رد کیا مگر اریئس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا یہ اعتقاد کئی زمانون
تک برابر رہا اور اسمین کئی فرقے چنانچہ یونومیان اور سیمی اریئس اور یوسی بیان وغیرہ
نکلی کتاب ولیم رابرٹشن انگریز نے جو کتاب لکہی ہے اور لعیانہ مین چہپی ہے اوسمین لکہا ہے
کہ سن تین سو پچیس عیسوی مین ایک بہاری مجلس شہر نائیس مین جمع تہی اوس نے یہی عقیدہ
یعنی تین خداون کا عقیدہ صاف صاف لکہدیا وہ شہر نائیس کا اعتقاد نامہ کہلاتا ہے پہر
سن تین سو اکیاسی عیسوی مین دوسری بہاری مجلس شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی تہی
اوسمین ڈیڑہ سو پادری اکٹہی ہوئے تہے اوسمین بہی یہی عقیدہ قرار پایا پہر تیسرے
بہاری مجلس شہر افیسوس مین سن چار سو اکتیس عیسوی مین جمع ہوئی تہی اوس مجلس
مین یہ عقیدہ پہر قائم اور مضبوط ہو گیا آگے محمدی بہائیو یہ قسطنطین وہی کفر پہیلانیوالا
بادشاہ ہے جسکی پیش خبری حضرت دانیال علیہ السلام کے ساتوین باب مین اور گیارہوین
باب مین اور جناب یوحنا کے تیرہوین باب مین ہو چکی ہے اسنے ایمان کی جڑ چہوڑ دی اور
بہت بڑا کفر پہیلایا ایک انگریز نے تاریخ کلیسیا لکہی ہے وہ اوسمین لکہتا ہے کہ یہ جو نصرانیون
کا عقیدہ ہے کہ خدا اکیلا ہے مگر خدا کا ایک بیٹا بہی ہے جو اوس سے نکلا ہے جس نے
سبکو بنایا ہے اوسکو خدا نے کنواری کے اندر بہیجا اوس سے وہ پیدا ہوا وہ انسان بہی ہے

اور خدا بہی ہے ترتلیان پادری جو دوسری صدی کے اخیر مین تہا اوس نے اپنی کتابون مین
اسیطرح صاف صاف بیان کیا ہے پہر لکہتا ہے کہ ہمکو ضروری کہنا چاہیے کہ یہ جو تین
خداؤن کا عقیدہ پچہلے زمانہ مین اکثر نصرانیون کا ہے یہی عقیدہ اگلون کا بہی تہا مگر یہ ہم
بہی یاد رکہنا چاہیے کہ اول عیسائیون نے اپنا عقیدہ قلمبند نہین کیا فقط زبانی بتلا دیتے
تہے اور پادری لوگ بہی اپنی عقل سے بعضی باتین بدل دیتے تہے پہر لکہتا ہے کہ اول اول کے
عیسائیون نے خود پاک کتاب سے تعلیم پائی تہی وہ لوگ فقط وہی لفظین بولتے تہے جو اسکی
کی کتابون مین ہین اور اسکے بہیدون کے پیچہے نہین پڑتے تہے اونمین آپسمین پہوٹ
اور بدعت کا دخل نہ تہا وہ عقیدہ جو اہل روم کے عیسائیون نے اختیار کیا ظاہرا وہ
شروع ہی زمانہ کا تہا اور چوتہی صدی کے اسقف اکثرون نے یہ سمجہا ہے کہ یہ عقیدہ
اونہین لوگون سے نکلا ہے جو اس کام کے لیے جمع ہوئی تہے لیکن اسبات کا کوئی
ثبوت ہاتہ نہین لگتا بلکہ کتنی سی کتاب لکہنے والون نے اسکو چہوڑ دیا ہے پہر حاشیہ پر لکہتا ہے
کہ سب سی قدیم کتاب لکہنے والے اگناشس اور جسٹن اور ارینیوس ہین اسکا کچہہ بہی
ذکر نہین کرتے ہین پہر لکہتا ہے کہ حواریون کے وقت کے لوگ یہ ہین برنباس کلیمنس
رومی ہرماس اگناشس اور پلوکرپ یہ سب حواریون کے شاگرد ہین حواریون کی زمانہ
کے بعد جو یونانی لوگ ہین جنہون نے کتابین لکہی ہین اون مین جسٹن شہید اور ارینیوس
ہین جسٹن کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تین تیس برس بعد
ہے ارینیوس قریب سن ایک سو اٹہتر عیسوی کے لیونس کا پادری تہا اے محمدی بہائیو دیکہو
یہ پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ یہ عقیدہ تین خداون کا قدیم عیسائیون نے کہین نہین
لکہا دوسری صدی کے اخیر مین ترتلیان نے یہ عقیدہ نکالا پہر چوتہی صدی مین قسطنطین
نے اوسکو زور زبردستی سے پہیلایا پہر اول اول کے عیسائیون کی لفظین پکڑ کر اوسکا
مطلب بگاڑ بگاڑ کر خلق کو بہکایا آسی تاریخ کلیسا مین جسٹن شہید کی کتاب تائید اول
کی عبارت نقل کی ہے اوسکو دیکہنا چاہیے جسٹن شہید فرماتے ہین ہم لوگ جو پیشتر حرام کاری
مین خوش تہے اب صرف پاک دامنی اختیار کرتے ہین ہم لوگ جو فن جادوگری کو کام مین

لاسے تھی اب خدای غیر مولود کی بندگی مین مشغول ہین جو لوگ ہمسی ناحق نفرت کرتے ہین اونکے سمجہانے مین سعی کرتے ہین کہ دین مسیحی کے عمدہ حکمون کے موافق زندگی بسر کرنے سے وہی ہم لوگون کے ساتہہ اوس خدا سے جو سب سے برتر خداوند ہے وہے خوشی پانے کی امید رکہہ سکتی ہین ای آی محمدی بہائیو دیکہو جسٹن شہید نے صاف فرمایا کہ ہم اوس خدا کو پوجتی ہین جو مولود نہین ہے یعنے کسی کا جنا ہوا نہین ہے معلوم ہوا کہ جسٹن شہید حضرت عیسی کو خدا نہین سمجہتی تہی جسٹن شہید عشاء ربانی کو یون بیان کرتے ہین کہ نو مرید کو ہم بہائیون کے مجمع مین لیجاتے ہین اور سب ملکر اپنے واسطے اور اوس کے واسطے اور تمام ایماندارون کے لیئے دعا مانگتی ہین تب بہائیون کی مجلس کے سردار کے سامنے روٹی اور شراب اور پانی کا ایک پیالہ رکہا جاتا ہے وہ اوسکو اوٹہا کر کل کائنات کے باپ کی ثناخوانی عیسی اور روح القدس کے نام کے ذریعہ سے کرتا ہے پہر سب خادم اوس متبرک روٹی اور پانی اور شراب کے پیالہ مین سے ہر ایک کو جو حاضر ہے حصہ پہنچاتے ہین اور جو حاضر نہین اون کے لئے بہی کچہہ لیجاتے ہین اس کہانی پینے کو ہم اداے شکرانہ کہتے ہین جسٹن شہید فرماتے ہین اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون جس سے ہم عیسی مسیح کے ذریعہ سے نئی حیات پاکر خدا کے لئے خاص ہو جاتے ہین جو ایمان لاتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ ہماری تعلیم حق ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اوسکے موجب زندگانی کریگا تعلیم پاتا ہے کہ دعا مانگی اور روزہ کے ساتہہ خدا سے اپنے گناہون کا استغفار کرے اور ہم بہی اوس کے ساتہہ دعا مانگتی ہین اور روزہ رکہتی ہین بعد اسکے ہم اونکو کسی مقام پر جہان پانی ہو لیجاتے ہین اور وہان اونکو نیا جنم دیتے ہین جس طرح ہمنے نیا جنم پایا کیونکہ خداوند کل کائنات کا باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسے مسیح اور روح القدس کے نام سے اونکو اوس پانی مین غوطہ دیتے ہین آے محمدی بہائیو دیکہو جسٹن شہید نے اللہ تعالی کو تمام جہان کا باپ کہا تو باپ کے معنے یہی ہین کہ اللہ سب کا پیدا کرنیوالا اور سب کا پالنی والا ہے حضرت عیسی کو بہی بیٹا اسی راہ سی کہا کہ اللہ اونکا بنانیوالا اور پالنی والا ہے اور وہ اللہ کے پیارے بندی ہین اور یہہ کہا کہ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہین حضرت عیسی اور روح القدس کے وسیلہ سے وسیلہ کا لفظ

صاف بول رہا ہے کہ عیسیٰ اور روح القدس اللہ کے بندے ہین خود خدا نہین ہین پہر آخر جو یہ
جو کہا کہ خداوند کل جہان کے باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسیٰ اور روح القدس کے
نام سے اوسکو غوطہ دیتے ہین اس سے پادری لوگ سمجہتے ہین کہ عیسیٰ اور روح القدس کا
نام اللہ کے ساتھ لیا تو معاذ اللہ وہ دونو بہی وہ خدا ہین اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہمکو اپنے
پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن پاک کے وسیلے سے اس وہم سے بچایا
اگر ہم کسی سے کہین کہ ہم تجکو اللہ اور محمد اور جبرئیل کے نام سے ایمان مین داخل کرتے
ہین تو سب محمدی لوگ ہماری اس بات کا یہی مطلب سمجہین گے کہ اللہ مالک ہے محمد اور جبرئیل
اوس کے بندے ہین اوسی تاریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ ارجن سن ایک سو چہاسی عیسوی
مین پیدا ہوا اوس کے مقدمہ مین رائے کا اختلاف ہے ایک فریق تو اوسکو علم مین ایسا
بڑا عالم تصور کرتا ہے کہ حواریون کے زمانہ سے عیسائیون کے درمیان ویسا کوئی ہوا
ہی نہین اور دوسرا فریق اوسکو اریس اور تمام بری غلطی اور بدعت والون کی اصل ٹہرا کر
ملامت دیتا ہے اسے ایمان والو معلوم ہوا کہ ارجن بہی اللہ کو اکیلا جانتا تہا اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور پیغامبر مانتا تہا تب ہی جہوٹے عیسائیون نے اوسکو اریوس
کی اور سب بے دینون کی اصل جڑ ٹہرایا پہر لکہا ہے کہ دوسری صدی کے خاتمہ کے قریب
تہیودوٹس اور آرتیمن مسیح کو آدمزاد کہتے تھے اسے محمدی بہائیو خلاصہ یہ ہوا کہ دوسری
صدی کے اخیر سے عیسائیون مین شرک اور کفر پہیلا مگر بہت سے ایمان دار عیسائی اوس کو
مشاق رہتے تھے اور حق کو ظاہر کرتے رہتے تھے قسطنطین کے وقت سے حق بولنے والون کو
دبا کر ٹہالا گیا کتاب التواریخ مین ہے کہ جب قسطنطین نے عیسائیون کا ستانا موقوف کر دیا
بہتون نے یہ سمجہا کہ اون پر فرض تہا کہ اپنی رضا و رغبت سے جسم پر تکلیفین اوٹہاوین
وے غارون اور تکیون مین جا بیٹہنی لگے اور وہان کیا فاقہ اور کیا جاگنی سے بہت ہی
تکلیفین اوٹہانے لگے یہ پہلے پہل ملک مصر مین چوتہی صدی مین شروع ہوا اور وہان
سے سارے یورپ اور زمین افریقیہ کے اکثر ملکون مین اور روم مین پہیل نکلا پانچوین
صدی مین ایک فرقہ اسٹائیلیٹس یعنے اسطوانہ نشاہ نکلا وہ ستونون پر رہا کرتے تھے

ملا علی قلی رحمہ جو پہلے پادری تھے پھر محمدی ہوئے اونہون نے جو کتاب سلطان حسین صفوی رحمہ کے وقت مین ردنصاریٰ مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل دین قسطنطین نے مٹا دیا یہانتک نوبت پہونچی کہ اگر کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل دین پر قائم تہا اوسکو یہی ین پڑتا تہا کہ آبادی اور شہرمین رہنے سے ہاتھ اوٹہا وے اور اپنے تئین پہاڑون مین چہپا وے اور اپنے باقی عمر پوشیدہ مقامون مین بسر کرے امام عبدالرحمن نسائی رحمہ نے جناب عبید اللہ ابن عباس رض کی زبانی جو احوال لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہون نے توریت اور انجیل کو بدل ڈالا تو جو لوگ صحیح پڑہنے والے تہے اون کو بادشاہ نے بلایا اور کہا مین تمکو قتل کرونگا یا جیسا ہم پڑہتے ہین تم بہی اوسیطرح پڑہو اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمارے لئے ایک کہنبا بنادو پہر ہمکو اوسپر چڑہا دو پہر ہمکو کچہہ دو کہ ہم اوس سے اپنا کہانا پینا اوسپر چڑہاوین اور تمہارے پاس نہ آوین اور اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمکو چہوڑدو ہم زمین مین سیر کرتے پہرین اور جانورون کی طرح کہائین اور پئین اگر تم ہمکو اپنے ملک مین دیکہیو تو قتل کیجیو اور کچہہ لوگ بولے ہمارے واسطے جنگلون مین گہر بنادو ہم کوئین کہودین اور ساگ پات بودین اور تمہارے پاس نہ آوین اون لوگون کے رشتہ دارون نے ایسا ہی کردیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری یعنی اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ حدید مین اونکا حال سنایا کہ اون لوگون نے محنتین نکالین جو ہمنے اونپر فرض نہین کی تہین مگر اونہون نے فقط اللہ کی خوشنودی کے واسطے ایسا کیا ابن عباس رض فرماتے ہین کہ اور لوگون نے کہا کہ ہم بہی عبادت کرینگے جس طرح فلان شخص نے عبادت کی اور ہم بہی سیاحی کرینگے جیسے فلان شخص نے سیاحی کی اور وہ لوگ شرک مین گرفتار تہے اونکو خبر نہ تہی کہ جنکی راہ پر ہم چلتے ہین اون لوگون کا ایمان کیا تہا اسکا یہ مطلب کہ بہت سے جہوٹے عیسائی جو حضرت عیسیٰ کو دوسرا خدا جانتے تہے اونہون نے یہ حرص کی کہ ہمارے وہ بزرگ اس طرح سیاحی کرتے تہے یا اللہ کی عبادت کرتے تہے ہم بہی کرینگے مگر اپنے بزرگون کے عقیدون سے بیخبر تہے پادری جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت مین

لکھی ہے اوس مین یہ لکھا ہے کہ اصل عقیدہ ایمان کا جو حضرت عیسیٰ نے بتایا تھا وہ یہی تھا کہ اللہ کو اکیلا جانو اور فقط اوسیکو پوجو نصاری نے کفر اور شرک نکالا اور حضرت عیسیٰ کی راہ کو چھوڑ دیا اس کتاب کے آخر مین قسطنطین کے احوال مین لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے سن تین سو چوبیس مین ایک کونسل کی محفل جمائی اور اس کونسل مین حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھرایا اور سینٹ ہنری نے جو اوس زمانہ مین یعنے چوتھی صدی عیسویہ مین گذرا ہے اور فرقہ پوپ کرس کا بشپ یعنے بڑا مجتہد تھا اس خرابی پر بہت افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑی افسوس اور نحوست کی بات ہے کہ جتنی عقلین ہین اوتنی ہی مذہب ہین اور جتنے خطائین ہم لوگون کی ہین اوتنی جھوٹے عقیدے پیدا ہوئے ہین اسلئے کہ ہم لوگ اپنی عقل سے عقیدے گھڑتے ہین اور اپنی طبیعت سے اوسکے معنے بیان کرتے ہین اور ہر سال بلکہ ہر مہینے ہم لوگ چھپی بھید بیان کرنے کے لیے نئے نئے عقیدے ایجاد کرتے ہین آخر کو لکھتا ہے کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے اپنے تئین برباد کیا ملا احمد ایرانی عبرانی دان جو سیف الامۃ مین لکھتے ہین کہ بعضون نے صاف لکھا ہے کہ قسطنطین سب یہود اور نصاری پر غالب ہوا اور اللہ کی کتابون مین اپنے موافق دخل اور تصرف کیا اور جو کتابین اوسکے مذہب کے برخلاف تھین تلوار کے زور سے اور روپیہ کی طمع دیکر وہ سب کتابین اپنے قبضہ مین لایا اور اسیطرح جو لوگ قسطنطین کی راہ پر تھے اونھون نے آہستہ آہستہ سب کتابون کو موقوف کر دیا اور یہودی چونکہ نصرانی بادشاہون سے دبے ہوئے تھے کسی کتاب کو چھپا نہ سکتے تھے اور قسطنطین نے یہ قاعدہ باندہا تھا کہ ہر شہر مین ایک شخص اوسکی طرف سے مقرر تھا وہ شخص انکی زبان مین کہلاتا تھا اور حکم تھا کہ جس شخص کے پاس کوئی کتاب ہو وہی وہ کتاب لیکر اوس شخص پاس جاوے اور کتاب اوسکو دکھاوے اگر وہ کتاب قسطنطین کے مذہب کے برخلاف ہوتی تھے انکی دستور اوسکو جلا دیتا تھا اور اگر برخلاف نہوتی تھی تو پھر دیدیتا تھا اور حکم تھا کہ اگر ثابت ہو جاوے کہ کسی شخص نے کوئی کتاب چھپائی ہے اوسکو مار ڈالو سید منصور علی صاحب دہلوی نوید جاوید مین لکھتے ہین کہ ہندی تواریخ کلیسا صفحہ ۱۶۲ مین لکھا ہے کہ لوگون کو دینی کتاب کا بہم پہونچانا نہایت مشکل تھا تو بھی دینی کتاب کا پڑھنا جو کتنی ہی پاس ہیے پہلا تھا

اس سبب سے اور بھی مشکل تھا عـ ۱۵۱۸ مین مارٹین لوتھر کے وقت مین انجیل مشہور ہونے لگی
یہان سے معلوم ہوا کہ قسطنطین والے پادریون کے وقت سے پادریون کے سوا اور لوگون
کو انجیل کا پڑھنا منع کر دیا گیا تھا تا کہ سب لوگ پادریون کے پھندے مین پھنسی رہین جیسا کہ
ہمارے وقت مین بہت سے فسادی مولوی کہتے ہین کہ قرآن شریف کا ترجمہ اور حدیث
شریف کی کتابین ہرگز مت پڑھو اسکا سمجھنا بہت مشکل ہے تم مطلب غلط سمجھو گے اور گمراہ
ہو جاؤ گے یہ لوگ اس علم کے اوستادون کو نہایت ذلیل اور گمراہ جانتے ہین یا اللہ ہمکو
قرآن اور حدیث کی راہ پر رکھ سوا مین پادری مرلیب نے کشف الآثار مین لکھا ہے کہ قسطنطین
نے حکم دیا کہ یہودیون کے کان کاٹکر اونکو اور ملکون کیطرف نکال دو مولوی رحمت اللہ صاحب نے
اظہار الحق مین لکھتے ہین کہ پادری طامس نیوٹن نے پاک کتابون کی آئندہ خبرون کے بیان
مین ایک کتاب لکھی ہے اور وہ لندن مین چھپی ہے اوسکی دوسری جلد کے تریسٹھوین
لغایت چونسٹھوین صفحہ مین جہان یہ بیان ہے کہ حضرت عمر رض نے مسجد بیت المقدس کو بنوایا
وہان لکھا ہے کہ نصرانیون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے
بھر رکھا تھا حضرت عمر رض نے خود اوس مقام کا صاف کرنا شروع کیا اللہ کا شکر ہے کہ پادری
نے اقرار کیا کہ نصرانیون نے اوس پاک مقام پر گوبر اور لید کا ڈھیر لگا رکھا تھا اب اس
قصہ کا پورا بیان ہم محمدیون کی کتابون سے سنو ابن کثیر رح اپنی تاریخ مین لکھتے ہین
کہ ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو برس پہلے جب نصاری
بیت المقدس کے حاکم ہوئے قسطنطین کی مان نے قسطنطین کو حکم دیا کہ اوس نے حضرت
عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی جگہہ پر بیت اللحم مین مکان بنایا اور قسطنطین کی مان
نے وہان مکان بنایا جہان اپنے گمان مین سمجھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے اور
یہودیون کا جو قبلہ تھا اوس جگہہ پر مزبلہ یعنے گوبر ڈالنے کا مقام بنایا اسکا سبب یہ تھا
کہ یہودیون نے اوس جگہہ کو لٹکا کر ڈالا تھا جہان سولی دیگئی تھی نصاری نے اپنی
سمجھ مین یہودیون سے بدلہ لیا کہ اونکی مسجد مین گوبر ڈالنا شروع کیا ابن کثیر لکھتے ہین کہ
عورتین حیض کے لتے بھیجتی تھین کہ اوس مین بھی چیتھڑے سر ڈالدیئے جاوین سو لاتا جیر الدین

حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکہتے ہین کہ قسطنطین کی مان نے طور زیتا پر بہی گرجا بنایا جہان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام چڑہ گئے اور حضرت مریم کی قبر پر بہی ایک گرجا بنایا اور بیت المقدس کی ہیکل یعنے مسجد زمین تک ویران کردی اور حکم کیا کہ اوس جگہہ پر شہر کے کوڑے اور گوبر ڈالا جاوے جو مقام اوس بڑی چٹان کا تہا وہ مزبلہ یعنے گوبر ڈالنے کا مقام ہوگیا اور یہی حال رہا یہانتک کہ حضرت عمر رضؓ تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا لکہا ہے کہ عورتین قسطنطنیہ سے حیض کے لتے بہیج دیتے تہین کہ اوس چٹان پر ڈالے جاوین ہندے تاریخ کلیسیا جو کلکتہ مین ۱۸۴۹ مین چہپی ہے اوسکے صفحہ ۱۵۲ سے صفحہ ۱۵۶ تک لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت سے پانسو برس نہ گذری تہی کہ یہہ رای غالب ہونے لگی کہ یروشالم کی زیارت کرنا اور جہان عیسیٰ علیہ السلام نے جان دی اور جہان دفن ہوے ان پاک مقامون مین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے اس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رائج ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ شہر یروشالم کی زیارت کو جانا مدت تک عیسائیون کا دستور نہ تہا جب نصاریٰ اس پاک شہر کی زیارت کرنے لگی تب بہی فقط وہان جاتے تہے جہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا یا قبر کا اونکو گمان تہا مسجد بیت المقدس کی زیارت سے محروم رہتے تہے بلکہ اللہ نے خاص محمدیون کے واسطے رکہی تہی پادری جان ڈیون پورٹ نے اپنے کتاب کے حاشیہ پر لکہا ہے کہ قسطنطین نے اپنی جورو کو گرم پانی مین ڈلوایا اور اپنے بیٹے کو اور اپنے دو بہنوئیون کو اور اپنے سسر کو اور اپنے بارہ برس کے بہانجے کو قتل کروایا اور اپنے دور کے رشتہ دارون کو بہی قتل کیا کتاب التواریخ مین ہے کہ قسطنطین کا بندوبست شروع مین مروت کے ساتہہ تہا مگر اوس کے پچہلی دن ویسی ہی خونریزی سے بہرے ہوے ہین اوس کے مزاج کے بدلنے سے رعایا کے دل سے اوسکی الفت اوٹہا دی وہ شہر روم سے قسطنطنیہ مین گیا اس نئے شہر کے تعمیر کے سات برس بعد فارسیون کی چڑہائی مین تیس برس کی سلطنت کے بعد سن تین سو سینتیس عیسوی مین مرگیا پادری متیہو نے رد مین تاریخ کلیسیا کے ایک سو اونچاسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ اس قسطنطین کا بیٹا

کانسٹنٹین دوسرا بڑی بت پرستی سے بیزار تہا اوس نے بت خانے بند کروا دیے اور حکم دیا کہ
جو کوئی بتون کو قربانی گذرانیگا مارا جائیگا مگر اوس کے جانشین جولیان نے اوس کا
ارادہ رکہکر بت کی پوجا کو پہر جاری کرنا چاہا اوس نے بت پرستون کی مندر کہلوا کر بت
پوجنے کی اجازت دی اور سب بادشاہی کام اونہین کے سپرد کیے اور سب طرح سے
نصرانیون کی بے عزتی کروائی آپ بیان ہے کہ یہودیون نے چاہا کہ مسجد
بیت المقدس کو پہر بناوین الله تعالی نے اوپر آگ کے شعلے بہیجی اور اونکے
ہاتہہ سے اوسکو بچا لیا پادری موری کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ جولیان جو
رومیون کا بڑا بادشاہ تہا اوس نے یہودیون کو اذن کیا کہ شہر یروشالم کو اور مسجد کو بناو
اور اون سے وعدہ بہی کیا کہ مین تمکو تمہارے باپ دادا کے شہر مین برقرار رکہونگا اور
یہودیون کا شوق اور غیرت بادشاہ کے شوق سے کچہہ کم نہ تہی اگرچہ یہودیون نے
اس کام مین بڑی کوشش کی اور بادشاہ کو اسکا بہت دہیان تہا مگر کچہہ بن نہ پڑا ایک
تاریخ لکہنے والا بت پرست نقل کرتا ہے کہ آگ کے شعلے خوفناک اوس جگہہ سے نکلی اور
معمارون کو جلا دیا تب اونہون نے کام سے اپنے ہاتہون کو روک لیا آگے محمدی بہائیو
الله تعالی نے یہودیون کے ہاتہہ سے اپنے گہر کو نہ بنوایا یہودیون پر تو حضرت عیسی
علیہ السلام کی دشمنی کے باعث سے الله کے غضب کی آگ بہڑک رہی تہی اسلئے اون کے
ہاتہون نہ بنوایا محمدی لوگ جو الله کے اور اوسکے سب پیغمبرون اور کتابون کے عاشق
ہین اون کے ہاتہون سے الله نے اوس پاک مسجد کو بنوایا اور اونہین کو وہان بسایا
اپنا وعدہ پورا کرکے دکہایا کہ جن لوگون کی بہت تعریفین کین تہین وہ یہی لوگ ہین
کعب احبار جو یہودیون کے بڑے عالم تہے حضرت عمر رض کے وقت مین محمدی ہوئے
اور حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر اور حضرت عیسی علیہ السلام پر اور
انجیل پاک پر ایمان لائے اونہون نے حضرت عمر رض کو اوس مسجد کا پتا بتلایا جو یہودی
محمدی ہو گئے وہ الله کی رحمت مین غرق ہوئے اس جگہہ پر بعضے پادری سورج پر
یہ وہم ڈالنے کا ارادہ رکہتے ہین ایک پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے

فرمایا تھا کہ اس جگہ پتھر پر پتھر نہین چھوٹیگا جو گرایا نجاوے یہ بات متی کی انجیل کے چوبیسوین
باب مین ہے یہہ لکھکر پادری بے انصاف لکھتا ہے کہ یہ نہین ہو سکتا کہ جس جگہ اوس مسجد
کی بنا تھی وہان کوئی عمارت باقی رہے جب کبھی بنائی جاویگی ڈہی پڑیگی ہائی افسوس پادری
کی عقل پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یون کہان فرمایا تھا کہ جب کبھی بنائی جاویگی ڈہہ پڑیگی
آپنے تو اتنا ہی فرمایا کہ اس جگہ پتھر پر پتھر نہین چھوٹیگا جو گرایا نجاوے اسکا تو صاف یہی
مطلب ہے کہ یہ جو اب موجود ہے گرا دی جاویگی دیکھو لوقا کی انجیل کے اکیسوین باب
کی چھٹی آیت مین یون ہے کہ وہ دن آوینگے کہ اون مین سے جو تم دیکھتے ہو پتھر پر
پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نجاوے دیکھو صاف فرمایا کہ یہ پتھر جو اب تم دیکھہ رہے ہو یہ سب گرا
دی جاوینگی اس صاف بیان سے پادری کا قول بالکل غلط ہو گیا یہ پادری یہہ لکھتا ہے
کہ دیکھو جولیان بادشاہ نے چاہا تھا کہ مسجد کو دوبارہ بناوے جب شروع کیا اوسکی نیو
مین سے آگ نکلی معمار ڈر کر بہاگ گئے اور بعد اسکے کسیکو جرات نہ پڑی کہ اوس سچی کی بات
کو غلط کر دے آئے پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیشک سچے مگر تمنے اونپر یہ تہمت
جوڑی ہے اونکی بات سے ہرگز یہ مطلب نہین نکلتا کہ کبھی کوئی اس نیو پر نہین بنا سکیگا
پادری کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانون نے اوس نیو پر نہین بنایا بلکہ اوس کے قریب دوسری
جگہہ بنایا الله کا شکر ہے کہ اوس نے پادری طامس نیوٹن کے ہاتھ سے لکھوا دیا کہ
بڑی پادری نے حضرت عمر رضہ کو یعقوب علیہ السلام کے پتھر سے اور سلیمانی مسجد کے
مقام سے خبردار کر دیا اسکا پورا بیان اپنے مقام پر آویگا اگر الله چاہے گا آئے پادریو
متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اس مسجد
مین تشریف لائے تو جو لوگ مسجد مین خرید و فروخت کر رہے تھے اونکو نکال دیا اور فرمایا
کہ دیکھو لکھا ہے کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلاویگا اور تمنے اوسکو چورون کا غار بنا دیا دیکھو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھپنوین باب کی آیت
یاد دلائی کہ الله فرماتا ہے کہ میرا گھر ساری قومون کا عبادت خانہ کہلاویگا اگرچہ اوس
مقام مین ایسے بیتے اور نشان موجود ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات الله نے

کعبے شریف کے حق مین فرمائے ہے مگر یہان حضرت عیسی علیہ السلام نے یہ آیت مسجد
بیت المقدس کے حق مین پڑہی کیونکہ یہہ بہی اللہ کا گہر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہان ان
دو نو مسجدون کیطرف اشارہ ہوا اس پردہ مین حضرت عیسی علیہ السلام نے یہ بہی خبر دیدی
کہ یہہ اگرچہ پہلے ویران ہوگا مگر آخری زمانہ مین پہر آباد ہوگا اور ساری قومون کا عبادتگاہ
کہلاویگا

باب جولیان بادشاہ کے بعد کے بادشاہون کا حال ہرقل بادشاہ
تک لکہا جاتا ہے لب التواریخ مین لکہا ہے کہ جولیان بادشاہ سن تین سو ترسٹھ
عیسوی مین مارا گیا اور رومیون نے جوویین یا یونیان والے کو بادشاہ بنایا اوسکا عہد
فقط سات مہینے رہا مسیحی مذہب پر اوسکے نگاہ تہی پہر وہ مرگیا ابوالفدا نے اور ابن
اثیر نے بہی اوسکا نام یونیانوس لکہا ہے اسکے بعد والن تی نی ئن کو سپاہ نے بادشاہ
کیا ابن اثیر رحمہ نے اوس کا نام ولنطیوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ اوس کے
خاندان کا حال نہین کہلا اوسنے اپنے بہائی والنس کو سلطنت مین اپنا شریک کیا
یورپ کا سارا ملک اوسکو دیا اور اپنے لئے پچہم کا ملک رکہا وہ مذہب مسیحی پر مہربان تہا
مگر اوسکا بہائی والنس اوسکے برخلاف ایریئس کی پہوٹ کیطرف مشغول ہوا اور سارے
ملکون مین اوسنے گویا ایک شعلہ برپا کیا اور گاتہہ نے اوس کے وقت مین ملک داسیہ
پر قبضہ کیا اور تب سے اوسکا نام استروگاتہہ اور ویسوگاتہہ یعنے پوربی اور پچہمی گاتہہ ہوا
آگے مصری بہائیو اس پادری کا مطلب یہ ہی کہ وہی ایریئس پادری جسکا یہ قول
تہا کہ اللہ اکیلا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام اوسکے بندے اور پیغام پہونچانیوالے
ہین اوس سچے دین کو والنس نے اختیار کیا اور تین خدا کہنے والون کے دلون مین
آگ لگادی پادری لکہتا ہے کہ الیمانیون کی چڑہائی پر والن تی نی ئن مرگیا اور پچہم
کے ملک کا بادشاہ اوس کا بیٹا گراشیان سن تین سو ستر عیسوی مین ہوا ابوالفدا
نے اوسکا نام غرطیانوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ آہالی ہنی ایک نیا فرقہ جاہل وحشیون
کا جنکی اصل تاتار یا سیتہیا سے تہی پچہم اور پورب کے ملکون مین دہس پڑے گاتہہ
لوگ آگے بہاگے ویسوگاتہہ نے رومیون سے پناہ چاہی والنس نے [illegible]

انکو بسایا استر وگا تہہ ہی اوس ملک مین آرہے اور پانونیا مین والنس نے اون سے مقابلہ کیا مگر وہ جنگ ہی مین مارا گیا اب گاتہون نے ملک اغابیہ اور پانونیا پر قبضہ کر لیا گراشین ایک سردار نیک خصلت تہا اوس نے تہیو دوسیس کو اپنا شریک کیا یہہ شخص اسپانیہ کا رہنے والا تہا اور سنہ مین آیا ہے کہ ترجن کے خاندان سے تہا اوس نے گراشین کے مرنے کے بعد ملک کے دونون نواح کا خوب بند و بست کیا تہیو دوسیس بڑا ہی لائق تہا آٹہہ برس کی سلطنت کے بعد وہ مر گیا اور اپنے دونون بیٹون ارکادیس اور ہونوریس کو یورپ اور پچہم کا جدا جدا مالک کرکے چہوڑ گیا یہہ واقعہ سن تین سو پچانوے عیسوی مین ہوا ابو الفدا رہ نے تہیو دوسیس کا نام تاؤدوسیوس اور اوسکے دونون بیٹون کا نام ارقاذیوس اور نوریوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ تہیو دوسیس کی سلطنت کی نمود گبرون کی بدعت کے ڈہی پڑنے سے اور دین عیسائی کے رواج دینے سے ہی تہیو دوسیس کے زمانہ مین عیسائیون اور گبرون کے مذہب کا مباحثہ روم مین مشورہ کی مجلس مین اچہی طرح ہوا مجلس کا سردار پادری امبروس عیسائی دین کی طرف تہا او سمیکس گبرون کا طرفدار تہا عیسائی دین نے غلبہ پایا اور مشورہ والون نے فتوی جاری کیا کہ گبرون کا مذہب اوٹہہ جاوے سب شہرون کے سردار شہر سے اس مذہب کا اوٹہہ جانا جلد اسکا سبب ہوا کہ سارے ملکون سے یہہ مذہب جاتا رہا ارکادیس اور ہونوریس کے زمانہ مین جو تہیو دوسیس کے بیٹے تہے جاہل وحشی قومون نے دونون یورپ اور پچہم کے ملکون کی حدون پر آکر قبضہ کر لیا ہنی لوگ ملک ارمینیا اور کاپادوشیا اور سیریا مین پہیلے الارک کے زیر حکومت گاتہون نے اٹالیہ کے کنارون پر غلبہ کیا اور اغابیہ سے لیکر پیلوپونیس تک اونہون نے ویران کر دیا ارکادیس نے کچ دلی سے سارا ملک یونان کا الارک کو سونپ دیا الارک مر گیا تب ہونوریس نے الارک کے جانشین اتالفس سے صلح کر لی اور اسپانیہ کی ملک کا ایک حصہ دیدیا باقی پر وندالیون کا قبضہ ہو گیا تہا اسیطرح پر روم کے ملک کی پچہم کی نواحین آہستہ آہستہ اپنے اگلے مالکون کے ہاتہہ سے نکلنے لگین یورپ کے نواح مین ارکادیس سن چارسو آٹہہ عیسوی مین چہوڑ گیا

اور اپنے ننھی بیٹے تھیودوسیس دوسرے کے لیے سلطنت چھوڑ گیا اوس کی بہن نے چالیس
برس تک ملک کا بندوبست کیا کہ اوس کا بہائی کمزور نکلا ابن اثیر رحمۃ اللہ نے پہلے کا نام مرطرانہ دیوش
اور اس دوسرے کا نام چھوٹا تدوس لکھا ہے ابو الفداء رح نے لکھا ہے کہ یہہ جو دوسرا تدوسیس
ہے اوس کے وقت مین غار والے جوان جو کئی سو برس سے سو رہی تھے جاگے جن کے
سونے اور جاگنے کا احوال اللہ تعالے نے سورہ کہف مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو سنایا ہے اور ابن اثیر رح نے لکھا ہے کہ پہلے تدوس کے بادشاہی کے آٹھہ برس
گذرے تھے کہ غار والے جاگے پادری لکھتا ہے کہ ہونوریس سن چارسو تیئیس مین
مر گیا پھر وندالی جو جنسرک کے تابع تھے اونھون نے افریقیہ مین رومیون کے قبضہ کی
بھی شہرون پر بالکل دخل کر لیا پھر ہنون نے یورپ کے نواح مین جین کے کنارون سے
لیکر بالٹک تک اپنا قبضہ کر لیا پھر لکھا ہے کہ اٹلا نے چاہا تھا کہ روم کی سلطنت کو بالکل
تباہ کر دے تیسرے والن تی نین نے صلح کر لی ابو الفداء نے اوسکا نام والنطیس لکھا
ہے پادری لکھتا ہے کہ تیسرے والن تی نین کے بعد یورپ کی نواح مین بہت بادشاہ
ہوئے رومیولیس کے وقت مین جسکا خطاب اغسطولیس ہے اور جوارستس کا بیٹا تھا یورپ
کے نواح کی سلطنت اپنے پچھلی دورے تک پہونچی اودوآسر نے جو ہیرولی کا بادشاہ تھا
اوس نے ملک اٹالیہ کو تابع فرمان کر لیا اور اس شرط پر اغسطولیس کی جان بخشی کی کہ
سلطنت اوسکو سونپ دے یہہ حال سن چارسو چہتر عیسوی مین گذرا روم کی سلطنت
کا برطہنا زور کا گھٹنا تھا مملکت ضعیف اور کمزور ہو کر جاہل وحشیون کے ہاتھ مین پڑ گئے
تھیوڈورک استروگاتہون کا بادشاہ جو کہ بعد اسکے لیاقت کے ساتھہ کبیر کہلایا ملک اٹالیہ
سے بہت لڑائیان لڑا آخر اودوآسر نے ملک اٹالیہ اوسکو سونپ دیا تھیوڈورک بڑا عاقل
اور با مروت تھا جب گاتھی اٹالیہ کا یہہ طور تھا یورپ کے نواح کا ملک جستنین کے قبضہ مین
تہا رومیون کا دبدبہ چند سے نہ گھٹنے پایا ملک اٹالیہ بیگاتہون نے توتیلا کے زیر حکومت
حملہ کر کے اوسکو لے لیا پھر شہر روم کو اپنے قبضہ مین لائے پھر توتیلا مارا گیا اور نارسس نے
اٹالیہ کا تیرہ برس انتظام کیا دوسرا جسٹن جو جستنین کا جانشین ہوا اوسنے اوسکو پھر بلا لیا

فارس نے لیا اور یہودیون کو ملایا اون نئے ظالمون نے سارے ملک پر اپنا دخل کر لیا یہہ احوال سن
پانسو اٹھ سٹھ عیسوی مین گذرا ابو الفدا رح نے اس دوسرے جسٹنن کا نام دوسرا یسطینوس
لکھا ہے جسکا ذکر جناب یوحنا کے نوین باب مین ہو چکا جسکی وقت مین فارس والون مین
اور روم والون مین بڑی لڑائی ہوئے تہی ابن اثیر نے تاریخ کامل مین پہلے کا نام
یوسطانوس لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اوس کے وقت مین یہودی بیت المقدس پر اور
جبل جلیل پر چڑہ گئے اور بہت سے نصاری کو قتل کیا پھر لکھا ہے کہ اوس کے بعد یوسطینوس
تیرہ برس بادشاہ رہا اور اوسکے وقت مین نوشیروان تہا ابو الفدا نے لکھا ہے کہ اوسکے
بیٹھنے سے سات برس گذری تہی جب فارس کا بادشاہ آکر شام کے ملک پر لڑا اور
شہر افامیہ اوس نے جلا دیا ابن اثیر رح نے دوسری جگہہ یہہ بہی لکھا ہے کہ نوشیروان
روم کے بادشاہ غطیانوس سے ستر ہزار کی فوج لیکر لڑنے گیا اور جزیرہ مین ہوکر شہر
دارا اور شہر رہا لے لیا اور ملک شام تک گیا اور منبج اور حلب اور انطاکیہ اور فامیہ اور
حمص اور بہت شہر لے لئے اور وہان کا مال بہت لے لیا اور انطاکیہ والون کو قید کر لیا
اور اونکو عراق مین لاکر بسایا ظاہر یون ہے کہ اسی دوسرے یسطینوس کا خطاب
غطیانوس بہی ہے پادری مریک نے کشف الآثار مین لکھا ہے کہ پانچوین صدی عیسوی
مین یہودی اسکندریہ مصری سے نکالے گئے اور یہہ شہر مدت تک اونکی امن کا مقام
رہا تہا اور یسطینان بادشاہ نے یہودیون کے عبادت خانون کو خراب کر دیا اور اونکو
عبادت کے لئے غارون مین بہی نکالے دیا اور اونکا مال ضبط کر کر اتنا خون یہودیون کا
بہایا کہ اوس ملک کی ہوئے کانپ گئی تاریخ کامل مین ہے کہ یسطینوس کے بعد طباریوس نے
تین برس بادشاہت کی پھر موریق نے بیس برس بادشاہت کی پھر فوقاس نے آٹھ
برس بادشاہت کی خسرو پرویز نے اوسپر فوجین بہیجین اور شام اور مصر کو لے لیا پھر
رومیون نے فوقاس کو قتل کیا اور ہرقل کو بادشاہ کیا لب التواریخ مع الاباد جسٹنن
کا احوال لکھکر لکھتا ہے کہ یورپ کے ملکون کی شان و شوکت اوس زمانہ سے کئی
آئندہ زمانون تک اگرچہ کمزوری اور ذلت کے ساتہہ بنی رہی جیسی صدیے اخیر زمانہ میت

پورب کی نواح مین ایک ستی بادشاہت ظاہر ہوئی کہ مین سن پانسو اکہتر عیسوی مین جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے وہ اوس خاندان سے نکلے جس سے بہت سردار نمودہ ہوئے
تہی اور قوم قریش مین سے تہے جو عرب کے ملک مین عمدہ قوم تہی یہودیون کو اس بات کی
امید تہی کہ ایک مسیح آنیوالا ہے اور عیسائیون کا یہہ عقیدہ تہا کہ موافق وعدہ ربانی کے
ایک تسلی دینے والا آویگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین وہی شخص ہون جو
ساری جہان کو آرام اور شادمانی پہونچاوے اور عربون مین بہی مشہور تہا کہ ایسا
شخص قوم قریش سے ظاہر ہوگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سال مین سارا ملک
عرب کا تابع کر لیا اور روم کے کئی شہرون کو اپنی اطاعت مین لائے اون کے بعد حضرت
ابو بکر رض نے یورپ بادشاہ ہرقلیس کے یعنی ہرقل کی فوج کو بہگا دیا آدہی قرن کے عرصہ
مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فتحون کے شروع سے عرب کے لوگون نے رومیون
کی رہی سہی سلطنت کے نسبت بڑی ہی لمبی چوڑی سلطنت پہیلائی اے محمدی بہائیو
حضرت دانیال علیہ السلام کے دوسرے باب مین رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان
بتلا کر فرمایا تہا کہ وہ سلطنت کچہہ قوی کچہہ ضعیف ہوگی پہر فرمایا تہا کہ اونہین بادشاہون
کے زمانہ مین اللہ تعالے ایک اور سلطنت قائم کریگا اس کے موافق جب رومیون
کی سلطنت آخر مین کمزور ہوگئی اوسوقت محمدی سلطنت کا ظہور ہوا ساتوین باب مین
رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان بتلا کر فرمایا تہا کہ اللہ تعالے کے پاک لوگ
سلطنت لے لینگے سو محمدیون نے رومیون سے سلطنت لے لی معلوم ہوا کہ پاک
لوگون کا لفظ محمدیون کے حق مین فرمایا تہا دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ رومیون
کی سلطنت اوسوقت تک باقی تہی اور یہودی اور نصرانی دونو انتظار مین تہی کہ وہ
پیغمبر آوے جو ایمان والون کو بے ایمانون کے ظلم سے چہڑاوے امام محی السنۃ بغوی رح
نے معالم التنزیل مین محمد ابن اسحاق رح سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے وہب ابن منبہ رح
سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر باقی تہا وہ نجران
مین پہونچا اور ان لوگون کو بلایا اونہون نے دین قبول کیا تو ذونواس یہودی حمیر کی بہین

نیکر اوسپر چلا اور اون لوگون سے کہا کہ یہودی ہو جاو نہین تو تمکو آگ مین جلادونگا اون لوگون نے
نما تا اوس نے کہائیان کہودین اور بارہ ہزار کو جلا دیا صحیح مسلم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان پاک سے ایک بادشاہ کا قصہ لکھا ہے کہ کہائیان کہدوائین اور آگ بہڑکائی
اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پہر جاوے اوسکو اوسمین پہینک دو یا اوس سے کہو کہ
اوسمین گر پڑ لوگون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوس کے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تہا اوس نے گر پڑنے مین دیر کی وہ لڑکا اوس سے بولا اے مان صبر کر کہ تو حق پر ہے
معالم التنزیل کی اور تاریخ کامل کی ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ معاملہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلے کا ہے اب پیغمبرون کے سردار
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا بیان ہے جنہون نے سب قومون
کو اللہ کا پیغام پہونچایا اور ظالمون کو قتل کر کر ایمان والون کو اون کے
ظلم سے چہوڑایا بڑی عدالت کا وعدہ جو اللہ نے جا بجا قرآن میں کیا تہا خوب
طرح پورا ہوا اے محمدی بہائیو اگلی زمانہ کے ایمان والون کی مصیبتون کو دیکہ کر
ہم محمدیون پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور زیادہ کہلتی ہے اللہ کا
شکر ہے جس نے ہمکو اوس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین داخل کیا
اور تمام جہان سے ظالمون کا سر کچلا اور ساری قومین میں نور ایمان کا پہیلایا پادری
جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے
کہ جس زمانہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس زمانہ مین عرب کی ملک
کے بہت حصے غیر قوم حاکمون کے تابع تہے عرب کے پہاڑی ملک کے اوتر طرف کے
سب حصے اور ملک شام اور فلسطین اور مصر قسطنطنیہ کے بادشاہون کے یعنے رومی
نصرانیون کے عمل مین تہے اور فارس کی نہر کے کنارے اور وہ ملک جسمین دریاے
دجلہ اور فرات بہتی ہین اور تہا پونما ملک عرب کے دکہن کے ضلعی فارس کے بادشاہون
کی حکومت کے نیچے تہے اور دریاے قلزم کے کنارے کا ایک حصہ مکہ شریف کے دکہن
تک ملک حبش کے عیسائی بادشاہون کے قبضہ مین تہا فقط مکہ اور بیچون بیچ کے ملک جہان

رستہ چلنا مشکل ہے وہ آزاد تھے یعنے کسی حاکم کے تابع نہ تھے عرب کے اکثر لوگون کا مذہب ایسے
اپنے بادشاہون کے موافق تہا جہان یونان والون اور حبشیون کی عملداری تہی وہان
عیسائی دین کا غلبہ تہا اور جہان فارس والون کی عملداری تہی وہان منوچہیا ور مجوسیون
کا یعنے آگ پوجنے والون کا مذہب پایا جاتا تہا باقی سب مقامون مین بت پرستے کا زور
تہا اگلے زمانہ مین عرب کے لوگ ایک خدا کو پوجتے تھے جو آسمان اور زمین کا بنانیوالا ہے
مگر آخر کو اونہون نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تہا اور دیوتون کے لئے مندر بنالئے تھے ہر ایک
قوم اور ہر ایک گہر انے کے الگ الگ دیوتے تھے اور اونپر قربانیان چڑہائی جاتی تہین عرب کے
لوگون کو قیامت کا یقین نہ تہا عیاشی اور قزاقی کا ہر طرف زور تہا وہ تو جانتے تہے کہ
مرکر جینا نہین ہے نیکی اور بدی کے بدلہ ملنے کے وہ لوگ قائل نہ تھے جو یہودی اور
نصرانی عرب مین مدت سے رہتے تھے اون مین بہی اسیطرح کے بُری مذہب اور
بُری عقیدے موجود تھی یہودیون نے روم والون کے ظلم سے اس سرزمین مین
جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھے پناہ پکڑے تہی عیسائی لوگ بہی جہتر اور ایرین کی مذہب
والون کی زبردستی اور تکرار سے بچنے کو یہان آچہپتی تھے فخر الدین رازی رح نے تفسیر
کبیر مین محمد ابن اسحاق رح سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھہ جانے
کے بعد جب چالیس برس کے قریب گذری ایک بادشاہ جو ملطیس کہلاتا تہا اوس نے
بیت المقدس پر لڑائی کی اور قتل کیا اور قید کیا اور شہر بیت المقدس مین پتہر پر پتہر نہین
چہوڑا اوسوقت قریظہ اور نضیر کے لوگ حجاز کے طرف نکلی پادری جان ڈیون پورٹ
لکہتا ہے کہ نصرانی مذہب سے زیادہ اوس زمانہ مین کوئی چیز خراب نہ تہی وہ دو نون
شاخین نصرانی مذہب کی جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئی تہین اونہون نے
طرح طرح کی بدعتین اور بد اعتقادیان اختیار کرلی تہین وہ ہمیشہ آپس کے جہگڑون
اور بحثون مین مشغول رہتے تہی اور ایرن اور سبیلین اور نسٹورین اور یوچین مذہب
والون کی تکرار سے نہایت دق تہا اونکی پادری لوگون کی بد وضعی اور دغا بازی اور
جہالت نے نصرانی مذہب ... لگا یا تہا اور نصرانیون کو نہایت بدنما کر دیا تہا

عرب کے جنگلون مین جاہل اور دیوانے نصرانی درویش کثرت سے تھے اور بیہودہ تجربون مین
اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھی اون لوگون کے غول کے غول شہرون مین آکر اپنے وہم کے
باتین شہر والون کو تلوار کے زور سے سکھاتے تھے اور مشہور کیا کرتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام
نے تو یہہ حکم فرمایا تھا کہ اللہ جو اکیلا ہے فقط اوسیکو پوجو اون نصرانیون نے اپنے خیال مین
ایک نیا پہاڑ قائم کر لیا تھا اوسکو اپنے مذہب کے اولیا اور شہیدون اور فرشتون کا مقام
جانتے تھے اس زمانہ مین ایسے نصرانی بھی تھے جنھون نے حضرت مریم کو خدا ٹھیرایا تھا تبرکات
اور کھینچی اور تراشی تصویرون کو یہی لوگ پوجتے تھی جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
فرمایا تھا کہ تم اپنی دعا فقط زندہ خدا سے کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین نصرانی
مذہب کا یہی حال ہو رہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ مین
تمام آدمیون نے اپنے مذہبون کی جڑ چھوڑ دی تھی اور جھگڑون مین اور اوپر کے
باتون مین مشغول رہتے تھی خیال کرنا چاہیے کہ عرب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیدا ہونے سے پہلے کیسے تھے اور آپکے بعد وہ کیسے ہو گئے اور یہہ بھی غور کرنا چاہیے
کہ آپکی باتون نے کروڑون آدمیون کے دلمین کیسی گرمی یعنے نور ایمان کا پیدا
کیا اور قائم رکھا تو ایسے بڑے آدمی کی تعریف نکرنا بڑی بے انصافی ہے اور گاڈفری
ہگنس جو بہت بڑا پادری ہے اوس نے سن اٹھارہ سو اٹھائیس عیسوی مین ایک کتاب
دین محمدی کی حمایت مین لکھی ہے اوسمین لکھتا ہے کہ روم والون کے سلطنت کا
پوربی حصہ کبھی اس زمانہ سے پہلے ایسا تباہ اور خراب حال نہوا ہوگا جیسا ساتوین
صدی کے شروع مین ہوا روم کے حاکم جو نکمے کمزور تھے اونکی سلطنت کا کل ڈھانچ نہایت
لچر تھا اور پادریون کے سختی اور خرابی اونکے باعث سے عیسائی دین اسقدر سست
ہو گیا تھا کہ اب مشکل سے قیاس مین آسکتا ہے اگر یہہ بات خوب اچھی طرح ثابت نہوتی
تو لوگ اسوقت مین بالکل کوئی اسبات کا یقین نہ مانتے اوس زمانہ مین عیسائی مذہب
مین بیشمار فرقون کے جھگڑے اور عداوتین حد کو پہونچ گئی تھین آپس کے اتفاق اور
ایک دلی کا کل ڈھانچ مل گیا تھا قصبون اور شہرون مین خون [illegible]

اور ماں باپ کو فرزند سے خلاف ہو گیا ہر گہرانے مین آپس کی پہوٹ پڑ گئے رشتون کا جوڑنا
جاتا رہا اور ان بیشمار جہگڑون کا باعث یہہ تہا کہ دین کی باتون مین ہلکی ہلکی باریک باریک
باتین نکالی تہین جو سمجہہ مین نہین آتی تہین ایسے وقت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عرب
کے ایک گوشہ مین ظاہر ہوا جو گوشہ ان جہگڑون کے ملک سے بہت دور تہا اور غیر مشہور
تہا پہر یہی پادری اس کتاب مین دوسری جگہہ لکہتا ہے کہ ساتوین صدی کے شروع مین
جو دنیا کا حال تہا اور عیسائی دین کا جو حال تہا عیسائی لوگ ضد کی مارے اور اپنی مذہب
کی پیچ کے مارے اس حال کی طرف سے اندہی ہوکر دین اسلام اور مسلمانون کی حکومت
کے جلد ترقی ہونے سے تعجب کرتے ہین اوس وقت مین عیسائی دین مین عجب طرح کا ابتر
اور ڈانواں ڈول کارخانہ تہا جو قیاس مین نہین آتا خصوصاً یورپ کے ملک مین
کہ وہان رومی حاکمون کا اتنا زور نہین چلتا تہا کہ بیشمار فرقون کو جنکی پاس بیشمار
کتابین تہین سب کو ملا کر جیسے آپس مین موافق کردین دو فرقون مین سوا آپس کے
عداوت اور تکلیف دینے کے اور کچہہ نہ تہا جب عیسائی دین کا یہہ عجب ابتر حال خیال
کیا جاوے تو تعجب نہین معلوم ہوتا کہ ایک اور دوسرا دین سبز ہو جاوے جس سے
اوس پہلے کی ابتری کے دفع ہونے کے امید ہو یہہ دوسرا دین عقل کے اون بگڑے
بگڑے قاعدون پر ہے کہ سب فرقون کا اوس مین آجانا غالب ہوا اوس وقت عیسائی
دین کی جو حالت تہی اوس کے ذکر مین اسفورڈ کے عالم وعظ کہنے والے کا یہ قول
ہے کہ اوس زمانے مین بہت سے بیشمار بیہودہ فرقے بیشمار جماعتین ہو ہو کر پہر خود
سے آپس کے جہگڑے اور دشمنی سے ایک دوسرے کو ستانے لگے عقل مین ناقص
عمل مین خوار ہوگئے اسی باعث سے یہہ لوگ دین مین سوا نام کے اور زبانی اقرار کے
اور کچہہ نرکہتے تہے عیسائی گرجا کی کوئی نشانی باقی نہ تہی نہایت خراب قاعدے اور
بیہودہ عقلین سب مین پہیل گئے تہین علم کے جگہہ پر جہالت اور نیکی کی رغبت کے
عوض بدی پہیل گئی تہی اور ایسے گمان مین سب کو یہہ جوش تہا کہ ہم سچی ہین
اوس جوش مین جاہلون کی سے غلطیان مل گئے تہین اور مذہبون کے مقدمہ مین

ایسا جھگڑا دلون مین بیٹھ گیا تھا جس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکے اور گناہون کے کرنے کے لیے ایک عجیب سب کا اتفاق پیدا ہوا تھا جس سے ڈرنا سب پر فرض ہے پھر وہ کہتا ہے کہ وہ ولی جنہون نے دین کے مشہور کرنے مین محنت کی اونکی مورتین اور وہ شہید جو دین کے مضبوط کرنے مین مرے تھے اون کی ہڈیان اوس وقت مین پادریون کی حکمت عملی سے اور رہبی لوگون کی جہالت سے پوجنے کے لیے ٹھرائی گئین تھی پھر وہ کہتا ہے کہ وہم کا جوش اس قدر تندا ور تیز تھا جس سے نرم طبیعت کا چراغ گل ہو گیا تھا بے بندو بستی سے قاعدہ اور بندوبست کا وقر جاتا رہا تھا اور لوٹ گیا تھا اور یورپ کی شہرون مین خون کا اہلا آگیا تھا ڈاکٹر ویٹ کا بیان نہایت بجا ہے کہ تعجب کی بات نہین کہ ایک دین ایسا سر سبز ہو جاوے جس سے ان خرابیون کے دفع کی امید ہو پھر تیسری جگہ لکھتا ہے کہ اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کو جو اوس وقت مین بدل گیا تھا ایک ایسے شخص کی حاجت تھی جو دین کو پھر سنبھالے اور درست کرے اسیطرح یہ پادری اوس کتاب مین ہمارے پیغیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی تعریفین کرتا ہے لیکن اس بات کا اقرار نہین کرتا کہ قرآن آپ پر اللہ کیطرف سے اترا ہے مگر کہتا ہے کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا کہ بت پرستے کو مٹا کر دنیا مین خدا پرستی پھیلائی پھر کہتا ہے کہ مین یقین کر کے نہین کہہ سکتا ہون مگر یہہ دلیلین بہت پکی ہین ہای افسوس اس پادری نے اپنے قوم کی ڈر کے مارے ایمان کو قبول نہ کیا اکثر کافرون کا یہی حال ہے کہ برادری والون سے ڈرتے ہین دوزخ مین جلنا قبول کرتے ہین مگر اپنی قوم کا چھوڑنا قبول نہین کرتے پادری شیرنگ آفتاب صداقت مین لکھتا ہے کہ سن چار سو عیسوی کے قریب اوتر طرف کی کئی ایک قومین سلطنت روم پر چڑھکر اوس پر قابض ہوئین یہہ قومین بت پرست اور نہایت جاہل اور وحشی تھین اور جہان کہین اون کا غلبہ ہوا اونہون نے ساری کتاب خانون اور مدرسون اور دین کی کتابون کو بھسم کر دیا اوس بڑی آفت کے سبب اون سارے ملکون کے اوپر علم کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانے تک چھائی رہے اور عیسائی ایمان بہت بدل گیا

اس زمانے کے بیچ مین دین محمدی ظاہر ہوا اے محمدی بہائیو یہان حضرت اشعیا علیہ السلام کا
ساٹھوان باب یاد کرو اللہ تعالے نے اپنے گھر سے فرمایا تھا کہ اندھیرا زمین پر چھا جاوے گا
اور تاریکی قومون پر اور خداوند تجھپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھپر نمود ہوگا پادری اقرار کرتا ہے
کہ دین محمدی کا ظہور ایسے ہی وقت مین ہوا کہ اندھیرا جہالت کا اور قومون کی طرح عیسائیون
پر بھی چھا گیا تھا اے پادریو اتنا اور کہدو کہ نور محمدی نے اوس اندھیرے کو مٹا دیا اور اللہ
کے گھر یعنے کعبہ شریف پر اللہ کا جلال ظاہر ہوا آپ التواریخ والا پادری صاحب اقرار
کرتا ہے کہ اوس زمانے مین یہودی اور نصاری انتظار مین تھے کہ ایک پیغمبر آیا چاہتے
ہین اے ایمان والو اس کا یہی باعث تھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ
مین جو مدت اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلائی تھی وہ مدت پوری ہو چکی
تھی علم والے لوگ جانتے تھے کہ اب آپکا ظہور ہوا چاہتا ہے جب وہ مدت پوری ہو چکی
اللہ نے آپکو عرب کے ملک مین اوس شہر مین جس کا نام مکہ ہے حضرت اسمعیل علیہ
السلام کی نسل مین پیدا کیا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین یہہ سب پتے اللہ نے
پہلے سے تبلا دیے تھے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ قریش کا خاندان جسمین
آپ پیدا ہوئے تمام عرب کے لوگون سے عزت دار تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ ہم
حضرت اسمعیل کی نسل مین ہین اور فی الحقیقت وہ لوگ حضرت اسمعیل ہی کی نسل
مین تھے تاریخ لکھنے والون کا اس پر اتفاق اور ایکا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے عدنان تک اکیس پشتین گذری ہین اور عدنان حضرت اسمعیل کی نسل مین
تھے اسمین اختلاف ہے کہ عدنان سے حضرت اسمعیل تک کے پشتین گذرین کعبہ کی
ایک بزرگی یہہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سے اوسکو نسبت دیجاتی ہے
یعنے اونکا بنایا ہوا ہے تواریخ سے ثابت ہے کہ کعبہ حضرت سلیمان کے عبادت خانے
سے یعنے مسجد بیت المقدس سے نوسو ترانوے سال پہلے اور حضرت عیسی سے
دو ہزار برس پہلے بنایا گیا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکے پیدا ہونے کے وقت نوشیروان
فارس اور بابل کا بادشاہ تھا اوس کا ایک بڑا محل جو شہر مدائن مین تھا اور وہ شہر

ملک بابل مین گنا جاتا تھا جس رات مین آپ پیدا ہوئے وہ محل پھٹ گیا یہانتک کہ اوسکی
آواز سنی گئی اور چودہ کنگورے اوس کے گر پڑے بابل کی ویرانی آپکی پیدا ہوتے کے
ساتھہ ہی شروع ہوگئی اور آگ پوجنی والون کے تمام آتش خانے اللہ نے بجھا دیے مولانا
محمد جزری رح صاحب حصن حصین اپنے مولود شریف مین لکھتے ہین کہ وہ پھٹا ہوا محل
آجتک باقی ہے اللہ نے اپنی قدرت کی نشانی باقی رکھی ہے ابن اثیر رح نے تاریخ کامل
مین لکھا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے نوشیروان بادشاہ کا بیالیسوان برس تھا حافظ ابن
حجر عسقلانی رح نے فتح الباری مین یعقوب ابن سفیان کی کتاب سے لکھا ہے اور یہ
کہا ہے کہ اس کی سند اچھی ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے مکہ مین ایک یہودی رہتا تھا اوسنے
کہا کہ آج اس امت کے نبی پیدا ہوئے ہین پہر وہ آیا اور آپ کی زیارت کی اور بولا کہ
اے قریشی لوگو یہہ تمپر ایسا جہاد کرینگے جس کی خبر پورب اور پچہم مین مشہور ہوگی حافظ
ابن حجر رح نے تہذیب مین ابن اسحاق کی کتاب سے لکھا ہے کہ مدینہ مین ایک یہودی
پکار کر بولا کہ احمد کا ستارہ نکلا جامع ترمذی اور ابن اسحاق وغیرہ حدیث کی کتابون
مین ثابت ہے کہ جب آپ بارہ برس کے ہوئے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھہ ملک شام
کیطرف چلے بصری تک پہونچے وہان بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور بہت بڑی
تعظیم کی اور فرمایا کہ یہہ سردار ہین تمام جہان کے اللہ انکو تمام جہان کے حق مین رحمت
کر کے بہیجیگا ابوطالب سے فرمایا کہ آپ کو رومیون کی طرف نہ لیجاوین وہ اگر دیکہین
گے نشانون سے پہچان لینگے اور قتل کرینگے ابوطالب نے آپکو پہر مکہ کی طرف بہیجدیا
جب آپ پچیس برس کے تھے پہر ملک شام کی طرف تشریف لے گئے بصرہ تک پہونچے
نسطورا درویش عیسائی نے آپ کو پہچانا اس کا پورا بیان اس کتاب کے سرے پر
ہوچکا اللہ تعالے نے آپکو چالیس برس کی عمر تک آن پڑہ رکہا نہ کتابین دیکہین نہ
کتابین سنی جیسا کہ اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب کی اٹھارہوین آیت مین
خبر دی تھی ظاہر مین آپکو کسی استاد نے تعلیم نہین کیا مگر اللہ نے آپکو لڑکپن سے اپنی
پہچان دی تھی بتون سے ہمیشہ بیزار رہتے تھے اور اللہ کی یاد مین غرق رہتے تھے آخر کو

حرا پہاڑ کے غار مین تنہا بیٹھکر اللہ کی یاد مین مشغول رہنے لگے وہان اللہ نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو اپنے کلام کے ساتھہ بھیجا اور اونہون نے پانچ آیتین سورہ اقرا کی آپکو
سنائین آپنے گھر مین آکر اپنی بیوی خدیجہ رض سے یہہ احوال بیان فرمایا ورقہ جو حضرت
خدیجہ رض کے چچا کے بیٹے تھے اور انجیل پڑہے ہوئے تھے اون کے پاس حضرت خدیجہ رض آپ کو
لے گئین جو کچھہ آپنے دیکھا تھا وہ اون سے بیان فرمایا ورقہ بولے کہ یہہ وہ ناموس یعنے وہ
شریعت ہے جو اللہ نے موسیٰ پر اوتاری تہی یہہ احوال صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے
امام محمد ابن عبدالباقی زرقانی رح نے مواہب لدنیہ کی شرح مین سلیمان تیمی رح سے
نقل کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رض نے عداس عیسائی سے جاکر پوچھا کہ جبرئیل کا حال تمکو کچھہ
معلوم ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ اللہ کے امانت دار ہین اللہ کے اور پیغمبرون کے
بیچ مین سبحان اللہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو اوس شہر مین اور اون لوگون مین بھیجا
جنہون نے جبرئیل کا نام بہی کبھی نہین سنا تھا یہہ اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی سچائی کی کھلی نشانی دکھلائی اور پہلے سے آپ کی سچائی اور امانت داری
سارے شہر مین مشہور رہتی چند روز کے بعد سورہ الحمد آپکو فرشتے نے سنائی جب آپنے
سمجھا کہ فرشتہ اللہ کا کلام لایا ہے آپکو نہایت شوق غالب ہوا کہ جبرئیل پہر آوین اور
اللہ کا کلام سناوین اللہ نے ایک مدت تک آپکا شوق بڑہانے کے لیے جبرئیل کا بھیجنا
موقوف رکھا جب آپ بہت بیقرار ہوگئے اللہ کیطرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
سورہ یا ایہا المدثر کی پانچ آیتین لائے آپکو ان آیتون مین حکم ہوا کہ اوٹھو اللہ
کے عذاب سے کافرون کو ڈراؤ آپنے اللہ کا پیغام لوگون کو پہونچایا حضرت خدیجہ رض
ایمان لائین حضرت علی رض جو آپ کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے اون دنون مین دس
برس کے تھے وہ بہی ایمان لائے حضرت ابوبکر رض اور حضرت عثمان رض اور بہت لوگ
ایمان لائے قرآن شریف اللہ نے تھوڑا تھوڑا کرکے آپ پر اوتارا جتنی آیتین اللہ
بھیجتا تھا اوتنی آیتین اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپکو سنا دیتے تھے
ایکمرتبہ سنکر آپکے دل پر نقش ہوجاتا تھا آپ لوگون کو سناتے تھے اور پڑہاتے تھے

اور لوگون سے لکھواتے تھے آپ نے اپنی ہاتھ سے کبھی نہین لکھا کیونکہ آپنے لکھنا کبھی
نہین سیکھا تھا بہت سورتین قرآن کی مکہ مین اوترین اور کچھہ سورتین مدینہ مین اوترین
تیئیس برس کی مدت مین سارا قرآن اوتر چکا جو سورتین اللہ نے مکہ مین اوتارین
اون مین صاف صاف سبکو سنایا کہ اللہ اکیلا ہے اوسکی کوئی بیوی نہین اور کوئی بیٹا
اور بیٹی بہی نہین سب اوس کے بندے ہین پاک بندے جو کام کرتے ہین اوسکے
حکم سے کرتے ہین اللہ کے سوا ایک ذرہ پر بہی کسی کا اختیار نہین اللہ کے سوا کوئی
مالک نہین اور قیامت مین اللہ سب کو زندہ کرکے قبرون سے اوٹھاوے گا اور حساب
لیگا ایمان والون کو ہمیشہ باغ بہشت مین رکھی گا اور منکرون کو ہمیشہ جہنم کی آگ مین
رکھی گا ان باتون کا بہت صاف صاف بیان فرمایا پھر جو سورتین اللہ نے مدینہ مین
اوتارین اون مین غرض چیزون کا اور حلال اور حرام کا پورا پورا بیان فرمایا عرب کے
بت پرست کہتے تھے کہ ہمارے خدا بہت سے ہین جو کوئی کہتا تھا اللہ اکیلا ہے اوس کی
جان کے دشمن تھے مکہ مین ایک بار کافرون نے کہا کہ کوئی نشانی دکھلائیے آپنے اللہ
سے مانگا اللہ تعالے نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے حرا پہاڑ دونون ٹکڑون کے بیچ مین
ہو گیا جب سبھون نے خوب طرح دیکھہ لیا تب اللہ نے دونو ٹکڑون کو ملا دیا کافرون
نے کہا کہ یہہ بہت بڑا پکا جادو ہے مکہ مین حج کے دنون مین سارے ملک عرب کے بت پرست
جمع ہوتے تھے کعبہ کا حج بہی کرتے تھے بتون کو بہی پوجتے تھے ایمان اور کفر کو اونہون
نے گڈ مڈ کر دیا تھا آپ اون سب کو اللہ کا کلام سناتے تھی اور اللہ کا پیغام پہونچاتے
تھے جہان جہان میلون مین لوگون کا مجمع ہوتا تھا وہان وہان آپ اللہ کے کلام
کی منادی کرنے کو تشریف لیجاتے تھے بازارون مین پکارتے تھی کہ اے لوگو کہو
لا الہ الا اللہ یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک نہین مین اللہ کا پیغام پہونچانے والا ہون
تم اوسکو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا ساجھی نہ ٹھہراؤ بت پرست لوگ ان باتون کو سنکر پتھر
مارتے تھے اور آپکے جسم پاک سے خون بہاتے تھی آپکے ساتھہ کے ایمان والون کو کافر
پکڑ لیتے تھے اور بہت شدت سے مارتے تھی اور بڑی بڑی ایذائین پہونچاتے تھے جیا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اون کو بہت تکلیف مین دیکھا اون کو حکم دیا کہ ملک حبش
کیطرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہان ایک اچھا بادشاہ ہے کہ ظلم نہین کرتا ہی اور اوس کے پاس
کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہے تم اوس کی طرف نکل جاؤ یہانتک کہ اللہ مسلمانون کے لیے
کشایش کردے آپنے یہہ بات نجاشی کے حق مین فرمائے اوسکا نام اصحمہ تہا اور نجاشی خطاب
تہا جب آپ نے یہہ فرمایا گیارہ مرد اور چار عورتین حبش کیطرف چلے گئے پہر حضرت جعفر طیار رض
نکلے اور حبش کیطرف مسلمانون کا تار بندہ گیا بہت مسلمان حبش مین جاکر امن وامان
سے رہے مکہ کے بت پرستون نے بادشاہ کے پاس کچہہ آدمی بہیجے اونہون نے جاکر بادشاہ
سے کہا کہ تیرے ملک مین جو یہہ لوگ آئے ہین یہہ فسادی لوگ ہین اونکو مت رہنے دے
اونہون نے اپنا دین چہوڑ دیا ہے اور ایک نیا دین نکالا ہے یہہ لوگ بیوقوف لڑکے
ہین اور اون کے باپون نے اور چچاؤن نے ہمکو اے بادشاہ تیرے پاس بہیجا ہے کہ
انکو ہم اپنے ساتہہ لیجاوین بادشاہ نے سبہون کو بلوایا اور دونو فریقون کا حال سنا
حضرت جعفر طیار رض نے بادشاہ سے کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب اوتری
ہے جس نے بت پرستی کو مٹایا ہے جیسی کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر اوتری تہی
اسی باعث سے یہہ لوگ ہمارے دشمن ہوگئے ہین تب بادشاہ نے سب درویشون اور
عالمون کو بلایا جو انجیل سے خوب واقف تہے اور اون سے قسم دیکر فرمایا کہ قسم اوس اللہ کی
جس نے عیسی کو انجیل دی ہے کہ قیامت کے اور عیسی کے بیچ مین ایک پیغمبر آویگا
وہ بولے ہان حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک پیغمبر کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے
کہ جو اوسپر ایمان لایا وہ مجہپر ایمان لایا اور جو اون سے منکر ہوا وہ مجہہ سے منکر ہوا
بادشاہ نے پوچہا کہ اونہون نے تمکو کیا بتلایا ہے حضرت جعفر طیار رض نے فرمایا کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو اللہ کا کلام سناتے ہین اور ہمکو اچہی کام بتلاتے ہین اور
ہمارا حال یہہ تہا کہ ہم بتون کو پوجتے تہے اور مرے ہوئے جانورکو کہاتے تہے اور
بیحیائی کے کام کرتے تہی اور رشتون کو توڑتے تہی اور بڑے ظلم کرتے تہے جو کوئی
ہم مین قوی ہوتا تہا وہ کمزور کو کہاجاتا تہا ہمارا حال ایسا ہی رہا یہانتک کہ اللہ نے

ہماری طرف ایک امانت دار پیغامبر بھیجا اوس کے باپ دادون کا حال خوب اچھی طرح ہمیں
معلوم ہوا ہے وہ سچا ہے بڑا امانت دار ہے اوس نے ہمکو اللہ کی طرف بلایا کہ اوسکو پوجو اور
اوسکو اکیلا جانو فقط اللہ ہی کو پوجو اور تم اور تمہارے باپ دادے اوس کے سوا جنکو
پوجتے تھے اونکو چھوڑ دو پتھرون اور بتون کو مت پوجو آپ نے ہمکو حکم کیا کہ سچ بولو اور
امانت ادا کرو اور اپنے رشتون کو جوڑو اور اپنے ہمسایون سے سلوک کرو اور حرام
چیزون سے بچو اور ناحق خون مت کرو اور بے حیائی کے کام مت کرو اور فریب کی
بات مت بولو اور یتیمون کا مال مت کھاؤ اور جو عورتین قید والیان ہین اونپر تہمت
زنا کی مت لگاؤ آپ نے ہمکو یہہ حکم کیا کہ اللہ کو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت
ٹہراؤ اور آپ نے ہمکو نماز اور روزہ اور زکوۃ کا حکم فرمایا ہمنے آپ کو سچا جانا اور
آپکی باتون کا یقین مانا ہمنے فقط اللہ کو پوجا اوسکا کوئی شریک نہین ہے ہم کسی
چیز کو اللہ کے ساتھہ شریک نہین ٹہراتے جو کچھہ اللہ نے ہمپر حرام کر دیا اوسکو
ہم حرام جانتے ہین اور جو اللہ نے ہمپر حلال کر دیا اوسکو ہم حلال جانتے ہین یہہ
جو ہمارے قوم کے لوگ ہین ان باتون پر ہمکو عذاب دینے لگے تاکہ ہمکو ہمارے دین
سے پھیر دین اور ہم پہلے بتون کو پوجا وین اور ہم پلید چیزون کو پھر حلال سمجھین
جب اونہون نے ہمپر بہت ظلم کیا اور ہمکو ہمارے دین سے روکا ہم تیری شہر کی
طرف نکلے اور سب کو چھوڑ کر تیرے پاس رہے اے بادشاہ ہم تیرے ہمسایہ مین
رغبت سے آن پڑے ہمکو تجھسے یہہ امید تہی کہ تیرے پاس ہمپر ظلم نہوگا جب بادشاہ
نے یہہ کلام سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا پیغام لائے ہین تب بادشاہ
بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تمنے سنا ہے تم وہ کلام میرے سامنے پڑھو تب حضرت
جعفر طیار رض نے سورہ عنکبوت پڑھی اور سورہ روم بھی پڑھی اللہ کا کلام سنکر
بادشاہ کی اور سب کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے اور کہنے لگا اے جعفر اس پاکیزہ
کلام مین سے کچھہ اور پڑھو تب اونہون نے سورہ کہف پڑھی تب ایک دشمن بول
اوٹھا کہ یہہ لوگ حضرت عیسی اور حضرت مریم کو برا کہتے ہین بادشاہ [illegible]

اور حضرت مریم کو کیا سمجھتی ہو تب حضرت جعفر طیار رضنے سورہ مریم پڑہی جب حضرت عیسلی اور
حضرت مریم کا ذکر آیا تب بادشاہ بولا کہ حضرت عیسی نے اس سے بڑہکر کچھہ نہین کہا ہے
امام احمد ابن حنبل کی روایت مین ہے کہ بادشاہ قرآن سنکر اسقدر رویا کہ اوسکی
داڑہی آنسوؤن سے بہیگ گئی اور اوس کے پادری اسقدر روئے کہ اون کے
ورق سب بہیگ گئی بادشاہ نے کہا قسم اللہ کی یہہ کتاب اور موسی کی کتاب ایک ہی
شمعدان سے نکلی ہین وہ بادشاہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا کہ وہ اللہ
کے پیغامبر ہین جنکی انجیل مین خبر ہے بیشک یہہ وہی پیغامبر ہین جنکی حضرت عیسلی
خوشی سناتے تھے یعنے یقین کیا یہہ وہی ہین امام احمد نے لکہا ہے کہ جو کافر کہ سے
آئی تھے جب بادشاہ کے پاس سے نکلی اونمین کا ایک شخص بولا کہ کل مین اوس کے
پاس پہر جاؤنگا اور ان لوگون کی جڑ کہود کے اڑا دونگا انکا ایسا عیب اوس سے کہونگا
کہ انکی سرسبزی رہنے نہین دونگا مین بادشاہ سے کہونگا کہ یہہ لوگ عیسلی کو عبد یعنے
اللہ کا بندہ اور غلام کہتے ہین دوسرے دن اوس کے پاس گیا اور بولا کہ اے
بادشاہ یہہ لوگ عیسلی کے حق مین ایک موٹی سے بڑے بات بولتے ہین بادشاہ نے
اون لوگون کو بلا بہیجا بی بی ام سلمہ رض فرماتی ہین کہ کبہی اسطرح کا معاملہ نہین پڑا تہا
جیسا یہہ معاملہ پڑ گیا ایک سے ایک پوچہتا تہا کہ جب بادشاہ تم سے پوچہے گا تو عیسلی
علیہ السلام کے حق مین کیا کہوگے لوگ بولے ہم ویسا ہی کہین گے جیسا اللہ نے
فرمایا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے اسمین جو کچھہ ہونے ہو سو ہو
جب یہہ لوگ بادشاہ پاس گئی اوس نے پوچہا تم عیسی کو کیا کہتے ہو حضرت جعفر طیار
رضنے بولے کہ ہم وہی کہتے ہین جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ حضرت
عیسی اللہ کے عبد یعنے بندے اور غلام ہین اور روح اللہ کی روح ہین یعنے اوسکی
بنائی ہوئی روح ہین اور وہ اللہ کا کلمہ ہین جسکو اللہ نے مریم مین ڈالدیا وہ مریم اوس
وقت تک کواری تہین اور دنیا سے الگ تہین بادشاہ نے جب یہہ کلام سنا اپنا
ہاتھہ زمین پر مارا اور ایک تنکا اوٹہا کر کہا کہ حضرت عیسلی علیہ السلام نے اس سے بڑہکر

اتنا ہی نہین کہا بادشاہ بولا کہ جاؤ ملک مین امن وامان سے رہو اب پہر مکہ کا حال سنو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترنے کے شروع ہونیکے پانچ برس بعد حضرت عمر رض
ایمان لائی اون کے ایمان لانے کا قصہ یہہ ہے کہ اون کی بہن اور بہنوئی اون سے
پہلے مسلمان ہو چکے تہے جب اون کو خبر پہونچی بہن کے یہان گئے وہ لوگ سورہ
طٰہٰ پڑہ رہے تہے انہون نے بہن اور بہنوئی کو شدت سے مارا اون کے بہن غصہ
مین آکر بولین مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک
محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہین تب انہون نے اوس
کتاب کو لیا اور سورہ طٰہٰ کو پڑہا دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ اوس مین سورہ
حدید بہی تہے حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ مینے لکہا ہوا دیکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
جب مین نے اللہ کا نام دیکہا مین ڈر گیا اور مینے کتاب ڈالدی پہر میرا جی ٹہیرا مینے اوسکو
اوٹہا لیا کیا دیکہتا ہون کہ اوس مین لکہا ہے سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یعنے پاکی بولی اللہ کے لیے اون چیزون نے جو آسمانون اور زمین مین ہین پہر مین
دہشت مین آگیا حضرت عمر رض نے جب اسطرح کی تاثیر اللہ کے کلام کی اپنے دل مین
پائی اوسیوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کلمہ پڑہا اور
مسلمانون نے اس خوشی مین اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستون مین لوگون نے
سنا حضرت عمر رض کے محمدی ہو جانے سے بت پرستون کی کمر ٹوٹ گئی انکا رعب سب
کافرون پر چہا گیا جن دنون مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تہی اون
دنون مین ایران والون مین اور روم کے نصاری مین لڑائی ہو رہی تہی ایران
والون نے نصاری پر غلبہ کیا ایران کا بادشاہ اون دنون مین خسرو پرویز تہا
لب التواریخ والا پادری لکہتا ہے کہ سن چہہ سو سولہ عیسوی مین ایران والون
نے دوسرے خسرو کی حکومت مین یروشالم کو لے لیا پادری شیرنگ نے الکتاب
کے مقامات المعروف کے اکیسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ سن چہہ سو تیرہ عیسوی
مین ایران کے بادشاہ خسرو نے اوس شہر پر یعنے یروشالم پر چڑہائی کر کے اوس

لے لیا اور نوے ہزار آدمیون کو قتل کیا اور عیسائیون کے سب گرجون اور برکت کے مقامات
کو ڈہا دیا اے ایمان والو اون دنون مین اللہ نے سورہ روم مین اپنے رسول برحق
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ رومیون پر اورون کا غلبہ ہوا ہے اب چند برس مین
رومی غالب ہونگے اسکے بعد جسدن اب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان
مین مکہ کے بت پرستون پر فتح پائی اوسیدن روم کے نصاریٰ بہی ایران والون پر غالب
ہوئے اس پیش خبری کا ظہور دیکہکر بہت لوگ مسلمان ہوئے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہونے سے ساتوان برس شروع ہوا مکہ کے کافرون
نے آپکے قتل کرنے پر ایکا کیا اور آپس مین ایک اقرارنامہ لکہا کہ ہاشم کے اولاد
کے ہاتھہ ہم کوئی چیز نہ بیچین گے اور اون سے بات نکرینگے اور اون کے پاس نہ بیٹھینگے
یہانتک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد کرین اس خط کو کعبہ مین لٹکا دیا
تب ہاشم جو آپکے پردادا تھے اون کے نسل کے لوگ ابوطالب کی گہاٹی مین سمٹ
گئے اور مطلب جو ہاشم کے بہائی تہے اون کی نسل کے لوگ بہی ابوطالب کے پاس
گہاٹی مین جمع ہوئے اور دشمنون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے
ساتھہ والون کو گہیر لیا اور اناج کا پہنچنا بند کیا سو وہ حج کے موسم مین نکلتے تہے پہر
دوسرے حج مین نکلتے تھے یہانتک کہ اون پر انتہا کی تکلیف پہونچی اور اوس مین
تین برس بیٹہے رہے یہانتک کہ اون کے لڑکون کے رونے کی آواز اوس گہاٹی کے
پیچہے سے سنی گئی پہر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے خط کا حال
بتلا دیا کہ زمین کے کیڑے نے کہا لیا جو کچہہ اوس مین زیادتی اور ظلم تہا اور جس قدر
اوس مین اللہ کا ذکر تہا وہ باقی رہ گیا آپنے ابوطالب کو اسکی خبر دی ابوطالب نے
اون لوگون کو خبر دی اور کہا کہ میرے بہتیجے نے ایسا ایسا کہا ہے پہر اگر وہ جہوٹا نکلے
گا تو ہم اوسکو تمہارے حوالے کر دینگے اور اگر سچا نکلے تو تم ہمارے رشتہ توڑنے
سے اور ظلم سے باز آؤ وہ لوگ بولے کہ تمنے انصاف کی بات کہی جب اونہون نے
اوس کاغذ کو کہولا تو جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی پایا تب وہ سب شرمندہ ہوئے اور

بولے کہ نکلو اپنے گھرون مین آو تب وہ سب اپنے گھرون مین آئے بعد اسکے ابوطالب
مرگئے فائدہ یہہ لوگ جو اس گھاٹی مین آپ کے ساتھ تھے اون مین بعضے آپ پر
ایمان لائی تھے اور بعضے کافر تھے مگر رشتہ داری کی باعث سے اونہون نے آپ کی
حمایت کی ابوطالب دلمین یقین رکھتے تھے مگر ظاہر مین کلمہ نہین پڑہا آپ نے فرمایا کہ
اونکو ٹخنون تک آگ لگی گی اور اگر مین نہوتا تو آگ کے نیچے کے درجے مین ہوتے ابوطالب
کے مرنے کے بعد کافرون نے بہت شدت سے آپ کو ستانا شروع کیا تب آپ طائف
کیطرف تشریف لے گیے وہان قوم ثقیف کے سردارون کو اسد کیطرف بلاتے رہے
اون لوگون نے آپ کو مکہ والون سے بڑہ کر بڑے بڑے ایذائین پہونچائین وہ
لوگ آپکی ایڑیون پر پتھر پھینکتے تھے آپ کی دونو جوتیان خون سے رنگین ہوجاتی تہین
جب آپ طائف سے پلٹے آپ کے دونو پاون سے خون بہتا تہا رستے مین ایک
باغ مین ٹہرے عداس عیسائی آپ کی باتین سنکر ایمان لائی اسی راستے مین آپنے
وہ دعا مانگی جو مشہور ہی جسکا شروع یہہ ہے کہ یا اسد مین تجہسے گلہ کرتا ہون اپنے
زور کی ستے کا اور اپنے وسیلہ کے کمی کا اور لوگون کے آگے اپنی بے قدری کا اے
سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والے جب آپ بطن نخلہ مین پہونچے
وہان نماز پڑہ رہی تھے کچہہ جنون کا اودہر سے گذر ہوا وہ سب قرآن سنکر
ایمان لائی اونکا ذکر اسد تعالی نے سورہ احقاف مین کیا ہے اس سے پہلے بہی
کچہہ جن قرآن سنکر ایمان لاچکی تھے اونکا ذکر سورہ جن مین ہے اوس مرتبہ آپنے
اونکو دیکہا نہین تہا یہہ جن جاب ایمان لائی یہہ جاکر بہت بڑا مجمع جنون کا لیکر
پھر آئے آپنے اون سے حجون مین رات کے آنے کا وعدہ کیا رات کو آپ
مقام حجون مین تشریف لے گئے اور تمام رات جنون کو قرآن سناتے رہے جنون
کا بار بار آپکے پاس حاضر ہونا اور ایمان لانا جابجا حدیثون مین ثابت ہے ابن
سعد نے جعد ابن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم چار آدمی اپنے
وطن سے حج کے ارادہ سے چلے یمن کی ملک کی راہ مین ایک جنگل مین چلے جاتے تھے

ایک آواز شتربان کی آئی جس مین یہہ مطلب تہا کہ اے سوارو جانے والو جب زمزم اور
حطیم پر پہونچو تو ہمارا سلام پہونچانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو اللہ نے پیغامبر کیا ہے
اور یہہ کہنا کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہین اسی بات کی ہمکو تاکید کر گئے ہین مسیح
بیٹے مریم کے ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد مین لکہا ہے کہ آپ بطن نخلہ مین کئی دن رہے
زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کیونکر مکہ والون مین جاتے ہین اونہون نے
تو آپکو نکالدیا آپنے فرمایا کہ اے زید اللہ کشایش دینے والا ہے اور اپنے دین کی
مدد کرنے والا ہے اور اپنے نبی کو غلبہ دینے والا ہے جب آپ حرا پہاڑ تک پہونچے
ایک مرد کو مطعم ابن عدی کیطرف بہیجا کہ مین تیری پناہ مین داخل ہوون وہ بولا
اچہا پہر اوس نے اپنے بیٹون کو اور اپنے قوم کو بلایا اور کہا ہتیار پہنو اور کعبہ کے
پاس رہو مینے محمد کو پناہ دی ہے تب آپ مکہ مین داخل ہوئے اور کعبہ کے پاس
دو رکعتین پڑہین اور اپنے گہر مین تشریف لائے اور مطعم ابن عدی اور اوسکے
بیٹے آپکو گہیرے ہوئے تہے یہانتک کہ آپ اپنے گہر مین داخل ہوئے مکہ مین ایک
رات کو اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بہیجا وہ آپکے پاس
اللہ کے حکم سے ایک سفید جانور لیکر آئے کہ جو براق کہلاتا تہا آپ کو اوس پر سوار
کرکے شہر یروشالم مین مسجد بیت المقدس مین لے گئے وہان اللہ نے سب پیغمبرون
کو بہیجا آپ سب کے امام ہوئے اور سب پیغمبرون نے آپ کے پیچہے نماز پڑہی پہر حضرت
جبرئیل علیہ السلام آپ کو وہان سے ساتون آسمانون کے اوپر لے گئے وہان حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے آپکو اپنی اصلی صورت دکہلائی جہہ سو بازو پہیلا دئے ایک
مرتبہ زمین مین بہی یہہ اصلی صورت دکہلائی تہی امام نسائی کی روایت مین ہے
کہ آپ فرماتے ہین پہر جبرئیل مجکو لیکر سات آسمانون کے اوپر چڑہے پہر بیری کے درخت
تک آئے اور بخاری کی بہی ایک روایت مین ساتون آسمانون کے ذکر کے بعد یہہ
لفظ ہے کہ پہر وہ آپکو لیکر اوس سے اوپر اتنا چڑہے کہ اوسکو اللہ کے سوا کوئی نہین
جانتا یہانتک کہ آپ بیری کے درخت تک آئے ان دونو روایتون سے ثابت ہوا

کہ وہ درخت ساتوین آسمان سے بہت دور ہے ابن جریر نے لکہا ہے کہ کعب احبار نے فرمایا
کہ وہ درخت عرش کی جڑ مین ہے امام نسائی رح کے روایت مین ہے کہ مجکو ایک بدلی نے
ڈہانک لیا پہر مین سجدہ مین گر پڑا ابن ابی حاتم کی روایت مین یہہ لفظ ہے کہ مین اوس
درخت تک پہونچا پہر ایک بدلی نے مجکو ڈہانک لیا اوس مین ہر طرح کی رنگ تہے پہر جبرئیل
نے مجکو چہوڑ دیا اور مین اللہ کے سامنے سجدہ مین گر پڑا پہر بہت کچہہ بیان ہے اوسکا
خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے آپ سے باتین کین اور پانچ نمازین آپ پر اور
آپ کی امت پر فرض کر دین یہہ احوال حدیث کی کتابون مین بہت پہیلاؤ کے ساتہہ
آتا ہے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے بہت لوگون نے اسکو
سنا ہے مگر اس جگہہ مکہ سے یروشالم تک کا کچہہ احوال لکہنا بہت ضرور ہے امام نسائی
کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین چلا پہر جبرئیل نے
کہا اوترو نماز پڑہو مینے یہی کیا وہ بولے تم جانتے ہو کہ تمنے کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز
پڑہی ہے طیبہ مین یعنے مدینہ مین اور اوسیطرف گہر چہوڑکر جانا ہوگا پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی تمنے طور سینا
پر نماز پڑہی جہان اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین کین ہین پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز پڑہی ہے
بیت لحم مین جہان عیسیٰ پیدا ہوئے پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا پہر
انبیا میرے واسطے جمع کئے گئے پہر جبرئیل نے مجکو آگے بڑہا دیا یہانتک کہ مینے اونکو
امامت کی پہر مجکو نیچے والے آسمان کیطرف لیکر چڑہے ابن ابی حاتم کی روایت مین
یہہ لفظ ہے کہ جب آپ بیت المقدس مین پہونچے اوس جگہہ تک پہونچے جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دروازہ کہلاتا ہے اوس پتہر کیطرف آئے جو وہان تہا جبرئیل نے اوسکو
اپنے اونگلی سے دبایا اور اوسمین چہید کر دیا پہر اوس کو یعنے براق کو باندہا پہر چڑہے
جب دونو مسجد کے صحن مین یعنے اونچے مقام مین سیدہے کہڑے ہوئے اسکے بہت
کچہہ بیان ہے جاننا چاہیے کہ وہ پاک مسجد کعبہ اول دنون مین ویران پڑی ہوئی تہو

مگر ایسا نہین ہوا تہا کہ اوس کے نشان بالکل مٹ گئے سو ان اللہ تعالے نے جو اپنی پاک کتابون
مین اس مسجد کے آباد کرنے کا وعدہ کیا تہا اوس وعدہ کا پورا کرنا یون شروع کیا کہ اللہ نے
اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وہان پہونچائی اور سب پیغمبرون کو
وہان جمع کیا سب نے وہان نماز پڑہی ہے کیہ اوس مسجد کے آباد کرنے کے بنیاد ڈالی اوس
مسجد کو اگلے بڑی بڑی مصیبتون کے بدلے اتنے بڑی نعمت عنایت فرمائی اگرچہ اون دلون
مین وہ ملک کافرون کے ہاتہہ مین تہا اور اوس پاک مسجد مین جو بڑی چٹان ہے اور
بڑے برکت کا مقام ہے جس کو اب ہم محمدی لوگ تخت رب العالمین کہتے ہین اوس کو
نصاری نے یہودیون کی ضد مین گوبر کا ڈہیر لگا رکہا تہا مگر اللہ کے نزدیک اوس
مسجد کی پاکیزگی اور عمدگی مین کچہہ فرق نہین ایا تہا اوس چٹان سے علیحدہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پیغمبرون کے ساتہہ نماز پڑہی ہے مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے جو کتاب مسجد بیت المقدس کے فضائل مین لکہی ہے اوس مین
لکہا ہے کہ حضرت صفیہ رض جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تہین اون سے
کعب رض نے فرمایا اے ایمان والون کی مان اس جگہہ نماز پڑہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے نبیون کے ساتہہ نماز پڑہی ہے جب آپ آسمان تک بلائی گئے اور کعب رض نے
اوس گول قبہ کیطرف اشارہ کیا جو اوس چٹان کے پیچہے ہے یہان سے معلوم
ہوا کہ وہ قبہ اوس چٹان سے بہت دور ہے جہان آپنے نبیون کے ساتہہ نماز
پڑہی پہر کعب پہلے یہودیون کے بہت بڑے عالم تہے پہر محمدی ہوئے اونکو تحقیق
معلوم تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہہ نماز پڑہی ہے پہر مولانا جلال الدین
سیوطی رح لکہتے ہین کہ روایت آئی ہے کہ جو کوئی اوس قبہ مین قصد کرکے آویگا
اور اوسکو دنیا اور عقبی کی حاجتون مین سے کوئی حاجت ہوگی پہر دو رکعت یا
چار رکعت پڑہیگا اوسکو دعا کا جلد قبول ہونا ظاہر ہو جاویگا اور اوس مقام کی
برکت کو پہچانیگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہے اور وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ کہلاتا ہے یعنے وہ قبہ جو اوس چٹان کے پورب طرف ہے

اور اوسکا نام قبہ سلسلہ بولا جاتا ہے اور وہی ہے جسکو عبد الملک ابن مروان نے بنایا ہے
مولانا جلال الدین رح درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض تک سند پہونچائی
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے نماز پڑہی ہے اوس رات مین کہ مین سیر کو لایا
گیا مسجد کے آگے کے درجہ مین پھر داخل ہوا مین اوس چٹان کے طرف اس روایت
سے بھی معلوم ہوا کہ آپنے اوس چٹان سے علیحدہ نماز پڑہی مولانا جلال الدین لکھتے
ہین کہ قبہ معراج کا ظاہر ہے اوس چٹان کے صحن مین مشہور ہے اوس کی زیارت کا
قصد کیا جاتا ہے اور مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف ابن مرجا مقدسی رح نے فرمایا
ہے کہ دو آدمیون نے بھی اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوس قبہ کے پاس سے چڑہائی گئی ہین جو قبہ معراج کا کہلاتا ہے مولانا جلال الدین
لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبہ معراج کے پہلو مین اوس چٹان کے صحن مین ایک
قبہ پاکیزہ تہا پہر جب اوس چٹان کے صحن مین تہہ بچھائی گئے وہ قبہ دور کیا گیا اور
اوس کی جگہہ پر ایک پاکیزہ محراب زمین مین بنایا گیا ہے جسپر سرخ سنگمرمر کا خط کہینچا
ہوا ہے ایک دائرہ مین اوس چٹان کے صحن کے پتہرون کی سیدہ پر اور کہا جاتا ہے
کہ اوس محراب کی جگہہ وہی جگہہ ہے جہان ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے نبیون اور فرشتون کے ساتہہ نماز پڑہی تہی آگے ایمان والو جب معراج کی
رات کی صبح ہوئی آپنے کافرون کے سامنے بیان فرمایا کہ مین آج کی رات بیت المقدس
مین گیا تہا کافرون نے کہا کہ ہم لوگ اونٹون پر سوار ہو کر مہینہ بہر مین وہان پہونچتے
ہین اور مہینہ بہر مین پلٹتے ہین آپ ایک رات مین کیونکر وہان گئے اور پلٹ
آئے اون لوگون نے کہا کہ اوس مسجد کے پتے بتلائیے آپ نے اوس کے سب پتے
اور نشان بتلادیے امام بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ ایک کافر بولا کہ مین
بیت المقدس کو سب لوگون سے زیادہ پہچانتا ہون کہ اوسکی بنا کیسی ہے اور
اوسکی وضع کیسی ہے اور وہ پہاڑ سے کس قدر نزدیک ہے آپنے سب پتے اور نشان
بتلادیے کہ اوس کی بنا ایسی ہے اور اوسکی وضع ایسی ہے اور وہ پہاڑ سے اسقدر

نزدیک ہے وہ بولا کہ آپنے سچ کہا اون لوگون کے کچھہ قافلی اوس طرف کو گئی ہوئی تھی
آپنے اون قافلون کے پتے اور نشان صاف صاف بتلائی جب وہ قافلی آئی وہ سب پتے
اور نشان لوگون نے ٹھیک پائے تب بہی منکرون نے کہا یہہ جادو ہے مولانا جلال الدین
لکہتے ہین کہ حضرت میمونہ رضہ جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تہین اون سے
روایت ہے کہ اونہون نے کہا اے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے ہمکو بیت المقدس
کے مقدمے مین فتوی دیجئی آپنے فرمایا اوس تک جاؤ اور اوس مین نماز پڑہو مینے
کہا اے اللہ کے پیغام پہونچانے والے پہر کیونکر ہو اور اون دنون مین اوس مین
رومی لوگ تہی آپ نے فرمایا اگر تم سے نہو سکے تو زیتون کا تیل بہیجو کہ اوس کی
قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان
قندیلین بہی تہین شاید اون مین چراغ روشن ہوتے ہون یا کوئی چراغ روشن
نکرتا ہو اسلئے آپنے فرمایا کہ وہان تیل بہیجو اور اللہ نے آپ پر آئندہ کا احوال
کہول دیا تہا کہ وہان میری امت کے لوگ جاوینگے اور قندیلون مین چراغ
روشن کرینگے تو شاید آپکا مطلب یہہ ہو کہ آئندہ زمانہ مین اگر تم وہان نجا سکو تو
وہان کی قندیلون کے واسطے تیل بہیجیو اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب
آپنے اور آپکے ساتہہ والون نے دس برس تک مکہ مین کافرون کے ظلم اوٹہائے
اور اللہ کی راہ مین جان کو نذر کرنا قبول کیا تب اللہ نے آپکو مدینہ مین بہیجا پہلی مدینہ
کے کچہہ لوگ آئے آپنے اون کو اسلام کی طرف بلایا وہ مسلمان ہوئے اور مدینہ کے
طرف پلٹ گئے مدینہ مین اسلام پہیلا پہر آپنے مصعب کو مدینہ مین قرآن پڑہانے کی
لئے بہیجا پہر بہت لوگ مدینہ سے آئی اور ایمان لائی آپنے مسلمانون کو مدینہ کیطرف
ہجرت کا اذن دیا مکہ سے سب لوگ مدینہ مین جا رہے فقط حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت علی رضہ رہگئی اور کچہہ لوگ وہ رہگئی جنکو
کافرون نے زبردستی قید کر رکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم کی راہ دیکہہ
رہی تہی کافرون نے ایک مکان مین جمع ہو کر مشورہ کیا اور سب نے آپکے قتل کرنے پر

ایسا کیا حضرت جبرئیل اللہ کا پیغام لائے اور فرمایا کہ آج کی رات اپنی جگہہ پہ مت سوئیے جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر رض کے گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ اللہ نے مجکو
نکلنے کا اذن دیا آپ نے حضرت علی رض سے فرمایا کہ میرے لیٹنی کی جگہہ پر رات کو رہو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ایک برتن مین کنکریان لے لین اور اونکو کافرون کے سرون پر
ڈالتے گئے اور اونہون نے آپکو نہ دیکہا اور آپ یہ آیت پڑہتی جاتے تھے وجعلنا من بین
ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لا یبصرون یعنے اللہ فرماتا
ہے کہ ہمنے بنادی انکی آگے ایک دیوار اور اونکے پیچہے ایک دیوار پہر ہمنے اونکو ڈہانک
لیا پہر وہ نہین دیکہتے ہین آپ حضرت ابوبکر کے گہر کے طرف گئے اور اونکو ساتھ لیکر رات کی
وقت نکل گئے اور کافر لوگ دروازون کی درازون سے جہانکتی رہے اور اس فکر مین
رہے کہ آپکو قتل کرین اسی فکر مین رات گذر گئی صبح کو حضرت علی رض اوس بچہونے سے
اوٹہے اون سے کافرون نے پوچہا کہ آپ کہان ہین وہ بولے مجکو معلوم نہین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض جا کر غار ثور مین داخل ہوئے کافرون نے پتا لگایا
اور غار کے پاس پہونچے مگر اللہ نے اونکی آنکہون کو اندہا کر دیا آپ تین شب غار
مین رہے یہانتک کہ ڈہونڈہنے والے تہک کر بیٹہہ رہے تب آپ غار سے نکلے جب کافرون
کا کچہ بس نہ چلا تو لوگون سے کہدیا کہ جو کوئی ان دونو کو لے آویگا ہم اوس کو اوتنا مال
دینگے جتنا اون دونو کے خون کے بدلے مین دیا جاوے سراقہ ابن مالک اوس
وقت تک مسلمان نہین ہوا تہا اوسکو پتا مل گیا وہ گہوڑے پر سوار ہوکر آیا اور آپکو
پا لیا آپ نے اوس کو بددعا دی اوس کے گہوڑے کے دونو ہاتہ زمین مین دہس
گئے وہ بولا مینے جانا یہہ مصیبت مجپر تم دونون کی بددعا سے آئی ہے تم میرے
واسطے دعا کرو اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین لوگون کو تمہاری طرف سے پہیر دونگا
آپنے دعا کی اوسکا گہوڑا چہوٹ گیا وہ چلا گیا اور ڈہونڈہنے والون سے کہتا تہا کہ
مین اسطرف دیکہہ چکا یعنے وہ ادہر نہین ہے سراقہ یہہ معجزہ دیکہہ چکے تہے آخر کو مسلمان
ہوئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض مدینہ مین پہونچی پہر حضرت

علی رضا مدینہ مین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لانے سے مدینہ کے مسلمانون
کو بہت بڑی خوشی ہوئی اللہ نے اوس دین کے بادشاہ کو ظاہر کی بادشاہی بھی عنایت
فرمائی تھی اکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے ترپنویں باب مین خبر دی تھی کہ پہلے آپ دشمنون
کے ہاتھہ سے بڑی بڑی ایذائین اور صدمے اوٹھاوینگے تب اللہ آپکو عروج اور
ترقی دیگا اور آپ کے ہاتھہ سے اللہ کے دین کا ترویج ہوگا دن بدن لوگ ایمان کو قبول
کرتے جاتے تھے اور کافرون کا زور گہٹتا جاتا تھا اے ایمان والو یہہ آپکا اور آپکے
ساتھہ والون کا مکہ مین دشمنون کے ہاتھہ سے مصیبتون کا اوٹھانا اور اللہ کے حکم پر مضبوط
رہنا ایسی کھلی دلیل آپ کی سچائی کی ہے کہ بعضے بعضے پادریون کا بھی دل پگھل گیا
اور اون سے بغیر اقرار کئے رہا نہ گیا کتاب سیرت محمدی جو پادری انریبل ولیم میور
نے لندن مین ۱۸۶۱ مین چھاپی ہے اوس کی چوتھی جلد کے سین تیسوین باب کی
تین سو چودہوین صفحہ مین لکھا ہے کہ ایک لحظہ کے لئے اوس زمانہ پر نظر کرین جبکہ
ہر ایک شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک حال تہا مکہ مین ذات سے باہر کر دیا گیا اور
ابو طالب کی گھاٹی مین وہ لوگ قید رہے اور وہان تین یا چار برس تک محتاجی
اور سختی کی برداشت کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے
جو اس امر کے باعث ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون تمام سرگرانیون اور کھلی
ہوئی ناامیدی اور نامقصدی مین اپنے دین کی جستجو پر قائم رہے جونہی وہ قید سے
چھوٹے وہ اپنے شہر سے ناامید ہو کر طائف کو چلے اور وہان کے حاکمون اور رئیسون
کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا اور بے مددگار تھے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھہ اللہ کا
پیغام ہے اوس شہر کے لوگون نے اونکو ذلت سے نکالدیا اون کی پنڈلیون سے
خون جاری تہا کیونکہ شہر والون نے اونکو زخم پہونچائے تھے وہان سے چلکر وہ تھوڑا
دور پر اوترے اور اللہ کے حضور شکایت کی پھر مکہ کو پھرے اور وہان پھر بھی ناامیدی
کے کام پر مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے ہمکو زمانہ مین ایسی
مثال کی عبث تلاش ہے جس مین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح پر کوئی شخص

تیرہ برس تک ناامیدی اور خوف اور اذیت مین ایمان پر مضبوط رہکر توبہ کا وعظ کہتا رہا
ہوا اور اسد کے غضب سے شہر والون کو ڈراتا رہا ہوا ایک چہوٹی سی گروہ مسلمان زن
و مرد کے ساتھ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آئندہ کے صابرانہ اور کمال کے
امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام امن ایک دور کے ملک سے آیا تو
وہ پیغمبر تمام انتظار کرتے رہے یہانتک کہ اون کے سب ساتھ والے ہجرت کر گئے اور
تب خود بہی اوس قوم ناشکر اور ناخدا ترس کے درمیان سے ہجرت کر گئے تمام ہوا اول
پادری کا آسرے ایمان والو جسوقت جناب محمد صلی اسد علیہ وسلم مدینہ مین تشریف
لائے عبد اسد ابن سلام رض جو یہودیون مین سب علم [illegible] کے سردار تہے اور
حضرت یوسف علیہ السلام کے نسل مین تہے آپ کے آنیکی خبر سنکے بیتاب ہوکر جلدی
سے حاضر ہوئے اور پکے محمدی ہوئے ابن اسحاق نے سیرت مین لکہا ہے کہ عبد اسد
ابن سلام نے فرمایا ہے کہ مینے جب آپکا ذکر سنا مینے آپکا پتا اور آپکا نام اور آپکا زمانہ
پہچانا جسمین ہمکو آپکا انتظار تہا مین اس بات کو چہپائی ہوئے تہا یہانتک کہ آپ مدینہ
مین تشریف لائے مین حاضر ہوا اور ایمان لایا پہر مین اپنے گہر والون کیطرف گیا اور
اونکو حکم کیا وہ بہی ایمان لائے اور میری پہپہی خالدہ مسلمان ہوئین اور وہ بہت
اچہی مسلمان ہوئین صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم نے یہودیون
کو بلاکر پوچہا کہ عبد اسد کیسا شخص ہے وہ بولے ہم سب سے اچہا اور اوس شخص کا بیٹا
ہے جو ہم سب سے اچہا تہا اور ہم سب سے علم مین بڑہکر ہے اور ایسے شخص کا بیٹا ہے
جو ہم سب سے علم مین بڑہکر تہا آپنے فرمایا بہلا اگر وہ ایمان لاوے یہودی بولے وہ
ایسا نہین ہے کہ آپ پر ایمان لاوے عبد اسد ایک کونہ مین سے نکلکر کہنے لگے کہ
مین گواہی دیتا ہون کہ اسد کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوس کے پیغام پہنچانے
والے ہین اوسیوقت یہودی کہنے لگے کہ عبد اسد ہم سب سے بدتر ہے اور ایسے
شخص کا بیٹا ہے جو ہم سب سے بدتر تہا حضرت سلمان فارسی جو عیسائی تہے
اور بہت سے عیسائی درویشون کی خدمت مین رہے تہے خود بخود آپ پاس

حاضر ہوئے کیونکہ جو پتے اور نشان آپکے اونھون نے ایک عیسائی درویش سے سنی تھی وہ سب
پتے آپمین پائے سلمان ایمان لائے اور بہت لوگ محمدی ہوئے مدینہ مین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنوائی جو آپکی مسجد کہلاتی ہے جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام
کے صحیفہ مین اسکے لئے فرمایا تہا کہ ایکا ایک آویگا اپنی مسجد کیطرف وہ سردار جسکے
تلاش مین تم ہو تیرہ برس مکہ مین آپ کو اللہ نے جہاد کا حکم بہیجا پہلے پہل مکہ کے بت پرستون
سے لڑنے کا حکم ہوا کیونکہ اون لوگون نے دس برس تک آپ پر اور آپ کے ساتھ
والون پر بڑے بڑے ظلم کیے تھے مکہ کے بت پرستون سے بدر کے میدان مین لڑائی ہوئی
آپ کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے کافرون کیطرف ایک ہزار کا لشکر تہا اللہ تعالے
نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بہیجین فرشتون نے بعضے کافرون کو قتل کیا
بعضون کو مشکین باندہ کر ڈالدیا جن لوگون نے آنکھون سے دیکھا کہ آسمان
کیطرف سے فرشتے نے آکر ہمکو باندہ لیا وہ لوگ محمدی ہوگئے جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہتیلی بہر کنکر اوٹہائی اور کافرون کے منہہ پر پہینکے اللہ نے اون کنکرون کو
بڑی شان دی اون کنکرون نے کافرون مین سے کسی کو نہین چہوڑا ہر ایک کی
آنکھون مین وہ کنکر بہر گئے ستر کافر قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے باقی سب پیٹہ
پہیر کر بہاگے اور چودہ مسلمان شہید ہوئے دوسرے سال احد پہاڑ
کے پاس مکہ کے بت پرستون سے پہر لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ستر مسلمان شہید
ہوئے حضرت حمزہ رض آپ کے چچا اسی لڑائی مین شہید ہوئے اون دنون مین
مخیریق یہودی ایمان لایا اور محمدی ہوا ابن اسحاق نے سیرت مین لکہا ہے کہ مخیریق
عالم تہا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے پتون سے پہچانتا تہا مگر اپنے
دین کی الفت غالب آئی اور اوسی پر رہا یہانتک کہ جب احد کا دن ہوا مخیریق
نے کہا اے یہودیون کی گروہ قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدد کرنا تمپر واجب ہے وہ بولے آج ہفتے کا دن ہے اوس نے کہا تمہیں کچھہ ہفتہ نہین
پہر اوس نے اپنا ہتیار لیا اور کہا اگر مین آج مارا گیا تو میرا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لیواسطے ہے وہ اوسمین کرین جو اللہ اون کے دل مین ڈالے پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور جب لڑائی ہوئی وہ لڑا یہانتک کہ قتل کیا گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مخیریق سب یہودیون سے بہتر ہے اور آپ نے اوس کے مال کو لیا اور اکثر خیراتین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اوسی مین سے ہین آپ نے پہلے وہان یہودیون
سے صلح کی تہی کہ ہم تمسے نہین لڑینگے مگر بت پرستون کی بہڑکانے سے یہودی لوگ قول
توڑنے پر طیار ہوئے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی تدبیر باندہی آپکو خبر پہونچی
آپنے قوم نضیر کے یہودیون کو مدینہ سے نکال دیا بعد اس کے کچہہ یہودی قوم نضیر کے اور
کچہہ یہودی قوم قریظہ کے مکہ مین بت پرستون کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ ہم تمہارے
ساتہہ ملکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے یہودی لوگ عرب کی قومون مین پہرتے رہے
دس ہزار بت پرستون کی فوجین جمع کرکر مدینہ پر چڑہا لائے اللہ تعالے نے تورات
شریعت مین جابجا بت پرستون کے قتل کرنے کا اور بتون اور بتخانون کے توڑنے
کا حکم کیا ہے تورات کے پڑہنے والے جانتے ہین تورات سے ضد باندہی بت پرستون سے مل
ملکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور عیسائیون پر ظلم کر چکے تہے اب بت پرستون سے ملکر
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمدیون سے لڑنے چلے ایسے پڑہے لکہے بیشک جاہلون
سے بدتر ہین انہون نے جان بوجہہ کر اللہ سے اور اوس کے پیغامبر سے ضد باندہی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ خبر سنی کافرون کی فوج کے ادہر اپنے بیچ
مین ایک خندق کہودا اور یہہ خندق سلع پہاڑ کے آگے کہودا گیا سلع پہاڑ مسلمانون
کی پیٹہہ کے پیچہے تہا اور خندق اون کے اور کافرون کے بیچ مین تہا اور جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار مسلمانون کے ساتہہ نکلے قوم قریظہ کے یہودی جنہون نے
قول توڑا تہا اون کی خبر تحقیق کرنے کے لیے آپ نے سعد ابن معاذ کو اور سعد ابن عبادہ
کو بہیجا اونہون نے اون یہودیون سے جاکر پوچہا وہ بولے رسول اللہ کون ہین
ہم مین اور محمد مین کچہہ قول اور اقرار نہین سعد ابن معاذ نے اون سے سخت کلام کیا
وہ لوگ بہی سخت کلام کرنے لگے اون دونون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لوا کر خبر دی کافرون کی فوجین مدینہ پر مسلمانون کو گھیرے رہین تھوڑی سے لڑائی ہوئے
آخر کو اللہ نے زور کی آندہی بھیجی اور اس آندہی مین فرشتون کی فوجین تھین سب پرستون
کی خیمے اوکھڑ گئے وہ سب بھاگ گئے اللہ کے حکم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم قریظہ
کے یہودیان کو گھیر لیا بہت دنون تک آپ اون کو گھیرے رہے یہودی لوگ اپنے قلعہ
سے اس اقرار پر اوترے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق مین جو چاہین وہی حکم
کرین تب قوم اوس کے مسلمانون نے کہا یا رسول اللہ یہہ لوگ ہمارے دوست ہین
آپنے فرمایا کیا تم اسمین راضی نہین ہو کہ اون کے مقدمہ مین تمھین مین کا ایک شخص
حکم کرے وہ بولے ہان ہم راضی ہین آپ نے سعد ابن معاذ کو بلایا وہ آئی اور اونہون
نے کہا مین حکم کرتا ہون کہ انکی مرد قتل کئے جاوین اور عورتین اور لڑکے قید کر لئے
جاوین آپنے فرمایا کہ تو نے اون کے حق مین وہ حکم کیا جو حکم اللہ کا ہے سات آسمانون
کے اوپر سے آپنے اون کے قتل کا حکم کیا وہ سب مرد قتل کئے گئے خندق اور قریظہ کی لڑائی
مین دس مسلمانون کے قریب شہید ہوئے یہودیون کا دہیٹ پن اور ضد دیکھنا چاہئے کہ
قتل ہو جانا قبول کیا مگر ایمان لانا اور محمدی ہو جانا قبول نہ کیا بعضے بعضے یہودی جو ایمان لائی اور
محمدی ہو گئے اون کو آپنے قتل نہین کیا ابن اثیر رح نے اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ طبری نے ابو
تک سند پہونچائی کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کے اور اسد بیٹے عبید کے یہہ لوگ
بنی ہدل مین سے ہین قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین اون کا نسب اون کے
اوپر جہوہ ان لوگون کے چچا کے بیٹے ہین وہ اسی رات کو مسلمان ہوئے جس رات مین
قریظہ والے سعد کے حکم پر اوترے تھے یاد رکھو تم خوب جانتے ہو کہ یہودی لوگ حضرت
عیسی علیہ السلام کے بڑے دشمن ہین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل پر خوشی کرو
کہ حضرت عیسی کے دشمنون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہمکو تمھاری
عقل پر بڑا افسوس آتا ہے کہ تم اپنے رسالون مین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل
کی سبب ہمارے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم سے بے ادبیان کرتے ہو حضرت عیسی کے
دشمنون کی طرفداری کرتے ہو اللہ تمکو محمدی ایمان کی ہدایت دے آمین مدینہ مین

تشریف لانے سے چھٹا برس تھا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کیطرف کعبہ کی زیارت کے لئے چلے مکہ کے کافرون نے آپ کو روکا آپنے اون سے اسبات پر صلح کر لی کہ دس برس تک لڑائی موقوف رکہین گے اور اگلے سال ہم کعبہ کی زیارت کو آوینگے صلح کرکے آپ پلٹ آئے پہر دوسرے سال عمرہ کے لئے مکہ مین تشریف لے گئے عمرہ کرکے پلٹ آئے مدینہ مین تشریف لانے سے ساتوین برس محرم مین آپ نے حبش کے بادشاہ نجاشی کو ایک خط لکھا اور ایک قاصد بہیجا نجاشی رح آپکا خط پڑہکر ایمان لائے دین محمدی مین داخل ہوئے اور روم کے بادشاہ ہرقل کو بہی آپ نے خط لکھا وہ خط دحیہ کے ہاتھہ بہیجا اور اوسکو دین اسلام کیطرف بلایا اور اللہ کا پیغام پہونچایا اون دنون مین ہرقل بیت المقدس مین تھا اور ابوسفیان بہی کچھہ عربون کے ساتھہ وہان تجارت کو گیا تھا اور ابہی تک مسلمان نہین ہوا تہا ہرقل نے اون لوگون کو بلا بہیجا اور ابوسفیان سے آپکا حال پوچہا ایک بات یہہ پوچہی کہ بہلا اسبات کے کہنے سے پہلے تم اونپر جہوٹ بولنے کا گمان کرتے تھے ابوسفیان نے کہا نہین ہرقل نے کہا کہ مینے پہچانا کہ وہ ایسا نہین ہے کہ آدمیون پر جہوٹی تہمت باندہنا چہوڑ دیوے اور اللہ پر جہوٹ باندہے ایک بات یہہ پوچہی کہ وہ تمکو کیا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے کہا وہ ہمکو حکم کرتے ہین کہ ہم فقط اللہ کو پوجین اور اوس کے ساتھہ کسی چیز کو شریک نکرین اور وہ ہمکو منع کرتے ہین اون چیزون سے جنکو ہمارے باپ دادے پوجتے تھے اور ہمکو حکم کرتے ہین نماز کا اور زکوۃ کا اور پرہیزگاری کا اور قول پورا کرنیکا اور امانت ادا کرنیکا ہرقل بولا یہہ صفت نبی کی ہے اور مین جانتا تہا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہین لیکن میرا گمان نہ تہا کہ وہ تم مین سے ہین اور جو تو کہتا ہے اگر یہہ سچ ہے تو قریب ہے کہ وہ میرے ان دونو قدمون کی جگہہ کے مالک ہونگے اور اگر مین امید رکہتا کہ مین اون تک پہونچونگا تو البتہ مین اون سے ملنے کا ارادہ کرتا اور اگر مین اون کے پاس ہوتا بیشک اون کے پاؤن دہوتا ابوسفیان کہتے ہین کہ جب ہم وہان سے نکلے مینے اپنے ساتھہ والون سے کہا کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہوا کہ بہی رومیون کا بادشاہ اون سے ڈرتا ہے قسم اللہ کی مجکو یقین رہا کہ اب آپکا کام غالب ہوگا یہانتک کہ اللہ نے میرے دل مین اسلام

داخل کیا صحیح بخاری مین یہہ احوال بہت بسط کے ساتہہ ہے اور لکہا ہے کہ ہرقل جب حمص مین
آیا وہان روم کے سردارون کو ایک کچہری مین بلایا اور دروازے بند کروا دیئے پہر کہا
اے روم کے لوگو کچہہ تمکو نجات کی اور بہلائی کی رغبت ہے کہ تمہاری بادشاہت قائم رہے
تو ان نبی سے بیعت کرو وہ سب بہاگے دروازون کو بند پایا بادشاہ نے جب اون کی
نفرت دیکہی اور اون کے ایمان لانے سے نا امید ہوا کہا اونکو پہر بلا لاؤ اور بولا کہ مینے
ابہی یہہ بات کہی کہ تمکو آزماؤن کہ اپنے دین پر کیسے مضبوط ہو تب وہ لوگ راضی ہوئے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر کے بادشاہ مقوقس کو بہی خط لکہا اور اوس کو
دین اسلام کیطرف بلایا اور اللہ کا پیغام پہونچایا یہہ بادشاہ بہی مسلمان نہین ہوا اپنے
قوم کا ڈر اوس پر غالب ہوا تہا فقط ابن حجر نے اصابہ مین ابن عبد الحکم کی فتوح مصر
سے نقل کیا ہے کہ مقوقس نے کہا کہ مین جانتا تہا کہ ایک نبی باقی ہین اور میرا گمان تہا کہ
وہ شام مین ظاہر ہونگے اب مین دیکہتا ہون کہ وہ عرب مین ظاہر ہوئے جو مصیبت
اور تکلیف کی جگہ ہے اور قبطی لوگ میرے کہنے سے اونکے تابع نہین ہونگے اور آپ اس شہر
پر غالب ہونگے اور آپکے ساتہہ والے لوگ آپکے بعد ہمارے اس میدان مین اوترینگے
اور اس ملک پر غالب ہونگے اور مین قبطیون سے اسکا ایک حرف بہی نہین کہونگا
ہرقل اور مقوقس دونو بادشاہ نصرانی تہے یہہ دونو مسلمان نہین ہوئے مگر آپکے خط
کا بہت ادب کیا اور قاصد کی بڑی تعظیم کی فارس کا بادشاہ خسرو پرویز جو ہرمز کا
بیٹا نوشیروان کا پوتا تہا اوسکو بہی آپ نے خط لکہا وہ آگ پوجنے والون کا بادشاہ
تہا اوس نے بادشاہی کے غرور مین آپکا خط پہاڑ ڈالا آپنے فارس والون کے حق
مین فرمایا کہ اون کے پرزے اوڑا دیے جاوینگے اور روم والون کے حق فرمایا کہ
انکے کچہہ لوگ باقی رہینگے اور تہین دنون مین خسرو کو اوس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کیا
اور آپ بادشاہ ہوگیا باذان جو خسرو کیطرف سے یمن کا حاکم تہا وہ مسلمان ہوا
یمن کے ملک مین ایک شہر ہے جو عمان کہلاتا تہا وہان کا بادشاہ اپنے بہائی سمیت
مسلمان ہوا منذر جو بحرین کا بادشاہ تہا وہ بہی مسلمان ہوا اور بحرین کے بہت لوگ

مسلمان ہوئے مدینہ تشریف سے چار منزل پر ملک شام کیطرف کو ایک بڑا شہر تھا جو خیبر کہلاتا تھا
اوس مین بہت قلعی اور کہیتیان تہین اسی محرم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف
یہودیون پر جہاد کرنیکو تشریف لے گئے یہودیون پر خوب جہاد ہوا آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی رض کے ہاتھ مین جہنڈا دیا صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت علی رض
نے عرض کیا آپکے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے ہین اون سے لڑون یہانتک کہ وہ ہماری
طرح ہو جاوین یعنے مسلمان ہو جاوین آپ نے فرمایا آہستگی سے جاؤ یہانتک کہ تم اونکے
میدان مین اترو پہر اون کو اسلام کیطرف بلاؤ اور اون کو خبر دو جو کچھ اللہ کا حق
اون کے اوپر اسلام مین واجب ہے کہ قسم اللہ کی اگر اللہ تیرے باعث سے ایک مرد
کو ہدایت دے تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تجھکو سرخ اونٹ ملیں حدیث کی کتابون مین
اس لڑائی کا بہت کچھ بیان ہے خلاصہ سب کا یہ ہے کہ خیبر حضرت علی کے ہاتھ پر فتح
ہوا مواہب لدنیہ مین ہے کہ مسلمانون مین سے پندرہ شخص شہید ہوئے اور ترانوے
یہودی مارے گئے اللہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی ایک ایک قلعہ فتح ہوا
یہودی خیبر کے ایمان نہین لائے مگر آپکی رعیت ہوکر رہنے کو جزیہ دینا قبول کیا جب
آپ خیبر مین تھے حضرت جعفر طیار رض اور اون کے ساتھ کے لوگ حبش سے آن پہونچے
امام احمد قسطلانی رح مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ اون کے ساتھ ستر مرد حبش سے آئے
وہ صوف کے یعنے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اونمین باسٹھ حبش کے اور آٹھ
شام کے لوگون مین سے تھے قتادہ نے اون کے نام بیان کئے ہین ابرہہ ادریس اشرف
ایمن بحیرا تمام تمیم نافع جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے سورہ
یس آخر تک پڑہی ہے وہ لوگ قرآن سنکر رونے لگے اور ایمان لائے اور محمدی ہوئے اور
بولے یہ کلام بہت ملتا ہے اوس کلام سے جو حضرت عیسی علیہ السلام پر اوترا تہا امام
نسائی نے ابن عباس کی زبانی جہان اون سچے عیسائیون کا حال لکہا ہے جو جنگلون
مین گہر بنا کر بیٹہ رہتے یعنے سیاحی کرتے پہرتے یعنے صومعہ یعنے ستون بنا کر اونپر
چڑہ کر بیٹہ رہتے ہین پہر جہوٹے عیسائی بہی اونکی حرص سے سیاحی اور عبادت کرینگے مگر اپنے

وہان ابن عباس رضہ فرماتے ہین کہ جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے گئے اون مین سے کچہہ تہوڑے باقی تہے اسکا یہہ مطلب کہ نصرانی درویشون مین جو اصل ایمان دار عیسائی تہے وہ تہوڑے رہگئے تہے تہوڑے درویش بہت تہے ابن عباس رضہ فرماتے ہین کوئی مرد اپنے صومعے یعنے ستون سے اوترا اور کوئی سیر کرنے والا اپنی سیر سے آیا اور مکان والا اپنے مکان سے آیا وہ سب آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغام پہونچانیوالے پر دیگا تمکو دو حصے اپنی رحمت سے یعنے دو اجر دیگا حضرت عیسی اور توراۃ اور انجیل پر ایمان لانیکا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا اجر اور اون کو سچا جاننے کا اجر ویجعل لکم نورا تمشون بہ اور کر دیگا تمہارے لیے ایک نور کہ اوسکے ساتھ چلو پہرو گے یعنے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مواہب لدنیہ مین ہے کہ خیبر کے بعد آپ وادی القری کیطرف تشریف لے گئے اور چار دن اون کو گہیرے رہے پہر اون کو اسلام کیطرف بلایا اونمین سے ایک مرد نکلا اوسکو زبیر رضہ نے قتل کیا یہانتک کہ گیارہ مرد قتل ہوئے جب کوئی مرد قتل ہوتا تہا آپ باقیون کو اسلام کیطرف بلاتے تہے نماز کا وقت آتا تہا آپ اپنے ساتہہ والون کو نماز پڑہاتے تہے پہر تشریف لیجاتے تہے اور اونکو اللہ اور رسول کیطرف بلاتے تہے شام تک لڑائی رہی دوسرے دن سویرے کے وقت آپ کو اللہ نے فتح دی وہ زمین اور چہوہارے کے درخت آپنے یہودیون کے ہاتہون مین رہنے دیئے اور اوسمین اون سے معاملہ کیا پہر تیما کے لوگون کو یہہ خبر پہونچی اونہون نے آپ سے صلح کی تیما ایک شہر ہے شام اور مدینہ کے بیچ مین مدینہ سے سات یا آٹہہ منزل ہے مطالع مین ہے کہ وہ قوم طے کے شہرون مین تہے ہی اور اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین مدینہ مین تشریف لانے سے آٹہوان برس تہا کہ آپکا ایک قاصد بصری کے بادشاہ کیطرف جاتا تہا جب وہ موتہ مین پہونچا شرحبیل غسانی جو ہرقل کے نائبون مین تہا اوس نے اوس قاصد کو قتل کیا دلالا آپنے تین ہزار

کی فوج موتہ کیطرف بھیجی زید ابن حارثہ رض کو اس فوج کا سردار کیا صحیح بخاری مین ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہہ مارا جاوے تو جعفر بیٹا ابو طالب کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو عبد اللہ
بیٹا رواحہ کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو مسلمان اپنے بیچ مین سے ایک کو پسند کرکے اپنا سردار
کرلین راویون نے کہا ہے کہ آپ نے حکم کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین
اگر وہ قبول کرین اور نہین تو اونکی اوپر اللہ سے مدد مانگو اور اون سے لڑو محمد ابن اسحاق
نے سیرت مین لکہا ہے کہ لوگ چلے یہان تک کہ معان مین اوترے جو زمین شام مین سے
ہے اون کو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکہہ رومیون کے ساتہہ مآب مین اوترا ہے جو زمین
بلقا مین سے ہے جب یہہ خبر پہونچی دو راتین معان مین ٹہیرے اور فکر کرتے رہے
اور بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہین کہ یا آپ مردون کی مدد بہیجین یا جو
آپ کا حکم ہو وہ فرماوین عبد اللہ ابن رواحہ بولے کہ اے لوگو تم تو شہادت کے طالب
ہوکر نکلے ہو اور ہم لوگون سے کچہہ گنتی اور زور اور کثرت سے نہین لڑتے ہم تو اس
دین کے ساتہہ لڑتے ہین جس سے اللہ نے ہمکو عزت دی تم چلو دو اچہی باتون مین سے
ایک بات ہوگی یا غلبہ یا شہادت تب وہ لوگ چلے یہان تک کہ بلقا کی سرحد تک پہونچی ہرقل
کی کچہہ فوجین جو رومیون اور عربون مین سے تہین اون کو ایک بستی مین بلقا کی بستیون
مین سے ملین جو مشارف کہلاتی تہی پہر دشمن نزدیک آئے اور مسلمان ایک بستی کیطرف
سمٹ گئی جو موتہ کہلاتی تہی اوسی کے پاس نصرانیون سے بڑی لڑائی ہوئے پہلے زید رض
نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور سب مسلمان صفین باندہ کر لڑے یہانتک کہ زید شہید
ہوئے پہر حضرت جعفر رض نے جہنڈا اوٹہایا پہلے گہوڑے پر لڑے پہر گہوڑے سے
اوتر کر لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے اور وہ اون دنون مین تین تیس برس کے تہے
پہر عبد اللہ ابن رواحہ رض نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور شہید ہوئے پہر مسلمانون
نے خالد ابن ولید پر اتفاق کیا اونہون نے جہنڈا اوٹہایا حاکم نے کہا ہے کہ خالد خوب
لڑے موسی ابن عقبہ نے لکہا ہے کہ پہر اللہ نے دشمنون کو بہگا دیا اور مسلمانون کو
غالب کیا صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور

ابن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگون کو سنائی اس سے پہلے کہ اون کی خبر آوے آپ نے فرمایا
کہ زید نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوا پہر جعفر نے لیا وہ شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے لیا وہ
شہید ہوا اوس وقت آپ کی آنکھون سے آنسو بہتے جاتے تھے پہر فرمایا یہانتک کہ جہنڈا
لیا ایک تلوار نے جو اللہ کی تلوارون مین سے ہے یہانتک کہ اللہ نے اوسکو فتح دی
فائدہ اللہ کی تلوار آپ نے خالد کو خطاب دیا خالد کو اللہ نے کافرون کے کاٹنے مین
ایسا تیز کیا کہ اللہ اللہ مواہب لدنیہ مین ہے کہ پہر آپ نے عمرو ابن عاص رض کو
ذات السلاسل کی طرف بہیجا اور وہ مدینہ شریف سے دس دن کی راہ ہے وادی القری
کے پیچھے اسکا سبب یہ تہا کہ آپ کو خبر پہونچی تہی کہ قوم قضاعہ کی ایک فوج مدینہ کے لوٹنی
کے ارادہ پر جمع ہوئے ہے جب محمدی فوج اونپر پہونچی وہ بہاگ گئے پہر آپ نے کعب
ابن عمیر رض کو ذات اطلاح کیطرف بہیجا جو وادی القری کے پیچھے ہے اون لوگون
کو اسلام کیطرف بلایا اونہون نے نمانا اون پر خوب طرح جہاد ہوا وہ سب قتل ہوے
مکہ کے بت پرستون نے جو آپ سے صلح کی تہی اونہون نے اوس صلح کو توڑ ڈالا ایک
اور فرقہ کافرون کا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی صلح کی تہی مکہ
والون نے جا کر اوس فرقہ مین کشت و خون کیا وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس فریاد کو آئے آپ نے مکہ والون سے لڑنے کی طیاری کی دس ہزار مسلمانون
کی فوج لیکر آپ مکہ مین داخل ہوئے ابوسفیان جو اون کا سردار تہا وہ مسلمان
ہوا اور مکہ کے بہت لوگ مسلمان ہوئے بعضے کافرون نے لڑنا شروع کیا بارہ کافر
کے قریب قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے آپ نے بتون کو تڑوایا کعبہ کے
پاس تین سو ساٹھ بت رکھی تہی وہ سب توڑے گئے کعبہ کے اندر جو تصویرین
کہچی ہوئی تہین سب دہوئی گئین اور مٹائی گئین کعبہ مین اللہ کا نام خوب ظاہر
ہوا آپ کے پکارنے والے نے پکار دیا کہ جو کوئی اللہ پر اور پچھلی دن پر ایمان رکہتا ہو وہ
اپنے گہر مین کسی بت کو بغیر توڑنے کے نہ چھوڑے اللہ تعالے نے جو حضرت اشعیا
علیہ السلام کے صحیفہ کے ساٹھوین باب مین کعبہ سے وعدہ کیا تہا وہ وعدہ پورا ہوا

اللہ کے مقبول بندے جو اللہ کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبروں اور سب کتابوں کے ماننے والے ہین عرب سے اور شام سے اور ہر ملک سے کعبہ کے حج کو جاتے ہین فارس اور ہندوستان اور روم اور شام اور مصر کے لوگ کعبہ کو نہین مانتے تھے اب انہین ملکون سے بیشمار محمدی لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت سے آج تک کعبہ کے حج کو نہایت شوق سے آتے ہین ہر ملک کے بادشاہ جو محمدی ہین کعبہ کی طرح طرح سے خدمتین کرتے ہین وہان کے حاکم اور عامل سب سچے دین پر ہین کسی ظالم کی مجال نہین کہ کعبہ پر ظلم کرسکے ہمیشہ کا نور اور امن وامان اللہ نے کعبہ کو دیا ہے ان سب وعدون کا بیان اپنے مقام پر ہو چکا ہے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو فتح کر چکے مناۃ جو ایک بت تہا مشلل پہاڑ پر اور وہ پہاڑ سمندر کے کنارے پر تہا اوس بت کے توڑنے کے لیے آپ نے آدمی بہیجے اونہون نے جا کر اوسکو ڈہا دیا اوس بت خانہ مین سے ایک عورت نکلی ننگی کالی سر کے بال بکہیرے ہوئے ہای وای پکارتی تہی اور اپنا سینہ کوٹتی تہی جو ربید کے بیٹے تہے اونہون نے اوسکو قتل کیا اور آپ نے خالد رض کو عزیٰ کے بت خانہ کے ڈہا دینے کے لیے بہیجا وہ بت خانہ مکہ سے رات بہر کی راہ پر تہا خالد رض نے اوسکو جا کے ڈہا دیا اور حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ تونے کچھہ دیکہا وہ بولے نہین آپ نے فرمایا تو نے اوسکو نہین ڈہایا آپکا مطلب یہہ تہا کہ اصل جڑ فساد کی باقی ہے آپ کے حکم سے خالد رض پہر وہان گئے اور تلوار نکالی ایک عورت بوڑہی ننگی کالی سر کے بال بکہیرے ہوئے اون کی طرف نکلی خالد نے اوس عورت کو کاٹ ڈالا دو ٹکڑے کر ڈالا اور آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے فرمایا وہی عزیٰ تہی اور وہ نا امید ہوئے اس بات سے کہ تمہارے شہرون مین پہر کبہی پوجی جاوے یہہ دو باتین نمونہ کے طور پر ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبون نے کافر آدمیون کو بہی قتل کیا اور کافر دیوون اور جنون کو بہی خوب قتل کیا جو جن محمدی ہین وہ محمدی انسانون کے ساتہہ جہاد مین شریک ہوتے ہین اور کافر جن جو کافر انسانون کے ساتہہ ہوتے ہین اونکو قتل کرتے ہین اور انسانون سے علیحدہ بہی محمدی جنون کے لشکر کافر جنون پر جہاد کرتے ہین ایک بت

جسکا نام سواع تہا وہ مکہ سے تین کوس پر تہا آپ نے اوس کے توڑنے کے لیے عمرو بن عاص رض
کو بہیجا اونہون نے جا کر اوسکو توڑ ڈالا اصل مین سواع ایک اچہی بزرگ کا نام ہے جو حضرت
نوح علیہ السلام سے پہلے تہے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافرون کی مورت بنا کر
پوجتی تہی وہی بت یہان بہی پہونچا تہا مکہ کے فتح ہونے کے بعد قوم ہوازن کے بت پرستون
نے فوجین جمع کین آپ کے ساتہہ دو ہزار مکہ کے لوگ تہے اور دس ہزار وہ تہے جو
آپ کے ساتہہ مدینہ سے آئے تہے آپ مکہ سے بارہ ہزار کی فوج لیکر اون سے لڑنے
کے لیے تشریف لے گیے اودہر سے بہت فوجین نکل پڑین بڑے لڑائی ہوئی امام ابو یعلی
کی مسند مین ہے کہ اوس دن حضرت علی رض سب لوگون سے بڑہ کر جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے ہو کر لڑے محب طبری رح نے ریاض النضرہ مین لکہا ہے کہ جنگ
بدر مین اور احد مین اور خیبر مین اور اکثر لڑائیون مین حضرت علی رض کا محنت
کرنا اسمین اتنی خبرین آئی ہین جو تواتر کو پہونچی ہین آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین سے کچہہ کنکریان اوٹہائین یہہ فرمایا شاہت الوجوہ یعنے بگڑ گئے
سو نہہ آپ نے اون کنکریون کو کافرون کے چہرون پر پہینکا پہر فرمایا وہ بہاگ گئے
قسم محمد کے رب کی پہر اون مین ہر ہر آدمی کی آنکہین اون کنکریون سے بہر گئین
اور اونپر شکست پڑے اور اللہ نے آپ کو فتح دی یہہ لڑائی حنین کی کہلاتی ہے اس
مین چار مسلمان شہید ہوئے اور ستر سے زیادہ کافر قتل ہوئے پہر آپ نے طائف
پر چڑہائی کی اور قوم ثقیف کو گہیر لیا اٹہارہ دن اونکو گہیرے رہے کافرون نے تیر
پہینکے بارہ مسلمان شہید ہوئے آپ وہان سے کوچ کر کے جعرانہ مین تشریف لائے
تب قوم ہوازن کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے پہر مدینہ مین تشریف لانے
سے نوان برس تہا کہ آپ کو خبر پہونچی کہ روم کے بادشاہ ہرقل کے ساتہہ فوجین جمع
ہوئی ہین آپ نے لڑائی کا سامان کیا تیس ہزار مسلمانون کا لشکر لیکر آپ ملک
شام کیطرف چلے اور ابو زرعہ نے فرمایا ہے کہ آپکے ساتہہ ستر ہزار تہے جب آپ تبوک
تک پہونچے جو مدینہ شریف سے چودہ منزل پر ہے ایلہ کا حاکم آیا اور اوس نے آپ سے

صلح کی اور جزیہ یعنے محصول دیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بہی آئے اونہون نے بہی جزیہ دیا آپ نے خالد ابن ولید کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کندی کیطرف بہیجا وہ نصرانی تہا خالد گئے اور اوس کو پکڑ لائے اوس نے جزیہ قبول کیا آپ نے اوسکو چہوڑ دیا امام محمد ابن عبدالباقی رح مواہب کی شرح مین لکہتے ہین کہ حافظ ابن حجر رح نے فرمایا کہ تبوک کے اور مدینہ کے بیچ مین شام کیطرف سے چودہ منزل ہے اور تبوک کے اور دمشق کے بیچ مین گیارہ منزل ہے اور برہان نے کہا کہ مین حاجیون کے ساتھہ بارہ منزل کرکے وہان پہونچا اسکا سبب یہہ ہے کہ وہ لوگ تیز چلے تہے اور دومۃ الجندل کو لکہا ہے کہ ایک قلعہ اور کچہہ گاؤن ہین اون کے اور دمشق کے بیچ مین پانچ راتون کی راہ ہے اللہ تعالی نے سورہ توبہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا ہے کہ کتاب والون سے یعنے یہود اور نصاری سے لڑو یہانتک کہ وہ دبکر جزیہ دین سوجن یہودیون اور نصرانیون نے جزیہ دیا اور صلح کی اگرچہ مسلمان نہین ہوئے آپ نے اون سے لڑائی موقوف کردی اور اون کو پناہ دی اور سب مسلمانون کو تاکید فرمائے کہ انکو ہرگز مت ستائیو کہ یہہ ہماری پناہ مین ہین اس مہلت مین یہہ حکمت ہے کہ بہت یہود اور نصرانی آہستہ آہستہ دین محمدی مین آتے جاتے ہین تبوک سے آپ نے روم کے بادشاہ کو خط لکہا اوس نے آپ کے خط کا جواب بہیجا اور قاصد بہیجا کچہہ لڑائی نہین ہوئی آپ پلٹ کر مدینہ مین تشریف لائے اس مقام پر پادری جان ڈیون پورٹ نے لکہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیون پر بڑا رحم کیا اور اون سے جزیہ بہت تہوڑا لیا جب آپ پلٹ کر مدینہ کی طرف تشریف لائے ملک شام کے سب لوگ آپکے رحم کی اور نیک خصلتون کی تعریف کرتے تہے تمام ہوا قول پادری کا جب آپ وہان سے مدینہ مین تشریف لائے قوم ثقیف کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے طائف جو اونکا شہر تہا وہان ایک بت تہا جو لات کہلاتا تہا وہ توڑا گیا اور بت خانہ ڈہا دیا گیا ابن اسحاق نے فرمایا ہے کہ جب آپ نے تبوک سے فراغت کی اور قوم ثقیف کے لوگ مسلمان ہوئے تب ہر طرف سے عرب کے لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور لوگ

فوج فوج اللہ کے دین مین داخل ہوئے کہ سارے ملک عرب مین ایمان پہیل گیا اسی نوین سال
مین آپ نے حضرت علی رضا کو قوم طی کیطرف بہیجا حضرت علی رضا نے جا کر اون کا بت توڑا
اور حاتم طائی کی بیٹی کو قید کر کے لائے اور اوس کا بہائی عدی ابن حاتم مرد نصرانی تہا وہ
شام کیطرف بہاگ گیا اوسکی بہن اون کے پاس گئی اور اوسکو بلا لائی اور وہ قوم طی کا
بادشاہ تہا اون سے چوتہائی لیتا تہا عدی ابن حاتم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اسی نوین سال مین نجاشی بادشاہ جو محمدی ہو گئے
تہے حبش مین مرے اوس دن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین فرمایا کہ
تمہارا بہائی نجاشی مر گیا آپ نے لوگون کے ساتہہ اون کے جنازے کی نماز پڑہی اسی
سال مین نجران کے نصاریٰ آپ کے پاس آئے اور بہت دن تک آپ سے بحث کرتے
رہے آپ کہتے تہے کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہین وہ کہتے تہے کہ معاذ اللہ وہ اللہ کے
بیٹے ہین اللہ نے اون کے جواب مین سورہ آل عمران کی آیتین اوتارین اور حکم فرمایا
کہ اون سے کہو کہ ہم بلاوین اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنے عورتون کو
اور تمہاری عورتون کو اور اپنے عزیزون کو اور تمہارے عزیزون کو پہر ہم اللہ
کے آگے گڑگڑاوین اور اللہ کی پہٹکار جہوٹون پر ڈالدین جب یہہ حکم آیا تو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضا اور حضرت فاطمہ رضا کو اور امام حسن اور امام حسین رضا
کو لے گئے اون لوگون نے کہا کہ یہہ تو ایسی صورت ہے کہ اگر اللہ کو قسم دلاوینگے کہ
پہاڑون کو سرکا دیوے تو بیشک اللہ پہاڑون کو سرکا دیگا اون لوگون نے بددعا مین
آپ سے مقابلہ نہ کیا اور صلح کر لی کہ ہم دو ہزار جوڑے دیا کرینگے ابن القیم رحمہ
زاد المعاد مین لکہا ہے کہ فروہ ابن عمر جذامی جو روم کے عربون کا بادشاہ تہا
اوسکا حال ابن اسحاق نے یون لکہا ہے کہ اوس نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف ایک قاصد کے ہاتہہ اپنے مسلمان ہونیکا حال کہلا بہیجا اور وہ رومیون کا
عامل تہا اون عربون پر جو اوسکی قریب تہے اور اوسکا مقام معان تہا اور جو اوس کے
آس پاس ہے زمین شام مین سے جب رومیون کو اوس کے مسلمان ہونے کی خبر

پہونچی اوسکو بلایا اور قید کیا اور سولی پر چڑہانی کے لیے اوسکو ایک پانی پر لے گئے جو فلسطین
مین تہا زہری فرماتی ہین کہ جب اوسکو قتل کے واسطے لائے اوس نے یہہ شعر پڑہا جس کے
یہہ معنی ہین کہ مسلمانون کے سردارون کو خبر پہونچا دے کہ مین اپنے رب کا تابعدار ہون
پہر اون لوگون نے اوسکو اوسی پانی پر عفرا تالاب پر قتل کیا فائدہ حضرت شموئیل علیہ السلام
کے احوال کی جو پہلی کتاب ہے اوس کے پچیسوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد
علیہ السلام فاران کے جنگل کی طرف اوترے اور وہان معون مین ایک شخص تہا اوسکا
بڑا قصہ لکہا ہے مولانا محمد امین بغدادی رح سبائک الذہب مین قوم مدین کے ذکر
مین لکہتے ہین کہ اونکا ملک زمین معان کے پاس تہا ملک شام کے کنارے پر حجاز
کے نزدیک حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی زمین کے نزدیک اونہین مین حضرت
شعیب علیہ السلام بہیجی گئے معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جس پر مکہ اور مدینہ ہے
اور وہ حجاز کہلاتا ہے اوسکی حد ان بستیون کے نزدیک تک ہے مولانا سید علی سمہودی
رح نے وفاء الوفا مین لکہا ہے کہ حجاز صنعا کی سرحد سے شام کی سرحد تک ہے یہی حجاز
اگلے زمانہ مین فاران کہلاتا تہا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے گیارہوین باب
کی اٹہارہوین آیت مین ہے کہ مدیان سے نکل کر فاران مین آئے مدینہ مین تشریف لانے
سے دسوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رض کو یمن کیطرف بہیجا
اور فرمایا کہ اب تو کتاب والے لوگون پاس آویگا پہر جب تو اون کے پاس آوے تو
اون کو اسطرف بلائیو کہ گواہی دیوین کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام
پہونچانیوالے ہین پہر اگر وہ اسبات مین تیرا کہنا مان لین تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اونپر
پانچ نمازین فرض کی ہین ہر دن رات مین پہر اگر وہ اسبات مین تیرا کہنا مان لین
تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اونپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اون کے دولت والون سے
لی جاوے اور اونکے محتاجون پر پہیر دیجاوے اسی سال مین آپ نے خالد ابن ولید رض
کو قوم حارث کیطرف نجران مین بہیجا اونہون نے جاکر اونکو اسلام کیطرف بلایا وہ لوگ
مسلمان ہوئے اور آپکی پاس ایلچیون کو بہیجا آپ نے اون کی طرف عمرو ابن حزم رض

بہیجا کہ اونکو اسلام کے طریقے سکہلاوین اور اون سے زکوۃ لیوین ابن القیم رح نے لکہا ہے کہ آپنے
خالد کو یمن کیطرف بہیجا کہ اونکو اسلام کیطرف بلاوین اونہون نے چہہ مہینے تک اونکو اسلام کی
طرف بلایا اونہون نے نمانا آپ نے حضرت علی رض کو بہیجا اونہون نے جاکر اون مین سے بیس
مردون کو قتل کیا پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط یمن والون کو پڑہ سنایا قوم ہمدان
کے سب لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوئے حضرت علی رض نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو اونکے مسلمان ہونے کا حال لکہہ بہیجا آپ نے اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا اہل ایمان
والو عرب کے بیابان مین جو اللہ نے اپنا جلال اور جمال دکہلانے کا وعدہ حضرت اشعیا
علیہ السلام کے پینتیسوین باب مین فرمایا تہا اور بیالیسوین باب مین مکہ اور مدینہ کا پتا دیکر
اللہ کی کلام کی اور اللہ کی تعریف کی آوازین بلند ہونیکا وعدہ فرمایا تہا یہہ سب وعدے
خوب طرح پورے ہوئے اللہ کا جلال اور جمال اسب ایمان والون نے عرب کے بیابان مین
دلکی آنکہون سے دیکہ لیا اور اب تک دیکہہ رہی ہین اسی دسوین باب مین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہزارون مسلمانون کے ساتہہ مکہ مین حج کے واسطے تشریف
لائے حج ادا کرکے پہر مدینہ کیطرف تشریف لے گئے صفر کے مہینے مین آپ بیمار ہوئے ابن اثیر رح
نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ محرم کے مہینے مین آپ نے ملک شام کیطرف بہیجنے کے لئے
رومی کافرون سے لڑنیکے لئے ایک بڑا لشکر طیار کیا اسامہ رض کو اوسکا سردار کیا او
اونکو حکم کیا کہ گہوڑون کو بلقا اور دارالروم کی سرحد تک لیجاوین جو فلسطین کی زمین مین
ہے مواہب لدنیہ مین اور اوسکی شرح مین ہے کہ آپنے اسامہ رض کو ابنی کیطرف بہیجا جو
شراۃ مین ہے جو ایک جانب بلقا کا ہے آپنے فرمایا کہ تو اوس جگہہ جا جہان تیرا باپ قتل ہوا
اور اون لوگون پر گہوڑون کی فوج لیجا کہ مینے تجکو اس لشکر کا سردار کیا بعد اسکے آپ بیمار ہوئے
تب جمعرات کی دن آپنے اسامہ کیواسطے اپنے مبارک ہاتہہ سے جہنڈا باندہ دیا تین ہزار
کا لشکر لیکر اسامہ جرف مین پہونچے اتوار کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی
شدت ہوئے آپ فرماتے تہے کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو تب اسامہ لشکر مین سے
پلٹ کر آپ پاس آئے آپ اوس وقت بولتے نہین تہے اور دونو ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتے

پہر اسامہ پہر رکھنے تہی اُسامہ کہتے ہین کہ بیٹے بہیجا تاکہ آپ میرے واسطے دعا کرتے ہین اُسامہ
پہر لشکر کیطرف پلٹ گئے پہر پیر کے دن پلٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہشیار
تہی آپ نے اُسامہ سے فرمایا اللہ کی برکت سے سویرے جا اُسامہ آپ سے رخصت ہوئے
اور لشکر مین پہونچی اور لوگون کو کوچ کا حکم دیا وہ سوار ہوا چاہتی تہے کہ اونکو خبر پہونچی
کہ آپ موت کی حالت مین ہین تب وہ پلٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
فرمایا اور لشکر مدینہ مین پلٹ آیا پہر جب ابوبکر صدیق رض سے لوگون نے بیعت کی آپ نے
اُسامہ رض کو اوس لشکر سمیت پہر روانہ کیا اُسامہ رض اُبنی پر پہونچی اون لوگون کو قتل
کیا اور قید کیا اور اون کے گہر اور چہوہارون کے درخت جلادی اور اپنے باپ کے یعنی
زید ابن حارثہ رض کے قاتل کو قتل کیا پہر جلدی چلے اور لوشیون مین وادی القریٰ مین
پہونچی پہر بیچ بیچ کی چال چلے اور چہہ راتون مین مدینہ شریف مین پہونچی اب یہہ بیان
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب کے بہت لوگ دین
سے پہر گئے اون پر جہاد ہوا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو دنیا سے اوٹھالیا عرب کے ملک پر ایک بڑی مصیبت آئے مکہ اور مدینہ اور طائف
کے سوا تمام عرب کے شہرون کے لوگ دین سے پہر گئے اکثر لوگ بت پوجنی لگے اور بعضون
نے کہا ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہ دینگی اسکا ایک غرض چہوڑ دیا بحرین کے علاقہ مین
ایک شہر تہا جو جُواثی کہلاتا تہا وہان کے لوگ بہی دین پر قائم رہے تاریخ کامل کا بیان
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنون مین اسود عنسی جو مسلمان ہو چکا
تہا وہ دین سے پہر گیا اوس نے جہوٹ موٹ دعوی پیغامبری کا کیا تہا وہ شخص یمن
مین تہا بہت لوگون کو اوس نے گمراہ کر لیا تہا باذان جو یمن کے حاکم تہے اونکا بیٹا
جسکا نام شہر تہا اون لوگون سے لڑکر شہید ہوا سارا ملک یمن کا اسود کے ہاتہ آگیا
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے مسلمانون کو لکہہ بہیجا کہ اسود سے لڑین
قیس اور فیروز اور ایک اور شخص جو اسود کے امیرون مین تہی اسود سے بگڑ گئے
فیروز نے گہر مین گہس کر اسود کو قتل کیا قیس اور فیروز دونون مسلمان ہوئے جب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان لوگون کو اسود کی قتل ہونے کی خبر دی آپ کی وفات کے بعد وہان سے لوگون نے آکر اسود کے قتل کی خبر دی اور حضرت ابوبکر رضہ نے اون لوگون سے لڑنے کا سامان کیا جو کہتے تھے ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہین دینگے طلیحہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین دعوی پیغامبری کا کیا تہا آپ نے اوس پر فوج بہیجی تہی آپکے بعد بہت لوگ اوس کے ساتہہ ہوگئے اوسکے اکثر لوگ قوم اسد اور غطفان اور طے کی تھے اور کچہہ لوگ ذی القصہ مین اوترے اور مدینہ مین کہلا بہیجا کہ ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہین دینگے حضرت ابوبکر رضہ نے اون پر جہاد کا سامان کیا اونمین بہت قتل ہوئے باقی بہاگ گئے اور مدینہ مین زکوۃ کا مال آیا اور طلیحہ کے پاس لوگ بزاخہ مین جمع ہوئے تب حضرت ابوبکر رضہ نے گیارہ جہنڈے باندہے ایک جہنڈا خالد ابن ولید رضہ کے لیے باندہ دیا اور اونکو حکم دیا کہ طلیحہ کی طرف جاو جب اوس سے فراغت ہو تو بطاح مین مالک ابن نویرہ کیطرف جائو اور عکرمہ رضہ جو ابوجہل کے بیٹے تھے اونکو ایک جہنڈا باندہ دیا اور اونکو مسیلمہ کے اوپر بہیجا اور خالد ابن سعید رضہ کو ایک جہنڈا باندہ دیا اور اونکو ملک شام کے قریب مقامون کیطرف بہیجا اور عمرو ابن عاص رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو قضاعہ کیطرف بہیجا اور حذیفہ ابن محصن رضہ کے لیے جہنڈا باندہ دیا اور اونکو دبا والون کیطرف بہیجا اور عرفجہ ابن ہرثمہ کے لیے جہنڈا باندہ دیا اور اون کو مہرہ کیطرف بہیجا اور اون دونو کو حکم کیا کہ اکہٹے رہین اور شرحبیل ابن حسنہ رضہ کو عکرمہ رضہ کے پیچہے بہیجا اور فرمایا کہ جب یمامہ سے فراغت ہو تو قضاعہ پر جائیو اور معن ابن حاجز کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو قوم سلیم اور اون کے ساتہہ والون ہوازن پر بہیجا اور سوید ابن مقرن رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو تہامہ یمن مین بہیجا اور علا ابن حضرمی رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو بحرین پر بہیجا اور حضرت ابوبکر رضہ نے عدی ابن حاتم رضہ کو خالد رضہ سے پہلے قوم طے کیطرف بہیجا تہا اون کے پیچہے خالد رضہ کو بہیجا اور حکم کیا کہ پہلے طے کے اوپر جاؤ وہان سے بزاخہ کیطرف پہر بطاح کیطرف جائیو پہر لکہا ہے کہ عدی ابن حاتم رضہ نے قوم طے کو اسلام کیطرف بلایا وہ مسلمان ہونے پہر لکہا ہے

کہ بزاخہ پر خوب لڑائی ہوئی اور طلیحہ بہاگ گیا اور شام مین گیا پہر مسلمان ہوگیا پہر لکہا ہے
کہ خالدرضہ قوم طے وغیرہ سے فراغت کر کے بُطاح کیطرف چلے گئے جہان مالک ابن نُوَیرہ تہا
خالدرضنے وہان فوجون کو پہیلایا اور اونکو حکم کیا کہ لوگونکو اسلام کیطرف بلاوین آخر کو
وہ لوگ مسلمان ہوئے قوم تمیم مین ایک عورت تہی اوسکا نام سجاح تہا اوسنے بہی دعوی
پیغمبری کا کیا اور مسیلمہ کے پاس گئی اور اوس سے نکاح کیا اور اوسکی طرف سے ایک پکارنے
والے نے پکار دیا کہ مسیلمہ جو اللہ کا پیغامبر ہے اوسنے تمپر سے نماز صبح اور نماز عشا کی معاف
کردی مُسَیلمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین پہلے مسلمان ہوا تہا پہر اپنے ملک مین
جو یمامہ کہلاتا تہا پہونچ کر دین سے پہر گیا اور دعوی پیغمبری کا کیا عکرمہ رضہ جب مسیلمہ والون
سے لڑے اونکو شکست ہوئی اونہون نے تہوڑے دن تامل کیا یہانتک کہ خالدرضہ فوج
لیکر اون سے جا ملے بہت بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون کی فوج کی یہہ نشانی تہی کہ وہ
کہتے تہے یا محمداہ خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مسیلمہ قتل ہوا اور اوسکے لوگ بہاگ گئے مسیلمہ
کے لشکر کے لوگ بیس ہزار کے قریب قتل ہوئے اور مسلمانون مین چہہ سو ساٹہہ شہید ہوئے
بحرین کا حاکم مُنذِر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین مسلمان ہوا تہا اوسنے وہان اسلام
پہیلایا تہا جب وہ مرگیا وہان کے لوگ دین سے پہر گئے قوم بکر کے لوگ کفر پر قائم رہے
اور قوم عبدالقیس کو جارود ابن معلی نے جمع کیا اونکو خبر پہونچی تہی کہ وہ لوگ کہتے ہین
کہ اگر محمد نبی ہوتے تو نہ مرتے جارود نے کہا تم جانتے ہو کہ اگلے زمانہ مین بہی نبی ہوئی ہین
وہ بولے ہان کہا پہر وہ کیا ہوئے اونہون نے کہا کہ وہ مرگئے جارود نے کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بہی مرگئے جس طرح وہ مرگئے اور مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین تب وہ لوگ مسلمان ہوئے اور اسلام
پر قائم رہے باقی لوگ جو کفر پر اڑے رہے اون سے لڑنے کے لئے علا کو جو حضر موت کی
رہنے والے تہے حضرت ابوبکرضنے بحرین کیطرف بہیجا مہینہ بہر تک جہاد ہوتا رہا آخر کو
مسلمانون نے کافرون کو بہگا دیا پہر دریا کیطرف چلے اور اللہ سے دعا کی تاریخ
کامل کا اور ابن کثیر کی تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت علا کی دعا سے مسلمانون کا لشکر

دریا پر چلا گیا جس طرح زمین پر چلتے ہین اونٹون کے کہر بہی نڈوبے گھوڑون کے گھٹنون
تک پانی نہ پہونچا کشتی والون کو ایک دن رات کی راہ تہی مسلمان لوگ پیدل تھوڑی دیر مین
وہان پہونچے اور کافرون پر خوب جہاد کیا اور اونکو بہگا دیا ایک عیسائی درویش یہہ
کرامت دیکھہ کر مسلمان ہوئی جب حضرت ابوبکر رض کو خبر پہونچی کہ عمان اور مہرہ اور یمن
کے لوگ دین سے پہر گئے عمان مین لقیط نے دعوی پیغامبری کا کیا تہا نادان لوگون
کو گمراہ کیا تہا جیفر نے پہاڑون مین پناہ پکڑی تہی حضرت ابوبکر رض نے حذیفہ رض
کو عمان پر بہیجا اور عرفجہ رض کو مہرہ پر بہیجا اور عکرمہ رض کو لکھہ بہیجا کہ ان دونون سے مل جاؤ
صحار مین محمدی لشکر جمع ہوا لقیط نے دبا مین فوج جمع کی بڑی لڑائی ہوئی دس ہزار
کافر مارے گئے باقی سب مسلمان ہوئے اب یہہ بیان ہے کہ صوبہ ادومیہ پر خصوصاً
بُصری پر اور زمین بابل پر جو اللہ نے اپنی تلوار کے بہیجنے کا وعدہ کیا تہا
اوسکا ظہور محمدیون کے ہاتہون ہوا محمد ابن عمر واقدی رح فتوح الشام مین
لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر رض نے یمن کے لوگ بلائی اور ملک شام کیطرف یزید ابن
ابی سفیان کو دو ہزار سوارون کے ساتھہ بہیجا وہ لوگ وادی القری کے راہ چلے
تاکہ تبوک پر جا نکلین پہر جابیہ پر پہر دمشق پر پہونچین عرب کے نصارے جو مدینہ مین
سکونت رکھتے تہے انہون نے ہرقل کو خبر پہونچائی اوس نے آٹھہ ہزار سوارون کی فوج بہیجی یزید ابن
ابی سفیان تبوک تک پہونچی تین دن کے بعد رومیون کی فوج آئی اور اونہون نے
کیا محمدیون نے تبوک کے اطراف مین جہاد شروع کیا ربیعہ ابن عامر رض نے اون کے
سردار کو قتل کیا دو ہزار دو سو کافر قتل ہوئے باقی بہاگ گئے اور مسلمانون مین
ایک سو بیس شہید ہوئے پہر وہ بہاگے ہوئے لڑنے کو آئی محمدیون نے پہر اوپر
جہاد کیا واقدی رح لکھتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ اون آٹھہ ہزار مین سے کوئی نہین
بچا پہر حضرت ابوبکر رض نے مکہ کے لوگون کو بلایا اور عمرو ابن عاص کو فوج کا سردار کیا
اور اون سے فرمایا کہ چہپی اور کہلی مین اللہ سے ڈرا ور تنہائیون مین اوس سے حیا کر
اور فرمایا کہ جس رستہ سے یزید ابن ابی سفیان گئے ہین اوس رستہ سے مت جائیو

بلکہ ایلہ کے رستہ پر چلیو تا کہ فلسطین کی زمین تک پہونچو اور اپنے جاسوسون کو بہیجیو کہ ابو عبیدہ
کی خبرین تمکو پہونچاوین اور اگر وہ مدد چاہے تو اونکی طرف فوج پر فوج بہیجیو اور اپنے
ساتھہ والون پر قرآن کا پڑہنا لازم کر دیجیو پہر عمرو ابن عاص رض چلے نو ہزار کی فوج اون کے
ساتھہ تہی جب عمرو ابن عاص رض ایک دن کی راہ جا چکے تب ابو عبیدہ ابن جراح رض کو
سب لشکرون کا سردار کر کے بہیجا اور فرمایا کہ زمین جابیہ کا قصد کرو پہر خالد ابن ولید رض
کو بلایا اور اونکو نو سو سوارون کا سردار کیا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنڈا
اون کے واسطے باندہ دیا اور وہ سیاہ جہنڈا تہا اور فرمایا کہ زمین اُبُلّہ اور فارس کا
قصد کرو اور مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالی تمہارے ہاتہون پر فتح دیوے اور تمہاری
مدد کرے اگر اللہ چاہے پہر اونکو رخصت کیا فائدہ یہہ اُبُلّہ ملک عراق مین ہے اسمین الف
پر پیش اور ایک نقطہ والی بے پر بہی پیش اور لام پر تشدید ہے اس شہر کیطرف خالد رض
کو بہیجا اور ایلہ جو ملک شام کیطرف ہے اوسمین الف پر زیر اور نیچے دو نقطہ والی یے پر
جزم ہے اسکی طرف عمرو ابن عاص رض کو بہیجا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح ازالۃ
الخفا مین لکہتے ہین کہ عمر ابن شبہ نے اپنے اوستادون سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر رض
نے پہلی مثنی ابن حارثہ شیبانی کو فارس والون کی طرف بہیجا وہ عراق مین آئے اور
فارس والون سے اور عراق کی نواح والون سے برس بہر لڑتے رہے پہر اونہون نے
حضرت ابو بکر رض سے مدد چاہی تب اون کی مدد کے لئے خالد رض کو بہیجا واقدی رح لکہتے ہین کہ ہرقل
کو خبر پہونچی کہ تبوک مین اتنے لوگ قتل ہوئے اوسنے روبیس کو فوج کا سردار کیا اور کہا
کہ جا اور عربون کو فلسطین سے روک دے کہ وہ شہر پاکیزہ ہے اور وہی ہماری عزت
اور ہمارا تاج ہے روبیس رومیون کی فوج لیکر اجنادین کیطرف چلا اور عمرو ابن عاص رض
ایلہ تک پہونچے یہانتک کہ فلسطین کی زمین مین آئے وہان خبر ملی کہ زمین فلسطین کے
ایک بڑے میدان مین رومیون کی فوج ایک لاکہہ کے قریب موجود ہے عمرو ابن عاص رض
بولے ہم اون کے اوپر اللہ سے مدد مانگتی ہین اور اللہ چاہا وہ بچا اور عظمت والا ہے اوسکی
مدد کے بغیر نہ کہین بچاؤ ہے نہ کچہہ زور ہے پہر مسلمانون سے فرمایا اللہ کے دشمنون کے

اوپر اللہ سے مدد مانگو اور اپنے دین کیطرف سے لڑو حضرت عمر رضہ کے بیٹے عبد اللہ رضہ ہزار
سواروں کے ساتھہ چلے رات بہر چلے صبح کو رومیوں کے دس ہزار سواروں کا سامنا ہوا
حضرت عبد اللہ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے اُن
لوگوں نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا حضرت
عبد اللہ نے اون کے سردار کو قتل کیا اون کا لشکر بہاگ گیا پہر خبر ملی کہ ہربیس ایک لاکھہ کی
فوج لئے ہوئے آتا ہے اور بادشاہ نے اوسکو حکم دیا ہے کہ کسیکو ایلہ تک پہونچنے ندے دوسر
دن ہربیس نوے ہزار سواروں کے ساتھہ آپہونچا عمرو ابن عاص رضہ نے مسلمانوں سے
کہا قرآن پڑہو ہربیس نے مسلمانوں کے لشکر کو دیکہا کہ صفین باندہی ہوئے جمی ہوئے
کہڑے ہیں اور قرآن پڑہہ رہے ہیں اور اون کے گہوڑوں کی پیشانیوں سے نور چمکر ہا
ہے اوس نے جان لیا کہ ہم ان کے سامنے عاجز ہیں حضرت عبد اللہ رضہ کہتے ہیں کہ
ہماری نشانی یہہ تہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مدد کر مسلمانوں
نے لڑنا شروع کیا دوپہر کے وقت تک لڑائی ہوئے حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکہلائی تہی میں وہ دعا پڑہ رہا تہا ایکا ایک میں نے دیکہا کہ آسمان
کہل گیا اوسمیں کہڑکیاں ہیں اون میں سے بہورے گہوڑے نکلے جو سبز جہنڈوں کو اوٹہائے
ہوئے تہی اور پکارنے والا پکار رہا تہا اے محمد کی امت خوش ہو تمپر اللہ کے پاس سے
مدد آئی مت میں نے کہا قسم کعبہ کے مالک کی اس امت پر اپنے نبی کی دعا سے مدد آئی تہوڑے
دیر میں رومی لوگ بہاگے اور مسلمان اون کے پیچہے دوڑے سو فلسطین کی لڑائی میں ہمنے
اون میں کے دس ہزار بلکہ زیادہ قتل کیے پہر عمرو ابن عاص رضہ نے ابو عبیدہ رضہ کو لکہہ
بہیجا کہ اللہ نے ہمکو فتح دی اور رومیوں کے گیارہ ہزار قتل ہوئے اور اللہ نے فلسطین
کو میرے ہاتہہ پر فتح کیا اور مسلمانوں میں ایک سو بیس مرد شہید ہوئے ابو عبیدہ رضہ
کو یہہ خط پہونچا اور وہ ملک شام کے کنارے پر اوترے ہوئے تہے اور اندر نہیں جا سکتے تہے
خالد ابن سعید جو ابو عبیدہ رضہ کے ساتھہ تہے وہ عمرو ابن عاص رضہ کے لشکر میں آئے اونکو
خبر ملی کہ رومیوں کا لشکر اجنادین میں جمع ہے خالد ابن سعید نکلے وہاں پہونچکر حملہ کیا

ایکا ایک ذوالکلاع حمیری کہنے لگے کہ آسمان کے دروازے کہولے گئے اور جنت تمہارے واسطے آراستہ ہوئے اور حورین جہانک رہی ہین اور ایکا ایک خالد ابن سعید رضؓ نے رومیون کے سردار کو قتل کیا اون کے تین سو بیس سوار قتل ہوئے باقی بہاگ گئے حضرت ابوبکر رضؓ کو خبر پہونچی کہ ابو عبیدہ رضؓ ملک شام کے کنارے کے نزدیک پہونچا ہین اور اندر نہین جا سکتے ہین کیونکہ اونہون نے سنا ہے کہ فوجین اجنادین مین جمع ہین حضرت ابوبکر رضؓ نے جانا کہ ابو عبیدہ رضؓ طبیعت کے نرم ہین رومیون کی لڑائی اون سے نہین بن پڑیگی حضرت ابوبکر رضؓ نے ابو عبیدہ رضؓ کو معزول کر کے خالدؓ کو لشکرون کا سردار کیا خالد رضؓ کو یہہ خط پہونچا اور قریب تہا کہ وہ قادسیہ کو فتح کرین اب یہہ بیان ضرور ہے کہ خالدؓ نے بابل پر کیونکر جہاد کیا امام ابو یوسف رحؒ جو امام ابو حنیفہ رحؒ کے بڑے شاگرد ہین کتاب الخراج مین محمد ابن اسحاق وغیرہ علم والون کی زبانی لکہتے ہین کہ جب خالدؓ یمامہ سے آئے ابوبکر صدیقؓ نے اونکو عراق کیطرف بہیجا وہ شراف تک پہونچی اور اون کے ساتہ پانچ ہزار یا کچہہ کم یا کچہہ زیادہ تہے شراف والو کو خالد رضؓ سی اور اونکے ساتہہ والون سے اور اونکے زمین عجم مین داخل ہونے سے تعجب آیا یہہ لوگ مغیشہ تک پہونچی ایکا ایک عجمیون کے کچہہ گہوڑے سوار دکہائی دئے سو وہ اونکو دیکہکر پلٹ گئے اور اپنے قلعے تک پہونچی اور اوس مین داخل ہوئے خالد نے اور اون کے ساتہہ والون نے قلعہ تک جا کر اونکو گہیر لیا اور قلعہ کو فتح کیا اور جو اوس مین لڑنے والے تہے اونکو قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کر لیا اور جو کچہہ اوس مین ہتیار اور اسباب اور جانور تہے سب لے لئے اور قلعہ کو ڈہا دیا پہر چلے یہانتک کہ عذیب تک پہونچی اوس مین ایک قلعہ تہا اوسمین کسریٰ کے یعنے فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہی خالد رضؓ نے اونکو قتل کیا اور جو کچہہ قلعہ مین اسباب اور ہتیار اور جانور تہی وہ لے لئے اور قلعہ کو ڈہا دیا اور مردون کو قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کر لیا جب قادسیہ والون نے یہہ دیکہا اونہون نے صلح چاہی اور جزیہ دیا خالد رضؓ قادسیہ سے چلے یہانتک کہ نجف مین اوترے اور اوس مین فارس کے بادشاہ کا ایک قلعہ تہا اور اوسمین فارس والون مین سے کچہہ مرد لڑنے والے تہے اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اونکو اوتارا اور اونکا سردار ایک مرد تہا جو ہزار مرد

کہاتا تہا اوسکو قتل کیا اور جو تہی وہ لکڑیوں میں بندہی ہوئے تھے اونکو بہی قتل کیا اور انکی عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ میں جو کچہہ اسباب اور ہتہیار اور جانور تھے وہ لے لئے اور یہہ قلعہ جو فتح کیے انمین کوئی قلعہ اس قلعہ سے زیادہ مضبوط نہین تہا اور کسی قلعہ کے لڑنے والے اس قلعہ کے لڑنے والون سے زیادہ نہین تھے خالد رض نے اوسکو ڈہا دیا اور جلا دیا پہر ایک فوج لیس والون کیطرف بہیجی اوس مین ایک قلعہ تہا اوس مین فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تھے اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اون مردون کو نکالا اور قتل کیا اور اونکی عورتون اور لڑکون کو قید کر لیا اور قلعہ کو ڈہا دیا اور جلا دیا جب لیس والون نے یہہ دیکہا صلح چاہی اور جزیہ دیا پہر خالد رض حیرہ کیطرف چلے وہانکی لوگون نے اپنے تین محلون مین پناہ پکڑی سفید محل اور جدیس کا محل اور ابن نفیلہ کا محل خالد رض کے لوگون نے گہوڑے دوڑائے اور ہر سے کوئی نہ نکلا خالد رض نے ایک مرد کو سفید محل کیطرف بہیجا اوسنے کہا کہ تم مین سے ایک مرد نکلے تاکہ مین اوس سے باتین کرون ایک مرد نے جہانکا اور کہا اوسکو امان ملی گی یہانتک کہ پلٹ جاوے کہا ہان تب عبد المسیح ابن حیان ابن نفیلہ اوترا اور خالد کے پاس آیا اور وہ بہت بوڑہا تہا اور ایاس ابن قبیصہ طائی بہی نکلا اور وہ فارس کے بادشاہ کیطرف سے حیرہ کا حاکم تہا نعمان ابن منذر کے بعد اوسکو حاکم کیا تہا یہہ لوگ خالد رض کے پاس آئے اور خالد رض نے اون سے کہا کہ مین تمکو اسلام کیطرف بلاتا ہون پہر اگر تمنے یہہ کیا تو تمہارے واسطے ہے جو مسلمانون کے واسطے ہے اور تمہارے اوپر لازم ہے جو مسلمانون کے اوپر لازم ہے اور اگر تم یہہ نہین مانتے تو جزیہ دو اگر تم یہہ بہی نہین مانتے تو مین تمہارے پاس ان لوگون کو لایا ہون کہ جتنا تمکو جینے کا شوق ہے اوس سے بڑہ کر اونکو مرنے کا شوق ہے اور عبد المسیح کے ہاتہہ مین زہر تہا خالد رض نے پوچہا یہہ کیا ہے کہا یہہ زہر ہے جو مین چاہتا ہون وہ مطلب اگر تجسے حاصل نہو گا تو مین اس زہر کو پی لونگا اور اپنی قوم مین ایسی خبر لیکر نہین جاونگا جسکو وہ ناپسند کرین خالد نے وہ زہر اوسکے ہاتہہ سے لے لیا اور کہا بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یعنے اللہ کے نام سے جسکی نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہین کرتی زمین مین نہ آسمان مین پہر خالد اوس زہر کو نگل گئے پہر وہ شخص اپنے قوم مین گیا اور بولا کہ مین تمہارے پاس اون لوگون کے پاس سے آتا ہون

جن مین زہر نہین اثر کرتا اوس نے خالد رض سے کہا کہ ہم تم سے نہین لڑینگے اور تمہارے دین مین
بہی داخل ہونا نہین چاہتے ہین ہم اپنے دین پر رہینگے تم ہم سے جزیہ لو پہر خالد رض نے اون
سے نوّے ہزار پر صلح کرلی اور یہہ پہلا جزیہ تہا جو عراق سے حضرت ابوبکر رض کے پاس پہونچا
پہر خالد رض نے فارس والون کے حاکمون کو ایک خط لکہا اور ... بہیجدیا اوس مین لکہا کہ خالد
کیطرف سے رستم اور مہران کو اور فارس کے حاکمون کو سلام اوسپر جو راہ بتانے سے مانے
مین اللہ کا شکر کرتا ہون جسکی سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے
بندے اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ کا شکر ہے جسنے تمہاری حرمت توڑی
اور تمہاری فوج کو جدا جدا کردیا اور تمہاری بات مین پہوٹ ڈالدی اور تمہاری لڑائی
سست کردی اور تمہاری بادشاہی چہین لی جب میرا یہہ خط پہونچی تو میری پناہ
قبول کرو اور جزیہ بہیجدو اگر ایسا نکروگے تو قسم اوس اللہ کی جسکی سوا کوئی مالک نہین
البتہ مین تمہاری طرف اون لوگون کو لیکر چلونگا جو مرنے کا شوق رکہتے ہین جیسے تم جینے
کا شوق رکہتے ہو پہر خالد رض چلے ایک بستی کیطرف جو فرات کے نیچے تہی وہ بانقیا کہلاتی
تہی اور اوس مین ایک قلعہ کے اندر فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہی اونکو گہیر لیا
اور قلعہ فتح کیا اور اوسمین جو مرد تہی اونکو قتل کیا اور اونکی عورتون اور لڑکون کو قید کرلیا
اور قلعہ کو جلادیا اور ڈہا دیا تب بستی کے لوگون نے جزیہ دینے پر صلح چاہی بانی ابن
بابر بطائی صلح کا ذمہ دار ہوا اوس نے اون کیطرف سے تین ہزار درم پر صلح کی پہر
خالد رض چلے یہانتک کہ بانقیا پر اوترے جو فرات کے کنارے پر ہے وہ لوگ ایک رات کو
صبح تک لڑے خالد رض نے اونکو گہیر لیا وہ لوگ شدت سے لڑے خالد رض نے اوسکی مددسی
بانقیا کو فتح کیا اور لوگون کو قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلادیا
اور ڈہا دیا جب بانقیا کے لوگون نے یہہ دیکہا تو صلح چاہی خالد رض نے صلح کرلی پہر ایک
اور بستی تہی اوسکی طرف جریر ابن عبد اللہ رض کو بہیجا جب وہ فرات مین داخل ہوئے تاکہ
پار جاوین اور اوس بستی کے لوگون کیطرف جاوین اوس بستی کے سردار نے کہا کہ پانی
تم ٹہہرو مین تمہاری طرف پار اوترکر آؤنگا وہ آپ پار اوترکر آیا اور صلح کرلی اور جزیہ

دیا اور بارو سما کے لوگون نے اور اوسکے آس پاس کی بستیون کے لوگون نے بھی صلح کر لی
حسین چیز پر حیرہ والون نے صلح کر لی تھی پھر خالد رض نجف کیطرف پلٹ آئی اور حیرہ کے لوگون
مین سے راہ بتانے والون کو لے لیا یہانتک کہ عین التمر تک پہونچی وہان فارس کے بادشاہ
کے علاقہ کے کچھہ لوگ ایک قلعہ مین تھے خالد نے اونکو گھیر لیا اور اونکو اوتار لیا اور قتل کیا اور
عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈہا دیا اور عین التمر کا سردار عربون مین سے
تھا اوسکو قتل کیا اور اوسکی عورتون اور لڑکون اور گھر والون کو قید کر لیا اور عین التمر کے
لوگون نے جزیہ دیا پھر سعد ابن عمرو انصاری کو ایک فوج کے ساتھہ بھیجا یہانتک کہ وہ صندودا
تک پہونچی وہان کندہ اور ایاد کے کچھہ لوگ تھے جو نصاری تھے اونکو گھیر لیا پھر اونسے جزیہ پر
صلح کی اور جو اونمین مسلمان ہوئے وہ مسلمان ہوئے یاد رہے میتھر نے مفتاح الکتاب
مین لکھا ہے کہ بخت نصر وغیرہ کے وقت مین دریائی فرات بابل کے درمیان مین بہتا تھا
اور شہر مین چھہ سو پچاس چوک تھے اس سے معلوم ہوا کہ دریائی فرات کے کنارے پر
جو قلعہ اور گاؤن تھے وہ سب بابل کے مقام تھے جنکو اسد کے وعدہ کے موافق محمدیون نے
فتح کیا تاریخ کامل مین عین التمر سے پہلے شہر انبار کے فتح کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ خالد رض
نے شہر انبار کو گھیرا محمدیون نے کافرون پر تیر پھینکے ہزار آنکھین پھوٹ گئین پھر خالد رض
نے انبار والون سے اور کلواذی والون سے صلح کی پھر عین التمر کیطرف چلے خالد نے
فوج کے سردار کو قتل کیا پھر اون سب کو قتل کیا اور جتنے لوگ قلعہ مین تھے اونکو قید کر لیا اور
اون کے گرجے مین چالیس لڑکے تھے جو انجیل شریف سیکھہ رہے تھے اونکو پکڑ لیا وہ لڑکے
مسلمانون کو بانٹ دی اونھین مین سے ہین سیرین باپ محمد کے اور نصیر باپ موسی کے
اور حمران جو حضرت عثمان رض کے آزاد غلام تھے اے محمدی بھائیو ایک سو سینتیسوین زبور
کی پیش خبری یاد کرو اے بابل کی بیٹی جو زور آور ہے مبارک وہ جو تجھسے اوس سلوک کا
بدلہ لے جو تونے ہمسے کیا مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑ کے سالع تک یعنے مدینہ تک
پھیلا دے نفص کے معنے عبرانی لغت مین لکھی ہین پھوڑ ڈالنا دوسرے معنے ہین پراگندہ
کرنا یہان عبرانی مین ال ہسالع کا لفظ ہے یعنے سالع تک تو یہان پراگندہ کرنے کے معنے خوب

جمتی ہین اور سلع نام مدینہ کا تہا اسکی دلیلین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے بیالیسوین باب
مین ہوچکین پادری مارش مین نے سیر الاسلام مین لکہا ہے کہ حضرت ابو بکر رض کیوقت مین جب
بابل پر جہاد ہوا اوس وقت مین المنذر نصاری کے بادشاہون کا گہرانا شہر ہیرا اور انبار مین
دریای فرات کے نزدیک پچہم کے ضلعون مین اور بابل کے ویران مقامون مین بادشاہی
کرتے تہے اور ایران کے بادشاہ کے تابعدار تہے خالد رض نے پہلے اونہین پر حملہ کیا اور ستر ہزار
سکہ جزیہ یہان کا پہلے آمدنی مدینہ کے خزانہ کے ہوئے ہیرہ کا لفظ عربی مین بڑی حی سے ہین
پادری نے اپنی بولی کے موافق چہوٹی ہی سے لکہا ہی اور انبار کا الف اوڑا دیا اور انبار کو انبیر
لکہا دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ حیرہ اور انبار اور وہان کے گاؤن اور ضلع یہہ سب مقام
بابل کے تہی جنکو محمدیون نے فتح کیا بابل کے فتح کرنے کی بشارتین خوب طرح محمدیون پر پوری ہوئین
تاریخ کامل مین ہے کہ پہر خالد رض نے دومۃ الجندل پر جہاد کیا اور اوسکو فتح کیا پہر خالد رض نے حصید
اور خنافس اور مضیح اور ثنی اور زمیل کو فتح کیا پہر فراض کیطرف چلے اور وہ سرحد ہے شام
اور عراق اور جزیرہ کی وہان نصاری اور فارسی لوگ جمع ہوئے دریائی فرات کے کنارے پر
بڑی لڑائی ہوئی ایک لاکہہ رومی نصرانی قتل ہوئے امام ابو یوسف رح کی روایت جو اوپر
ہوچکی اوسکی اخیر مین یون ہے کہ حضرت ابو بکر رض کے پاس جب ابو عبیدہ رض کا خط مدد کی طلب
مین آیا تب اونہون نے خالد رض کو لکہہ بہیجا کہ ابو عبیدہ کے پاس جاؤ تاریخ کامل اور تاریخ ابن
جریر طبری مین اور تاریخ ابن کثیر مین لکہا ہے کہ فارس کے کافرون نے خالد رض کے تہونے کو
غنیمت جانا اور خالد رض کی نائب مثنی کیطرف بڑی فوج بہیجی مثنی حیرہ سے اوسکی طرف نکلی اور
بابل مین ٹہیرے کافرون کی فوج کا سردار ہرمز تہا بابل مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا اور
خوب لڑائی ہوئی فارس کے کافرون نے ایک ہاتہی کو مسلمانون کے گہوڑون مین چہوڑ دیا تاکہ
مسلمانون کے گہوڑے بہاگ جاوین اور اونمین پہوٹ پڑجاوے مثنی نے خود آپ اوس ہاتہی
پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور سب مسلمانون نے کافرون پر حملہ کیا اور اونکو بہگا دیا مسلمان
کافرون کے پیچہے اونکو قتل کرتے ہوئی چلے گئی اور بہت سا مال اونکا لوٹ مین آیا کافر بہاگتے
بہاگتے شہر مدائن تک پہونچی ابن جریر طبری نے یہہ حال اس سند سے لکہا ہے کہ مجکو لکہہ بہیجا سری نے

نے وہ روایت کی ہے بن شعیب سے وہ سیف سے وہ محمد سے وہ طلحہ اور مہلب سے اور لکھا ہے کہ
فرزدق شاعر نے یہہ شعر کہا ہے جہان قوم بکر ابن وائل کو گنا ہے وہان فرماتے ہین سے وبیت
المثنی قاتل الفیل عنوۃ ببابل اذ فی فارس ملک بابل ۞ یعنے گہر مثنی کا جو زور سے ہاتھی کو
قتل کرنے والے ہین بابل مین جب فارس مین تہا ملک بابل کا یعنے فارس کے لوگ بابل کے بہی بادشاہ
تہی تاریخ کامل مین ہے کہ یہہ لڑائی سن بارہ ہجری مین ہوئے امام ابو یوسف کی روایت مین خالد رض کے سفر کا
بیان یون ہے کہ خالد رض حیرہ سے چلے اور راہ بتانے والے اونکے ساتہہ تہی اور عین التمر سے بہی
چلے یہانتک کہ میدانون کو طی کیا تب وہ قوم تغلب کے شہرون مین جا پڑے اون مین سے بہتون
کو قتل کیا اور قید کیا پہر عانات کے شہرون مین گذرے وہان کے سردار نے صلح چاہی خالد رض
نے صلح کرلی اس شرط پر کیا اونکا گرجا نہین ڈہایا جائیگا اور یہہ بہی شرط کرلی کہ تین دن تک
مسلمانون کی ضیافت کرین اور اونکو راہ بتاوین اون مین کتنی راہ بتانے والے نکلے اونہون نے
نقیب اور کواثل کا رستہ لیا وہان بڑی فوج تہی وہ لوگ شدت سے لڑے یہانتک کہ خالد رض
نے اون مین سے بہتون کو اپنی ہاتہہ سے قتل کیا اور اونکو گہیر لیا جب اونپر بہت شدت ہوئے
تب اونہون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے صلح چاہی تہی خالد رض نے صلح کرلی
پہر چلے یہانتک کہ قرقیسیا کے شہرون تک پہونچے مردون کو قتل کیا عورتون اور لڑکون کو قید
کیا کئی دن تک اونکو گہیرے رہے تب اونہون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے
صلح چاہی تہی خالد رض نے صلح کرلی اور اون لوگون نے جزیہ دیا واقدی رح لکہتے ہین کہ خالد رض
قادسیہ سے چلے اور عین التمر کی راہ لی سماوہ کی زمین مین پہونچے منزلین طے کرکے ارکہ مین پہونچے
اور وہ میدان کا سرا ہے اوس کے واسطی جو عراق سے نکلتا ہے اور رومی لوگ وہان قافلون
سے محصول لیا کرتے تہی ارکہ کے بوڑہی لوگ نکلے اور خالد رض سے صلح کرلی خالد رض نے اون
سے نرم کلام کیا اور مرحبا کہا تا کہ سخنہ اور حوران اور تدمر کے لوگ سنین اور صلح کرلین
خالد رض اوسی جگہہ رہے یہانتک کہ سخنہ اور تدمر والون نے بہی صلح کرلی اور ضیافت طیار
کی خالد رض اون کے اوپر اوترے اور صلح نامہ لکہدیا پہر حوران کی زمین کیطرف چلے اور
ابو عبیدہ رض کو خالد رض کا خط پہونچا وہ مسکرائے اور کہا اللہ کا شکر ہے مین اللہ کا اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کا تابعدار ہون اونہون نے لوگون کو اپنے معزول ہونیکی خبر دی ابوعبیدہ رض
شرحبیل رض کو شہر تفریحی کیطرف چار ہزار سوارون کے ساتھہ روانہ کرچکے تھے وہ جاکر اوسکے میدان مین
اوترے تھے وہان کا حاکم بادشاہ کے پاس اور رومیون کے پاس بڑا رتبہ والا تھا اوسکا نام روماس
تھا اوس نے اگلی کتابین پڑہی تہین شام کے شہرون مین سے رومی لوگ اوسکے پاس جمع
ہوتے تھے اور اوسکی حکمت کی باتین سنتے تھے اور تفریحی آدمیون سے آباد تھا وہان بارہ ہزار
رومی تھے اور عرب لوگ تجارت کا مال لیکر حجاز اور یمن کے کنارون سے وہان آتے تھے جب موسم
کے دن آتے تھے وہ لوہے کی کرسی پر بیٹھتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اوس کے علم سے فائدہ لیتے
تھے جسوقت لوگ اوس کے پاس جمع تھے ایکا ایک غل ہوا کہ شرحبیل لشکر لیکر آئے روماس گھوڑے
پر سوار ہوکر چلا اور شرحبیل رض کے پاس آیا اور پکار کر بولا کہ اے عرب کے لوگو مین روماس
تفریحی کا حاکم ہون تمہارے سردار کو چاہتا ہون شرحبیل رض اوسکی طرف نکلے وہ بولا تم لوگ
کون ہو شرحبیل نے کہا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے ہین وہ اون پڑہ نبی جنکی بھیجنے کا
وعدہ توراۃ اور انجیل مین ہے روماس بولا اونکا کیا حال ہوا کہا اونکو اللہ نے اپنے پاس
اوٹھا لیا وہ بولا پہر اون کے بعد حاکم کون ہوا شرحبیل بولے اونکے بعد عبداللہ ابوبکر صدیق رض
حاکم ہوئے روماس بولا مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور تم ضرور تمام ملک شام اور عراق کے مالک
ہوجاؤ گے اور ہمکو تمپر خوف آتا ہے کیونکہ تم تہوڑے لوگ ہو اور ہمارا جتھا بڑا ہے تم اپنے ملک
کیطرف پلٹ جاؤ ہم تمکو نہین چھیڑین گے شرحبیل بولے ہم یہان سے نہین سرکین گے یہانتک
کہ تین باتون مین سے ایک بات ہو یا ہمارے دین مین داخل ہوجاؤ یا جزیہ دو یا لڑائی کرو
روماس نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کیونکہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور
یہ رومی لوگ جمع ہین مین چاہتا ہون کہ اونکو جاکر نصیحت کرون روماس نے اپنی قوم مین
جاکر اونکو جمع کیا اور کہا اے نصرانی دین والو تم جان لو کہ جس بات کو تم اپنی کتاب مین
پاتے تھے کہ عرب تمہارے شہرون مین داخل ہونگے اور تمہارے مالون کو لوٹین گے اور
تمہارے بہادرون کو قتل کرینگے یہ وہی وقت ہے اور وہ زمانہ قریب ہے اور تمہاری
فوج اور لشکر روبیس سے زیادہ نہین جہان تہوڑے سے عربون کیطرف زمین فلسطین مین آیا

گیا اور مارا گیا اور اوس کے اکثر بہادر مارے گئے اور باقی بھاگ گئے بہتر یہہ ہے کہ ہم ان عربون کو جزیہ دین اور ہماری جان امان مین رہے جب اون لوگون نے یہہ سنا رومانس کے قتل کرنے پر طیار ہوئے رومانس نے کہا مین تو تمکو آزماتا تہا کہ تمکو اپنی دین کی حمایت کسقدر ہے واقدی رح فرماتے ہین کہ رومی لوگ لڑائی پر طیار ہوئے اور شرحبیل رض نے لوگون سے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے اور اللہ کو بہت پسند وہ قطرہ خون کا ہے جو اللہ کی راہ مین ہے یا وہ آنسو ہے جو اللہ کے ڈر سے ہے ماجد ابن رحیم کہتے ہین کہ اون لوگون نے بارہ ہزار رومیون مین ہم پر حملہ کیا اور ہم اون کے بیچ مین ایسے تھے جیسے کالے اونٹ کے پہلو مین سفید تل ہم اونکی لڑائی پر ڈٹے رہے اور ہمارے اور اون کے بیچ مین لڑائی ہوتے رہی یہانتک کہ سورج آسمان کے خیمہ کے بیچون بیچ مین آگیا اور مینے دیکہا کہ شرحبیل نے دونو ہاتہ آسمان کیطرف اوٹھائی اور وہ کہہ رہی تھی یا حی یا قیوم یعنے اے زندہ اے سب کے تہامنی والے اے آسمانون اور زمین کے بنانیوالے اے جلال اور عزت والے یا اللہ تو نے اپنے نبی کی زبان پر ہم سے شام اور فارس کے فتح کا وعدہ کیا ہی یا اللہ مدد کر اونکی جو تجکو اکیلا جانتے ہین اون لوگون کے اوپر جو تیرے منکر ہین یا اللہ ان منکر لوگون پر ہماری مدد کر شرحبیل نے اپنی دعا پوری نہین کی تھی کہ مدد آئی اور ایکا ایک حوران کیطرف سے غبار اوٹہا اور جھنڈے نظر آئے اور خالد ابن ولید اور ابو بکر صدیق کے بیٹے عبدالرحمان آپہونچے جب رومیون نے خالد رض کی آواز سنی اونکی آوازین بجہہ گئین خالد رض نے اور سبہون نے آرام لیا جب دوسرا دن ہوا بصریٰ کے لشکرون نے ہجوم کیا مسلمان بھی سوار ہوئے اور لڑائی کا سامان کیا ایکا ایک رومیون کی صفون مین سے ایک سوار نکلا اور عربی زبان مین بولا اے قوم عرب میری طرف فقط تمہارا سردار آوے کہ مین بصریٰ کا حاکم ہون تب خالد رض اوسکی طرف نکلے اوس نے کہا تم ہی ان لوگون کے سردار ہو کہا ایسا ہی کہتے ہین اور مین اونکا سردار ہون جب تک اللہ کی تابعداری مین رہون پھر جب اللہ کی بیحکمی کرون تو میرے اونپر کچہہ حکومت نہین رومانس نے کہا مین رومیون کے عقلمندون مین سے ہون اور جو شخص کہ عقل اور علم رکہتا ہے اوس پر حق پوشیدہ نہین رہتا اور مینے اگلی کتابون

ہین اور اگلی خبرون مین پڑہا ہے کہ اللہ تعالی بہیجیگا ایک نبی قریشی عربی اور انکا نام محمد ہے خالد رضؓ نے
کہا وہ ہمارے نبی ہین پہر اوس نے پوچہا بہلا اون پر کوئی کتاب اوتری ہے خالد رضؓ نے کہا ہان
اللہ نے اون پر قرآن اوتارا ہے روماس بولا بہلا اوس مین شراب حرام کر دی گئی ہے کہا ہان
جو اوسکو پیتا ہے ہم اوس پر حد لگاتی ہین روماس بولا بہلا تمپر نمازین فرض کی گئی ہین خالد رضؓ
نے کہا ہان وہ پانچ نمازین ہین دن اور رات مین کہا تم حج کرتے ہو کہا ہان کہا تمپر جہاد فرض
کیا گیا ہے کہا ہان اور اگر یہہ نہوتا تو ہم تمسے لڑنے کے لیے نہ آتی روماس نے کہا مین جانتا ہون
کہ تم حق پر ہو اور مین تمسے محبت رکہتا ہون اور مینے اپنی قوم کو تمسے ڈرایا اونہون نے نہ مانا اور
مین اون سے ڈرتا ہون خالد رضؓ بولے تو کہہ کہ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اوسکی بندے
اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین روماس نے کہا اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو مین ڈرتا
ہون کہ وہ مجکو جلدی قتل کر ڈالین گے اور میرے گہر والون کو قید کر لین گے لیکن مین اپنی قوم
کیطرف جاتا ہون اور اونکو ڈراتا ہون اور رغبت دلاتا ہون شاید اللہ اونکو ہدایت دی روماس
نے اپنی قوم مین جاکر کہا اے لوگو تمکو عربون سے لڑنے کی طاقت نہین اور وہ ضرور ملک شام کے
مالک ہو جاوین گے سو تم اللہ سے ڈرو اور اونکی تابعداری کرو وہ لوگ یہہ سنکر روماس کے قتل
پر مستعد ہوئے اور بولے تو شہر مین داخل ہوا اور اپنے محل مین بیٹہہ رہ اور ہمکو عربون سے لڑنے
دی روماس اون کے پاس سے چلا گیا اور بُصری والون نے اپنے اوپر دریجان کو حاکم کیا دریجان
لڑنے کو نکلا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے بیٹے عبد الرحمان نے اوس پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا رومیون
کے دلون مین اللہ نے ڈر ڈالدیا خالد رضؓ نے اور عبد الرحمان رضؓ نے اور سب مسلمانون نے حملہ کیا
بصری والے لاچار ہو کر لڑنے کو آئی اور رومیون میں بہت قتل ہوا اور اون کے درویش
اور پادری اپنے کفر کا کلمہ پکار اوٹہی تب شرجیل رضؓ نے کہا یا اللہ یہہ پلید لوگ کفر کے کلمہ سے تیرے
آگے گڑ گڑاتے ہین اور تیرے ساتہہ دوسرا خدا پکارتے ہین تیرے سوا کوئی خدا نہین اور ہم
تیرے آگے یہہ کہکر گڑ گڑاتے ہین کہ تیرے سوا کوئی خدا نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ
دیتے ہین تو اس دین کی مدد کر اپنے دشمنون کے اوپر جو منکر ہین مسلمانون نے اونکی دعا پر

آمین کہا پہر سب نے ملکر ایک حملہ کیا رومی لوگ بہاگے اور زمین لاشون سے بہری ہوی رہگئی اور ایک نے ایک کو دروازون پر قتل کیا بصری کے لوگ شہر مین داخل ہوئے اور شہر پناہ کو مضبوط کر لیا عبد اللہ ابن رافع رضہ کہتے ہین کہ ہمنے اپنے ساتہیون کو ڈہونڈا تو ہم مین سے دوسو تیس شہید ہوئے تہے جب چوتہائی رات گذری روماس آیا خالد رضہ اوسکو دیکہکر مسکرائے روماس نے کہا اون لوگون نے مجکو نکالدیا اور کہا کہ اپنے محل مین بیٹہہ نہین تو ہم تجکو قتل کرینگے سو مین اپنے محل مین بیٹہہ رہا اور وہ شہر پناہ سے ملا ہوا ہے جب رات ہوئے مینے اپنے غلامون سے اور لڑکون سے کہا اونہون نے شہر پناہ کو کہودا اور اوس مین ایک دروازہ کہولا اب تم میرے ساتہہ اپنے معتبر لوگون کو بہیجو کہ شہر کو اپنے قبضہ مین کرلین اگر اللہ چاہے خالد رضہ نے اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا اور ابو بکر صدیق رضہ کے بیٹے عبد الرحمان کو حکم کیا کہ سو آدمی معتبر ساتہہ لیکر روماس کے ساتہہ جاوین ضرار ابن ازور رضہ کہتے ہین کہ جب ہم روماس کے محل مین پہونچے اونہون نے اپنے خزانے کہلوائے اور ہمکو ہتیار بانٹ دیے اور کہا ان لوگون کا بہیس کرکے داخل ہو تب ہمنے اونکا لباس پہنا اور ہمنے شہر کے چار دن کو نے بانٹ لیے واقدی لکہتے ہین کہ مجکو معتبر راویون سے پہونچا ہے کہ عبد الرحمان اور روماس اوس برج مین گئے جس مین دریجان تہا عبد الرحمان نے اوسکو قتل کیا اور اللہ اکبر کہا اور روماس نے اونکو جواب دیا اور اونکے ساتہیون نے اونکا اللہ اکبر سنا اور بصری کے کنارون سے اللہ اکبر کہا اور رومیون مین تلوار کو کام مین لائے بصری کے لوگون نے جب یہہ دیکہا عورتین اور لڑکے اور مرد سب چلائے اور بولے الغون الغون خالد رضہ بولے کہ یہہ کیا کہتے ہین روماس نے کہا امان مانگتی ہین خالد رضہ نے کہا ان پر سے تلوار اوٹہا لو تلوار موقوف ہوئے جب صبح ہوئے شہر کے لوگ جمع ہوئے اور بولے اگر ہم تجسے صلح کر لیتے تو یہہ کچہہ نہوتا خالد رضہ بولے اللہ کا حکم نہین ٹلتا لوگ بولے تمکو قسم اوس اللہ کی جسنے تمکو ہمپر فتح دی تمکو ہمارے شہر کے کہولنے پر کسنے راہ بتلائی خالد رضہ کو حیا آئی کہ کہین روماس نے راہ بتائی روماس اوٹہہ کہڑے ہوئے اور بولے کہا اے اللہ کے دشمنو اور اوسکے پیغامبر کے دشمنو یہہ مینے کیا اللہ کی خوشی کے واسطے وہ بولے کیا تم ہم مین سے نہین ہو روماس بولے یا اللہ تو مجکو ان مین سے مت کر مین صلیب سے

اور اوس کے پوچھنے والون سے منکر ہون مین اس بات سے راضی ہوا کہ اللہ مالک ہے اور اسلام
دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغامبر ہین اور کعبہ قبلہ ہے اور قرآن پیشوا ہے اور مسلمان
بھائی ہین وہ لوگ غصہ مین آئے روماس نے خالد رض سے کہا کہ مین اون کے پاس رہنا نہین
چاہتا ہون مین تمہارے ساتھہ چلونگا جہان تم جاوُگے جب اللہ تمہارے ہاتھہ پر فتح دیگا اور
شام تمہارے قبضہ مین ہوجائیگا تم مجکو وہان پہر بہیجیو کیونکہ وطن سے الفت ہوتی ہے
واقدی رح فرماتے ہین کہ مجہسی بیان کیا معمر ابن سالم نے وہ اپنے دادا نجیحہ ابن مفرح سی
اونہون نے کہا کہ روماس سب مقامون مین ہمارے ساتھہ رہے خوب لڑائی کرتے رہے
اور اچھی طرح جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے شام کو فتح کردیا اور ابو عبیدہ نے روماس
کی خبر حضرت عمر رض کو لکھہ بھیجی اونہون نے روماس کو شام کا حاکم کردیا وہ تہوڑی مدت کی بعد
مر گئے اور ایک بیٹا چھوڑ گئے اور ایکا ایک روماس کی بیوی اپنے خاوند سے جھگڑتے ہوئی آئی
اور اوس سے جدائی چاہتی تھی اور بولی کہ لشکر کا سردار فیصلہ کردی لوگ اوسکو خالد رض کے
پاس لائے ایک رومی جو زبان عرب کی بھی جانتا تھا وہ بولا کہ وہ اپنے خاوند روماس کیلئے
آپ سے مدد چاہتی ہے ترجمہ کرنے والے نے کہا یہہ کیونکر ہے وہ بولی کہ مین آج کی رات سوتی
تھی ایکا ایک مینے ایک شخص کو دیکہا کہ اون سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین دیکہا تھا گویا چودہوین
کا چاند اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین سے نکلتا ہے اور گویا وہ کہتے ہین کہ یہہ شہر اور شام
اور عراق ان عربون کے ہاتہون پر فتح ہوجائیگا مینے کہا آپ کون ہین فرمایا مین محمد ہون اللہ
کا پیغام پہونچانیوالا پہر اونہون نے مجکو اسلام کیطرف بلایا مین مسلمان ہوئی پہر اونہون نے مجکو
دو سورتین قرآن کی سکہلائین لوگون نے اسپر تعجب کیا خالد رض بولے کہ اوس سے کہو پڑہے تب
اوسنے الحمد اور قل ہو اللہ پڑہی اور خالد رض کے ہاتھہ پر اسلام کو تازہ کیا اور خاوند سے کہا کہ یا تو
میرے دین مین آجا یا مجکو چھوڑدے خالد رض ہنسے اور کہا پاک ہے وہ اللہ جس نے اوسکو توفیق دے
پہر ترجمہ کرنے والے سے کہا اوس سے کہو کہ وہ تجہسے پہلے مسلمان ہوچکے ہین تب وہ خوش
ہوئی خالد رض نے ابو عبیدہ رض کو لکھہ بہیجا کہ اب مین دمشق کیطرف جاتا ہون تم وہان مجہسے ملو
یا دری ماریش مین نے بھی سیر الاسلام مین اس لڑائی کا حال لکھا ہے اور لکھا ہے کہ رومیون

جو وہان کا حاکم تھا اوس نے پہلے ہی حملہ مین کہا کہ تم غنیم کی اطاعت قبول کرو اور وہ مسلمانون کے
ساتھہ ہوگیا آئی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اشعیا علیہ السلام کا چونتیسوان باب اور تریسٹھوان
باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا انچاسوان باب پہر دیکہلو وہ جو اللہ نے اپنی تلوار کے اوترنے کی
اور بُصری مین اور صوبہ ادومیہ مین کشت و خون ہونے کی خبر دی تھی اور اوسوقت کے پتے
بتلائی تھی پہر اوسکا ظہور ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین یہہ بیان ہو چکا
ہے کہ صوبہ ادومیہ مین یہہ شہر بہت مشہور تھی بُصری تیما ایلہ سلع اور بیالیسوین باب مین
خوب طرح ثابت ہوچکا ہے کہ سلع مدینہ شریف کا نام تھا اور تیما مدینہ شریف سے سات یا آٹھہ
منزل پر ہے مواہب لدنیہ مین ہے کہ اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین اور واقدی نے
ایک جگہہ لکہا ہے کہ سعید ابن عامر رضنے کہا کہ جب مین مدینہ شریف سے دور پہونچا تبوک پر
چلا اور پہر کہا کہ مین بُصری پر نکلونگا اور جس مقام کا نام مُوتہ ہے وہ بُصری کے رستہ مین ہے
کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بُصری کے بادشاہ کیطرف جاتا تھا جب وہ موتہ
مین پہونچا تب شرجبیل نے اوسکو قتل کیا اور واقدی نے ایک جگہہ لکہا ہے کہ عبد اللہ جو جعفر
جعفر طیار رضکے بیٹے تھے جب حضرت عمر رضسے اور سب سے رخصت ہوکر چلے تو جب تبوک
مین آئے عبد اللہ ابن انیس سے کہا کہ تمکو میرے باپ جعفر کی قبر معلوم ہے وہ بولے ہان وہ موتہ
مین ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اوس جگہہ کو دیکہون عبد اللہ ابن انیس کہتے ہین کہ ہم چلتے رہے
یہانتک کہ اون کے باپ کی قبر کی جگہہ پر آئے عبد اللہ اوترے اور روئی اور دوسرے دن کی
صبح تک وہان رہے معلوم ہوا کہ ملک شام کا سیدہا رستہ مدینہ شریف سے تیما تک اور وہان سے
تبوک تک اور وہان سے موتہ تک اور وہان سے بُصری تک ہے تو ظاہر یون ہے کہ تبوک
اور موتہ جو تیما اور بصری کے بیچ مین ہے یہہ بہی صوبہ ادومیہ مین داخل ہے اللہ نے اپنی
وعدہ کے موافق موتہ اور تبوک و بُصری پر اپنی تلوار کو بہیجا اور کافرون کا خون بہایا اب
یہہ بیان ہے کہ شہر دمشق پر اور اجنادین کی فوج پر محمدیون نے اللہ کے نام
کے زور سے فتح پائی واقدی رح فرماتے ہین کہ خالد رض دمشق کیطرف چلے اور ایک ٹیلے
پر پہونچے پہر اوس سے غوطہ کیطرف اوترے اور نواح کے لوگون نے دمشق مین پناہ پکڑلی تھی

اوس مین بیشمار قومون کے پیدل لوگ جمع تھے اور تھوڑے سوار بارہ ہزار کے قریب تھے ہرقل کو خبر پہونچی اوس نے سردارون کو جمع کیا اور اون سے کہا کہ بیشک تمکو ڈرایا تھا تمنے پھر کہنا نمانا اور ان عربون نے حوران اور تدمر اور ارکہ اور سخنہ اور بُصری میرا ملک لیا اور اب رخ اونکا یعنے دمشق کیطرف کیا ہے پھر اگر اوسکو فتح کر لیا تو بڑی مصیبت ہے کیونکہ وہ ملک شام کا باغ ہے ہرقل نے کلوص کو جو بڑا بہادر تھا پانچ ہزار سوارون کا سردار کیا کلوص انطاکیہ سے چلا اور حِمص مین ایا پھر شہر حوبیہ مین آیا پھر بعلبک کیطرف آیا پھر دمشق تک پہونچا وہان کے سردار کا نام عزرائیل تھا تیس ہزار سوار اور پیادے اوسکے ساتھ تھے دمشق کا لشکر ٹڈیونکی طرح اوترا مسلمانون سے لڑنا شروع کیا خالد رض نے خوب طرح حملہ کیا کلوص نکلا اور اوسکا ترجمہ کرنے والا خالد رض سے بولا کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہین تھی کیونکہ تم بہوکے ننگے محتاج ننگے پاؤن تھے جوار اور جو اور زیتون کا تیل کہانے کی اور چہوہارے کے گٹھلیان چوسنے کی عادت رکھتے تھے جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہمارے اناج مین سے تمنے کہایا تب تم پیٹ بہر ہوگئے اب تم کیا چاہتے ہو خالد رض بولے کہ تونے جو ہمارے شہر کا اور اوسکے قحط کا بیان کیا سو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا مگر اللہ نے ہمکو اوس کے بدلے اوس سے بہتر دیا اور جوار کے بدلے گیہون اور میوے اور گہی اور شہد دیا اور یہہ ہماری زمین ہے ہمارے رب نے اوسکو ہمارے لئے پسند کیا ہے اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ہمسے اوسکا وعدہ کیا ہے اب ہم یہہ چاہتے ہین کہ یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو یا لڑو یہان تک کہ اللہ فیصلہ کرے پھر خالد رض نے کلوص پر حملہ کیا اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہکر اوسکو پکڑ لیا پھر دوسرا سردار نکلا جسکا نام عزرائیل تھا خالد رض نے پوچھا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ میرا نام موت کے فرشتہ کے نام پر رکھا گیا ہے مین عزرائیل ہون خالد رض بولے کہ جنکی نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تیرے مشتاق ہین خالد رض نے اوس پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا خالد رض دوڑے اور اوسکو قید کر لیا اور ابو عبیدہ رض آ پہونچے دوسرے دن پہر رومیون نے لڑائی کی تیاری کی سب مسلمانون نے ملکر اون پر حملہ کیا اور سب نے اللہ اکبر کہا کہ غوطہ اون کے اللہ اکبر کہنے سے ہل گیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون نے خوب جہاد کیا ایک ساعت کے بعد رومیون نے پیٹھہ پہیر

دمشق کے لوگون نے اپنے لشکر کا بھاگنا دیکھکر دروازے بند کرلیے جو لوگ ابو عبیدہ رضہ کے ساتھہ آئی تھے
اور جو عمرو ابن عاص رضہ کے ساتھہ تھے اور جو خالد رضہ کے ساتھہ عراق سے آئی تھے سب ملکر سینتالیس
ہزار اور پانسو تھے خالد رضہ آدھی لشکر کے ساتھہ پوربی دروازے پر اوترے اور ابو عبیدہ رضہ آدھے
لشکر کو ساتھہ جابیہ کے دروازے پر اوترے خالد رضہ نے اون دونو قیدی سردارون کو بلایا اور
فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اونھون نے نمانا اون دونون کو قتل کیا ہرقل کو خبر پہونچی وہ انطاکیہ
مین تھا اوسنے لوگون کو جمع کرکے کہا کہ مین تمکو ان عربون سے ڈراتا تھا اور مینے تمکو خبر دئی تھی کہ جو
کچھہ میرے تخت کے نیچے ہی وہ اوس کے مالک ہووین گے تمنے میرے بات کو ٹھٹھا سمجھا اور
میری قتل کا ارادہ کیا اور یہہ عرب لوگ قحط اور خشکی کے ملک سے اور جوار اور جو اور جھوہارے
کھانے سے اس ملک کیطرف نکلے ہین جو تر و تازہ ہے جہان درختون کی اور میوون کی کثرت
ہے بڑی شدت کی لڑائی ہوگی تب وہ یہان سے نکلین گے اگر مجکو بدنامی کا خوف نہوتا تو مین
ملک شام کو چھوڑ دیتا اور قسطنطنیہ کیطرف چلا جاتا یا خود نکلتا اور اون سے لڑتا لوگون نے
کہا کہ وردان جو حمص کا سردار ہے تو اوسکو بھیج کہ اوس کے برابر کوئی ہم مین نہین ہرقل نے
اوسکو بلایا اور کہا کہ مین نے تجکو بارہ ہزار رومیون کا سردار کیا شداد ابن اوس رضہ کہتے
ہین کہ ہم دمشق والون کو بیس راتون تک گھیرے رہے پھر ہمکو خبر ملی کہ رومیون کا بڑا لشکر
اجنادین مین جمع ہے خالد رضہ نے ابو عبیدہ رضہ سے مشورہ لیا کہ اجنادین کیطرف جاوین
اونھون نے فرمایا کہ اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو یہہ لوگ قوی ہو جاوینگے تب خالد رضہ نے
لوگون سے فرمایا کہ دمشق والون پر حملہ کرو لوگ خوب لڑے اتنے مین وہ فوج آپہونچی جسکا سردار
وردان تھا ضرار ابن ازور رضہ پانچ ہزار سوارون کے ساتھہ گئے جب رومی نزدیک آئے
ضرار نے اور سبھون نے نعرہ اللہ اکبر کہا کہ مشرکون کے دل دہل گئے ضرار رضہ نے فوج کے بیچ
مین جاکر وردان پر حملہ کیا وہ بھاگا اوسکا بیٹا آیا ضرار نے اوسکو قتل کیا رومیون نے ضرار
کو قید کرلیا خالد رضہ خود لڑنے کو گئے دیکھا کہ ایک سوار رومیون کے لشکر پر اس طرح حملہ کر رہا
ہے جیسے طرح باز چڑیون پر حملہ کرتا ہے لوگون نے جانا کہ یہہ خالد ہین آخر کو معلوم ہوا کہ وہ
ضرار رضہ کی بہن خولہ رضہ تھین خالد رضہ نے اپنے ساتھہ والون کے ساتھہ ہوکر حملہ کیا لوگ دو پہر کے

وقت تک لڑتی رہے اللہ نے مسلمانون کو غلبہ دیا خالد رض کو ضرار رض کا پتا ملگیا رافع ابن عمیرہ طائی
سو سوارون کے ساتہہ چلے اور دیکہا کہ وہ لوگ ضرار کو گہیرے ہوئی تہی خولہ رض نے اللہ اکبر کہکر حملہ
کیا اور رافع نے اللہ اکبر کہا اور اون کے ساتہہ والون نے حملہ کیا ایک ساعت تک لڑائی رہی
اللہ نے ضرار کو چہوڑا لیا رومی لوگ وردان سمیت بہاگے ہرقل کو خبر پہونچی کہ وردان بہاگ گیا
اوسنے اجنادین مین نوے ہزار کی فوج بہیجی اور وردان کو اونکا سردار کیا وردان اجنادین
مین پہونچا خالد اجنادین کیطرف چلے دمشق والون نے بولص کو جو بڑا بہادر تہا اپنا سردار
کرلیا وہ چہہ ہزار سوارون اور دس ہزار پیادون کے ساتہہ آیا ابو عبیدہ رض پچہلی فوج مین تہے
وہ لوگ کچہہ عورتون اور لڑکون کو قید کر کر دمشق کیطرف لے گئے اور بولص نے ابو عبیدہ رض پر
حملہ کیا آپس مین زمین شحورا پر خوب لڑائی ہوئی خالد رض کو خبر پہونچی وہ فوج لیکر پہونچی کافرون
پر حملہ کیا اور اونکو گہیر لیا ضرار نے بولص کو قید کرلیا اور مسلمانون نے کافرون کو خوب شدت
سے قتل کیا خالد رض دو ہزار سوارون کے ساتہہ قیدی عورتون کی تلاش مین چلے یہانتک
کہ نہر استرباق کے قریب پہونچی اون عورتون نے یہہ کام کیا تہا کہ ایک ایک عورت خیمہ کا
ستون لیکر رومیون کیطرف چلین خولہ رض نے ایک مرد کے سر پر ستون مارا وہ گر پڑا جو کوئی رومی
پاس آتا تہا عورتین اوس کے گہوڑے کے پاؤن پر مارتی تہین سوار اوندہا گر پڑتا تہا وہ جلدی
سے اوسکو ستون سے قتل کر ڈالتی تہین رومیون نے ملکر عورتون پر حملہ کیا ایکا ایک خالد رض
پہونچی اور مسلمانون نے رومیون پر حملہ کیا اور تین ہزار مرد قتل ہوئے ضرار رض نے بولص کے
بہائی بطرس کو قتل کیا باقی بہاگ گئے مسلمانون نے اونکا پیچہا کیا یہانتک کہ دمشق تک پہونچے
وہان سے کوئی نہ نکلا خالد رض بولے اے لوگو ابو عبیدہ کیطرف چلو وہ لوگ چلے یہانتک کہ ابو عبیدہ
رض سے مرج راہط مین ملے مسلمانون نے اللہ اکبر کہا خالد رض نے اور اون کے ساتہہ والون نے
جواب دیا خالد رض نے بولص کو بلایا اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوس نے نمانا تب اوسکو قتل کیا
جن جن لوگون کو خالد رض نے خط لکہی تہی وہ سب اجنادین مین جمع ہوئے ضحاک ابن عروہ
کہتے ہین کہ مین عراق مین داخل ہوا اور مینے فارس کے بادشاہ کی فوجین اور جو اوسکی فوجین
دیکہین تو مینے گنتی مین اور ہتیارون مین رومیو نکی فوج ان سے [illegible] دیکہین سو کسر

دن رومیون نے طیاری کی مسلمانون کی فوج بھی طیار ہوئے ضرار نے بڑے بڑے حملے کیئے بڑے بڑے بہادرون کو قتل کیا پھر اللہ اکبر کہا اور مسلمانون نے اللہ اکبر کہا عصر کے وقت تک لڑائی رہی مشرک بہت کثرت سے قتل ہوئے اجنادین کی پہلی لڑائی مین تیئس مرد شہید ہوئے اور رومیون کے تین ہزار قتل ہوئے وردان پلٹ گیا اور بولا کہ اے اس دین والو ان عربون کے حق مین کیا کہتے ہو کہ مین دیکھتا ہون کہ وہ غالب ہین اور وہ تمسے زیادہ اپنے رب کے تابعدار ہین اب تمہارا غلبہ مین نہین دیکھتا مگر ہان تمہارے دلون مین جو گناہ ہے اوسکو دہو ڈالو اور اپنے رب کے آگے گناہون کے کثرت سے توبہ کرو اگر تم نے یہہ کیا تو مین تمہارے لئے فتح کی امید رکھتا ہون اور اگر نہ مانوگے تو ہلاک ہو جاوٴگے اللہ نے تمپر سخت عذاب بھیجا ہے کہ اون لوگون کو تمپر غلبہ دیا ہے کہ ہم اونکو کچہہ گنتی مین نہین لاتے تھے کیونکہ اونمین اکثر چرانیوالے ہوکے محتاج ہین حجاز کے قحط نے اونکو ہماری طرف نکالا ہے اوہون نے تمہاری زمین کے میوے کہائے اور تمہاری عورتون کو قید کر لیا وہ لوگ بولے کہ ہم سب لڑینگے اور اون لوگون کو آنے نہین دینگے وردان نے یہہ فریب کیا کہ دس آدمی ایک جگہہ پر ہتیار کہے اور خالد رض کو بلا بھیجا کہ تم اکیلے آوٴ کہ صلح کا مشورہ کرین خالد رض کو اس فریب کی خبر ملگئی تو ضرار رض کچہہ لوگون کے ساتھہ وہان پہونچے اون دسون کو سوتا پایا اونکو قتل کر ڈالا اور آپ اون کی جگہہ پر بیٹھے رہے صبح کو وردان آیا اِدہر سے خالد رض اوس کے پاس گئے کچہہ باتین ہوئین وردان نے اونکو خالد رض کے بازو پکڑ لئے خالد رض نے اوس کے دونو بازو پکڑ لیے اوس نے اپنے لوگون کو پکارا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے لوگ جو چھپے ہوئے تھے تلوارین لیکر آئے ضرار رض نے وردان کو قتل کیا خالد نے اوسکا سر رومیون کو دکہایا پھر خالد نے اور ضرار نے اور سب نے حملہ کیا اور اللہ اکبر کہا رومی لوگ پیٹھہ پھیر کر بہاگے اور ہر طرف سے اونکو تلوار نے لیا چڑہتی دن کے شروع سے عصر کی نماز کیوقت تک تلوار اونمین کام کرتی رہی واقدی رح کہتے ہین کہ اجنادین مین رومیون کا لشکر نوے ہزار تہا اوس دن اون مین سے پچاس ہزار قتل ہوئے جو باقی رہے بعضے قیساریہ کیطرف چلے گئے بعضون نے دمشق کو ڈہونڈہا اور یہہ لڑائی اجنادین کی ہفتہ کے دن سن تیرہ ہجری مین ہوئے جمادی الاول کی دو راتین باقی تہین ابو بکر صدیق رض

رض کی وفات سے تیئیس شب پہلی پہر خالد رض نے ابوبکر صدیق رض کو فتح کی بشارت لکھہ بھیجی کہ اونمین کے
پچاس ہزار قتل ہوئے اور مسلمانون مین سے پہلے اور دوسرے دن چار سو پچہتر مرد شہید ہوئے
واقدی رح لکھتے ہین کہ خالد رض نے دمشق کیطرف کوچ کیا اور ابوعبیدہ رض سے کہا کہ تم جا کر جابیہ کے
دروازے پر اوترو پہر خالد نے ہر ہر دروازے پر لوگ بٹہلائی اور شرحبیل کو توما کے دروازے
پر بٹہلایا اور خالد رض پورب کے دروازے پر رہے توما جو ہرقل کا داماد تھا اوس سے لوگون
نے مشورہ لیا کہ اگر کہو تو عربون سے صلح کرلین اوس نے نمانا اور بولا کہ ان لوگون مین لڑنے
کی کچہہ لیاقت مجکو دکہائی نہین دیتی لوگ بولے اے سردار اونمین جو بہت چہوٹا ہے وہ دس سے
اور بیس سے لڑتا ہے توما بولا کہ تم شمار مین اون سے زیادہ ہو اور تمہارے پاس وہ ہتیار
اور زرہ ہین جو اون کے پاس نہین ہین کیونکہ وہ ننگی پاؤن ننگے بدن ہین لوگ بولے اون کے
پاس بہت ہتیار ہین جو اونہون نے ہمسے لوٹ لئی ہین توما نے فکر کی اور خود لڑائی کے لیے نکلا
اور اونمین کا ایک درویش تھا وہ صلیب لیکر آیا اور کچہہ لوگ انجیل شریف لیے ہوئے آئے توما
نے اپنا ہاتہہ انجیل شریف کی ایک سطر پر رکہا اور کہا یا اللہ جو ہم مین سے حق پر ہو اوسکی مدد
کر اور ہماری مدد کر اور ظالم کی مدد مت کر کہ تو اوسکو جانتا ہے توما اوس دن بہت شدت سے
لڑا شرحبیل رض نے کہا اے مسلمانو اپنے خالق کو راضی کرو مسلمان تلوارون سے اور تیرون سے
خوب لڑے رومیون کے تین سو مرد قتل کئے تمام دن عصر کے وقت تک لڑتے رہے رات کو
توما نے اپنے لوگون سے کہا کہ تم سب دروازون سے نکل پڑو اور اون لوگون کو قتل کرلو توما
نکلا اور اوسکے سب لوگ دروازون سے نکل پڑے مسلمانون مین ایک نے ایک کو جگایا خالد رض
گہبرا کر اوٹہی اور چار سو سوارون کے قریب لیکر چلے اور پوربی دروازے تک پہونچے کچہہ مسلمان
وہان کافرون سے لڑ رہے تہی خالد نے بہی لڑنا شروع کیا توما اور شرحبیل رض بڑی دیر تک لڑتے
رہے تمیم ابن عدی کہتے ہین کہ مین ابوعبیدہ رض کی فوج مین تھا مینے سردارون مین اون کے
برابر اور اون کے ساتھہ والون کے برابر لڑنے والا نہین دیکہا جب دروازہ کہلا ابوعبیدہ رض نے
کہا لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم یعنے کہین بچاؤ اور کہین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے
جو اونچا اور عظمت والا ہے یہہ کہکر وہ اور اون کے ساتھی دروازے کے قریب پہونچے ابوعبیدہ رض نے

اور اون کے ساتھیون نے حملہ کیا واقدی رح فرماتے ہین کہ ہمکو معلوم ہے کہ رومیون مین سے اوس
لڑائی مین کوئی نہین بچا نہ چھوٹا نہ بڑا خالد رض خوب لڑے ضرار نے آکر کہا کہ مینے آج کی رات ڈیڑہ سو
مرد قتل کئے واقدی کہتے ہین اوس رات مین ہزارون رومیون کو قتل کیا جب صبح ہوئے مسلمانون
نے پھر لڑنا شروع کیا خالد اون سے لڑتے رہے یہان تک کہ وہ لوگ تنگ ہوگئے اور آپس مین بولے
کہ اے لوگو اون سے امان مانگو رومیون مین ایک بوڑھا تھا جو اگلی کتابین پڑھا ہوا تھا اوس نے
کہا اے لوگو قسم اللہ کی مین جانتا ہون کہ اگر بادشاہ اپنا سامان اور لشکر لیکر آوے گا تو وہ بھی
انکو تم پر سے ہٹا نہین سکیگا کیونکہ مینے کتابون مین پڑھا ہے کہ محمد نبیون کے ختم کرنے والے ہین
اور پیغامبرون کے سردار ہین اور اب اونکا دین سب دینون پر غالب ہوگا جب لوگون نے
یہہ سنا وہ سب رات کے وقت جابیہ کے دروازے پر آئے اور بولے اے عرب کے لوگو ہمکو امان
ملیگی کہ ہم اوترین اور تمہارے سردار سے باتین کرین تا کہ ہمارے اور تمہارے بیچ مین صلح ہوجاوے
ابوہریرہ رض نے ابوعبیدہ رض سے جاکر یہہ خبر دی وہ بولے جاؤ اور اون سے کہو تمکو امان ہے
یہان تک کہ اپنے شہر مین سلامت پھر جاؤ واقدی رح کہتے ہین کہ مجھسے کہا ابوعقبہ نے وہ روایت
کرتے ہین صفوان ابن عمرو سے وہ عبدالرحمان سے جو جبیر کے بیٹے وہ اپنے باپ سے اونہون
نے کہا کہ ابوعبیدہ نے اوس رات مین نماز فرض پڑھی اور سوئی تو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ آج کی رات یہہ شہر فتح ہوجاوے گا اگر اللہ چاہیگا
ابوعبیدہ رض کہتے ہین گویا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی کرتے ہوئے دیکھا
مینے کہا یا رسول اللہ مین دیکھتا ہون کہ آپ جلدی کررہے ہین اسکا کیا باعث ہے آپنے
فرمایا کہ مین آیا ہون کہ ابوبکر صدیق کے جنازہ پر حاضر ہون ابوعبیدہ جاگے اور ابوہریرہ
صلح کی خبر لاچکے تھے ابوہریرہ رض فرماتے ہین کہ مین گیا اور مینے اون کو پکارا کہ اوترو تمکو
امان ہے وہ لوگ بولے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون مین سے کون ہو کہ ہم
تمہارا اعتبار کرین مینے کہا مین ابوہریرہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
رہنے والا اور قول توڑنا ہماری خصلت نہین اگر ہمارا ایک غلام تمکو امان دیدیگا تو ہم اوسکو
جاری کردینگے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا یعنے اقرار کو

پورا کرو بیشک قرار پوچھا جاویگا وہ لوگ اوترے اور دروازہ کھولا اون مین کے سو آدمی علم والون اور عزت دارون مین سے آئے جب ابو عبیدہ رض کے خیمہ تک آئے ابو عبیدہ رض نے اونکو مرحبا کہا اور اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اونکو بٹھایا اور کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ یعنے جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آوے تو اوسکی عزت کرو اون لوگون نے صلح کی باتین کین اور بولے کہ ہم چاہتے ہین کہ ہمارے گرجاؤن کو ہمارے لیے چھوڑ دو ابو عبیدہ رض نے اونکو صلح نامہ لکھدیا وہ لوگ بولے اب ہمارے ساتھہ اوٹھو ابو عبیدہ رض اوٹھے اونکے ساتھہ سب مین تیس صحابی یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے اور مین سٹھہ آدمی اور لوگون مین سے تھے سب دروازے کیطرف چلے اور شہر مین داخل ہوئے پیر کے دن جمادی الثانی کی اکیسوین کو سن تیرہ ہجری مین ابو عبیدہ رض دمشق مین جابیہ کے دروازے سے داخل ہوئے اور خالد رض کو یہہ خبر نہ تھی کیونکہ وہ پوربی دروازے پر شدت سے لڑ چکے تھے اور رومیون مین ایک پادری تھا اوسکا نام یوشا تھا وہ شہر پناہ کے پاس ایک گھر مین رہتا تھا اوس کے پاس حضرت دانیال ع کی لڑائیان تھین اور یہہ کہ اللہ تعالی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون کے ہاتھہ پر شہرون کو فتح کریگا اور اونکا دین سب دینون پر اونچا ہوگا جمادی الثانی کی اکیسوین رات مین ایک جگہہ کو کھود کر وہ نکلا اور خالد رض سے امان مانگی فائدہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دوسرے باب مین اور ساتوین باب مین رومیون کی بادشاہت کے صاف صاف پتے اور نشان بتلائی ہین پھر صاف خبر دی ہے کہ اللہ کے اچھے بندے اوس سلطنت کو چھین لین گے اور سب پر غالب ہونگے اسی باعث سے ہرقل بھی بار بار کہتا تھا کہ یہہ لوگ میرے قدمون کے نیچے کے ملک کے مالک ہونگے واقدی رح لکھتے ہین کہ خالد رض نے اوس پادری کو امان دی اور سو مرد اوسکے ساتھہ بھیجے یہہ لوگ اوسکے ساتھہ گئے اور دروازے کا قصد کیا اور قفلون کو توڑا اور خالد رض اپنے ساتھیون کے ساتھہ داخل ہوئے اور رومیون مین تلوار سے کام لیا یہانتک کہ مریم کے گرجے تک پہونچے وہان خالد رض کا لشکر اور ابو عبیدہ کا لشکر آپس مین ملے خالد رض نے دیکھا کہ ابو عبیدہ رض اور اون کے ساتھی نہین لڑتے خالد رض تعجب کی نظر سے دیکھنے لگا ابو عبیدہ بولے کہ اللہ نے اس شہر کو میرے ہاتھہ پر صلح سے فتح کر لیا خالد رض بولے یعنے تو اوسکو تلوار کے زور سے فتح کیا ہے مین کیونکر اون سے صلح کرون ابو عبیدہ رض نے کہا اے سردار

اللہ سے ڈر قسم اللہ کی مینے اُن لوگون سے صلح کی اور صلحنامہ لکھدیا خالد رض بولے کہ تمنے میرے بن حکم کیون صلح کی اور مین تمپر حاکم تھا ابو عبیدہ رض نے کہا قسم اللہ کی مجکو گمان نہ تھا کہ آپ مجھسے خلاف کرین گے اب میرے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو مین ان سب لوگون کو اپنی پناہ دیچکا ہون اور اللہ اور رسول کیطرف سے امان دیچکا ہون اور میرے ساتھہ کے مسلمان سب اس سے راضی ہے اور قول توڑنا ہماری خصلت نہین اللہ تمپر رحم کرے ابو عبیدہ رض نے دیکھا کہ خالد کے ساتھہ والے لوگ رومیون کے قتل پر طیار ہین ابو عبیدہ رض نے بلند آواز سے کہا اے مسلمانو مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دلاتا ہون کہ تم اپنے ہاتھہ مت بڑھاؤ یہانتک کہ ہم دیکھین کہ مین اور خالد کس بات پر اتفاق کرتے ہین اون لوگون نے قتل کرنا اور لوٹنا موقوف کیا اور سب مشورہ کے لیے جمع ہوئے مسلمانون کی ایک جماعت جن مین معاذ ابن جبل بھی تھے اونہون نے کہا کہ صلاح یہ ہے کہ جو ابو عبیدہ نے کیا اوسکو جاری رکھو پھر خالد سے کہا کہ جو تمنے تلوار سے فتح کیا اوسکو اپنے پاس رہنے دو اور جو ابو عبیدہ کیطرف ہے وہ اوسکو رکھین اور خلیفہ کو لکھو جو وہ کہین سو کرو خالد رض نے کہا مینے تمہارا مشورہ قبول کیا دمشق کے لوگون کو مینے امان دی مگر توما اور ہربیس اور اون کے لشکر کو امان نہین ابو عبیدہ رض بولے یہ دونو پہلے میری صلح مین داخل ہوئے میری پناہ کو مت توڑو اللہ تمپر رحم کرے خالد رض بولے کہ اچھا یہہ دونون اس شہر سے نکل جاوین تو مانے کہا کہ مجکو اور میرے ساتھہ والون کو اس شہر سے نکل جانے دو خالد رض نے کہا کہ تو ہماری پناہ مین ہے جس راہ سے چاہے چلا جا پھر جب تو ہماری لڑائی کے گھر مین پہونچ جاوے تو تو پناہ سے باہر ہے توما اور ہربیس بولے کہ ہم تین دن تک تمہاری پناہ مین ہین پھر تین دن کے بعد ہمارے لیے پناہ نہین وہ دونو اپنا سب مال اور اسباب ساتھہ لیکر چلے فتح سے پہلے ایک شخص جسکا نام یونس تھا دمشق سے نکلا تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا خالد رض تین دن کے بعد اوسکو اور چار ہزار آدمیون کو ساتھہ لیکر چلے رات دن چلتے تھے فقط نماز کے وقت اوترتے تھے اوسیطرح چلے گئے یہانتک کہ یونس نے جبلہ اور لاذقیہ کو طے کیا اور سمندر کے کنارے پر پہونچا وہان ایک گاؤن مین خبر ملی کہ ہرقل نے اون دونون کو انطاکیہ مین نہین آنے دیا اور اونکو قسطنطنیہ کی طرف بھیجا ہے یونس نے کہا کہ مجکو امید تھی کہ ہم اون سے سمندر یعنی اللہ کے سرحد مین ملین گے اب یہ دیکھا کہ وہ اوس سے چڑھہ گئے اور تم ہرقل کے شہر مین ہو مجکو تمپر خوف آتا ہے فائدہ ولیم ناسولیس نے جو تاریخ

واقدی کلکتہ مین چھاپی ہے اوسکی حاشیہ مین لکھا ہے کہ سوریہ ملک شام کا نام ہے جہان سے سیریا کا لفظ
نکلا ہے واقدی لکھتے ہین کہ خالد رض بولے کہ اللہ کے بہروسے پر چلو سب لوگ کہانتک چلے کہ خبر ملی کہ وہ
لوگ ایک میدان مین اوترے ہوئے ہین وہان سبزہ اور گہانس بہت ہے اور انھون نے انطاکیہ کو
اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑدیا ہے خالد رض وہان پہونچے ابوبکر صدیق رض کے بیٹے عبدالرحمان رض نے توما کا سر
کاٹا اور خالد رض نے ہربیس کو قتل کیا عبدالرحمان رض نے ہربیس کے ساتھیون کو تلوار سے قتل کیا سب
لوگون سے زیادہ ضرار رض نے رومیون کو قتل کیا پہر خالد رض دمشق مین آئے اور حضرت ابوبکر صدیق
رض کے مرنیکی ابہی اونکو خبر نہ تہی اونہون نے حضرت ابوبکر رض کو خط لکہا تب حضرت عمر رض نے ابوعبیدہ رض
کو لکہہ بہیجا کہ مینے تمکو خالد کی فوج کا سردار کیا اونکی فوج کو اون سے لیلو اور خالد کا جہگڑا جو صلح اور فتح مین
ہے سو فتح صلح سے ہے نہ لڑائی سے کیونکہ تم حاکم ہو واقدی لکھتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ خالد رض معزول
ہونیکی بعد جہاد مین اور زیادہ مضبوط رہے خصوصًا ابوالقدس کے قلعہ مین اس قلعہ کے پاس ایک بازار
لگتا تہا اوسمین سونا اور چاندی اور مال آتا تہا ابوعبیدہ کو اس بازار کی خبر ملی کہ اوس بازار کے قریب
ایک شہر ہے اوسکا نام طرابلس ہے اور وہ کنارہ شام کا ہے وہان ایک حاکم ہے کہ وہ اوس بازار
مین نہین آتا ہے ابوعبیدہ رض نے کہا اے لوگو تم مین کون ایسا ہے کہ اپنی جان اللہ کے واسطی
دیوے اور فوج کے ساتھ اس بازار تک جاوے عبداللہ جو حضرت جعفر طیار رض کے بیٹے تہے وہ اوٹھ
کہڑے ہوئے اور بولے مین سب سے پہلے جاونگا وہ پانسو سوارون کے ساتھ چلے جب وہان پہونچے
خبر ملی کہ طرابلس کے حاکم کی بیٹی ایک بادشاہ کے ساتھ بیاہی گئی وہ لوگ اوسکو وہان لائی ہین اور
اوسکے ساتھ رومیون کے سوار ہین اور بازار مین بیس ہزار سے زیادہ ہین عبداللہ رض بولے کہ جو میری
مدد کریگا اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جو پلٹ جاویگا اوسپر کچھ الزام نہین یہہ سنکر سب لوگون نے اونکا
ساتھ دیا عبداللہ رض صبح کی نماز پڑہکر اون لوگون پر جا پہونچے اور تلوار اور نیزہ سے لڑنا شروع کیا لڑائی
ہوتی رہی عبداللہ رض اون لوگون کے بیچ مین ہوگئے رومیون نے اونکو گہیر لیا اور دل نے پیٹھ پہیری
اور عبداللہ رض کی تلوار مین چہید پڑگیا ابوعبیدہ رض کو خبر پہونچی اونہون نے خالد کو بہیجا خالد رض فوج
لیکر پہونچے اور رومیون کو تلوار سے قتل کیا طرابلس کے حاکم کو ضرار رض نے قتل کیا عبداللہ اور خالد رض
اور سب لوگ ابوعبیدہ رض کے پاس دمشق مین گئے واقدی رح دوسرے جگہہ لکھتے ہین کہ عبداللہ رض

جب حضرت عمر رضہ سے اور سب سے رخصت ہوکر چلے اور رہوتہ مین اپنے باپ جعفر رضہ کی قبر پر پہونچی اوترے اور روئی اور دوسرے دن کی صبح تک وہان رہے جب وہان سے کوچ کیا بیٹے دیکہا کہ وہ روتی ہین بیٹے پوچہا تو کہا آج کی رات مینی اپنے باپ جعفر رضہ کو خواب مین دیکہا اور اونپر دو سبز جوڑے ہین اور دو پہین اور اونکی ہاتہہ مین ننگی تلوار ہے وہ تلوار مجکو دی اور فرمایا اے بیٹا اس سے اللہ کے دشمنون سے اور اپنے دشمنون سے لڑائی کر کہ مین جہاد ہی کی باعث سے اس رتبہ تک پہونچا ہون اور گویا مین تلوار سے لڑ رہا ہون یہانتک کہ اوسمین سوراخ پڑگیا پہر آگے وہ حال گذرا جسکا اوپر بیان ہوا اب بیان ہے قنسرین اور حمص وغیرہ کی فتح کا واقدی رح کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ پہر ابو عبیدہ اور خالد فوج لیکر حمص پر پہونچی وہان کے لوگون نے صلح کا پیغام دیا ابو عبیدہ رضہ نے صلح کر لی پہر ابو عبیدہ رضہ سے قنسرین والون نے برس بہر کی امان مانگی ابو عبیدہ نے برس بہر کا صلح نامہ لکہدیا کہ اوسکا شروع ذی الحجہ کے چاند سے سن چودہ ہجری مین تہا پہر ابو عبیدہ رضہ کو حضرت عمر رضہ کا خط جہاد کی تاکید مین پہونچا ابو عبیدہ رضہ حماۃ کیطرف آئی وہان کے لوگ اون کے پاس آئے اور اون کے ساتہہ انجیل شریف تہی درویش اور پادری اوسکو اپنے ہاتہون پر لوگون کے آگے اوٹہائی ہوئے رکہتے تاکہ ابو عبیدہ سے صلح طلب کرین ابو عبیدہ رضہ نے جب اونکو دیکہا ٹہیر گئے اور فرمایا تم کیا چاہتی ہو کہا ہم چاہتی ہین کہ تہاری صلح مین رہین کہ تم ہمکو اپنی قوم سے زیادہ پیارے ہو ابو عبیدہ نے اون سے صلح کر لی اور چلے یہان تک کہ شیزر مین اوترے وہان کے لوگ سامنے آئے اون سے بہی صلح کر لی ابو عبیدہ نے کہا تمکو ہرقل کی بہی کچہہ خبر ہے وہ بولے کہ ہمکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ قنسرین کے حاکم نے بادشاہ سے مدد مانگی ہے اور اوسنی جبلہ غسانی کو غسانیون مین اور نصرانی عربون مین بہیجا ہے اور اوسکے ساتہہ عموریہ کا حاکم دس ہزار کی فوج مین ہے ابو عبیدہ بولے حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے اللہ ہمکو بس ہے اور اچہا کام بنانیوالا ہے ابو عبیدہ نے لوگون سے کہا اس سردار کے مقدمہ مین کیا دیکہتی ہو ہمنی اوس سے قول پورا کیا اور اوس نے دغا کی خالد بولے کہ اللہ اوسکی تاک مین ہے دس ہزار سوارون کی جگہہ پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے دس مرد لیکر اوسکا سامنا کرنیکو جاؤنگا ابو عبیدہ بولے کہ اس واسطے تم ہی ہو خالد نے دس مردون کا نام لیا وہ سب بولے ہم حاضر ہین خالد نے اور اونہون نے زرہ پہنی اور اون دسون کے ساتہہ رات کو چلے جب وہان

سیوبہی صبح تک چپی رہے خالد نے اور مسلمانون نے صبح کی نماز پڑہی ایکا ایک وہ لشکر آیا خالدرضہ
اون وسنامردون سمیت اوس فوج مین داخل ہوگئے جب قنسرین کا حاکم سامنے آیا خالد اوسکی
سامنے گئے اوسنے کہا مسیح تمکو سلامت رکہے اور صلیب تمکو باقی رکہے خالدرضہ بولے ہائے
تیری خرابی ہم صلیب کے پوجنے والون مین سے نہین ہین ہم محمد پیاری کے ساتہہ والون مین سے
ہین خالد نے پکار کر کہا لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ مین خالد ہون
یہہ کہکر اپنے ہاتہہ سے اوسکو مارا اور اوسکو زین پرسے کہینچ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ والون نے جلدی سے اوسکے ساتہہ والون پر تلوارین کہینچین اور لا الہ الا اللہ کا
اور اللہ اکبر کا نعرہ کیا اون کافرون نے ان لوگون کو ہر طرف سے گہیر لیا خالد نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون سے فرمایا کہ میرے آس پاس ہو اور اس
مصیبت پر صبر کرو کہ بڑا خوف تمکو موت کا ہے اور اللہ کی راہ مین قتل ہونا تمہاری آرزو اور
خالد کی آرزو ہے اور جان لو کہ ہمارا رستہ اللہ تک کہلا ہوا ہے اور گویا تم رب کریم سے مل
گئے ہو اور اوس گہر مین رہے رہو جہان کا رہنے والا نہین مریگا اور وہان کا جوان بوڑہا نہین
ہوگا رافع ابن عمیرہ کہتے ہین کہ ہم اون کے بیچ مین ایسی تہے جیسے میدان مین ایک چہلا
اور ہمکو اونکی کثرت کی کچہہ فکر نہ تہی کیونکہ ہمکو اللہ پر بہروسا تہا ایکا ایک جبلہ نے پکار کے کہا کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے تم کون ہو خالد نے اوسکو جواب دیا جبلہ نے کہا مینے تمکو
اس قیدی کی باعث سے باقی رکہا ہے کہا ایسا نہو مین تمپر حملہ کرون تم اوسکو قتل کرو سو تم اوسکو
چہوڑدو کہ تم اور تمہارے ساتہہ والے قتل سے بچ جاوین کیونکہ تم تہوڑے ہو اور ہم بہت ہین
خالد بولے کہ مین اپنے قیدی کو بغیر قتل کئے نہین چہوڑونگا اور مجکو کچہہ پروا نہین کہ اس کے
بعد تو کیا کریگا اور یہہ جو تو کہتا ہے کہ ہم بہت ہین سو اگر تو لڑائی مین انصاف چاہی تو ایک کے
بعد ایک میرا سامنا کرو اگر تمنے ہمکو قتل کرلیا تو تمہارا قیدی تمہاری طرف چلا جاویگا اور اگر
اللہ نے ہمکو تمپر قابو دیدیا تو مدد اللہ کے پاس سے ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے تو جب تم اوس سے
پہلے مرگئے تو اوسکا مرنا تمپر بہاری نہو گا جبلہ نے اپنا سر جہکا لیا اور بولا کہ لڑائی مین انصاف
یہی ہے ابو بکر صدیق کے بیٹے عبد الرحمن رضہ نکلے اور رومیون کے پانچ سوار ایک کے بعد ایک

نکلے عبد الرحمن رضنے پانچون کو قتل کیا پہر حیلہ سے بڑی دیر تک لڑتے رہے اور زخمی ہوئے خالد رض
نے قنسرین کے حاکم کو قتل کیا اور اوسکا سر پہینک دیا رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی
ہوئی رافع ابن عمیرہ رض کہتے ہین کہ مینے خالد سے کہا کہ یہہ قضا اوتری وہ بولی کہ ہین وہ برکت
والی ٹوپی بہول گیا اور اوسکو ساتہہ نہ لایا اور مصیبتون مین اوسکی بڑی برکت تہی قسم اللہ کی
مین اسی سبب سے بہولا کہ یہہ قضا ٹلنی والی نہ تہی سو تلوارین چل رہی تہین ایکا ایک ایک آواز
دینے والے سنے پکارا اے قرآن کے اوٹہانیوالو رحمان کی طرف سے تمکو خوشی آئی عبد اللہ حضرمی
کہتی ہین کہ ہم شیزر مین تھے اور ابو عبیدہ رض اپنے خیمہ مین تھے ایکا ایک وہ مسلمانون کو
پکارتے ہوئے نکلے ہم ہر طرف سے دوڑے اونہون نے کہا مین اسوقت سوتا تھا ایکا ایک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجکو جہڑکا اور سختی سے فرمایا کہ تو اون لوگون
کی مدد سے غافل ہو رہا ہے اوٹہہ اور خالد سے مل جا کہ اوسکو اونہون نے گہیر لیا ہے اگر اللہ چاہے
تو تو اوس سے مل جاویگا واقدی کہتے ہین کہ ابو عبیدہ اپنے ساتہہ والون کے ساتہہ چلے ایکا
ایک دیکھا کہ ایک سوار دوڑا جاتا ہے اوسکے پاس پہونچی تو معلوم ہوا کہ وہ ام تمیم تہین بیوی
خالد کی اون سے پوچہا کہ تم کیون چلین کہا مینے تمہاری آواز سنی کہ خالد کو دشمنون نے
گہیر لیا مینے اپنے جی مین کہا کہ خالد کبہی عاجز نہین ہوتا اور اوسکے ساتہہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی زلف ہے ایکا ایک مینے دیکہا تو ٹوپی کو دیکہا کہ وہ اوسکو بہول گئے ہین مین اوسکو
لیکر اون کی طرف دوڑی مصعب ابن محارب کہتے ہین کہ مینے دیکہا کہ صلیب کے پوجنے والے
بہاگے جاتے ہین ایکا ایک ایک سوار آیا خالد بولے تم کون ہو کہا مین تمہاری بیوی ام تمیم
ہون وہ برکت والی ٹوپی لائی ہون جسکی باعث سے تجکو مدد دیجاتی ہے اور اللہ پاک
کیطرف توسیلہ پکڑتا ہے تو اللہ تیری دعا قبول کرتا ہے اسکو لے قسم اللہ کی تو اوسکو اسی
دن کے لیے بہولا تہا وہ ٹوپی اوس نے اونکو دی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زلف سے ایک نور چمکا مصعب کہتے ہین کہ جونہی خالد رضنے وہ ٹوپی سر پر رکہی اور اون
لوگون پر حملہ کیا اوسیوقت اون کے آگے والے پیچہے والون پر پلٹ گئے سب مسلمانون نے
حملہ کیا تہوڑی دیر مین کافرون نے پیٹہہ پہیری کوئی قتل ہوا کوئی زخمی ہوا کوئی قیدی ہوا

جیسے سب سے پہلے بہاگا پہر ابو عبیدہ رضہ نے کہا اسے لوگو اب صلاح یہہ ہے کہ جلد قنسرین کیطرف چلو قنسرین
والون نے جب یہہ دیکہا دروازے بند کرلیے اور صلح پر اور جزیہ دینے پر راضی ہوئے اور ابو عبیدہ رض
نے قبول کرلیا اور صلح نامہ لکہدیا پہر ابو عبیدہ رض حمص کیطرف چلے دیکہا کہ اون لوگون نے مضبوطی
کرلی ہے اور بادشاہ نے اون کے لیے زبردست فوج بہیجی ہے خالد رض کو اوسکے گہیرنے کے لیئے
چہوڑکر ابو عبیدہ رض بعلبک کیطرف چلے وہان کا حاکم ہربیس سات ہزار سوارون کے ساتہہ آیا
ابو عبیدہ رض نے لوگون سے کہا اسد نے تمہاری مدد کی ہے اور یہہ شہر اون شہرون کے بیچ مین ہے
جنکو تمنے فتح کیا ہے تم لڑو اور جان لو کہ اسد تمہارے ساتہہ ہے تمہاری مدد کریگا ابو عبیدہ نے اور
مسلمانون نے حملہ کیا ہربیس تہوڑی لڑائی کے بعد زخمی ہوکر بہاگا دوسرے دن ابو عبیدہ رض نے
صلح کا پیغام بہیجا ہربیس نے نہ مانا اور لڑائی شروع کی ایک دن رومیون نے تیر پہینکے دو دن شہر سے
نکل نکل کر لڑے چوتہے دن ہربیس تنگ پاکر سعید ابن زید رض کے پاس آیا وہ اوسکو ابو عبیدہ رض
پاس لائے اوس نے کہا کہ لڑائی کیوقت ہمارے خیال مین یہہ معلوم ہوتا تہا کہ تمہاری کثرت لشکرون
کیطرح پر ہے اور ہم بہورے گہوڑون کو دیکہتے تہے گویا اون کے سر سہا مین ملے ہوئے ہین اور اونپر
وہ مرد سوار ہین جنکے کپڑے سبز ہین اور سبز جہنڈے ہین جب ہین تمہارے بیچ مین آیا مینے یہہ کچہہ
نہین دیکہا وہ تمہاری فوج کیا ہوئے ابو عبیدہ رض بولے کہ ہم مسلمان لوگ ہین اسد ہماری گنتی
شریک ٹہرانی والون کی آنکہون مین بہت کردیتا ہے اور فرشتون سے ہماری مدد کرتا ہے جیسا بدر
کے دن کیا تہا اور یہہ ہمپر اسد کا احسان اور فضل ہے اور اسی سے اسد نے ہمپر تمہارے شہرون کو فتح
کردیا وہ بولا یہہ ملک شام جس نے فارس کے بادشاہون کو اور جرامقہ اور ترکون کو عاجز کردیا اوسکو
تمنے روندا اور ہمارا گمان نہ تہا کہ کبہی یہہ بات ہوگی اور یہہ شہر بہت مضبوط ہے اسکو سلیمان ابن
داؤد علیہ السلام نے اپنے واسطے بنایا تہا اور اوسکو اپنا مقام ٹہرایا تہا ابو عبیدہ رض نے صلح کرلی
پہر ابو عبیدہ رض رستن پر اوترے اور ایک تدبیر سے قلعہ کے اندر جاکر تلوارین کہینچین اور اسداکبر کی آواز
بلند کی رستن کے لوگون نے کہا کہ ہم تمسے نہین لڑینگے تم ہمارے مقدمہ مین انصاف کرو خالد رض نے
کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ کچہہ لوگ اونمین سے مسلمان ہوئے اور کچہہ لوگ اپنے دین پر رہے اور جزیہ قبول
کیا شیزر والون پر ہرقل نے ایک زبردست حاکم بہیجا تہا اوس نے صلح توڑڈالی تہی وہ لڑنے کو نکلے

مسلمان اونکے شہر مین داخل ہوئے اور لڑائی ہوئے اور شہر فتح ہوا ابو عبیدہ رضہ حمص کیطرف چلے حمص کے حاکم نے لوگون کو لڑنے کی صلاح دی صبح کو حمص کے لوگ لڑنے کو نکلے تمام دن لڑائی رہی عکرمہ جو ابو جہل کے بیٹے تھے خوب لڑے لوگون سے کہا اسد سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو وہ بولے مین تو بتون کیطرف سے لڑا کرتا تھا پھر آج اسد اور رسول کی حکم برداری مین کیونکر نہ لڑون اور مین دیکھتا ہون کہ حورین مجکو جہانکتی ہین اگر اونمین سے ایک ظاہر ہو جاوے بیشک دنیا کے لوگ اوسکے شوق مین مرجادین اور مین اونمین سے ایک کو دیکھ رہا ہون کہ اوسکی ہاتھہ مین سندس کا ایک رومال ہے اور ایک جواہر کا پیالہ ہے اور وہ کہتی ہے کہ ہمارے بیاہنے کے لئے جلد آ کہ ہم تیرے مشتاق ہین اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اپنے وعدے مین بیشک سچے ہین پھر عکرمہ تلوار لیکر مشرکون مین ڈوب گئے ایکا ایک وہان کا حاکم مرس نیزہ لیکر آیا اور اوسنے پھینکا وہ اون کے دل پر پڑا وہ گر پڑے دوسرے دن پھر خوب لڑائی ہوئے ایک ہزار چھسو رومی قتل ہوئے اور انکا سردار قتل ہوا اون لوگون نے ابو عبیدہ رضہ کو شہر سونپ دیا مسلمانون مین ایک سو مین تیس مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمانون نے اسد اکبر کہا حمص کے بہت سے گھر ڈہی پڑے اور دیوارین ہلنی لگین اور پھٹ گئین پھر دوسری بار اسد اکبر کہا کچھ اس سے بڑھکر بات ہوئے تب وہ صلح طلب کرنے کو نکلے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین ہجرت کے چودہوین برس کے احوال مین لکھا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رضہ نے غزوان کے بیٹے عتبہ کو بصرہ کیطرف بھیجا اور اونکو حکم بھیجا کہ مسلمانون کے ساتھہ اوترین کہ فارس والے مدائن کو مدد نہ بھیج سکین شاہ ولی اسد صاحب ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ سمندر کے کنارے پر بصرہ کا بنانا اور جماعت جہاد کرنے والون کی وہان طیار رکھنا اس باعث سے تھا کہ اوس جگہہ پر فارس اور ہندوستان کے جہاز جایا کرتے تھے ایسا نہو فارس اور ہندوستان کے کافر وہان پہونچین اور مسلمانون پر گر پڑین مولانا جلال الدین سیوطی رحہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ اسی سال مین بصرہ اور ابلہ فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت عمر رضہ نے عتبہ ابن غزوان رضہ کو بصرہ کیطرف بھیجا وہ اور اون کے ساتھہ والے چھوٹی پل کے سامنے پہونچے اور اوترے اور فرات کے سردار کو خبر پہونچی وہ چار ہزار کا لشکر لیکر آیا عتبہ رضہ نے پانسو آدمیون کے ساتھہ اونپر جہاد کیا اور اون سب کو قتل کیا اور سردار کو قید کر لیا پھر عتبہ مہینہ بھر وہان ٹھہرے تب ابلہ کے لوگ لڑنے کو نکلے عتبہ رضہ نے اونپر جہاد کیا وہ لوگ شہر چھوڑکر چلے گئے

مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور اونکو بھگا دیا **اب یرموک کی ندی پر بہت بڑی جہاد کا بیان ہے** واقدی رح لکھتے ہین کہ ہرقل کو خبرین پہونچین کہ مسلمانون نے حمص اور رستن اور شیزر کو فتح کیا اوسنے فوجین جمع کین اور شہر قیساریہ کیطرف فوجین بھیجین جو شام کے کنارے پر ہے تا کہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی نگہبانی کرین اور ایک لشکر بیت المقدس کیطرف بھیجا اور ہرقل نے منبر پر بیٹھکر کہا کہ مینے تم لوگون کو عربون سے ڈرایا تھا تمنے نہ مانا اور ضرور جو کچہہ میرے تخت کے نیچے ہے وہ اسکی مالک ہو جاوینگے اور مین تم سے ایک بات پوچھتا ہون اور اوسکا جواب چاہتا ہون سردارون نے کہا اے بادشاہ جو چاہو سو پوچھو ہرقل نے کہا تم عربون سے مدد مین بہت ہو اور گنتی مین زیادہ ہو اور جسمون مین بڑے ہو اور قوت مین زیادہ ہو پہر تم یہہ عاجزی کیون پڑ گئے اور ترک اور فارس تمہارے حملہ سے ڈرتے تھے اور بار بار اونہون نے تمہاری طرف قصد کیا اور شکست کہا کر چلے گئے اور اب تم پر ان لوگون کا غلبہ ہوا ہے جو تمام خلق سے بڑھکر کمزور ہین اون کے بدن ننگے ہین اور اونکی کلیجے بہوکے ہین نہ سامان ہے نہ ہتیار ہے اونہون نے تمکو بصری اور حوران پر قتل کیا اور اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین تم پر غلبہ کیا لوگ چپکی ہو رہے ایک پادری اوٹھا اور بولا اے بادشاہ تو جانتا ہی کہ عربون کو ہمارے اوپر کیون مدد دی گئے اوس نے کہا نہین پادری بولا اسلئے کہ ہماری قوم نے اپنے دین کو بدل ڈالا اور مسیح جو مریم کے بیٹے ہین وہ جو باتین لائے تھے اوسکے یہہ لوگ منکر ہو گئے اور ایک نے ایک پر ظلم کیا اور اون مین وہ شخص نہین ہے جو نیک کام کا حکم کرے اور بری کام سے منع کرے اور اونہون نے اپنی نمازون کے وقت کو ضائع کیا اور بیاج کہایا اور زنا کیا اور اون مین گناہ اور بے حیائی کے کام پہیلے اور یہہ عرب لوگ اپنے رب کے اور اپنے نبی کے تابعدار ہین رات کو درویش ہین دن کو روزہ دار ہین اپنے رب کے ذکر مین اور اپنے نبی پر رحمت بھیجنے مین سست نہین ہوتے اون مین وہ شخص نہین ہے جو زبردستی کرے اور ایک پر ایک غرور نہین کرتا سچائی اونکا لباس ہے اور اللہ کی عبادت اونکا اوڑہنا ہے اگر حملہ کرتے ہین نہین پلٹتے ہین اور اگر ہم اونپر حملہ کرتے ہین پیٹھ نہین پہیرتے ہین وہ جان چکے ہین کہ دنیا فنا ہو جائیگی اور عقبیٰ باقی رہیگی بادشاہ بولا بیشک اسی باعث سے عربون کو ہمارے اوپر مدد دی گئی اور جب تیرا یہہ قول ہے تو مجکو تمہاری مدد کی کچہہ حاجت نہین اور تمہاری بیچ مین مین نہین رہونگا اور مین چاہتا ہون کہ ان لشکرون کو اون کے

شہرون مین بہیجدون اور اپنے مال کو اور اپنے لوگون کو لیکر زمین سوریہ کو چہوڑکر قسطنطنیہ کیطرف اوترون
لوگ بولے اے بادشاہ یہہ مت کر ہم اس لشکر کو لیکر عربون سے لڑمین گے شاید ہمپر مدد اوترے اور اگر
ہمارے دشمنون کی مدد ہوگی تو ہم اپنے جان کی نجات مانگین گے تب ہرقل نے روم کے پانچ بادشاہو
کے ساتہہ لشکر بہیجنے کا قصد کیا اور چہہ لاکہہ کی فوج نصاری کی جمع ہوئے اور ایک راوی نے کہا ہے کہ وہ
سب سات لاکہہ تہی رومیہ کا بادشاہ جو قناطر تہا اوسکو طرسوس ورجبلہ اور لاذقیہ کے بڑے بہاک
پر بہیجا اور جرجیر کو معرات اور سرمین پر بہیجا اور قوریر کو حلب اور حماۃ پر اور دریجان کو زمین عواصم
پر بہیجا اور وہی زمین قنسرین کی ہے اور باہان ارمنی کو اون کے پیچہے لشکرون کے ساتہہ بہیجا جب
یہہ لشکر شیزر مین پہونچا جاسوسون نے ابو عبیدہ کو خبر پہونچائی وہ اوسوقت جابیہ مین تہے اسکو سنکر
بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے ہمین بچاؤ اور ہمین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے
جو اونچا ہے عظمت والا ابو عبیدہ رض نے لوگون سے صلاح پوچہی وہ بولے اے سردار آپ کی حق
مین قرآن کی کچہہ آیتین اوتری ہین آپ وہ ہین کہ آپ کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ ہر امت کے واسطے ایک امانت دار ہے اور اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا سو آپ
ہمکو مشورہ دیجئے ابو عبیدہ بولے کہ تم بولو پہر مین بہی بولون گا بعضون نے کہا کہ وادی القری کے
پاس چلئے اور مسلمان مدینہ شریف کے نزدیک رہین اور حضرت عمر رض کے پاس سے مدد پہونچی گی جب
یہہ لوگ ہماری طرف آوینگے ہم اونپر غالب ہونگے ابو عبیدہ رض نے اسکو نمانا قیس ابن ہبیرہ بولے کہ اللہ
پر بہروسا کرو اس جگہہ سے نہ سرکو اگر فتح نہو گی تو ثواب ہاتہہ سے نہین جائیگا خالد بولے کہ یہہ جابیہ
قیساریہ کے قریب ہے وہان بادشاہ کا بیٹا قسطنطین چالیس ہزار کی فوج مین ہے اور اردن والے
تمہارے خوف سے جمع ہوئے ہین میری صلاح یہہ ہے کہ اس جگہہ سے چلو یہانتک کہ یرموک مین اوترو
خالد کی بات کو سب نے پسند کیا ابو عبیدہ رض نے خالد کے لشکر کو آگے بہیجا جب یہہ لشکر چلا وہ
رومی جو اردن مین جمع تہے اونہون نے مسلمانون کے لشکر کا غل شور سنا اونہون نے آکر خالد رض
سے سامنا کیا مسلمانون نے تلوارین نکالین رومی بہاگے مسلمانون نے اونمین کے بہتون کو
قتل کیا اور خالد نے اون کے بہاگنے مین اونکو اردن تک پہونچایا بہت لوگ اوس مین ڈوب
گئے پہر خالد ابو عبیدہ کے لشکر مین آئے اور یرموک مین اوترے اودہر سے باہان کی فوج یرموک

مین پہونچی جب مسلمانون نے دشمنون کی کثرت دیکھی بولے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ ابن
عامر کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ مسلمانون کے رنگ بدل گئے اور بیقراری اون سے ظاہر ہوئے اور وہ لاحول
ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے کہنے مین سستی نہین ہوتی تھی ابو عبیدہ رض اونکی طرف دیکھتے تھے
اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا یعنے اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کو اونڈیل
دے اور ہمارے قدمون کو ثابت رکھہ باہان نے جرجیر کو بہیجا اوس نے آکر ابو عبیدہ رض سے کہا کہ دیکھو
تمہارے اوپر کتنی فوج آئی ہے تم اپنے شہرون کو چلے جاؤ بادشاہ تمپر احسان کرتا ہے اور اوس کے جتنے شہر تمنے
تین برس سے لئے وہ تمکو دیتا ہے ابو عبیدہ رض بولے کہ تو ہمکو تلوار سے ڈراتا ہے ہم تلوار سے نہین
ڈرتے اور ہمکو اپنے معاملہ مین یقین ہے اور ہم ضرور تمہاری زمین کو فتح کرین گے اور تمہارے
بادشاہ کے خزانے لیوین گے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ خلاف نہین ہوتا باہان نے جبلہ غسانی کو بہیجا اوس نے یہی
جواب پایا کہ یا مسلمان ہوجاؤ یا جزیہ دو یا تلوار ہے جبلہ لڑائی پر طیار ہوا اور قوم غسان مین کے ساٹھہ
ہزار لیکر لڑنے آیا خالد رض بولے کہ بیشک جبلہ ہم مین کے اون مردون کو دیکھیگا جو لڑائی مین اللہ کے
سوا کسی چیز کو نہین چاہتے اے مسلمانو وہ لوگ ساٹھہ ہزار مین اور ہم تین ہزار ہین یا ور مین
چاہتا ہون کہ اپنی فوج مین سے تیس مردون کو لیجاؤن ہر مرد دو ہزار نصرانیون سے لڑے لوگون
کو تعجب آیا ابو سفیان نے کہا یہہ بات کون مانے گا خالد نے کہا چپ رہ اور دیکھہ مسلمانون مین کے
سوارون مین سے مین کن لوگون کو چن لیتا ہون جب تو اونکو دیکھیگا پہچانیگا کہ وہ ایسی مرد ہین
جنہون نے اپنی جانین اللہ کے واسطے دین ہین اور لڑائی سے اللہ کے سوا کسی چیز کو نہین چاہتے
ہین اور جسکی دل کا یہہ حال اللہ جانتا ہے اوسکی مدد اللہ پر واجب ہے اگرچہ وہ آگ کے ٹکڑون
پر چلے ابو سفیان نے کہا اگر تمہارا یہی ارادہ ہے تو ساٹھہ ہزار کے واسطے ساٹھہ مردون کو لے جاؤ
ابو عبیدہ رض بولے کہ ابو سفیان نے بہت اچھا مشورہ دیا خالد رض نے نام لیلے کر ساٹھہ آدمیون کو
پکارا سب سے پہلے حضرت زبیر رض کو اور اون کے بعد فضل ابن عباس رض کو چن لیا اسیطرح واقدی
رح نے اونمین سے تین تالیس آدمیون کے نام لکھے ہین جنکو خالد رض نے پکارا اونمین عدی ابن
حاتم اور حذیفہ ابن یمان اور جابر ابن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری اور ابو بکر صدیق رض کے

بیٹے عبد الرحمان رض اور حضرت عمر رض کے بیٹے عبد اللہ رض ہین اللہ اون سب سے راضی رہے یہہ سب طیار ہوئے
اور بولے قسم اللہ کی ہم اپنے دشمنون سے لڑینگے اوس شخص کیطرح پر جو اللہ پر بہروسا رکہتا ہے اور
عقبیٰ کی طلب مین جان دیتا ہے خالد رض اون سب کے ساتھہ چلے اور جبلہ کی فوج کے سامنے کہڑے
ہوئے جبلہ بولا کہ تم ساٹھہ آدمی ہمسے لڑنے آئے ہو اور مین تمپر ساٹھہ ہزار سے حملہ کرونگا تو تم مین
سے کوئی باقی نہین رہے گا اون ساٹھہ ہزار نے ملکر حملہ کیا اور شدت کی لڑائی ہوئی تمام دن لڑتے
رہے سورج ڈوبنی کے قریب ہوا ایکا ایک نصرانیون کی فوج بہاگی اور مسلمانون نے بلند آواز سے
کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسیکے واسطے بادشاہی ہے اور اوسیکے لیے تعریف ہے
اور وہ ہر ایک شے پر قادر ہے اور میدان کو ڈہونڈا تو معلوم ہوا کہ غسانیون مین کے پانچ ہزار قتل
ہوے اور اصحابون مین سے دس شہید ہوئے اور پانچ قید ہو گئے باہان نے جبلہ سے حال پوچہا
اوسنے کہا اے بادشاہ ہمارا اونپر غلبہ رہا جب اندہیرا شروع ہوا گویا ہمکو کسی نے پکارا اور ہماری
فوج کو پریشان کر دیا اور اون لوگون پر اللہ کی مدد ہے اگر یہہ نہوتا تو وہ نہین سکتے ساٹھہ مرد ساٹھہ
ہزار سے لڑنیکو نہ نکلتے واقدی فرماتے ہین کہ وہ پانچ جو قید ہوئے وہ باہان کے سامنے پہونچے باہان
جبلہ نے کہا کہ اون لوگون مین ایک مرد ہے کہ سب آدمی اوس سے ڈرتے ہین باہان نے کہا مین
ضرور اوسکو بلاتا ہون اور ان پانچون کے ساتھہ اوسکو قتل کرتا ہون باہان نے کہلا بہیجا کہ ہمارے
پاس ایک قاصد بہیجو مگر وہی آوے جسکا نام خالد ہے قاصد نے آکر کہا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ ایک
مرد کو ہمارے پاس بہیجو خالد بولے مین خود جاؤنگا خالد چلے اور سو مرد اون کے ساتھہ چلے اور
اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پکارا جب رومیون کی فوج کو دیکہا خالد نے اور اون کے ساتھہ والون
نے چلا کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ خالد باہان تک پہونچے اوسنے
کہا اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے سردار مسیح کو سب نبیون سے افضل کیا اور ہمارے بادشاہ کو
بادشاہون سے افضل کیا ہے خالد رض بولے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمکو ایسا بنایا کہ ہم اپنے
نبی پر اور تمہارے نبی پر اور سب نبیون پر ایمان لاتے ہین اور ہمارا حاکم جسکو ہمنے اپنے کامون
کا اختیار دیا اوسکو اللہ نے ہمارے ہی طرح کا ایک مرد بنایا اوسکو ہمپر کچہہ بڑائی نہین ہے اگر یہہ کہ

ہمسے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہو باہان بولا اے عرب کے لوگو تم مین سے کچہہ لوگ آتی تھی اور ہمسے انعام مانگتے تھے
پہر ہم اون سے احسان کرتے تھے اور تمہارے مہمان کی عزت کرتے تھے اور ہمارا یہہ گمان تھا کہ عرب کی سب
تو مین ہمارے احسان کے شکر گذار ہین اور اب تم لڑنے کو آئے ہو اور تم سے پہلے جو لوگ گنتی مین اور
ہتیارون مین اور مال مین تم سے زیادہ تھے وہ لڑنے آئی ناامید ہوکر چلے گئے اور تمسے زیادہ کوئی قوم کمزور نہ تھے
کیونکہ تم بالون کے اور اونٹ کے اور مشقت کے لوگ ہو خالد نے پہر دین کی باتین شروع کین باہان بولا
کہ اے خالد مین چاہتا ہون کہ تم میرے بہائی اور دوست ہوجاؤ خالد نے کہا یہہ تو بڑی خوشی ہے اگر
اللہ تیرے بات کو پورا کرے باہان بولا یہہ کیونکر ہو خالد بولے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے
دی ہے جب تو یہہ کرے تو تو میرا بہائی ہے اور مین تیرا بہائی ہون باہان بولا مین اپنا دین نہین چہوڑ
سکتا خالد بولے پہر مین بہی تیرا بہائی نہین بن سکتا اور یہہ جو تو نے کہا کہ تم اپنے پاس والے عربون کو
انعام دیتے تھے سو ہمکو معلوم ہے اور یہہ جو تو نے ہمارا ذکر کیا کہ ہم محتاج ہین اونٹون کے چرانے والے اور اکثر
ہم مین سے چرانے والے ہین اور ہم لوگ محتاجی اور مشقت مین ہین سو ہمارا یہی حال ہے ہمکو اللہ نے
اوس جگہہ اوتارا ہے جہان نہ نہرین ہین نہ درخت ہین نہ کہیت ہین مگر تہوڑے سے اور ہم لوگ جہالت مین
تھے اور ہم مین جو قوی تھا وہ کمزور کو کہا جاتا تھا اللہ کو چہوڑ کر یعنے اورون کو کام کے بنانے کا مختار جان کر
بتون کو پوجتے تھے جو نہ سنتی ہین نہ دیکہتے ہین نہ نفع دیتے ہین ہم اوپر جہکے ہوئے تھے یہانتک کہ اللہ نے
ہم مین ایک نبی عربی کو بہیجا جنکا حسب نسب ہم پہچانتے ہین وہ نبی سردار پرہیزگار اونہون نے اسلام
کو ظاہر کیا وہ ہمارے پاس قرآن لائے اور ہمکو سیدہی راہ دکہلائی اللہ نے اون پر نبیون کو ختم کردیا اونہون
نے ہمکو حکم کیا کہ تمام جہان کے مالک کو پوجین اور اوس کے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ کرین اور اوسکو چہوڑ کر
یعنے کام بنانے کا مختار جان کر کسی بت کو نہ پوجین اور اوسکو چہوڑ کر یعنے اپنے کام بنانے کا اور کسیکو
مختار جان کر کسیکو دوست نہ بناوین اور نہ سجدہ کرین سورج کو نہ چاند کو نہ آگ کو نہ صلیب کو نہ قربان
کو اور نہ سجدہ کرین مگر اللہ تعالیٰ کو اور اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا اقرار کرین
سو ہمنے اونکا کہنا مانا اونہون نے ہمکو جو جو حکم کیے اون مین یہہ بہی ہے کہ جو ہمارے دین کا تابع نہو
اوس پر جہاد کرین جو اللہ کا منکر ہوا اور اوس کے ساتھہ کوئی شریک ٹہرایا سو مین تجکو اللہ کے پوجنے

کے لیے بلاتا ہون تو اوسکو چہوڑ کر کسی کو دوست مت بنا اور اوس کے واسطے بیوی اور قیامت ٹہرا اوسکا کوئی
شریک نہین ہے اوسکو اونگہہ اور نیند نہین پکڑتی جس نے ان باتون کا اقرار کیا اور ہمارا اہل ہوا وہ ہمارا بہائی ہے
اور جس نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو جزیہ اوسکے خون اور مال کو بچا لیتا ہے اور جس نے اسلام سے
اور جزیہ سے انکار کیا تو تلوار ہمارے اور اوسکے بیچ مین فیصلہ کرنے والی ہی یہانتک کہ اللہ تعالی فیصلہ
کر دے باہان بولا کہ تم جو چاہو سو کرو ہم اپنے دین سے نہین پہرینگے اور جزیہ بہی نہین دینگے
اب تم اللہ کی نام پر میدان مین نکلو خالد بولے کہ مین گویا دیکہہ رہا ہون کہ تمہاری فوجین بہاگ گئین
اور تو ذلیل ہو کر حضرت عمر رض کے آگے پہونچایا جاویگا اور قتل کیا جاویگا اسپر باہان غصہ مین آگیا اور
بولا کہ اب مین تیرے ساتہہ کے پانچون کو قتل کرتا ہون خالد بولے کہ اگر تو اونکو قتل کریگا تو مین تجکو
اس تلوار سے قتل کرونگا خالد نے اور اون کے ساتہہ والون نے تلوارین کہینچین باہان چلایا اے
خالد ٹہیر جا تو قاصد ہے اور قاصد پر قتل واجب نہین ہوتا تو اپنی لشکر کیطرف چلا جا اور لڑائی کی
طیاری کر اللہ جسکو چاہیگا مدد دیگا تب خالد نے تلوار میان مین کر لی اور کہا اون قیدیون کو
کیا کریگا کہا مین اونکو چہوڑ دونگا باہان نے اون سب کو چہوڑ دیا خالد رض اپنی ساتہیون سمیت اپنے
مقام مین آئے دوسرے دن لڑائی کی طیاری ہوئی پہلے دن تہوڑے سی لڑائی ہوئی رومیون
مین تہوڑے لوگ قتل ہوئے مسلمانون مین دس شخص شہید ہوئے اون مین سے ایک کا نام
سوید تہا جب وہ زخمی ہوئی اون کے چچا نے رات کے وقت اونکو ڈہونڈا جب اونکو پایا اونہون نے اپنی چچا
سے کہا کہ حورین میرے آس پاس ہین میری روح کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہین اون کے چچا اونکو
اوٹہا کر لشکر مین لائے وہان اونہون نے انتقال کیا باقی رات مسلمان لوگ قرآن پڑہتی رہے
اور اللہ سے مدد مانگتی رہے باہان جب اپنے لشکر مین گیا کہنے لگا کہ تم لوگون نے اپنا دین بدل
ڈالا اور تمہاری حکومت مین ظلم ہوتا ہے اسی باعث سے عربون کو تمپر غلبہ دیا گیا ہے اوسوقت
ایک مرد اوٹہ کہڑا ہوا اور بولا اے بادشاہ مین تمہارے دین مین ہون اور میری سو بکریان
تہین میرا بیٹا اونکو چراتا تہا تمہارے ایک امیر نے وہان خیمہ کہڑا کیا اور کچہہ بکریان لیلین باقی
اوس کے ساتہہ والون نے لی لین میری بیوی اوس کے پاس شکایت کرنے ہوئے گئے اوسکو
اپنے پاس بلوایا جب اوسکو بڑی دیر لگی تو اوسکی بیٹے نے جہانک کر دیکہا تو وہ کیا دیکہتا ہی کہ وہ امیر

اوس کے مان کے ساتھہ لیٹا ہوا ہے وہ لڑکا چلا یا تو اوس امیر نے اوس لڑکے کے قتل کا حکم کیا وہ قتل کیا گیا
اور مین اپنے بیٹے کو چھوڑانے کے لیے آیا تو اوس کے حکم سے مجپر تلوار لگائی گئی اور میرا ہاتھہ کاٹا گیا اوس نے
اپنا ہاتھہ کٹا ہوا دکھلا دیا باہان غصہ مین آیا اور بولا تو اوسکو پہچانتا ہے کہا ہان وہ یہہ ہے اور ایک امیر کیطرف
اشارہ کیا باہان نے اوس امیر کیطرف غصہ سے دیکھا وہ بھی غصہ مین آیا اور امیر بھی اوس کے طرفدار
ہوکر غصہ مین آئے اور اوس فریاد کرنے والے کو تلوارون سے قتل کرڈالا اور باہان دیکھتا رہا اور
زیادہ غصہ مین آکر بولا کہ ہای تمہاری خرابی تم کیونکر فتح کے امیدوار ہو اور تم ایسے فعل کررہے ہو
ضرور اسد تعالی تم سے بدلہ لیگا اور جو تمکو دیا ہے وہ تم سے چھین لیگا اور اون لوگون کو دیگا جو نیک
کام کا حکم کرتے ہین اور برے کام سے منع کرتے ہین جب صبح ہوئی باہان بولا مین ایسے لوگون کے ساتھ
ہوکر نہین لڑتا جو ظلم کرتے ہین لوگ بولے تو لڑائی ہمپر ڈالدے یا وہ ہمکو قتل کرین گے یا ہم اونکو قتل
کرین گے باہان سات دن تک نہین لڑا آٹھوین دن اوس نے ایک نصرانی عرب کو جاسوسی کے
لئے بھیجا وہ آیا اور مسلمانون کے لشکر مین ایک دن اور ایک رات رہا اوس نے مسلمانون کو دیکھا کہ اونکو
کچھہ فکر نہین ہے مگر اپنے کام کا سنبھالنا اور نماز اور قرآن پڑھنا اور سبحان اسد کہنا اونمین نہ ظلم ہے
نہ زبردستی ہے ابو عبیدہ رضہ کو دیکھا کہ وہ سب سے زیادہ عاجز ہین کبھی زمین پر بیٹھتی ہین کبھی زمین پر
سو رہتے ہین اور جب نماز کا وقت آتا ہی وہ لوگون کو نماز پڑھاتی ہین وہ جاسوس بادشاہ کے پاس گیا
اور کہا مین اون لوگون کے پاس سے آتا ہون جو رات کو کھڑے رہتے ہین دن کو روزہ رکھتے ہین نیک
کام کا حکم کرتے ہین بری کام سی منع کرتے ہین باہان بولا کہ یہہ لوگ مددوی تجاوکی مگر مینے ایک تدبیر سوچی
ہے اونپر غفلت کے وقت جا پڑون جب اون کے پاس سامان نہو باہان نے فوج طیار کی اور مسلمانون
کو کچھہ خبر نہ تھی ابو عبیدہ رضہ نے صبح کی نماز پڑہائی اور پہلی رکعت مین والفجر پڑہی یہانتک کہ یہہ آیت پڑھے
ان ربک لبالمرصاد یعنے تیرا رب بیشک تاک مین ہے تب ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ تمکو
اون لوگون پر قابو ملگیا اور اونکا داو کچھہ کام نہ آویگا اور اسد نے یہہ آیت تمہارے سردار کی زبان پر تمہاری
بشارت دینے کے لیے جاری کی ہے مسلمانون نے یہہ آواز سنکر تعجب کیا ابو عبیدہ رضہ نے دوسری رکعت
مین والشمس پڑھے یہان تک پہونچی فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسویہا ولا یخاف عقباہا
پس ہلاکی بھیجی اونپر اون کے رب نے پھر اوس کو برابر کردیا اور اوسکو یہہ ڈر نہین کہ وہ بدلہ لین گے

ایکا ایک آواز دینے والے نے کہا کہ بات پوری ہوئے یہہ نشانی مدد کی ہے جب ابوعبیدہ رضہ نماز پڑہ چکے بولے
اے لوگو تمنے آواز دینے والے کی آواز سنے وہ بولے ہان سنی ابوعبیدہ رضہ بولے قسم اللہ کی یہہ مدد کا آواز
دینے والا ہے اللہ ہماری مدد کریگا اور اون پر عذاب بہیجیگا جسطرح اگلی قومون پر بہیجا پہر ایکا ایک
رومیون کی فوج آپہونچی ابوعبیدہ رضہ بولے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پہر ابوعبیدہ رضہ بولے خالد رضہ
کہان ہین وہ بولے مین حاضر ہون خالد رضہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے
پانسو سوارون کو نام لیلی کر پکارا وہ سب ملکر نکلے جب رومیون کی فوج نزدیک آئی ابوعبیدہ رضہ نے آسمان
کیطرف دیکہا اور کہا یا اللہ ہم تجہی کو پوجتے ہین اور تجہی سے مدد مانگتے ہین اور تجکو اکیلا جانتے ہین اور
تیرے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہین ٹہراتے اور یہہ دشمن تیرے اور تیرے کلام کے منکر ہین اور تیرے
واسطے بیٹا ٹہراتے ہین یا اللہ اون کے اوپر ہماری مدد کر تونے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ اللہ کو پکڑے
رہو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت اچہا مالک ہے اور بہت اچہا مددگار ہے یا اللہ اون کے پاؤن
کو ہلادے اور اون کے دلون مین دہشت ڈال دے اور ہمارے اوپر تسلی اوتار اور پرہیزگاری کا
کلمہ ہم سے چمٹادے اور اپنے دشمنون سے ہمکو پناہ دے اے وہ شخص جو وعدے کو خلاف نہین کرتا ایکا ایک
رومیون نے ملکر حملہ کیا اور بہت بڑی شدت کی لڑائی ہوئی آخر ضرار رضہ نے جاکر وریجان کو قتل کیا
واقدی رح لکہتے ہین کہ ایک راوی نے کہا ہے کہ مسلمان یرموک کے دن پچیس ہزار تہے دوسرے راوی
نے کہا ہے کہ اکتالیس ہزار تہے اور یہی بات زیادہ معتبر ہے یرموک کی لڑائی مین تیسرا دن بہت سخت
تہا لڑتے لڑتے رات ہوگئی اور کافر بہت قتل ہوئے اور مسلمان تہوڑے قتل ہوئے جب رات کا
اندہیرا چہا گیا دونون اپنے ٹہکانے پر گئے مسلمانون کو نماز کے سوا کوئی فکر نہین تہی اور بعد اوسکے
زخمون کو باندہا اور ابوعبیدہ رضہ نے اون کو دو نمازین اکٹہی پڑہائین صبح کو نماز کے بعد پہر لڑائی
شروع ہوئی اس روز بہت بڑی سخت لڑائی ہوئی عورتون نے بہی خوب کافرون پر تلوارین لگائین
رومیون مین چالیس ہزار ملکہ زیادہ قتل ہوئے اور خالد رضہ کے ہاتہہ مین اوس دن نو تلوارین
ٹوٹین خالد رضہ ایک کافر سے لڑ رہے تہے ایکا ایک گہوڑے پر سے گر پڑے اوس نے اون کی پیٹہہ
پر تلوار لگائی مگر اثر نہوا خالد رضہ اوٹہے اور اون کی ٹوپی گر پڑے وہ چلائے کہ میری ٹوپی تب ایک
شخص نے وہ ٹوپی اوٹہادی خالد نے اپنے سر پر رکہہ لی وہ بولا اس حالت مین تم کہتے ہو کہ میری

ٹوپی خالد بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رخصت کے حج مین اپنے سر کے بال اوتارے
مینے آپ کے سر کے آگے کے بال لے لیے آپ نے فرمایا اے خالد تو ان بالون کو کیا کریگا مینے کہا کہ یا
رسول اللہ مین انسے برکت لونگا اور ان سے قوت چاہونگا اپنے دشمنون سے لڑنے مین آپ نے
فرمایا تجکو ہمیشہ مدد دیجائیگی جب تک یہہ بال تیرے ساتھہ رہینگے سو مینے ان بالون کو اپنی ٹوپی
مین رکہا ہے اور جب یہہ ٹوپی میرے سر پر ہوئی ہے اور مین کسی فوج سے ملا ہون مینے اون کو
بہگا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پہر خالد نے اوس کافر پر تلوار لگائی لوگ
اوسکو اوٹہا لے گئے اور وہ مر گیا واقدی لکہتے ہین کہ رومیون کے لشکر مین حمص کے لوگون مین
سے ایک مرد تہا وہ حمص کے رئیسون مین سے تہا جب رومی یرموک مین جمع ہوئے اور کہیت مین
اوترے وہ مرد اوسی جگہہ رہتا تہا کہ وہان کی ہوا اچہی تہی اوس مرد نے رومیون کی ضیافت
کی جب وہ لوگ کہانے سے فارغ ہوئے بولے کہ اپنی بیوی کو بلا اوس نے نمانا اور اونکو برا کہا اون
لوگون نے اپنی بات پر ہٹ کی اور اوسکی بیوی کو پکڑا اور سارے رات اوس کے ساتھہ کہیلتے رہے
وہ مرد رویا اور چلایا اور اونکو بد دعا دی اون لوگون نے اوسکے بیٹے کو قتل کیا اوسکی مان نے
فوج کی سردار سے فریاد کی اوس نے کچہہ نہ سنا اور اوس کے لڑکے کا بدلہ نہ لیا وہ عورت بولی قسم اللہ
کی عربون کا تمپر غلبہ ہوگا وہ بد دعا دیتی ہوئے پلٹ گئے اوس مرد نے مسلمانون سے کہا کہ یہہ لشکر
جو تمہارے سامنے اوترا ہے بہت بڑا ہے مین ایک داؤ کرتا ہون اوس جگہہ ایک تالاب تہا
رومیون کو اوسکی خبر نہ تہی اوس مرد نے مسلمانون سے کہا تم رات کے وقت پانسو آدمی جاکر اونسے
لڑو اور پہر بہاگ چلو مسلمانون نے یہی کیا اوس مرد نے رومیون سے کہا دیکہو مسلمان بہاگی
جاتی ہین اون کے پیچہے دوڑو وہ لوگ گہبرا کر دوڑے اوس مرد نے اونکو اوس تالاب کے کہرے
مقام پر کہڑا کر دیا اور کہا اس مقام مین پانی تہوڑا ہے وہ لوگ پانی مین گر پڑے اور بیشمار
لوگ پانی مین ڈوب گئے صبح کو رومیون کو خبر ہوئے کہ مسلمان بہاگے نہین وہ اپنے مقام مین
ہین صبح کو ابو عبیدہ نے نماز کے بعد جہاد شروع کیا باہان لڑنے کو نکلا آخر بہاگ چلا ایک مسلمان
نے جاکر اوس کو قتل کیا ابو عبیدہ نے کافرون کی لاشون کو گنا تو وہ لاشین ایک لاکہہ پانچ ہزار
تہین اور قیدی چالیس ہزار تہی اور مسلمانون مین چار ہزار شہید ہوئے واقدی محول سے

روایت کرتے ہین کہ یرموک کی لڑائی رجب مین سن پندرہ مین تھی اس لڑائی کے بعد سب مسلمان
دمشق مین جمع ہوئے ابن کثیر رح نے یرموک کے لڑائی کے ذکر مین لکھا ہے کہ جرجیر جو نصاری کے
بڑے سردارون مین سے تھا نکلا اور خالد کو بلایا اور کہا سچ کہو کیا تمہارے نبی پر کوئی تلوار آسمان
سے اوتری ہے اور وہ تلوار اونہون نے تمکو دی ہے کہ تم جسپر تلوار کھینچتے ہو اوسکو بھگا دیتے ہو
خالد رض بولے نہین کہا پھر تمہارا نام سیف اللہ یعنے اللہ کی تلوار کیون رکھا گیا فرمایا کہ اللہ نے ہم
مین اپنے نبی کو بھیجا اونہون نے ہمکو بلایا کوئی ایمان لایا کوئی نہ لایا مین اونہین لوگون مین تھا
جنہون نے اونکو نہ مانا پھر اللہ نے ہمارے دلون کو پکڑا اور اون کے وسیلہ سے راہ دی اور ہمنے
اون سے بیعت کی آپنے مجھسے فرمایا کہ تو اللہ کی تلوار ہے جسکو اللہ نے شریک ٹھہرانیوالون پر کھینچا ہے
اور آپنے مجکو مدد کی دعا دی اور میرا نام سیف اللہ رکھا گیا جرجیر نے کہا اے خالد تم کس طرف بلاتے
ہو خالد نے کہا گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوسکے بندے اور
اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین اور اون باتون کا اقرار کرنا جو وہ اللہ کے پاس سے لائے ہین کہا
پھر جو کوئی اس دین مین داخل ہو اوسکا کیا رتبہ ہے فرمایا ہمارا اور اوسکا رتبہ ایک ہے اوسمین
جو اللہ نے ہمپر فرض کیا ہمارے اشراف اور کمینہ پر وہ بولا پھر جو کوئے تمہارے ساتھ آج کے دن
داخل ہو اوسکو اجر اور ثواب ہے فرمایا ہان اور افضل ہے کہا وہ کیونکر تمہارے برابر ہوگا اور
تم اوس سے آگے بڑہ گئے فرمایا ہمنے اپنے نبی سے بیعت کی جب وہ زندہ تھے اور آسمان سے اونپر
پیغام آتا تھا اور وہ ہمکو اگلی امتون کی اور آسمانی کتابون کی خبر دیتے تھے اور ہمکو نشانیان دکھاتے تھے
کہ جو ہمنے دیکھا اور ہمنے سنا جو کوئی اوسکو دیکھیگا وہ کیونکر تابعدار ہوگا وہ بولا مجکو اسلام سکھلائیے
خالد نے ایک مشک پانی کی اوس پر چھوڑے پھر اوسکو دو رکعتین پڑہائین پھر خالد اور جرجیر
دونو سوار ہوئے پھر دونون نے تیز چڑہتے دن کے وقت سے سورج ڈوبنے کے قریب تک کافرون
کو تلوارین مارین اور مسلمانون نے نماز اشارے سے پڑہی اور جرجیر شہید ہوئے پادری مارش
مین نے بھی سیر الاسلام مین ان لڑائیون کا حال لکھا ہے اجنادین کا نام میدان ایزنادن اور
حمص کا نام امیس اور بعلبک کا نام ہیلیوپولس اور یرموک کی ندی کا نام ہیرومکس لکھا ہے اب
پھر دوبارہ بابل پر جہاد کا سامان ہے تاریخ کامل کا اور شاہ ولی اللہ صاحب کی ازالۃ الخفا کا

خلاصہ یہہ ہے کہ ہجرت کے تیرہوین برس حضرت عمر رض نے چند روز تک وعظ فرمایا اور جہاد کی رغبت دلائے
اور ابو عبیدہ ثقفی جو اصحابون کے دیکہنے والون مین ہین اونکو فوج کا سردار کرکے بہیجا اور اونکو تاکید
کردی کہ معاملون مین صحابیت سے مشورہ لیا کیجیو مثنیٰ ابن حارثہ اور ابو عبیدہ ثقفی دونون
عراق کیطرف چلے اودہر سے رستم نے بڑا لشکر بہیجا خوب لڑائی ہوئی کافر بہاگ گئے پہر ایک اور
بڑا لشکر آیا ابو عبیدہ نے اونکو بہی بہگا دیا فارس کے بادشاہ نے بہمن جادو کو تیس ہزار مردون
اور تین ہاتہیون کے ساتہہ بہیجا اون مین ایک سفید ہاتہی تہا کہ وہ جہان جاتا تہا وہان فتح ہوتے
تہی اور درفش کاویانی جو فریدون کے وقت سے رکہا ہوا تہا اور اوسکو نشانی فتح کی جانتے تہے
وہ بہی اوسکی ساتہہ کر دیا ابو عبیدہ نے بہادری کرکے دریائی فرات کے پل سے پار ہوکر
لڑنا شروع کیا مسلمان کچہہ گہبرائی ایک مسلمان نے پل توڑ ڈالا کہ بہاگنی کی راہ نرہے ابو عبیدہ
نے اور کچہہ سپاہیون نے گہوڑون سے اوترکر تلوارین کہینچکر ہاتہیون کی سونڈین کاٹ ڈالین
ابو عبیدہ نے اوس سفید ہاتہی کی سونڈ کاٹ ڈالی پلٹتے وقت اونکا پاؤن پہسلا وہ گر پڑے
سفید ہاتہی نے اونکو کچل ڈالا اور وہ شہید ہوئے پہر سات جوان مردون نے اونکا جہنڈا
اوٹہایا وہ سب شہید ہوئے آخر کو مثنیٰ نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑنا شروع کیا کافر بہاگ گئے
مسلمانون نے پہر پل کو درست کیا اور اس پار چلے آئے اس لڑائی مین چار ہزار مسلمان
شہید ہوئی چند روز تک کافر لڑنے کو نہ آئی چودہوین سال جریر ابن عبد اللہ بجلی رض یمن سے آئے
حضرت عمر رض نے چار ہزار مرد بجیلہ اور کندہ اور اور قومون سے طیار کرکے جریر کو اونکا سردار کیا
اور عراق کیطرف مثنیٰ کی مدد کے لیے بہیجا اور مثنیٰ کو لکہہ بہیجا کہ جریر کی عزت اور تعظیم کرین کیونکہ
اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمان بویب مین
جمع ہوئے جو اب کوفہ کے قریب ہے اور مہران نے کہلا بہیجا کہ تم پار اوترو گے یا ہم پار اوترکر
تم تلک آوین مثنیٰ نے کہلا بہیجا کہ تم اوترو مہران پار آیا اور فرات کے کنارے پر اوترا مثنیٰ نے
کہا کہ مین تین بار اللہ اکبر کہونگا تب تم طیار ہو جائیو پہر چوتہی بار مین حملہ کیجیو جب پہلے بار
اللہ اکبر کہا کافر جلدی سے دوڑ پڑے مثنیٰ نے خوب جہاد کیا مہران مارا گیا اوسکی فوج بہاگی
مثنیٰ پل تک پہنچی اور کافرون کا رستہ روک لیا مسلمانون نے اونکو قتل کیا مسلمانون مین

اور فارس والون مین کوئی اور لڑائی ایسی نہین ہوئی کہ جسکی ہڈیان اس سے زیادہ باقی رہی ہون
قتل کئے ہوؤن کی ہڈیان ایک مدت تک باقی رہین اور لوگون نے انکل کیا کہ ایک لاکھہ قتل ہوئے
اب جس جگہہ سکون ہے اوس کے اور فرات کے کنارے کے درمیان مین کافر قتل ہوئے ازالۃ الخفا
مین ہے کہ پہر سیندرہوین سال فارس کے بادشاہ یزدجرد نے بہت بڑا لشکر جمع کیا اور یزدجرد
مدائن مین بیٹھا اور رستم کو فوج کا سردار کیا ادہر سے حضرت عمر رضہ نے ہر طرف سے بہادرون کو
بلایا بہت بڑا محمدی لشکر طیار کیا حضرت سعد رضہ جو ابو وقاص کے بیٹے تھے اونکو اوس لشکر کا سردار
کیا اور مثنی اور جریر کو لکھہ بہیجا کہ سب سعد کے جھنڈے کے نیچے رہین اور اوسکو عراق کے سرداروں کا
سردار سمجہین حضرت عمر بار بار پہلوانون کو اون کے پاس بہیجتے رہے تیس ہزار اور کئی ہزار مرد
سعد رضہ کے ساتہہ جمع ہوئے اونمین ایک ہزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون میں سے
تھے اور اون مین سے ننانوے وہ تھے جو بدر کی لڑائی مین آپ کے ساتہہ حاضر رہے تھے حاکم
کی کتاب مین ہے کہ قادسیہ کے دن مغیرہ ابن شعبہ رضہ فارس کے سردار کے پاس بہیجے گئے وہ بولا
کہ تم وہ لوگ ہو کہ تمکو اپنے شہرون مین اتنا کہانا نہین ملتا کہ تمہارا پیٹ بہرے سو تم اپنی حاجت
کے موافق اناج لے لو ہم تمکو دینگے کیونکہ ہمکو تمہارا قتل کرنا ناگوار ہے مغیرہ رضہ بولے قسم اللہ کی
ہم اسلیے نہین آئے لیکن ہم وہ لوگ تھے کہ پتہرون کو اور بتون کو پوجتے تھے پہر جب کوئی پتہر
اوس پتہر سے اچہا مل جاتا تھا اوسکو پہینک دیتے تھے اور دوسرا پتہر لیتے تھے اور رب کو نہین
پہچانتے تھے یہانتک کہ اللہ نے ہمارے اپنے لوگون مین سے ایک پیغام پہونچانیوالا ہماری طرف
بہیجا اوس نے ہمکو اللہ کی تابعداری کے طرف بلایا ہم اوسکے تابع ہوئے اور ہمکو حکم ہوا کہ اپنے
دشمنون سے لڑین جنہون نے اللہ کی تابعداری چہوڑدی اور ہم اناج کے لیے نہین آئے لیکن
ہم اسلئے آئے ہین کہ تمہارے لڑنے والون کو قتل کرینگے اور تمہارے لڑکون کو قید کرلین گے اور
جو تونے اناج کا ذکر کیا سو بیشک ہمکو اتنا اناج نہین ملتا تھا کہ اوس سے ہمارا پیٹ بہرے اور
بعضے وقت ہمکو اتنا پانی بھی نہین ملتا تھا جس سے ہم جہک جاوین پہر ہم تمہاری زمین مین
آئے یہان ہمنے بہت اناج اور بہت پانی پایا قسم اللہ کی ہم اس سرزمین سے نہین سرکین گے
یہانتک کہ یہہ زمین ہمکو ملے یا تمکو پہر حضرت سعد نے ہر طرف فوجین بہیجین اور رستم نے ایک

پل طیار کیا اور دریا کے اسطرف آیا حضرت سعد نے لشکر کے سرداروں کو بڑی بڑی نصیحتین فرمائین
اور اللہ کے وعدے یاد دلائے اور شاعروں کو حکم کیا کہ بہادری دلانیوالی شعرین پڑہین اور قرآن
پڑہنے والون کو حکم کیا کہ سورہ انفال پڑہین جب اونہون نے سورہ انفال شروع کی دلون کو تسلی
ہوئی پہر فرمایا کہ جب مدد کی ہواؤن کے چلنے کا وقت یعنے نماز کا وقت آوے مین اللہ اکبر کہونگا
تم بھی اللہ اکبر کہیو اور سامان لڑائی کا طیار رکہیو جب دوسری بار اللہ اکبر کہی جاوے زرہ پہنیو
اور ہتیار لڑائی کے اوٹہائیو جب تیسری بار اللہ اکبر سنو جوان لوگ لڑائی کے میدان مین آوین
اور چوتھی بار اللہ اکبر سنکر کہیو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سب ملکر دشمنون سے لڑیو
پہر خلاصہ یہہ ہے کہ تین دن اور ایک رات لڑائی قائم رہے چوتھے دن فتح ہوئی پہلے دن
فارس والی لوگ گہوڑون پر سوار ہوکر آئے اور تیر اندازون کو ہاتہیون پر بٹہا کر لائی محمدیون
نے اللہ کی مدد سے لڑنا شروع کیا پہلے غالب بن عبداللہ اسدی اور عاصم ابن عمرو تمیمی میدان
مین آئے اودہر سے بھی دو سردار نکلے ایک کو غالب کمند مین باندہ کر سعد رضہ کے پاس لائے
دوسرے پر عاصم نے حملہ کیا وہ بہاگ گیا عاصم اوس کے بدلے ایک اونٹ سوار کو پکڑ لائے کافرون
مین ایک بڑا تیر انداز تھا وہ عمرو ابن معدی کرب کے ارادے پر میدان مین آیا عمرو نے ایک
تیر پہینکا اور اوسکو زمین پر گرایا اور اوسکا سر کاٹا پہر مہران جو آذربایجان کا حاکم تھا گہوڑے
پر اترا آتا ہوا آیا منذر ابن حسان نے اوسکو نیزہ مارا اتنے مین جریر ابن عبداللہ بجلی پہونچے اور
اوسکا سر کاٹا تب کافرون نے ہاتہیون کو دوڑایا اور سیہون نے ملکر مسلمانون پر حملہ کیا اونکا
ارادہ تھا کہ قوم بجیلہ کو بالکل فنا کر دین کیونکہ مہران کو جریر بجلی نے قتل کیا تھا سعد رضہ نے طلیحہ
اسدی کو حکم فرمایا کہ اپنی قوم کے ساتھ جلد اون کی مدد کو پہونچو جب یہہ لوگ میدان مین پہونچی
کافرون مین کا ایک بڑا سردار میدان مین نکلا طلیحہ نے نیزہ مار کر اوسکو قتل کیا پہر سیہون نے
ملکر ہاتہی کے سوارون پر تیر برسائے اور تین اکثر بہاگ گئے اشعث ابن قیس کندی نے اپنی
قوم کو پکارا کہ اسدیون نے شیرون کا کام کیا تمکو کیا ہوا اوس قوم نے بھی حملہ کیا باقیون کو بہگا
دیا بعد اوس کے کافرون مین کے سردارون مین سے ذوالحاجب اور جالینوس بڑا لشکر اور بہ
زبردست ہاتہیون کو لیکر آئے سعد رضہ کی طرف سے چوتھی بار اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئے سب

مسلمان ملکر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہتے ہوئے کافرون پر ٹوٹ پڑے قوم اسد اور بجیلہ
اور کندہ کے لوگ خوب لڑے اون مین سے بہت شہید ہوئے سعد رض نے عاصم ابن عمرو تمیمی کو
کہلا بہیجا کہ ایسی تدبیر کرو کہ ہاتہیون کے سوار عاجز ہو جاوین عاصم نے تمیم اور اسد کے تیر اندازون
کو حکم کیا کہ وہ ہاتہیون پر دوڑے اور اونکا موٗنہ پہیر دیا پہر آواز دی کہ ہاتہیون کی رسیان کاٹ
ڈالو جب رسیان کاٹ ڈالین سوار زمین پر گر پڑے دشمن بہاگ گئے حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ کو
لکہا تہا کہ ایک فوج طیار کرکے ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص کو اونکا سردار کرکے بہیجو سو ایسا
اتفاق ہوا کہ دوسرے دن قعقاع جو ہاشم کے لشکر کا پیشوا تہا ڈیڑہ ہزار سوارون کے ساتہ
پہونچا لوگون کو بڑے تسلی ہوئی قعقاع میدان مین آیا اودہر سے ذوالحاجب نکلا قعقاع نے پکارا
کہ اے پل والون کے بدلہ لینے والو پہر اوسکو قتل کیا دو شخص اور نکلے حارث ابن ظبیان قعقاع
کے مدد کو پہونچے دونون نے اون دونون کافرون کو قتل کیا کافرون کے لشکر مین بڑی شکست
پڑی دوپہر کو دونون فوجون نے کچہہ آرام لیا ظہر کے نماز کے بعد پہر لڑائی کی آگ بہڑکی تیسرے
دن لشکر ہاشم کا پہونچا پہلے حملہ ہوا پہر تیرون اور نیزون سے لڑائی ہوئے پہر دوڑنے مین مقابلہ
ہوا پہر کشتی ہوئی ہاشم نے کافرون کی دہنی طرف کی فوج پر حملہ کیا اور اون کی صفون کو تتر بتر
کر دیا پہر عمرو ابن معدی کرب نے اپنے یارون کو لڑائی پر طیار کیا اور کافرون کی بیچ کی فوج
پر دوڑے اور بہتون کو قتل کیا کافرون کا ایک سوار نکلا اودہر سے ایک مسلمان پست قد نکلا
اور اوسکو تلوار سے قتل کیا کافرون نے اپنی فوج کو دو حصہ کرکے مقابلہ کیا پہلی فوج کے آگے سفید
ہاتہی تہا وہ لوگ قعقاع اور عاصم کے سامنے آئی اور دوسری فوج کے آگے اور ایک ہاتہی تہا
وہ لوگ جمال ابن مالک اسدی کے سامنے آئے سعد کے حکم سے قعقاع اور عاصم نے نیزہ اوٹہاکر
ایک بار سفید ہاتہی سے سامنا کیا اور جمال نے دوسرے ساتہی کے ساتہہ دوسرے ہاتہی کا سامنا
کیا اور ہر ایک کے ساتہہ ایک جماعت ہمراہ ہوئے ان چار جوان مردون نے اپنے نیزے ہاتہیون
کے آنکہون مین بہونک دیئے ہاتہی چلاتی ہوئے اپنے لشکر مین بہاگ گئے پہر اور لشکر والون کو
تتر بتر کر دیا پہر مسلمانون نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہکر لڑائی مین مشغول ہوئے رات تک یہی معاملہ
رہا اللہ نے بڑا صبر مسلمانون کے دل مین ڈالا ایک فوج دوسری فوج مین مل گئی ساری

اسی طرح گذری آدہی رات کو سعد رض نے اللہ سے دعا کی صبح کو مسلمانون کو تسلی دیکر جہاد کی رغبت
دلائی جب دن چڑہا فتح کی ہوا آئی جو تیر محمدیون کے لشکر سے چلا کافرون تک پہونچا اور دشمنو نکا
جو حربہ آیا اد لٹا پڑا آخر کو ہلال ابن علقمہ نے رستم کا سر کاٹا اور پکار دیا کہ مینے رستم کو قتل کیا اس
آواز کو سنکر ایرانی لوگ سب بہاگے اور مسلمانون نے اونکا پیچہا کرکے بہتون کو قتل کیا سعد رض
نے اللہ کا شکر کیا بعد اسکے قادسیہ کا قلعہ فتح کیا کافرون مین سے لاکہہ آدمی قتل ہوئے اور مسلمانون
مین سولہ ہزار پانسو مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ ضرار ابن خطاب نے درفش کاویانی
لے لیا اور وہ فارس والون کا بڑا جہنڈا تہا تب اوسکی عوض مین اونکو تیس ہزار دیے گئے
جاننا چاہئے کہ یہہ لڑائی بہی دریائے فرات پر تہی یہی خاص مقام شہر بابل کا ہے جسکی فتح ہونیکی
اللہ نے خبر دی تہی امام ابو یوسف کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ ہمسے بیان کیا اسمعیل نے
جو ابو خالد کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے حصین نے بیان کا اونہون نے ابو وائل سے روایت کی کہ سعد
ابن ابی وقاص رض آئے یہانتک کہ قادسیہ مین اوترے تو شاید ہم لوگ سات ہزار یا آٹہہ ہزار
سے زیادہ تھے اور مشرک اوسدن ساٹھہ ہزار یا اسکی قریب تھے جب وہ اوترے اونہون نے ہمسے کہا تم
پلٹ جاؤ کہ ہم تمہارے پاس کچہہ گنتی نہین دیکہتے یعنے شمار مین تم بہت کم ہو اور ہم تمہارے پاس
کچہہ قوت اور ہتیار بہی نہین دیکہتے تم پلٹ جاؤ کہا ہم پلٹنے والے نہین ہین اونہون نے کہا تم ہمارے
پاس ایک عقلمند مرد کو بہیجو کہ وہ ہمکو خبر دیوے کہ تم کیون آئے ہو کیونکہ ہم تمہارے پاس کچہہ
گنتی اور کچہہ سامان نہین دیکہتے تب مغیرہ رض دریا سے پار ہو کر اون کی طرف گئے رستم نے کہا مجکو خبر
دو تم کس باعث سے اپنی شہرون سے آئی ہو کیونکہ ہم تمہارے ساتہہ کچہہ گنتی اور سامان نہین دیکہتے
مغیرہ رض بولے کہ ہم لوگ کمبختی اور گمراہی مین تھے پہر اللہ نے ہم مین ایک نبی کو بہیجا اور ہمکو اوسکے
وسیلہ سے راہ دکہائی اور اوسکے ہاتہون پر ہمکو رزق دیا رستم بولا پہر تو ہم تمکو قتل کرینگے
مغیرہ رض بولے اگر تم ہمکو قتل کروگے ہم بہشت مین جاوینگے اگر ہم تمکو قتل کرینگے تم آگ
مین جاؤگے نہین تو ہمکو جزیہ دو تب وہ لوگ چلائی اور بولے ہمارے اور تمہارے بیچ مین
صلح نہین ہے مغیرہ رض بولے تم ہماری طرف پار اوتروگے یا ہم تمہاری طرف پار اوترین رستم
بولا ہم تمہاری طرف پار اوترینگے تب مسلمانون نے ڈہیل دی یہانتک کہ اونمین سے پار اوترگئے

جو لوگ پار اوترے پھر اونپر مسلمانون نے حملہ کیا اور اونکو قتل کیا اور بھگا دیا عبد اللہ ابن حجش نے
کہا ہے کہ ہمنے اونکو بھگا دیا یہانتک کہ وہ فرات تک پہونچے ہم پھر سوار ہوئے اور اون کو ڈھونڈھا وہ
بھاگے یہانتک کہ سورا تک پہونچے اور ہمنے اونکو ڈھونڈھا اور وہ بھاگے یہانتک کہ صراۃ تک آئے اور
ہمنے اونکو ڈھونڈھا اور وہ بھاگے یہانتک کہ وہ مدائن تک آئے شہر والون کے سپاہیون نے ہمکو
سرحد کے نزدیک پایا اور ہمارے گھوڑے سوارون سے لڑے اور شہر والون کے سپاہی بھاگ
گئے یہانتک کہ مدائن میں پہونچے اور ہم چلے یہانتک کہ دجلہ کے کنارے پر اوترے کچھ لوگ ہم میں سے
کلواذا سے اور مدائن کے نیچے سے پار ہوئے اور ہمنے اونکو گھیر لیا یہانتک کہ اون لوگون کو کتون
اور بلیون کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہ ملی تب وہ ایک رات میں اپنا اسباب لاد کر چلے یہانتک کہ
جلولا تک آئے مدائن کی لڑائی کا پورا بیان ابن کثیر اپنی تاریخ میں یون لکھتے ہیں کہ پھر سعد رض
بڑے بڑے لشکر اور بہت ہتیار لیکر اس ارادہ پر چلے کہ مدائن کو فتح کرین کچھ دن شوال کے باقی تھے
یہہ سب لوگ کوفہ میں اوترے زہرہ جو فوج کے سردارون میں تھے وہ سب کے آگے مدائن کیطرف
چلے واقدی نے زہرہ کی جگہ زبیر لکھا ہے اور لکھا ہے کہ سعد رض نے اپنی آگی کی فوج پر زبیر ابن
حویریہ کو بھیجا اور اونکے بعد عبد اللہ اور شرحبیل ابن شمط کو بھیجا اور اون کے بعد ہاشم ابن
عتبہ اور خالد ابن عرفجہ کو بھیجا آگے ایمان والو اون سات چرواہون کو یعنے سات حاکمونکو
اور آٹھ سردارون کو گنلو جنکی جناب میکا علیہ السلام نے خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ ہم سات
چرواہے اور آٹھ سردار قائم کرکے اس ملک پر چڑہائی کرینگے چرواہا ان پاک کتابون کی
بولی میں حاکم کو کہتے ہیں پہلے فوج کے سات حاکمون کو گن لو حضرت ابو بکر رض نے مثنیٰ ابن حارثہ
شیبانی کو بھیجا وہ عراق میں برس بھر لڑتے رہے یہہ پہلے حاکم ہیں پھر خالد رض کو اون کی مدد کے
لئے بھیجا یہہ دوسرے حاکم ہیں پھر حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ ثقفی کو فوج کا سردار کرکے بھیجا یہہ
تیسرے حاکم ہیں پھر جریر ابن عبد اللہ رض کو فوج کا سردار کرکے بھیجا یہہ چوتھے حاکم ہیں پھر سعد
ابن ابی وقاص رض کو سردارون کا سردار کرکے بھیجا یہہ پانچوین حاکم ہیں پھر ہاشم ابن عتبہ کو
فوج کا سردار کرکے بھیجا یہہ چھٹے حاکم ہیں پھر پانچ برس بعد نعمان ابن مقرن رض کو فوج کا
سردار کرکے نہاوند کی فتح کے لیے بھیجا عراق کا ملک پورا فتح ہو چکا اب آٹھ سردارون کو گن لو

ایک سعد ابن عمرو انصاری رض جنکو خالد نے ایک فوج کے ساتھہ بہیجا دوسرے زبیر جنکو سعد رض نے اپنی
کی فوج پر بہیجا تیسرے عبد اللہ چوتھے شرجبیل جنکو زہیر کے بعد بہیجا پانچوین ہاشم ابن عتبہ چھٹے
خالد ابن عرفجہ جنکو اون کے بعد بہیجا ساتوین ابو موسی رض جنکو حضرت عمر رض نے نہاوند کی لڑائی
پر بہیجا اور اونکو لکھہ بہیجا کہ بصرہ والون کے ساتھہ چلو آٹھوین حذیفہ رض جنکو حضرت عمر رض نے
لکھہ بہیجا کہ کوفہ والون کے ساتھہ چلو اب پہر مدائن کیطرف چلنے والون کا حال سنو ابن کثیر
لکھتے ہین کہ زہرہ سب کے آگے مدائن کیطرف چلے ایک فوج فارس کے کافرون کی اون کو
ملی زہرہ نے اونکو بہگا دیا اور فارس کے کافر بہاگ کر بابل کیطرف گئے اور وہان بڑی فوج
جمع تہی اون لوگون مین سے جو قادسیہ کی لڑائی کے دن بہاگے تہے اونہون نے اپنے اوپر
فرزان کو سردار کر لیا تہا زہرہ نے حضرت سعد رض کو یہہ حال کہلا بہیجا حضرت سعد رض بابل
کیطرف چلے خوب لڑائی ہوئی جناب سعد رض نے اونکو بہگا دیا جتنی دیر چادر رکہنے لپیٹنے مین
لگتی ہے اوتنی دیر بہی نہین لگی جلدی سے اونکو بہگا دیا کچہہ لوگ اونمین سے مدائن کیطرف
چلے گئے اور کچہہ نہاوند کیطرف بہاگ گئے اور حضرت سعد رض چند روز بابل مین ٹہرے پہر
بابل سے مدائن کیطرف چلے فارس والون کی ایک اور فوج ملی اون سے بہی خوب لڑائی ہوئی
فارس والون کا سردار جسکا نام شہریار تہا لڑنے کو آیا ادہر سے ایک مسلمان نے جنکا نام
نائل تہا اوسکا سامنا کیا پہلے دونو نیزہ سے لڑے پہر تلوار سے پہر کشتی لڑکر دونون گہوڑے
پر سے گر پڑے شہریار اوس مسلمان کے سینہ پر گرا اور ایک خنجر اوسکے ذبح کرنے کے لئے
نکالا شہریار کی اونگلی مسلمان کے موںہہ مین جا پڑی اوس نے کاٹ کہایا کہ شہریار بیتاب ہوگیا
خنجر اوس کے ہاتہہ سے گر پڑا مسلمان نے خنجر لیکر شہریار کو ذبح کر ڈالا اور اوسکا گہوڑا اور
دو کنگن اور اسباب لے لیا اور اوس کے ساتہہ والے بہاگ گئے پہر حضرت سعد رض نے نائل کو
قسم دی کہ جب لڑائی ہووے وہ شہریار کے دونون کنگن پہن لیوے اور اوسکی گہوڑے
پر سوار ہووے اور وہ ایسا ہی کیا کرتا تہا فائدہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے مگر تہوڑی
دیر پہننا خصوصًا کافرون کے دل جلانے کے لئے درست ہے پہر جناب سعد رض نے زہرہ کو
کوثی سے نہر شیر تک اپنے آگے کر لیا اور چلے اور جسوقت سعد رض شہر نہر شیر مین اوترے تو

تھی ہجرت سے سولھوان برس شروع ہوا فارس کے بادشاہ کے جو دو شہر تھے اون مین سے
ایک شہر یہہ ہے جسکا نام نہر شیر ہے جو پچھم کیطرف دریائے دجلہ کے پاس تھا اوس شہر کے
لوگون نے اپنی شہر مین بڑی مضبوطی کی اور مسلمانون کو شہر مین آنے سے روکا محمدیون
نے شہر کو گھیر لیا اوس شہر کے کافر نکلتے تھے اور لڑتے تھی اور قسم کہاتے تھے کہ ہم کبھی نہ بہاگینگے
اللہ نے اونکو جھوٹا کر دیا اور بہگا دیا اونہون نے اپنے شہر مین پناہ پکڑی جناب سعد رضہ
نے اونکو گھیرا یہانتک کہ اونہون نے کتے اور بلیان کہائین اون مین سے ایک مرد مسلمانون
کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ تمکو صلح منظور ہے اسبات پر کہ دجلہ کی وہ
طرف جو ہمارے نزدیک ہے وہ ہمارے پہاڑ تک ہمارے عمل مین رہے اور دجلہ کی وہ طرف
جو تمہارے نزدیک ہے وہ تمہارے پہاڑ تک تمہارے عمل مین رہے کیا ابہی تمہاری پیٹ
نہین بہرے محمدیون کیطرف ایک مرد تھے جو ابو مُقَرِّن کہلاتے تھے اون کی زبان سے اللہ
نے ایسی بات کہوا دی کہ اونکو کچہہ خبر نہوئے کہ مینے کیا کہا وہ شخص بادشاہ پاس اور شہروالون
کے پاس گیا اور جو کچہہ سنا تھا اون سے بیان کیا وہ لوگ نہر شیر سے بہاگ کر مدائن کیطرف چلے
گئے لوگون نے ابو مقرن سے کہا تمنے اون سے کیا کہا وہ بولے قسم اوسکی جسنے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچی دین کے ساتھہ بہیجا ہے مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا مگر یہہ کہ میرے اوپر سکینہ
ہے یعنے فرشتے ہین اور مین امیدوار ہون کہ وہ ایسی بات بولے ہون جس مین بہتری ہو اور
لوگ اون کے پاس آتے تھے اور اون سے یہہ حال پوچھتے تھے اور اون پوچھنیوالون مین
جناب سعد رضہ بہی تھی وہ وہان تشریف لائے جہان ابو مقرن اوترے ہوئے تھے اور
فرمایا اے ابو مقرن تمنے کیا کہا واللہ وہ لوگ بہاگے جاتے ہین اونہون نے قسم کہائی
کہ مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا جناب سعد رضہ نے لوگون کو پکارا اور اون کے ساتھہ شہر کیطرف
گئے شہر مین سے ایک مرد نے پکارا الامان پہر ہمنے اوسکو امان دی وہ بولا قسم اللہ کی
شہر مین کوئی نہین ہے لوگون نے دیوارون پر چڑہ کر دیکہا کسی کو نہ پایا پہر وہ مدائن کی
طرف بہاگے یہہ بات صفر کے مہینہ مین تھی پہر ہمنے اوس مرد سے اور کچہہ اور قیدی آدمیون
سے پوچہا کہ یہہ لوگ کس باعث سے بہاگے وہ لوگ بولے کہ بادشاہ نے تمہاری طرف ایک مرد کو

بہیجا کہ صلح کا پیغام دیوے تم مین سے ایک مرد نے جواب دیا کہ ہمارے تمہارے بیچ مین کبہی صلح نہو گی
یہانتک کہ ہم افریدین کا شہد کوٹی کے ترنج کے ساتھہ کہاوین گے بادشاہ بولا آہ ہای خرابی ہماری
اون لوگون کے زبانون پر تو فرشتے بولتے ہین ہمکو عربون کیطرف سے جواب دیتے ہین پہر بادشاہ
نے لوگون کو کوچ کا حکم دیا کہ یہان سے مداین کیطرف چلو وہ لوگ کشتیون پر بیٹہکر پار ہو کر مداین
کو گئے اور وہ یہان سے بہت پاس ہے جب مسلمان نہرشیر مین داخل ہوئے اونکو مداین کا
اوجلا محل نظر آیا واقدی لکہتی ہین کہ یہہ لڑائی جو شہر یار سے ہوئی یہہ کوثاریا کے پاس ہوئی
جب شہر یار مارا گیا تو لکہا ہے کہ جناب سعد رض کوثاریا مین اوس مکان مین اوترے جہان
کافرون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید کیا تھا جناب سعد رض نے وہان نماز پڑہی اور اللہ
کا شکر کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا اور چند روز کوثاریا مین مقام کیا پہر لکہا ہے
کہ سعد رض نے زہیر کو آگے بڑہایا وہ بارہ ہزار سوارون کے ساتھہ چلے اونکو ساباط کے لوگ ملے
اور صلح چاہی زہیر نے صلح کر لی پہر ایک اور فوج فارس والون کی لڑنے کو آئی اونکا سردار
مارا گیا مسلمان اونکے پیچہے چلے یہانتک کہ نہرشیر مین اوترے واقدی کہتے ہین کہ سعد رض نے
نہرشیر پر دو مہینہ قیام کیا اور اپنی فوجین لوٹنے کے لئے فرات اور دجلہ کے کنارے پر پہیلادین
نہرشیر کے لوگون نے تیر اور پتہر اور گولہین پہینکنی شروع کین سعد رض نے بہی گولہین بنوائے
اور بہت دنون تک اوس شہر کو گہیرے رہے وہ لوگ لڑنے کو نکلے مسلمان بہی خوب لڑے اور
فارس کے کافرون نے تیر اندازی کی اور عرب بہی تیرون سے لڑے پہر واقدی نے ابو مقرن
کا قصہ لکہا ہے جو اوپر ہو چکا اور لکہا ہے کہ اون سے اللہ نے وہ بات بلوادی جسکو وہ نہین جانتے
تہی اونہون نے اوسکو فارسی مین جواب دیا اور وہ فارسی کچہہ بہی نہین پہچانتے تہی اور
اوسکو اچہی طرح نہین بول سکتی تہی تاریخ کامل مین ابو مقرن کا نام اسود ابن قطبہ لکہا ہے
واقدی لکہتی ہین کہ مسلمان نہرشیر مین داخل ہوئے وہان کوئی نہ تہا اوس پر قبضہ کر لیا اور
سعد رض نے وہان تین دن قیام کیا پہر کافرون نے کشتیان کہینچ لین مجوسیون نے دجلہ مین گہوڑے
ڈالدیئے اور دوسرے کافرون کی فوج پانی مین آئی مسلمانون نے اونکی آنکہون مین نیزے ہونکے
وہ لوگ بہاگے اور اون مین کے اکثر قتل ہوئے اور تہوڑے سے بچ کر کنارے پر پہونچے پہر

سعد رضہ نے اور لوگون کو دجلہ مین اوتارا اوس مین موجین اوچھلتی تہین لوگ پیرنے مین محنت کرتے
تھے اور موجون کا اور دریا کے جوش کا کچھہ خیال نہین کرتے تھے اللہ کے بھروسی پر چلے جاتے
تھے حضرت سعد رضہ نے دعا کی تھی اون کی دعا سے سب مسلمان سلامت رہے کسی کا اسباب
بھی نہین ڈوبا ایک شخص کا لکڑی کا پیالہ بہہ گیا تھا موج اوسکو لے گئے تھی اوس نے دعا کی
کہ یا اللہ ایسا نہ کیجیو کہ ان سبھون کے بیچ مین سے میرا ہی اسباب جاتا رہے پھر اوس پیالہ کو
لہر نے اوس طرف پھینکدیا جدہر لوگ جاتے تھے لوگون نے اوسکو لے لیا اور جسکا تھا اوسکو
دیدیا ابن کثیر لکھتے ہین یہہ بہت بڑا معجزہ تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بڑی کرامت
تھی آپکے اصحابون کی اللہ اون سے راضی رہے پھر مسلمان مدائن مین داخل ہوئے یزدجرد بہاگا
اور حلوان مین جاکر ٹہرا حضرت سعد رضہ نے مدائن کے بادشاہی محل مین جمعہ کی نماز پڑہی
اور اوجلے محل مین داخل ہوئے اور مال اور خزانہ بادشاہ کا سب لوٹ لیا واقدی لکھتے ہین
کہ سعد رضہ جس دن سے محل مین داخل ہوئے اوسی دن سے نمازین پوری پڑہین یعنے چار
رکعتین پڑہین کیونکہ اونہون نے وہان رہنے کی نیت کی تھی ابن کثیر لکھتے ہین کہ اوجلے محل
کے فتح ہونے کی خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا مدائن
بہت بڑا آباد شہر تھا محمدیون کے قبضہ مین آیا واقدی مین ہے کہ یزدجرد کی بیٹی یعنے شہربانو پکڑی ہوئی آئین حضرت
عمر رضہ نے جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین دے ڈالین تاریخ کامل مین ہے
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی ابن حاتم رضہ سے فرمایا تھا کہ واللہ تو سن لیگا کہ بابل
کے اوجلے محل فتح ہوئے وہ کہتے ہین کہ مین مسلمان ہوا اور مینے دیکھا کہ اوجلے محل فتح ہوئے
ازالۃ الخفا مین ہے کہ یزدجرد بہاگا اور حلوان مین جاکر ٹہرا اور بڑا لشکر جلولا مین جمع ہوا
حضرت عمر رضہ نے بارہ ہزار کا لشکر ہاشم ابن عتبہ کو سردار کرکے جلولا کیطرف بہیجا اوسی بار
لڑائی ہوئی آخر کافرون کا لشکر بہاگا یزدجرد حلوان سے رے کیطرف بہاگا کچھہ فوج حلوان
مین چھوڑ گیا تاریخ کامل مین ہے کہ جلولا اسلئے نام رکہا گیا کہ ایک لاکہہ کافر قتل ہوئے تمام
میدان کو لاشون نے ڈہانک لیا امام ابو یوسف کی روایت مین عبد اللہ ابن جحش کی زبانی
جلولا کے ذکر مین لکہا ہے کہ وہی وہ لڑائی تھی جس مین اللہ نے اونکو ہلاک کیا اور اوسنے

جو اون مین باقی تھے وہ نہاوند کیطرف چلے گئی پہر ہر شہر کے لوگ اپنی حدون اور اپنی شہرون
کیطرف چلے جاتے تھے اے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی چودہوین
آیت کو پہر دیکھو تو وہان یہہ خبر ہے کہ ہر ایک اپنے وطن کو بہاگیگا یہہ اوسکا ظہور ہوا کہ جو جو
لوگ ہر ہر شہر کے جمع ہوے تھے سب اپنے اپنے شہرون کی طرف بہاگ سکے پہر امام
ابو یوسف کی روایت مین جلولا کی لڑائی کے بعد لکہا ہے کہ حیرہ اور فرات کے درمیان
مین کوفہ کا خط کہینچا اور وہان اوترے تاریخ الخلفا مین ہے کہ پندرہوین سال جناب سعد
رضہ نے شہر کوفہ بنایا ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلے مسجد بنائی پہر گہر بنائی امام نووی رحہ تہذیب
مین لکہتے ہین کہ قادسیہ اور کوفہ کے بیچ مین دو منزل کے قریب ہے اور قادسیہ اور بغداد
مین پانچ منزل بیچ مین ہے تاریخ الخلفا مین ہے کہ سن سولہ مین تکریت فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے
کہ انطاق موصل سے تکریت کیطرف گیا اور خندق کہودا اور اوس کے ساتہہ رومی اور قوم
ایاد اور تغلب اور نمر تھے حضرت سعد رضہ نے فوج بہیجی چوبیس لڑائیان ہوئین تو قوم تغلب
اور ایاد اور نمر کے لوگ مسلمان ہوگئے عبد اللہ جو فوج کے سردار تھے اونہون نے کہلا بہیجا
کہ جب تم ہمارا اللہ اکبر سنو تو جان لیجیو کہ ہم نے خندق کے دروازے لے لئے اوسوقت تم وہ
دروازے لے لینا جو دجلہ کے نزدیک ہین اور اللہ اکبر کہنا اور جسپر قابو پاؤ اوسکو قتل کر ڈالنا
عبد اللہ اور سب مسلمان اوٹہی اور اللہ اکبر کہا اور تغلب اور ایاد اور نمر والون نے بہی اللہ اکبر
کہا رومیون نے گمان کیا کہ مسلمان اون کے پیچھے سے دجلہ کے قریب سے آئی اونہون نے اون
دروازون کا قصد کیا جنپر مسلمانون کی فوج تہی مسلمانون کی تلوارون نے اونکو لے لیا
خندق والون مین سے کوئی نہین بچا عبد اللہ نے ربعی ابن افکل کو دو قلعون کی طرف
یعنی نینوی اور موصل کیطرف بہیجا اون لوگون نے صلح قبول کر لی اور کہا گیا ہے کہ حضرت
عمر رضہ نے عتبہ کو موصل کے ارادہ پر عامل کیا اونہون نے سن بیس مین اوسکو فتح کیا
وہ وہان پہونچی تب نینوی کے لوگ اون سے لڑے اونہون نے اوس قلعہ لے لیا
اور وہی پورب کیطرف تہا اور وہ دجلہ کے پار گئے موصل جو پچہم کا قلعہ تہا وہان کے لوگون
نے اوسی صلح کی اے ایمان والو اس مقام مین حضرت اشعیا علیہ السلام کا تیرہوان

باب اور سینتالیسوان باب اور اڑتالیسوان باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا پچاسوان باب پہر دیکہہ لو اور جناب میکا علیہ السلام کے پانچوین باب کی پانچوین اور چہٹی آیت کو جو بہت صاف ہی یہان ضرور دیکہو جناب میکا علیہ السلام نے فرمایا تہا کہ ہم یعنے ہمارے دین والے سات چرواہی اور آٹہہ سرگروہ قایم کرکے اوس پہ چڑہین گے اور وہ یعنے وہی سات حاکم اور آٹہہ سردار تلوار سے آسور کی زمین کو اور نمرود کی زمین کو اوسکے مدخلون مین ویران کرین گے یاد رہے ان کی کتابون سے ثابت ہے کہ شہر نینوی دریاے دجلہ پر تہا سنحارب بادشاہ جسکی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتہ نے مار ڈالا وہ نینوی کا بادشاہ تہا اوسیکو آسور کا بادشاہ جابجا فرمایا ہے بابل دریاے فرات پر تہا جب بخت نصر بابل کا بادشاہ ہوا وہ سارا ملک بابل کہلایا جناب میکا علیہ السلام نے اسور کی زمین کو اور نمرود کی زمین یعنے بابل کے ویران کرنیکا وعدہ کیا تہا اس پیشینگوی کا پورا ظہور ہوا محمدیون نے آسور کو یعنے دجلہ کے پاس کے ملک کو اور نمرود کی زمین کو یعنے بابل کو جہان نمرود کے محل کا نشان باقی ہے ان دونون کو محمدیون نے فتح کیا اور اوس کے مدخلون مین یعنے داخل ہونے کی مقامون کو یعنے محلون کو اور مکانون کو ویران کر دیا بابل کو اللہ کے حکم سے جنگل بنا دیا اور نینوی کو بہی ویران کر دیا جناب میکا علیہ السلام نے محمدیون کی چڑہائی کو اپنی چڑہائی فرمایا کیونکہ محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور سب پیغمبر اون پر مہربان ہین اور اسمین یہہ بہی اشارہ ہے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے پاک ارواحون نے اللہ کے حکم سے اوسوقت بیشک محمدیون کی مدد کی ہوگی جسطرح فرشتے اللہ کے حکم سے مدد کو آتے تہی یہہ ایسی بات ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مین یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے نکالدونگا اس پیشینگوی کا ظہور حضرت عمر رض کے ہاتہہ پر ہوا اونہون نے یہود اور نصاری کو عرب سے نکال دیا بابل کی زمین پر اللہ کا بڑا غضب تہا اسلیے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مقام مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا امام ابوداؤد سنن مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا سلیمان نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمکو خبر دی ابن وہب نے کہا کہ مجہہ سے فرمایا ابن لہیعہ نے اور یحیی نے جو ازہر کے بیٹے وہ عمار سے

جو سعد کے بیٹے وہ ابو صالح غفاری سے اونہون نے کہا کہ حضرت علی رضا بابل مین گذر رہے اور آپ چلی جاتی تھی اذان کہنے والے نے آکر عرض کیا کہ عصر کی نماز کا وقت ہے جب آپ اوس سے یعنی بابل سے باہر نکلے تب اذان کہنے والے کو حکم فرمایا اوس نے نماز کو قائم کیا جب آپنے نماز سے فراغت کی فرمایا کہ میرے پیارے نے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو منع فرمایا ہے اسبات سے کہ مین بابل کی زمین مین نماز پڑہون کیونکہ وہ لعنت کی ہوئی ہے یعنے اللہ کی پہٹکاری ہوئی ہے اب پادریون کی کتابون سے بابل کی ویرانی کا بیان کرنا بہت ضرور ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ وہ پہلی چڑہائی بابل پر جو خسرو بادشاہ نے کی تھی اوس کے بعد بابل کی ویرانی نہین ہوئی تھی تو جہان جہان ویرانی کا پتہ دیا ہے وہ سب خبر بن محمدی جاوگی ہین پادری مریک کشف الاثار مین لکہتا ہے کہ خسرو نے اوسکی حصار کو ویران نہین کیا بلکہ اپنے جانشین کو سونپ دیا پہر حضرت سکندر علیہ السلام نے بابل کو لے لیا ایران کیطرف سے جو حاکم تہا اوس نے بن لڑائی کے شہر آپکو سونپدیا پادری میتہر لکہتا ہے کہ حضرت سکندر کے جانشین سلیوکس نے جو شہر سوریا مین تہا شہر کی دیوارون کو گرادیا اور شہر کو لوٹا کہ نئی بابل بناوے اس مقصد سے کئی شہر اون طرفون مین کئی بادشاہون نے بنائی جس کی باعث سی پرانی شہر کی آبادی بہت گہٹ گئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تیس سال پہلے بابل کے سب خوشنما حصی فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کئی حضرت عیسی علیہ السلام کیوقت مین بابل کے رہنے والے بہت تہوڑے تھی اشترابو تاریخ والا لکہتا ہے کہ اون دنون مین اوس شہر کے اکثر اطرات ویران تھی اوس شہر پر دن بدن زوال آتا گیا یہانتک کہ چوتھی صدی عیسوی مین اوس کی دیوارین درندے جانورون کے پالنے کے لئے احاطہ تہی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکاری رمنہ ہوا مدتون تک بابل کا کچہ ذکر نہ کیا گیا اتنے مین پوری تباہی کے نوبت تک پہونچا پادری مریک لکہتا ہے کہ کلدیہ یعنے بابلونیہ بابل کے شہرون کو کہتے ہین اس زمین مین بڑی آبادی تھی جتنا غلہ یہان کثرت سے پیدا ہوتا تہا اوتنا تمام دنیا مین کہین نہین پیدا ہوتا تہا جتنا بیج بویا جاتا تہا اوس سے دو سو حصہ اور بعضے وقت تین سو حصہ غلہ پیدا ہوتا تہا اور جب ایران کے بادشاہ نے بابل کو لے لیا تو یہہ ملک ایران کی ساری عملداری سے بہتر اور افضل گنا جاتا تہا اور سترہ ہزار بادشاہی گہوڑے یہان رہتے تھے جن دنون مین بابل کے

بڑی رونق نرہی اون دنون مین سلیوکیہ شہر شام کے بادشاہ سلیوکس نیکطور کے واسطے بنایا گیا
جو جانشین حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو ترانوے
برس پہلے یہہ شہر آباد ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے صدی مین اس شہر مین چھہ لاکھہ
آدمی رہتے تھے اور اس کے بادشاہون نے اپنے رہنے کا مقام شہر طسفون یعنے مدائن کو ٹہرایا
تھا یہہ شہر دریاے دجلہ کے پوربی کنارے پر تھا پہلے ایک گاؤن تھا پہر بڑا شہر ہوگیا اور بھی بڑے
شہر وہان بنائے گئے جیسے ارتمیتہ جسکو دست جرد بھی کہتے ہین اور سنسینہ اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے تین سوبین سٹھہ برس بعد لولیان جو رومیون کا بادشاہ تھا اوس نے ملک
بابل پر دہاوا کیا گبون تاریخ والا لکھتا ہے کہ اوسوقت مین یہہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تھا اور
بہت غلہ وہان پیدا ہوتا تھا اور ہجرت کے دنون مین یعنے جب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اون دنون مین اور خسرو پرویز کی بادشاہت مین یہہ مقام بہت
شاندار اور بہت بڑا ملک تھا اور خسرو نے دست جرد کو پسند کیا تھا کہ مدائن کے اوتر طرف ساٹھہ
کوس پر تھا اسے ایمان والو مدائن دجلہ کے کنارے پر تھا تو وہی ملک تھا جو پہلے آسور کہلاتا
تھا پہر بخت نصر کیوقت سے بابل سے نینوا تک سارا ملک بابل کہلایا حضرت سعد رض چند روز بابل
مین ٹہیرے معلوم ہوا کہ شہر بابل اوسوقت تک اس قابل تھا کہ ایک لشکر وہان چند روز ٹہیرے
وہ بڑی ویرانی جس کے ذکر مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی بیسوین آیت مین
فرمایا تھا کہ وہان ہرگز عرب لوگ خیمے کھڑے نہین کرینگے اور وہان گڈریے گلون کو نہین بٹھادینگے
پر بن کے جنگلی درندے وہان بیٹھین گے ایسی ویرانی محمدی جہاد کے بعد ہوئی اسی جہاد کی
بشارت اور اسی ویرانی کی خبر جناب میکا علیہ السلام نے نہایت خوشی سے دی تھی اور
جناب یوحنا کے اٹھارہوین باب کی بیسوین آیت کے موافق پیغمبرون کو بابل کے ویران
ہونیکے بڑی خوشی ہوئی اسے ایمان والو اس جگہہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اکتیسوین باب کے
اٹھوین آیت یاد کرو کہ آسور یعنے عراق کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ تلوار کی دہار سے بہاگے گا
یہہ خبر خسرو کی لڑائی کی نہین ہوسکتی کیونکہ اس لڑائی مین بابل والے بہاگنے نہین پائے قتل
ہوئے وقت شہر کے کچھہ لوگ بہاگے مگر بادشاہ اور امیر بہاگنے نہین پائے جیسا کہ خسرو کے فتح کے

ذکر مین بیان ہو چکا ہے یہہ پیش خبری بیشک محمدیون کے جہاد کی ہے جس مین عراق کے بادشاہ
اور امیر بار بار بہاگے ہین پادری مریک لکھتا ہے کہ جو جو کہ یہ شہر خصوصًا سلوکیہ اوسطرف
بنائی گئے سو وہ شہر بہت مدت مین چہوڑ دیا گیا اور آخر کو اسبات کا ظہور ہوا جو اللہ نے فرمایا تھا
کہ مین بابل کے بادشاہ کو اور اوسکی قوم کو اور کلدانیون کی ولایت کو اون کے گناہ کا بدلہ
دونگا اور اوسکو ہمیشہ کی ویرانیون سے بدل دونگا اور ہجرت سے یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ مین تشریف لانے سے نوسو بیاسی برس گذری تھی کہ ایک مسافر اوس طرف سے گذرا
اوس نے نقل کیا کہ اون دونون مین زمین اسقدر سوکھی اور کہاری تھی کہ کہیتی نہو سکے
اور تمام مسافر اس زمانہ کے اون شہرون کا یہی حال بیان کرتے ہین سو زمین بابل کے
خشک جنگل ہو گیا ایک طرف شہر اوس کے ویرانون کی جگہہ ہر طرف ریت کا جنگل ہے
مگر کہین کہین کانٹے اور سوئی گہانس اوگی ہے اور بابل کے دوسری طرف سے بصرہ اور بغداد
کے بیچ مین دریائے دجلہ کے دونو کنارون مین بے حاصل جنگل ہے اور کہیتی نہونے
سے وحشت ناک جنگل دکہائی دیتا ہے اون چوڑے شہرون مین تہوڑے سے اونٹون کے
گلے اور تہوڑے سے چہوٹے چہوٹے درخت دکہائی دیتے ہین وہ سارا مقام ایک بڑا جنگل
ہو گیا ہے جو بغداد سے حلہ تک پہونچا ہے کاریزین جو اگلی زمانہ مین زمین کو پانی دیتے
تھین وہان بہت ہین جو سوکھی پڑی ہین اینٹون کے ٹیلے ہر طرف دکہائی دیتے ہین اور
بابل کے آس پاس کی ساری زمین ایک ویران جنگل ہے بدو لوگون کا اوس راہ سے
گذر ہوتا ہے اور جنگلی جانور اب کلدانیون کی زمین مین رہتے ہین بدوٗن نے گڑہے ہوئے
خزانون کے گمان سے وہان گہرے گہرے گڑہے کہو دے ہین فرات کا پانی اون مین
بہر جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا تھا کہ وہان تالاب ہو جاوینگے صحرا کے عرب
وہان خیمہ کہڑا نہین کرتے اور گڈریے گلون کو نہین بٹہاتے بلکہ وہان کے پہرنے والے
لوگ جنگلی جانورون اور بہوتون اور دیوئون کے خوف سے وہان رات کو رہتے ڈرتے
ہین کیونکہ فرمایا تھا کہ وہان عرب خیمہ کہڑا نہین کرینگے اور گلون کو نہین بٹہاوینگے
سیل کا بت خانہ وہان کے سب کہنڈرون سے اونچا ہے بدو لوگ اوسکو برج نمرود کہتے ہیں

اوسکا اوپر اینٹون کے ڈہیر ہین جو بالکل جل گئے ہین قلعی کے دیوار اور شہر پناہ لوگون کو لوگ
اور شکالون کے لئے لے گئے مگر یہہ اینٹین اسقدر آپس مین چپٹی ہین کہ جدا کرنے سے ٹوٹ
جاتی ہین اسیاعث سے لوگ ایک پتہر نیو کے لیئے اور گوشہ کے لئے نہین لیجا سکتے جیسا
فرمایا تھا کہ اے ہلاک کرنیوالے پہاڑ جو ساری زمین کو ہلاک کرتا ہے مین اپنا ہاتہ تجہہ
پر بڑہاونگا اور تجہی سوختہ کا پہاڑ کر دونگا اور وے نہ ایک پتہر گوشہ کے لئے نہ ایک پتہر نیو کے
لئے تجہسے لینگے یہہ وہی برج بلند بابل کا ہے جہان سے لوگ جدا جدا ہوئی اور بعد
اسکے بت خانہ بن گیا اوس کی نشانی اب تک باقی ہے اور بابل کی دیوارین بہت چوڑے
تہین کہ چہہ گاڑیان دیوار کے اوپر چل سکتی تہین اس دیوار کی نشانیان تین سو
برس ہجری تک باقی تہین اب بالکل مٹ گئین تہہ جو پادری سے لکہا ہے کہ لوگ یہان سے
جدا جدا ہوئی یہہ اشارہ اسطرف ہے کہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کے گیارہوین باب
مین طوفان کے ذکر کے بعد یہہ بیان ہے کہ لوگون نے سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا
اور کہا آؤ ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین اور ایک شہر بناوین اور ایک اونچا برج
بناوین اور اللہ تعالے نے اون کی بولی مین پہوٹ ڈالدی تاکہ ایک دوسرے کی بات
نہ سمجہین تب اللہ تعالے نے اونکو وہان سے تمام زمین پر پراگندہ کیا اور وہ اوس شہر
کے بنانے سے باز رہے اسلئے اوسکا نام بابل ہوا کیونکہ وہان اللہ تعالی نے ساری
زمین کی زبانون مین پہوٹ ڈالدی اور وہان سے اونکو تمام زمین پر پراگندہ کیا اور
دسوین باب مین حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کے ذکر مین لکہا ہے کہ حام کا بیٹا
کوش اور کوش سے نمرود پیدا ہوا وہ زمین پر جبار یعنے زبردست ہونے لگا اوسکی
بادشاہت کی بنیاد بابل اور ارک اور اکاد اور کلنہ سنعار کے زمین مین تھی پادری
پیتہہ نے مفتاح الکتاب مین بابل کی ویرانی کا حال یون لکہا ہے کہ وہ پوری تباہی تک
پہونچا اور اوس گرمن کا مقام ہوا جیسا نبیون نے فرمایا تہا وہ مقام جس پر بابل واقع
تہا تحقیقات سے ثابت ہوسکتا ہے چنانچہ چند سمجہدار انگریزی مسافرون نے اوسکی
کہنڈرون کو دیکہکر اس حال کا بیان کیا ہے بابل جو سارے ملکون کی حشمت تہا سو

کہنڈرون کا کہنڈر ہوا اور دو ہزار چار سو برس گذری تو بہی اوسکی ویسی صورت نظر آتی ہے
جیسی اللہ تعالی کے پاک نبیون نے لکہی ہے اوسکے گہرون مین عجب طرح کے وحشی جانور
بہرے ہوئی ہین وہان خار پشت کی میراث اور راجگرون کا مقام ہے وہ سوکہی ویران زمین
ہے وہ ایک سوختہ پہاڑ اور خالی اور بالکل تباہ اور تالابون کی ڈابر اور تودی تودی اور بالکل
ہلاک کیا ہوا ہے اور ایسا ملک ہے جہان کوئی شخص نہین رہتا وہان عرب لوگ بہوتون کے
خوف سے اور اون پہاڑنے والے جانورون کی وہشت سے جو بابل کے کہنڈرون کے درمیان
رہتے ہین خیمی کہڑے نہین کرتے اور گڈریے اپنے گلے وہان نہین بٹہلاتے اس عجیب شہر کے
شاہانہ محل اور مکانات بالکل تباہ ہو گئے اب تو صرف اینٹ اور کوڑے کرکٹ کے بیڈہب ڈہیر
ہین اوسکی عالی شان کوٹہریون کے عوض اندہون بہت سے غار ہین جہان خار پشت
رینگتی ہین اور الو اور چمگادر بسیرا کرتے ہین جہان شیر اپنی ماندر کہتے ہین اور گیدڑ اور
لکڑ بگہی اور دوسرے موذی جانور گوشہ مین رہتے ہین جن سے طرح طرح کی بدبو
نکلتی ہے اور اون کے گہرون کے سامنے بہیڑون اور بکرون کی ہڈیان بہی رہتی
ہین دریاے فرات کے ایک کنارے پر نہرین سوکہہ گئین اور جو رہی ہوئی اینٹین بلند سوکہی
میدان پر تیز دہوپ مین پڑی رہتے ہین اور بابل ایک ویرانہ اور سوکہی زمین اور بیابان
ہے دوسرے کنارے پر ندی کی ٹوٹی ہوئی پشتہ بندیان اور محلون کے کہنڈرون کے نشان
دکہائی دیتے ہین جو بہاؤ کے زور سے بہہ گئے ہین وہان کے اکثر میدان مین دلدل
ہے اور بہت مقامات بے گذر ہین خصوصًا فرات کی سالیانہ باڑہ کے وقت کوئی آدمی اوس
راہ سے نہین گذرتا باہر یا دریا بابل پر پہیلا ہے اور اوسکی بہوتیرے موجون سے چہپا ہے
برس ہوئے بیلس کا مندر جو سن عیسوی کے شروع کے بعد موجود تہا ابتک پہچانا جاسکتا
ہے انگریزی سیاحون نے اوسکو جا دیکہا اور اوسکا بیان کرکے تصویرین کہینچی ہین
بلندی کی باعث یہہ ابتک اس لایق ہے کہ بڑے بابل کا ایک نمونہ ٹہیرے کیونکہ اگرچہ
وہ کہنڈرون کا ڈہیر ہے تو بہی دو سو تین تیس فٹ کا اونچا ہے ان کہنڈرون کے اوپر
اینٹون کے بڑے ڈہیر ہین جو بالکل جل گئے ہین چنانچہ ٹہوکنی سے شیشہ کے آواز دیتی ہین

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیر بہشتی کی آگ اون مین لگی ہو گی ان ڈہیرون کے اوپر سے قدیم اور بڑے
بابل کے دشت تک ڈہیر صاف دکہائی دیتے ہین پادری مریک لکہتا ہے کہ ہیر دتس یونانی تاریخ
والا لکہتا ہے کہ بابل کے آس پاس چار شہر اور بہی بڑے بڑے تھے پادری اگستس نے لکہا ہے
کہ قوم یونان مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو چھیالیس برس پہلے ہیر دتس ایک
مشہور اور معتبر تاریخ لکہنے والے نے اپنی تاریخ کو جاری کیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ
چار شہر سلوکیہ وغیرہ سے پہلے تھے اور بابل کی طرح وہ سب ویران ہو گئے تب ہی پادری
مریک نے چار بڑے شہرون کا لفظ لکہا ہے شیخ شہاب الدین محمد ابن احمد رح جو آٹھوین صدی
مین تھے کتاب مستطرف مین لکہتے ہین کہ تاریخ والون نے لکہا ہے کہ پہلی عمارت جو زمین
پر بنائی گئی وہ محل ہے جو بڑے نمرود نے بنایا تھا وہ کوش کا بیٹا تھا وہ حام کا بیٹا وہ حضرت
نوح علیہ السلام کے بیٹے اوس محل کا کچہ نمونہ زمین بابل مین سے مقام کوثا مین موجود ہے
اور ہمارے زمانہ تک اوس عمارت کا نشان پہاڑون کے برابر موجود ہے تاریخ والون نے
لکہا ہے کہ اوس کی لنبائی پانچ ہزار گز کی تھی نمرود نے پتہرون سے اور رانگی اور سوم
اور لبان سے بنایا تھا کہ اگر طوفان آوے تو ہم اوس سے محفوظ رہین اللہ تعالیٰ نے
ایک رات مین اوس محل کو ویران کر دیا ایک چیخ غیب سے آئی وہ ویران ہو گیا اور
لوگون کی زبانین جدا جدا ہو گئین اسی باعث سے اوسکا نام بابل رکہا گیا اب یہہ بیان
ہے کہ حضرت عمر رضہ شہر یروشالم مین تشریف لائے اور شہر پر قبضہ کر کے
مسجد بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ
الخلفا مین لکہتے ہین کہ سن سولہ مین حضرت عمر رض بیت المقدس کیطرف چلے اور اوسکو
فتح کیا واقدی رح یرموک کی لڑائی کے بعد لکہتے ہین کہ مسلمانون نے مہینہ بہر دمشق مین
مقام کیا ابو عبیدہ نے حضرت عمر رض کو لکہہ بہیجا کہ میرا ارادہ ہے کہ قیساریہ یا بیت المقدس
کیطرف جاؤن حضرت عمر رض نے اصحاب سے مشورہ لیا حضرت علی رض نے فرمایا کہ
ابو عبیدہ کو حکم بہیجیے کہ مسلمانون کے لشکرون کو لیکر بیت المقدس پر اوتریں اوسکو
گہیر لیویں اور اون لوگون سے لڑین حضرت عمر رض نے لکہہ بہیجا کہ بیت المقدس پر جاؤ

حضرت ابوعبیدہ رضا بیت المقدس کیطرف جانے پر خوش ہوئے اور یزید ابن ابی سفیان کو بلایا
اور پانسو سوارون کو اون کے ساتھہ کیا اور فرمایا اے ابوسفیان کے بیٹے جب ایلیا کا یعنے
بیت المقدس کا تمکو سامنا ہو تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر مین اپنی آوازون کو بلند کیجیو
اور اللہ سے مانگیو کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے وسیلہ سے اور جو اچھے لوگ
اوس شہر مین رہے ہین اون کے وسیلہ سے مسلمانون پر اوسکو آسانی سے فتح کردے
پھر شرجبیل ابن حسنہ رضا جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان کے لکھنے والے تھے
اونکو بلایا اور پانسو سوار یمن اور حضرموت اور کہلان اور طی اور خولان وغیرہ کے اونکے
ساتھہ کردیے اسیطرح چار سردار اور بھیجے تیس ہزار کا لشکر چلا اول یزید ابن ابی سفیان
پہونچے اونہون نے اور اون کے ساتھہ والون نے اللہ اکبر کہا عبد اللہ ابن عامر ابن
ربیعہ نے کہا ہے کہ مسلمانون مین جو کوئی بیت المقدس پر اوترا اوس نے اوتر کر اوسکے
سامنے نماز پڑہی اور اللہ اکبر کہا اور فتح کی دعا کی تین دن تک مسلمان ٹھیرے رہے اون
لوگون مین سے کوئی لڑنے کو نہ نکلا ایک شخص نے پکار کر کہا کہ عرب کا حاکم تمکو کہتا ہے کہ اس
سچے کلمہ کو قبول کرو کہو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہ تمہارے اگلے سب گناہ بخشدیگا اور
اپنا خون بچاؤ اگر اس بات کو نہین مانتے تو صلح کرلو اور جزیہ دو یہہ بھی نہ مانوگے تو تمپر ہلاکت آئی
ایک پادری نے اپنے لوگون کو اس بات کی خبر دی وہ لوگ بولے کہ ہم اپنا دین نہین چھوڑینگے
اس سے تو قتل ہوجانا بہتر ہے یزید ابن ابی سفیان نے ابوعبیدہ رضا کو کہلا بھیجا اونہون نے لکھا
کہ لڑائی شروع کردو پھر فوج مین ہر سردار کو یہی آرزو تھی کہ بیت المقدس میرے ہاتھہ پر
فتح ہو اور ہم اوس مین نماز پڑہین اور پیغمبرون کی نشانیون کی زیارت کرین دس دن
تک لڑائی رہی گیارہوین دن ابوعبیدہ آن پہونچے لوگون نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر کہا کافرون کے دل دہل گئے اپنے بڑے سردار کے پاس گئے اوس نے پوچھا یہہ شور کیسا
ہے کہا عربون کا سردار آیا ہے یہہ شور اوس کے سبب سے ہے اوس سردار کا رنگ اوڑ
گیا اور بولا قسم انجیل کی اگر وہ بڑا سردار آیا ہے تو تمہاری ہلاکت کا وقت نزدیک ہے وہ
بولے یہہ کیونکر ہے کہا وہ علم جو ہمکو اگلون سے پہونچا ہے اوس مین یہہ ہے کہ وہ شخص جو بیت

لنبائی اور چوڑائی مین فتح کریگا وہ ایک شخص سرخ رنگ کا ہوگا وہ اون کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہے اگر وہ آیا ہے تو تمکو اوس سے لڑنے کی طاقت نہین اور مین ضرور اوسکو جا کر دیکھتا ہون وہ بہت سے پادریون کے ساتھہ آیا وہ سب دیوار پر کھڑے ہوئے ایک نے کہا لڑائی موقوف کرو ہم تمسے کچھہ پوچھین محمدیون نے لڑنا موقوف کیا وہ مرد بولا کہ جو شخص ہمارے شہر کو اور سب شہرون کو فتح کریگا اوسکا پتا ہمکو معلوم ہے اگر وہ ہے تو ہم تمسے نہین لڑینگے اور یہہ شہر تمکو سونپ دینگے ابو عبیدہ رض اون کے سامنے گئے اونکا سردار بولا یہہ وہ نہین ہے تم خوشی کرو پہر لڑائی شروع ہوئی یمن کے لوگ تیر پہنکتے تھے رومی لوگ دیوار پر سے گر گر پڑتے تھے ابو عبیدہ رض پورے چار مہینہ بیت المقدس پر اوترے رہے اور ہر روز شدت کی لڑائی ہوتی تھی جاڑے کے اور مینہہ اور برف کے دن تھے مسلمان اللہ کی راہ مین مضبوط رہے پہر اونکا بڑا سردار آیا اور اوس کے آس پاس پادری اور درویش تھے اون کے ہاتھون مین انجیل پاک اور خوشبو کی انگیٹھیان تھین ابو عبیدہ اوس کے پاس گئے وہ سردار بولا تم کیا چاہتے ہو یہہ شہر پاک شہر ہے جس نے اس سے لڑنے کا ارادہ کیا تو ڈر ہے کہ اللہ کا اوسپر غضب اوتریگا اور اللہ اوسکو ہلاک کریگا ابو عبیدہ رض بولے ہم جانتے ہین کہ یہہ شہر بزرگ ہے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے سیر کو بلائے گئے اور اپنے رب کے نزدیک ہوئے اور یہہ شہر نبیون کے کہان ہے اور اون کی قبرین اسمین ہین اور ہم تمسے زیادہ اسکے حقدار ہین اور ہم یہان اوترے رہین گے اور اللہ ہمکو اسکا مالک کردیگا جسطرح اور شہرون کا ہمکو مالک کردیا وہ بولا تم کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ رض بولے تین باتون مین سے ایک بات چاہتے ہین اول یہہ کہ تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اوس کے بندے اور پیغام پہونچانیوالے ہین اوس نے کہا یہہ ہم نمانین گے ابو عبیدہ نے کہا پہر صلح کر لو اور دب کر جزیہ دو وہ بولا یہہ بہی ہم سے نہوگا فرمایا ہم بہی لڑتے رہین گے یہان تک کہ اللہ ہمکو فتح دی وہ سردار بولا اگر اور شہر والون نے تمکو جزیہ دیا تو اون لوگون پر مسیح غصہ ہوئے تھے اونہون نے اونکو تمہارا مالک کردیا اور ہم جو ہین تو ہمارے شہر مین وہ لوگ ہین کہ جب مسیح سے دعا مانگین

وہ دعا قبول کرین گے ابو عبیدہ رض بولے اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے مسیح جو مریم کے بیٹے ہین
فقط اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اون سے پہلے بھی اللہ کے بہت پیغام پہونچانیوالے گذرے
ہین اور اونکی مان دل کی سچی ہین وہ دونون کھانا کھاتے تھے اللہ نے اونکو مٹی سے پیدا
کیا پھر فرمایا ہوجا وہ ہوگئے وہ سردار بولا تم اگر بیس برس تک لڑوگے فتح نہین کروگے اس
شہر کو تو وہ شخص فتح کریگا جسکا پتا ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین اور وہ پتا تم مین نہین ابو عبیدہ
رض بولے اگر تو اونکو دیکھیگا تو پہچان لیگا وہ بولا ہان اونکا پتا میرے پاس ہے تم خون کرنا
موقوف کرو اور اونکو بلا بھیجو جب ہم اونکو دیکھین گے اور ہم اونکا پتا پہچان لین گے ہم
اس شہر کو کھول دینگے اور جزیہ دینگے اب اسی احوال کو مولانا جلال الدین سیوطی رح کی
کتاب سے دوبارہ سنو مولانا جلال الدین فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض
نے جو بیت المقدس کو فتح کیا اسکا احوال معتبر کتابون مین بہت سندون سے طرح طرح کی
روایتون سے آیا ہے مینے چاہا کہ سبکو جمع کرون اور ہر سند مین جو لفظین ہین اوسکو اوسی
طرح لاؤن تا کہ اس فتح کی برکت حاصل کرون جو حضرت عمر رض کے ہاتھ پر ہوئی جسکی باعث
سے اللہ نے دین کو غالب کیا اور اونکی حکومت اور عدل کی برکت تمام مسلمانون کو پہونچے
مولانا نے اس مقام مین اکثر روایتین امام احمد ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی
کی مثیر الغرام سے لکھی ہین اور اونہون نے ولید ابن مسلم تک سند پہونچائی ہے مولانا لکھتے
ہین کہ ایک سند سے ہمکو یون پہونچا ہے کہ ابو عبیدہ رض اردن تک آئے اور وہان لشکر کو
اوتارا اور ایلیا کے رہنے والون کے طرف قاصدون کو بھیجا اور اونکو لکھہ بھیجا بسم اللہ
الرحمن الرحیم ابو عبیدہ کیطرف سے جو جراح کا بیٹا ہے ایلیا کے سردارون اور رہنے والون
کیطرف سلام ہے اوسپر جو راہ بتانے سے مان لیوے اور اللہ پر اور اوسکی پیغام پہونچانے
والے پر ایمان لاوے وہ جو اس کے بعد ہے سو یہہ ہے کہ مین تمکو بلاتا ہون اس گواہی
کیطرف کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور یہہ
کہ وہ گھڑی آنیوالی ہے اوس مین کچھہ شک نہین اور بیشک اللہ اوٹھاویگا اون لوگون
کو جو قبرون مین ہین پھر جب تم اسکی گواہی دوگے تو تمہارے اوپر تمہارے خون اور

مال اور اولاد حرام ہو جاویگی اور تم ہمارے بہائی ہو جاؤگے اور اگر تم نمانو تو تم سے اقرار کرو کہ تم دب کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دو اور اگر تم نہ مانو تو مین تمہارے پاس اون لوگون کو لاؤنگا کہ اونکو مرنے کا شوق اس سے زیادہ ہے جتنا شوق تمکو شراب کا اور سور کہانے کا ہے پہر اگر اللہ چاہیگا تو مین تمسے پلٹ کر کبہی نہین جاؤنگا یہان تک کہ تمہارے لڑنے والون کو قتل کردونگا اور تمہارے لڑکون کو قید کر لونگا پہر ابو عبیدہ رض نے ایلیا والون کی راہ دیکہی اونہون نے صلح کرنے سے انکار کیا تب ابو عبیدہ رض چلے اور اونکو گہیر لیا اور اونکو تنگ کیا وہ لوگ ایک دن نکلے اور مسلمانون سے لڑے پہر مسلمان ہر طرف سے اونپر دوڑے اور اون سے لڑے یہان تک کہ اونکی قلعہ مین داخل ہوئے اور اوس دن اون سے لڑنے والی خالد ابن ولید اور یزید ابن ابی سفیان تہے جب ایلیا والون نے دیکہا کہ ہمکو لڑنے کی طاقت نہین اونہون نے کہا ہم تمسے صلح کرین گے ابو عبیدہ رض بولے مین قبول کرونگا وہ بولے کہ اپنے خلیفہ عمر کو کہلا بہیجو کہ وہی ہمکو یہہ اقرار دیوین اور ہمکو امان لکہہ دین معاذ رض نے ابو عبیدہ رض سے کہا کہ شاید امیر المومنین آوین تب بہی یہہ لوگ صلح نہ کرین تم اونکو مت لکہو یہان تک کہ ان لوگون سے پکی پکی قسمین لیلو کہ اگر امیر المومنین آوین گے اور ہمکو امان نامہ لکہدین گے تو ہم قبول کرین گے اور جزیہ دینگے ابو عبیدہ رض نے یہہ کہلا بہیجا اون لوگون نے مان لیا ابو عبیدہ نے حضرت عمر رض کو یہہ حال لکہہ بہیجا جب حضرت عمر رض کے یہہ خط پہونچا آپنے لوگون سے مشورہ لیا حضرت عثمان رض بولے کہ اللہ تعالی نے اونکو عاجز کر دیا ہے اگر آپ نجائیگا تو وہ لوگ دیکہین گے کہ آپ اونکو بہت حقیر جانتے ہین تو وہ تہوڑے دنون مین جزیہ دین گے حضرت عمر رض نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کے پاس اس کے سوا کچہہ اور بہی صلاح ہے حضرت علی رض نے فرمایا ہان میری صلاح اس کے سوا ہے وہ یہہ ہے کہ اونہون نے وہ بات مانگی جسمین اون کی ذلت اور حقارت ہے اور مسلمانون کے حق مین فتح اور عزت ہے وہ بالفعل راحت سے آپکو دیتے ہین اتنی دیر ہے کہ آپ اون کے پاس جاوین اور آپ کے واسطے اون پاس جانے مین اجر ہے ہر اندہیری رات مین اور بہوک مین اور ہر نالے کے طے کرنے مین اور خرچ مین یہان تک کہ آپ اون پاس پہونچین پہر جب آپ وہان پہونچی بس امن اور راحت

اور بھلائی اوس فتح ہے اور مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ وہ آپ کی صلح سے نا امید ہو جاوین تو
اپنے قلعہ مین پناہ پکڑین اور ہمارا کوئی دشمن اون پاس آوے یا کوئی مدد آوے اور ملنا تو ہم
بہوک اور مصیبت پڑ جاوے حضرت عمر رض نے لشکر طیار کیا اور مدینہ پر حضرت علی رض کو نائب کیا
اور چلے اور لوگون کیطرف اپنا منھہ کیا اور فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے ہمکو اسلام سے عزت دی
اور ایمان سے ہمکو رتبہ دیا اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمپر رحم کیا اور انکی
باعث سے ہمکو راہ بتائی اور اونکی باعث سے ہمکو پہوٹ کے بعد اکٹھا کر دیا اور ہمارے دلون
مین الفت دی اور دشمنون پر ہماری مدد کی اور شہرون مین ہمکو جگہہ دی اور ہمکو آپس
مین محبت والے بھائی بنا دیا اے اللہ کے بندو اس نعمت پر اللہ کا شکر کرو اور اس نعمت
کا زیادہ ہونا اور اوسکا شکر کرنا اور جس کام پر تم آئے جاتے ہو اوسکا پورا ہونا اللہ سے مانگو
کہ اللہ شکر کرنیوالون پر نعمت کو پورا کرتا ہے اور اس سفر مین ہر صبح کو یہہ کلام نہین چھوڑتے تھے
واقدی نے حضرت عمر کے چلنے کا حال یون لکھا ہے کہ آپ سرخ اونٹ پر سوار ہو کر چلے
اوس پر دو گٹھریان تھین ایک مین ستو تھے دوسرے مین چھوہارے تھے اور آگے پانی کے
مشک اور پیچھے توشہ کا برتن تھا اور بیت المقدس کے قریب پہونچے ابو عبیدہ رض سے ملاقات
ہوئی حضرت عمر رض ایک اون کی گدڑی پہنے ہوئے تھے اوس مین چودہ پیوند تھے کوئی
پیوند چمڑے کا بھی تھا مسلمانون نے کہا کہ اگر آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کپڑے پہنتے
تو دشمنون پر زیادہ رعب پڑتا آپنے گدڑی اوتاری اور سفید کپڑے پہنے اور کندہی پر
کتان کا رومال ڈالا ابو عبیدہ رض ایک رومی گھوڑا لائے حضرت عمر رض اوس پر سوار ہوئے
پہر جلدی [illegible] اوس پر سے اوترے اور فرمایا میری خطا سے درگذر کرو اللہ قیامت کے
دن [illegible] اوس سے درگذر کریگا قریب تھا کہ تمہارا بھائی ہلاک ہو جاوے اس سبب
سے کہ [illegible] غرور آیا اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے
کہ جنت مین نہ داخل ہوگا جسکے دل مین رائی کے دانہ کے برابر غرور ہوگا حضرت
عمر رض نے وہ کپڑے اوتارے اور اپنی گدڑی پہن لی اور چلے مولانا جلال الدین رح اس
احوال کو یون لکھتے ہین کہ جب آپکا لشکر شام کے نزدیک پہونچا اور دہر سے مسلمان لوگ

[آپکی] پیشوائی کے لیے آئے [تو] حضرت عمر رض ابو عبیدہ کیطرف چلے جب ابو عبیدہ کے نزدیک پہونچے ابو عبیدہ
نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑھایا حضرت عمر نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا پھر ابو عبیدہ نے آپکا ہاتھ
پکڑکر چومنے کا ارادہ کیا [illegible] سامنے آپکی بڑائی ظاہر کرین تب حضرت عمر رض ابو عبیدہ
کے پاؤن کی طرف جھکے ابو عبیدہ [illegible] پھر دونون آپس مین گلے لگے پھر دونو [illegible]
چلے اور [illegible] دونون [illegible] چلے اور شام کے لوگون [illegible] کہا [illegible]
آپ ترکی گھوڑا اور سفید کپڑے آپکے پاس لائے اور [illegible] گھوڑے پر سوار ہوجیئے
تاکہ دشمن دیکھین اور آپکا رعب اونپر پڑے اور کپڑے پہنئے اور پوستین اوتار ڈالیے آپنے
نمانا پھر اون لوگون نے ہٹ کی تب آپ پوستین اور اپنے کپڑے پہنے ہوئے اوس گھوڑے
پر سوار ہوئے پھر اوترے پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ مجکو اس نے بدل دیا
یہانتک کہ مجکو ڈر ہوا کہ مجکو غرور آجاوے اور میرے جی مین فرق پڑجاوے اے
مسلمانو تم سچائی پر ہو اور [illegible] جس سے اللہ نے تمکو عزت دی اور طارق بن
شہاب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر شام مین آئے پانی مین چلنے کا ایک مقام
آیا آپ اونٹ پر سے اوترے اور موزے اوتار کر اپنے ہاتھ مین لے لیے اور پانی کے اندر
چلے اور اونٹ ساتھ تھا ابو عبیدہ رض بولے کہ آپنے شام والون کے سامنے ایسا کیا
آپنے ابو عبیدہ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور [illegible] کہ اے ابو عبیدہ اگر تمہارے سوا کوئی اور
کہتا [illegible] ابو عبیدہ تم لوگ سب لوگون سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھے اللہ نے تمکو اسلام
سے عزت دی [illegible] اور جب عزت [illegible] ڈھونڈھو گے اللہ تمکو ذلیل کریگا واقدی رحمہ
[illegible] کہ آپ [illegible] پہونچے جہان ابو عبیدہ اوترے ہوئے تھے آپکے لیے ایک بالون کا
خیمہ کھڑا کیا گیا اوسمین آپ مٹی کے اوپر بیٹھ گئے مسلمانون نے ملکر آواز سے لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کہا اوس بڑے سردار کو خبر پہونچی وہ آیا اور بولا کہ اپنے سردار سے کہو کہ قلعہ کے
سامنے سب سے الگ ہوکر کھڑے ہون کہ ہم اون کو دیکھین حضرت عمر رض اوٹھنے لگے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون نے کہا یا امیر المومنین آپ اکیلے اون کے
[illegible] اما ان لڑائی کا نہین ہم ڈرتے ہین کہ وہ دغا کرین

بشارت محمدی

آپ نے فرمایا قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون [illegible]
[illegible] پہنچیگا ہمکو مگر وہ جو لکھ دیا ہے اللہ نے ہمارے لیے وہی ہمارا کارساز ہے اور اللہ ہی پر چاہیے کہ بھروسا
کریں ایمان والے آپ جاکر قلعہ کے [illegible]
[illegible] کہ کھول دو جس کا [illegible]
[illegible] پاس آئے اور [illegible]
کیا فائدہ تب حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھبیسویں باب کی پہلی خبر پوری ہوئی کہ تم
دروازے کھولو تاکہ صدیق یعنی سچے دل کے لوگ جنہوں نے صداقت کو [illegible]
کر رکھا ہے اندر آویں مولانا جلال الدین رح لکھتے ہیں کہ مثیر الغرام والے نے یعنی امام احمد
ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی رح نے اپنی سند ولید تک پہونچائی اونھوں نے کہا کہ مجھکو
خبر دی ایک بوڑھے نے جو شداد ابن اوس انصاری رض کی اولاد میں تھا کہ اوس نے
اپنے باپ سے سنا وہ اوس کے دادا شداد رض سے نقل کرتا تھا کہ حضرت عمر رض چار ہزار سواروں
میں آئے اور بیت المقدس کے پورب طرف جو پہاڑ ہے یعنی طور زیتا اوس پر اترے خالد
اور عبادہ سے روایت ہے کہ اون دونوں نے کہا کہ حضرت عمر رض نے ایلیا والوں سے صلح
کی اور صلح نامہ لکھدیا پھر لکھا ہے کہ ولید نے کہا کہ مجھکو خبر دی شداد کے بیٹے نے وہ اپنے باپ سے
وہ اوس کے دادا سے کہ حضرت عمر رض جب اپنے اور بیت المقدس والوں کے بیچ میں صلح
نامہ لکھنے سے فراغت کی وہاں کے سردار سے فرمایا کہ مجھکو داؤد علیہ السلام کی مسجد کی راہ
بتادے وہ بولا اچھا حضرت عمر رض تلوار گلے میں ڈالے ہوئے چار ہزار ہمراہیوں کے ساتھ نکلے
وہ لوگ بھی تلواریں گلوں میں ڈالے ہوئے تھے اور سردار حضرت عمر رض کے آگے تھا یہاں تک
کہ ہم شہر بیت المقدس میں داخل ہوئے اوس نے ہمکو اوس گرجے میں داخل کیا جو قمامہ
کا گرجا کہلاتا تھا اور کہا یہ مسجد داؤد علیہ السلام کی ہے حضرت عمر رض نے تامل سے دیکھا اور
فرمایا تو جھوٹا ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کی مسجد کا جو پتا مجھکو
بتلایا ہے وہ اس مسجد میں نہیں ہے پھر وہ ایک گرجے کی طرف چلا جو صہیون کہلاتا تھا
اور بولا یہ مسجد داؤد علیہ السلام کی ہے آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے پھر وہ آپکو مسجد بیت المقدس

کیطرف لے چلا یہان تک کہ مسجد کے اوس دروازے تک پہونچا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ
کہلاتا ہے اور مسجد مین جو گوبر تھا وہ اوتر کر دروازے کی سیڑہیون تک پہونچ گیا تھا اور اوس گلی
تک پہنچ گیا تھا جس مین وہ دروازہ تھا اور سیڑہیون پر بہت کثرت سے ہو گیا تھا قریب تھا کہ
رواق کی یعنے ڈیوڑھی کی چھت سے لگ جاوے وہ سردار بولا کہ آپ داخل نہین ہو سکتے
مگر گھسٹتے ہوئے حضرت عمر رض نے فرمایا گھسٹتے ہی چلین گے تب وہ سردار حضرت عمر رض کے
آگے گھٹنون کے بل گھسٹتا ہوا چلا اور ہم سب اوس کے پیچھے گھٹنون کے بل گھسٹتے ہوئے
چلے یہان تک کہ ہم مسجد بیت المقدس کے صحن مین پہونچے اور اوس مین سیدہے کھڑے
ہوئے حضرت عمر رض نے بڑی دیر تک تامل سے دیکھا پھر فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین
میری جان ہے یہی وہ مسجد ہے جسکا پتا ہمکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے
فائدہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ وہ کہلاتا ہے جس سے آپ معراج کی رات میں
داخل ہوئے تھے مولانا مجیر الدین حنبلی رح نے لکھا ہے کہ یہ دروازہ مسجد کی پچھم طرف کی کنارے پر ہے قبلہ کے
نزدیک اور یہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہی اور باب المغاربہ بھی کہلاتا ہی کیونکہ مغرب والونکی جامع مسجد کا
دروازہ اسکے پاس ہی ہے یہ حدیث لکھی ہی کہ آپنے فرمایا کہ مین شہر مین داخل ہوا اوس دروازہ سے جو یمن کیطرف ہی پھر آیا
مسجد کی قبلہ کیطرف آئی اور جانور کو یعنے براق کو باندہا آپ فرماتے ہین کہ مین مسجد مین اوس
دروازے سے داخل ہوا جس مین سورج اور چاند جہکتا ہے بیت المقدس کے مقامون کے
تحقیق کرنے والون نے کہا ہے کہ سوا مغربیون کے دروازے کے کوئی دروازہ اس
صفت کا ہمکو معلوم نہین مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ شداد ابن اوس رض سے روایت ہے
کہ وہ حضرت عمر رض کے پاس حاضر تھے جس وقت وہ مسجد بیت المقدس مین داخل ہوئے
جبدن اللہ نے اوسکو اونکی صلح سے فتح کیا سو وہ اور اون کے ساتھ والے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سے گھٹنون کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے یہان
تک کہ اوس کے صحن تک چڑھے پھر دہنے طرف اور بائین طرف دیکھا پھر اللہ اکبر کہا پھر فرمایا
قسم اللہ کی یا یون فرمایا کہ قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے یہی مسجد داؤد علیہ السلام
کی ہے جسکی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ اوسکی طرف سیر کرائے گئے

اور حضرت عمر رض اوس مسجد کے آگے کیطرف پچھم کے نزدیک آگے بڑہے اور فرمایا کہ ہم اس جگہہ مسجد بناوینگے اسکو روایت کیا ہے ولید ابن مسلم نے ایک بوڑہے سے جو شداد ابن اوس کی اولاد مین تھا وہ اپنے باپ سے وہ اوس کے دادا شداد رض سے اور اونہون نے یعنے امام احمد ابن محمد مقدسی نے ایک اور سند ہشام ابن عمار تک پہونچائی اونہون نے روایت کی ہیثم ابن عمران علبسی سے اونہون نے کہا کہ مینے سنا اپنے دادا عبداللہ ابن ابی عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر کعب کو ساتھ لیکر آئے اور اون سے فرمایا ای اسحاق کے باپ تم اوس چٹان کی جگہہ پہچانتے ہو وہ بولے کہ وہ دیوار جو جہنم کی نالے کے پاس ہے اوس دیوار سے اتنے اتنے گز ناپو پہر کہودو کہ تم اوسکو پاؤگے اور اون دنون مین وہ جگہہ کوبڑا النی کی تہی لوگون نے کہودا وہ چٹان ظاہر ہوئے حضرت عمر رض نے کعب سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہی ہم مسجد کس جگہہ بناوین یا یون فرمایا کہ قبلہ کس جگہہ بناوین یعنے وہ دیوار جو قبلہ کیطرف ہوتی ہے وہ کس جگہہ ہووے کعب نے کہا کہ چٹان کے پیچھے بنائیے کہ دو قبلہ اکٹہے ہوجاوین قبلہ حضرت موسی علیہ السلام کا اور قبلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر رض نے فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی اے اسحاق کے باپ مسجدون مین افضل وہ جگہہ ہے جو آگے ہو حضرت عمر رض نے مسجد کے آگے کیطرف بنایا اور رجاء ابن حیوہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اوس شخص سے جو فتح کے وقت حاضر تھا اوس نے کہا کہ حضرت عمر رض نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کا قصد کیا اور وہان نماز پڑہی اور تہوڑی دیر مین صبح نکلی تب اذان کہنے والی کو حکم کیا اونے نماز کو قائم کیا آپ آگے بڑہے اور لوگون کو نماز پڑہائی اور سورہ ص پڑہی اور اوس مین سجدہ کیا پہر دوسری رکعت مین سورہ بنی اسرائیل کے سرے کا ایک ٹکڑا پڑہا پہر رکوع کیا پہر نماز سے فراغت کرکے فرمایا کعب کو بلاؤ کعب لائی گئے اون سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہے نماز کا مقام کہان مقرر کرین وہ بولے چٹان کیطرف فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی بلکہ ہم اوسکا قبلہ اوس کے سرے پر رکہینگے جسطرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری مسجدون کا قبلہ مسجدون کے سرے پر رکہا ہے جاؤ ہمکو چٹان کا حکم نہین ہوا ہمکو تو کعبہ کا حکم ہوا ہے امام احمد مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا اسود نے جو عامر

کہ مجھے فرمایا تمہارے جو سامنے کے پتھر دالان سے وہ [illegible] پیچھے جو آدھے [illegible]
کہیے حضرت عمر رض نے [illegible] آگے [illegible] بہتر [illegible] کیا صلاح ہے [illegible] میں نماز
پڑھوں وہ بولے اگر میرا کہنا مانو تو چٹان کے پیچھے نماز پڑھو تو سارا قدس تمہارے سامنے [illegible]
حضرت عمر نے کہا کہ تمنے یہودیوں کی سی بات کی یہ نہیں ہوگا میں تو وہاں نماز پڑھونگا
جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی پھر حضرت عمر رض قبلہ کیطرف آگے بڑھے
اور نماز پڑھی پھر آئے اور اپنی چادر بچھائی اور کوڑا اپنی چادر میں جھاڑا اور لوگوں نے
بھی جھاڑا فائدہ اس روایت سے یہہ ثابت ہوا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
معراج کی رات میں اوس چٹان سے بہت دور نماز پڑھی کیونکہ اوس چٹان پر اوسوقت
کوڑا وسیر لگا ہوا تھا اور یہہ مسجد اوس وقت میں عمارت سے خالی تھی حضرت عمر نے کعب
سے پوچھا کہ عمارت مسجد کی کہاں بناؤں جہاں امام کھڑا ہو کعب نے کہا کہ اس چٹان کے
پیچھے بنائیے تا کہ یہہ چٹان بھی نمازیوں کے سامنے رہے اور کعبہ بھی سامنے رہے اگر یوں
ہوتا تو مسجد کے بیچ میں جماعت ہوتی اور جماعت کے آگے مسجد کا صحن ہوتا حضرت عمر رض نے
یہہ جواب دیا کہ تمنے یہہ بات یہودیوں کی سی کہی ہمکو اللہ نے کعبہ کا حکم کیا ہے اس چٹان
کا حکم نہیں کیا مطلب یہہ ہے کہ اس چٹان کی بزرگی اور مرتبہ میں شک نہیں مگر اللہ
تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں کعبہ کیطرف منہہ کرنیکا حکم کیا ہے پہلے پہل
اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہتے تھے
پھر اللہ تعالی نے آپ پر قرآن میں یہہ حکم بھیجا کہ کعبہ کیطرف منہہ کرکے نماز پڑھو وہاں یہہ
بھی فرمادیا کہ تو اون کے قبلہ کا تابع نہیں یعنے اللہ نے منع کردیا کہ اب اوس قبلہ کیطرف
یعنے بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز مت پڑھیو تو اب ہمکو یہہ خیال کرنا نچاہیے کہ نماز
میں چٹان بھی ہمارے سامنے رہے کیونکہ اس قبلہ کیطرف نماز پڑھنا اللہ نے موقوف کردیا
مگر اس مسجد اور اس چٹان کی اور سب طرح سے تعظیم اور ادب لازم ہے حضرت عمر رض نے
اوس چٹان کے آگے مسجد کے اوس کنارے پر عمارت بنائے جو کعبہ کی طرف ہے کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسجدیں بنائی ہیں تو عمارت مسجد کی اور قبلہ کی پروا

مسجد کے اوس کنارے پر رکہی ہے جو قبلہ کیطرف تھا اور صحن مسجد کا جماعت کے آگے نہین
رکہا اس مسجد سے کعبہ شریف دکہن طرف ہے حضرت عمر رض نے مسجد کے پچہم طرف ہٹ کر
مسجد کی عمارت دکہن کیطرف قبلہ رخ بنائی اور امام احمد کی روایت مین جو یہہ لفظ ہین کہ
حضرت عمر رض نے فرمایا کہ مین وہان نماز پڑہون گا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی پہر حضرت عمر رض قبلہ کیطرف آگے بڑہے اور نماز پڑہی اس روایت سے ظاہر ہوتا
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین مسجد کے اوس کنارے پر نماز
پڑہی تہی جو قبلہ کیطرف ہے اسی باعث سے حضرت عمر رض نے بہی وہان نماز پڑہی اور رجا
ابن حیوہ کی روایت مین ہے کہ حضرت عمر رض نے داؤد علیہ السلام کے محراب کا قصد کیا
اور وہان نماز پڑہی مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب
ہے جو مسجد کے قبلہ کی دیوار مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب ہے جو
منبر کے پاس ہے اصل مین یہہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا تہا اب حضرت عمر رض کا
محراب کہلاتا ہے کیونکہ اونہون نے وہان نماز پڑہی اور ولید ابن مسلم کی روایت مین
ہے کہ گوبر یہان تک پہیل گیا تہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے سامنے تک
پہونچگیا تہا تب ہرقل نے اوس کے صاف کرنیکا حکم کیا ان سب دلیلون سے یہہ گمان
پیدا ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کے مقام مین نماز پڑہی تہی تب
ہی حضرت عمر رض نے وہان نماز پڑہی اور وہان عمارت مسجد کی بنائی مولانا جلال الدین
درمنثور مین لکہتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات کو مین سیر کو بلایا گیا مین نے نماز پڑہی مسجد کے آگے کی مقام
مین پہر مین چٹان کی طرف داخل ہوا اس روایت سے بہی صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے آگے یعنے قبلہ کے طرف جو مقام ہے وہان نماز پڑہی اور
یہہ قبہ جو لوگون نے بنایا ہے اور مشہور کیا ہے کہ یہہ قبہ اوس مقام پر ہے جہان حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی تہی سو مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ یہہ وہی قبہ
ہے جو عبد الملک بادشاہ نے بنایا تہا جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے اور مولانا مجیر الدین حنبلی رحمہ

کی تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ عبد الملک بادشاہ
جب بیت المقدس مین آیا تو اوس چٹان پر جیسا قبہ بنانا اوسکو منظور تھا اوس نے کاریگرون
سے بیان کیا اونہون نے ایک چھوٹا سا قبہ نمونہ کے واسطے بنایا وہ جو چٹان کے قبہ کے پورب
طرف ہے وہ جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے وہ بادشاہ کو پسند آیا اور کہا اس چٹان پر بھی اسیطرح کا
قبہ بناؤ اس بیان سے معلوم ہوا کہ قبہ نمونہ کے واسطے بنایا گیا تھا اور اوس وقت تک
کسی نے یہہ بات نہین کہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ نماز پڑہی تھی یہہ
بات بعد اسکی مشہور ہوئی ہے اسیطرح اس چٹان کے صحن مین جو محراب زمین پر بنایا
ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ اسی مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ہے یہہ بات بھی ٹھیک نہین ہے بڑی دلیل اسکی یہہ ہے کہ مولانا جلال الدین
نے دُرِّ منثور مین لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے نماز پڑہی مسجد کے آگے کے مقام مین پہر مین چٹان کی طرف
داخل ہوا مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ ولید نے کہا کہ سعید ابن عبد العزیز نے کہا
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جب روم کے بادشاہ کو آیا تھا اوسوقت
وہ بیت المقدس مین تھا اور بیت المقدس کی چٹان پر گوبر کا بڑا ڈہیر تھا کہ حضرت داؤد
علیہ السلام کے محراب کے برابر ہو پہنچگیا تھا وہ جو نصاری نے یہودیون کی ضد مین
اوسپر ڈالا تھا یہان تک کہ عورت رومیہ سے اپنے خون کے لتے بہیجتی تھی وہ اوسپر ڈالدیے
جاتے تھے روم کے بادشاہ نے جسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑہا اوسوقت
کہا کہ اے قوم رومیون کی تم لوگ اس لایق ہو کہ اس گوبر کے ڈہیر پر قتل کیے جاؤ جیسے
تمنے اس مسجد کی حرمت توڑی ہے جسطرح اسرائیلی لوگ یحیی ابن زکریا علیہ السلام
کے خون پر قتل کیے گیے بادشاہ نے اوس گوبر کے دور کرنیکا حکم کیا لوگون نے اوسکا دور
کرنا شروع کیا اوسکا تیسرا حصہ دور کر چکے تھی کہ مسلمان لوگ شام مین آنکلے پہر
حضرت عمر ہنوز بیت المقدس مین آنکلے تو اور اوسکو فتح کیا اور وہ گوبر کا ڈہیر دیکھا
تو تہوڑا اسکا [illegible] ہوا اور اوس کے دور کرنیکا حکم کیا ولید نے کہا کہ حضرت عمر سعید

کے آگے کی طرف پچھم کے نزدیک چلے گئے پھر گوبر کو لپ بھر کر اپنی کپڑے مین رکھا اور یہ دیکھا کہ ہمنے بھی
اونکے ساتھ لپ بھر بھر کر اپنے کپڑون مین ڈالا اور وہ چلے اور ہم بھی چلے یہان تک کہ ہمنے اوسکو
اوس نالی مین ڈالا جو نالا جہنم کا کہلاتا ہے پھر حضرت عمر نے اوسیطرح کیا ہمنے بھی اوسیطرح کیا
یہانتک کہ ہمنے نماز پڑھی اوس مسجد کی جگہہ پر جہان جماعت کی نماز پڑھی جاتی ہے سو ہمکو حضرت
عمر رض نے وہان نماز پڑھائی ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رض نے اوس چٹان پر سے اپنی چادر
کے کونے مین مٹی ڈہوئی اور سب مسلمانون نے آپ کے ساتھ مٹی ڈہوئی اور اردن والون کو باقی
مٹی کے ڈہونے پر مزدوری مین لگایا ابن کثیر نے اس تمام احوال کا خلاصہ لکھکر لکھا ہے کہ یہہ سارا
احوال سندون سمیت بہاء الدین ابن ابی القاسم ابن عساکر نے اپنی کتاب مستقصی فی فضائل
الاقصی مین بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ جبیر ابن نفیر رح نے فرمایا کہ جب حضرت
عمر رض نے گوبر کو اوس چٹان سے دور کر دیا فرمایا کہ اوسمین نماز مت پڑہنا جب تک اوس پر
تین مینہہ نہ پڑجاوین واقدی رح لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض نے بیت المقدس مین دس دن
قیام کیا پھر مدینہ مین تشریف لائے **فائدہ** مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ کعب احبار پہلے یہودی
تھے پھر حضرت ابوبکر رض کیوقت مین مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رض کیوقت مین
مسلمان ہوئے جاننا چاہیے کہ یہہ بڑے چٹان جسکو صخرہ کہتے ہین اور تخت رب العالمین بھی کہتے
ہین اسکا یہودی لوگ بہت بڑا ادب کرتے تھے اور اسی کیطرف نماز پڑھتے تھے تب ہی تو اونکی
ضد مین نصاری نے اوس جگہہ پر گوبر کا ڈہیر لگا دیا تھا اور یہہ قبلہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کیوقت سے تھا اور کعب احبار نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام کا قبلہ بھی یہی ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام بھی اسیطرف منہہ کرکے نماز پڑہتے تھے اور اسمین کچھہ تعجب
کی بات نہین کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مسجد کو موریہ پہاڑ پر بنایا تھا جیسا کہ
تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے باب مین ہے اور موریہ پہاڑ کے پہاڑون مین سے ایک
پہاڑ کی بزرگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوقت سے چلی آتی تھی توارات شریف کی پہلی سورۃ کے
بائیسوین باب کی دوسری آیت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا
کہ اپنے بیٹے اسحاق کو لے اور زمین موریہ مین جا اور اوسکو وہان پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر

جو مین تہی تہا اونکا سو جتنی قربانی کے لئے چڑہایا یہہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت اسحاق علیہ السلام کو وہان لے گئے اور اون کے ذبح کرنے پر طیار ہوئی اللہ تعالی نے
اون کے بدلے مینڈہا بہیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو اپنے بیٹے کے بدلے ذبح کیا اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس مقام کا نام یہوواہ یری کہا یعنی اللہ دیکہتا ہے وہ جو آج کے دن
تک کہا جاتا ہے کہ اللہ کے پہاڑ پر دیکہا جاویگا اس جگہہ سے ثابت ہوا کہ اس جگہہ کے پہاڑون مین سے
ایک پہاڑ تہا جہان قربانی کا حکم ہوا تہا اور وہ اللہ کا پہاڑ کہلاتا تہا ظاہر یون ہے کہ وہ پہاڑ
یہی چٹان ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا قبلہ ہے اور پیغمبرون کے
احوال کی کتابین جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اون مین یہہ بیان ہے کہ وہ صندوق
جو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے بنایا تہا جسکو اللہ تعالی نے قرآن شریف مین
فرمایا ہے کہ اوس مین سکینہ یعنے تسلی تہی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کے وقت سے حضرت
داؤد علیہ السلام کیوقت تک جس مکان مین رکہا جاتا تہا وہی مکان ہیکل یعنے مسجد کہلاتا تہا
پانچوین زبور کی ساتوین آیت مین اور ایک سو اٹہتیسوین زبور کی دوسرے آیت مین ہے
کہ تیری مقدس ہیکل کیطرف سجدہ کرونگا اور حضرت داؤد علیہ السلام کیوقت مین یہہ پاک صندوق
اوس مقام مین تہا معلوم ہوا کہ اوسیطرف لوگ اللہ کو سجدہ کرتے تھے کیا عجب ہے کہ اسی
پاک چٹان کیطرف وہ مسجدین بنائی گئی ہون اور اسی رخ کو سجدہ ہوتا ہو پہر حضرت سلیمان علیہ السلام
نے اس پاک چٹان پر مسجد بنائی اور وہ پاک صندوق اوسپر رکہا ابن سید الناس رحمہ نے عیون
الاثر مین لکہا ہے کہ کتاب الناسخ والمنسوخ مین ابو داؤد کے واسطے سے ہمکو روایت پہونچی ہے
وہ کہتے ہین کہ ہم سے فرمایا احمد ابن صالح نے کہ ہمسے فرمایا عنبسہ نے وہ روایت کرتے ہین یونس
ابن شہاب سے اونہون نے فرمایا کہ سلیمان جو عبد الملک کا بیٹا تہا مین اوسکی ساتہہ چلا بیت
المقدس مین گیا اور اوسکی ساتہہ خالد تہا جو یزید ابن معاویہ کا بیٹا تہا سلیمان نے کہا قسم
اللہ کی یہہ قبلہ عجائب ہے اسکی طرف مسلمانون نے اور نصاری نے نماز پڑہی خالد بولا
قسم اللہ کی مین اوس کتاب کو پڑہتا ہون جسکو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور
توراۃ بہی پڑہتا ہون سو یہودیون نے اسکو اوس کتاب مین نہین پایا جو اللہ نے اونپر اوتارے

لیکن تابوت سکینہ اس چٹان پر تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیون پر غصہ کیا اوسکو اوٹھا لیا تب اونکی نماز اس چٹان کیطرف اپنے مشورہ سے ہوئی تا الدکہ اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اصل ہیکل یعنے مسجد کی عمارت اسی پاک چٹان پر بنائی تھی جسمین دو درجہ تھی ایک اندر کا درجہ جو قدس الاقداس کہلاتا تھا اوسمین وہ پاک صندوق رہتا تھا دوسرا درجہ اوسکی آگے تھا اوسمین بخوردان اور سونے کے دس شمعدان اور نذر کی روٹی رکھنے کے میز اور بہت سے عود سوز اور کٹورے وغیرہ تھے اب خالد نے یون سمجھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کیوقت مین جب بہہ مسجد بخت نصر نے ویران کر دی اور وہ پاک صندوق غائب ہو گیا تب اس چٹان کیطرف نماز پڑہنا اونکے مشورہ سے مقرر ہوا اب ہم کہتے ہین کہ جب بہہ پاک صندوق غائب ہو گیا تب بھی پیغمبرون کا زمانہ تھا تو بہہ قبلہ بھی بیشک پیغمبرون کے علم سے مقرر ہوا جب بہہ معلوم ہو چکا کہ اس پاک چٹان پر مسجد کی اصل عمارت اور تابوت سکینہ تھا اب اس مقام کی اور تعریفین سنو حضرت شموئیل علیہ السلام کے احوال کی دوسری کتاب کے چوبیسوین باب مین اور تواریخ کی پہلی کتاب کے اکیسوین باب مین جو احوال لکھا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کیوقت مین وبا پڑی اور ستر ہزار آدمی مر گئے اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھہ بڑہایا کہ یروشالم کو فنا کرے تب اللہ تعالیٰ نے اوس سے فرمایا بس اب اپنا ہاتھہ کھینچ لے پھر اسکا بیان یون لکھا ہے کہ اوسوقت اللہ تعالیٰ کا فرشتہ یبوسی ارو ناہ کے کہلیان پر کھڑا تھا اوسکی ہاتھہ مین ایک کھینچی ہوئی تلوار تھی تب حضرت داؤد علیہ السلام نے اور آپ کے ساتھہ کے لوگون نے اللہ کے آگے سجدہ مین جا کر دعا کی تب حضرت داؤد علیہ السلام کو جاد نبی علیہ السلام کی زبان پر اللہ کا حکم پہنچا کہ داؤد چڑہ جاوے اور یبوسی ارو ناہ کے کہلیان پر اللہ تعالیٰ کے لئے ایک قربانی کا مقام بناوے حضرت داؤد علیہ السلام اوس کہلیان کے مول لینے کے لئے اوسکی پاس چڑہ گئے اوس نے کہا مین یون ہی دیتا ہون آپ نے نمانا اور قیمت دیکر وہ کہلیان مول لیا اور وہان اللہ کے لئے قربان گاہ بنایا اور قربانیان چڑہائین اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور آسمان سے اللہ نے اوس قربانی پر آگ بھیجی اور فرشتہ کو حکم کیا اوسنے اپنی تلوار میان مین کر لی اور

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی جگہہ اللہ کا گھر اور قربانی کا مقام ہوگا اور آپ نے مسجد بنانے
کے لئے بہت کچھہ سامان جمع کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے
مینے چاہا تھا کہ اللہ تعالی کے نام کے لیے ایک گھر بناؤن سو اللہ تعالی کا کلام مجھپر یون اوترا کہ تجکو
میرے نام کے لیے گھر بنانا نہوگا تجہسے ایک بیٹا ہوگا سلیمان اوسکا نام ہوگا وہی میرے نام
کے لیے ایک گھر بناویگا پھر اٹھارہوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت
سلیمان علیہ السلام کو اس مسجد کے سب مقامون کا نقشہ دیا اور چاندی اور سونا تول دیا
اور شمع دانون اور چراغون اور پیالون وغیرہ کا سب حال لکھکر فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے
ہاتھہ سے جو مجہپر تھا اس نقشہ کے سب کام مجھے سکھلائے پھر تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے
باب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے اللہ کا گھر یروشالم مین موریہ پہاڑ پر جو آپ کے باپ
داؤد علیہ السلام کو دکھلایا گیا اوس جگہہ جو داؤد علیہ السلام نے ارنان یبوسی کے کھلیان مین
مقرر کی تھی بنایا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے آٹھوین باب مین یہہ بیان ہے
کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عہدنامہ کا صندوق دوسرے مقام سے لاکر اوس گھر کے
الہام گاہ مین یعنے قدس الاقداس مین رکہا معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضہ نے اسکو حضرت داؤد
علیہ السلام کی مسجد اسلیے کہا کہ اسکا نقشہ اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا تھا اور داؤد
علیہ السلام کا محراب ظاہر اوہ مقام ہے جہان آپنے وبا کے دفع ہونے کے لیے دعا کی تھی
اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کچھہ تھوڑی سی مسجد بنا چکے تھے
تو شاید اوسمین اللہ کی عبادت جس جگہہ کرتے ہونگے وہ محراب داؤد علیہ السلام کا کہلایا
واللہ اعلم اور یہہ لفظ جو لکہا ہے کہ داؤد چڑھہ جاوے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ کھلیان
اونچی جگہہ تھا معلوم ہوا کہ وہ کھلیان اسی پاک چٹان پر تھا مولانا جلال الدین نے بھی احوال
ابن اسحاق کی کتاب سے لکھا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے کہ جب وبا موقوف ہوئی حضرت داؤد
علیہ السلام اس چٹان پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور فرمایا کہ اس سے بڑا کوئی شکر میرے
نزدیک نہین ہے کہ ایک مسجد بناوین اوسمین اللہ کی شکر گذاری کرین حضرت اشعیا علیہ السلام
کے تیسوین باب کی اونیسوین آیت مین اللہ تعالی آخری زمانہ کی بشارت مین فرماتا ہے

کہ دل کی خوشی ایسی ہوگی جیسی اوس شخص کو جو بانسری لئے ہوئی روانہ ہو کہ خداوند کے
پہاڑ مین اسرائیل کی چٹان کو جاوے اس جگہہ اسرائیل کی چٹان کا اشارہ ظاہرا اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی جس پر مسجد کی عمارت اور تابوت سکینہ تہا پہر حضرت ارمیا علیہ السلام
کیوقت مین بخت نصر نے جب یروشالم کو ویران کیا تب بہی اسرائیلی لوگ اسی پاک
چٹان کیطرف نماز پڑہتے تھے جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے چھٹی باب مین ہے کہ
دانیال علیہ السلام جب بابل مین تھے آپنے اپنی کوٹھرے کا دریچہ جو یروشالم کیطرف تھا
کھولکر اللہ کے سامنی دعا اور شکر کرتے رہے جناب میکا علیہ السلام کے تیسرے باب کے
آخر مین جہان یروشالم کی ویرانی کی خبر دی ہے وہان فرمایا ہے کہ ہیکل کا پہاڑ جنگل کے
اونچے مکانون کیطرح ہو جائیگا پہر فرمایا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ اللہ کے
گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جائیگا
اس جگہہ بہی صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ ہیکل پہاڑ کے اوپر تھی اور ہیکل کا پہاڑ اسی
بڑی چٹان کو فرمایا ہے کہ ویرانی کے وقت جنگل کے اونچے ٹیلون کی طرح ہو گیا گوبر اور
کوڑے اور کرکٹ کے نیچے چھپ گیا تھا جب حضرت عمر رض کے ساتھ والون نے گوبر
کو ہٹایا تب وہ چٹان ظاہر ہوئے جیسا کہ ولید ابن مسلم کی روایت مین آیا ہے پہر آخری
دنون کی بشارت مین بہی یہی لفظ فرمایا کہ اللہ کے گہر کا پہاڑ یہہ بہی صاف اشارہ اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی وہ محمدیون کے وقت مین پہاڑون کے چوٹی پر قائم کیا گیا اور
سب آس پاس کے پہاڑون اور ٹیلون سے اونچا کیا گیا اوس کے اوپر ایک بڑا اونچا
قبہ بنایا گیا مولانا مجیر الدین حنبلی رح جو نوین صدی مین تھی وہ لکھتے مین کہ ہمارے
وقت مین اوس چٹان کے اوپر جو قبہ ہے وہ مسجد کی زمین سے اٹھاون گز اونچا ہی
جن دنون مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی آپ کو بہی اللہ
کا حکم چند روز تک یہی رہا کہ بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہو پہر سولہ سترہ مہینے
کے بعد اللہ نے کعبہ شریف کیطرف نماز پڑہنے کا حکم بہیجا اب جو کوئی بیت المقدس
کیطرف نماز پڑہی گا دین سے باہر ہو جائیگا مگر بیت المقدس کی تعظیم اور ادب اور

زیارت دستور باقی رہا اور یہہ جو الاجہنم کا ہے یہہ مسجد بیت المقدس کے نزدیک پورب کیطرف کو ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ وہ دیوار جو جہنم کے نالے کے قریب ہے اوس سے اتنی گز ناپو مولانا جلال الدین رح نے کئی روایتیں لکھی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مقام مین جہنم کو دیکھا اب انگریزی کتابون سے حضرت عمر رض کے بیت المقدس مین تشریف لانے کا بیان ہے سیل الاسلام جو ۱۸۷۵ء مین چھپی ہے جسکو انگریزی سے منشی نور محمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے اوس سے اور اور بھی انگریزی کتابون سے سید منصور علی صاحب دہلوی نے نقل کیا ہے کہ اوکلی صاحب کا یہہ بیان ہے کہ خلیفہ ایک اونٹ سرخ پر سوار ہوئی اور دو تھیلی ساتھہ لیں ایک مین ایک قسم کی غذا تھی جس کو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول یا گیہون کوٹی اور بے بھگی ہوئے سے طیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات سے بھر لیا اور ایک بڑے مشک پانی کی جسکی اوس ملک مین بڑی احتیاج ہوتی ہے آگے رکھہ لی اور طباق ایک لکڑی کا بھی باندہ لیا خلیفہ نے اس سامان اور طیاری کے ساتھہ کوچ کیا بعد نماز صبح کے اللہ کی تعریف کرکے وہ طباق کو اپنے ستوؤن سے بھرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبون کے ساتھہ کہاتے جب شہر کے سامنے پہونچے اونہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کھینچا اور کہا یا اللہ ہمکو آسانی سے فتح دی اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کھڑا کروا کر زمین پر بیٹھہ گئے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ تمام عیسائی جوق جوق بادشاہ اسلام کو دیکھنے آئے مسلمانون نے اونکو دور رکھنا چاہا کہ ایسا نہو کوئی بدکار اوسے ایذا پہونچاوے فرمایا کچھہ نہین ہوتا مگر وہی جو اللہ چاہتا ہی ایمان دارون کو اوسی پر بہروسا چاہیے امیر المومنین کی سادگی سے رعب اور دہشت جو اون کے لشکریون کے سپاہیانہ کامون سے بیت المقدس کے رہنے والون کے دلون مین پیدا ہوا تہا کم نہوا قوم کے سردار نے اپنی سردارون سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ ہے اونکو اون کے پیغامبر نے یہہ حکم دیا ہے کہ وہ تحمل اور حیا اور تابعداری کو عمل مین لاوین اور ان باتون کی باعث سے اون کی ترقی ہوگئے تہوڑی دنون مین سب قانون پر انکی شرع کو غلبہ ہوگا

اور اونکی حکومت یورپ سے پچہم تک پہیل جاویگی خلیفہ کے پہونچتی ہی عہدنامہ پورا ہوا شرطین
صلح کی منظور رہوئین اور اوپر دستخط ہی ہوگئی یروشالم کے وکیل سب سامنے آئے تو
نہایت تعجب ہوا کہ یہہ بہت نامک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنی بالون کے ڈیرہ مین
زمین پر بیٹہا ہے جس نے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین یہہ شرطین ہوئین کہ نصاریٰ
زین پر سوار نہون اور کسیطرح کا ہتیار نرکہین اور اپنے مہرون پر عربی لفظین نہ کہدواوین
اور کسی قسم کی شراب نہ بیچین وہ ایک قسم کے لباس کے سوا دوسری طرح کا کپڑا کبہین
نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ اپنی کمرون مین باندہا کرین وہ اپنی عبادت خانون مین
صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اونکی کتابون مین ہون اونہین مسلمانون
کے محلون مین نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو موگری سے نہ بجاوین اپنے رشتہ دارون کو
مسلمان ہونے سے نہ روکین جب مسلمانون کو آتے دیکہین کہڑے ہوجاوین اور جب تک
وہ نہ بیٹہہ جاوین یہہ کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین
خلیفہ کے لئے دروازے کہول دیئے گئے اور رئیس اہل اسلام اور رئیس نصاریٰ دونون
اس جگہہ کی مذہبی قدامت کے باب مین باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئی اس جگہہ
ایک نصرانی تاریخ کا بیان ہے کہ آپ موٹی اون کے کپڑے پہنے تہے جن مین چمڑے کے
پیوند لگے تہے خلیفہ کے حکم سے حضرت سلیمان کا عبادت خانہ جہاڑا گیا اور کوڑا اوسکا صاف
کیا گیا اور ایک مسجد طیار کروائی جس کی جلد شہرت اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد اوسکے
برابر یورپ کے ملکون مین نہ تہی خلیفہ نے بیت المقدس مین دس مقام کئے اور مدینہ
کو پہر آئے مولانا جلال الدین نے جو صلح نامہ نقل کیا ہے اوسمین بہی اسیطرح کی شرطونکا
بیان کیا ہے مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ طامس نیوٹن پادری
نے پاک کتابون کی آئندہ خبرون کے بیان مین ایک کتاب لکہی ہے اور وہ کتاب ١٨١٨
عیسوی مین شہر لندن مین چہپی ہے اوسکی دوسری جلد کے ترسٹہوین اور چونسٹہوین
صفحہ مین لکہا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے یروشالم فتح کیا وہان کے سردار نے حضرت عمر کو
حضرت یعقوب علیہ السلام کا پتہ بتلادیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کا مقام بتادیا

نصرانیون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے بہر رکہا تہا حضرت عمر رضی
نے خود آپ اوس جگہہ کو صاف کرنا شروع کیا اور اون کے لشکر کے سرداراون کے ساتہہ اس
کام مین شریک تہے اور ایک مسجد بنائی اور یہہ وہی مسجد ہے جو یروشالم مین پہلے پہل بنی
اور عبدالملک جو مروان کا بیٹا تہا اوس نے اس مسجد کو کشادہ کیا اسے یاد رکہو دیکہو حضرت
زکریا علیہ السلام چہٹے باب کی پندرہوین آیت کی یہہ پیش خبری کیسی پوری ہوئی کہ وے جو
دور دور ہین سو آوینگے اور اللہ کی مسجد مین تعمیر کرینگے اس کہلی نشانی کو دیکہو اور
محمدی ہو جاؤ پادری نیوٹن کے کلام سے معلوم ہوا کہ اوسکے نزدیک وہ پتہر جس پر حضرت
یعقوب علیہ السلام سو رہی تہے اور اللہ تعالی نے خواب مین آپ سے باتین کین تہین
اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس جگہہ کا نام بیت ایل رکہا تہا جسکا بیان توراۃ
شریف کی پہلی سورۃ کے اٹہائیسوین باب مین ہے وہ پتہر یہی بڑی چٹان ہے جو مسجد
بیت المقدس مین ہے اور ہمارے بعضی علماؤن نے بہی ایسا ہی سمجہا ہے مگر عبرانی کتابون
مین جا بجا بیت ایل کا ذکر یروشالم سے علیحدہ آتا ہے مگر اس پادری نے یون سمجہا ہے کہ
وہ بیت ایل اور ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیت ایل یہی ہے جو اس پاک مسجد
مین ہے واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حلب فتح ہوا اور وہان کے حاکم یوقنا
نے مسلمان ہو کر بڑے بڑے جہاد کئے اور انطاکیہ کو فتح کیا واقدی
لکہتے ہین کہ حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ کو حلب اور انطاکیہ کیطرف بہیجا اور یزید ابن ابی
سفیان کو ملک شام کے کنارے کی طرف بہیجا وہ وہان اوترے حلب مین دو بہائی سردار
تہے یوحنا اور یوقنا اونکا باپ حلب کا بادشاہ تہا اوسکے بعد یوقنا بادشاہ ہوا اور یوحنا نے
دنیا چہوڑ دی اللہ کی عبادت مین مشغول ہوا اور وہ اپنے زمانہ مین سب لوگون سے
بڑہ کر علم رکہتا تہا یوحنا نے یوقنا کو بہت سمجہایا کہ عربون سے صلح کرلے اوس نے نمانا
اور بارہ ہزار زرہ پوش کے فوج لیکر چلا ادہر سے ابو عبیدہ رض نے کعب ابن ضمرہ کو ہزار
سوارون کے ساتہہ بہیجا حلب تک چہہ کوس باقی تہی کہ یوقنا لشکر کے ساتہہ آپہونچا بہت
بڑی لڑائی ہوئی کعب ابن ضمرہ رض نشان لئے پہرتے تہے اور پکارتے تہے یا محمد یا محمد

اے اللہ کی مدد اوترا اے مسلمانو ثابت قدم رہو یہہ فقط ایک ساعت ہے اور ہم غالب ہونگے مسلمانون
مین ایک سو ستر مرد شہید ہوئے اور حلب والون نے آپس مین صلح کی صلاح کر لی اور انکے
تیس سردار دوسری راہ سے ابو عبیدہ کے لشکر مین آئے اور دیکہا کہ اونمین کے کچہہ
مرد نماز مین کہڑے ہوئے قرآن پڑہ رہی ہین تب ایک ایک سے کہنے لگے کہ یہہ لوگ اسی
کام کی باعث سے ہمارے اوپر غالب کر دئیے گئے ہین اون لوگون نے نہایت عاجزی سے
صلح کر لی اور چلے گئے یوقنا کو خبر پہونچی اوس نے حلب مین جا کر لوگون کو قتل کرنا شروع کیا
یوحنا غل اور شور سنکر قلعہ سے اوترا اور اپنے بہائی کو کہا کہ شہر والون کو قتل کر رہا ہے
اور تین سو مرد کو قتل کر چکا ہے یوحنا نے چلا کر کہا کہ ٹہیر جا کہ عیسی تیرے اوپر غصہ ہوونگے
اونہون نے تو دشمنون کے قتل کو منع کیا ہے پہر جو ہمارے دین پر ہے اوسکا قتل کیسا ہوگا
یوقنا بولا کہ اونہون نے عربون سے صلح کی ہے مین ان مین سے کسی کو نہین چہوڑونگا
یہہ کہا اور اپنے بہائی کے قتل کے لیے تلوار نکالی تب یوحنا نے اپنے بہائی کیطرف دیکہا اور
آسمان کیطرف سر اوٹہایا اور کہا یا اللہ تو گواہ رہ کہ مین تیرا تابعدار ہون ان لوگون کے دین
سے برخلاف ہون مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور گواہی
دیتا ہون کہ محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور عیسی اللہ کے نبی ہین پہر بہائی سے
فرمایا کہ اب جو تجہکو کرنا ہو سو کر لے اگر تو مجہکو قتل کریگا تو مین جنت مین جاونگا یوقنا نے اونکو
شہید کیا اور شہر والون کو قتل کرنا شروع کیا اتنے مین ابو عبیدہ رض اور خالد اور اور
مسلمان لوگ توحید کا کلمہ پکارتے ہوئے جا پہونچے خالد نے اون لوگون پر حملہ کیا اور پکارا
کہ اے لوگو ہمارے صلح والون سے الگ ہو جاؤ محمدیون نے خوب تلوار سے کام لیا یوقنا
اپنے قلعہ کی طرف بہاگ گیا مخصن ابن عمرو کہتے ہین کہ یوقنا نے ہمارے صلح والون مین
سے تین سو مرد قتل کئے تہے اور اوسکے ساتہہ والون مین سے تین ہزار مرد قتل
کئے مسلمان بہت خوش ہوئے ابو عبیدہ کو خبر پہونچی کہ یوقنا نے اپنے بہائی یوحنا کو اس
طرح قتل کیا ابو عبیدہ نے جا کر یوحنا پر نماز پڑہی اور دفن کیا پہر یوقنا رات کو آن پڑا
اور پچاس مسلمانون کو پکڑ لے گیا اور جب دن نکلا قلعہ کے اوپر سے مسلمانون کو دکہاتا

اونکو قتل کیا مسلمان اون کو دیکہہ رہے تھے اور راون کی اوازین سن رہے تھے کہ وہ کہہ رہے
تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ وہ سب قتل ہوئے رضی اللہ عنہم اون سے راضی رہے
پہر یوقنا رات کو آن پڑا مسلمانون نے خوب جہاد کیا تیس مرد شہید ہوئے یوقنا کچہہ
جانورون کو لے گیا خالد رض فوج لیکر پہونچے وہ لوگ اپنے قلعہ کیطرف جا رہے تھے اون
کافرون کو قتل کیا اور اپنے جانور چہوڑا لیے خالد رض تین سو سے زیادہ قیدی اور سات
سر لائے اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اور سب مسلمانون نے اون کے جواب
مین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اون قیدیون سے کہا تم مسلمان ہو جاؤ
اونہون نے نہ مانا ابو عبیدہ کے حکم سے وہ قتل کیے گئے اور یوقنا اور اوسکے ساتھی
دیکہہ رہے تھے پہر ابو عبیدہ نے حلب کا قلعہ گہیر لیا چار مہینے گہیرے رہے پہر حضرت عمر رض
نے مدد بہیجی اون مین ایک شخص بہت بڑا بہادر تہا اوسکا نام دامس ابو الہول تہا
اوس قلعہ کو سب مسلمان سینتالیس دن اور گہیرے رہے تب دامس ابو الہول
نے ایک تدبیر بتلائی کہ ابو عبیدہ سے کہا کہ آپ لشکر سمیت تین کوس پرے چلے جائیے
اور خود ابو الہول تیس آدمیون کے ساتہہ ایک غار مین چہپ رہا اور رات کو جاکر
قلعہ کی دیوار پر چڑہ گیا اور کئی شخصون کو قتل کیا پچہلی رات کو رومی لوگ آن پڑے
خوب لڑائی ہوئی آٹہہ مرد شہید ہوئے ایکایک خالد رض ہزار سوارون کے ساتہہ
اللہ اکبر کہتے ہوئے پہونچے بہت کافرون کو قتل کیا اکثرون کو قید کر لیا رومیون نے
امان مانگی مسلمانون نے قتل موقوف کیا ابو عبیدہ نے حکم کیا کہ اونکے مرد اور عورتین
حاضر کی گئین ابو عبیدہ رض نے فرمایا کہ مسلمان ہو جاو اون سب سے پہلے اون کے
سردار یوقنا نے ہتیار ڈال دیے اور اسلام قبول کیا اور ایک جماعت اون کے سردارون
مین اوسکی ساتہہ تہی یوقنا ابو عبیدہ کے آگے کہڑے ہوئے اور عربی بولی مین صاف
فرمایا کہ اے سردار اللہ نے تمہاری مدد کی اور تمہارے دشمنون پر تمکو قابو دیا اسکا یہی
باعث ہے کہ تمہارا دین سچا ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہین جو توریت
اور انجیل مین مشہور ہین اور وہی ہین جنکی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے

اور اللہ تعالی نے اپنی انجیل مین اونکا پتا عیسی علیہ السلام کو بتلایا ہے کہ وہ ختم کرنیوالے ہین
نبیون کے اور وہی فاروق ہین جو سچ کو جھوٹ سے جدا کرین گے اور وہی نبی یتیم ہین
کہ اون کے باپ اور مان مرجاوین گے اور اون کے دادا اور چچا اونکی پرورش کرین گے
بھلا یہہ بات ہوئی ہے کہا ہان اسیطرح ہے جو تمنے کہا لیکن اے یوقنا مین حیران ہون کہ تم
کل ہمسے لڑتے تھے اور آج تم یہہ باتین کہتے ہین اور مینے سنا ہے کہ تم عربی نہین جانتے
پھر تمکو عربی کہان سے آگئی یوقنا بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اے سردار کیا تمکو اس
مین تعجب ہے کہا ہان یوقنا نے کہا مین آجکی رات تمہاری فکر مین تھا کہ کیونکر تمکو ہمپر
غلبہ دیا گیا اور ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہ تھی مین اسی سوچ مین سو گیا
تو مینے ایک شخص کو دیکھا جو چاند سے زیادہ روشن تھے اور اونکی خوشبو مشک سے بڑھکر
تھی اور اون کے ساتھہ کچھہ لوگ تھے مینے پوچھا یہہ شخص کون ہین مجھسے کہا گیا یہہ محمد
ہین اللہ کے پیغام پہونچانے والے مینے دل مین کہا اگر یہہ سچے نبی ہین تو اپنے رب سے
مانگین کہ مجکو عربی بولی سکھلادین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کیا
اور فرمایا اے یوقنا مین وہ محمد ہون جسکی مسیح نے بشارت دی ہے اور میرے بعد
کوئی نبی نہین ہے اور اگر تمکو منظور ہے تو کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر مینے آپکا
ہاتھہ پکڑا اور آپکا ہاتھہ چوما اور مین آپکے ہاتھہ پر مسلمان ہوا پھر مین جاگ اوٹھا سو میرے
منہہ کی خوشبو اوسوقت سے مشک کے مانند ہو گئی اور مین عربی بولنے لگا پھر مین
اپنے بھائی یوحنا کے گھر مین گیا اور اوسکا کتب خانہ کھولا تو مینے ایک کتاب مین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے پائے اور مینے سب نشانیان صحیح پائین اور یہہ کہ تمام خلق
سے زیادہ اون کے دشمن یہودی ہین اے سردار بھلا اسی طرح ہے ابوعبیدہ بولے
ہان یہودی ہمسے بہت عداوت کرتے تھے یہان تک کہ ہمکو اللہ نے اون پر غلبہ دیا
اور ہمنے اون کے قلعے لے لئے اور اون کے بہادرون کو قتل کیا پھر یوقنا نے فرمایا
کہ مینے آپ کے حال مین دیکھا کہ اللہ تعالی نے آپکو تاکید فرمائی اپنے ساتھہ والون کے
حق مین اور تابعدارون کے حق مین اور باقی مسلمانون اور یتیم اور مسکین کے حق مین

بھلا یہ بات ہوئی ہے ابوعبیدہ بولے ہان یوقنا بولے اب مین اللہ کی راہ مین لڑونگا
جیسا پہلے شیطان کی راہ مین لڑتا تھا اور اس دین کی مدد کرونگا یہانتک کہ اپنے بھائی
یوحنا سے جاملون پھر اپنے بھائی کو یاد کرکے رونے لگی اور اپنا ظلم اونپر یاد کیا ابوعبیدہ نے فرمایا
اے یوقنا اللہ تعالے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے حق مین فرماتا ہے
کہ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین یعنے حضرت یوسف
علیہ السلام نے اپنے بھائیون سے فرمایا کہ تمپر آج کے دن کچھ الزام نہین اللہ تمکو بخشدے
اور وہ سب رحم کرنیوالون سے بڑھکر رحم کرنیوالا ہے تمہارے بھائی حورون کے
ساتھ اونچی جگہہ پر ہین اور جب تم مسلمان ہوئے گناہون سے پاک ہوئے جیسے
مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے پھر یوقنا رونے لگی اور فرمایا اے مسلمانو مین تمکو گواہ
کرتا ہون کہ جسقدر مین اللہ کی راہ مین لڑون انشاء اللہ اوسکا ثواب میرے بھائی
کے اعمال نامہ مین لکھی ابوعبیدہ بولے اے اللہ کے بندے بتاؤ ہم کدھر جاوین
یوقنا نے کہا اے سردار قلعہ اعزاز کا بلند اور مضبوط اور سامان سے بھرا ہوا ہے
اور میرے چچا کا بیٹا دارس وہان کا حاکم ہے اور وہ بڑا بہادر ہے اگر اوس قلعہ
کو بغیر فتح کئے ہوئے انطاکیہ کیطرف جاؤگے تو وہ حلب اور قنسرین کو اور زمین
عواصم کو لوٹیگا اور حیلہ اوسکی فتح کا میرے نزدیک یہہ ہے کہ مین گھوڑے پر سوار
ہوکر وہان جاؤن اور تم سو سوار میرے ساتھ کردو اور وہ سب رومیون کا
لباس پہن لین پھر تم ہزار سوار میرے پیچھے بھیجو گویا مین اون سے بھاگا جاتا ہون
اور وہ میرے پیچھے دوڑے آتے ہین جب مین اعزاز کے قلعہ مین پہنچونگا تو دارس
سے کہونگا کہ مین جھوٹ موٹ مسلمان ہوا تھا اور اب مسلمانون کو دہوکا دیکر بھاگا
ہون اور مسلمان مجکو پکڑنے آتے ہین وہ یہہ سنکر ہم سب کو قلعہ کے اوپر لیجاویگا
اور ہمارے پاس ایک گانوہے اوسکا نام بیرہ ہے وہ ہزار سوار وہان رہ جاوین ہم
آدہی رات کو قلعہ کے لوگون کو قتل کرنا شروع کرینگے اور دروازہ کھولدینگے
جناب یوقنا نے اس حدیث پر عمل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحرب

خدعة یعنے لڑائی دہوکا دینا ہے یعنے لڑائی مین کافرون کو دہوکا دیکر قتل کرنا روا ہے واقدیرحمہ
فرماتے ہین کہ روایت ہے عامر ابن زید سے اونہون نے فرمایا کہ مین فتوح شام مین اور تفسیر
اور حلب مین ابو عبیدہؓ کے ساتھہ تھا اور مین بہت ملتا تھا اون رومیون سے جو ہمارے دین
مین آتے تھے مینے اون مین یوقنا سے زیادہ کسیکو جہاد پر مستعد نہین دیکہا یوقنا نے وہ کام
کئی جو اونمین کسینے نہین کئے آب خلاصہ یہہ ہے کہ یوقنا تنو سوارون کو لیکر پہونچی قلعہ دار کو جا سوس
سے خبر پہونچائی تھی اوسنے یوقنا کو اور اون سو سوارون کو باندہ لیا اللہ کی قدرت دیکہو
دادرس کا بیٹا لاؤن چپکے سے یوقنا پاس آیا اور بولا اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اوس نے یوقنا کو اور سب مسلمانون کو کہول دیا اور اپنے
باپ کے قتل کرنیکو گیا کیا دیکہتا ہے کہ اوسکا سر نہین ہے لاؤن کی بہنون نے کہا کہ ہمنے تیری
باتین سنی تہین ہمنے خالص اللہ کیواسطے اوسکو قتل کیا کہ ایسا نہو اوسکو خبر پہونچی اور وہ تجکو
قتل کر ڈالے اور ایک راوی نے یون فرمایا ہے کہ مالک اشتر قلعہ مین گئے اور دادرس کو قتل
کیا ہوا پایا تو پوچہا کہ اسکو کسنے قتل کیا لاؤن نے کہا کہ میرے بہائی لوقا نے اور وہ عمر مین مجہسے
بڑا ہے مالک اشتر نے لوقا سے پوچہا کہ تو نے اپنے باپ کو کیون قتل کیا رومیون مین تیرے سوا
ہمنے کسیکو نہین سنا کہ اوس نے اپنے باپ کو قتل کیا ہو لوقا بولا کہ تمہارے دین کی محبت مین
مینے یہہ کام کیا کیونکہ اس قلعہ کے عبادت خانہ مین ایک بڑی عمر کا پادری ہے ہم اوس سے
انجیلین پڑہتے ہین مینے ایک دن تنہائی مین اوس سے پوچہا کہ ملک شام پر عرب کا غلبہ کیونکر
ہوا عرب سے زیادہ کوئی قوم کمزور نہین اور اللہ تعالی نے اونکی مدد کی کہین ہمنے رومیون کے
کتابون مین یہہ پڑہا ہے وہ پادری بولا کہ ہان مینے پڑہا ہے اور ہرقل بادشاہ نے مجکو پہلے
سے خبر دی تہی کہ عرب لوگ ضرور اس زمین کے مالک ہونگے مینے اوس پادری سے پوچہا کہ
اس قوم کے نبی کے حق مین تم کیا کہتے ہو کہا بیشک ہماری کتاب مین یہہ بات ہے کہ اللہ
تعالی بہیجیگا ایک نبی حجاز زمین سے اور بشارت دی ہے اونکی عیسی مسیح نے اور ہم نہین
جانتے کہ یہہ وہ ہین یا نہین لوقا نے کہا مین سمجہہ گیا کہ یہ مجہہ سے چہپاتا ہے جب مینے یوقنا کو اور اوسکی
رفیقون کو قید دیکہا تو مینے دل مین کہا کہ یوقنا نے اپنے بہائی کو مار ڈالا تہا وہ عربون سے

خوب لڑا اصحاب جو انکے دین مین آگیا تو اون کے دین کا حق ہونا اوسپر کھل گیا تب ہی مسلمان
ہوا پہر مینے اپنے باپ کو قتل کیا تمہاری دین کی محبت مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہر
قیدیون مین وہ پادری بھی ملا اور وہ بھی مسلمان ہوا واقدی فرماتے ہین کہ مجھسے فرمایا عامر
نے جو یحیی کے بیٹے وہ روایت کرتے ہین اسد سے جو مسلم کے بیٹے وہ دارم سے جو عیاش کی بیٹے
وہ اپنے دادا سے اونہون نے فرمایا کہ اعزاز کے لوگ مسلمان ہوئے کیونکہ اونکا پادری
مسلمان ہوا اور یوقنا اور دو سو سوار اون کے چچا زادون اور رشتہ دارون مین سی جو پکے
ایمان والے تھے انطاکیہ کیطرف چلے اور بادشاہ پاس پہونچی اور بادشاہ سے کہا کہ ہم عربون سے
بھاگے ہین اس تدبیر سے بادشاہ کے یہان اونہون نے بڑا دخل پایا اور ابو عبیدہ رضہ نے
ضرار ابن ازور کو دو سو سوارون کے ساتھ بہیجا اور حکم کیا کہ ملک شام کے اوترطرف جاؤ
یہہ لوگ چلے اور رومیون سے خوب لڑے ضرار کو اور اون کے ساتھ والون کو رومیون نے
قید کر لیا اور ہرقل تک پہونچایا سفینہ رضہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام تھے وہ
بھی ضرار کے پاس حاضر تھے سفینہ نے رات کیوقت بھاگے تاکہ ابو عبیدہ کے پاس جاوین
ایک بڑا شیر سامنے آیا سفینہ بولے اے ابو الحارث مین سفینہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آزاد غلام ہون اور میرا ایسا ایسا حال ہے تب شیر آیا اور اون کے پہلو مین کھڑا ہوا سفینہ
کہتے ہین کہ مین چلا اور وہ میرے پہلو مین رہا یہان تک کہ مین اپنے صلحے کے مقام مین پہونچا
پہر اوس نے مجکو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور اون قیدیون کا حال یہہ ہوا کہ وہ ہرقل کے سامنے
لائے گئے ہرقل نے قیس ابن عامر رضہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین پوچھین
اونہون نے بہت باتین بیان فرمائین اور ضرار یوقنا کے سپرد ہوئے اونہون نے اونکو کہانا
کہلایا اور پانی پلایا ادہر سے ابو عبیدہ فوج لیکر پہونچی اور اللہ کے ذکر مین آوازین بلند کین
اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کثرت کی کافرون پر جہاد شروع ہوا اقلنطانوس جو
یقطانیوس کا بیٹا تھا دائن اور بڑے رومیہ کا حاکم تھا وہ ہرقل کی مدد کے لیے چلا رومیہ
مین ایک بڑا طلسم خانہ تھا اوسمین ایک کوٹھری تھی اقلنطانوس نے اوسکو کہولا اوسمین
ایک تختی پر یونانی حرفون سے لکہا تھا کہ ہمنے حکمت اور اسرار سے یہہ بات دیکھی کہ جب اللہ تعالیٰ

اور گمراہی زمین پر عام ہوگی تب ہدایت کا چراغ زمین عرب سے نکلے گا اور اندھیر اجہالت
کا دور کریگا اور لوگون کو اس بات کی طرف بلاوے گا کہ اللہ کو اکیلا جانو زمین کے اور پہاڑونکے
لوگ اوس کے تابع ہوجاوینگے بعد اوسکے ایک شخص حاکم ہوگا جسکا جسم دبلا اور دل سچائی
کے نور سے روشن ہوگا وہ اوسکی دین کو مضبوط کریگا اور اوس کے بعد ایک شخص ہوگا
سیاہ آنکھون والا قیصر کا ملک لینے والا اوسکا حملہ غالب ہوگا اوس کی صفت عدل ہے
اوسکا جبہ پیوند دار ہے اوسکی تلوار درہ ہے اوسکی زمانہ مین دولتین جاتی رہین گی اور چار ملک کے
بادشاہون پر زوال آویگا اور اوسکا وقت اوہ ہوگا جسمین یہہ حکمت کا گھر کہلے گا تو برکت والا وہ شخص
ہے جو حق کا تابع ہو اور باطل سے منہہ موڑے فلنطالوس نے جب اوسکو پڑہا اوس وہان کے
دار وغہ سے پوچھا کہ تم اس حکمت کے مقدمہ مین کیا کہتے ہو اوس نے کہا میری نزدیک
اب ہرقل کی دولت تمام ہوئی اور اوس کی بادشاہت زمین سوریہ سے جاتی رہے
اور رومیون کی بادشاہت وہان سے استنبول مین یعنے قسطنطنیہ مین چلی گئی
فلنطالوس چلے اور ہرقل سے ملے اور رات کے وقت اپنے خاص لوگون کو بلایا اور
اون سے فرمایا کہ اب مین عرب کی فوج مین جاتا ہون اور دین محمدی مین داخل
ہوتا ہون سبہون نے کہا اے بادشاہ ہم سب ہر کام مین تیرے ساتھہ ہین فرمایا
اچہا جب کل کی رات ہو تو ہم ظاہر مین چوکی کے طور پر نکلین اور عرب سے ملجاوین
جب فلنطالوس نے یہہ ارادہ کیا اونکو یوقنا ملے اور آپس مین باتین ہوئین یوقنا
کو اونکی باتون سے اسلام کے آثار ظاہر ہوئے تب یوقنا جاکر مسلمانون کے رستہ پر
کہڑے ہو رہے پہر فلنطالوس سوار ہوئے اور اپنی خیمہ سے نکلے اونہون نے دیکھا کہ چار
ہزار اون کے چچازادون اور قوم کے سردارون مین سے ایکا کر کے مسلمانون
کی فوج مین جانے کو طیار ہین جب یہہ لوگ مسلمانون کے لشکر کے قریب پہونچے
تب یوقنا اور اون کے دو سو چچازادے اون کے سامنے آئے اور اون سے باتین
کین جب یوقنا نے خوب دیکہہ لیا کہ فلنطالوس یکے مسلمان ہوچکے ہین تب اپنا
اپنا حال بیان فرمایا اور کہا ابہی جلدی مت کرو ہم مسلمانون کو اپنا حال کہلا

بھیجین اور کل تم اپنا لشکر لیکر ہرقل کے گرد کھڑے ہو جاؤ اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ والون مین سے دو سو مرد قید مین ہین جو بیس ہزار رومیون کے برابر ہین
مین اونکو کھول دون اور تم ہرقل کی فوج پر حملہ کرو اور ہرقل کو پکڑ لو اور حق جہاد کا ادا
کرو اور مین اپنے ساتھیون کے ساتھ شہر مین حملہ کرون ایکا ایک عمرو جوامیہ کے بیٹے
تھے وہ یوقنا کے پاس آئے اور یہہ خبر لائے کہ ابو عبیدہ رض نے فرمایا ہے کہ اللہ تمکو
اچھا بدلہ دے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین مجھسے رومیہ کے حاکم کا سارا
حال بیان فرمایا اور جس بات کا اوس نے ارادہ ٹھانا ہے وہ سب آپنے تبلایا اور
آپنے اوسکو بشارت دی ہے کہ اللہ نے اوسکی اگلی پچھلی گناہ بخشدئی اور اگر اللہ چاہیگا
کل انطاکیہ فتح ہو جاویگا یہہ سنکر فلنطانوس کا چہرہ خوشی سے روشن ہو گیا اور ایمان
بڑھ گیا اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجکو اسلام اور ایمان کی ہدایت دی فلنطانوس
نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ محمد اوسکے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین بعد اسکے ہرقل سمندر
مین سوار ہو کر چلا گیا اور اپنے غلام کو اپنی جگہہ چھوڑ گیا اوس نے فوج طیار کی محمدیون
نے کافرون پر خوب جہاد کیا فلنطانوس نے دیکھا کہ خوب لڑائی گرم ہے اوس نے ہرقل
کے غلام کو قتل کیا رومی بھاگے ستر ہزار نصرانی قتل ہوئے اور تیس ہزار قیدی ہوئے
اور انطاکیہ کے حاکم نے جزیہ پر صلح کی راوی نے کہا ہے بعد اسکے نصاری جزیرون
مین یعنے ٹاپوؤن مین رہے اور یہہ افرنج یعنے فرنگی اونہین بھاگنی والون کی نسل
مین ہین پھر یوقنا اور فلنطانوس اپنے لوگون کے ساتھ آئے اور مسلمانون سے
السلام علیکم کہا سب اصحاب فلنطانوس کے تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے
اصحابون نے فرمایا کہ ہمنے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اذا اتاکم کریم
قوم فاکرموہ یعنے جب تم پاس کسی قوم کا عزت دار آوے تو اوسکی عزت کرو
فلنطانوس یہہ خلق اور عاجزی دیکھکر بولے واللہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی
قوم کی بشارت دی تھی پھر اون کے چچازاد بھائی مسلمان ہوئی اور کافرون پر

جہاد کیا قلنطانوس نے کعبہ کا حج کیا پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت کی پہر حضرت
عمر رضؓ سے السلام علیکم کہا حضرت عمر رضؓ اوٹھہ کہڑے ہوئی اور آپنے اور مسلمانون نے اوس سے مصافحہ
کیا یعنے ہاتہہ ملایا پہر قلنطانوس بیت المقدس کیطرف گئے اور وہان عبادت مین مشغول
ہوئے یہان تک کہ وفات پائے ابو عبیدہ رضؓ انطاکیہ کو فتح کر کے آگے بڑہے حضرت خالد
نے دریائے فرات کے کنارے کے شہرون کو لوٹا اور منبج اور براعہ اور نالبس کے لوگون نے
صلح کی پادری مارش مین لکہتا ہے کہ ملک شام رومیون کی سلطنت کا ایک زرریز صوبہ
تہا اوس کے بڑے بڑے شہرون مین سے فقط انٹی اوک یعنے انطاکیہ یونانیون کے
قبضہ مین تہا فوج زیر حکم یوکنا کے گئی جس نے مذہب مسلمانون کا اختیار کر لیا اور قلعہ
ارزار اور لوبی کابل جو انٹی اوک مین دریائے اورن تیس کے اوپر تہا حملہ کر کے
لے لیا اب مرج القبائل مین جہاد کا سامان ہے واقدی فرماتے ہین کہ ابو عبیدہ رضؓ
نے میسرہ ابن مسروق کو جہنڈا دیا تین ہزار بہادر مین کے اون کے ساتہہ لا الہ الا اللہ
و اللہ اکبر پکارتے ہوئے اور قرآن پڑہتے ہوئے چلے مشکل رستے طی کئے آخر کو ہرقل کی
فوج آ پہونچی مرج القبائل مین بہت بڑی لڑائی ہوئی وہان خبر ملی کہ ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ
کیطرف گیا اور بولا اے زمین سوریہ تجہہ پر سلام قیامت کے دن تک اس لڑائی مین دامس
ابو الہول کو رومیون نے قید کر لیا پہر وہ چہوٹ کر آئے اور اپنا حال مسلمانون سے بیان
کیا کہ مجکو اور میرے ساتہہ والون کو رومیون نے قید کر لیا جب رات کو مین سویا تو مینے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا گویا آپ فرماتے ہین کہ اے دامس تجہہ کچہہ ڈر نہین اور تو جان لے کہ اللہ کے
نزدیک میرا مرتبہ بڑا ہے پہر آپنے اپنے مبارک ہاتہہ کو زنجیرون پر پہیرا وہ کہل گئین
اور طوقون پر بہی ہاتہہ پہیرا وہ بہی جدا ہو گئے اور میرے ساتہہ والون پر بہی ایسا ہی
معاملہ کیا اور فرمایا تم خوشی کرو اللہ کی مدد کی کہ مین محمد ہون اللہ کا پیغام پہونچانے
والا پہر آپ پوشیدہ ہو گئے اور ہمنے تلوارین لیکر کافرون پر حملہ کیا اللہ اور رسول
نے اونپر ہماری مدد کی مسلمانون نے یہہ احوال سنکر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا اور
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا پہر رومیون سے بڑی لڑائی ہوئی اور مسلمانون کی

نشانی یہہ تھی کہ النصر النصر کہتے تھے اور سودان یعنے حبشی لوگ یا محمد یا محمد کہتے تھے آخر اللہ نے
محمدیون کو فتح دی رومی سب بہاگ گئے اور ہرقل انطاکیہ سے بہاگنے کے بعد مر گیا اور کہا
جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہوکر مرا واقدی نے ابو سعید رض تک سند پہونچائے کہ اونہون نے
فرمایا کہ ہرقل جب انطاکیہ سے نکلا تب وہ مسلمان تھا واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے
کہ عمرو ابن عاص نے یوقنا کی مدد سے قیساریہ اور صور کو فتح کیا واقدی لکہتے
ہین کہ عمرو ابن عاص رض فوج لیکر قیساریہ کیطرف چلے قیساریہ مین قسطنطین جو ہرقل کا
بیٹا تھا اوس کے ساتھہ اسی ہزار کا لشکر جمع تھا اوس نے اون مین سے بیس ہزار کو
بہیجا اور مسلمان پانچ ہزار تھے مسلمان سوار ہوئے اور بلند آواز سے بولے لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر تب اونکو جواب دیا پہاڑون اور ٹیلون اور پتہرون اور درختون نے
اور جو اوس مین کے بسنے والے تھے اون کی آوازین سنکر کافرون پر رعب پڑ گیا اور
خود شہزادے نے سنا اور اسلام کے لشکر کو دیکہا تو کہا پہلے تو یہہ لوگ اس کثرت سے
نہ تہے فقط پانچ ہزار تھے اب بیشک اللہ نے انکی مدد کے لئے فرشتون کی فوج بہیجی
شہزادے نے ایک پادری کو بہیجا اور کہلا بہیجا کہ اپنے کسی سردار کو بہیجو ہم اوس سے
باتین کرین عمرو ابن عاص رض شہزادے کے لشکر مین گئے اوس نے چاہا کہ اونکو اپنے
ساتھہ تخت پر بٹہاوے عمرو رض زمین پر بیٹھہ گئے قسطنطین بولا اے عمرو روم اور
عرب مین رشتہ داری ہے اور رشتہ دارون کو آپس مین خون کرنا مناسب نہین
عمرو نے کہا جب دو بہائی دین مین برخلاف ہون تو ایک کو دوسرے کا قتل حلال ہے
اور روم اور عرب کا رشتہ کیونکر قریب ہے قسطنطین بولا ہمارے باپ آدم ہین پہر
نوح ع پہر ابراہیم ع اور عیص بیٹے اسحاق کے اور اسحاق بہائی اسمعیل کے اور اسحاق
اور اسمعیل دونون بیٹے ابراہیم ع کے عمرو بولے تو اس بات مین سچا ہے کہ عیص
اور ہم ایک باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارے اسمعیل ع تھے پہر عمرو نے سب رومیون
کو خطاب فرمایا کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ قسطنطین بولا ہم اپنے باپ دادا کا دین نہ
چہوڑینگے پہر عمرو بولے پہر جزیہ دو قسطنطین بولا کہ لوگ اس بات مین میرا کہنا نمانی

میرے باپ نے یہی بات کہی تھی سب نے اوسکی قتل کا ارادہ کیا تھا عمرو بولے اب تمپر جہاد ہوگا پھر
کافرون نے فوجین طیار کین محمدی فوجون نے اونپر خوب جہاد کیا قیدمون ایک سردار رومیون
کا تھا حضرت شرجبیل نے اوسکو قتل کیا اور طلیحہ جو خویلد کا بیٹا تھا جس نے جھوٹھ موٹھ پیغمبری کا
دعوی کیا تھا اوس نے توبہ کی اور محمدی دین مین آیا اور قیدمون کے قتل مین شرجبیل رضہ
کی مدد کی پھر طلیحہ مدینہ شریف مین حضرت عمر رضہ کی خدمت مین حاضر رہا واقدی رح فرماتے ہین
کہ جسوقت قیدمون قتل ہوا مینہہ شدت کا تھا اور سردی بہت تھی تو لوگون نے جابیہ
کیطرف پناہ لی اور اوس کی دیوارون کی آڑ پکڑی اور قسطنطین کے دل مین زہر کا اثر کیا
اور کہنے لگا کہ اے رومیو تم جانتے ہو کہ ان عربون کے سامنے یرموک کا لشکر نہ ٹھیر
سکا اور میرا باپ قسطنطینیہ مین پلٹ آیا اور یہ لوگ تمام ملک شام کے مالک ہوگئے
سوای اس کنارے کے اور کچھہ باقی نہین یہ کہکر قسطنطین اور اوسکی ساتھہ والے
قیساریہ کیطرف بھاگ گئے اور طرابلس والون نے قسطنطین سے مدد مانگی اوس نے
تین ہزار سوارون کی فوج بھیجی اور یوقنا ابوعبیدہ رضہ کے پاس سے چلے اور حلب کے
لوگ جو مسلمان ہوئے تھے وہ اون کے ساتھہ ہوئے اور وہ چار ہزار سوار تھی اور اونکے
سوا مسلمانون کے لشکر مین تین ہزار سے زیادہ اور تھے جو مسلمان ہوئے تھے یوقنا
اور اونکے ساتھہ کے مسلمان رومیون کا لباس پہنے ہوئے تھے وہ سب طرابلس کے
قلعہ مین جا پہونچے اور وہان کے سب رئیسون کو پکڑ لیا اور فرمایا اے طرابلس کے لوگو ہم
پہلے اندھیری مین تھے صلیب کو سجدہ کرتے تھے اور تصویرون اور قربان کی تعظیم کرتی
تھی اور اللہ کے لئے بیوی اور بیٹا ٹھہراتے تھے اللہ تعالی نے ہماری راہ بتانے کے لئے یہہ
لشکر عرب کا بھیجا پھر ہمنے اون سے راہ پائی اون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
جنکا ذکر توراۃ مین ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اونکی بشارت دی ہے اونکا
قول سچ ہے وہ اللہ کو ایک جانتے ہین اوسکو بیوی اور بیٹے سے پاک جانتے ہین اب
تم محمدی دین کو قبول کرو یا جزیہ دو یہ سنکر بعضے لوگ مسلمان ہوئی اور بعضون نے جزیہ قبول
کیا اور عمرو ابن عاص رضہ قیساریہ کے دروازے پر اوترے یوقنا نے عجب کام کیا قریب

پچاس جہازون کے سمندر کے گہاٹ پر آئے وہ اسباب اور ہتیار قسطنطین کیطرف لئے جاتے تھے یوقنا اونسے مل گئے پہر دہوکا دیکر اون سب کو قید کر لیا پہر یوقنا جہاز پر سوار ہوکر مقام صور کیطرف چلے جب وہان پہونچے وہان والون سے کہا ہم اسباب و رسد لائے ہین اور قیدی اریہ کیطرف بادشاہ پاس جاتے ہین یہہ کہکر اون مین مل گئے تو سو آدمی اون کے ساتھہ گئے باقیون کو جہازون پر چہوڑ گئے جب کہانے کو بیٹھے کسی جاسوس نے وہان کے حاکم پر یوقنا کا بہید کہول دیا اوس نے سنتے ہی یوقنا کو اور اون کے ساتہیون کو قید کر لیا اور عمرو ابن عاص نے دو ہزار سوار صور پر بہیجے صور کے حاکم نے دیکہکر کہا یہہ تہوڑے سے ہین اوسکا نام ارمویل تہا وہ لڑنے کو نکلا اور اپنے چچا کے بیٹے باسیل کو یوقنا کی نگہبانی کے لئے مقرر کیا باسیل اگلی کتابین پڑہے ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہون نے بحیرا درویش رح کے عبادت خانے مین دیکہا تہا یہ اوسوقت کا ذکر ہے جب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع نہین ہوا تہا باسیل بحیرا رح کی ملاقات کو گئے تھے اور وہان قافلہ قریشیون کا اور اونٹ حضرت خدیجہ رض کا آیا تہا اوسکی ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے بحیرا رح نے دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ابر کا ٹکڑا دہوپ سے سایہ کئے ہوئے تہا بحیرا کہنے لگے یہہ پتا اون نبی کا ہے جو تہامہ کی زمین سے بہیجے جاوینگے پہر وہ قافلہ اوترا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سوکہی پیڑ کے نیچے اوترے اور اوسکا تکیہ کیا وہ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سبز ہوگیا پہر بحیرا رح نے قریشیونکی دعوت کی سب قریشی عبادت خانہ کے اندر دسترخوان پر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے اونٹون کے پاس رہ گئے بحیرا رح بولے کیا تم مین کوئی شخص مقام مین رہ گیا اونہون نے کہا کہ ہان ہم ایک جوان کو نگہبانی کے لئے چہوڑ آئے ہین کہا اوسکا کیا نام کہا محمد بیٹے عبداللہ کے بحیرا رح بولے کیا اونکے مان باپ مرگئے سب نے کہا ہان کہا کیا اونکو چچا اور دادا نے پالا ہے سب نے کہا ہان بحیرا رح بولے اے قریشیو واللہ وہ شخص سردار ہے اور اوسکے سبب سے تمہاری عزت بڑہیگی لوگ بولے تم نے کیونکر جانا بحیرا رح بولے جبسے تم اس میدان مین ظاہر ہوئے اوس شخص کے سجدہ کو ہر پتہر اور ہر درخت جہک گیا

باسیل حیران رہگیا اور اس بات کو دل مین رکہا جب حاکم صور کا شہر کے سب جوانون کو لیکر لڑائی کے لئے شہر سے نکلا باسیل نے شہر کو خالی پایا یوقنا پر اپنا اسلام ظاہر کیا اور اونکو اور اونکی ساتھہ والون کو کہول دیا اور حیلکی سے دریا کیطرف کا دروازہ کہول دیا اور دریا مین جہاز والے مسلمانون سے جا ملے وہ لوگ آئے اور شہر مین داخل ہوئے یوقنا نے اور سب مسلمانون نے بلند آواز سے پکارا لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ شہر مین جو بوڑہے اور کم زور لوگ باقی تھے اونھون نے یہ آواز سنی سب کی ہوش اوڑ گئے اور دل کانپ گئے صور کے حاکم نے یہ آواز سنی اوسکی فوج بہاگی اور مسلمانون نے اون سبکو قتل کیا اور اونکی خیمے اور جو کچہہ اون مین تہا سب لے لیا یوقنا نے شہر کا دروازہ کہول دیا محمدی لوگ صور مین داخل ہوئے اور رومیون کا سارا مال سمیٹ لیا رومیون نے الامان پکارا محمدیون نے اونکو امان دی اون مین کے اکثر لوگ مسلمان ہوئے قسطنطین کو یہ خبر پہونچی وہ بہی قسطنطنیہ کیطرف بہاگ گیا اے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیئیسوین باب کے اخیر مین اللہ تعالی نے وعدہ کیا تہا کہ صور کا مال اللہ تعالی کے لئے پاک ہوگا اور اون لوگون کو ملے گا جو اللہ کے حضور مین رہتے ہین کہ کہا کے آسودہ ہون اور عمدہ پوشاک پہنین یہہ اس بشارت کا صاف ظہور ہوا واقدی رح فرماتے ہین کہ قیساریہ والون نے عمرو ابن عاص رض سے صلح کر لی عمرو ابن عاص رض قیساریہ مین داخل ہوئے پہر عمرو ابن عاص رض نے عون بن مسلمہ رض کو صور کا حاکم کیا وہ بوڑہے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حنین کی لڑائی مین حاضر ہو چکے تہے یہ خبرین شہر رملہ اور عکا اور عسقلان اور نابلس اور طبریہ مین پہونچین ان سب شہر کے لوگون نے مسلمانون سے صلح کی اسیطرح بیروت اور جبلہ اور لاذقیہ والون نے اطاعت کی اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے محمدیون کو تمام ملک شام کا مالک کر دیا واقدی رح فتوح مصر مین فرماتی ہین کہ ملک شام مین کوئی جگہہ باقی نہین رہی سب جگہہ مسلمان مالک ہوئے اور نکل گئے اور وہان رہے اللہ نے اونکی نسل بڑہائی اب یہ بیان ہے کہ محمدیون نے حلوان کو فتح کیا اور وہان ایک پہاڑ مین برتولما حواری کے صاحبزادہ سے ملاقات ہوئی جناب شیخ محی الدین ابن عربی رح نے فتوحات کے چہتیسوین باب مین

ابو عبد اللہ حافظ تک یعنے حاکم محدث تک اپنی سند پہونچائی کہ ابو عبد اللہ حافظ نے فرمایا کہ
ہمسے فرمایا ابو عمرو عثمان ابن احمد ابن سماک نے بغداد مین اونہون نے لکھوا دیا کہ ہمسے فرمایا
یحیی ابن ابی طالب نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الرحمن ابن ابراہیم راسبی نے کہ ہمسے فرمایا
مالک ابن انس نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے اور مولانا جلال الدین
سیوطی رحہ نے بھی لآلی مصنوعہ مین خطیب کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے عبد الرحمن
ابن ابراہیم راسبی تک سند پہونچا کر بھی سند ابن عمر رضہ تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا
کہ سعد ابن ابی وقاص رضہ جب قادسیہ مین تھے تب حضرت عمر رضہ نے اونکو لکھہ بھیجا کہ
نضلہ ابن معاویہ کو عراق کے علوان کیطرف بھیجو کہ اوسکی دہوپ پڑتے ہوئے میدانون
کو لوٹین تب سعد رضہ نے نضلہ کو تین سو سوارون مین بھیجا وہ چلے اور عراق کے
علوان تک آئے اور اوسکی دہوپ پڑتے ہوئے میدانون کو لوٹا اور لوٹ کا مال اور قیدیون
کو پایا وہ لوٹ کو اور قیدیون کو لیکر چلے یہان تک کہ عصر کا وقت آیا اور قریب تھا کہ سورج
ڈوب جاوے تب نضلہ نے لوٹ کا مال ایک پہاڑ کے پاس رکھدیا اور کھڑے ہوکر اذان
کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تو ایکا ایک پہاڑ مین سے ایک جواب دینے والا جواب دیتا ہے
کہ اے نضلہ تو نے بڑے کی بڑائی کی یہہ بولے اشہد ان لا الہ الا اللہ اوس نے کہا یہہ کلمہ
اخلاص کا ہے اے نضلہ یہہ بولے اشہد ان محمد رسول اللہ اوس نے کہا وہی ڈر سنانی
والے ہین اور وہی ہین جن کی بشارت ہمکو عیسی ابن مریم نے سنائی اور اونہین
کی امت کی تمامی پر قیامت قائم ہوگی یہہ بولے حی علی الصلوۃ اوس نے کہا خوبی ہے
اوسکے لئے جو اوسکی طرف چلے اور اوسکو ہمیشہ پڑھے یہہ بولے حی علی الفلاح اوس نے
کہا مراد کو پہونچا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مان لیا اور یہی امت محمد کا
باقی رہنا ہے یہہ بولے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اوس نے کہا اے نضلہ تو نے پورے
اخلاص کا کلمہ کہا اللہ نے اوس کے باعث سے تیرا بدن آگ پر حرام کر دیا جب اونہون نے
اذان سے فراغت کی ہم اوٹھے اور ہمنے کہا تم کون ہو اللہ تمپر رحم کرے فرشتے ہو یا جن
مین سے یہان کے رہنے والے ہو یا اللہ کے بندون مین سے کوئی پہیر اکر تنہا ئی ہے

تمنے اپنی آواز سنائی اب ہمکو اپنی صورت دکھاؤ کہ ہم اللہ کے ایلچی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایلچی ہین اور عمر ابن الخطاب رض کے ایلچی ہین تب وہ پہاڑ پہٹ گیا اور چکی کی
طرح کا ایک سر ظاہر ہوا اونکا سر اور داڑہی سفید تہتی او پر اون کے دو پرانے کپڑے تہے
اونہون نے کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہمنے کہا وعلیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ
تم کون ہو اللہ تمپر رحم کرے فرمایا مین زریب ہون بیٹا برتملا کا وصی ہون اچہی بندی عیسی
ابن مریم کا اونہون نے مجکو اس پہاڑ مین بسایا ہے اور میرے واسطے دعا کی ہے کہ میری
عمر لنبی ہو اوسوقت تک کہ وہ آسمان سے اوترین گے اور سور کو قتل کرین گے اور صلیب کو
توڑین گے اور نصاری سے جو نیا دین نکالا ہے اوس سے بیزار ہون گے اس جگہہ
فتوحات کی روایت جو ابو عبداللہ حافظ سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو دوسری روایت
ابن ابی الدنیا کی کتاب سے ہے ان دونون روایتون مین اتنا زیادہ ہے کہ اونہون نے
پوچہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو اللہ نے اوٹہا لیا تب وہ بڑی
دیر تک روئی یہانتک کہ اونکی داڑہی آنسوؤن سے تر ہو گئی پہر فرمایا کہ آپکے بعد تم مین کون
حاکم ہوا ہمنے کہا ابو بکر کہا پہر اونکا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو بہی اللہ نے اوٹہا لیا کہا پہر اونکے
بعد تم مین کون حاکم ہوا ہمنے کہا عمر اب یہان سے فتوحات کی روایت جو ابو عبداللہ حافظ
سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو خطیب کی روایت ہے دونون مین یون ہے کہ اونہون نے
فرمایا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات مجکو نہ ملی تو عمر کو میری طرف سے سلام کہنا اور
کہنا کہ اے عمر سیدہی راہ چلو اور بیچ بیچ کی چال چلو کہ معاملہ نزدیک ہے اور یہ خصلتین جنکی
مین خبر دیتا ہون انکی اونکو خبر دو کہ اے عمر جب یہہ خصلتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت مین ظاہر ہون تو بہاگنا ہے بہاگنا ہے جب مرد مردون کو لیکر اور عورتین عورتون کو
لیکر بے پروا ہو جاوین گی اور لوگ اپنی نسب کے سوا اپنا نسب بتاوین گے اور اپنے
آقاوٴن کے سوا اورون کے نام سے اپنے تئین بلاوین گے اور اونکا بڑا اون کے چہوٹے
پر رحم نہ کریگا اور اونکا چہوٹا اون کے بڑے کی عزت نہ کریگا نیک کام کا حکم نہ کیا جاویگا
اور بری کام سے منع نہ کیا جاویگا اور اونکا عالم علم اسلیئے سیکہیگا کہ اوسکے وسیلے سے

اشرفیان اور روپے کھینچی او مینہہ شدت کی گرمی ہوجاویگا اور بیٹا غصہ کا باعث ہوجائیگا
اور لمبی منبر بناوینگے اور قرآنون پر چاندی لگاوینگے اور مسجدون پر سونا لگاوینگے اور
رشوت پہیلاوینگے اور عمارت کو مضبوط بناوینگے اور جی کی چاہت کے تابع ہونگے
اور دین کو دنیا کے ساتھہ بیچینگے اور خون کو ہلکا سمجھینگے اور رشتون کو توڑینگے اور
حکم کو بیچینگے اور سود کہایا جاویگا اور اپنا غلبہ کر لینا فخر ہوگا اور دولتمند ہونا عزت کا باعث
ٹہیریگا اور مرد اپنے گہر سے نکلیگا تو اوسکی طرف وہ شخص اوٹھہ کھڑا ہوگا جو اوس سے بہتر
ہے اور اوس پر سلام کہیگا اور عورتین زینون پر سوار ہونگی پھر وہ ہمسے غائب ہوگئے
نضلہ نے یہ حال سعد رض کو لکھہ بہیجا اور سعد رض نے حضرت عمر رض کو لکھہ بہیجا تب حضرت
عمر رض نے سعد رض کو لکھا کہ تم اور جو تمہارے ساتھہ ہجرت والے اور مدینہ والے ہین تم اور
وہ جاؤ یہانتک کہ اوس پہاڑ پر اوترو پھر اگر اون سے ملاقات ہو تو میرے طرف سے اونکو
سلام کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے کہ عیسی ابن مریم علیہ السلام کے
ایک وصی اوس پہاڑ مین عراق کے کنارے پر اوتری ہین پھر سعد رض چار ہزار ہجرت
والون اور مدینہ والون مین نکلے یہانتک کہ اوس پہاڑ پر چالیس دن اوترے رہے
اور ہر نماز کے وقت اذان کہتے رہے کچھہ جواب نہ سنا اسی روایت کو مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے لآلی مصنوعہ مین دوسری سند سے یون لکھا ہے کہ ابن ابی الدنیا نے
فرمایا کہ ہمسے فرمایا محمد ابن عثمان عجلی نے کہا کہ ہمسے فرمایا سلیمان ابن احمد نے کہ ہمسے فرمایا
محمد ابن حبیب رملی نے وہ روایت کرتے ہین ابن لہیعہ سے وہ مالک ابن انس سے وہ نافع
سے وہ ابن عمر رض سے پھر آگے ویسا ہی بیان ہے پھر ایک اور سند یون پہونچائی کہ ابن
ابی الدنیا فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا صلت ابن مسعود جحدری نے کہ ہمسے فرمایا حماد ابن
زید نے کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ ابن یحیی نے وہ روایت کرتے ہین ابو جعفر محمد ابن علی
سے یعنے امام محمد باقر علیہ السلام سے اونہون نے فرمایا کہ جب سعد عراق کے حلوان
پر غالب ہوئی پھر آگے ویسا ہی بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ اونہون نے
فرمایا مین زریب ہون بیٹا برثملا کا جو عیسی ابن مریم کے حواریون مین سے ہین اور مین

گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور
اللہ کے پاس سے سچا دین لائی ہین مجکو اونکا مقام معلوم ہو گیا تھا اور مینے اون سکے
پاس جانیکا ارادہ کیا تھا پھر میرے اور اون سکے بیچ مین فارس کے کافر آڑ ہو گئی اب
تم اپنے ساتھی کو میری طرف سے سلام کہنا خطیب نے فرمایا کہ راسبی نے مالک سے
یہہ اجنبی حدیث روایت کی ہے اور ابن لہیعہ کچی لوگون سے روایت کرتے ہین اور بیچ والے
کا نام نہین لیتے اور سلیمان ابن احمد کچی ہین مولانا جلال الدین رح فرماتے ہین کہ بیہقی نے
دلائل مین اس حدیث کو پہلی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبد اللہ حافظ
نے کہا کہ عبد الرحمن ابن ابراہیم راسبی نے اسیطرح کہا ہے کہ مالک ابن انس سے اور
کسی نے اونکی موافقت نہین کی اور یہہ حدیث مالک ابن ازہر سے پہچانی جاتی ہے وہ
نافع سے روایت کرتے ہین اور وہ مرد جانے ہوئی نہین ہین اس حدیث کے سوا
اونکا ذکر ہمنے نہین سنا پھر بیہقی نے ابو عبد اللہ حافظ کی زبانی سلیمان ابن احمد تک سند پہونچا کے
اور یہہ حدیث بیان فرمائی پھر کہا کہ یہہ حدیث اس سند سے ٹھیک معلوم ہوتی تھی
اور وہ بہت کچی سند ہے اور ابو نعیم نے دلائل مین یحییٰ ابن ابراہیم ابن ابی قتیلہ تک سند
پہونچائی وہ روایت کرتے ہین زید ابن اسلم سے وہ اپنے باپ سے کہ حضرت عمر رض نے
سعد کو لکھہ بھیجا اور واقدی نے عبد العزیز ابن عمر سے روایت کی وہ معاویہ ابن فضلہ
سے اور خطیب نے امام مالک کے راویون مین ابراہیم ابن رجا تک سند پہونچائی اونھون نے
کہا کہ ہمسے فرمایا مالک ابن انس نے پھر دوسری سند ابراہیم حجری تک پہونچائی اونھون نے
کہا کہ مجکو خبر دی مالک ابن انس نے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے امام ذہبی نے میزان
مین فرمایا کہ ابراہیم ابن رجا جو امام مالک سے روایت لائی وہ پہچانی نہین جاتے اور معاذ
ابن مثنی جو مسدد کی مسند کے راوی ہین اونھون نے جو اوس مین بڑہایا ہے اوس مین
فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا حسن ابن ابی شعیب نے کہ ہمسے فرمایا عثمان ابن عبد الرحمن
حرانی نے کہ ہمسے فرمایا منتصر ابن دینار نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ ابن ابی
الہذیل سے اونھون نے کہا کہ سعد رض نے نضلہ ابن عمرو انصاری کو بھیجا آگے ویسا ہی

بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ انھون نے کہا آے زُرَیب تم ہمکو ان باتون کی خبر دو
کہ ہم اون سے پہچانین کہ ہماری دنیا گئی اور ہماری آخرت سامنے آئی اونھون نے کہا جب تمہارے
مرد تمہارے مردون کو لیکر اور تمہاری عورتین تمہاری عورتونکو لیکر بے پروا ہو جاوینگی اور
تمہارا اناج بہت ہوگا پر اوسکی باعث سے تمہارا بہاو اور زیادہ مہنگا ہو جاویگا اور
تمہاری بادشاہت تمہارے لڑکون مین ہوگی اور تمہارے منبرون پر وعظ کہنے والے
تمہارے غلام ہونگے اور تمہارے سمجھدار لوگ تمہارے حاکمون کیطرف جھکینگے اور
اونکے واسطے حرام کو حلال کر دینگے اور حلال کو اونپر حرام کر دینگے اور اونکی خواہش
کے موافق اونکو فتوی دینگے اور قرآن کو اپنے آوازون سے الحان اور باجا ٹھیراوینگے
اور تم اپنی مسجدون مین آرایش کروگے اور اپنے منبر اونچے بناوگے اور اپنے قرآنون کو سونے
اور چاندی سے رونق دوگے اور تمہاری عورتین زینون پر سوار ہونگی اور تمہارے
امیر خوجون سے مشورہ لیا کرینگے اور بہت کیا وسے زیادہ اسلئے قتل کیا جاویگا کہ تمام لوگ
اوسکی باعث سے مشغول رہین اور منہ گرمی کے لئے اور بیٹا دل جلانے کے لئے
باقی رہجائیگا اور خیرات کم ہوگی یہانتک کہ تو مسکین کو دیکھیگا کہ برس سے برس تک اوسکو دینار
و درہم نہ دئے جاوینگے جب یہہ حال ہوگا تب تم پر سخت بلا آئی اور بلا نازل ہوگی حافظ ابن
حجر نے مطالب عالیہ مین فرمایا کہ یہہ اس سند سے غریب ہے یعنے ایک ہی راوی ہے
مینے اس طول سے اسکو نہین دیکھا مگر اسی سند سے فائدہ. یہہ جو فرمایا کہ مرد مردون کو
لیکر اور عورتین عورتون کو لیکر بے پروا ہو جاوینگے اسکا یہہ مطلب کہ مرد مردون
سے بدکاری کرینگے عورتون کی پروا نہ رکھینگے اور عورتین عورتون سے بدکار
کرینگی مردون کی پروا نہ کرینگے اور منہ گرمی کے لئے ہوگا یعنے گرمی کی طرح ناگوار ہوگا
بہت کثرت سے ہوگا یا اوسکی باعث سے اناج خراب ہوجاویگا اور حکم بیچا جائیگا یعنے
شریعت کے حکم کو بدلینگے یہہ جو فرمایا کہ تم مسجدونکی آرایش کروگے اور قرآن کو
سونے چاندی سے رونق دوگے اسکا یہہ مطلب کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
دنیا کی آرایشون سے رغبت نہ تھی اور آپکے ساتھ کے لوگ بھی آپ ہی کی راہ پر رہے مگر

اس امت کے پچھلی لوگون کے دلون مین دنیا کی آرائشون کی محبت رچ گئی اپنے مکانون مین بڑی آرائشین کرنے لگی اور اعمال قرآن کے برخلاف ہونی لگے مگر قرآن شریف کو اور مسجدون کو سونے اور چاندی سے آراستہ کیا اور پچھلے علم والون نے اونکو اس مکروہ سے اسلئے نہ روکا کہ اسی ذریعے سے مسجد اور قرآن کی رغبت ان لوگون کے دلمین آوے اور جنکا ایمان پکا ہے اونکو دل کی آنکھون سے اللہ کے نام کا اور اوس کے کلام کا نور مسجد اور قرآن مین دکھائی دیتا ہے اونکو سونے چاندی کی کچھ حاجت نہین اور زین پر بیٹھے گھوڑے پر سوار ہونا عورتون کے حق مین بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ یہہ مردون کی وضع ہے آور زرزیب کے باپ جنکا نام مرتملا لکھا ہے یہہ برتولما حواری ہین اونکا نام جو متی کی انجیل کے دسوین باب مین ہے اوس مین پہلے لام پھر میم ہے اور اس روایت مین پہلے میم پھر لام لکھا ہے اور دو نقطہ والی تے کی بدلے تین نقطہ والی ثی لکھی ہے ایسا فرق ان نامون مین بہت ہوجاتا ہی ایک نام کئی کئی طرح پر بولا جاتا ہے اس حدیث کے بعضے راوی اگرچہ پہچانے ہوئی نہین ہین مگر اسکی بہت سندین ہو گئی ہین ایک سند کو دوسری سند سے قوت ملتی ہے جناب شیخ محیی الدین ابن عربی رح فتوحات مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کی سند مین اگرچہ گفتگو کی گئی ہے مگر ہماری طرح کے لوگون کے نزدیک اسکا صحیح ہونا کھل گیا ہے اور یہہ زریب اون لوگون مین سے تھے جنکی پاس اللہ کی طرف کی کھلی دلیل ہے اونکو اللہ نے اپنے پاس سے سکھا دیا تھا جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین اونپر فرض کیا تھا اس بات کا مطلب یہہ ہی کہ وہ ظاہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر نہین ہوئی اور آپکے ساتھ والون سے بھی تعلیم نہین پائی مگر محمدی شریعت مین جو چیزین اونپر فرض تھین نماز روزہ وغیرہ اوسکا علم اللہ نے اونکو دیدیا تھا وہ محمدی شریعت پر عمل کرتے تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے شریعت دی تو حضرت عیسی ع کی شریعت کو موقوف کر دیا جناب شیخ محیی الدین رح فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عیسائی درویشون کے قتل سے منع فرمایا تھا جو خلقت سے الگ ہو رہے تھے آپنے فرمایا اونکو چھوڑدو اوس حال مین جسکی طرف

وہ الگ ہو رہے ہین اور آپ نے یہہ حکم نہین کیا کہ اونکو ایمان کیطرف بلاؤ اسکا یہی باعث ہی کہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے کہلی دلیل پر ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام پہونچانے کا حکم ہوا تھا تو اگر آپکو یہہ بات معلوم نہوتی کہ اللہ اونکی تعلیم کا ذمہ دار ہے تو آپ اس طرح نہ فرماتے اور اونکو منسوخ شریعت پر برقرار نہ رکہتے فائدہ اسکا یہہ مطلب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آپکی شریعت کے اوترنے سے موقوف ہوگئی یہہ نہین ہوسکتا تھا کہ آپ اونکو اوس موقوف کی ہوئی شریعت پر قائم رکہتے آپکو تو اللہ کا حکم تھا کہ ہمارا پیغام سبکو پہونچاؤ تو آپنے جو اپنے خادمون کو ان لوگون کی تعلیم کا حکم نہین دیا اسکا یہی باعث تھا کہ آپ کو معلوم تھا کہ ان لوگون کو محمدی شریعت کا علم اللہ کیطرف سے مل گیا ہے وہ اوسی پر عمل کرتے ہین

اب فارس کے آگ پوجنے والون پر جہاد کا بیان ہے

ابن کثیر لکہتے ہین کہ سترہوین سال اہواز وغیرہ فتح ہوا اسکا باعث یہہ ہوا کہ اہواز اور فارس والون نے یزدجرد کے حکم سے ارادہ کیا کہ بصرہ پر دوڑ پڑین حضرت عمر رضہ کو خبر پہونچی آپنے سعد ابن ابی وقاص رضہ کو لکہہ بہیجا اونہون نے کوفہ سے اہواز کیطرف نعمان ابن مُقرن کے ساتہہ بڑا لشکر بہیجا یہہ لشکر رامہرمز تک پہونچا بڑی لڑائی ہوئی ہرمزان جو وہان کا حاکم تھا اوسکو اللہ نے بہگا دیا نعمان نے رامہرمز پر قبضہ کرلیا اور وہان کا مال اور اسباب سب لیلیا اور ہرمزان نے تستر مین پناہ پکڑی کوفہ کے لشکر نے تستر کو گہیر لیا بڑی لڑائی ہوئی دونون طرف بہت لوگ قتل ہوئے براء ابن مالک رضہ کی دعا قبول ہوتی تہی مسلمانون نے اون سے کہا اپنے رب کو قسم دلاؤ کہ کافرون کو بہگا دیوے وہ بولے یا اللہ اونکو بہگا دے اور مجکو شہادت نصیب کر پہر وہ شہید ہوئے اور مسلمانون نے کافرون کو بہگا دیا مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور ہرمزان کو قید کرکے حضرت عمر رضہ کے پاس بہیجدیا اور وہ مسلمان ہوا اصطخر جو فارس والون کا قدیم بادشاہی شہر تھا وہ بہی بڑی لڑائی کے بعد مسلمانون کے قبضہ مین آیا ابو سبرہ سوس کیطرف گئی وہان بہت سی فارسیون کو قتل کیا ابن جریر نے لکہا ہے کہ سوس مین قبر پاک حضرت دانیال علیہ السلام کی پائی ابو موسیٰ رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکہہ بہیجا آپنے لکہا کہ اونکو دفن کردو اور اونکی قبر کا مقام لوگون سے پوشیدہ

رکھا ابو موسی رضہ نے ایسا ہی کیا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کے بعد فارس
کے نواح مین رہے تھے اونھون نے سوس مین انتقال فرمایا تھا اور وہان کے لوگ اون کے
جسم پاک کے وسیلہ سے مینھہ مانگتے تھے حضرت عمر رضہ نے اونکے دفن کرنیکا حکم کیا ابن القیم رحہ
نے اغاثۃ اللھفان مین محمد ابن اسحاق کی مغازی سے نقل کیا ہے کہ ابو العالیہ نے کہا کہ جب ہمنے
تستر کو فتح کیا ہرمزان کے خزانہ مین ایک چارپائی تھی اوسپر ایک مرد میت تھے اون کے سر کے
پاس ایک کتاب تھی اوسکو ہم حضرت عمر رضہ کے پاس لے گئے اونھون نے کعب کو بلایا اونھون نے
اوسکو عربی مین نقل کیا اور ہمنے تیرہ قبرین جدا جدا کھودین اور رات کے وقت اونکو دفن کیا
اور سب قبرون کو برابر کردیا تاکہ لوگون کو معلوم نہو اور وہ قبر کو نہ کھودین ہمنے کہا وہ لوگ اون سے
کیا امید رکھتے تھے کہا جسوقت آسمان سے اونپر مینھہ رکا جاتا تھا وہ اوس چارپائی کو باہر نکالتے
تھے تو اونپر مینھہ برستا تھا ہمنے کہا تمہارے گمان مین وہ مرد کون تھے کہا دانیال علیہ السلام تھے
اور گدی کے کچھہ بالون کے سوا اونکی کسی چیز مین فرق نہین پڑا تھا نبیون کے گوشت کو زمین نہین
گلاتی اور پھاڑنے والے جانور نہین کھاتے ابن کثیر لکھتے ہین کہ جندی سابور جو ایک شہر تھا وہ بھی
فتح ہوا یزدجرد ہر طرف بھاگتا پھرتا تھا یہانتک کہ اصفہان مین ٹھیرا اوسکا ایک امیر تھا اوسکا نام
سیاہ تھا اوسکے ساتھہ تین سو علم والے لوگ تھے سیاہ نے اپنے لوگون سے کہا کہ یہہ لوگ ہر جگہہ غالب
ہوتے ہین بیشک انکا دین سچا ہے وہ لوگ سبکے سب مسلمان ہوئے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے
اونھون نے اپنی قوم کے کافرون پر بڑے بڑے جہاد کئے اب **ملک مصر اور اسکندریہ کے**
فتح کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ ابن اسحاق اور واقدی اور ابو معشر کہتے ہین کہ سن بیس
مین مصر فتح ہوا اور سیف نے کہا ہے کہ مصر سن سولہ مین فتح ہوا اور ابو الحسن ابن اثیر نے کامل
مین اسی بات کو غلبہ دیا ہے واللہ اعلم واقدی لکھتے ہین کہ حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ کو لکھہ بھیجا
کہ یہہ جو اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اسکے مین خوش ہوا اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ بد لوگ دنیا مین
مشغول ہوئے اور عقبی کو بھول گئے یہانتک کہ نماز مین سست ہوئے اور فرضون کو بھولے سو تم
اونپر سختی کرو اور جو کوئی اللہ کی کسی فرض مین قصور کرے اوسپر اللہ کی حدون کو قائم کرو اور
جو کوئی کسی نماز کو ترک کرے اوسکو نماز کے واسطے مارو اور جب یہہ خط پہونچا تو عمرو ابن عاص

کوفوج کے ساتھ مصر کیطرف بھیجا تھا [illegible] ملک مصر بت خانون اور گرجون سے بھرا ہوا تھا بادشاہ
وہان کا مقوقس تھا [illegible] تھا جسکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کا خط لکھا تھا اور اوس نے
آپکے خط کی تعظیم کی تھی مگر مسلمان نہین ہوا تھا واقدی نے مصر کے فتح کا احوال محمد ابن اسحاق
سے نقل کیا ہے اور [illegible] اونہین کو خوب معلوم تھا یہہ لکھکر لکھتے ہین کہ مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ نے قسطنطین سے نکاح کیا تھا وہ ملک شام کو چلی جاتی تھی جب اوسکو خبر پہونچی
کہ قسطنطین قسطنطنیہ کو [illegible] تب وہ قیساریہ سے پلٹ چلی یوقنا اوسکی فوج مین گئی
اور اوس سے ملے مگر اوس نے اوسکی مسلمان ہونیکی خبر پائی اور فوج لیکر آئی اور یوقنا کو گھیر لیا اور ارمانوسہ
کے دربان نے یوقنا سے کہا اے سردار تجکو کیا ہوا کہ تو نے دین مسیح کا چھوڑ دیا اب مسیح تجپر
غصہ ہوئی اور اونہون نے ہمکو تجپر غلبہ دیا اب ہم تم مین کسی کو نہین چھوڑینگے یوقنا بولے
کہ مسیح اللہ کے بندے ہین [illegible] رکھتی مگر اللہ کے حکم سے کیونکہ وہ بندی
ہین حکم کی ہوئی اب ہمپر حق کھل گیا اور ہمکو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا ہے جس
دین پر سب انبیا تھے تب قبطیون نے یوقنا پر اور اوسکی ساتھ والون پر حملہ کیا یوقنا نے اور اونکے
ساتھ والون نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہہ کہا اور خوب لڑے لڑتے لڑتے
رات ہوگئی ارمانوسہ اپنی خیمہ مین گئی مقوقس کو خبر پہونچی اوس نے اپنی ساری فوج کو
نصیحت کی کہ تم سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اوسکا وزیر بولا کہ مین سب سے
پہلے ایمان لایا ہون بادشاہ سے فرمایا میری بیٹی کو لکھہ بھیج کہ اون لوگون پر مہربانی کرے
ارمانوسہ کو یہہ خط پہونچا اوس نے یوقنا کے پاس وہ خط بھیجدیا اونکو تسلی ہوئی ادہر سے عمرو ابن
عاص نے فوج لیکر پہونچی قبطیون کو گھیر لیا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر مین آوازون کو بلند کیا
اور تلوارون سے ہزار سوارون کے قریب کو قتل کیا باقی بہاگ گئی محمدیون نے ارمانوسہ
کو مقوقس کے پاس بہت عزت کے ساتھہ بھیجدیا مقوقس کا بیٹا ارسطولیس تھا اوس نے
باپ کو قتل کیا اور تخت پر بیٹھا پہر کافرون نے دہوکا دیکر مسلمانون کو نماز مین قتل کرنا شروع
کیا مگر نمازیون نے سجدہ سے سر نہین اوٹھایا پچہلی صف کے لوگ تلوارون سے قتل ہوگئی
چار سو چھتیس مرد شہید ہوئی اتنے مین یوقنا آن پہونچی اونہون نے اور سب نے ملکر کافرون کو

قتل کر ڈالا اونمین ایک بھی نہین بچا حضرت عمر رضؓ نے ابو عبیدہ رضؓ کو لکھہ بھیجا اونھون نے شام سے مصر کیطرف فوج بھیجی ان لوگون نے ایک راہ بتانیوالا ساتھہ لیا جو شوبک اور وادی موسیٰ کا رستہ بتلاوے یہہ لوگ مصر مین پہونچی اور کافرون کی فوج مین ملگئی اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی آواز بلند کی ادہر سے عمرو ابن عاص رضؓ نے اور اون کے ساتھہ والون نے اللہ اکبر کہا اور کافرون پر حملہ کیا ارسطولیس مصر کے پیچھے طرف اسکندریہ کیطرف بہاگا محمدی لوگ مصر مین داخل ہوئے ارجانوس جو مقوقس کا بہائی تھا وہ مسلمان ہوا اور مصر کے بہت لوگ مسلمان ہوئے پھر شہر دمر وط جو مصر سے علاقہ رکہتا ہے لوقنا وہان پہونچی نصرانیون نے اونکو قید کر لیا جناب خالد رضؓ وہان فوج لیکر پہونچی وہان کا حاکم سوبدان تھا اوسکا بیٹا مسلمانون سے مل گیا اوس نے ایک تہ خانہ کی راہ سے سب کو شہر مین داخل کر دیا اور وہ مسلمان ہوا اور شہر کے اکثر لوگ مسلمان ہوئے پھر جناب خالد اسکندریہ پر پہونچی ارسطولیس لڑنے کو نکلا اور رکیاویل جو برقہ کا حاکم تھا اوس نے ارسطولیس کی مدد کے لئے ایک فوج بھیجی اوس فوج مین ایک بڑے پادری کو بھی بھیجا اونکا نام سطلیس تھا اور اونکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ زیروشا کے شاگرد تھے اور زیروشا شاگرد مرقس کے اور مرقس شاگرد یوحنا کے اور یوحنا خادم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور سطلیس پادری ایمان دار تھے اللہ کو اکیلا جانتے تھے اونھون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین سنین تھی اور آپ کے ظہور سے پہلے آپ پر ایمان رکھتے تھے یہان تک کہ اونھون نے آپکے ظہور کی خبر پائی وہ ایمان لائی وہ چاہتی تھے کہ آپ تک پہونچین تھوڑے دنون کے بعد اونھون نے آپکی وفات کی خبر سنی تو وہ بہت روئی اور آپ کے ندیکھنی کے غم مین ایک گوشہ مین بیٹھہ رہے اور سر راہ اونھون نے ایک عبادت خانہ بنایا تھا جب کوئی قافلہ آتا تھا مسلمانون کی لشکر کے خبر پوچھتی تھے اونھون نے حضرت ابو بکر رضؓ کی حکومت کی خبر سنی پھر حضرت عمر رضؓ کی خبر سنی ارسطولیس نے اون پادری کو مسلمانون کے پاس بھیجا کہ اونکی دین کو اور اونکی نبی کو آزماؤ اور اونسی صلح کا پیغام دو پادری بولے کہ مینے اگلی کتابین پڑھی ہین اور اونمین پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی کو تمام

کی زمین سے پیدا کریگا تمام زمین کے خزانون کی کنجیان اون کے آگے رکھی جاوینگی تو وہ اونکی طرف رخ نکرینگے اور فقیری اختیار کرینگے اور امن کے رفیق اون کی راہ پر چلینگے جب وہ پادری محمدی فوج مین پہونچے اونہون نے دیکھا کہ بعضے قرآن پڑھتے ہین اور بعضے ذکر کرتے ہین لباس اونکا صوف ہے چھوٹا بڑے کی تعظیم کرتا ہے بڑا چھوٹے پر رحم کرتا ہے وہ پادری خالد رض کے پاس آئے اور اونکی باتین سنین اور کہا واللہ تم وہی لوگ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمھاری بشارت دی ہے وہ پادری نئے سرے سے خالد کے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے اور اپنا سارا احوال بیان فرمایا ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ رانکو بادشاہ ارسطولیس نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص ہین سرخ رنگ روشن صورت گویا ابھی حمام سے نکلے ہین اونکے ساتھہ ایک اور شخص ہین کہ اونکی روشنی ظاہر ہے نورانی بہت ہی نمکین چہرہ نیک خصلت خوبصورت سیاہ آنکھین چہرہ چاندسا روشن اوپر نور چھایا ہوا ہے اونکی صورت پر ہیبت اور وقار ظاہر ہے بادشاہ نے اوس مرد سرخ رنگ سے پوچھا کہ آپ کون ہین فرمایا مین مریم کا بیٹا عیسیٰ مسیح ہون اور یہہ جو میرے پہلو مین ہین یہہ وہی نبی عربی ہین جنکی مینے پہلے سے بشارت دی تھی یہہ اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین سردار پیغمبرون کے تمام کرنیوالے نبیون کے جو اونپر ایمان لایا اوسنے راہ پائی اور جو اوسنے منکر ہوا وہ خراب ہوا ہم انکی دوستون کی مدد کو آئے ہین اور ہمارا مقام اوس قبہ مین ہے جو بیچ کے اوپر ہے ابن اسحاق نے فرمایا کہ قبہ اسکندریہ کا بیچ دریا کیطرف ہے اسلئے کہ جب حضرت سکندر نے اسکندریہ بنایا تو خضر جو آپکے وزیر تھے اونہون نے بھی ایک دروازہ باب خضر بنایا وہ قبہ بھی بنایا وہ اوسمین رہا کرتے تھے وہ دروازہ اور قبہ آج تک اوسی نام سے مشہور ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ اگر تو میری امت مین ہے تو انپر اور انکی پیغامبری پر ایمان لا آپ یہہ کہکر روانہ ہوئے بادشاہ نے یہہ خواب لوگون سے بیان کیا لوگون نے کہا یہہ خواب خیال ہے حضرت عیسیٰ اوس عربی کے ساتھہ کیونکر آوینگے بادشاہ نے فوج طیار کی اور بادشاہ نے اوس قبہ کو دیکھا کہ نور سے روشن تھا کہنے لگا واللہ یہہ نور مسیح اور محمد کا ہے فرمائے

کیوقت بادشاہ سوار ہوکر آیا مسلمانون سے باتین کین شرحبیل رضؓ بولے کہ دنیا مین اسد کے ایسے بندے ہین کہا اگر اسد کے بھروسے پر قسم کہاوین کہ یہہ فصیل زمین مین گس جاوے تو بیشک ایسا ہی ہو جاوے اور شہر کی فصیل کیطرف اشارہ کیا وہ دیوار زمین سے لگ گئی اور گہر دکہائی دیئے بادشاہ کانپنے لگا اور اپنی فوج مین چلا گیا رات کو بہاگ گیا اور اقریطیش ٹاپو کیطرف گیا جو لوگ باقی رہے اونہون نے جزیہ پر صلح کر لی باادری مارش مین نے سیر السلام مین لکہا ہے کہ ہزار مسلمان اسکندریہ کی لڑائی مین شہید ہوئے عمروؓ نے خلیفہ کو لکہہ بہیجا کہ بڑا شہر مغربی میرے قبضہ مین آیا مین اوسکی دولت اور خوبی کا بیان نہین کر سکتا اتنا کافی ہے کہ اسمین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور چار ہزار تماشا گاہ اور بارہ ہزار دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہود محصول دیئے والے ہین حضرت عمر رضؓ نے لکہہ بہیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتہہ نہ لگاوین مولانا جلال الدین سیوطی نے بہی تاریخ مصر مین ابن عبد الحکم کی کتاب سے ایسا ہی احوال لکہا ہے اوسمین یون ہے کہ بارہ ہزار بقال جو سبز ترکاری بیچتے ہین تاریخ کامل مین عین الشمس پر چڑہ ہونیکا اور اوسکی فتح ہونیکا بہی ذکر کیا ہے اور لکہا ہے کہ مسلمانون کی فوجین مصر مین جمع ہوئین اور فسطاط کو بنایا اور اوسمین اوترے ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلے وہان عمرو ابن عاص رضؓ نے خیمہ کہڑا کیا اسلیئے اوسکا نام فسطاط کہا گیا اور قدیم مصر چہوڑ دیا گیا اے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کی اونیسوین باب کی بڑی بشارت جو مصر اور عراق کے حق مین ہے وہ یہان یاد کرو اور اوسکا صاف ظہور دیکہو ابن کثیر لکہتے ہین کہ جب مصر فتح ہوا تو عجم والون کے مہینون مین بیبے بونہ کے مہینے مین وہان کے لوگ عمرو ابن عاص رضؓ کے پاس آگئے اور بولے کہ ہمارے اس نیل کی ایک رسم ہے کہ بغیر اوس رسم کے یہہ جاری نہین ہوتا کہا وہ کیا ہے کہا جب اس مہینے کی بارہوین آتی ہے تو ہم ایک کنواری لڑکی اوسکے ماں باپ سے لیتے ہین اور اوسکے ماں باپ کو مال دیکر راضی کر لیتے ہین پہر اوسکو بہت اچہی زیور اور کپڑے پہنا کر اس نیل مین ڈال دیتے ہین تو وہ بڑہ جاتا ہے اگر ہم ایسا نہ کرین تو وہ ٹہیرا رہتا ہے عمرو رضؓ نے کہا یہہ اسلام مین درست نہین ہے اور اسلام

پہلی باتون کو ڈہا دیتا ہے پہر وہ تین مہینے ٹہیرے رہے اور نیل جاری نہوا یہانتک کہ لوگون نے چاہا
کہ شہر سے نکل جاوین تب عمرو ابن عاص رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکہہ بہیجا حضرت عمر رضہ نے اونکو
لکہا کہ تمنے خوب کیا اور مینے اپنے خط کے اندر ایک پرچہ تمہارے پاس بہیجا ہے اوسکو نیل مین
ڈال دینا عمرو ابن عاص رضہ نے اوس پرچہ کو دیکہا تو اوسمین لکہا تہا کہ اللہ کے بندے امیر المومنین
عمر ابن الخطاب سے نیل مصر کیطرف اور جو کچہہ اسکے بعد ہے سو یہہ ہے کہ اگر تو اپنی ذات کی
طرف سے اور اپنے حکم سے جاری ہوتا ہے تو مت جاری ہو اور ہمکو تیری کچہہ حاجت نہین
اور اگر تو جاری ہوتا ہے اللہ کے حکم سے جو ہر شئی پر قادر ہے تو اللہ جو ہر شئی پر قادر
ہے اوسی سے ہم مانگتے ہین کہ تجکو جاری کردے عمرو ابن عاص رضہ نے یہہ پرچہ نیل مین
ڈالدیا اور نیل سمٹ گیا تہا اور بہت گہٹ گیا تہا پہر ہفتہ کے دن اللہ نے نیل کو ایک رات
مین سولہ گز جاری کردیا اور اوس بری رسم کو اللہ تعالی نے مصر والون سے آج کے
دن تک موقوف رکہا ہے اور حدیث کی بہت سے یاد رکہنے والون نے اسکو روایت کیا ہے

اب شہر دمیاط پر جہاد کا بیان ہے واقدی لکہتے ہین کہ جب اسکندریہ فتح ہوا تو موضع رشید
اور فوہ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنا اور حجر اور دمنہور اور ابیار اور بحیرہ وغیرہ کے
لوگ خالد رضہ کے پاس آئے اور صلح کی پہر خالد رضہ نے چالیس سوار بہادر جو کہ ایمان
والے تہے شہر دمیاط کیطرف بہیجی وہان حاکم کے ساتہہ چہہ ہزار کا لشکر تہا چالیس مجاہدون
نے اونکا سامنا کیا ضرار رضہ نے حاکم کے بیٹے کو قتل کیا حاکم بہاگ گیا اونمین ایک حکیم
یعنے بڑے عقلمند آدمی تہے اونہون نے حاکم کو نصیحت کی کہ عربون سے صلح کرلے انپر
کوئی غالب نہین ہوگا حاکم نے اوس حکیم کے قتل کا حکم دیا حکیم نے دیکہا کہ موت کا سامنا ہے کہا
اے اللہ تیرا کوئی شریک نہین تیرا کوئی بیٹا اور کوئی بیوی نہین مین گواہی دیتا ہون کہ
اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین حاکم نے یہہ سنکر اونکو
قتل کیا اور فوج کو لڑائی کا حکم دیا اوس حکیم کا بیٹا بڑا عقلمند تہا وہ سرنگ کہود کر مسلمانون
پاس آیا اور کہا اس سرنگ سے تم شہر مین چلو مقداد رضہ نے فرمایا کہ مینے آج خواب مین
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ توجون کیطرف اشارہ کررہے ہین اور وہ

آپکے آگے ہے اور اوسکا لباس ایسا ہی تھا جیسا لباس اس شخص کا ہے لیکن اوسکی کمر پر ایک
تسمہ چمڑے کا کپڑون کے اندر بندھا تھا اوسمین چاندی کا حلقہ تھا پھر اوس نے اپنے کپڑے
ہٹائے تو ویسا ہی تسمہ ظاہر ہوا جیسا مقداد نے کہا تھا وہ بولا مین گواہی دیتا ہون کہ
اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین پھر سب مسلمانون
نے اوس سے ہاتھ ملائی اوسنے سبکو اوس سرنگ مین داخل کردیا وہ سب اوسکے گھر
مین چھپ رہے ابن اسحاق کہتے ہین کہ اوس حکیم زادے کے چچازادے اور باپ کے
رشتہ والے اسی شخص تھے وہ سب مسلمان ہوئے دوسرے دن شہر کے لوگ مسلمانون سے
لڑنے کو شہر کے باہر نکلے حکیم زادے کے اور اوسکے چچازادون نے شہر کا دروازہ بند کرلیا
اور اصحابون نے پکارا لاالہ الااللہ واللہ اکبر اللہم صل علے محمد وآل محمد جب اصحاب
لڑنیکو نکلے حاکم نے بھی لڑائی کی طیاری کی حاکم کا ایک دوسرا بیٹا تھا اوسکا نام شطا تھا
اوسکو بہت علم تھا اوسنے کبھی سور کا گوشت نہین کھایا تھا اور تصویر اور صلیب کے آگے
سجدہ نہین کیا تھا وہ ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین سنا کرتا تھا جب اوسنے
محمدیون کو دیکھا کہا اونمین نور ایمان کا چمکتا ہے شطا نے آسمان کیطرف دیکھا اور چیخ ماری
اور گھوڑے پر سے بیہوش گر پڑا اوسکا باپ کانپ گیا جب وہ ہوش مین آیا اوسنے
پوچھا کہ بیٹا تو نے کیا دیکھا کہا کہ مجھ پر حق کھل گیا مینے دیکھا کہ ان عربون کے اوپر ایک بڑا
نور ہے اور اون کے ساتھ بعضے آدمی گھوڑون پر ہین جو سبز لباس پہنے ہوئے
ہین اور ہوا مین مینے دو قبے دیکھے کہ اون مین وہ لوگ ہین کہ اون سے زیادہ خوبصورت
کبھی مینے نہین دیکھا اور ایک شخص نے کہا یہ شہید ہین اور ایک قبہ مین مینے حورون کو دیکھا کہ اگر دنیا
کے لوگون پر ظاہر ہون تو اون کے شوق مین سب مر جاوین اور مین اب گواہی دیتا
ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یہ کہکر وہ
اپنے لشکر سے نکلا اور کہا کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہو وہ میرے ساتھ آوے یہ سنکر
ہزار آدمی اوسکے ساتھ ہولئے اور مسلمانون پاس آئے اور اپنے ہتیار رکھدئے اور
کلمہ پڑھا حاکم نے کہا کہ میرے بیٹے نے یہ کام برا کیا نہین کیا مجھکو اوسکی عقلمندی مین

شک نہین وہ بہی مسلمان ہوا یہہ دیکہکر اوسکی امیر وزیر اور شہر کے لوگ سب مسلمان ہوئے
مقداد رض نے ایک مرد وہان دین کی تعلیم کے لئے چہوڑا اور خود اسکندریہ کیطرف
گئے اور حاکم نے اپنے بیٹے شطا کو تنیس ٹاپو کیطرف بہیجا وہان کا حاکم عرب کی قوم مین کا
تھا اور رضائی بہائی تہا جب شطا وہان پہونچے اونکے ساتھہ یزید ابن عامر رض بہی تھے اونہون نے
اوسکو سمجہایا اور فرمایا کیا تجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کی خبر نہین پہونچی کیا
اون کے لئے چاند دو ٹکڑے نہین ہوا کیا پتہرنے اونکو اونٹ نے اور درختون نے اونسے
کلام نہین کیا وہ بولا یہہ خبر ہمکو پہونچی ہے مگر وہ جادو تھا پہر اگر تم سچے ہو تو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا واسطہ دیکر اللہ سے مانگو کہ مینہہ برسا دے اونہون نے دعا کی اوسیوقت
مینہہ برسا تب وہ حاکم مسلمان ہوا پہر شطا اور اون کے رفیق دمیاط کیطرف چلے آئے
تنیس کا حاکم پہر دین سے پہر گیا اور فوج لیکر آیا شطا خوب اللہ کی راہ مین لڑتے آخر
شہید ہوئے اون کے باپ نے اونکو خواب مین دیکہا کہ حورین اون کے آگے ہین اور
وہ کہتے ہین کہ اللہ نے مجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین رکہا ہے تنیس کا حاکم
پہر مسلمان ہوا محمدی لوگ تنیس مین داخل ہوئے وہان کے گرجے کو جمعہ کی مسجد
بنایا پہر مقداد رض عزبار گئے وہان کے حاکم نے صلح کی پہر مقداد رض موضع بلقارہ پر
گئے وہان کا حاکم اپنے لوگون کے ساتھہ مسلمان ہوا پہر محمدی لشکر قصر الشمع کیطرف گیا
اوسکو صلح سے فتح کیا پہر عریش کیطرف گئے وہان کے لوگون نے بہی صلح کی اب دیار بکر کی
فتح کا بیان ہے پادری ولیم میور تاریخ کلیسیا مین لکہتا ہے کہ شام کے پورب طرف
ایک ملک ہے دجلہ اور فرات کے درمیان مین اوسکو میسوپوتامیہ یعنے مابین نہرین کہتے ہین
اوسکی پچہم طرف ملک شام اور پورب کردستان اور عراق ہے اور اوسکو جزیرہ اور
دیار بکر بہی کہتے ہین ابن کثیر رح لکہتے ہین کہ عیاض ابن غنم رض ہجرت والون مین ہین
اونہون نے جزیرہ فتح کیا ہے واقدی رح لکہتے ہین کہ مصر کی فتح کے بعد حضرت عمر رض
نے ابو عبیدہ رض کو حکم بہیجا کہ عیاض ابن غنم اشعری رض کو فوج کے ساتھہ ربیعہ الفرس
اور دیار بکر کے ملک کیطرف بہیجو امید ہے کہ اللہ تعالی اوس ملک کو بہی فتح کردے ابو عبیدہ

سے عیاض رضہ کو آٹھہ ہزار کی فوج کے ساتھہ روانہ کیا اونمین دو ہزار حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ والے تھے جب بالس مین پہونچی رقہ پر فوج بھیجی اون لوگون نے صلح
کا پیغام دیا عیاض رضہ نے راس العین کا ارادہ کیا اون دنون مین روم کا ایک بادشاہ
جو شہر یاص کہلاتا تھا جزیرہ کا حاکم تھا عیاض رضہ نے پہلے زبا اور زلوبیا پر فوج بھیجی یہہ
دونون قلعے پہلے یوقنا کے تحت مین تھی وہان کے حاکم کا نام اشفکیاص تھا یوقنا کی
بیٹی اوسکی نکاح مین تھی یوقنا جاکر اوس سے مل گئی اس حاکم کا وزیر شرحون بڑا پادری
تھا اوس نے اگلی کتابین اور دانیال علیہ السلام کی لڑائیان پڑہی تہین اوس نے یوقنا
کی بیٹی سے فرمایا کہ تیرے باپ نے سچا دین قبول کیا ہے دین محمدی برحق ہے اور مین
بھی اوسی دین پر ہون جب یوقنا پہونچی اونہون نے بھی بیکی سے اپنے بیٹے سے کہدیا
کہ مین دین محمدی پر ہون وہ بولی مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یوقنا بہت خوش ہوئی اور داماد کو قید
کرلیا اوسوقت شرحون نے پکار کر کلمہ پڑہا اور یوقنا سے کہا تو نے اللہ کو راضی کیا یوقنا
نے زبا اور زلوبیا دونون قلعے لے لئے اور مسلمانون کو سونپ دئے پہر یوقنا قرقیسیا مین پہونچے
اور ظاہر مین شہر یاص سے مل گئے شہر یاص نے اپنی ماتحتون کو کہلا بہیجا اور وہ
اون دنون مین راس العین مین ربیعہ کی زمین کا بادشاہ تھا اوس نے چار ہزار
کی فوج بھیجی شہر یاص نے دو لاکھہ کی فوج جمع کی اونمین عرب کے نصاری بھی تھی وہ
سب محمدی ہوگئی نصاری پر خوب جہاد ہوا اون کا حاکم مارا گیا یوقنا جو ظاہر مین
نصرانیون مین ملے ہوئی تھی اونہون نے اپنے ساتھہ کے دو سو مسلمانون کے ساتھہ
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اور دروازہ کہولدیا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا اور تلوار
سے کام لیا شہر والون نے امان مانگی محمدیون نے اونکو امان دی حاکم کی بیوی اور لونڈیان
مسلمان ہوئی پہر مسلمانون سے ماکسین اور شمساطیہ والون نے صلح کی واقدی رحمہ نے
اسکے بعد لکہا ہے کہ جب خابور کے شہر فتح ہوئی عیاض رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکہہ بہیجا
کہ زبا اور زلوبیا اور خابور فتح ہوا پہر قلعہ ماردین کا بڑی لڑائی کے بعد محمدیون نے فتح کیا

ساتھ بھیس بدلے ہوئے تھی نصرانیون نے گرجے کا دروازہ بند کر لیا ایکایک محمدیون نے اونپر
تلوارین کھینچین اور لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کی آواز بلند کی بہت سے کافر قتل ہوئے اور
بہت مسلمان ہوئے اور ایک حکیم جسکا نام ارسالوس تھا اوسکو ایک یونانی حکیم سے
حکمت پہونچی تھے وہ بھی مسلمان ہوا عیاض رض راس العین سے کفر توثا مین آئے رزعون
اون کے پاس آیا اونہون نے اوسکو مرحبا کہا اور اوسکو اوس شہر کا حاکم کیا اور اوسکی
بیوی طاریون جو اوسکی چچا کی بیٹی تھے وہ بھی مسلمان ہوئے مسلمانون نے گرجون کو
مسجدین بنایا پھر عیاض رض دارامین گئے وہان والون نے جزیہ پر صلح کی وہان کے گرجے کو جمعہ
کی مسجد بنایا تھوڑے سے اونمین کے مسلمان ہوئی پھر بیرجا مین آئے وہان والون
نے بھی جزیہ پر صلح کی اور عیاض رض نے بیرجا والون سے نرمی کی تاکہ دیار بکر والونکو خبر پہونچی
اور وہ بھی صلح کر لین جب نصیبین والون نے محمدیون کی خوبیان سنین تو اون مین
کے اکثر مسلمان ہوئے اور ایک جمعہ کی مسجد بنائے اور عیاض رض نصیبین مین مہینہ
بھر رہے جب چلنے لگے طرباطس جو بیرجا کا حاکم تھا وہ عیاض رض کے پاس آیا اور
مسلمان ہوا اور اچھا مسلمان ہوا اور بادشاہت پر رہا یہانتک کہ حضرت عثمان رض
کیوقت مین مرگیا آمد جو ایک شہر تھا وہان کے حاکم ایک نصرانی عورت تھی اوسکا
نام مریم تھا اوسکو خبر پہونچی کہ محمدی فوج میری طرف آتی ہے اوسنے اپنے لوگون سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ شہر دیار بکر کا قفل ہے اگر عربون نے اسکو لے لیا تو سارا دیار بکر
لے لیا پھر نصرانیون کا دین جاتا رہیگا اور اوسکا نام و نشان ان شہرون مین
نرہیگا مریم نے فوج جمع کی عیاض رض چار مہینہ تک اوس شہر کو گھیرے رہے اون کے
لشکر مین سے حکیم جو ہشام کے بیٹے تھے عیاض رض سے اذن لیکر شہر میافارقین کو
فتح کرنے گئے اور سو آدمی ہجرت والون اور مدینہ والون مین سے ساتھ لئے ظہر
کے بعد نکلے اور دجلہ کے پار ہوئے اور زمین اونکی واسطے لپیٹی جاتی تھے تھوڑی سی رات
بھی نہین گذری تھے کہ وہ میافارقین پر پہونچی حکیم جو ہشام کے بیٹے تھے وہ بولے
کہ مین اللہ سے چاہتا ہون کہ اس شہر کو بغیر لڑائی کے فتح کر دے ایکایک ایک مردار

لیل کیا محمدی لوگ شہر مین داخل ہوئے بڑے گرجے کے دروازے پر جا کر اوترے شہر کا حاکم آیا
اوسکا نام ارسلاعوس تھا اوس نے محمدیون سے باتین کین اور اونکو گرجے کے اندر لے گیا
حکم ابن ہشام رض نے بلند آواز سے یہہ آیت پڑہی واذ قال اللہ یا عیسے بن مریم ءانت
قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ یعنے کہی گا اللہ اے عیسی بیٹے مریم
کے کیا تو نے کہا تھا کہ بنالو مجکو اور میری مان کو دو خدا سوای اللہ کے پھر حکم ابن ہشام رض
بولے کہ واللہ مین تو یہی کہتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی
شریک نہین اور بیشک محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین
تب گرجا ہلنے لگا اور قندیلین ایک سے ایک ٹکر کہانے لگین ارسلاعوس مسلمان ہوا
اور اپنی گروہ کو بلایا وہ سب مسلمان ہوئی پھر شہر کے رئیسون کو بلایا اور کہا مسلمان
ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا اور لڑنے پر طیار ہوئے ارسلاعوس نے اپنے لوگون کے ساتھ
اور اصحابون کے ساتھ ملکر خوب جہاد کیا عیاض رض کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
خواب مین میافارقین کا سارا حال بیان فرمایا اور حکم فرمایا کہ ایک لشکر وہان بہیجو
عیاض رض نے پانسو سوار بہیجے اللہ نے زمین کو اون کے لئے لپیٹ دیا وہ اوسی رات کو وہان
پہونچ گئی اور تلوار سے کام لیا کافر اپنے گہرون کیطرف بہاگے اور امان مانگی محمدیون نے اونکو
امان دی جب اونہون نے محمدیون کی خوبیان دیکہین سب مسلمان ہوئے اور بڑی
گرجے کو جمعہ کی مسجد بنایا آمد کا حال یہہ ہوا کہ خالد رض اسّی آدمیون کے ساتھ ایک نالی
کی راہ سے شہر مین داخل ہوئے اور قفلون کو توڑا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا کافرون
کو خوب قتل کیا شہزادی جسکا نام مریم تھا وہ بہاگ گئی شہر والون نے امان مانگی محمدیون
نے انکو امان دی پھر عیاض رض نے اونکو وعظ سنایا اونہین کے اکثر مسلمان ہوئے پھر
عیاض رض نے اور زبردست حاکمون کے قلعون کیطرف کوچ کیا اور اونکو اپنا پیغام
کہلا بہیجا وہ مسلمان ہوئے اور مصرف کے بیٹے نعمان کو انکی کیطرف بہیجا وہ بھی
مسلمان ہوئے وہ ملک یمان کے بیٹے حذیفہ رض کے ہاتھ پر فتح ہوا اسلئی اوس ملک
کا نام یمانیہ رکہا گیا اور جودی پہاڑ اور سیوان اور ذوالقرض کے لوگون نے مسلمانون سے

صلح کی شتاج ایک شہر تھا وہان کا حاکم بڑا شریر تھا خالد رض نے جا کر اوسکو قتل کیا اور شہر فتح ہوا
ایک قلعہ لنوب کا بہت مضبوط تھا یوقنا رح وہان پہونچی وہان کے حاکم کو قتل کیا وہان کے
نصرانیون نے خالد رض کو اور مسلمانون کو دیکھا کہ مٹی پر بیٹھی ہین اور اللہ کا ذکر کثرت سی
کر رہے ہین یہہ دیکھکر وہ سب مسلمان ہوئی حاکم کی بیوی بڑی عقلمند تھی وہ بھی مسلمان
ہوئی اور اوسکی عدت کے بعد یوقنا نے اوس سے نکاح کیا طنزے کے قلعہ کے لوگون نے
آکر صلح کی اور بہردا اور سعردا اور معدن اور ارزن کے لوگون نے بھی صلح کی بدلیس
کے حاکم نے بھی صلح کی آخلاط جسکو ارمینیہ بھی کہتے ہین وہان کا حاکم صلح پر راضی ہوا ارنکو
فوجین طیار کین اوسکی بیٹی طاریون جو مسلمان ہو چکی تھی دہوکا دیکر ظاہر مین باپ سے
مل گئی اوسکی باپ نے بادشاہون اور سردارون کو لڑائی کے ارادے پر جمع کیا طاریون
نے اپنے باپ کو اور اون سب کو قتل کیا پھر عیاض رض نے کافرون پر خوب جہاد کیا ارزن روم
کے لوگ اور اونکا سردار جسکا نام درفشیل تھا محمدیون کے پاس آئے اور درفشیل نے
کہا کہ مینے رات کو خواب مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ مجکو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی تابعداری کا حکم کرتے ہین اور مجہسی فرمایا کہ وہ جوان عربون کے نبی ہین اونکی
مینے بشارت دی تھی پھر جو اونسی منہہ پھیرے وہ میرا نہین ہے درفشیل کا یہہ کلام سنکر
یوقنا اور اون کے ساتھہ والے پیادہ ہو گئے اور اوسکو عیاض رض کے پاس لے گئے اور
سب احوال بیان کیا عیاض رض اوٹھکہ کھڑے ہوئے اونہون نے اور سب مسلمانون
نے اوسسے ہاتھہ ملایا اور وہ اور اوسکے ہمراہی سب مسلمان ہوئی درفشیل ارزن روم مین
گیا شہر والون کو سمجھایا اکثر اونمین سے مسلمان ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے دیار بکر اور ارمینیہ
کو کہ وہی اخلاط ہے مسلمانون کے قبضہ مین کر دیا بعد ربیعہ کی زمین کے فتح کے تو
عیاض رض نے یرعون کو کفر توتا سے بلایا اور اوسکو اور اوسکی بیوی طاریون کو ارمینیہ
پر حاکم کیا اور سو آدمیون کو عراق کیطرف روانہ کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کی
طرف بلاوین اور عیاض رض سعردا و بارون پہاڑ کیطرف تشریف لے گئی اور وہان
کے لوگون کو اسلام کیطرف بلایا اونمین کے عقلمند لوگ مسلمان ہوئی پھر عیاض رض

شمطا اور اساوح پر اوترے اونھون نے اور اونکے ساتھ والون نے جودی پہاڑ کی اور کشتی
کے مقام کی زیارت کی وہان کا حاکم جزیری صالح تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور لوگون کو
روانہ کیا کہ اور لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین اور عیاض رض نے موصل کے کافرون پر جہاد کیا اور نینوی
کو دیکھا کہ ایک شہر ہے اوسکی زمین نرم بھی ہے اور پہاڑ بھی ہے عیاض رض نے کہا یہہ کیا ہے
لوگون نے کہا یہہ نینوی ہے عیاض رض بولے شاید یہی شہر ہے یونس ابن متی علیہ السلام
کا واقدی فرماتے ہین کہ وہان کا حاکم اون دنون مین انطاق بادشاہ تھا جزیری صالح
نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اگر تو نے ان لوگون کا کہنا نمانا تو مین تجکو سزا دونگا اوس نے لکھا
کہ مین چھہ مہینے تک اونسے صلح کرتا ہون کہ دیکھون فارس کے بادشاہ کا کیا حال ہوتا ہے
اگر مسلمانون نے اوسکا شہر فتح کر لیا تو مین اونکا تابعدار ہو جاونگا اور وہ فارس کے
بادشاہ کا تابع تھا مسلمانون نے اوس سے اس بات پر صلح کر لی اب شہر بہنسا اور
اہناس کی فتح کا بیان ہے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مین اس جگہ بعد
پر کسی علم والے آدمی نے واقدی کا اور بھی بہت سی تاریخ والونکا حوالہ دیکر لکھا ہے کہ جب حضرت
عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے ہیرودس بادشاہ نے آپکے قتل کا ارادہ کیا حضرت مریم
آپکو لیکر مصر مین تشریف لے گئین اور شہر بہنسا مین بارہ برس تک رہین وہان ایک
کنوان ہے کہ اوسکے پانی سے مریضون کو شفا ملتی ہے حضرت عیسی اور حضرت مریم
اوسکا پانی پیتے تھے اور نماز کے لئے وضو کرتے تھے واقدی لکھتے ہین کہ عمرو ابن عاص
رض نے چھہ ہزار سوارون کا لشکر طیار کیا اور بہنسا کا بادشاہ بطلوس نصرانی بہت سے بادشاہون
کو اور اونکی فوجون کو ساتھ لیکر آیا دو لاکھہ سوار اور پچاس ہزار پیدل جمع ہوئے نصرانیون
کی فوجون نے ہر طرف سے مسلمانون کو گھیر لیا بڑی بڑی لڑائیان ہوئین بہنسا کا
بادشاہ مارا گیا محمدی لوگ بہنسا مین داخل ہوئے شہر اہناس بھی فتح ہوا بہت مسلمان
ہوئے بہت قتل ہوئے بہنسا اور اہناس مین مسجدین طیار ہوئین اب پھر فارس کے
آگ پوجنے والون پر جہاد کا سامان ہے ابن اثیر جزری لکھتے ہین کہ ہجرت سے اکیسوین
برس نہاوند مین ڈیڑہ لاکھہ کی فوج یزدجرد نے جمع کی اور چاہا کہ کوفہ اور بصرہ پر دوڑ کرین

اودہر سے حضرت عمر رض کیطرف سے تیس ہزار کی فوج محمدی نہاوند کیطرف پہونچی اور حضرت عمر رض نے
نعمان ابن مقرن رض کو اون سبکا سردار کیا فتح الباری مین ہے کہ حضرت عمر رض نے ابو موسی
رض کو لکہہ بہیجا کہ بصرہ والون کے ساتہہ چلو اور حذیفہ رض کو لکہہ بہیجا کہ کوفہ والون کے ساتہہ
چلو یہانتک کہ نہاوند مین جمع ہووین اور جب مقابلہ ہووے تو تمہارا سردار نعمان
ابن مقرن ہے جب نہاوند مین پہونچی کسری کے عامل بندار نے کہلا بہیجا کہ ایک مرد
کو بہیجو کہ ہم اوس سے گفتگو کرین لوگون نے مغیرہ رض کو بہیجا مغیرہ رض نہر کے پار گئے
ابن ابی شیبہ مین ہے کہ اوس نے کہا تم عرب کے لوگ تمپر بہوک اور مصیبت پڑی تب
تم آئے اگر تم چاہو ہم تمکو اناج دیدیوین اور تم پلٹ جاؤ بخاری مین ہے کہ مغیرہ رض نے
کہا ہم لوگ عرب ہین ہم بڑی مشقت مین اور بڑی مصیبت مین تھے بہوک سے
چمڑے اور چہوہارے کی گٹھلیان چوستے تھے اور رو پہنے اون اور بال پہنتے تھے اور
درختون اور پتہرون کو پوجتے تھے سو ہم اسی حالت مین تھے ایکا ایک آسمانون اور
زمینون کے مالک نے ہماری طرف ایک نبی کو بہیجا جو ہمارے اپنون مین سے ہین ہم
اونکی مان اور باپ کو پہچانتے ہین سو ہمارے نبی نے جو ہمارے رب کے پیغام پہونچاتے
ہین اونہون نے ہمکو حکم کیا کہ تمسے لڑین یہانتک کہ تم فقط اللہ کو پوجو یا جزیہ دو اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب کے پیغام سے ہمکو خبر دی کہ جو ہم مین سے
مارا جاویگا وہ جنت مین جاویگا اور ایسا چین پاویگا جو کبہی نہ دیکہا ہو اور جو ہم مین
سے باقی رہیگا وہ تمہاری گردنون کا مالک ہوگا اے ایمان والو دیکہو حضرت اشعیا علیہ السلام
کے بشارتون کے موافق کمزور اور محتاج لوگون کو اللہ نے بڑے بڑے زبردست بادشاہ
پر کیسا غلبہ دیا جب لڑائی کا وقت آیا تو امام ابو یوسف رح کی روایت مین ہے کہ نعمان رض
نے فرمایا کہ مین ایک دعا کرنیوالا ہون سو مین ہر مرد کو قسم دلاتا ہون کہ اوس پر آمین
کہے پہر اونہون نے کہا یا اللہ نعمان کو آج کے دن شہادت نصیب کر مسلمانون پر مدد
اور فتح کے ساتہہ سب لوگون نے آمین کہا ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہر نعمان رض نے
اللہ اکبر کہا اور جہنڈا ہلایا لوگون نے طیاری کی پہر دوسری بار اللہ اکبر کہا اور جہنڈا ہلایا

سب لوگ طیار ہوگئے پھر تیسری بار اللہ اکبر کہا اور شرک والون پر حملہ کیا امام ابو یوسف کی
روایت مین ہے کہ نعمان نے حملہ کیا اور لوگون نے بھی حملہ کیا نعمان سب سے پہلے پچھڑے
تب فرمایا کہ مجھپر ایک کپڑا اوڑہا دو اور دشمنون سے لڑنے جاؤ اور مجھپر عمل مت کہا و جبھی
اللہ نے فتح دیتی تو نعمان نے پوچھا کہ لوگون کا کیا حال ہے کہا گیا کہ اللہ نے فتح دی وہ
بولے الحمد للہ یہہ حال حضرت عمر کو لکھہ بھیجو یہہ کہکر اونکی روح جدا ہوگئی ابن کثیر لکھتے ہین کہ
حضرت عمر رض کا یہہ حال تھا کہ رات دن مسلمانون کے لئے دعا مانگتی تھے جسطرح عورت
جلتی وقت دعا مانگتی ہے جب حضرت عمر رض کو نعمان کی شہادت کی خبر پہونچی بہت شدت سے
روئی ابن کثیر لکھتے ہین کہ اسی سال مین اصفہان کو بھی مجاہدین نے فتح کیا اور اسی سال
مین ابو موسی رض نے قاشان کو فتح کیا اور عدی کے بیٹے سہیل نے شہر کرمان کو فتح کیا
ابن جریر نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ اسی سال مین عمرو ابن عاص رض طرابلس پہ
یعنے برقہ پر لشکر لے گئے اور اوسکو فتح کیا اور اسی سال مین عمرو ابن عقبہ نے زویلہ کو
فتح کیا اسی سال مین خالد رض نے وفات پائی پھر تیسوان برس داخل ہوا اوسمین
بہت فتحین ہوئین ہمدان والون نے صلح کا قول توڑا حضرت عمر رض نے فوج بھیجی
اور نعیم ابن مقرن اوس فوج کے سردار تھے ہمدان والون نے پھر صلح کی انکا ایک
دیلم اور رے اور آذربیجان کے لوگون سے اتفاق کرکے فوجین جمع کین نعیم نے مسلمانون
کے ساتھہ لون پر خوب جہاد کیا اور بیشمار کافرون کو قتل کیا دیلم کا بادشاہ مارا گیا وہ
سب کے سب بھاگ گئے نعیم رے کیطرف گئے وہان کافرون کو خوب قتل کیا تاریخ کامل
مین ہے کہ براء ابن عازب رض نے قزوین کو فتح کیا ابن کثیر لکھتے مین کہ سوید ابن مقرن
نے جاکر قومس کو صلح سے فتح کیا پھر جرجان اور طبرستان وغیرہ کے لوگون نے اون سے
جزیہ پر صلح کی اور آذربیجان بھی فتح ہوا بیان باب الابواب کی فتح کا ابن جریر نے لکھا ہے
کہ سیف نے کہا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رض نے سراقہ ابن عمرو کو فوج کا سردار کرکے
الباب کیطرف بھیجا اور فوج کے آگے عبدالرحمن تھے بیٹے ربیعہ کے وہان کا بادشاہ شہر یار
تھا جو ارمینیہ کا بادشاہ تھا اور وہ اوس بادشاہ کے گھرانے مین تھا جس نے اسرائیلیون کو

قتل کیا تھا اور بیت المقدس کو ویران کیا تھا اور اسکے زمانہ مین ملک شام سے لڑا تھا
شہریار نے امان مانگی سراقہ نے اوسکا امان نامہ لکھدیا اب ترکستان کے کافرون
پر جہاد کا بیان ہے صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم ترکون سے لڑوگے جنکی چھوٹی انکھین ہین سرخ
چہرے ہین چھوٹی ناکین ہین اون کے چہرے گویا ڈھالین ہین جنپر برتہ اسکا یہہ مطلب
کہ اون کے چہرے ڈہال کیطرح پھیلے ہوئے ہین اور گول ہین اور موٹے ہین ابن کثیر رح
لکھتے ہین کہ اس پیشخبری کا یون ظہور ہوا کہ حضرت عمر رضہ نے ربیعہ کے بیٹے عبد الرحمن
کو لکھ بھیجا کہ ترکون کے ملک مین جہاد کو جاؤ عبد الرحمن چلے یہانتک کہ الباب کے اوس
طرف پہونچے شہریار نے پوچھا کہان کا ارادہ ہے کہا ترکون کے بادشاہ بلنجر کیطرف
جاتا ہون شہریار نے کہا کہ ہم تو اون سے صلح پر راضی ہین اور ہم الباب کے پیچھے ہین
عبد الرحمن بولے کہ اللہ نے ہماری طرف ایک پیغام پہونچانیوالے کو بھیجا ہے اور
اون کی زبان پر ہمسے مدد اور فتح کا وعدہ کیا ہے سو ہم ہمیشہ مدد دیے جاوینگے پھر
وہ نہر کے پار ہوئے اور بلنجر کے شہرون مین دو سو فرسخ یعنے چھ سو کوس چلے اور وہان
بڑی بڑی لڑائیان لڑین پھر بڑی بڑی لڑائیان حضرت عثمان رض کیوقت مین ہوئین
اور سیف نے کہا ہے کہ جب عبد الرحمن ترکون کے ملک مین داخل ہوئے اللہ نے ترکون
کو لڑائی سے روک دیا وہ لوگ بولے کہ انکے ساتھ فرشتے ہین جو انکو مرنے سے بچاتے
ہین وہ لوگ قلعون مین بیٹھ رہے اور بھاگ گئے پھر عبد الرحمن نے حضرت عثمان رض
کیوقت مین اونپر کئی بار جہاد کیا یہ ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا اب خراسان
پر جہاد کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ یزدجرد اصفہان سے کرمان مین پہونچا
وہان سے خراسان مین آیا پھر احنف جو قیس کے بیٹے تھے اونکو حضرت عمر رضہ نے
فوج کا سردار کیا اور ملک خراسان کیطرف جہاد کے لیے بھیجا احنف بڑا لشکر لیکر
آئے مرو شاہجہان کیطرف گئے یزدجرد وہان سے مرو رود کیطرف بھاگا احنف نے
مرو شاہجہان کو فتح کیا اور مرو رود کیطرف قصد کیا یزدجرد وہان سے بلخ کیطرف بھاگا

احنف نے مرو رود کو فتح کیا اور چلے اور یزدجرد نے بڑی فوج جمع کر کے بلخ مین احنف سے سامنا
کیا اللہ نے یزدجرد کو بھگا دیا وہ ماوراء النہر کے پار چلا گیا ملک خراسان پر مسلمانون کا
قبضہ ہوا اور احنف مرو رود کیطرف پلٹ آئے جب یزدجرد نہر کے پار ہوا اور ترکون کے
ملک مین داخل ہوا ترک اور تتار کا بادشاہ خاقان یزدجرد کے ساتھ بڑی فوجین لیکر
آیا اور بلخ تک پہونچا اور احنف کے نائب مرو رود کیطرف بھاگ گئے اور مشرک لوگ بلخ
سے نکل کر مرو رود پر ڈیرا اوترے ادہر سے احنف بیس ہزار کی فوج لیکر نکلا اور لڑائی ہوئی
آخر کو ترکون نے یزدجرد کا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے ملک کو چلے گئے اور مسلمانون نے
احنف سے کہا اب کیا صلاح ہے اونکا پیچھا کرین اونہون نے کہا اپنی جگہہ پر رہو اور اونکو
چھوڑ دو ابن کثیر لکھتے ہین کہ احنف نے یہہ بہت خوب کیا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ ترکون کو چھوڑ دو جب تک وہ تمکو چھوڑے رہین پھر یزدجرد نے
چین کے بادشاہ سے مدد مانگی اوس نے بھی مدد نکی یزدجرد ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ بھاگتا رہا اور اللہ کو چھوڑ کر جس آگ کو پوجتا تھا اوسکو ایک شہر سے دوسرے
شہر مین لئے پھرتا تھا اور ہر شہر مین اوس کے واسطے آتش خانہ بناتا تھا آخر کو حضرت
عمر رض کے بعد مارا گیا جب احنف نے حضرت عمر رض کو فتح کی بشارت لکھ بھیجی کہ ہمنے ترکون
مین بہت لوگون کو قتل کیا حضرت عمر رض منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو سیدہی راہ کے ساتھ بھیجا اور اونکی راہ چلنے پر دنیا اور عقبی مین بدلہ دینے
کا وعدہ کیا اور اپنی فوج کی مدد کی خبردار ہو جاؤ اللہ نے آگ پوجنے والون کی بادشاہت
کو تباہ کر دیا اور اون کے جاؤ مین پھوٹ ڈالدی خبردار ہو جاؤ اللہ نے اونکی زمین اور
اونکا ملک اور اونکا مال اور اونکی اولاد تمکو دی تاکہ دیکھے تم کیسا عمل کرتے ہو سو تم اللہ
کے حکم پر بڑہتے رہو گے قائم رہو وہ تمسے اپنا اقرار پورا کریگا پھر تئیسوان سال داخل
ہوا سیف نے کہا ہے کہ اسی سال توج طوس بڑی لڑائی سے فتح ہوا تاریخ کامل مین
ہے کہ ساریہ ابن زنیم نے فسا اور دارابجرد کا ارادہ کیا یہانتک کہ اونکو گھیر لیا اور
فارس والے لوگ مسلمانون پر ہر طرف سے آئے تب حضرت عمر رض نے خواب مین دیکھی

رات کو اونکا میدان اور اونکا شمار دن کی ایک ساعت مین دیکھا تب دوسرے دن پکارا کہ نماز جمع کرنیوالی ہے یہانتک کہ جب اوس ساعت مین ہوسئے جسمین دیکھا تھا جو دیکھا تھا تب حضرت عمر رض لوگون کے سامنے نکلے اور ابن زنیم اور مسلمان میدان مین تھے اگر وہان ٹھیرے رہین تو گھیرے جاوین اور اگر ایک پہاڑ کیطرف ٹیک لگاوین جو اونکی پیچھے ہے تو دشمن ایک ہی طرف سے آوین حضرت عمر رض کھڑے ہوئی اور فرمایا اے لوگو مینے یہہ دونون فوجین ساتھ دیکھین اور اونکا حال بیان کیا اور خطبہ پڑھتے پڑھتے چلائی کہ اے ساریہ ابن زنیم پہاڑ کو لے پہاڑ کو لے پھر لوگون کیطرف مُنہہ کیا اور فرمایا کہ اللہ کی فوجین ہین شاید اون مین سے کوئی اون لوگون کو یہہ بات پہونچادے ساریہ نے اور اون کے ساتھہ والون نے یہہ آواز سنی اور پہاڑ کا سہارا پکڑا اور لڑے اور اللہ نے کافرون کو بھگادیا اس روایت کو ابن کثیر نے سیف سے نقل کیا ہے اوس مین یہہ بھی ہے کہ ساریہ کے پاس سے قاصد آیا مدینہ کے لوگون نے اوس سے فتح کا حال پوچھا کہ لڑائی کیدن اونہون نے کوئی آواز سنی تھی وہ بولا ہان ہمنے سنا کہ ایک کہنے والا کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے پہاڑ کو لے اور قریب تھا کہ ہم ہلاک ہوجاوین پھر ہمنے پہاڑ کا سہارا لیا اللہ نے ہمکو فتح دی پھر لکھا ہے کہ ابن وہب نے روایت کیا ہے یحیی سے وہ ایوب سے وہ ابن عجلان سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے کہ حضرت عمر رض نے ایک لشکر بھیجا آگے وہی مطلب ہی اور لکھا ہے کہ یہہ سند اچھی ہے عمدہ ہے اور واقدی نے اسی روایت کو نقل کیا ہے اوس مین یہہ بھی ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا واللہ مینے اسبات پر دل نہین ڈالا وہ تو ایک چیز ہے کہ میری زبان پر ڈالدی گئی اے ایمان والو حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رض کی زبان پر فرشتے بولتے تھے یہہ بات بھی ویسی ہی تھی آپنے دل کے ارادہ سے نہین کہی بے اختیار زبان پر کسی فرشتے نے ڈالدی پھر ابن جریر نے سیف سے کران کی فتح کا ذکر کیا ہے اور سجستان کی فتح کا بھی ذکر کیا ہے کہ بڑی لڑائی کے بعد عاصم ابن عمرو کے ہاتھہ پر فتح ہوا اوسکا شہر چار جدا تھے سند سے بلخ کی نہر تک اور کران کی فتح کا بھی ذکر کیا ہے مسلمانون نے سند کی بادشاہ پر جہاد کیا اسنے سند کی فوجون کو

ہنگا دیا ابو الفدا نے تقویم البلدان مین لکھا ہے کہ سجستان بڑا ملک ہے اوس کے قصبہ کا نام
زرنج ہے اور سجستان درمیان خراسان اور درمیان مکران اور سندا ور درمیان کرمان
کے ہے اور کرمان مین کاف پر زبر ہے وہ بڑا ضلع ہے فارس اور سجستان اور مکران کے
بیچ مین اور مکران مین بہت شہر ہین ہند کے حساب مین اور بعضی وقت دلی کے علاقہ
مین گنی جاتے تہین ابن حوقل نے کہا ہے کہ سجستان کے پچہم طرف خراسان ہے اور اوسکے
کیطرف ایک میدان ہے کہ وہ سجستان اور مکران کے بیچ مین ہے اور پوربی حد کی تمامی
کچہ ملتان کے عمل مین ہے اور ادسکی اوترطرف ہند کی زمین ہے اور سجستان کے قریب
رخج ہے اور وہ ایک ملک ہے اوسین کے شہر مین ابن کثیر لکھتے ہین اسی تیئیسوین
سال مین حضرت عمر رضا شہید ہوئے اونکے بعد اللہ نے حضرت عثمان رض کو مسلمانون کا
حاکم کیا آپ عجم اور مغرب اور ترکستان پر جہاد کا بیان چوبیسوین سال مین روم کے نصاری نے شام کے مسلمانون
پر غلبہ کیا حضرت عثمان رض نے مدد بہیجی نصاری پر خوب جہاد ہوا پہر پچیسوان سال داخل ہوا اسکندریہ
والون نے قول توڑا عمرو ابن عاص رض نے اونپر جہاد کیا اور اوس زمین کو فتح کیا اسی
سال مین عمرو ابن عاص رض نے سعد کے بیٹے عبد اللہ کو ملک مغرب پر جہاد کرنیکو بہیجا
اوس نے افریقیہ پر جہاد کرنیکا اذن مانگا اونہون نے اذن دیا چہبیسوین سال حضرت
عثمان رض نے نیشاپور کو صلح سے فتح کیا ستائیسوین سال حضرت عثمان رض نے سعد کے
بیٹے عبد اللہ کو افریقیہ کے شہرون پر جہاد کرنیکا حکم کیا وہ بیس ہزار کی فوج لیکر گئے وہان
بہت کافرون کو قتل کیا پہاڑون کو اور نرم زمین کو فتح کیا پہر وہ لوگ سب مسلمان
ہو گئے اور بہت اچہے مسلمان ہوئے پہر حضرت عثمان رض نے دو شخصون کو فوج کے
ساتہہ اندلس کے شہرون پر بہیجا ان دونون کا نام عبد اللہ تہا یہہ دونون سمندر
کیطرف سے اندلس مین پہونچے اور حضرت عثمان نے اونکو لکھہ بہیجا کہ قسطنطنیہ اندلس
کیطرف سے فتح ہوگی اور بیشک جب اندلس کو فتح کر لیا تو تم اجر مین اون لوگون کے
شریک ہو جو آخر زمانہ مین قسطنطنیہ کو فتح کرینگے یہہ لوگ چلے اور اندلس کو فتح کیا
اور اتنا مال ملا جو بیان مین نہین آتا جب افریقیہ پر جہاد ہو رہا تہا بربر کا بادشاہ جسکا نام

جرجیر تھا ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج لیکر آیا مسلمانون کو سطرح گھیر لیا حضرت عبداللہ جو زبیر کے
بیٹے تھے کافرون کی فوج مین گھس گئے اون لوگون نے جانا کہ کچھ پیغام لیکر بادشاہ کے پاس
جاتے ہین عبداللہ نے جاکر جرجیر کو قتل کیا ساری فوج بھاگی جس شہر مین یہہ لڑائی ہوئی
اوسکا نام سبیطلہ ہے جو قیروان سے دو منزل ہے اٹھائیسوین سال مین قبرس فتح ہوا
وہ ایک ٹاپو ہے ملک شام کے پچھم طرف اوس مین بہت میوے ہین اور کھانین ہین بہت
عمدہ ملک ہے حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اذن مانگا کہ سمندر پر سوار ہو کر قبرس کیطرف
جاؤن اونھون نے حضرت عمر رض سے بھی اس بات کا اذن مانگا تھا اونھون نے اذن
نہین دیا تھا اور فرمایا تھا کہ مین مسلمانون کے لشکر کو سمندر پر سوار نہین کرون گا
کہ اگر اوس مین طوفان آوے تو سب کے سب ہلاک ہوجاوین اب حضرت عثمان رض
سے اونھون نے ہٹ کی تب آپ نے اذن دیا معاویہ جہاز مین سوار ہو کر گئے کافرون
کو قتل کیا اور بہت مال لائے پھر وہان کے لوگون سے صلح کرلی امام مالک کی موطا مین
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے اور فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے
مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرین گے اس سمندر کے بیچ مین سوار ہون گے
ام حرام جو ملحان کی بیٹی تھین اونھون نے کہا یارسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ
مجکو اونھین مین سے کرے آپنے اونکے واسطے دعا کی پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور فرمایا
کچھ لوگ میری امت کے مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرین گے ام حرام
نے کہا یارسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ مجکو اونھین سے کرے آپنے فرمایا تو پہلون
مین سے ہے صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے فرمایا پہلا لشکر میری امت مین سے جو سمندر پر
جہاد کریگا اونھون نے واجب کرلیا یعنے جنت اونپر واجب ہوگئی صحیح بخاری مین ہے
کہ جب پہلے مرتبہ مسلمان سمندر پر معاویہ رض کے ساتھہ سوار ہوئے تو ام حرام اپنے خاوند
عبادہ ابن صامت رض کے ساتھہ نکلین پھر جب لوگ پلٹے اور ملک شام کے قریب پہونچے
اون کے واسطے ایک جانور لایا گیا کہ اوس پر سوار ہوین اوس نے اونکو گرا دیا وہ
مرگئین ابن کثیر لکھتے ہین کہ پھر اونتیسوین سال عامر کے بیٹے عبداللہ نے فارس کو فتح کیا

تیسوین سال عاص کے بیٹے سعید نے طبرستان کو فتح کیا اکتیسوین سال کا حال یہ ہے کہ عبد اللہ نے جب افریقیہ اور اندلس کے شہرون مین فرنج کو یعنے فرنگیون کو اور بربر کو مارا رومی لوگ ہرقل کے بیٹے قسطنطین کے پاس جمع ہوئے پانسو جہازون پر سوار ہو کر ملک مغرب مین مسلمانون پر جا پڑے مسلمانون نے جہازون مین صفین باندہین اور اللہ کی ذکر مین اور قرآن پڑہنے مین مشغول ہوئے اور اپنے جہازون کو اون کے جہازون سے باندہ دیا اور تلوارون سے اور خنجرون سے خوب لڑائی ہوئی اور پانی کے رنگ پر خون غالب ہو گیا پہر اللہ نے مسلمانون کی مدد کی قسطنطین اور اوسکا لشکر بہاگا اسی سال مین یزدجرد مارا گیا ایک شخص کے گہر مین اوترا تہا اوس نے غافل پا کر مار لیا بتیسوین سال معاویہ نے ملک روم پر جہاد کیا یہانتک کہ قسطنطنیہ کے تنگ رستہ پر پہونچی اسی سال مین حضرت عثمان رض نے عاص کے بیٹے سعید کو فوج کا سردار کر کے الباب سے لڑنے کو بہیجا اور ربیعہ کے بیٹے عبد الرحمن کو لکہہ بہیجا کہ انکی مدد کرو وہ چلے یہانتک کہ بلنجر تک پہونچے وہ لوگ نکلے اور ترکون نے اون کی مدد کی شدت کی لڑائی ہوئی اور ترک لوگ مسلمانون سے ڈرتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ وہ نہین مرینگے پہر اسکے بعد اون کے دل دلیر ہو گئی ابن کثیر نے دوسری جگہہ لکہا ہے کہ عبد الرحمن نے حضرت عثمان کی وقت مین کبھی کبھی بار جہاد کیا اور اونپر فتح پائی پہر ترکون نے آپس مین کہا کہ یہ لوگ مرتے نہین ہین وہ لوگ درختون مین چہپ رہے پہر ایک مرد نے اونمین سے ایک مسلمان پر تیر پہینکا وہ قتل ہوا اور بہاگ گیا جب اونہون نے جانا کہ یہہ لوگ ہمارے ہاتہہ سے مرتے ہین تب وہ لوگ شدت سے لڑے اور ایک پکارنے والے نے جو تہے یعنے آسمان اور زمین کے بیچ سے پکارا صبر کرو اللہ کے واسطے اے عبد الرحمن اور تمہارے وعدہ کا مقام جنت ہے پہر عبد الرحمن شہید ہوئی اور جہنڈا ربیعہ کے بیٹے سلمان نے لیا اور لڑائی کی اور پکارنے والے نے آسمان زمین کے بیچ سے پکارا صبر کرو اللہ کے واسطے اے سلمان تب وہ خوب لڑے پہر ترکون نے شدت سے تیر پہینکے اور مسلمان بہاگے پہر ترکون کا دل مسلمانون پر دلیر ہو گیا اس پر بہی ترک لوگ عبد الرحمن کو اپنے شہرون مین لے گئے

اور وہان اونکو دفن کیا سو وہ اون کی قبر کے وسیلے سے آج تک مینہہ مانگتے ہین اب خراسان
اور روم اور ہند اور سندھ پر جہاد کا بیان ہے تاریخ خمیس مین ہے کہ حضرت عثمان
رضہ کی فوج نے برذعہ جو آذربیجان کی زمین مین ہے فتح کیا اور عامر کے بیٹے عبد اللہ نے
سجستان کے شہرون مین سے زالق اور شاش فتح کیا اور خراسان کا ملک فتح
کیا ہرات والون نے مقابلہ کیا شکست کہائی پہر نیشاپور کو فتح کیا اور طوس اور
سرخس اور مرو کو صلح سے فتح کیا اور شہر سابور جو فارس کے ملک مین ہے وہ بھی حضرت
عثمان رضہ کی فوج نے صلح سے فتح کیا اور احنف نے چار ہزار کی فوج طیار کی طخارستان
اور جوزجان اور فیریاب اور اوس طرف کے لوگ لڑنے کو جمع ہوئے خوب جہاد ہوا
کافرون نے شکست کہائی احنف نے بلخ والون سے صلح کی شاہ ولی اللہ رحمہ صاحب
ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ عامر کے بیٹے عبد اللہ نے خراسان کے ہر طرف کو لشکر بہیجا
جیسے جوین اور بیہق اور باخرز اور اسفرائن اور نسا اور باورد ان سبکو فتح کیا اور
طوس کو اور نیشاپور اور سرخس کو اور ہرات کو فتح کیا پینتیسوین سال حضرت
عثمان رضہ شہید ہوئے اللہ تعالی نے حضرت علی رضہ کو مسلمانون کا حاکم کیا آپ کے
وقت مین شام کے مسلمان باغی ہوئے اور خارجیون نے نیا مذہب نکالا اور اپنے
سوا سب مسلمانون کو مشرک ٹہیرایا اور سب کا قتل واجب سمجہا اور مسلمانون کا
قتل کرنا شروع کیا حضرت علی رضہ شام کے باغیون سے اور خارجیون سے لڑتے رہے
آخر کو ایک خارجی کے ہاتھ سے شہید ہوئے آپکے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت امام
حسن علیہ السلام کو اللہ نے مسلمانون کا حاکم کیا اونہون نے تہوڑے دنون کے بعد
اپنا ملک شام کے حاکم معاویہ کو دیدیا ہجرت سے اکتالیسوین سال مسلمانون مین
صلح ہوئی ابن کثیر لکھتے ہین کہ ابو زرعہ نے روایت کی دحیم سے وہ ولید سے وہ
سعید ابن عبد العزیز سے اونہون نے کہا کہ معاویہ رضہ رومیون کی زمین پر سترہ لڑائیان
لڑین ایک فوج گرمی مین جاتی تہی اور رومیون کی زمین مین جاڑا کاٹتی تہی پہر
پلٹ آتی تہی اور اوسکے پیچہے دوسری فوج جاتی تہی اور پچہلی وصیت معاویہ رضہ کی یہ تہی

کرے رومیون کا خوب زور سے گا گھوڑا ابن کثیر رح لکھتے ہے کہ معاویہ ہر سال مین دو بار رومیون
پر جہاد کرتے تھے ایک بار گرمی مین اور ایک بار جاڑے مین امام ذہبی رح نے کتاب العبر
مین لکھا ہے کہ اکتالیسوین سال عبدالرحمن جو سمرہ کے بیٹے تھے اونہون نے سجستان
پر جہاد کیا زرنج وغیرہ کو فتح کیا اور راشد جو عمرو کے بیٹے تھے اونہون نے سند کے شہرون
پر جہاد کیا اسی سال مین سجستان کی زمین مین سے زرنج فتح ہوا ابن خلکان نے لکھا ہے
کہ زرنج مین زے اور رے پر زبر ہے اور نون ساکن ہے اوسکے بعد جیم ہے یہہ سجستان
کے شہرون کی کرسی ہے کتاب العبر مین ہے کہ تینتالیسوین سال عبدالرحمن جو سمرہ
کے بیٹے تھے اونہون نے شہر کابل کو فتح کیا اسی سال مین مہلب جو ابوصفرہ کے
بیٹے تھے اونہون نے ہندکی زمین پر جہاد کیا ابن کثیر لکھتے ہین کہ حکم جو عمرو کے بیٹے
تھے جو خراسان پر زیاد کے نائب تھے اونہون نے زیاد کے حکم سے جبل الاسل پر جہاد
کیا اور بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت مال لوٹا زیاد نے اونکو لکھہ بہیجا کہ اس لوٹ
کا سونا اور چاندی بیت المال مین بہیجدو اونہون نے نمانا اور موافق شریعت کے فوج
کو بانٹ دیا سینتالیسوین برس مسلمانون نے جہاد کے واسطے روم مین جاڑا کاٹا
اڑتالیسوین سال جہاد کے واسطے انطاکیہ کے شہرون مین جاڑا کاٹا اونچاسوین
برس ایک فوج جہاد کے واسطے روم مین گئی یہان تک کہ قسطنطنیہ پر پہونچی صحیح بخاری
مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت مین سے جو قیصر
کے شہر پر جہاد کریگا وہ لوگ بخشدی گئی ہین سو اس لشکر نے سب سے پہلے اس شہر
پر جہاد کیا اور بڑی محنت سے وہان پہونچی اب پھر ملک مغرب اور روم اور
ترکستان کے فتح کا بیان ہے ابن کثیر رح لکھتے ہین کہ پچاسوین برس عقبہ جو
نافع کے بیٹے تھے اونہون نے معاویہ کے حکم سے افریقیہ کو فتح کیا اور قیروان کا خط
کھینچا اوسکی جگہہ پر ایک جنگل تھا کہ پھاڑنے والے جانور اور وحشی جانور اور
بڑے بڑے سانپ وہان رہا کرتے تھے عقبہ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی وہان
کوئی باقی نہین رہا یہان تک کہ پھاڑنے والے جانور اپنے بچون کو اوٹھاکر وہان سے

نکلنے لگے اور سانپ اپنے بلون سے نکل گئے اوسوقت قوم بربر مین سے بہت لوگ مسلمان ہوگئے
اوس جگہ پہ شہر قیروان بنایا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکہتے ہین کہ ابن
عبد الحکم نے فرمایا کہ ہمسے بیان کیا عبد الملک ابن مسلمہ نے کہ ہمسے فرمایا لیث ابن سعد نے
کہ عقبہ جو نافع کے بیٹے ہین اونہون نے افریقیہ پر جہاد کیا پہر وہ قیروان کے جنگل پر آئے
اور وہان رات کو رہے وہ بھی اور اون کے ساتھ والے بھی جب صبح ہوئی اوس جنگل
کے کنارے پر کہڑے ہوئے اور فرمایا ای جنگل کے لوگو کوچ کرو کہ ہم اوترنے والے ہین یہ
بات تین دفعہ فرمائے تو سانپ دوڑتے ہوئے چلے گئے اور بچہو بھی اور اونکی سوا اور
جانور بھی جو پہچانے نہین جاتے تہے وہ سب نکلکر چلے گئے اور لوگ کہڑے ہوئے اونکو
دیکہہ رہے تہے صبح کے وقت سے یہان تک کہ دہوپ سے اونکو ایذا ہوئے یہان تک
کہ اون جانورون مین سے اونہون نے کسی کو نہین دیکہا تب اوس جنگل مین اوترے
لیث نے کہا کہ مجھسے زیاد ابن عجلان نے بیان کیا کہ افریقیہ کے لوگ بعد اسکی چالیس
برس تک وہان رہے اور اگر ایک سانپ یا ایک بچہو ہزار اشرفی کو ڈہونڈا جاتا تو
نہ ملتا ابن کثیر نے لکہا ہے کہ عقبہ ابن نافع سن باسٹھہ تک قیروان مین رہے پہر بربر
اور روم کی ایک قوم سے لڑے اور شہید ہوئے اسی پچاسوین سال مین فضالہ ابن
عبید رضہ نے سمندر پر جہاد کیا پہر آکیا و نوین برس ربیع ابن زیاد نے بلخ کو صلح سے
فتح کیا اور قوہستان کو لڑکر فتح کیا اور وہان کچہہ ترک بھی تہے اونکو قتل کیا اسی
سال مین ربیع ابن زیاد نے ماوراء النہر پر جہاد کیا اونوین برس روم کے ملک پر
سفیان ابن عوف رض نے جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا اٹہتروین برس عبد الرحمن
نے جو ام الحکم کے بیٹے تہے روم کے ملک پر جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا اسی سال مین
جنادہ جو ابو امیہ کے بیٹے تہے اونہون نے رودس کا ٹاپو فتح کیا اور کچہہ مسلمانون کو وہان
قائم کیا وہ لوگ کافرون پر بہت سخت تہے سمندر پر جو کافر آتے تہے اونکو لوٹتے تہے
اور معاویہ رض اونکو بہت کچہہ روزینہ دیا کرتے تہے اور وہ لوگ فرنج سے یعنے فرنگیون سے
بہت ہشیار رہتے تہے وہ لوگ ایک بڑے قلعہ مین رہتے تہے اور وہ اسیطرح رہے

یہان تک کہ معاویہ مر گئے تب یزید نے اوس ٹاپو سے اونکو اوٹھا لیا چوتھوین برس محمد ابن
مالک نے روم کی زمین مین جاڑا کاٹا اور گرمی کا جہاد معن ابن یزید نے کیا چھٹوین
برس سعید جو حضرت عثمان رضہ کے بیٹے تھے اونکو معاویہ نے خراسان کا حاکم کیا وہ
سمرقند مین آئے تب صغد کے ترک لوگ اونکی طرف نکلے سعید نے اونپر جہاد کیا اور اونکو
بھگا دیا تب اون لوگون نے صلح کی اکسٹھوین برس یزید بادشاہ ہوا اوس کے نائب عبید اللہ
ابن زیاد نے جناب امام حسین علیہ السلام کو اور اونکی بیٹون اور بھائیون کو اس
ظلم سے اور اس بیرحمی سے شہید کیا کہ امت محمدی کے تمام انسان اور جن بلکہ فرشتے آج
تک اس غم مین روتے ہین ابن کثیر لکھتے ہین کہ معاویہ کے مرنے کے بعد یزید نے لوگون
سے کہا کہ معاویہ تمکو جنگل اور دریا مین جہاد کے لیے بھیجتے تھے اور مین کسی مسلمان کو
سمندر مین سوار نہین کرونگا اور معاویہ تمکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے
لیے بھیجتے تھے اور مین تمکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے لئے نہین بھیجونگا
اب یہہ بیان ہے کہ محمدیون نے مسجد بیت المقدس مین اور اوسکے
بیچ کی بڑی چٹان مین بڑے بڑے آرایشین کین ابن کثیر لکھتے ہین
کہ ہجرت سے چہیاسٹھوین برس عبد الملک بادشاہ نے بیت المقدس کے صخرہ
پر یعنے بڑی چٹان پر قبہ کا بنانا اور مسجد اقصی کا بنانا شروع کیا اور تہتروین برس
یہہ عمارت پوری بن چکی مولانا مجیر الدین حنبلی کی تاریخ بیت المقدس جو مصر
مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ عبد الملک نے تمام شہرون مین خط بھیجی
کہ میرا ارادہ ہے کہ بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بناؤن جو مسلمانون کو
گرمی اور سردی سے بچاوے اور مسجد کو بناؤن اور مجکو منظور نہین کہ رعیت کے
صلاح کے بغیر یہہ کام کرون تمام شہرون سے خط آئے کہ بادشاہ کی صلاح بہت
خوب ہی بہت بہتر ہے اگر اللہ چاہی اللہ بادشاہ کی نیت کو پورا کرے بادشاہ نے
کاریگرون کو جمع کیا اور بہت سا مال جمع کیا کہا جاتا ہے کہ وہ مصر کا سات برس کا

محصول تھا اور رجا جو حیوہ کے بیٹے تھے بہت بڑے عالم تھے اور عمر ابن عبد العزیز کے
ہمنشینون مین سے تھے اونکو اس کام کا داروغہ کیا اور اون کے ساتھہ ایک اور مرد کو
ملا دیا جو یزید ابن سلام کہلاتے تھے اونھون نے قبہ کے پاس سے عمارت کا بنانا شروع
کیا مسجد کے پورب سے پچھم تک یہان تک کہ اپنا کام پورا بنا چکے اور وہ عمارت جو مسجد
کے سرے پر تھے قبلہ کے پاس وہ مسجد کے پورب سے پچھم تک تھی اون دیوار سے جو حضرت عیسیٰؑ
کے مہد کے پاس ہے اوس مکان تک جو اب جامع مغاربہ کر کے مشہور ہے رجا نے
اور یزید ابن سلام نے عبد الملک کو دمشق مین لکھہ بھیجا کہ مسجد اور قبہ خوب بن چکا
اور ابھی لاکھہ اشرفیان باقی ہین عبد الملک نے لکھہ بھیجا کہ وہ میںے تمکو انعام مین دین
اون دونون نے لکھہ بھیجا کہ تمکو تو یہہ لائق تھا کہ اوس مین اپنی عورتون کے زیور مین
سے لیکر کچھہ بڑہا دیتے سو آپ اسکو اوس چیز مین صرف کیجئے جو سب چیزون سے زیادہ
آپکو پسند ہو عبد الملک نے لکھہ بھیجا کہ اشرفیون کو پگھلا کر قبہ پر ڈالدو سو وہ اشرفیان
پگھلا کر وہ سونا قبہ پر ڈالا گیا کوئی اوسکو نظر بھر کر دیکھہ نہین سکتا تھا اور رجا نے قبہ
کے آس پاس پردے ریشمی کپڑے کے ڈالے تھے اور ہر جمعرات اور پیر کے دن زعفران
پیسا جاتا تھا اور رات کو مشک اور عنبر اور گلاب مین ملایا جاتا تھا رات کو ڈھکا
ہوا رکھا رہتا تھا صبح کو خادم لوگ حضرت سلیمانؑ کے حمام مین نہاتے تھے اور
عمدہ عمدہ نئی کپڑے پہنتے تھے اور وہ خوشبو بڑی چٹان پاس لاتے تھے جہان تک اونکی
ہاتھہ پہونچتی تھے وہان تک خوشبو ملتے تھے اور جہان تک ہاتھہ نہین پہونچتی تھے پاؤن
دہو کر وہان چڑہتے تھے یہانتک کہ باقی چٹان پر خوشبو ملتے تھے اور برتن خوشبو
کے اونڈیل دیتے تھے پھر انگیٹھیان سونے اور چاندی کی اور عود اور مشک اور
عنبر لاتے تھے پھر سب ستونون کے آس پاس پردے چھوڑے جاتے تھے اور
لوگ خوشبو لیکر آس پاس قبہ کے پھرتے تھے پھر پردے باندہ دئے جاتے تھے پھر خوشبو
پھیلتی تھی یہانتک کہ خوشبو بازار تک پہونچتی تھی پھر ایک پکارنے والا پکارتا تھا کہ
صخرہ کھولا گیا ہے جسکو اوسمین نماز پڑہنا منظور ہو وہ آوے لوگ جلدی سے آتے تھے

کوئی کہو رکعت کوئی چار رکعت پڑہتا تھا پھر دروازے بند کر دی جاتے تھے اور فقط پیر کے دن
اور جمعرات کے دن کہول دیے جاتے تھے اور قبہ اور مسجد کی عمارت سے ہجرت کے بہتر ہوین
برس فراغت ہوئی مولانا مجیر الدین رحمہ لکہتے ہین کہ حافظ بہاء الدین ابن عساکر رحمہ
نے روایت کیا ہے کہ اوسوقت مین مسجد اقصی مین جو لکڑیان چہت مین لگی ہوئی تہین
وہ چہہ ہزار لکڑیان تہین اور پچاس دروازے تہی اور سات محراب تھے اور قندیلون
کے واسطے پندرہ کم چار سو زنجیرین تہین دو سو تیس زنجیرین مسجد اقصی مین تہین
اور باقی اوس بڑی چٹان کے قبہ مین تہین اور پانچ ہزار قندیلین تھین اور
قندیلون کے ساتھ دو ہزار شمعین روشن ہوتی تہین جمعہ کے رات مین اور رجب
اور شعبان اور رمضان کی بیچ کی رات مین اور دونون عیدون کی رات مین اور
اوس بڑی چٹان کے قبہ کے سوا پندرہ قبہ تھے یہ سب چیزین عبد الملک بادشاہ
کیوقت مین بنائی گئین اور مسجد کے بندوبست کرنیوالے تین سو خادم تھے جو
بیت المال کے پانچوین حصہ سے خریدی گئی تھے جب اونمین سے ایک مر جاتا تھا
تو اوسکا بیٹا اور اوسکا پوتا اوسکی جگہ پر ہوتا تھا اور چوبیس بڑے بڑے حوض تھے
اور چار منارے تھے تین منارے برابر برابر مسجد کے پچہم طرف تھے اور ایک باب الاسباط
پر تھا اور دس مرد یہودی اوسکے خادم تھے جن سے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اون کی اولاد
ہوئی تو وہ بیس ہو گئے وہ موسمون مین اور جاڑے اور گرمی مین مسجد کو جہاڑتے
تھے اور نصاری کے دس گہرانا اوسکی خادم تھے یہ خدمت اون کے ورثہ مین
چلی آتی تھی وہ بوریئ بناتے تھے اور مسجد کے بوریون کو جہاڑتے تھے اور اون
نالیون کو صاف کرتے تھے جن سے پانی حوضون تک بہہ کر جاتا تھا اور حوضون کو بھی
صاف کرتے تھے اور کچھ یہودی خادم اسلئے تھے کہ شیشے کی قندیلین اور پیالے
بناتے تھے اونسے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اور عطا سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے نقل
کرتے ہین کہ یہودی لوگ بیت المقدس مین چراغ روشن کرتے تھے پھر جب عمر ابن
عبد العزیز بادشاہ ہوئی اونکو نکال دیا اور پانچوین حصہ مین سے مقرر کیا فائدہ یعنی

بیت المال کے پانچوین حصہ سے اس کام کے لئے غلام خریدی اور عبد الرحمن بن محمد بن
منصور ابن ثابت سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ اون کے
دادا سے کہ سب دروازون پر سونے اور چاندی کے پترے لگے ہوئے تھے عبد الملک
کی بادشاہت مین جب منصور بادشاہ عباسی آیا اور مسجد کے پورب طرف اور پچھم طرف
سن ایک سو تیس مین زلزلہ کی باعث سے گر پڑا تھا بادشاہ سے لوگون نے عرض
کیا بادشاہ نے کہا میرے پاس کچھ نہین ہے اوسنے حکم کیا کہ سونے اور چاندی کے
پترے جو دروازون پر تھے وہ اوکھیڑے گئے اور اونکی اشرفیان اور روپیہ بنائی گئی
اور خرچ کیے گئے پھر دوبارہ زلزلہ آیا وہ عمارت جو منصور بادشاہ نے بنوائی تھے وہ
گر پڑی پھر مہدی بادشاہ آیا اوس نے حکم کیا کہ اس مسجد کی لنبائی مین سے گھٹا دو اور
چوڑائی مین بڑہا دو تب وہ عمارت اوسکی بادشاہت مین پوری بنی حکی حافظ ابن
عساکر رحمہ نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ کی لنبائی سات سو گز اور پچپن گز ہے بادشاہی گز
سے اور چوڑائی چار سو گز اور ساٹھ گز ہے بادشاہی گز سے اور ابو المعالی مشرف
نے بھی ایسا ہی کہا ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ عبد الملک بادشاہ نے قبہ مین رنگارنگ
کے سنگ مرمر بھلائے تھے اور اوس کے واسطے خادم مقرر کیے تھے جو طرح طرح کی خوشبوئین
ملاکر غالیہ بناتے تھے اور قبہ کو معطر کرتے تھے اور سونے اور چاندی کی زنجیرین بہت
کچھ اوسمین بنائین اور قبہ مین اور مسجد مین طرح طرح کے رنگارنگ بچھونے بچھائے تھے
جب کوئی مرد بیت المقدس سے اپنے شہر کو پلٹ کر جاتا تھا اوس سے چند روز
تک خوشبو آتی تھی اور پہچانا جاتا تھا کہ یہہ بیت المقدس سے آیا ہے اور صخرہ مین
داخل ہوا ہے اوس زمانہ مین کوئی عمارت تمام زمین مین اوس قبہ سے زیادہ
خوبصورت اور روشن نہین تھی آگے محمدی بھائیو نصرانیون نے تین سو برس
تک اس پاک جگہان پر گوبر اور لید اور حیض کے لتے ڈالے تھے اللہ نے اوس کے
عوض مہدیون کے ہاتھون اپنے گھر کو ایسا معطر کیا کہ ساری جہان مین اوسکی
خوشبو پھیلائی حضرت اشعیا علیہ السلام کی بشارتین بہیر یاد کرو اللہ تعالےٰ نے

بیت المقدس سے فرمایا تھا کہ سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تو البتہ
کے ہاتھ مین بادشاہانہ تاج ہوگا اور جناب یحییٰ نبی علیہ السلام کے صحیفہ مین فرمایا تھا کہ چاندی
میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال
سے زیادہ ہوگا ان سب بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا اب پھر ملک مغرب پر
اور ترکون پر جہاد کا سامان سے ابن کثیر لکھتے ہین کہ اٹھترویں برس مسلمانون
نے رومی نصرانیون کے ملک پر بڑا جہاد کیا ارقیلیہ فتح کیا اسی سال مین عبدالملک
نے نصیر کے بیٹے موسیٰ کو ملک مغرب کے تمام شہرون پر جہاد کرنے کے لیے مقرر کیا
وہ طنجہ تک پہونچی محمدیون نے ان شہرون کے بادشاہون کو قتل کیا پھر اناسیویں
سال مین رومی نصرانیون نے مسلمانون کی فوجون کو کمزور دیکھ کر انطاکیہ مین
آکر وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اسی سال مین ترکون کے بادشاہ رتبیل پر
ابوبکرہ کے بیٹے عبیداللہ نے جہاد کیا پھر اون سے مال پر صلح کر لی پھر رتبیل کبھی
صلح کرتا تھا کبھی باغی ہوتا تھا آخر کو محمدیون نے اوس کے ملک پر خوب جہاد کیا اوسکی
بہت ملک چھین لیے ترکون نے پھر غلبہ کیا پھر محمدیون نے اور خوب جہاد کیا اس
جہاد مین بہت سے مسلمان شہید ہوئے اکیاسیویں برس عبدالملک کے بیٹے
عبیداللہ نے قالیقلان کو فتح کیا اور موسیٰ ابن نصیر جو ملک مغرب کے حاکم تھے اونہون نے
اندلس کے شہرون پر جہاد کیا اور بہت شہرون کو اور آباد زمینون کو فتح کیا یہانتک
ملک مغرب مین جہاد کیا کہ دریائے اخضر محیط کے قریب تک پہونچی جو راسیویں برس
موسیٰ ابن نصیر نے ملک مغرب کا ایک ٹکڑا فتح کیا اوسی مین سے شہر ارزمہ
ہے اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور پچاس ہزار کے قریب کو قید کیا
پچاسیویں برس ترمذ پر مسلمانون نے بڑا جہاد کیا چھیاسیویں برس مسلم کے
بیٹے قتیبہ نے مرو اور خراسان پر جہاد کیا اور ترکون کے بہت شہر فتح کیے اسی سال
مین عبدالملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا اور بولق
کا قلعہ فتح کیا اسی سال مین عبدالملک مر گیا اور اوسکا بیٹا ولید بادشاہ ہوا اب

یہہ بیان ہے کہ ولید بادشاہ نے دمشق مین جمعہ کی مسجد بنائی اور حضرت یحیی
علیہ السلام کا سر مبارک وہان پایا مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ سن چھیاسی
مین دمشق مین جمعہ کی مسجد کا بنانا ولید بادشاہ نے شروع کیا الىداوسکو اچھا بنایا اور تو
اور سن چھیانوے مین وہ مسجد پوری بن چکی اور پہلے اوس جگہہ یونانیون کی پوجا کا گھر
تھا وہ ساتون تارون کو پوجتے تھے پھر وہ نصاری کا گرجا ہو گیا تھا پہر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اوسکا
آدہا لیلیا اور وہان مسجد بنائی پھر ولید نے باقی آدہا بھی نصاری کو راضی کر کے لے لیا اور
اوسکی عمارتون کو کہود کر میدان کر دیا اور بڑی مضبوط مسجد بنائی اور اوسکو سونے
اور چاندی سے خوب آراستہ کیا اور چھت مین سونے اور چاندی کی زنجیرین
لٹکائین ابو الحسن ابن ربعی نے قاسم ابن عثمان تک سند پہونچائی اوںھون نے
فرمایا کہ مینے سنا جسوقت ایک مرد نے ولید ابن مسلم سے پوچھا کہ آپ کو کیا پہونچا ہے
حضرت یحیی ابن زکریا علیہما السلام کا سر مبارک اس مسجد مین کہان ہے اونھون نے
کہا مجکو پہونچا ہے کہ وہ اس جگہہ ہے اور اپنے ہاتھ سے اوس ستون کیطرف اشارہ
کیا جو دا یا ستون سے اور پوربی ستون سے چوتھا ہے اور زید ابن واقد سے روایت ہے
اونھون نے فرمایا کہ مینے حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا جسوقت لوگون
نے دمشق کی مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور وہ قبہ کے ایک ستون کے نیچے سے نکلا
اور بشرہ مین اور سر کے بالون مین فرق نہین پڑا تھا یہی زید ابن واقد سے
روایت ہے انھون نے کہا کہ ولید نے مجکو دمشق کی مسجد بنانے پر مقرر کیا تو ہمنے اوسمین
ایک غار پایا ہمنے ولید کو خبر دی جب رات ہوئی ولید آیا اور شمع اوسکے آگے تھی اور وہ
اوترا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہان ایک گرجا پاکیزہ ہے اور اوسمین ایک صندوق ہے
اوس پر لکھا ہوا ہے کہ یہہ سر ہے یحیی کا جو زکریا کے بیٹے ہین ولید نے اوسکو کہولا تو اوسمین
ایک جامہ دانی تھی اوسمین سر حضرت یحیی علیہ السلام کا تھا ولید نے حکم کیا وہ اپنی جگہہ پر
رکھدیا گیا اور ولید نے کہا کہ وہ ستون جو اوسکے اوپر ہے اوسمین اور اور ستونون سے
فرق کر دو تاکہ پہچانا جاوے تب اوسکے اوپر ایک ستون بنایا گیا جسکا سر دیا ہوا تھا

لکھا ہے کہ ابو مہر نے کہا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک ستون کے نیچے مسجد کے پورب
طرف ہی اور وہ ستون سکاسک کہلاتا ہے فائدہ اسی کے موافق شیخ سعدی رح نے
گلستان مین لکھا ہے کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام کی قبر کے سرہانے مین اعتکاف مین تھا دمشق کی
مسجد مین اسکے بعد کچھ احوال بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین رح لکھتے ہین کہ ابو مہر
نے کہا جب عمر ابن عبد العزیز بادشاہ ہوئے اور دمشق کی مسجد کو دیکھا فرمایا کہ مین
دیکھتا ہون کہ بہت مال اس مسجد مین ناحق خرچ کئے گئے ہین اور مین اوس مین سے
جو پاؤن گا اوسکو مسلمانون کے بیت المال مین داخل کرونگا یہہ زنجیرین نکال لونگا
اور اوسکی جگہہ رسی لٹکاؤن گا اتنا تھا بادشاہ روم سے کچھ ایلچی آئی اور اوس مسجد کی
عمارت اور آرائش دیکھی جو کبھی روی زمین پر نہ دیکھی تھی تو ان کا سردار غش مین
آکر گر پڑا لوگ اوسکو اوٹھا کر لے گئے چند روز مین جب کچھ صحت پائی تب اوسی پوچھا کہ
کہ تجکو کیا ہوا تھا اوس نے کہا مجکو گمان نہ تھا کہ مسلمان لوگ ایسی عمارت بناوین گے
مین تو جانتا تھا کہ اونکی مدت اس سے چھوٹی ہے جب عمر ابن عبد العزیز کو یہہ خبر پہونچی
اونھون نے فرمایا کہ اس سے کافرون کا دل جلتا ہے اس مسجد کو اپنی حالت پر چھوڑ دو
اب پھر روم اور ترک اور مغرب اور ہند پر جہاد کا سامان سے ابن کثیر لکھتے
ہین کہ ستاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون
پر جہاد کیا اون مین سے بہتون کو قتل کیا اور بہت قلعی فتح کئی اور مسلم کے بیٹے قتیبہ
نے ترکون کے شہرون پر جہاد کیا او ربکند پر بھی جہاد کیا اور وہ بخارا کے علاقہ
مین ہے وہان بہت سے ترک جمع ہوئے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے مسلمانون کی
مدد کی بکند فتح ہوا سونے چاندی کے برتن اور سونے کے بت بہت سے لوٹ مین
آئے اونمین سے ایک بت تھا کہ گلایا گیا اور اوس مین سے ایک لاکھ پچاس ہزار
اشرفی کے برابر سونا نکلا پھر اٹھاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے اور اوسکی
بھتیجی عباس نے طوانیہ کا قلعہ فتح کیا یہہ قلعہ بڑا مضبوط تھا بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون
نے نصاری کو بھگا دیا نصاری بھاگ کر حمص مین جمع ہوئے محمدیون نے حمص کو بھی

فتح کیا اور قتیبہ نے ترکون کے بادشاہ پر جہاد کیا اوس کے ساتھ دو لاکھ لڑنے والے تھے
بڑی لڑائی ہوئی قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر نواسیوین برس مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے
عباس نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا بہت قلعے فتح کئے اسی سال مین قتیبہ
نے صغد کے شہرون پر اور نسف اور کش پر جہاد کیا وہان بہت ترکون کو قتل کیا
پھر بخارا کیطرف چلے راہ مین بہت ترک ملے دو دن اونپر جہاد کیا اور فتح پائی اور بخارا
کے بادشاہ پر جہاد کیا اور ترکون پر جہاد کیا یہان تک کہ باب الابواب تک پہونچے اور
بہت قلعے اور شہر فتح کئے اور اسی سال مین موسیٰ ابن نصیر نے اپنے بیٹے کو فرنگیون
کے بادشاہ کیطرف بھیجا اوس نے بہت شہر فتح کئے پھر نوے برس مین مسلمہ
اور عباس نے روم کے شہرون کو فتح کیا اور کئی قلعے فتح کئے اور رومی نصرانیون
مین سے ایک خلقت کو قتل کیا اور قید کیا اور اسی سال مین محمد ابن قاسم نے سندھ
کے بادشاہ کو قتل کیا اور قتیبہ نے شہر بخارا کو فتح کیا اور سب ترکون کو بھگا دیا اسی
سال مین صغد کے بادشاہ نے صلح چاہی قتیبہ نے صلح کرلی بعد اوسکے بخارا کے بادشاہ نے ترکون کی
فوجین جمع کین اور مسلمانون پر حملہ کیا مسلمانون نے اونکو خوب قتل کیا پھر ترکون
کے بادشاہ نے قول توڑا اور بہت سے بادشاہون نے لڑائی پر اتفاق کیا قتیبہ نے اونکو ایسا قتل کیا
کہ ویسا کبھی نہین سنا تھا پھر اکیانوے برس مسلمہ نے ترکون پر جہاد کیا اور
بہت شہر اور قلعے فتح کئے اور موسیٰ ابن نصیر نے مغرب کے شہرون پر جہاد کیا
اور بہت شہر فتح کئے اور اون شہرون مین داخل ہوئے یہان تک کہ بعضی ایسی
زمینون مین داخل ہوئے کہ جہان گھرون اور محلون کے نشان تھے اور وہان کوئی
بسنے والا نہ تھا اور آثار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہان کے لوگ بہت دولت والے
تھے سب کے سب ہلاک ہوئے اسی سال مین قتیبہ نے ترکون پر جہاد کیا کیونکہ
اون کے بادشاہون نے اگلی سال اتفاق کیا تھا کہ ایسا لڑین گے کہ عربون کو
اون کے ملک سے نکال دینگے قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر ترکون کا بادشاہ ادھر
اودھر بھاگتا پھرتا تھا قتیبہ نے اوسکو پکڑ کر قید کرلیا اور اوسکو سات سو امیرون

سمیت قتل کیا پھر قتیبہ نے طالقان کو لے لیا اور وہ بڑا شہر ہے پھر قتیبہ فاریاب کیطرف چلا وہانکا
بادشاہ تابعدار ہوا پھر بلخ مین داخل ہوئے وہان سے نکلکر ایک بڑا قلعہ فتح کیا پھر بانوے
برس مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے عمر نے جو ولید کا بیٹا تھا رومی نصرانیون کے شہر فتح کئے
اور بہت قلعے فتح کئے اور رومی لوگ اپنے ملک کے کنارے تک بھاگ گئے اور زیاد
کے بیٹے طارق جو موسی ابن نصیر کے آزاد غلام تھے وہ بارہ ہزار کی فوج لیکر اندلس
کے شہرون پر جہاد کے واسطے گئے وہان کا بادشاہ تاج اور تخت سمیت نکلا طارق
جو طنجہ کے حاکم تھے اور اپنے آقا موسی ابن نصیر کے نائب تھے اونہون نے اوسپر
جہاد کیا یہ طنجہ مغرب کے شہرون کی کنارے پر ہے پھر طارق اندلس کے ٹاپو مین
داخل ہوئے اور فرصت کو غنیمت جانا کیونکہ فرنگی آپس مین لڑ رہے تھے طارق
نے اندلس کے شہرون مین جاکر قرطبہ کو فتح کیا اور وہان کے بادشاہ کو قتل کیا پھر موسی
ابن نصیر بھی فوجون سمیت طارق سے آن ملے اور اندلس مین داخل ہوئے اور کئی
برس تک اندلس کے شہرون کو فتح کرتے رہے اور مردون کو قتل کرتے رہے اور عورتون
کو اور لڑکون کو قید کرتے رہے بڑے بڑے ملک اور شہر فتح کئے سونا اور چاندی اور
جواہر اور یاقوت اور سونے چاندی کے برتن اور گھوڑے اور خچر اسقدر لوٹ مین لائے
کہ بیان سے باہر ہین اسی سال مین مسلمہ نے اور عمر نے رومی نصرانیون کے قلعون
مین سے سوسہ اور بلغا کو قسطنطنیہ کی نہر تک فتح کیا اور قتیبہ نے سومان اور کش
اور نسف کو فتح کیا اور اپنے بھائی عبد الرحمن کو صغد کیطرف بھیجا وہان کے حاکم
نے صلح کرلی پھر صغد والون نے اوس حاکم کو معزول کیا اور دوسرے شخص کو حاکم
کیا اور قول توڑا ترانوے برس مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون سے بہت قلعے
فتح کئے اور ولید کے بیٹے عباس نے سمسطیہ فتح کیا اور قتیبہ نے اپنے بھائی عبد الرحمن
کو بارہ ہزار کی فوج مین سمرقند کیطرف بھیجا پھر قتیبہ بھی جا پہونچے اور صغد کا بڑا شہر
جو سمرقند ہے اوسکے قریب پہونچے اور صغد والون سے بہت بڑی لڑائی ہوئی لے
آخر ترکون نے جزیہ پر صلح کی قتیبہ شہر مین داخل ہوئے اور مسجد بنائی اور بتخانہ

زیور سب اوتار لیا اور بتونکا ڈہیر لگا کر اون سکو جلا دیا کافر چلائے اور رومی مجوسیون نے کہا کہ ان مین بعضے بت قدیم ہین جو کوئی اونکو جلاویگا ہلاک ہو جاویگا قتیبہ نے اپنے ہاتہہ مین اگ کا شعلہ لیا اور کہا مین انکو اپنے ہاتہ سے جلاونگا تم سب ملکر جہوٹ دو کرو اور مجکو ڈہیل مت دو قتیبہ ادہ اگ کے بتے ہوئے اوٹھے اور اون بتونمین اگ لگادی اور وہ جل گئے اسی سال مین موسی ابن نصیر نے طارق کو معزول کیا اور اونکو شہر طلیطلہ کیطرف بہیجا تہا اوٹہون نے اوسکو فتح کیا اور وہان حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستارخان پایا اوسمین سونا اور جواہرات بہت کچہہ تہا وہ ولید بادشاہ کیطرف بہیجا ولید تک پہونچنے نہ پایا تہا کہ ولید مرگیا اور اوسکا بہائی سلیمان بادشاہ ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستارخوان اوسکو پہونچا اوسکو دیکہکر عقل حیران ہوتی تہی تاریخ کامل مین ہے کہ اشبان ایک بادشاہ تہا اندلس کا وہ بیت المقدس سے لڑا تہا وہان لاکہو آدمیونکو قتل کیا تہا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستارخوان لوٹ لے گیا تہا وہی طارق کو لوٹ مین ملا ابن کثیر لکہتے ہین کہ موسی ابن نصیر نے طارق کی جگہہ پر اپنے بیٹے عبد العزیز کو اپنا نائب کیا اور اسی سال مین موسی ابن نصیر نے فوجین بہیجین اونکو ملک مغرب مین پہیلایا اونہون نے اندلس کے ٹاپو کے بہت شہر فتح کئے اونہین مین سے ہے قرطبہ اور طنجہ پہر موسی ابن نصیر خود اندلس کیطرف چلے اور شہر باجہ اور شہر بیضا کو فتح کیا اور بڑے بڑے شہر اور گانون بہت فتح کئے اور فوجون کو بہیجا اور یورپ اور ترک کیطرف بہیجا اونہون نے ملک مغرب کا ایک ایک شہر اور ایک ایک ملک فتح کیا اور بہت سا مال لوٹا اور لڑکون کو قید کیا اور موسی ابن نصیر بیشمار مال اور لوٹ اور تحفون کے ساتہہ پلٹ آئی مولانا بدر الدین شبلی رحمہ نے آکام المرجان مین شکرہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے نصیر ابن موسی تک سند پہونچا کر اونکی جہاد کا حال لکہا ہے اوسمین یہہ بہی لکہا ہے کہ پہلے وہ یہودی تہے پہر وہ مسلمان ہوئے اور ملک مغرب پر حاکم کئے گئے وہ سمندر مین جہاد کو نکلے اونہون نے اندلس کو فتح کیا اور کہا گیا کہ جسقدر کثرت سے کافرون کو

قید کر کر وہ لائے اسقدر کثرت قیدیون کی مسلمانون مین کہین سننے مین نہین آئی اسے
احمان و الو حضرت اشعیا علیہ السلام کے چودہوین باب کی پیش خبری یاد کرو اللہ تعالے
نے وعدہ کیا تھا کہ جن لوگون سے اسرائیلیون کو قید کیا ہے وہ اونکو قید کرینگے اور
اون کو غلام اور لونڈی بناوینگے دیکھو آگے بت پرست لوگ اسرائیلیون کو قید
کرتے تھے اب موسیٰ ابن نصیر جو اسرائیلی تھے جب تہدی ہوے اونھون نے دیکھو
کس کثرت سے اور قومون کے کافرون کو قید کیا اور لونڈی اور غلام بنایا اور حضرت
اشعیا علیہ السلام کے چھیاسٹھوین باب مین فرمایا تھا کہ اللہ تعالے تلوار سے سارے
بشر کی عدالت کریگا و بچاسوین باب مین فرمایا تھا کہ اپنی نجات زمین کے کنارے تک
پہونچا دونگا دیکھو اللہ نے محمدی تلوار سے تمام انسانون کی عدالت کی اور اپنا دین
زمین کے کنارے تک پھیلا دیا یادری مارشن صین سیر الاسلام مین لکھتا ہے کہ سن
سات سو نو عیسوی سے سات سو چودہ تک اسپین یعنے اندلس فتح ہوا لکھتا ہے
کہ موسیٰ نے دمشق کے بادشاہ کو خبر دی یا لنوعربون اور حبشیون نے اسپین
کی سرحد پر حملہ کیا پھر طارق سات ہزار آدمی لیکر اسپین کو گیا و چار مہینے مین سردار
اسلام نے جبل الطارق سے حیحون تک فتح کر لیا اس سفر و ورود مین ہزارون گروہ
یہودیون کے جو تمام سلطنت مین پھیلے ہوے تھے اور جنکو نصرانیون نے ایذادی تھے
وہ تھونے اہل اسلام کو مدد کی اسے محمدی بھائیو ظاہر ہے کہ وہ یہودی مسلمان ہوگئے اور
اگر مسلمان نہین ہوے تو بھی محمدیون کی امان مین رہے توبہ کی مہلت باقی رہی ابن کثیر
لکھتے ہین کہ اسی ترانوین سال مین قاسم کے بیٹے محمد جو حجاج کے چچا کے بیٹے تھے انہون
نے ہند کے شہرون مین سے شہر دیبل وغیرہ فتح کیا اور اونکو حجاج نے ہند کی لڑائی کا
حاکم کیا تھا اور اونکی عمر سترہ برس کی تھی وہ فوجین لیکر چلے داہر بادشاہ سے
مقابلہ ہوا وہ ہند کا بادشاہ تھا اوسکے ساتھ بڑی فوج تھی خوب لڑائی ہوئی اللہ
نے کافرون کو بھگا دیا داہر بادشاہ بھاگا رات کو بادشاہ پھر آیا پھر بڑی لڑائی
ہوئی داہر بادشاہ مارا گیا اور اوسکے اکثر ساتھی مارے گئے اور جو ہندو بھاگے

مسلمانون نے اوسکا پیچھا کیا اور قتل کیا پھر قاسم کے بیٹے محمد وہان سے چلے اور شہر کرج
اور برہا کو فتح کیا اور بہت سونا اور جواہر لوٹ لائے پھر چورانوین برس ولید کے بیٹے
عباس نے رومی نصرانیون کی زمین پر جہاد کیا کہا گیا ہے کہ انطاکیہ کو فتح کیا اور اوسکا بھائی
عبد العزیز غزالہ تک پہونچا اور ولید جو ہشام کا بیٹا تھا برج الحمام کی زمین تک پہونچا
اور ابو کبشہ کا بیٹا یزید سوریہ کی زمین تک پہونچا اور عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے
نصرانیون کی زمین مین سے سندرہ فتح کیا اس سال مین اللہ تعالی نے مسلمانون کو
بڑی بڑی فتحین دین یہانتک کہ یہ جہاد حضرت عمر رض کے زمانے کی جہاد کے مانند ہو گیا
اسی سال مین مسلم کے بیٹے قتیبہ نے شاش اور فرغانہ پر جہاد کیا یہانتک کہ خجند اور
کاشان تک پہونچے جو دونون شہر فرغانہ کے ہین پھر اون شہر ومین داخل ہونے
اور فتح کرتے رہے یہانتک کہ کابل تک پہونچے اور اوسکو گھیر لیا اور فتح کیا
مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ پچانوے برس موقان اور شہر
الباب فتح ہوا اور چھیانوے برس طولیس وغیرہ فتح ہوا پھر سلیمان بیٹا عبد الملک کا
بادشاہ ہوا وہ بڑا عادل تھا اوسکی وقت مین جرجان اور حصن الحدید اور طبرستان اور
شہر سقالیہ فتح ہوا اوسکی بعد عمر جو عبد العزیز کے بیٹے تھے بادشاہ ہوئے جنکا عدل و انصاف
حضرت عمر رض کے قریب قریب تھا حسن قصاب فرماتے ہین کہ مینے اونکی بادشاہت مین
دیکھا بھیڑیے بکریون کے ساتھ چرتے تھے موسی بیٹے اعین کے فرماتے ہین کہ ہم کرمان مین
بکریان چراتے تھے بکریان اور بھیڑیے ایک جگہ پر چرتے تھے ایک شب کو بھیڑیے نے
ایک بکری کو مارا پھر معلوم ہوا کہ عمر ابن عبد العزیز اوسی رات مین مرے تھے ایک
سو پانچوین برس ہشام بیٹا عبد الملک کا بادشاہ ہوا اوسکی بادشاہت کے ساتوین
برس روم کا قیصریہ تلوار سے فتح ہوا اور آٹھوین برس خنجرہ فتح ہوا اور بارہوین
برس خرشنہ جو ملطیہ کے نواح مین ہے فتح ہوا ایک سو تیسوین برس سفاح جو حضرت
عباس رض کے اولاد مین تھا بادشاہ ہوا ایک سو چھتیسوین برس منصور بادشاہ
ہوا دوسری صدی کے اکتالیسوین برس طبرستان فتح ہوا چھیالیسوین برس قبرس

جہاد ہوا اٹھاونویں برس مہدی بادشاہ ہوا اساٹھویں برس ہند میں سے اربد تلوار سے
فتح ہوا اترسٹھویں برس اور اوسکی بعد روم میں بہت فتحیں ہوئیں اونہترویں
برس ہارون رشید بادشاہ ہوا چہترہویں برس شہر قبسہ امیر عبدالرحمن کے ہاتھ
پر فتح ہوا اکیاسیویں برس صفصاف کا قلعہ تلوار سے فتح ہوا اتراسیویں برس خزر
کے لوگ ارمنیہ پر نکلے اور مسلمانون کا خون بہایا اور مسلمانون پر ایسی بڑی مصیبت
پڑی کہ اسی پہلے اس طرح کی مصیبت سننے میں نہیں آئی تھی پادری گاڈفری لکھتا ہے
کہ مکہ اور مدینہ والون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹھویں صدی عیسوی کے اخیر میں ہوا
وہ لوگ ملک شمال یعنے اوتر سے جو بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے بیچ میں ہے آئے
اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی نہیں رکھتے تھے مگر اونھون نے تھوڑے ہی عرصہ
کے بعد محمدیون کا دین اختیار کرلیا اگرچہ مسلمان اوسوقت اون سے دبی ہوئی تھے
مطلب یہہ ہے کہ اپنی خوشی سے ایمان لائے کسی نے اونپر زور نہیں کیا یہان سے
وہ بات غلط ہوگئی جو نصرانی لوگ کہتے ہین کہ دین اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے
کیونکہ اس دین میں وہ لوگ بھی داخل ہوگئے جنھون نے مسلمانون پر غلبہ کیا تھا
دیکھو یوپ کی تاریخ پادری ریکاٹ صفحہ ۱۳۹ مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ ستاسیویں
برس روم کے بادشاہ نقفور نے صلح کا قول توڑا اور ہارون رشید کو لڑائی کا پیغام
لکھ بھیجا ہارون رشید چلے اور شہر ہرقلہ پر اوترے بڑی لڑائی ہوئی نوےویں برس
مین ہارون نے ہرقلہ کو فتح کیا اور اپنی فوجین روم کی زمین مین پھیلائیں شرحبیل
ابن معن نے صقالیہ کا قلعہ فتح کیا یزید ابن مخلد نے ملقونیہ کو فتح کیا حمید ابن معیوف
قبرس کیطرف چلے وہان ڈہا دیا اور جلا دیا اور سولہ ہزار کو قید کرلیا ترانوےویں برس
ہارون رشید نے انتقال کیا اور مامون رشید بادشاہ ہوا تیسری صدی کے
پندرہویں برس مامون رشید رومی نصرانیون پر جہاد کرنے چلے قرہ کا قلعہ تلوار
سے فتح کیا اور قلعہ ماجد کا فتح کیا پھر دمشق کیطرف چلے پھر سولہویں برس روم کیطرف
چلے اور کئی قلعے فتح کئے تئیسویں برس معتصم بادشاہ نے رومیون پر بڑا جہاد کیا

اوراون کے ملک کو ویران کیا اور عموریہ کو تلوار سے فتح کیا اڑتیسوین برس متوکل بادشاہ
کیوقت مین رومیون نے دمیاط کو دبایا اور لوٹا اور جلایا اور چھ سو عورتون کو قید کر لیا
چھپنوین برس متوکل کا بیٹا معتمد بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین زنگی لوگ بصرہ مین
داخل ہوئے اور قتل کیا اور جلایا اور ویران کر دیا معتمد کی فوج نے اونپر بار بار جہاد
کیا سن ستر تک اونپر جہاد ہوتا رہا زنگیون کا سردار جسکا نام بہبود تھا سن ستر مین
مارا گیا ساٹھوین برس رومی نصرانیون نے شہر لولوہ لیلیا چھیاسٹھوین برس رومی
نصرانیون کی فوجین دیار بکر تک پہونچین اور لوگون کو قتل کیا اور جزیرہ اور موصل
کے لوگ بھاگ گئے ستروین برس رومی نصرانیون کی ایک لاکھ کی فوج طرسوس مین
اوتری محمدیون نے اونپر جہاد کیا اللہ نے بہت بڑی فتح دی اسی سال مین مہدی
عبید اللہ جو عبیدیون کا دادا ہے اوس نے یمن مین لوگون کو بلانا شروع کیا اٹھتر
برس تک بلاتا رہا اٹھترہوین برس قرمطی لوگ کوفہ مین ظاہر ہوئی وہ لوگ بیدین
تھے کہتے تھے کہ جنابت کا غسل واجب نہین اور شراب حلال ہے اور روزہ سال
بھر مین دو دن ہے نوروز کا دن اور مہرجان کا دن اور قبلہ اور حج بیت المقدس
کیطرف ہے اناسیوین برس معتضد بادشاہ ہوا اکیاسیوین برس رومیون کے
شہرون مین سے بکوریہ فتح ہوا چھیاسیوین برس بحرین مین ابو سعید قرمطی ظاہر
ہوا اور بصرہ کو لوٹا اور بادشاہی فوج کو کئی بار بھگا دیا اٹھاسیوین برس ابو عبد اللہ
شیعی مغرب مین ظاہر ہوا اوسنے قوم کنانہ کو مہدی کیطرف بلایا وہ لوگ جمع ہوئے
یہ عبیدیون کا پہلا ظہور ہے جو مصر کے بادشاہ ہوئے نواسیوین برس مکتفی بادشاہ
ہوا اور یحیی قرمطی نکلا اوسنے شام کو گھیر لیا بادشاہی فوج اوسپر جہاد کرتی رہی یہانتک
کہ سن نوے مین مارا گیا پھر اوسکا بھائی اوسکی جگہہ پر ہوا اوسنے شام مین فساد کیا اور
غلبہ کیا سن اکیانوے مین مارا گیا اسی سال مین انطالیہ جو لام سے ہے روم کے
شہرون مین وہ تلوار سے فتح ہوا چھیانوے برس مقتدر بادشاہ ہوا اسی سال مین
مہدی ملک مغرب مین غالب ہوا اور افریقیہ کا حاکم بھاگ گیا اور ملک مغرب عباسی

بادشاہون کے ہاتھہ سے نکل گیا لب التواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ آٹھوین اور نوین
صدی عیسوی مین نصرانیون کے ملک مین بت پرستی کی بابت بڑا ہی فساد اور جھگڑا
پھیلا کبھی بت بنائے گئے کبھی توڑے گئے پانچوین کی حکمت بہت پہلے ہو چکی تھی جو
منع کرنیوالے وست بشمشیر ہوا کرتے تھے اون مین سے ہزار ہا محمدیون کیطرف بھاگ رہے
اور اونہی ملک سارے ایشیائی کوچک مین دارالسلطنت کے دروازے پر اونہون نے
تاخت وتاراج کی دہوم مچادی آئے ایمان والو اس بیان سے معلوم ہوا کہ دوسری
اور تیسری صدی ہجری مین ہزار ہا نصرانی لوگ محمدی ہو گئے مولانا جلال الدین
لکھتے ہین کہ چوتھی صدی کے دوسرے برس دیلم لوگ جو مجوسی تھے آگ کے پوجنے
والے تھے سید حسن ابن علی اطروش کے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے پانچوین برس روم
کے بادشاہ نے قاصد بھیجی اور صلح کی درخواست کی اور مہدی کا بیٹا مصر پر غالب ہوا
بارہوین برس فرغانہ خراسان کے حاکم کے ہاتھہ پر فتح ہوا چودہوین برس رومی
نصرانی ملطیہ مین تلوار کے زور سے داخل ہوئے اور پندرہوین برس دمیاط مین
داخل ہوئے اور جمعہ مسجد مین ناقوس بجایا اور دیلم کے لوگ رے پر اور پہاڑون
پر غالب ہوئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور لشکر کی فوج کی گئی سولہوین برس
قرمطی نے ایک مکان بنایا اور دارالہجرت اوسکا نام رکھا اور ان برسون مین اونہوننے
بہت فساد مچایا اور مسلمانون کو قتل کیا بادشاہی فوج کئی بار بہاگی اور حج موقوف رہا
اور مکہ کے لوگ وہان سے سرک گئے اور رومی نصرانیون نے خلاط کیطرف قصد کیا
اور جمعہ مسجد سے منبر کو نکال لیا اور اوسکی جگہہ پر صلیب کو رکہا اسی سال مین
ابوطاہر قرمطی نے ذی الحج کی آٹھوین کو کعبہ کے پاس حاجیون کو قتل کیا اور لاشون
کو زمزم کے کوئین مین پہینک دیا اور وہ سیاہ پتھر جو کعبہ مین لگا ہوا ہے اوسکو توڑا
پھر اوسکو اوکھیڑ لیا وہ سیاہ پتھر قرمطیون کے پاس بیس برس سے زیادہ رہا اور
پچاس ہزار اشرفی اونکو دیتے رہے کہ یہہ پتھر ہمکو پھیر دو اون لوگون نے کسیطرح
نمانا اونیسوین سال مین دیلمی لوگ دینور مین داخل ہوئے اور لوگون کو قتل کیا بیسوین

پہر بادشاہی بندوبست بہت بگڑ گیا ہر طرف لوگ حاکم بن بیٹہے اسوقت سے بادشاہ
راضی باللہ کے پاس شہر مین فقط بغداد رہگیا اور قرمطیون اور بنی عبید نے غلبہ کیا اور
اندلس مین امیر عبد الرحمن ابن محمد مروانی نے بہت ترقی کی اور اندلس پر غلبہ کیا
اور غلبہ کرنیوالون کی جڑ کہودی اور ستر قلعے فتح کیے اکتیسوین برس متقی للہ ابراہیم
بادشاہ کیوقت مین رومی نصرانی ارزن اور میافارقین اور نصیبین مین پہونچے
اور لوگون کو قتل کیا اڑتالیسوین برس مطیع للہ فضل بادشاہ کیوقت مین سیاہ
پتہر پہر اپنی جگہہ پر رکہدیا گیا اور چاندی کے طوق سے باندہا گیا محمد ابن نافع خزاعی
نے کہا ہے کہ مینے سیاہ پتہر کو دیکہا جب وہ اوکہڑا ہوا تہا تو سیاہی فقط اوسکے سر
مین تہی اور باقی سفید تہا پانچوین صدی کے چوراسیوین برس فرنگ یعنے فرنگی سقلیہ
کے ٹاپو پر غالب ہوئے اور نوین برس فرنگیون نے آکر صقلیہ لے لیا اور پہلا شہر جو فرنگیون
نے لیا وہ یہی ہے اور کفرطاب تک پہونچے اور اوس طرف کے شہرون کو غارت
کیا یہہ فرنگیون کا شام مین پہلا غلبہ ہے بانوین برس مین فرنگیون نے بیت المقدس
پر قبضہ کیا اب یہہ بیان ہے کہ فرنگیون نے بیت المقدس مین ہزارون
مسلمانون کو قتل کیا اور بار بار جہاد ہوتا رہا مولانا مجیر الدین حنبلی رحمہ
جو نوین صدی مین تہے اونکی کتاب تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چہپی ہے اوسمین
لکہا ہے کہ فرنگیون نے دس لاکہہ کی فوج مین بیت المقدس کا قصد کیا اور بیت المقدس
کو چالیس اور کئی دن گہیرے رہے اور ایک ہفتہ بہر مسلمانون کو بیت المقدس مین
قتل کرتے رہے اور مسجد اقصی مین ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل ہوے اونمین
بہت پیشوا اور بزرگ اور عابد اور زاہد تہے جو اوس پاک مقام کے مجاور تہے پہر
فرنگیون نے سارے شہر کے مسلمانون کو مسجد کے اندر گہیرا اور شرط لگادی کہ اگر
تین دن کے بعد نکلنے مین دیر لگاوینگے تو سب کے سب قتل کیے جاوینگے مسلمانون
نے جلدی جلدی نکلنا شروع کیا ہجوم کے باعث سے مسجد کے دروازہ مین
بہت مر گئے اور فرنگیون نے صخرہ یعنے اوس بڑی چٹان کے پاس سے وہ ہزار

چالیس قندیلین چاندی کی اور تیئیس قندیلین سونے کی اور تنور چاندی کا لوٹ لیا اور
مسلمان لوگ ملک شام سے بھاگ کر ملک عراق کیطرف گئے اور بغداد مین رمضان
مبارک کے مہینے مین بادشاہ احمد مستظہر باللہ کیطرف فریاد کرنے کے لیے پہونچے
بغداد کے لوگ جمعہ مسجدون مین جمع ہوئے اور اللہ سے فریاد کی اور روئی اور
بادشاہ نے علماؤن سے فرمایا کہ شہرون مین جاؤ اور بادشاہون کو جہاد کی رغبت
دلاؤ امام ابوالوفا حنبلی رح اور بہت سے بڑے بڑے علما لوگون کو نصیحت کیلئے
نکلے مگر کچھ فائدہ نہوا اور بیت المقدس اور اوسکی پاس کے شہر فرنگیون کے ہاتھ
مین اکیانوے برس رہے ابن اثیر نے تاریخ کامل مین جو احوال لکھا ہے اوسکا پورا
بیان حضرت دانیال علیہ السلام کے پچھلے باب کی پیش خبری کے بیان مین ہو چکا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ فرنگیون سے بار بار جہاد ہوتا رہا یہانتک کہ بھی ہدی ہالیسوین برس
نورالدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا اور برابر جہاد مین مشغول رہے بادتوین
سال نورالدین نے بعلبک اور اوسکا قلعہ لے لیا تاریخ کامل کا بیان ہے کہ اٹھاونوین
برس نورالدین نے اکراد کے قلعہ کو گھیرا اور طرابلس کے لینے کا قصد تھا ایک دن
فرنگی ایکایک پہاڑ کے پیچھے سے چڑھ آئے اور مسلمانون کو خبر نہ تھی اونہون نے
قتل کرنا شروع کیا نورالدین حمص کے قریب ایک مقام پر اوترے جو لڑائی کے
میدان سے بارہ کوس پر تھا وہان پھر لڑائی کا سامان کیا فرنگیون کا ارادہ تھا
کہ حمص کو لے لین جب اونکو نورالدین کے لشکر کی خبر پہونچی وہ چلے گئے نورالدین کے
ساتھ والون نے دیکھا کہ خرچ کی حاجت بہت ہے اون مین سے ایک نے کہا کہ آپ کی
شہرون مین بہت تنخواہین اور خیراتین ہین علماؤن اور فقراؤن اور صوفیون
اور قرآن پڑھنے والون پر اگر اسوقت اوس سے قوت حاصل کرتے تو بہت مناسب
تھا نورالدین غصہ مین آئے اور فرمایا قسم اللہ کی مین اللہ کی مدد کی امید فقط
اونہین لوگون کے وسیلے سے رکھتا ہون کیونکہ تمکو فقط تمہارے کمزورون کے
وسیلہ سے رزق دیا جاتا ہے اور مدد دیجاتی ہے مین کیونکر ایسا کرون کہ اون

لوگون کا انعام موقوف کرون جو میری طرف سے اون تیرون سے لڑتے ہین جو کچھ نصیب ہین اور مین اپنے بچھونے پر سوتا ہوتا ہون اور وہ انعام اونکو دون جو میری طرف سے جب ہی لڑتے ہین جب ہمکو دیکھتی ہین اور اون تیرون کے ساتھ لڑتے ہین کہ کبہی پہونچتی ہین اور کبہی چوک جاتے ہین پھر فرنگیون نے نورالدین سے صلح چاہی اوسنے نمانا اون سٹھوین برس نورالدین نے قلعہ حارم کا گھیر لیا اور خوب طرح فرنگیون پر جہاد کیا بہت فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے دس ہزار سے زیادہ قتل ہوئے اور اس سال مین قلعہ بانیاس کا جو دمشق کے قریب تھا نورالدین نے فرنگیون سے لے لیا اکسٹھوین برس نورالدین نے منیطرہ کا قلعہ جو شام مین ہے اسطرح فتح کیا کہ اونکی غفلت مین تہوڑے فوج کے ساتھہ جا کر اونکو قتل کیا اور قید کیا باسٹھوین برس نورالدین نے فوجین جمع کین اور فرنگیون کے شہرون مین داخل ہوئے اور عرعیہ اور صافینا کو فتح کیا ترسٹھوین برس فرنگیون کے بادشاہ کی فوج شام سے مصر کیطرف چلی اور یہہ ظاہر کیا کہ ہم حمص کے ارادے پر جاتے ہین نورالدین نے یہہ خبر سنکر فوجین جمع کین اور فرنگی مصر کیطرف گئے اور شہر بلبیس کو لے لیا اور قتل کیا اور مصر کے کچھ سردارون نے فرنگیون کو لکھہ بھیجا تھا اور اونکو بلا بھیجا تھا وہ بلبیس سے مصر کیطرف گئے اور قاہرہ پر اوترے اور اوسکو گھیر لیا وہان کے لوگ خوب لڑے اور شہر کو بچایا مصر کے حاکم عاضد نے نورالدین سے فریاد کی اور عورتون کے بال خطون کے اندر بھیجی اور کہا یہ بال میری عورتون کے ہین وہ تجھسے فریاد کرتی ہین کہ فرنگیون سے اونکو بچاؤ نورالدین نے فوجین جمع کین اور اسدالدین شیرکوہ کو چھہ ہزار سوارون کے ساتھہ بھیجا اور صلاح الدین یوسف جو شیرکوہ کا بھتیجا تھا اوسکو بھی ساتھہ کر دیا جب اسدالدین مصر کے قریب پہونچی فرنگی ناامید ہوکر اپنے شہرون مین چلے گئے اسدالدین قاہرہ مین پہونچی عاضد نے اونکو اپنا وزیر کیا پھر اسدالدین اسی سال مین جمادی الثانی مین مر گئے عاضد نے اون کے بھتیجے صلاح الدین کو اپنا وزیر کیا چونسٹھوین برس

مصر کے شہرون مین سے دمیاط کو فرنگیون نے گہیر لیا صلاح الدین نے فوجین جمع لین
اور نور الدین کو اپنی مصیبت سے خبردار کیا نور الدین نے لگاتار فوجین بہیجین
اور خود نور الدین نے شام مین فرنگیون کے شہرون کو خوب طرح لوٹا تب فرنگی دمیاط
سے ناامید ہوکر شام کیطرف پلٹ آئے اور اسی سال مین نور الدین نے فرنگیون
کا شہر کرک گہیر لیا فرنگی جمع ہوکر لڑنے آئے جب نور الدین اون کے قریب پہونچے
وہ پلٹ گئے اور نور الدین عشترا پر اوترے اور شہاب الدین الیاس جو قلعہ
بیرہ کے حاکم تھے وہ دوسو سوارون کے ساتھہ نور الدین کیطرف چلے جب لبوہ
مین پہونچے جو بعلبک کے علاقہ مین ہے وہان اونکو فرنگیون کے تین سو سوار
ملے جو مسلمانون کو لوٹنے چلے تھے اور بڑی خوب طرح بہادر ہوا فرنگی بہاگے اور بہت
قتل ہوئے اور قید ہوئے اور شہاب الدین اونکے سرون کو اور قیدیون کو لیکر
نور الدین کے پاس پہونچے چہیاسٹھوین برس نور الدین کو خبر پہونچے کہ اون کے
بہائی قطب الدین مودود جو موصل کے حاکم تھے وہ مرگئے اور اون کے بیٹے
سیف الدین غازی موصل کے حاکم ہوئے اور فخر الدین عبد المسیح اون کے
ساتھہ قائم ہوا نور الدین نے کہا کہ مین اپنے بہائی کے اولاد کا بندوبست کرونگا
وہ چلے اور فرات کے پار ہوئے اور رقہ کو لے لیا پہر خابور کو اور نصیبین کو اور
سنجار کو لے لیا اور موصل تک پہونچے اور موصل کے پورب طرف نینوی کی قلعہ
پر اوترے سیف الدین نے ہمدان اور اصفہان وغیرہ کے حاکم اتابک شمس الدین
سے مدد مانگی اوسنے نور الدین کو کہلا بہیجا کہ تم موصل کو مت چہیڑو نور الدین نے
قاصد سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہدیجیو کہ مین اپنے بہائی کی اولاد کا تجہسے زیادہ
سنوارنے والا ہون تو اسمین دخل مت دے اور جب اونکی شہرون کو مین سنوار
لونگا تب ہمدان کے دروازے پر تجہسے باتین ہونگی کیونکہ تو نے بڑا یہ ملک پایا اور سرحدون کو خالی چہوڑ دیا کہ وہان کرج کا غلبہ ہوگیا اور میرے پاس تیرے ملک کی
چوتہائی کے برابر ہے اور مین فرنگیون سے لڑتا ہون جو تمام جہان سے بڑہ کر بہادر ہیں

اور بعضا اونکی اکثر شہر لے لئے اور اونکی بادشاہون کو قید کر لیا اور کسی چپ ہو رہنا مجکو
حلال نہین ہے کیونکہ ہمپر واجب ہے اون چیزون کی نگہبانی کرنا جسکو تو نے چھوڑ دیا
اور مسلمانون پر سے ظلم کا دفع کرنا ہمپر واجب ہے پھر نورالدین موصل پہ پہونچے وہان
کے امیر لوگ اسپر طیار ہوئے کہ عبدالمسیح سے برخلاف ہو جاوین اور شہر نورالدین
کو سونپ دیوین عبدالمسیح کو یہہ معلوم ہوا اوسنے نورالدین کو کہلا بھیجا کہ شہر سونپے
دیتا ہون اور مجکو امان ملے اوس نے شہر سونپ دیا نورالدین شہر مین داخل ہوئے
اور وہان جو جو راہ کا محصول اور اوسکے سوا ظلم کی رسمین تھین سب مٹا دین اور
ایسا ہی کیا تھا نصیبین اور سنجار اور خابور مین اور اونکی تمام شہر شام اور مصر
مین اسی طرح پر تھے اونہون نے موصل مین جمعہ کی مسجد بنائی اور حکم کیا کہ اوسکی
پاس کے گھر اور دوکانین اوسمین داخل کیجاوین اور کوئی چیز بغیر مالکون کے
اختیار کے نہ لی جاوے شیخ محمد ملا اوس کے کام پر مقرر ہوئے اونہون نے وہ
زمینین مالکون سے بڑی بڑی قیمتین دیکر خریدین نورالدین پھر ملک شام کیطرف
پلٹ گئے اور فخرالدین عبدالمسیح کو اپنے ساتھ لے گئے اور اوسکا نام بدلکر عبداللہ
نام رکھا اور اوسکو بڑی جاگیر دی اور اسی سال مین صلاح الدین بھی مصر سے
فرنگیون کے شہرون کیطرف چلے اور عسقلان اور رملہ کے علاقہ کو لوٹا اور غزہ کے
کنارے پر بھی لوٹا فرنگیون کا بادشاہ اون کے ستانے کے لئے آیا صلاح الدین نے
لڑکر اونکو بھگا دیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے اور ایلہ کو گھیر لیا اور سمندر مین جہازون
کو ڈالدیا اور ایلہ کو جنگل اور دریا کیطرف سے گھیر لیا اور اوسکو فتح کیا اور کافرون
کو قتل کیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے اور مصر مین ایک قیدخانہ تھا کہ حاکم جسکو چاہتا
تھا اوسکو قید کرتا تھا صلاح الدین نے اوسکو ڈہا دیا اور اوسکو شافعیون کا مدرسہ
بنایا اور جو جو ظلم وہان تھے اونکو مٹایا اور مصر کے قاضی جو شیعہ تھے اونکو معزول
کیا اور قاضی شافعی کو مصر مین قائم کیا اوسنے شافعی قاضیون کو سب شہرون
مین نائب کیا ستھوین برس صلاح الدین مصر سے فرنگیون پر جہاد کرنے چلے

اور قلعہ شوبک پر اوترے اور اوسکے اور کرک کے بیچ مین ایک دن کی راہ ہے اوسکو گھیر لیا اور فرنگیون کو تنگ کیا اور لڑتے رہے فرنگیون نے دس دن کے لئے امان مانگی اونھون نے مان لیا اور اسی سال مین دو جہاز مصر کے شام کیطرف گئے شہر لاذقیہ مین ٹھیرے فرنگیون نے اونکو لوٹ لیا اور نورالدین سے اونھون نے صلح کی تھی نورالدین نے فوجین جمع کین اور کچھ فوج انطاکیہ کیطرف اور کچھ طرابلس کیطرف بھیجی اور خود قلعہ عرقہ کو گھیر لیا اور کچھ فوج قلعہ صافیتا اور عریمہ کیطرف بھیجی اور مسلمانون نے بہت لوٹ پائی اور عرقہ مین نورالدین پاس پہونچی پھر سب ملک طرابلس پر پہونچی فرنگیون نے جو لیا تھا وہ پھیر دیا اور نئی سرے سے صلح کی اڑسٹھوین برس فرنگی شہر حوران کو لوٹنے چلے جو دمشق کے علاقون مین سے ہے نورالدین فوجین لیکر پہونچی اور عشترا مین اوترے اور ایک فوج طبریہ کے علاقون مین بھیجی اور اوسکو لوٹا اور ویران کیا فرنگی یہہ سنکر اپنے شہر کو بچانے کے لئے آئی مسلمانون نے اونپر خوب جہاد کیا اسی سال مین صلاح الدین اپنے سب لشکرون کو لیکر مصر سے فرنگیون کے شہرون کیطرف کرک کے گھیرنے کے ارادے سے چلے اور کرک پر پہونچی اور اوسکو گھیر لیا اودھر سے نورالدین دمشق سے کرک کیطرف چلے اور صلاح الدین مصر کیطرف پلٹ آئے کیونکہ اون کے باپ بیمار تھے جب مصر مین پہونچی تو اونکی باپ مر چلے تھے اونہتروین برس نورالدین بادشاہ مر گئے اور اون کی جگہہ پر اون کے بیٹے صالح اسماعیل بادشاہ ہوئے اور وہ گیارہ برس کے تھے ابن اثیر رح لکھتے ہین کہ مینے اگلی بادشاہون کے احوال کی کتابین دیکھین تو مینے خلفاء راشدین اور عمر ابن عبدالعزیز کے بعد نورالدین سے زیادہ اچھی چال چلنے والا اور اون سے زیادہ عدل کرنیوالا نہین دیکھا وہ اوسی مال مین سے کھاتے اور پہنتے تھے جو خاص اونکی ملک مین تھا اونکا حصہ جو کافرون کی لوٹ مین سے تھا اوس سے اوسکو خریدا تھا اور اونکی بی بی نے اونسی تنگی کی شکایت کی تو اونکو حمص مین تین دوکانین دی تھین کہ سال بھر

اودنسی بہیں اشرفی کے قریب حاصل ہوتا تہا جب بیوی نے اوسکو تہوڑا سمجہا تو کہا میرے
پاس فقط یہی ہے اور یہ بہی تیرے ہاتہہ مین رہے مین اوسمین مسلمانون کا داروغہ
ہون مین اوسمین چوری نہین کرونگا اور تیرے واسطے جہنم کی آگ مین نہین
جاونگا اور وہ رات کو بہت نماز پڑہتے تہے سن ستر مین صلاح الدین مصر سے دمشق
مین گئے اور کہا مین صالح بادشاہ کا غلام ہون اوسکی مدد اور خدمت کے لئے
آیا ہون پہر صلاح الدین نے حلب کو گہیر لیا وہان کے لوگ لڑنے کو نکلے ملک
صالح کی فوج سے اور صلاح الدین سے لڑائی ہوئے اور اکثر ملک شام صلاح الدین
کے قبضہ مین ہوگیا حمص اور بعلبک کو لے لیا پہر صلاح الدین مین اور صالح بادشاہ
مین صلح ہوگئی کچہہ ملک اونکی پاس رہا کچہہ انکی پاس رہا اکہتر مین برس شمس الدین
محمد جو بعلبک کے حاکم تہے اونکو خبر پہونچی کہ فرنگیون نے بعلبک کے علاقون مین
لوٹ مار مچائی شمس الدین نے جاکر بہت فرنگیون کو قتل کیا اور صلاح الدین
پاس بہیجدیا تہتر مین برس صلاح الدین فوجون کے ساتہہ عسقلان تک
پہونچے اور فرنگیون کو قتل کیا اور رملہ تک پہونچے ایکبار ایک فرنگی آ پہونچی صلاح الدین
کا بہتیجا خوب لڑا اور شہید ہوا مگر مسلمان بہاگے اور صلاح الدین مصر کیطرف
چلے گئے فرنگیون نے ملک کا خالی ہونا غنیمت جانا اور شہر حماۃ کو گہیر لیا اور شدت
کی لڑائی کی شہر والے بہی خوب لڑے فرنگی بہت قتل ہوئے اور ناامید ہوکر بہاگ
چوہتر مین برس فرنگیون کی بڑی فوج نے شہر حماۃ پر قتل کرنا اور لوٹنا شروع کیا
شہر والے تہوڑے تہے اوہون نے اللہ پر بہروسا کرکے خوب جہاد کیا اللہ نے
اونکو فتح دی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے اور صلاح الدین مصر سے آ چلے تہے
اور حمص کے میدان مین تہے فرنگیون کے سر اور قیدی اونکی پاس بہیجے گئے اسی
سال مین فرنگیون نے دمشق کے علاقہ مین قتل اور غارت کیا صلاح الدین نے
اپنے بہتیجے فرخ شاہ کو بہیجا وہ فوج کے ساتہہ گئے اور خوب جہاد کیا اور فرخ شاہ خود
آپ لڑے فرنگی بہاگے اور اونکی کئی سردار قتل ہوئے اونہنفری جو بڑا بہادر تہا

وہ قتل ہوا اور فرنگیون نے بانیاس کے قریب حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر کے پاس
ایک قلعہ بنایا تھا صلاح الدین اوس طرف چلے اور قلعہ کو گھیر لیا اور فرنگیون سے لڑنے
پچھترواں برس شروع ہوا اور وہ بانیاس مین رہے اور اونکی فوج دشمنون سے
لڑ رہی تھی اور اونکی ایک فوج جاتی تھی کہ فرنگی نکل پڑے صلاح الدین فوجین لیکر
پہونچے اور فرنگیون پر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اور فرنگیون
کو بھگا دیا اور صلاح الدین بانیاس کیطرف آئے اور اوسکو گھیر لیا اور خوب جہاد
کیا اور قلعہ کو قبضہ مین لے لیا چھہترویں برس کرک کا حاکم فرنگی جو مسلمانون
کا بڑا دشمن تھا وہ بڑی فوج جمع کر کے چاہا کہ تیما کیطرف چلے اور وہان سے مدینہ شریف
کیطرف چلے فرخ شاہ جو صلاح الدین کے نائب تھے اونہون نے دمشق کی فوجین
جمع کین اور اوسکی شہر پر جا کر اوسکو لوٹا اور ویران کیا تب وہ حاکم اپنے ارادہ سے
باز رہا اسی سال مین صالح بادشاہ نے انتقال کیا اور اون کے چچا کے بیٹے
عزالدین مسعود حلب کے حاکم ہوئے پھر اونہون نے حلب عماد الدین کو سونپ دیا
اٹھہترویں برس صلاح الدین مصر سے شام کیطرف چلے جب ایلہ پر پہونچے سنا
کہ فرنگی لڑنے پر طیار ہین تب اونہون نے اونکی شہرونکے کنارون کو غارت کیا
اور شہر کرک اور شوبک مین بہت غارت کیا کوئی فرنگی اونکی طرف نہ نکلا اسی سال
مین فرخ شاہ نے فرنگیون کے شہرون کو لوٹا اور دبوریہ اور اوسکی پاس کے
گانوون کو لوٹا اور بہتونکو قتل کیا اور شقیف کو فرنگیون سے لے لیا مسلمانونکو اوس سے
بڑی ایذا پہونچتی تھی اس فتح پر مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی اور جب صلاح الدین
دمشق مین پہونچے وہان سے طبریہ کا ارادہ کیا فرنگی فوجین لیکر آئے طبریہ مین
اوترے صلاح الدین نے فرخ شاہ کو بیسان کیطرف بھیجا اونہون نے وہان جاکر
بہت کثرت سے قتل کیا اور قید کیا اور عرب لوگ آئے اونہون نے جینین اور
لجون کو اور اوس اطراف کو لوٹا یہان تک کہ مرج عکا کے قریب پہونچے اور فرنگی
جبل کوکب کے نیچے اوترے صلاح الدین کے دونون بھتیجے تقی الدین عمر اور عزالدین

فرخ شاہ نے اونپر حملہ کیا اور خوب جہاد کیا فرنگی چلے گئے صلاح الدین پھر دمشق مین آئے
پھر وہان سے بیروت کیطرف چلے اور اوس شہر کو لوٹا اونکو خبر پہونچی کہ فرنگیون کا ایک
جہاز دمیاط کیطرف آپڑا مسلمانون نے اونکو قید کر لیا اور بہت فرنگی ڈوب گئے اور
قیدی ایک ہزار چہ سو تھے مولانا مجیر الدین رح تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین
کہ اسی سال مین وہ فرنگی جو کرک اور شوبک مین رہتے تھے اونہون نے یہ ارادہ
کیا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کیطرف جاوین اور آپکا جسم پاک اپنے
شہرون مین اوٹھا لاوین اور اپنے پاس دفن کرین اور مسلمانون سے جب کچھ
انعام لے لین جب اونکو زیارت کرنے دین فرنگی اس ارادہ پر مدینہ شریف کیطرف
چلے برنس ارباط جو کرک کا حاکم تھا اوسنے جہاز بنائے اور دریائے قلزم مین لے گیا
اور لوگون کو اوسمین سوار کیا صلاح الدین بادشاہ حوران مین تھے جب اونکو یہ
خبر پہونچی سیف الدولہ جو مصر مین اونکی نائب تھے اونکو کہلا بہیجا کہ امیر حسام الدین
کو فوج کا سردار کر کے دشمنون کے پیچھے بہیجو وہ امیر فوج لیکر پہونچے اور فرنگیونکو جا کر
پکڑا اور اوسمین اور مدینہ شریف مین ایک دن کا رستہ رہگیا تھا وہ تین سو کئی فرنگی
تھے اور کتنے عرب جو دین سے پھر گئے تھے اونکے ساتھ تھے وہ عرب سب بھاگ گئے اور
فرنگی ایک پہاڑ پر چڑہ گئے جہان چڑہنا مشکل تھا امیر حسام الدین وہان آدمیون کے
ساتھ اوس پہاڑ پر چڑہ گئے اور اونکو قید کر لیا اور اونکو قاہرہ تک پہونچایا دو مرد
جو فرنگیون کے سردار تھے اونکو منی مین بہیجا وہان قربانی کیطرح ذبح کیے گئے اور
باقیون کو درویشون نے اور عالمون نے اور دین دارون نے اپنے ہاتھون سے
قتل کیا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی سال مین برنس نے جو کرک کا حاکم تھا اوسنے ایک
فوج ائلہ کے دریا پر قائم کی اور ایک فوج عیذاب کیطرف چلی اور مسلمانون کی جہازونکو
کو لوٹا مصر مین صلاح الدین کے بھائی ابوبکر ابن ایوب نے ایک فوج طیار کی اور
اوسکو ائلہ پر بہیجا اور کچھ فرنگیون کو قتل کیا باقیون کو قید کر لیا اور عیذاب کیطرف
چلے وہان اونکو نہ پایا وہ اور جگہہ چلے گئے تھے اور مکہ اور مدینہ کیطرف کا ارادہ رکھتے تھے

تب اونکا پیچھا کیا اور رابغ اور حوزا کی کنارے تک پہونچے اونکو حوزا کے کنارے پر پایا
اور اونپر خوب جہاد کیا اور اکثرون کو قتل کیا اور باقیون کو قید کیا اور بعضون کو منی
مین بہیجدیا تاکہ وہان ذبح کیے جاوین اٹھاسیوین برس مسلمانون کی ایک فوج مصر
سے سمندر مین چلے فرنگیون کا ایک جہاز ملا اونپر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون
کو فتح دی اسی سال مین فرنگیون کی ایک فوج مصر کیطرف لوٹنی کو چلی تھے مسلمان
اونسی لڑنے چلے فرنگی ایک پانی پر اوترے اور مسلمان پیاس سے مرنے کے قریب
ہو گئے تھے دیکھا کہ فرنگیون نے پانی پر قبضہ کر لیا ہے اللہ تعالی نے اپنے فضل و
کرم سے ایک بڑا ابر اوٹھایا اور اونپر مینھہ برسایا اونہون نے خوب چھک کر پیا اور وہ
دن شدت کی گرمی کے تھے جب مسلمانون نے یہہ دیکھا اونکے دل قوی ہوئے اور
اللہ پر بہروسا کر کے خوب جہاد کیا اللہ نے اونکو فتح دی فرنگیون کو قتل کیا اور
لوٹا اسی سال مین صلاح الدین فوجین لیکر نہر اردن کے پار ہوئے وہان کے
لوگ چلکر بہاگ گئے صلاح الدین نے بیسان کا قصد کیا اور اوسکو لوٹا
فرنگی جمع ہو کر آئے جب اونہون نے لشکر اسلام کی کثرت دیکھی لڑائی کے لیے
نہین نکلے مسلمان پلٹ آئے اور علاقون کو لوٹا اور بہت لوٹین لیکر اپنے شہرون
کیطرف پلٹ آئے اور شہر کرک پر جا کر خوب جہاد کیا پہر شہر نابلس کیطرف چلے
اور راستے کے سب شہرون کو لوٹا اور نابلس مین قتل کیا اور قید کیا وہان سے
سبسطیہ کیطرف چلے وہان حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ ہے اور وہان
کچھہ مسلمان قید تھے اونکو چھوڑایا اور جینین کیطرف چلے اور اوسکو لوٹا اور دمشق
مین پلٹ آئے اور برنس ارباط جو کرک کا حاکم تھا مسلمانون کا بڑا دشمن
تھا جب صلاح الدین نے بار بار اوسکو گہیرا اوسنے صلح چاہی صلاح الدین نے
صلح کر لی پہر جب بیاسیوان برس ہوا اوسنے مسلمانون کا ایک بڑا قافلہ لوٹ
لیا صلاح الدین نے منت مانی کہ اگر قابو پاؤنگا اوسکو قتل کرونگا تراسیوین
برس صلاح الدین نے تمام شہرون سے جہاد کے لیے لوگ بلائے اونکو خبر پہونچی

کہ برنس جانیوالون کے بلاد لینے کا ارادہ رکہتا ہے صلاح الدین بصریٰ کیطرف چلے اور وہان
سے کرک اور شوبک کیطرف گئے جبین تجبین اور ٹھورن سے شہرون کو لوٹا اور برنس
اونکو روک نسکا اور صلاح الدین نے اپنے بیٹے افضل کو ایک اور فوج کے ساتھ عکا کیطرف
بہیجا وہ صفوریہ پر جا پہونچے وہان فرنگیون سے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے مجاہدین کو
فتح دی اور فرنگی بہاگ گئے اور بہت قتل ہوئے اور باقی قید ہوئے پہر صلاح الدین
طبریہ پر پہونچے اور خوب جہاد کیا اور شہر لے لیا اور لوٹ لیا اور مسلمان ایک پانی پر
اوترے فرنگیون پر پیاس نے غلبہ کیا مسلمان رات بہر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتے رہے
صبح کو خوب فرنگیون پر جہاد کیا اور اونکو گہیر لیا باقی فرنگی حطین کیطرف ایک ٹیلے پر
چڑھ گئے اور پہر [illegible] جہاد ہوا اونکا بادشاہ اور اوسکا بہائی اور برنس قید ہوگئے
اور بہت کثرت سے فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے اور سن چار سو اکانوین مین جب
فرنگی لڑنے نکلے تھے اوسوقت سے ابتک ایسی شکست اونکو نہین ہوئی تھی [illegible]
نے برنس کو اپنے ہاتہ سے قتل کیا اور کہا کہ مینے منت مانی تہی کہ اگر اوس پر [illegible]
اوسکو قتل کرونگا پہر صلاح الدین شہر کیطرف آئے اور کچہ قیدیون کو دمشق مین بہیجدیا
اور کچہ قیدیون کو قتل کیا اب یہان سے تاریخ کامل کا بیان جو [illegible] ہے
اور اوسکو مولانا مجیر الدین نے مختصر کرکے لکہا ہے وہ مولانا مجیر الدین کی کتاب سے
لکہا جاتا ہے صلاح الدین پہر عکا کیطرف آئے اور لڑائی پر مستعد ہوئے شہر والون
نے امان مانگی اونکو امان دی اور امیرون کو جدا جدا پاس کے شہرون پر بہیجا
مظفر الدین اربد کے حاکم ناصرہ پر پہونچے اور اوسکو فتح کیا اور لوٹا اور مردون
اور عورتون کو قید کر لیا اور بدر الدین کچہ امیرون کے ساتھ قیساریہ پر پہونچے اور
اوسکو تلوار سے فتح کیا اور حسام الدین نابلس کیطرف چلے اور سبسطیہ تک پہونچے
اور اوس پر قبضہ کرلیا اور حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ کو پایا کہ رہبون نے
اوسکو گرجا گہر بنا لیا تہا بادشاہ نے جیسی درگاہ پہلے تہی ویسی پہر بنا دی پہر نابلس
کا قصد کیا اور اوسکو گہیر لیا یہان تک کہ وہان کے لوگون نے

شہر سونپ دیا اور نابلس اور اوسکی علاقی سب حسام الدین کے قبضہ مین آ گئے اور وہان کے
اکثر لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ہاتھ سے بڑی مصیبت مین تھے اور رملہ بہت
اچھا قلعہ تھا وہ قلعہ بھی اون لوگون نے بادشاہ کے حوالے کر دیا اور اوس نواح مین جو
کچھ تھا جیسے دبوریہ اور جینین اور درعین اور طوالیہ اور لجون اور بیسان اور قیمان
جو کچھ طبریہ مین ہے وہ سب حوالے کر دیا پھر بادشاہ نے اپنے بھتیجے تقی الدین کو قلعہ تبنین پہ بھیجا
تقی الدین نے جا کر اوسکو گھیر لیا وہان والون نے امان مانگی اور قلعہ کو خالی کر دیا پھر
بادشاہی لشکر کے کچھ لوگون کے ساتھ صور کیطرف چلے گئے اور بادشاہ صیدا پہ اور گئے
وہان کے حاکم نے کنجیان بھیجدین اور شہر خالی کر دیا بادشاہ نے اوسپہ قبضہ کر لیا اسلام
کے جھنڈے وہان کھڑے ہوئے جمعہ اور جماعت قایم ہوئے پھر بادشاہ بیروت کیطرف
چلے وہان والون نے امان مانگی بادشاہ نے امان دی اور دمشق سے قابض کے بیٹے
صفی کا خط اون پاس پہونچا اوسمین لکھا تھا کہ جبیل کا حاکم شہر سونپ دیتا ہے اور کہتا ہے
مجکو چھوڑ دو وہ قید مین تھا بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو وہ حاضر کیا گیا اوسنے
شہر سونپنے کا اقرار کیا بادشاہ نے اوسکو چھوڑ دیا اور صیدا اور بیروت اور جبیل کے اکثر
لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ساتھ رہنے سے بڑی ذلت مین تھے اللہ نے اونکو
اس مصیبت سے نکالا اور کافرون مین سے جو کوئی امان مانگتا تھا وہ صور کیطرف
جاتا تھا وہ اونکا گھر ہو گیا جو جو شہر فتح ہوئے وہان کے لوگ سب صور مین جمع ہو گئے
اور مرکیس بہت بڑا خبیث کافر تھا وہ صور تک پہونچا اور ٹاپوون تک اپنی قاصد بھیجی
کہ فوجین جمع کرو اور خندق کھودنا شروع کیا جب بادشاہ نے بیروت اور جبیل کو فتح
کر کے فراغت پائی پلٹتی مین صیدا صرفند پر اونکا گذر ہوا اور صور کیطرف آئے اور اپنے
بھائی سے ملے اور عسقلان پر اوترے اور اوسکو گھیر لیا اور خوب لڑائی ہوئے پھر
نصرانی لوگ عسقلان کے دیدینے پر راضی ہوئے اور بادشاہ نے عسقلان کے طرف
جانے مین رملہ اور یبنا اور بیت اللحم اور بلد الخلیل کو لے لیا تھا بادشاہ وہان ٹھیرے

رہی یہانتک کہ قلعہ داروم اور غزہ اور نطرون اور بیت جبرئیل پر قبضہ کرلیا اب یہہ بیان ہے کہ اللہ
نے مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم اور صیہون پھر محمدیون کو دیدیا مونا مجیر الدین حج
لکھتے ہین کہ صلاح الدین بادشاہ نے عسقلان سے بیت المقدس کی طرف کوچ کیا
شہر بیت المقدس مین جو فرنگی تھے اونکو خبر پہونچی اون کے دل مین بڑا ڈر کا
پڑ گیا فرنگیون کے رئیسون مین سے وہان بالیان تھا بیٹا بارزان کا بادشاہ پچھم کیطرف
سے اتوار کے دن رجب کی پندرہوین کو شہر بیت المقدس پر اوترے اور شہر مین اوس
دن ساٹھ ہزار لڑنے والے فرنگی تھے وہ بہت شدت سے لڑے رجب کی بیسوین کو
بادشاہ اوترکیطرف گئے اور منجنیق یعنے گوپہن کھڑے کئے اور اون کو پہینکا یہان تک
کہ اکثر دیوارین ڈہے پڑین پھر مسلمانون نے دیوارون کو وادی جہنم کیطرف سے
کہودا اور بڑی لڑائی ہوئے فرنگیون مین سے بارزان کا بیٹا امان مانگنے کو نکلا بادشاہ
نے فرنگیون سے صلح کرلی اور جمعہ کے دن نماز کے وقت رجب کی ستائیسوین کو فرنگیون
نے مسلمانون کو شہر سونپ دیا اور سوال کیا کہ ہم یہان رہین اور جزیہ دین
اور تمہاری پناہ مین داخل ہون بادشاہ نے مان لیا جب شہر بیت المقدس پر
بادشاہ کا قبضہ ہوگیا بادشاہ نے حکم کیا کہ محراب کو ظاہر کرو اور نصرانیون نے محراب
کے آگے ایک دیوار کہڑی کردی تھے اور قبلہ کی پچھم کیطرف ایک بڑا گھر اور ایک
گرجا بنایا تھا بادشاہ نے محراب کے آگے کی سب عمارتین ڈہا دین اور منبر
کہڑا کیا اور محراب کو ظاہر کیا اور کہنبون کے بیچ مین جو کچھ اونہون نے بنایا تھا
سب توڑ ڈالا اور مسجد مین فرش بچھائے اور قندیلین لٹکائین اور بادشاہ عادل
نور الدین شہید نے حلب مین ایک منبر بنایا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہہ بیت المقدس
کے لئے ہے صلاح الدین بادشاہ نے وہ منبر منگایا اور اوس کو مسجد اقصی مین رکھا
مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ وہ ہمارے زمانہ مین موجود ہے اور صخرہ پر یعنے اوس
بڑے چٹان پر فرنگیون نے ایک گرجا بنایا تھا اور اوس مین تصویرین بنائی
تھین بادشاہ نے اوس نئے عمارت کو توڑ ڈالا اور جیسا پہلے تھا ویسا پھر بنایا اور

ایک امام اچھا پڑھنے والا وہان مقرر کیا اور بڑی چٹان مین اور مسجد اقصی کے محراب مین
بہت قرآن شریف رکھدئی اور بڑی چٹان کے واسطے اور مسجد اقصی کے واسطے خادم مقرر
کئی پھر بادشاہ نے عمارت بنانا شروع کیا اور مسجد اقصی کا محراب سنگ رخام سے بنوایا اور
اوس پر سنہرے نگون مین یہہ لکہا جو پینے پڑہاہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حکم کیا اس
پاک محراب کے نئی سرے سے بنانے کا اور مسجد اقصی کے بنانیکا جسکی بنیاد اللہ کے ڈر کے
اوپر ہے اللہ کے بندی اور اوسکے دوست یوسف نے جو ایوب کا بیٹا ہے بادشاہ
ناصر صلاح الدنیا والدین جس وقت اللہ نے اوس کے ہاتہہ پر اوسکو فتح کیا سن پانسو
تراسی مین اور وہ اللہ سے مانگتا ہے کہ اللہ اوسکو اس نعمت کی شکر کی توفیق دے اور
اپنی بخشش اور رحمت کا بڑا حصہ دے فائدہ حقیقت مین مسجد اقصی اور بیت المقدس
ساری مسجد کا نام ہے اس مسجد کے اندر جو ایک جمعہ مسجد ہے جس مین منبر اور محراب ہے
اور اوس کو لوگ مسجد اقصی بولتے ہین یہان اوسی کا ذکر ہے اور بیت المقدس کا لفظ
ساری شہر کے حق مین بھی بولا جاتا ہے مولانا جلال الدین رحہ نے بھی فضائل بیت
المقدس مین اس فتح کا احوال بڑی دہوم سے لکہا ہے اور لکہا ہے کہ جس دن
یہہ پاک شہر فتح ہوا قاضی محیی الدین رحہ جو حضرت عثمان رضہ کی نسل مین تھے اونہون نے
صلاح الدین بادشاہ کے حکم سے خطبہ سنایا اور بہت کچہہ فضیلتین اس پاک شہر کی
اور اوس پاک مسجد کی بیان فرمائین وہ خطبہ مولانا نے نقل کیا ہے اوس کا خلاصہ
یہہ ہی کہ پہلے قرآن کی آیتین پڑہین جن مین اللہ کی تعریف ہے پھر کلمہ شہادت کا پڑہکر
چارون اصحابون کی تعریف کر کے فرمایا اے لوگو تم خوشی کرو کہ اللہ تمسے بہت خوش
ہوا اور اللہ کا شکر کرو کہ اللہ نے اس پاک شہر کو کافرون کے ہاتہہ سے چھوڑا کر تمکو دیا
یہہ وہ مقام ہے جہان سے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا اور یہہ مقام
پیغمبرون اور اولیائون کا ہے یہان پیغمبر دفن ہوئے ہین یہان اللہ کا پیغام اوترا ہے
یہہ وہ مسجد ہے جہان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرون اور فرشتون
کے ساتہہ نماز پڑہی ہے یہہ وہ شہر ہے جہان اللہ نے اپنی بندے اور پیغام پہونچانے والے

عیسیٰ علیہ السلام کو بہیجا اگر تم اللہ کے پسند کیے ہوئے نہوتے تو تمکو یہہ فضیلت نہ دیتا تم وہ
لوگ ہو کہ تمہارے ہاتھہ پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے ظاہر ہوئے اب تم
اس نعمت کی اچھی طرح قدر کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو یہہ وہ فتح ہے جس مین آسمان
کے دروازے کہولے گئے اور فرشتے خوش ہوئے اور پیغمبرون کی آنکھین ٹھنڈی ہوئین
اے اللہ کے بندو اللہ کے خوشی کے واسطے اپنی جان بیچو اور خبردار یہہ خیال مت کیجیو
کہ یہہ فتح تمہاری تلوارون کے زور سے ہوئی ایسا نہین ہے قسم اللہ کی مدد فقط
اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے اے اللہ کے بندو ایسا نہو
کہ اتنا بڑا نیک کام کر کے کوئی بڑا گناہ کرو اور خبردار جہاد مین مشغول رہو اور باقی
زمین کو ان ناپاکیون سے پاک کرو مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ ایوب کی اولاد مین جو بادشاہ
تھے اونہون نے مسجد اقصیٰ مین اچھے اچھے کام کیے اونہین مین سے ہین بادشاہ
عادل سیف الدین ابو بکر جو صلاح الدین کے بہائی تھے اور تقی الدین عمر ابن
شاہنشاہ نے اچھا کام کیا صخرہ کے قبہ مین ایک جماعت کے ساتہہ حاضر ہوئے
اور اوس کی زمین کو اپنے ہاتھہ سے جہاڑا پھر اوس کو پانی سے کئی بار دہویا پھر
پانی کے بعد گلاب سے دہویا اور اوسکی دیوارون کو پاک کیا اور دہویا اور دیوارون
پاس خوشبو سلگائی پھر بہت سا مال محتاجون کو بانٹا اور اسی طرح بادشاہ افضل نور الدین
علی نے اور بادشاہ عزیز عثمان نے اس پاک مقام مین طرح طرح کے حسنات اور
خیرات کئی ہین اور وہ جو حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب ہے جو مسجد اقصیٰ سے
باہر شہر کے دروازے کے پاس ایک قلعہ مین ہے حاکم اس قلعہ مین رہا کرتا تھا
اور یہہ دروازہ قدیم سے باب المحراب کہلاتا تھا اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے
اوس محراب پاک کی بڑی خدمت کی ایک امام کو اور اذان کہنے والون کو اور خادمون
کو وہان مقرر کیا اور سب مسجدون اور درگاہون کے بنانیکا حکم کیا اور یہہ قلعہ جس
جگہہ ہے وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور بادشاہ عادل یعنے سیف الدین
صیہون کے گرجے مین اور اون کی فوجین اپنے خیمون مین اوسکے دروازے پر اوتری

ہوئی تین فائدہ پہلے یہی قلعہ صیہون کہلاتا تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام یہان آکر
رہے تب سے سارا شہر یروشالم صیہون کہلایا مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ بادشاہ
نے اپنے رفیق علماؤن سے مشورہ پوچھا کہ ایک مدرسہ شافعی علماؤن کے واسطے
اور ایک سرا صوفیون اور درویشون کے لئے بنائی جاوے وہ گرجا جو صندحہ کہلاتا ہے
اور لوگ کہتے ہین کہ اوس مین حضرت مریم کی مان حنّہ کی قبر ہے اور وہ گرجا باب لاسباط
کے پاس ہے اوسکو مدرسہ بنایا اور وہ جو نصاری کے سردار کا گھر تھا اور وہ قمامہ کے
گرجا کے قریب تھا اوسکو سرا بنایا اور اچھی اچھی خیراتین وہان مقرر کین اور قمامہ کا گرجا
بند کردیا اور نصاری کو اوس کی زیارت سے روک دیا بعضون نے کہا تھا
کہ اسکو ڈھا دو اور بعضون نے کہا مت ڈھاؤ کیونکہ حضرت عمر رضہ نے جب بیت المقدس
کو فتح کیا تھا اس گرجے کو نہین ڈھایا تھا فائدہ یہہ گرجا اوس مقام مین تھا
جہان وہ شخص سولی دیا گیا جس کی صورت حضرت عیسے علیہ السلام کی سی ہوگئے
تھے مولانا جلال الدین رح لکھتے ہین کہ لوگون نے جب بیت المقدس کے فتح
ہونے کے خبر سنی دور دور کے رستون سے زیارت کے لئے آئے اور بیت المقدس
سے کعبہ شریف کا احرام باندھا اب یہہ بیان ہے کہ صلاح الدین وغیرہ نے
شام کے اور شہرون پر جہاد کیا مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ صلاح الدین
بادشاہ بیت المقدس مین رہے اور جو قلعے وہان باقے تھے اونپر قبضہ کیا پھر
رمضان مین صور تک پہونچے اور اوس کو گھیر لیا اور کام مشکل پڑگیا اور فتح مشکل
ہوگئی اور خبر آئے کہ ہرنین کا قلعہ فتح ہوا پھر بادشاہ عکا کیطرف تشریف لے گئے
اور دارالاستبار کو آدہا صوفیون کے واسطے سرا بنایا اور آدہا علماؤن کیواسطے
مدرسہ بنایا اور بڑے پادری کے گھر کو غریبون کا دارالشفا بنایا پھر چھٹی صدی کا
چوراسیوان برس شروع ہوا تب بادشاہ چلے اور قلعہ کوکب کیطرف اوترے
اور بہاءالدین قراقوش کو حکم کیا کہ عکا کو بناؤ اور آدمیون سے اور مال سے اونکو
مدد دی بہاءالدین نے عکا کا بنانا اور اوسکی دیوارون کا مضبوط کرنا شروع کیا

پھر بادشاہ نے غور کا قلعہ فتح کیا پھر انطرطوس کو لوٹا اور وہان کے لوگون کو قید کیا پھر جبلہ
کو گھیرا وہان کے لوگون نے امان مانگے اور مسلمانون کو شہر سونپ دیا پھر لاذقیہ
فتح کیا پھر صہیون کو گھیرا اون لوگون نے امان مانگے اور شہر سونپ دیا اور بادشاہ
نے بہت قلعے فتح کیئے اللہ نے ہر جگہہ محمدیون کو فتح دے پھر ستاسیوین برس فرنگیون
نے غلبہ کر کے عکا کو مسلمانون سے لے لیا اور فرنگے یافا مین اوترے وہ ایک
شہر ہے بیت المقدس اور عسقلان کے بیچ مین اور بادشاہ نے اوس کو
مہینے عسقلان کو ڈہا دیا کیونکہ اوسکو بچا نہ سکے اور وہ بڑا عمدہ شہر تھا سو ویران
ہو گیا پھر بادشاہ نے لُدّ کو اور قلعہ رملہ کو ویران کیا مولانا مجیر الدین رح دوسری
جگہہ لکھتے ہین کہ عسقلان ہمارے وقت تک آباد نہین ہوا اور لُدّ کے ذکر مین لکھتے
ہین کہ وہ مضبوط شہر تھا اور صلاح الدین بادشاہ نے جب اوس کو ویران کیا
تو وہ گانون ہو گیا مگر وہ خوبصورت ہے اور اوس پر رونق ہے اور جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو لُدّ کے دروازے
پر قتل کرینگے اور رملہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین نے اوسکے قلعہ کو ڈہا دیا تھا
اور اب ہمارے وقت مین اوس شہر کی تھائی بلکہ چوتھائی بھی نہین رہے مگر وہان
لوگ بیچنے اور خریدنے کا قصد کرتے ہین اور وہ رزق کی برکت سے خالی نہین ہے
پیغمبرون اور اصحابون اور علمائون اور اولیائون کی برکت سے جو وہان کے رہنے
والے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور کافرون
کے قتل کرنے سے خالی نہین رہتے تھے اور بادشاہ نے ذیقعدہ مین بیت المقدس
کیطرف کوچ کیا اور ایک گہری خندق کھودنے کا حکم کیا اور شہر پناہ بنائی اور رہنے برج
لڑانے کے قابل باب العمود سے باب المحراب تک بنائے اور باب المحراب وہی ہے
جو اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے بہت مال وہان خرچ کئے اور وہ برج بڑے
بڑے پتھرون سے بنائی اور بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور عمارت دیکھنے آتے
تھے اور پتھرون کو اپنے زین پر رکھکر لاتے تھے اور بہت لوگ اون کے ساتھہ

نکلتے تھے اور پتھر اوٹھا اوٹھا کر لاتے تھے اور خود بادشاہ اور اون کے امیر امرا اس کام
مین مشغول ہوتے تھے اور علما اور قاضی اور صوفی اور اولیا اور لشکری اور عوام
لوگ سب جمع ہوتے تھے تھوڑی مدت مین وہ کچھ بنایا جسکا برسون مین بنانا مشکل
تھا پھر اٹھاسیوین برس فرنگیون نے عسقلان کی عمارت کا بنانا شروع کیا اور
قلعہ داروم پر غلبہ کیا اور وہ مصر کی حد پر ہے عزہ کے پیچھے اور بادشاہ شہر
بیت المقدس مین رہے اور بہت لڑائیان ہوئین پھر بادشاہ نے یافا شہر فتح کیا
پھر بادشاہ نے فرنگیون سے تین برس اور آٹھ مہینے کی صلح کی اس شرط پر کہ یافا سے
قیساریہ اور عکا اور صور تک فرنگیون کے قبضہ مین رہے اور عسقلان ویران رہے
پھر بادشاہ شہر بیت المقدس کیطرف پلٹ آئے اور سب فرنگیون کو قمامہ کے گرجے کی
زیارت کا اذن دیا اور درویشون سے اونکا احوال پوچھا اور مدرسہ صلاحیہ اور خانقاہ
کی خیرات مین بڑہا دین اور وہان سے باہر نکل کر قلعہ صفد اور قلعہ تبنین کی عمارت بنانے
کا حکم کیا اور عین الذہب اور مرج عیون تک اوترے اور صید اکے علاقے سے
آگے بڑہ گئے اور سب جگہہ اوترتے تھے وہان کا بندوبست کرتے تھے اور اوسکی
عمارتون کے بنانے کا حکم کرتے تھے نواسیوین برس صفر کے مہینے مین اونہون نے
انتقال کیا مسلمانون پر اون کے مرنے کی بڑی مصیبت گذری ابن اثیر رح نے تاریخ
کامل مین صلاح الدین بادشاہ کی عاجزی اور صبر اور تحمل اور سخاوت کی بہت تعریف کی
ہے مولانا جلال الدین رح نے تاریخ مصر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین بادشاہ اپنے
دونون بیٹون افضل اور عزیز کو لیکر سلفی سے حدیث سننے کے لئے اسکندریہ
تک گئے یہہ بات بعد ہارون رشید کے کسی بادشاہ نے نہین کی تھی البتہ
ہارون رشید اپنے دونون بیٹون امین اور مامون کو لیکر امام مالک کے پاس
موطا کے سننے کو گئے تھے ایسا ہی لکھا ہے سبکی نے طبقات مین اور سلفی کے احوال
مین مولانا لکھتے ہین کہ وہ حافظ ابو طاہر عماد الدین احمد ابن محمد ابن احمد اصفہانی
ہین اون کے سند اونچی تھے علم حدیث مین اپنے وقت مین یکتا تھے اسکندریہ

مین رہتے تھے مولانا مجیر الدین کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ صلاح الدین کے بعد شام کا
ملک کئی بادشاہون مین تقسیم ہوا پھر بادشاہ سیف الدین ابو بکر جو صلاح الدین کے
بھائی تھے اونھون نے دمشق لے لیا اور ترانوے برس فرنگیون نے بیروت کے
قلعہ پر غلبہ کیا اور سیف الدین بادشاہ یافا کیطرف چلے اور تلوار سے اوس کو فتح کیا
اور چھیانوے برس سیف الدین بادشاہ مصر کی سلطنت پر قائم ہوئے اور حلب
مین اون کے نام کا سکہ غیاث الدین بادشاہ نے جاری کیا اور سارا ملک شام
اور مصر اور پورب کا اون کے قبضہ مین آیا جب چھہ سو برس پوری ہوئے تاریخ
الخلفا مین ہے کہ فرنگیون نے دریائے نیل پر ہجوم کیا اور شہر فوہ کو لوٹا اور پلٹ
گئے ساتوین صدی کے پہلے برس فرنگیون نے قسطنطنیہ پر غلبہ کیا اور رومیون کو
وہان سے نکال دیا اور قسطنطنیہ رومیون کے ہاتھون مین تہا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت سے پہلے سو وہ فرنگیون کے ہاتہہ مین ساٹھہ برس تک رہا پھر رومیون
نے اون سے لے لیا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ ساتوین صدی کے پہلے برس
مین سیف الدین بادشاہ نے یافا فرنگیون کو دیدیا اور عکا والون سے صلح کی
اور چوتھے برس طرابلس والے سے صلح کی اور چودھوین برس فرنگیون نے مسلمانون
کے شہرون کو بیسان سے نابلس تک لوٹا اور عکا کی طرف پلٹ گئے پھر پندرھوین
برس دمیاط پر اوترے سیف الدین نے اون کو دمیاط سے لڑکر بھگادیا
پھر انتقال کیا اللہ اون پر رحم کرے بعد اون کے ملک مصر مین اونکا
بیٹا کامل بادشاہ ہوا اور شام مین اون کا بھائی عیسے بادشاہ ہوا سولھوین برس
فرنگیون نے دمیاط پر قبضہ کر لیا اور جمعہ کی مسجد کو گرجا بنا لیا پھر عیسی بادشاہ نے
شہر بیت المقدس کی شہرپناہ کے دیوارون کو ویران کردیا تاکہ فرنگی وہان آنیکا
ارادہ نکرین اٹھارہوین برس دمیاط مسلمانون کے قبضہ مین آیا چوبیسوین برس
عیسی بادشاہ نے انتقال کیا اوس کی بعد اوسکا بیٹا ناصر بادشاہ صلاح الدین
داؤد بادشاہ ہوا چھبیسوین برس ایوب کے یعنے صلاح الدین کے باپ کی اولاد

مین جو جو بادشاہ تھے سب مین پہوٹ پڑ گئے اس باعث سے فرنگیون نے زور پکڑا اور کامل
بادشاہ نے اپنے بھتیجے ناصر داؤد سے دمشق کے چہین لینے کا قصد کیا اور اپنے بہائی کو
دمشق کے گہیرنے کے لیے بہیجا اور کامل بادشاہ نے شہر بیت المقدس انبرطون کو
سونپ دیا انبرطون فرنگی بولی مین امیرون کے سردار کو کہتے ہین سو اوسکو یہہ پاک شہر
دے دیا اس شرط پر کہ شہر پناہ کی دیوارین ویران رہین اور فرنگی اونکو نہ بناوین اور
صخرہ پر کے قبہ مین اور مسجد اقصیٰ مین دخل نہ دین مسلمانون پر اسکا بڑا صدمہ ہوا
اوس وقت ناصر داؤد گہرے ہوئے تھے تاکہ دمشق اون سے چہین لیا جاوے
ناصر داود نے اپنے چچا کامل بادشاہ کو ملامت کرنا شروع کیا اور دمشق مین شیخ
شمس الدین یوسف تھے جو ابن جوزی کے نواسے تھے وہ وعظ فرمایا کرتے تھے
لوگ اونکو بہت مانتے تھے ناصر داود نے اونکو حکم کیا کہ وعظ کی مجلس کرین اور اوسمین
شہر بیت المقدس کی فضیلتین بیان فرماوین اور یہہ بیان کرین کہ فرنگیون کے ہاتہہ
مین اوسکی دیدینے سے مسلمانون پر بڑا صدمہ ہے اونہون نے بڑی مجلس جمع کی اور
وعظ فرمایا اور بیت المقدس کی تعریفون مین ایک قصیدہ پڑہا اوس مین ایک شعر کا یہہ
مطلب تھا کہ آیتون کے پڑہنے کا مقام تلاوت سے خالی ہے اور جو اللہ کے پیغام اور تنزیل
کا مقام ہے اوسکا میدان خالی ہے یعنے حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان علیہم السلام کا اور بہت پیغمبرون کا یہہ مقام ہے اللہ کا کلام پیغمبرون پر
یہان اوترتا رہا ہے افسوس ایسا پاک شہر کافرون کے ہاتہہ مین پڑ گیا اور قرآن کا
پڑہنا یہان سے موقوف ہوگیا یہہ سنکر لوگ خوب چلا کر روئے پھر کامل بادشاہ نے دمشق
لے لیا اور اپنے بہائی موسیٰ کو دیدیا اور ناصر داؤد کو اوس کی عوض کرک اور شوبک
اور بلقا اور صلت اور اغوار دیدیا موسے بادشاہ بین تیسوین برس مر گئے اور
اون کا بہائی صالح اسمعیل اون کے بعد دمشق کا حاکم ہوا اور کامل بادشاہ بہے
بین تیسوین مر گئے اور چہتیسوین برس بادشاہ صالح نجم الدین ایوب جو کامل
بادشاہ کا بیٹا تھا دمشق پر اور اوس کے علاقون پر غالب ہوا پھر ناصر داؤد بادشاہ

سے ونشہر بیت المقدس لینے کا قصد کیا اور فرنگیون سے کامل بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسکا قلعہ آباد کیا تھا ناصر نے اوسکو گھیرا اور فتح کیا اور قلعہ کو ویران کیا پھر اکتالیسوین برس دمشق کے حاکم صالح اسمعیل نے ناصر داؤد کے ساتھ ایکا کیا اور دونون نے فرنگیون سے موافقت کر لے اور طبریہ اور عسقلان اون کو دیدیا فرنگیون نے اون دونون کا قلعہ آباد کیا اور دونون بادشاہون نے شہر بیت المقدس تمام زیارت کے مقامون سمیت فرنگیون کو دیدیا قاضی جمال الدین نے کہا ہے کہ مین اون دنون بیت المقدس مین گذرا تو مینے دیکہا کہ پادریون نے بڑی چٹان پر ندز کے واسطے شراب رکھی تھی پھر بادشاہ صالح نجم الدین الیوب نے خوارزم کے لوگون کو بلایا تا کہ اپنے چچا صالح اسمعیل سے لڑے اور وہ لوگ اوسکی مدد کرین خوارزم کے لوگ چلے اور برس بیالیس مین غزہ تک پہونچے اور مصر کی بہت فوجین اون سے مل گئین اودہر سے صالح اسمعیل نے دمشق کا لشکر بہیجا اور فرنگیون کو بلایا بہت سے فرنگی جمع ہو کر آئے اور ناصر داؤد حاضر نہین ہوا غزہ کے میدان مین لڑائے ہوئے دمشق کا لشکر اور فرنگی بہاگے اور مصر اور خوارزم کے فوج نے اون کا پیچھا کیا اون مین سے بہت لوگون کو قتل کیا اور بادشاہ صالح الیوب نے غزہ پر اور دریا کے کنارے کے شہرون پر اور بیت المقدس پر غلبہ کیا پھر تینتالیسوین برس صالح الیوب بادشاہ کے لشکر نے دمشق کو صالح اسمعیل سے لے لیا پھر چوالیسوین برس عسقلان کا قلعہ اور طبریہ کا قلعہ فتح ہوا اور یہہ فتح بیت المقدس کی جو بیالیسوین برس مین ہوئی یہہ آخری فتح ہے پھر اوس وقت سے بیت المقدس اس وقت تک مسلمانون کے ہاتھ مین ہے مولانا جلال الدین رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ سینتالیسوین برس فرنگیون نے دمیاط پر غلبہ کیا اور صالح بادشاہ اون پر جہاد کرنے کو طیار رہتے کہ ایکا ایک اونکا انتقال ہوا اون کا بیٹا توران شاہ بادشاہ ہوا اوس نے فرنگیون پر جہاد کیا اور مسلمانون کے لشکر مین شیخ عزالدین ابن عبد السلام بھی تھے پہلے غلبہ فرنگیون کا ہوا اور مسلمانون پر زور کی آندہی چلے شیخ

عزالدین ابن عبدالسلام نے اپنے ہاتھہ سے ہوا کیطرف اشارہ کیا اور بلند آواز سے فرمایا
اسے ہوا اونکو پکڑلے کئی بار یون فرمایا تو ہوا فرنگیون کے جہازون پر پلٹ گئی ہوا
نے جہازون کو توڑ ڈالا اور مسلمانون کی فتح ہوئے اور اکثر فرنگی ڈوب گئے اور
ایک مسلمان نے چلا کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
مین ایسا شخص دکھلایا کہ ہوا کو اللہ نے اوسکا تابع دار کردیا اور وہ بدھ کا دن محرم
کی تیسرے تھی اب ان لڑائیون کا حال نصاریٰ کی کتابون سے لکھا
جاتا ہے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تاریخ جاننے
والے نصرانیون کی کئی کتابون سے ان لڑائیون کا احوال لکھا ہے اوسکا خلاصہ
یہہ ہے کہ اوس زمانہ مین نصرانی لوگ جو یروشالم مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش
کے مقام کی زیارت کے لیئے اور جہان اونکو آپکی قبر کا گمان تھا اوس کی زیارت کے
لئے جاتے تھے تو ترک لوگ یعنے مسلمان اون کے ساتھہ ذلت اور بیرحمی سے پیش
آتے تھے اسباعث سے ایک نصرانی فرانسیسی فقیر شہرون شہرون نصاریٰ کو لڑائی
کے لیئے بھڑکاتا پھرا کہ یروشالم کو مسلمانون سے چھین لو تو تم بہشت مین جاوگے وہ فقیر
سن ایک ہزار چھیانوے عیسوی مین تین لاکھہ کی اور ایک کتاب مین ہے کہ اسّی ہزار
کی فوج لیکر یروشالم کے لینے کے لیئے روانہ ہوا نصاریٰ کے جس ملک مین یہہ لوگ
نکلتے تھے لوچ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے تھے کیونکہ اونکو یہہ گمان تھا کہ ہمارے
سب گناہ معاف ہین جب قسطنطنیہ مین پہونچے فقط بیس ہزار رہگئی یہہ فوج ایشیا مین
بھی پونہچنی نہین پائی تھی کہ سلطان سلیمان نے اونکو خوب طرح قتل کیا اور لشکر کو تکی اور
بوٹی کر ڈالا اور بھی کئی فوجین گئین سب تباہ ہوئین آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار نصرانی انکی
پہلی جنگ مین قتل ہوئی پھر اسّی ہزار کی ایک فوج اور ایک کتاب مین ہے کہ سات
لاکھہ کے قریب شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی اور گاڈفری فراسیسی کے ساتھہ چلے
اونھون نے بہت شہرون کو لے لیا اور ایک ہزار ننانوے عیسوی مین یروشالم
کے قریب پہونچے اور اون کی نگاہ اوس خوبصورت شہر پر پڑی بار ی خوشی سے چلا اوٹھی

کہ یروشالم پر وشالم بہت لوگ جانورون سے اوتر کر ننگی پاؤن چلے اور بعضون نے زمین چومی اور بعضے روئی جب دہاوا کیا مسلمانون نے بڑی مردانگی اور بہادری سے اونکا مقابلہ کیا مگر یہہ لوگ دیوارون کو توڑ کر شہر مین گہس پڑے لڑکون اور بوڑہون اور جوانون اور عورتون کو سبکو قتل کیا کسی پر رحم نہ کیا ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا اور یہودیون کو اون کے گرجے مین جلا دیا اور یروشالم کو لے لیا مگر فقط ساٹھہ ہزار آدمی نصرانی جیتے بچے اور گاڈفری تہوڑی دنون کے بعد مرگیا اور جو لوگ بچے اونکو روز روز دلیسہ مسلمانون سے لڑنا پڑا یورپ کے کتنی بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین لیکر فلسطین پر چڑہائی کی سن گیارہ سو چہالیس مین فرانس اور جرمنی اور اٹالیہ کے لوگون مین سے دو لاکہہ آدمیون کے قریب یہودہ کے زیر حکومت نکلے سلیمان بادشاہ نے اون سے خوب مقابلہ کیا اور یہودہ بادشاہ مرگیا پہر فرانس اور جرمن سے چالیس لاکہہ آدمیون سے زیادہ جمع ہوئے اکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو تنگی اور بوٹی کر ڈالا پہر سن گیارہ سو ستاسی عیسوی مین مسلمانون نے یروشالم کو لے لیا اسکے بعد پانچ لڑائیان اور ہوئین وہ سب بیکار ہوگئین پہلے ایک فوج انگلستان کی اور ایک فوج فرانس کی اکٹھی ہوئے وہ سب چہ لاکہہ تھے شہر یروشالم کے طرف چلے اور نصرانیون نے چاہا کہ عسقلان لے لیوین تاکہ یروشالم پر حملہ کرنا آسان ہوجاوے صلاح الدین بادشاہ تین لاکہہ کی فوج لیکر آئے لڑائی کے وقت مسلمان بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے سے ان مین قتل ہوئے نصرانی عکا مین جاکر یافا مین اوترے فرانس کا بادشاہ بیماری کا بہانہ کر کے اپنے ملک کو چلا گیا انگلستان کا بادشاہ ریچرڈ اسقدر قریب پہنچنے کے لائق ہوا کہ جہان سے یروشالم نظر آتا تہا لیکن اوسوقت انگلستان مین اور اوسکی فوج مین ایسے جہگڑے اوٹھے کہ وہ لاچار ہو کر صلاح الدین سے صلح کر کے چلا گیا اگر بادشاہ یورپ کے اوسکے دشمن تھے وہ فقیرون کا بہیس کر کے نکلا تب بہی ایک دشمن نے اوسکو پکڑ لیا وہ بہت کچہہ روپیہ دیکر چہوٹا اور سن گیارہ سو بانوے مین لندن مین داخل ہوا پہر گیارہ سو چرانوے مین صلاح الدین نے جسکا نصرانی بہی ادب کرتے ہین

انتقال فرمایا اس بادشاہ نے جب یروشالم کو فتح کیا نصرانی قیدیون پر نہایت مہربانی کی
ور جو لوگ اپنے چھوڑوائی نہین دی سکتے تھے اونکو مفت چھوڑ دیا اور نصرانی امیرون
کو اذن دیا کہ بیمارون کے ساتھہ سرکاری شفاخانون مین حاضر ہون اوس کے مرنے کے
بعد سن گیارہ سو ستانوسے مین ہنری بادشاہ چالیس ہزار کی فوج لیکر چلا اور بیروت
کو لے لیا اور امید پڑہی کہ یروشالم کو اب جلد مسلمانون سے چھین لین گے لیکن جاڑ
کی آمدنی ساری ہمتین توڑدین اوسکی عوض مین تہاران کو گھیر لیا آخر اندھیری رات
مین نصاری کا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا
مارا ہوا بہاگا چلا جاتا ہے پھر سن بارہ سو بارہ مین تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس
کے جمع ہوے اور لڑکیان بھی مردانہ بھیس کرکے گھوڑون پر سوار اور پیادہ جمع
ہوگئین تمام فرانس مین یہہ شعلہ پھیل گیا یہہ سب گیت گاتی ہوئی یروشالم کے شوق
مین چلے جاتے تھے راہ مین لوٹے گئے اور دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ ہم تم کو خدا کے
واسطے یہودیہ مین پہونچادین گے یہہ لڑکے سات جہازون مین سوار ہو کر چلے دو جہاز
ٹوٹ گئے اور جو اون مین تھے سب ڈوب گئے پانچ جہاز مصر مین پہونچے وہان سب
غلامی مین بیچے گئے جب دو سو برسون تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ
مسلمانون سے لڑ رہے تھے اور ساٹھہ لاکھہ نصرانی جان دی چکے تھے تب سن بارہ
سو اکیانوسے مین ترکون نے یعنے مسلمانون نے شہر تلمیس لے لیا جو فلسطین
مین نصاری کا پہلا قلعہ تھا یعنے فقط یہی باقی تھا اور سن چودہ سو ترپن مین سلطان
محمد بادشاہ نے قسطنطنیہ کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو نیست کر دیا پھر
اونہون نے اپنے سلطنت کو ملک ہنگاریا تک بڑہایا اور وہان سے المان پر چڑہائی
کرنے کی طیاری کی اے ایمان والو دیکھو یہہ پیش خبری چوراسیوین زبور کی محمدیون
پر کیسی مطابق پڑی کہ وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوئے چلے جاوین گے اللہ کے آگے
صیہون مین حاضر ہونگی اور دیکھو یہہ پیش خبری چوالیسوین زبور کی کیسے پورے
ہوئے کہ صیہون کے ذکر کے بعد فرمایا تھا کہ بادشاہ جمع ہو کر آئی اور ایک ساتھہ

گذرے وہ دیکھکر فوراً دنگ ہوئے وہ حیران ہوئے اور بھاگ گئے لیکن نے اون کو وہان
پکڑا اور دیکھو حضرت زکریا علیہ السلام کے بارہوین باب کی یہ پیش خبری کیسی پوری
ہوئے کہ جب یروشالم گھیرا جاویگا تب یروشالم آس پاس کی ساری قومون کے لئے
تھرتھراہٹ کا پیالہ ہوگا دیکھو نصرانی لڑتے لڑتے تھک گئی مگر یروشالم مین غلبہ نہ پایا
اب یروشالم کے لینے کا ارادہ کرتے ہوئے کانپتی ہین پھر اللہ فرماتا ہے کہ مین
اوس دن یروشالم کو ساری قومون کے لئی ایک بھاری پتھر کردونگا اور جو سب
اوسکو اوٹھاوینگے ٹکری ٹکری کئے جاوین گے اے ایمان والو دیکھو اللہ نے یروشالم
کو کیسا بھاری پتھر کردیا انصرانی فوجون نے کیسی کیسے زور کئے مگر اس بھاری پتھر کو اوٹھا نسکے
اور ٹکری ٹکری کئے گئے اگر ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا تو اللہ نے اونکی بدلے ساٹھ لاکھ
نصرانیون کو قتل کروایا دیکھو محمدیون نے اللہ کے حکم سے کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
زور سے اس بھاری پتھر کو کیسا اوٹھا لیا اور ابتک اللہ کے فضل و کرم سے اونکے
ہوئی ہین اللہ دکھلا رہا ہے کہ دیکھو محمدی لوگ جو سب پیغمبرون اور سب کتابون کے
ماننے والے ہین وہی حضرت عیسی علیہ السلام کا اور سب پیغمبرون کا ورثہ لینے
کے لائق ہین پھر دیکھو اللہ نے محمدیون کی حکومت بڑہا کر اونکو قسطنطنیہ تک پہونچایا
دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کے اونچاسوین باب کی پیش خبری کیسے پورے ہوئے
کہ تیرے اوجاڑنے والے تجھسے نکل جاوین گے پھر فرمایا کہ تیرے اوجاڑنے والے
تجھسے دور ہون گے دیکھو نصرانی لوگ یروشالم سے کسقدر دور ہو گئے اور محمدی لوگ
کہانتک پھیل گئے الحمد للہ رب العالمین اب مسجد بیت المقدس کی خوبی اور
خوشنمائی کا اور اوسمین کے برکت کے مقامون کا بیان ہے مولانا
مجیر الدین حنبلی رح جو نوین صدے مین تھے وہ لکھتے ہین کہ مسجد اقصی کی اگلے زمانہ مین عجیب
عجیب صفتین تھین اور ہمارے زمانہ مین بھی اوسکے عمارت بہت اچھی اور بہت عمدہ
ہی اور قبلہ کے پاس مسجد کے سرے پر جو جمعہ کی مسجد ہے جس مین جمعہ کی نماز ہوتے
ہے اور اب لوگ اوسیکو مسجد اقصی کہتے ہین اوس جمعہ کی مسجد مین بھی بڑی عمارت ہے

اوسمین ایک اونچا قبہ ہے جس مین رنگا رنگ نگینے جڑے ہوئے ہین اور قبہ کے پیچھے منبر اور
محراب ہے اور یہہ جمعہ کی مسجد قبلہ کیطرف سے اوترکیطرف تک پھیلی ہوئی ہے اوس مین
مین تالیس ستون ہین اور چھت بہت اونچی ہے اور یہہ مسجد قبلہ کیطرف سے اوترکیطرف
تک لمبی ہے اور وہ لنبان مین سوگز ہے اور چوڑان مین پوربی دروازے سے پچھمی
دروازے تک چھہ ہتر گز ہے اور اوسکے دش دروازے ہین کہ مسجد کے صحن سے
اون دروازون مین داخل ہوتے ہین اور اس جمعہ کی مسجد کے اندر اوسکی سرے پر
پورب کیطرف ایک مقام ہے اوسمین ایک محراب ہے اوسکو جامع عمر کہتے ہین اسلئے کہ وہ عمارت
اوس عمارت مین سے باقی ہے جو حضرت عمر رض نے بنائی تھی اور اوسکی پاس اوترطرف ایک مقام
ہے کہ وہ باب عزیز کہلاتا ہے اور اوسکی پاس اوترطرف ایک مقام ہے کہ وہ حضرت زکریا
علیہ السلام کا محراب کہلاتا ہے اور اس جمعہ کی مسجد کے باہر مسجد کے صحن مین پورب
کے طرف قبلہ کیطرف کی دیوار مین ایک بڑا محراب ہے اور لوگون مین مشہور
ہے کہ وہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت عیسلی علیہ السلام کی
مہد یعنے بچھونے سے قریب ہے اور نقل کیا گیا ہے کہ دعا اوس کے پاس قبول ہوتے
ہے مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ مینے اسکا تجربہ کیا اور مینے اللہ سے اوس جگہہ
دعا مانگی اور مینے اللہ سے بہت چیزین مانگین اللہ نے اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائین
اور یہہ جو محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اسکی پاس پورب کیطرف کو مسجد
کے کنارے پر ایک مکان ہے اوس مین ایک محراب ہے اور وہ مکان سوق المعرفت
کہلاتا ہے اور یہہ معلوم نہین کہ یہہ نام کیون رکھا ہے اوس مکان کے نیچے ایک مسجد ہے زمین
کے نیچے اوسکا نام مہد عیسی علیہ السلام مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہی حضرت مریم علیہا السلام
کا محراب ہے جہان اللہ کے پاس سے اونکو رزق ملتا تھا یعنے بن فصل کے میوی اللہ
غیب سے دیتا تھا اور اس جگہہ آپ عبادت کیا کرتی تھین اور اس جگہہ انس معلوم
ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے پھر جو شخص وہان نماز پڑھے اوسکو
چاہئے کہ سورہ مریم پڑھے اور سجدہ کی آیت پر اللہ کے لئے سجدہ کرے جسطرح حضرت

عمر رض نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب مین نماز مین سورہ ص پڑھی اور سجدہ کی آیت
پر اللہ کو سجدہ کیا اور اس جمعہ کی مسجد سے باہر پچھم کیطرف کو مسجد کے صحن مین ایک مقام
ہے کہ جامع مغاربہ کہلاتا ہے اور وہان انس اور ہیبت اور رعب معلوم ہوتا ہے
اور ظاہر یون ہے کہ وہ حضرت عمر رض کی بنائی ہوئے عمارت مین سے ہے کیونکہ شداد رض
سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض جب مسجد مین فتح کیدن داخل ہوئے اوسکے آگے کیطرف
بڑہے پچھم کیطرف پھر فرمایا کہ ہم یہان مسجد بنائینگے سو یہہ مقام مسجد کے آگے کیطرف
پچھم کے قریب ہے اور گمان جاتا ہے کہ حضرت عمر رض کا بنایا ہوا اور یہہ بھی گمان ہے کہ
امیہ والون کا بنایا ہوا ہو جو مسجد کے سرے پر پورب کے طرف سے پچھم کیطرف تک تھا
واللہ اعلم اور اب لوگ مسجد اقصی اسیکو کہتے ہین جو قبلہ کیطرف مسجد کے سرے پر
جمعہ کی مسجد بنی ہوئی ہے جسمین منبر اور بڑا محراب ہے اور حقیقت مین مسجد اقصی
ساری مسجد کا نام ہے جس پر چار دیواری کھینچی ہوئے ہے اور یہہ عمارت جو مسجد
کے سرے پر ہے اور بڑی چٹان کا قبہ اور عمارتین وغیرہ پیچھے بنائی گئی ہین مولانا مجیرالدین
ساری مسجد کا اندازہ یون بیان کرتے ہین کہ مینے اسمین خود بڑی کوشش کی اور یہہ
مسجد میری سامنے رسیون سے ناپی گئی تو اوسکی لنبان قبلہ کی دیوار سے اوترکیطرف کے
مکان تک چھ سو ساٹھہ گز ہے اور چوڑان پورب کی دیوار سے پچھم کے مکان تک چار سو
چھہ گز ہے قائدہ بیت المقدس کعبہ شریف سے دکھن کیطرف ہے تو وہان قبلہ کی دیوار
دکھن کیطرف ہے مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ صخرہ یعنے بڑی چٹان مسجد کے بیچون
بیچ مین ہے بڑے صحن کے اوپر اور وہ صحن مسجد کی زمین سے سات گز اونچا ہے اوس
صحن پر صخرہ ہے صخرہ کے اوپر ایک قبہ نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے کہ صحن کے
اوپر سے اکاون گز کا اونچا ہے تو وہ قبہ مسجد کی زمین سے اٹھاون گز ہوا اور قبہ کے
زمین اور دیوارین اندر سے اور باہر سے سنگ رخام سے بنائی ہوئے ہین اور رنگا
رنگ نگینے اوس مین جڑے ہوئے ہین اور اوس قبہ کے چار دروازے ہین اور صخرہ
کے نیچے ایک غار ہے قبلہ کیطرف کو کہ پتھر کی سیڑھیون سے اوترکر اوس غار مین

پہونچتی ہین اور اس غار مین انس اور شان وشوکت معلوم ہوتے ہی اور حافظ جمال الدین
احمد ابن محمد شافعی جو حدیثون کے یاد رکھنے والے بیت المقدس کے رہنے والے
ہین اونہون نے کتاب مثیر الغرام جو بیت المقدس اور شام کی زیارت کے بیان مین
لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ ابو بکر ابن عربی نے امام مالک کی موطا کی شرح لکھی ہی اوسمین
لکھا ہے کہ یہہ چٹان اللہ کی قدرت کی عجائب چیزون مین سے ہے کیونکہ وہ ایک چٹان
ہے اور بیچ مسجد اقصی کے بیچون بیچ مین ہر طرف سے جدا ہے اوسکو کوئی
نہین تھامی ہوئے رہے مگر وہی اللہ جسنے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہے وہی
اوسکو تھامی ہوئی ہے اور اوسکی نیچے ایک غار ہے کہ وہ ہر طرف سے اوس سے
جدا ہے اوسپر ایک دروازہ ہے کہ نمازون کے لئے اور اعتکاف کے لئے کھولا
جاتا ہے ایک مدت تک مین ڈر کے مارے اوسکے نیچے داخل نہین ہوا کیونکہ مین ڈرتا
تھا کہ وہ میرے گناہون کے سبب سے مجھپر گر پڑے گا پھر مینے دیکھا کہ ظالم لوگ اور
کھلم کھلا گناہ کرنے والے لوگ اوسمین داخل ہوتے ہین پھر سلامت نکلتے ہین مینے
ارادہ کیا کہ مین داخل ہوان پھر مینے کہا شاید اونکو ڈھیل دی گئی ہوا اور مین جلد
پکڑ لیا جاؤن پھر مینے ایک مدت دیر کی پھر میرا ارادہ پکا ہوا اور مین داخل ہوا
پھر مینے عجب معاملہ دیکھا اوسکے ہر طرف ہم چلتے تھے اور اوسکو زمین سے جدا دیکھا
تھے ایک ذرا سا بھی زمین سے لگا ہوا نہین ہے اور بعضے طرف زمین سے بہت جدا
ہے اور بعضے طرف کم جدا ہے تمام ہوا کلام ابو بکر ابن عربی کا مولانا مجیر الدین رح
فرماتے ہین کہ لوگون مین مشہور یون ہے کہ وہ چٹان آسمان اور زمین کے بیچ
مین ادھر مین لٹکے ہوئے رہے اور نقل کیا گیا ہے کہ وہ اسیطرح پر رہا یہان تک
کہ ایک حاملہ عورت اوسکے نیچے داخل ہوئے جب اوسکے نیچے بیچون بیچ مین پہنچے
ڈر گئے اور اوسکا حمل گر پڑا تب اوسکے آس پاس یہہ گول عمارت بنائی گئی کہ
لوگون کی آنکھون سے یہہ معاملہ چھپ گیا مولانا ابو البرکات جو بہار کے رہنے والے
ہین اور سن بارہ سو اٹھتر مین اونکو بیت المقدس کی زیارت میسر ہوئی اونکا رسالہ

کلکتہ مین چہپا ہے اوس مین اونہون نے لکہا ہے کہ وہان یہہ دستور ہے کہ ذی الحجہ کی نوین تاریخ جو حج مین عرفات مین ٹہیرنے کا دن ہے اس چٹان شریف کو بہارتے ہین اور اوس خاک کو تبرک سمجہتی ہین الحمد للہ کا شکر ہے کہ اس عاجز کو بہی تہوڑی خاک جہاڑی ہوئے اوس دن کی اون بزرگ نے دی جو زیارت کو لیے گئے تہے اور یہہ بہی لکہا ہے کہ لوگ اوس چٹان کو تخت رب العالمین بولتے ہین اور دائرہ اوس چٹان کا اندر سے دوسو چوبیس گز اور باہر سے دوسو چالیس گز ہے مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ مسجد بیت المقدس کے اخیر مین اوتر کیطرف کو پچہم کے پاس بہت چٹانین ظاہر ہین لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ سے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کیونکہ یہہ چٹانین زمین مین گڑی ہوئی ہین اور کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے وہ اپنے جگہہ سے ہٹین اور اوسطرف باب دویدار یہ کی پاس ایک مضبوط قبہ ہے اوسکے اندر ایک چٹان ہے زمین مین گڑی ہوئی وہ قبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قبہ کہلاتا ہے اور وہ چٹان جو اوسمین جمی ہوئی ہے لوگ کہتے ہین کہ یہہ وہی چٹان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد کے بنوانے سے فراغت کرکے اوسپر کہڑے ہوکر دعائین مانگین اور اللہ نے اونکے دعائین قبول فرمائین اور یہہ مقام کرسی سلیمان ع کہلاتا ہے اور مشہور ہے کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے اور یہہ عمارت جو اوسکے اوپر ہے قوم امیہ کی بادشاہت کیوقت سے ہے اور بہت سے عمارتین مسجد مین ہین جنکا ذکر مولانا مجیر الدین نے کیا ہے جو بادشاہون نے بنائی ہین اور لکہا ہے کہ مسجد مین پورب کیطرف چٹان کے صحن سے اور پوربی دیوار سے بیچ مین زیتون کے بہت پرانے درخت ہین رومیون کیوقت کے اور چٹان کے صحن کے نیچے پورب کیطرف زیتون کے پاس بسطامی گوشہ ہے اوسجگہہ پر انس بابا جاتا ہے بسطامی فقیر یعنے حضرت ابو یزید بسطامی رح کے سلسلہ کے فقیر وہان اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے تہے اب ہمارے وقت مین اوسکا دروازہ بند کردیا گیا اور اس مسجد مین بہت سے مقام اور عمارتین ہین جنکا

بیان بہت ہے کیونکہ اس مسجد کی صفتین بہت بڑی ہین کوئی خیال مین نہین لا سکتا مگر
وہی شخص جو آنکھون سے دیکھی اور یہہ جو مینے ذکر کیا یہہ نمونہ کے طور پر ہے اور اس
مسجد کی بڑی خوبی یہہ ہے کہ مسجد کے اندر انسان جس جگہہ بیٹھی اوسکو یہی نظر آتا ہی
کہ یہہ جگہہ سب جگہون سے اچھی اور خوشنما ہے اسلیئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالے نے
اس مسجد کو جمال کی آنکھہ سے دیکھا ہے اور کعبہ شریف کو اور حرمت والی مسجد کو
جلال کی آنکھہ سے دیکھا ہے سو مسجد اقصیٰ نہایت کشادہ اور نورانی اور خوبصورت
ہے اور کعبہ شریف اور اوسکی آس پاس کی مسجد پر نہایت جلال اور شان و شوکت
اور دہشت ظاہر ہے اے ایمان والو یہہ سارا نور اور حسن اس پاک مسجد پر
محمدی وقت مین ظاہر ہوا جب سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
کی رات مین اس مسجد مین بلایا اور آپنے سب پیغمبرون کے ساتھہ یہان نماز پڑہی
جب سے بڑی بڑی برکتین یہان ظاہر ہوئین اس پاک مسجد سے اور اس پاک شہر
سے جو جو وعدے اللہ نے کئے تھے سب پورے ہوئی مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین
کہ اس مسجد کے نیچے قبلہ کیطرف کو ایک بڑا مکان ہے اوسمین دیوارین ہین اور نیز
چھت ہے اور وہ اوس جگہہ کے نیچے ہے جس مین محراب اور منبر ہے اور یہہ
نیچے کا مکان قدیم مسجد اقصیٰ کہلاتا ہے اور شاید یہہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنائی ہوئی عمارت کی نشانی ہے اوسکی عمارت کی مضبوطی اور پختگی سے یہہ بات
معلوم ہوتی ہے اور اس جگہہ کی پہلو مین مسجد کے نیچے اوسطرف کے نیچے جسمین درخت اور
زیتون ہین ایک بڑا مکان ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اصطبل کہلاتا ہے اور وہ
مسجد کی اکثر زمین کے نیچے داخل ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کی بنائی ہوئے عمارت مین سے ہے مسجد کی دیوار جو قبلہ کیطرف ہے اوسکے نیچے
سے ان دونون مکانون مین پہونچتے ہین اس مسجد مین عبد الملک بادشاہ کیوقت
مین اور اوسکے بعد چار منارے تھے اور ہمارے وقت مین بھی چار منارے ہین
اور اس مسجد کے گیارہ دروازے ہین دو دروازے تو پوربی دیوار مین ہین

دونون دیوار کے اندر ہین ایک باب الرحمت دوسرا باب التوبہ کہلاتا ہے اور اب اندونون
مین راہ نہین ہے اور ان دونون دروازون کے اوپر مسجد کے اندر ایک مکان
ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اور اس مسجد مین حضرت سلیمان علیہ السلام
کا بنایا ہوا کوئی مکان سوائے اس مکان کے باقی نہین اوس مکان کی زیارت
کا قصد کیا جاتا ہے اوس پر جلال اور شان وشوکت ظاہر ہے اور پورب دیوار
مین انہین دو دروازون کے پاس ایک دروازہ ہے جو بند کیا ہوا ہے باب الاسباط
مسجد کے اخیر مین اوتر کیطرف کے اخیر مین پورب کیطرف ہے اور وہ باب الرحمت اور
باب التوبہ کے قریب ہی اور باب حطہ اور باب شرف الانبیا دونو مسجد کے اوترطرف مین
اور باب شرف الانبیا اب باب دویداریہ کہلاتا ہے اور باب الغوانمہ جو قوم غانم کے محلہ
کیطرف ہی وہ پچھم کیطرف کے آخر مین اوترطرف ہی اور باب الناظر قدیم دروازہ ہی اوسکی
عمارت عیسی بادشاہ کیوقت مین نئی بنائی گئی سن چھ سو کی حدون مین اور باب الحدید
دروازہ پاکیزہ ہی اوسکی عمارت مضبوط ہی اوسکو نئے سرے سے بنایا ہے شام کے نائب
ارغون کاملی نے اور باب القطانین روئی والون کی بازار کیطرف ہی اسلیئے اوسکا یہہ
نام رکھا گیا ہی اوسپر لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ ناصر محمد جو قلاؤون کا بیٹا ہے اوس نے اسکی
عمارت نئے سرے سے بنائے سن سات سو سینتیس مین اس سے معلوم ہوا کہ یہہ
دروازہ قدیم ہے اور یہہ دروازہ بڑا ہے اسکی عمارت نہایت مضبوط ہے اوسکے
نزدیک باب المتوضا ہے کہ اوس سے نکل کر لوگ وضو کے مقام مین جاتے ہین اور
وہ قدیم تھا اور وہی بڑا تھا علاء الدین نے اوسکو نئے سرے سے بنایا جب وضو کے
مقام کو بنایا اور باب السلسلہ اور باب السکینہ دونون ایک ہین اون دونون سے
نکل کر لوگ بڑی سڑک کیطرف جاتے ہین جسکا نام خط داؤد علیہ السلام مشہور ہے اور
باب المغاربہ مغربی لوگون کے محلہ کیطرف ہے اور یہہ دروازہ پچھم کیطرف کے اخیر مین
قبلہ کے نزدیک ہے یہہ آٹھ دروازے باب الغوانمہ سے باب المغاربہ تک مسجد
کے پچھم طرف ہین اور اس مسجد کے قبلہ کیطرف اور پورب کیطرف جنگل ہے اور

پچھم اور اوترکیطرف مسجد کو گھیرے ہوئی ہین فائدہ اسباط کے معنے ہین پوتے یعنے
حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹون کی نسل مین جو لوگ تھے وہ اس واسطے
سے آئے ہون گے اور حطہ کے معنے ہین گناہ کا اوترنا یعنے یا اللہ ہمارا سوال
تجھسے گناہ کا اوترنا ہے یعنے ہمارے گناہون کو ہمپرسے اوتار دے یعنے
معاف کر دے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین سورہ بقر مین خبر دی ہے کہ اسرائیلیون
سے کہا گیا کہ اس بستی مین داخل ہوا اور جہان چاہو کہاؤ اور دروازے مین
سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حِطّۃٌ کہو اون لوگون نے حطہ کے بدلے اور بات کہی
یعنے اناج کا نام لیا اونپر وباپڑی ہزارون آدمی مرگئے اوپر کی آتیون مین ذکر
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے اس سے ظاہر یون ہے کہ یہہ ذکر اوسیوقت کا ہے
تو وہ دروازہ بیت المقدس کا نہین ہو سکتا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس
تک نہین پہونچے مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ یہہ دروازہ جو باب حطہ
کہلاتا ہے یہہ وہ دروازہ ہے جو اریحا مین تھا جب اریحا ویران ہوگیا یہہ دروازہ
اس مسجد مین اوٹھا لایا گیا اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
اریحا تک بھی نہین پہونچے جیسا کہ توراۃ شریف سے صاف ظاہر ہے آپکے بعد حضرت
یوشع علیہ السلام نے اریحا کو فتح کیا بعضے تفسیر والے یون سمجھے ہین کہ یہہ
ذکر حضرت یوشع علیہ السلام کیوقت کا ہے اور وہ دروازہ اریحا کا تھا اللہ کا شکر
ہے کہ ہمکو اس دروازے کا پتا مل گیا عبد السلام ابن تیمیہ کی منتقی الاخبار مین جہان
یہہ ذکر ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے برس مکہ کیطرف
تشریف لے چلے وہان حدیث مین یہہ لفظ ہے کہ آپ ٹیلے پر پہونچے اس جگہہ پر مولانا
قاضی محمد ابن علی شوکانی رح شرح مین لکھتے ہین کہ ابن اسحاق کی روایت مین یون ہے
کہ آپنے فرمایا کہ کون شخص ایسا ہے جو ہمکو ایسی رستہ پر لے چلے جس بستی مین وہ
لوگ نہون ایک شخص نے کہا مین لے چلونگا وہ آپکو ایک مشکل رستہ سے لے گیا
جب اوس مقام سے نکلا اور نرم زمین مین پہونچے آپنے فرمایا تم اللہ سے معافی مانگو لوگون نے

معافی مانگی آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے یہی حطہ ہے جو اسرائیلیون پر پیش کیا گیا تھا وہ اوس سے رک رہے اور یہہ ٹیلا مرار کا ٹیلا تھا اور وہ پہاڑ مین رستہ ہے انتہی حدیث کا ایک مطلب یہہ ہوسکتا ہے کہ اللہ سے اپنے گناہون کے معافی مانگنا یہی حطہ ہے یعنے حطہ کے یہی معنے ہین اور ظاہر مطلب اس حدیث کا یہہ ہے کہ یہہ وہی مقام ہے جس جگہہ اون لوگون کو حطہ کہنے کا حکم ہوا تھا اور یہہ بات قیاس کے موافق ہی حضرت موسی علیہ السلام کا حجاز مین یعنے مکہ اور مدینہ مین آنا خوب طرح ثابت ہی اس کتاب کے سرے پر اسکا پورا بیان ہوچکا ہے معلوم ہوا کہ یہہ دروازہ مکہ شریف کے قریب تہا پھر کیا عجب ہے کہ یہہ دروازہ مکہ سے اریحا مین پہنچا ہو پھر وہان سے بیت المقدس مین پہونچا ہو مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ وہ جمعہ کی مسجد جسکو لوگ اب مسجد اقصی کہتے ہین اسکے اندر ہے اور اوسکے دروازون پر سات سو قندیلین ہین اور صخرہ شریف کے قبہ مین اور اوسکے آس پاس پانسو قندیلین ہین جو ہر شب کو عشا کیوقت اور صبح کیوقت روشن ہوتی ہین اوسکے سوا جو مسجد کے اور مقامون مین روشن ہوتی ہین اور ہمارے ملک مین اسقدر قندیلین کسی مسجد مین نہین روشن ہوتی ہین اور شعبان کی بیچون بیچ کی راتکو اس مسجد کے اندر کی جمعہ مسجد مین اور صخرہ کے قبہ مین بیس ہزار قندیلون سے زیادہ روشن ہوتی ہین اور اسیطرح معراج کی رات مین یعنے رجب کی ستائیسوین شب اور مولد شریف کی شب کو اور رمضان شریف کی ستائیسوین شب کو اتنے چراغ روشن ہوسکتے ہین جو کسی مسجد مین نہین ہوسکتے اور تنخواہین جو وہان علم پڑہانے والون کی اور خادمون کی اور اذان کہنے والون کی اور قرآن پڑہنے والون کی مقرر ہین وہ بہت کثرت سے ہین اب یہہ بیان ہے کہ اس مسجد کو نصاری اور یہود دیکھی پہچانتے ہین کہ اپنی اصلی جگہہ پر ہے سید منصور علی صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین پادری شیرنگ کی الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کرتے ہین کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کہلاتا ہے اوس مین کوئی نصرانی ہرگز نہین جانے پاتا اور اگر

دغا سے داخل ہو اور کہل جاوے تو اوسکو ضرور قتل کرین جسوقت نصرانیون کی فوج نے یروشالم کو اپنے قبضہ مین کرلیا تھا تب سے اس زمانہ تک کوئی نصرانی اوسمین داخل نہین ہوا مگر ایک شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن جسنے اپنے طبابت کے وسیلہ سے مسلمانون کے امام سے ایسی موافقت پیدا کی تھے کہ وہ اوسکو تین بار مسجد کے اندر لے گیا یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ حرم شریف لنبائی مین ایک ہزار چار سو ننانوے فٹ ہے یعنے مسجد اقصی کے نماز کے محراب سے باب الاسلام تک اور عرض مین نو سو پچانوے فٹ ہے اس احاطہ کے درمیان ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چار سو پچاس فٹ چوکھونٹ مین ہے دہری ہے کہ احاطہ کے سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اوسپر چڑہنے کے لئے چارون طرف اچھی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے اور ہر ایک سیڑہی پر اچھی اچھی محراب ہین جو نہایت خوشنما نظر آتے ہین اوسکے بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہے اوسکے پتھر بعضے بہت پرانے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کسی قدیم عمارت کی تھے اوس کرسی کے کنارے پر بہت سے حجرے بنی ہین جنمین درویش اور ملا اور موذن اور سب سامان مرمت کے موجود رہتے ہین لیکن سب سے خوبصورت وہ مسجد ہی جو کرسی کے بیچون بیچ ہے اور صخرہ کے نام سے مشہور ہے اوسمین چار دروازے ہین ایک دروازے پر ایک اوسارا یعنے برآمدہ ہے پہلا درجہ اوسکا سنگ مرمر سے بنا ہے لیکن جو پتھر اوسمین لگے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کی پتھر ہونگی یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس عمارت کے دیکھنے سے مجکو ایسی خوشی ہوئے جو دوسری عمارت سے ہرگز نہین ہوئی اس مسجد کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اوسکی چھت شیشے کے پتون سے بنی ہوئے ہے جسپر سے تمام یروشالم دکھائی دیتا ہی اے ایمان والو دیکھو یہہ پیش خبری کیسے پوری ہوئے کہ اللہ کے گھر کا پہاڑ ٹیلون سے اونچا کیا جاویگا ہر میشیس بونا رڈ یڈی جو سن اٹھارہ سو چھین علیسوی مین بیت المقدس گیا تھا اوسنے ۱۸۵۵ء مین ایک کتاب وہان کے احوال کی لندن مین چھپوائی اوسمین

صخرہ شریف کے ذکر مین لکھا ہے کہ وہ سوا تیرہ گز چوڑا ہے اور ہیں گز لنبا ہے اور پونے چھہ گز اوسکی بلندی ہے اسمین سے ایک ٹکڑا فراسیسی لوگ کاٹکر قسطنطنیہ کو لے گئے اور ایک ٹکڑا اسمین سے روس کو لے گئے اور سونے کے برابر بیچا کٹی ہوئی اور بے کٹی ہوئے کے رنگ مین بہت فرق ہے یہہ پتھر سب اوپر برابر نہین ہے لیکن ایسا اونچا نیچا بھی نہین ہے اور تمام گرد اسکی تھوڑا برابر کیا گیا ہے اوسکو کسی سبب سے ایسا ہی رہنے دیا ہے میری رائے مین اسکی رہنے دینے کا سبب یہہ ہے کہ یہی کھلیان ارونہ یبوسی کا تھا جہان حضرت داؤد علیہ السلام نے قربانی کی تھی اور اللہ کے فرشتے کو وہان کھڑے دیکھا تھا اسکے اندر ایک یا دو سنگ مرمر کے ستون گز بھر کے اونچی رکھی ہوئے ہین جیسی عمدہ ستون حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے ویسی معلوم ہوتے ہین یوسیفس کہتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے ستون پیتل کے تھے لیکن انکی مشابہت اون سے کم نہین ہے انکی یہودی طرز ہونے مین کچھہ شک نہین ہے اور وہ جا ہی جس جگہہ کے ہون قدیم زمانہ مسجد کے ہین جنکو حضرت داؤد علیہ السلام کے یا حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاریگرون نے خوب صاف کیا تھا پادری اسکاٹ متی کے انجیل کی اردو تفسیر مین تیئسوین باب کے اخیر مین لکھتا ہے کہ قدیم زمانہ مین جس جگہہ پر ہیکل یعنے مسجد بنا ہے لگی تھے اب اوس جگہہ کے چوگرد ایک دیوار بنی ہوئی ہے اور اس دیوار کے باہر وار ایک جگہہ ہے جو یہود کے ماتم کی جگہہ کہلاتی ہے ہر جمعہ کو سب وہان کے رہنے والے جمع ہوکر اپنی قوم کی تباہ حالی اور ہیکل کی بربادی کی باعث اوس جا پر ماتم کرنیکو جایا کرتے ہین اور اس جگہہ کے واسطے ہمیشہ کرایہ دیا کرتے ہین آسے محمدی بہائیو دیکھو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ محمدیون نے جہان مسجد بنائی ہے وہ وہی جگہہ ہے جہان قدیم زمانہ مین مسجد تھی اور اوس جگہہ کے چوگرد یہودی جمع ہوکر ماتم کرتے ہین کہ ہای یہہ مسجد ہمارے قبضہ سے نکل گئے اور محمدیون کو مل گئی یہودی لوگ چاہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منکر رہین اور اس مسجد پر قبضہ کرلیوین

و مسلمانون کو نکال دین افسوس یہودیون کی عقل پر اتنا نہین سوجہتی کہ جو یہودی محمدی ہوگئے ہین اونہون نے سب پیغمبرون کا ورثہ پایا ہے یہہ کہلی نشانی دیکہتے ہین اور محمدی دین مین نہین آتے ڈبلوا ج بارٹ لیٹ ۱۸۴۲ عیسوی مین یروشالم مین گیا تہا اوسنے ایک کتاب لکہی ہے اوسکا نام رکہا ہے زیارت بیت المقدس اوسکے صفحہ ۱۴۸ مین لکہا ہے کہ یہودیون کی عبادت کی جگہہ جو مسجد کی دیوار کے نیچے ہے داہنی اور پورب کیطرف کے کونے پر وہی دیوار پرانی معلوم ہوتی ہے بہت دور تک دیوار اوسکی قریب پل کے برج ٹوٹی ہوئی ہین وہ بہی بہت پرانے ہین اور یوسیفس نے اپنی تاریخ مین بیان اوسکا کیا ہے اور مسجد اقصی کے قریب دروازہ ہے وہ بہی نہایت پرانا معلوم ہوتا ہے اور اوسکا طرز عمارت کا دوسرا ہے اگر سے پلے کا نہین ہین تو آدریان نے اوسکو اونہین پتہرون سے بنوایا ہے اور صفحہ ۱۴۹ مین لکہا ہے کہ پچہم کا حصہ دیوار قلعہ کا ہپکس کا فصیل کا اور مرسنی کا یہہ تینون قلعے رومیون نے چہوڑدی تہے ہیکل کا اور اوسکے گرد نواح کا ایک پتہر دوسرے پر نہین رہا لیکن اوسکے گرد نواح کی دیوارین اور بڑی دیوار کے گرنیکے باعث سے بچگئی تہین جو ابتک موجود ہین اور بہت زمانہ تک یروشالم کی یادداشت کیواسطے موجود رہین گے پل شاید اوسی زمانہ مین توڑدیا گیا تہا اور اوسکا حصہ ابہی تک باقی ہے فائدہ جب قدیم عمارتون کے آثار اس مسجد مین صاف ظاہر ہین تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو فرمایا تہا کہ ایک پتہر دوسرے پتہر پر نہین بچیگا یہہ بات خاص ہیکل کے حق مین فرمائی تہے یعنے وہ مسجد کی عمارت جو بیچون بیچ مین بڑی چٹان پر تہے اوسکو بالکل رومیون نے ڈہادیا اور مسجد کی احاطہ کے دیوارین اور دروازے باقی رہے ہون تو عجب نہین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین دروازے مسجد کے موجود تہے ایک دروازے کا ذکر صاف حدیث مین یون آیا ہے کہ آپنے فرمایا دَخَلْتُ المسجد من باب تمیل فیه الشمس والقمر مولانا مجیر الدین کی کتاب مین اور در منثور مین تمیل کا

لفظ سے جسکے معنے ہین جو کھلتا ہے اوسمین یعنے اوس دروازے مین سورج اور چاند لیتے
ڈوبنے کے لیئے اوس طرف جو اتا ہے اور مولانا جلال الدین کی کتاب جو بیت المقدس
کے فضائل مین ہے اوسمین تمثیل لکھا ہے میم کے بعد سے زیادہ ہے اسکے معنے یہہ
ہین کہ اوسمین مثال یعنے نقشہ تھا سورج اور چاند کا اگر یہہ لفظ لکھنے والے نے ٹھیک
لکھا ہے تو اوس دروازے مین سورج اور چاند کا نقشہ بنا ہوا تھا اس مین کچھہ
تعجب کی بات نہین مولانا جلال الدین نے اسی کتاب کے سترہوین باب مین
لکھا ہے کہ جو لوگ تارون کے پوجنے والے تھے اونہون نے شہر دمشق کے سات
دروازے بنائے تھے ایک دروازے پر نقشہ سورج کا ایک پر چاند کا اسیطرح
ہر ہر دروازے پر نقشہ ایک ایک تارے کا بنایا تھا پھر اس مسجد کے دروازے
پر بھی رومیون نے نقشہ سورج اور چاند کا بنایا ہو تو کیا عجب ہے اسکے سوا اور
دروازون کا ذکر بھی حدیث مین پایا جاتا ہے جن لوگون کے زبانی حدیثین چلی آ
ہین او نپر ہم غلطی کا گمان کیون کرین در منثور مین ابن سعد اور ابن عساکر کی کتاب سے
لکھا ہے کہ جب معراج کی صبح کو آپ سے اون لوگون نے مسجد کے پتے پوچھے آپ
فرماتے ہین کہ اللہ نے بیت المقدس کو مجھ پر ظاہر کر دیا مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا اور
اوسکی نشانیان اونکو بتلاتا جاتا تھا ایک نے کہا مسجد کے کے دروازے ہین اور
مینے اوسکے دروازے نہین گنے تھے تو مین اوسکو دیکھنے لگا اور دروازہ دروازہ
گننے لگا اور اونکو بتلانے لگا اگر یہہ بات آپنے فرمائی ہے تو بیشک بہت سے دروازے
باقی تھے رومیون کے ہاتھہ سے بچ گئے ہون یا اون کے ڈہا دینے کے بعد آدریان
بادشاہ نے پھر بنا دئے ہون واللہ اعلم اب اس پاک شہر مین جو مدرسے
اور درویشون کے تکیے اور اور برکت کے مقام ہین اون کا بیان
ہے مولانا مجیر الدین لکھتے کہ دو مدرسے مسجد کے اندر ہین ایک فارسیہ کہلاتا ہے
جو مسجد اقصی کے اندر ہے دوسرا نحویہ جو بڑی چٹان کے صحن کے کنارے
پر ہے اوسکو عیسی بادشاہ نے سن چھہ سو چار مین عربی زبان

کے علم مین مشغول ہونیکے لیے بنایا ہے اور اوسپر اچھی اچھی خیراتین مقرر کی ہین اور جو
مدرسے اور درویشون کے تکیے مسجد کے آس پاس ہین سو یہ ہین ایک تکیہ وہ جو
مسجد اقصی کے قریب منبر کے پیچھے ہے اوسکو صلاح الدین بادشاہ نے مولانا جلال الدین
شاشی پر پھر اون کے بعد اون کی راہ کے چلنے والون پر وقف کر دیا تھا مولانا
بیت المقدس مین مجاور رہتے اور اللہ کی عبادت مین مشغول تھے اور وہ مدرسے
جو دیوار کے پاس پچھم کیطرف ہین سو اول خانقاہ فخریہ ہے جو قاضی فخر الدین نے
وقف کر دی ہے کہ وہ اسلام کے لشکرون کے داروغہ تھے اصل اونکی قبطی ہے
پھر وہ مسلمان ہوئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے اونہون نے بہت سے وقف
کیئے اور علم والون سے احسان کئے اور سن سات سو بتیس مین انتقال کیا ایک
مدرسہ تنکزیہ ہے جو امیر تنکز ناصری نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے یہہ مدرسہ بڑا ہے
اوسکی عمارت سب مدرسون سے زیادہ مضبوط ہے اس امیر نے مسجد مین بہت
عمارتین بنائین ایک مدرسہ وہ ہے جو امیر منکلی بغا احمدی نے بنایا ہے جو حلب
کے نائب تھے اوسکی پاس مدرسہ سلطانیہ اشرفیہ ہے جو مسجد اقصی کے اندر باب
السلسلہ کے نزدیک امیر حسن ظاہری نے بنایا تھا پھر اشرف بادشاہ نے اوسمین
اوستادکو اور صوفیون کو اور علماؤن کو مقرر کیا پھر اشرف بادشاہ نے سن آٹھ سو
بچاسی مین اوسکو کھود کر اوس جگہہ اوس سے بڑا اور کشادہ مدرسہ بنایا مدرسہ
عثمانیہ روم کے سردارون مین سے ایک عورت نے بنایا ہے اصفہان شاہ
خاتون اوسکا نام تھا اور وہ خانم کہلاتے تھے اور اس مدرسہ پر روم وغیرہ
مین خیراتین مقرر ہین اور اوسکے دروازے پر سن آٹھ سو چالیس کی تاریخ
لکھی ہے اس مدرسہ کے سامنے ایک سرای ہے جو خواجہ شمس الدین نے بنای ہے
جو اشرف بادشاہ کے خواصون مین سے تھے مدرسہ خاتونیہ باب الحدید کے پاس ہے
جو اغلی خاتون نے بنایا ہے جو شمس الدین کی بیٹی بغداد کی رہنے والی تھی اور ایک کھیت
کو اوسکے خرچ کے لئے وقف کر دیا مدرسہ ارغونیہ باب الحدید کے پاس ہے اوسکو

رکھون کا لی نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے اونہون نے سن سات سو اٹھاون
مین انتقال کیا مدرسہ عزبہ جو ابوبکر ابن عزبہ انصاری شافعی نے بنایا ہے جو مصر
کے صاحب دفتر تھے اونہون نے سن آٹھ سو چیاسی مین اوسکی بنا نے سے فراغت
کی مدرسہ جوہریہ جو جوہری نے سن آٹھ سو چوالیس مین بنایا ہے مدرسہ منجکیہ شام کے
نائب منجک نے بنایا اور اوسپر وقف کیا اور علماؤن کو اور تنخواہ دارون کو مقرر کیا پھر
ہماری زمانہ مین اوسکا حال تباہ ہو گیا یہہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے پچھم کی طرف ہین
اور وہ مدرسے جو اوتر طرف ہین وہ یہہ ہین مدرسہ جاولیہ جو امیر علم الدین سنجر جاولی
نے بنایا ہے جو غزہ کی نائب تھے اور علم والون مین سے تھے اب اوس مدرسے
مین بیت المقدس کا نواب رہتا ہے مدرسہ صبیبی امیر علاء الدین نے بنایا
جو قلعہ صبیبی کے نائب تھے پھر اس شہر مقدس کے نائب ہوئے مدرسہ اسعردیہ
خواجہ عبد الغنی اسعردی نے سن سات سو ستر مین بنایا ہے مدرسہ فارسیہ امیر
فارس بکی نے بنایا ہے ایک مدرسہ امین الدین نے ایک مدرسہ امیر تمازی
مجاہد علم الدین نے ایک مدرسہ قاضی عبد الباسط نے بنایا ہے شیخ اوسکے
شیخ شمس الدین محمد نے ڈالی تھے وہ بن نہ چکا تھا کہ وہ مر گئے شیخ عبد الباسط
نے اوسکو بنایا اور درویشون پر شرط کر لی کہ حضوری کے بعد سورہ فاتحہ پڑھا
کرنا اور اوسکا ثواب شیخ شمس الدین کو بخشا کرنا مدرسہ کریمیہ کریم الدین نے
بنایا ہے جو مصر کے ناظر تھے دو مدرسے شہاب الدین ظاہری نے بادشاہ ظاہر
برقوق کے وقت مین بنائے ہین اور وہ مدرسے جو شہر مین ہین بعضے ایسے ہین
کہ مسجد کی دیوار سے ملے نہین ہین مگر اوس کے نزدیک اوتر کی طرف ہین وہ یہہ
ہین مدرسہ صلاحیہ باب الاسباط کے پاس ہے جو صلاح الدین بادشاہ نے وقف
کر دیا ہے اور وہ رومیون کے زمانہ کا گرجا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت مریم
علیہا السلام کی مان حضرت حنہ کی قبر ہے اس مدرسہ کے اوستادون کی ملک اسلام مین
عمدہ عمدہ تنخواہین ہین اوسکے قریب تکیہ شیخونیہ ہے جو امیر سیف الدین نے وقف کر دیا ہے

ایک مدرسہ کاملیہ ہے جو حاجی کامل نے بنایا ہے جو طرابلس کے رہنے والے تھے ایک مدرسہ معظم عیسیٰ نے ایک مدرسہ خواجہ مجدالدین نے ایک مدرسہ شیخ وجیہ الدین حنبلی نے بنایا ہے ایک مدرسہ محدثیہ اوسکی پاس عزالدین اردبیلی محدث نے آٹھوین صدی مین بنایا ہے یہہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے قریب اوتر کیطرف ہین اور وہ جو مسجد کے پچھم طرف ہین سو یہہ ہین ایک تکیہ پچھم کیطرف ہے جو شیخ کمال الدین مہازی کا تکیہ کہلاتا ہے اور بادشاہ صالح اسمعیل ابن ناصر نے وہان کے رہنے والے درویشون پر ایک گاؤن وقف کردیا ہے ساتوین صدی مین ایک سرا منصور قلاوون نے اور ایک سرا علاء الدین نے بنائی ہے ایک مدرسہ امیر حسن سکشکیلی نے نوین صدی مین بنایا جو بیت المقدس کے نائب تھے آٹھوین صدی مین ایک مدرسہ امیر تنشتمر سیفے نے ایک مدرسہ بیوی حاجی سفری خاتون نے بنایا جو شرف الدین باوردی کی بیٹی تھین اور ایک تکیہ محمد بیر محمد زکریا ناصری نے بنایا اور امیر جہارکس خلیلی نے ایک گرجا جو رومیون کا بنایا ہوا تھا اوسکو دو حصہ کرکے آدہا مدرسہ اور آدہا تکیہ یونسیہ یونسی فقیرون کیواسطے بنایا مدرسہ حنبلیہ امیر بیدمر شام کے نائب نے بنایا ساتوین صدی مین حدیث شریف پڑہانیکا ایک گھر امیر شرف الدین ہکارسے نے بنایا پھر آٹھوین صدی مین اوسکے سامنے قرآن شریف پڑہانیکا گھر سراج الدین عمر نے بنایا اور ایک تکیہ مغربیون کے محلہ مین شیخ عمر مغربی نے بنایا وہ ایک اچھی مرد تھے اونھون نے وہ تکیہ آباد کیا اور اوسکو اپنے مال سے بنایا اور فقیرون اور مسکینون پر اوسکو وقف کردیا ایک مدرسہ مغربیون کے محلہ مین نورالدین بادشاہ نے بنایا جو صلاح الدین کے بیٹے تھے اور وہ مدرسے اور تکیے جو مسجد کے قریب نہین ہین اونمین سے بلاسی تکیہ ہے جو شہر کے باہر قبلہ کیطرف ہے اور شیخ احمد بلاسی کے نام سے بلاسی کہلاتا ہے اونکی قبر اوسی مین ہے لوگ زیارت کو جاتے ہین اوسکے پورب طرف تکیہ شیخ ابراہیم ارزق کا ہے ایک مدرسہ بدرالدین ہکاری نے بنایا ہے جو معظم بادشاہ کے امیر

تھے ایک خانقاہ صلاحیہ ہے جسکو صلاح الدین بادشاہ نے صوفیون پر وقف کردیا ہے
ایک تکیہ اوسکے قریب ہے جو وفای فقیرون کا تکیہ کہلاتا ہے ایک تکیہ بسطامی پورب
والون کے محلہ مین شیخ عبداللہ بسطامی نے بنایا ایک مدرسہ امیر فارس الدین
نے بنایا جو صلاح الدین کے خزانچی تھے ایک تکیہ ہندوستان والون کا ہے جو باب
الاسباط کے باہر ہے اور وہ قدیم ہے وہ رفاعی فقیرون کا تکیہ تھا پھر اوسمین کچھ ہندی
لوگ آوترے تو وہ اون کے نام کا کہلایا ایک تکیہ شہر سے باہر اوتر طرف امیر
حسام الدین نے بنایا جو صلاح الدین کے امیرون مین تھے اور اوسپر تنخواہین
مقرر ہین اور صلاحی خانقاہ کے اوپر ایک منارہ شیخ برہان الدین ابن غانم
نے بنایا ہے اور مجھسے شیخ شمس الدین بغدادی نے بیان کیا کہ جب شیخ برہان
الدین نے یہہ منارہ بنایا تو شہر بیت المقدس مین جو نصرانی تھے اونپر بڑا صدمہ گذرا
کیونکہ وہ قمامہ کے گرجے کے اوپر تھا تو وہ لوگ سب ملکر شیخ برہان الدین کو بہت
مال دینے پر طیار ہوئے کہ اس منارے کو مت بناؤ اونھون نے نمانا اور نصرانیون
کو خوب جھڑکا اور منارہ طیار کیا اور اوسکے بندوبست کرنے والے مقرر کئے
تب ایک مرد نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے اوسے
فرمایا کہ برہان الدین پر سلام کہنا اور اوس سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تجکو سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ تو داخل ہے آپکے عام شفاعت مین
کیونکہ تو نے یہہ منارہ کافرون کے سر پر بنایا آسے ایمان والو اللہ تعالی نے
حضرت اشعیا علیہ السلام سے چہیاسٹھوین باب کی بارہوین آیت مین وعدہ کیا
تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کی بہاؤ کے مانند اس شہر مین لاؤنگا دیکھو یہہ
وعدہ کیسا پورا ہوا اور کن کن قومون کے بادشاہون کا مال اس شہر کی آبادی
مین خرچ ہوا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے اکاونوین باب مین فرمایا تھا کہ
اللہ تعالی صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکے سارے ویران مکانون کی دلداری
کریگا دیکھو اس پاک شہر مین محمدیون کے ہاتھون کیسی کیسی آبادیان ہوئین

اے یہودیو اور اے نصرانیو یہہ کھلی نشانیان دیکھو اور محمدی ہوجاؤ اے ایمان والو
ان مدرسون مین اور ان تکیون مین اور اس پاک شہر مین حضرت عمر رضہ کے وقت
سے اسوقت تک جن محمدیون نے نور ایمان کا پہیلایا اگر اونکا احوال کتابون مین
تلاش کیا جاوے تو اوسکے لیئے بڑی کتاب چاہیئے کچہہ نمونہ کیطور پر لکھا جاتا ہے
مولانا مجیر الدین رح فرماتے ہین کہ شیخ ابو المحاسن یوسف ابن رافع شافعی جو
ابن شداد کرکے مشہور ہین صلاح الدین بادشاہ نے اونکو مدرسہ صلاحیہ کا پڑہانا
سپرد کیا تہا وہ بڑی اچھی شخص اور بڑی عبادت کرنیوالے تھے شیخ ابو منصور
عبد الرحمن محمد ابن حسین ابن عساکر دمشقی بھی مدرسہ صلاحیہ مین اس پاک شہر
مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تھے اونکی زبان اوٹھنی بیٹھنی مین اللہ کے ذکر سے خالی
نہین رہتے تھے شیخ تقی الدین عثمان ابن صلاح الدین جو ابن الصلاح کرکے
مشہور ہین وہ مدرسہ صلاحیہ مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تھے شیخ صلاح الدین
خلیل ابن کیکلدی حدیث کے بڑی یاد رکھنے والے تھے اونھون نے دمشق مین
پڑہا پھر بیت المقدس مین آئے اور صلاحیہ مین پڑہاتے رہے اور مدرسہ تنکزیہ مین
حدیث شریف کا پڑہانا اونہین کے سپرد ہوا امام ابو الفضل محمد ابن طاہر جو ابن
قیسرانی کرکے مشہور ہین ابن خلکان نے اونکا نام یون ہی لکھا ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ اونکا نام علی ابن احمد ابن محمد ابن طاہر ہے وہ شہر بیت المقدس
کے رہنے والے ہین اور وہ دنیا مین پہرتے رہی ہین اور ذہن کی تیزی اور
یاد داشت اور خوشخط لکہنا یہہ سب خوبیان اونمین جمع تھین بیت المقدس مین
سن چار سو اڑہ تالیس مین پیدا ہوئے اور سن ساٹھہ مین حدیثین بیان فرمائین
اور حدیث کے جاننے اور پہچاننے مین اور یاد رکھنے مین مشہور تھے اور اونکے بیٹے
ابو زرعہ طاہر سند کے اونچی ہونے مین اور حدیثون کے بہت سننی مین مشہور ہین امام
محمد غزالی طوسی شافعی دمشق مین رہے پھر بیت المقدس مین آرہی اور اللہ کی
عبادت مین اور بڑی بڑی برکت کے مقامون کی زیارت مین محنت کرتے رہے

اور اونکی کتابین جو مشہور ہین وہ بناتے رہے اونہون نے طوس مین انتقال فرمایا سید بدر ابن محمد الله کے بڑے پہچاننے والے تھے اون کے زمانہ کے اولیا اونکے آگے جھکی اور جنگلی جانور اور پہاڑ نیوالے جانور اونکی زیارت کو آئے اور اونکی اور اونکی اولاد کی قبرون کی زیارت کے لئے بار بار آئے اور اپنا مُنھ اونکی درگاہ کی دروازے پر ملا وہ اپنے تکیہ مین دفن ہوئے جو بیت المقدس سے کچھ دور ہی مولانا مجیر الدین رح نے اس کتاب مین بہت سے حدیث والون اور اولیاؤن اور اچھے لوگون کا اور عادل قاضیون کا احوال لکھا ہے جو بیت المقدس مین تھے اون کا احوال دیکھنے سے اون پیش خبریون کا مطلب خوب ظاہر ہوتا ہے جو الله نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین وعدہ کیا تھا کہ مین یہان کے قاضیون کو عادل بناؤنگا اور اپنے اچھی بندون کو یہان بساؤنگا او بھتروین زبور مین صیہون اور یہودا کی بستیون کے حق مین فرمایا تھا کہ جو الله کے نام کے عاشق ہین وہ وہان رہین گے ان سب تعریفون کا ظہور صاف محمدیون مین ہوا یا الله یہود اور نصاری کی آنکھین کھولدے آمین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ شہر بیت المقدس کا حال ہماری زمانہ مین بھی یہہ ہے کہ وہ ایک بڑا شہر ہے عمارتین اوسکی مضبوط ہین بعضے مکان اونچے جگہہ پر ہین اور اونچے ہین اور بعضے تالے مین ہین اور نیچے ہین اور اکثر مکانون کے نیچے قدیم عمارتین پائی جاتے ہین اور اونکا اوپر نئی مکان پرانے مکانون کے اوپر بنائی گئے ہین اور یہان کے مضبوط مقامون مین سے روئی والون کا بازار ہے کہ نہایت اونچا اور مضبوط ہے بہت شہرون مین ویسا نہین پایا گیا ہے اور تین بازار اور ہین کہ مسافرون نے ذکر کیا ہے کہ ان تین بازارون کیطرح کے بازار کسی شہر مین نہین دیکھی اور یہہ بیت المقدس کی خوبیون مین سے ہے اور یہہ سارا شہر تراشی ہوئی سفید پتھرون سے بنا یا ہوا ہے اوسکی عمارت مین کچی اینٹ نہین اور اوسکی چھت مین لکڑی نہین مسافرون نے ذکر کیا ہے کہ تمام ملک مین ایسا کوئی شہر نہین جو عمارت مین بیت المقدس

سے زیادہ مضبوط ہو اور دیکھنے مین اوس سے زیادہ خوشنما ہو اور حضرت ابراہیم کا شہر
بھی ایسا ہی ہے لیکن بیت المقدس اوس سے زیادہ مضبوط ہے اور شہر نابلس
بھی اوسکے قریب قریب ہے یہہ تینون شہر بہت مضبوط ہین کیونکہ پہاڑون مین ہین
اور بیت المقدس کو جب دور سے دیکھو تو عجب نورانی اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے
پورب کیطرف سے جب انسان زیتون پہاڑ پہو اور اسیطرح قبلہ کیطرف سے اگر پچھم
اور اوتر کیطرف دور سے تھوڑا سا دکھائی دیتا ہے پہاڑون کی اوٹ کی باعث
سے کیونکہ بیت المقدس اور حضرت ابراہیم کا شہر پہاڑون مین ہے اور وہان
چلنا بہت مشکل ہے جو پہاڑ ان دونو شہرون کو گھیری ہوئی ہین اونکا راستہ لنبا ان ہین
اگلون تین دن کا ہے اور چوڑان مین بھی اتنا ہی ہے لیکن جب زیارت کرنیوالا اللہ کے
فضل و کرم سے مسجد اقصیٰ مین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام مین پہونچتا ہے تب
ان پاک مقامون کے دیکھنے سے اوسکو ایسا انس اور خوشی حاصل ہوتے ہی جو بیان
مین نہین آتی اور مشقت اور محنت سے تسلی ہو جاتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رح
جب بیت المقدس کی زیارت کو آئی تب یہہ شعر پڑھے الی البیت المقدس جیت
ارجو جنان الخلد نزلا من کریم + قطعنا فی محبتہ عقابا + وما بعد العقاب سوی
النعیم + یعنے مین بیت المقدس کیطرف آیا ہمیشگی بہشت کی امید پر جو اللہ کریم کیطرف
سے مہمانی ہے ہمنے اوسکی محبت مین گھاٹیان طے کین اور تکلیف کے بعد کیا ہے سوا
آرام کے مولانا مجیر الدین نے اس پاک شہر کے دس دروازے لکھی ہین اور چالیس کے
قریب محلہ لکھی ہین اونمین ایک محلہ یہودیون کا اور ایک محلہ نصاریٰ کا لکھا ہے معلوم
ہوا کہ باقی سب محلی محمدیون کے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبر حضرت
داؤد علیہ السلام کی صیہون کے گرجے مین ہے جو شہر بیت المقدس کے باہر قبلہ کیطرف
اور وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور اس گرجے مین ایک جگہہ ہے کہ نصاریٰ
اوسکی تعظیم کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے
اور وہ جگہہ اب مسلمانون کے ہاتھہ مین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ بادشاہ ظاہر

جسکی کیفیت مین اوسکا ایک نائب آیا صیہون کے گرجے مین جو کہ عمارت نصاری
سابق ہائی تھی وہ اوسکے حکم سے ڈہا دیگئی اور قبر حضرت داؤد علیہ السلام کی نصاریکو
ہاتہ سے چہین لیگئے فائدہ بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب کے دوسرے باب
مین ہے کہ داؤد علیہ السلام شہر داؤد مین دفن ہوئی اور اسی کتاب کے گیارہوین باب
مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے شہر مین دفن ہوئی اور داؤد
کا شہر بھی صیہون کے قلعہ کا نام ہے جیسا کہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی
دوسری کتاب کے پانچوین باب مین ہے لدہیانہ مین ایک اخبار پادریون نے
سن اٹھارہ سو چہتر عیسوی مین چھپوایا تھا اوسکی چوتھی جلد صفحہ دوسو اونتیس مین ایک
پادری کی زبانی لکھا تھا کہ جو مکانات صیہون کی گڑہی پر بنی ہین اونہین عمارتون مین
حضرت داؤد علیہ السلام کا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقبرہ ہے یہ مقبرے
محمدیون کے ہاتہ مین ہین حضرت داؤد علیہ السلام کے مقبرے مین کسی نصرانی کو
اندر جانیکا اذن نہین مگر میرے پوشاک سے تمام لوگ مجکو محمدی خیال کرتے تھے
مجکو سب کچہہ اچھی طرح سے دکہلایا یہ قبرا اونچی بنی ہوئے رہے اور اوسپر سرخ چادر
ڈالے ہوئے تھے جب مین دوسرے وقت اوس بالاخانہ کو دیکھنے گیا جسمین
لوگ کہتے ہین کہ حواریون پر آسمان سے روح القدس اوترا تو اوس کمرے کے
سایہ مین چہوٹے سے کمرے مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے مولانا مجدالدین
لکھتے ہین کہ بیت المقدس کے پاس پورب کیطرف ایک بڑا پہاڑ ہے کہ مسجد اقصی
وہان سے دکہائی دیتے ہے وہ زیتیا پہاڑ کہلاتا ہے یہ وہی پہاڑ ہے جسپر سے اللہ تعالی
نے حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اوٹھالیا اور اوس پہاڑ کے اندر ایک گرجا
ہے جو جلیسمانیہ کہلاتا ہے باب الاسباط کے باہر اوسمین حضرت مریم علیہا السلام کی قبر ہے
اور وہ جگہہ مشہور ہے مسلمان اور نصاری زیارت کے لئے جاتے ہین فائدہ یہہ
باب الاسباط وہ نہین ہے جو مسجد مین ہے یہہ باب الاسباط شہر کے دس دروازون
مین سے ایک دروازہ ہے مولانا عبدالوہاب شعرانی رح نے کتاب طبقات کبری جو

اولیاؤن کے احوال مین لکھی ہے اوس مین جناب ابراہیم متبولی رح کی بہت کرامتین لکھی
ہین وہان یہہ بھی لکھا ہے کہ اونھون نے جب بیت المقدس کی زیارت سفر کیا حضرت مریم
علیہا السلام کی زیارت کی اور اون کے پاس اوس رات کو ایک ختم کیا تب ایک قرآن
کے پڑھنے والے نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ ابراہیم کو
ہمارا سلام کہنا اور کہدینا کہ اللہ تجکو میری طرف سے اور میری مان کی طرف سے اچھا بدلہ
دے مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ چشمہ سلوان کا شہر مقدس سے باہر قبلہ کیطرف
نالی مین ہے خالد بن معدان رض سے روایت ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ جو کوئی
بیت المقدس مین آوے اوس کو چاہیے کہ سلوان کے چشمہ مین پیوے کیونکہ
وہ جنت مین سے ہے فائدہ سلوان کا چشمہ عبرانی مین سلوآم کا حوض کہلاتا ہے
اوس کا ذکر یوحنا کی انجیل کے نوین باب مین آیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے زمین پر تھوکا اور اوس سے مٹی گوندہی اور ایک شخص جو جنم کا اندہا تھا اوسکی آنکھون پر لیپ دی اور اوس سے
فرمایا جا اور سلوآم کی حوض مین نہا وہ جا کر نہایا اور دیکھنے والا ہو گیا پادری شیرنگ نے اپنی الکتاب کے مقامات کی فہرست
مین لکھا ہی کہ یروشالم کی دکھن طرف سلوآم کا حوض ہے جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہی آٹھ کوس پر بیت اللحم کا جہان حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ بیت المقدس سے
چوتھائی منزل کے قریب قبلہ کیطرف ایک بستی ہے جسکو بیت اللحم کہتے ہین وہان
حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے ہین مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ نسائی
نے صحیح سند پہونچائی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ذکر
مین فرمایا کہ جبرئیل نے کہا کہ اوتریے نماز پڑہیے مین اوترا اور مینے نماز پڑہی اونھون نے کہا آپ جانتے ہین کہ کہان نماز پڑہی ہے آپ نے نماز پڑہی
بیت اللحم مین جہان عیسی علیہ السلام پیدا ہوے پھر مین بیت المقدس مین
داخل ہوا مولانا جلال الدین نے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ عبد اللہ جو عمرو ابن عاص
کے بیٹے تھے بیت اللحم مین آئے اور نماز پڑہی اور حکم کیا کہ وہان چراغ روشن
کرنے کے لئے تیل لایا جاوے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ عبد اللہ رض تیل بہیجدیا
کرتے تھے بیت اللحم کیطرف جہان حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے مولانا

ابو البرکات جو سن بارہ سو اونہترمین بیت المقدس کی زیارت کو گئی تھے اونہون نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کا مقام نصاری کے اختیار مین ہے مسلمانون کو خاص وقتون مین راہ دیتے ہین اور بہت جلدی کرتے ہین اب بالفعل سن تیرہ سو نومین ایک سید صاحب یافہ کے رہنے والے ملے اونہون نے فرمایا کہ اب عبد الحمید بادشاہ کے وقت مین وہ پاک مقام مسلمانون کے ہاتھ مین آگیا اب ذکر ہے حبرون کا جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مزار پاک ہے توراۃ شریف کے پہلی سورۃ کے تیئیسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک غار قیمت دیکر مول لیا اور حضرت سارہ کو اوس مین دفن کیا پھر پچیسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسی غار مین دفن کیا پھر یہ بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر مین تشریف لائے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور اپنے بھائیون کو وہان بلایا پھر اونچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی کہ مجکو اوسی غار مین اپنے باپ دادا کے پاس دفن کیجیو جہان اونہون نے ابراہیم اور اون کے بیوی سارہ کو دفن کیا اور وہان اونہون نے اسحاق کو اور اونکی بیوی ربقہ کو دفن کیا ہے اور وہان مینے لیا کو دفن کیا ہے پھر پچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیون سمیت مصر سے چلے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو کنعان کی زمین مین اوسی غار مین دفن کیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر شریف پر ایک چاردیواری بنائے اور وہ چاردیواری اب مسجد ہوگئی ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ صاحب باعث النفوس نے یعنے شیخ برہان الدین فزاری نے ابو المعالی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے اسکا نام مسجد رکھا ہے اور لکھا ہے کہ بہتر ہے کہ دو رکعتین تحیۃ المسجد کی پڑھ لے مولانا لکھتے ہین کہ اس بات کا خیال

نہ کرنا چاہیے کہ وہ مقبرہ ہے کیونکہ جو مرد اوس مین ہین وہ اپنے قبرون مین زندہ ہین
اور عورتون مین اختلاف ہے اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ یہہ جو حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اللہ لعنت کرے یہود اور نصاری پر اونہون نے اپنے نبیون کی
قبرون کو مسجدین بنایا سو حدیث کے سمجھنے والون نے اسکا مطلب یون بیان
فرمایا ہے کہ یہود اور نصاری اپنے نبیون کے تعظیم کے لئے اونکی قبرون کی
طرف موہنہ کر کے نماز پڑہتے تھے اور اللہ کی تعظیم مین اونکی تعظیم کو بھی ملاتے
تھے اور یہہ کھلا ہوا شرک ہے اور اگر یہہ نیت نہو اور کوئے شخص کسے نبی یا
ولی کے قبر کے پاس مسجد بناوے اور اوسکی قبر کے پاس نماز پڑہے اس نیت
سے کہ اللہ تعالے اوسکی روح پاک کا اثر میرے دل مین ڈالے گا اور اوس اثر
سے میرا دل اللہ کیطرف زیادہ لگے گا تو اس نیت مین کچھہ حرج نہین اور کعبہ
شریف کے پاس حطیم مین حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے اور وہان
نماز پڑہنا درست ہے اس سے معلوم ہوا کہ جہان قبر کا نشان مٹ گیا ہو
اور معلوم نہو کہ قبر کس جگہہ پر ہے وہان نماز جائز ہے صحیح بخاری کی روایت
مین نصاری کے ذکر مین یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اوس مسجد مین تصویرین
بناتے تھے قسطلانی رح نے لکھا ہے کہ جو کوئی کسی اچھی شخص کی قبر کے پاس
مسجد بناوے اور اوسکی نزدیکے سے برکت لینے کا قصد کرے اور یہہ
بات اوسکی تعظیم کے لئے اور اوسکی طرف منہہ کرنے کے لئے نہو تو وہ اس وحشت
کی بات مین داخل نہین واللہ اعلم جناب مولانا قاضی محمد ابن علی شوکانی رح
منتقی الاخبار کی شرح نیل الاوطار مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی قبر پر مسجد بنانے سے اسلیئے منع فرمایا کہ ایسا نہو آپکی تعظیم کو لوگ حد سے
بڑہا دین اور گمراہ ہوجاوین اور بعضے وقت یہہ بات کفر تک پہونچا دیتے ہے جیسا کہ
اگلے امتون کا حال ہوا جب آپکے ساتھہ والون کو اور اون کے شاگردون کو
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بڑہانے کی ضرورت پڑی اور

مسجد بڑہائی گئے اور آپ کے بیویون کے گہر اور حضرت عائشہ رض کا گہر جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کی قبر ہے یہہ سب گہر مسجد مین داخل ہوگئے تب لوگون نے آپکی قبر کے آس پاس اونچے دیوارین بنادین تاکہ مسجد مین قبر ظاہر نہو ایسا نہوکہ جاہل لوگ اوس طرف کو نماز پڑہین اور وہ نوبت پہونچے جسکا ڈر ہے پھر قبر کے بائین طرف جو دو ستون تھے وہان دو دیوارین بنائین اور دونون کو ترچھا کر دیا کہ دونون مل گئین تاکہ کوئے شخص قبر کیطرف منہہ کرنے کا قابو نہ پاوے مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ شہر حبرون بیت المقدس کے سامنے قبلہ کیطرف ہے اور وہ دیکھنے مین نہایت خوبصورت اور نورانی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پاک پراور آپکی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے مزار پاک پر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے مزار پاک پراور آپ کے بیوی لیقا کے مزار پاک پر جو قبہ بنائے ہوئے ہین سو مجکو خبر پہونچی ہے کہ قوم امیہ کے بادشاہون نے بنائے ہین اور مولانا احمد ابن حسن تریکی شافعی رح نے کتاب مصباح الظلام مین لکھا ہے کہ حضرت عمر رض نے جب ملک شام کو فتح کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر اور اون کے سوا اور انبیاؤن کے قبرون پر جو قبے تھے اونکو ڈہا دینے کا حکم نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ قبے پہلے سے تھے واللہ اعلم پادری جوزف جیکب نے جو پاک کتاب کا جغرافیہ لکھا ہے اوس مین لکھا ہے کہ وہ غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی کون طرف ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام نے قبرستان کے لئے خرید اتھا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور نصرانیون کو داخل ہونیکے پروانگی نہین ہے مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چار دیواری کے باہر پورب کیطرف کو ایک مسجد ہے نہایت خوبصورت اور یہہ مسجد امیر ابوسعید سنجر جاولی نے بنائی ہے سن سات سو بیس مین بادشاہ ناصر محمد ابن قلادون کیوقت مین اوس مسجد کے پاس قبلہ کیطرف وہ باورچیخانہ ہے جسمین مجاورون اور مسافرون کے

لئے دشیشہ بنتا ہے اور باورچخانہ کے دروازے پر نقارخانہ عصر کے نماز کے بعد ہر روز بجایا جاتا ہے جسوقت دستارخوان اوٹھایا جاتا ہے اور یہہ دستارخوان دنیا کے عجائبات مین سے ہے اوسمین سے شہروالے او مسافر کہاتے ہین ہر روز روٹی پکائی جاتی ہے سویرے کیوقت اور ظہر کے بعد شہروالون کو اور عصر کے بعد شہر والون کو اور مسافرون کو بانٹے جاتے ہے ہر روز چودہ ہزار روٹیان پکتے ہین اور بعضے وقت پندرہ ہزار بھی ہوجاتے ہین دولتمند اور محتاج کوئے اس دستارخوان سے روکا نہین جاتا اور جس مکان مین روٹی پکائی جاتے ہے وہ مکان بھی عجائبات مین سے ہے اوسمین گیہون داخل ہوتے ہین اور روٹیان پک کر نکلتے ہین اوس مکان مین کام کرنے والے بہت کثرت سے ہین گیہون کا پیسنا اور گوندہنا اور پکانا اور لکڑیان وغیرہ لانا اور سارا سامان کرنا عجائبات مین سے ہے اسطرح کا معاملہ زمین کے بادشاہون کے پاس پایا نہین جاتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزون مین یہ کچھ بڑی بات نہین ہے مولانا ابوالبرکات جو ہمارے زمانہ مین سن بارہ سو اوکتر مین بیت المقدس مین پہونچے وہ اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دستارخوان اسوقت تک جاری ہے عصر کیوقت چند دیگین کہانے کے ہر روز تقسیم ہوتی ہین اللہ کا شکر ہے کہ یہہ تبرک اس عاجز کو بھی نصیب ہوا اب یہہ ذکر ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کے فتح ہونے سے پہلے شہر جبرون تمیم داری کو عنایت فرمایا جامع ترمذی مین ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھے پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے امام ابوحنیفہ رحمہ کے شاگرد امام ابو یوسف کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ تمیم داری رضہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ فلسطین مین میرے کچھ ہمسائی ہین اونکی ایک بستی ہے جسکو جبری کہتے ہین اور دوسری اور بستی ہے جسکو عینون کہتے ہین اگر اللہ ملک شام کو آپ پر فتح کردے تو وہ دونو مجکو دیدیجیو آپنے فرمایا وہ دونون تیرے لیئے ہین عرض کیا کہ لکھدیجیے آپنے لکھدیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہے محمد کیطرف سے جو اللہ کا پیغام پہونچانیوالا ہی تمیم داری
کے لئے جو اوس کا بیٹا ہے کہ اوسکی لئے ہے بستی جبری کی اور بستی عینون کی ساری
بستی اور نرم زمین اور پہاڑ اور سخت زمین اور جو اوسکے قریب ہے اوسکو اور اوسکے پیچہے
والون کو اوسکے بعد کوئے اوس مین اوس سے برخلاف نہو پھر جو کوئے ظلم کرے اور
اون سے کچہہ چہین لے تو اوس پر پہٹکار ہے اللہ کی پھر جب حضرت ابوبکر رضہ حاکم
ہوئے اونہون نے بھی ایک خط لکھدیا اوسکی نقل یہہ ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم یہہ خط ہے ابوبکر رضہ کیطرف سے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا امانت دار
ہے جو آپکے بعد زمین مین نائب ہوا اوسنے یہہ لکھا داریون کے لئے کہ جو کچہہ اونکی
ہاتہہ مین ہے جبری اور عینون کی بستی سے اوسکو کوئے نہ بگاڑے جو کوی سنتا ہو
اور اللہ اور رسول کا کہنا مانتا ہو تو اوسمین سے کسی چیز کو نہ بگاڑے اور کچہہ لوگ
اوسپر قائم رہین اور فساد کرنے والون سے اوسکو بچاتے رہین مولانا مجیرالدین
رح لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رضہ کو وہ زمین جاگیر
مین دی تھی جسمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر ہے اور جو اوسکی آس
پاس کی زمین ہے اور ایک چمڑے کا ٹکڑا جو حضرت علی رضہ کے موزہ مین کا تھا
اوس پر آپنے حضرت علی رضہ سے لکھوادیا تھا اوسکی لفظین تاریخ لکھنے والون نے کئی
کئی طرح پر لکھی ہین اور ہمینے وہ چمڑی کا ٹکڑا دیکھا ہے جسکو لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی رضہ
کے موزی مین کا ہے اور وہ پرانا ہوگیا ہے اور اوسمین حرفون کا کچہہ نشان باقی
ہے اور جس صندوق مین وہ چمڑی کا ٹکڑا رکھا تھا اوس صندوق مین اوسکی ساتھہ
ہمینے ایک اور ورق لکھا ہوا دیکھا اوس ورق کے لکھنے کی نسبت مستنجد باللہ بادشاہ
عباسی کیطرف ہے اللہ اوسکو رحمت مین غرق کرے اوسمین اوسکی نقل لکھی ہے
مستنجد بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے جو لکھا ہے اوسکی صورت یہہ ہے الحمد للہ یہہ
نقل ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کی جو آپنے تمیم داری کو اور اونکی
بہائیون کو لکھدیا تھا ہجرت کے نوین برس تبوک کی لڑائی سے پلٹنے کے بعد ایک

چمڑی کے ٹکری پر جو ایمان والون کے حاکم حضرت علی رضہ کے سوزنی مین کا تہا اور
اونہین کے ہاتہ کا لکہا ہوا تہا ہمنے اوسکو اوسی صورت پر نقل کیا اللہ راضی رہے
اون سے اور سب اصحابون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما انطا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتمیم الداری واخوتہ حبرون والمرطوم و
بیت عینون وبیت ابراھیم وما فیھن نطیة بتّ بینھم ونفذت وسلّمتُ
ذلک لھم ولاعقابھم فمن اذاھم اذاہ اللہ فمن اذاھم لعنہ اللہ شھد
عتیق بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وکتب علی بن ابیطالب
وشھد یعنے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا یہہ ہے جو دیا
محمد نے جو اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ اوپر درود اور سلامتی بہیجی
تمیم داری کو اور اوسکی بہائیون کو حبرون اور مرطوم اور گہر عیون کا اور گہر ابراہیم کا
اور جو کچہہ اون مین ہے دے ڈالا دو ٹوک اونکے بیچ مین اور ہمنے اوسکو جاری کر دیا
اور سونپ دیا اونکو اور اون کے پیچہے والون کو پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اوسکو اللہ
ستاویگا پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اللہ اوسکو پہٹکار دیگا گواہ ہوا عتیق بیٹا ابو قحافہ
کا اور عمر بیٹا خطاب کا اور عثمان بیٹا عفان کا اور لکہا علی نے جو بیٹا ہے ابو طالب
کا اور وہ گواہ ہوا مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ ہمنے اسکو مستنجد باللہ کی لکہی
ہوئے سے اوسی صورت پر نقل کیا ہے اور یہہ جاگیر تمیم داری کے اولاد کی ہاتہہ
مین ہمیشہ رہی ہے وہ اوسکو آج کے دن تک کہاتی ہین اور وہ لوگ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے شہر مین رہتے ہین اور وہ بہت لوگ ہین داری کہلاتے ہین اور یہہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتین ہین تمیم اور اونکی بہائی نعیم جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ہجرت کے نوین برس حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اور تمیم
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہے اور آپ کے ساتہہ ہوکر کافرون سے
لڑے ہین اور آپ سے حدیث کی روایت کی ہے اور وہ مدینہ شریف مین رہے

یہانتک کہ حضرت عثمان رض کے شہید ہونیکے بعد وہ شام کیطرف چلے گئے اور بیت المقدس کے وہ حاکم تھے اور کسی حاکم نے چاہا تھا کہ تمیم کی اولاد سے اوس زمین کو چھین لیوی داریون نے آپکے خط کو دلیل پکڑا حاکم اور قاضی شرمندہ ہوئے اور وہ زمین داریون کے ہاتھہ مین رہے اون دنون مین امام ابو احمد غزالی بیت المقدس مین تھے اور قاضی ابوبکر بن عربی شام مین تھے اب ذکر ہے جناب موسیٰ علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کے مزار پاک کا توراۃ شریف کے اخیر مین جو کسی نے احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا لکھا ہے وہان لکھا ہے کہ موسیٰ موآب کے میدانون مین نبو کے پہاڑ پر پیسگہ کی چوٹی پر جو یریحو کے یعنے اریحا کے سامنے ہے چڑھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کنعان کی اور میدان اریحا کو آپکو دکھلایا اور موآب کی زمین مین آپ نے وفات پائی اور آپکو لوگون نے موآب کی ایک وادی مین بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج کے دن تک کوئی آپکی قبر کو نہین جانتا مولانا جلال الدین رح نے قاضی امین الدین احمد کی کتاب الانس سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے حضرت حسن بصری رح تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ اسرائیلیون مین سے کسی نے نہین جانا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قبر کہان ہے اور محمد بن اسحاق تک سند پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ کی قبر کوئی واقف نہین ہوا ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پاک کو اونکی امت سے پوشیدہ کر لیا مگر اللہ نے یہ نعمت خاص امت محمدی کیواسطے چھپا رکھی تھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اللہ نے آپکی قبر دکھادی اور آپنے اوسکا پتا بتلادیا صحیح بخاری مین ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے آپنے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ زمین مقدس یعنے کنعان سے ایک پتھر کے پھینکنے کے اندازہ پر مجھکو نزدیک کردی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اوس جگہہ ہوتا تو تمکو اونکی قبر دکھلا دیتا وہ رستے کے پہلو مین ہے سرخ ٹیلے کے پاس اور صحیح مسلم مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس رات کو مین

سیر کو بلا یا گیا مین موسی پر گذرا سرخ ٹیلے کے پاس اور وہ کھڑے ہوے اپنی قبر مین نماز
پڑہ رہے تھے بخاری کی حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ملک کنعان مین نہین پہونچے
تب ہی تو اللہ تعالی سے مانگا کہ مین وہان تک نہین پہونچا تو تھوڑی دور تک مجکو
آگے بڑہا دی اور اوس پاک زمین سے نزدیک کر دے اور توراۃ شریف سے معلوم
ہوا کہ آپ اریحا تک بھی نہین پہونچے اریحا کا میدان اللہ نے دور سے دکھلا دیا مولانا
جلال الدین رح لکھتے ہین کہ آپکی قبر اریحا کے قریب ہے اور لوگ زیارت کو جاتے ہین
اور اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے اور بادشاہ بیبرس نے سن چھ سو ساٹھہ مین ایک
قبہ اوسپر بنایا ہے اور شیخ عبد اللہ اموی نے اوس قبہ کے بنانے سے بیس برس
اور کئی برس پہلے اوس قبہ کو دیکھا اور بیان کیا کہ مینے اس قبر پاک کی زیارت کی
اور مین سو گیا تو خواب مین دیکھا کہ اوس جگہہ پر ایک قبہ ہے اور ایک شخص گیہوان
رنگ دیکھا اور السلام علیکم کہا اور پوچھا آپ کلیم اللہ ہین یا یون کہا کہ آپ نبی اللہ ہین فرمایا ہان مینے کہا مجہسے
کچھہ فرمایئے تب آپنے چار اونگلیون سے اشارہ کیا اور مین جاگا اور اس بات کا
کچھہ مطلب نہ سمجھا تب مین شیخ دیال کے پاس گیا اور مینے اونکو خبر دی اونہون نے
فرمایا کہ تیری چار اولادین ہونگی اور مین نکاح کر چکا تھا سو میری چار اولادین ہوئین
مولانا جلال الدین رح دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے فرمایا کہ
وہ قبر جو حضرت موسی علیہ السلام کی قبر مشہور ہے وہ پاک زمین مین اریحا کے قریب
ہے اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے چلتے ہوے رستے کے پہلو مین مولانا لکھتے ہین کہ آپ
بیت المقدس کے پورب طرف دفن ہوئے ہین اور آپکی قبر کی زیارت کا لوگ قصد
کرتے ہین اوس قبہ مین جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور بیت المقدس کے لوگ اور
اونکے سوا اور لوگ مرد اور عورت وہان جانیکی مشقت اوٹھاتے ہین اور وہان رات
کو رہتے ہین مولانا مجیر الدین حنبلی رح لکھتے ہین کہ آپکے قبر جہان مشہور ہے وہ
بیت المقدس سے پورب طرف ہے اوسکی اور بیت المقدس کے بیچ مین ایک منزل
ہے اوسکی اوپر عمارت ہے اوسکی اندر مسجد ہے اوسکی دہاہنی طرف ایک قبہ ہے اوسمین

آپکا مزار پاک ہے جب زیارت کے دن آتے ہین تو آپکی قبر پر ایک پردہ سیاہ ریشمی
کار کہا جاتا ہے اوسپر سرخ نقش ہین اوسمین ہر طرف سونا لگا ہوا ہے اکثر لوگون کے
نزدیک آپ کی قبر وہی ہے اور وہ قبہ ظاہر ہیبرس نے بنایا ہے جب وہ حج سے اور
بیت المقدس کی زیارت سے پلٹا سن چہہ سو اڑہ سٹہہ مین پہر اوسکے بعد اور لوگون
نے بنایا اور اوسکے گرد اور جگہہ بڑہائی زیارت کرنے والون کو اس سے بہت
فائدہ ہوا اور یہہ مکان اریحا کے قریب بیت المقدس کے علاقہ مین ہے اور
بیت المقدس کے لوگ ہر سال جاڑے کے بعد زیارت کو جاتے ہین اور سات
دن وہان رہتے ہین اور اوس مکان مین بہت سے معجزے ظاہر ہین ایک یہہ ہے
کہ قبہ کے اندر مزار پاک کے پاس محراب کے اوپر صورتون کا خیال ہمیشہ دکہائی
دیتا ہے اون کے رنگ طرح طرح کی ہین کوئے سوار ہے کوئے پیدل ہے کسی
کے کندہے پر نیزہ ہے کسی کے کپڑے سفید ہین کسی کے کپڑے سبز ہین اور وہ
ایک سے ایک ہاتہہ ملاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ فرشتے ہین بعضے کہتے ہین کہ
وہ ولی لوگ ہین اور سب مرد اور عورتین اور لڑکے اونکو دیکھتے ہین کسی سے وہ
پوشیدہ نہین رہتے ہین اور جب مسجد مین کوی حیض والی یا کوی جنابت والا داخل
ہوتا ہے یا مسجد کے آس پاس کوئی شخص کوی برا فعل کرتا ہے اوس جنگل مین ایک
ہوا آتی ہے کہ کوئی اپنے پاس کے شخص کو نہین دیکہہ سکتا اور خیمونکی رسیان ٹوٹ
جاتی ہین اور خیمے جگہہ سے اوکہڑ جاتے ہین اور سوا اسکے اور بہی نشانیان ظاہر ہین
جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس جگہہ دفن ہین مولانا
مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ حضرت شمویل علیہ السلام کی قبر بیت المقدس کے باہر
ایک گانو مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور وہ مشہور ہے اور وہ گانو اوترکیطرف
ہے اوس شخص کی راہ مین جو رملہ کیطرف جاوے اور اوس گانو کا نام یہودیون کے
نزدیک رامہ ہے فائدہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے پہلے
باب مین ہے کہ حضرت شمویل علیہ السلام کو اسرائیلیون نے رامہ مین آپ کے گہر مین

دفن کیا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ بیت المقدس اور بیت اللحم کے بیچ مین حضرت یوسف علیہ السلام کی مان حضرت راحیل کی قبر ہے اور وہ مشہور ہے لوگ زیارت کو آتے ہین فائدہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کی پینتیسوین باب مین ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی بیوی راحیل کو بیت اللحم کی راہ مین دفن کیا اب ذکر ہے لُبنان پہاڑ کا کہ محمدی اولیاؤن نے وہان بڑی بڑی فیض پائی بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کی ساتوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لُبنانی جنگل کا گھر بنایا جسکی لنبائی سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ تھی اور وہ سرو کی لکڑی کے ستونون کے چار صفون پر بنایا گیا اور لکڑیون کو شہتیرون پر رکھا جو پینتالیس ستونون کے اوپر تھے ہر ایک صف مین پندرہ ستون تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت اور فیض اب تک وہان جاری ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساٹھوین باب مین کعبہ شریف سے اللہ نے فرمایا کہ لبنان کا جلال تجھ پاس آویگا صنوبر اور شمشاد اور تقس اکھٹی تیری پاس آوینگے اسکا یہہ مطلب کہ لبنان مین اچھی اچھی پاک لوگ رہین گے اور وہ تیری زیارت کو آوینگے لبنان کے پہاڑ پر ہمیشہ محمدی اولیاؤن کا مقام رہا اور محمدی اولیاؤن کو اللہ نے وہان بڑی بڑی نعمتین عنایت فرمائین کتاب بہجۃ الاسرار جو امام نور الدین علی بن یوسف شطنوفی شافعی نے اولیاؤن کے احوال مین لکھی ہے اوسمین شیخ احمد بطایحی تک سند پہونچائی جو ملک شام مین اوترے ہوئے تھے اوہنون نے فرمایا کہ مین سن پانسو اوناسی مین لبنان پہاڑ کیطرف گیا تاکہ وہان کی اچھی لوگون کے زیارت کرون اون دنون مین وہان ایک اچھے مرد اصفہان کے تھے کہ اونکو لوگ شیخ جبلی کہتے تھے کیونکہ وہ لبنان پہاڑ مین بہت رہے تھے مین اونکے پاس آیا اور اونسے پوچھا کہ آپ یہان کتنے مدت سے ہین فرمایا ساٹھہ برس سے مینے کہا کہ عجائب باتون مین سے آپ پر یہان کیا گذرا اونھون نے فرمایا کہ سن پانسو ونسٹھہ مین مین یہان تھا مینے دیکھا کہ پہاڑ کے لوگ چاندنی رات مین آپس مین جمع ہوتے ہین

اور ہوا مین اوڑتے ہین عراق کیطرف ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت جاتی ہے
اون مین سے ایک جو میرا رفیق تہا مینے اوس سے کہا تم کہان جاتے ہو کہا ہمکو خضر علیہ السلام
نے حکم کیا ہے کہ بغداد مین جاوین اور قطب کے سامنے حاضر ہووین مینے کہا وہ کون
ہین کہا شیخ عبد القادر مینے کہا مین بہی تمہارے ساتہہ چلونگا کہا اچہا سو ہم ہوا مین
چلے تہوڑی دیر مین بغداد مین پہونچے اور دیکہا کہ وہ لوگ آپکے آگے صفین باندہی ہوے
ہین اور آپ جو اونکو حکم کرتے ہین وہ جلدی سے بجا لاتے ہین پہر آپنے اونکو رخصت
کیا وہ لوگ اولٹے پاؤن پہرے یہانتک کہ ہوا مین اونچے ہوئی اور چلے اور مین بہی
اونکے ساتہہ تہا جب ہم پلٹ کر پہاڑ تک پہونچے مینے کہا کہ مینے آج کا سا احوال کبہی
نہین دیکہا جو تمنے آپکے سامنے ادب کیا اور جلدی سے آپکا حکم بجا لائی وہ بولا اے
بہائی یہہ کیونکر نہو اونہون نے تو فرمایا ہے کہ میرا یہہ قدم اللہ کے سب ولیون کی گردن
پر ہے اور ہمکو حکم ہوا ہے اونکی تابعداری اور ادب کا امام یافعی رحمۃ روض الریاحین مین
چارسو ساتوین حکایت مین ایک بزرگ کی زبانی لکہا ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین لبنان پہاڑ پر چڑہا چند
آدمیون کے ساتہہ اور ہمکو تلاش تہی کہ وہان کے رہنے والون مین سے کوئی عبادت
کرنیوالا دنیا کا چہوڑ دینے والا ہمکو ملے ہم تین دن چلے میرا پاؤن تہک گیا تب مین ایک
اونچے پہاڑ پر بیٹہہ گیا اور میرے ساتہہ والے چلے گئے اور مین اکیلا رہ گیا اوس پہاڑ
کے نیچے مینے ایک چشمہ پایا اوس سے وضو کیا اور نماز شروع کی تب مینے ایک قرآن
پڑہنے والی کی آواز سنی نماز کے بعد مین آواز کیطرف گیا تب مینے ایک غار دیکہا اوس
مین ایک اندہے شخص بیٹہے ہوے تہے مینے سلام کہا اونہون نے سلام کا جواب دیا
اور پہر فرمایا کہ تو جن ہے یا انسان ہے مینے کہا مین انسان ہون وہ بولے لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مینے تیس برس سے تیرے سوا یہان کسی انسان کو نہین دیکہا
پہر جب نماز ظہر کا وقت آیا اونہون نے مجکو پکارا کہ نماز اللہ تجہپر رحم کرے اور اونسے زیادہ کوے
نماز کیوقت کا پہچاننے والا مینے نہین دیکہا مینے اونکے ساتہہ نماز پڑہے پہر وہ عصر تک نماز
پڑہتے رہے پہر جب عصر پڑہ چکے کہڑے ہوکر دعا کرنے لگے مینے سنا وہ دعا مین کہہ رہے تہے

یا اللہ محمد کی امت کو سنوار دے یا اللہ محمد کی امت پر رحم کر یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
پر سے مصیبت کو ہٹا دے پھر جب ہم مغرب پڑھ چکے میںنے کہا یہہ دعا تمکو کہان سے ملی فرمایا جو
شخص ہر روز تین بار یہہ دعا پڑھے گا اللہ اوسکو ابدالون میں لکھے گا پھر جب ہمنے عشا
پڑھی مجھسے فرمایا تو کہا دیگا میں بولا ہان فرمایا کہ اس غار کی اندر جا اور جو تجکو ملی وہ کہا
مین گیا تو میںنے ایک چٹان دیکھی اوس پر جوز اور سوکھی انگور اور خرنوب اور سیب اور
انجیر تھی ہر چیز ایک ایک طرف کو تھی جتنا میںنے چاہا او تنا کہایا جب پچھلی رات ہوئے
اونہون نے وتر پڑھی اور وہ ساری رات نہین سوے تھے پھر اونہون نے بھی
اونہین چیزون مین سے کہایا اور بیٹھے یہانتک کہ ہمنے صبح کی نماز پڑھی پھر وہ بیٹھی
بیٹھی سوتے رہے یہانتک کہ سورج نکلا اور دو نیزہ کے اندازہ پر بلند ہوا وہ اوٹھی
اور اونہون نے وضو کیا اور غار مین داخل ہوے میںنے کہا یہہ میوہ کہان سے آتا ہے
میںنے تو اس سے زیادہ پاکیزہ نہین دیکہا فرمایا کہ اب تو آنکہون سے دیکہہ لے گا پھر ایک
اوڑتا جانور آیا اوسکے دونو بازو سفید اور سینہ سرخ اور گردن سبز تھی اور اوسکی چونچ
مین ایک دانہ سوکھی انگور کا اور دونون پاؤن کے بیچ مین ایک جوز تہا اوسنے اوس
سوکھی انگور کو سوکھے انگورون پر رکہدیا اور جوز کو جوزون پر رکہدیا اونہون نے فرمایا
تونے اسکو دیکہا مین بولا ہان فرمایا کہ یہہ اوڑتا جانور یہہ میوہ میرے پاس تیس برس
سے لاتا ہے میںنے کہا کہ ایکدن مین کتنی مرتبہ آتا جاتا ہے فرمایا سات مرتبہ پھر مین سنے
گنا تو دیکہا کہ وہ دن بہر مین پندرہ مرتبہ آیا تب میںنے اون سے کہا تو اونہون نے فرمایا
کہ ایک مرتبہ تجکو زیادہ دیا اور میںنے اوٹھ لیا پس دیکہا ایک درخت کی چھال کا جو سوئی کی
طرح کا تہا میںنے کہا یہہ آپ کو کہان سے ملا فرمایا یہہ جانور پھر عاشورے کے دن اس
چھال کے دس ٹکڑے میرے پاس لاتا ہے پھر مین اوس سے کرتہ اور تہمت بناتا
ہون اور مین اونکی پاس بیٹھا تہا اونکی پاس سات شخص آئے اونکی آنکھین لمبان میں
پھٹی ہوئی تھین اور سرخ تھین اور اونکی کپڑے اونکی بال تھے وہ بزرگ مجھسے بولے
ڈر و نہین یہہ مسلمان جن ہین اونمین سے ایک نے اون سے سورہ طہ پڑھی دوسرے

نے سورہ فرقان پڑھی اور ایک نے کچھ آیتین سورہ رحمان کی سیکھین پہر وہ چلے گئی اور
مین اون کے پاس چوبیس دن رہا شیخ سعدی رح نے گلستان مین لکھا ہے کہ لبنان
پہاڑ کے اچھے لوگون مین سے ایک شخص تھے کہ اونکی کرامتین ملک عرب مین مشہور
تہین ایکبار کا ذکر ہے کہ وہ دریای مغرب پر چلے گئے اور اونکا پاؤن تر نہین ہوا جناب
سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پاک کی باتین جو اونکی مرید خاص حاجی نظام یمنی
رح نے جمع کی ہین اور اوسکا نام لطائف اشرفی رکہا ہے اوسکی بین تیسوین لطیفہ
مین جہان آپکی سیاحی کا بیان کیا ہے وہان بیت المقدس کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ جناب
سید اشرف جہانگیر رح فرماتے تھے کہ جب ہم وہان کی نورانی قبرون کی زیارت سے
مشرف ہوئے وہ فیض جو وہان پیغمبرون کی ارواحون سے ہمکو ملا وہ کسی شہر مین
نہین ملا بہت سے پیغمبر اوس زمین مین آسودہ ہین خصوصًا مقبرہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا کہ وہان کندوری زمانہ کی فقیرونکو اور شہرون کے مسافرون کو دیتے
ہین جب ہم مسجد اقصی کے طواف کے لئے آئے ایسا عجائب حال ظاہر ہوا کہ زبان
اوسکی بیان سے عاجز ہے لبنان کا پہاڑ بہشت کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ ہے
جو دریا کہ دنیا مین جاری ہین اکثر اونہین پہاڑ ونمین سے ہین اوس مین چالیس
محراب ہین اور ہر محراب مین پانی جاری ہے اور قرآن پڑھنے کی آواز سنائی دیتی ہے
کہتے ہین کہ وہ مقام ابدالون کا ہے اکثر اللہ کی راہ چلنے والونکا کام وہان آسان
ہوگیا ہے اور بزرگون کی ایک جماعت نے اوس جگہہ اپنا کام پورا کیا ہے جناب
سید اشرف رح نے دس دن وہان اعتکاف کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی عمارت
حضرت سلیمان علیہ السلام کی ابتک باقی ہے جسکا ذکر جناب سید اشرف رح نے فرمایا
ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کے واسطے اسی لبنان
پہاڑ کی درختون کو کٹوا کر لکڑیان منگائی تہین سو حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت
ابتک وہان جاری ہے محمدی اولیاؤن کو وہان بڑی بڑی فیض اللہ دیتا ہے کیونکہ
محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور اللہ کے حکم سے سب پیغمبر اون پر مہربان ہین

اب ذکر ہے اون محمدی بادشاہون کا جنھون نے شہر یروشالم اور شہر جبرون کی خدمتین کی ہین مولانا جلال الدین رح فضائل بیت المقدس مین ولید بادشاہ کے ذکر مین لکھتے ہین کہ ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ ولید میرے ساتھہ چاندی کے برتن بیت المقدس والون کو بھیجا کرتا تھا اور مین اونکو اون لوگون مین بانٹ دیتا تھا اِسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اور طبرانی کے سوا اورون نے یہہ لفظ کہا ہے کہ بیت المقدس کے قرآن پڑہنے والون مین بانٹ دیتا تھا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ مصر کے ملک مین صالح نجم الدین ایوب بادشاہ کے بعد بہت بادشاہ ہوئے پہر سن چہہ سو اٹھاون مین ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا ساتوین صدی کے اکسٹھوین برس اوسنے ایک لشکر بھیجا اونھون نے ناصرہ کا گرجا ڈہا دیا اور عکا کو غارت کیا پہر بادشاہ خود سوار ہوا اور اوس شہر کو دوبارہ لوٹا اور قیساریہ فتح کیا اور ارسوف اور صفد وغیرہ فتح کیا اور یافہ کو فرنگیون سے چھین لیا اور انطاکیہ کو تلوار سے فتح کیا اور حج ادا کیا اور مدینہ نورانی کی زیارت کی اور بیت المقدس مین حاضر ہوا اور اکراد کا قلعہ اور عکا کا قلعہ وغیرہ فتح کیا اور مسجد اقصی کو مرمت کیا اور صخرہ شریف کے نگینے نئے لگائی اور وہ خان جو بیت المقدس کے باہر ہے اوسکو آباد کیا وہ خان ظاہر کہلاتا ہے اور کئی گانون دمشق کے علاقہ کی اوس پر وقف کئے اور وہان کی مسجد مین امام مقرر کیا اور بہت خیراتین وہان مقرر کین ایک یہہ کہ اوسکے دروازے پر روٹیان بانٹی جاوین اور جو لوگ وہان اوترین اونکی کہانے پینے کی خبر لیجاوے اور مدینہ شریف مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو خوب طرح پر مرمت کیا اور منبر بنایا اور کعبہ شریف کا غلاف اچھی طرح بنایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پاک کو نئے سرے سے بنایا اور وہان کے لنگر مین اتنا خرچ اور مقرر کردیا کہ وہان کے رہنے والون کو بھی پہونچے اور صخرہ کی ٹوٹی پہوٹی کی مرمت کی اور قبہ سلسلہ کو نئی سرے سے بنایا اور حضرت ابو عبیدہ رض کی قبر پر ایک درگاہ بنائے اور آنیوالون کے لئے وہان کچھہ وقف کردیا بادشاہ منصور

قلاوون صالحی جو قوم قبجاق مین سے تہا سن چہہ سو اٹہہتر مین بادشاہ ہوا اوس نے مرقب
کا قلعہ فتح کیا اور وہی استبار کا قلعہ ہے اور صہیون اور طرابلس کو تلوار سے فتح کیا
اور فرنگیون کے ہاتہہ مین ایکسو بچاسی برس رہا تہا اور صلاح الدین وغیرہ بادشاہون
نے اوسکو اور مرقب کو نہین چہیڑا تہا منصور بادشاہ نے مسجد اقصی کی چہت قبلہ کی
طرف سے بنای رباط منصوری جو باب الناظر کرکے مشہور ہے یہہ سرا نہایت خوبصورت
اور مضبوط ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حجرہ کے اندر سنگ رخام لگای
اور شہر مین سرا اور شفاخانہ بنایا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اشرف صلاح الدین خلیل
بادشاہ ہوا اوس نے عکا کو تلوار سے فتح کیا اور وہان کے کافرون کو قتل کیا اور
عکا کو ویران کردیا اور کتنے قلعے اور شہر فتح کئے اور فرنگیون کو صیدا اور بیروت سے
نکالدیا اور شہر اپنے قبضہ مین لے لیا اسیطرح شہر صور کے لوگ بہاگے بادشاہ نے
اوسکو بھی اپنے قبضہ مین کرلیا اور عثلیث اور انطرسوس کو بھی قبضہ مین کرلیا یہہ
سب بڑے بڑے شہر بن لڑائی فتح کرلئے اور ان سبکو ویران کردیا اور فرنگیون
کی حکومت مسلمانون کی ملک سے اور دریا کنارے کے شہرون سے بالکل جاتی
رہی یہہ معاملہ سن چہہ سو نوے مین ہوا سید منصور علیصاحب نے تاریخ بیت المقدس
مین ولیم فرانس کالیر کی کتاب سے لکہا ہے کہ انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ یروشالم
کیطرف چلا ناصرہ کے مسلمانون کو قتل کیا اوسکا لشکر عاقر مین یعنے عکا مین رہا جہان
اوسکو ایک زہر کا بجہا ہوا خنجر لگا اٹھارہ مہینے بیکار صرف کرکے وہ انگلستان کو چلا
آیا یروشالم کی ویرانی کے بعد عاقر یعنے عکا یورب والون کی شوکت کا مقام تہا
تین تیس دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کے بہاری کلون نے سن بارہ سو
اکیانوے عیسوی مین اوسکے دیوارون کو چور کردیا ساٹھہ ہزار نصرانی قتل ہوے
اور غلام بنائی گئے پادری جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶ امین لکھتا ہے
کہ نو لڑائیان دیوانی نصرانیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس
کی لڑائیان رہین اور کرورون انسان قتل ہوئی مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ بادشاہ

عادل الکتبغا جو زین الدین کہلاتا ہے اوسکی وقت مین صخرہ شریف کے نگینے نئے بنائے
گئے بادشاہ منصور حسام الدین لاجین کے وقت مین حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب
جو قبلہ کی دیوار کے پاس تہا نئے سرے سے بنایا گیا اور کتنے شہر فتح ہوئے ملک ارمن
مین سے سیس وغیرہ فتح ہوا ناصر بادشاہ محمد بن قلاوون فی تاتاری وغیرہ کافرون سے
بہت لڑائیان لڑین سیس کے ملک کو گئے بار لوٹا اور داکاٹا یو جو دریائے روم مین
انطرسوس کے سامنے ہے فتح کیا اور ملطیہ وغیرہ فتح کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب
کے پاس جو قبلہ کی دیوار ہے اوسکے وقت مین بنائی گئی اوسنے مسجد اقصی کے سری پر
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد پر سنگ رخام لگائے اور مسجد اقصی کی قبہ اور صخرہ
کی قبہ پر نئے سرے سے سونا لگایا اس ہمارے زمانہ تک ایک سو اسّی برس سے زیادہ گذرے
اور وہ نہایت خوبصورت اور نورانی ہے جو کوئی دیکہتا ہے گمان کرتا ہے کہ بنانیوالا
ابہی بنا چکا ہے سبیل کی کاریز جو بادشاہ کے حوض کے پاس شہر مقدس کے باہر پچہم
طرف ہے اوسکو آباد کیا کاریز اوسکو کہتے ہین کہ کئی کنوین برابر برابر کہودے جاتی ہین
اونکا پانی زمین پر جاری ہوتا ہے اس بادشاہ نے اسکے سوا ابہی اس پاک شہر مین اور
اور شہرون مین عمارتین اور قلعے بنائے بادشاہ ظاہر برقوق جہارکسی آٹہوین صدی
کے بانوے برس بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین صخرہ شریف پر جو اذان کہنے والون کا
چبوترہ ہے وہ بنایا گیا اور دیر اسطیا جو ایک گانو نابلس کے علاقہ مین ہے اوسکو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی دستارخان پر وقف کر دیا اور شرط لگا دی کہ اسکا حاصل فقط
اسی دستارخوان پر خرچ کیا جاوے اور مسجد کے دروازی کے چوکہٹ پر اس وقف کو لکہدیا
بادشاہ ناصر فرج نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد مین ریشمی پردی پاک مزارون پر
لٹکائے بادشاہ اشرف برسبای دقماقی نوین صدی کے پچیسوین برس بادشاہ ہوا اوسکا
نائب امیر ارکاس تہا اوسنے وقفون کو آباد کیا اور خوب بڑہایا اور بہت گانو وقف کے لئے
مول لئے اور بادشاہ کا حکم ہوا کہ اس مین سے مستحقون کو دیا جاوے اور باقی صخرہ شریف
کی مرمت مین خرچ کیا جاوے اور اشرف بادشاہ نے مسجد اقصی مین ایک بڑا قرآن شریف

جامع مسجد کے اندر محراب کے سامنے رکہا اور پڑہنے والے اور خادم کے اوپر کچھہ وقف
مقرر کیا اور پڑہنے کے لئے شمس الدین محمد بن قطلوبغا کو مقرر کیا اور وہ یادمین اور خوش
آوازی مین بہت مشہور تھے بادشاہ جقمق نے شہر بیت المقدس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی شہر کو وقفو مین دو ہزار اور پانسو اشرفی مقرر کی اور ایک سو بیس بوری گیہون کے مقرر
کئی جنکی قیمت تین ہزار چھہ سو اشرفی ہے اوسکے نائب قاضی عزالدین خلیل تہے اونہون نے
مکہ شریف اور مدینہ شریف مین خوب بندوبست کیا اور تنخواہین مقرر کین اور وقفون کو
آباد کیا اور بڑہایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستارخوان پر جمعہ کی رات مین
مرچ پڑے ہوئے چاول اور انار دانے اور مسور کی دال ہر روز پکائی جاتی تھی اور
عیدون مین عمدہ عمدہ کہانے پکائے جاتے تھے اور ایک قرآن شریف بادشاہ نے
صخرہ شریف مین رکہدیا محراب کے سامنے اور ایک پڑہنے والا مقرر کیا اور وہ ہمارے
وقت تک موجود ہے اوسکے وقت مین خاصکیا جس کا نام اینال باہی تہا بیت المقدس
مین بادشاہ کا حکم لیکر آیا کہ صیہون مین جو نصاری نے نئے عمارت بنائے ہے اوسکو
ڈہادو اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک نصاری کے ہاتہہ سے چہین لو وہ نئی عمارت
جو صیہون مین بنائی گئی تہے ڈہادی گئی اور حضرت داود علیہ السلام کی قبر پاک نصاری
کے ہاتہہ سے نکال لی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک کے پاس جو نصرانیون کے
قبرین تہین اونکی ہڈیان کہود کر پہینک دی گئین اور وہ عمارت جو بیت اللحم مین اور تہامہ مین
نئی بنائی گئی تہی ڈہادی گئی بادشاہ اشرف اینال نوین صدی کی ستانوے برس بادشاہ
ہوا وقفون کو اور مستحقون کو ایسا آباد کیا کہ پہلے ویسا نہین ہوا تہا اور حضرت ابرہیم علیہ السلام
کے دستارخوان کا بندوبست قائم کیا اور قرآن شریف مسجد اقصی مین رکہدیا اور ایک
پڑہنے والا مقرر کیا اور اوسکے لئے کچھہ وقف کردیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد
پاک اور حضرت موسی اور حضرت لوط اور حضرت یونس علیہم السلام کی قبرون پر سنہری پردے
لٹکائے اور دونون وقفون پر ایک ہزار دو سو اردب گیہون مقرر کئے جنکی قیمت چار ہزار
اور اٹھہ اشرفی ہوتی ہے اور اوسکے وقت مین مسجد اقصی کی مرمت کی گئی اور روم کے

بادشاہون مین سے سلطان محمد کے بیٹے سلطان مراد نے صخرہ شریف مین قرآن شریف پڑہنے والون کو مقرر کیا اور سلطان ابراہیم نے بہی قرآن پڑہنے والون کو مقرر کیا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ ہمارے زمانہ کا بادشاہ قاتیبای جو عبد اللہ کا بیٹا ہے نوین صدی کی ہترون برس بادشاہ ہوا ستہتروین برس اوس نے بیت المقدس مین اپنے مدرسہ مین ساٹھہ درویش اور بہت سے علما مقرر کئی اور شہر غزہ مین اون کے لیئے وقف مقرر کئی آسے ایمان والو جسوقت مین چارون طرف کے بادشاہ اس شہر کے اور اس مسجد کے دشمن تھے اوسوقت مین اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہیاسٹھوین باب کی بارہوین آیت مین فرمایا تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کے بہاؤ کی طرح پر اس شہر مین یعنے بیت المقدس مین لاؤنگا اور ساٹھوین باب مین اس شہر سے فرمایا تھا کہ بادشاہ تیری پالنے والے باپ ہونگی اور اونکی بیگمین تیری دودہ پلانیوالی مائین ہونگی دیکہو ان سب پیش خبریونکا کیسا صاف ظہور محمدیون مین ہوا اور کن کن قومون کی محمدی بادشاہون کے دولت اس پاک شہر کی آبادی مین خرچ ہوے مولانا سید محمد برزنجی رح جو مدینہ شریف کے رہنے والے ہین اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون کی بیان مین لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی تابعداری مین تمام زمین کی بادشاہ داخل ہونگی اور آپ ایک فوج ہند کی طرف بہیجینگے ہند فتح ہوگا اور ہند کے بادشاہ طوق پہنای ہوے لائے جاوینگے اور خزانے ہند کے بیت المقدس کیطرف اوٹہالائی جاوینگے اون سے بیت المقدس کی آرایش کیجاوی گی اب ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جو دین محمدی مین داخل ہوے ہمین جاننا چاہیے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے وقت مین اسرائیلیون کے سوا تمام قومون مین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی اسرائیلی لوگ بار بار بت پرستون کے ہاتہون قتل ہوتے تھے اسکا پورا بیان اس کتاب مین ہوچکا ہے ایسے وقت مین اللہ تعالی نے اپنی پاک کتابون مین جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تہا کہ آخر زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور تمہارا دل سیدہا کرونگا اور تلوار سے عدالت کرونگا تمہارے دشمن بہت قتل ہوجاوینگے اور بہت ایمان لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے پینسٹھوین اور چہیاسٹھوین باب مین یہہ بہی خبر

دی تھی کہ تمہاری قوم مین جو بے ایمان ہون گے وہ بھی قتل ہونگی اور جا بجا یہہ وعدہ کیا تھا
کہ تم مین جو ایمان لاوینگے وہ ایمان کے ساتھہ اور امن امان کے ساتھہ جہان چاہین گے
جاوینگے بہت سے بت پرست قتل ہوجاوینگے اور بہت سے بتون کو چھوڑ کر خدا پرست
ہوجاوینگے تم اور وہ سب ملکر اللہ کی عبادت کروگے پہر ہر قوم مین ایمان کا پہیلنا دیکھہ کر
تمہارا دل بہت خوش ہوگا مین تمہاری نسل مین برکت دونگا اور تمہین نام ور کرونگا یہہ
سب وعدے اون اسرائیلیون سے پوری ہوی جو محمدی دین مین آئے اونہون نے
سب محمدیون کے ساتھہ بت پرستون پر اور آگ پوجنے والون پر اور بے ایمان یہودیون پر اور
جھوٹے عیسائیون پر غلبہ پایا اونکی نسل مین دین محمدی برابر باقی رہا ایسا نہین ہوا کہ
اونکی اولاد دین سے پہر جاوے جیسا کہ اگلی زمانہ مین بار بار ہوا کرتا تھا آخری امت سے
اس وعدہ کا ذکر اللہ کی کلام مین بار بار ہو چکا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کا اکاونوان
اور اون سٹھوان باب دیکھو آب محمدی اسرائیلیون کے نام جہان تک معلوم ہین لکھی جاتی
ہین جسدن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اوسی دن عبد اللہ
بن سلام رض جو یہودیون مین سب علماؤن کے سردار تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام
کے نسل مین تھے آپ کے آنے کی خبر سنکر بیتاب ہو کر جلدی سے حاضر ہوئے اور محمدی
ہوئے اونکی ایمان لانیکا احوال صحیح بخاری مین ہے اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اونکی
صاحبزادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پیدا ہوی اپنے اونکا نام یوسف رکھا جب
قوم قریظہ پر جہاد ہوا اونمین سے عطیہ نابالغ تھے وہ قتل نہین کئے گئے وہ محمدی ہوگئے
اور رفاعہ بھی محمدی ہوگئے اونکی بیٹے کا نام مشہور ہے جن سے امام مالک نے موطا مین
روایت لی ہے اوسی قوم مین سے ریحانہ تھین جب وہ پکڑی ہوئی آئین اونہون نے
مسلمان ہونے سے انکار کیا پہر بعد اسکے وہ مسلمان ہوئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین رہین ابن اثیر رح نے اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ اسید الف پر زبر کے ساتھہ
سعیہ کی بیٹی قوم قریظہ مین سے ہین وہ مسلمان ہوے اور اچھی مسلمان ہوے اور جو یہودی
ایمان لائے اون مین سے ایک کا نام ثعلبہ ابن اسید لکھا ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ طبری نے

ابو اسحاق تک پہونچا ہی کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کی اور اسد بیٹے عُبید کے یہہ لوگ
قوم قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین انکا نسب اون سے اوپر ہے یہہ اونکی چچا کے بیٹے ہین وہ
بہی مسلمان ہوئے قاضی ثناء اللہ صاحب تفسیر مظہری مین لکہتے ہین کہ ثعلبہ اور ابن یامین
اور اسد اور اسید دو بیٹے کعب کے اور سعید بیٹے عمرو کے اور قیس بیٹے زید کے یہہ سب
یہودی تھے جو محمدی ہوئے امام مالک کے موطا مین عبد الرحمن کا ذکر ہے جو زبیر کے بیٹے
ہین قوم قریظہ مین سے ہین اونکی باپ کا نام جو زبیر ہے اوس مین زی پر زبر اور بے کے
نیچے زیر ہے اور امام عبد الکریم سمعانی رح جو چہٹی صدی مین تہی کتاب الانساب مین لکہتے
ہین کہ قُریظہ ایک مرد کا نام ہے اوسکی اولاد کے لوگ مدینہ شریف کے قریب ایک مضبوط
قلعہ مین اوترے اور قریظہ اور نضیر دو بہائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین
اونہین مین سے یعنے قوم قریظہ مین سے ہین کعب بیٹے سُلیم کے مدینہ شریف کے لوگون مین
سے ہین وہ قوم قریظہ کے قتل کے دن اون لوگون مین تھے جنکی ناف کی نیچے کے بال نہین اوگے
تھے سو وہ چہوڑ دی گئے وہ حضرت علی رض کی زبانی روایت لاتی ہین اور اون سے
اون کے بیٹے جنکا نام محمد ہے روایت کرتے ہین اور وہ ابن عباس اور ابن عمر اور
زید بن ارقم سے روایتین لاتے ہین اور وہ مدینہ شریف کے افضل لوگون مین سے تھے
علم مین اور سمجہہ مین اور اون کے بہائے اسحاق بھی کعب کے بیٹے ہین مدینہ کے لوگون
مین سے ہین وہ اپنے بہائے سے روایت لاتے ہین اور اون سے یزید بن ابی
زیاد نے روایت لی ہے قرظہ جو حارث کے بیٹے ہین قوم قریظہ کی لڑائی کے دن نابالغ
تھے وہ قتل نہین کئے گئے قرظہ کے بیٹے عمیر ہین جو ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن
ارقم کی زبانی حدیثین لاتے ہین ابو جعفر ثعلبہ جو ابی مالک کے بیٹے ہین مدینہ شریف کے
رہنے والے قوم قریظہ کے امام تھی وہ ابن عمر رض سے روایت لیتے ہین اور اون سے
زہری اور ابن الہاد روایت لیتے ہین فائدہ ثعلبہ سے امام مالک کی موطا مین روایت
آئی ہے عبد اللہ جو محمد کے بیٹے وہ عُقبہ کے بیٹے وہ ابو مالک کے بیٹے ہین عبد اللہ اپنے
باپ سے یعنے محمد سے حدیثین لاتے ہین اور وہ بی ام سلمہ کی زبانی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہوی ہین حدیثین لاتے ہین اور اون سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے روایت لی ہے
ابو یحیی زکریا جو منظور کے بیٹے وہ عقبہ کے بیٹے وہ ثعلبہ کے بیٹے وہ ابی مالک کے بیٹے
مدینہ کے لوگون مین سے ہین ابو حازم سے روایت لیتے ہین اونکی روایتین بہت ان
پہچان ہوتے ہین ابو حازم سے ایسی باتین نقل کرتے ہین کہ اونکی حدیثون مین اون کی
کچھ اصل نہین اور اون سے محمد بن حسن بن زیاد نے اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے اور
اسحاق بن اسرائیل وغیرہ نے روایت لی ہے اور اونکی حدیثین چھوڑدی گئی ہین عطیہ
بھی قوم قریظہ مین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ قریظہ کے دن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے لایا گیا سو میرے بال نہین اوگے تھے تو آپ نے مجکو قیدیون مین داخل
کردیا عطیہ کی زبانی مجاہد اور عبد الملک بن عمیر وغیرہ نے روایت لی ہے علی بن عبد اللہ
بن رفاعہ مدینہ کے لوگون مین سے ہین وہ ربیع بن سعد سے روایت لیتے ہین اور
اون سے یحیی بن سعید انصاری نے روایت لی ہے یہہ وہ لوگ ہین جنکو امام سمعانی نے
قوم قریظہ مین لکھا ہے اور قوم نضیر کے بیان مین لکھا ہے کہ اونکی طرف جو نسبت ہوتی
ہے تو نضری اور نضیری کہا جاتا ہے پہلے نضری بغیر ی کے لکھا ہے کہ نون پر اور ضاد
پر زبر اور آخر مین رے ہے یہہ نسبت قوم نضیر کیطرف ہی وہ ایک جماعت یہودیون کی
تھے کہ مدینہ شریف کے قریب ایک قلعہ مین رہتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
فتح کیا اور اسی نسبت سے مشہور ابو سعد بن وہب نضری ہین اونہون نے جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھہ صحبت پائی ہے اون سے اونکے بیٹے اسامہ نے روایت لی ہے
حسین بن عبد اللہ نضری وہ اسامہ بن ابی سعد بن وہب سے روایت لیتے ہین بکر بن
عبد اللہ نضری اون سے محمد بن عمر واقدی نے روایت لی ہے ابن ماکولا نے دار قطنی
کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ یہہ سب قوم نضیر مین سے ہین پھر نضیر کا لفظ ی کے
ساتھہ لکھا ہے کہ نون پر زبر اور ضاد کے نیچے زیر اور نیچے دو نقطہ والی ی ساکن اور
آخر مین رے پھر لکھا ہے کہ نضیر اور قریظہ دو بھائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسل مین اگلے لوگون کی ایک جماعت اونکی طرف نسبت کیجاتی ہے تابعین مین سے

ابو معاذ سلیمان بن ارقم نضیری وہ قوم نضیر یا قوم قریظہ کے آزاد غلام تھے اونہون نے تابعین کو یعنے اصحابون کے شاگردون کو پایا اور حسن بصری اور ابن شہاب زہری اور یحیی بن ابی کثیر وغیرہ کے زبانی حدیثین بیان کین اون سے علی بن حمزہ کسائے نے اور منصور بن ابی مزاحم نے روایت کی اور یحیی بن معین کہتے ہین کہ وہ سچے ہین اور نسائے نے کہا کہ اونکی حدیثین چھوڑ دی گئی ہین ابو الحارث صالح بن حسان قوم نضیر میں سے ہین مدینہ شریف کے رہنے والے ہین اونہون نے محمد بن کعب قرظی اور عروہ ابن زبیر سے روایت لی ہے ابن ابی حاتم نے کہا کہ وہ حجازی ہین بغداد مین آئے اور اون سے ابن ابی ذئب نے اور انس بن عیاض نے اور عائذ بن ابی حبیب نے اور سعید بن محمد وراق نے روایت لی ہے وہ کوفہ مین بھی آئے ہین اور کوفیون نے بھی اون سے حدیثین سنی ہین اور اونکی حدیثین تھوڑی ہین بخاری نے کہا کہ اون کے حدیثین ان پہچان ہین تمام ہوا کلام سمعانی رح کا یہہ ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جن سے حدیثون کے روایتین آئی ہین کیونکہ حدیث والے لوگ فقط اونہین کا ذکر کرتے ہین باقی اور اسرائیلی لوگ جو محمدی دین مین داخل ہین نہین معلوم تمام جہان مین کہان کہان ہون گے حضرت صفیہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین وہ بھی قوم اسرائیل مین سے تہین حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تھین خیبر کی لڑائی مین پکڑے ہوی آئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا پھر آپ نے اون سے نکاح کیا آسے ایمان والو اس جگہہ پر حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارت یاد کرو جو ان وعدہ کئے ہوئے پیغمبر کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ بنی لاوی کو پاک کریگا قریظہ اور نضیر دو نو بہای حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تھے جیسا کہ ہم محمدیون کے کتابون سے ثابت ہے اور حضرت موسی اور اونکی بہای حضرت ہارون علیہما السلام دونو لاوی کے نسل مین ہین جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہین جیسا کہ توراۃ شریف سے ثابت ہے سو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لاوی کی نسل کو کفر اور شرک سے پاک کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل

پاک پر ایمان لائے اور دونو جہان کے فیض پائے جو جو وعدے اللہ نے اسرائیلیون سے کیے تھے وہ سب محمدی اسرائیلیون سے پوری ہوئی آئے ظالمون کے نرغہ مین تھے اب سب قومون کے کافرون پر غالب ہین سب قومون کی ایمان دارون نے اونکا مرتبہ پہچانا اللہ نے اونکی نسل پہیلائے اور اون کو نامور کیا اب پہلی زمانہ کے اولیاؤن کا حال سنو کہ اون مین کون کون لاوی کے نسل مین ہین جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا جناب مولانا عبدالرحمن چشتی رح جو گیارہوین صدی مین تھے مرآۃ الاسرار مین حضرت شیخ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ سلسلہ اونکی نسب کا حضرت موسی علیہ السلام تک پہونچتا ہے جناب شیخ فرید الدین گنج سکر رحمۃ اللہ علیہ کے جانشینون مین وہ بہت افضل اور محبوب تھے اور حضرت شیخ اخی جمشید رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ وہ قوم قدوائے مین سے تھے اوس قوم کے نسب کا سلسلہ اسرائیلی پیغمبرون تک پہونچتا ہے اونکا وطن زہرہ پور رہے جو دریا باد کے علاقہ مین ملک اودہ مین ہے وہ حضرت مخدوم سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہونچے ہین اونکا مزار پاک راجگیر مین ہے اور لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون مین قاضی قوام الدین قدوائی بھی ہین وہ بھی بڑے کامل تھے اونکا مزار پاک رسولی تہہ ہے جو پرگنہ سیدپور کے علاقہ مین ہے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نظام الدین اولیا رح کے خاص مریدون مین قاضی عبدالکریم قدوائے ہین اونکی حق مین حضرت نظام الدین اولیا رح فرماتے تھے کہ بدن ہاتھی کا سا اور علم جبرئیل کا سا اور وہ حضرت قاضی قدوہ کے اولاد مین تھے اور قاضی قدوہ مرد بزرگ عالی قدر تھے اسرائیلی قوم مین سے تھے اون کے نسب کا سلسلہ حضرت موسی علیہ السلام تک پہونچتا ہے جب ہندوستان اول اول فتح ہوا وہ ملک روم سے تشریف لائے اور شہر اودہ مین رہے اور کہتے ہین کہ وہ مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے اودہ مین رہے تھے اونکا مزار پاک اوس شہر مین زیارت گاہ ہے اونکے ایک صاحبزادے ہین قاضی عزیز الدین وہ

اوده سے اوٹھ گئے اور سترگہہ مین رہے اونکا مزار پاک وہان ہے اون سب سے بہت
اولاد ہوے اور بہت سے اولیا صاحب کرامات اونکے فرزندون مین پیدا ہوئے چنانچہ
قاضی شہاب وغیرہ کا مزار اوس ملک مین زیارت گاہ ہے قاضی عبدالکریم کا احوال
سیرالاولیا مین [illegible] ہے مگر اون کے کمالات مشہور ہین کہ حضرت نظام الدین
اولیا رہ کے ... یارون مین تھے آپ کے اذن سے موضع کریم پور مین آکر رہے
پھر وہان سے ... موضع سرسندہ مین رہے جو پرگنہ دیوے کے علاقہ مین ہے وہان
انتقال فرمایا اونکی کرامتین بہت ہین اونکا مزار سرسندہ مین ہے اونکی اولاد بہت ہی
مخدوم شیخ محمد آب کش دریابادی اونہین کی اولاد مین ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
اسے ایمان والو یہہ سب لوگ لاوی کی نسل مین تھے جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا اب ہمارے وقت مین بھی رسولی مین اور اوسکے آس
پاس کے گانون مین قدوائی لوگ بہت ہین وہ اپنے تئین اسرائیلی کہتے ہین اور
قاضی عبدالکریم صاحب کا مزار رسولی کے قریب سرسندہ مین مشہور ہے اب حضرت
عبداللہ بن سلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کی نسل مین تھے اونکی نسل کا حال
سنو ہمارے وقت مین ایک صاحب علم آج کل لکھنو مین تشریف لائے ہین اونہون نے
شرح وقایہ کی شرح لکھی ہے اونہون نے اوسکے شروع مین لکھا ہے کہ میرا نام محمد حسن ہے بیٹا محمد
ظہور حسن کا وہ بیٹے شمس علے کے وہ بیٹے انتظام علی کے وہ بیٹے محمد واسع کے وہ بیٹے
شیخ محمد کے وہ بیٹے شیخ عمر کے اور وہ عالمگیر بادشاہ کے صاحب دیوان تھے اور مین
اسرائیلی ہون عبداللہ بن سلام رض کے نسل مین ہون سنبھل کا رہنے والا ہون شاہ ہلالے
اسرائیلی کی نسل مین ہون وہ شہر سنبھل مین مشہور ہین اونکی قبر کی زیارت ہوتی ہے
اور ایک محلہ کے نسبت وہان اونکے طرف ہے یعنے ایک محلہ شاہ ہلالی کا محلہ کہلاتا ہے
اب سنہ ۱۳۰۰ مین حیدرآباد مین مولوی عزیز احمد صاحب جو میرٹھ کے رہنے والے ہین
اونہون نے مجھہ سے بیان فرمایا کہ میرٹھہ مین ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے اور سکندرآباد
ضلع بلندشہر مین بھی ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے وہان دو سو گھر کے قریب بنی اسرائیل کے

گہر ہین اور دو سو گہر کے قریب بنی اسرائیل کے گہر علی گڑہ مین بہی ہین اور مولوی کرامت علی صاحب جو دہلی کے رہنے والے تہے مولوی حیات علی صاحب کے بیٹے تہے اور دہلی کے رہنے والے تہے اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے کچہہ پڑہا تہا اور علم حدیث مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد تہے وہ اسرائیلی تہے ان سب کا نسب ابوالفتح یمنی تک پہونچتا ہے اور اون تک قریب بارہ تیرہ پشت کے ہین اور یہہ سب لوگ جتنے دہلی اور میرٹہہ اور سکندرآباد اور علی گڑہ مین ہین یہہ سب ایک جدی ہین اور بیاہ اور شادی اکثر اپنے ہی آپس مین کرتے ہین اور مولوی کرامت علی صاحب اور مولوی حیات علی صاحب اور مولوی نصراللہ صاحب اور مولوی قمرالدین صاحب جو اسی خاندان کے تہے وہ کہتے تہے کہ ہم سب عبداللہ بن سلام رضہ کی نسل مین ہین مولوی عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ مین اسرائیلی نہین ہون مگر اون کے صاحبزادے مولوی حمید احمد صاحب نے فرمایا کہ میرے ننہال کے لوگ اسرائیلی ہین مولوی عبدالعزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے بیٹے ہین اونہون نے مجہسے بیان فرمایا کہ کول مین یعنے علی گڑہ مین مولوی عبدالجلیل صاحب کے خاندان کے لوگ اپنی تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اونکے محلہ کا نام بہی یہی مشہور ہے کہ محلہ بنی اسرائیل کا اور سنبہل مین مولوی سراج کے خاندان کے لوگ اپنے تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور ہین اب اون محمدی اسرائیلیون کا حال لکہا جاتا ہی جنکا یہہ حال معلوم نہین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کس صاحبزادے کی نسل مین ہین ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین اور عبدالوہاب شعرانی رح نے طبقات کبری مین لکہا ہے کہ جسدن امام احمد بن حنبل رح نے وفات پائی اوس دن نصاری اور یہود اور مجوس مین سے بیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے اللہ اکبر دیکہنا چاہیئے محمدیون کی ارواحون کی تاثیرین اور برکتین مرنے کے بعد اور زیادہ اللہ نے بڑہا دین نہین معلوم اون لوگون نے اوس روح پاک کا کیسا کامل فیض اور قوی اثر اپنے دلون پر پایا اللہ تعالے نے اوس امام کی روح پاک کا اثر ہزارون کافر دلن پر ڈالکر اونکو محمدی بنا دیا امام نورالدین علی بن یوسف

لخمی شطنوفی شافعی رح جو ساتوین صدی مین ملک مصر مین قرآن پڑہنے والون کے اوستاد تھے اور شطنوف جو ملک مصر مین ایک گانو ہے وہان کے رہنے والے تھے اونہون نے کتاب بہجۃ الاسرار جو جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتون کے بیان مین لکہی ہین اوس مین لکہتے ہین کہ ہمکو خبر دی ابو المعالی عبد الکریم بن مظفر قرشی نے کہا کہ ہمکو خبر دی حافظ ابو عبد اللہ بن نجار نے کہا کہ مجکو لکہہ بہیجا عبد اللہ جبانی نے اور مینے اون کے لکہی سے نقل کیا اونہون نے فرمایا کہ مجہسے فرمایا شیخ محیی الدین عبد القادر جیلی رض نے کہ مین آرزو رکہتا ہون کہ جنگلون اور بیابانون مین ہون جسطرح مین اول مین رہتا تہا اور خلق کو نہ دیکہون اور وہ مجکو نہ دیکہین پہر فرمایا کہ اللہ تعالے نے یون چاہا ہے کہ مجہسی خلق کو نفع پہونچے کیونکہ میرے ہاتہہ پر پانسو سے زیادہ یہود اور نصاری مسلمان ہو چلے ہین اور میرے ہاتہہ پر ایک لاکہہ سے زیادہ قزاق اور ڈاکو توبہ کر چکے ہین مجکو خبر دی ابو محمد احمد بن صالح بن حسن تمیمی نے کہا کہ ہمکو خبر دی شیخ ابو الحسن بغدادی نے جو خفاف کر کے مشہور تھے کہا کہ مینے سنا شیخ عمر کیمانی سے وہ فرماتے تھے کہ مجلسین شیخ محیی الدین عبد القادر رض کے خالی نہین رہتے تہین اون لوگون سے جو یہود اور نصاری مین سے مسلمان ہوتے تھے اور جو رستا لوٹنے سے اور خون ناحق وغیرہ سے توبہ کرتے تھے اور جو رافضیون وغیرہ کے کسے عقیدہ سے توبہ کرتے تھے اور آپکے پاس ایک نصرانی درویش آیا اور آپکے ہاتہہ پر مجلس مین مسلمان ہوا پہر اوسنے لوگون سے کہا کہ مین یمن کے لوگون مین سے ہون اور اسلام میرے جی مین پڑ گیا اور میرا پکا ارادہ ہو گیا کہ مین اوسی شخص کے ہاتہہ پر مسلمان ہونگا جو یمن کے سب لوگون سے میرے گمان مین بہتر ہوگا مین اس فکر مین بیٹہا پہر نیند نے مجپر غلبہ کیا تب مینے عیسی ابن مریم صلوات اللہ علیہ کو دیکہا کہ آپ فرماتے ہین اے سنان بغداد کیطرف جا اور شیخ عبد القادر جیلی کے ہاتہہ پر مسلمان ہو جا کہ وہ اسوقت مین زمین کے سب لوگون سے بہتر ہین اور ایک بار آپکے پاس تیرہ مرد نصرانی آئے اور آپ کے وعظ کی مجلس مین آپکے ہاتہہ پر مسلمان ہوئے پہر اونہون نے کہا کہ ہم مغرب کے نصاری مین سے ہین اور ہمنے مسلمان ہونے کا

ارادہ کیا اور ہمنے فکر کی کہ کس کے ہاتھہ پر مسلمان ہونیکو جاوین تب ایک آواز دینے والے
نے ہمکو آواز دی ہم اوسکی اواز سنتے تھی اور اوسکا جسم نہین دیکھتے تھے وہ کہتا تھا کہ
اے سوارو مراد پانیوالو بغداد کیطرف جاؤ اور شیخ عبدالقادر کے ہاتھہ پر مسلمان ہوجاؤ
کہ اوسکے پاس اوسکی برکت سے تمہارے دلون مین ایسا ایمان رکھا جاویگا جو باقی
اور لوگون کے پاس نہین رکھا جائیگا بہجۃ الاسرار مین دوسری جگہہ لکھا ہے کہ ہمکو خبر دی
ابو محمد احمد بن علی بن یوسف تیمی بغدادی نے کہا کہ ہمکو خبر دی شریف ابو ہاشم احمد بن مسعود
ہاشمی بغدادی نے کہا کہ مینے سنا شیخ ابو احمد عبدالباقی بن عبدالجبار ہروی صوفی سے وہ
فرماتے تھے کہ شیخ مطر بادرای عراق کے بڑے بزرگون مین سے تھے اونکے پاس جو یہودی
اور نصرانی حاضر ہوا وہ مسلمان ہو گیا مولوی عبدالعزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے
بیٹے ہین اونہون نے مجھسے بیان فرمایا کہ فتح پور سیکری مین حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کے مزار پاک کے خادم اپنی تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور ہین اب
یہہ بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام
یہودا ہے اونکی نسل مین جو محمدی لوگ ہین اللہ کے وعدے کے
موافق شہر یروشالم مین حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے
پاس بستی ہین اللہ تعالے نے جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تھا کہ مین تمکو شہر یروشالم
مین اور ملک کنعان مین امن وامان کے ساتھہ بساؤنگا حضرت اشعیا علیہ السلام کے
پینسٹھوین باب مین فرمایا تھا کہ مین یعقوب مین سے نسل نکالونگا اور یہودا مین سے
اپنی پہاڑونکا وارث اور حضرت زکریا علیہ السلام کے دوسرے باب مین فرمایا تھا کہ اللہ تعالے
یہودا کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکھیگا اور یروشالم کو پھر پسند کریگا اور حضرت
حزقیل علیہ السلام کے سینتیسوین باب مین وعدہ کیا تھا کہ اسرائیلیون کو اور یہودا کو
ایمان کے ساتھہ اور امن امان کے ساتھہ ملک شام مین بساؤنگا اور حضرت یوایل علیہ
السلام کے تیسری باب مین فرمایا تھا کہ جن لوگون نے میری قوم اسرائیل کو قومون کے
درمیان پراگندہ کیا اور میرے زمین کو آپس مین بانٹ لیا ہی مین اونپر حجت ثابت کرونگا

پہر یہہ شکایت کی ہے کہ تمنے یہودا اور یروشالم کی اولاد کو یونانیون کے ہاتہہ بیچا تاکہ اونکو
اون کے ملک کی سرحد سے دور کرو اور میرا سونا چاندی اپنے بتخانون مین رکہا یہہ اشارہ
صاف رومیون کیطرف ہی کہ جو یہودا کے نسل کے لوگ اور اسرائیلی لوگ حضرت عیسے
علیہ السلام کے دین پر تھے اونپر روم کے بت پرستون نے بڑے بڑے ظلم کیی اور اونکو
اور قومون مین پریشان اور تتر بتر کر دیا اور بیت المقدس کو ویران کیا اور وہان کا سونا
چاندی اپنے بتخانون مین لگایا پہر اللہ وعدہ کرتا ہی کہ جہان تمنے اونکو بیچا ہے مین وہان سے
اونکو رغبت دلا کر لاؤنگا اور تمہارا بدلا تمہاری سر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹون اور
تمہاری بیٹیون کو بھی یہودا کے ہاتہہ بیچونگا اور وہ اونکو سبائیون کے ہاتہہ جو دور ملک
مین رہتے ہین بیچین گے کیونکہ خداوند نے یہہ فرمایا اے محمدی بہائیو دیکہو اللہ نے اس وعدہ
کو کیسا پورا کیا کہ یہودا کی نسل مین جو محمدی ہوئی اونکو پہر یروشالم مین بسایا اور اونکو تمام
محمدیون کیطرح بت پرستون پر غلبہ دیا کہ وہ اونکو خریدتے ہین اور پہر اونکو ملک سبا مین اور
دور دور ملکون مین بیچتی ہین اور وہ صیہون پہاڑ کے اور یروشالم کے وارث ہین ایک رسالہ
عربی کا حیدر آباد مین نواب محمد اسلم صاحب کے پاس دیکہا اونہون نے فرمایا کہ مین
بیت المقدس کے زیارت کو گیا تہا وہان سے یہہ رسالہ لایا ہون وہ رسالہ قلمی تہا مگر آخر
مین لکہا تہا کہ مصر کے ملک مین یہہ رسالہ چہاپا گیا میرے کے چہاپہ خانہ مین سن بارہ سو باسٹھہ
مین رجب کی مہینے مین فقیر اسماعیل بن محمد افندی کے ہاتہہ سے معلوم ہوا کہ یہہ رسالہ لکہنے
والے نے چہاپی ہوئے سے نقل کیا ہے اوس رسالہ مین وہ بزرگ جنکا نام عبد الرزاق ہے
ور وہ حضرت یہودا کی نسل مین ہین وہ فرماتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے بے نہایت جس اللہ نے
اپنے پاک نبیون سے وعدہ کیا تہا اور فرمایا تہا کہ اس وعدہ کو وقت پر پورا کرونگا سو
اوس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا چنانچہ قرآن مجید مین اللہ نے ہمکو یہہ دعا سکہلائی کہ
تم یون کہو ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلك ای مالک ہمارے دی ہمکو جو تو نے
ہمسے وعدہ کیا اپنے رسولون کی زبان پر اور یہہ بھی فرما دیا کہ ان اللہ لا یخلف
المیعاد یعنے اللہ وعدہ کو خلاف نہین کرتا وہ اللہ ایسا ہے کہ ایک وقت مین ایک قوم کو

عزت دیتا ہے اور ایک وقت مین ایک قوم کو ذلت دیتا ہے خصوصاً قوم اسرائیلیون کی
کہ اونکو ایک مدت تک اللہ نے عزت دی اور بزرگی دی اور اللہ پیغمبر اونہین مین
سے پیدا ہوئے اور آخر زمانہ مین اللہ نے قوم عرب اور قریش کو بزرگی اور عزت
دی اور جو کچھہ اگلی کتابون مین اشارے تھے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے معجزون کا ذکر تھا اوسکی سچائی خوب ظاہر ہوئی اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بے نہایت تعریفین کرنا چاہیے جنکی بشارتین اور معجزے اگلی
کتابون مین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے
وقت تک ظاہر ہوئے جن اشارون کا اگلی کتابون مین ذکر تھا اون اشارون
مین سے ایک بات یہہ ہے کہ اسرائیلی لوگ جب اللہ کے تابعدار ہو جائین گے
تب عزت پائین گے اور بزرگ ہون گے خصوصاً ان حرفون کا لکھنے والا کہ اوسکو
اللہ نے اوسکے منصب سے اسوقت تک عزت دی ہے اب کہتا ہے امیدوار
اپنے خالق کی بخشش کا عبد الرزاق بیٹا عبد القادر کا کہ مین قوم اسرائیل مین سے ہون
اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہم مسلمان ہوئے اور ہم مین عزت
اور شرافت ہے اور مین بیت المقدس کے مجاورون کا سردار ہون اپنے نبی اور
اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے قبہ کے پاس اور ہماری قوم کے لوگ اسی قبہ کے آس
پاس رہتے ہین اور میرے چار بیٹے ہین عبد اللہ اور عبید اللہ اور عبد الرؤف اور
سلیمان اور میری ایک بیٹی ہے اوسکا نام سلمی ہے اور میرے تین بھائی ہین شمس الدین
بدر الدین عبد الخالق اور میری ایک بہن ہے اوسکا نام خدیجہ ہے اور اس فقیر کا
نسب نامہ یون ہے عبد الرزاق بیٹا عبد القادر کا وہ بیٹا عبد السبحان کا وہ بیٹا ہاشم
کا وہ بیٹا ابوبکر کا وہ بیٹا جعفر کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا [illegible] کا وہ بیٹا حسین
کا وہ بیٹا علی کا وہ بیٹا حسن کا اور دوسرا بیٹا اوسکا یعنے حسن کا تھانہ ہے اور
اوسکے بیٹے عصمہ ہے اور ان دونون کی اولاد بہت ہے اور وہ سب مصر اور شام
مین رہنے والے ہین بنی اسرائیل کرکے مشہور ہین یہہ حسن بیٹا ہے عباس کا وہ بیٹا

یحیی کا وہ بیٹا زبیر کا وہ بیٹا عبد اللہ کا وہ بیٹا احمد کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبد الخالق کا وہ یعنے
عبد الخالق سب مجاوروں کا سردار مقرر ہوا تہا صلاح الدین بادشاہ کیوقت مین اور اوسکی
دو بہائی تھے ایک کا نام عبد الغفار تہا اوسکی اولاد نہ تھی اور دوسرا عبد القادر اوسکی
اولاد خلیل الرحمان مین رہنے والے ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روضۂ
نورانی کے مجاور ہین اور اونہین مین سے ہے مجاوروں کا سردار محمد صالح جو بیت
المقدس کے حاکم کا قائم مقام ہے یہہ عبد الخالق بیٹا ہے عبد الرحیم کا وہ بیٹا عبد العزیز
کا وہ بیٹا عبد الرحمن کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبیدہ کا وہ بیٹا ابو بکر کا وہ یعنے ابو بکر اصحابون
کے شاگردون کا شاگرد ہے امام مالک کے شاگردون مین سے ہے یہہ ابو بکر بیٹا
ہے زینب کا جو اپنے چچا کے بیٹے اسماعیل کی بی بی تہین اور وہ یعنے اسماعیل بہی
اصحابون کے شاگردون کا شاگرد ہے یہہ زینب بیٹی ہے عمر کی وہ بیٹا ہے عبد اللہ
کا اللہ اون سے راضی رہے یہی ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے دوسرا
بیٹا اونکا عمران ہے اوسکا بیٹا اسماعیل ہے جنکی بی بی زینب ہین یہہ عبد اللہ بیٹے
ہین ثعلبہ کے وہ بیٹا ساعد کا وہ بیٹا اسد کا وہ بیٹا قاض کا وہ بیٹا یعقوب کا وہ بیٹا ابراہیم
کا وہ بیٹا سلیمان کا وہ بیٹا داؤد کا وہ بیٹا الون کا وہ بیٹا جابر کا یہان تک یہودیون کی
مذہب پر تھے دوسرا بیٹا اوسکا یعنے جابر کا منیع تہا وہ نصرانی ہوگیا تہا اور اوسکا بیٹا
یوسف تہا اور ایک لڑکی تھی یہہ جابر بیٹا ہے سلمون کا وہ بیٹا عدنان کا وہ بیٹا منیع کا وہ
بیٹا اذ کا وہ بیٹا عمرون کا وہ بیٹا برکتا کا اوسکی اولادون کے یہہ نام ہین اودن مریم
فیلقوس حنانہ سلمہ یہہ برکتا بیٹا ہے خویلد کا وہ بیٹا ہے اانیرابیض کا وہ بیٹا یحیی کا وہ بیٹا
زکریا کا وہ بیٹا اودن کا وہ بیٹا برکتا کا وہ بیٹا جزام کا وہ بیٹا حضرت سلیمان کا وہ بیٹے
حضرت داؤد علیہ السلام کے وہ بیٹے ایسا کے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ
تعالے نے بادشاہی اور پیغمبری دی تھی اور اونپر زبور کتاب اوتاری بعد اسکے اس
رسالہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب نامہ حضرت یہودا تک لکھا ہے مگر نامون کے
حرف کچھ بدل گئی ہین اسلئے یہہ نسب نامہ اوس رسالہ سے لکھا جاتا ہے جو حضرت داؤد

علیہ السلام کے دادا اور پردادا کے احوال مین ہے اور توراۃ شریف کی جلد مین لگا ہوا ہے اوسکے موافق یہہ نسب نامہ یون ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بیٹے یسّی کے وہ بیٹے عوبید کے وہ بیٹے بوعز کے وہ بیٹے سلمون کے وہ بیٹے نحسون کے وہ بیٹے عمیناداب کے وہ بیٹے رام کے وہ بیٹے حصرون کے وہ بیٹے پارس کے وہ بیٹے یہودا کے وہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہہ نسب نامہ مولانا مجیر الدین نے بھی تاریخ بیت المقدس مین اور امام نووی رح نے بھی مہذب مین لکھا ہے مگر حرفون مین کچھہ فرق ہوگیا ہے جیسا کہ اکثر نامون مین ہوجاتا ہے آب سن تیرہ سو نوین برس حیدرآباد مین ایک سید صاحب سے ملاقات ہوئے اونہون نے اپنا نام سید محمد بتلایا اور فرمایا کہ مین یافہ کا رہنے والا ہون اون کے سامنے جب مینے عبد الرزاق صاحب کے اس رسالہ کا ذکر کیا اونہون نے فرمایا کہ مین اونکو پہچانتا ہون وہ ایک تکیہ مین رہتے ہین وہ تکیہ عبد الرزاق کا کہلاتا ہے وہان لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہین اور قرآن پڑہتے ہین اور مولد شریف پڑہتے ہین اور اسی تکیہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے اور مینے اون سے پوچھا کہ محمدی اسرائیلی اوس ملک مین اور بھی ہین فرمایا بہت ہین یافہ مین غزہ مین برو؟ مین نابلس مین حمص مین حمہ مین حوران مین اور فرمایا کہ بیت المقدس مین مسلمان بہت ہین اور یہود اور نصاری تہوڑے ہین نواب محمد اسلم صاحب حیدرآبادی نے مجھسے بیان فرمایا کہ سوای بیت المقدس کے اور شہرون مین بھی محمدی اسرائیلی رہتے ہین مین وہان اور شہرون مین بھی گیا ہون بیروت اور حلب اور طنطا اور دمشق اور یافہ اور بیت اللحم ان سب شہرون مین محمدی اسرائیلی موجود ہین مولوی عبد العزیز صاحب کشمیری جو علم حدیث مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہین اونہون نے حیدرآباد مین ۱۳۰۰ھ مین مجھسے بیان فرمایا کہ مین اسکندریہ سے بیت المقدس کو گیا تھا اور مین بیت المقدس وغیرہ مین لوگون سے پوچھتا تہا کہ آپ کس قوم کے ہین کسی نے کہا کہ مین قریشی ہون بنی امیہ مین سے کسی نے کہا ہم انصاری ہین کسی نے کہا ہم اسرائیلی ہین بیت المقدس مین اور دمشق مین اور حلب مین اور بصری مین سب جگہہ محمدی اسرائیلی

موجود ہین بلکہ ان شہر و نمین سو گھر دن مین چار گھر عرب کے ہون گے باقی سب اسرائیلی ہین
اب یہہ بیان ہے کہ اللہ تعالے لے نے مسجد بیت المقدس ہین محمدی اولیاؤن
کو بڑی بڑی برکتین دکھلائین مولانا جلال الدین سیوطی رح فضائل بیت المقدس مین
لکھتے ہین کہ شیخ برہان الدین فزاری رح نے جو کتاب باعث النفوس الی زیارة القدس
المحروس لکھی ہے اوسمین وہون نے فرمایا ہے کہ ہمکو مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف
ابن مرجا مقدسی نے خبر دی اور خبر دی ہمکو ابو الفرج نے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد بن خلف ہمدانی نے
کہ مجسی بیان فرمایا ابو محمد خرزی رح نے اور وہ ابدالون مین شمار کئی جاتے تھی اونہون نے
فرمایا کہ مینے عاشوری کے رات مین سن تین سو مین تیس مین خواب مین دیکھا گویا مین
بیت المقدس کے صحن مین ہون اور مین بری چٹان کے سامنے ہون پہر ایکا ایک
دیکھا کہ وہ ایک بڑا اونچا قبہ ہے سفید نور کا اور اوسکی سر پر ایک موتی ہے پہر مین قبہ کی
طرف داخل ہوا تا کہ مین چٹان کو دیکھون تو ایکا ایک دیکھا کہ وہ ایک یاقوت ہے اور اوسمین
نور ہے مینے کہا سبحان اللہ لوگ تو اسکو چٹان دیکھتے ہین اور وہ یاقوت ہے تب مجسی
کہا گیا کہ کچھہ لوگون کو اس طرح پر دکھایا جاتا ہے پہر مینے اوس سیاہ بلاطین پر نماز پڑہی تو
ایکا ایک نور اوسکی کنارون سے بلند ہوتا تھا اور ایکا ایک چار نہرین اوسکی نیچے سے
بہتی تہین مینے کہا یہہ نہرین کیا ہین تب مجہہ سے کہا گیا یہہ جنت مین سے ہین پہر مین
اوس قبہ سے نکلا اور ایکا ایک کچھہ درخت نور کی تھی چٹان کے دروازی سے باب النبی تک
تک محراب کے سامنے مینے کہا یہہ درخت کیا ہین کہا گیا یہہ رستا ہے اونکا جو اللہ پر ایمان
لائی ہین مینے کہا پہر جو کوی اون سے برخلاف ہے کہا دیکھہ اونکا رستا بند کیا ہوا ہے پہر
مینے پوچھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس رات مین سیر کو بلائی گئے آپکے پاؤن کا
نشان نہین ہے جب آپ چلے تب مجسی کہا گیا زمین کیطرف دیکھہ تب ایکا ایک مینے دیکھا
کہ ایک سفید نور ہے برف کی طرح پر اور آپ اپنی دونو پاؤن سے اوسپر چلے ہین اور وہ رستا
ہو گیا ہے پہر مینے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کیطرف دیکھا تب مجسی کہا گیا کہ آپنے
انہین مقامون مین نبیون اور فرشتون کے ساتھہ نماز پڑہے ہے پہر مینے کہا قبہ سلسلہ کیا ہی

اور سلسلہ یعنی زنجیر کہان ہے تب مجہسی کہا گیا کہ زنجیر اپنی جگہہ پر ہے اور وہ نور ہے کوئی آدمی اوسکو نہین دیکہتا ہے پہر مینے باب حطہ کا حال پوچہا تب مجہسی کہا گیا کہ جو کوئی اس دروازہ مین داخل ہوا اور اوسکے طرف اوترا وہ اپنے گناہون سے نکل جاتا ہے اوس دن کے طرح جسدن اوسکی مان نے اوسکو جنا تہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اس دروازہ مین سجدہ کرتے ہوئی داخل ہوا ور حطۃ کہو ہم تمہاری گناہ بخشدینگے پہر مینے حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے مقام کا حال پوچہا تب مجہسی کہا گیا جس نے وہان نماز پڑہی وہ جنت مین داخل ہوا اور جو اوسمین داخل ہوا تو گویا اوسنے عیسے علیہ السلام کو دیکہا اور اسی طرح محراب زکریا علیہ السلام کا پہر مینے باب الرحمۃ کا حال پوچہا اور ایکا ایک دیکہا کہ وہ ایک دروازہ نور کا ہے مسجد کے نزدیک اور ایک دروازہ لوہی کا ہے نالی کے نزدیک پہر مجہسی کہا گیا کہ نبیون مین سے ہر نبی کیواسطے اس مسجد مین سے ایک حصہ ہے اور اسی طرح ہر ایماندار کے واسطے پہر مین مسجد مین داخل ہوا پہلی صف کے قریب تب مجہسے کہا گیا کہ دیکہہ تب ایکا ایک کچہہ لوگ دیکہے کہ زمین اونکو نگل گیئی ہے اور اون کے سر باہر ہین مینے کہا یہہ کون لوگ ہین تب مجہسے کہا گیا جو لوگ اگلے لوگون سے بغض رکہتے ہین پہر مجہسی چار شخصون نے باتین کین مینے اپنے جی مین کہا یہہ فرشتے ہین تب مجہسی کہا گیا یہہ جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل ہین اور مینے چوتہے کو نہین پہچانا اور وہ مجہسی کہتے تہی کہ ابو محمد کو یعنے جمعہ کی مسجد مقدس کا جو امام تہا اوسکو سلام کہنا اور اوس سے کہنا کہ جو خطبے تو پڑہتا ہے اونکو اللہ کے واسطے کر اور اسیطرح اپنے باقی کامون کو پہر جب یہہ بات اوس مین پوری ہو جائی گی ہم اوسکے واسطے جنت مین ایک تخت نور کا رکہدینگے کہ وہ اوسپر چڑہیگا اور لوگون کے اوپر اونچا ہوگا اور اسیطرح ابوبکر بن علادہ اور ابو احمد ابن عبدالرحیم قیسرانی اور وہ جس راہ پر ہین اوسی پر ہمیشہ رہین اور اسوقت مین سات شخص ایمان والون مین سے زمین کی میخین ہین بیت المقدس مین اور اوسمین حصی من اونکی جو اللہ پر ایمان رکہتے ہین مینے کہا پہر حصی بدعتیون کے بت مجہسی کہا گیا کہ جہنم کے نالی مین پہر مینے اوس نالی کو جہانکا اور مینے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ دیکہون تو ایکا ایک وہ کہا کہ اوسمین

آگ ہے کہ بڑی بڑی جنگاریان پہونکتی ہے کہجور کے درخت کیطرح پر جب وہ آرے سے چیرا جاتا ہے ہمکو اللہ اوس سے پناہ دیوے اپنے احسان سے اور کرم سے۔ فائدہ قاموس مین ہے کہ بلاط ان پتہرون کو کہتے ہین کہ گہر مین بچہائے جاتے ہین اور وہ سیاہ بلاط جو اس صخرہ شریف مین ہے اوسکی ذکر مین مولانا جلال الدین رح لکہتے ہین کہ ابراہیم ابن مہران نے روایت کیا ہے کہ ہمسے کہا بجیلہ نے اور وہ بیت المقدس کے صخرہ مین رہا کرتی تہین کہا کہ ایکدن شامی دروازے مین سے ایک مرد داخل ہوا کہ اوسپر نشانی سفر کی تہی اور اوسنے دو رکعتین یا چار رکعتین پڑہین مینے اوس سے کہا کہ تو نے یہہ کس لئے کیا وہ بولا مین ہی کے لوگون مین سے ایک مرد ہون اور مین اس گہر کے ارادہ پر نکلا تہا تو میرا گذر وہب ابن منبہ پر ہوا اونہون نے فرمایا تیرا کہان ارادہ ہے مین بولا بیت المقدس کا اونہون نے فرمایا جب تو بیت المقدس مین داخل ہو تو صخرہ مین بائین طرف کے دروازے سے داخل ہو پہر قبلہ کیطرف آگے بڑہ کر تیری داہنی طرف ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے اور تیرے بائین طرف ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے پہر تو دیکہ دو نو عمودون اور اسطوانہ کے بیچ مین ایک سیاہ رخام کا پتہر ہے وہ جنت کے دروازون مین سے ایک دروازے پر ہے اوسپر نماز پڑہ اور اللہ سے دعا کر کہ اوسکے اوپر دعا قبول ہے امام امین الدین احمد ابن محمد شافعی رح نے کتاب الانس فی فضائل القدس مین لکہا ہے کہ یہہ پتہر سبز ہے اور اوسکو سیاہ اسواسطے کہا کہ سبز رنگ دور سے سیاہ معلوم ہوتا ہے اور قبہ سلسلہ کے ذکر مین مولانا جلال الدین رح نے لکہا ہی کہ جس جگہہ پر اب قبہ سلسلہ موجود ہے جسکو عبدالملک بن مروان نے بنایا ہے اس جگہہ پر ایک عجائب زنجیر تہے وہ اس چٹان کے پورب طرف آسمان سے زمین تک لٹکی ہوی تہے یہہ زنجیر نور کی تہی اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام کیواسطے اوتاری تہی جب آپ دو آدمیون کے بیچ مین فیصلہ کرتے تہے جو حق پر ہوتا تہا وہ اوس تک پہونچ جاتا تہا اگرچہ پست قد ہوتا تہا یہانتک کہ لوگون مین مکر پہیل گیا ایک شخص نے دوسرے کے پاس سو اشرفیان امانت رکہی پہر وہ مکر گیا اور دونون اوس زنجیر پاس آئے اور اوس نے اشرفیون کو پگہلا کر ایک لاٹہے

کے اندر گڑہا کرکے اوسکی اندر اشرفیان رکہہ دین اور اوس جگہہ آکروہ لاٹھی اوس صاحب
امانت کو دی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور اللہ کی قسم کہای کہ مینے اوسکی اشرفیان دی دین پہر
صاحب امانت نے وہ لاٹھی اوسکے ہاتھہ مین دیدی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور قسم کہای کہ مینے اشرفیان
اوس سے نہین لین اور اوس دن سے وہ زنجیر اوٹھہ گئی اور اس روایت سے یہہ بہی ثابت ہوا
کہ چوتھی صدی تک قبہ سلسلہ علیحدہ تہا اور قبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علیحدہ تہا اور مولانا نے
جو معراج شریف کے ذکر مین اس کتاب مین لکہا ہے کہ یہہ جو قبہ سلسلہ ہے اس جگہہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ہے یہہ بات ٹہیک نہین ہے اور باب حطہ کا بیان مسجد کے
دروازون کے ذکر مین ہو چکا دہان دیکہنا چاہیے امام یافعی رح روض الریاحین مین چارسو
چودہوین حکایت مین لکہتے ہین کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مین ایک وقت مین رات کو بیت
المقدس کے قبہ مین داخل ہوا اور رات کو وہان رہا پہر مین کہڑا نماز پڑہ رہا تہا ایکا ایک قبہ
دو ٹکڑے ہو گیا اور ویسا ہی رہا یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکہا اور اوس سے ایک خلقت
اوتری کہ اونکی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور وہ کہتے تہے سبحان من ہو ہو سبحان
من لیس الا ہو ا ہیا شراہیا۔ یعنے پاک ہے وہ جو وہ وہی ہے پاک ہے وہ کہ سوا اوسکے
کچہہ نہین ہے ہمیشہ رہنے والا ایسا کہ ہمیشہ رہنے والا پہر وہ یہی کہتے رہے جب
پچہلی رات ہوی اونمین سے ایک جو میری پہلو مین تہا اوسنے مجہسے کہا کہ تیرا قصہ کیا ہے
مینے کہا مینے چاہا کہ اس جگہہ رات کو نماز پڑہون تم کون ہو وہ بولے ہم فرشتے ہین ہم کل بیت المعمور
مین داخل ہوئے تہے اور قیامت کے دن تک اوسکی طرف پہر نہین جاوینگے اور اسکا یہہ
باعث ہے کہ اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پہر قیامت کے دن تک
اوسکی طرف پلٹ کر نہین جاتے ہین پہر جب دن مین داخل ہوتی ہین اوس رات کو بیت
المقدس کیطرف اور اس چٹان کیطرف جاتے ہین پہر بیت اللہ الحرام یعنے کعبہ شریف
کیطرف جاتے ہین اور سات بار اوسکے آس پاس پہرتے ہین اور مقام کے یعنے مقام
ابراہیم کے پیچہے دو رکعتین پڑہتے ہین پہر مدینہ کیطرف جاتے ہین اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر سلام کہتے ہین پہر اپنی صفون کیطرف پلٹ جاتے ہین پہر جب چڑہتے ہین یہہ

قبہ مل جاتا ہی اور صبح ہوجاتے ہے اور چار سو گیارہوین حکایت مین ایک بزرگ کی زبانی لکھا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین صبح کی نماز مکہ مین پڑہتا ہون پہر ظہر مدینہ مین پڑہتا ہون اور عصر بیت المقدس مین اور مغرب طور سینا مین اور عشا ذی القرنین کی دیوار پر پڑہتا ہون پہر صبح تک چوکی دیتا رہتا ہون مولانا جلال الدین رح فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ قاضی امین الدین احمد رح نے کتاب الانس فی فضائل القدس مین مشرف بن مرجا تک سند پہونچا ہی اونہون نے ابو حفص حمصی تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ مین بیت المقدس مین داخل ہوا آدہی رات سے پہلی تاکہ وہان نماز پڑہون ایکا ایک ایک آواز سنے کہ اے میرے رب مین محتاج ہون مین ڈرنے والا ہون پناہ مانگنے والا ہون ای میرے رب میرا نام مت بدلیو اور میرے جسم مین فرق نہ ڈالیو اور مجہپر شدت کی مصیبت مت ڈالیو تب مین دہشت مین آکر نکلا اور مسجد کے دروازے پر کچھہ لوگون پر گذرا وہ بولے تجکو کیا ہوا تب مینے اونکو خبر دی وہ بولے مت ڈر یہہ خضر علیہ السلام ہین اور یہہ وقت اونکی نماز کا ہے اور مشرف نے اوس چٹان کا ذکر کیا ہے جسکا نام بخ ہی اور وہ بجہیم کے مقام کے نیچے ہے اور وہی مقام ہے خضر علیہ السلام کا فائدہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین تہی اونکا ذکر سورہ کہف مین اور بہت حدیثون مین ہے اونکو اللہ نے لنبے عمر عنایت فرمائی ہے اولیاؤن کو اون سے بہت ملاقات ہوتی ہے امام یافعی رح ستر ہوین حکایت مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے مجکو خبر دی کہ وہ آس پاس کعبہ کے فرشتون کو اور انبیاؤن کو اور اولیاؤن کو دیکھتے ہین اور اکثر اونکو جمعہ کی رات مین اور پیر کی رات مین اور جمعرات کی رات مین دیکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اولیاؤن کی ایک خلقت جمع ہوتی ہے کہ اونکے گنتی اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور باقی نبیون کے پاس اسطرح نہین جمع ہوتے اور اوس بزرگ نے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کعبہ کے دروازے کے پاس مقام ابراہیم کے سامنے بیٹھتی ہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک جماعت انبیاؤن کی دو نو یمانی ستونون کے بیچ مین اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ایک جماعت انبیاؤ نکے

علیہم کیطرح بہشت مین اوپر ہی پیغمبرونکی [illegible] سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت اور اصحابون کے اور امت کی اولیاؤن کے ساتھ ایک بہائی کے پاس بیٹھے دیکھا اور اون بزرگ لوگونکا یہہ ہی ذکر کیا کرتے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی سب نبیون سے زیادہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے محبت رکھتے ہین اور سب سے زیادہ انکی بزرگی سی خوش ہوتے ہین خاتمہ کتاب کا یہہ کتاب بشارت محمدی سن بارہ سو ستاسی مین تمام ہوی اور پہر بہت باتین کتابون سے ملتی گئین اور اس مین داخل ہوتی گئین یہانتک کہ سن تیرہ سو نو مین چہپ کر تمام ہوی یا اللہ اسکو محض اپنی فضل و کرم سے قبول فرما اور اپنے بندون کو اس سے ہر طرح کا فیض پہونچا یا اللہ مین تجہسی مانگتا ہون تیری پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور تیری دوست ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور موسی اور عیسی اور سب نبیون اور پیغمبرون کیواسطے اور موسی کی توریت کیواسطے اور عیسی کی انجیل کیواسطے اور داؤد کی زبور کیواسطے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے واسطے اور تیری کلام کیواسطے جو تونے اپنے پیغمبرونپر اوتاری اونکی واسطے اور تیری سب ناموں کے واسطے کہ مجہکو اور میری سب ساتہیون کو قرآن اور حدیث کا علم عطا فرما اور قرآن اور حدیث کو ہمارے گوشت اور خون مین اور دلمین اور ہڈیون مین ملا دی اور ہماری جسم کو قرآن اور حدیث کے کامون مین مشغول رکھ اور دین محمدی پر ہمیشہ قائم رکھ اور اسی دین پر دنیا سے اوٹہا اور اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمون کے نیچے ہمیشہ کے لئے جگہہ دے آمین یا اللہ تو ہی مدد کرنے والا ہے

اور تو ہی سب بلاؤن سے بچانیوالا ہے آمین

الحمد للہ کہ کتاب بشارت محمدی اٹھارہوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ ۱۳۱۹ ہجری مین تمام ہوی اور مطبع وجیہہ احمدی واقع لکہنو محلہ مشک گنج مین باہتمام خاکسار احمد علی خان کے

یہ کتاب چہپکر تیار ہوی